تفسیر موضح القرآن منزل اول

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط

پناہ پکڑتا ہوں اور حمایت ڈھونڈھتا ہوں خدا تعالیٰ کی بچا سے ادر پھٹکے شیطان کیسے جو شیطان رحمت سے خدا تعالیٰ کے نکالا ہوا ہے اور دور کیا ہوا ہے خدا تعالیٰ کے نزدیک سے

سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃِ مَکِّیَّۃٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ سَبْعُ آيَاتٍ

شروع اس کتاب کا اللہ صاحب کے نام سے جو بڑا صاحب بہت مہربان مہربانی کرنے والا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ سب تعریفیں اور بڑائیاں خاص سے خاص اور ٹھہری ٹھہری اول سے آخر تک جو ہوئی ہیں اور ہوویں گی تمام خدا تعالیٰ ہی کو لائق ہیں جو پیدا کرنے والا اور پالنے والا سب طرح کی ساری جماعت کا ہے جو الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ بہت مہربان نہایت مہربانی کرنے والا ہے مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ بادشاہ ہے مختار قیامت کے دن کا اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ تیری ہی بندگی کرتے ہیں ہم دل اور جان سے سب کو چھوڑ کر اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں ہم سب سے منہ موڑ کر اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ چلا ہم کو اور بتا اور سمجھا ہم کو سیدھی ہر بات اور ہر کام میں جس راہ سے تو خوش ہو صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ راہ اُن لوگوں کی سمجھا ہم کو جن پر فضل اور رحم کیا ہے تو نے غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

اعلان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرات اہل ایمان عاشقان تفسیر کلام رحمان و طالبان خوش الحان و سوداگران کو مژدہ ہو کہ تفسیر عجیب لطائق و با دلائل تمہید مفید و بہتر نام تفسیر موضح القرآن نام سے موسوم ہے تصنیف لطیف فاضل اجل عالم باعمل بحر محققین امام المفسرین مولانا شاہ عبد القادر رحمۃ اللہ خلف الصدق شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمہما اللہ تعالی عجیب کتاب مستطاب ہے ہر ایک عالم و جاہل اس سے فیضیاب ہے ترجمہ اردو شاہ عبد القادر صاحب جو مشہور ہے اور تحت سطور قرآن مسطور ہے اسکا خلاصہ معانی آیات کیا ہوا ہے فوائد کہ جو اکثر قرآنوں کے حاشیوں پر چھپتے ہیں اسی تفسیر کا خلاصہ ہوئے ہیں متاخرین معتبرین کی تصنیفات میں اکثر اسکی عبارت منقول ہے علما و فضلا میں بھی یہ کتاب مستطاب مستند و مقبول ہے تفسیر آیات الاحکام میں جا بجا اس سے سند پکڑی ہے مصنف حافظ عبد العلی نے اور نواب قطب الدین خان صاحب نے اپنی جامع التفاسیر میں بیشتر مقام پر اسکی عبارت نقل کی ہے نواب صدیق حسن خان صاحب نے ترجمان القرآن میں بہت جگہ اسکی عبارت لی ہے مولانا خرم علی نے تحفۃ الاخیار فی ترجمہ مشارق الانوار میں بہت اسکی تعریف و توصیف کی ہے چنانچہ صفحہ ۰ میں یہ عبارت لکھی ہے مولانا شاہ عبد القادر صاحب کی ہندی تفسیر اور یہ کتاب یعنی ان کی تحفۃ الاخیار طالب علم کے واسطے کافی ہیں دیندار کے حق میں یہ دو کتابیں گویا دو آنکھیں ہیں جن سے دو جہان کا انجام نظر پڑے یاد و پر ہیں جن سے آسمان عرش تک اڑ سکے الخ ۔ آپ تشنہ لبان علم کی پیاس بجھانے کو یہ کتاب فیض نصاب ہدایت خلائق کے واسطے لا جواب ہے عالموں کو نکات و اسرار قرآن جو مخفی و نہان تھے ہوں صاف صاف بتاتی ہے عامیوں کو قصص و شان نزول و ناسخ و منسوخ وغیرہ بتا کے عالم بناتی ہے زبان ایسی آسان اور معانی کا ایسا سہل بیان کہ ادنی اردو خوان بلکہ عورتیں اور بچے بھی بخوبی مطلب سمجھ جاتے ہیں اور معانی عبارت کی تہ کو پہنچ جاتے ہیں ہزاران ہزار شکر پروردگار ہے کہ یہ تفسیر نایاب آج تک ہندوستان کے کسی حصہ میں باہتمام نہیں ہوئی اب چھپ کے تیار ہو گئی ہے اور بدیہ ناظرین و اولو الابصار ہے جس صاحب کو مطلوب ہوں شہر دہلی پھاٹک حبش خان مدرسہ مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب مد ظلہ تعالی یا مالک مطبع خادم الاسلام دہلی کٹرہ غلام محمد خان سے طلب فرماویں خواہ ویلیو پے ایبل خواہ نقد منگالیں ۔ قیمت ساتون منزل (للعہ) علاوہ محصول ڈاک

منزل الحم ۔ منزل المائدہ ۔ منزل یونس ۔ منزل بنی اسرائیل ۔ منزل الشعراء ۔ منزل الصفت ۔ منزل ق

قیمت ۱ر ۔ قیمت ۱ر ۔ قیمت ۱ر ۔ قیمت ۱ر ۔ قیمت ۱ر ۔ قیمت ۱ر ۔ قیمت ۱ر

المشتہر

ابو محمد ثابت علی ۔ سید غلام حسین ۔ دہلی ۔ پھاٹک حبش خان مدرسہ مولانا صاحب

مطبع خادم الاسلام دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی حمد تیرے انعاموں کا اور احسانوں کا کس زبان سے کریں جو زبان ہی کو تو نے بولنے والی بنایا
اور اسلام پیغام کو اور دل کو روشنی دی اس کلام پڑھنے کو اور امت میں پیدا کیا ہم کو ایسے رسول مقبول
کی جو سب نبیوں سے بزرگ اور بہتر ہے اور بہت مہربانی کرنیوالا ہے اپنی امت پر اور بخشانیوالا
اور چھڑانیوالا ہے عذاب سے اپنی امت کو قیامت کے دن اور امت اسکی ہم وار ہیں محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے طفیل دونوں جہان کی نعمت پاویں گے الٰہی اپنے نبی امت کے پالنے والے پر
فضل و کرم سے درجے بہت بلند دے ایسے جو کسی اپنے بندے کو نہ دیئے ہوں اور اپنی مہربانی
اس پر ہمیشہ زیادہ کر دونوں جہان میں اور اس کی آل پاک پر اور اس کے یاروں خاصوں پر اور
اس کی امت کے عالموں پر جو آگے چلنے والے ہیں دین کی راہ میں اور اسکے دوستوں پر اور پیروں
عاجزوں پر ان سب پر مہربانی کر اے پروردگار تمام خلقت کے۔ آمین یا الٰہ العالمین
اب سنو اس کام کی بات کو جو سب مسلمانوں کو مقرر چاہیے کہ اپنے رب کو پہچانیں اور اس کی
صفتیں جانیں اور اس کے حکم معلوم کریں اور تحقیق کریں جو خدا تعالی کونسی باتوں سے خوش
ہوتا ہے اور کونسے کاموں سے غصے ہوتا ہے جو ان باتوں کا جاننا ضرور ہے اور اس کی خوشی کے
کام کرنے بندگی ہے اور جو بندگی نہ کرے سو بندہ نہیں ہے اور بندگی اسے کہتے ہیں کہ جو صاحب حکم
اس کام کو بے تکرار کرے اور اس کام کی بھلائی برائی میں عقل نہ دوڑاوے کس واسطے کہ بہانا شاہی
بھلائی ہے اور حجت لانا حاکم میں گستاخی ہے آدمی نرا انجان پیدا ہوتا ہے پھر سب چیز سیکھتا
سیکھتا ہے اور بتانے سے جانتا ہے اسی طرح خدا تعالی کا پہچاننا بھی بتانے سے اور سکھانے
سے آتا ہے لیکن بتانیوالے بہتیرے سا ویں جیسا خدا تعالی نے قرآن شریف میں آپ بتایا ہے
ویسا کوئی نہیں بتا سکتا اور جیسا اثر اور راہ پانا خدا تعالی کے کلام میں ہے کسو میں نہیں

خدا تعالیٰ کا عربی زبان مین ہے ہندوستانیون کو اس کا سمجھنا بہت مشکل ہے اس واسطے اس
بندے عاجز عبد القادر کے خیال مین آیا کہ جس طرح ہمارے بابا صاحب بہت بڑے
حضرت شیخ ولی اللہ عبد الرحیم کے بیٹے سب حدیثین جاننے والے ہندوستان کے
رہنے والے نے فارسی زبان مین قرآن کے معنی آسان کر کے لکھے ہین اسی طرح عاجز نے
ہندی زبان مین قرآن شریف کے معنی لکھے الحمد للہ کہ یہ آرزو سنہ ۱۲۰۵ بارہ سو پانچ مین
حاصل ہوئی اب کئی باتین معلوم کیا چاہیے ۔ پہلی یہ کہ اس جگہ معنی ہر لفظ کے جدا جدا ضرور نہین
کس واسطے کہ ہماورا ہندی زبان کا اور عربی زبان کا ہرگز موافق نہین اگر جس طرح قرآن شریف
مین ہے اسی طرح جدا جدا لفظون کے معنی لکھے تو ہرگز کسی کی سمجھ مین نہ آوین اس واسطے آیت
ملا کر معنی لکھے ہین اور دوسری یہ کہ یہ جو ہندی معنی آسان ہین ہر ایک سے پڑھے جاتے
ہین پر اسے بھی استادی سند چاہیے جو معنی قرآن کے بغیر سند کے اعتبار نہین رکھتے
اور تیسرے ملانا اگلی اور پچھلی آیتون کے مضمون کو اور ربط کا کٹ جانا بغیر استاد کے معلوم
نہین ہوتا جو قرآن شریف عرب کی زبان مین ہے وہان کے لوگون کو اپنی زبان کا محاورہ
معلوم ہے استاد کے محتاج نہین اور بہت بڑے معانی اور خوبیان قرآن شریف کی
جو بڑے عالم اور اللہ صاحب کے لوگ سمجھتے ہین اس مین نہین لکھین یہ ہندی زبان مین کم
سمجھنے والون کے واسطے آسان کر کے بیان کیے ہین پر سب بھی بغیر استاد سمجھا جاوے گا
اور کتنی چیزین ہندی زبان مین لکھتے ہین جو فارسی مین نہین ہین اس سبب فارسی خوان
اول اٹکتا ہے جب ایک جزو سمجھ کر پڑھے تو واقف ہو جاوے اور اس کتاب کا نام
موضح قرآن ہے یہی اس کی صفت ہے اور یہی اس کی تاریخ ہے الٰہی تو صاحب اور
مالک ہے میرا اور سب کا تیرا ہی فضل ہے مجھ پر اور سب پر اور تو ہی قبول کر اپنے کرم سے
اے بخشنے والے مہربان اے بڑے بادشاہون کے بادشاہ یا ذو الجلال والاکرام

مطبع خادم الاسلام دہلی طبع شد

تفسیر موضح القرآن منزل اوّل

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

پناہ پکڑتا ہوں اور حمایت ڈہونڈہتا ہوں خدا تعالیٰ کی بہکانے اور پھسلانے سے شیطان کیسے جو شیطان رحمت سے خدا تعالیٰ کے نکالا ہوا ہے اور دور کیا ہوا ہے خدا تعالیٰ کے نزدیک سے

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ

شروع اس کتاب کا اللہ صاحب کے نام سے ہے جو اللہ صاحب بہت مہربان مہربانی کرنیوالا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ سب تعریفوں اور بڑائیاں خاصی سے خاصی اوجہری ستہری اوّل سے آخر تلک جو ہوئی ہین اور ہونگی تمام خدا تعالیٰ ہی کو لائق ہین جو پیدا کرنے والا اور پالنیوالا سب طرح کی ساری خلقت کا ہے جو اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ بہت مہربان نہایت مہربانی کرنیوالا ہے مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ بادشاہ ہے مختار انصاف کے دن کا اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ تیری ہی بندگی کرتے ہین ہم دل اور جان سے سب کو چھوڑکر اور تجہی سے مدد چاہتے ہین ہم سب سے منھ موڑکر اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ چلا ہمکو اور بتا اور سمجھا ہمکو سیدہی راہ ہر بات اور ہر کام مین جس راہ سے تو خوش ہو صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ راہ اُن لوگوں کی سمجھا ہمکو جنپر فضل اور رحم کیا ہے تو نے اُن پر غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

نہ اُن لوگون کی راہ بتا جن پر غصے ہوا تو اور نہ بہکے ہوئے گمراہون کی راہ دکھا ہمکو آمین
الٰہی ایسا ہی ہو جو اچھے لوگون کی راہ چلنے کی توفیق ملے ہمکو اور بُرے لوگون کی راہ نہ چلین ہم
فائدہ جن پر تو نے فضل کیا اُن سے چار فرقے مراد ہین۔ نبیین وصدیقین وشہدا وصالحین
اور جن پر غصہ ہوا اُن سے یہود اور گمراہون سے نصاری مراد ہین۔ یہ سورہ خدا تعالی نے
بندون کی زبان سے بھیجا اور سکھایا اپنے بندون کو جو اس طرح کہا کرین ۞

آیاتہا ۲۸۶ رکوعہا ۴۰ کلماتہا ۶۱۲۱ حروفہا ۲۵۰۰۰

سورۃ البقرۃ مدنیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم ھا ایات وست و ثمانون

الٓمّٓ یہ حرف جدا جدا بھید ہے قرآن شریف کا اللہ صاحب اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
درمیان ہر کوئی اس بھید سے واقف نہین ہے پر بعضے عالمون نے کہا ہے کہ خدا تعالی فرماتا ہے یعنی
مین خدا تعالی خوب جانتا ہون کہ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ یہ کتاب یعنی قرآن جس کا
توریت اور انجیل مین بھیجنے کا وعدہ کیا تھا یہ وہی ہے کچھ شک اور شبہ اس مین نہین اور یہ کتاب
هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ
يُنْفِقُوْنَ ۝ ــــ راہ بتاوی اور سمجھاوی ہے پرہیزگارون کو جو بُرے کام کرنے سے
ڈرتے ہین سو پرہیزگار وہ لوگ ہین جو ایمان لاتے ہین یعنی یقین لاتے ہین بغیر دیکھے ان باتون پر
کہ خدا تعالی کا کوئی شریک نہین کسی کام مین اور قیامت کا دن مقرر آویگا اور پیغمبر بیشک اس کے
بھیجے ہوئے ہین اور قائم رکھتے ہین نماز کو یعنی ہمیشہ وقت پر ادا کرتے ہین اور جو ہمنے روزی دی ہے
اُن کو اس مین سے کچھ بانٹ دیتے ہین محتاجون کو وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ
وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ اور وہ لوگ جو ایمان لاتے ہین اس پر
جو تیری طرف بھیجا ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی قرآن پر یقین لاتے ہین اور اس پر
جو تجھ سے پہلے بھیجا ہے یعنی توریت اور انجیل پر بھی یقین لائے ہین اور قیامت کے دن کو بھی
سچ جانتے ہین یہی لوگ یقین لانے والے ہین اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وہ لوگ جنکا بیان کیا وہی سیدھی راہ پر ہین اپنے پروردگار کے فضل سے اور اسکی
توفیق سے اور وہی لوگ چھٹکارا پانے والے ہین عذاب سے اور مطلب کو پہنچنے والے ہین یہ آیت
مومنون کے حق مین تھی اب آگے کی آیت کافرون کے حق مین فرماتا ہے کہ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ بیشک وہ لوگ جو کافر ہوئے

شیطان اور آسیب جادوگر کو گھر سے دور کرتی ہے جس گھر مین ان چیزون کا خلل ہو وہان گھر والون مین سے کوئی شخص ایکبار اسکو روزانہ پڑھ لیا کرے پھر اس گھر مین

یعنی جنھوں نے خدا اور رسول کو نمانا اور قیامت کے دن کو سچ نجانا اُن کو برابر ہے جو تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ڈراوے اُن کو یا نہ ڈراوے اُن کو وہ یقین نہین لانے کے کسو واسطے کہ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰی سَمْعِهِمْ ؕ وَعَلٰٓی اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ؗ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ مُہر کر دی ہے خدا تعالیٰ نے اُن کے دلون پر جو حق بات نہین سمجھتے اور اُن کے کانون پر مُہر ہے جو سچی بات نہین سنتے اور اُن کی آنکھون پر پردہ ہے جو راہ حق نہین دیکھتے اور واسطے اُن لوگون کے بڑا عذاب ہے اب کافرون کے ذکر کے پیچھے منافقون کے حق مین تیرہ آیتین اُتری ہین وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ ۝ اور بعضے لوگون سے وہ ہین جو کہتے ہین زبان سے کہ ہم ایمان لائے ہین خدا تعالیٰ پر یعنی خدا تعالیٰ کو ایک اور بے شریک جانتے ہین اور قیامت کے دن کو سچ جانتے ہین اور وہ دراصل دل سے ایمان نہین لائے بلکہ وہ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ ۝ دغابازی اور فریب کرتے ہین خدا تعالیٰ سے اور اُن لوگون سے فریب کرتے ہین جو ایمان لائے ہین اور دراصل وہ کسو کو دغا نہین دیتے مگر اپنے آپ کو اور نہین سمجھتے کہ ہم آپ دغا اپنے تئین دیتے ہین فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۢ ۙ بِمَا كَانُوْا یَكْذِبُوْنَ ۝ اُن کے دلون مین بیماری ہے پھر بڑھائی خدا تعالیٰ نے بیماری اُن کے دلون مین یعنی جون جون قرآن شریف اُترتا ہے تون تون حسد اُن کے دل مین زیادہ ہوتا ہے اور اُن کے واسطے عذاب دکھ دینے والا تیار رہے یہ عذاب اُس سبب ہوگا جو مسلمانون کو جھوٹا کہتے ہین آپس مین اور مسلمانون کے روبرو کہتے تھے کہ ہم تم جیسے مسلمان ہین وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝ اور جب کہتے تھے مسلمان منافقون کو کہ خرابی اور ہنگامہ مست اُٹھاؤ ملک مین گناہون سے اور مکرون سے تو کہتے کہ ہم تو اچھے کام کرنے ہین کہ تمھارے ساتھ نماز پڑھتے ہین اور خیرات کرتے ہین اب خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا یَشْعُرُوْنَ ۝ جانو اے مسلمانو کہ مقرر منافق ہے خرابی کرنیوالے ہین اور نہین سمجھتے اپنے تئین خرابی کرنے والے وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا یَعْلَمُوْنَ ۝ جب کہتے ہین منافقون کو کہ ایمان لاؤ صدق دل سے جیسے کہ ایمان لائے ہین اور مسلمان تو کہتے آپس مین کیا ہم ایمان لاوین اُس طرح جیسے کہ ایمان لائے ہین احمق بیوقوف اب خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جانو اے مسلمانو کہ وہی

ع ۱

پروردگار کی جس نے پیدا کیا تمکو اور جو تم سے پہلے تھے اُن کو بھی اُسی نے پیدا کیا اُسی کا حکم
بجالاؤ تو شاید کہ پرہیزگاری کرو تم اَلَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً
وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّ
اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اُس خدا تعالی کی بندگی کرو جس نے اپنی حکمت سے بنایا تمھارے واسطے چھت
اونچی اور اُتارا تمہارے واسطے آسمان سے پانی مینہ کا جسمے بے نہایت فائدے ہیں پھر باہر
نکالے اُس پانی سے سب طرح کا میوہ تمھارے کھانے کو پس مت بناؤ اور مقرر کرو خدا تعالی
کے واسطے شریک اور برابر کے اور تم جانتے ہو کہ اُس جیسا کوئی نہیں ہے وَاِنْ كُنْتُمْ
فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ص وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ
اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ٥ اور اگر تم شک میں ہو اُس چیز میں جو نیچے بھیجا ہمنے اپنے بندے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یعنی اگر تمھیں یقین نہیں کہ قرآن شریف کلام خدا تعالی کا ہے
اور کہتے ہو کہ آدمی کا بنایا ہوا ہے تو تم بھی بنا لاؤ ایک سورہ ایسا جیسا کہ قرآن ہے اور بلاؤ
اپنے لوگوں کو جو موجود ہیں قابل اور شاعر اسوقت میں سوائے خدا تعالی کے سب کے مدد
چاہو اس کی مانند بنانے میں اگر تم سچے ہو اپنی بات میں جو کہتے ہو کہ قرآن شریف خدا تعالی نے
نہیں بھیجا فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ج
اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ ٥ پھر اگر نہ بنا سکو قرآن کے مانند اور ہرگز نہ بنا سکو گے اُس جیسا تو پھر ڈرو اور
اپنے تئیں بچاؤ دوزخ کی اُس آگ سے جو سب آگوں سے تیز ہے اُس کا ایندھن کافر اور
پتھر ہیں اُس آگ سے بچو اور قرآن شریف پر ایمان لاؤ اور وہ آگ تیار کی ہوئی ہے
کافروں کے واسطے جو قرآن شریف اور رسول اللہ کو جھوٹا کہتے ہیں وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ط كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ
رِّزْقًا قَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ط وَلَهُمْ فِیْهَآ اَزْوَاجٌ
مُّطَهَّرَةٌ وَّهُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ٥ اور خوشخبری دے اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اُن لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں اور اچھے کام کئے ہیں انھوں نے کہ اُن کے واسطے
باغ ہیں آخرت میں سب طرح کے میووں سے بھرے ہوئے جو نیچے اُن کے نہریں جاری ہیں
جب کھانے کو دیویں اُن باغوں کے میووں سے تو کہیں کہ یہ وہ میوے ہیں جو کھلایا گیا ہمکو
اُس سے پہلے دنیا میں اور دیا جاوے گا میوہ اُس صورت کا جیسے دنیا میں کھاتے تھے

پھر مزہ ایک میوہ میں سب طرح کا ہوگا اور بہشتیوں کے واسطے بہشت میں عورتیں ہون گی حورین ستھری پاکیزہ اور وہ لوگ بہشت میں ہمیشہ رہیں گے ان نعمتون کی خوشخبری دی إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي أَنْ يَضْرِبَ مَثَلًا مَا بَعُوضَةً فَمَا فَوْقَهَا بیشک خدا تعالی نہیں شرماتا اور کسی کا لحاظ نہیں اسکو کہ بیان کرے مثل کوئی مچھر کی جو ذرا سا ہے یا اس سے بڑی کی جو مکھی یا مکڑی ہو جسکی مثل چاہے کہے مختار ہے فائدہ کہتے ہیں یہودی جو قرآن میں مکھی اور مکڑی کا ذکر اور مثل سنتے تو ہنس کر کہتے آپس میں کہ ایسی باتیں خدا کے کلام میں نہیں ہوتیں اسواسطے یہ دو آیتیں اتریں فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ پھر وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں وہ جانتے ہیں کہ وہ مثل سچ ان کی پروردگار کی پاس سے اتری ہے وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَيَقُولُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَذَا مَثَلًا اور وہ لوگ جو کافر ہیں سو کہتے ہیں کہ کیا مطلب چاہا خدا تعالی نے اس مثل کہنے سے اور نہیں جانتے کہ يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ ۝ گمراہ کرتا ہے خدا تعالی اس مثل سے بہتیرے کافروں اور منافقوں کو جو حیران شک میں ہیں اور راہ پر لاتا ہے اپنے فضل سے بہتوں کو جو سچ جانتے ہیں کہ یہ مثل خدا تعالی نے بھیجی ہے اور گمراہ نہیں کرتا خدا تعالی اس مثل سے مگر بدکاروں کو جو حکم نہیں مانتے انہیں کو گمراہ کرتا ہے جو الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ لوگ بدکار کہ توڑتے ہیں قول خدا تعالی کا مضبوط کئے پیچھے اور یہ قول توریت میں بنی اسرائیل سے کیا تھا جو آخری زمانے کے پیغمبر پر ایمان لانا سو وہ قول انھوں نے توڑا اور کاٹتے ہیں اس چیز کو جسے فرمایا خدا تعالی نے جوڑنے کو اور خرابی کرتے ہیں شہروں میں وہی لوگ ہیں نقصان پائے ہوئے یعنی اپنا ہی کچھ کھوتے ہیں ان باتوں سے خدا اور رسول کو کیا پروا ہے كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَكُنْتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ کیونکر کافر ہو جاتے تم خدا تعالی سے اس پر کہ مردہ تھے تم پہلے پھر جلایا تمکو جو پیدا کیا دنیا میں پھر ماریگا خدا تعالی تمکو جب وقت مرنے کا آویگا پھر بعد مرنے کے قیامت کو پھر جلاویگا تمکو حساب لینے کے واسطے پھر تم خدا تعالی کی طرف جاؤگے سب بے اختیار اپنے کاموں کا بدلہ پانے کو هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ اسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ وہ ہے

ربع

ع ۳

خدا تعالیٰ جس نے اپنی قدرت سے پیدا کیا تمہارے واسطے وہ چیزیں جو زمین میں ہیں حیوان
اور درخت اور دریا اور پہاڑ اور ان میں سے جو فائدے پیدا ہوتے ہیں سب تمہارے
واسطے ہیں پھر سب پیدا کرنے کے قصد کیا آسمان کی طرف پھر درست کئے سات آسمان اور خدا تعالیٰ
سب چیز سے خبردار ہے اور جانتا ہے ہر ایک کو جو کیوں اور کس واسطے پیدا کیا ہے وَاِذْ قَالَ
رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ط اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم یعنی لوگوں کے آگے بیان کر کہ جب کہا پروردگار تیرے نے فرشتوں کو کہ مقرر میں بنانے
والا ہوں اور پیدا کرنے والا ہوں زمین میں ایک نائب تب قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا
وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ط کہا فرشتوں نے کہ اے
پروردگار پیدا کرے گا تو زمین میں اس شخص کو جو خرابی کرے اور گناہ کرے گا زمین میں
اور لہو ڈالے گا یعنی اولاد اس کی ناحق خون کریں گے آپس میں ایک کو ایک مار ڈالیں گے
ناحق اور ہم ستھرائی اور پاکیزگی سے تیری تعریف کرتے ہیں اور یاد کرتے ہیں ہم تیری پاک
ذات کو ہمیشہ تیرے حکم مانتے ہیں تب قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۵ کہا خدا تعالیٰ نے
فرشتوں کو کہ میں خوب جانتا ہوں اس کے پیدا کرنے میں جو حکمتیں ہیں سو تم نہیں جانتے
حضرت آدم کے پیدا ہونے کا احوال کئی جگہہ آوے گا پھر جب خدا تعالیٰ نے حضرت آدم کو پیدا
کیا تو پھر وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَی الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِــُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ
هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۵ اور سکھایا اور بتادئیے خدا تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو نام سب کے
جو کچھ کہ پیدا کیا تھا پھر سامنے کئے ان سب کو فرشتے کے خدا تعالیٰ نے پھر فرمایا فرشتوں کو کہ بتاؤ
ان کے نام اگر تم سچے ہو تب قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ط اِنَّكَ اَنْتَ
الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ۵ کہا فرشتوں نے کہ اے پروردگار پاک ہے تو سب نقصانوں سے
نہیں ہے سمجھ بوجھ ہم کو مگر اتنی جتنی تو نے سکھائی ہم کو بیشک تو ہی ہے جاننے والا
مضبوط کام کرنے والا تب قَالَ یٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ
قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۵
کہا خدا تعالیٰ نے کہ اے آدم خبر دے تو فرشتوں کو ان کے ناموں کی یعنی سب کے نام
بتادے پھر جب حضرت آدم نے خبر دی تو فرشتوں کو ان کے نام بتادئیے تو کہا
خدا تعالیٰ نے فرشتوں کو کہ میں نہ کہتا تھا تم کو کہ میں مقرر خوب جانتا ہوں چھپے ہوئیں

آسمان کی اور زمین کی سب اور جانتا ہوں میں وہ بھی جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو چھپاتے ہو اپنے دل میں خیال سب مجھے معلوم ہے وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جب کہا ہمنے فرشتوں کو جو سجدہ کرو آدم علیہ السلام کو پھر سجدہ کیا فرشتوں نے پر ابلیس نے نہ کیا اور حکم نہ مانا اور تکبری کی حضرت آدم علیہ السلام سے اور تھا کافروں کی قوم سے یعنی جن کی اولاد سے تھا یہ قصہ سورہ اعراف میں مفصل آوے گا وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ اور کہا ہمنے کہ اے آدم رہا کر تو اور تیری جورو یعنی بی بی حوا بہشت میں اور کھاؤ تم دونوں میوے بہشت کے جہاں سے چاہو اور جونسا میوہ چاہو یعنی ساری بہشت میں مختار رہو پر اور پاس مت جائیو اس ایک درخت کے وہ درخت گیہوں کا مشہور ہے یعنی یہ ایک میوہ نہ کھاؤ اور سوائے اسکے جو چاہو سو کھاؤ اور اگر اس منع کئے ہوئے کو کھاؤ گے تو پھر ہوگے بے انصاف **قصہ** کہتے ہیں کہ حضرت آدم اور حوا بہشت میں رہنے لگے اور شیطان کو اس کی عزت کی جگہہ سے نکال دیا مور اور سانپ دونوں بہشت کے شیطان ان دونوں سے مل کر بہشت میں گیا اور بی بی حوا کو ایسا پھسلایا اور بہکایا جو انھوں نے گیہوں آپ بھی کھایا اور حضرت آدم کو کھلایا فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ما پھر پھسلا دیا اور کنبا دیا ابلیس نے ان دونوں کو بہشت سے پھر نکالا ان دونوں کو وہاں سے جہاں نعمت اور عیش میں تھے وہ دونوں وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝ اور کہا ہمنے آدم اور حوا کو اور شیطان اور مور اور سانپ کو کہ نیچے جاؤ یہاں سے یعنی بہشت سے نکلو ایک دوسرے کے دشمن ہوگے آپس میں تم اور واسطے تمہارے زمین میں ہے جگہہ ٹھیرنے کی اور فائدہ اور برتنا حاصل کرنا تمھیں وہیں ہے ایک وقت تک جو وہ وقت موت کا ہے فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ پھر سیکھیں آدم علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے کئی باتیں یعنی خدا تعالی نے حضرت آدم کے جی میں ڈال دیا جو اس طرح توبہ کریں کہ ربنا ظلمنا انفسنا تمام آیت پھر توبہ قبول کی خدا تعالی نے آدم علیہ السلام کی بیشک خدا تعالی ہی ہے توبہ کی توفیق دینے والا اور توبہ قبول کرنے والا مہربان قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا

جَمِیْعًا ۚ فَاِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ مِّنِّیْ هُدًی فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝
کہا ہم نے نیچے جاؤ یہان سے تم سب زمین پر پھر جو کوئی تم پاس میری طرف سے آوے راہ پانا
یعنی پیغمبر راہ نجات کی بتلانے والا پھر جو کوئی تابعداری کرے گا میری راہ کی پھر اُن
تابعداری کرنے والون کو نہ کچھ ڈر ہے اُن کو اور نہ وہ غمگین ہون گے وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا
وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَآ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ اور وہ کافر ہوئے اور جھٹلایا
ہماری قدرت کی نشانیون کو سو وہی لوگ ہین دوزخ مین جانیوالے جو وہ لوگ دوزخ مین ہمیشہ رہینگے
یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِیْٓ اُوْفِ
بِعَهْدِکُمْ ۚ وَاِیَّایَ فَارْهَبُوْنِ ۝ ای بنی اسرائیل یاد کرو میری اُن نعمتون کو جو انعام کین
اور بخشین مین نے تم پر یعنی تمھارے اگلے باپ دادا پر جنکی تم اولاد ہو اور قول پورا کرو تم
میرا جو مجھ سے کیا تھا تو پورا کرون مین قول تمہارا جو تم سے کیا ہے اور مجھ سے ڈرو ؎

قصہ حضرت یعقوب کا نام اسرائیل تھا اُن کے بارہ۱۲ بیٹے تھے اُن کو بنی اسرائیل
کہتے ہین سو یہ بارہ۱۲ فرقے تھے اور احسان اور انعام یہ کیا تھا کہ یہ ساری قوم بنی اسرائیل
کی فرعون کی اور اُس کی قوم کی خدمتگار اور محتاج تابعدار تھی خدا تعالی نے بنی اسرائیل کی
قوم سے حضرت موسی علیہ السلام کو پیدا کیا پھر اُن کے سبب فرعون کو سمیت لشکر کے دریا
مین ڈبویا اور بنی اسرائیل کو وہان کا مالک اور حاکم کیا پھر توریت حضرت موسی علیہ السلام کو
بھیجی اُس مین یہ قرار کیا تھا کہ تم توریت کے حکم پر قائم رہو گے اور جس پیغمبر کو بھیجون مین اُس پر
ایمان لاکر اُس کے رفیق رہو گے تو ملک شام کا بھی تمہارے قبضہ مین رہے گا تب اِس
قول کو بنی اسرائیل نے قبول کیا تھا پر بعد اُس قرار پر نہ رہے پھر وہ گمراہ ہوئے یعنی
بدنیت ہوئے رشوت لیتے اور مسئلہ غلط بتاتے اور خوشامد کے واسطے حق بات چھپاتے
اور اپنی ریاست چاہتے پیغمبر کی اطاعت نہ کرتے اور کئی پیغمبرون کو مار ڈالا اور
توریت کی آیتون مین جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت تھی اُن آیتون کو
اُلٹا کیا سو خدا تعالی بنی اسرائیل کو فرماتا ہو کہ اُن احسانون کو یاد کرو اور قول قرار پر قائم رہو
وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَکُمْ وَلَا تَکُوْنُوْٓا اَوَّلَ کَافِرٍۭ بِهٖ ۪ وَلَا تَشْتَرُوْا
بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا ۫ وَّاِیَّایَ فَاتَّقُوْنِ ۝ ؎ ؎ اور ایمان لاؤ اُس پر جو اُتارا ہے
مین نے یعنی قرآن کو سچ جانو جو یہ قرآن سچا رکھتا ہے اُس کو جو تمھارے ساتھ ہے یعنے

توریت کے موافق ہین بہت حکم اس کے اور مت ہو تم پہلے نہ ماننے والے قرآن کے اور
نہ بیچو میری آیتون کو تھوڑے مول کے بدلے یعنی دنیا کی دولت اور عزت جو کئی دن کی
ہے اس کے واسطے توریت کی آیتین بگاڑ کر دین مت کھوؤ اور مجھی سے ڈرو وَلَا تَلْبِسُوا
الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۵ اور مت ملاؤ سچی بات کو جو توریت
مین صفت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لکھی ہے ساتھ جھوٹھ کے جو تمنے آپ بنائی ہے
اور تم جانتے ہو کہ محمد رسول اللہ برحق ہے وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوا
مَعَ الرّٰكِعِينَ ۵ اور قائم رکھو نماز کو اور دو مال زکوٰۃ کا اور جھکو نماز مین جھکنے والون کے
ساتھ یعنی جماعت سے نماز پڑھا کرو أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ
تَتْلُونَ الْكِتٰبَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۵ اے کیا تم فرماتے ہو لوگون کو کہ اچھے کام کرو اور
بھولتے ہو اپنے آپ کو مدینے کے یہودی لوگ کہتے تھے کہ یہ دین اسلام اچھا ہے اور
آپ مسلمان نہوتے تھے ان کو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور اس پر کہ تم پڑھتے ہو توریت
مین کہ اس دین کو قبول کرنے کا حکم ہے اے پھر کیون سوچ کرتے اور کیون نہین سمجھتے
وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخٰشِعِينَ اور مدد چاہو خدا تعالیٰ
سے ساتھ صبر اور تحمل کرنے مین مصیبتون پر اور نماز روزے مین مضبوط رہو کہ خدا تعالیٰ
سے التجا کرو تو سب کام آسان ہون اور البتہ صبر اور نماز حضور دل سے بڑی اور بھاری
ہے مگر ان پر آسان ہے جو عاجزی کرتے ہین اور ڈرتے ہین سو عاجزی کرنے والے
الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلٰقُوا رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رٰجِعُونَ ۵ وہ لوگ ہین جنکو خیال اور دھیان
ہے اس بات کا جو انھین ملنا ہے اور روبرو ہونا ہے اپنے پروردگار سے اور یقین ہے
انھین وہ کہ خدا تعالیٰ کی طرف انھین پھر جانا ہے حساب دینے کو اور اپنے کامون کا بدلہ
پانے کو يٰبَنِي إِسْرٰٓءِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ
عَلَى الْعٰلَمِينَ یاد کرو اے بنی اسرائیل وہ احسان میرے جو کئے تم پر اور وہ یاد کرو جو بزرگی
اور بڑائی دی تمکو یعنی تمہارے اگلے بڑون کو عزت دی اوپر خلقت کے جو اس وقت تھی
وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ
وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ۵ اور ڈرو اس دن کے عذاب سے جس دن کچھ کام نہ آوے گا کوئی کسی کے
ذرہ بھی اور قبول کیا نہ جاوے گا بخشوانا کسی کا کافر کے حق مین یعنی اگر کوئی کافر کسی کافر کو

ع ۵ ربع

بخشواوے تو قبول نہوگا اور نہ لیا جاوے گا کسی کافر کے عذاب کے بدلے کچھ یعنی اگر
کافر چاہے کہ کچھ دے کر عذاب سے چھوٹے تو یہ بھی نہوگا اور نہ کافر اس دن مدد دیئے
جاوینگے یعنی اس دن کوئی اُن کی ہمراہی اور حمایت نکریگا اور نکرسکے گا بنی اسرائیل
کہتے تھے کہ ہم کیسے ہی گناہ کریں ہم پر عذاب نہوگا ہمارے باپ دادا جو پیغمبر ہیں ہمیں
بخشوا دینگے سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ گمان تمہارا غلط ہے ❊

قصہ کہتے ہیں کہ فرعون نے خواب دیکھا تھا نجومیوں نے اس خواب کی یہ تعبیر دی
کہ اس برس بنی اسرائیل کی قوم میں سے ایک شخص ایسا پیدا ہوگا جو اس کی سبب تیرا
دین اور تیری بادشاہت خراب ہوگی فرعون نے حکم کیا کہ بنی اسرائیل کی قوم سے
اس برس جو بیٹا پیدا ہو اسے مار ڈالو اور جو بیٹی پیدا ہو اُسے کام خدمت کو رہنے دو اس
سبب ہزاروں بیٹے قتل کئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے اسی برس
پیدا کیا اور سلامت رکھا جیسا کہ فرماتا ہے وَاِذْ نَجَّیْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَسُوْمُوْنَكُمْ
سُوْٓءَ الْعَذَابِ یُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَیَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِیْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
عَظِیْمٌ ۝ اور یاد کرو اے بنی اسرائیل اُسوقت کو جو چھڑایا ہمنے تمکو یعنی تمہارے اگلے باپ
دادا کو فرعون کے لوگوں سے جو کرتے تھے تم پر بڑا عذاب جو وہ لوگ مار ڈالتے تھے تمہارے
بیٹوں کو اور جیتا چھوڑتے تھے تمہارے بیٹوں کو یعنی مردوں کو مار ڈالتے تھے اور عورتوں کو
نمارتے تھے اور اس کام میں آزمائش تھی تمہارے پروردگار کی بڑی آزمائش جو فرعون نے
ایسی تدبیر کی پر تقدیر سے کچھ پیش نگئی وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَیْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ
فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝ اور یاد کرو اے بنی اسرائیل اُس احسان کو جو پھاڑا
دریا کو تمہارے بچانے کے واسطے جب کہ تمہارے اگلے باپ دادا فرعون کے ڈر سے بھاگے
تھے آگے دریا اور پیچھے فرعون کا لشکر تھا پھر بچایا تمکو فرعون کے لشکر سے جو بنی اسرائیل
سب دریا سے سلامت نکلے اور ڈبو دیا ہمنے فرعون کے لوگوں کو فرعون سمیت اور تم
دیکھتے تھے دریا کے کنارے پر کھڑے ہوئے جو دریا مل گیا اور فرعون سارے
لشکر سمیت ڈوبا یہ قصہ مفصل اور سورہ میں آویگا وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓی اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً
ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ اور یاد کرو اے بنی اسرائیل اس بات کو
جو وعدہ دیا ہمنے موسیٰ کو چالیس رات دن کا توریت دینے کو پھر تمنے یعنی اگلے باپ دادا نے

پکڑا بچھڑے کو خدا یعنی بچھڑے کو جو سامری نے بنایا تھا اُسے سجدہ کیا خدا جان کر پیچھے
حضرت موسی علیہ السلام کے جو وہ توریت لینے کوہ طور پر گئے تھے اور تم بے انصاف ہو
جو بچھڑے کو خدا جان کر اُس کی بندگی کرنے لگے یہ قصہ سورہ اعراف مین مفصل آویگا
ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ پھر بخشا ہمنے اور معاف کیا
تمسے وہ گناہ بعد اُس توبہ کے جس کا اب آگے بیان آتا ہے جو شاید کہ تم شکر بجالاؤ خدا تعالی کے
احسانون کا وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ اور یاد کرو
کہ جب دی ہمنے موسی علیہ السلام کو کتاب توریت اور جدا کرنے والے حق کو ناحق سے
حکم اسواسطے کہ شاید تم سیدھی راہ پاؤ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ
اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ
اور یاد کرو تم اسے بنی اسرائیل اُسوقت کو کہ جب کہا موسی علیہ السلام نے اپنی قوم کو
یعنی اُن لوگون کو جنھون نے بچھڑے کو سجدہ کیا تھا کہ اے قوم میری مقرر تمنے ستم کیا اپنے
اوپر اب سبب بچھڑا پوجنے کے پھر اب تم توبہ کرو اور اُس کام سے پھرو عجز کرو خدا تعالی
کے آگو جو پروردگار تمھارا ہے پھر مار ڈالو اپنے تئین جو ہی مارے جانا تو بہتی بچھڑے
کے پوجنے والون کی سو یہی مارے جانا بہتر ہے تمھارے واسطے خدا تعالی کے نزدیک
جو تمھارا رب ہے جب یہ حکم اُنھون نے سُنا اور قبول کیا پھر سب بچھڑے کے پوجنے والے
جنگل مین سر جھکا کر دوزانو بیٹھے اور حضرت ہارون بھائی حضرت موسی علیہما السلام کے کئی
ہزار آدمیون سے تلوارین کھینچ کر گئے اور قتل کرنا اُن کو شروع کیا دوپہر دن تک جو ستر ہزار
آدمی قتل کیا پھر خدا تعالی نے فرمایا کہ اب جو تمنے حکم مانا اور اپنے تئین قتل کیا تو فَتَابَ
عَلَيْكُمْ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ پھر توبہ قبول کی تمھاری اور مہربان ہوا تمپر پروردگار
تمھارا بیشک کہ وہی توبہ قبول کرنے والا ہے مہربان توبہ کرنے والون پر وَاِذْ قُلْتُمْ
يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝
اور یاد کرو اُسوقت کو جو کہا تمنے یعنی ستر آدمی چنے ہوئے بنی اسرائیل مین سے جو حضرت
موسی علیہ السلام کے ساتھ کوہ طور کی طرف گئے تھے تو خدا تعالی کی باتین سنین پھر جب
سُنین تو کہا اُنھین ستر آدمی نے کہ اے موسی ہم سچ نمانین اسبات کو کہ یہ جو پردے
مین سُنی آواز خدا تعالی ہی کی تھی جب تک کہ دیکھین ہم خدا تعالی کو اپنی آنکھون سے صریحا

سامنے بیحجابی اُس بے ادبی کے سبب پکڑا اُنکو بجلی نے اور انھین ستر آدمیون کو جو تمھاری قوم سے چنے ہوئے گئے تھے آگ نے پکڑا جو آسمان سے آئی سخت آواز سے اور تم یعنی وہی تمھارے ستر آدمی دیکھتے تھے اُس آگ کو پھر سب مر گئے حضرت موسیٰ نے حیران ہو کے جناب الٰہی مین عرض کی کہ یا الٰہی اب مین بنی اسرائیل مین جا کر کیا کہون جو وہ ستر آدمی کیا ہوئے خدا تعالیٰ نے اُن موئے ہوؤن کو اپنی قدرت سے پھر جلایا جیسے کہ فرماتا ہے ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ پھر اُٹھایا اور جلایا ہمنے تمھارے اُنھین ستر آدمیون کو جو تمھارے بزرگ تھے بعد اُس کے جو وہ مر گئے تھے صاعقہ سے اسواسطے جلایا کہ شاید تم شکر کرو اور احسان مانو ایسی نعمتون کا یہ سب احوال مفصل سورہ اعراف مین آویگا آبِ گے اشارہ ہے تیہ کے قصے کی تیہ نام ایک جنگل کا ہے جو چالیس برس بنی اسرائیل اُس جنگل سے نہ نکل سکے خدا تعالیٰ کی مرضی سے وہان گرفتار ہو گئے اپنی تقصیر کے سبب یہ قصہ سورہ مائدہ مین مفصل آویگا وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۝ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ۝ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ اور یاد کرو اُس نعمت کو کہ جب سایہ کیا ہمنے تم پر بدلی کا جو دھوپ کی گرمی سے دُکھ پاتے تھے تم اور اُتارا تم پر یعنی تمھارے اگلے بزرگون پر من یعنی ترنجبین اور سلویٰ ایک جانور کا نام ہے کہ وہ بٹیر کی برابر ہے اور فرمایا ہمنے کہ کھاؤ من اور سلویٰ جو پاکیزہ اور ستھری چیز سے روزی کی ہمنے تمھاری جو نصیب سے اُتارا اسے کھاؤ اور دوسرے دن کے واسطے مت رکھو پھر اُنھون نے نہ مانا دوسرے دن کے واسطے رکھنے لگے خدا تعالیٰ پر بھروسا نکیا اور نافرمانی کی جب اسے رکھا تو وہ بدبو ہوا اس نافرمانی سے کچھ ہمارا نقصان نکیا بلکہ اپنے اوپر ستم کیا جو من سلویٰ رکھا تو وہ سڑا اور بدبو ہوا اور خدا تعالیٰ ناخوش ہوا کہتے ہین کہ جب اُس جنگل مین بنی اسرائیل کے خیمے پھٹ گئے تو ابر کا سایہ ہوا اور جب اناج ہو چکا تو رات کو گرد لشکر کے ترنجبین کے ڈھیر ہو رہتے اُس سے اور سلویٰ جانور بیشمار لشکر کے گرد شام کو آ بیٹھتے لشکر کے لوگ اُنھین پکڑ کے کھاتے جو گوشت اُن کا بہت مزے کا تھا برسون اسی طرح گذرے وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ۝ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اور یاد کرو اُسوقت کو کہ جب کہا ہمنے کہ داخل ہو اس شہر مین پھر کھاؤ میوے اور نعمتین اور داخل ہو اس شہر کے دروازے مین سے سجدہ کرتے ہوئے

شکر کا اور کہتے جاؤ حطہ یعنی گناہ بخش دے جب تم یہ سب حکم بجا لاؤ گے تو پھر ہم بخشدین گے تقصیرین تمہاری اور ثواب زیادہ دیوین گے ہم تمہارے نیک کامون کا اچھے کام کرنیوالونکو فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ پھر بدلڈالا بے انصاف لوگون نے بات کو سوائے اُس بات کے جو اُنھون کو کہی تھی یعنی اُنھین حکم ہوا تھا کہ حطہ کہو اُنھون نے اُس بات کو ٹھٹھے مین ڈال کر کہنے لگے حنطہ یعنی گیہون پھر جب اُنھون نے یہ نافرمانی کی تو بھیجا ہمنے اُن لوگون پر جنھون نے بے انصافی کی حطہ کے بدلے جو حنطہ کہا عذاب اُتار آسمان سے سبب اُس گناہ کے جو حکم کی حد سے باہر نکل گئے تھے اُن پر وبا پڑی جو ایک پہر مین ستر ہزار آدمی مرگئے وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ اور یاد کرو اُس نعمت کو کہ جب مانگا موسیٰ علیہ السلام نے پانی اپنی قوم بنی اسرائیل کے واسطے جو وہ من سلوی کھاکر پیاسی ہوئی تھی پھر کہا ہمنے موسیٰ علیہ السلام کو کہ مار اپنے عصا کو پتھر پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب پتھر پر مارا عصا کو خدا تعالی کی قدرت سے بہنے لگے اُس پتھر سے بارہ ١٢ چشمے جو بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے تھے سو پہچان لئے ہر قبیلہ نے اپنے پانی پینے کی جگہہ پھر فرمایا خدا تعالی نے کہ کھاؤ من سلوے اور پیو یہ پانی جو روزی دی خدا تعالی نے اور مت حد سے نکلو شہرون مین خرابی کرتے ہوئے اور دھوم مچاتے ہوئے وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا اور یاد کرو ای بنی اسرائیل اُسوقت کو کہ جب کہا تمنے یعنی تمہارے اگلے بزرگون نے کہ اے موسیٰ علیہ السلام ہم صبر نہین کرتے ایک طرح کے کھانے پر جو من سلوی ہے پھر دعا مانگ ہمارے واسطے اپنے پروردگار سے جو اپنی قدرت سے نکالی ہمارے واسطے اُن چیزون سے جو اُگتی ہین زمین سے جیسے ترکاری اور کھیرا ککڑی اور لہسن اور پیاز اور مسور جو زمین مین سے پیدا ہوتی ہین ایسی چیزین ہمارا جی چاہتا ہے اور آسمان کے کھانے سے جو اُترتا ہے من سلوی اُسسے اوکتا سے ہم تب قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِيْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ کہا کیا بدلتے ہو تم جو ناقص چیز ہے ساتھ اُس کے جو وہ چیز بہتر ہے

ع ١٣

یعنی من سلوی جو بہتر ہے اور ستھرا اور پاکیزہ ہے لہسن اور پیاز سے بدلتے ہو پھر اگر یہی جی چاہتا ہے تمہارا تو اُترو کسی شہر میں جو وہاں تمہارے واسطے ہے وہ جو تم مانگتے ہو آرزو سے پھر دین وہ چیزین خدا تعالی نے اُن کو وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَآءُو بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ۔ اور ڈالی اُن پر خواری اور محتاجی اُن کی ناشکری سے اور پھر پھرے ساتھ غصہ خدا تعالی کے یعنی غصہ کے لائق ہوئے ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۔ یہ خواری اور محتاجی اُس سبب ہوئی جو تھے کہ نہ مانتے تھے حکم خدا تعالی کا یعنی توریت کی آیتون کو نہ مانتے تھے اور مار ڈالتے تھے پیغمبرون کو ناحق یہ اُس سبب تھا کہ نافرمانی کرتے تھے خدا تعالی کی اور رہتے وہ حکم کی حد سے باہر نکلے ہوئے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٔيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۔ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے ہین یعنی مسلمان اور یہودی اور نصاری اور صابئین جو کوئی ایمان لایا اُنہون مین سے خدا تعالی پر جو اُسے لاشریک جانے اور سچ مانے قیامت کے دن کو اور اچھے کام کرے پھر واسطے اُن لوگون کے ہے بدلہ اُن کے کامون کا خدا تعالی کے پاس اور نہ خوف ہے اُن لوگون کو اور نہ وہ غمگین ہون گے صابئین ایک فرقہ ہے جو ہر ایک دین سے انھون نے اچھا سمجھ کر اختیار کر لیا ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مانتے ہین اور فرشتون کو بھی پوجتے ہین اور زبور پڑھتے ہین اور کعبہ کی طرف نماز پڑھتے ہین اُن کو صابئین کہتے ہین بنی اسرائیل کہتے تھے کہ ہم پیغمبر زادے ہین سب لوگون سے بہتر ہین سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ جو کوئی ایمان لاوے وہی بہتر ہے کسی فرقہ پر موقوف نہین وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ۔ اور یاد کرو اے بنی اسرائیل اُس وقت کو جو لیا ہم نے تم سے یعنی تمہارے اگلے بزرگون سے قول کہ حضرت موسی علیہ السلام اور توریت کا حکم مانین گے اور اُٹھایا تمہارے سر پر پہاڑ کہتے ہین کہ جب توریت اُتری تو بنی اسرائیل شرارت سے کہنے لگے کہ توریت کے حکم مشکل اور بھاری ہین ہم سے نہین ہو سکتے تب خدا تعالی نے ایک پہاڑ کو حکم کیا جو اُن سب کے سر پر آن کر اُترنے لگا اور سامنے اُن کے آگ پیدا ہوئی جب اُنہون نے بھاگنے کا ٹھکانا نہ دیکھا اور لاچار ہوئے تب خدا تعالی نے فرمایا کہ

خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ پکڑو جو دیا ہمنے تمکو آسر مضبوطی
سے قبول کرو یعنی توریت کا حکم کوشش کرکے اختیار کرو اور یاد کرو اسکو جو توریت میں لکھا ہے
اور اس پر عمل کرو تو شاید کہ تم ڈرو خدا تعالیٰ سے اور بچو برے کاموں سے ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ
بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ پھر تم پھر گئے
خدا تعالیٰ کے حکم سے بعد قبول کئے کے پھر اگر نہوتا فضل خدا تعالیٰ کا تم پر اور مہربانی خدا تعالیٰ
کی تو البتہ ہوتے تم نقصان پانے والوں سے اور خراب ہوتی وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا
مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ ۝ اور البتہ تم نے خوب
جانا ہے اے بنی اسرائیل ان لوگوں کو جو حضرت داؤد نبی کے وقت حکم کی حد سے
نکل گئے تھے تمہاری قوم میں سے ہفتہ کے دن میں یعنی حکم یوں تھا کہ ہفتہ کے دن شکار
مچھلی کا نکرو پھر وہ لوگ فریب اور فند کرکے ہفتہ کے دن شکار مچھلیوں کا کرنے لگے اور حکم
کی مخالفت کی پھر اس طرح فرمایا ہمنے کہ ہو جاؤ تم بندر خراب اور رسوا یہ قصہ سورۃ
اعراف میں آویگا فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً
لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ پھر کیا ہمنے اس عذاب کو جو وہ لوگ بندر ہو کر مر گئے خوف اور ڈر بنایا
اگلے اور پچھلے لوگوں کے واسطے یعنی جب لوگ جو ہفتہ کے روز فریب سے مچھلی کا شکار کرتے
تھے بندر کی صورت بنکر مر گئے جنہوں نے یہ عذاب ان پر دیکھا تو ڈرے خدا تعالیٰ سے اور
لوگ جو پیچھے پیدا ہوں گے یہ احوال سنکر خوف کھاوینگے اور یہ احوال عذاب کا نصیحت ہے
ڈرنے والوں کے واسطے اب آگے قصہ عامیل کا ہے وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ
يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ۝ اور یاد کرو اسوقت کو کہ جب بنی اسرائیل میں ایک شخص عامیل
نام مارا گیا تھا اور قاتل اس کا معلوم نہوتا تھا بنی اسرائیل چاہتے تھے کہ قاتل معلوم ہو تب کہا
موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو کہ مقرر خدا تعالیٰ فرماتا ہے تمکو وہ کہ ذبح کرو گاے کو اور ایک
ٹکڑا اس گاے کا اس مردے پر مارو تو وہ جی اٹھے اور آپ اپنا قاتل بتا دے تب قَالُوْٓا
اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۭ کہا بنی اسرائیل نے کہ اے موسیٰ علیہ السلام کیا تو ہمیں ٹھٹھے میں
پکڑتا ہے کہیں مردہ بھی جیتا ہے گاے کے ٹکڑا مارنے سے یہ تو کبھی ہمنے سنا بھی نہیں
پھر قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ پناہ
مانگتا ہوں خدا تعالیٰ سے وہ کہ ہوں میں احمقوں سے یعنی ٹھٹھا کرنا احمقوں کا کام ہے اور میں

خدا تعالیٰ کے حکم سے کہتا ہون تب قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ط کہا قوم نے کہ اگر تو خدا تعالیٰ کے حکم سے کہتا ہے تو پکار اپنے پروردگار کو ہمارے واسطے تو بیان کرے خدا تعالیٰ ہمارے واسطے کہ وہ گائے کتنی ہے عمر اسکی پھر قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ عَوَانٌ بَيْنَ ذَٰلِكَ ط فَافْعَلُوا مَا تُؤْمَرُونَ ٥ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ گائے نہ بوڑھی نکمی ہے اور نہ بہت نوجوان ہے بوڑھاپے اور جوانی کے درمیان ہے پھر کرو تم کام جو تعین فرمایا ہے یعنی اُس گائے کو ذبح کرو تب قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ط کہا بنی اسرائیل نے کہ ای موسیٰ علیہ السلام پھر پکار ہمارے واسطے اپنے پروردگار کو تو بیان کرے ہمارے واسطے جو کیا ہے رنگ اُس گائے کا تب پھر قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النَّاظِرِينَ ٥ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ تحقیق فرماتا ہے خدا تعالیٰ کہ مقرر وہ گائے زرد ہے خوب گہری ہے زردی اُس کی رنگ کی خوش کرتی ہے اپنے دیکھنے والون کو رنگ کی خوبی سے قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا هِيَ لا إِنَّ الْبَقَرَ تَشَابَهَ عَلَيْنَا وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ لَمُهْتَدُونَ ٥ کہا بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کہ پھر پکار ہمارے واسطے پروردگار اپنے کو تو بیان کرے اور کھول کر کہے ہمارے واسطے جو وہ گائے کس طرح کے کام مین ہے جو مقرر اُس گائے مین شبہہ پڑا ہے ہم کو جو ایسی گائین کہ جو نہ بہت بوڑھی اور نہ بہت جوان ہو اور رنگ زرد ہو بہت ہین اور مقرر اگر خدا تعالیٰ نے چاہا تو ہم راہ پانے والے ہونگے اُس گائے کی طرف تب پھر قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُولٌ تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيهَا ط کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ مقرر فرماتا ہے خدا تعالیٰ کہ تحقیق وہ گائے نہ محنت کرنے والی نہ سدہائی ہے جو ہل چلاتی ہو زمین مین اور نہ پانی دیتی کھیت کو سلامت اور درست ہے سارا بدن اُس کا جو کچھ نقصان نہین اُس مین نہ داغ ہے کسی اور رنگ کا اُس کے بدن مین سوائے زردی کے جو وہ ایک رنگ زرد ہے تب قَالُوا الْآنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ج فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ ٥ کہا بنی اسرائیل نے کہ اے موسیٰ علیہ السلام یہ صفت جو اُس گائے کی بیان کی تو نے تو اب لایا تو ٹھیک بات جو صاف کھلی۔

قصہ سو وہ گائے ایک شخص کی تھی جو وہ اپنی ماں کی خدمت اور تابعداری بہت کرتا تھا اور نیک بخت تھا اُس شخص سے وہ گائے مول لی اُتنے مال کو جتنا اُس گائے کی کھال مین سونا بھر کر

آوے پھر اُس گائے کو لیکر ذبح کیا اور ایسے لگتی نہی جو یہ کام کرین یعنی بنی اسرائیل بچا ہستے تھے یعنی اُس کے وارث جو اُس گائے کو اتنے مال کے بدلے مول لیکر ذبح کرین اب یہہ آگے اس سے قصہ کا سرا ہے جو فرماتا ہے خدا تعالی وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيهَا ؕ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۚ اور یاد کرو اے بنی اسرائیل کہ جب مار ڈالا تھا تم نے ایک شخص کو یعنی تمھارے اگلے بزرگون نے عامیل کو مار ڈالا تھا پھر ایک دوسرے پر تہمت کرنے لگے اور خدا تعالی ظاہر کرنے والا ہے اُس چیز کو جو تم چھپاتے ہو پھر جب وہ گائے ذبح کی تب فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ پھر کہا ہمنے کہ مارو اُس موئے ہوئے کو ایک پارچہ اُس گائے کے بدن کا جب کوئی ٹکڑا اُس گائے کے بدن کا اُسے مارا تو وہ جی اُٹھا اور لہو زخم سے بہنے لگا اور اُس نے اپنے قاتل کا نام بتا دیا جو قتل کرنے والے وہ اُسی کے بھتیجے تھے انھون نے مال کے واسطے جنگل مین لیجا کر چچا کو مار ڈالا تھا پھر وہ اُن کا نام بتا کر گر پڑا اور مر گیا سو پھر اسی طرح جلا دے خدا تعالی قیامت کے دن مُردون کو اور دکھاتا ہے خدا تعالی تم کو اپنی قدرت کی نشانیان شاید کہ تم غور کرو اور سمجھو کہ خدا تعالے مُردون کو جلا سکتا ہے ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً ؕ پھر سخت ہو گئے دل تمھارے اے یہودیو بعد جی اُٹھنے عامیل کے یعنی ایسی نشانی قدرت کی دیکھ کر دل تمھارے نرم نہوئے پھر وہ دل تمھارے جیسے پتھر ہین بلکہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ہین کس واسطے کہ وَإِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهٰرُ ؕ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ اور مقرر بعضے پتھرون مین سے نہرین بہ نکلتی ہین اور بعضے پتھر جو پھٹ جاتے ہین اور اُن سے نکلتا ہے پانی اور بعضے پتھر ہین جو وہ گر پڑتے ہین خدا کے ڈر سے اور نہین خدا تعالی بیخبر اُن چیزون سے جو تم کرتے ہو ای یہودیو أَفَتَطْمَعُوْنَ أَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلَامَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ ای کیا مسلمانون اب تم توقع رکھتے ہو وہ کہ سچ مانے یہودی تمھاری اسلام کی بات کو اور تھی ایک قوم یہودیون سے حضرت موسی علیہ السلام کے وقت جو سنتے تھے اپنے کانون باتین خدا تعالی کی کوہ طور کے پاس پھر سنکر اُس بات کو بدل ڈالتے تھے سمجھ کر اور جان بوجھ کر یعنی حکم خدا تعالی کا سنکر جب قوم مین آئے تو کہا کہ یہ حکم تو ہمنے

سُناتے اور سمجھتے یہ کہہ کر کہتے کہ اب تمھارا جی چاہے کرو جی چاہے نکرو اور مت ڈرو اور وہ جانتے تھے کہ یہ بات جھوٹھ اپنے جی سے بنا کر ہم کہتے ہیں فائدہ بعضے یہودی غریب مسلمانوں سے کہتے کہ ہم بھی تم جیسے مسلمان ہیں اور خوشامد کی راہ سے آخری زمانے کے پیغمبر کی تعریف جو توریت میں لکھی تھی بیان کرتے پھر جب اپنے لوگوں میں جاتے تو وہ اُن کو طعن کرتے جیسے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ قَالُوا أَتُحَدِّثُونَهُم بِمَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَاجُّوكُم بِهِ عِندَ رَبِّكُمْ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ اور جب بعضے یہودی مسلمانوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم بھی ایمان لائے ہیں جیسے تم ایمان لائے ہو اور جب خلوت کرتے ہیں یعنی اُن کی مجلس میں مسلمان کوئی نہیں ہوتا تو بعضا دولتمند بعضے غریب کو کہتا ہے کہ اے کیا تم باتیں کرتے ہو اور خبر دیتے ہو مسلمانوں کو وہ جو کھولا ہے احوال خدا تعالیٰ نے تم پر آخری زمانہ کے پیغمبر کا اسواسطے کہ مسلمان جھگڑیں اور دلیل پکڑیں تم پر اُس تمھاری خبر دی ہوئی سے تمھارے پروردگار کے آگے جو کہیں کہ سچ جان کر بھی ایمان نلائے کیا تم نہیں جانتے اس بات کو جو خبر سُنکر تم پر غالب ہو جاوینگے جو تم اپنا بھید دشمن کو دیتے ہو سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ احمق أَوَلَا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۝ کیا اتنا بھی نہیں جانتے یہودی وہ کہ خدا تعالیٰ جانتا ہے وہ جو چھپائے رکھتے ہو دشمنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اُن کے یاروں کی اپنے دلوں میں اور وہ جو ظاہر کرتے ہیں زبانوں سے وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ۝ اور ایک قوم ہیں یہودیوں میں جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتے وہ اور نہیں خبر اونہیں جو توریت میں کیا لکھا ہے مگر ایسی آرزوئیں جمع رکھی ہیں یعنی جو اپنے عالموں سے جھوٹی باتیں انہوں کی بنائی ہوئی سُن رکھتے ہیں جیسے کہ بہشت میں سوائے یہودیوں کے اور کوئی نہیں جانے کا اور باپ دادا اُن کے جو پیغمبر ہیں وہ سب گناہ بخشوا لیوینگے اور نہیں ہیں وہ لوگ اِس بات کے کہنے میں مگر گمان رکھنے والے یعنی یہ باتیں اپنے گمان سے کہتے ہیں کچھ دلیل نہیں اُس پاس فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَٰذَا مِنْ عِندِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ پھر غم اور خرابی اور عذاب ہے اُن لوگوں کو جو لکھتے ہیں کتاب اپنے ہاتھوں سے پھر کہتے ہیں کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے یعنی عالم یہودیوں کے

آپ لکھ کر جاہل لوگون سے کہتے کہ توریت مین لکھا ہوا ہے یون خدا تعالیٰ کے پاس سے آیا ہے
یہ اسواسطے کرتے تھے تو لیوین اُس لکھے ہوئے کے سبب مول تھوڑا سا یعنی توریت مین
صفت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یون لکھی تھی کہ آخری زمانے کا پیغمبر خوبصورت گندم رنگ
سیاہ آنکھین میانہ قد پیچوان بال پیدا ہوگا انہون نے اس صفت کو پھیر کر یون لکھا اپنے
ہاتھ سے کہ آخری زمانے کا پیغمبر لنبا قد نیلی ایک آنکھ والا بہت گورا لنبے بال ہوگا سو یہ صفت
دجّال کی ہے یہ بات دنیا کے عیش کے واسطے کی سو عیش دنیا کا بہت تھوڑا ہے آخرۃ کے
عیش کے مقابلے مین فَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا يَكْسِبُونَ ۝
پھر بڑا عذاب اور خواری ہے اُن کو جنھون نے لکھا ہے اپنے ہاتھ سے صفت پھیر کر اور بڑا
عذاب اور خواری اُن کو اپنے کامون کے سبب جو آپ کرتے ہین وَقَالُوا لَن تَمَسَّنَا النَّارُ
إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَةً ۚ قُلْ أَتَّخَذْتُمْ عِندَ اللَّهِ عَهْدًا فَلَن يُخْلِفَ اللَّهُ عَهْدَهُ ۖ
أَمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ اور کہتے ہین یہودی کہ ہمکو ہرگز آگ نہ لگے مگر کئی دن گنتی کے جو وہ
سات دن ہین ہر دن ہزار برس کا یا چالیس دن ویسے ہی جو اتنی مدت انہون نے بچھڑے کو
پوجا تھا سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو کہہ اُن کے جواب مین کہ تمنے
قول لیا ہے خدا تعالیٰ کے پاس سے اتنی مدت کے عذاب کا جو اس سے زیادہ نہوگا جو اگر یہ سچ
ہے تو قول سے پھرنے کا نہین خدا تعالیٰ اپنے یا تم کہتے ہو آپ ہی اپنی خوشی سے خدا تعالیٰ
پر وہ جو نہین جانتے تم یون نہین ہے جو یہودی کہتے ہین کہ کئی دن سے زیادہ دوزخ مین
نرہین گے ہم یہ جھوٹھ ہے بَلَىٰ مَن كَسَبَ سَيِّئَةً وَأَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ فَأُولَٰئِكَ
أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ بلکہ جس نے برا کام کیا یعنی شرک کیا پھر گھیر لیا اُس کو اُس کے
گناہ نے یعنی اُسے گناہ ہی مین موا اور توبہ نکی پھر وہی لوگ دوزخ کے رہنے والے ہین سو وہ
لوگ دوزخ مین ہمیشہ رہین گے وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ
الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ اور وہ لوگ جو ایمان لائے خدا تعالیٰ پر جو اُسے
بلے شریک جانا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول اللہ برحق جانا اور اچھے کام کئے
یعنی فرمانبرداری پیغمبر کی بجالائے وہ لوگ بہشت کے رہنے والے ہین سو وہ لوگ بہشت مین
ہمیشہ رہین گے وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ
إِحْسَانًا وَذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ اور یاد کرو اے یہودیو کہ
جب قول لیا ہمنے توریت مین یعقوب نبی کی اولاد سے ان باتون کا جو نہو جو او ربندگی نکرو
سوائے خدا تعالی کے کسی کی اور مان باپ سے بہلائی کرو اور اپنے کنبے سے نیکی کرو اور یتیمون سے
اور محتاجون سے بہلائی کرو اور کہو سب لوگون سے اچھی بات اور قایم رکھو نماز کو اور دو مال
زکوۃ کا محتاجون کو یہ قول لئے تھے بنی اسرائیل سے پھر تم پھر گئے ان قولون سے جو تمہارے
اگلے بزرگون کی تہی مگر تھوڑے سے رہے تم مین سے قول پر جو حکم پر توریت کے رہے
اور تم اے یہودیو منہ پھیرتے ہو توریت کے حکم سے جو توریت مین حکم ہے کہ آخری
زمانے کے پیغمبر کی تابعداری کرو سو تم نہین کرتے وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ
دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝
اور یاد کرو اس بات کو کہ جب قول لیا ہمنے توریت مین تمہارے اگلے بزرگون سے کہ
نہ ڈالو تم خون اپنی قوم کا یعنی آپس مین نہ لڑو اور نہ نکالو اپنے لوگون کو اپنے گہرون سے
یعنی اپنی قوم کو جلا وطن نکرو پھر تم اے یہودیو اقرار کرتے ہو اور گواہی دیتے ہو یہ کہ
قول کیا ہے اور گواہ اور شاہد ہو کہ تمہارے اگلے بزرگون نے یہ قول کیا ہے ثُمَّ اَنْتُمْ
هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ
بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ پھر تم وہ قوم ہو جو قول توڑ کر لڑتے ہو اور قتل کرتے ہو اپنی قوم کو ایک کا ایک
خون کرتے ہو اور نکال دیتے ہو ایک قوم کو ان کے شہر سے پشتی اور حمایت کر کے ادن
کم زورون پر گناہگاری اور ظلم سے مدینہ مین دو فرقے یہودیون کے تھے ایک بنی قریظہ
اور دوسرے بنی نضیر یہ دونون آپس مین لڑا کرتے تھے اور مشرکون کے بہی دو فرقے
تھے ایک اوس اور دوسرے خزرج یہ بہی دونو آپس مین دشمن تھے بنی قریظہ
اوس سے موافق ہوئے اور بنی نضیر نے خزرج سے دوستی کی تہی پہر یہ ایک ایک
کی حمایت کر کے لڑا کرتے تھے جو کوئی غالب ہوتا تو کم زورون کو جلا وطن کر کے ان کے
گھر ڈہا کر ویران کر دیتے اور اگر کوئی قید مین پکڑا آتا تو تب سب ملکر زر خرچ کرتے اور
چھڑانے کو تیار ہوتے جیسے کہ فرماتا ہے پروردگار وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ
وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ اور اگر قید مین پڑے
تم مین سے تو مال دیکر چھڑاتے ہو اور حرام ہے تم پر نکال دینا ان کا وطن سے اپنے پھر کیا تم

مانتے ہو بعض احکام توریت کا جو قیدی کا چھڑانا ہے بند لیسے اور نہیں مانتے تم بعض احکام توریت کا جو قتل اور جلا وطن کرنے ہو اپنی قوم کو فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ پھر کچھ جزا نہیں ہے اُس کی جو کوئی کرے ایسا کام تم میں سے مگر رسوائی اور خواری دنیا کی زندگی میں اور قیامت کے دن پھیر پھیر ا جاویگا ہانکا ہوا طرف بڑے سخت عذاب کے دوزخ میں اور نہیں ہے خدا تعالیٰ بیخبر ذرا بھی اُن کاموں سے جو تم کرتے ہو اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۡ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ وہ لوگ وہی ہیں جو خریدتے ہیں دنیا میں زندگانی کو یعنی دنیا کے عیش کو خریدتے ہیں آخرت کے بدلے پھر ہلکا اور کم نہو گا اُن پر سے عذاب دوزخ کا اور نہ یہ لوگ مدد دیے جاوینگے یعنی کوئی اُن کی سفارش یا حمایت نکر سکیگا وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ۡ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۭ اور بیشک دی ہمنے موسی علیہ السلام کو کتاب توریت اور بعد حضرت موسی علیہ السلام کے بہت پیغمبر بھیجے ہمنے آگے پیچھے جیسے حضرت یوشع اور داؤد اور سلیمان اور ذکریا اور یحیی علیہم السلام اور دی ہمنے عیسے علیہ السلام مریم کے بیٹے کو معجزے کھلے ہوئے صریحاً جیسے مردے کا جلانا اور غیب کی خبر بتانا اور قوت دی ہمنے عیسے علیہ السلام کو ساتھ روح پاک کے جو حضرت جبریل ہر وقت اُن کے ساتھ رہتے تھے یا اسم اعظم روح پاک تھا جس سے مُردوں کو جلاتے تھے اَفَكُلَّمَا جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ ۡ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ۝ کیا پھر جب آیا تم پاس کوئی پیغمبر ہماری طرف سے اور لایا وہ چیز جسکو تمھارا جی نچاہتا تھا تکبری کی تمنے اور اُس پیغمبر کا کہا نمانا پھر جھوٹا کہا ایک گروہ کو پیغمبروں کے جیسے حضرت عیسے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جھوٹا کہا اور ایک قوم کو پیغمبروں کی قتل کیا جیسے حضرت زکریا اور یحیی علیہما السلام کو مار ڈالا ناحق وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اور کہتے ہیں یہودی کہ ہمارے دل غلاف میں ہیں کچھ بات سمجھتے نہیں سوائے اپنے دین کے سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں بلکہ لعنت کی ہے خدا تعالیٰ نے اُن کے کفر کے سبب پھر تھوڑے سے ایمان لائے ہیں وَلَمَّا جَاۗءَھُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَھُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ

عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۖ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۚ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ
جسوقت کہ آئی یہودیون کے پاس کتاب یعنی قرآن خدا تعالے کے پاس سے سچا کرنیوالی اور موافق اُسکے جو اُن کا پاس ہے یعنی توریت
سچا ماننے والی اور پہلے یہودی پہلے قرآن کے اترنے سے جو فتح مانگتے تھے دین کے دشمنون پر طفیل قرآن
اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یعنی جب یہودی کافرون سے عاجز ہوتے تو دعا مانگتے کہ اے
پروردگار آخری زمانے کے پیغمبر کے طفیل ہمین فتح دے ان پر پھر جب آیا یہودیون کے پاس
جسکو پہچانتے تھے نشانیون سے یعنی توریت مین جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت
اور نشانیان جو لکھی تھین سب درست پائین تو کافر ہوئے اور نہ مانا پھر لعنت خدا تعالی کی ہے
کافرون پر جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نلاوین یہودیون کو گمان تھا کہ آخری زمانے
پیغمبر بنی اسرائیل مین سے پیدا ہوگا جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی اسمٰعیل مین سے
پیدا ہوئے تو یہودیون کو برا لگا اسواسطے جان بوجھ کر کافر ہوئے اور نہ مانا بِئْسَمَا اشْتَرَوْا
بِهٖ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ
يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ۚ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝
بری چیز ہے وہ جس کے بدلے بیچا انہون نے اپنے آپ کو ساتھ اُس چیز کے سو وہ چیز یہ ہے
جو کافر ہوئے ساتھ اُس چیز کے جو بھیجا ہے قرآن خدا تعالی نے یعنی قرآن سے منکر ہوئے
سبب اوس حسد اور ضد کی جو بھیجا خدا تعالی نے قرآن اپنے فضل سے جس پر چاہا اپنے
بندون سے جسکو لائق اُس کے بنایا تھا سو پھر ہے یہودی ساتھ غصہ خدا تعالی کے اوپر
غصہ کے یعنی یہودی غصہ پر غصہ کے لائق ہوئے اور دوسرے یہ غصہ جو حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو نہین مانتے اور کافرون کے واسطے عذاب ہے دکھ دینے والا آخرت میں
اور رسوا کرنے والا بہت وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ
اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۚ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ۗ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ
اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اور جب کہین یہودیون کو کہ ایمان لاؤ اُس پر
جو بھیجا ہے خدا تعالی نے انجیل اور قرآن تو کہتے ہین کہ ہم ایمان لائے ہین اُس پر جو اترا ہے
ہم پر یعنی توریت کو مانتے ہین اور نہین مانتے جو سوائے توریت کے ہے اور اُس پر کہ وہ
یعنی انجیل اور قرآن سچ اور درست ہے خدا تعالی کے پاس سے اور سچا رکھنے والے ہین
توریت کے جو اُن کے پاس کتاب ہے اُس کے موافق ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہ تم جو کہتے ہو کہ ہم توریت پر ایمان رکھتے ہیں تو پھر کیون تمنے مار ڈالا نبی خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کو پہلے اِس سے اگر تم ایمان رکھتے ہو توریت پر وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ اور البتہ آیا تم پاس موسیٰ علیہ السلام ساتھ نشانیون روشن کے یعنی معجزے اور پیغام خدا تعالیٰ کے لیکر آیا پھر تمنے اے یہودیو پکڑا بچھڑے کو خدا کی جگہہ پیچھے موسیٰ علیہ السلام کے جو وہ کوہ طور پر گئے تھے اور تم ظالم ہو جو تمنے بچھڑے کو خدا بنایا تھا وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ؕ اور یاد کرو اے یہودیو کہ جب لیا ہمنے تمسے قول تمھارا اور اٹھایا سر پر ایک پہاڑ کو اور کہا ہمنے کہ پکڑو تم جو ہمنے دیا ہے تمکو یعنی توریت کو مضبوط زور سے پکڑو اور سنو حکم توریت کے یعنی مانو اور وہی کام کرو جو توریت میں لکھا ہے تب قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ۗ وَاُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ؕ کہا یہودیون نے زبان کہ سنا ہمنے اور دل میں کہا کہ ہمنے نمانا اور پلایا یہودیون نے یعنی داخل کیا اپنے دلون میں محبت کو بچھڑے کے سبب کفر کے اور نمانے کے قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖۤ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودیون کو کہ بری باتین سکھاتا ہے تمکو ایمان تمھارا اگر تم ہو مسلمان یعنی اگر یہی تمھارا ایمان ہے جو سکھاتا ہے کہ قرآن کو اور پیغمبر کو نمانو تو یہ بات بری ہے قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودیون کو کہ اگر ہے تمھارے ہی واسطے آخرۃ کا گھر یعنی بہشت نری تمھارے ہی واسطے ہے خدا تعالیٰ کے ہان سوائے اور آدمیون کے جو کہتے ہو کہ سوائے ہمارے کوئی بہشت مین نہین جائیگا ہم ہی جاوینگے تو بھلا پھر آرزو کرو مرجانے کی اگر سچے ہو تم تو جلد بہشت مین جاؤ سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ اور ہرگز آرزو نکرینگے یہودی موت کی کبھی سبب اُس کے جو آگے بھیجا ہے اُن کے ہاتھون نے یعنی اُنہون نے ایسے برے کام کئے ہین اُس سبب موت سے ڈرتے ہین اور خدا تعالیٰ جانتا ہے ظالمون کو کہ یہ جھوٹھ بولتے ہین وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۛ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝ اور مقرر پاویگا تو اے محمد صلی اللہ

معانقۃ عند المتقدمین ع

علیہ وآلہ وسلم یہودیون کو سب لوگون سے زیادہ حرص کرنے والے زندگی پر اور اُن لوگون سے بھی جو شریک کرتے ہین خدا تعالی کے ساتھ اُن کو بھی حریص پاویگا تو چاہتا ہے ہر ایک اُنہون مین سے کہ ہووے عمر ہزار برس کی یعنی یہودی اور مشرک چاہتے ہین کہ ہماری ہزار ہزار برس کی عمر ہووے اور نہ چھوٹنا پاوین گے عذاب سے اگر عمر پاوین بڑی جو ہزار برس بھی جیوین تب بھی عذاب مین گرفتار ہون گے اور خدا تعالی دیکھتا ہے اُن کامون کو جو یہ لوگ کرتے ہین شان نزول بعضے کہتے ہین کہ جبرئیل فرشتہ قرآن کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس لاتا ہے اور جبرئیل ہمارا دشمن ہے اور ہمارے اگلے بڑون کو اُس سے بہت دکھ اور مصیبت پہنچی ہے اگر جبرئیل کے بدلے اور کوئی فرشتہ خدا تعالی کا پیغام لاوے تو ہم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاوین سو خدا تعالی نے فرمایا کہ فرشتہ بغیر حکم خدا تعالی کے کچھ کام نہین کرتے تو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودیون کو قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ کہہ جو کوئی کہ ہووے دشمن جبرئیل کا پھر وہ جبرئیل لاتا ہے آسمان سے قرآن کو تیرے دل پر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا تعالی کے حکم سے اُس پر کہ سچا بتانے والا ہے قرآن اُس چیز کو جو اُن کے آگے ہے یعنی توریت اور انجیل اور قرآن راہ دکھانے والا ہے سیدھی اور خوشخبری دینے والا ہے ایمان لانے والون کو نعمتون کی مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِّلْكَافِرِينَ جو کوئی کہ ہووے دشمن خدا تعالے کا اور اُس کے فرشتون کا اور اُس کے پیغمبرون کا اور جبرئیل اور میکائیل کا جو یہ فرشتے اور فرشتون سے مقرب ہین خدا تعالی کے جو اُن کا دشمن ہو وہ کافر ہے پھر بیشک خدا تعالی دشمن ہے کافرون کا وَلَقَدْ أَنزَلْنَا إِلَيْكَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ۖ وَمَا يَكْفُرُ بِهَا إِلَّا الْفَاسِقُونَ ۝ اور مقرر اُتارین ہم نے تیری طرف ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیتین روشن یعنی قرآن اور معجزے اور منکر نہو گا کوئی اُن آدمیون سے مگر بدکار جو حکم سے باہر ہوئے یعنی اُن آیتون کو سب مانین گے اور بدکار نہین ماننے کے أَوَكُلَّمَا عَاهَدُوا عَهْدًا نَّبَذَهُ فَرِيقٌ مِّنْهُم ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ای اور جس وقت کہ یہودی قرار کرین ایک قول کا یعنی بات مقرر کرین تو اُن مین سے ایک قوم توڑ ڈالین اُس قول کو یعنی بہت یہودی ایمان نہین لائے توریت پر جو خلاف اُس کے کام کرتے ہین وَلَمَّا جَاءَهُمْ رَسُولٌ

مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ اور جسوقت کہ آیا یہودیوں کے پاس بھیجا ہوا خدا تعالیٰ کے پاس سے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچ جاننے والا اُس چیز کو جو اُن پاس ہے توریت تو ڈال دیا ایک قوم نے کتاب والوں سے یعنی یہودیوں کے عالموں نے ڈال دیا خدا تعالیٰ کی کتاب کو اپنی پیٹھ کے پیچھے جان بوجھ کر اس طرح گویا کہ وہ نہیں جانتے کہ یہ کلام خدا تعالیٰ کا ہے وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ اور پیچھے لگے ہیں یہ لوگ اُس علم کے جو پڑھتے تھے دیو جادو کو سلیمان نبی کی بادشاہت کے وقت اور سلیمان نبی کفر کی بات نکرتے تھے یعنی جادو نکرتے تھے پر لیکن دیو اُسوقت کافر ہوئے تھے جو سکھلاتے تھے لوگوں کو جادو ✦

قصہ - یہ احوال یوں ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی سلطنت میں دیووں میں بہت طرح کے جادو کے عمل اور تماشے جمع کر کے ایک کتاب بنائی تھی اور جاہل احمق لوگوں میں اُسے مشہور کیا تھا جب حضرت سلیمان کو یہ خبر پہنچی تو اُنہوں نے وہ کتاب منگا کر صندوق میں بند کر کے زمین میں گاڑ دی جب حضرت سلیمان کا وصال ہوا پیچھے اُن کے دیووں نے اُس صندوق کو نکال کر لوگوں سے کہا کہ حضرت سلیمان اسی کتاب کے عمل سے بادشاہت کرتے تھے اس سبب یہودی حضرت سلیمان کو کہتے تھے کہ یہ جادو اُن سے ہے سو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ سلیمان نبی جادو نکرتے تھے وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ اور اُس علم کے پیچھے لگے ہیں یہودی جو اُترا ہے دو فرشتوں پر بابل کے شہر میں اُن فرشتوں کا نام ہاروت ماروت ہے **قصہ** اُن کا یوں ہے کہ ہاروت ماروت گنہگار آدمیوں کو طعن کرتے تھے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ آدمی گرفتار ہیں نفس اور شہوت میں اگر وہ نفس تمکو لگ جائے تو تم اُن سے بھی بدتر کام کرو اُنہوں نے کہا کہ ہمسے ہرگز گناہ نہوگا خدا تعالیٰ نے نفس اور شہوت جیسا کہ آدمیوں کو ہے ویسا ہی اُن کو لگا دیا اور حاکم کر کے زمین پر بھیجا تو لوگوں کو راہ خدا تعالیٰ کی بتاویں پھر وہ دو فرشتے دن کو خلقت سے معاملہ رکھتے اور عبادت کرتے اور رات کو آسمان پر جا رہتے خدا تعالیٰ نے اُن دونوں فرشتوں پر جادو اُتارا تھا اسواسطے کہ اُسوقت جادوگر پیغمبری کا دعوی کرتے تھے تو یہ فرشتے اُس زمانے کے عقلمندوں کو سکھاویں پھر وہ عقلمند جادو کے بھید جان کر اُن دعوا کرنے والوں کو جھوٹا کریں

مباحثہ کرکے سو ہاروت ماروت بعد کتنی مدت کے ایک عورت پر جو اُس کا نام زہرہ تھا
عاشق ہوئے اور شراب پیکر ایک خون ناحق کیا اور بت کو سجدہ کیا اِن گناہوں کے سبب
آسمان پر جانے سے موقوف ہوئے بابل کے کنوئیں لٹکتے ہیں وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ
حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ اور نہیں سکہاتے وہ دو فرشتے بعد قید ہونے کے
جادو کسی کو جب تک کہ پہلے سکہانے سے نہیں کہہ دیتے سیکھنے والوں کو کہ ہم مقرر آزمائش
خلقت کی ہیں پھر تم کافر مت ہو جادو سیکھ کر یعنی جو کوئی جادو سیکھے گا اُسے اُس جہان میں
سوائے عذاب کے کچھ بہلائی نہیں فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ
وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ پھر سیکھتے ہیں یہ لوگ اُن دو فرشتوں سے وہ
جادو جو جدائی ڈالتے ہیں مرد میں اور اُس کی عورت میں اور نہیں ہیں جادوگر نقصان کرنیوالے
جادو سے کسی کا مگر حکم خداتعالی کے سے یعنی تقدیر میں ہوتا ہے تو جادو بھی اثر کرتا ہے وَ
يَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ
مِنْ خَلَاقٍ ؕ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ اور سیکھتے ہیں جادوگر وہ چیز
جو نقصان کرے اُن کا اور فائدہ نکرے اور نہیں یعنے جادو سیکھنے میں ہر طرح نقصان ہی ہے
فائدہ کچھ نہیں اور مقرر خوب جانتے ہیں وہ جنہوں نے خریدا جادو کو کہ کچھ نہیں اُس کو حصہ
نیکی کا اُس جہان میں یعنی جس نے جادو سیکھا اُس نے اپنی عاقبت خراب کی اور بُری چیز ہے
جادو جس کے بدلے بیچا اُنہوں نے اپنے آپ کو اگر ہوتے وہ جاننے والے اُس بات کو
تو جانتے کہ بہت بُرا ہے جادو وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ
خَيْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۵ اور اگر یہودی ایمان لاتے قرآن پر اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم پر اور پرہیز کرتے گناہوں سے تو البتہ بدلہ پاتے خداتعالی کے پاس اچھا رشوت سے
جو لیتے ہیں تعریف چھپا کر محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اگر جانتے وہ اس بات کو يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۵
اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو مت کہو پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بات کرنے کے وقت
کہ راعنا یعنی متوجہ ہو ہماری طرف اور رعایت کر ہم پر مسلمان کوئی جو بات حضرت کی نہ سمجھتا
تو کہتا کہ راعنا یعنی مہربانی کر اور پھر سمجھا ہمیں اُس بات کو اور یہ لفظ یہودیوں کی زبان میں
بُری بات تھی یا گالی تھی مسلمانوں کو دیکھ کر یہودی بھی اپنی یعنی بد دل میں رکھ کر حضرت کو کہتے

کہ راعنا سو اسواسطے مسلمانوں کو حکم ہوا کہ لفظ راعنا نکہو اور کہو کہ انظرنا یعنی دیکھ ہماری طرف اور مہربانی کر معنی اِن دونوں لفظوں کے ایک ہین اور سنو بات کو دل لگا کر جو پہر دوبارہ پوچھنا نہ پڑے اور کافروں کے واسطے جو لفظ بُرا سمجھ کر عداوت سے کہتے ہین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُن کے واسطے عذاب ہے دُکھ دینے والا کہ پہر کبھی کم نہو گا
مَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ مِنْ رَبِّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝
نہین چاہتے وہ لوگ جو کافر ہین کتاب والوں سے یعنی یہودی اور نہ مشرک مکے کے رہنے والے چاہتے ہین وہ کہ اُترے تم پر اے مسلمانوں کچھ بہلائی تمہارے پروردگار کی طرف سے یعنی قرآن نہ اُترے یہودی چاہتے تھے کہ پیغمبر آخری زمانے کا بنی اسرائیل میں سے پیدا ہووے اور مشرک مکے کے آرزو رکھتے تھے کہ کوئی دولتمند ہماری قوم سے پیغمبر ہو اس سبب یہ دونو دشمن تھے اور خدا تعالی خاصہ اپنا کرتا ہے اپنی مہربانی سے جسے چاہتا ہے اور خدا تعالی صاحب بڑے فضل اور بزرگی کا ہے **شان نزول** یہودی طعن کر کے مسلمانوں سے کہتے تھے کہ تمہارے قرآن مین بعضی آیت موقوف ہوتی ہے اگر خدا تعالی کی طرف سے ہے تو اُس مین کیا عیب ہوتا ہے جو موقوف کرتے ہین سو خدا تعالی نے اُن کے جواب مین یہ آیت بھیجی مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَاۤ اَوْ مِثْلِهَا ۗ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ جو موقوف کرتے ہین ہم کوئی آیت قرآن کی موافق مصلحت وقت کے یا بہلا دیتے ہین اُس آیت کو دلوں سے تو لاتے ہین ہم یعنی بہیج دیتے ہین ہم اُس سے اچھی جیسے کہ لڑائی مین اول حکم تھا کہ دس کافروں سے ایک مسلمان لڑے پھر حکم ہوا کہ دو کافروں سے ایک مسلمان لڑے یہ آسانی ہوئی مسلمانوں پر برابر اُس کی آیت بہیجتے ہین جیسے کہ پہلے حکم تھا کہ بیت المقدس کی طرف سجدہ کرو پھر مکے کی طرف نماز کا حکم ہوا اے کیا نہین جانتا تو اس بات کو کہ خدا تعالی سب چیز پر قدرت رکھتا ہے جو چاہتا ہے سو حکم کرتا ہے
اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝
اے کیا تجھے معلوم نہین وہ کہ خدا تعالی ہی کے واسطے ہے بادشاہت آسمانوں کی اور زمین کی اور نہین ہے واسطے تمہارے سوائے خدا تعالی کے کوئی دوست جو تمہین فائدہ پہنچاوے اور نہ کوئی تمہارا مدد کرنے والا ہے جو تمہاری نقصان کو تم سے دور کرے

اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْئَلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ کیا تم چاہتے ہو اے مسلمانوں کہ سوال کرو اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جیسے کہ سوال کئے تھے موسیٰ نبی علیہ السلام سے اُس کی شریر امت نے پہلے اس سے اور جو کوئی بدل ڈالے کفر کو مسلمان ہوئے پھر البتہ وہ گم ہوا سیدھی راہ سے یعنی جو کوئی یہودیوں کے بہکانے سے اپنے نبی پر شبہہ لاویگا پھر شبہہ کالانا ہی داخل ہونا کفر میں وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚۖ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ چاہتے ہیں بہت لوگ کتاب والوں سے یعنی بہت سے یہودیوں کو آرزو ہے کہ کسی طرح تمکو دین سے پھیر کر مسلمان ہوئے کے پیچھے تمکو کافر کر دیں اپنے جی کے حسد سے بعد اُس کے جو کھل چکا اُن پر حق یعنی یہودیوں کو یقین ہو چکا ہے کہ تمہارا دین اور قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب حق اور درست ہے پر حسد سے چاہتے ہیں کہ تمھیں دین اسلام سے پھیر دیں فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِىَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۞ سو چھوڑ و گذرو اے مسلمانوں اور خیال نکرو اُن کی باتوں پر جب تک بھیجے خدا تعالیٰ اپنا حکم بیشک خدا تعالیٰ سب چیز پر قدرت رکھتا ہے سو آخر کو حکم آیا کہ یہودیوں کو مدینہ کے گرد سے نکال دو وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۞ اور قائم رکھو نماز کو جو وقت پر ہمیشہ پڑھا کرو اور دو مال زکوٰۃ کا اور وہ جو آگے بھیجو گے اپنے واسطے نیکی اور مال خیرات کر کے پاؤ گے تم وہ اُس جہان میں خدا تعالیٰ کے پاس سے بیشک خدا تعالیٰ جو کچھ تم کرتے ہو سب دیکھتا ہے وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۞ اور کہتے ہیں یہودی اور نصاریٰ کہ ہرگز کوئی اندر نجاویگا بہشت کے مگر وہ جو ہوگا یہودی یا نصرانی یعنی یہودی کہتے تھے کہ ہمارے سوائے کوئی بہشت میں نجاویگا اور نصرانی کہتے تھے کہ ہمارے بغیر بہشت میں کوئی نجاویگا سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے یہ باتیں اُن کی آرزو ہے اپنی خوشی سے کہتے ہیں تو کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودیوں اور نصرانیوں کو کہ لاؤ کوئی دلیل اسبات پر اگر تم سچے ہو تو کیونکر تم نے جانا کہ تمھارے سوائے کوئی بہشت میں نجاوے گا کس سند سے کہتے ہو یہودی اور نصرانی جھوٹے ہیں بَلٰى ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۞ ہاں بلکہ جس نے تابعداری کی اور منہ رکھا اپنا خدا تعالیٰ کے حکم بجالانے پر اور وہ نیک کام کرنیوالا ہے پھر اُس کو بدلہ ہے

اُس کے نیک کاموں کا اُس کے پروردگار کے پاس سے اور نہ کچھ ڈر ہے اُن لوگوں پر اور نہ غمگین ہوں گے کسی چیز کے سبب وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلٰى شَيْءٍ وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتٰبَ اور کہتے ہیں یہودی کہ نہیں ہیں نصرانی کچھ راہ پر دین کی اور کہتے ہیں نصرانی کہ نہیں ہیں یہودی کچھ دین کی راہ پر اس پر کہ یہ سب پڑھتے ہیں کتاب توریت اور انجیل یہودیوں نے توریت پڑھ کر جانا کہ نصرانی حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا سمجھ کر کافر ہوئے اور نصرانیوں نے انجیل میں پڑھا کہ یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیغمبر نجان کر کافر ہوئے كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝ اسی طرح کہا اُن لوگوں نے جو نجانتے تھے اور کوئی کتاب خدا تعالیٰ کی نہ پڑھتے ہوئے تھے جیسے مشرک عرب کے جس طرح کہ یہود اور نصاری کہتے ہیں یعنی ہر ایک فرقہ دوسرے فرقہ کو بے راہ جانتا ہے دین میں پھر خدا تعالیٰ حکم کریگا اُن لوگوں میں قیامت کے دن اُس چیز میں جو یہ ہر ایک اُس میں جھگڑتے ہیں وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعٰى فِي خَرَابِهَا ۚ أُولٰئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِفِينَ ۝ اور کوئی ہے بڑا ظالم اُس شخص سے جو منع کرے خدا تعالیٰ کی مسجدوں سے جو وہاں نجاویں اسواسطے جو یاد کریں مسجدوں میں نام خدا تعالیٰ کا اور بندگی کریں مسجدوں میں اور تلاش کرے وہ شخص مسجدوں کے ویران کرنے کے وہی لوگ ہیں جو نہیں ہے اُن کو مقدور جو مسجد کے اندر آویں مگر ڈرتے ہوئے لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ اُنہیں لوگوں کے واسطے ہے دنیا میں خواری اور رسوائی اور اُنہیں کے واسطے ہے اُس جہان میں عذاب بڑا

شانِ نزول

کہتے ہیں کہ کئی شخص مسافر ایک رات کو اندھیرے میں جاتے تھے بدلے کے سبب قبلہ معلوم نہوا تو ہر ایک نے اپنی اٹکل سے جنگل میں لکیر محراب کی زمین پر بناکر نماز پڑھی صبح جو دیکھا تو کسی کی محراب قبلہ کی طرف نہ تھی پھر جب مدینہ میں پہنچے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رخصت مانگی جو اُس نماز کو پھر کر قضا پڑھیں تب یہ آیت اُتری وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝ اور خدا تعالیٰ ہی کی ہے جگہہ نکلنے سورج کی اور جگہہ ڈوبنے سورج کی یعنی جہاں سے سورج نکلتا ہے اور جہاں ڈوبتا ہے یہ سب طرفیں خدا تعالیٰ ہی کی ہیں پھر جدھر کو منہہ لاؤ بندگی کرنے کو پھر اُس جگہہ خدا تعالیٰ متوجہ ہے اور دیکھتا ہے اپنے بندے کو بیشک خدا تعالیٰ بے نہایت بخشش کرنے والا ہے

سب کچھ جاننے والا ہے تمہارے دل کی نیتوں کا وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ بَلْ لَّهٗ
مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ۝ اور کہتے ہیں یہودی اور نصرانی کے
اختیار کیا خدا نے فرزند یہود حضرت عزیر کو اور نصاری حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہتے تھے پاک ہے
خدا تعالی ایسی باتوں سے اور سب عیبوں سے بلکہ اسی کا مال ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں میں
اور زمین میں وہ سب کا مالک اور خاوند ہے اور سب اسی کے تابعدار فرمانبردار ہیں اور
خدا تعالی ہے بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ
فَيَكُوْنُ ۝ نیا پیدا کرنے والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جب حکم کرتا ہے کسی کام کو
تو پھر اتنا ہی ہے جو کہتا ہے اس کام کو کہ ہو وہ ہو جاتا ہے اسی وقت وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ
لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ ط كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ
قَوْلِهِمْ ط تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ط قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝
اور کہا ان لوگوں نے جو نہیں جانتے پڑھنا یعنی جاہل کہتے ہیں کہ کیوں نہیں بات کرتا ہم سے
خدا تعالی یا آوے ہم میں سے کسی پاس کوئی آیت جیسے قرآن کی آیتیں اترتی ہیں سو
خدا تعالی فرماتا ہے کہ یہ لوگ بھی ویسی بات کہتے ہیں جیسا کہ کہا تھا ان لوگوں نے جو ان سے
پہلے تھے حضرت موسی اور حضرت عیسی علیہم السلام کے وقت ان لوگوں کے دل بھی انہیں
لوگوں سے ہیں کفر میں اور دشمنی میں سو مقرر بیان کر دیں ہم نے نشانیاں جو پیغمبر
برحق ہے واسطے ان لوگوں کے جو یقین لاتے ہیں اور سچ جانتے ہیں قرآن اور رسول کو
اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّلَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ۝
بیشک ہم نے تجھ کو بھیجا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچی بات لیکر یعنی قرآن سمیت بھیجا تجھے
خوشخبری دینے والا مومنوں کو اور ڈرانے والا کافروں کو اور نہ پوچھا جاویگا تو دوزخ کے
رہنے والوں کے احوال سے یعنی تجھے نہ پوچھیں گے کہ ان کو مسلمان کیوں نہ کیا وَلَنْ تَرْضٰى
عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ط قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ
هُوَ الْهُدٰى ط اور ہرگز راضی نہوں گے تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودی
اور نہ نصرانی جب تک کہ تابعداری کرے تو ان کے دین کی یعنی جب دین ان کا قبول
کرے گا تو تب تجھ سے خوش ہوں گے کہہ ان کو کہ جب تم اپنے دین کی تعریف
کرتے ہو جانو کہ مقرر جو راہ خدا تعالی دکھاوے وہی راہ اصل سیدھی ہے

وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَآءَهُم بَعْدَ الَّذِي جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝ اور اگر تابعداری کرے تو اُن کی جی کی خوشی کی یعنی جو وہ کہیں سو کرے تو بعد اُسکے جو آیا ہے تیرے پاس علم اور سمجھ یعنی قرآن تو پھر کوئی نہیں تجکو خدا تعالی کے عذاب سے چھڑانیوالا دوست اور نہ کوئی مدد کرنیوالا یہ اشارہ ہے اُمت کو یعنی جو کوئی مسلمان ہو کر قرآن سمجھ کر دین سے پھرے گا تو اُسے کوئی عذاب سے چھڑا نہ سکیگا اَلَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَمَن يَكْفُرْ بِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝ وہ لوگ جنکو دی ہمنے کتاب توریت سو وہ لوگ پڑھتے ہین اُس کتاب کو جیسے کہ حق پڑھنے کا ہے یعنی اُس کتاب کا حکم مان کر ویسے ہی کام کرتے ہین وہ لوگ ایمان لائے ہین اُس کتاب پر اور جو کوئی کافر ہوا اور نمانا اُس کتاب کو تو پھر وہی لوگ نقصان پائے ہوئے ہین کئی شخص یہودیون مین سے ایمان لائے تھے جیسے کہ عبد اللہ بن سلام اور اُس کے دوست يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝ ای بنی اسرائیل یاد کرو اُن نعمتون کو اور احسانون کو جو انعام کئے ہین نے تم پر یعنی تمہارے اگلے بڑون پر اور وہ یاد کرو کہ بڑائی دی تمہارے انھین بزرگون کو اُسوقت کے سب آدمیون پر وَاتَّقُوا يَوْمًا لَّا تَجْزِي نَفْسٌ عَن نَّفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا تَنفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ۝ اور ڈرو اُس دن کے عذاب سے جو اُس دن ہول سے کوئی شخص کسی کے کام نہ آئیگا ذرا بھی اور نہ قبول ہوگا بدلہ گناہون کا کسی سے یعنی کسی کے گناہ کے بدلے کچھ لیکر معاف نہوگا عذاب اور نہ فائدہ کریگا کسی کو بخشوانا بخشوانے والے کا اور نہ کافر اُس دن مدد دئے جاوینگے یعنی کوئی اُن کی مدد نکر سکے گا وَإِذِ ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ ط اور یاد کر یعنی مذکور کر ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جب آزمایا ابراہیم نبی علیہ السلام کو اُسکے پروردگار نے کئی باتون سے جیسے حج کے مناسک اور سنتین جو اب تک مشہور ہین جیسے حجامت مین کئی چیزین ہین اور ختنہ اور مسواک یعنی خدا تعالی نے حکم کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کہ یہ کام کر پھر انہون نے سب پورے کئے اور بجالائے تب قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا ط فرمایا خدا تعالی نے کہ تو جو حکم بجالایا تو ہمنے کیا تجکو واسطے سب لوگون کے پیشوا دین مین جو سب نبی تیری متابعت مین چلین گے یہ انعام خدا تعالی کا سُنکر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قَالَ وَمِن ذُرِّيَّتِي قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ ۝ کہا اور میری اولاد مین سے بھی امام کر

وقف غفران

۱۴ ع ۹ ۱۴

جیسا سمجھے کیا تب کہا پروردگار نے کہ نہیں پہنچتا میرا قول ظالمون کو یعنی جو ظالم ہوگا تیری اولاد سے اُسے میری نعمت یا امامت نہ پہنچیگی **فائدہ** بنی اسرائیل مغرور تھے اور کہتے تھے کہ ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہین اور خدا تعالی نے وعدہ دیا ہے کہ نبوت اور بزرگی تیری اولاد مین دی سو حضرت ابراہیم کا دین سب مانتے ہین اب خدا تعالی فرماتا ہے۔ اور سمجھاتا ہے اُنہین کہ وعدہ خدا تعالی کا ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کو ہے جو نیک راہ چلتے ہین اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو بیٹے تھے ایک مدت تک حضرت اسحاق کی اولاد مین پیغمبری اور بزرگی رہی اب حضرت اسمٰعیل کی اولاد کو پہنچی اور اُن کی دعا دونون بیٹون کے حق مین ہے وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جب مقرر کیا ہمنے کعبہ کے گھر کو جمع ہونے کی جگہہ ثواب کے لوگون کے واسطے جو ہر سال حج کرنے آتے ہین اور کیا اُس گھر کو جگہہ امن کی جو کوئی کسی پر وہان ہرگز ظلم زیادتی نکرے اور پکڑو اے مسلمانون ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہہ کو جاے نماز مقام ابراہیم کا ایک جگہہ ہی کہتے ہین اُس جگہہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پانو کا نشان ہے وہان جاکر نماز پڑھتے ہین وَعَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝ اور قول کیا یعنی حکم کیا ہمنے طرف ابراہیم کے اور اُس کے بیٹے اسمٰعیل کو وہ کہ پاک کرین میرے گھر کو یعنی کعبہ مین کوئی برا کام نکرے اور ناپاک اُسے طواف نکرے تو ستھرا رہے واسطے طواف کرنیوالون کے اور اعتکاف کرنے والون کے اور رکوع سجود کرنے والون کے یعنی نماز پڑھنے والون کے واسطے پاک کرین کعبہ کے گھر کو جو اُسے خدا تعالی نے اپنا گھر کہا ہے وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جب کہا یعنی جب دعا مانگی ابراہیم علیہ السلام نے کہ اے پروردگار میرے بنا اُس گھر کو شہر امن کا بے ڈر اور روزی دے اِس شہر کے رہنے والون کو میوون کی جو یہان کے رہنے والے یقین لاوین خدا تعالی پر اور قیامت کے دن پر یعنی مومنون کو میوون کی روزی دے پھر قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ کہا خدا تعالی نے اور جو کوئی کافر ہووے اُس کو بھی نفع دے تھوڑا سا یعنی دنیا ہی مین پھر اُس کافر کو عاجز اور لاچار کر رکھین گے دوزخ کی آگ مین عذاب ہوگا

آپ ہے اور بہت بری جگہہ ہے دوزخ اُن کی جا رہنے کی وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰھٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جب اُٹھانے لگے بنیاد مکے کی دیوارون کی ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام تب دعا مانگی اور کہا کہ اے پروردگار ہمارے قبول کر ہمسے اس کام کو بیشک تو ہی ہے سننے والا سب کی دعا تو ہی ہے جاننے والا سب کے احوال کا اور دل کی نیتون کا اور دعا مانگی اُنھون نے کہ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَیْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۝ اے پروردگار ہمارے کر تو ہمکو حکم بردار اپنا اور ہماری اولاد کو کر ایک قوم فرمان بردار اپنے حکم کا یعنی حضرت ابراہیم اور اُن کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہم السلام نے یہ دعا مانگی کہ اے پروردگار ہمکو اور ہماری اولاد کو توفیق دے جو ہمیشہ تیرے حکم بردار رہین اور دکھا یعنی سکھا ہمکو دستور حج کے جس جس مکان مین جو جو کچھہ کام کرتے ہین وہ بتا ہمکو اور معاف کر ہمکو ہماری خطائین - بیشک تو ہی ہے توبہ قبول کرنے والا مہربانی کرنے والا اور دعا مانگی یہ کہ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِكَ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَیُزَكِّیْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ اے پروردگار ہمارے اُٹھا یعنی پیدا کر ہماری اولاد مین سے ایک پیغمبر انھین مین کا جو پڑھے اُن پر تیری کلام کی آیتین اور سکھاوے اُن کو کتاب کا پڑھنا اور عقل اور دانائی کی باتین بتاوے اور پاک کرے ان لوگون کو گناہون سے - بیشک تو ہی ہے بہت زبردست مضبوط کام کرنیوالا خدا تعالی نے اُن کی دعا قبول کی وَمَنْ یَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَقَدِ اصْطَفَیْنٰهُ فِی الدُّنْیَا ۚ وَاِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ اور کون ہے جو پھرے ابراہیم علیہ السلام کے مذہب سے مگر وہ کوئی جو احمق ہووے جی اُس کا - اور بیشک ہمنے ابراہیم کو چن لیا ہے اور خاصہ کیا اپنے درگاہ کا دنیا مین اور مقرر ابراہیم علیہ السلام آخرت مین نیکبختون سے ہے اور اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ یاد کر جب کہا ابراہیم علیہ السلام کو اُس کے پروردگار نے کہ حکم برداری کر کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ مین حکم بردار ہون تمام عالم کے پروردگار کا وَوَصّٰی بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِیْهِ وَیَعْقُوْبُ ؕ یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی لَكُمُ الدِّیْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ اور یہی وصیت کی ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹون کو اور اُس کے پوتے یعقوب علیہ السلام نے بھی

وصیت کی کہ اے بیٹو مقرر خدا تعالی نے چنکر دیا تمکو دین سب دینوں سے اچھا پھر نہ مریو تم مگر
مسلمانی پر یعنی ایکدم دین کو نچھوڑیو مرتے وقت تک اسی دین میں مرجائیو اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ
اِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ بَعْدِي ط
کیا تم موجود تھے اسوقت جب کہ پہنچی یعقوب علیہ السلام کو موت یعنی تمکو خبر ہے کہ یعقوب علیہ السلام
نے مرنے کے وقت جب کہا اپنے بیٹوں کو کہ تم کیا پوجوگے اور کس کی بندگی کروگے میرے پیچھے
قَالُوا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَائِكَ اِبْرٰهِيمَ وَاِسْمٰعِيلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا
وَّنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ کہا بیٹوں نے کہ ہم پوجینگے اور بندگی کرینگے تیرے خدا تعالی کی اور
تیرے باپ دادا کے پروردگار کی جو دادا تیرا ابراہیم اور تایا تیرا اسمعیل اور باپ تیرا
اسحق علیہ السلام ہیں وہی ایک خدا تعالی ہے اور ہم اسی پروردگار کے حکم بردار تابعدار
ہیں اور بندگی کرنے والے ہیں تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ
وَلَا تُسْئَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ یہ ایک جماعت تھی یعنی حضرت ابراہیم
اور حضرت اسمعیل اور حضرت اسحق اور حضرت یعقوب علیہم السلام اور اُن کی اولاد سو وہ
گذر گئے اُن کے واسطے ہے بدلہ اُن کاموں کا جو اُنہوں نے کئے اور تمہارے واسطے ہے
بدلہ اُن کاموں کا جو تمنے کئے اور کرتے ہو اور نہ پوچھے جاؤگے تم یعنی تم سے نپوچھینگے اُن کے
کاموں سے **فائدہ** یہودیوں کو یقین یوں تھا کہ ماں باپ کے گناہوں میں اولاد
گرفتار ہوگی اور اُن کے ثواب میں بھی اولاد شریک ہوگی سو یہ غلط ہے اپنا ہی کیا اپنے
آگے آوے گا بھلا یا برا وَقَالُوا كُونُوا هُودًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوا ط قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهِمَ
حَنِيفًا ط وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ اور کہتے ہیں یہودی مسلمانوں کو کہ یہودی ہو جاؤ اور
نصرانی کہتے ہیں کہ نصرانی ہو تو راہ پاؤ تم سیدھی دین کی تو کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کہ نہیں مانتے تمہارا کہنا بلکہ تابعداری کرتے ہیں ہم ابراہیم علیہ السلام کے مذہب کی جو وہ
سب برے دین اور مذہبوں سے علیحدہ ہے اور نہ تھا ابراہیم علیہ السلام شرک
لانے والوں سے اور قُولُوا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَا اُنْزِلَ اِلٰى اِبْرٰهِمَ
وَاِسْمٰعِيلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَا اُوتِيَ مُوسٰى وَعِيسٰى وَمَا اُوتِيَ
النَّبِيُّونَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ۝ کہو تم اے مسلمانوں کہ
ہم ایمان لائے خدا تعالی پر اور اُس پر ایمان لائے جو اترا ہم پر قرآن اور اُس پر ایمان لائے ہم

جو اترا ابراہیم پر اور اس کے بیٹون اسمٰعیل اور اسحاق پر اور اس کے پوتے یعقوب پر علیہ السلام
اور جو ان کی اولاد پر اترا اور ایمان لائے ہم اس پر جو اترا موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام پر اور
جو لاہے اور پیغمبرون کو ان کے پروردگار کی طرف سے سب پر ایمان لائے ہم جو تفاوت
اور جدائی نہین کرتے ہم ان سب پیغمبرون سے ایک مین بہی اور ہم اسی پروردگار کے حکم بردار
ہین فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ
فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۚ پہر اگر ایمان لاوین یہودی اور
نصرانی جس طرح تم ایمان لائے ہو ان سب پیغمبرون پر اور ان کی کتابون پر پہر البتہ
سیدہی راہ پائی انہون نے بہی اور اگر پہر جاوین دین اسلام سے اور نمانین تو پہر مقرر
ہین وہ عداوت اور دشمنی مین پہر کفایت کرے گا تجہے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ان کی بدی سے خدا تعالی یعنی وہ کچہہ بُرا نکر سکین گے دشمنی سے اور خدا تعالی سننے والا ہے
سب کی باتون کا اور جاننے والا ہے سب کے احوال کا اور نیتون کا

فائدہ ان آیتون سے یہودی پہر گئے اور دین اسلام قبول نکیا اور نصرانیون کو بہی
یہ بُرا لگا اور اپنی بڑائی اور شیخی کرکے کہا کہ ہمارے ہان ایک رنگ رہے جو مسلمانون پاس
نہین ہے نصرانیون نے ایک رنگ زرد بناکر دستور مقرر کر رکہا تہا کہ جب ان کے بچہ
پیدا ہوتا یا کوئی ان کے دین مین آتا تو اس رنگ مین اسے غوطہ دے کر کہتے کہ خاصہ پاکیزہ
نصرانی ہوا سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ اے مسلمانو کہو تم کہ صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ
مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ۝ کہ رنگ خدا تعالی کا قبول کیا
ہمنے جو دین حق اور درست ہے اور کونسا رنگ بہتر ہے خدا تعالی کے رنگ سے جو سب سے
بہتر دین ہے اور پاک ہوتا ہے اس دین مین آکر سب طرح کی ناپاکی سے اور ہم خدا تعالی
ہی کی بندگی کرتے ہین اور قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِي اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا
وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو کہ کیا تم
جہگڑتے ہو ہمسے خدا تعالی کے دین مین اور وہ پروردگار ہمارا اور پروردگار
تمہارا اور ہمکو ہی بدلہ ہمارے کامون کا جیسا کہ ہم کرین اور تمہارے واسطے ہے بدلہ
تمہارے کامون کا جیسا کہ تم کرو اور ہم تو نرے خدا تعالی ہی کو مانتے ہین اور اسی پر
یقین لائے ہین اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ

وَالْاَسْبَاطَ کَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی ۚ اے کیا تم کہتے ہو اپنے گمان سے کہ حضرت ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب علیہم السلام اور اُن کی اولاد یہودی تھے یا نصرانی کہتے ہیں کہ وہ سب نصرانی تھے قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ۚ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ۚ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیا تم خوب جانتے ہو اُن پیغمبروں کا دین یا خدا تعالی خوب جانتا ہے جس نے اُن کو پیدا کیا کہ اُن کا دین کیا تھا اور اُس سے بڑا ظالم کون ہے جو چھپا وے وہ گواہی جو اُس کے پاس تحقیق ہو چکی ہو خدا تعالی کی طرف سے اور خدا تعالی نہیں ہے بیخبر اُن کاموں سے جو تم کرتے ہو۔ یہود اور نصاری کو توریت اور انجیل سے تحقیق معلوم تھا جو نشانیاں اُن کتابوں میں لکھی تھیں سب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہچانیں یہ سب جان کر گواہی نہ دی کہ یہی آخری زمانے کا پیغمبر ہے بلکہ اس بات کو پھیر دیا تو یہی بڑے ظالم ہیں تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۚ وہ پیغمبر جنکا ذکر ہوا وہ ایک قوم تھی جو گذر گئی اُن کے واسطے ہے بدلہ اُن کاموں کا جو اُنہوں نے کئے اور تمہارے واسطے ہے بدلہ اُن کاموں کا جو تمنے کئے اور کرتے ہو اور نہ پوچھے جاؤ گے تم یعنی تم سے نہ پوچھیں گے اُن کے کاموں سے جب تک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے میں تھے تو کعبہ کی طرف منھ کرکے نماز پڑھتے تھے پھر حضرت جب مدینہ میں تشریف لائے تب حکم الٰہی سے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنے لگے تو یہودی اس بات سے خوش ہو کر کہنے لگے کہ اگرچہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے دین کو نہیں مانتا لیکن ہمارے قبلہ کی طرف نماز تو پڑھتا ہے اور بعضے یہودی کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبلہ سے واقف نہ تھے ہمیں دیکھکر بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنے لگے ایسی باتوں سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملول تھے اور چاہتے تھے کہ حکم آوے جو کعبہ کی طرف نماز پڑھو جب تک کہ حکم آیا تب یہودی اور منافق طعن کرنے لگے خدا تعالی اُن کے حال سے خبر دیتا ہے

رکوع ۱۶ ع ۱۷

ربع ۲

سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا ۚ اب کہیں گے احمق بیوقوف لوگ کہ کس چیز نے پھیر دیا مسلمانوں کو اُن کے

بلد سے جس کی طرف نماز پڑھا کرتے تھے یعنی یہ جو بیت المقدس کی طرف جو نماز پڑھتے تھے اب نہیں کیا ہوا جو اُدھر سے منھ پھیر کر کعبہ کی طرف کیا سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ کہہ کہ خدا تعالی ہی کی ہین طرفین مشرق اور مغرب کی راہ دکھاتا ہے جسکو چاہتا ہے سیدھی کی طرف یعنی جسے چاہتا ہے اُسے فرماتا ہے کہ اسطرف چلو سب طرف اسی کی ہے سب طرف کا مالک ہے وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَاۗءَ عَلَي النَّاسِ وَيَكُـوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۭ اور جیسا کہ تمہارا قبلہ بہتر مقرر کیا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بنایا ہوا تھا ایسا ہی تمکو کیا ایک قوم معتدل یعنی راست اور درست تو ہو تم گواہ منکرون پر قیامت کے دن اور ہو وے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم پر گواہی دینے والا وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِىْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰي عَقِبَيْهِ اور نکیا ہمنے مقرر وہ قبلہ جس کی طرف تو نماز پڑہتا ہے مگر اسواسطے کہ تو جانین جو کون تابعداری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرتا ہے نماز پڑھنے مین اور کون پھر جاتا ہے اُلٹے پاؤن یعنی آزماوین جو کون تابعداری مین قائم رہتا ہے اور کون دین سے پھر جاتا ہے وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَي الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ۭ اور یہ قبلہ کا پھرنا البتہ بھاری ہے مگر اُن پر جنکو راہ دکھائی خدا تعالی نے یعنی بیت المقدس کی طرف سے پھر کر کعبہ کی طرف نماز پڑہنا بڑی اور بھاری بات ہے پر مسلمانون کو جو خدا تعالی نے ہدایت دی ہے آسان ہے ؏

فائدہ یہودی اس مین شبہہ اُٹھاتے تھے کہ اگر یہ قبلہ اصل ہے تو اتنی مدت کی نماز جو بیت المقدس کی طرف پڑہی تھی ضائع ہوئی اور جو لوگ پہلے اس سے مر گئے وہ بیراہ موئے سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ؁ اور نہین ہے خدا تعالی جو ضائع کرے یقین لانا تمھارا اے مسلمانون جو تم بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے تھے بیشک خدا تعالی لوگون پر البتہ مہربان ہے مہر کرنے والا **فائدہ** یہودی جو کہتے ہین کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے قبلہ کی طرف نماز پڑہتا ہے اس سبب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملول تھے اور چاہتے تھے کہ کعبہ کیطرف نماز پڑھنے کا حکم آوے سو آسمان کی طرف منھ کرکے راہ دیکھتے تھے جو شاید فرشتہ حکم لاوے جو کعبہ کی طرف نماز پڑہو اتنے مین یہ آیت اُتری قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ

فِی السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبْلَۃً تَرْضٰىهَا ۠ فَوَلِّ وَجْهَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ
بیشک ہم دیکھتے ہین پھرنا تیرے منھ کا جو پھیرتا ہے آسمان کی طرف پھر البتہ پھیرا ہے ہم
اُس طرف قبلہ تیرا جدھر کو تیری خواہش اور تمنا تھی اب پھیر منھ اپنا نماز کے وقت مسجد حرام
کی طرف جو کعبہ ہے وَحَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَکُمْ شَطْرَهٗ ؕ اور جس جگہہ ہو تم
مسافری ہین دریا کی یا خشکی کی اے مسلمانون تو منھ پھیرو اپنا نماز کے وقت اُس کی طرف
یکے ہین جو کعبہ ہے اُسے مسجد حرام کہتے ہین اسواسطے کہ بڑی حرمت کا ہے اور وہان
کئی باتین منع ہین جیسے آدمی کو مارنا اور جانور کا ستانا اور گری چیز کا اٹھانا زمین سے
منع ہے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز ظہر کی دو رکعت پڑھی تھی جو یہ آیت اتری
اور حکم ہوا کہ کعبہ کی طرف منھ کر کے نماز پڑھو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسی وقت نماز کے
بیچ کعبہ کی طرف پھر گئے اور دو رکعتین باقی کی کعبہ کی طرف پڑھین سمیت یارون کے جو
پیچھے ساتھ جماعت سے پڑھتے تھے اس مسجد کو ذو قبلتین کہتے ہین یعنی دو قبلہ والے
وَاِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ لَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ ۝
اور بیشک وہ لوگ جنکو کتاب دی ہے البتہ جانتے ہین اس بات کو کہ پھرنا کعبہ کی طرف
درست ہے اُن کے پروردگار کی طرف سے یعنی یہودی جانتے تھے جو توریت مین
پڑھا تھا کہ آخری زمانے کا پیغمبر اول بیت المقدس کی طرف نماز ادا کریگا اور آخر کو کعبہ
کی طرف نماز پڑھا کریگا یہ جان کر حسد سے انکار کرتے ہین اور نہین ہے بےخبر خدا تعالے
اُن کامون سے جو یہودی کرتے ہین انکار پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وَلَئِنْ اَتَیْتَ الَّذِیْنَ
اُوْتُوا الْکِتٰبَ بِکُلِّ اٰیَۃٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَکَ ۚ وَمَا اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ
بِتَابِعٍ قِبْلَۃَ بَعْضٍ ؕ اور اگر لاوے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہود اور نصاریٰ
کے واسطے سب نشانیان اور معجزے اور دلیلین اس بات پر کہ کعبہ کی طرف نماز پڑھنا
درست اور واجبی ہے نہ تابعداری کرین گے وہ تیرے قبلہ کی اور نہ تو مانے گا اُن کے
قبلہ کو اور نہین مانتے بعضے اُن مین سے بعضے کے قبلہ کو یعنی نہ یہودی نصرانیون کے
قبلہ کو مانتے ہین اور نہ نصرانی یہودیون کے قبلہ کو مانتے ہین وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ
مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَکَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّکَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ اور اگر تو تابعداری
کرے اُن کے جی کی خوشی کی یعنی اُن کے قبلہ کی طرف نماز پڑھی تو بعد اُس کے جو آیا تیرے پاس

وقف لازم

علم اور خبر کہ قبلہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا برحق ہے پھر مقرر تو بے انصافون سے ہووے
الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ ۖ وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنْهُمْ
لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ اور وہ لوگ کہ جنکو کتاب دی ہمنے یعنی یہود اور نصاریٰ
پہچانتے ہین اس بات کو جیسا کہ پہچانتے ہین اپنے بیٹون کو اور ایک قوم اُن مین سے
چھپاتے ہین حق بات کو اور وہ آپ جانتے ہین کہ ہم چھپاتے ہین الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ
فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ حق ہے اور درست ہے یہ بات تیرے پروردگار کی
طرف سے پھر مت ہو تم اے مسلمانون شک لانے والون مین سے کہ بیت المقدس سے
کعبہ کی طرف نماز کیون پڑھنے لگے وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا ۖ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ۚ
أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ اور ہر ایک قوم کا
قبلہ ہے ایک طرف سو اُس قوم نے اُس طرف منہ کیا ہے پھر تم اے مسلمانون آگے
بڑھ جاؤ سب سے نیک کامون مین جس جگہ اور جس قبلہ کی طرف ہوگے اور رہوگے ای لوگو
لاویگا تم سب کو خدا تعالیٰ اکٹھا کرکے جہان ہوگے بیشک خدا تعالیٰ سب چیز پر قدرت
رکھتا ہے اور سب کچھ کر سکتا ہے وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ ۖ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِن رَّبِّكَ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝ اور جس مکان سے باہر نکلے
مسافری کے واسطے سو پھیر منھ اپنے کو نماز کے وقت مسجد حرام کی طرف جو کعبہ ہے
اور کعبہ کی طرف نماز پڑھنا تحقیق اور درست ہے تیرے پروردگار کی طرف سے اور نہین
بیخبر خدا تعالیٰ اُن کامون سے جو تم کرتے ہو وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ
شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ
عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي
عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝ اور جس جگہ سے باہر نکلے
مسافری کے واسطے پھیر منہ اپنے کو نماز کے وقت طرف مسجد حرام کے جو کعبہ ہے اور
جس مکان مین ہو تم رہنے والے اے مسلمانون تو پھیر و اپنے منہ کو کعبہ کی طرف
تو نرہے لوگون کو تم پر جھگڑنے کی بات مگر وہ لوگ جو بے انصاف ہین اُن مین سے
اُن کو کہنے دو اور اُن کے کہنے سے مت ڈرو اور ڈرو مجھ سے میرا حکم بجالاؤ
تو تمام کرون مین اپنی نعمت اور مہر تم پر شاید کہ تم راہ پاؤ دین کی سیدھی

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ يَتْلُوا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ
وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ۝ جیسا کہ بھیجا ہمنے تم مین ا سے
مسلمانون قریش پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہاری قوم کا تو پڑھے تمہارے آگے
آیتین ہمارے قرآن کی اور پاک کرتا ہے تمکو شرک سے اور گناہون سے بچاتا ہے
اور سکھاتا ہے تمکو قرآن کا پڑہنا اور عقل کے کام جس سے حلال اور حرام کو پہچانو۔ اور
سکہاتا ہے تمکو وہ چیز جو نجانتے تھے بغیر بتائے اور سکہائے یعنے نماز اور روزہ اور
حلال حرام کا پہچاننا فَاذْكُرُونِيٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ پہر تم
یاد کرو میری جو بندگی کرنا نہ بھولو تو یاد کرون مین تمکو بخشنے کے وقت اور احسان مانو
میری نعمتون کا اور ناشکری نکرو يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ
اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِينَ ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو مدد ڈہونڈہو ساتھ صبر کے
بندگی مین کوشش اور محنت کرنے سے اور نماز پڑھنے سے یعنی خدا تعالیٰ کی بندگی کرنے مین
جو محنت ہوتی ہے اُس پر صبر کرنے سے مدد چاہو بیشک خدا تعالیٰ ساتھ صبر کرنے والون کے ہو
جو انھین اپنی امان اور پناہ مین رکھتا ہے سب بلیات سے وَلَا تَقُولُوا لِمَن يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ
اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ وَّلٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ ۝ اور مت کہو اُسکو جو مارا گیا ہو
خدا تعالیٰ کی راہ مین کافرون سے لڑکر جو اُس لڑائی مین دنیا کے یا اپنی کچھ غرض نہ تہی اُن کو
نکہو کہ مُردے ہین یعنی اُن کو مردہ نکہو جو موئے نہین بلکہ جیتے ہین اس جہان مین پر تمکو خبر
نہین اور نہین جانتے تم کہ اُن کی زندگی کس طرح کی ہے تمہاری سمجھ مین نہین آتی
وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنفُسِ وَالثَّمَرٰتِ
اور البتہ ہم آزماتے ہین تمکو ساتھ تہوڑی سی چیز کے سو وہ ڈر ہے دین کے دشمنون سے
لڑنے کا اور بہوک ہے کال مین اور مفلسی کے وقت اور نقصان مال کا خدا تعالیٰ کی راہ
مین خرچ کرنے سے یا لوٹ مین جانے کے وقت اور نقصان جانون کا ہے جیسے
لڑائی مین مارے جانا اور بیٹہ رہنے مین سستی اور بیماری اور نقصان میوون کا آفت ارضی و سماوی سے
یا پہلون کا مرجانا ہے جو وہ میوے ہین دل کے باغ مین ایسی باتون مین آزماتا ہے تو معلوم
ہو جو کون شخص ایسی مصیبتون مین خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی رہے اور صبر کرتا ہے وَبَشِّرِ الصّٰبِرِينَ
الَّذِينَ اِذَآ اَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ ۙ قَالُوٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُونَ ۝ اور خوشخبری

دے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اُن صبر کرنے والوں کو جو اُن کو جب مصیبت پہنچی ہے
تو کہتے ہین کہ ہم خدا تعالی کے ہین یعنی اُس کے بندے تابعدار ہین اور ہم اُسی کی طرف
پھر جانے والے ہین آخر اُولٰٓئِكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۟ وَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝ وہی لوگ ہین ایسے جو اُن پر مہر ہے اُن کے پروردگار کی
طرف سے اور نعمت ہے اور وہی لوگ راہ پائے ہوئے ہین جو خدا تعالی اُن سے خوش ہے
فائدہ صفا اور مروہ دو پہاڑ ہین مکے کے شہر مین ہمیشہ سے دستور تھا کہ حج کرتے تو
اُن پہاڑون کا بھی طواف مقرر کرتے اور پھرتے اُن دونون کے بیچ لیکن کفر کے وقت
بہت غلط باتین نئی مقرر کی تھین اور جاہل لوگون نے اُن پہاڑون پر بت رکھے تھے
جب مسلمان ہوئے لوگ تو سمجھے کہ شاید اِن پہاڑون کا طواف بھی رسم کفر کی ہے اسواسطے
یہ آیت اُتری کہ بُت وہان سے دور کرو اور اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ
حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ
اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ۝ اور بیشک جو صفا اور مروہ دو پہاڑ ہین مکے مین سو طواف اُن دونون
پہاڑون کا یہ بھی نشانیون خدا تعالی کی ہے پھر جو کوئی حج کرے اللہ کے گھر کا یا زیارت
کرے تو پھر کچھ گناہ نہین وہ کہ طواف کرے اُن دو پہاڑون کا اور اُن کے بیچ مین پھرے
بلکہ ثواب ہے اور جو کوئی اپنی خوشی سے نیک کام کرے تو خدا تعالی قدردان
ہے سب کچھ جاننے والا بدلہ دیویگا نیک کامون کا اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ
اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ
اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ۝ بیشک وہ لوگ یعنی عالم یہودیون کے حسد اور دشمنی سے
چھپاتے ہین اُس چیز کو جو ہمنے نیچے بھیجا ہے نشانیون روشن سے اور راہ دکھانا
توریت مین یعنی نشانیان اور نبی آخری زمانے کے پیغمبر کے سو وہ چھپاتے ہین بعد
اُس کے جو ہمنے بیان کین وہ نشانیان لوگون کے واسطے کتاب توریت مین وہی
لوگ جو چھپاتے ہین صفت آخری زمانے کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُن کو اپنی
رحمت سے نکالتا ہے خدا تعالی اور لعنت کرتے ہین اُن پر لعنت کرنے والے یعنی فرشتے
اور سب لوگ اور نہین لعنت کرتے ہین اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ
عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ مگر وہ لوگ جنہون نے توبہ کی اور پھرے شرک سے

اور ایمان لائے اور سنواری کام اپنے اور بیان کی صفت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جیسے کہ توریت میں لکھی ہے پھر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی ان پر پھر ائمین رحمت کرنے کو یعنی ان پر رحمت کی اور ہم ہیں توبہ قبول کرنے والے مہربان جو جلد عذاب نہیں کرتے بندوں پر اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَمَاتُوۡا وَهُمۡ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَيۡهِمۡ لَعۡنَةُ اللّٰهِ وَالۡمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِيۡنَ بیشک وہ لوگ جو کافر ہوئے اور کفر ہی کے حال میں مر گئے وہی لوگ ہیں جو ان پر لعنت ہے خدا تعالی کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے ان پر خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا‌ ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنۡهُمُ الۡعَذَابُ وَلَا هُمۡ يُنۡظَرُوۡنَ ○ ہمیشہ رہیں گے وہ اسی لعنت میں یعنی خدا تعالی کے غصہ میں رہیں گے ہمیشہ جو وہ دوزخ ہی ہلکا نہ ہوگا ان پر سے عذاب دوزخ کا اور نہ ان کو ڈھیل دیجاویگی عذاب میں وَاِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ‌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِيۡمُ ○ اور خدا تعالی تم سب کا ایک خدا ہے جو نہیں ہے کوئی لائق بندگی اور پوجنے کے مگر وہی ایک ہے بخشیدہ بے نہایت مہربان ○

ع ۱۹ ۳

فائدہ مکے کے کافر کہتے تھے کہ ہم تین سو ساٹھ خدا رکھتے ہیں ان سے ایک شہر کا بندوبست خوب نہیں ہو سکتا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتا ہے کہ میرا ایک خدا تعالی ہے جو سارے عالم کا کام بناتا ہے سو کوئی دلیل لاوے اپنی بات پر تب ہم سچ جانیں سو خدا تعالی نے اس آیت میں نشانیاں اپنی قدرت کی بیان کیں کہ اِنَّ فِىۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ الَّيۡلِ وَالنَّهَارِ وَالۡفُلۡكِ الَّتِىۡ تَجۡرِىۡ فِى الۡبَحۡرِ بِمَا يَنۡفَعُ النَّاسَ بیشک پیدا کرنے میں آسمانوں کے جو کیسا بیحد اونچا اور بڑا بے نہایت اور بے سہارے تھام رکھا ہے اور زمین کے پیدا کرنے میں جو کیسی کشادہ اور مضبوط پانی پر پھیلائی ہے اور بدلنے میں رات اور دن کے جو آگے پیچھے اور گھٹتے بڑھتے اپنے اپنے موسم میں آتے ہیں اور اس کشتی کے چلنے میں جو دریا میں بہتی جاتی ہے ساتھ اس چیز کے جو فائدہ پہنچاوے لوگوں کو سوداگری سے یہ سب نشانیاں ہیں خدا تعالی کی قدرت کی وَمَآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنۡ مَّآءٍ فَاَحۡيَا بِهِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا وَبَثَّ فِيۡهَا مِنۡ كُلِّ دَآ بَّةٍ وَّتَصۡرِيۡفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الۡمُسَخَّرِ بَيۡنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ اور اس میں نشانی ہے جو اتارا ہے خدا تعالی نے آسمان سے پانی مینہ کا پھر جلایا اس پانی سے زمین کو جو طرح طرح کی سبزی پیدا ہوئی بعد مرنے اس کے جو خشک اور بے رونق ہو رہی

اور بکھیرا اور پھیلایا زمین مین ہر طرح کے جانوروں سے اور پھیرا اور بدلا باؤن کو جو کوئی باؤ میٹھہ لاتی اور کوئی لیجاتی ہے اور کبھی گرم اور کبھی سرد چلتی اور پیدا کرنے مین بدلی کے جو تابعدار ہے خدا تعالے کے حکم کی ہے آسمان اور زمین کے بیچ مین البتہ یہ سب چیزین نشانیان ہین خدا تعالی کی قدرت کے عقلمندون کے واسطے جو سمجھتے ہین وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ أَنْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ط اور آدمیون سے بعضا شخص ہے جو پکڑتا ہے سوائے خدا تعالی کے شریک برابر کے یعنی وہ کہتا ہے کہ خدا تعالی کے برابر یہ بھی ہین اور محبت رکھتا ہے ان کے جیسے محبت خدا تعالی کی یعنی برابر کا درجہ سمجھتا ہے وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ ط وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا إِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيعًا وَأَنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ ۝ اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین سو بہت بڑی محبت رکھتے ہین خدا تعالی کی اور اگر دیکھین ظالم یعنی مشرک جسوقت کہ عذاب دیکھینگے وہ کہ تمام قدرت اور قوت اور زبردستی خدا تعالی ہی کو ہے اور جانینگے اسوقت کہ خدا تعالی بہت بڑا عذاب کرنے والا ہے إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَأَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ ۝ اسوقت کہ جب بیزاری کرینگے وہ لوگ جو تابعداری کرتے تھے یعنی بت پرست بتون سے بیزار ہونگے ۔ اور بیزار ہونگے بت بت پرستون سے قیامت کے دن اور وہ سب دیکھینگے عذاب کو اور کٹ جاوے گا ان مین سے آپس کا علاقہ دوستی کا یعنی بتون کے پوجنے والے اور بت آپس مین دشمن ہو جاوینگے عذاب دیکھکر وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا ط اور کہینگے وہ لوگ جو تابعداری کرتے تھے یعنی مشرک کہینگے جو کیا اچھا ہوتا جو ہمین پھر جانا ہوتا دنیا مین تو ہم بیزاری کرتے ہم بتون سے جیسے کہ بیزاری کی انہون نے اب ہمسے كَذٰلِكَ يُرِيهِمُ اللّٰهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ ط وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ ۝ اسی طرح دکھاویگا خدا تعالی مشرکون کو کام ان کے افسوس دلانے اوپر ان کے یعنی مشرک ابھی سمجھتے ہین جو اچھے کام کرتے ہین جیسے حج اور عمرہ اور ضیافت مسافر کی اور خیرات سب نیک کام قیامت کو مقبول نہووینگے تو افسوس کرینگے اور جو کچھ گناہ کیئے ہونگے ان سب کا بدلہ عذاب ملیگا اور نہ وہ سب باہر نکلین گے آگ سے دوزخ کی یعنی ہمیشہ

ع ۴

آگے ہیں یہ گے ؀ **فائدہ** مکے کے مشرکوں نے کئی باتیں شیطان کی بہکانے سے اور اپنے جی کی خوشی سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین میں مقرر کر رکھی تھیں اوّل تو یہ کہ خدا کے شریک ٹھہیرا کر انھیں بھی پوجنے لگے اور ان کی نیاز جانور ذبح کرتے تھے اور کئی چیزیں حلال جانوروں میں حرام جانتے تھے اور بعضے جانور جو بتوں کی نیاز چڑہاتے انہیں حرام جانتے تھے اور سور کو حلال سمجھتے تھے تب یہ آیت اتری کہ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ اے آدمیوں کھاؤ وہ چیزیں جو زمین میں پیدا ہوتی ہیں حلال پاکیزہ اور ستھری اور تابعداری مت کرو شیطان کی بہکانے اور پھسلانے کی جو وہ حلال کو حرام اور حرام کو حلال بتاتا ہے سو مقرر شیطان تمہارا دشمن ہے صریحا جو تم سب کے باپ کو یعنی حضرت آدم کو بہشت میں سے نکالا بہکا کر اور پھسلا کر اِنَّمَا یَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ سوائے اسکے نہیں جو شیطان حکم کرتا ہے تمکو یعنی سکھاتا ہے تمکو برے کام اور بیحیائی اور یہ سکھاتا ہے کہ کہو تم خدا تعالیٰ پر بات جس کی تحقیق خبر نہیں یعنی جھوٹھ اپنے جیسے جوڑ کر کہو کہ خدا نے یوں کہا ہے وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَاۤ اَلْفَیْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ شَیْـًٔا وَّلَا یَهْتَدُوْنَ ۝ اور جب کہیں مشرکوں کو کہ تابعداری کرو تم اُس چیز کی جو حکم اُتارا ہے خدا تعالیٰ نے حرام اور حلال چیزوں میں تو کہیں کہ ہم نہیں مانتے بلکہ تابعداری کریں گے ہم اُس کی جو پایا اس کام پر اپنے باپ دادا کو اور یہ نہیں سمجھتے کہ بھلا اگر اُن کے باپ دادا بیوقوف ہوں نہ سمجھتے ہوں کچھ اور نہ راہ سیدھی جانتے ہوں تب بھی اپنے باپ دادا کی راہ نچھوڑیں وَمَثَلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِیْ یَنْعِقُ بِمَا لَا یَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ؕ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ۝ اور مثال کافروں کی ایسی ہے جیسے مثال اُس شخص کی جو چلاوے اور پکارے ایک جوان کو جو نہ سنے وہ مگر پکارنا اور آواز نری جو کچھ بات اور مدعا نہ سمجھے کافر بھی اسی طرح یعنی اصل نہیں سمجھتے گویا کہ بہرے ہیں حق بات نہیں سنتے گونگے ہیں جو حق بات نہیں کہتے اندھے ہیں جو راہ سیدھی اسلام کی نہیں دیکھتے پھر کچھ وہ سمجھتے نہیں یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو کھاؤ ستھری پاکیزہ چیزوں

جو روزی دی ہمنے تمکو اور احسان مانو خدا تعالی ہی کا اگر ہو تم ساتھ اعتقاد دل کے
اُسی کی بندگی کرنے والے اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَۃَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِیْرِ وَمَآ اُہِلَّ
بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَیْہِ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ سوا اسکے
اسکے نہین یعنی مقرر حرام کیا تم پر اے مسلمانون مُردار جانور جو آپ مر جاوین بغیر ذبح کئے اور
لہو جو ذبح کرنے کے وقت بہتا ہے وہ بھی حرام ہے اور گوشت سور کا اور وہ جانور
حرام ہے تم پر جو آواز اُٹھاوین یعنی کہین اُس کو ذبح کرنے کے وقت نام سوا اے
خدا تعالی کے اور کسو کا پھر جو کوئی عاجز اور لاچار ہووے اور بیقرار اور بے اختیار ہو
بھوک سے ایسا کہ مرنے لگے نہ حکم سے باہر گیا ہوا اور نہ زیادتی کرنے والا پھر ایسے پر نہین
گناہ اگر کھاوے لاچاری سے اُن حرام چیزون سے بیشک خدا تعالی بخشنے والا ہے
جو بے اختیاری کے حال مین پروانگی دی حرام کھانے کی مہربان ہے جو ویسے کو معاف کیا
یعنی اتنی چیزین حرام ہین پر وہ بھی جب بھوک سے مرنے لگے تو معاف ہین لیکن تب
کہ بے حکمی نکرے یعنی بیقراری کی حالت نہ پہنچی ہو اور کھانے لگے یا بہت پیٹ بھر کے
کھاوے تو گناہ اتنا ہے کھاوے جس سے مرے نہین اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ
مِنَ الْکِتٰبِ وَیَشْتَرُوْنَ بِہٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِکَ مَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِہِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا
یُکَلِّمُہُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یُزَکِّیْہِمْ وَلَہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ بیشک وہ لوگ
جو چھپاتے ہین اُس چیز کو جو اُتاری خدا تعالی نے کتاب جو اُس مین حکم حلال اور حرام کا ہے
یا صفت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُس مین لکھی ہے اور یہود چھپاتے ہین اور خریدتے
ہین اُس چھپانے پر مول تھوڑا سا تو وہ قوم نری آگ کھاتی ہین اپنے پیٹون میں اور
بات نکریگا خدا تعالی اُن سے قیامت کے دن اور نہ اُن کو خدا تعالی پاک کریگا یعنی اُن کے
گناہ دوزخ مین جانے سے بچاوین گے اور اُن پر عذاب ہوگا دکھ دینے والا جو ہمیشہ
دوزخ مین رہین گے اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَۃَ بِالْہُدٰی وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَۃِ
فَمَآ اَصْبَرَہُمْ عَلَی النَّارِ ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ نَزَّلَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ ط وَاِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا
فِی الْکِتٰبِ لَفِیْ شِقَاقٍ بَعِیْدٍ سو وہی لوگ ہین جنہون نے مول لی گمراہی
یعنی کفر خریدا ایمان کے بدلے اور ہمیشہ کا عذاب خریدا بخشش اور مہر کے بدلے پھر کیا
صبر کرتے ہین وہ لوگ آگ پر یعنی اپنی خوشی سے آگ اختیار کرتے ہین یہ اُس سبب ہے

ع ۲۱ ربع ۵

جو خدا تعالی نے اتاری کتاب سچی اور درست اور جنہون نے اختلاف کیا یعنی اس کے
حکم بگاڑے وہ البتہ خلاف اور دشمنی مین پڑے ہین دور دراز کی یعنی بڑی دشمنی مین
پڑے ہین جب یہ آیت یہود اور نصاری نے سنی تو کہنے لگے کہ ہم دور دراز کے
خلاف مین نہین ہین بلکہ ہم نماز پڑھتے ہین جو یہ بہت بھلائی ہے تب یہ آیت اتری کہ
لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ
الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ یہی بڑی نیکی نہین ہے وہ کہ پھیر و اپنے
منھ کو طرف مشرق کے جو سورج نکلتا ہے یا مغرب کی طرف منھ پھیر و اپنے جہان
سورج ڈوبتا ہے اور لیکن بھلائی اور نیکی یہ ہے کہ جو کوئی ایمان لاوے خدا تعالی پر
وحدہ لاشریک جان کر اور قیامت کے دن کو سچ جانے اور فرشتون سے دشمنی نہ رکھے
اور سب کتابون کو اور پیغمبرون کو برحق جانے تب مومن خالص ہووے وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى
حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ
وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ اور دیوے مال خدا تعالی کی محبت پر سوا
زکوۃ کے کنبے کے غریبون کو اور یتیمون کو اور محتاجون کو اور راہ مسافرون کو
جن پاس خرچ راہ کا نہووے اور مانگنے والون کو دیوے جو محتاج ہون اور
قیدیون کو چھڑانے کو بندی سے مال دیوے اور قائم رکھے نماز کو یعنی ہمیشہ وقت پر پڑھا کرے
اور دیا کرے مال زکوۃ کا مقرر کیا ہوا وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا وَالصّٰبِرِيْنَ
فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ اور پورا
کرنے والے اپنے قرار کو جب قول کرین کسو سے اور صبر کرنے والے یعنی ٹھیرنے والے
بیچ وقت سختی فقر فاقہ کے اور دکھ بیماری کے وقت اور وقت لڑائی کے کافرون سے
جو ایسے لوگ ہین وہی سچے ہین دین مین یا قول قرار مین وہی لوگ ہین پرہیزگار بچنے والے
سب برائیون سے **فائدہ** حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدا ہونے سے
پہلے یہ دستور تھا کہ اشراف عمدہ قبیلہ کا غلام یا عورت ماری جاتی تو رذالی قوم
سے غلام کے بدلے صاحب کو اور عورت کے بدلے مرد کو مار ڈالتے تھے جب اسلام
ظاہر ہوا تب یہ حکم آیا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ
وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو لکھا گیا تم پر یعنی حکم ہوا

اور فرض ہوا تم پر بدلہ برابر کا مارے گیون مین کہ صاحب کے بدلے صاحب کو قتل کرو
اور غلام کے بدلے غلام کو اور عورت کے بدلے عورت کو مار ڈالو فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ
اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ
رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ پھر جو کوئی بخشا جاوے اور معاف ہو کسو قتل کرنے والے کو اس کے
بھائی کی طرف سے کچھ تھوڑا سا تو پھر چاہیے قتل کرنے والے کو تابعداری کرنی اچھی طرح سے
اور خوشی سے اور ادا کرنا اور پہنچانا چاہیے خون بہا طرف وارث مارے گئے کے ساتھ
نیکی کے اور جلدی بغیر ڈھیل اور حجت کے یہ معاف کرنا آسانی ہے تمہارے پروردگار
کی طرف سے اور مہربانی ہے اور بخشش ہے فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ
فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ پھر جو کوئی زیادتی کرے حکم سے گذر جاوے بعد فیصل ہونے کے
یعنی وارث مقتول کا بخشش کر اور خون بہا لیکر پھر قاتل کے مار ڈالنے کا ارادہ کرے
یا قاتل خون بہا دے کر اور کسی وارث مقتول کے کا قصد کرے تو پھر واسطے اسکے ہی
عذاب دکھ دینے والا وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ
اور واسطے تمہارے اے مسلمانو بیچ قصاص کرنے کے زندگانی ہے اے عقلمندو
یعنی جب مارے گئے کے بدلے مارنے والے کو مار ڈالو گے تو سب لوگ اپنے
مارے جانے کے ڈر سے کسی کو ناحق نہ مار ڈالین گے یہ قصاص اسواسطے مقرر کیا ہے
کہ شاید تم پرہیز کرو اور ڈرو ناحق مار ڈالنے سے كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ
الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرَاۨ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ حَقًّا
عَلَى الْمُتَّقِيْنَ لکھا گیا تم پر یعنی حکم ہوا اور فرض ہوا تم پر کہ جب حاضر ہو تم مین سے
کسی کو موت یعنی جب کوئی مرنے لگے اگر وہ چھوڑے مال تو وصیت کرنا چاہیے اُسے
واسطے ماں باپ کے اور کنبے والوں کے واسطے ساتھ انصاف کے یعنی سب کا
رنے کے وقت آپ کر مرے انصاف سے یہ حکم ماننا ضرور ہے پرہیزگاروں کو
ارون کو اپنے مال سے ناامید نکرین اس آیت کا حکم موقوف ہوا اس آیت سے
نساء مین آئی ہے اس مین سب کا حصہ خدا تعالی نے آپ فرمایا انصاف سے وصیت کرنا
و فرض نہین اور وہ سوائے کنبے کے غیر کو تہائی مال سے زیادہ دینے کی
ے فَمَنْ بَدَّلَهٗ بَعْدَمَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ

إِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ پھر جو کوئی بدلے یعنی بدل ڈالے وصیت کے حکم کو بعد اس کے
جو سن چکا ہے وصیت کرنے والے سے پھر اس بدلنے کا گناہ انھین پر ہے جنھون نے بدلا
اور اس پر نہین گناہ جو وصیت کر موا بیشک خدا تعالیٰ سنتا ہے باتین سب کی جانتا ہی نیتین
سب کی یعنی مرنے والا کہ موا بدلنے والون پر ہے گناہ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوصٍ جَنَفًا
أَوْ إِثْمًا فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ پھر جس نے جانا اور ڈرا یعنی
معلوم کیا وصیت کرنے والے سے طرفداری یا گناہ یعنی ایک شخص ناتے دار کو چھوڑ کر
اور غیر شخص کو مال دلوانے لگا مرتے وقت یا زیادہ تہائی مال سے دلوا دے غیر شخص کو
جو حقدار نہو جو صلح کروا دے حقدارون مین اور وصیت کرنے مین تو پھر کچھ گناہ نہین
اس صلح کروانے والے پر یعنی اس طرح کی وصیت کے بدلنے مین گناہ نہین بیشک
خدا تعالیٰ بخشنے والا ہے وصیت کرنے والے کو جو پھر سمجھ کر اپنے پہلے کیے سے
پھرے مہربان ہے خدا تعالیٰ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ
عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو
لکھا گیا تم پر یعنی حکم ہوا اور فرض ہوا تم پر روزے رکھنا جیسے کہ فرض ہوا تھا ان لوگون پر
جو تم سے پہلے تھے اسواسطے کہ شاید تم پرہیز کرنے والے ہو گناہون سے سو تم روزے
رکھو کئی دن گنتی کے سو وہ مہینہ رمضان کا ہے فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ
فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا
فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ پھر جو کوئی
تم مین سے بیمار ہو ایسا جو روزہ رکھنے کی طاقت نہو یا مسافری مین ہو پھر گنتی دنون کی چاہیے
جتنے دن روزے کھاوے اتنے دن روزے رکھے سواے رمضان کے اور
مہینے مین اور حکم ہے اوپر ان کے جو طاقت رکھتے ہین چاہین تو روزہ رکھین اور
چاہین تو روزے کا بدلہ دیوین ہر ایک روزے کھائے کے ایک فقیر کا کھلانا پھر جو
کوئی اپنی خوشی سے کرے نیکی جو زیادہ دیوے روزے کے بدلے سے یعنی ایک
روزے کے بدلے دو چار فقیرون کو کھلاوے پھر وہ بہت اچھا ہے اسی کے واسطے
اور اگر روزے رکھو تو تمھین اچھا ہے بدلہ دینے سے اگر ہو تم جانتے روزے کے ثواب
اور بزرگی کو فائدہ پہلے یہ حکم تھا کہ بیمار اور مسافر روزے قضا کر کے پھر رکھین اور

جنکو طاقت ہے یعنی صاحب جمعیت ہون وہ بھی چاہین تو قضا کرکے پھر روزے
رکھ لین تو بالفعل ایک روزے کے بدلے ایک فقیر کو کھلا دیوے پر تو بھی روزہ
ہے رکھنا بہتر ہے پھر اس حکم کے بعد اور آیت اتری جو اس مین حکم آیا کہ بیمار اور
مسافر کے سوائے کوئی روزہ قضا نکرے سو وہ روزے رکھنے کو شَهْرُ رَمَضَانَ
الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ
مہینہ رمضان کا ہے جو اس مہینے مین اترا ہے قرآن جو راہ دکھانے والا اسلام کا ہی
لوگون کے واسطے اور کھلی نشانیان ہین راہ پانے کی اور جدا کرنا ہے سچ اور جھوٹھ کا
یعنی کفر اور اسلام کو جدا جدا کرتا ہے قرآن شریف رمضان مین اترا ہے تو چاہیے کہ
اس مہینے مین مقرر قرآن کو پڑھے یا سنے اسی واسطے تراویح کا پڑھنا حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقرر کیا اور آپ کئی روز جماعت سے پڑھ کر چھوڑ دیا اسواسطے
کہ فرض نہو جاوے فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ ؕ وَمَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ
فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ پھر جو کوئی حاضر ہووے اور پاوے تم مین سے اے مسلمانون
رمضان کے مہینے کو تو مقرر روزے رکھے وہ سارا مہینہ اور کوئی بیمار ہو یا مسافر ہو
تو وہ نرکھے روزہ پھر روزے رکھے وہ گن کر سوائے رمضان کے اور مہینے مین
اتنے دنون جتنے کھائے روزے اس نے اس آیت سے معلوم ہوا کہ سوائے مسافر
اور بیمار کے کسی کو رمضان کا روزہ کھانا اور پھر قضا رکھنا درست نہین یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ
الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ؗ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ
چاہتا ہے خدا تعالی تم پر اے مسلمانو آسانی اور نہین چاہتا تم پر سختی اور مشکل اور چاہتا ہی
خدا تعالی کہ پورے کرو تم گنتی روزے رمضان کے اور بہت بزرگی اور بڑائی سے
یاد کرو خدا تعالی کو یعنی تکبیر کہو عید کی صبح کو اس پر کہ راہ دکھائی تمکو خدا تعالی نے
اور تو شاید کہ تم شکر کرو اور احسان مانو خدا تعالی کی نعمتون کا ❖

فائدہ یعنی اصحابون نے پوچھا کہ یا رسول اللہ خدا تعالی سے کیونکر دعا مانگین
نزدیک ہے جو آہستہ مانگین اس سے یا دور ہے جو پکار کر اسے یاد کرین تب
یہ آیت اتری وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ
فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ۝ اور پوچھتے ہین تجھسے اے محمد صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم میرے بندے مجکو یعنی میرا مکان پوچھتے ہین تو پاس ہون ہر بندے کے علم سے یعنی ہر ایک بندے کے احوال کی مجھے خبر ہے سب قبول کرتا ہون مین یعنی سنتا ہون مین پکارنا پکارنے والے کا جسوقت کہ وہ پکارے مجکو پہر چاہیے کہ بندے میرے قبول کرنا مجھی سے چاہین اور یقین لاوین مجھی پر شاید کہ راہ پر آوین ع

فائدہ جب روزے فرض ہوئے تو مسلمان سارے مہینے رمضان کے شام کو ایک بار کھاکر پھر دوبارہ نکھاتے اور عورتون سے نہ ملتے جیسے اگلی امت کا دستور تھا پہر بعضے لوگون سے یہ نہو سکا تب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنکر عرض کی تب یہ آیت اتری اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ حلال کئے گئے تمکو رات کے روزے کی بیحجاب ہوکر اپنی عورتون سے صحبت کرو جو عورتین تمھاری پوشاک ہین اور تم اُن کی پوشاک ہو یعنی جس طرح بدن سے کپڑے لگے اور ملے ہوئے ہوتے ہین اسی طرح عورتون سے مرد آپس مین ملتے ہین عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ جانا خداتعالی نے وہ کہ تم چوری کروگے اپنے جیون مین سو پہر امہرے خداتعالی تم پر راہ اور بخشا تمہے اے مسلمانو چوری تمہاری کو پہر ملو آپ اپنی عورتون سے رمضان مین راتون کو اور ڈہونڈو وہ جو لکھدیا ہے خداتعالی نے تمہارے واسطے یعنی حاصل عورتون کے ملنے سے اولاد چاہو وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ اور کھاؤ اور پیو ساری رات رمضان مین جب تلک کہ ظاہر ہووے اور نظر آوے تمکو دھاری سفیدی کی آسمان مین سیاہ دھاری صبح کی روشنی کے نکلنے تلک کھاؤ پیو یعنی جب تلک صبح صادق اوّل روشنی نظر نہ آوے تب تلک کھاؤ پیو پھر اُس وقت سے تمام کرو تم روزہ رات تلک وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ اور نہ صحبت کرو عورتون سے جب کہ تم اعتکاف کرنے والے ہو مسجدون مین یعنی اعتکاف کے حال مین عورتون سے صحبت منع ہے یہ حکم جو ہوئے سب حدین ہین خداتعالی کی پھر نزدیک نجاؤ تم اُن چیزون کے جو منع

ہوئی ہین اسی طرح کا بیان کرتا ہے خدا تعالی آیتین اپنی شاید کہ مسلمان پرہیز کرین اور بچتے رہین منع کی ہوئی چیزون سے وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ اور مت کھاؤ تم مال ایک دوسرے کا ناحق جیسے کہ چوری یا خیانت یا دغا بازی یا رشوت یا زبردستی یا جوا یا فریب سے مت کھاؤ مال لوگون کا اور نہ پہنچاؤ ساتھ اس مال کے یعنی حاکمون تلک نہ پہنچاؤ قضایا مال کا جو ان کے پردے مین کھاؤ تھوڑا سا لوگون کے مال سے یا حاکمون کو رشوت کا مال نہ پہنچانا جو رفیق کر کے کسی کا مال نکھاؤ ناحق ساتھ ظلم کے یا جھوٹی قسم یا جھوٹی گواہی دے کر مال کھاؤ اور تم جانتے ہو کہ ناحق پر ہو تم ۞

۲۳ ع ۷

فائدہ لوگون نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ یہ احوال اول جو چاند باریک ہوتا ہے پھر ہر روز زیادہ ہوتے ہوتے گرد ہوتا ہے پھر گھٹتا جاتا ہے اس کا کیا سبب ہے حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ پوچھتے ہین لوگ تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احوال نئے چاند کا جو پہلی تاریخ نکلا کرتا ہے تو کھ کہ یہ چاند کا نکلنا وقت ٹھیرے ہوئے ہین واسطے لوگون کے جو معاملے کرتے ہین وعدون پر اور شمار سنہ مہینون کا عورت پیٹ والیون کے واسطے اور دودھ پلانے کا بچون کو وقت برس اور مہینون پر مقرر ہے اور روزے اور حج مہینے پر اور سال پہ ٹھیرا ہوا ہے جو چاند سے معلوم ہوتا ہے جو بارہ ۱۲ مہینے کا ایک برس مقرر کیا ہے ۞

فائدہ اکثر عرب کے لوگون مین دستور تھا کہ جب حج کی نیت کر کے گھر سے نکلتے پھر جو کچھ کام گھر مین ضرور رہتا تو دروازے سے نہ آتے چھت پر سے یا دیوار پر سے آتے اور اس بات کو نیکی جانتے سو خدا تعالی نے یہ رسم موقوف کی اس آیت کو بھیج کر کہ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَن تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِن ظُهُورِهَا وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَىٰ وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ اور نیکی نہین ہے وہ کہ آؤ تم گھرون مین اونکے چھتون پر سے اور لیکن نیکی یہ ہے کہ جو کوئی ڈرے خدا تعالی سے اور اسکا حکم بجالاوے اور آؤ گھرون مین دروازون سے گھرون کے اور ڈرو خدا تعالی سے شاید کہ تم چھٹکارا پانے والے ہو اور اپنی مراد کو پہنچو وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ

وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ۵ اور لڑو خدا تعالی کی راہ مین ان لوگون سے جو تمسے لڑتے ہین اور زیادتی مت کرو یعنی لڑائی تم اپنے سے شروع نکرو جب وہ لڑنے لگین تب تم بھی لڑو اور جو کوئی تم کو مارے اسی کو تم بھی مارو زیادتی نکرو جو اس کے بچون کو اور عورتون کو بھی مارو بیشک خدا تعالی دوست نہین رکھتا ہے زیادتی کرنے والون کو اس آیت کا حکم موقوف ہوا اگلی آیت سے ✲

فائدہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت سے مکے کا شہر امن کا تھا کوئی اپنے دشمن کو بھی پاتا تو کچھ نہ کہتا اور حج کے اول اور آخر کے مہینے یعنی ذی القعدہ اور ذی الحجہ اور محرم یہ تین مہینے اور چوتھا رجب کا بھی مہینہ وقت زیارت کا تھا یہ چارون مہینے امان کے تھے جو سارے ملک مین عرب کی راہین جاری تھین اور لڑائی موقوف تھی سو ذی القعدہ کے مہینے مین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتنے یارون سمیت مدینہ سے مکے کی زیارت کو تشریف لائے تھے جب مکے کے نزدیک پہنچے اور مشرکون کو خبر ہوئی سب نے جمع ہوکر آنے نہ دیا تھا اور لڑنے کو تیار ہوئے تھے پھر آخر کو صلح ہوئی کہ اس برس بغیر زیارت کے پھر جاوین اور دوسرے برس آنکر زیارت کرین بخاطر جمع جو سب مکے کے رہنے والے تین روز مکے کو خالی کردین اور آپ مکے سے باہر جاوین یہ قصہ مفصل انا فتحنا مین لکھا ہے پھر دوسرے برس جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موافق وعدہ کے ذیقعدہ کے مہینے مین قصد مکے کی زیارت کا کیا تو بعضے اصحابون کے خیال مین گذرا کہ شاید مکے کے قریش وعدہ خلافی کرکے لڑنے کو تیار ہون تو پھر کیا کیجیے تب حکم الٰہی آیا کہ اگر وہ اس مہینے حرام مین لڑین تو تم بھی لڑو وَاقْتُلُوْھُمْ حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْھُمْ وَاَخْرِجُوْھُمْ مِّنْ حَیْثُ اَخْرَجُوْکُمْ وَالْفِتْنَۃُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ اور قتل کرو ان کو جو تم سے لڑتے تھے جہان پاؤ ان کو اور نکال دو ان کو جس جگہ سے تمھین نکالا ہے انہون نے اور دین سے پھرنا اور پھرانا دین سے لوگون کو بہت برا ہے اور بڑا گناہ ہے مار ڈالنے سے حرام مہینے مین وَلَا تُقٰتِلُوْھُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰی یُقٰتِلُوْکُمْ فِیْہِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْکُمْ فَاقْتُلُوْھُمْ ؕ کَذٰلِکَ جَزَآءُ الْکٰفِرِیْنَ ۚ اور نہ لڑو کافرون سے نزدیک مسجد حرام کے یعنی مکے مین نہ لڑو جب تک کہ کافر آپ سے لڑین تم سے اس مین پھر اگر وہ لڑین اول تو پھر تم شوق سے انھین قتل کرو

اور نہ ڈرو جو انھوں نے حرمت مکے کی آپ نہ رکھی ایسا ہی ہے بدلہ کافروں کا
فَاِنِ انْتَہَوْا فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ پھر اگر وہ باز آویں شرک سے تو بیشک
خدا تعالیٰ بخشنے والا ہے مہربان وَقٰتِلُوْھُمْ حَتّٰی لَا تَکُوْنَ فِتْنَۃٌ وَّیَکُوْنَ الدِّیْنُ
لِلّٰہِ ط فَاِنِ انْتَہَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَی الظّٰلِمِیْنَ اور لڑو مشرکوں سے جب تلک باقی
نہ رہے ہنگامہ شرک کا اور رہے بندگی کرنا اور حکم خدا تعالیٰ ہی کا پھر اگر باز آویں
مشرک لڑائی سے تو پھر نہیں ہے زیادتی مگر ظالموں پر ہے حکم قتل کا جو فتنہ سے باز نہ آویں
اَلشَّھْرُ الْحَرَامُ بِالشَّھْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ط فَمَنِ اعْتَدٰی عَلَیْکُمْ فَاعْتَدُوْا
عَلَیْہِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰی عَلَیْکُمْ وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ مہینہ حرام کا
یعنی ذیقعدہ اس برس کا جو عمرہ قضا کے واسطے جاتے ہو بدلہ ہے ساتھ اس مہینے حرام کے
کہ اسی مہینے اگلے برس مکے میں تمکو جانے نہ دیا تھا یعنی اگر مکے کے قریش ابکی بار لڑیں
تو تم لڑو اور لحاظ مہینے حرام کا نکرو اسواسطے کہ انھوں نے اس مہینے کی حرمت نکی تھی
یہ اس کا بدلہ ہے پھر جو کوئی زیادتی کرے تم پر پھر تم زیادتی کرو اس پر جیسے کہ
زیادتی کی اس نے تم پر اور ڈرو خدا تعالیٰ سے اور جانو وہ کہ خدا تعالیٰ ساتھ ہے
پرہیزگاروں کے وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ وَاَحْسِنُوْا
اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ اور خرچ کرو یا بانٹ دو اے دولتمندو مال اپنے سے خدا تعالیٰ
کی راہ میں لڑتے ہیں اور جان دیتے ہیں بیشک خدا تعالیٰ دوست رکھتا ہے
نیکی کرنے والوں کو وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ لِلّٰہِ ط فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْھَدْیِ
وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَکُمْ حَتّٰی یَبْلُغَ الْھَدْیُ مَحِلَّہٗ ط اور پورا کرو حج اور عمرے کو یعنی مناسک حج کے
اور حدیں اس کی اور فرض اور سنت جو ان میں ہیں سب بجا لاؤ واسطے خدا تعالیٰ کے
پھر اگر روکے جاؤ بسبب بیماری کے یا دشمن کے ڈر سے یا سبب نہونے خرچ راہ اور
سواری کے تو پھر تم پر ہے جو کچھ کہ میسر ہو قربانی سے بھجوا دو مکے بیچ تو وہاں
قربانی کریں اور حجامت نکرو تم اپنے سروں کی جب تک پہنچ نہ چکے قربانی تمہاری اپنے
مکان میں جو قربانی کی جگہ مقرر ہے جب قربانی وہاں ہو چکی تب سر کی حجامت کرو فَمَنْ کَانَ
مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْ بِہٖٓ اَذًی مِّنْ رَّاْسِہٖ فَفِدْیَۃٌ مِّنْ صِیَامٍ اَوْ صَدَقَۃٍ اَوْ نُسُکٍ
فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَۃِ اِلَی الْحَجِّ فَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْھَدْیِ

پھر جو کوئی کہ ہووے تم مین سے بیمار وقت احرام کے یا ہووے دکھ سر کا جیسے درد سر یا سر مین
زخم ہو یا جوئین بہت ہون اُس کے سر کے بالون مین تو پھر لاچار حجامت کرے اپنے سر کی
پھر بدلہ دیوے جو تین روزے رکھے یا چھہ محتاجون کو کھلاوے یا قربانی کرے ایک دنبہ
پھر جب خاطر جمع ہو تمھاری سب طرح سے پھر جو کوئی فائدہ لیوے عمری اور حج کا یعنی
عمری اور حج کا احرام ساتھ باندھے اور دونون ایک ہی بار ادا کرے پھر اُس پر ہے جو کچھ
میسر ہو اُسے قربانی سے یعنی بکرا دنبہ یا شرکت مین اونٹ یا گائے قربانی کرے
فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ۭ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۭ
ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَھْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ
شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ پھر جو کوئی نپاوے قربانی یعنی قربانی کا مقدور نہو تو بہر روزے
رکھے تین حج کے دنون مین اور سات روزے اور رکھے جب پھرے اپنے وطن کو
یہ دس روزے پورے ہوئے یہ حکم اُس کو ہے جو نہو کنبا اور گھر والے اُس کے
نزدیک مکے کے رہنے والے یعنی جسکا گھر مکے مین ہو اُس پر یہ حکم نہین اور ڈرو خدا تعالی
سے اُسکا حکم مانو اور جانو وہ کہ خدا تعالی کا سخت عذاب ہے اُس پر جو اُس کا حکم نمانے

طریق حج کا یون ہے کہ اول احرام باندھے پھر عرفہ کے دن عرفات مین جاکر
حاضر ہو پھر وہان سے چلے تو رات مشعر الحرام مین رہے پھر صبح کو عید کے منا مین پہنچ کر
کنکر پھینکے اور حجامت سر کی کرکے احرام سے نکلے پھر مکے مین جاکر طواف کعبہ کا کرے
پھر صفا مروہ کے بیچ مین جاکر طواف رخصت کا کرے اور وطن کو جاوے - اور

طریق عمری کا یون ہے کہ اول احرام باندھے جس مہینے اور جس دن چاہے مختار ہے
اور طواف کعبہ کا کرے اور صفا مروہ کے بیچ مین دوڑے پھر حجامت کرکے احرام سے
نکلے اور حج اور عمری مین قربانی ضرور نہین مگر کسو سبب سے یہان خدا تعالی تین سبب
فرماتا ہے ایک یہ کہ احرام باندھ کر روکا گیا مرض سے یا دشمن کے ڈر سے تو کسی شخص کے ہاتھ
قربانی بھجوا دے جب مکے مین قربانی ذبح ہو چکے تب احرام سے نکلے پھر حجامت کرے
دوسرا سبب یہ کہ درد یا بیماری سر کی بالون سے لاچار ہو کر احرام کے بیچ مین حجامت
کرے تو اُسکا بدلہ قربانی بھجوا دے یا تین روزے رکھے یا چھہ محتاجون کو کھلاوے
تیسرا سبب یہ کہ حج اور عمرہ جدا جدا نکرے ایک ہی سفر مین دونون ادا کرے تو قربانی

ضرور ہے یہ قربانی میسر نہو وے تو رکھے تین روزے حج کے دنون مین اور سات دن پیچھے رکھے اور قربانی کم سے کم ایک بکری ایک آدمی کو یا ایک گائے یا اونٹ سات آدمی کی شراکت مین درست ہے اور قربانی حج اور عمرہ اکٹھا کرنے مین مکے کے رہنے والون پر نہین ہے اَلۡحَجُّ اَشۡهُرٌ مَّعۡلُوۡمٰتٌ ۚ فَمَنۡ فَرَضَ فِيۡهِنَّ الۡحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوۡقَ وَلَا جِدَالَ فِى الۡحَجِّ ؕ وَمَا تَفۡعَلُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ يَّعۡلَمۡهُ اللّٰهُ ؕ وَتَزَوَّدُوۡا فَاِنَّ خَيۡرَ الزَّادِ التَّقۡوٰى وَاتَّقُوۡنِ يٰٓاُولِى الۡاَلۡبَابِ ۝ مہینے حج کے معلوم اور مشہور ہین جو شوال اور ذیقعدہ کے مہینے سے شروع ہے احرام باندہنا پھر جس نے مقرر کر لیا اپنے اوپر ان مہینون مین حج کو تو پرہیز چاہیے اوسے بیحجاب ہونا اپنی عورتون سے اور نہ کسو طرح کا کوئی گناہ کرے اور نہ جھگڑا کرے آپس مین حج کے دنون مین اور جو کچھ کرتے ہو نیک کامون سے سب جانتا ہے خداتعالی اس سے کچھ چھپا ہوا نہین ہے اور راہ خرچ اپنا لے لیا کرو اپنے ساتھ جو یہ بہت اچھا ہے راہ خرچ پر ہیزگاری کرنا جو کسی سے خرچ مانگنا اور اسے فکر مین ڈالنا بعضے لوگ اپنے گھر سے جان بوجھ کر خرچ راہ اپنے ساتھ نہ لیتے تھے اور وہان جا کر ہر ایک سے مانگتے سو خداتعالی نے منع فرمایا کہ لوگون کو حیران کرنے سے خرچ راہ اپنے ساتھ لانا بہتر ہے اور فرماتا ہے خداتعالی کہ ڈرو مجھسے اے عقلمندو ف احرام کا اون احرام باندہنے کا وقت غرہ شوال سے ذی الحجہ کی چاند رات تلک ہے اس سے پہلے نچاہیے جو احرام باندہے اور احرام نیت ہے حج کی یا عمرہ کرنے کی یا دونون کے اکٹھے پھر زبان سے لبیک سارے کہے پھر احرام مین داخل ہو تو پرہیز کرے مرد عورت کی صحبت سے اور سب گناہ سے اور بدزبانی سے فحش بولنے سے آپس مین جھگڑنے سے پرہیز کرے بدن کے بال نہ منڈاوے ناخن نہ کاٹے خوشبو نہ سونگھے شکار نہ مارے سر اور بدن اپنا ننگا رکھے سوائے ایک کپڑے بغیر سیئے کے دوسرا نہ رکھے اور عورت سر اور بدن اپنا ڈھانپے پر منھ کھلا رکھے لَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ جُنَاحٌ اَنۡ تَبۡتَغُوۡا فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّكُمۡ ؕ فَاِذَآ اَفَضۡتُمۡ مِّنۡ عَرَفٰتٍ فَاذۡكُرُوا اللّٰهَ عِنۡدَ الۡمَشۡعَرِ الۡحَـرَامِ ۖ وَاذۡكُرُوۡهُ كَمَا هَدٰٮكُمۡ ۚ وَاِنۡ كُنۡتُمۡ مِّنۡ قَبۡلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيۡنَ ۝ کچھ گناہ نہین تم پر اس بات مین کہ تلاش کرو حج کے سفر مین روزی کی اپنے فضل پروردگار کے سے یعنی حج کے سفر مین اگر سوداگری بھی کرو تو گناہ نہین مباح ہے پھر جب پہر و طواف کرنے کو

عرفات سے تو پھر یاد کرو خدا تعالیٰ کو نزدیک مشعر الحرام کے مشعر الحرام ایک مکان کا
نام ہے وہ مکان عرفات اور منا کے بیچ ہے اور یاد کرو خدا تعالیٰ کو اُن مکانون مین
جیسا کہ دکھائے تم کو اور سکھائے حج کے مناسک اور تھے تم اس سکھانے سے پہلے
ہر طرح سے بھولے ہوئے راہ اسلام کی ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا
اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ پھر طواف کرنے چلو جس جگہ سے سب لوگ چلتے
ہین اور بخشواؤ اپنے تئین خدا تعالیٰ سے بیشک خدا تعالیٰ بخشنے والا ہے مہربان ۞

فائدہ یہ بھی کفر کی غلطی تھی کہ مکے کے رہنے والے عرفات تک نہ جاتے کہ عرفات
حرم سے باہر ہے حرم کی حد پر کھڑے رہتے سو فرمایا کہ جہان سے سب لوگ چلین طواف کو
تم بھی چلو اور اگلی تقصیر پر نادم ہو فَإِذَا قَضَيْتُم مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ
آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا ط پھر جب کر چکو تم مناسک اپنے حج کی یعنی حج کے کام
جو مقرر ہین اُس مین سب کر چکو تو پھر یاد کرو خدا تعالیٰ کو جیسکہ یاد کرتے ہو تم اپنے باپ دادا کو
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدا ہونے سے پہلے دستور تھا کہ حج کر کے تین دن تک
خوشی کرتے اور اپنے باپ دادا کی بڑائیان کرتے سو خدا تعالیٰ نے اُس بات کو منع کیا
اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ کو یاد کرو جو بہت زیادہ بہتر ہے باپ دادا کی بڑائی سے خدا تعالیٰ
کو بزرگی سے یاد کرنا فَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ
مِنْ خَلَاقٍ ۝ پھر کوئی شخص ہے آدمیون سے جو وہ کہتا ہے کہ اے پروردگار ہمارے
دے ہمکو دنیا مین مال اور عزت دنیا کی اور نہین ہے اُسکو اُس جہان مین کچھ حصہ نعمت سے
وَمِنْهُم مَّن يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ نصف
اور لوگون سے کوئی شخص ہے جو کہتا ہے کہ اے پروردگار ہمارے دے ہمکو اِس
جہان مین نیکوئی یعنی توفیق بندگی کی دے دنیا مین اور اُس جہان مین دے نیکی
یعنی گناہ بخش دے آخرۃ مین اور پناہ دے ہمکو عذاب آگ کے سے أُولَٰئِكَ لَهُمْ
نَصِيبٌ مِّمَّا كَسَبُوا وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝ وہ لوگ جو دین اور دنیا کی نیکیان مانگتے ہین
اُن لوگون کے واسطے ہے حصہ پورا اُن چیزون سے جو کام کئے ہین اُنھون نے دنیا مین
اور خدا تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے جو ایکدم مین حساب سب سے لیوے گا
وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَّعْدُودَاتٍ ۚ فَمَن تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ

وَمَن تَأَخَّرَ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ لِمَنِ اتَّقَىٰ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ إِلَيْهِ
تُحْشَرُونَ ۝ اور یاد کرو خدا تعالی کو بیچ دنون گنتی کے جو وہ تین دن ہین عید قربانی
کے بعد یعنی تکبیر کہو پھر جو کوئی جلدی کرے جانے کی دو دن مین یعنی تین دن نرہے تو
پھر کچھ نہین گناہ اس پر اور جو کوئی ڈھیل کرے جانے مین یعنی تین دن تلک منا مین
رہے پھر تو بھی کچھ گناہ نہین اس پر جو کوئی پرہیز کرے حج کرکے عمری تک تمام کرنے
تلک پرہیزگاری مین رہے اور ڈرو خدا تعالی سے ہر کام مین ہر وقت اور جانو وہ کہ
مقرر تم سب کو خدا تعالی ہی کی طرف اٹھ کر گورون سے جمع ہونا ہے حساب دینے کو
اب مذکور حج کا تمام ہوا وَمِنَ النَّاسِ مَن يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللَّهَ عَلَىٰ مَا فِي
قَلْبِهِ وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ ۝ ع اور لوگون سے وہ ایک شخص ہے جو خوش آوے تجکو
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی بات دنیا کی زندگانی کے کامون مین اور وہ گواہ
کرتا ہے خدا تعالی کو اپنی بات پر یعنی ظاہر کرتا ہے قسم کھا کر کہ مین سچا ہون اور وہ
دراصل بڑا ہے لڑا کا دشمن ہے سو وہ شخص ایک منافق تھا اسکا نام اخنس تھا
حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور قسم خدا تعالی کی کھا کر اپنی محبت اور
ایمان ظاہر کیا اور جب پھر مدینہ سے تو ایک کھیت کو جاتے ہوئے راہ مین جلا دیا
اور مسلمانون کی کتنی جانورون کی کوچین کاٹ گیا جیسے کہ خدا تعالی فرماتا ہے
وَإِذَا تَوَلَّىٰ سَعَىٰ فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ
اور جب پھرا تیرے پاس سے تو پھرا ملک مین خرابی کرتا ہوا شہرون مین اور
ویران کرے کھیتی کو اور مارے جانورون کو اور خدا تعالی دوست نہین رکھتا
خرابی کرنے والون کو وَإِذَا قِيلَ لَهُ اتَّقِ اللَّهَ أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْإِثْمِ ۚ فَحَسْبُهُ جَهَنَّمُ ۚ
وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ اور جب کہین اس منافق کو کہ ڈر خدا تعالی سے تو پکڑ لاوے
اسکو غرور کفر کا گناہ پر یعنی کہا نمانے اور ضد چڑھی اس پر پھر کفایت کرے اسے آگ
دوزخ کی اور بہت بری ہے آگ دوزخ کی بچھونا وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْرِي نَفْسَهُ
ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ ۝ اور لوگون سے ایک شخص
وہ ہے جو بیچتا ہے اپنی جان کو جو ڈھونڈھتا ہے خوشی خدا تعالی کی اور اپنی جان کو
عزیز نہین رکھتا اور خدا تعالی بہت مہربان ہے اپنے بندون پر جو اس کی خوشی مین

اسی بات حاضر کرتی ہیں یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً ص وَلَا تَتَّبِعُوْا
خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تو داخل ہو اسلام میں پورے
ایسے کہ دل میں خلل باقی نہ رکھو کسو طرح کا اور تم تابعداری نہ کرو شیطان کی قدموں کی یعنی
اس کے بہکانے پر نہ چلو جو بیشک شیطان واسطے تمہارے دشمن ہے صریح فَاِنْ
زَلَلْتُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَیِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ
پھر اگر تم کانپ جاؤ بعد اسکے جو آئے تم پاس حکم شریعت کے کھلے ہوئے صاف ہیں
تو پھر جان رکھو اور یقین سمجھو وہ کہ خدا تعالی بڑا زبردست ہے مضبوط کام کرنیوالا
هَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیَهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِیَ الْاَمْرُ وَاِلَى اللّٰهِ
تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ اور کیا راہ دیکھتے ہیں یعنی انتظار نہیں کرتے یہ لوگ مگر ایسے کی راہ دیکھتے
ہیں جو آوے خدا تعالی یعنی عذاب خدا تعالی کا بیچ سائبان بدلی کے اور فرشتے عذاب
لیکر آویں جیسے اگلی امت پر آیا تھا عذاب اور فیصل کیا جاوے کام یعنی ہر ایک کو سزا
ملی اسکے کاموں کے لائق اور خدا تعالی ہی کی طرف پھر پھرنا ہے سب کاموں کا یعنی
سیاست اور یہ کام سب کے اور حکم ان کے سزا اور بدلے کا خدا تعالی ہی کی حضور سے
ہوگا سَلْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ كَمْ اٰتَیْنٰهُمْ مِّنْ اٰیَةٍ بَیِّنَةٍ وَمَنْ یُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ
مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ پوچھ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی اسرائیل سے جو کتنی
دیں ہم نے بنی اسرائیل کی کتاب میں آیتیں کھلی ہوئی روشن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
تعریف میں پھر جو کوئی بدلے خدا تعالی کی نعمت کو بعد اس کے جو آچکی ہو وہ نعمت اسے
پھر بیشک خدا تعالی بہت بڑا عذاب کرنے والا ہے آیتوں کے بدلنے والوں پر جو دنیا
میں مارا جاوے اور لوٹا جاوے مسلمانوں کے ہاتھ سے یا جزیہ دیوے اور رسوا ہووے
اور قیامت کو دوزخ میں رہے گا ہمیشہ زُیِّنَ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وَیَسْخَرُوْنَ
مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا م اور خوب بنایا ہے کافروں کے واسطے جینا دنیا کا
اور کافر اشراف دولتمند ہنستے ہیں مسلمان غریب محتاجوں کو جب دیکھتے محتاج صحابیوں کو
جیسے حضرت بلال اور عمار ایسے لوگوں کو دیکھ کر ہنستے اور کہتے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
دیکھو جو کہتا ہے ان گداؤں محتاجوں سے کام جہان کا بناتا ہوں اور عرب کے سرداروں کی
شیخی اور بڑائی موقوف کرتا ہوں اگر کام اس کا سچ ہوتا تو سردار اور اشراف عرب کے اسکے

ربیق ہوتے نہ کہ یہ آپ گدا محتاج سو حق تعالی فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ اور وہ لوگ جو پرہیز گاری
کرتے ہیں شرک سے اور گناہوں سے بچے رہتے ہیں وہ بلند اور اوپر ہونگے قیامت
کے دن کافر دولتمندوں سے بہی اور خدا تعالی روزی دیتا ہے جسکو چاہتا ہے بیشمار کَانَ
النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۣ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّـبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۠ وَاَنْزَلَ
مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِـيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۭ تھے لوگ سب قوم ایک
مذہب پر یعنی حضرت آدم اور اولاد اُن کی اول سب ایک دین پر تھے بعد اُسکے دین میں
اختلاف کیا تب پھر اُٹھائے یعنی پیدا کئے اور بھیجا خدا تعالی نے خوشخبری دینے والے
بندگی کرنے والے کو ثواب کے اور ڈرانے والے گناہ کرنے والوں کو عذاب سے
اور بھیجا ساتھ اُن پیغمبروں کے کتاب کو جو حکم شریعت کا بیان کرے جو اس طور سے
بندگی کرو سو وہ کتابیں سچ اور درست ہیں بھیجی ہوئیں تو حکم کریں لوگوں میں وہ پیغمبر
بیچ اُس چیز کے جو وہ جھگڑتے ہیں وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا
جَاۗءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ۭ
وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ اور جھگڑا
نہیں ڈالا دین میں مگر کتاب والوں نے یعنی یہود اور نصاری ہی نے جھگڑا ڈالا ہے
بعد اُس کے جو آئے اُن پاس معجزے اور آیتیں کہلی ہوئیں سو جھگڑا اُن کا بے سمجھے سے نہیں
بلکہ خوب سمجھے ہیں پر ضد ہے اُن میں جو اُس ضد سے جھگڑتے ہیں پھر راہ دکھائی خدا تعالی نے
دین کی اُن لوگوں کو جو ایمان لائے اُس چیز میں جسمیں وہ جھگڑتے تھے سو وہ سیدھی اور
درست راہ دکھائی مومنوں کو خدا تعالی نے اپنے حکم سے اور خدا تعالی دکھاتا ہے
جسے چاہتا ہے طرف سیدھی راہ دین اسلام کی ۝ **فائدہ** خدا تعالی نے
کتنی نبی اور کتابیں بھیجیں پر اسواسطے نہیں کہ ہر اُمت کو جُدی راہ بتادی بلکہ سب پیغمبروں کی
اُمت کو ایک ہی راہ فرمائی جب وہ اُمت اُس راہ سے بہکی تو اور پیغمبر آیا اور جب
اُس کتاب سے بہکی تو اور کتاب بہیجی خدا تعالی نے اُسے ایک راہ کے قائم کرنے کو اُسکی
مثال یہ ہے جیسے کہ تندرستی ایک ہے اور بیماریاں بیشمار جب ایک مرض پیدا ہوا
ایک دوا اور پرہیز اُسکے موافق فرمایا جب دوسرا مرض پیدا ہوا دوسری دوا اور پرہیز

اس کے موافق فرمایا اب آخری کتاب میں ایسی راہ فرمائی ہے جو سب مرض سے بچاوے
اور سب کے بدلے یہی کفایت ہوئی سورہ آخری کی کتاب یہ قرآن شریف ہے
اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا یَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ
الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ
اَلَاۤ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ ﴿۲۱۴﴾ کیا تم سمجھتے ہو اے مسلمانو وہ کہ داخل ہو گے بہشت میں
اور نہیں آیا تم پاس احوال ان لوگوں کا جو گذر گئے پہلے تم سے اگلے پیغمبر اور ان کی امت
مومن جو پہنچیاں ان پر سختیاں اور نامرادیاں اور مصیبتیں جو کانپ گئی نہایت محنت اٹھانے
یہانتک کہ کہا انکو پیغمبر نے اور مسلمان جو ایمان لائے تھے ان پیغمبروں کے ساتھ یہ کہا عاجز
ہو کر کب آوے گی مدد خدا تعالی کی پھر خدا تعالی نے اس پیغمبر کو اپنی رحمت سے خبر دی کہ
جانو وہ کہ مدد خدا تعالی کی نزدیک ہے خاطر جمع رکھو یَسْــَٔلُوْنَكَ مَاذَا
یُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَیْرٍ فَلِلْوَالِدَیْنِ وَ
الْاَقْرَبِیْنَ وَالْیَتٰمٰى وَالْمَسٰكِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ
اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿۲۱۵﴾ پوچھتے ہیں تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیا چیز مال سے باٹیں
لوگوں کو اور خرچ کریں سو تو کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے جواب میں کہ وہ
جو بانٹتے ہو اور خرچ کرتے ہو تم مال سے فائدے کے پھر واسطے ماں باپ کے ضرور ہے
خرچ کرنا اور نزدیکی کنبے واروں کے واسطے بانٹنا چاہیے مال اور ان کے واسطے خرچ کیا
چاہیے جنکی چھوٹی عمر میں باپ مر گیا ہو اور محتاجوں کو دو اور راہ مسافروں کو دو جنکی
راہ کا خرچ نہو اور جو کچھ کرتے ہو تم نیک کاموں سے پھر خدا تعالی بیشک جانتا ہے ان کاموں کو
سب کاموں سے خبردار ہے سب کا بدلا دیگا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ
وَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْــٴًـا وَّهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَیْــٴًـا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ
وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱۶﴾ لکھا گیا تم پر یعنی فرض ہوا اور حکم ہوا تم پر لڑائی
دین کے دشمنوں سے اور وہ لڑائی بری لگتی ہے تمکو اور تمہارا جی نہیں چاہتا اسواسطے
کہ اس میں خرچ مال کا اور ڈر جان کا ہے اور شاید وہ کہ جسکو تمہارا جی نچاہے اور وہ
دراصل بہتر ہے تمہارے حق میں جو دنیا میں لوٹ اور عزت غلبہ کی ہے اور آخرت میں
درجہ شہادت کا اور شاید وہ کہ جس چیز کو تمھارا جی چاہتا ہے اور وہ بری ہے تمہارے واسطے

ع ۲۶ / ۱۰

اور خدا تعالی جانتا ہے جس مین بہلائی ہے تمہارے حق مین اور تم اُسے نہین جانتے
يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ط پوچھتے ہین مسلمان تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم مہینہ حرام کے سے جو اُس مین لڑائی لڑنی کیونکر ہے ؎ **نقل** حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ایک فوج بھیجی تہی کافرون پر اُنہون نے کافرون کو مارا اور لوٹ لائے
پر مسلمانون نے جانا کہ وہ دن جمادی الثانی کا ہے اور وہ غرہ رجب کا تھا کافرون نے اِس
بات پر طعنہ دیکر کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرام مہینے کو بھی حلال کیا اور اپنے
لوگون کو رخصت دے تو حرام مہینون مین بہی لڑائی لڑین اور لوٹین اور مسلمانون نے
آنکر پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمسے شبہ مین یہ کام ہوسکے اِس کا
کیا حکم ہے تب یہ آیت اُتری کہ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ط وَصَدٌّ عَنْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ق وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ
مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کہ لڑنا حرام مہینون مین بڑا گناہ ہے اور پھیر رکھنا لوگون کو خدا تعالی کی راہ سے یعنی اسلام
لانے کو منع کرنا اور آپ نماننا دین اسلام کو اور روکنا مسجد حرام سے یعنی مکے کی زیارت سے
منع کرنا اور نکال دینا مکے کے رہنے والون کے سے بہت بڑا گناہ ہے نزدیک خدا تعالے
کے حرام مہینے مین لڑنے کے گناہ سے اور شریک بنانا ساتھ خدا تعالی کے اور لوگون کو
مسلمان نہونے دینا بہت بڑا گناہ ہے حرام مہینے کی لڑائی سے وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ
حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ط اور ہمیشہ ایسے ہین لگ رہے
یہ مشرک جو لڑین تمسے اے مسلمانون یہان تک لڑین جو پھیرین تمکو تمہارے دین اسلام سے
اگر مقدور پاوین تو ہرگز کمی نکرین وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ
فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۵ اور جو کوئی پھرے تم مین سے اپنے دین اسلام سے
اور پھر مرجاوے اور کافر ہی ہوجاوے مرنے کے وقت تلک پھر ایسے لوگ جو کافر ہو
مرین تو ضایع اور اکارت جاوین نیک کام اُن کے دنیا مین اور آخرت مین اور وہ لوگ
رہنے والے ہین دوزخ کی آگ مین سو وہ اس آگ مین ہمیشہ رہینگے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ
هَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے خدا اور رسول اللہ پر اور سب حکم مانئین اور لوگ جو نکلے اپنے
وطن سے اور لڑے کافرون سے خدا تعالی کی راہ مین جو اُس لڑائی مین کچھ غرض اپنی نتھی
وہ لوگ امیدوار ہین خدا تعالی کی رحمت سے اور خدا تعالی بخشنے والا مہربان ہے اپنے بندون پر
یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ
مِنْ نَّفْعِهِمَا ط پوچھتے ہین مسلمان تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم شراب اور
جوئے کا جو شراب اُسوقت حلال تھی خدا تعالی نے فرمایا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم جو شراب کے حق مین اور جوئے کے کھیلنے مین گناہ ہے بہت اور نفع بھی ہے
لوگون کو اور گناہ اُن دونون کلمون کا بہت بڑا ہے شراب کے پینے مین اور جوا کھیلنے مین
یہ دونون کام مت کرو وَيَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۵ قُلِ الْعَفْوَ ط كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ
اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۵ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ط اور پوچھتے ہین مسلمان تجھسے
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کیا خرچ کرین اور بانٹین لوگون کو اپنے مال سے تو کہہ کہ
جو کچھ کہ زیادہ ہو تمھین اپنے گھر کے خرچ سے اور بچ رہے اسیطرح بیان کرتا ہو خدا تعالی
تمہارے واسطے حکم تو شاید کہ تم دھیان اور فکر کرو دنیا اور آخرت کے کامون مین جو
دنیا کے کامون کا آخر فنا ہے اور آخرت کے کامون کا بدلہ ہمیشہ کی نعمت رہنے والی ہے
وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ط وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ
عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۵ اور پوچھتے ہین مسلمان تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یتیمون کے احوال سے تو کہہ بنانا اُن کے کام کا بہتر ہے یعنی اُن کے مال کی امانت داری
اور اُن کی پرورش اچھی طرح ضرور کیا چاہیے اور اُن کا خرچ ملا لو تم اپنے ساتھ تو وہ بھائی
ہین تمھارے دین مین اور خدا تعالی جانتا ہے خرابی کرنے والون کو جو یتیمون کا مال خراب
کرتے ہین کام بنانے والون سے پہچانتا ہے خدا تعالی یعنی جو کوئی اُن کا مال خراب کرتے ہین
اور جو کوئی احتیاط سے رکھتا ہے اور چاہتا تو تمھین ضرور ہے یتیمون کے خرچ مین تنگ کرتا ہے
سب خدا تعالی بڑا زبردست ہے مضبوط کام بنانے والا ؎

نقل کہتے ہین کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرثد صحابی کو جو بڑا بہادر تھا
مکے مین بھیجا اسواسطے کہ جو غریب مسلمانون کو کافرون کسے چھپا کر مدینہ مین لے آوے

اور مرثد کو پہلے مسلمان ہونے سے مکے میں ایک عورت سے دوستی تھی جب یہ مکے میں پہنچے تو اُس عورت نے چاہا کہ صحبت کرے مرثد نے کہا کہ اب مسلمان ہوا میں زنا نہیں کرتا اُس عورت نے کہا اگر یون نہیں تو نکاح کر لے مرثد نے کہا کہ یہ بھی بغیر رخصت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہیں ہو سکتا مرثد نے مدینہ میں آنکر یہ احوال ظاہر کیا حضرت نے فرمایا کہ جب تک ایمان نلاوے تو مشرک سے نکاح درست نہیں ہو

دیگر انہیں دنون عبداللہ رواحہ کے بیٹے اصحابی نے اپنی لونڈی کو سبب نافرمانی کے طمانچہ مارا وہ فریادی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبداللہ کو دلاسے سے پوچھا اُس نے کہا کہ وہ لونڈی نماز پڑھتی ہے اور روزے رکھتی ہے اور خدا تعالیٰ کو وحدہ لاشریک جانتی ہے اور رسول اللہ کو سچا سمجھتی ہے پر بعضے وقت بات نہیں مانتی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پھر وہ مسلمان ہے اُس سے نیکی کر عبداللہ نے اُسے آزاد کر کے اُسی سے نکاح کیا لوگ لگے طعنہ دینے کہ دیکھو عبداللہ نے لونڈی سے نکاح کیا اور وہ فلانی عورت مشرک دولتمند اور خوبصورت اشراف اُسے ہاتھ لگتی تھی تب آیت اُتری وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ اور نکاح مت کرو مشرک عورتون سے جب تک ایمان نلاوین اور لونڈیان مسلمان بہتر ہین مشرک بی بی سے اگرچہ وہ شرک کرنے والیان بی بیان پسند آوین تمکو سبب مال اور حسن اور شرافت کے وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اور نکاح مین ندو مسلمان عورتون کو مشرک مردون کے جب تک ایمان نلاوین وہ مرد مشرک اور غلام مسلمان بہتر ہین شرک کرنے والے صاحبون سے اگرچہ وہ شرک کرنے والے پسند آوین تمکو سبب دولت اور صورت کے اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۟ وہ لوگ مشرک مرد اور عورت بلاتے ہین دوزخ کی آگ کی طرف اور خدا تعالیٰ بلاتا ہے بہشت اور بخشش کی طرف اپنے حکم سے اور بیان کرتا ہے اپنے حکم لوگون کو شاید کہ نصیحت مانین لوگ اور خبردار ہوویں **فائدہ** پہلے مسلمان اور کافر مین نسبت ناتا جاری تھا اس آیت کے

ع ۲۷

تفسیر اگر مرد نے یا عورت نے شرک کیا انکا نکاح ٹوٹ گیا شرک یہ کہ اللہ کی صفت کسی اور
میں جانے مثلاً کسی کو سمجھے کہ اسکو یہ بات معلوم ہے یا وہ جو چاہے سو کر سکتا ہے یا ہمارا
بھلا یا برا کرنا اُسکے اختیار میں ہے اور یہ کہ اللہ کی تعظیم کسی اور پر خرچ کرے مثلاً کسی چیز کو
سجدہ کرے اور اُس سے حاجت مانگے اور اُس کو مختار جانکر باقی یہود اور نصاری
کی عورت سے نکاح درست ہے اُن کو مشرک نہیں فرمایا وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ
اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ
فَأْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَ
يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ○ اور پوچھتے ہیں مسلمان تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حکم حیض کا تو کہہ وہ گندگی اور ناپاکی ہے پھر چھوڑ دو اور دور رکھو عورتوں کو حیض کے
دنوں میں اپنی صحبت سے یعنی اُن سے حیض کے وقت صحبت نکرو جب تک وہ پاک
ہووین اور ستھرائی کر لیں تب پھر جاؤ ان پاس اور صحبت کرو جہاں سے حکم دیا خدا تعالی
نے یعنی جس راہ بچہ پیدا ہوتا ہے اُس راہ صحبت کرو بیشک خدا تعالی دوست رکھتا ہے
اور پسند کرتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے پاک لوگوں کو اور ستھروں کو
نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ وَاتَّقُوا
اللّٰهَ وَاعْلَمُوْا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عورتیں تمہاری کھیتی ہیں پر اپنی
اپنی کھیتی کرنے میں یعنی وہ کام کرو جس سے اولاد پیدا ہوتی ہے جدھر سے اور جس طرح سے
چاہو تم یعنی روبرو سے یا کروٹ سے یا پیٹھ کی طرف سے مختار ہو اور آگے کا دھیان
رکھو یعنی اولاد کی نیت رکھو اور ڈرو خدا تعالی سے اور یقین جانو وہ کہ تمکو اُسکے پاس
جانا ہے ایک دن روبرو ہونا ہے اور خوشخبری دے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ایمان لانے والوں کو خدا تعالی فرماتا ہے عورتوں کو کھیتی۔ اور کھیتی اُسے کہتے ہیں جس جگہہ
بیج کو بوے تو آگے یعنی اُس راہ سے صحبت کرو جہاں سے اولاد پیدا ہووے
وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ
وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اور مت کرو خدا تعالی کے نام کو ہتھکنڈا اپنی قسمیں کھانے کا یعنی
نکرو خدا تعالی کے نام کو منع کرنے والا اس بات کا کہ نیکی کرو لوگوں سے اور پرہیزگاری
کرو اور صلح کرو درمیان لوگوں کے اور خدا تعالی سب کچھ سنتا ہے اور سب کا احوال جانتا ہے

یعنی خدا تعالیٰ کی قسم اچھے کام چھوڑنے پر کھائی جیسے کہ ماں باپ سے نہ بولوں یا اس فقیر کو خیرات نہ دوں اور اگر ایسی قسم کھا جاوے تو توڑے اور کفارہ دیوے —
لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ نہیں پکڑتا تمکو خدا تعالیٰ بیہودہ اور نکمی قسموں تمہاری کی ولیکن پکڑتا ہے تمکو خدا تعالیٰ ساتھ اس کام کے جو کرتے ہین تمھارے دل اور خدا تعالیٰ بخشنے والا تحمل کرنے والا ہے بیہودہ قسم وہ ہے جو منھ سے نکل جاوے اور دل کو خبر نہووے اس قسم کا کفارہ نہین ہے اور اگر جان کر قسم کھاوے پھر توڑے تو اس کا کفارہ لازم ہے اور کفارے کا بیان آگے آوے گا لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ واسطے ان لوگون کے جو قسم کھاتے ہین اپنی جوروُن سے تو ان کو دیکھا چاہیئے چار مہینے پھر اگر ملجاوین تو پھر بیشک خدا تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے کہ قسم کھا کر توڑے اور کفارہ قسم کا دیوے تو معاف کرے خدا تعالیٰ یعنی کوئی اگر اپنی عورت سے قسم کھاوے کہ مین تجھسے نہ ملونگا پھر اگر چار مہینے کے اندر عورت سے ملے تو قسم کا کفارہ دیوے اور جو چار مہینے گذرجاوین تو طلاق ہوجاوے وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اور اگر قصد کرین طلاق دینے کا پھر خدا تعالیٰ سننے والا ہے قسم کھانے والے کی بات کو جاننے والا ہے قسم کھانے والے کے قصد کو ۝

فائدہ یعنی جس نے قسم کھائی کہ اپنی عورت پاس نجاوے تو چار مہینے مین جاوے اور قسم کی کفارت دے نہین تو طلاق ٹھیرا وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور طلاق پائی ہوئین عورتین راہ دیکھین آپ مین حیض تک اور ان عورتون پر حلال اور روا نہین جو چھپا رکھین اس کو جیسے پیدا کیا ہے خدا تعالیٰ نے ان کے پیٹون مین بچے اگر ہین وہ عورتین جو یقین سے ایمان لائی ہین خدا تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر یعنی وقت طلاق کے اگر پیٹ سے ہوئی عورت تو کہدے کہ میرے پیٹ مین بچہ ہے چھپاوے نہین وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ۭ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۠ وَلِلرِّجَالِ

عَلَیْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ۟ اور خاوند ان عورتون طلاق پائی ہوؤن کے بہتر اور لایق زیادہ ہین واسطے پھیر لینے اپنے جورؤن کے ان دنون مین یعنی اگر طلاق دے تو پھر چاہیے کہ مل جاوین چار مہینے کے اندر اگر چاہین صلح کر لیوین اور عورتون کا بھی حق ہے جیسا کہ حق ہے مردون کا ان پر ساتھ اچھی گذران کے اور موافقت کی اور مردون کو عورتون پر زیادتی ہے جو مہر اور ہر روز کا سب خرچ عورتون کا ان کے ذمہ ہے اور طلاق دینا اور پھر ملا لینا عورتون کو مردون کے اختیار ہے اور خدا تعالیٰ زبردست اور مضبوط کام کرنے والا ہے اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاکٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ طلاق دو بار تک ہے جس مین رجعت ہو اسلام سے پہلے اگر دس بار طلاق دیتے تو پھر تب بھی رجعت تھی یعنی پھر ملجاتے تھے خاوند جورؤن سے اور بعضے شخص عورتون کے ستانے کو طلاق دیتے اور جب عدت پہنچی تو ملجاتے پھر کئی دن پیچھے پھر طلاق دیتے اسواسطے حکم آیا کہ طلاق جس مین رجعت ہے دو ہی بار تلک ہے پھر دو طلاق کی بیچ روا ہے پھر لینا جورو کو اپنے پاس موافق دستور کے یا چھوڑ دینا ہے بھلی طرح سے پھر بعد عدت کے رجعت باقی نہین رہتی اگر دونون راضی ہون تو دوبارہ نکاح کر لین اور اگر تیسری بار طلاق دیوے تو پھر نکاح بھی درست نہین ہے جب تک اور خاوند اُس سے نکاح کرکے صحبت نکر لیوے وَلَا یَحِلُّ لَکُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ شَیْـًٔا اِلَّاۤ اَنْ یَّخَافَاۤ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ اور حلال نہین ہے تمکو ای مردو وہ کہ پھیر لو جو کچھ کہ تمنے دیا ہوا ہی عورتون کو یعنی عورت کو اگر خاوند کچھ دیوے تو اُس سے پھیر لینا منع ہے مگر تب کہ ڈرین دونون خاوند اور عورت کہ قائم اور مضبوط نرکھ سکین گے حکم خدا تعالیٰ کا فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا فِیْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۟ پھر اگر ڈرو تم اے مسلمانو کہ وہ مرد اور عورت قائم اور درست نرکھ سکین گے حکم خدا تعالیٰ کے یعنی ان کی گذران موافقت سے آپس مین نہوگی اور مرد عورت ایک دوسرے سے بیزار ہین تو پھر گناہ نہین ان دونون پر یہ کہ عورت پھر کچھ اپنے بدلے دے کر اپنے تئین اُس مرد کے نکاح مین سے چھٹا لیوے اسے خلع کہتے ہین یہ حکم طلاق کا اور رجعت اور خلع کا سب حدین باندھین خدا تعالیٰ کی ہین پہر ای مسلمانون ان حدون سے آگے نہ بڑھو اور جو کوئی بڑھ جاویگا ان حدون سے

پھر وہی لوگ ظالم ہیں گنہگار فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ
فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ
وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ پھر اگر طلاق دیوے تیسری بار اپنی
عورت کو پھر وہ عورت حلال نہیں اُس مرد کو بعد ازین طلاق کے جب تک کہ وہ عورت
نکاح میں آوے اور خاوند دوسرے کے اور وہ خاوند دوسرا صحبت کرکے اپنی خوشی سے
طلاق دیوے پھر کچھ گناہ نہیں اول کے خاوند پر نہ اُس عورت پر جو پھر ملیں یعنی نکاح کرکے
بعد عدت دوسرے خاوند کے اگر جانیں کہ دونو یہ مرد عورت قائم رکھیں گے حکم خدا تعالیٰ کے
یعنی آپس میں حق ایک دوسرے کا ادا کریں گے اور یہ حدیں باندھی ہوئی ہیں خدا تعالیٰ
کی جو بیان کرتا ہے اُن حدوں کو واسطے اُس قوم کے جو جانتے ہیں کہ یہ حکم خدا تعالیٰ کی
طرف سے ہیں **فائدہ** یعنی تیسری طلاق کے بعد پھر مل نہیں سکتی اگرچہ دونوں راضی
بھی ہوں تب بھی نکاح درست نہیں جب تک کہ عدت کے بعد اور کسو غیر مرد سے نکاح کرکے
صحبت کے بعد وہ مرد اپنی خوشی سے طلاق دیوے پھر عدت بیٹھ کر عورت پہلے خاوند سے
نکاح کرے تب درست ہے وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ
بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۪ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَ
مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ اور جب طلاق دی تم نے عورتوں کو اور
پہنچیں اپنی عدت کی مدت کو تو پھر لا لو اپنے ساتھ اُن کو موافق دستور کے موافقت سے
یا چھوڑ دو اُن کو پہلی طرح رضامندی سے اور بند مت کرو عورتوں کو دکھ پہنچانے کے واسطے
تو زیادتی کرو اُن پر یعنی نکرو یہ کہ عورت کو طلاق دو پھر جب نزدیک عدت کے
پہنچیں تو پھر لا لو اپنے ساتھ پھر کئی دن پیچھے پھر طلاق دو پھر اسی طرح ملو پھر طلاق دو
ستانے کو اور دکھ پہنچانے کو ملو تو اچھے سلوک سے رہو یا چھوڑ دو تو خوشی سے اچھی
طرح چھوڑ دو جو وہ عورت مختار رہے اپنے نفس کی اور جو کوئی کریگا اس طرح عورت کے
ستانے کو پھر اُس نے مقرر ظلم کیا اپنے اوپر آپ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ؗ وَّاذْكُرُوْا
نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ
اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ اور مت ٹھیراؤ خدا تعالیٰ کی آیتوں کو
جو حکم آئے ہیں ہنسی اور مزاح سمجھو اُن کو یعنی حکم بجا لانے میں سستی اور ڈھیل نکرو اے مسلمانو

اور یاد کرو تم نعمتین خدا تعالی کی جو انعام کین تم پر اور اُسے یاد کرو جو اُتارا ہے قرآن تم پر اور حکم شریعت کی نصیحت کرتا ہے تمکو خدا تعالی حکم قرآن کے اور ڈرو خدا تعالی حکم ماننے مین اور جانو وہ کہ خدا تعالی سب چیز کی خبر رکھتا ہے کچھ بات اُس سے چھپی ہوئی نہین ہے وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاۗءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْھُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ اور جب طلاق دی تمنے اپنی عورتون کو پہر منع نکرو ان طلاق دی ہوئی عورتون کو جو نکاح کرلین پہر اپنے انھین خاوندون سے جب کہ راضی ہوون وہ دونون آپس مین موافق دستور کے یہ حکم ہے عورت کے وارثون کو کہ اگر خاوند نے ایکبار یا دوبار طلاق دی پھر عدت کے اندر رجوع لینی چاہے کہ اپنی عورت سے ملے تو عورت کو منع نکرو یا عدت تمام ہوجاوے اور دونون عورت مرد راضی ہون نکاح کرنے کو تو چاہے کہ وارث منع نکرین اور نیا نکاح کردو اُس اگلے خاوند سے ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یہ حکم نصیحت دیے جاتے ہین اُس شخص کو جو ہے تم مین کہ ایمان لایا ہے خدا تعالی پر اور قیامت کے دن پر اس نصیحت مین تم کو ستھرائی ہے اور بہت پاکیزگی ہے تمہارے حق مین جو رجعت کرنے مین دوسرا خاوند نہ دیکھے اور نکاح کرنے مین اندیشہ حرام کا عورت نہ کرے اور خدا تعالی جانتا ہے کہ جیسے مرد کو عورت کی خواہش ہے اُس سے زیادہ عورت کو مرد کی خواہش ہے اور تم نہین جانتے اُن کے دلون کی بات کو اور خیال کو وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَھُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّـتِمَّ الرَّضَاعَةَ ۭ وَعَلَي الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ اور بچے والی عورتین دودھ پلاوین اپنے بچون کو دو برس پورے جو کوئی کہ چاہے پورا کرے دودھ پلانا بچے کو اور بچے کے باپ پر ہے یا باپ کے کنبے پر ہے روٹی اور کپڑا اُن عورتون دودھ پلانے والیون کا ساتھ خوشی اور انصاف کے موافق دستور کے اگر مرد نے عورت کو طلاق دی اور بچہ دودھ پیتا ہے یا طلاق کے بعد کسی دن پیچھے پیدا ہوا تو دودھ پلاوے دو برس تلک وہی ماں جننے والی اپنے بچے کو اور اُس عورت کا خرچ کھانے پینے کا اُس بچے کا باپ دیوے اور اگر باپ مرگیا ہو تو اُس کے وارث اور کنبا بچے کے باپ کا دیوے اچھی طرح موافق دستور کے لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَاۗرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِھَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۤ وَعَلَي الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ

تکلیف نہین دیا جاتا ہے کوئی شخص مگر اُتنی ہی جتنی اُسے طاقت ہے اور گنجائش رکھتا ہے
نہ دُکھ پہنچاوے ماں اپنے بچے دودھ پلنے کو اور نہ باپ دُکھ پہنچاوے اُس بچے کو
اور وارثون پر بھی یہی لازم ہے کہ دُکھ نہ پہنچاوین کسی پر ﴿

فائدہ یعنی بچے کی ماں نکھے کہ مین دودھ نہین پلاتی اور بچے کو اُس کے باپ کے سپرد کرے
تو دونون کو دُکھ ہو یا باپ بچے کا اُس لیے ماں سے زور سے بچہ لیوے تو ماں کو اور بچے کو
دُکھ پہنچے یا بچے کی ماں دودھ پلاوے تو اُس کی روٹی کپڑے کی خبر اچھی طرح نلیوے
اور اگر باپ بچے کا مر گیا ہو تو اُس کے وارثون پر بھی یہی لازم ہے کہ دُکھ نہ پہنچاوین
فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ط پھر اگر چاہین ماں
باپ اُس بچے کے کہ دودھ چھڑاوین دو برس کے اندر ہے آپس مین راضی ہو کر دونون
اور مشورت کر کے پھر نہین گناہ اُن دونون پر بسبب رضامندی دونون کی وَاِنْ اَرَدْتُّمْ
اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ
اتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۞ اور اگر چاہو تم اے مردو کہ دودھ
پلواؤ اپنے بچون کو اور کسی دودھ پلانے والے سے سوائے اُس کی ماں کے تو بھی
پھر کچھ گناہ نہین تم پر کہ دے چکو تم اُس بچے کی ماں کو وہ جو دینے کا ارادہ کر رکھا ہے
تم نے خوشی سے موافق دستور کے اور ڈرو خدا تعالیٰ سے اور یقین جانو کہ سب دیکھتا ہے
خدا تعالیٰ جو کچھ کہ تم کرتے ہو یعنی اگر چاہے باپ کہ دائی سے بچہ پلوا لے اور اُس کی
ماں کو دو برس تلک بند نہ رکھے تو یہ بھی روا ہے پر اُس کے بدلے کچھ بچہ کی ماں کا
حق نہ کاٹ رکھے وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ
اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ
بِالْمَعْرُوْفِ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۞ اور وہ لوگ جو مر جاوین تم مین سے اور چھوڑ جاوین
جوروؤن کو تو چاہیے کہ وہ رانڈین راہ دیکھین اپنے آپ چار مہینے اور دس دن تلک
جو شاید کہ پیٹ مین رانڈون کے بچہ ہو پھر جب پہنچ چکین وہ رانڈین اپنی عدّت کو
تب پھر کچھ گناہ نہین تم پر اے وارثو اُس بات مین جو کرین وہ رانڈین اپنے وہ
خاوند کر لین اُن کا جی چاہے تو اچھی طرح موافق دستور کے اور خدا تعالیٰ وہ جو کچھ
تم کرتے ہو سب کامون سے تمہاری خبر دار ہے کچھ اُس سے چھپا ہوا نہین ہے

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ ۚ
عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِن لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَن تَقُولُوا قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۚ
اور کچھ گناہ نہیں تم پر اُس مین کہ جو اشارہ سے خبر کر دو پیغام نکاح کا اُن عورتون کو جنکو طلاق
دی ہے اُن کے خاوندون نے یا چھپا رکھو اپنے جی مین اس نیت کو خدا تعالیٰ جانتا ہے
وہ کہ تم البتہ مذکور کرو گے اُن عورتون کا لیکن وعدہ مت کر رکھو اُن سے چھپا ہوا مگر یہ کہ
کہدو اُن سے اچھی طرح موافق دستور کے یعنی اگر کوئی شخص اپنی عورت کو طلاق دی اور
ابھی عدت اُس کی تمام نہوئی ہووے اور کوئی اور شخص چاہے کہ اُس سے نکاح کرے تو
اشارہ سے سناوے اُس عورت کو تجھے ہر کوئی عزیز رکھے گا یا یون کہے کہ میرا بھی جی چاہتا ہے
کہ نکاح کرون یا اپنے جی مین رکھے کہ جب یہ عدت سے نکلے تو مین اس سے نکاح کرون
تو کچھ گناہ نہیں پر صاف نہ کہے وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ۚ وَ
اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ع
اور نہ ارادہ کرو نکاح کا طلاق پائی ہوئی عورتون سے جب تک عدت سے نہ نکل چکے
تب تک نکاح کا ارادہ نکرو اور جانو وہ کہ خدا تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ کہ تمھارے دلون
مین ہے پھر ڈرو خدا تعالیٰ سے اور جانو وہ کہ خدا تعالیٰ بخشنے والا ہے ڈرنے والون کو تحمل
کرنیوالا ہے جو جلد عذاب نہیں کرتا گناہگارون کو لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ
مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وَ
عَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ ۵ نہیں گناہ تم پر اگر طلاق
دو تم عورتون کو اُسوقت جو ابھی ہاتھ بھی نہ لگایا ہو اُن کو یا اُس سے پہلے طلاق دو جو مقرر
کیا ہو کچھ مہر اُن کا اور کچھ خرچ دو اُن کو جو مقدور والے پر اُس کے موافق ہے اور غریب
تنگی والے پر لازم ہے اُسکے لائق یعنی ہر ایک اپنے موافق مقدور کے دیوے خوشی سے
اچھی طرح یہ لازم اور ضرور ہے نیک کام کرنے والون پر ۞

فائدہ اگر نکاح کے وقت مہر کا مذکور نہ آیا ہو تب بھی نکاح درست ہے پھر اگر نکاح
کر کے عورت کو ہاتھ نہ لگایا ہو اور طلاق دیوے تو مہر کچھ دینا لازم نہیں لیکن کچھ دیا چاہیے
البتہ اتنا کہ ایک جوڑا ہی پہننے کو دیوے اپنے مقدور کے موافق یا ایک ہی کپڑا جیسے دوپٹہ
ہی دیوے وَإِن طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ

فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّآ أَن يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَا۟ ٱلَّذِى بِيَدِهِۦ عُقْدَةُ ٱلنِّكَاحِ ۚ وَأَن تَعْفُوٓا۟ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۚ وَلَا تَنسَوُا۟ ٱلْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ

اور اگر طلاق دو اپنی نکاحیوں کو پہلے ہاتھ لگانے سے اور مقرر ٹھہر چکا ہو اُن کا مہر پھر لازم ہوا تم پر اسے طلاق دینے والو آدھا مہر اُس مقرر ہوئے کا مگر وہ آدھا مہر بھی بخش دین عورتیں اپنا مہر مرد کو یا مرد بخش دے سارا ہی مہر عورت کو جس کے اختیار مین ہے نکاح اور طلاق اور اگر تم اے مردو چھوڑ دو سارا مہر یعنی سب مہر جو مقرر کیا ہے دو عورتون کو نزدیک ہے پرہیزگاری سے اور نہ بھلا دو بزرگی کو آپس مین کی بیشک خدا تعالیٰ جو کام کہ تم کرتے ہو دیکھتا ہے سب ؎

فائدہ اگر نکاح کے وقت مہر مقرر ہو چکا تھا اور ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے تو آدھا مہر دینا لازم ہے پر اگر عورت وہ آدھا مہر بھی بخشدے اور نہ لیوے یا مرد سارا ہی مہر دیوے تو بہتر ہے جو خدا تعالیٰ بڑائی دے مرد کو اور مختار کیا نکاح اور طلاق کا اپنی بڑائی رکھے تو پورا ہی مہر دیوے اس مسئلہ کی چار قسم ہو سکتی ہین یہان دو طرح کا بیان ہے ایک یہ کہ مہر نہ ٹھیرایا تھا اور ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے اور دوسرے یہ کہ مہر ٹھیر چکا تھا اور ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے اور دو باقی ہین یہ کہ مہر ٹھیر چکا تھا اور ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے اس مین پورا مہر دیا چاہیئے یہ سورۂ نسا مین مذکور ہے اور دوسری یہ کہ مہر نہ ٹھیرا تھا اور ہاتھ لگا کر طلاق دے اس مین مہر مثل پورا دیوے مہر مثل وہ کہ جو اُس کی قوم مین رواج ہو مہر کا اور ہاتھ لگانے سے اشارہ ہے خلوت مین صحبت سے حَافِظُوا۟ عَلَى ٱلصَّلَوَٰتِ وَٱلصَّلَوٰةِ ٱلْوُسْطَىٰ وَقُومُوا۟ لِلَّهِ قَٰنِتِينَ ۝ خبردار رہو نمازون پر یعنی وقت پر حضور دل سے پڑھا کرو اور بیچ کی نماز پر خبردار رہو اور کھڑے رہو خدا تعالیٰ کے آگے ادب سے حکم بردار ہو کر ؎

فائدہ بیچ کی نماز مشہور عصر کی ہے جو دن اور رات کی نمازون کے بیچ مین ہے اس کا تقید زیادہ فرمایا ہے اور طلاق کے حکمون مین نماز کا حکم فرمایا جو دنیا کے معاملہ مین غرق ہو کر بندگی کرنا نہ بھولو اسواسطے عصر کی نماز کا تقید ہے جو اُس وقت دنیا کا شغل زیادہ ہوتا ہے اور وہ فرمایا کہ کھڑے رہو نماز مین ادب سے یعنی ایسی حرکت نماز مین نہ کرو کہ جس مین معلوم ہو کہ نماز نہین پڑھتے ان باتون سے نماز ٹوٹتی ہے جیسے کھانا پینا کسی سے بات کرنا ہنسنا کسی کی طرف منھ پھیر کے دیکھنا

فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ○ پھر اگر ڈرو تم لڑائی کے وقت دشمن سے یا جنگل میں کسو حیوان موذی سے تو پیادے پڑھ لو نماز چلتے ہی چلتے اگر کھڑے نہ رہ سکو تو یا سوار ہی پڑھو نماز لڑائی میں اشارت سے جس طرح پڑھ سکو منھ قبلہ کی طرف ہو اور اگر لاچاری کو منھ قبلہ کی طرف نہو تب بھی نماز درست ہے پھر جب بے ڈر ہو تم اور امن کا وقت ہووے تب یاد کرو خدا تعالیٰ کو یعنی شکر بجالاؤ خدا تعالیٰ کا جس طرح کہ سکھایا تمکو آداب اور شرطیں شکر کی وہ جو تم نجانتے تھے اس کو وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۖ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○ اور وہ لوگ جو مر جاویں تم میں سے اور چھوڑ مر جاویں اپنی عورتیں تو وصیت کر دیں اپنی عورتوں کے واسطے خرچ دینا روٹی کپڑا کا ایک برس تک کا بغیر نکالے گھر سے پھر اگر وہ عورت آپ سے نکل جاوے گھر میں سے تو پھر کچھ گناہ نہیں تم پر اے وارثو اس کے خاوند موئے ہوئے کی اس کام میں جو کچھ کریں وہ رانڈیں اپنے حق میں موافق دستور شرع کے یعنی چاہیں خاوند کر لیں یا اچھی پوشاک اور زیور پہنیں تو مختار ہیں اور خدا تعالیٰ بڑا زبردست ہے مضبوط کام کرنیوالا +

فائدہ یہ حکم اول تھا جب سے حصہ عورتوں کا مقرر ہوا اور عدت چار مہینے دس دن کی ٹھہری تب سے حکم اس آیت کا موقوف ہوا وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ○ اور واسطے طلاق دی ہوئی عورتوں کے یعنی جن عورتوں کو طلاق دی اور ان کا مہر مقرر نہ تھا ان کے واسطے جوڑہ ہے مقرر دینا یعنی کچھ خرچ دیا چاہیے اچھی طرح خوشی سے موافق دستور کے لازم ہے پرہیزگاروں پر جوڑہ دینا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○ اسی طرح بیان کرتا ہے خدا تعالیٰ تمہارے واسطے آیتیں اپنی قرآن کی شاید کہ عقل اور فکر کرو ان آیتوں کے معانی میں **فائدہ** یہاں حکم نکاح اور طلاق کا تمام ہو چکا اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۖ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ۫ ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ○ کیا نہ دیکھا تو نے اے دیکھنے والے اور عجب سے نگاہ نکی طرف ان لوگوں کے جو نکلی تھی اپنے گھروں سے اور اپنے شہر سے اور وہ

ع ۱۵

ہزاروں تھے موت کے ڈر سے نکل بھاگے تھے پھر کہا اُن کو خدا تعالی نے کہ مرجاؤ جب وہ مر گئے پھر بعد مدت کے دوبارہ جلایا اُن کو خدا تعالی نے کہ بیشک خدا تعالی صاحب ہے بزرگی کا اور مہربانی کا لوگوں پر لیکن بہت لوگ شکر اُس کی نعمتوں اور مہربانیوں کا نہیں کرتے ❊ **فائدہ** ایک وقت ایک شہر میں وبا پڑی تھی اُس شہر کے سارے رہنے والے کئی ہزار آدمی وہاں سے بھاگے موت کے ڈر سے ایک جنگل میں اُترے خدا تعالی نے فرشتے کو حکم کیا اُس نے آنکر کہا کہ تم سب مرجاؤ وہ چالیس ہزار یا ستر ہزار آدمی سب مر گئے اُس جنگل کے پاس جو گاؤں تھے وہاں کے لوگ آئے جو انھیں زمین میں دفن کریں نکر سکے بہتایت سے آخر کو گرد اُن کے دیوار کھینچ دے پھر بہت برسوں کے بعد وہ دیوار بھی گر گئی اور اُن کے سوائے ہڈیوں کے کچھ باقی نرا جب حضرت حزقیل نبی جو تیسرے خلیفہ حضرت موسی علیہ السلام کے تھے ادہر ان کا گذر اُس جنگل میں پڑا اور اُن کی ہڈیاں دیکھیں حضرت حزقیل نے دعا مانگی کہ اے پروردگار اُن کو جو غضب سے تو نے مارا اب اپنی رحمت سے اُن کو جلادے خدا تعالی نے حضرت حزقیل نبی کی دعا قبول کی اُنہیں پھر جلایا جو توبہ کریں یہ احوال یہاں اسواسطے مذکور فرمایا کہ تو کافروں سے لڑنے میں جی نہ چھپادیں اور جانیں لوگ کہ موت سے کسی طرح چھٹکارا نہیں ہے وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ اور لڑو کافروں سے خدا تعالی کی راہ میں واسطے دین کے اور جانو وہ کہ خدا تعالی سنتا ہے بہانہ کرنے والوں کی باتیں جو لڑائی سے جی چھپاتے ہیں جانتا ہے اُن کے دلوں کے منصوبوں کو مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً وَاللَّهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ کون شخص ہے ایسا جو قرض دیوے خدا تعالی کو قرض اچھا جو اُس میں جلدی نکرے اور احسان نرکھے پھر خدا تعالی دگنا کر دے اُسکے واسطے درجے یعنی اُسکے بدلے برابر دیوے بہت اور خدا تعالی ہی تنگی کر دیتا ہے اور کشائش کر دیتا ہے سب اُسی کے اختیار میں ہے اور خدا تعالی ہی کی طرف اُلٹے پھر جاؤ گے ۔ قرض حسنہ اُسے کہتے ہیں جو قرض دیکر پھر مانگے نہیں جب تک وہ آپ سے ندیوے اور احسان نرکھے قرض دیکر اور خدمت نچاہے اور اُسے حقیر نہ سمجھے ❊ **فائدہ** خدا تعالی فرماتا ہے کہ مجھے قرض دو یعنی میری راہ میں

خرچ کرو جہاد میں یا محتاجوں کو دو اور تنگی کا اندیشہ نکرو جو کشائش اور تنگی خدا تعالی کی اختیار میں ہے اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْ بَنِىْۤ اِسْرَآءِيْلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰى اِذْ قَالُوْا لِنَبِىٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ کیا نہ دیکھا تو نے طرف اُس جماعت کے جو وہ سردار تھے بنی اسرائیل میں یعنی ان کا احوال معلوم نکیا جو وہ سردار پیچھے وفات حضرت موسی علیہ السلام کے جسوقت کہا اُس قوم کے سرداروں نے اُسوقت کے پیغمبر کو جو حضرت اشمویل تھے یہ کہا کہ اُٹھا کھڑا کر ہمارے واسطے ایک بادشاہ تو لڑین ہم خدا تعالی کی راہ میں دین کے واسطے بعد وفات حضرت موسی علیہ السلام کی مدت تک بنی اسرائیل کا کام بنا رہا جب اُن کی نیت بگڑی تب اُن پر ایک عظیم کافر بادشاہ جالوت نام غالب آیا ایسا کہ اُن کو شہر سے نکالا اور لوٹا اور اُن میں بہت سے بندی پکڑ لے گیا بنی اسرائیل وہان سے بھاگ کر بیت المقدس میں جمع ہوئے اُسوقت حضرت اشمویل پیغمبر تھے سرداروں نے بنی اسرائیل کے حضرت اشمویل سے کہا کہ ہم میں سے ایک عقلمند کو بادشاہ حاکم مقرر کر جو ہم اُس کی مدد اور تدبیر سے اُن کافروں کے ساتھ لڑین قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ؕ قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَاَبْنَآئِنَا ؕ کہا حضرت اشمویل نے بنی اسرائیل کے سرداروں سے کہ ہو سکتا ہے یہ ہی تم سے کہ اگر ہو حکم تمکو لڑائی کا تو تم اُسوقت نہ لڑو دین کے دشمنوں سے بنی اسرائیل کے سرداروں نے کہا کہ کیا ہوا ہمکو جو نہ لڑین ہم خدا تعالی کی راہ میں اور آخر ہمین نے تو نکال دیا ہمکو شہر اور گھروں سے ہمارے اور بچوں کے پاس سے جدا کیا یعنی بندی پکڑ لیگیا ہے ہماری قوم سے اب خدا تعالی فرماتا ہے فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۞ پھر جسوقت حکم ہوا اُن پر لڑنے کا کافرون سے تو پھر گئے حکم برداری سے مگر تھوڑے سے اُنہون میں سے حکم کے تابع رہے اور خدا تعالی جانتا ہے ظالمون کو جو حکم نہیں مانتے ۞

وقف لازم

قائل کا حضرت اشمویل نبی نے اُن سے تکرار کی وہ جواب دیتے رہے اور اقرار حکم برداری کا کرتے رہے آخر کو خدا تعالی کی جناب میں دعا مانگی کہ فرشتے ان پر مقرر کرے حق سبحانہ تعالی نے ایک عصا اور ایک اسن مین تیل حضرت اشمویل کو بھیجا اور

فرمایا کہ جو کوئی تیرے گھر مین آوے اور اُسکے آنے سے اِس تیل کو جوش آوے
اور یہ عصا اُس کے قد کے برابر ہووے وہی شخص اِس قوم کی بادشاہی کے
لائق ہے حضرت اشموئیل نے یہ خبر سب کو سنادی سرداربنی اسرائیل کے ان کے
گھر مین آنے لگے کسی کے آنے سے وہ تیل جوش مین نہ آیا تو ایک دن ایک سقہ
یا کچھ اور کسب کرتا تھا اُس کا نام شاؤل تھا اور قد اُس کا لنبا تھا اُس سبب اُسکو
طالوت کہتے تھے وہ آیا اُس کے آنے سے تیل نے جوش کھایا اور عصا اُس کے
قد کے برابر ہوا وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا ۚ
قَالُوا أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ۚ
اور کہا اُن کے نبی اشموئیل نے کہ بیشک خداتعالی نے اُٹھا کھڑا کیا تمہارے واسطے
طالوت کو بادشاہ حاکم تب کہا بنی اسرائیل کے سردارون نے کیونکر ہوسکے اُسے
بادشاہت ہم پر اور ہم بہت لائق ہین بادشاہت کے اُس کی نسبت کہ اُس سے
ہم اشراف ہین اور مالدار ہین اور اُسے دیا نہین بہت مال اور کشائش دولت
دنیا کی جو بادشاہت کا اسباب اور سامان کرسکتا تب قَالَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاهُ
عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۖ وَاللَّهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ
کہا حضرت اشموئیل نے کہ بیشک خداتعالی نے پسند کیا اُس کو تم پر اور زیادہ دی اُسے
کشائش عقل مین اور سمجھ مین لڑائی کی اور سرداری کی اور بدن مین زیادتی
دی جو خوبصورت اور ڈیل مین بھاری اور لنبا قد اور خداتعالی ہی مالک
ملک کا دیتا ہے ملک اپنا جسے چاہتا ہے اور جس کو لائق جانتا ہے اور خداتعالی کا
بڑا فضل ہے سب کچھ جاننے والا ہے ہر ایک کا قدر اور حوصلہ اور ہمت اور
بہادری ؏ **فائدہ** جب بنی اسرائیل نے یہ سُنا اور پھر کہا حضرت اشموئیل سے
کہ ہمین کوئی اور بھی دلیل اس کی بادشاہت پر دکھاؤ تو ہمین یقین آوے اور
ہمارا دل رجوع ہووے اِس کی تابعداری کو حضرت اشموئیل نے جناب الٰہی
مین رجوع کی خداتعالی نے اور نشانی طالوت کی بادشاہت پر فرمائی کہ وَقَالَ لَهُمْ
نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَن يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ
آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لَّكُمْ

ع ۳۲ ۱۶

اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۵ اور کہا بنی اسرائیل کو اُن کے پیغمبر اشمویل نے کہ نشانی طالوت کی بادشاہت پر اور ہے کہ جو آوے تمھارے پاس صندوق جو اُس میں تسلی خاطر ہے تمھارے پروردگار کی طرف سے اور بچی ہوئی چیزیں ہیں اُن میں سے جو چھوڑ گئے تھے حضرت موسیٰ اور ہارون کی اولاد اُٹھا لاوینگے اِس صندوق کو فرشتے اُس میں نشانی ہے البتہ تمھارے واسطے اگر ہو تم یقین لانے والے اشمویل نبی کی بات اور طالوت کی بادشاہت پر ؎

فائدہ بنی اسرائیل میں ایک صندوق ہمیشہ سے چلا آتا تھا اُس میں تبرکات تھا بعضے کہتے ہیں کہ اُس میں تصویریں تھیں سب پیغمبروں کی جو ہو چکے تھے اور عصا اور نعلین حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور کوئی پارچہ لوح زمرد کا جس پر توریت لکھی ہوئی اُتری تھی اُس صندوق کو لڑائی میں آگے لے چلتے تھے اُس کی برکت سے خدا تعالیٰ بنی اسرائیل کی فتح کر دیتا تھا جب بنی اسرائیل بدنیت ہوئے وہ صندوق ان سے چھن گیا اُسی سبب اُن پر مصیبت پڑی اور وہ کافر جو اُس صندوق کو لے گئے تو جہاں رکھا وہیں آفت پڑی اور وہ مکان ویران ہوا اسی طرح پانچ شہر ویران ہوئے جب یہاں طالوت بادشاہ ہونے لگا اُن دونوں کافروں نے لاچار ہو کر دو بیلوں پر لاد کر ہانک دیا بعضے کہتے ہیں کہ اُس صندوق کو گندگی میں گاڑ دیا تھا ہر طرح آخر کو فرشتوں نے اُس صندوق کو اُٹھا لا کر طالوت کے دروازے پر رکھا بنی اسرائیل یہ نشانی دیکھ کر طالوت کی بادشاہت پر یقین لائے اور سب اُس کے حکم کے تابعدار ہوئے پھر طالوت نے فوج لیکر جالوت سے لڑنے کا ارادہ کر کے کوچ کیا اور وہ موسم نہایت گرمی کا تھا فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِیْكُمْ بِنَهَرٍ ج فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَیْسَ مِنِّیْ ج وَمَنْ لَّمْ یَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّیْۤ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِیَدِهٖ ج پھر جس وقت باہر نکلا طالوت شہر ایلیا سے موافق کہنے حضرت اشمویل کے اُس لشکر کو لیکر اور کہا طالوت نے اپنے لشکر کو کہ بیشک آزمایا ہے خدا تعالیٰ تمھیں اِس گرم موسم پیاس کی شدت میں ایک نہر کے پانی سے جو آب آگے آتی ہے پھر جو کوئی اُس نہر کا پانی پیوے گا پس نہیں ہے وہ مجھ سے یعنی اور پر دین ہمارے کے اور جس نے اُس کا پانی نہ چکھا پس وہ مجھ سے ہے مگر ایک چلو

اپنے ہاتھ سے پیوے ❊ **فائدہ** کہتے ہیں کہ طالوت کے ساتھ چلنے کو سبھی ہوس تیار ہوئے طالوت نے کہا کہ جو کوئی جوان زور آور ہو سو چلے ایسے ایسے بھی اسی ہزار آدمی نکلے پھر طالوت نے چاہا کہ انہیں آزماوے ایک منزل میں پانی نہ ملا دوسری منزل میں ایک نہر آگے آئی تو طالوت نے تقید کیا کہ جو کوئی ایک چلو سے زیادہ پانی پیوے وہ میرے ساتھ نہ چلے اور گرمی کی شدت سے نہایت پیاس لگی جب اُس ندی پر پہنچے تو فَشَرِبُوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ ۚ فَلَمَّا جَاوَزَهُ هُوَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ قَالُوا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ ۚ پھر پیا پانی اُس نہر کا تھون نے ایک چلو سے زیادہ مگر تھوڑون نے اُن میں سے ایک ہی چلو پیا وہ تین سو تیرہ آدمی تھے پھر جب کہ پار ہوا اُس ندی سے طالوت اور وہ لوگ جو طالوت کے کہے سے ایک چلو سے زیادہ پانی نہ پیا تھا طالوت کے ساتھ پار گئے اور کہا اُن لوگوں نے جنہوں نے پانی بہت پیا تھا کہ ہمیں طاقت نہیں آج جالوت اور اُس کے لشکر سے لڑنے کی ❊

فائدہ جنہوں نے ایک چلو سے زیادہ نہ پیا تھا اُن کی پیاس بجھی اور جنہوں نے زیادہ پیا اُنہیں زیادہ پیاس لگی اور اُسی ندی کے کنارے پر رہے اور بعضے کہتے ہیں کہ چار ہزار آدمی طالوت کے ساتھ ندی کے پار گئے جب اُنہوں نے جالوت کے لشکر کو دیکھا جو وہ لاکھ سوار تیار لڑنے والے تھے اُن کو دیکھ کر ڈرے اور کہا ہمیں تو اُن سے لڑنے کی طاقت نہیں مگر وہی تین سو تیرہ آدمی اُن میں سے جدا ہوئے اور قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُم مُّلَاقُو اللَّهِ كَم مِّن فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ کہا اُن لوگوں نے جنکو یقین تھا کہ مقرر وہ ملیں گے یعنی روبرو ہونگے خدا تعالی کے آخر کو یہ کہا کہ بہت بار ہوا ہے کہ تھوڑی سی قوم مومن غالب ہوئے ہیں بہت سی قوم پر کافروں کے حکم خدا تعالی کے سے اور خدا تعالی ساتھ ہے مدد کرنے کو صبر کرنے والوں کے جو لڑائی کے وقت ٹھیرے دشمن کے سامنے ❊

فائدہ طالوت نے اُنھیں تھوڑے سے آدمیوں کو لیکر جالوت کے لشکر کے سامنے صف باندھی وَلَمَّا بَرَزُوا لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالُوا رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۞ اور جب ظاہر اور سامنے ہوئے تین سو تیرہ مومن صف باندھ کر واسطے لڑنے جالوت کے اور اُسکے لشکر کے تب کہا اُن مومنوں نے کہ اے

پروردگار ہمارے ڈال ہم پر صبر اور استقامت اور ثابت اور استوار رکھ ہمارے پاؤں کو لڑائی میں اور مدد کر ہماری کافرون کی قوم پر فَهَزَمُوهُم بِإِذْنِ اللَّهِ وَقَتَلَ دَاوُدُ جَالُوتَ وَآتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهُ مِمَّا يَشَاءُ ط پھر شکست دی مومنون نے جالوت کے لشکر کو خدا تعالی کے حکم سے اور مارا داؤد نبی علیہ السلام نے جالوت کو اور دیا داؤد نبی کو خدا تعالی نے بادشاہت اور حکمت عقلمندی تدبیر سلطنت کی اور سکھایا حضرت داؤد کو خدا تعالی نے جو کچھ چاہا وہ علم جو پیغمبرون کو کام آوے وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝ اور اگر دفع نکرتا خدا تعالی لوگوں کو ایک کو ایک سے تو البتہ خراب ہو جاتا ملک لیکن خدا تعالی صاحب ہی فضل اور رحمت کا خلقت پر ✦

فائدہ ان تین سو تیرہ آدمیوں میں حضرت داؤد کا باپ اور ان کے چھ بھائی اور ساتویں آپ بھی تھے اور حضرت داؤد کو راہ میں تین پتھر ملے اور بولے کہ ہمیں اپنے پاس اٹھا رکھ جالوت کو ہم مارینگے انھوں نے اٹھا لیے جب طالوت نے جالوت کے سامنے صف کھینچی تو کہا کہ جو کوئی جالوت کو مارے اسے میں اپنی بیٹی اور آدھی بادشاہت دوں اور جالوت بڑا زور آور تھا وہ آپ اپنے لشکر سے باہر نکلا اور کہا میں اکیلا سب کو کافی ہوں میرے سامنے آتے جاؤ حضرت اشموئیل نے حضرت داؤد کے باپ کو بلایا الہام الٰہی سے اور پوچھا کہ تیرے بیٹے کہاں ہیں بلا کر مجھے دکھلاؤ انھوں نے چھ بیٹے جو قد آور تھے دکھائے اور حضرت داؤد کو جو انکا قد چھوٹا تھا اور بکریاں چراتے تھے ان کو نہ دکھایا حضرت اشموئیل نے حضرت داؤد کو بلوا کر پوچھا کہ تو جالوت کو مارے گا انہوں نے کہا کہ ہاں مارونگا پھر جالوت کے سامنے گئے اور انھیں تینوں پتھروں کو گوپھن میں رکھ کر مارے جالوت کا ماتھا ہی کھلا تھا اور سارا بدن لوہے میں غرق تھا وہ تینوں پتھر اس کے ماتھے میں لگے اور پار نکل گئے گھوڑے سے گرا اور موا اور لشکر اس کا بھاگا مسلمانوں کی فتح ہوئی پھر طالوت نے حضرت داؤد سے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا اور آدھی بادشاہت دی پھر آخر کو ساری بادشاہت حضرت داؤد کو پہنچی تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ط وَإِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ یہ قصہ خبریں گذری ہوئیں اور معجزے پیغمبروں کی نشانیاں ہیں خدا تعالی کی جو پڑھتے ہیں ہم تجھ پر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحقیق اور سچی خبریں

اور بیشک تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معتبر پیغمبر بھیجے ہوؤں سے ہے یعنی جیسے آگے پیغمبر آئے تھے ویسا ہی تو بھی ہے

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَ

رَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ یہ پیغمبر جنکا مذکور ہوا ان میں بڑائی دی ہمنے بعضے کو بعضے پر کوئی ان میں سے ہے جو اُس سے بات کی خدا تعالیٰ نے جیسے حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بلند کیا اُن میں سے بعضوں کا درجہ جیسا بعضا نبی ایک قوم کا بعضا ایک گانو کا بعضا ایک شہر کا بعضی تمام خلقت کے واسطے بھیجا خدا تعالیٰ نے جیسے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قوت دی ہمنے عیسیٰ بیٹے مریم کو ساتھ روح پاک کے یعنے حضرت جبرئیل کو بھیجا اُن کی مدد کو وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۝ اور اگر چاہتا خدا تعالیٰ تو نہ لڑتے وہ لوگ جو پیدا ہوئے تھے پیچھے اُن پیغمبروں کے بعد اُسکے جو آئیں اُن کو نشانیاں روشن اور حکم صاف پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی ہوئے پر لیکن انہوں نے اختلاف کیا پھر اُن امتوں سے کوئی ایمان لایا جو ثابت رہا اور انہوں میں سے کوئی منکر ہوا اپنے دین سے اور اگر چاہتا خدا تعالیٰ تو نہ لڑتے یہ لوگ لیکن خدا تعالیٰ کرتا ہے جو چاہتا ہے مختار ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو بانٹو اور خرچ کرو اُس چیز سے جو روزی دی ہے ہمنے تمکو پہلے آنے سے اُس دن کے جو نہ بکے اُس دن کے ڈر سے نیکی جو کوئی مول لیوے اور عذاب سے چھوٹے اور نہ کوئی دوست کام آوے اُس دن جو کسی طرح عذاب سے چھڑاوے نہ سفارش ہوگی اُس دن کسو کی اور جو کافر ہیں وہی ظالم گنہگار رہیں پڑے یعنی نیک کام کرنے کا وقت ابھی ہے آخرت میں نہیں بکے گی نہ کوئی آشنا کام آوے یگانہ کوئی بخشوا سکیگا جبتک پکڑ نہ لاہی نہ چھوڑیگا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ خدا تعالیٰ ہی اس لائق ہے

جو اسی کی بندگی کیجے نہیں ہے کوئی بندگی کیا گیا مگر وہی جو آسی کی بندگی کیا کیجے وہ جیتا
ہے ہمیشہ سے اور سدا جیتا رہے گا سب کا تھامنے والا نہیں پکڑتی آسے اونگ اور نہ نیند
اُسی کا ہے جو کچھ کہ ہے آسمانون مین اور زمین مین کون ہے ایسا جو بخشوا دے کسی کو قیامت
کے دن اُس کے پاس جا کر مگر اسی کی رخصت اور اجازت سے یَعۡلَمُ مَا بَیۡنَ اَیۡدِیۡہِمۡ
وَمَا خَلۡفَہُمۡ ۚ وَلَا یُحِیۡطُوۡنَ بِشَیۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِہٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ کُرۡسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ
وَالۡاَرۡضَ ۚ وَلَا یَـُٔوۡدُہٗ حِفۡظُہُمَا ۚ وَہُوَ الۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمُ ۝ جانتا ہے
جو کچھ کہ آگے ہے خلقت کے اور جو کچھ کہ پیچھے ہے اُن کے یعنی جو کچھ کہ گذر چکا ہے اُس خلقت سے
پہلے اور جو کچھ کہ پیچھے آوے گا اُن کے سب اُسے معلوم ہے اور یہ آسمان زمین کے
رہنے والے نہیں گھیر سکتے اور نہیں پہنچ سکتے کسی چیز مین اُسکے علم کو مگر وہ جو وہی چاہے
کہ کچھ علم دیوے کسی بندے کو اور کشادہ اور گنجائش ہے اُسکی کرسی مین آسمان اور زمین کو
اور وہ تھکتا نہیں ہے اور کچھ دو بھر نہیں اُسے تھامنا آسمان اور زمین کا اور وہی ہے زیادہ
سمجھوں سے اور بڑا ہے فہموں سے سب کے لَاۤ اِکۡرَاہَ فِی الدِّیۡنِ ۟ۙ قَدۡ تَّبَیَّنَ الرُّشۡدُ
مِنَ الۡغَیِّ ۚ فَمَنۡ یَّکۡفُرۡ بِالطَّاغُوۡتِ وَیُؤۡمِنۡۢ بِاللّٰہِ فَقَدِ اسۡتَمۡسَکَ بِالۡعُرۡوَۃِ
الۡوُثۡقٰی ٭ لَا انۡفِصَامَ لَہَا ؕ وَاللّٰہُ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ۝ زور نہیں ہے دین کی بات مین یعنی
کسی کو زور سے مسلمان کرنا ضرور نہیں جو چیز یہ قبول کرے تو مقرر آشکارا ہو چکی تھی راہ
سیدھی گمراہی سے پھر جو کوئی نمانے گمراہ کرنے والون کو جو ہین وہ سوائے خدا تعالی کے
یعنی اُن سے منکر اور بیزار ہوا ور ایمان لاوے خدا تعالی پر اُس نے مقرر چنگل مارا اور
پکڑا دست آویز مضبوط کو جو ٹوٹنے والی نہیں وہ دست آویز اور خدا تعالی سنتا ہے
سب کی باتیں جانتا ہے سب کے دلون کے خیال ۞

فائدہ جہاد یہ نہیں کہ زور سے اپنی بات قبول کروائی ہے بلکہ جس کام کو سب نیک
کہتے ہین اور کرتے نہیں وہی کام زور سے اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ۙ یُخۡرِجُہُمۡ مِّنَ
الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ ۬ؕ وَالَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اَوۡلِیٰٓـُٔہُمُ الطَّاغُوۡتُ ۙ یُخۡرِجُوۡنَہُمۡ مِّنَ
النُّوۡرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ ہُمۡ فِیۡہَا خٰلِدُوۡنَ ۝ خدا تعالی ہے دوست اُن کا
جو ایمان لائے اُس پر باہر لاتا ہے خدا تعالی ایمان لانے والون کو اندھیری سے کفر اور
گمراہی کی طرف روشنائی ایمان کی اور سیدھی راہ پانے کی اور وہ لوگ جو نہیں مانتے حکم

خدا تعالی کا اور چھپاتے ہیں حق کو ان کے دوست شیطان ہیں طاغوت وہ ہے جسے
پوجیں سوائے خدا تعالی کے سو وہ طاغوت نکالتے ہیں کافروں کو اجالے میں سے ایمان
کی طرف اندھیری کفر اور گمراہی کی وہ قوم کافر اور طاغوت جو کافروں کے دوست ہیں
یہی سب دوزخ کے رہنے والے ہیں وہ لوگ دوزخ ہی میں ہمیشہ رہیں گے اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَآجَّ
اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ قَالَ اَنَا اُحْيٖ وَاُمِيْتُ
کیا نہ دیکھا تو نے ہے اس شخص کی طرف جو جھگڑنے لگا تھا ابراہیم پیغمبر علیہ السلام سے
اس کے رب کی صفتوں میں اس سبب جو دیا اس جھگڑنے والے کو خدا تعالی نے
ملک دنیا کا اور بادشاہت یاد کر جب کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس جھگڑنے والے
سے کہ میرا پروردگار وہ ہے کہ جلاتا ہے اور مارتا ہے خلقت کو اس نے کہا کہ ہم بھی
مارتے ہیں اور جلاتے ہیں ❊

فائدہ نمرود بادشاہ اپنے تئیں سجدہ کرواتا تھا اور کہتا تھا کہ میں خدا ہوں جب حضرت
ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے اور نمرود کے سامنے آئے تو سجدہ نہ کیا نمرود نے کہا کہ تو نے
سجدہ کیوں نہ کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ میں اپنے رب کے سوا اور کسو کو
سجدہ نہیں کرتا اس نے کہا تیرا رب کون ہے انہوں نے کہا کہ میرا رب وہ ہے جو
جلاتا ہے اور مارتا ہے نمرود نے دو قیدی بلا کر جو لائق مار ڈالنے کے تھا اسے چھوڑ دیا
اور جو بیگناہ تھا اسے مار ڈالا اور کہا کہ دیکھا میں ہوں رب۔ جسے چاہتا ہوں مارتا ہوں
جسے چاہتا ہوں نہیں مارتا ہوں تب قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ
فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ کہا ابراہیم
علیہ السلام نے کہ بیشک خدا تعالی میرا لاتا ہے سورج کو ہر فجر کو مشرق سے پھر اگر تو دعوی
خدائی کا کرتا ہے لا سورج کو فجر کے وقت مغرب سے تب جانیں کہ تو سچا ہے یہ بات
سنکر حیران رہ گیا وہ کافر نمرود اور عقل جاتی رہی اس کی اور خدا تعالی سیدھی راہ نہیں
دکھاتا بے انصاف لوگوں کو اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰي قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰي عُرُوْشِهَا قَالَ
اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ یا مانند اس شخص کی جو گذرا
اوپر ایک گاؤں کے اور وہ گاؤں گرا ہوا پڑا تھا یعنی چھتوں سمیت پہلے چھتیں گریں پھر ان پر دیواریں
گریں اس شخص نے گاؤں ڈھیے ہوئے ویران کو دیکھ کر تعجب سے کہا کہ کیونکر اور کس طرح جلاوے

خدا تعالیٰ اس گانوٴ کے لوگون کو بعد مر گئے ہوئے اِن کی پہر بارٔ الا خدا تعالیٰ نے اُس شخص کو پہر جلایا اُسی کو سو برس پیچہے سو برس تلک موا ہوا رہا ۞

فائدہ وہ شخص حضرت عزیر علیہ السلام تھے اور توریت اُن کو ساری یاد تہی بخت نصر بادشاہ نے بیت المقدس کو ویران اور ڈہاکر بہت لوگون بنی اسرائیل مین قید کر کے لے گیا تہا اُن قیدیون مین حضرت عزیر بہی تھے جب یہ قید سے چہٹ آئے اکیلے بیت المقدس کی راہ مین ایک شہر دیکہا ویران لیکن وہان کچہ درخت تھے میوے دار اُنہون نے انجیر اور انگور توڑکر کہائے اور کچہ انجیر باندہ رکہے اور کچہ انگور کا شیرہ نکال کر ڈولچی مین رکہ لیا اور سواری کی گدہے کو ایک درخت سے باندہا اور آپ ایک دیوار سے لگ کر چہانوٴ مین بیٹہے اور اُس کی عمارت گری ہوئی دیکہکر اپنے جی مین کہا کہ یہان کے رہنے والے سب مر گئے کیونکر خدا تعالیٰ انہین جلاوے اور پہر یہ شہر آباد ہووے اسی خیال مین انہیں نیندسی آئی ایسی جو روح اُن کی قبض ہوئی اور مر گئے اور وہ گدہا بہی مر گیا۔ سو برس تلک اسی حال مین رہے اور کسی آدمی کا اُن کی طرف گذر نہوا اور کسی نے اُن کو نہ دیکہا اس سو برس مین بخت نصر موا بہی اور کوئی بادشاہ اور پیدا ہوا اُس نے بیت المقدس کو پہر آباد کیا اور اس شہر کو بہی خوب آباد کیا اور سب عمارت درست ہوئی پہر سو برس کے بعد خدا تعالیٰ نے حضرت عزیر کو جلایا ویسا ہی جیسے موئے تھے اور بحکم خدا تعالیٰ کیے ایک فرشتہ اُن پاس آیا اور یہ جو زندہ ہوئے تو گویا سوتے سے جاگے آنکہین ملنے لگے تو قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ کہا فرشتے نے حضرت عزیر کو کتنی دیر یہان اتو حضرت عزیر نے کہا کہ رہا مین یہان ایک دن یا کچہ کم دن سے جب یہ موئے تھے تو اُس وقت دن چڑہتا ہوا تہا اور جب یہ زندہ ہوئے تو ابہی شام نہوئی تہی یہ سمجہے کہ اگر کل مین یہان آیا تو ایک دن ہوا اور اگر آج ہی آیا تہا تو دن سے بہی کم رہا جو ابہی شام نہین ہوئی پہر قَالَ بَلْ لَبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ إِلَىٰ طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ کہا فرشتے نے کہ جو تو سمجہا ہے سو نہین ہے بلکہ رہا تو یہان سو برس اور اتنی مدت موا ہوا حضرت عزیر نے اپنے بدن کو دیکہا تو کچہ فرق نپایا جیسا تہا ویسا ہی دیکہا تعجب ہوا اُن کو تب فرشتے نے کہا کہ پہر دیکہ اپنے کہانے کی چیز کو جو وہ انجیر رکہی ہے اور اپنے پینے کی چیز کو دیکہ جو شیرہ انگور کا رکہا ہے وہ بگڑا نہین اور بمزہ بدبو نہین ہوا۔

وَانْظُرْ اِلٰی حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا اور دیکہ طرف اپنے گدہے کے جو سوا ہے ہڈیون کے اسکا گوشت پوست کچھ نرہا سب گل کر خاک ہوا اور آواز آئی غیب سے کہ بنایا تجکو ہمنے نشانی اپنے قدرت کی لوگون کے واسطے جو سو برس پیچھے تجھے زندہ کیا اور دیکہ طرف ہڈیون کے اُسی گدہے کی جو کس طرح اُن کو جھڑ جھڑا کر اُٹھاتے ہین ہم پہر پہناتے ہین ہم اُن ہڈیون کو گوشت حضرت عزیر علیہ السلام اُس گدہے کی ہڈیون کو دیکھتے تھے جو اُن کے روبرو وہ سب ہڈیان ملتین موافق ترکیب بدن کے اور اُن پر گوشت بنا اور چمڑا سب درست ہوا خدا تعالی کی قدرت سے پہر اُسمین جان آئی ایکبارگی وہ گدہا جھڑ جھڑا کر اُٹھ کہڑا ہوا اور اپنی بولی بولا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ پہر جب یہ ظاہر ہوا حضرت عزیر پر تو کہا کہ مین جانتا ہون وہ کہ خدا تعالی سب چیز پر قدرت رکھتا ہے یعنی مین جو جانتا تہا کہ مردے کو جلانا خدا تعالی کو آسان ہے سو اب اپنی آنکھ سے دیکھا پہر حضرت عزیر یہان سے اُٹھ کر بیت المقدس مین گئے کسی نے اُن کو نہ پہچانا اِس سبب کہ یہ تو جوان رہے اور اُن کے آگے کے بچے بوڑہے ہو گئے تھے جب توریت حفظ اُنہون نے سنائی تب لوگون کو یقین آیا جو بخت نصر ساری کتابین بنی اسرائیل کی جمع کر کے جلا گیا تہا وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ اور یاد کر جب کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ اے پروردگار میرے دکھا مجھے کہ اپنی قدرت سے کیونکر جلاتا ہے تو مردے کو فرمایا خدا تعالی نے کہ اے کیا تجھے یقین نہین ہے کہ مین مردے کو جلاتا ہون کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہ ہان مجھے تو یقین ہے پر اسواسطے چاہا مین نے کہ تسکین ہو میرے دل کو صریحا دیکہ کر تب قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ۭ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ فرمایا خدا تعالی نے کہ اگر صریحا دیکھا چاہتا ہے تو پکڑ چار جانور اُڑنے والون سے پہر ان چارون کو اپنے پاس رکھ کر ہلا جو خوب پہچان رہے پہر رکھ دے ہر ایک پہاڑ پر اُن جانورون کے بدنون سے ایک ایک ٹکڑا پہر بلا اُن جانورون کو نام لیکر تو دوڑتے آوین وہ جانور تیرے پاس اور جان تو وہ کہ خدا تعالی بڑا زبردست مضبوط کام کرنیوالا ہے

فائدہ حضرت ابراہیم علیہ السلام چار جانور لائے ایک مور ایک مرغ ایک کبوتر ایک کوا

۳۵ ع ۳

ان چارون کے اپنے ساتھ ہلایا کہ تو پہچان رہے پھر چارون کو ذبح کر کے چارون کا سر جدا کیا اور سب کے بدن ٹکڑے ٹکڑے کیئے بعضے کہتے ہین کہ سب کو ملا کر کوٹا پتھر سے جو چارون کا گوشت اور ہڈیان اور پر سب خوب ملے تب چار غلولے بنا کر چار پہاڑ پر یا بہت غلولے بنا کر بہت پہاڑون پر رکھا اور سر چارون کے اپنے ہاتھ مین لیکر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پکارا کہ اے مور اے مرغ اے کبوتر اے کوے آؤ اپنے سرون کے پاس حکم خدا تعالی کیسے پھر ہر ایک کا گوشت اور ہڈی پر سب غلولون سے جدا ہو کر علیحدہ علیحدہ ہر ایک جانور کا بدن جیسے کہ تھا ویسا ہی بنکر اپنے پانون سے زمین پر دوڑتے ہوے حضرت ابراہیم کی طرف آئے اور اپنے اپنے سر سے لگ گئے اور انکے سامنے ہو کر اڑ گئے پہلے پانو چلنے مین یہ حکمت تہی کہ تو معلوم کرین جو کسی طرح کا نقصان نہین ہے ان کے بدنون مین ۞ **فائدہ** یہ تین قصہ فرمائے اسواسطے کہ خدا تعالے آپ ہدایت کرتا ہے جسے چاہتا ہے اگر شبہ پڑے تو ساتھ ہی جواب بھیجے آب آگے پھر جہاد کا مذکور ہے اور اللہ کی راہ مین مال خرچ کرنیکا ہے مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۗ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ مثل ان لوگون کی جو خرچ کرتے ہین اور بانٹتے ہین مال اپنا خدا تعالی کی راہ مین ایسی مثال ہے کہ جیسے ایک دانہ اچھی زمین مین اگاوے سو سو دانہ ہو وین گویا کہ ایک دانہ کے سات سو دانہ ہووین اور خدا تعالی بڑہاتا ہے جسکے واسطے چاہے ان سات سو سے سات ہزار کر دے چاہے تو اس سے بہی زیادہ بڑہاوے اور خدا تعالی تبھی نہایت بخشش کرنیوالا ہے سب کچھ جاننے والا ہے اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ وہ لوگ جو بانٹتے ہین اور خرچ کرتے ہین اپنے مال کو خدا تعالی کی راہ مین پھر بعد خرچ کرنے کے نہ احسان رکھتے ہین زبان سے اور نہ ستاتے ہین طعن سے یا خدمت لینے سے انہین کو ہے بدلا ان کے خرچ کرنے کا ثواب ان کے پروردگار کے پاس سے اور نہ ڈر ہے ان کو ثواب کم ہونے کا اور نہ وہ غمگین ہون گے نقصان ثواب کے سے قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ۗ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ۝

بات اچھی ملائمت سے کہنی اور درگذر کرنا سخت بات مانگنے والی کے سے بہتر ہے اُس دینے سے جو اُسکے پیچھے دُکھ دینا ہو اور خدا تعالیٰ بے پروا ہے اُن کی خیرات کرنے سے جو خیرات کر کے دُکھ دیوین تحمل کرنے والا ہے خدا تعالیٰ جو دُکھ دینے والونکو جلدی عذاب نہین کرتا ﴿ **فائدہ** یعنی مانگنے والے کو نرمی سے جواب دینا اور اُس کی بدخوئی پر درگذر کرنا بہتر ہے اُس خیرات سے جو بار بار اُسے شرماوے یا احسان رکھے یا طعنہ دیوے بلکہ چاہیئے یہ کہ سمجھے کہ مین نے تو اللہ کو دیا ہے اُسے کیا پرواہ ہے مین اپنا بھلا کرتا ہون یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰىۙ كَالَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ اے لوگو جو ایمان لائے ہو خراب مت کرو اور مت کھوؤ اپنی خیرات کو جو کرتے ہو تم احسان رکھنے سے اور ستانے سے مانند اُس شخص کی جو خرچ کرتا ہے اپنا مال لوگون کے دکھانے کو اور در اصل نہین یقین لاتا خدا تعالیٰ پر اور قیامت کے دن کو سچ نہین جانتا ﴿ **فائدہ** یعنی خیرات دیکر محتاج کو پھر ستانے سے اور اُس پر احسان رکھنے سے خیرات کا ثواب جاتا رہتا ہے یا اس نیت سے لوگون کے سامنے خیرات کرے جو لوگ سخی جانین اس طرح کی بھی خیرات کا ثواب کچھ نہین اس کی مثال ایسی ہے کہ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَیْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًاؕ لَا یَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَیْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْاؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ۝ جیسے صاف پتھر پر مٹی پڑی ہو اُس پتھر پر برسا مینھ زور سے کا پھر دھو ڈالا مینھ نے اُس مٹی کو اور چھوڑا پتھر صاف خالی کچھ ہاتھ نہین لگتا ایسے لوگون کو ثواب اُس چیز سے جو وہ نیک کام ظاہر مین کرتے ہین اور خدا تعالیٰ راہ سیدھی نہین دکھاتا کافرون کی قوم کو ﴿

فائدہ مثال اُس خیرات کی جو خدا تعالیٰ کی راہ مین محتاجون کو دیوے ویسے ہی جو اوپر کہا کہ جیسے ایک دانہ بووے تو اُس مین سات بال پیدا ہو اور ہر بال مین سو سو دانہ یعنی اتنا ثواب ملے اور اب یہ فرمایا کہ نیت شرط ہے اگر نیت لوگون کی دکھانے کی ہو تو اُس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے پتھر پر ذری سی مٹی نظر آتی ہو اُس مین دانہ بووے جب اُس پر مینھ پڑا تو وہ مٹی بہ جاوے خالی پتھر صاف رہے اور کچھ نہ اُگا اُس سے سب محنت بیفائدہ ہوئی اور بیج بھی خراب ہوا وَمَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِیْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا

ضِعْفَيْنِ ۚ فَإِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ اور مثال اُن لوگون کی جو خرچ کرتے ہین اپنا مال اور دیتے ہین محتاجون کو اور اُس خیرات کرنے سے چاہتے ہین خوشی خدا تعالی کی اور ثابت کرتے اپنے دل کو ثواب پانے مین یعنی اُنھین یقین ہو کہ خیرات کا ثواب مقرر ملے گا اُن کی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک باغ بلندی پر ہو اُس پر بڑا مینھ بڑی بوند کا پھر لایا وہ باغ میوہ اپنا دونا اُس مینھ سے پس اگر بڑی بوند کا مینھ نہ پہنچا اُس باغ کو تو پھر پہنچا باریک بوند کا مینھ اور خدا تعالی جو کچھ کہ تم کرتے ہو سب دیکھتا ہے

فائدہ بڑی بوند کے مینھ سے اشارہ ہے بہت خیرات سے اور ننھی بوند کے مینھ سے مراد ہے تھوڑی خیرات کرنے سے اگر نیت درست ہے تو بہت خیرات کا بہت ثواب ہے اور تھوڑی خیرات کا تھوڑا ثواب کسی طرح نقصان نہین پر نیت درست چاہیئے کہ اُس خیرات مین سوا ے خوشی خدا تعالی کے اپنی غرض کسی طرح کی نہو اور اگر نیت مین خلل ہو تو کچھ فائدہ نہین بلکہ نقصان ہے اب آگے دوسری مثال فرماتا ہے خدا تعالی اُن کی جو لوگون کے دکھانے کے واسطے خیرات کرتے ہین اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۚ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۝ کیا چاہتا ہے کوئی تم مین سے یا بھاتا ہے اور پسند آتا ہے کسی کو تم مین سے وہ کہ ہووے اُسے ایک باغ جس مین درخت ہون کھجورون کے اور انگورون کے اور درختون کے نیچے بہتی ہووین نہرین سو مالک کے واسطے اُس باغ مین سب طرح کا میوہ ہووے اور پہنچے اُس باغ کے مالک کو بڑھاپا اور اُس کی اولاد ہووین غریب مفلس پھر اُس باغ پر آوے آندھی ایسی کہ جس مین آگ ہو جیسی نہایت گرمی مین لون چلتی ہے اور درختون کو جلا دیتی ہے پھر جلا وہ باغ اُس گرم باؤ سے اور مالک باغ کا حیران رہے بڑھاپے کے وقت ایسی طرح بیان کر کے سمجھاتا ہے خدا تعالی آیتین بھیج کر اسواسطے کہ شاید تم غور کرو اور سمجھو ۞

فائدہ یہ مثال اُن کی ہے جو لوگون کے دکھانے کو خیرات کرتے ہین یا خیرات کر کے احسان رکھتے ہین محتاج پر تو یہ مثال ہے اُس کی ایسی جیسے ایک شخص نے جوانی کے وقت باغ تیار کیا جو بڑھاپے مین اُس سے میوہ کھاوے پھر جب بوڑھا ہوا اور وقت میوہ کھانے کا آیا

تب وہ باغ جل گیا یعنی خیرات مثل باغ کی ہے جو خیرات کے باغ کا میوہ آخرت مین کام آوے جب نیت بری تھی اُس بدنیتی سے جلا پھر میوہ اُس کا جو ثواب ہے کیونکر پاوے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۠ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ حَمِيْدٌ ۝

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو بانٹو جو اپنے ہاتھون سے کسب کر کے یا سوداگری سے پیدا کرتے اور اُس چیز سے بھی خیرات کرو جو باہر نکالتے ہین ہم زمین سے یعنی باغ کے میوون سے اور کھیتی کے غلہ سے محتاجون کو دو اور قصد مت کرو گندی اور خراب چیزون سے خیرات کرنے کا یعنی یہ ارادہ نکرو کہ بری نکمی چیز کو خیرات مین دو اور آپ تم اُسے نلوگے اگر کوئی دیوے تمھین ویسی مگر آنکھ جھکا کر لاچاری سے لو کہ جی نچاہے تمھارا اُس کے لینے کو ویسی خیرات نکرو اور جانو وہ کہ خدا تعالی بے پرواہ ہے تمہاری خیرات کرنے سے اور تعریف کیا گیا ہے سب خوبیون سے ؎

فائدہ خیرات قبول ہونے کی یہی شرط ہے جو مال حلال کمائی کا ہووے حرام کا مال اور شبہ کا نہو اور اچھی سے اچھی ستھری چیز خدا تعالی کی راہ مین دیوے نہ کہ بری چیز خیرات مین لگاوے ایسی کہ اگر کوئی اُسے ویسی دیوے تو جی نچاہے لینے کو مگر لاچاری سے خدا تعالی بے پرواہ ہے اگر بہتر سے بہتر چیز محبت سے دل کی دیوے تو پسند کرتا ہے

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاۗءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝

شیطان یا نفس جو مانند شیطان کی ہے وعدہ دیتا ہے تمکو یعنی دل مین خلل ڈالتا ہے مفلس ہوجانے سے کہ اگر مال خیرات کر دیوے تو آپ محتاج ہوجاوے اور کہتا ہے وہی شیطان تمکو کہ بیحیائی کے کام کرو جیسے کہ بخیلی کرو اور کچھ خیرات نکرو اور خدا تعالی وعدہ دیتا ہے تمکو اپنی بخشش اور فضل کا یعنی تمہارا گناہ بخشے گا اپنے فضل سے اور خدا تعالی بڑی کشائش کرنیوالا ہے اُن کی جو اُسکی راہ مین محبت سے خیرات کرتے ہین جاننے والا ہے خدا تعالی سب کام تمہارے اور تمہارا اُس سے کچھ چھپا ہوا نہین ہے کسی کی ظاہر باطن کا احوال ؎

فائدہ اگر دل مین خیال آوے جو مال خیرات کر دون تو آپ مفلس ہوجاؤن تو یہ خیال شیطان کا ہے اور جو خیال آوے کہ خیرات کرنے سے گناہ بخشے جاوین گے

تو ایسے جانین کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے یُؤْتِی الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ
فَقَدْ اُوْتِیَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ دیتا ہے خدا تعالیٰ دانائی اور سمجھ خیرات کرنیکی
جیسی چاہتا ہے جو کس نیت سے اور کس مال سے اور کس طرح محتاج کو دیا چاہیے اور جس
شخص کو دی یہ سمجھ پہر تحقیق دی اُسے نیکی بے نہایت اور یہ نصیحت نمانے گا مگر عقلمند یعنی
عقلمند کے سوا نصیحت کوئی نمانے گا وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ
فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ۗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ اور کچھہ بانٹتے ہو تم خیرات کرنے ہین
تھوڑا یا بہت بھلی نیت سے یا بُری نیت سے چھپاکر یا دکھاکر لوگون کو یا مانتے ہو تم
کوئی منت کسی طرح کی پہر بیشک خدا تعالیٰ جانتا ہے اُن کو اور نہین ہے واسطے ظالمون کے
کوئی مددگار ۔ ف ۔ فائدہ جب کوئی منت مانے تو اُس کا پورا کرنا واجب ہوا پہر اگر
منت مان کر ادا نکرے تو گنہگار رہے چاہیے کہ نذر سوائے خدا تعالیٰ کے کسی کی نکرے
مگر یہ کہے کہ خدا تعالیٰ کے واسطے فلانے شخص کو دون گا تو مضائقہ نہین اِنْ تُبْدُوا
الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۗ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ
سَيِّاٰتِكُمْ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ اگر ظاہر دو خیرات لوگون کے روبرو تو کیا اچھی
بات ہے اور اگر چھپاؤ خیرات کا دینا اور دو محتاجون کو تو یہ بہتر ہے تمکو اور اُتارتا ہے
اور دور کرتا ہے تمسے تمہارے گناہ اور خدا تعالیٰ جانتا ہے جو کچھہ تم کرتے ہو اُس سے
کچھہ چھپا ہوا نہین ۔ ف ۔ فائدہ اگر نیت لوگون کی دکھانے کو نہو تو خیرات لوگون کے
روبرو بہی اچھی ہے اسواسطے کہ اورون کو بہی خیرات کرنے کو جی چاہے اور چھپاکر
خیرات کرنا بہی خوب ہے جو لینے والا نہ شرماوے لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ
مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ۗ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ۗ
وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝ نہین ہے تجھہ پر
ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہ پر لانا اُن لوگون کا یعنی تیرا ذمہ نہین ہے اسے پہر
خدا تعالیٰ راہ پر لاتا ہے جسے چاہتا ہے اور وہ جو خرچ کرتے ہین مال محتاجون کے
دینے ہین پہر واسطے اپنے کرتے ہو جو اُس کا ثواب تمھین کو ہوگا اور نہین خیرات کرتے
مگر واسطے خوشی خدا تعالیٰ کے اور جو خرچ کروگے اپنے مال مین سے سو پورا
ملے گا تمکو اُس کا ثواب اور تم پر ظلم نہو گا کچھہ ثواب کم نہ ملے گا

لِلْفُقَرَاۗءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَاۗءَ مِنَ التَّعَفُّفِ خیرات دینا اور مال دینا واسطے اُن فقیرون کے ہے جو پھنس رہے ہین راہ مین خداتعالی کی سو چل پھر نہین سکتے ملک مین روزی کی تلاش کو یا سوداگری کو سمجھتے ہین اُن کو انجان لوگ محظوظ اُن کے نمانگنے کے سبب ایسے کتنے اصحاب تھے حضرت کے جو اُنھین اصحاب صفہ کہتے تھے وہ لوگ اپنا گھر اور وطن چھوڑ کر علم دین کا سیکھتے تھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور اُنہین کے نزدیک رہتے تھے اور کبھی کسی سے نمانگتے تھے اِس سبب لوگ اُنھین صاحب جمعیت سمجھتے تھے سو خداتعالی فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْــَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۧ پہچانتا ہے تو اُن کے چہرے سے جو رنگ زرد ہے اور دُبلے ہو رہے ہین مانگتے نہین ہین لوگون سے منت کر کے اور وہ جو خرچ کرتے ہو اور دیتے ہو ایسے لوگون کو پھر بیشک خداتعالی اُس خرچ کو جانتا ہے ایسون کا دینا بڑا ثواب ہے جو کسو سے نمانگین اور رات دن بندگی مین مشغول رہین یا قرآن شریف یا ذکر ین یا علم دین کا پڑہین اور اسی واسطے اپنا وطن چھوڑ کر مسافری اختیار کرین اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا ھُمْ يَحْزَنُوْنَ ۩ وہ لوگ جو خرچ کرتے ہین اور خیرات دیتے ہین مال اپنا خداتعالی کی راہ مین رات کو اور دن کو چھپا کر اور ظاہر مین پھر اُن کے واسطے ھی بدلہ اُن کے کامون کا اُن کے پروردگار کے پاس نہ ڈر ہے اُن لوگون کو کسی طرح کا اور نہ وہ لوگ غمگین ہون گے ؎

فائدہ خیرات کا بیان تمام ہوا اب آگے بیاز کو حرام فرمایا جب کہ خیرات کا تقید ہے تو قرض دینا سچ ہے پھر اس مین بیاز کیون لیجئے اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّھُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ۭ وہ لوگ جو کھاتے ہین سود نہ اُٹھین گے قیامت کو مگر جیسے اُٹھتا ہے وہ شخص کہ بیہوش کر دے اُسے دیو لگ کر یعنی جیسے دیوانہ اُٹھتا ہے ویسے اُٹھین گے بیاز کھانے والے گورون سے یہ حال اُن کا اُس سبب سے ہے کہ اُن لوگون نے کہا کہ سوداگری بھی تو ایسی ہی ہے جیسے بیاز

ربع ع ۳۷ ۵

وقف منزل

وقف لازم

اور خدا تعالی نے تو حلال کیا ہے سوداگری کو اور حرام کیا ہے سود کو فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّهِ فَانتَهَىٰ فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ ۖ وَمَنْ عَادَ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ پھر جس شخص کے پاس آوے نصیحت اُس کے پروردگار کے پاس سے کہ بیاز نہ کھا جو بُرا ہے تمھارے حق مین پھر اُس نے مانا اور باز آیا بیاز کھانے سے پھر اُسکے واسطے ہے جو ہو چکا اور لے چکا سود اُس کا کام خدا تعالی کے اختیار مین ہے اور جو کوئی پھر لیوے سود نصیحت کیے کے بعد پھر وہی لوگ دوزخ کے رہنے والے ہین وہ لوگ دوزخ مین ہمیشہ رہین گے ❊

فائدہ جس نے منع سے پہلے بیاز لیا تھا وہ پھیر دے خدا تعالی چاہے گا تو بخشے گا اُسے اور بعد منع کیے کے جو کوئی لیوے گا سود وہ دوزخی ہے اور خدا تعالی کے حکم کے سامنے عقل کی دلیل لانے والون کی سزا دوزخ ہے يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ ۝ گھٹاتا ہے خدا تعالی بیاز کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو یعنی کتنا ہی مال ہو بیاز کے لیئے سے اُس مین برکت نہین ہوتی اور خیرات اگر تھوڑی دیوے تو بھی ثواب زیادہ ملتا ہے اور خدا تعالی دوست نہین رکھتا سب ناشکر گنہگارون کو ❊

فائدہ چاہیئے کہ مالدار محتاجون کو دیوین نذر خدا تعالی کی یہ نہو سکے تو قرض دیوے پر بیاز تو نہ لیوے اور اگر بیاز اُس سے چاہے تو ناشکر ہے پھر خدا تعالی اُس سے بیزار ہے إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے ہین اور اچھے کام کرتے ہین اور نماز کو قائم رکھا ہے اور مال زکوٰۃ کا دیتے ہین اور واسطے اون لوگون کے ہے بدلہ اُن کا اُن کے پروردگار کے پاس سے اور نہ ڈر ہے اُن لوگون کو کسی طرح کا اور نہ وہ لوگ غمگین ہون گے کم ملنے سے ثواب کے یعنی ثواب انھین کم نہ ملیگا جو غمگین ہووین يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ڈرو خدا تعالی کے عذاب سے اور چھوڑ دو جو رہ گیا ہے باقی سود لوگون پر اگر ہو تم جو یقین لائے ہو خدا تعالی کے حکم پر ❊

فائدہ یعنی منع کئی سے پہلے بیاز لے چکے سو لے چکے بعد منع کیے کے جو چڑھا ہوا سے

مت اگر ایمان لائے ہو تو فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ
تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ۝ پھر اگر نہیں کرتے تم کام موافق
حکم کے یعنی جب سے بیاج لینا منع ہوا تب سے جو بیاج چڑھا ہے آسے اگر نہ چھوڑو گے
تو خبردار ہو جاؤ اور تیار ہو واسطے خدا تعالیٰ کے لڑائی کے اور اُس کے رسول کی پھر اگر
توبہ کرو سود لینے سے جو پھر آگے کو سود نہ لو تو پھر واسطے تمہارے ہی اصل مال تمہارا
نہ تم کسو پر ظلم کرو نہ کوئی تم پر ظلم کرے ۝

فائدہ یعنی پہلے سود جو تم لے چکے ہو اُس کو اگر تمہارا اصل مال میں سے کاٹ لیویں
تو تم پر ظلم ہے اور منع کئے کے بعد کا چڑھا ہوا جو تم مانگو تو تمہارا ظلم ہے ۔ وَاِنْ كَانَ ذُوْ
عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ۭ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اور اگر
ہے ایک شخص تنگی والا مفلس تو پھر اُسے فرصت دیا چاہیے جب تک آسے آسانی اور
کشائش ہو تب تک اُس سے نہ مانگو سختی سے اور آسے اگر وہ قرض جو اُس پر ہے خیرات
کر دو یعنی بخش دو مفلس کو تو بہتر ہے تمہارے واسطے اگر ہو تم سمجھنے والے کہ حکم خدا تعالیٰ کا
بہتر ہے اور مناسب چیز ہے وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۣ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ
مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ اور ڈرو اُس دن کے عذاب سے کہ جس دن پھر کر جاؤ گے
طرف خدا تعالیٰ کے اپنے کاموں کا حساب دینے کو پھر پورا دیا جاوے گا ہر ایک شخص کو
بدلہ اُس کے کاموں کا جو اُس نے کئے ہیں دنیا میں بھلے یا بُرے اور اُن لوگوں پر ظلم نہ ہوگا
یعنی بدکام کرنے والوں پر جو عذاب ہوگا بسبب اُن کے کاموں کے ہوگا ظلم نہ ہوگا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ۭ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ
وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ
الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَـيْـــًٔـا ۭ اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب کہ
معاملہ کرو تم آپس میں قرض کا وعدے پر ایک وقت مقرر تک کے جو برسوں کا یا مہینوں کا
ہو تو پھر لکھو اُس کو کاغذ پر جو اُس میں نام ہو وے دونوں معاملہ والوں کا اور معاملہ اور
وعدہ کھول کر صاف لکھو پھر چاہیے کہ لکھ دیوے تم میں سے کوئی لکھنے والا انصاف سے
جو اُس میں سے کچھ کم زیادہ نہ کرے اصل مال میں اور چاہیے کہ کنارہ نہ کرے اور الگ نہ ہووے
لکھنے والا اُس بات سے جو لکھ دیوے وہ کاغذ جیسا کہ سکھایا اُس کو خدا تعالیٰ نے

یعنی اُس طرح لکہے جس طرح حکم شرع کا ہے اور چاہیے کہ لکہے اپنے ہاتھ سے یا بتاوے
اپنی زبان سے وہ شخص جس پر دینا ہے قرض اور ڈرے خدا تعالیٰ کے عذاب سے
جو اُس کا پروردگار ہے اور کچھہ ذرا کم نکرے لکہنے میں اور نہ لکہانے میں ہرگز جو کچھہ
قضیہ ہو فَاِنْ كَانَ الَّذِىْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ
وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ پہر اگر ہووے وہ جسکو دینا ہے بیعقل بہولا یا سست ضعیف ہے یعنی
بچہ ہے یا بہت بوڑہا ہے جو بات کی سمجھہ نہیں رہی یا آپ بتا نہیں سکتا معاملہ کو
بے سمجہے سے تو بتاوے یا لکہے اُس کا مالک اور وارث جس کے اختیار میں ہے
وہ بتاوے معاملہ انصاف سے جو کم زیادہ نکرے اصل مال میں وَاسْتَشْهِدُوْا
شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ
مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى اور گواہ کرو تم اُس معاملہ پر دو شاہد
اپنے مردوں میں سے جو مسلمان اور عقلمند اور ہوشیار ہوویں پہر اگر نہ پاؤ دو مرد تو
ایک مرد اور دو عورتوں کو شاہد مقرر کرو اُن لوگوں سے جو اچہے ہوں اور پسند کریں
لوگ یہ اسواسطے کہ اگر بہول جاوے ایک عورت تو یاد دلا دیوے اُس کو دوسری
وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا وَلَا تَسْئَمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ
اور چاہیے کہ کنارہ نہ کریں اور الگ نہووے گواہی دینے والے جسوقت کہ بلاویں اُسکو
گواہی دینے کو اور کاہلی اور سستی نکرو اور ملول نہو اُسکے لکہنے میں خواہ معاملہ چہوٹا ہو
یا بڑا اُس کے وعدے تلک دینے والے کے زبانی وا جبی لکہہ دو ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ
وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا یہ لکہنا تمہارا کاغذ معاملہ کا خوب اور بہتر ہے
نزدیک خدا تعالیٰ کے اور درست ہے واسطے گواہی دینے کے اور نزدیک ہے
اُس بات کے جو شبہہ نہ پڑے تمکو اور دہوکا نہ کہاؤ تم معاملہ میں اور نہ بہولو جو کسو کا
حق ضائع نہووے اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ
اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۪ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ؕ مگر وہ کہ ہووے مقابلہ
سوداگری کا روبرو پہیر بدل کا جنس کی عوض جنس یا نقد سودا کرو آپس میں تم معاملہ کو اور شاہد کرو
اُسوقت جب کہ سودا کرو اور چاہیے کہ نقصان نکرے لکہنے والا اور نہ گواہی دینے والا وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ
فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ اور اگر کرو تم

ایسا کام جو منع کیا تمکو تو یہ کام منع کیا ہوا کرنا گناہ ہے تمہارا اور ڈرو خدا تعالیٰ کے عذاب سے اور خدا تعالیٰ تمکو سکہاتا ہے اور خدا تعالیٰ سب چیز سے واقف ہے اُس سے کچھہ چھپا ہوا نہین ہے وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ اور اگر ہو تم مسافری مین اور نپاؤ تم اُس جگہہ کوئی لکھنے والا جو لکھہ دیوے کاغذ تو گرو ہاتھ مین رکھی چاہیے کچھہ عوض قرض کے پہر اگر اعتبار کرے ایک دوسرے کا تم مین سے پہر چاہیے کہ پورا کرے یعنی قرض ادا کرے جس پر اعتبار کیا اور چاہیے کہ ڈرے خدا تعالیٰ سے جو پروردگار اُس کا ہے کہ اُس امانت مین چوری نکرے اور نہ چھپاؤ گواہی کو جو چھپانا گواہی کا بڑا گناہ ہے اور جو کوئی چھپاوے گواہی کو پہر وہ مقرر گنہگار ہے دل اُس کا اور خدا تعالیٰ جانتا ہے جو کچھہ کہ تم کرتے ہو لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝ خدا تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھہ کہ آسمانون اور زمین مین ہے اور اگر ظاہر کروگے اپنے جی کی بات یا چھپا رکھو اپنے دل مین اُس کو حساب لیوے گا تمسے اُن باتون کا خدا تعالیٰ پہر بخشے گا خدا تعالیٰ جس کو چاہے گا اور عذاب کرے گا جسے چاہے گا اور خدا تعالیٰ سب چیز پر قدرت رکھتا ہے سب کے دلون کے احوال سے واقف ہے ۔

فائدہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو خیال دل مین گذرتے ہین اُن کا بھی حساب ہوگا یہ سنکر اصحابون نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ بڑی مشکل ہوئی جو اپنے دل پر ہمارا اختیار نہین ہے اُس مین جو برے خیال آتے ہین تو لاچار ہین ہم جبکہ اُن کا حساب لیا جاوے گا تو بڑی خرابی ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم بنی اسرائیل کی طرح مت کہو کہ ہم نہین مانتے یہ حکم بلکہ یون کہو کہ قبول کیا ہمنے اور مدد چاہو خدا تعالیٰ سے پہر اصحابون نے کہا کہ مانا ہمنے اور یقین لائے اُس پر یہ بات پسند آئی خدا تعالیٰ کو اور یہ آیت بھیجی خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ایمان لایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُس چیز پر جو اترا ہے اُس پر اُس کے پروردگار کے پاس سے اور مسلمان بھی ایمان لائے سب ایمان لائے خدا تعالی پر اور اُس کے فرشتون پر اور خدا تعالی کی بھیجی ہوئی کتابون پر اور سب گذرے ہوئے پیغمبرون پر یعنی فرشتے پیدا کئے ہوئے فرمان بردار ہین خدا تعالی کے اور سب پیغمبر اور جتنی کتابین آئی ہین پیغمبرون پر سب برحق ہین اور سچ ہین اور جدا نہین کرتے ہم کسی کو اُس کے پیغمبرون مین سے یعنی یہود اور نصاری کی طرح نہین کہ کسی پیغمبر کو مانا اور کسی پیغمبر کو نمانا وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ه اور کہتے ہین یہ مسلمان کہ سنا ہمنے حکم خدا تعالی کا اور فرمانبرداری کی ہمنے اُس کے حکم کی تیری بخشش چاہتے ہین ہم اے پروردگار ہمارے اور تیری ہی طرف رجوع ہے سب کی لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا ع نہین ڈالتا محنت مین اور تکلیف نہین دیتا خدا تعالی کسی شخص کو مگر اُتنا ہے جو اُس سے ہو سکے اُس شخص کے واسطے ہے جو کچھ کہ اُس نے کیا ہے نیک کامون سے اور اُس پر ہے جو کچھ کہ اُس نے کام کئے ہین برے یعنی جو ہر کسی نے برے یا بھلے کام کئے ہین اپنے واسطے کئے ہین ویسا ہی بدلہ اُسے ملیگا اے پروردگار ہمارے مت پکڑ ہمکو عذاب مین اگر بھولین ہم یا چوکین ہم یعنی انجانی سے کچھ گناہ ہو جاوے ہمسے تو معاف کر دے اے پروردگار ہمارے نہ رکھ ہم پر بوجھ بھاری جیسا کہ رکھا تھا وہ بوجھ بھاری اُن لوگون پر جو ہمسے پہلے تھے رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۵ اے پروردگار ہمارے اور نہ اٹھوا ہمسے اُس کو جس کے اٹھانے کی ہمکو طاقت نہین اور بخش دے اور درگذر ہمسے اور مہر کر ہم پر تو ہی ہے صاحب ہمارا پھر مدد کر ہماری کافرون کی قوم پر جو ہم اُن پر فتح پاوین ✤ **فائدہ** یہ دعا خدا تعالی کو پسند آئی اور قبول کی آرزو مومنون کی جو حکم ہم پر بھاری نہین ہے اور دل مین جو گناہ کا خیال آوے جب تک ہاتھ پاؤن اور زبان سے ظاہر نہو تب تک اُسکے واسطے پکڑا نجاویگا اور اور بھول اور چوک بھی خدا تعالی معاف کریگا اپنے فضل سے

سورۃ ال عمران مدنیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وفیہما ءاتنا الف ب

الٓمٓ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ خدا تعالی ہی ایسا ہے کہ اُسی کی بندگی کیجے نہین ہے کوئی خدا تعالی مگر وہی خدا تعالی جو سزاوار کہ اُسی کی عبادت کیجے سو وہ ہمیشہ سے جیتا ہے تھامنے والا ہے سب کا نَزَّلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىۃَ وَالْاِنْجِیْلَ مِنْ قَبْلُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ اُتاری خدا تعالی نے تجھ پر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتاب یعنی یہ قرآن شریف تجھے بھیجا ہے درست اور سچ یہ قرآن موافق اور سچ ماننے والا ہے اُن کتابون کو جو آگے اس سے آئی تھین اور اُتارا توریت اور انجیل کو پہلے اس قرآن سے جو وہ کتابین راہ دکھاتی تھین بنی اسرائیل کو اور اُتارا انصاف جدا جدا کرنے سچ کو جھوٹھ سے اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ لَھُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ بیشک وہ لوگ جو نہین مانتے خدا تعالی کی آیتون کو واسطے اُنکے سخت عذاب مقرر کیا ہوا ہے اور خدا تعالی بڑا زبردست صاحب ہے بدلہ لینے والا اِنَّ اللّٰہَ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ھُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ کَیْفَ یَشَآءُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ بیشک خدا تعالی ہے جو نہین چھپی ہوئی اُس پر کوئی چیز زمین مین کی اور نہ آسمانون کی وہی خدا تعالی ہے جو تصویر بناتا ہے تمھاری اے لوگو تمہارے ماکے پیٹون مین جسے چاہتا ہے بدصورت خواہ خوبصورت گورا کالا رنگ اندھا یا چاہا گونگا یا ہوا نیکبخت بدبخت بناتا ہے جیسا چاہتا ہے نہین ہے کوئی خدا جس کی بندگی کیجے مگر وہی خدا تعالی ہے بڑا زبردست درست کام کرنے والا ھُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ مِنْہُ اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ ھُنَّ اُمُّ الْکِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِہٰتٌ وہ خدا تعالی ہے جس نے اُتارا تجھ پر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کو قرآن کی بعضی آیتین مضبوط ہین جو مفصل ہے بیان اور معنے اُن کے سو وہ آیتین اصل قرآن کی ہین اور سوا اُن کے اور آیتین کہی طرف ملتی ہین معنون مین جو اِن آیتون کے معنی سمجھنے مشکل ہین ہر ایک کے سمجھنے مین نہین آتے محکمات وہ آیتین ہین جنکے معنے صاف کھلے ہوئے ہین کچھ خلش نہین اُن کے معنون مین اور آیتین متشابہات کی معنے صاف نہین اور سمجھنے مین

ہر ایک کے نہین آتے کسی طرف ملتے ہین اِس سبب فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاۗءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاۗءَ تَاْوِيْلِهٖ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ پھر وہ لوگ جنکے دلون مین کجی ہے سیدہی راہ سے پہرے ہوئے ہین سو وہی کرتے ہین اور لگ چلتے ہین اُس چیز مین جو لفظ شبہہ کا ہوتا ہے قرآن شریف سے تلاش کرتے ہین اور ڈہونڈ ہتے ہین ہنگامہ اور خرابی اور تلاش کرتے ہین وہ لوگ اُسکے بند بٹھانے کو اُن آیتون کا بند بٹھانا کوئی نہین جانتا مگر خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے جس نے وہ آیتین بھیجی ہین وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ اور جو مضبوط ہین علم مین دین کے سو کہتے ہین کہ ہم ایمان لائے اُن آیتون پر جو یہ آیتین محکمات اور متشابہات سب ہمارے پروردگار کی طرف سے آتی ہین اور نصیحت نہین مانتے مگر عقلمند لوگ ✤

فائدہ اِس سورہ مین نصاریٰ کو سمجھانا منظور ہے جو وہ بی بی مریم کو خدا کی عورت اور حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہتے تھے اِس سبب کہ خدا تعالیٰ کی مہربانی کی باتین اُن کے حق مین ایسی سنتے تھے جو مرتبہ بندگی سے مرتبہ زیادہ چاہیے کہ ہو اسواسطے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر کتاب مین خدا تعالیٰ نے باتین رکھی ہین کہ جنکے معنی صاف معلوم نہین ہوتے جو گمراہ لوگ ہین اُن آیتون کے معنے اپنی عقل سے بناتے ہین اور جو مضبوط ہین علم مین دین کے وہ لوگ اُن آیتون کے معنے موافق اصل کتاب کی آیتون کے ملا کر سمجھتے ہین پھر اگر موافق اُن کے سمجھ پا دین تو سمجھین اور نہ سمجھ پاوین تو اُس کے معنی خدا تعالیٰ ہی کو چھوڑین اور کہین کہ خدا تعالیٰ ہی اُن کے معنی خوب اور بہتر جانتا ہے جس نے بھیجی ہین اور کچھ اپنی عقل سے غیر موافق محکمات کے معنی متشابہات کے نکیے جو بڑا گناہ ہے اور وہی لوگ جو مضبوط ہین علم مین دین کے وہ کہتے ہین کہ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ اے پروردگار ہمارے مت پھیر ہمارے دلون کو دین کے چلن سے بعد اُسکے جو راہ سیدہی اسلام کی ہے دکھائی تو نے ہمکو اور بخش دیا ہمکو اپنے پاس سے مہربانی جو وہ توفیق ہے دین پر مضبوط رہنے کے بے شک تو ہی ہے بخشش کرنے والا سب طرح کی نعمت کا اور یہ کہتے ہین رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝

ع ۱ ۹

اے پروردگار ہمارے بیشک تو ہی جمع کرنے والا ہے سب لوگون کا بعد مرنے کے
حساب لینے کو ایک دن جس دن کے آنے مین کچھ شبہ نہین بیشک خدا تعالی بدلتا
ہی نہین اپنے وعدے کئیے ہوئے کو یعنی قیامت کے دن سب سے حساب لینے کا
وعدہ کیا ہے اور قیامت کا ہونا مقرر ہے اس مین خلاف نہین اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُھُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ ھُمْ وَقُوْدُ النَّارِ بیشک وہ لوگ
جو ایمان نہین لائے اور مانتے نہین حکم خدا تعالی کا نہ بچا وے گا اور نہ دور کریگا
ان سے مال ان کا اور نہ اولاد ان کی خدا تعالی کے عذاب سے کچھ ذرا بھی یعنی اگر چاہین
کافر مال دیکر کچھ ذرا بھی عذاب کم ہو قیامت کے دن یا بیٹے حمایت کر کے
عذاب کم کروا دین سو ہرگز نہوگا اور وہ کافر ایندھن ہین دوزخ کی آگ کی جس سے آگ
زیادہ بھڑکے كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَھُمُ اللّٰهُ
بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ جیسی خو اور عادت فرعون کی قوم کی اور ان لوگون کی جو پہلے
فرعون سے تھی جو جھوٹا جانا ہماری آیتون کو جو پیغمبر معجزے دکھاتے تھے پکڑا
خدا تعالی نے سبب ان کے گناہون کے جو وہ نمانتے تھے اور جھوٹا کہتے تھے اور
خدا تعالی سخت عذاب کرنے والا ہے کافرون پر احد کی لڑائی مین مسلمانون کی
شکست ہوئی تھی تو کافر خوش ہوئے تھے سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا
سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ کہہ اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ان لوگون کو جو کافر ہوئے اور خوشی کرتے ہین کہ مسلمانون کی شکست
ہوئی جنگ احد مین احد نام پہاڑ کا ہے ان کو کہہ اب تم مغلوب ہوگے دنیا مین
اور ہاروگے مسلمانون سے اور جمع ہوکر ہانکے جاؤگے قیامت کو دوزخ کی طرف
اور بری جگہہ دوزخ کافرون کے رہنے کو قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۭ فِئَةٌ
تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَھُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ۭ وَاللّٰهُ يُـؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ
مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ تحقیق چکی تمھارے واسطے
نشانی ٹھیک پیغمبر ہونے پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیچ دونون فوجون کے
روبرو ہونے مین بدر کے بدر نام کنوئے کا لڑائی کے وقت جو ایک فوج تو لڑتی تھی
حضرت خدا تعالی کی راہ مین سو یہ اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین سو تیرہ مومن تھے

اور دوسری فوج کافرون کی جو لشکر ابوجہل کا جسمین نوسو اور پچاس مرد لڑنے والے تھے دیکھتے تھے مسلمان کافرون کو دوچند اپنی آنکھون سے صریحًا اگرچہ در اصل تین حصہ زیادہ تھے کافر مسلمانون سے اور خدا تعالیٰ قوت اور زور دیتا ہے اپنی مدد کا جسے چاہتا ہے بیشک اسبات مین کہ تین حصہ فوج دو حصہ نظر آوے صریحًا مقرر اعتبار ہے اور خبردار ہونا ہے واسطے دیکھنے والون کے جو عقل کی آنکھ سے غور کرکے وہان سے دیکھتے ہین ٭ **فائدہ** بدر کی لڑائی مین جس کا احوال سورۂ انفال مین ہے کافر نوسو اور پچاس تھے اور مومن تین سو تیرہ تھے یعنی کافر تگنی تھے پر مسلمانون کو سامنے سے دوگنے نظر آتے تھے اس مین حکمت الٰہی یہ تہی جو بہت دیکھکر ڈرے نہین پہر خدا تعالیٰ نے مسلمانون کو فتح دی اس بات سے چاہیئے کہ کافر ڈرین زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَاۤءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۝ سوانرا اور بنایا ہے جاہل لوگون کے واسطے دوستی اور محبت جی کی چاہون کی کو جیسے عورتین اور بیٹے اور خزانے جمع کئے ہوئے سونے اور روپے کے اور گھوڑے بنے ہوئے تیار رسا رہے اور اونٹ خچر اور کھیتی اور یہ سب چیزین جاہلون کی آنکھون مین پیاری لگتی ہین جو عیش سے گذران کرتا ہے دنیا کی زندگی مین اور خدا تعالیٰ جو وحدہ لاشریک ہے اسی پاس ہے اچھی جا رہنا پہر مرنے کے بعد قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے لوگو مین بتاؤن تمہین اچھا کچھہ اُن چیزون سے جنکا اوپر بیان کیا واسطے پرہیزگارون کے اچھا یعنی سونے روپے سے اور گھوڑون مویشی اور کھیتی سے اور جورو بچون سے بہتر چیز جو خدا تعالیٰ کے نزدیک ہے اُسے بتاؤن مین اُن کے واسطے جو شرک سے بچتے رہین سو وہ اچھی چیز باغ ہین کہ بہتی ہین نہرین نیچے اُن کے ہمیشہ رہین گے سو اُن باغون مین پرہیزگارون کے واسطے عورتین ہین پاکیزہ ستھری اور رضامندی خدا تعالیٰ کی وہان اُن پرہیزگارون کے واسطے اور خدا تعالیٰ دیکھنے والا ہے اپنے بندون کے احوال کا اور نیتون کا سو وہ پرہیزگار جنکے واسطے یہ باغ ہین وہ

الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ وہ لوگ ہین جو کہتے ہین کہ اے پروردگار ہمارے بیشک ایمان اور یقین لائے ہم اور مانا ہمنے جو کچھ فرمایا تو نے پھر بخشدے ہمکو ہمارے گناہ اور امان دی اور بچا ہمکو عذاب سے آگ کے جو دوزخ مین ہے اور وہی پرہیزگار الصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْمُنْفِقِیْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ صبر کرنے والے ہین خدا تعالی کی بندگی کرنے مین اور مصیبت مین اور سچ بولنے والے ہین اور حکم بجالاتے ہین خدا تعالی کا اور خیرات کرنیوالے اور بانٹنے والے ہین خدا تعالی کی راہ مین اور بخشواتے ہین اپنے گناہ پچھلی رات کو جو سحر کا وقت دعا قبول ہونے کا ہے شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ گواہی دی خدا تعالی نے وہ کہ کوئی نہیں ہے خدا ایسا جو اس کی بندگی کیجیے مگر اسی خدا تعالی کی بندگی کیجیے اور سب فرشتون نے بھی یہی گواہی دی اور سب علم والون نے بھی یہی گواہی دی کہ وہی حاکم انصاف کا ہے نہین کوئی خدا سوا اسکے یہی خدا تعالی وحدہ لاشریک کے جو وہ بڑا زبردست ہے مضبوط کام کرنے والا اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ ؕ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ۝ بیشک دین بہت اچھا یہی مسلمان ہونا ہے خدا تعالی کے پاس جس طرح کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلام کی راہ بتاتے ہین اور مخالفت نکرتے تھے یہود اور نصاری جو کتاب والے ہین دین اسلام مین اور نہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغمبر ہونے مین مگر مخالفت کے پیچھے آ سکے کہ جب ان پاس آئی خبر یعنی قرآن جب آترا تب انہون نے مخالفت کی ضد اور حسد سے آپس مین اور جو کوئی نمانے خدا تعالی کی آیتون کو جو قرآن شریف ہے پھر خدا تعالی جلدی حساب لینے والا ہے نمانے والون سے

فائدہ اول یہود اور نصاری توریت اور انجیل سے معلوم کر کے کہتے تھے کہ آخری زمانے کا پیغمبر پیدا ہوگا اس کی کتاب اور دین اسلام اس کا برحق سچ ہوگا جو کوئی ہماری اولاد سے اسوقت ہووے وہ قبول کرے اور ان کا گمان یہ تھا کہ ہماری قوم بنی اسرائیل مین سے آخری زمانے کا پیغمبر پیدا ہوگا پھر جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی اسمٰعیل مین سے پیدا ہوئے تو انہین حسد آئے کہ اگر ہم ان کی تابعت کرین

تو ہماری بے عزتی اور حرمت جاتی رہے گی اس سبب انہوں نے وہ آیتیں توریت اور انجیل کی جنمیں صفت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تھی چھپائیں اور بدل ڈالیں اور مخالفت کی آپس میں حسد سے فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ۭ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ۭ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ ع پھر اگر یہ کافر جھگڑیں تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو پھر کہہ تو کہ میں نے تابع کیا اور سونپ دیا اپنے آپ کو خدا تعالی کے حکم پر اور جو کوئی میرے ساتھ اس نے بھی سونپ دیا اپنے تئیں اور کہہ یہود اور نصاری کو جو کتاب والے ہیں اور عرب کے کافروں کو کہ جو یہ بغیر پڑھے ہوئے ہیں جو ان پر کوئی کتاب اور پیغمبر نہیں آتر اان سب کو کہ کہ تم بھی تابع ہوتے ہو اور اسلام لاتے ہو اور حکم خدا تعالی کا مانتے ہو پھر اگر مانا اور اسلام لائے اور حکم برداری کی تو پھر مقرر راہ پائی سیدھی خدا تعالی کی خوشی کی اور اپنی نجات کی راہ پائی اور اگر منہ پھیرا اسلام لانے سے تو سوائے اسکے نہیں کہ تجھ پہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہنچانا ہے پیغام کا اور کچھ تیرا ذمہ نہیں اور خدا تعالی دیکھتا ہے اپنے بندوں کو کہ کون قبول کرتا ہے اسلام اور کون انکار کرتا ہے اس سے اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ بیشک وہ لوگ جو کافر ہیں خدا تعالی کی آیتوں سے اور قتل کرتے ہیں پیغمبروں کو ناحق اور قتل کرتے ہیں ان لوگوں کو جو کہتے ہیں انصاف کی سچ بات لوگوں میں سے سوائے پیغمبروں کے خوشخبری دے ان کافروں کو جنہوں نے پیغمبروں کو اور مومنوں کو قتل کیا ساتھ عذاب دکھ دینے والے کے ۔ **فائدہ** کہتے ہیں بنی اسرائیل نے ایک دن اتوار کے چڑھتے وقت تین اور چالیس پیغمبر کو قتل کیا پھر ایک سو بارہ عابد اور زاہد کو جو انہیں بد کاموں سے منع کرتے رہتے تھے اسی دن اترتے وقت مار ڈالا اور اس پر کہ ایسے قتل ناحق کر کے جانتے تھے کہ ہمنے ان کو واجبی قتل کیا اس سبب انھیں عذاب دکھ دینے والی کی خبر ملی ہے اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُھُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَمَا لَھُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ وہی لوگ ہیں جو ان کی محنت خراب

اور ضائع ہوئے دنیا مین اور دین مین اور نہین ہے کوئی اُن لوگون کا یار مدد کرنیوالا قیامت کے دن اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ کیا نہین دیکھا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگون کی طرف جنکو ملا ہے کچھ ایک حصہ کتاب توریت سے یعنے کچھ توریت سے خبر رکھتے ہین جو بلاتے ہین اُن کو توریت کی طرف تو حکم کرے توریت اُن مین پھر وہ پھرے جاتے ہین بعضے اُن مین سے اور وہ ہٹے جاتے ہین مُنھ پھیر کر تغافل کر کے ✦ **فائدہ** کہتے ہین کہ ایک دن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہودیون کو کہا کہ تم ایمان لاؤ اُنھون نے جواب دیا کہ ہم اپنے عالمون کو لا کر تم سے دین کی بحث کرین گے حضرت نے فرمایا کہ اچھا پر وہ آیتین توریت مین کی لاؤ جسمین میری تعریف لکھی ہے اُنھون نے نمانا اور وہ آیتین حاضر نکین ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۠ وَّغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ یہ ناسنا یہودیون کا اس سبب سے ہے کہ وہ کہتے ہین کہ ہمکو آگ دوزخ کی نہ پہنچے گی مگر کئی دن گنتی کے اور بہکے یہ اپنے دین مین اُس چیز پر جو بہتان بنایا ہے اُنھون نے آپ ✦

فائدہ یہودی قضیہ مین اپنی کتاب توریت پر عمل نہین کرتے اور گناہون پر دلیر ہین اِس سبب جو اُن کے اگلے اپنے جی سے جھوٹھ بنا کر توریت مین لکھ گئی ہین یہ کہ اگر کوئی یہودی بہت گنہگار ہوگا تو اُسے سات دن سے زیادہ عذاب نہوگا جو پیغمبر حضرت یعقوب اور اِن کے باپ اور دادا جلد ہمارے عذاب سے چھٹا لیوین گے سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۣ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ پھر کیا ہوگا حال اُن کا جب ہم اکٹھا کرینگے اُن کو ایک دن حساب لینے کو جو اُس دن کے آنے مین کچھ شک نہین اور پاوے گا پورا بدلہ ہر ایک شخص اُس کام کا جو اُس نے کیے ہین دنیا مین اور وہ لوگ ظلم نہ کیے جاوینگے یعنی نیک کام کرنے والون کو ثواب کچھ کم نہ ملیگا اور بد کام کرنیوالون کو عذاب زیادہ نہووے گا اُن کے کامون سے جو کچھ ہوگا قیامت کے دن سب واجبی ہوگا قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاۗءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاۗءُ ۡ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاۗءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاۗءُ ۭ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۭ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کہ اے خدا تعالی پروردگار سارے خلق کے مالک بادشاہت کے تو ہی دیوے اور بخشے بادشاہت جسکو چاہے اور چھین لیوے بادشاہت جس سے چاہے اور عزت دیوے جسے چاہے تو اور خوار کرے تو جسے چاہے تو تیرے ہاتھ ہے سب خوبی بیشک تو ہی سب پر قدرت رکھتا ہے جو چاہے سو کر سکتا ہے تُولِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ تو ہی لے آوے رات کو دن میں گرمیوں کے وقت اور تو ہی لے آتا ہے دن کو بیچ رات کے جاڑوں میں یعنی رات کو دن میں گرمی کے داخل کرتا ہے جو رات چھوٹی ہوتی ہے اور دن بڑا ہو جاتا ہے پھر جاڑوں میں دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے جو دن چھوٹا ہوتا ہے اور راتیں بڑی اور باہر نکالتا ہے تو زندے کو مُردے میں سے جیسے کہ نطفہ مُردے میں سے حیوان اور انسان زندہ پیدا کرتا ہے یا بیج مُردے سے گھاس اور سبزہ زندہ پیدا کرتا ہے یا جاہل اور کافر جو مثال مُردی کی ہیں ان سے باہر نکالتا ہے اولیا اور پیغمبر اور مومن اور باہر نکالتا ہے مُردے جاندار میں سے جیسے حیوان اور آدمیوں سے نطفہ اور پرندوں سے انڈا یا نیکبختوں سے بدبخت پیدا کرتا ہے جیسے حضرت نوح علیہ السلام ان کے بیٹے کنعان کو کافر پیدا کیا اور تو ہی روزی دیوے جسے چاہے تو بحساب ان گنت ۔ ❊ فائدہ یہودی سمجھتے تھے کہ ہم جیسے اول بزرگ تھے ویسے ہی ہمیشہ رہیں گے خدا تعالی کی بے نیازی سے بیخبر تھے کہ جسے چاہتا عزت دیتا ہے جسے چاہے ذلت دے پہلوں سے بُری اور بُروں سے نیک پیدا کرے کافروں سے پیغمبر اور اولیا پیدا کرے اور پیغمبروں اور اولیاؤں کی اولاد کافر کرے مالک مختار ہے جسکو چاہے دولت اور بادشاہی بخشے جس سے چاہے چھین لیوے اور ذلیل کرے لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكٰفِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِي شَيْءٍ إِلَّا أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقٰةً ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهُ ۗ وَإِلَى اللّٰهِ الْمَصِيرُ ۝ نہ پکڑیں مسلمان کافروں کو دوست اور رفیق اپنا مسلمانوں کو چھوڑ کر یعنے مسلمان مسلمانوں سے ہی دوستی کریں کافروں سے ہرگز اخلاص نکریں اور جو مسلمان کافر سے دوستی کرے پھر نہیں ہے خدا تعالی کے دین سے وہ شخص

کچھ بھی یعنی اُنمین دینداری کچھ نہین مگر یہ کہ ڈرتے ہو تم اسے مسلمانون کافرون کی دکھ دینے سے بے نہایت ڈرنا اور خدا تعالیٰ ڈراتا ہے تمکو اپنے عذاب سے جو نافرمانی کرو تو اور خدا تعالیٰ ہی کی طرف پھر جانا ہے تم سب کو قُلْ إِنْ تُخْفُوا مَا فِي صُدُورِكُمْ أَوْ تُبْدُوهُ يَعْلَمْهُ اللَّهُ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اُمت کو کہ اگر چھپاؤ گے تم اُس چیز کو جو تمہارے دلون مین ہے دوستی کافرون کی یا اُسے ظاہر کرو تم جانتا ہے اُسے خدا تعالیٰ اور جانتا ہے خدا تعالیٰ جو کچھ کہ ہے آسمانون مین اور زمین مین اُسے سب چیزون کی خبر ہے اور خدا تعالیٰ سب چیز پر قدرت رکھتا ہے يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُحْضَرًا وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ أَمَدًا بَعِيدًا وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ

جس دن کہ پاوے گا ہر شخص جو کچھ کہ کی ہے اُس نے نیکی روبرو آوے گی اُسکے اور جو کچھ کیا ہے بُرا کام سو چاہے گا وہ بُرا کام کرنے والا کہ ہووے درمیان اُس کے اور اُس کے بُرے کام کی جدائی بہت بڑی دوری کی اور ڈراتا ہے خدا تعالیٰ تمکو اپنی عذاب سے اسے بُرے کام کرنے والو اور خدا تعالیٰ بہت مہربان ہے بندون کو یہود اور نصاریٰ کہتے تھے کہ ہم بہت بڑے دوست ہین خدا تعالیٰ کے خدا تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہود اور نصاریٰ کو کہ اگر ہو تم جو دوست رکھتے ہو خدا تعالیٰ کو تو پیروی تابعداری کرو تم میری تو چاہے تمکو خدا تعالیٰ اور بخشے تمکو تمہارے گناہ اور خدا بخشنے والا مہربان ہے ❊

فائدہ اگر کوئی کسی کو چاہے تو اُس طرح چاہے کہ جس طرح اُس کی خوشی ہو تو وہ بھی اُسے چاہنے نہ یہ کہ جس طرح اپنا جی چاہے اور خدا تعالیٰ اگر بندون کو چاہے تو اُن کے گناہ بخشے اور مہربان ہو اور اِس سے زیادہ خیال عبث ہے قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ حکم بجا لاؤ خدا تعالیٰ کا اور اُس کے بھیجے ہوئے کا پھر اگر نمانین اور تیرے کہنے سے پھر جاوین تو پھر بیشک خدا تعالیٰ دوست نہین رکھتا کافرون کو

فائدہ یعنے بندے کی محبت یہی کہ شوق سے اللہ کے کام پر اور حکم پر دوڑے
اب خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم کے حق مین محبت کے اور پسند کے
لفظ فرمائے ہین سو محبت کے لفظ وہی ہین جو سن چکے اور پسند کے لفظ اپنے
نزدیکون لوگون کے حق مین فرمائے ہین خدا تعالیٰ نے سو ایسے لفظون پر شبہ
نہ کھایا چاہیے اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰٓی اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰھِیْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ
عَلَی الْعٰلَمِیْنَ بیشک خدا تعالیٰ نے پسند کیا حضرت آدم کو اور حضرت نوح کو
اور حضرت ابراہیم اور اُن کی اولاد کو اور عمران کی اولاد کو ان سب پر سلام خدا تعالیٰ کا
جو انہین پسند کیا سارے جہان کی خلقت سے ٭

فائدہ عمران نام ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے باپ کا اور حضرت مریم علیہا السلام
کے بہی باپ کا نام عمران ہے لیکن یہان حضرت مریم ہی کے باپ کا مذکور رہے
ذُرِّيَّةً ۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اور اسی طرح پسند کی اولاد بعضے
بعضون کے سے اور خدا تعالیٰ سنتا ہے سب کی باتین سچی اور جہوٹی سب جانتا ہے
سب کی نیتین اور دلون کے خیال اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّىْ نَذَرْتُ لَكَ
مَا فِىْ بَطْنِىْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّىْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ یاد کر یعنی بیان کر
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصاریٰ کے سامنے کہ جب کہا عورت عمران کی نے
کہ وہ مان تہی حضرت مریم کی کہ اے پروردگار میرے مقرر مینے نذر کیا تیرے جو کچھ
کہ ہے میرے پیٹ مین بچہ آزاد کیا اُسے تیرے نام پر جو وہ ساری عمر تیری بندگی
اور تیرے گہر بیت المقدس کی خدمت کیا کرے اور دنیا کا کام کچھہ نکرے پہر تو اے
پروردگار قبول کر یہ نذر مجھسے بیشک تو ہی ہے سننے والا سب کی باتون کا ظاہر
اور باطن جاننے والا ہے سب کے احوال کا اور نیتون کا ٭

فائدہ اُس امت مین یہ بہی دستور تھا کہ بعضے لوگ اپنے بیٹون کو اپنی خوشی سے
دنیا کے کاروبار سے آزاد کر کے خدا تعالیٰ کی نیاز کرتے تھے عمران کی عورت نے
جو اُن کا نام بی حنہ تھا وہ حمل سے تھین سو بچے کے ہونے سے پہلے ہی یہ نذر کی
فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّىْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰى ط پہر جب بے حنہ عمران کی
عورت جنی حضرت مریم کو تو کہا بی حنہ نے کہ اے پروردگار میرے مین تو جنی بیٹی

اب خدا تعالی فرماتا ہے کہ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ خدا تعالی خوب جانتا ہے
اُس چیز کو جو کچھ کہ جنے پھر اب پھر بی حنہ کہتی ہین کہ وَلَیْسَ الذَّکَرُ کَالْاُنْثٰی ۚ وَاِنِّیْ
سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ وَاِنِّیْٓ اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اور نہو وے بیٹا جیسے کہ بیٹی
ہوتی ہے یعنی بیٹا مسجد کی خدمت کو بہتر ہے بیٹی سے۔ بیٹی سے کیا خدمت ہوگی
مسجد کی اور مین نے اُس کا نام رکھا مریم اور تیری پناہ مین دیتی ہون اُس کو
اور اُس کی اولاد کو شیطان مردود کے فریب سے ❖

فائدہ جب حضرت مریم پیدا ہوئین تب اُن کی والدہ غمگین ہوئین اور جانا
کہ میری نذر یہ پوری نہوئی کسواسطے کہ بیٹی کو نذر کرنا دستور نہ تھا ادمعنی مریم کے
اُن کی بولی مین لونڈی خدا تعالی کے ہین فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا
نَبَاتًا حَسَنًا ۙ پھر قبول کیا حضرت مریم کی ماکی نذر کو اُس کے پروردگار نے اچھی
طرح کا قبول کرنا اور راوگایا یعنی بڑہایا حضرت مریم کو اچھی طرح کا بڑہانا ❖

فائدہ حضرت مریم کی والدہ بی حنہ نے خواب دیکھا کہ کوئی بزرگ کہتا ہے کہ اگر
یہ لڑکی ہے پر خدا تعالی نے اسی کو قبول کیا نذر مین اسی مسجد مین لیجا پھر فجر کو
بی حنہ اٹھین تو حضرت مریم کو بیت المقدس مین لے گئین مسجد کے بزرگون نے
اول تو کہا کہ بیٹی کا رکھنا دستور نہین پھر جب اُن کا خواب سُنا تب قبول کیا
اور حضرت زکریا جو حضرت مریم کے خالو لگتے تھے وہی پالنے لگے اور حضرت مریم کی
خالہ نے جو حضرت زکریا کی بی بی تھین اپنے پاس رکھا جب حضرت مریم کو کچھ
ہوش آیا اُن کے واسطے مسجد مین ایک الگ حجرہ حضرت زکریا نے بنایا دن کو
اُس حجرے مین عبادت کرتین اور رات کو حضرت زکریا اپنے ساتھ گھر لیجاتے
حضرت مریم سے نو برس کی عمر مین یہ کرامات ظاہر ہونے لگے کہ بغیر موسم کے
میوے خدا تعالی کی طرف سے آیا کرتے وَّكَفَّلَهَا زَكَرِیَّا ۚ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْهَا
زَكَرِیَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ اور سپرد کیا حضرت مریم کو حضرت زکریا
کے ہر وقت جو آتے حضرت مریم کے پاس حضرت زکریا اُن کے حجرے مین تو پاتے
حضرت مریم کے پاس کھانے کی چیزین سیو وسے بغیر بہار کے تب قَالَ یٰمَرْیَمُ اَنّٰی لَكِ
هٰذَا ۭ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ کہا حضرت زکریا نے

کہ اے مریم کہاں سے آیا یہ میوہ بے بہار کا تیرے پاس کہا حضرت مریم نے کہ یہ
میوہ خدا تعالیٰ کے پاس سے آتا ہے بیشک خدا تعالیٰ ہی روزی دیتا ہے جسے
چاہتا ہے ان گنت بیحساب ❊ فائدہ حضرت زکریا کو ساری عمر اولاد نہوئی
تھی اور نا امید تھے فرزند کے پیدا ہونے سے جب بغیر بہار کا میوہ دیکھا تو امیدوار
ہوئے کہ شاید مجھے بھی ترندگانی کا پھل ملے تب خدا تعالیٰ سے اولاد مانگی هُنَالِكَ دَعَا
زَكَرِيَّا رَبَّهُ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ إِنَّكَ سَمِيعُ
الدُّعَاءِ ○ اسوقت اسی محراب مین دعا مانگی زکریا پیغمبر علیہ السلام نے اپنے پروردگار
سے جو کہا کہ اے پروردگار میرے بخش مجھکو اپنے پاس سے اولاد ستھری پاکیزہ
گناہون سے بیشک تو اپنے کرم سے سننے والا ہے دعا کا فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ
قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ أَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيَىٰ مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ
اللَّهِ وَسَيِّدًا وَحَصُورًا وَنَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِينَ ○ پھر آواز دی حضرت
زکریا کو فرشتون نے خدا تعالیٰ کے حکم سے اور حضرت زکریا ابھی کھڑے نماز پڑھتے تھے
محراب کے اندر یہ آواز دی فرشتے نے کہ بیشک خدا تعالیٰ خوشخبری دیتا ہے تجھے اے زکریا
بیٹا ہونے کی جو اس کا نام یحییٰ رکھا ہے اور وہ یحییٰ سچا ہے گا حضرت عیسیٰ کو جو حکم
خدا تعالیٰ کا ہے اور وہ سردار ہوگا اور عورت سے اور سب گناہون سے بچا رہیگا
اور وہ نبی ہوگا نیکبختون سے ❊ فائدہ یعنی حضرت یحییٰ پیدا ہوکر کہے گا کہ حضرت
عیسیٰ سچے پیغمبر ہین اور خدا تعالیٰ نے انہین خطاب دیا ہے اپنا حکم یعنی صرف حکم سے
پیدا ہوئے بغیر باپ کے جب حضرت زکریا پیغمبر کو یہ خوشخبری دی تو قَالَ رَبِّ أَنَّىٰ
يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَأَتِي عَاقِرٌ ۖ قَالَ كَذَٰلِكَ اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ
کہا حضرت زکریا پیغمبر نے کہ اے پروردگار میرے کہان سے ہوگا مجھکو بیٹا اور بیشک
کہ مجھپر آپہنچا ہے بڑھاپا اور عورت میری بانجھ ہے کہا فرشتون نے کہ اسی طرح
خدا تعالیٰ کرتا ہے جو چاہتا ہے ❊ فائدہ حضرت زکریا نے پوچھا کہ اے
پروردگار مجھے جوان پھر کریگا یا ایسے بڑھاپے مین فرزند مجھے دیوے گا تو حکم ہوا
کہ اسے بڑھاپے مین اور خدا تعالیٰ اسے ہی کام کرتا ہے جو عقل مین نہ آوین قَالَ رَبِّ
اجْعَل لِّي آيَةً ۖ قَالَ آيَتُكَ أَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا رَمْزًا ۗ وَاذْكُر رَّبَّكَ

كَثِيرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ۝ کہا حضرت زکریا پیغمبر نے کہ اے پروردگار میرے ظاہر کر میرے واسطے کوئی نشانی جو معلوم ہووے کہ میری عورت حمل سے ہے کہا فرشتے نے کہ نشانی تیرے واسطے وہ ہے کہ تو بات نکر سکیگا تین دن تلک مگر اشارہ سے ہاتھ کے یا آنکھ کے یا اپنا مطلب لکھ کر دکھاویگا اور یاد کر اپنے پروردگار کو بہت اور تسبیح کہہ شام اور صبح کو احوال حضرت زکریا کا سورہ مریم مین آویگا ۝

فائدہ جب حضرت یحیی اپنی ماں کے پیٹ مین آ ٹہرے تو حضرت زکریا کی زبان منھ مین بھول گئی ایسی جو تین دن تلک بات نکر سکے اسوقت عمر حضرت زکریا کی ایک سو برس کی تہی اور ان کی بی بی کی دو کم سو برس کی عمر تہی اور انہین دنون مین حضرت عیسے علیہ السلام حضرت مریم کے پیٹ مین پیدا ہوے تھے اسی طرح

وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ عَلَى نِسَاءِ الْعَالَمِينَ اور جب کہا فرشتون نے کہ اے مریم بیشک خدا تعالی نے قبول کیا اور چن لیا تجکو اور پاکیزہ بنایا تجکو سب طرح کی آلودگی اور شرک سے اور پسند کیا تجکو سارے عالم کی عورتون پر جو کسی عورت کے بغیر خاوند لڑکا پیدا نہین ہوتا سو تجسے ہوگا اور کہا فرشتے نے کہ يَا مَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي وَارْكَعِي مَعَ الرَّاكِعِينَ اے مریم فرمانبرداری کر اپنے پروردگار کی اور سجدہ کر اسکو اور رکوع کر ساتھ رکوع کرنے والون کے یعنی نماز جماعت سے پڑھ بیت المقدس کے عالمون کے ساتھ

ذَلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُونَ یہ باتین حضرت زکریا اور یحیی اور حضرت مریم علیہم السلام کی جو بیان ہوئین یہ خبرین غیب کی ہین سو یہ خبرین بہیجتے ہین تیرے پاس اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نہ تہا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس جسوقت کہ ڈالین انہون نے اپنی قلمین پانی مین جو کون ان مین سے ذمے پالنے کا بی بی مریم کی لیوے اور تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ تہا ان کے پاس کہ جب وہ بیت المقدس کے سردار آپس مین جہگڑتے تھے جو ہر ایک کہتا تہا کہ مین پالون بی بی مریم کو ۝ **فائدہ** بیت المقدس کے بزرگون نے جب حضرت مریم کی والدہ کا خواب سنا تو سب لگے چاہنے کہ ہم پالین بی بی مریم کو

آخر کو یہ بات ٹھہری کہ ہر ایک نے اپنا قلم جس سے توریت لکھتے تھے بہتے پانی میں ڈالیں تو سب کے قلم پانی کے بہاؤ پر بہنے لگیں اور حضرت زکریا کی قلم الٹی بہی تب انہیں پر حضرت مریم کا پالنا مقرر ٹھہرا اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ جب کہا فرشتوں نے کہ اے مریم بیشک خدا تعالی خوشخبری دیتا ہے تجھے ایک اپنے حکم کی یعنی تجھے ایک بیٹا ہونے کی خوشخبری دیتا ہے جو نام اس کا مسیح عیسے مریم کا بیٹا مرتبہ والا خوبصورت دنیا میں اور آخرت میں ہے اور نزدیکیوں میں ہوگا خدا تعالی کے ✣

فائدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے کی خبر اگلے نبیوں نے دی تھی کہ مسیح پیغمبر پیدا ہوگا جس سے بنی اسرائیل کا عروج ہوگا مسیح کے معنے جسکے ہاتھ لگانے سے بیماریاں جاتی رہیں یا کہ ہمیشہ ملکوں میں سیر کرتا رہے کہیں ایک جگہہ مقرر ہو کر نہ رہے سو حضرت عیسے مسیح پیدا ہوئے اور یہودی انہیں نہیں مانتے جب یہود یوں میں دجال پیدا ہوگا وہ اپنے تئیں کہے گا کہ میں مسیح ہوں اسکو یہودی مسیح سمجھیں گے اور فرشتے نے کہا حضرت مریم کو کہ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ اور وہ باتیں کریگا لوگوں سے جب کہ تیری گود میں ہوگا پالنے میں جھولنے کے لائق یعنی چھوٹا ہوگا اور باتیں کرے گا اسوقت کہ جب ہوگا ادھیڑ یعنی جب کہ سفیدی آنی شروع ہوگی اور نیکبختوں سے ہوگا ✣

فائدہ یعنی یہ معجزہ اس کا ہوگا کہ کئی دن کا پیدا ہوا باتیں کریگا اور جب بڑا ہوگا تو لوگوں کو خدا تعالی کی راہ بتاویگا پھر حضرت مریم نے فرشتے سے یہ باتیں سنکر قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ کہا بی بی مریم نے کہ اے پروردگار میرے کہاں سے ہوگا مجھکو بیٹا اور مجھے تو ہاتھ نہیں لگایا کسی آدمی نے اور بغیر خاوند کے کبھی کسی عورت کو بچہ نہیں ہوا کہا فرشتے نے ایسی طرح پیدا ہوگا جیسے کہ تم ہو خدا تعالی پیدا کرتا ہے جو کچھہ چاہتا ہے جسوقت کہ چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے ایک کام کو تو یہی کہتا ہے اس کام کو کہ ہو جا تیار وہ بنکر تیار ہو جاتا ہے یعنی ایک آن میں اس کے حکم سے سب کچھہ ہوتا ہے کچھہ اسباب کا محتاج نہیں ہے خدا تعالی

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝ وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنِّيْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۝ اور سکھاویگا اُسی کو خدا تعالی کتاب جو اُتری ہے حضرت شیث اور حضرت ابراہیم علیہم السلام پر اور حلال حرام کا علم سکھا دے گا اور توریت اور انجیل سکھا وے گا اور کریگا خدا تعالی اُسی پیغمبر برحق اپنی طرف بھیجا ہوا بنی اسرائیل کی طرف سو آن کر کہیگا وہ کہ بیشک آیا ہین تم پاس نشانی لیکر تمہارے پرور دگار سے یعنی معجزے لیکر آیا ہون مین تو مجھے پیغمبر برحق جانو اور معجزے یہ ہین کہ اَنِّيْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ مقرر بنا دیتا ہون مین تمکو مٹی سے جانور کی شکل پھر اُس مین پھونک مارون تو ہو جاوے وہ مٹی کا بنا ہوا اُڑتا جانور خدا تعالی کے حکم سے ✤

فائدہ سو کر دکھایا کہتے ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام چمگادڑ کی شکل مٹی کا جانور بناکر جو پھونکتے اُسکے منھ مین تو وہ اُڑجاتا وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۝ اور تندرست خاصا کرتا ہون مین اُسے جو ان کی پیٹ کا اندھا پیدا ہوا اور کوڑھی کو بھی اچھا تندرست کرتا ہون اور جلاتا ہون مین مُردے کو خدا تعالی کے حکم سے ✤ **فائدہ** کہتے ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے جو وہ مُردے جلائے تھے اُن مین سے ایک حضرت سام بیٹے حضرت نوح علیہ السلام کے بھی تھے جو اِن کی وفات کو چار ہزار برس گذرے تھے وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اور بتا دیتا ہون تمھین وہ چیز جو تم اپنے گھر کھا کر آؤ اور وہ بھی بتاؤن مین جو کچھ گھر مین چھوڑ کر آؤ اِن معجزون مین البتہ نشانی پوری ہے تمہارے واسطے اور میرے سچ بولنے میرے کے اگر ہو تم یقین لانے والے اور مجھے سچا پیغمبر جاننے والے ✤

فائدہ حضرت عیسی علیہ السلام کو توریت اور سب کتابین اگلے پیغمبرون کی بغیر پڑھے آتی تھین اور یہ سب معجزے دکھاتے تھے وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۣ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ اور سچا بتاتا ہون مین اُس کو جو مجھ سے پہلے تھی توریت یعنی توریت پر اقرار کرتا ہون کہ سچ اُتری ہے خدا تعالی کے پاس سے حضرت

موسیٰ علیہ السلام پر اور تو حلال کروں میں تمہارے واسطے بعضی وہ چیز جو حرام تھی تم پر اور آیا ہوں میں تم پاس نشانی لیکر تمہارے پروردگار سے پھر ڈرو تم خدا تعالیٰ سے میری مخالفت کرنے میں اور تابعداری کرو تم میری +

فائدہ یہودیوں پر چربی گائے اور بکری کی حرام تھی اور بعضے جانور بھی اور شکار مچھلی کا دن ہفتہ کے تھا اور کئی چیزیں مشکل تھیں سو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حلال اور آسان کیا اور باقی سب حکم توریت کا رکھا إِنَّ اللّٰهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ۝ بیشک خدا تعالیٰ پروردگار میرا اور پروردگار تمہارا ہے پھر اسی کی بندگی کرو یہی راہ سیدھی ہے خدا تعالیٰ کی خوشی کی اور تمہارے چھٹکارے کی فَلَمَّا أَحَسَّ عِيسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللّٰهِ آمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ پھر جب معلوم کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہودیوں سے بات کفر کی یعنی یہودیوں نے مکر قصد کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو شہید کریں تب حضرت عیسیٰ علیہ السلام شام سے بھاگ کر مصر میں آئے اور دریا کے کنارے پر دیکھا کہ دھوبی دھوتے ہیں انہیں کہا کہ تم کیا دھوتے ہو میں تمہیں جان کا دھونا اور پاک کرنا بتاؤں وہ ایمان لائے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انہیں کہا کہ کون ہے ایسا جو میری مدد کرے خدا تعالیٰ کی راہ میں کہا حواریوں نے یعنی انہیں دھوبیوں نے کہا کہ ہم مدد کرنے والے ہیں خدا تعالیٰ کے دین کی اور تو عیسیٰ علیہ السلام گواہ رہ کہ ہم نے حکم مانا خدا تعالیٰ کا + **فائدہ** حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ یار کا خطاب حواری تھا حواری دراصل دھوبی کو کہتے ہیں ان پہلے دو شخص جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے اور تابعداری کی وہ دھوبی تھے اس سبب ان کا خطاب حواری ٹھیرا + **فائدہ** اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دراصل رسول تھے بنی اسرائیل کے واسطے جب انہوں نے معلوم کیا کہ بنی اسرائیل میرا دین قبول نہیں کرتے تب چاہا کہ اور کوئی دین کو رواج دیویں خدا تعالیٰ نے ان کے دین کو حواریوں کے سبب غیروں کو پہنچایا اب تلک بنی اسرائیل ان کے دین میں کم ہیں حواریوں نے اپنے ایمان حضرت عیسیٰ کو گواہ کرکے یہ دعا مانگی کہ رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ اے پروردگار ہمارے

ہم ایمان لائے اُس چیز پر جو تو نے اُتاری یعنی انجیل کو برحق جانا ہمنے اور تابعداری کی ہمنے تیرے بھیجے ہوئے کی جو عیسی علیہ السلام کو برحق پیغمبر جانا پھر لکھ تو اے پروردگار ہمکو گواہی دینے والون مین یعنی جنہون نے تیری وحدانیت پر گواہی دی ہے اُن کے شامل کر ہمکو وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۖ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ اور مکر کیا یہودیون نے اور خدا تعالی نے سزا دی اُن کے مکر کی اور خدا تعالی بہت اچھا مکر کی سزا دینے والا ہے

فائدہ یہودیون نے جمع ہو کر بڑی تلاش سے حضرت عیسی علیہ السلام کو ڈھونڈھ لا کر ایک مکان مین بند کیا یا حضرت عیسی کے سب بھاگ گئے اور یہودیون نے ساری رات اُس مکان کی چوکی دی صبح ایک شخص کو اُس حجرے مین بھیجا تو پکڑ لاوے خدا تعالے نے حضرت عیسی کو اُس رات آسمان پر اُٹھا لیا تھا وہ شخص جو اندر گیا تھا دیکھا تو کوئی نہین جب ڈھونڈھ کر نکلا تو خبر دیوے کہ یہان حضرت عیسی نہین خدا تعالی نے حضرت عیسی کی شکل اُس پر ڈال دی جبہی وہ نکلا باہر لوگ جو راہ دیکھتے تھے اُس کی صورت دیکھتے ہی چمٹ گئے وہ بہتیرا کہتا رہا کہ مین وہ ہون جو پکڑنے گیا تھا کسی نے نہ سُنا اور اُسے سولی پر چڑہا دیا اور مارے پتھرون کے ہلاک کیا یہ دی خدا تعالی نے اُن کو مکر کی سزا إِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى إِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ جب کہا خدا تعالی نے کہ اے عیسی مقرر مین لے لون گا تجکو دنیا مین سے اور اُٹھالون گا تجکو اپنی طرف اور پاک کرون گا تجکو یعنی بے ڈر کرون گا تجکو اُن لوگون سے جو کافر ہین تیرے دین سے اور تجھ پر یقین نہین لاتے اور کرون گا اُن لوگون کو جو تیری تابعداری کرتے ہین اوپر اور غالب اُن لوگون سے جو کافر ہین قیامت کے دن تک پھر میری طرف پھر آنا ہے تم سب کو پھر حکم کرون گا مین تم مین جس باتین مین تم جھگڑتے تھے ✣

فائدہ عیسی علیہ السلام کے تابعدار اول جو نصاری تھے پھر مسلمان ہمیشہ یہودیون پر غالب ہوئے اور ہمیشہ یہودی اُن کے ہاتھ سے ذلیل اور خوار رہین گے فَأَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَأُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ پھر وہ لوگ جو کافر ہوئے پھر اُن کو عذاب کرون گا مین سخت دنیا مین قتل اور بندی کا اور آخرت مین بھی عذاب سخت دوزخ کا جو ہمیشہ اُسی عذاب مین

رہین گے اور نہوگا اُن کے واسطے کوئی یارون سے اور نہ مدد کرنے والون سے
وَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُوَفِّیْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ۝
اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے انہون نے پھر اُنکو پورا دیویگا
خدا تعالی حق اُن کا اور خدا تعالی دوست نہین رکھتا ظالمون کو اور ناانصافون کو
ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَیْكَ مِنَ الْاٰیٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِیْمِ یہ احوال پیغمبر گذرے
ہوؤن کا ہم پڑھ سناتے ہین تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیتون سے اور
مذکور سچا محکم مضبوط یعنی قرآن شریف جو دلالت کرے او معجزہ ہے تیرے رسول ہونیکا
فائدہ کہتے ہین کہ جب نصاری نے یہ بیان حضرت عیسی علیہ السلام کا سُنا تو
برا مانا اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عیسی کو کیون گالی دیتا ہے
اور انہین بندہ کہتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ معاذ اللہ جو
عبد اللہ کہنا حضرت عیسی کو گالی ہووے وہ بندہ خدا تعالی کا بھیجا ہوا ہے
اور خاص ہے اور پسند کیا ہوا ہے او نیکبخت پاکیزہ بی بی سے پیدا ہوا ہے
نصاری کو نہایت غصہ آیا اور کہا کہ اگر وہ خدا کا بیٹا نہین تو بتاؤ کہ اُس کا
باپ کون ہے اور کوئی بھی دنیا مین بغیر باپ کے پیدا ہوتا ہے خدا تعالی
نے یہ آیت بھیجی اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ
لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ۝ بیشک مثال حضرت عیسی کے پیدا ہونے کی خدا تعالی کے نزدیک
جیسی مثال حضرت آدم کی ہے جو پیدا کیا خدا تعالی نے حضرت آدم کو بغیر مان
باپ کے مٹی سے پھر کہا اُس کو کہ ہوجا وہ ہوگیا *
فائدہ یعنی حضرت آدم کو جو بغیر مان باپ کے مٹی سے پیدا کیا اُسے خدا کا بیٹا
نہین کہتے پھر جو شخص کہ پیدا ہوا مان سے بغیر باپ کے اُسے کیونکر بیٹا خدا کا
کہے اور خدا تعالی قدرت رکھتا ہے جو بغیر مان باپ کے پیدا کیا اگر ایک کو بغیر
باپ کے فقط مان سے ہی پیدا کیا تو کیا تعجب ہے اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ
مِّنَ الْمُمْتَرِیْنَ ۝ پھر خبر حضرت عیسی کے پیدا ہونے کے اسی طرح جو بیان کی ہے
تیرے پروردگار کی طرف سے پھر مت رہ تو شک لانے والون سے یعنی حضرت
عیسے علیہ السلام کے پیدا ہونے مین جو بغیر باپ پیدا ہوئے کچھ شبہ نہین

فَمَنْ حَاجَّكَ فِيْهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ پھر جو کوئی جھگڑے تجھسے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیسےٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے کے مقدمہ مین بعد اُس کے جو آ چکی تجھ پاس خبر اُن کی سچی پیدا ہونے کی تو فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ۝ پھر کہہ تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن جھگڑنے والون کو کہ آؤ تم تو بُلا وین ہم اپنے بیٹون کو اور تمہارے بیٹون کو اور اپنی عورتون کو اور تمہاری عورتون کو اور اپنی جان کو اور تمہاری جان کو پھر اُن سب کو بُلا کر پھر عاجزی کرین ہم پھر کرین ہم سب ملکر لعنت خدا تعالیٰ کی جھوٹون پر ۞

فائدہ جب یہ آیت خدا تعالیٰ نے بھیجی تب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہین نصاریٰ کے عالمون کو بُلا کر فرمایا کہ جتنا مین تمھین سمجھاتا ہون اور دلیلین مضبوط سناتا ہون تم زیادہ جھگڑتے ہو اور دشمن ہوتے ہو اب آؤ ہم تم اس طرح قسم کرین اور جھوٹون پر لعنت کرین خدا تعالیٰ کی تو سچا اور جھوٹا سب پر معلوم ہو نصاریٰ کے عالمون نے یہ بات قبول کی اور راضی ہوئے اور ایک دن ایک مکان مقرر کیا اور دوسرے دن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام حسین کو گود مین لیا اور حضرت امام حسن کا ہاتھ پکڑ لیا اور حضرت فاطمہ زہرا کو اپنے پیچھے اور حضرت مرتضیٰ علی کو اُن کے پیچھے لیکر چلے اور فرمایا ان سب کو کہ جب مین دعا مانگون تم چارون آمین کہو انہون نے قبول کیا اور اودھر سے جو نصاریٰ کے بڑے بڑے عالم آئے اور ان کو دیکھا اور پکارا اپنی قوم کو کہ اسے یارو ان کے مقابلہ سے ڈرو جو تم یہ کیسی صورتین دیکھتے ہین کہ اگر یہ خدا تعالیٰ سے دعا کرین تو پہاڑ زمین سے اُکھڑ کر جا و اگر تم ان سے مقابلہ کروگے تو ایک نصرانی زمین پر نر ہیگا آنحضرت کو صلح اس بات پر ٹھیری جو ہر برس مین دو بار دو ہزار دینار او تیس زرہ دیا کرین جزیہ یہ بات لکھ کر صلح ٹھیری اور نصاریٰ نے جزیہ دینا قبول کیا اور مقابلہ نہ کیا اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ بیشک یہ احوال جو بیان کیا البتہ خبر سچی ہے اور نہین ہے کوئی خدا جس کی بندگی کیجئے مگر خدا تعالیٰ اور بیشک خدا تعالیٰ وہی ہے زبردست مضبوط کام کرنے والا فَاِنْ تَوَلَّوْا

فَاِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ بِالْمُفْسِدِیْنَ پھر اگر پھر جاوین نصرانی قسم کھانے سے پھر خدا تعالی
جانتا ہے بدکارون کو خرابی کرنے والون کو قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍۢ
بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا
مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یہودیون اور نصرانیون کو کہ آؤ ایک سچی اور سیدھی بات کی طرف جو برابر ہے ہم مین
اور تم مین سو وہ سچی بات وہ کہ نہ بندگی کرین ہم سب مل کر سوائے خدا تعالی کے کسو کی
اور شریک نکرین ہم خدا تعالی کے ساتھ کسی چیز کو اور نہ پکڑین بعضے ہم مین سے بعضے کو
خدا کر کے سوائے اسی خدا تعالی کے جو وحدہ لاشریک ہے پھر اگر پھر جاوین یہود
نصاری اس بات سے تو پھر کہہ کہ گواہ ہو تم اے یہود اور نصاری کہ ہم حکم کے
تابعدار ہین فرمانبردار ہین یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِیْٓ اِبْرٰھِیْمَ وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىۃُ
وَالْاِنْجِیْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِہٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ اے یہودیو اور نصرانیو کیون جھگڑتے ہو حضرت
ابراہیم علیہ السلام کے دین مین اور توریت انجیل تو اتری ہے ان کے بعد اے پھر کیا
تمکو عقل نہین جو سمجھو اس بات کو ۞ **فائدہ** یہودی کہتے تھے کہ ابراہیم علیہ السلام
ہمارے دین پر یہودی تھے اور نصرانی کہتے تھے کہ ہمارے دین پر تھے اس بات
جھگڑتے تھے سو خدا تعالی نے فرمایا کہ اول یہ تو سمجھو کہ ابراہیم علیہ السلام موسی علیہ السلام
ہزار برس اور عیسی علیہ السلام سے دو ہزار برس پہلے تھے پھر پچھلون کے دین پر کیونکر ہوتے
اتنی بھی عقل نہین تمکو ھٰٓاَنْتُمْ ھٰٓؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِیْمَا لَکُمْ بِہٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِیْمَا لَیْسَ
لَکُمْ بِہٖ عِلْمٌ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ سن لو تم جو تم وہ لوگ ہو کہ جھگڑنے لگے اس بات مین
جس بات کی تمھین خبر تھی یعنی توریت اور انجیل مین تعریف آخری زمانے کے پیغمبر کی
تمنے پڑھکر بدل ڈالی اور جان بوجھ کر جھگڑنے لگے پھر کیون جھگڑتے ہو اس بات مین
جس کی تمھین خبر نہین یعنی احوال حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ بیان نہین کیا
کہ یہودی تھے یا نصرانی تھے اور تم نہین جانتے کہ وہ کونسے دین پر تھے مَا کَانَ
اِبْرٰھِیْمُ یَھُوْدِیًّا وَّلَا نَصْرَانِیًّا وَّلٰکِنْ کَانَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ
نہ تھا ابراہیم علیہ السلام یہودی اور نہ نصرانی تھے لیکن تھا ابراہیم علیہ السلام پاک
خدا تعالی کو ایک جاننے والا سب جھوٹے دین مذہبون سے پھرا ہوا حکم بردار خدا تعالی کا

اور نہ تھا ابراہیم علیہ السلام شرک کرنے والا اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ط وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ بیشک لوگون مین زیادہ مناسبت حضرت ابراہیم علیہ السلام سے دین مین اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور اون لوگون کو جو ایمان لائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین پر اور خدا تعالی والی اور دوست ہے مسلمانون کا ۞ **فائدہ** خدا تعالی فرماتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو یہودی یا نصرانی اگر اس معنی سے کہتے ہو کہ وہ توریت پر یا انجیل پر عمل کرتا تھا تو یہ صریح بے عقلی ہے تمہاری جو توریت اور انجیل بعد اُن کے اُتری ہے اور اگر اس معنون سے کہتے ہو کہ اُسوقت بھی اچھے دینداروں کا نام یہودی یا نصرانی تھا تو یہ بات بھی غلط ہے کسواسطے کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے تئین حنیف اور مسلم کہا ہے حنیف اُسے کہتے ہین کہ جو کوئی سب باطل راہون کو چھوڑ کر ایک راہ حق کی پکڑی اور مسلم حکم بردار کو کہتے ہین اور اگر اس معنون سے کہتے ہو کہ سب دینون مین یہود کے دین کو یا نصاری کے دین کو زیادہ نسبت ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین سے سو خدا تعالی نے بتایا کہ زیادہ نسبت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین سے اُسی وقت کی اُمت کو تھی یا پچھلی اُمتون مین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کو زیادہ نسبت ہے پھر اور فرمایا کہ اپنی راہ کے حق ہونے پر کسی کے دین سے موافقت کی دلیل جب پکڑی جو اپنے اوپر وحی نہ آئی ہو سو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اب وحی اور پیغام خدا تعالی کا آتا ہے اور خدا تعالی والی ہے مسلمانون کا جو یہ اُس کے حکم پر چلتے ہین وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ط وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ آرزو کرتے ہین بعضی یہودی جو کسی طرح راہ دین کی بھلا دیوین تم کو اے مسلمانو اور نہین گمراہ کرتے مگر اپنے آپ کو اور نہین سمجھتے کہ اس راہ بھلانے کا وبال ہمین پر پڑے گا يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝ اے یہودیو اور نصرانیو کیون نہین مانتے اور منکر ہوتے ہو خدا تعالی کی آیتون سے اور تم گواہی دیتے ہو کہ توریت اور انجیل برحق ہے اور تعریف آخری زمانے کے پیغمبر کی اُن دونون مین ہے اُس سے کیون پھرتے ہو ۞ **فائدہ** یعنی تم اقرار کرتے ہو کہ توریت اور انجیل کلام خدا تعالی کا ہے

پھر اس مین جو آیتین تعریف مین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہین اُن سے کیون منکر ہوتے ہو یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۵ اے کتاب والو کسواسطے ملاتے ہو تم سچ کو جھوٹ سے یعنی آپ بنا کر توریت مین لکھتے ہو اور کہتے ہو کہ یہ حکم خدا کا ہے اور کیون چھپاتے ہو سچی بات کو جو تعریف لکھی ہے آخری زمانے کے پیغمبر کی اُسے ظاہر نہین کرتے اور تم جانتے ہو کہ وہ سچ ہے ✦ **فائدہ** یہودیون نے بعضے حکم توریت کے موقوف ہی کر ڈالے تھے غرض کے واسطے اور بعضی آیتین اور بعضی آیتون کے معنی پھیر بدل ڈالے تھے اور بعضی آیتین چھپا رکھی تھین ہر کسی کو خبر نکرتے تھے جیسے کہ تعریف آخری زمانے کے پیغمبر کی وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۵ اور کہا ایک قوم نے یہودیون سے مصلحت کر کے اپنے لوگون کو ایمان لاؤ اُس چیز پر جو اُترا ہے مسلمانون پر یعنی قرآن پر ایمان لاؤ چڑھتے دن اور منکر ہو جاؤ اُترتے دن شاید کہ مسلمان اس تدبیر سے پھر جاوین اپنے دین اسلام سے ✦ **فائدہ** بارہ شخص خیبر کے یہودیون نے آپس مین مصلحت کی کہ صبح کو تو ظاہر ایمان لاؤ قرآن پر اور شام کو پھر جاؤ دین اسلام سے اور کہو مسلمانون سے کہ ہمنے توریت مین غور کر کے جو دیکھا تو نشانیان آخری زمانے کے پیغمبر کی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین نہین ہین اس سبب ہم دین اسلام سے پھر گئے شاید اس فریب سے مسلمان بھی اندیشہ مین پڑین اور کہین کہ توریت خدا تعالیٰ کے پاس سے اُتری ہے یہ لوگ انصاف سے سچ کہتے ہین جو اپنا دین چھوڑ کر ہمارے دین مین آئے تھے کچھ ایسی ہی غلطی دیکھی جو پھر گئے یہ بات سمجھ کر مسلمان اسلام سے پھر کر ہمارے دین مین آکر یہودی ہووین سو خدا تعالیٰ نے اُن کے مکر کی خبر دی اور اُن کا فند بن نہ آیا پھر جب دیکھا انہون نے کہ یہ فریب نہ چلا تب مدینہ کے یہودیون کو نصیحت کی کہ وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ ۭ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اور نمانیو اور سچ نجانیو مگر اُسی کو جو چلے تمہارے دین پر یعنی سوائے دین یہود کے اور کسی دین کو نمانیو اب خدا تعالیٰ فرماتا ہے اپنے حبیب کو کہ تو کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودیون کو کہ مقرر ہدایت اور دین اچھا وہی جو ہے دین خدا تعالیٰ کا اور ہدایت ہے

اُس کی طرف سے پھر یہ بات اب یہودی اپنی قوم کو کہتے ہین کہ سوائے یہودی
دین کے کسی دین والے پر یقین نلاوٗ اور نمانو اَنْ يُّؤْتٰى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ اَوْ
يُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ
یہ کہ دیا ہے کسی شخص کو جیسا کچھ تمکو ملا ہے علم اور بزرگی یعنی جیسا تمکو دین اور علم اور بزرگی
خدا تعالی سے ملی ہے ایسی کسی کو نہین ملی اور یہ بھی نمانو کہ یا مقابلہ کرین اور جھگڑین
تم سے مسلمان تمہارے پروردگار کے آگے اب خدا تعالی فرماتا ہے کہ تو کہہ اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کو کہ بیشک بزرگی اور سرداری خدا تعالی کے ہاتھ ہے
دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور خدا تعالی بے نہایت بخشش کرنے والا ہے يَّخْتَصُّ
بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ خاص کرتا ہے خدا تعالی اپنی مہربانی
جسے چاہتا ہے اور خدا تعالی صاحب ہے بہت بڑی بزرگی کا +

فائدہ یہودی بہتیرے تدبیر اور فریب کرتے تھے جو کسی طرح کوئی محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے دین مین نہ آوے اور جو کوئی اس دین مین آیا ہے سو پھر جاوے
سو خدا تعالی نے اُن کے مکر اور تدبیر کی خبر دی اپنے حبیب کو اور فرمایا کہ کہہ اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودیوں کو کہ تم جو حسد کرتے ہو اس بات کی کہ آگے جو نبوت
اور بزرگی بنی اسرائیل مین تھی اب اور فرقہ مین کیوں گئی یا دین کی مددگاری مین
ہمارے مقابل اور کوئی کیونکر ہووے سو یہ خدا تعالی کا فضل ہے جسکو چاہا دیا
کسی کا حق نہین وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ وَمِنْهُمْ
مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا اور کتاب والون سے
کوئی شخص ایسا ہے کہ اگر تو اُس پاس امانت رکھے ڈھیر اشرفیوں کا تو ادا کرے
تجکو اور بعضے اُن مین سے وہ ہے کہ اگر اُس پاس رکھے تو امانت ایک اشرفی تو
پھر وہ ادا نکرے تجکو مگر جب تک کہ تو رہے اُس کے سر پر کھڑا تقاضا کرنے کو یعنی
جب بہت سخت تقاضا کرے تب دیوے ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ
وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ یہ بدنیتی یہودیوں کی اس سبب سے ہے جو کہا
اُنہوں نے اپنی قوم مین کہ نہین ہے ہم پر جاہلوں کے حق لینے مین کچھ گناہ اور یہ بات
جھوٹھ کہتے ہین خدا تعالی پر اور آپ جانتے ہین کہ کسی کا مال ناحق لینا اور امانت

کسی کی دہری ہوئی نہ دینی حرام ہے ✦ فائدہ یہودی کہتے ہیں کہ یہ توریت میں
لکھا ہے کہ احمقوں کا اور بغیر پڑھے ہوؤں کا اور اپنے دین سے غیر دین والوں کا
مال جس طرح ہاتھ لگے لے لیجئے حلال ہے اور آپ جانتے ہیں کہ یہ بات غلط ہے اب
خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ بات جو تم نے سمجھی ہے اور کہتے ہو کہ جاہلوں کا مال ہی واجبی
حلال ہے سو یہ نہیں بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ بلکہ
پوچھنا ہے تمہیں بغیر پڑھے ہوؤں کا مال لینے کا سبب اور حکم یہ ہے کہ جو کوئی پورا کرے
اپنا اقرار جو خدا تعالیٰ نے لیا ہے اُس سے توریت میں امانت کے ادا کرنے میں اور
پرہیزگاری حرام کا مال لینے میں پھر بیشک خدا تعالیٰ دوست رکھتا ہے پرہیزگاروں کو
فائدہ یہ خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو سنا دیا کہ جن لوگوں کی نیت یہ ہے کہ پرایا
مال ناحق کھانے کو یہ مسئلہ بنا لیا کہ غیر دین والوں کا مال کھانا اور خیانت کرنی امانت
میں روا ہے ایسوں کی بات دین کے مقدمہ میں کیا سند ہے ہمارے ان ہی کا فر
حربی کا مال زور سے لینا روا ہے پر امانت میں خیانت روا نہیں اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ
بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ
وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ بیشک وہ
لوگ جو بیچتے ہیں اور بدل کرتے ہیں خدا تعالیٰ کے قول کو جو لیا تھا خدا تعالیٰ توریت
میں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کیجو اور ایمان لائیو اور اپنی قسموں کو بیچتے ہیں
جو کھاتے تھے جھوٹی کہ جس پیغمبر کی صفت توریت میں ہے سو وہ یہ نہیں یہ قسم اور
وہ قول بدل کرتے ہیں تھوڑے سے مول کو ان لوگوں کو نہیں حصہ آخرت میں نیکی کا
اور نہ بات کرے گا اُن سے خدا تعالیٰ اور نہ دیکھے گا اُن کی طرف خدا تعالیٰ قیامت
کے دن مہر کی نظر سے اور نہ پاک کریگا اُن کو گناہوں سے اور واسطے اُن لوگوں کے
ہے عذاب دکھ دینے والا وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ
مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ
وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اور تحقیق یہودیوں سے ایک قوم ہے
جو پھیراتی ہیں اور ملاتی ہیں اپنی زبان کو کتاب کے پڑھنے میں اپنی بنائی ہوئی اسواسطے
کہ تم سمجھو کہ یہ توریت پڑھتی ہیں اور در اصل توریت میں سے نہیں ہے اُن کے اگلے

بزرگون کا بنایا ہوا ہے اور وہ کہتے ہین جھوٹھ اور بہتان خدا تعالی پر اور جانتے ہین
آپ کہ ہم جھوٹھ کہتے ہین ❊ **فائدہ** یہودیون نے اپنے مطلب کی آیتین بنا کر
توریت مین لگا دین تھین بغیر پڑھون کے دغا دینے کو اور کہتے تھے کہ یہ خدا تعالی کی
طرف سے توریت مین یون لکھا ہے ❊ **ف** اور بہتان یہودیون کا دوسرا
یہ ہے جو کہتے تھے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے کہا کہ مین خدا ہون میری بندگی
کرو سو اُسکے جواب مین خدا تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ
الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا
رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ہرگز کسی
آدمی سے نہو یعنی حضرت عیسی علیہ السلام سے نہو اُس پر کہ دیوے اُسے خدا تعالی کتاب
انجیل اور احکام اُسکے سکھا دیوے اور سمجھ دیوے اُسکو اور پیغمبری دیوے پھر وہ کہے
لوگون کو کہ تم میرے بندے ہو سوا سے خدا تعالی کے اور لیکن یون کہے کہ سچے اور
مضبوط اور پکے ہو دینداری مین سبب اُسکے جو تھے تم کہ سکھاتے تھے کتاب یہ اُتری
ہوئی خدا تعالی کے پاس کی اور ساتھ اُسکے جو تھے تم کہ آپ پڑھتے تھے ❊ وَلَا يَاْمُرَكُمْ
اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ اور نہ یہ کہیگا کہ ٹھیراؤ فرشتون کو اور
پیغمبرون کو خدا یعنی کوئی پیغمبر نکہیگا کہ فرشتون کو یا پیغمبرون کو خدا جانو یا مجھے خدا سمجھو اور کیا پیغمبر
تمکو کہے گا کفر کی بات کہ تم کافر ہو جاؤ بعد اُسکے کہ تم مسلمان ہو چکے ہو وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ
مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ
لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ❊ اور جب لیا خدا تعالی نے اقرار نبیون کا کہ جو کچھ دیا تمکو
کتاب اور علم تو البتہ ایمان لاؤ تم اُس بھیجے ہوئے پیغمبر پر اور اُس کی مدد کرو تم ❊
فائدہ یعنی خدا تعالی نے سب پیغمبرون سے اور اُن کی اُمتون سے اقرار لیا کہ تم
سب ایمان لاؤ اور مدد کرو اُس کی اگر تمہارے وقت مین آوے اور نہین تو پیچھے اُسکی
تعریف سنا کر کے نصیحت کرو کہ جب وہ آخری زمانے کا پیغمبر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پیدا ہو اور سچا اگلی کتابون کو مانے اُس پر ایمان لاؤ اور اُس کی مدد کرو
قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ
فرمایا خدا تعالی نے اُن سب پیغمبرون کو اور اُن کی اُمتون کو کہ اسے اقرار کیا تمنے اور

مضبوط پکڑا اس قول پر ذمہ جو پورا کرو کہا ان سب نے کہ اقرار کیا ہمنے اور قبول کیا ہمنے
پھر فرمایا خدا تعالی نے کہ گواہ رہو تم اس اقرار پر ایک دوسری کی اور ہم بھی تمہارے
ساتھ گواہ ہین فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ پھر جو کوئی پھر جاوے
اس اقرار کئے کے بعد پھر وہی لوگ ہین خدا تعالی کا حکم نہ ماننے والے اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ
يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ
اسے کیا قول توڑنے والے سوائے دین خدا تعالی کے اور کوئی دین ڈھونڈھتے ہین
اور اسی کے حکم مین ہے جو کوئی کہ آسمانون مین اور زمین مین ہے خوشی سے یا لاچاری
سے تابداری مین اور اسی کی طرف سب پھر جاوین گے قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا
وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى
وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ کہا اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کہ ہمنے تو مانا اور ایمان لائے ہم خدا تعالی پر اور اس چیز پر ایمان لائے ہم
کہ جو کچھ اترا ہم پر اور جو کچھ کہ اترا حضرت ابراہیم پیغمبر پر اور حضرت اسماعیل پر اور
حضرت اسحاق پر اور حضرت یعقوب پر اور اس کی اولاد پر جو اترا اور جو کچھ
دیا حضرت موسی پیغمبر کو اور حضرت عیسی پیغمبر کو اور جو کچھ ملا اور پیغمبرون کو ان کے پروردگار
کی طرف سے سب پر ایمان لائے ہم جو نہین تفاوت کرتے ہم ان پیغمبرون مین سے ایک کو
بھی اور ہم خدا تعالی کے حکم بردار ہین وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ
وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ اور جو کوئی چاہے سوائے دین اسلام کے
جو یہ حکم برداری خدا تعالی کی ہے اسکے سوائے اور کوئی دین چاہے تو
پھر ہرگز قبول نہوے گا اور وہ آخرت مین خراب ہے كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ
وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ
کیونکر راہ دکھاوے اس قوم کو جو کافر ہوگئے ایمان لاکر اور گواہی دیکر کہ بیشک محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول ہے خدا تعالی کا **فائدہ** اور آئیان ان پاس
نشانیان روشن یعنی قرآن شریف اور خدا تعالی راہ نہین دکھاتا ظالمون کی قوم کو کئی لوگ
مسلمان ہوکر مرتد ہوگئے تھے ان کے حق مین یہ آیت اتری تھی اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ
لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ

وَلَاهُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝ وہ لوگ جو ایمان لاکر پھر کافر ہوگئے اُن کی سزا یہ ہے جو اُن پر لعنت خدا تعالی کی اور فرشتون اور سب آدمیون کی ہمیشہ وہ پڑے ہی رہین گے اُسی لعنت کے عذاب مین جو نہ ہلکا ہوگا اُن سے عذاب کبھی اور نہ وہ ڈھیل دئے جاوینگے عذاب مین اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ مگر وہ لوگ جنہون نے توبہ کے بعد کافر ہونے کے اور نیک کام کئے پھر بیشک خدا تعالی بخشنے والا ہے گناہ توبہ کرنے والون کا مہربان ہے نیک کام کرنے والون پر اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّاۗلُّوْنَ ۝ بیشک وہ لوگ جو کافر ہوئے ایمان لانے کے بعد پھر زیادہ ہوا کفر اُنکا یعنی کفر پر مضبوط رہے اور پھر جلد توبہ نہ کی تو ہرگز پھر توبہ قبول نہوگی اُن کی اور وہی لوگ گمراہ ہین یعنی اُن کو توفیق توبہ کی نہ ملے گی ہرگز جو قبول ہووے اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَھُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِھِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَھَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ اُولٰۗىِٕكَ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَھُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ بیشک وہ لوگ جو کافر ہوئے اور مر گئے اور مرتے وقت تک کافر رہے اور کافر ہی موئے تو پھر ہرگز قبول نہوگا ایک سے بھی اُن مین سے بھری ہوئی ساری زمین سونے کی اگرچہ بدلہ دیوین نہ کچھ مال یعنی جو شخص کہ کافر ہوئے وہ قیامت کے دن اگر ساری زمین اشرفیون سے بھر کر دیوین اپنے گناہون کے بدلے جو عذاب سے چھوٹین ہرگز قبول نہوگا اور اُس قوم پر عذاب بے نہایت ہوگا انہین لوگون کے واسطے ہے عذاب دُکھ دینے والا قیامت کو اور نہوگا کوئی اُن کا مدد کرنے والا

* * * * * * * * * * * * * * *

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۝ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ

ہرگز نپاؤگے نیکی کو یعنی کمال خوشی خدا تعالی کی نپاؤگے جب تک کہ خرچ نکروگے خدا تعالی کی راہ مین اُس چیز سے جسے بہت چاہتے ہو اور جو چیز کہ تم خرچ کرتے ہو اور دیتے ہو تھوڑا یا بہت پھر بیشک وہ خدا تعالی کو معلوم ہے * فائدہ یعنی جو چیز کہ بہت پیاری ہو اُسکا خرچ کرنا خدا تعالی کے واسطے بڑا درجہ رکھتا ہے اور ثواب ہر چیز کے خیرات کرنے مین ہے كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَاۗءِيْلُ عَلٰي نَفْسِهٖ

مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝
سب طرح کی کھانے کی چیزیں حلال تھیں حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد پر مگر وہ جو حرام کیا تھا حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے اوپر آپ پہلے توریت کے اترنے سے پھر اگر نہ مانیں اس بات کو یہود تو کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو کہ پھر لاؤ توریت کو اور پڑھو اسے اگر تم سچے ہو تو ❊ فائدہ یہودی کہتے ہیں مسلمانوں کو کہ تم جو کہتے ہو کہ ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین پر ہیں اور جو چیزیں کہ ان کے گھرانے میں حرام تھیں سو تم کھاتے ہو جیسے اونٹ کا گوشت اور دودھ سو خدا تعالی نے فرمایا کہ جتنی چیزیں اب مسلمان کھاتے ہیں یہ سب چیزیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت حلال تھیں جب توریت اتری تو بنی اسرائیل پر سبب ان کے گناہ کے کئی چیزیں انہیں پر توریت میں حرام ہوئیں مگر ایک اونٹ کا گوشت توریت سے پہلے جو حضرت یعقوب علیہ السلام نے قسم کھائی تھی کہ اونٹ کا گوشت نہ کھاؤں گا ان کی تابعداری کر کے طفیل ان کی اولاد نے بھی اونٹ کا گوشت چھوڑا تھا اور سبب قسم کا یہ تھا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کو مرض ہوا تھا انہوں نے نذر کی کہ اگر میں اس مرض سے تندرست ہوں تو جو کھانے پینے کی چیزیں بہت بھاتی ہیں انہیں چھوڑ دوں گا جب تندرست ہوئے تو انہیں گوشت اونٹ کا اور شیر یعنی دودھ بہت بھاتا تھا سو اسکے کھانے سے قسم کھائی تھی سو خدا تعالی نے فرمایا کہ اب جو مسلمانوں پر حلال ہے یہ سب حضرت ابراہیم کے وقت بھی حلال تھا فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ پھر جو کوئی جوڑے اپنے دل سے خدا تعالی پر جھوٹھ بعد اسکے جو ظاہر ہوا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی خوشی سے اپنے اوپر آپ حرام کی تھیں کئی چیزیں نہ خدا تعالی نے حرام کی تھیں پھر وہ لوگ دل سے جھوٹھ جوڑنے والے ہیں بے انصاف ظالم قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۟ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ سچ فرمایا خدا تعالی اب تابع ہو جاؤ تم سب ابراہیم علیہ السلام کے دین کی جو حضرت ابراہیم مضبوط تھے دین اسلام پر سب دینوں کو چھوڑ کر اور نہ تھا ابراہیم علیہ السلام شرک کرنے والوں سے اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ بیشک پہلے گھر جو

بنا زمین پر لوگون کی زیارت کے واسطے تو یہی ہے مکے مین جو بنا بہت برکت والا
اور راہ نیک جہان کے لوگون کے واسطے فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ
دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ اُس گھر مین نشانیان ہین ظاہر اور کھلی ہوئی ایک
اُن نشانیون مین جگہ کھڑی رہنے ابراہیم علیہ السلام کی ہے سو وہ ایک پتھر ہے جو نشان
حضرت ابراہیم کے پانون کا اُس مین ہے اور جو کوئی اس گھر کے اندر آوے بے ڈر ہے
قتل سے اور لوٹ لینے سے اگرچہ گنہگار بھی ہو تب بھی اُسے ڈر نہین جب تک وہان سے
فائدہ یہودی کہتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا کنبہ ہمیشہ سے شام مین رہا
اور بیت المقدس اُن کا قبلہ تھا اور تمہارا وطن مکہ ہے اور کعبہ کو قبلہ کیا تم نے تم کیونکر حضرت
ابراہیم کے وارث ہوئے سو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھ سے اوّل
عبادت کرنے کی جگہہ اور زیارت کرنے کا مکان خدا تعالیٰ کے نام کا یہی کعبہ بنا ہے
اور آور بزرگیون کی نشانیان اور کرامتین اُس کی ہمیشہ دیکھتے رہتے ہین اور
دراصل مکان حضرت ابراہیم کا یہی ہے وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ
سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اور خدا تعالیٰ کے واسطے لوگون پر
لازم ہے حج کرنا اس گھر کا جو کوئی کہ قدرت رکھتا ہو اُس گھر کی طرف راہ چلنے کی یعنی
راہ خرچ اور سواری کا مقدور ہو یا طاقت پانو چلنے کی ہو جسے اُس پر فرض ہے وہان کا
جانا اور جو کوئی نمانے اس بات کو تو پھر خدا تعالیٰ بے پرواہ ہے سارے عالم کی خلقت سے
بلکہ مکے کی زیارت کرنے مین انہین لوگون کو فائدہ ہے جو خدا تعالیٰ رحم کرے ان پر
قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ۝
کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے یہودیو کیون منکر ہوتے ہو اور کیون نہین مانتے
خدا تعالیٰ کی آیتون کو اور خدا تعالیٰ گواہ ہے اور واقف ہے تمہارے کامون پر جو کچھ
کہ تم کرتے ہو اور قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا
عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کہ اے یہودیو کس واسطے روکتے ہو لوگون کو خدا تعالیٰ کی راہ سے جو دین اسلام ہے
وہ لوگ جو ایمان لاتے ہین جو ڈھونڈھتے ہو تم اُس مین عیب او کجی یعنی ایمان لانے والے
کہتے ہو کہ یہ شخص جسے تم پیغمبر سمجھتے ہو سو یہ وہ نہین ہے جس کی خبر توریت مین ہے اس پر

اگر تم جانتے ہو کہ یہ رسول اللہ برحق ہے اور نہیں ہے خدا تعالیٰ بیخبر اُن کاموں سے
جو تم کرتے ہو اب خدا تعالیٰ فرماتا ہے مسلمانوں کو کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِیْعُوْا
فَرِیْقًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ یَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ كٰفِرِیْنَ اے وہ لوگو جو ایمان لائے
ہو اگر تم کہا مانوگے ایک قوم کا یہودیوں میں سے تو تمھیں پھیر کر دینگے ایمان
لائے پیچھے کافر لیکے اگر تم یہودی کی باتیں مانوگے تو تم کافر ہو جاوگے چاہیئے کہ
کافروں کی بات نہ سنئے نہ اُن کی صحبت میں بیٹھے ❊

فائدہ شاس نام ایک یہودی کا تھا وہ نہایت مسلمانوں سے اور دین اسلام سے
حسد اور دشمنی رکھتا تھا اور چاہتا تھا کسی طرح مسلمانوں میں فساد پیدا ہو مدینہ میں
دو قوم تھی پہلے اسلام کے آنے سے اُن دونوں قوم میں دشمنی تھی اور ہمیشہ لڑائیاں
ہوتیں اور مارے جاتے تھے جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے
اور اسلام نے رواج پایا اُن دونوں قوم میں اخلاص پیدا ہوا اور دشمنی قدیم جاتی رہی
ایک روز مجلس میں دونوں قوم کے لوگ موجود تھے شاس یہودی نے ایک شخص کو
سکھایا ایک بڑی لڑائی کا احوال جو اُن دونوں قوم میں ہوئی تھی بیان کرے جب وہ
بیان سنا تو دونوں قوم کے لوگوں کو غصہ آیا اور جھگڑنے لگے آپس میں ہوتے ہوتے
تلوار پر نوبت پہنچی یہ خبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی حضرت آپ تشریف لائے
اور دونوں قوم کے درمیان کھڑے ہو کر یہ کئی آیتیں خدا تعالیٰ کی بھیجی ہوئی پڑھیں کہ
وَكَیْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَیْكُمْ اٰیٰتُ اللّٰهِ وَفِیْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ وَمَنْ یَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ
فَقَدْ هُدِیَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اور کس طرح کافر ہوتے ہو اس پر کہ تم پر پڑھی جاتی ہیں
آیتیں قرآن شریف کی جو خدا تعالیٰ کے پاس سے آیا ہے اور تم میں بھیجا ہوا خدا تعالیٰ کا
موجود ہے اور جس نے مضبوط پکڑا دین خدا تعالیٰ کا پھر بیشک وہ پہنچا طرف سیدھی راہ کے
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ
اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم ڈرو خدا تعالیٰ سے ایسا جیسا اُس سے ڈرا چاہیئے اور نہ مرو تم مگر اس وقت
کہ مسلمان ہو تم یعنی مسلمان ہی مرو ایسا نہو جو پھر کفر کی بات کرو اور اُسی حال میں مرجاو وَاعْتَصِمُوْا
بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۪ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ
بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ اور مضبوط پکڑو دین اسلام کو جو یہ رسی ہے

خدا تعالی سے نزدیک ہوئیکی رسی پکڑو تم سب مل کر اور جدا جدا مت ہو آپس مین اور یاد
کرو خدا تعالی کی نعمت کو جو تم پر ہے اور یاد کرو اسوقت کو جو تم تھے آپس مین دشمن پھر الفت
دی خدا تعالی نے پیغمبر کی سبب تمہارے دلون مین پھر ہو گئے تم خدا تعالی کی مہربانی سے
اور فضل سے بھائی تم آپس مین وَكُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا كَذَٰلِكَ
يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ اور تھے تم اوپر کنارے ایک گڑھے آگ سے
بھری ہوئی کے یعنی اگر اسی حال مین مرتے تو دوزخ مین جا پڑتے پھر چھڑایا تمکو خدا تعالی
نے اس آگ سے اسی طرح جو بیان کرتا ہے خدا تعالی تمہارے واسطے آیتین اپنے
قرآن کی شاید کہ تم راہ پاؤ سیدھی اپنی نجات کی ۞ **فائدہ** جب یہ آیتین ان دونون
قوم نے سنی توبہ کی اور ہتھیار ڈال دیئے اور آنسو بھر لائے اور آپس مین بغلگیر ہوئے
اور جانا کہ اگر یہودی کا کہا مانتے تو پھر کافر ہو جاتے وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُونَ إِلَى
الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ اور البتہ چاہیے
کہ رہے تم مین سے اے مسلمانو ایک جماعت جو بلاوین لوگون کو نیک کامون کی طرف
اور حکم کرین جو لوگ اچھے کام کرین اور منع کرین برے کامون سے اور وہی جو
کہین اچھے کامون کو اور منع برائی سے کرین وہی چھٹکارا پائے ہوئے ہین ۞
فائدہ مسلمانون پر فرض ہے کہ دینداری کا تقید کرین لوگون پر تو خلاف دین
کی کوئی کچھ کام نہ کرے یہی کام مقصود پانا ہے اور یہ بات کہ کوئی کسی کا احوال پوچھے
ہر کوئی چاہے سو کرے کہ موسی بدین خود و عیسی بدین خود یہ راہ اسلام کی نہین وَلَا
تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ۚ
وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ اور مت ہو تم اے مسلمانون مانند ان لوگون کی
جو آپس مین سے پھوٹ گئے دین مین اور اختلاف کیا اپنے مذہب مین بعد آنے کے جو
آچکا تھا ان پاس حکم صاف ان کی کتاب اور وہی لوگ جنہون نے دین مین پھوٹ کی
انہین کے واسطے ہے عذاب بڑا دوزخ کا قیامت کو ۞
فائدہ یہودیون نے حضرت موسی کی وفات کے پانچ سو برس بعد اختلاف کیا دین
مین جو کئی فرقہ ہو گئے اور نصرانیون نے حضرت عیسی کے آسمان پر جانے کے تین سو برس
کے بعد اختلاف کیا تھا جو کئی مذہب ہو گئے يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ ۚ

فَاَمَّا الَّذِیْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ
جس دن سفید ہونگے بعضے منھ پھر وہ لوگ جنکے منھ سیاہ ہوں گے اُن کو کہیں گے
قیامت کے دن کہ اے کیا تم کافر ہو گئے ایمان لاکر یعنی مسلمان ہو کر پھر کافر ہو گئے تو
پھر چکھو عذاب دوزخ کا سبب اُس کے جو تم ایمان لاکر کافر ہو گئے وَاَمَّا الَّذِیْنَ ابْیَضَّتْ
وُجُوْهُهُمْ فَفِیْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۞ اور وہ جو سفید ہوئے منھ
اُن کے سو وہ لوگ خدا تعالیٰ کی رحمت میں ہیں یعنی بہشت میں ہوں گے یہ لوگ اُسی
بہشت میں ہمیشہ رہیں گے تِلْكَ اٰیٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَیْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَمَا اللّٰهُ یُرِیْدُ
ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِیْنَ ۞ یہ حکم ہیں خدا تعالیٰ کے جو ہم سناتے ہیں تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سچے حکم اور تحقیق اور خدا تعالیٰ ظلم کرنا نہیں چاہتا خلقت پر وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۞ اور خدا تعالیٰ ہی کا مال ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں
میں اور جو کچھ کہ ہے زمین میں اور خدا تعالیٰ ہی کی طرف پھیرے جاتے ہیں سب کام
كُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ
ہو تم اے مسلمانو بہتر سب اُمتوں سے جو پیدا ہوئی ہیں اس سبب جو لوگوں میں حکم
کرتے ہو تم اچھے کاموں کا جو کریں لوگ اور منع کرتے ہو بُرے کام کرنے سے اور
ایمان لاتے ہو صدق دل سے خدا تعالیٰ پر وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ ؕ
مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۞ اور اگر ایمان لاویں کتاب والے یعنی یہود
اور نصاریٰ اگر اسلام قبول کریں تو البتہ بہتر تھا اُن کے حق میں اُن میں سے بعضے ایمان
لائے ہوئے ہیں اور بہت لوگ کتاب والوں سے بے حکم ہیں یعنی حکم نہیں مانتے
خدا تعالیٰ کا لَنْ یَّضُرُّوْكُمْ اِلَّاۤ اَذًى ؕ وَاِنْ یُّقَاتِلُوْكُمْ یُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ۟ ثُمَّ لَا
یُنْصَرُوْنَ ۞ کچھ نہ بگاڑ سکیں گے کتاب والے تمہارا اے مسلمانو مگر ستانا زبان سے
اگر تم سے لڑیں تو پیٹھ دیویں تمہارے سامنے سے یعنی بھاگ جاویں گے پھر بعد بھاگ جانے
کے مدد نہ ملے گی اُن کو یعنی کوئی رفیق اُن کی مدد نہ کرے گا ضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ اَیْنَ
مَا ثُقِفُوْۤا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ
عَلَیْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ؕ ماری گئی ہے یعنی مقرر ہوئی ہے یہودیوں پر ذلت جس جگہ پائی
اُن کو ذلیل مگر ساتھ دستاویز خدا تعالیٰ کے سے جو جزیہ دیتا ہے اور دستاویز مسلمانوں کے سے

ف ۱ معلوم ہوا کہ سیاہ منھ اُن کے ہوں گے جو مسلمانی میں کفر کرتے ہیں یعنی منھ سے کلمہ اسلام کہتے ہیں اور عقیدہ خلاف اسلام کے رکھتے ہیں سب فرقے گمراہوں کا یہی حکم رکھتے ہیں ۱۲

ع ۶

ف ۲ یعنی یہ امت ہر امت سے بہتر ہے اسی واسطے یہاں امر معروف یعنی جہاد اور ایمان بھی تو جہاد کا تعمیر [illegible] نہیں ۱۲

سو بچے جزیہ کے عہد سے اور پھر پھرے یہودی ساتھ غضب خدا تعالیٰ کے یعنی لائق غصہ
اور عذاب کے ہوئے اور مارے گئے یعنی مقرر ہوئے اُن پر محتاجی اور مفلسی ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ط ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا
يَعْتَدُوْنَ ۝ یہ محتاجی اور خواری اور غصہ خدا تعالیٰ کا ان پر ہونا اس سبب سے ہے جو
نہیں مانتے وہ خدا تعالیٰ کی آیتوں کو جو قرآن شریف ہے اور قتل کرتے رہے پیغمبروں کو
ناحق یہ اس سبب سے جو نافرمانی کی اُنہوں نے خدا تعالیٰ کی اور حد سے باہر نکل گئے حکم سے
لَيْسُوْا سَوَآءً ط مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ
نہیں ہیں سب برابر یہودیوں میں ایک قوم اُن میں سے قائم ہیں سیدھی راہ پر اسلام
کی جو پڑھتے ہیں آیتیں خدا تعالیٰ کی کلام کی راتوں کے وقت اور وہ سجدہ کرتے ہیں
یعنی نماز اور قرآن پڑھتے ہیں اور وہی لوگ یہودیوں میں سے يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ ط وَاُولٰٓئِكَ
مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ ع ایمان لاتے ہیں خدا تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر اور
اور فرماتے ہیں لوگوں کو اچھی بات اور منع کرتے ہیں بُرے کاموں سے اور دوڑتے
ہیں نیک کاموں کے کرنے کو اور وہی لوگ نیکبخت ہیں ✤ **فائدہ** یہودیوں
میں سے کئی شخص توریت کے عالم اپنے دین پر درست اور ثابت تھے سو وہ اسلام
میں آ گئے تھے اُن میں سردار عبداللہ بن سلام تھے حق تعالیٰ ہر جگہ کتاب والوں کے
مذمت میں اُن کو جدا نکال لیتا ہے اوپر کی آیتوں میں اُنہوں کا مذکور تھا اور حق تعالیٰ
فرماتا ہے کہ اُنہیں کے حق میں وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ط وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ
بِالْمُتَّقِيْنَ ۝ اور جو کچھ کرینگے وہ لوگ نیک کاموں سے پھر ہرگز ناقبول نہوگا اُن کا
نیک کام اور خدا تعالیٰ جانتا ہے پرہیزگاروں کے احوال کو اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ
عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا ط وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا
خٰلِدُوْنَ ۝ بیشک وہ لوگ یہودیوں میں جو کافر ہوئے اور برحق نمانا قرآن کو
اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہرگز نہ بچا دیگا اُن سے مال اُن کا نہ اولاد اُن کی خدا تعالیٰ
کے عذاب سے کچھ ذرا بھی یعنی کچھ کام نہ آویگا مال اور نہ اولاد اُن کی جس وقت خدا تعالیٰ
اُن پر عذاب کریگا اور وہی لوگ رہنے والے ہیں آگ میں دوزخ کی سو وہ اس آگ میں

ہمیشہ رہین گے مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ مثال اُس کی جو خرچ کرتے ہین بیچ اس زندگانی ہین دنیا کے مانند اُس باؤ کی ہے جو اُس مین نہایت سردی ہے جو ایسی ہے جو پہنچے کھیت مین اُس قوم کے جنھون نے ظلم کیا اپنے اوپر آپ پھر ہلاک اور نابود کیا اُس باد سرد نے کھیت کو اور ستم نکیا خدا تعالیٰ نے اُن پر اور لیکن وہ اپنے اوپر ظلم کرتے ہین آپ * **فائدہ** جو مال سوائے مرضی خدا تعالیٰ کے خرچ کرتے ہین اُسکا ثواب کچھ نہین بلکہ گناہ ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم مت پکڑو دوستی دلی سوائے اپنون کے یعنی اے مسلمانو تم سوائے مسلمانون کے غیر دین والون سے دلی دوستی مت کرو جو وہ لوگ کمی نہین کرتے تمہارے حق مین خرابی کرنے مین اور چاہتے ہین وہ کہ تم محنت اور مصیبت مین رہو ظاہر ہوتی ہے دشمنی اُن کے مونہون سے یعنی اُن کی باتون سے صریحاً دشمنی نکلتی ہے اور وہ جو چھپائی ہوئی رکھتے ہین اپنے دلون مین دشمنی اور حسد تم سے سو وہ بہت زیادہ ہے اُن کی باتون سے مقرر بیان کین ہمنے تمہارے واسطے اے مسلمانو نشانیان اُن کی دشمنی کی اگر سمجھنے والے ہو تم اے عقلمندو *

فائدہ مسلمانون کو چاہیئے کہ کافرون سے اور منافقون سے دوستی نکرین وہ ہر طرح دشمن ہین هٰٓاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۖ وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ؕ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ سن لو اور سمجھ لو تم کہ تم لوگ اُن کو چاہتے ہو اور محبت کرتے ہو اُن سے اور وہ تمکو نہین چاہتے اور تمسے محبت نہین رکھتے اور تم مانتے ہو سب کتابون کو اور وہ جب ملتے ہین تمسے تو کہتے ہین کہ ایمان لائے اور جب آپس مین خلوت کرتے ہین تو کاٹ کاٹ کھاتے ہین تم پر اپنی انگلیان غصہ سے اور دشمنی سے تو کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کو کہ مرو تم اپنی دشمنی اور غصہ مین بیشک خدا تعالیٰ جانتا ہے دلون کی باتون کو اور بھید دن کو اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۟ وَاِنْ تُصِبْكُمْ

سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ۭ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُھُمْ شَـيْـــًٔـا ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ؁ اور اگر پہنچے تمکو نیکی یعنی فتح اور لوٹ کا مال کافرون کا تو ملول ہو دین اور برا لگے اُن کو اور اگر پہنچے تمکو برائی یعنی شکست تو خوش ہو دین وہ اُس سے یہ کمال دشمنی کی نشانی ہے اور اگر تم اے مسلمانو صبر کرو اور ٹھیرے رہو اُن کے دکھ دینے پر اور بچتے رہو اُن کے فریب سے تو کچھ نہ بگڑیگا تمہارا اُن کی دشمنی سے بیشک خدا تعالی کی گھیرے مین ہین سب اُن کے کام ✦ **فائدہ** اکثر منافق یہودیون مین ملتے تھے اسواسطے اُن کے ساتھ اُن کا بہی ذکر کیا اب آگے جنگ احد کا بیان ہے سو فرماتا ہے خدا تعالی کہ یاد کرو کہ وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَھْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ؁ اور جب فجر کے وقت نکلا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر سے درست اور مقرر کرتا تھا مسلمانون کے واسطے کھڑے رہنے کے جگہہ لڑنے کے واسطے اور خدا تعالی سنتا ہے باتین تمہاری اور جانتا ہے خدا تعالی نیتین تمہاری اور یاد کرو کہ اِذْ ھَمَّتْ طَّاۗىِٕفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ۭ وَعَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ؁ جب قصد کیا دو فرقون نے تم مین سے اے مسلمانون کہ نامردی کرکے پھر جاوین لڑائی مین سے اور خدا تعالی مددگار تھا اُن دولون فرقون کا اور خدا تعالی ہی پر چاہیے کہ بھروسا کرین مسلمان ✦

فائدہ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے سے مدینہ مین آئے تو اُسکے دوسرے برس بدر کی لڑائی ہوئی مکے کے کافرون سے خدا تعالی نے مسلمانون کو فتح دی جو ستر کافر مارے گئے اور ستر کافر قیدی آئے پھر اس لڑائی کے دوسرے برس کافر مکے کے تین ہزار سوار اور پیادے جمع ہو کر مدینہ پر چڑھ آئے جس مین سات سو زرہ پوش اور دو سو گھوڑون کے سوار اور باقی اونٹون کے سوار اور پیادے تھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر سنکر مشورہ لڑائی کا کیا اکثر لوگون نے کہا کہ ہم شہر کے اندر لڑین گے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہی مرضی یہی تھی پر بعضے لوگ کہنے لگے کہ یہ ہماری غیرت قبول نہین کرتے ہم میدان مین نکل کر لڑینگے آخر کو یہی صلاح ٹھیری جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہزار آدمی مہاجر اور انصار ساتھ لیکر شہر سے باہر نکلے عبد اللہ بن اُبی منافق

رہنے کا رستے والا بہی ساتھ لڑنے کو نکلا تھا راہ میں سے ناخوش ہوکر تین سو آدمی سے پھر گیا اور کہا کہ تمنے ہمارا کہا نمانا ہم تمہارا ساتھ نہیں کرتے اور اسکے بہکانے سے دو فرقہ انصاریوں سے پہر چلے تھے آخر کو اُن کے سرداروں نے عام لوگوں کو سمجہا کر لشکر میں پھیر لائے تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سات سو مرد لیکر وہ احد کو پشت پر دیکر دشمنوں کے مقابل ہوئے ایک درہ اُسی پہاڑ میں تھا عبد اللہ بن جبیر کو پچاس مرد تیر انداز ساتھ دیکر اس درہ پر مقرر کیا اور فرمایا کہ اگر مسلمانوں کی فتح یا شکست ہو تم اس درہ سے ہرگز کسی حال میں اور طرف کو نجانیو پھر آپ دشمن کے سامنے صف درست کی اب اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ احد کی لڑائی سے پہلے وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ اور مقرر تمہاری مدد کر چکا ہی خدا تعالےٰ بدر کی لڑائی میں اُس پر کہ تم بیقدر تھے اور کم تھے اور کافر خاطر میں نلاتے تھے پھر ڈرو خدا تعالےٰ سے جس نے تمہیں فتح دی بدر کی لڑائی میں شاید کہ تم شکر بجالاؤ خدا تعالےٰ کے احسان کا اور یاد کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسوقت کو کہ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ۝ جب کہنے لگا تو مسلمانوں کو کہ کیا تم کو کفایت نہیں ہے وہ کہ تمہاری مدد کرے پروردگار تمہارا تین ہزار فرشتے آسمان سے اُترنے والوں سے بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ۝ ہاں البتہ اگر تم ٹھیرے رہو لڑائی میں دشمن کے سامنے اور پرہیزگاری کرو یعنی خلاف حکم پیغمبر کچہہ نکرو اور آویں تم پر دشمن جلدی سے بغیر ڈھیل ابہی مدد کرے تمہاری پروردگار تمہارا ساتھ پانچ ہزار فرشتوں نشان دار گھوڑے والوں کی یعنی پانچ ہزار فرشتے اُن گھوڑوں سواری تمہاری مدد کو آوینگے جن گھوڑوں میں نشان ہوگا وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ۭ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ اور وہ تو خدا تعالی نے تمہاری دل کی خوشی کی اور اسواسطے کہ آرام پاوین دل تمہارے اُس سے اور نہیں مدد خدا تعالی ہی کے پاس سے ہے جو زبردست مضبوط کام کرنے والا ہے اور تمہاری مدد اسواسطے کی خدا تعالی نے لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ۝ تو کاٹ ڈالے تھوڑے اُن لوگوں سے جو کافر ہیں یا اُن کو خوار اور ذلیل کرے تو پھر جاویں لڑائی سے ناامید وار نامراد ✦ **فائدہ** اِن کئی آیتوں میں بدر کی لڑائی کا احوال تھا

اور اول جو احد کی لڑائی کا مذکور تھا کہ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درہ کی محافظت کے واسطے عبد اللہ بن جبیر کو پچاس تیرانداز ساتھ دیکر مقرر کر کے تاکید کیا کہ ہرگز اس جگہہ سے نہ سرکیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صف درست کر کے مقابلہ ہوئے اور لڑائی شروع ہوئی اول تو شکست ہوئی مکے کے کافروں کی اور بھاگے اور مدینہ کے لوگ اُن کا خیمہ اور لشکر لوٹنے لگے اور وہ لوگ جو درہ پر تھے اُنہوں نے دیکھا کہ سب لوگ مال لوٹتے ہیں اور ہم رہے جاتے ہیں اور مسلمانوں کی فتح ہو چکی اُس درہ کو چھوڑ کر لوٹنے کو دوڑے حضرت جبیر نے بہتیرا منع کرتے رہے کسی نے نمانا کوئی آدمی رہے اور باقی سب چلے گئے مکے کے کافروں نے جو دیکھا کہ درہ خالی ہے اُدھر آپڑے حضرت جبیر کو کئی آدمیوں سمیت شہید کیا اور مسلمانوں کو پیچھے سے آنکر مارا فتح کے بعد شکست ہو گئی اور امیر المومنین سید الشہدا حضرت حمزہ جو چچا تھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہید ہوئے اور کتنے اصحاب بھی شہید ہوئے اور باقی بھاگے اور کافروں نے گھیر لیا یہاں تک کہ دندان مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شہید ہوا اور زخم سے بہت لہو گیا اور ضعف سے ایک گڑھے میں گرے اُس وقت کئی اصحابوں نے بڑی بہادری کی اور کافروں کو ہٹایا بالخصوص حضرت مرتضی علی اور صدیق اکبر اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ تعالی عنہم نے جان بازی کی اُس دن پھر بعد ایک ساعت کے جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہشیاری ہوئی لوگ جو حاضر تھے اُن کو جمع کر کے لڑائی قائم کی تب کافر پھر کر چلے گئے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہیدوں کو اور حضرت حمزہ اپنے عموں کا احوال دیکھا اور بہت غمگین ہوئے اور چاہا کہ کافروں کے حق میں بد دعا کریں یا یہ خیال آیا کہ جنہوں نے ایسا ظلم کیا ہے اُن کا کیا حال ہو گا تب یہ آیت اُتری کہ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ نہیں ہے تجھے اسے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کام سے کچھ یعنی تیرا اختیار نہیں اس میں یا اُن کو توبہ دیوے خدا تعالی اپنے فضل سے یا عذاب کرے اُن پر جو وہ ناحق پر ہیں ۔ فائدہ حق تعالی نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تعلیم فرماتا ہے کہ بندے کا کچھ اختیار نہیں چاہئے صبر کرے سو کرو اگرچہ قریش تمہارے دشمن ہیں اور ظلم کرتے ہیں خدا تعالی کو چاہے تو اُن کو ہدایت کرے جو ایمان نصیب ہو اور چاہے تو عذاب

کرے اپنی طرف سے انھیں بددعا کر و وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور خدا تعالی ہی کا مال ہے جو کچھ کہ آسمانون مین اور زمین مین ہے بخش دیوے گناہ جسکے چاہے اور عذاب کرے جسکو چاہے اور خدا تعالی بخشنے والا مہربان ہے اپنے بندون پر يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ف۱ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو مت کھاؤ بیاز دونی پر دونا اور ڈرو خدا تعالی سے شاید کہ تم چھٹکارا پانے والے ہو عذاب سے وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ اور ڈرو اس آگ سے جو تیار کر رکھی ہے کافرون کے واسطے وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ اور حکم بجالاؤ خدا تعالی کا اور فرمانبرداری کرو رسول اللہ کی شاید کہ تم پر رحمت ہو خدا تعالی کی وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ اور دوڑو اس کام کرنے مین جسکے سبب بخشش ہو تمہاری پروردگار کی اور بہشت ملے جسکی چکلان آسمان کی اور زمین کی برابر ہے سو تیار کر رکھی ہے واسطے پرہیزگارون کے اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ وہ پرہیزگار جو خرچ کرتے ہین خدا تعالی کی راہ مین خوشی اور سختی کے حال مین یعنی سب حال مین خیرات کرتے ہین اور کھاجانے والے ہین غصہ کے اور بخشنے والے ہین گناہ آدمیون سے اور خدا تعالی دوست رکھتا ہے نیک کام کرنے والون کو وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ اور وہ لوگ کہ جب کرین کچھ گناہ بہلا ہو یا برا کام کرین اپنے حق مین تو یاد کرین خدا تعالی کو اور گناہ بخشوا دین اپنے اور کون ہے بخشنے والا سوائے خدا تعالی کے اور اڑ نہ رہین برے کامون پر جو آپ کرتے تھے اور وہ جانتے ہین کہ گناہ کے چھوڑنے مین بڑا عذاب ہوگا اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ انہین لوگون کے واسطے ہے بدلا بخشنا ان کے گناہون کا ان کے پروردگار سے اور باغ ملین گے ان کو جنکی بیٹھکون کے تلے نہرین بہتی ہین ہمیشہ رہین گے وہ لوگ ان باغون مین اور واہ وا

ف ۱ شاید سود کا ذکر یہان اسواسطے فرمایا کہ پہلے بیان جہاد و غنیمت کا اور سود کہانیسے اور مرتبی انکی ہے دو امر خوب واسطے ایک سبب واسطے کہانے پر مال حرام کہانے سے توفیق طاعت سے اور نیکی ہوتی ہے اور نیکی طاعت جہاد ہے دوسرے یہ کہ سود لینا مال بخل ہے چاہیے کہ اپنا مال جتنا دیا تھا سو لیا بیچ مین کسی کا کام نکلا یہی بیتی ہمت بکلا جو چھوڑ سکے اسکا بدلا ہے تو جب کہ ال پرایا نہ چاہے تو اپنا بخل ہو وہ جان کب دیا چاہے ۱۲ رحمہ اللہ تعالی ۱۲

کیا خوب ہے مزدوری اچھے کام کرنے والون کی قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ۝ مقرر ہو چکے ہین تم سے پہلے چلین طرح طرح کی خلقت مین یعنی بہت امتین گذری ہین جو انہون نے اپنی اپنی خوشی کا دین اختیار کیا اور پیغمبرون کو دکھ دیا اس سبب وہ ہلاک ہوئے عذاب الہی سے پھر سیر کرو ملکون مین تو دیکھو جو کیسا ہوا جھٹلانے والون کا حال جیسی قوم عاد اور ثمود اور قوم لوط کی جو ان کے شہرون کا کیا حال ہے ✦

فائدہ ہمیشہ سے کافر نبیون کا مقابلہ کرتے رہے ہین ہر ملک کی خبر تحقیق کرو تو جانو کہ اسوقت کے نبیون پر تکلیفین گذرین پھر آخر کو جھٹلانیوالے ہی خراب ہوئے ہین احد کی لڑائی مین بھی ستر مسلمان سمیت حضرت حمزہ کے جو چچا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے شہید ہوئے جو اوپر ذکر ہو چکا اسواسطے خدا تعالی مسلمانون کی تسلی اور تقویت فرماتا ہے هَذَا بَيَانٌ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةٌ لِلْمُتَّقِينَ ۝ یہ مذکور واسطے لوگون کے بیان کیا ہے اور ہدایت ہے اور نصیحت ہے واسطے پرہیزگارون کے وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ اور مت ہو تم سست اور غمگین اے مسلمانو کامل اور تمہین غالب رہوگے آخر کو اگر ہو تم جو ایمان لائے ہو خدا تعالی کے وعدے پر جو فرمایا ہے کہ آخر کو پیغمبر اور ان کے رفیق غالب ہوئے ہین اور اب بھی ہون گے إِنْ يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِثْلُهُ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۝ اگر پہنچا تم کو زخم یعنی احد کی لڑائی مین تمہاری شکست ہوئی اور شہید ہوئے تمہارے یار تو مقرر پہنچا ہے کافرون کی قوم کو بھی زخم تمہارا بدر کی لڑائی مین جو تمہاری فتح ہوئی تھی اور یہ دن بدلتے لاتے ہین ہم لوگون مین کبھی غم کبھی شادی اور یہ بدلنا دنون کا اسواسطے ہے وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاءَ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ۝ اور تو جانے خدا تعالی ان لوگون کا صبر اور یقین جو ایمان لائے ہین اور اسواسطے کہ تو پکڑے تم مین سے گواہ ایک کو دوسرے پر جو کون کافرون سے لڑکر شہید ہوا اور کون بھاگا اور خدا تعالی دوست نہین رکھتا ظلم کرنے والون کو وَلِيُمَحِّصَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَمْحَقَ الْكَافِرِينَ ۝ اور اسواسطے کہ خالص کرے اور جانچے اور پاک کرے خدا تعالی

ان لوگون کو جو ایمان لائے ہین اور گھٹا دے اور مٹا دے کافرون کو ❊

فائدہ فتح اور شکست بدلتی ہوئی ہے اور مسلمانون کو شہادت کا درجہ دینا تھا اور مومن اور منافق کو پرکھنا منظور تھا اور مسلمانون کو تربیت کرنا تھا کہ پیغمبر کی نافرمانی مین یہ خرابی ہے اسواسطے شکست ہوئی نہین تو دراصل خدا تعالی کافرون سے بیزار ہے اَمۡ حَسِبۡتُمۡ اَنۡ تَدۡخُلُوا الۡجَنَّةَ وَلَمَّا یَعۡلَمِ اللّٰهُ الَّذِیۡنَ جٰهَدُوۡا مِنۡكُمۡ وَیَعۡلَمَ الصّٰبِرِیۡنَ ۝ اے کیا تم اے مسلمانو سمجھتے تھے اپنے دلون مین کہ داخل ہو جاوینگے بہشت مین اور ابھی جانا نہین خدا تعالی نے یعنی آزمایا نہین ان لوگون کو جو لڑنے والے ہین خدا تعالی کی راہ مین تم مین سے اور معلوم کرے ثابت رہنے والون کو حکم پر پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یعنی بغیر محنت اور مشقت کے آرام کو پہنچنا نہین ہوتا وَلَقَدۡ كُنۡتُمۡ تَمَنَّوۡنَ الۡمَوۡتَ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تَلۡقَوۡهُ ۪ فَقَدۡ رَاَیۡتُمُوۡهُ وَاَنۡتُمۡ تَنۡظُرُوۡنَ ۝ اور مقرر تم آرزو کرتے تھے موت کی پہلے اسکے ملنے سے جو اسباب اسکا لڑائی ہے یعنی شہادت چاہتے تھے تم پہلے لڑائی سے پھر مقرر دیکھا تمنے لڑائی کو اُس پر کہ تم سامنے سے دیکھتے تھے یارون کو جو مارے جاتے تھے دیکھکر بھاگ گئے ❊

فائدہ جب احد کی لڑائی مین شکست ہوئی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زخمی ہو کر ایک گڑھے مین گرے اور لوگون مین جھوٹھ مشہور ہوا کہ شہید ہوئے تب لوگ اکثر بھاگے تھے جو اوپر یہ ذکر ہو چکا ہے پھر بھاگنے والون پر طعن آیا انہون نے عذر کیا کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہید ہونے کی خبر سنکر بھاگے تھے تب خدا تعالی نے یہ آیت بھیجی وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوۡلٌ ۚ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَا۟ئِنۡ مَّاتَ اَوۡ قُتِلَ انۡقَلَبۡتُمۡ عَلٰۤی اَعۡقَابِكُمۡ ؕ وَمَنۡ یَّنۡقَلِبۡ عَلٰی عَقِبَیۡهِ فَلَنۡ یَّضُرَّ اللّٰهَ شَیۡـًٔا ؕ وَسَیَجۡزِی اللّٰهُ الشّٰكِرِیۡنَ ۝ اور نہین ہے محمد صلی اللہ وآلہ وسلم مگر بھیجا ہوا خدا کا مقرر گذر چکے ہین پہلے ان سے بہت پیغمبر اے کیا پھر اگر مرے یا مارا جاوے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو تم پھر جاؤ گے دین اسلام سے الٹے اپنے پاؤن پر یا بھاگ جاؤ گے لڑائی سے دین کے دشمنون کی اور جو کوئی پھر جاویگا الٹے پاؤن تو پھر ہرگز نہ بگاڑیگا خدا تعالی کا کچھہ ذرا بھی اور جلد بدلہ دیویگا خدا تعالی شکر کرنے والون کو ❊

فائدہ حکم ہے خدا تعالی کا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ رہین یا نہ رہین یہ دین

خدا تعالی کا ہے اس پر قائم رہو اور اشارت نکلتی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی وفات کے بعد بعضے لوگ دین سے پھر جاوینگے اور جو قائم رہینگے
اُن کو بڑا ثواب ہے پھر ایسا ہی ہوا کہ بعد وفات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
بہت لوگ دین سے پھر گئے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے اُن کو پھر
مسلمان کیا اور بعضوں کو قتل کیا وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ كِتَابًا
مُؤَجَّلًا ۗ وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الْآخِرَةِ نُؤْتِهِ
مِنْهَا ۚ وَسَنَجْزِي الشَّاكِرِينَ اور جو کوئی جی مر نہیں سکتا بغیر حکم خدا تعالی کے جو
لکھا ہوا ہے وعدہ وقت کا اور جو کوئی چاہے بدلہ دنیا کا دیوینگے ہم اُس کو دنیا ہی
مین اور جو کوئی چاہے بدلہ آخرۃ کا دیوینگے ہم اسکو اسی مین سے اور جلد بدلہ
دیوینگے ہم شکر کرنے والون کو جو احسان مانینگے وَكَأَيِّنْ مِنْ نَبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ
كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا ۗ
وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ اور بہت نبی جو خدا تعالی کی راہ مین لڑے کافرون سے
جو ساتھ اُن کے ہو کر لڑے بہت طالب خدا تعالی کے پھر سستی اور کاہلی کی اُنھون
نے جو کچھ اُن کو پہنچی محنت اور دکھ خدا تعالی کی راہ مین اور سست نہین ہوئے اور
عاجزی نکی دشمنون کے سامنے اور خدا تعالی چاہتا ہے اور دوست رکھتا ہے صبر
کرنے والون کو جو مصیبت اور محنت کے وقت جو دشمنون سے لڑنے کے وقت
ٹھیرے رہتے ہین ثابت وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا
وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ اور نہین ہو کچھ بات
اُن کی جو خدا تعالی کے طالب ہین مگر وہ کہ کہتے ہین کہ اے پروردگار ہمارے
بخشدے ہمکو گناہ ہمارے اور معاف کر جو ہم سے زیادتی ہوئی ہو اور مضبوط رکھ
قدم ہمارے دشمنون کے سامنے لڑائی کے وقت اور مدد کر ہماری کافرون
کی قوم پر فَآتَاهُمُ اللَّهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْآخِرَةِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ
پھر دیا اُن کو خدا تعالی نے بدلہ دنیا مین جو فتح پاوین کافرون پر اور کیا خوب ہے
بدلہ آخرت کا اُن کے واسطے جو بہشت اور اُس کی نعمتین ہین اور خدا تعالی
چاہتا ہے اور دوست رکھتا ہے نیک کام کرنے والون کو يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

إِن تُطِيعُوا الَّذِينَ كَفَرُوا يَرُدُّوكُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ فَتَنقَلِبُوا خَاسِرِينَ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اگر تم کہا مانو گے کافرون کا تو تمکو پھیر دین گے اُلٹے پانو تمہارے پھر اُسوقت ہو جاؤ گے نقصان مین خراب ❊ **فائدہ** جب اُحد کی لڑائی شکست ہوئی اور مشہور ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہید ہوئے تب مسلمان بھاگے اور منافقون نے کہا مسلمانون کو کہ اب تو مکے کے لوگ غالب ہوئے اور فتح ہوئی اُن کی تم پراچار تم اپنے دین قدیم مین آؤ سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ دشمنون کا فریب مت کھاؤ اور اُن کی بات نہ سنو بَلِ اللَّهُ مَوْلَاكُمْ ۖ وَهُوَ خَيْرُ النَّاصِرِينَ بلکہ خدا تعالی والی ہے تمہارا تم گھبراؤ اور ڈرو نہین اور خدا تعالی بہت اچھا مدد کرنے والا ہے سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَا أَشْرَكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا ۖ وَمَأْوَاهُمُ النَّارُ ۚ وَبِئْسَ مَثْوَى الظَّالِمِينَ جلد ڈالین گے ہم دلون مین اُن لوگون کے جو کافر ہین ڈر کو سبب اُس کے جو شریک کرتے تھے خدا تعالی کے ساتھ اُس چیز کو جسکی نہین اوتاری خدا تعالی نے سند اور دلیل شریک ہونے کی اور جگہہ اُن کے رہنے کی آگ ہے دوزخ کی اور بُری جگہہ ہے ظالمون کے واسطے مقرر کی ہوئی وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللَّهُ وَعْدَهُ إِذْ تَحُسُّونَهُم بِإِذْنِهِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَعَصَيْتُم مِّن بَعْدِ مَا أَرَاكُم مَّا تُحِبُّونَ ۚ اور مقرر سچا کر چکا تمسے خدا تعالی وعدہ اپنا جب کہ تم کاٹتے تھے یعنی قتل کرتے تھے کافرون کو خدا تعالی کے حکم سے جب تک کہ نامردی کی تمنے اور جھگڑا ڈالا کام مین اور بیحکمی کی اپنے سردار عبداللہ بن جبیر کی جو اُس درے پر سے مال لوٹنے کو دوڑتے تھے بعد اُسکے جو دیکھا تمنے فتح اور لوٹنا مال کا جو آرزو تھی تمہاری یعنی فتح اور لوٹ کا مال جو تم چاہتے تھے اُسے دیکھا مِنكُم مَّن يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنكُم مَّن يُرِيدُ الْآخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۖ وَلَقَدْ عَفَا عَنكُمْ ۗ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ تم مین سے کوئی چاہتا تھا مال لوٹ کا اور تُسیتی فتح پاتے تھے اور تم میں کوئی چاہتا تھا تو اب آخرت کا شہید ہونے سے پھر تمکو پھیر دیا خدا تعالی نے کافرون کے قتل کرنے سے جو بعد فتح کے شکست ہوئی اسواسطے کہ تو آزماوے خدا تعالی تمکو اور مقرر تمکو تو بخشا اور معاف کیا اور خدا تعالی فضل رکھتا ہے ایمان لانیوالون پر ❊ **فائدہ** پہلے غلبہ مسلمانون کا ہوا کافر بھاگے اور مسلمان اُنہین قتل کرنے اور فتح کی

نشانیاں نظر آتی تھیں کسی کو خوشی تھی مال لوٹنے کی اور کسی کو اسلام کے غلبہ کی پھر
جب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نافرمانی کی تب مقدمہ الٹ گیا ایک نافرمانی
یہ کہ اسکو چھوڑ کر لوٹ پر دوڑے دوسرے وہ کہ جب کافر بھاگنے لگے مسلمان اُن کو
مارتے ہوئے جاتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پکار کر فرمایا کہ ان کے پیچھے
بڑھے نجاؤ میرے پاس آؤ اُن کو جو اُدھر لوٹ کا مال نظر آیا پیچھے نہ پھرے اِس سے
شکست ہوئی جیسا کہ فرماتا ہے خدا تعالی اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓى اَحَدٍ وَّ
الرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَآ
اَصَابَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ جب تم چڑھے جاتے تھے تم بھاگنے والوں کے
پیچھے سو نہ پھرتے تھے اور پیچھے پھر نہ دیکھتے تھے کسی کو اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پکارتا
تھا تمکو تمہارے پیچھے سے پھر پہنچایا تمکو غم عوض غم کے سو تم تم نکہایا کرو جو کچھہ ہیر جاتی رہے
یعنی مال لوٹ کا اور اُس سے غم نکہا وہ جو کچھہ سامنے سے آوے مصیبت اور خدا تعالی
خبر رکہتا ہے اُن کاموں کی جو تم کرتے ہو ✱ **فائدہ** یعنی تمسے رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا دل تنگ ہوا تھا اُسکے بدلے تم پر تنگی آئی تو آگے کو خبردار ہو کہ حکم پر
چلئے کچھہ ہاتھہ سے مال جاوے یا کچھہ بلا سامنے سے آوے نافرمانی نکیجے ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ
مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَاۗىِٕفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَاۗىِٕفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْھُمْ اَنْفُسُھُمْ
يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۭ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ
پھر اُتارا خدا تعالی نے تم پر پیچھے غم کے امن کو جو وہ اونگھہ تھی جو ڈھانک لیا اُس اونگھہ نے
بعضوں کو تم میں سے اور بعضوں کو ڈالا فکر میں اُن کے نفس نے جو گمان کرتے تھے
خدا تعالی پر گمان ناحق کا احمقوں کا سا یہ کہتے تھے کہ کچھہ بھی ہمارے ہاتھہ
کام ہے یعنی کچھہ ہمارا اختیار نرہا سو خدا تعالی فرماتا ہے قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ۭ يُخْفُوْنَ
فِيْٓ اَنْفُسِھِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ۭ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا
کہدے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کو کہ سب کام فتح اور شکست خدا تعالی کے اختیار
میں ہے یہ گمان کرنے والے چھپاتے ہیں اپنے دلوں میں جو نہیں ظاہر کرتے تیرے
آگے سو کہتے ہیں آپس میں خلوت کے وقت کہ اگر ہوتا کچھہ کام ہمارے ہاتھہ تو مارے
نجاتے ہم یہاں اِس لڑائی میں یعنی اگر یہ دین حق ہوتا تو قتل نہوتا اِس جگہہ گویا کہ ناحق

کافرون پر تو پھر کوئی تم پر غالب نہوگا اور اگر خدا تعالی چھوڑ دیوے تمکو اور مدد نکرے
تمہاری تو پھر کون ہے وہ جو مدد کرے تمہاری بعد چھوڑ دینے خدا تعالی کے پھر چاہیے
کہ خدا تعالی ہی پر بہروسا کرین ایمان لانے والے و ماکان لنبی ان یغل ومن یغلل
یات بما غل یوم القیمۃ ثم توفی کل نفس ما کسبت وھم لا یظلمون اور نہین ہے
لائق نبی کے وہ کہ کچھہ چیز چہپا رکھے غنیمت مین سے اور جو کوئی کچھہ چہپا رکھے لوٹ
کے مال سے تو لاوے گا اپنے ساتھہ اُس چہپائی ہوئی چیز کو قیامت کے دن سب کے
روبرو جو سبب رسوائی کا ہووے پھر تمام پاوے اُس دن ہر ایک شخص بدلہ اُس
کام کا جو اُس نے کیا ہے دنیا مین بہلا یا برا اور اُن لوگون پر ظلم نہوگا جیسا اُنہون نے
کیا ہے ویسا ہی بدلہ ملیگا ❊ **فائدہ** کہتے ہین جب بدر کی لڑائی فتح ہوئی تھی
اور غنیمت اُس لڑائی کی آئی تھی تو اُس مال سے ایک کملی سرخ کم ہوئی تھی بعضے
کمبختون نے کہا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے واسطے رکھی ہے تب
یہ آیت اُتری کہ پیغمبرون کا یہ کام نہین بلکہ جو کوئی ایسا کام کرے کہ پہلے بانٹنے اور
حصہ کرنے سے کچھہ غنیمت کے مال سے لیوے چہپا کر تو قیامت کے دن سب مین
رسوا ہوگا کہتے ہین کہ ایک شخص نے ایک رسی پرانے حصہ کرنے سے پہلے لی تھی
بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا حضرت نے فرمایا کہ رکھا اسے تو
قیامت کے دن اپنے ساتھہ لے آویگا افمن اتبع رضوان اللہ کمن باء بسخط
من اللہ ومأوٰیہ جہنم وبئس المصیر ۵ کیا جو شخص کہ تابعداری کرے
خدا تعالی کی خوشی کی مانند اُسکی ہے جو آوے ساتھہ غصہ خدا تعالی کے اپنے گناہ
کے سبب اور جگہ اُس گنہگار کی دوزخ ہے اور بری جگہہ ہے دوزخ اُن کی جا
رہنے کی اور پیغمبر اور مومن جو ان سے خیانت ہرگز نہووے ھم درجت عند
اللہ واللہ بصیر بما یعملون اُن لوگون کی یعنی پیغمبرون کے درجے بلند ہین
خدا تعالی کے پاس اور خدا تعالی دیکہتا ہے جو کچھہ کہ تم کرتے ہو ❊
فائدہ یعنی نبی اور لوگ برابر نہین ہین کسی پیغمبر سے طمع کا کام نہین ہوتا لقد من اللہ
علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم ایتہ ویزکیھم
ویعلمھم الکتب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلل مبین ۵

بیشک خدا تعالی نے احسان کیا ایمان لانے والون پر جب کہ پیدا کیا پیغمبر اُنہین مین
اُنہین کی قوم مین سے سو پڑھتا ہے اُن کے آگے آیتین قرآن شریف کی اور پاک
کرتا ہے اُن کو شرک کی ناپاکی سے اور سکہاتا ہے اُن کو قرآن اور سمجھ کے اور کام کی
باتین اور یہ لوگ تو پہلے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدا ہونے سے البتہ گمراہی
مین تھے صریحًا جو بتون کو پوجتے تھے اور حق ناحق مین تفاوت نجانتے تھے
اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ؕ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ
اَنْفُسِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کیا جب پہنچی تمکو مصیبت شکست یا مارے جانیکی اُس
کہ مقرر پہنچا چکے ہو تم اُسکی دو برابر سو کہتے ہو کہ یہ مصیبت کہان سے آئے جو ہم مسلمان
ہین اور پیغمبر ہم مین موجود ہے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ یہ مصیبت تمہاری
ہی طرف سے تمکو پہنچی ہے بیشک خدا تعالی سب چیز پر قدرت رکہتا ہے ❖
فائدہ یعنی تم بدر کی لڑائی مین ستر کافرون کو قتل کر چکے اور ستر کو قید کر لائے تھے
اور احد کی لڑائی مین تمہارے ستر آدمی شہید ہوئے تو بددل کیون ہوتے ہو سو یہ
بہی تمہارا ہی قصور ہے جو چُوکی کی تہی کہ اُس درہ پر سے لوٹنے کو دوڑے تھے
یا بدر کے قیدیون کو قتل نکیا مال لیکر چھوڑا وَمَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ
وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۚ اور جو کچھہ کہ پہنچی تمکو مصیبت اُس دن
جو دو لشکر مقابلہ ہوئے کافرون اور مومنون کا حکم خدا تعالی کیسے اور اسواسطے
کہ تو معلوم کرے مومنون کا ثابت رہنا اور تو معلوم کرے منافقون کی دشمنی کو
وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ؕ اور کہا منافقون کو آؤ لڑو خدا تعالی کے
کی راہ مین مشرکون سے ہمارے رفیق ہو کر یا دفع کرو اُن کی شرارت کو جو وہ مدینہ
کے لوگون کو لوٹنے آئے ہین تب دیا یہ جواب منافقون نے کہ اور قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ
قِتَالًا لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ ؕ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ کہا کہ اگر ہم
لڑائی جانین اور واقف ہون لڑائی سے تو البتہ تمہارے ساتھ رہین اس بات
مین تین معنی نکلتے ہین ایک یہ کہ جب لڑائی کا وقت ہوگا تو تمہارے رفیق ہونگے
ابہی لڑائی کہان ہے - دوسرے معنی یہ کہ ہمین معلوم نہین کہ لڑائی ہوگی یعنی محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قوم قریش سے مل جاویگا تیسرے معنی یہ کہ ہم لڑائی نہین جانتے

یہ طعن ہے یعنی ہماری مصلحت اوّل ثانی تمنے نہین و قوت نہین اور ہم جو لڑائی
کی باتین جانتے ہین تمہارے ساتھ نہین رہتے سو خدا تعالی فرماتا ہے
کہ یہ منافق کفر کے اس دن بہت پاس ہین جو طرف ایمان کی یعنی کافرون سے
نزدیک ہین جو اُن کے رفیق ہو وین مسلمانون کی رفاقت سے اور یہ منافق
يَقُولُونَ بِأَفْوَاهِهِم مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُونَ کہتے ہین
اپنے مونہون سے جو نہین ہے اُن کے دلون مین یعنی ظاہر مین کہتے تھے کہ لڑائی
نہوگی اور دل مین سمجہ رہے تھے کہ لڑائی ہوگی اور خدا تعالی خوب جانتا ہے
جو کچھہ کہ یہ چھپاتے ہین دشمنی اور فریب جو اُن کے دلون مین ہے الَّذِينَ قَالُوا
لِإِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوا لَوْ أَطَاعُونَا مَا قُتِلُوا ۗ قُلْ فَادْرَءُوا عَنْ أَنفُسِكُمُ الْمَوْتَ
إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ وہ لوگ ہین منافق جو کہتے ہین اپنے بہائیون کو یعنی منافقون کو
کہتے ہین اور آپ بیٹھہ رہے ہین اپنے گہرون مین یہ کہتے ہین کہ اگر ہماری بات
مانتے جو مارے گئے ہین احد کی لڑائی مین تو مارے نجاتے کہہ اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اُن منافقون کو کہ اب دور کرلو تم اور ہٹا دیجو اپنے اوپر سے موت کو
اگر تم سچے ہو اس بات مین یعنی تم جو کہتے ہو کہ ہماری بات نماننے سے مارے گئے
تو تم اپنے تئین موت سے بچا رکہیو جو بغیر اجل کوئی مرتا نہین اور جب اجل
آتی ہے تو کسی جگہہ نہین بچ سکتا وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا
اور نہ و جہو اور نہ سمجھو اُن لوگون کو جو مارے گئے ہین خدا تعالی کی راہ مین مردے
یعنی موے نہین ہین بَلْ أَحْيَاءٌ عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ۝ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ
مِن فَضْلِهِ ۝ لا بلکہ جیتے ہین وہ خدا تعالی کے پاس روزی پاتے ہین خوشی
کرتے ہین اُس چیز سے جو دیا ہے اُن کو خدا تعالی نے اپنے فضل سے وَيَسْتَبْشِرُونَ
بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِم مِّنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ اور
خوشوقت ہوتے ہین اُن کی طرف سے جو لوگ ابہی نہین ملے ساتھہ اُن کے پیچھے اُنکے سے
جو امیدوار ہین کہ جا پہنچین گے اُن مین اسواسطے کہ نہ ڈر ہے اُن پر اور نہ وہ
غمگین ہونگے يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ
الْمُؤْمِنِينَ ۝ خوشوقت ہوتے ہین خدا تعالی کی نعمت سے اور بخشش سے

اور اُس بات سے خوش ہوتے ہین کہ خدا تعالیٰ ضائع نہین کرتا مزدوری ایمان
لانے والون کی ✤ **فائدہ** شہیدون کو مرنے کے بعد ایک طرح کی زندگی ملی
ہے جو اُس زندگی مین کھاتے پیتے ہین خوش رہتے ہین جو اور مردون کو نہین
میسر ہوتی مگر قیامت کے بعد خوشی کا کھانا پینا ملے گا ✤

فائدہ جب جنگ اُحد تمام ہوئی اور قریش مکے کی طرف پھرے ابوسفیان
جو سردار مکے کے کافرون کا تھا پچتایا پھر کر کہنے لگا اتنے مسلمان ہلاک کیے پر اُن کا
کام پورا نکیا جو پھر قضیہ باقی نرہتا اب پھر چلیے اور ان سب کو قتل کیجے ایک کو
نچھوڑیے اُن مین سے ایک نے کہا کہ اب پھر چلنا صلاح نہین کس واسطے کہ مسلمان
بہت قتل ہوے ہین اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سب مسلمان جھنجلا رہے
ہین ایسا نہو کہ باقی جو مدینہ مین ہین جمع ہو کر آوین اور تم پر غالب ہون تمہاری
اب فتح ہوئی ہے پھر شکست ہو جاوے تو خوب نہین ابوسفیان نے اُس کی
بات مانی اور مکے کو گیا پر ابوسفیان پھرنے کی مصلحت کی خبر مدینہ مین حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی اور یہ ہفتہ کے دن ساتوین تاریخ شوال کی مدینہ
مین آئے تھے اُسی دن پیغمبر کو حکم ہوا کہ فجری سب وہی لوگ جو لڑائی مین حاضر
تھے شہر سے باہر پھر نکلے اصحاب اُس پر کہ سست اور زخمی تھے حکم بجا لاے
اور اپنے زخمون کو باندھ کر بغیر مرہم لگاے کمال دلیری اور بہادری سے باہر نکل کر
حمراء الاسد مین خیمہ کیا حق تعالیٰ نے اُن کے حق مین یہ آیت بھیجی کہ اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا
لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا
اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝ وہ لوگ جنہون نے حکم مانا خدا تعالیٰ کا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم کا بعد اُسکے جو پہنچ چکے تھے زخم اُن کو لڑائی مین جو نیک اُن سے اور پرہیزگار
ہین اُن کے واسطے ثواب بڑا ہے ✤

فائدہ جب مسلمانون کی پھر نکلنے کی خبر ابوسفیان کو پہنچی تو خوف آیا اور لڑائی
سے ڈر کر مکے کی طرف کوچ کیا پھر وہان جا کر یہ چاہا کہ اپنے دبدبہ اور بڑائی کی خبر
مدینہ مین بھیج کر مسلمانون کو ڈراوے ایک شخص مکے سے مدینہ کی طرف جاتا تھا
اُسے کچھ دیکر کہا کہ یہ خبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچا کہ لشکر قریش کا بے نہایت

جمع ہوا ہے اور تمسے لڑنے کی تیاری کی ہے ایسی کہ تمہین اُن کے مقابلہ کی طاقت
نہین مسلمانون نے یہ خبر سنکر کہا کہ حسبنا اللہ جیسیکہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ اَلَّذِيْنَ
قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ق
وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وہ حکم ماننے والے جنکو کہا لوگون نے مکے سے آنکر
کہ بیشک مکے کے لوگون نے جمع کیا ہے سامان اور متفق ہوئے ہین تمہارے
لڑنے کو پہر تم ڈرو اُن کے آنے سے جو تمہین اُن سے لڑنے کی طاقت نہین
یہ خبر سنکر پہر زیادہ ہوا ایمان اُن لوگون کا اور کہا کہ بس ہے ہمین خدا تعالی
اور کیا خوب کارساز ہے خدا تعالی فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ
سُوْٓءٌ ق وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ پہر چلے آئے مسلمان مقام
حمرۃ الاسد سے کافرون کی راہ دیکھ کر خدا تعالی کے احسان اور فضل سے
سوداگری کا نفع لیکر جو کچھہ برائی نہ پہنچی اُن کو سلامت پہرے بغیر لڑائی کے اور
پیروی کی خدا تعالی کی خوشی کی اور حکم مانا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور خدا تعالی
صاحب ہے بڑے فضل کا اور احسان کرنے والا اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ
فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ یعنی مقرر یہ خبر شیطان ہی کی
ہے جو ڈراتا ہے اپنے دوستون سے یعنی وہ خبر جو آئی ہے کہ قریش جمع ہوکر تمسے لڑنے آتے ہین
وہ خبر شیطان کی تہی سو تم اے مسلمان مت ڈرو اُن سے اور ڈرو مجھسے اگر ہو تم
ایمان لانے والے وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِى الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ
شَيْئًا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِى الْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ اور اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تجہے فکر مند نکرین وہ لوگ یعنی تو غمگین مت ہو اُن لوگون سے جو
تلاش کرتے ہین مددگاری مین کافرون کی بیشک وہ لوگ کچھہ بہی بگار نہ سکین گے
خدا تعالی کا یعنی مومنون کا جو خدا تعالی کے کام مین مصروف ہین چاہتا ہے
خدا تعالی جو اُن کو فائدہ نہ پہنچے آخرت مین نیکی سے اور اُن کے واسطے بڑا عذاب
ہے ہمیشہ دوزخ مین رہین گے سو وہ لوگ منافق ہین جو اُن کی صفت یہ ہے
اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا ج وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ
وہ لوگ جنہون نے خرید الکفر ایمان کے بدلے سو ہرگز کچھہ نہ بگاڑ سکین گے

خدا تعالیٰ کا اور واسطے اُن لوگوں کے عذاب ہے دُکھ دینے والا آگ کا دوزخ میں
وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوٓا أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِّأَنفُسِهِمْ ۚ إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوٓا
إِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝ اور نہ سمجھیں کافر وہ کہ جو ہمنے ڈھیل دی اُن کو کچھ اچھی
بھلائی ہے اُن کے واسطے ہمنے جو فرصت دی ہے اُن کو کہ تو زیادہ کریں گناہ
اور اُن کے واسطے عذاب ہے خوار کرنے والا مَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَآ أَنتُمْ
عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ نہیں وہ کہ خدا تعالیٰ چھوڑ دے
مسلمانوں کو اُس چیز پر جس پر تم ہو اسے منافقو جب تلک کہ جدا کرے خدا تعالیٰ ناپاک کو
یعنی منافقوں کو خالص مسلمانوں سے جدا اور ظاہر کرے وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ
عَلَى الْغَيْبِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي مِن رُّسُلِهِ مَن يَشَآءُ ۖ فَـَٔامِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِۦ ۚ وَ
إِن تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا فَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ اور نہیں ہے ایسا خدا تعالیٰ کہ تمکو خبردار کرے غیب کی
بات پر اور لیکن خدا تعالیٰ چن لیتا ہے اپنے پیغمبروں میں سے جسکو چاہتا ہے پھر تم
یقین لاؤ خدا تعالیٰ پر اور اُسکے پیغمبروں پر اور اگر یقین درست لاؤ اور شرک
اور نفاق سے بچتے رہو اور ڈرتے رہو تو پھر تمہارے واسطے ثواب بہت بڑا ہے
وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَآ ءَاتَىٰهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ هُوَ خَيْرًا لَّهُم ۖ بَلْ هُوَ شَرٌّ
لَّهُمْ ۖ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِۦ يَوْمَ الْقِيَٰمَةِ اور نہ سمجھیں وہ لوگ جو بخیلی کرتے ہیں ساتھ
اُس چیز کے جو دیا ہے اُنکو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مال دنیا کا یعنی جو دولتمند
کہ مال جمع کر رکھتے ہیں تو یہ نہ سمجھیں کہ مال کا خرچ نکرنا بہتر ہے اُن کے واسطے بلکہ
بُرا ہے اُن کے واسطے جو طوق ہو کر پڑیگا اُن کے گلوں میں قیامت کے دن وہ
مال جو بخیلی کرتے تھے اُس سے وَلِلَّهِ مِيرَٰثُ السَّمَٰوَٰتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَاللَّهُ بِمَا
تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ اور خدا تعالیٰ ہی وارث ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور خدا تعالیٰ
واقف ہے اُن کاموں سے جو کچھ کہ تم کرتے ہو + **فائدہ** جو کوئی مالدار زکوۃ
اور خیرات نہ دیوے تو اُسکا وہ مال سب قیامت کے دن اژدہا بنکر اُسی کے گلے میں
طوق ہوگا اور اُسکے منھ کو پکڑے گا اور خدا تعالیٰ ہی وارث ہے آخر کو سب کے
مال کا یعنی تم سب چھوڑ کر مر جاؤگے اور جو خیرات کروگے تو تمہارے ساتھ رہے گا
ثواب اُس کا + **فائدہ** جب آیت اقرضوا اللہ قرضاً حسناً نازل ہوئی تو یہودیوں نے

ع ۱۸

کہا کہ خدا محتاج ہے جو ہمسے قرض مانگتا ہے تب یہ آیت اتری لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ
الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ (وقف لازم)
بِغَيْرِ حَقٍّ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ بیشک سنی بات خدا تعالی نے ان لوگون
کی جنہون نے کہا کہ خدا تعالی فقیر ہے اور ہم دولتمند ہین سو خدا تعالی فرماتا ہے
کہ ہم لکہین گے ان کی وہ بات جو کہی انہون نے اور مار ڈالا انہون نے پیغمبرون کو
ناحق اور ہم کہین گے ان کو قیامت کے دن کہ چکہو تم اب عذاب جلتی آگ کا
ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ یہ عذاب اس کا
بدلہ ہے جو آگے بہیجا ہے تمنے ہاتہون اپنے اور خدا تعالی نہین عذاب کرتا بندون پر
لیکن گنہگار اپنے کیے کا بدلہ پاوین گے اور سنا خدا تعالی نے اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ
عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ان لوگون کی
بات کو جو کہا انہون نے کہ بیشک خدا تعالی نے قول کر بہیجا ہماری طرف یعنی حکم کیا
ہمکو کہ یقین نہ لاوین ہم کسی رسول پر جب تک لاوے ہمارے پاس ایک نیاز
جسے کہا جاوے آگ + **فائدہ** بنی اسرائیل پر قربانی کا کہانا حرام تہا اور
یہ دستور تہا کہ جب کوئی قربانی کرتا تو اس قربانی کو میدان مین رکہ دیتا اور اسوقت کے
نبی اور علما اور سردار سب جمع ہو کر قربانی سے دور کہڑے ہو کر عاجزی اور مناجات
جناب الٰہی مین کرتے جب تک کہ وہ قربانی قبول ہوتی اور قبول ہونے کی نشانی
یہ تہی کہ ایکا ایک آسمان سے آگ آتی اور اس قربانی سے لپٹ کر سب جلا دیتے
سو یہودی کہتے تہے کہ توریت مین لکہا ہے کہ جس نبی کا یہ معجزہ ہو اس پر ایمان لاؤ
خدا تعالی ان کو الزام دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ
كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ کہہ یہودیون کو کہ مقرر آئے پیغمبر مجہسے پہلے نشانیان اور معجزے لیکر
اور ساتہ اس معجزے کے بہی آئے جو تم کہتے ہو پہر کیون ان کو تمنے مار ڈالا اگر تم
سچے ہو تو یعنی حضرت زکریا اور یحیی علیہما السلام کا تو یہ بہی معجزہ تہا کہ قربانی کو
آگ کہا جاتی تہی پہر ان کو کیون قتل کیا تمنے اگر سچ کہتے ہو تو پس یہ بہانے تمہارے
سب جہوٹے ہین اور سب پیغمبرون کو ایک ہی معجزہ کیا ضرور ہے ہر ایک نبی کو

جلے جارے معجزے ہین فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ۝ پہر اگر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہٹلاوین تجکو تو ملول نہو پہر مقرر جہٹلا چکے اور پیغمبرون کو پہلے تجسے جو وہ آئے تھے ساتھ معجزون کے اور ورقون نصیحت کے اور کتابون روشن کے جسمین حلال اور حرام مفصل بیان کیا ہے كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ہر ایک شخص چکہنے والا ہے موت کے مزے کو اور البتہ بدلہ دیا جاویگا کامون کا تم سب کو قیامت کے دن پہر جسکو ہٹا دیا آگ سے اور داخل کیا بہشت مین وہ مقرر اپنے مقصود سے ملا اور نہین زندگانی دنیا کی مگر جلس دغابازی کی اور دہوکے کی لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ اور البتہ آزمائے جاؤ گے تم مال سے اور جان سے اور البتہ سنوگے تم ان لوگون سے جنکو کتاب ملی تم سے پہلے اور مشرکون سے سنو باتین بری او طعنہ بہت اور اگر صبر کروگے اس آزمائش اور انکی باتون پر اور پرہیزگاری کروگے تو پھر یہ کام مضبوطی ہے دین کی ۝

فائدہ جب مسلمان مکے مین اپنے گہر اور کنبا چہوڑ کر مدینہ مین آئے تھے تو مکے کے کافر ان کے مال اور زمین اور باغ کو ظلم سے چہین لیتے تھے اور جو کوئی مسلمان ہاتھ لگتا تو عذاب سے مار ڈالتے تھے سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر اس مصیبتون پر صبر کروگے تو تمہارے حق مین اچھا ہے وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ اور جب کہ لیا خدا تعالیٰ نے قول ان لوگون سے جنکو کتاب دی یعنی یہود اور نصاریٰ کو توریت اور انجیل مین حکم کیا کہ البتہ ظاہر اور بیان کرو صفت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو آخری زمانے کا پیغمبر ہے اور مت چہپاؤ تو تعریف ان کی سو انہون نے پہینک دیا اپنے پیٹھ کے پیچھے اپنے اقرار کو اور خرید کیا اس کے بدلے تھوڑا سا مول پھر کیا برا ہے وہ جو خرید کرتے ہین لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ

یُحۡمَدُوۡا بِمَا لَمۡ یَفۡعَلُوۡا فَلَا تَحۡسَبَنَّہُمۡ بِمَفَازَۃٍ مِّنَ الۡعَذَابِ وَلَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ مت پوچھ
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگون کو جو خوش ہوتے ہین اپنے کامون پر
اور تعریف لوگون سے چاہتے ہین اپنی نہ کئی پر پس مت سمجھو اُن کو کہ چھٹکارا
پائے ہوئے ہین عذاب سے اور اُن کے واسطے عذاب دُکھ دینے والا ہے

فائدہ علما یہود کے مسلہ غلط بنا کر رشوتین لے کھاتے تھے اور پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی تعریف چھپاتے تھے اور خوش ہوتے تھے کہ ہمکو پکڑ نہین سکتا کوئی
اور چاہتے تھے کہ لوگ ہماری تعریف کرین کہ یہ خوب دیندار اور عالم ہین بڑی
وَلِلّٰہِ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ٪ اور خدا تعالیٰ ہی کو
ہے بادشاہت آسمانون کی اور زمین کی اور خدا تعالیٰ سب چیز پر قدرت رکھتا ہے
اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَالنَّہَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ
مقرر آسمانون اور زمین کے بنانے ہین اور بدلنے مین رات دن کے البتہ نشانیان
ہین قدرت کے واسطے عقلمندون کے سو عقلمند وہ لوگ ہین **ف** الَّذِیۡنَ یَذۡکُرُوۡنَ
اللّٰہَ قِیٰمًا وَّقُعُوۡدًا وَّعَلٰی جُنُوۡبِہِمۡ وَیَتَفَکَّرُوۡنَ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ
رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ ہٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبۡحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝
جو لوگ یاد کرتے ہین خدا تعالیٰ کو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے کروٹ سے
اور فکر کرتے ہین آسمانون اور زمین کے پیدا ہونے ہین اور عجز سے کہتے ہین کہ
اے پروردگار ہمارے نہین پیدا کیا تو نے یہ سب کچھ عبث اور ناحق تو پاک ہے
سب عیبون سے اور نقصانون سے پھر بچا ہمکو آگ کے عذاب سے اور کہتے ہین
رَبَّنَاۤ اِنَّکَ مَنۡ تُدۡخِلِ النَّارَ فَقَدۡ اَخۡزَیۡتَہٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِیۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ ۝
اے پروردگار ہمارے بیشک توجسکو داخل کرے آگ مین پھر مقرر اسکو رسوا
کیا تو نے اور نہین کوئی گنہگارون کا مددگار اور کہتے ہین رَبَّنَاۤ اِنَّنَا سَمِعۡنَا مُنَادِیًا
یُّنَادِیۡ لِلۡاِیۡمَانِ اَنۡ اٰمِنُوۡا بِرَبِّکُمۡ فَاٰمَنَّا ٭ۖ رَبَّنَا فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَکَفِّرۡ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا
وَتَوَفَّنَا مَعَ الۡاَبۡرَارِ ۚ اے پروردگار ہمارے مقرر ہمنے سُنا کہ ایک پکارنیوالا
یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پکارتا ہے طرف ایمان لانے کے وہ کہ ایمان لاؤ
اپنے پروردگار پر پھر ایمان لائے ہم اے پروردگار ہمارے پھر بخش دے ہمکو گناہ

ع ۱۹ / ۱۰

ف یعنی یہی سے سورہ لکھا کیا صرور جو رات وہ کہتا ہے یہی توحید اسکی نشانیان سارے عالم میں موجود ہین رحمہ اللہ تعالیٰ

ہمارے اور اُتار ہم سے بُرائیان ہماری اور موت دے ہمکو ساتھ نیکبخت لوگون کے
اور کہتے ہین رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّکَ
لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۵ اے پروردگار ہمارے دے ہمکو وہ جو وعدہ کیا تو نے ہمارے
واسطے اپنے پیغمبرون کے ساتھ اور مت رسوا کر ہمکو قیامت کے دن بیشک
تو نہین خلاف کرتا وعدے کو فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ
مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی بَعْضُکُمْ مِّنْ بَعْضٍ پھر قبول کی اُن کی دعا اُن کے پروردگار نے
وہ کہ مین ضائع نکرون گا محنت کسی محنت کرنے والے کی تم مین سے مرد یا عورت
کوئی کرے کچھ نیک کام تم آپسمین ایک ہو یعنی ثواب مین تفاوت نہین مرد اور
عورت کے عمل مین فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاُوْذُوْا
فِیْ سَبِیْلِیْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُکَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ پھر وہ لوگ جو
وطن سے نکلے اور نکالے گئے اپنے گھرون سے اور ستائے گئے میری
راہ مین اور لڑے کافرون سے صرف دین کے واسطے اور مارے گئے البتہ
اُتارون گا مین اُن سے بُرائیان اُن کی اور داخل کرون گا مین اُن کو باغون
مین جنکے نیچے بہتی ہین ندیان بدلہ ہے یہ خدا تعالی کے پاس سے اور خدا تعالی
پاس بہت اچھا بدلہ ہے لَا یَغُرَّنَّکَ تَقَلُّبُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِی الْبِلَادِ ؕ مَتَاعٌ قَلِیْلٌ
ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۵ نہ بہکاوے تجکو اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم آنا جانا اور پھرنا اُن لوگون کا جو کافر ہین شہرون ہین سوداگری کو
یہ فائدہ ہے تھوڑا سا دنیا کا جو جاتا رہے گا پھر ٹھکانا اُن کا دوزخ ہے اور بُری
دوزخ رہنے کو اُن کے لٰکِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ۵ لیکن
لوگ جو ڈرتے رہے اپنے پروردگار کے عذاب سے اُن کے واسطے
جو بہتی ہین اُن کی نیچے نہرین ہمیشہ رہین گے اُن باغون مین مہمانی ہے
کے پاس سے سو بہت اچھا ہے نیکبختون کے واسطے وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ
مِنُ بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِمْ خٰشِعِیْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا یَشْتَرُوْنَ

بِاٰیٰتِ اللّٰہِ ثَمَنًا قَلِیْلًا ؕ اُولٰٓئِکَ لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ
اور البتہ کتاب والون سے کوئی شخص ہے جو ایمان لاتا ہے خدا تعالی پر اور اس پر
جو تم پر اترا ہے اسے مسلمانو یعنی قرآن اور ان پر اترا ہے یعنی توریت اور انجیل
وہ شخص جیسے عبداللہ بن سلام اور یار اس کے یا نجاشی اور تابعدار اس کے اس پر
ایمان لائے ہین اور ڈرتے ہوئے رہتے ہین خدا تعالی کے آگے خرید نہین کرتے
خدا تعالی کی آیتون کے ساتھ تھوڑا سا مول وہ جو ان کے واسطے ہے بدلا ان کے
کامون کا ان کے پروردگار کے پاس بیشک خدا تعالی جلد حساب لینے والا ہے
یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۫ وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ
تُفْلِحُوْنَ ۵ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو صبر کرو کافرون کے دکھ دینے پر اور
ثابت رہو میدان مین کافرون کے سامنے لڑنے کے وقت اور تیار اور درست
رہو کافرون سے لڑائی کے واسطے خدا تعالی کی راہ مین اور ڈرتے رہو خدا تعالی
سے شاید کہ تم چھٹکارا پانیوالے ہو عذاب سے اور پہنچنے والے ہو اپنی مراد کو ٭ ٭

ع ۱۱

سورۃ النساء مدنیۃ وھی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | مائۃ وست وسبعون آیۃ

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ
مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ
کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا ۵ اے لوگو ڈرتے رہو اپنے پروردگار سے جس نے پیدا کیا
تمکو ایک شخص سے یعنے حضرت آدم سے اور پیدا کیا پہلے اسی ایک شخص سے اس
جوڑا یعنی بی بی حوا کو ان کی بائین پسلی سے پیدا کیا اور بکھیرا ان دونون سے بہت
مرد اور عورت کو یعنی بے نہایت خلقت پیدا کی اور ڈرتے رہو اس خدا تعالی
سے جسکی آپسمین قسمین دیتے ہو اور واسطہ دیتے ہو اور اپنے ناتے دارون کا
حق ادا کرو مہربانی سے بیشک خدا تعالی تم پر نگہبان ہے یعنی
اور باتون سے واقف ہے وَاٰتُوا الْیَتٰمٰٓی اَمْوَالَھُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِیْثَ بِا
وَلَا تَاْکُلُوْٓا اَمْوَالَھُمْ اِلٰٓی اَمْوَالِکُمْ ؕ اِنَّہٗ کَانَ حُوْبًا کَبِیْرًا اور دو تم یتیمون کو مال ا
اور بدل نہ لو ناپاک مال پاک کی عوض اور مت کھاؤ مال یتیمون کا اپنے ما

ملا کر بیشک یتیموں کا مال کھانا بہت بڑا گناہ ہی ✤ **فائدہ** جس لڑکے کا باپ مرجاوے اسکے وارثوں کو تقید ہے کہ اسکے مال کو احتیاط سے جدا اپنے مال سے رکھیں اور جب وہ بیٹے ہوش سنبھالے سب مال ان کے ورثہ کا اسے حوالے کر دیں وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ اور اگر ڈرو کہ انصاف نکر سکو گے یتیم لڑکوں کے مال میں تو پھر نکاح کرلو جو خوش آویں لڑکیاں دو دو تین تین چار چار جوروان کرلو فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ۝ پھر اگر ڈرو کہ برابر نہ اد اکر سکو حق جوروں کا تو ایک ہی نکاح کرو یا لونڈی جو اپنا مال ہی یہ بات یعنی ایک نکاح یا لونڈی کو حرم کرنا نزدیک ہے اسکے جو نہ پھروگے انصاف سے اور ظلم نکروگے حق تلفی سے وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ۭ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْۗــــًٔـا مَّرِيْۗــــــًٔـا ۝ اور دو تم عورتوں کو مہر ان کا جیسے نکاح کیا ہے خوشی سے مہر دو پھر اگر عورتیں اپنی خوشی سے تم کو اپنے مہر میں سے کچھ چھوڑ دیویں تو پھر کھاؤ تم اسے مزے مزے سے وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاۗءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِىْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰـمًـا وَّارْزُقُوْھُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْھُمْ وَقُوْلُوْا لَھُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝ اور مت دو بیعقلوں کو اپنا وہ مال جو بنایا خدا تعالیٰ نے اس مال کو سبب تمہاری گذران کا اور کھلاؤ پہناؤ یتیموں کو اس مال سے اور کہو ان سے باتیں اچھی اور ملائم ✤ **فائدہ** یعنی لڑکے بے سمجھ کو ان کا مال ندو جب تلک کہ انہیں بھلے برے کا ہوش نہ آوے تب تلک انہیں کھلاؤ پہناؤ اور تسلی دو دلاسے سے کہ یہ مال سب تمہارا ہے تمہیں کو دینگے ہم خیر خواہی کرتے ہیں تم سے وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْھُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْھِمْ اَمْوَالَھُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْھَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ۭ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْھِمْ اَمْوَالَھُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْھِمْ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝ اور آزماؤ یتیموں کو جب تلک کہ پہنچیں وہ نکاح کی عمر کو یعنی جوانی تلک پھر اگر دیکھو انمیں ہشیاری اور سمجھ پھر ان کے حوالے کر دو مال ان کا اور مت کھاؤ مال یتیموں کا زیادہ خرچ اور

فضولی کر کے اور گھبرا کے کہ جو یتیم بڑے ہو جاوین اور اپنا مال لے لیوین یعنی مال یتیمون کا بے نہایت نہ خرچ کر و اس ڈر سے کہ بڑے ہو جاوین گے تو اپنا مال ہم سے لے لیوین گے اور جو کوئی یتیم کے پالنے والون سے اپنی جمعیت رکھتا ہو تو چاہیئے کہ بچتا رہے یتیم کے مال سے اور جو کوئی محتاج ہو تو پھر کھاوے یتیم کے مال مین سے موافق دستور کے جتنا ضرور ہو پھر جب حوالے کرو یتیمون کو مال اُن کا تب گواہ کر لو اُس مال دینے کے وقت اور خدا تعالی بس ہے حساب سمجھنے والا ✦ **فائدہ** یعنی یتیم کا مال اپنے خرچ مین نہ لاؤ اور اگر یتیم کا رکھنے والا محتاج ہو اُس کی خدمت کے موافق و رواہ ہے لیوے جب کوئی مرے اور اُس کا بیٹا یا بیٹی اور مال رہے تو پنچون کے روبرو یتیم کا مال لکھ کر امانتدار کو سونپ دیوین جب یتیم جوان ہشیار ہو اُس لکھے کے موافق اُس کا مال اُس کو حوالہ کر دین اور جو کچھ خرچ ہوا ہو وہ اسکو سمجھا دیوین اور دیتے وقت شاہدون کو دکھا کر دلوے امانتدار لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا مردون کو بھی حصہ ہے یعنی بیٹون کو اگر بچے ہون یا جوان اُس مال سے جو ماں باپ چھوڑ مرین اور ناتے دارون کو بھی حصہ ہے اور عورتون کو بھی یعنی بیٹیون کو بھی حصہ ہے اگر بے سمجھ ہون یا ہشیار ہون اُس مال سے جو ماں باپ چھوڑ مرین اور ناتے دارون کو بھی حصہ ہے اُس مال سے تھوڑا ہو یا بہت ہو حصہ مقرر کیا ہوا ہے **فائدہ** حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدا ہونے سے پہلے رسم تھی جو بیٹیون کو ورثہ مال نہ ملتا تھا اب بیٹیون کی بھی میراث مقرر ہوئی وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا اور جب حاضر ہون اور موجود ہون ناتے دار ورثہ کا مال بانٹنے کے وقت جنکو میراث نہین پہنچتی اور یتیم اور محتاج اُس وقت پاس روبرو ہون تو پھر دو اُن کو کچھ اُس مال سے اور کہو اُن سے بات ملائم اچھی طرح **فائدہ** جس وقت میراث بانٹین اور برادری کے لوگ جمع ہون تو جسکو حصہ نہین پہنچتا اور ناتے دار ہے یا یتیم ہے یا محتاج ہے تو اُنہین کچھ کھلا کر رخصت کرو اور بات کرو نرم زبان سے

سخت نہ بولو اُن سے وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوا
عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۝ اور چاہیے کہ ڈریں وہ لوگ اس بات سے
کہ اگر چھوڑ جاویں پیچھے اپنے اولاد عاجز کو تو خطرہ کھاویں اُن پر یعنی اپنی اولاد پر
دھیان کریں کہ ہمارے پیچھے ایسا ہی حال اُن کا ہوگا پھر چاہیے کہ ڈریں خدا تعالیٰ
سے اور کہیں بات محتاج اور یتیموں سے سیدھی اور اچھی تو اُن کا دل نہ ٹوٹے
إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا ۖ وَ
سَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا ۝ بیشک وہ لوگ جو کھاتے ہیں مال یتیموں کا ناحق سوائے اسکے
نہیں جو وہ کھاتے ہیں اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں اور جلدی سے وہ لوگ
پہنچیں گے آگ میں دوزخ کی يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِي أَوْلَادِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ مِثْلُ
حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ ۚ فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۖ وَإِنْ كَانَتْ
وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۚ حکم کرتا ہے خدا تعالیٰ تمکو تمہاری اولاد کے کام میں جو میراث
بانٹنے کا اندازہ فرماتا ہے کہ مرد کو حصہ ہے برابر دو عورت کے پھر اگر سب عورتیں
ہی ہوویں دو سے اوپر یعنی زیادہ دو سے ہوویں پھر اُن کو حصہ دو تہائیاں ہیں
اُس مال سے جو چھوڑ موا اور اگر ایک ہی بیٹی ہے تو پھر اُسے آدھا حصہ ہے مردے کے
سارے مال سے وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَ
لَدٌ ۚ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ
اور میت کی ماں اور باپ ہر ایک کو اُن دو سے چھٹا حصہ ہے اُس مال سے جو چھوڑ موا
اگر میت کی اولاد ہووے تو اور اگر میت کی اولاد نہیں اور وارث ماں اور باپ ہی
ہیں اُس کے تو پھر اُس کی ماں کو ہے تہائی حصہ اُس مال سے جو چھوڑ موا پھر اگر میت
کے کئی بھائی ہیں تو اُس کی ماں کو چھٹا حصہ ہے مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ
دَيْنٍ ۗ بعد وصیت کے جو دلوا موا کسی کو یا قرض دینے کے بعد جو بچے اُس کا
چھٹا حصہ ماں کو پہنچے آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۚ فَرِيضَةً
مِنَ اللّٰهِ ۗ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تمکو
معلوم نہیں جو کون اُن میں سے جلد پہنچے تمہارے کام میں اور کون فائدہ پہنچاوے
تمکو شتاب دنیا میں یا دین میں حصہ مقرر ہوا خدا تعالیٰ کی طرف سے بیشک

ع ۱۱ ۱۲

خدا تعالیٰ خبردار ہے اور واقف ہے مضبوط کام کرنے والا ہے ❊

فائدہ اس آیت میں دو میراث فرمائیں اولاد کی اور ماں باپ کی اور اگر اولاد میں کچھ بیٹے اور بیٹیاں ہیں تو مرد کو دوہرا حصہ اور عورت کو اکہرا اور اگر ایک بیٹی ہو تو آدہا مال اور اگر زیادہ ہوں تو دو تہائی برابر بانٹ لیویں اور اگر جو میت کی اولاد اور بہائی بہن ایک سے زیادہ ہوویں تو ماں کو چہٹا حصہ اور اگر بہائی بہن اور اولاد نہیں تو تہائی ماں کا حصہ اور میت کا مال اول اس کے کفن اور دفن پر خرچ کیجے پہر اس کا قرض ادا کیجے پہر جو وصیت کر گیا ہو ایک تہائی تک وہ دیجے بعد اس کے جو بچے اس میں وارثوں کو حصہ ہیں اور ان حصوں میں عقل کو دخل نہیں حکم خدا تعالیٰ کا ہے جو وہ سب سے بہت دانا ہے وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ط اور تمکو اے مردو حصہ آدہا ہے اس مال سے جو چہوڑ مریں تمہاری عورتیں اگر ان کو اولاد نہو تو پہر اگر ان کو اولاد ہو تمسے یا اور خاوند سے پہر تمہارا چوتہائی حصہ ہے اس مال سے جو چہوڑ مریں بعد وصیت کے جو دلوا مریں یا قرض ادا کرکے بعد وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ط اور عورتوں کا حصہ چوتہائی ہے جو تم چہوڑ مرو اے مردو اگر تمہاری اولاد نہ ہے پہر اگر تمہاری اولاد رہے پیچہے اس عورت سے یا کسی اور عورت سے تو جوروں کا حصہ آٹہواں ہے اس مال سے جو چہوڑ مرو تم پر بعد وصیت کے جو دلوا مرو تم یا قرض ادا کرکے بعد ❊

فائدہ عورت کے مال سے مرد کو میراث آدہا مال پہنچتا ہے اگر اولاد نہو عورت کی اسیطرح مرد کے مال سے عورت کو چوتہائی حصہ پہنچتا ہے اگر مرد کو اولاد نہو اور اگر مرد اولاد چہوڑ مرے کسی عورت سے تب عورت کو آٹہواں حصہ پہنچتا ہے خاوند کے مال سے پر بعد وصیت کے جو دلوا مرا ہے یا قرض ادا کئے کے بعد جو بچے نقد جنس حویلی باغ گہوڑا اسیطرح کا مال ہو اور مہر عورت کا شمار نہیں قرض میں داخل ہے وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ

اور اگر ہووے وہ مرد جس کی میراث کا مال لیتے ہین بن مان باپ اور بن بیٹا بیٹی کا یا عورت ہو ایسی یعنی مرد یا عورت مرے ایسے جو اُس کے مان باپ اور بیٹا بیٹی کوئی نہو اور ہو اُس کا ایک بھائی یا ایک بہن ہو پھر ہر ایک کو اُس کے بھائی بہن سے چھٹا حصہ پہنچے اُس کے مال سے فَاِنْ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ۝ پھر اگر زیادہ ہوویں اُس کو ایک بھائی سے یا ایک بہن سے پھر وہ سب شریک ہین ایک تہائی مین بعد وصیت کے جو دلوا مرے یا قرض ادا کئے کے بعد جب کہ مرنے والے نے نقصان نکیا ہوا ور ورثہ دارون کا یہ بیان کر دیا خدا تعالی نے اور خدا تعالی سب کچھ جاننے والا ہے تحمل کرنے والا ۞

فائدہ یہان میراث بھائی بہن کی فرمائی سو باپ اور بیٹے کی ہوتی کچھ میراث بھائی بہن کو نہین پہنچتی اگر باپ اور بیٹا نہو تب بھائی بہن کو میراث پہنچی اگر سگی ایک مان باپ سے ہون تو اگر سوتیلی بھائی بہن ہون تو تیسرے حصہ مین سب شریک ہین اس مین مرد عورت برابر ہین حصہ مین تفاوت نہین یہ بعد وصیت کے اور قرض دیئے کے بعد ہے اور فرمایا کہ وصیت اور دین اوّل ہے جب اورون کا نقصان نکیا ہو نقصان کی دو طرح ہین ایک یہ کہ مرنے والا اپنے مال کی تہائی سے زیادہ کسی کو دلوا موا تہائی تلک جاری ہے زیادہ روا نہین دوسرے یہ کہ جسکو میراث کا حصہ ملیگا اُسکو اپنی طرف سے رعایت کرکے کچھ زیادہ میراث سے دلوا موا وہ بھی درست نہین اگر سب وارث راضی ہون تو یہ دونون وصیتین قبول رکھین نہین تو نرکھین یہ پانچ میراثین جو فرمائین یہ حصہ دارون کی ہین اور سوائے ان کے اور طرح کے وارث ہین جنکو عصبہ کہتے ہین اُن کو حصہ مقرر نہین پر اگر عصبہ ہو اور حصہ دار نہو تو سب مال عصبہ لیوے اور جو دونون ہوین تو حصہ دارون سے جو بچے وہ عصبہ لیوے اور جو کچھ نہ بچے تو نہ لیوے اصل عصبہ تو وہ ہے جو مرد ہو اور عورت نہو اور عورت واسطہ دار نہو اسکے چار درجہ ہین اول درجہ مین بیٹا اور پوتا ۞ اور دوسرے درجہ مین باپ اور دادا اور تیسرے درجہ مین بھائی اور بھتیجا اور چوتھے درجہ مین چچا اور چچا کا بیٹا

یا تو اگر کسی شخص ہون تو جو مرنے والے سے نزدیک کا ناتا رکھتا ہو وہ مقدم ہے
جیسے پوتے سے بیٹا بھتیجے سے بھائی نزدیک ہے پھر سوتیلے سے سگا نزدیک ہے
باقی اولادمین اور بھائیون کے مرد کے ساتھ عورت بھی عصبہ اور ون مین نہین
فائدہ اگر دونون قسم کے وارث نہون تو تیسری قسم ذوی الارحام ہین یعنی
ایسے ناتے دار جنکو واسطہ عورت کا ہے اور حصہ دار نہین جیسے نواسا اور
نانا اور بھانجا اور ماموخالہ اور پھوپھی کی اور اُن کی اولاد اُن کا حساب بھی عصبہ کا سا ہے
تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ حدین باندھی ہوئی ہین خدا تعالی کی اور
جو کوئی حکم مانے خدا تعالی اور اُسکے بھیجے ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
داخل کرے گا اُسے خدا تعالی بہشتون مین جنکے تلے بہتی ہین ندیان ہمیشہ
رہین گے اُن باغون مین اور یہ بہشت مین ہمیشہ رہنا وہی ہے بڑی آرزو
سے ملنا اور مقصود پانا ۝ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا
خَالِدًا فِيْهَا ۠ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ اور جو کوئی نافرانی کرے خدا تعالی کی اور
پیغمبر کی اور بڑھ جاوے خدا تعالی کی حدون سے داخل کرے گا اُسے خدا تعالی
دوزخ کی آگ مین ہمیشہ رہے گا اُسی آگ مین اور اُسکے واسطے ہے عذاب خوار
کرنے والا ۝ وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَاۗىِٕكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ
اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰىهُنَّ الْمَوْتُ
اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ۝ اور وہ عورتین جو بدکاری کرین تمھاری
نکاحیون سے تو پھر تم شاہد لاؤ اُن کی بدکاری پر چار مرد گواہ اپنی قوم سے
یعنی مسلمان دیندار عاقل بالغ ہو دین چارون پھر جب چار و مرد گواہی دیوین
تو پھر اُن عورتون کو بند کر رکھو گھرون مین جب تک کہ مارے اُن کو موت یعنی
ملک الموت پیدا کرے اور ستاوے اور مقرر کرے خدا تعالی اُن کے واسطے
راہ جو قید سے خلاصی پاوین ۝
فائدہ یہ حکم زنا کا ہے جو فرمایا کہ چار مرد مسلمان نیکبخت شاہد چاہین اور یہان
حد زنا کی نہین فرمائی وعدہ رکھا سو وہ حد زنا کی سورہ نور مین فرمائی ہے

وَالَّذٰنِ يَأْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا
اور دو شخص جو کوئی تم میں سے یعنی مسلمان مرد عورت یہ کام کریں تو ستاؤ اُن دونوں کو پھر اگر وہ دونوں توبہ کریں بدکاری سے
اور سنوارین اپنا کام تو پھر ستانا موقوف کرو اُنکا بیشک خدا تعالیٰ مہربانی کرنیوالا ہے توبہ کرنے والوں پر
اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْۗءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰۗىِٕكَ
يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِــيْمًا حَكِـيْمًا ۝ سوائے اسکے نہین کوئی مقرر توبہ قبول
کرنا خدا تعالیٰ پر ہے لیکن واسطے اُن لوگون کے جو برا کام کرتے ہین انجانی سے پھر
جلد توبہ کرتے ہین پھر اُن لوگون شتاب کرنے والون کی توبہ قبول کرتا ہے خدا تعالیٰ
اور ہے خدا تعالیٰ سب کچھ جاننے والا مضبوط کام کرنے والا وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ
يَعْمَلُوْنَ السَّـيِّاٰتِ ۚ حَتّٰى اِذَا حَضَرَ اَحَدَھُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ الْــٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ
يَمُوْتُوْنَ وَھُمْ كُفَّارٌ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَعْتَدْنَا لَھُمْ عَذَابًا اَلِـيْمًا ۝
اور توبہ قبول نہین اُن لوگون کی جو کیے جاتے ہین برے کام جب تلک سامنے
آوے ایسی کسی کو موت یعنی مرتے وقت تلک برے کام نچھوڑے اور کہے مرنے
کے وقت کہ مین توبہ کرتا ہون اب یہ توبہ قبول نہین اور اُن کی توبہ قبول نہین
جو مرتے ہین کافر وہ لوگ ایسے جو تیار کیا ہے ہمنے اُن کے واسطے عذاب دُکھ
دینے والا دوزخ کا ❊ **فائدہ** یعنے جب موت کا یقین ہوجاوے اور
امید زندگی کی نرہے اُسوقت کا توبہ کرنا اور ایمان قبول نہین اور اس سے پہلے قبول ہے
ف کہتے ہین کہ پہلے اسلام سے یون دستور تھا کہ جب کوئی مرتا تو اُسکی
عورت کو سوتیلا بیٹا ورثہ مین داخل کرلیتا یا بھائی مرنے والے کا یا اور کوئی وارث
اُس کی عورت کے سر پر چادر ڈال کر اپنے قبضہ مین لیتا پھر چاہتا تو نکاح کرکے
رکھتا یا بغیر نکاح اپنے گھر مین رکھتا یا اور کسی مرد سے نکاح کرا کر آدھا مہر اُس کا لیتا
یا اُسے قید کر رکھتا ساری عمر اور اُس کے مال کا وارث ہوتا مگر وہ رانڈ عورت
اگر جو پہلے چادر ڈالنے سے اپنے کنبے مین جا بیٹھتے تو مرنے والے کے وارثون کا
اُس پر دعوا نہوتا پھر جب اسلام شروع ہوا تو اول وہی رسم تھی اجب تک کہ ایک
انصاری موا اور اُس کی عورت کو اُس کی سوتیلی بیٹی نے اپنے حصہ مین لیکر ستانا
شروع کیا اسواسطے کہ اُسے مال جو خاوند کے ورثہ سے پہنچا ہے وہ اُسے دیوے

اس رانڈ عورت نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اپنا حال ظاہر کیا حضرت صلعم نے فرمایا کہ جا گھر میں صبر کر کے بیٹھ جب تک کہ حکم الٰہی آوے اور کئی عورتیں مدینہ میں جو ایسی ہی مصیبت میں گرفتار تھیں انہوں نے بھی فریاد کی تب خدا تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَحِلُّ لَکُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ کَرْھًا وَلَا تَعْضُلُوْھُنَّ لِتَذْھَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَیْتُمُوْھُنَّ اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَۃٍ مُّبَیِّنَۃٍ وَعَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ فَاِنْ کَرِھْتُمُوْھُنَّ فَعَسٰٓی اَنْ تَکْرَھُوْا شَیْئًا وَّیَجْعَلَ اللّٰہُ فِیْہِ خَیْرًا کَثِیْرًا ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تمکو حلال اور روا نہیں وہ کہ میراث میں لے لو عورتوں کو زور سے اور نہ اُن کو بند کر و اسواسطے کہ لے لو اُن سے اُس چیز سے جو دیا ہے تمنے اُن کا مہر مگر وہ کہ کریں بیحیائی صریحاً اور گذران کرو عورتوں سے اچھی طرح سلوک سے پھر اگر وہ بُری لگیں تمکو پھر شاید کوئی خو اور عادت اُن کی تمکو خوش نہ آوے اور کرے خدا تعالیٰ اُس میں بہت خوبی یعنی اگر کوئی بات بُری ہوگی تو البتہ کوئی بات بھلی بھی ہوگی ٭

فائدہ اگر کوئی شخص مرے اُس کی عورت اپنے نکاح کی مختار ہے مرنے والے کے بھائیوں کو روا نہیں جو زور اور زبردستی سے اپنے نکاح میں لیویں یا اُسے قید کر رکھیں اسواسطے کہ لاچار ہو کر کچھ خاوند کے ورثہ سے جو اُسے ہاتھ آیا پھر دیو ے مگر جو بدچلن چلے تو روکنا چاہیے وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّکَانَ زَوْجٍ وَّاٰتَیْتُمْ اِحْدٰھُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْہُ شَیْئًا اَتَاْخُذُوْنَہٗ بُھْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا اور اگر بدلہ چاہو تم ایک عورت کی عوض دوسری عورت کو یعنی چاہو کہ ایک جورو کو چھوڑ کر دوسری کرو اور پہلی عورت کو دے چکے ہو بہت سا مال اُس کے مہر میں تو اُس سے پھر نہ لو اُس دیئے ہوئے مال سے کچھ بھی کیا لیا چاہتے ہو اُس مال کو ناحق اور گناہ سے صریحاً وَکَیْفَ تَاْخُذُوْنَہٗ وَقَدْ اَفْضٰی بَعْضُکُمْ اِلٰی بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْکُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ۝ اور کس حجت سے اور کیونکر لے سکتے ہو اُس مال کو اور پہنچ چکا تم میں سے کوئی کسی عورت کی طرف یعنی جورو خاوند مل چکے اور صحبت کر چکے سارا مہر دینا واجب ہو چکا اور لے چکے تھے وہ مہر دو نکاح کے وقت قول مضبوط

فائدہ جب تک مرد نے نکاح کر کے صحبت نہیں کی تو آدھا مہر دینا آتا ہے اگر طلاق دیوے

اور اگر صحبت کر چکا تو سارا مہر مرد پر دینا لازم ہوا بغیر عورت کے بخشے نہیں چھوٹتا
اور قول مضبوط یہ کہ حکم شرع کے سے عورت مرد کے قبضہ میں آ چکے اور نہیں تو
مرد اسکا مالک نہ تھا اسلام سے پہلے احمق لوگ باپ کی منکوحہ سے نکاح کر لیتے تھے
سو خدا تعالیٰ نے اس کام سے منع فرمایا کہ وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ
إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا وَسَاءَ سَبِيلًا اور اپنے نکاح میں نہ لاؤ تم
اُن عورتوں کو جن عورتوں کو اپنے نکاح میں لائے تھے تمہارے باپ مگر وہ جو
آگے ہو چکا پہلے اسلام سے وہ معاف کیا مقرر یہ کام بےحیائی بڑی ہے اور غضب کا
کام ہے اور بہت بُرا چلن ہے حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ حرام ہوئیں اے
مسلمانوں تم پر مائیں تمہاری اس میں نانی اور دادی داخل ماؤں کی ہے
وَبَنَاتُكُمْ اور حرام ہوئیں بیٹیاں تمہاری تم پر اس میں داخل ہیں نواسے اور
پوتے وَأَخَوَاتُكُمْ اور حرام ہوئیں تم پر بہنیں تمہاری خواہ باپ کی طرف سے
خواہ ماں کی طرف سے سگے یا سوتیلے وَعَمَّاتُكُمْ اور حرام ہوئیں تم پر پھپیاں
تمہاری یعنی باپ اور دادا کی بہن سگی اور سوتیلی وَخَالَاتُكُمْ اور حرام ہوئیں تم پر
خالائیں تمہاری یعنی ماں اور نانی کی بہن وَبَنَاتُ الْأَخِ اور حرام ہوئیں تم پر
بیٹیاں بھائی کی یعنی بھائی کی بیٹی اور نواسی اور پوتی حرام ہوئیں وَبَنَاتُ
الْأُخْتِ اور حرام ہوئیں تم پر بیٹیاں تمہاری بہن کی یعنی بہن کی بیٹی اور نواسی
اور پوتی حرام ہوئیں وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ اور حرام ہوئیں تم پر وہ مائیں
تمہاری جنہوں نے تمکو دودھ پلایا یعنی جس عورت کا دودھ پیا بچپن میں اس کا
حکم بھی ماں ہی کا سا ہے جتنے ماں کے ناتے حرام ہیں اُتنے ہی اُسکے بھی ناتے
حرام ہیں وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ اور حرام ہیں تم پر دودھ کی بہنیں تمہاریاں
یعنی جس سے دودھ شراکت ہے اُس کا حکم بہن کا ہے وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ اور
حرام ہوئیں تم پر مائیں تمہاری نکاحیوں کی یعنی جورو کی ماں اور نانی دادی خالہ
پھوپھی سگی حرام ہیں سب وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ
فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اور حرام ہیں تم پر
وہ بیٹیاں جنکو گود میں پالا تم نے اور وہ جنی ہوئی ہیں تمہاری جوروں کی جنسے تم نے

ع ۱۴

صحبت کی ہے اور اگر تمنے ان نکاحیون سے صحبت نہین کی تو ان کی جنی ہوئی بیٹی سے نکاح درست ہے گناہ نہین تم پر وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا اور حرام ہین تم پر نکاحیان تمہارے ان بیٹونکی جو تمہاری پشت سے ہین یعنی سگے بیٹے کی جورو حرام ہے اور لے پالک اور منھ بولے کی جورو سے بعد طلاق یا رانڈ ہونے کے نکاح مباح ہے وہ کسی طرح بیٹا نہین ہے اور حرام ہین تم پر وہ کہ اکٹھے کرو دو بہنون سے نکاح مگر وہ جو آگے ہو چکا اسلام سے پہلے وہ معاف ہوا بیشک خدا تعالی بخشنے والا مہربان ہے حکم ماننے والون پر ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ

اور حرام ہین تم پر عورتین خاوند والیان مگر وہ جنکو مالک ہو جاوین ہاتھ تمہارے یعنی دار الحرب کی بندی کی عورتین اگر خاوند والی ہون تو بھی حرام نہین پر جب کہ دار الحرب سے باہر نکلین اور ان کے خاوند ساتھ نہ آوین تب مباح ہین اور اگر ان کے خاوند بھی مسلمان ہو جاوین تو اپنی جورو لے لیوین ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ حکم ہوا ہے خدا تعالی کا تم پر اے مسلمانو اس طرح سے نکاح کے کام مین جو بیان ہوا وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ اور حلال ہین تمکو سب عورتین سوائے ان عورتون کے جو بیان ہو چکین اوپر حلال اس طرح ہوئین کہ چاہو اور طلب کرو یعنی نکاح مین اور مہر مقرر کرو تم اپنے مال سے قید مین لانے کو نہ مستی نکالنے کو ✤ **فائدہ** جو عورتین اوپر حرام فرمائین ان کے سوائے سب حلال ہین لیکن کئی شرطون سے ✤ اول یہ کہ طلب کرو یعنی زبان سے ایجاب قبول درمیان مین آوے ✤ دوسرے یہ کہ مال دینا قبول کرو یعنی مہر ✤ تیسرے یہ کہ قید مین لانے کی طرح ہو مستی نکالنے کی غرض نہو یعنی ہمیشہ کو وہ عورت اس مرد کی ہو جاوے مدت کی قید نہو بغیر مرد کے چھوڑے نچھوٹے اس آیت سے متعہ حرام ہوا ✤ چوتھے یہ کہ گواہ کر لو کم سے کم دو یا ایک مرد دو عورت شاہد ایجاب قبول کے وقت حاضر ہون فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ

أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُم بِهِ مِن بَعْدِ الْفَرِيضَةِ ۚ
إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ پھر جب کام مین لائے تم اور فائدہ مزہ پایا اُنسے انکو تو ان
نکاحیون سے تو پھر دو تم حق مہر اُن کا جو مقرر کیا ہے اور گناہ نہین تم پر اُس کام مین
جو ٹھیرالو تم آپس مین دونون خوشی سے یعنی عورت اپنی خوشی سے کچھ مہر مین سے
بخش دے یا مرد اپنی رضا سے مہر کے بدلے کچھ زیادہ دیوے مختار ہین بیشک خدا ہے
سب کچھ جاننے والا ہے مضبوط کام کرنے والا ۞ **فائدہ** اگر عورت سے
نکاح کرکے صحبت کی تو مہر سب پورا دینا آتا ہے کسی طرح عورت کے بخشنے بغیر نہین
چھٹتا اور اگر صحبت نہین کی اور چھوڑ دے تو آدھا مہر دینا آتا ہے وَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنكُمْ
طَوْلًا أَن يَنكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمِن مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُم مِّن فَتَيَاتِكُمُ
الْمُؤْمِنَاتِ ۚ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِكُم ۚ بَعْضُكُم مِّن بَعْضٍ ۚ اور جو کوئی مقدور
نپاوے تم مین سے بے جمعی سے جو نکاح مین لاوے سب بیبیان مسلمان پھر کر لیوے
اُن مین سے جو ہاتھ کا مال ہے تمہاری لونڈیون سے مسلمان کو اور خدا تعالی خوب
جانتا ہے تمہارے ایمان کو آپس مین ایک دوسرے کے جو تم سب ایک ہو اسلام مین ۞
فائدہ اگر کوئی مفلس کسی بی بی سے نکاح کرنیکی قدرت نرکھتا ہو اور بغیر عورت کے
نرہ سکے اور حرام سے ڈرے تو کسی کی مسلمان لونڈی کی تلاش کرے فَانكِحُوهُنَّ
بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ وَلَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ ۚ
پھر نکاح کرلو لونڈیون سے اُن کے مالکون کی رخصت اور رضامندی سے اور دو تم لونڈیونکا
مہر نکاح کرکے موافق دستور کے خوشی سے قید مین آنے والیان ہو وین نہ مستی نکالنے
والیان اور نہ چھپے یاری کرنے والیان ہو وین ۞ **فائدہ** چھپی یاری سے منع
فرمایا اور جس شخص کے نکاح مین ایک بی بی ہو تو اسکو کسی کی لونڈی سے نکاح حلال
نہین فَإِذَا أُحْصِنَّ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ
مِنَ الْعَذَابِ ۚ پھر جب کہ وہ لونڈیان نکاح کرکے قید مین آچکین تو پھر اگر آوین
برا کام کرنے کو یعنی بدکاری کرین تو پھر اُن لونڈیون پر آدھا عذاب ہے بی بیون سے
فائدہ اگر آزاد مرد یا عورت نکاح کرکے مزہ لیچکے پھر زنا کرے تو سنگسار ہووے
اور اگر بغیر نکاح کئے زنا کرے تو سو کوڑے آوے اور لونڈی غلام کو نکاح کئے پر بھی

دو دو مسلمانون کو آپس مین بھائی کر دیا تھا وہی ایک دوسرے کے وارث ہوتے
تھے پھر جب اُن کے کنبے کے لوگ بھی مسلمان ہوئے تب یہ آیت اتری کہ میراث
کنبے اور ناتے وارون ہی کو ملتی ہے اور منھ بولے قول کے بھائیون سے زندگی
ہی مین سلوک ہے یا مرتے ہی وقت کچھہ وصیت کر مرے اور بعد مرنے کے ورثہ
مین کچھہ حصہ نہین ✦ **فائدہ** ایک صحابیہ عورت نے اپنے خاوند کی فرمانی
بہت کی آخر کو مرد نے ایک طمانچہ مارا عورت نے اپنے باپ سے فریاد کی عورت
کے باپ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آنکر احوال ظاہر کیا
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خاوند سے بدلہ لیوے اتنے مین یہ آیت
اتری کہ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ
اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ مرد حاکم ہین عورتون پر اسواسطے کہ بڑائی دی خداتعالی نے ایک کو
ایک پر یعنی مرد کو عورت پر اور اسواسطے کہ خرچ کرتے ہین مرد عورتون پر اپنا مال
مہر کے دینے مین اور ہمیشہ کی خوراک اور پوشاک مین فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ
لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ
فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ج پھر نیکبخت عورتین حکم ماننے والیان نگہبانی کرنیوالیان
خاوند کے مال کے پیٹھ پیچھے ساتھ اسکے جو نگہبانی کی خداتعالی نے اور وہ عورتین جنکی
بدخوئی کا اندیشہ ہو تمکو پھر سمجھاو اُن کو جو بدخوئی چھوڑین جو نمانین تو پھر جدا ہو
اُن کے ساتھ سونے سے لیکن اسی گھر مین جو اس پر بھی نمانین تو مارو اُن کو پر
نہ ایسا جو نشان رہے یا ہڈی ٹوٹے فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا پھر اگر عورتین تمہاری فرمانبرداری کرین
اور کہا مانین تو مت تلاش کرو اُن پر بری راہ ستانے کی بیشک خداتعالی ہی
سب سے بلند بزرگوار تم سب اس سے ڈرتے رہو وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ
بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ؕ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا اور اگر ڈرو تم اے مسلمانو اور معلوم کرو کہ عورت خاوند آپس مین
برخلاف اور ضد رکھتے ہین تو پھر کھڑا کرو ایک منصف مرد کے لوگون سے اور ایک
منصف عورت کی طرف والون سے جو چاہین یہ دونون منصف کہ صلح کروا دین

عورت خاوند مین تو موافقت کر دیگا خدا تعالی اُن دونون عورت خاوند مین
بیشک خدا تعالی سب کچھ جاننے والا خبردار ہے سب چیز سے وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَ
لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ
ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ
اَيْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا اور بندگی کرو خدا تعالی کی اور شریک نکرو اسکے ساتھ
کسی چیز کو اور ماں باپ سے نیکی کرو اور اپنے نزدیک کنبے والون سے نیکی کرو
اور یتیمون اور فقیرون سے نیکی کرو اور ہمسایون نزدیکون سے اور ہمسایہ غیر سے
اور پاس کے بیٹھنے والے دوست سے نیکی کرو اور راہ مسافر سے نیکی کرو اور
لونڈی غلام سے جو تمہارے تابعدار ہین اُن سے نیکی کرو بیشک خدا تعالے
بیزار ہے اور دوست نہین رکھتا اُسکو جو ہووے خودپسند اترانے والا
اپنی بڑائی اور شیخی کرنے والا اَلَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ
مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا وہ لوگ جو خدا تعالی کی راہ
مین نہین دیتے محتاجون کو اور منع کرتے ہین لوگون کو کہ خیرات نہ دو اور چھپاتے
ہین لوگون سے اپنا مال جو خدا تعالی نے دیا ہے اُن کو اپنے فضل سے اور تیار
کر رکھا ہے ہمنے کافرون کے واسطے عذاب خوار کرنے والا رسوا کرنے والا
وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَنْ
يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا اور وہ لوگ جو خرچ کرتے ہین مال اپنا لوگون کے
دکھانے کو اور ایمان نہین لاتے خدا تعالی پر اور نہ قیامت کے دن پر یعنے
خدا تعالی کو وحدہ لاشریک نہین جانتے اور قیامت کے آنے کی یقین نہین
جانتے اور جس شخص کا شیطان ہووے رفیق یار پاس بیٹھنے والا پہر بہت برا ہے
وہ رفیق ٭ **فائدہ** یعنی جیسے بخیلی کرنے اور خدا تعالی کی راہ مین نہ دینا برا ہے
ویسا ہی لوگون کے دکھانے کو دینا برا ہے اور خیرات کرنا اُن لوگون کا اچھا ہے
جس کا ذکر اوپر ہوا اور نیت بہی کرے خیرات کرنے مین کہ آخرت مین اسکا بدلہ لیگا
اور دنیا مین کسی طرح کا عوض نچاہے وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ
اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا اور کس چیز کا نقصان ہوتا ان کافرون پر

اگر ایمان لاتے خدا تعالیٰ پر جو وحدہ لا شریک جانتے اور یقین مانتے قیامت کے آنے کو اور دیتے محتاجوں کو اُس مال مین سے جو دیا ہے اُن کو خدا تعالیٰ نے اور ہے خدا تعالیٰ اُن کے کامون اور باتون سے واقف کچھہ چھپا ہوا نہین اُس سے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ بیشک خدا تعالیٰ نہین کھوتا اور ضائع نہین کرتا کسی کا حق ذرہ بھی جو حق تلف کرنا ظلم ہی اور اگر ہو وے نیکی کسو کی تو دونا کر دیتا ہے ثواب اُس کا اور دیتا ہے اپنے پاس سے زیادہ اُس کو ثواب اپنے فضل سے بڑے بخشش اور ثواب فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَاۗءِ شَهِيْدًا ۝ پھر کیا حال ہوگا کافرون کا اور ظالمون کا جبکہ لاوین گے ہم اور بلواوین گے ہر قوم اور ہر اُمت سے ایک شاہد اُن کا احوال کہنے والا اور لاوین گے ہم تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسوقت اُس قوم پر جو تیری اُمت ہے گواہی دینے والا اور اُن کا احوال کہنے والا۔

فائدہ قیامت کے دن ہر وقت کی اُمت کے پیغمبر کو بلوا کر اُس اُمت کا احوال پوچھین گے جو کون ایمان لایا اور کون ایمان نلایا يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ۭ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا اُس دن آرزو کرین گے کافر اور حکم نمانتے والے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ برابر ہو جاوین زمین کے اور نہ چھپا سکینگے خدا تعالیٰ کے آگے کچھہ بات سب ذرہ ذرہ کا حساب ہوگا۔

فائدہ یعنی قیامت کے دن چاہین گے کہ ہم خاک ہو جاوین تو کیا اچھا ہو یعنی کہ ہم اب پیدا نہوتے مٹی مین مل کر نیست نابود ہو جاتے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو نزدیک نہو تم نماز کے اُسوقت کہ جو تم نشہ مین ہو جب تک کہ جانو تم جو کچھہ کہو تم یعنی ہوش آوے تمکو اپنی بات سمجھو کا یعنی نشہ مین جو منھہ سے نکلے اور خبر نہو جو کیا کہا تو کیا جانے جو نماز مین کیا پڑھا جب ہوش آوے تب نماز پڑھو اور نماز کے نزدیک نہو جب کہ تمکو غسل کی حاجت ہو مگر راہ چلنے کے وقت مسافری مین جب تک کہ تم غسل کرو ✚

فائدہ یہ حکم جب تک تھا کہ شراب کا پینا حرام نہوا تھا کہ نشہ مین نماز نہ پڑھو اور اب

یہ حکم ہے کہ اگر بہت نیند سے یا بیماری سے ایسا ل ہو جو اپنے منھ سے بات نکلنے کی خبر نہو جو کیا کہا اسوقت کی نماز درست نہین جب ہوش آوے تو پہر قضا پڑھے غسل کی حاجت ہو تو بغیر نہلائے نماز درست نہین لیکن وَاِنْ كُنْتُمْ مَرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا اور اگر ہو تم بیمار یا مسافری مین راہ چلتے یا آیا کوئی تم مین سے جا ضرور پہر کر یا پیشاب کر کے یا عورت کے بدن سے بدن لگا ہو پہر ایسی حالتون مین نپاؤ پانی کو تو پہر قصد کرو پاک زمین کا یا ستھری خاک کا پہر وہ خاک ملو منھ اپنو کو اور اپنے ہاتھون کو بیشک خدا تعالی معاف کرنے والا بخشنے والا ہے ❊ **فائدہ** اس آیت مین تیمم کا ذکر ہے فرمایا کہ تیمم اسوقت روا ہے کہ جب پانی کا عذر ہو اور طہارت ضرور ہو سو طہارت دو قسم کی فرمائی ہے ایک یہ کہ جا ضرور یا پیشاب کر کے آیا وضو کی حاجت ہے۔ دوسرے یہ کہ عورت سے ملا اور غسل کی حاجت ہے اور عذر پانی کا تین طرح سے فرمایا ایک تو یہ کہ مسافر ہے اور پانی موجود نہین دوسری یہ کہ پانی تھوڑا ہی پینے کو رکھا ہے اور دور تک پانی نہین وضو کرے تو پیاس سے ہلاک ہو تیسرے یہ کہ پانی ہے لیکن بیماری کے سبب خطرہ ہے کہ اگر پانی لگے تو مرض زیادہ ہو ان تین حال مین تیمم کرے اس طرح کہ زمین پاک پر دونون ہاتھ مار کر اپنے منھ پر پھیرے اچھی طرح پہر دونون ہاتھ زمین پر مار کر اپنے ہاتھون کو ملے کہنیون تلک اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ۝ اے کیا تو نے نہ دیکھا تونے ان کی طرف جنکو ملا ہے کچھہ حصہ کتاب کا توریت یا انجیل وہ خرید کرتے ہین گمراہی کو اور چاہتے ہین کہ تم بھی اے مسلمانو بہکو راہ سیدھی اسلام کی سے اور خدا تعالی خوب جانتا ہے تمہارے دشمنون کو اور بس ہے خدا تعالی دوست حمایتی اور بس ہے خدا تعالی مددگار تمہارے دشمنون پر ❊

فائدہ یہود اور نصاریٰ کو کتاب سے یہ حصہ ملا کہ صفت حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معلوم کی سو وہ یہ گمراہی خریدتے ہین کہ دنیا کی عزت اور رشوت کے واسطے چھپاتے ہین اور منکر ہوتے ہین جانکر حسد سے اور چاہتے ہین کہ مسلمان بہی دین سے پھر کر

گمراہ ہوجاوین مِنَ الَّذِينَ هَادُوا يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ وَيَقُولُونَ سَمِعْنَا
وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَرَاعِنَا لَيًّا بِأَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّينِ ط بعضے لوگ یہودیوں
مین سے پھیرتے ہین باتون کو اُس کے ٹھکانے سے اور کہتے ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے کہ سُنی ہمنے بات تمہاری اور نمانی ہمنے اور سُن جو نہ سُنایا جائیو اور
راعنا کہتے موڑکر اپنی زبان کو اور عیب کرتے ہین دین اسلام مین ❊
فائدہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو یہودیون سے بات کرتے تو جواب مین
کہتے کہ سُنا ہمنے یعنی قبول کیا ہمنے لیکن آہستہ کہتے کہ نمانا ہمنے یعنے کان سے سُنا
دل سے نہ سُنا اور یہودی کہتے کہ سُن نہ سُنایا جائیو خاہر ظاہر مین یہ لفظ دعا ہے
یعنی کہ تو ہمیشہ غالب رہیو کوئی بُری بات نہ سُنا سکے اور دل مین نیت یہ رکھتے
کہ تو بہرا ہوجائیو اور راعنا کہتے یعنی مہر سے ہمکو دیکھ اور زبان کو پھیر کر راعینا کہتے
یعنی تو چرواہا ہے ہمارا اور عیب کرتے دین مین کہ جس دین کا پیغمبر چرواہا ہو سے
وہ کیا دین ہے اور جانتے تھے کہ حضرت موسی علیہ السلام نے اور کتنے ہی پیغمبرون نے
چرواہی کی اور دوسرا یہ عیب کرتے تھے کہ اگر یہ شخص پیغمبر ہوتا تو ہمارا فریب معلوم
کرتا سو خدا تعالی نے اُنہین جواب دیا وَلَوْ أَنَّهُمْ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا
لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ وَأَقْوَمَ وَلَكِنْ لَعَنَهُمُ اللَّهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا
اور اگر وہ کہیو دکہتے کہ سُنا ہمنے اور حکم مانا ہمنے اور قبول کیا اور سُن ہماری بات
اور دیکھ مہر سے ہماری طرف البتہ یہ بات بہتر تھی اُن کے حق مین اور درست اور
سیدھی تھی لیکن لعنت کی اُن کو خدا تعالی نے اُن کے کفر کے سبب سو یہودی
ایمان نہین لاسکے مگر تھوڑی سے یعنی کمی شخص ایمان لائے ہین اب خدا تعالی
فرماتا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ آمِنُوا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِمَا مَعَكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ
نَطْمِسَ وُجُوهًا فَنَرُدَّهَا عَلَى أَدْبَارِهَا أَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّا أَصْحَابَ السَّبْتِ وَ
كَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا ۝ اے وہ لوگو جو دی ہے تمہین کتاب یعنی توریت ایمان لاو
اور سچ جانو اُسے جو اُتارا ہے ہمنے یعنی قرآن پر ایمان لاؤ جو سچا بتاتا ہے اُسکو
جو تمہارے پاس ہے یعنی توریت کے موافق ہین حکم اس قرآن کی اصل دین مین
ایمان لاؤ پہلے اس سے جو مٹا ڈالین ہم ان صورتون کو پھر اُلٹ دین ہم اُن صورتون کو

ہیٹھ کی طرف یا لعنت کرین ہم یعنی نکال دین اپنی رحمت سے اُن صورتون کو جیسے کہ نکال دیا اور لعنت کیا رحمت سے ہفتہ کے دن والون کو اور حکم خدا تعالیٰ کا مقرر ہونے والا ہے ❊ **فائدہ** یعنی ایمان لاؤ پہلے عذاب کے آنے سے جو صورت حیوان کی بدل کر حیوان کی شکل بن جاوے جیسے یہودیون مین اصحاب سبت کی صورتین بندر اور سور کی بن گئی تھین قصہ اصحاب سبت کا سورہ اعراف مین آویگا

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ۝ بیشک خدا تعالیٰ نہین بخشتا وہ کہ اُسکا شریک پکڑے کسی چیز کو اور بخشے گا اُسکے سواے جو گناہ ہے جسکو چاہے بخشے اور جس نے ٹھیرایا شریک کسی چیز کو خدا تعالیٰ کے ساتھ پھر مقرر باندھا بڑا جھوٹھ ❊

فائدہ یہودی جو بچھڑے کو پوجتے تھے اور حضرت عُزیر کو ابن اللہ کہتے تھے اُنھون نے جب اِس آیت کو سنا کہ شرک بڑا گناہ ہے ایسا کہ ہرگز نہ بخشا جاویگا کہنے لگے کہ ہم شرک نہین کرتے بلکہ ہم خاص بندے ہین خدا تعالیٰ کے اور پیغمبر زادے ہین اور پیغمبری ہماری ارث ہے خدا تعالیٰ کو یہ شیخی پسند نہ آئی یہ آیت بھیجی کہ

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۭ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝ کیا نہ دیکھا تو نے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگون کو جو پاکیزہ کہتے ہین اپنے آپ کو بلکہ خدا تعالیٰ پاکیزہ اور ستھرا کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور ظلم نہوگا اُن شیخی کرنے والون پر ایک تاگے برابر بھی یعنی وہ اپنی اُس شیخی کرنے کے عذاب مین آپ گرفتار ہے نہایت ہون گے اُن پر عذاب ناحق نہوگا اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا ۝ دیکھ جو کیسا باندھتے ہین خدا تعالیٰ پر جھوٹھ اور بس ہے جھوٹھ باندھنے کا گناہ صریحا اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَاۗءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ۝ کیا نہ دیکھا تو نے اُن لوگون کی طرف جنکو ملا ہے کچھ حصہ کتاب توریت سے یعنی یہودیون کو دیکھا جو وہ یقین لاتے ہین اور مانتے ہین بتون کو اور شیطان کو اور کہتے ہین یہودی مکے کے کافرون کو کہ یہ مکے کے کافر زیادہ راہ پائے ہوئے ہین مسلمانون سے اور یہ بات اِس حسد سے کہی جو پیغمبری

ع ۷

اور سرداری دین کی ہمارے سوا اور کسی قوم میں کیوں ہووے سو خدا تعالی نے اُن پر لعنت کی کہ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا وہی لوگ ہیں جنکو دور کیا خدا تعالی نے اپنی رحمت سے یعنی لعنت کی اُن پر اور جسکو لعنت کرے خدا تعالی پھر نپاوے تو اُسکا کوئی مددگار جو عذاب سے چھڑاوے ۔

فائدہ یہودی اپنے خیال میں جانتے تھے کہ سرداری دین کی اور پیغمبری ہماری ارث ہے اور ہمیں کو لائق ہے اس سبب عرب کے رہنے والے پیغمبر کے متابعت سے غیرت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ آخر کو حکومت ہمیں کو پہنچ رہے گی سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا کیا کچھ اُن کو حصہ ہے سلطنت میں یعنی اُن کو کچھ حصہ نہیں اور کبھی حاکم ہووین تو ندیوین لوگوں کو ایک تل برابر بھی یعنی ایسے بخیل ہیں جو بادشاہت میں نقیر کو تل برابر بھی ندیوین اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰي مَآ اٰتٰىھُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِه فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰھُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا یا حسد کرتے ہیں لوگوں کی اسواسطے کہ دیا ہے اُن کو خدا تعالی نے اپنے فضل سے پھر مقرر دیا ہمنے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کو کتابیں یعنی حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کو توریت اور انجیل دی اور علم شریعتوں کا دیا اُن کو اور دیا ہمنے اُن کو بڑی بادشاہت فَمِنْھُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْھُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ۭ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا پھر اُن میں سے کوئی ایمان لایا اُس پر اور کوئی اُن میں سے ہٹ رہا اُس سے اور بس ہے دوزخ کی بھڑکتی آگ کافروں کی عذاب کو ۔

فائدہ یعنی ہمیشہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھرانے میں بزرگی ہی پھر خدا تعالی نے اور اب بھی اُسی کے گھرانے میں ہے پھر جو کوئی قبول نکرے اُسواسطے دوزخ کی بھڑکتی آگ تیار ہے اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ۭ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُھُمْ بَدَّلْنٰھُمْ جُلُوْدًا غَيْرَھَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا بیشک اُن لوگوں کو جو منکر ہوئے اور نمانا ہماری آیتوں کو جلد ڈالینگے ہم اُن کو آگ میں دوزخ کی پھر جب تک پک جاوے یا جل جاوے کھال اُن کے بدن کی تو ہم اُن کو بدل کر دینگے اور کھال پہلی جلی ہوئی کی سوا ہے اِس واسطے کہ تو چکھیں عذاب کو مقرر خدا تعالی زبردست ہے مضبوط کام کرنے والا

الربع

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۡ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ۝ اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین اور اچھے کام کرتے ہین البتہ داخل کرین گے ہم اُن کو باغون مین جنکی نیچے بہتی ہین نہرین ہمیشہ رہین گی اُن باغون مین کبھی نہ نکلین گی وہان سے اُن مومنون کے واسطے اُن باغون مین عورتین ہین پاکیزہ ستھری اور داخل کرین گے ہم اُن کو گہری چھانو مین جو سورج کی گرمی ہرگز وہان نہ پہنچے گی اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ۝ بیشک خدا تعالیٰ فرماتا ہے تمکو اے مسلمانو کہ پہنچا دو امانتین امانت والون کو یعنی جسکی جو چیز امانت ہے اُسی کو دو اُس مین خیانت نکرو اور جب تم حکم کرو کسی جھگڑے قضیہ مین تو حکم کرو انصاف سے کسی کی طرفداری نکرو خدا تعالیٰ اچھی بات کی نصیحت کرتا ہے تمکو اے مانو تم بیشک خدا تعالیٰ سننے والا ہے سب کھلی اور چھپی بات کا اور دیکھنے والا ہے سب ظاہر اور پوشیدہ چیز کا اور کام کا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو حکم مانو اور تابعداری کرو خدا تعالیٰ کی اور تابعداری کرو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور تابعداری کرو اپنے وقت کے حاکم کی جو تم مین سے ہو اگر جھگڑو کسی بات مین دین کے تو اُس جھگڑے کو رجوع کرو خدا تعالیٰ کی طرف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف یعنی کلام اللہ اور حکم رسول کی طرف اگر ہو تم ایمان لانے والے خدا تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر یہ بات بہت اچھی اور بہت بہتر ہے آخر کو ❊

فائدہ حاکم وقت بادشاہ یا صوبہ دار بادشاہ کی طرف سے یا قاضی جو کسی کام پر مقرر ہو بادشاہ یا حاکم کی طرف سے اُن کے حکم کا ماننا بہی ضرور ہے جب تک کہ وہ خلاف حکم خدا تعالیٰ کے اور رسول اللہ کے حکم نکرے اور اگر صریحاً خلاف خدا تعالیٰ اور رسول کے حکم کرے تو نمانے اور اگر دو مسلمان آپس مین جھگڑتے ہون ایک نے کہا کہ چلو شرع مین رجوع کرین دوسرا کہنے لگا مین شرع نہین سمجھتا یا کہے کہ شرع سے

جیسے کام نہین تو مقرر کافر ہوا اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّہُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَحَاکَمُوْٓا اِلَی الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ یَّکْفُرُوْا بِہٖ ؕ وَیُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّضِلَّہُمْ ضَلٰلًا بَعِیْدًا ۝ کیا نہ دیکھا تونے اون لوگون کی طرف جو دعوے کرتے تھے کہ ایمان لائے ہین وہ اُس چیز پر جو اترا ہے تیری طرف اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی قرآن اور جو اترا ہے پہلے تجھسے اور پیغمبرون پر جیسے توریت اور انجیل یعنی جو لوگ کہ زبان سے کہتے ہین کہ ہم قرآن پر اور سب کتابون پر اور پیغمبرون پر ایمان لائے اس کہے پر چاہتے ہین کہ قضیہ لیجاوین شیطان کی طرف اور مقرر ہو چکا ہے حکم قرآن مین اُن کو کہ اُس شیطان کو نمانین اور چاہتا ہے وہ شیطان کہ گمراہ کرے اُن کو کہ اور بہکا کر دور ڈال دے سیدھی راہ اسلام کیسے ✽ **فائدہ** ایک یہودی اور ایک منافق جو ظاہر مین مسلمان تھا ایک معاملہ مین جھگڑنے لگے یہودی نے کہا چل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور منافق نے کہا کہ چل کعب بن اشرف کے پاس جو یہودیون کا سردار تھا آخر کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہودی کا حق ثابت کیا منافق جو جھوٹا تھا باہر نکل کر کہنے لگا کہ چلو حضرت عمر کے پاس جو یہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہنے سے مدینہ مین جھگڑا فیصل کرتے تھے منافق یہ سمجھہ کر حضرت عمر پاس فیصلے لایا کہ مجھے مسلمان جانکر میری طرفداری کرین گے جب حضرت عمر نے یہ جھگڑا سنا اور یہودی نے کہدیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس جا چکے ہین اور وہ مجھے سچا کر چکے ہین حضرت عمر نے یہ بات تحقیق کر کر اُس منافق کی گردن ماری اور کہا کہ جو کوئی ایسے قاضی کے فیصلہ کو نمانے اُس کی سزا یہی ہے اُس کے وارث حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے اور جا کر خون کا دعوی کیا اور قسمین کھانے لگے کہ ہم اسواسطے گئے تھے کہ صلح کروا دیگے اُنہون نے قتل کیا تب یہ آیتین اتریں اور حضرت عمر کا لقب فاروق فرمایا وَاِذَا قِیْلَ لَہُمْ تَعَالَوْا اِلٰی مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ وَاِلَی الرَّسُوْلِ رَاَیْتَ الْمُنٰفِقِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْکَ صُدُوْدًا اور جب اُن منافقون کو کہے جھگڑے کے وقت کہ آؤ خدا تعالی کے حکم کی طرف جو اُس نے اُتارا ہے اور اُسکے بھیجے ہوئے کی طرف یعنی جو قرآن مین حکم ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو فرماتے ہین اُسے مانو تو دیکھے تو اُسوقت منافقون کو جو اٹر رہتے ہین

اور بند ہو رہتے ہیں تجھسے اسے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹک کر ان کا جی نہیں جانتا
جو نہیں یہ بات فَكَيْفَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جَاءُوكَ يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ
إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا إِحْسَانًا وَتَوْفِيقًا پھر کیا ہوا اور کیا کریں جب اُن کو پہنچی مصیبت اُس اٹک سے
کی جو کرتے ہیں اپنے ہاتھوں پھر آویں مصیبت کے وقت تیرے پاس قسمیں
کھاتے اللہ کی کہ ہم نہ چاہتے تھے سوائے بھلائی کے اور موافقت کے أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَعْلَمُ
اللَّهُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُل لَّهُمْ فِي أَنفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيغًا ۝
وہ لوگ منافق وہ ہیں کہ خدا تعالی جانتا ہے جو ان کے دلوں میں ہے بدی نفاق کی
پھر تو اسے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کی بات سے تغافل کر اور نصیحت کر اُن کو اور کہہ
اُن سے اُن کے حق میں بات بڑی اور اُن کے فائدہ کی وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ
إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ
لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ۝ اور نہ بھیجا ہمنے کوئی رسول اپنے بندوں کی
طرف مگر اسی واسطے کہ اُس کا حکم مانیں خدا تعالی کے فرمانے سے اور اگر وہ لوگ
جسوقت کہ برا کیا تھا اپنا آپ انہوں نے اسوقت آتے تیرے پاس اسے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پھر بخشواتے خدا تعالی سے اور بخشواتا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کو تو البتہ
خدا تعالی کو پاتے توبہ قبول کرنیوالا مہربان گناہ معاف کرنیوالا فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ
حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ
وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝ پھر نہیں ہے در اصل اُن کا ایمان قسم ہے تیرے
پروردگار کی جو ایمان اُن کا ہوگا مضبوط جب تک کہ تجھے اسے محمد صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم منصف جانیں گے اُس قضیہ میں جو قضیہ اٹھے اُن کو آپس میں اور تو حکم
کرے تو پھر نہ پاویں اپنے جی میں شک اور خفگی تیری انصاف کرنے میں اور قبول
رکھیں اور مانیں تیرے حکم کو جی کی خوشی سے تب در اصل مومن ہو دیں
وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ أَوِ اخْرُجُوا مِن دِيَارِكُم مَّا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِّنْهُمْ
اور اگر ہم حکم کرتے اُن لوگوں پر وہ کہ قتل کرو اپنے تئیں آپ یا نکل جاؤ اپنا وطن اور
گھر چھوڑ کر تو نکرتے یہ فرمانبرداری مگر تھوڑی اُن میں سے حکم بجا لاتے وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا
يُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيتًا ۝ اور اگر یہ لوگ جو ظاہر میں

ایمان رہے ہیں کرتے جو کچھہ کہ اُن کو نصیحت ہوتی ہے تو اُن کے حق مین البتہ اچھا
ہوتا اور زیادہ ثابت ہوتی دین ایمان مین * **فائدہ** یعنی جانون کا مالک
خدا تعالیٰ ہے اُسکے حکم سے جان تلک دریغ نکیا چاہیئے اگر خدا تعالیٰ ویسا حکم کرتا تو
یہ منافق تب بجا لا سکتے اور یہ حکم نصیحت کی ہے اگر بجا لاوین تو اُن کے حق مین بہت
اچھا ہے جو نفاق سے نکلین خالص مسلمان ہو جاوین پر سمجھتے نہین وَّاِذًا لَّاٰتَیْنٰہُمْ
مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝ وَّلَہَدَیْنٰہُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ۝ اور جب کہ یہہ
منافق نصیحت مانتے تو البتہ دیتے ہم اُن کو اپنے پاس سے بڑا ثواب اور مقرر راہ
دکھاتے ہم اُن کو سیدھی بہشت مین بھیجنے کی وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ
مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّہَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ
وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا ۝ اور جو کوئی حکم مانے خدا تعالیٰ کا اور اُسکے بھیجے ہوئے کا پھر وہ
لوگ ساتھ اُن کے ہین جن پر نعمت دی ہے خدا تعالیٰ نے پیغمبرون سے اور صدیقون
اور شہیدون سے اور نیکبختون سے اور کیا اچھے لوگ ہین یہ رفیق بہت اچھی ہر اُن کی
صحبت * **فائدہ** پیغمبر وہ ہین جن پر فرشتہ پیغام لاتا ہے خدا تعالیٰ کے
پاس سے اور صدیق وہ ہین کہ جو پیغام خدا تعالیٰ کی طرف سے پیغمبرون کو آوے
اُن کے جی مین آپ ہی وہ بات اچھی لگی اور شہید وہ ہین جنکو پیغمبرون کے حکم پر ایسا
صدق آیا کہ اُس حکم پر جان نثار کرتے ہین اور نیکبخت وہ ہین جن کا مزاج نیکی ہے
پر پیدا ہوا ہے اور سوائے اِن کے اور لوگ جو اِن سے محبت رکھتے ہین اور
اُن کی تابعداری فرمانبرداری کرتے ہین وہ بھی انہین کی شمار مین آوینگے
ذٰلِکَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰہِ وَکَفٰی بِاللّٰہِ عَلِیْمًا ۝ یہ بزرگی اور فضل خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے
اور کفایت کرتا ہے خدا تعالیٰ سب کچھ جاننے والا * **فائدہ** اب یہان سے آگے
مذکور لڑائی کا ہے کافرون سے یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَکُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ
اَوِانْفِرُوْا جَمِیْعًا ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو پکڑو اپنے ہتھیار اور خبردار رہو پھر
باہر نکلو دشمنون سے لڑنے کو جدے جدے جتھے ہر طرف یا جاؤ سب ملکر اکٹھے
کافرون سے لڑنے کو وَاِنَّ مِنْکُمْ لَمَنْ لَّیُبَطِّئَنَّ فَاِنْ اَصَابَتْکُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰہُ
عَلَیَّ اِذْ لَمْ اَکُنْ مَّعَہُمْ شَہِیْدًا ۝ اور البتہ تم مین سے ایسا ہے کوئی جو دیر لگاتا ہے اور دل

کرتا ہے باہر نکلنے مین لڑنے کو پھر اگر پہنچی تمکو اے مسلمانو مصیبت شکست کی تو کہے وہ ڈھیل کرنے والا کہ مقرر خدا تعالیٰ نے فضل کیا مجھ پر جو مین نہ تھا اُن کے ساتھ لڑائی مین حاضر وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝ اور اگر پہنچی تمکو اے مسلمانو نیکی اور فضل خدا تعالیٰ کی طرف سے جیسے فتح اور مال لوٹ کا ہاتھ لگے تمہارے تو البتہ کہنے لگے وہ ڈھیل کرنے والا گو یا کہ نہ تھے تم مین اور اُس مین کچھ دوستی جو اپنے تئین انجان کر کے کہے کہ کیا اچھا ہوتا جو مین بھی ہوتا اُن کے ساتھ تو پاتا بڑی مراد جو لوٹ کا مال ہاتھ آتا میرے ✤ **فائدہ** ایسا شخص منافق ہے جو خدا تعالیٰ کا حکم نہین سمجھتا بلکہ نفع دنیا کا ڈھونڈھتا ہے اگر لوگون کو اُس کام مین کچھ دکھ پہنچے تو الگ رہنے پر خوش ہوتا ہے اور اگر مسلمانون کو نفع پہنچے تو افسوس کھاتا ہے اور دشمنون کی طرح حسد کرتا ہے فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا پھر چاہیے کہ لڑین خدا تعالیٰ کی راہ مین وہ لوگ جو بیچتے ہین دنیا کی زندگانی کو واسطے آخرت کے اور جو کوئی خدا تعالیٰ کی راہ مین پھر مارا جاوے یا فتح کرے دونون طرح البتہ ہم دیوینگے اسکو بڑا ثواب آخرت مین جو بیان مین نہ آسکے وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا اور کیا ہے تمکو کہ نہ لڑو خدا تعالیٰ کی راہ مین اور واسطے اُن بیچارون کے جو گرفتار ہین مکے مین کافرون کے ہاتھ مین مرد اور عورتین اور لڑکے جو کہتے ہین یعنی دعا مانگتے ہین کہ اے پروردگار ہمارے نکال ہمکو اِس شہر مکے سے جو ظالم ہین یہان کے رہنے والے اور بنا ہمارے واسطے پاس اپنے سے کوئی حمائتی اور بنا ہمارے واسطے اپنے پاس سے کوئی مددگار جو حمایت کرے ہماری ✤

فائدہ بہت لوگ مسلمان غریب مکے مین ایسے تھے جو مدینے مین نہ آسکتے تھے اور ناتے وار نزدیک اُن کے کافر ستاتے تھے جو پھر کافر ہو جاوین سو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ دو واسطے تمکو کافرون سے لڑنا ضرور ہے ایک تو یہ کہ

دین برحق خدا تعالی کا بلند ہووے اور دوسرے وہ کہ مظلوم مسلمان جو مکے میں کافرون کے بس مین گرفتار ہین وہ اس بلا سے چھوٹین اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَاۗءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ۔ جو لوگ ایمان لائے ہین سو لڑتے ہین کافرون سے خدا تعالی کی راہ مین اور جو لوگ کہ کافر ہین سو لڑتے ہین مسلمانون سے شریرون اور مفسدون کی راہ مین سو لڑو تم اے مسلمانون شیطان کی دوستون اور حمائیون سے مقرر مکر فریب شیطان کا سست ہے اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَھُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ کیا نہ دیکھا تو نے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگون کی طرف جنکو حکم ہوا تھا کہ اپنے ہاتھ تھام رکھو لڑائی سے اور قائم رکھو نماز کو یعنی وقت پر پڑھا کرو اور دیتے رہو مال زکوٰۃ کا محتاجون کو ✽ **فائدہ** مکے مین کافر مسلمانون کو بہت ستاتے تھے اور ظلم کرتے تھے مسلمان حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آنکر حال ظاہر کرتے اور رخصت مانگتے کہ اگر فرماؤ تو ہم بھی ان سے بدلہ ظلم کا لیوین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے کہ صبر کرو ابھی مجھے حکم لڑائی کا نہین ہے فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْھُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ پھر جب مدینے مین آنکر حکم ہوا مسلمانون پر کافرون سے لڑنے کو تب ایک جماعت مسلمانون سے ایسی ڈرنے لگی کافرون کی لڑائی سے جیسے کہ ڈرا چاہیے خدا تعالی سے بلکہ زیادہ اس سے بھی ڈرنے لگی اور کہنے لگی کہ اے پروردگار ہمارے کسواسطے حکم کیا ہم پر لڑائی کا کیون نہ چھوڑا ہمین اس سے موت تلک جو نزدیک ہے قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۣ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ فائدہ اور مزا دنیا کا تھوڑا سا ہے اور آخرت بہت اچھی ہے اسکے واسطے جو پرہیز کرتے شرک سے اور بڑے گناہون سے اور یقین جانے کہ ہماری محنت اور کوشش کا ثواب ضائع نہوگا ایک تاگے برابر بھی اور کہو ان کو یعنی سمجھاؤ کہ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۭ جس جگہ تم ہوگے کیسی ہی مین

آپکڑے گی تمکو موت اگرچہ ہوگے تم مضبوط قلعون مین یا برجون مین یعنی کیسے ہی مضبوط مکان مین اور امن کی جگہہ مین رہو موت تمہین کسی طرح نچھوڑے گی وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ یَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌ یَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ؕ اور اگر پہنچے اُن لوگون کو کچہہ بھلائی جیسے فتح یا لوٹ کا مال تو کہین یہ خدا تعالی کی طرف سے ہے اور اگر پہنچے اُن لوگون کو برائی جیسے شکست یا زخم یا نقصان تو کہین یہہ بات تیری طرف سے ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی تیری تدبیر اگر درست ہوتی تو یہہ بدی نہ پہنچتی بے تدبیری سے تیری یہ بدی پہنچی ہمکو قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ فَمَالِ هٰۤؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا یَكَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ حَدِیْثًا ۝ تو کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ سب نیکی اور بدی اور فتح اور شکست خدا تعالی کی طرف سے ہے پہر کیا حال ہے اُن لوگون کا جو عقل کے پاس نہین تو سمجھین بات ❊

فائدہ یہ ذکر منافقون کا ہے کہ اگر تدبیر لڑائی کی درست آئی اور فتح ہوئی اور لوٹ کا مال ہاتھہ آیا تو کہتے ہین کہ خدا تعالی کی طرف سے ہے یعنے اتفاقاً بات بن آئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تدبیر کے قائل نہوتے اور اگر بگڑجاتے تو الزام رکہتے تدبیر پر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ یہ سب خدا تعالی کی طرف سے ہے یعنے وہ تدبیر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدا تعالی کا الہام ہے غلط نہین اور بگڑی کو بگڑا نہ سمجہو یہ خدا تعالی تمکو سدہاتا ہے اور آزماتا ہے تمہاری تقصیر پر اس طرح کہ مَاۤ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۫ وَمَاۤ اَصَابَكَ مِنْ سَیِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًا جو پہنچے تجکو اے بندے کسی طرح کی بھلائی تو سمجھ کہ یہ خدا تعالی کے فضل سے ہے اور جو کچہہ پہنچے تجکو کسی طرح کی برائی سے تو جان اپنے نفس کی طرف سے ہے اور بہیجا ہمنے تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگونکو ادا پیغام پہنچانے کو اور خدا تعالی کفایت کرتا ہے گواہ تیرے پیغمبری پر ❊

فائدہ بندے کو چاہیئے کہ نیکی خدا تعالی کے فضل سے سمجہے اور سختی تکلیف کی اپنی تقصیر سے جانی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر الزام نہ رکھے اور سب طرح کی تقصیرون سے خدا تعالی واقف ہے اور وہی اس کا بدلہ دیتا ہے مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَیْهِمْ حَفِیْظًا جس نے حکم مانا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

حکم مانا خدا تعالیٰ کا اور جو کوئی پھرا حکم ماننے سے پھر نہیں بھیجا ہمنے تجھکو اسے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگون پر نگہبان جو ان کو گناہ نکرنے دیوے تو تیرا کام پیغام پہنچانا ہی ہے جو کوئی حکم مانے گا اُس کا بھلا ہے اور جو نا مانے اُسے عذاب ہوگا اور بعضے لوگ یعنی منافق ایسے ہیں جو وَيَقُولُونَ طَاعَةٌ فَإِذَا بَرَزُوا مِنْ عِندِكَ بَيَّتَ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِي تَقُولُ وَاللَّهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُونَ اور کہتے ہیں روبرو تیرے کہ قبول کیا حکم تیرا پھر جب باہر گئے تیرے پاس سے تو آپس میں رات کو کہتے ہیں بعضے اُن میں سے سوائے اُس بات کے جو تیرے پاس کہی تھی اور خدا تعالیٰ لکھتا ہے جو وہ تدبیر کرتے ہیں رات کو فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا پھر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تغافل کر اُن سے اور بھروسا کر خدا تعالیٰ پر سب اپنے کام اُسے سونپ دے اور بس ہے خدا تعالیٰ کام بنانے والا أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِندِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا ۝ اور کیا فکر نہیں کرتے غور سے قرآن کے معنون میں اور اگر یہ ہوتا اور کا بنایا ہوا سوائے خدا تعالیٰ کے تو البتہ پاتے اس میں تفاوت بہت سا خواہی معنون خواہی لفظون میں ف وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ ۖ اور جب آتا ہے کوئی کام یا کوئی خبر امن کی جیسے قصد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صلح کے واسطے یا خبر فتح لشکر اسلام کی یا خبر ڈر کی جیسے کہیں جمع ہونا دشمنون کا یا کام بگڑ جانا کسی فوج مسلمان کا تو ایسی خبرین مشہور کر دیتے ہیں بغیر تحقیق کے وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنبِطُونَهُ مِنْهُمْ ۗ اور اگر پہنچا دیتے اُس خبر کو طرف پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور طرف اپنے حاکم سردار کے تو البتہ تحقیق کرتے اُس خبر کو وہ لوگ جو تحقیق کرنیوالے ہیں اُن میں سے وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ اور اگر نہوتا فضل اور رحمت خدا تعالیٰ کی تم پر اے مسلمانو اور بخشش اُس کی نہوتی جو پیغمبر اُس کا بھیجا ہوا تمہارے بیچ میں ہے تو البتہ تم تابعداری کرتے شیطان کی مگر تھوڑے بچ رہتے شیطان کی تابعداری سے ❁

فائدہ یعنی اگر کہیں سے کچھ خبر آوے تو چاہیئے کہ اوّل پہنچاویں سردار حاکم کو اور اُس کے نائبون کو جب وہ اُس خبر کو تحقیق کر لیویں اور اُس پر تدبیر کام کی مقرر

ف ۱ یعنی مخلوق سے سالک ... دلوں اور ذات سے ... دلوں کی طرف ... مہربان ... والد کی طرف ... آخرت ... اور آخرت کے ... اس دنیا کے سردار ... عنایت کا ذکر نہیں ... بے پروائی کا ... حال کا کلام ... دوسرے حال سے ... اور قرآن ... خالق کا کلام ہے یہاں ... دوسری ... عور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ... ایک راہ پر ہے ... منافقوں کا مذکور تھا ... ہر بات پر الزام ... اسی واسطے ... یوں کر تھے ہیں ۱۲ رحمۃ اللہ تعالیٰ

کر چکیں تب آپ اُس پر عمل کرے ✦ **فائدہ** یعنی بات جو اپنی عقل سے کچھ دریافت ہو تو اُسے مشہور نہ کیجے جب تک تحقیق نہ ہو بہت باتیں مشہور ہوتی ہیں جو وہ در اصل نرا جھوٹھ ہوتا ہے فَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ لَا تُكَلَّفُ إِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَكُفَّ بَأْسَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَاللّٰهُ أَشَدُّ بَأْسًا وَأَشَدُّ تَنْكِيلًا پھر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لڑائی کر خدا تعالی کی راہ میں کافروں سے تو ذمہ دار نہیں مگر اپنی جان سے اور تاکید کر مسلمانوں کو جو لڑیں مشرکوں سے تو شاید جو خدا تعالی بچا رکھے مسلمانوں کو لڑائی سے کافروں کی اور خدا تعالی سخت زیادہ لڑائی کرنے والا ہے اور بہت سخت عذاب اور سزا دینے والا ہے ✦

فائدہ یعنی اگر کافروں کی لڑائی سے یہ سست مسلمان ڈرتے ہیں تو خدا تعالی سے لڑ سکیں گے یعنی اگر حکم خدا تعالی کا نہ مانیں گے تو اُن پر غصہ خدا تعالی کا ہوگا تو پھر خدا تعالی کے غصہ سے کافروں سے لڑنا اور مارنا اور مارا جانا آسان ہے ✦ مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا وَمَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ مِنْهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُقِيتًا جو کوئی سفارش کرے سفارش کرنی نیک کسی کے حق میں نفع ہووے گا شفاعت کرنے والے کو حصہ اُس نیکی میں سے اور جو کوئی سفارش کرے سفارش کرنی بری کسی کے حق میں نفع ہووے گا اُسے بھی حصہ اُس بدی میں سے اور ہے خدا تعالی سب چیز پر قدرت رکھنے والا اور سب چیز کا حصہ بانٹنے والا ✦ **فائدہ** اگر کوئی محتاج کو دولتمند سے کچھ دلوا دے تو اُس خیرات کے ثواب میں دلوانے والا بھی شریک ہے اور کوئی کافر بدکار کو حرام زادے شریر کو چھڑا وے پھر وہ بدی کرے تو یہ چھڑانے والا بھی اُس فساد میں شریک ہے وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا اور جب کوئی دعا دیوے تو تم بھی اُسے دعا دو اُس سے بہتر یا وہی اُلٹ کر کہو بیشک خدا تعالی سب چیز کا حساب کرنیوالا ہے **فائدہ** یعنی اگر کوئی کہے السلام علیکم تو واجب ہے اُس کا جواب دینا اگر برابر چاہے تو وعلیکم السلام کہے اور جو ثواب زیادہ چاہے تو ورحمۃ اللہ بھی کہے اور اگر اُس نے یوں کہا تو آپ کہے وبرکاتہ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيثًا خدا تعالی ہے

النصف ۱۱ ع ۸

بیشک جو نہین اُس کے سوائے کوئی خدا اُتعالی کے لائق جو اُس کی بندگی کیجے مگر وہی ایک خدا اُتعالی وحدہ لاشریک ہے البتہ مقرر اکٹھا کرے گا تم سبکو قیامت کے دن کو اُن مین سے اُٹھا کر کچھہ شک اور شبہ نہین اس مین ہرگز اور کون شخص زیادہ سچا ہے بات کہنے مین اور وعدہ کرنے مین یعنی یہ وعدہ قیامت کے آنے کا اور سب باتین جو خدا اُتعالی نے فرمائین ہین سب سچ ہین ❊

فائدہ کہتے ہین کہ ایک قوم مکے سے نکل مدینہ کو آنے لگے رستہ مین پچتا کر پھر گئی اور مدینہ مین اپنے اسلام لانے کی خبر بھجوا دے پھر مدینہ مین مسلمانون کو اس خبر سے تردد پیدا ہوا بعضون نے کہا کہ وہ مسلمان ہوئے اور بعضون نے اُن کا اسلام لانا جھوٹھا جانا اور کہا کہ اگر وہ اسلام لا کر آتے تھے تو پھر راہ مین سے کیون پھر گئے اِس مقدمہ مین خدا اُتعالی نے یہ آیت بھیجی کہ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ۭ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا پھر کیا ہوا تمھین اے مسلمانو جو منافقون کے واسطے دو فرقہ ہوگئے تم اور خدا اُتعالی نے اُن کو اُلٹ دیا اُن کے کامون پر جو کئے اُنہون نے اے کیا چاہتے تم اے مسلمانو جو دین اسلام کی راہ پر لاؤ اُن کو جنکو گمراہ کرے خدا اُتعالی اور جسکو گمراہ کرے خدا اُتعالی پھر نپاوے تو اُس کے واسطے کوئی راہ سیدھی ❊

فائدہ یہان منافق اُن لوگون کو فرمایا خدا اُتعالی نے جو ظاہر مین بھی ایمان نلائے تھے لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبت ظاہر کی اور ملاپ رکھتے تھے اِس سے غرض وہ تھی کہ اگر اُن کی فوج ہماری قوم پر جاوے تو لوٹ سے اور مارے جانے سے بچ رہین جب مسلمانون نے یہ معلوم کیا کہ ان کا اخلاص اِس غرض کا ہے دل کی محبت سے نہین تو بعضے مسلمان کہنے لگے جو اِن سے ملنا ترک کیجے جو ایک طرف ہو جاوین اور بعضون نے کہا اِن سے ملے جائیے شاید ایمان لاوین سو خدا اُتعالی نے فرمایا کہ ہدایت اور گمراہی خدا اُتعالی کے اختیار مین ہے تمھین اِس کا فکر کیا ہے بلکہ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَاۗءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَاۗءَ حَتّٰي يُھَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ چاہتے ہین وہ کہ تم بھی کافر ہو جاؤ جیسے وہ کافر ہین تو پھر تم سب برابر ہو جاؤ گمراہی مین پھر مت پکڑو تم اے مسلمانو کسی کو اُن مین سے

دوست اور کسی کافر سے اخلاص نکرو جب تک وہ اپنا وطن چھوڑ کر نہ آوین خدا تعالی
کی راہ مین فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ
وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا پھر اگر تمامین یعنی ایمان نلاوین اور وطن نہ چھوڑین تو پکڑو انہین قید کرو
اور قتل کرو اُن کو جہان پاؤ اُن کو اور نہ ٹھیراؤ اُن مین سے کسی کو دوستدار رفیق اور
مددگار اپنا اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ
اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ مگر وہ لوگ جو مل رہے ہین ایک قوم
جو اُس قوم مین اور تم مین عہد ہے یا آئے ہین تم پاس جو دق ہوگئے ہین دل اُنکے
تمہاری لڑائی سے یا اپنی قوم کی لڑائی سے وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ
فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا
اور اگر چاہتا خدا تعالی تو البتہ زور دیتا اُن کو تم پر اے مسلمانو پھر تم سے لڑتے وہ پھر
کنارہ پکڑین تم سے جو پھر نہ لڑین تم سے اور ڈالین تمہاری طرف صلح اور امان مانگیں تم سے
پھر نہین دی خدا تعالی نے تمکو اُن پر راہ قتل کرنے کی اور لوٹ لینے کی ✦
فائدہ یعنی اس ظاہر کے ملنے سے اُن کو لڑائی مین نہ بچاؤ مگر دو طرح سے ایک تو
یہ کہ جن لوگون سے تمہاری صلح ہے اُن سے اُن کو عہد ہے اور قسم ہے تو وہ بھی
صلح مین داخل ہین اور دوسری طرح یہ کہ جو لوگ لڑائی سے تھک کر تمسے آپ صلح
کرین اس بات پر کہ اپنی قوم کی طرف ہو کر تمسے لڑین اور نہ تمہارے ساتھ ہو کر
اپنی قوم سے لڑین پھر اس عہد پر قائم رہین تو یہ خدا تعالی کا احسان جانو کہ تمہاری
لڑائی سے بچا ہوئے سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ كُلَّمَا
رُدُّوْٓا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا اب تم دیکھو گے کہ ایک قوم آوینگی مدینہ مین مسلمان
ہونے کو جو چاہتے ہین کہ امن مین رہین تمسے پھر جب قوم مین جاوین تو کافر ہون
اسواسطے کہ امن مین رہین اپنی قوم سے ✦ **فائدہ** جسوقت بلاوین اُن کو طرف
فساد کے تو پھر جاوین اُس ہنگامہ مین فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا
اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ
سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا پھر اگر تمہاری لڑائی سے کنارہ نکرین اور صلح اختیار نکرین اور اپنے ہاتھ
نہ تھامین تمہاری لڑائی سے تو پھر اُن کو پکڑو اور مار ڈالو جہان پاؤ اور وہ لوگ

جو دیا ہم نے تم کو اُن پر سند اور دلیل صریح ✦ **فائدہ** یعنی جو لوگ تم سے قول کر جاویں یہ کہ تم سے نہ لڑیں اپنی قوم کے ہمراہ ہوکر اور نہ اپنی قوم سے لڑیں تمہارے رفیق ہو کر پھر جب اپنی قوم کا غلبہ دیکھتے ہیں اُن کے رفیق ہو جاتے ہیں تو تم بھی اُن کے قتل کرنے میں قصور نکرو تمہارے ہاتھ سند لگی ہے یہ کہ وہ اپنے قول پر قائم نہ رہے وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوا ۚ اور نہ چاہیے مسلمان کو کہ مار ڈالے مسلمان کو مگر چوک کر انجانی سے اور جو کوئی مسلمان کو مار ڈالے انجانی سے پھر لازم ہوا اُس پر آزاد کرنا ایک بردہ مسلمان اور خون بہا پہنچانا اُس کے وارثوں کو مگر وہ کہ وارث اُس کے خون بہا خیرات کر دیں یعنی بخشدیں تو خیر فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ ۖ پھر اگر وہ مارا گیا ہوا تھا ایک قوم سے جو وہ قوم تمہاری دشمن ہے یعنے کافر ہیں اور آپ وہ مقتول مسلمان تھا تو لازم ہے مارنے والے پر آزاد کرنا ایک بردہ مسلمان اور خون بہا اُس کے وارثوں کو نہ دے جو مسلمان اور کافر ہیں وراثت نہیں وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ ۖ اور اگر مارا گیا ہوا تھا ایک قوم سے جو اُس قوم میں اور تم میں عہد اور قول ہے تو لازم ہے مار ڈالنے والے پر خون بہا پہنچانا اُس کے وارثوں کی طرف اور آزاد کرنا ایک بردہ مسلمان فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِنَ اللَّهِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا پھر جو کوئی نہ پاوے یعنی اُسے پیدا نہ ہووے جو بردہ مسلمان خریدے اور آزاد کرے تو وہ دو مہینے لگے ہوئے روزے رکھے یعنی دو مہینے میں ایک روزہ بھی نہ توڑے یہ حکم خدا تعالیٰ کا ہے یا بخشوانا ہے خدا تعالیٰ سے اپنی خطا کا اور خدا تعالیٰ ہی سب کچھ جاننے والا مضبوط کام کرنے والا ✦

فائدہ انجانی اور چوک کئی طرح سے ہے یہاں وہ مذکور ہے جو مسلمان کافروں میں ہوا اور اُس نے نسمجھا کہ وہ مسلمان ہے اور قابو میں آیا تو اُسے مار ڈالا ہر طرح خطا کی پھر مار ڈالنے والے پر دو چیز لازم ہیں ایک تو آزاد کرنا مسلمان بردہ اور نہو تو دو مہینے کے ملے ہوئے روزے رکھنے اُس خطا کا کفارہ ہے خدا تعالیٰ کی جناب میں دوسرے خون بہا دینا اُس کے وارثوں کو جو اُن کا حق ہے اور اگر مارے گئے

ہوئے کے وارث خیرات کرکر چھوڑ دیوین تو مختار ہین سو اگر اسکے وارث مسلمان ہین
یا کافر ہین لیکن صلح رکھتے ہین تو ادا کرنی واجب ہے اور اگر کافر ہین اور دشمن ہین
واجب نہین خون بہا مذہب حنفی مین مسلمان کے دو ہزار سات سو چالیس روپئے تخمیناً
دینے لازم ہین قاتل کی برادری کو تین برس مین کئی بار کرکے ادا کرین وَمَنۡ يَّقۡتُلۡ
مُؤۡمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيۡهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ
لَهٗ عَذَابًا عَظِيۡمًا اور جو کوئی مار ڈالے مسلمان کو قصد کرکے اور جان بوجھ کے تو
پھر سزا اُس کی دوزخ ہے ہمیشہ پڑا رہے گا وہ اُسی مین اور غضب خدا تعالی کا ہوا اُسپر
اور دور ہوا وہ رحمت سے خدا تعالی کی اور تیار ہوا اُسکے واسطے عذاب بڑا ❊

فائدہ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ مسلمان اگر مسلمان کو جان بوجھ کر مار ڈالے
وہ مقرر دوزخی ہوا اُس کی توبہ قبول نہین لیکن اور علما کہتے ہین کہ سزا تو اُس کی یہی ہے
جو ابن عباس سے روایت ہے آگے خدا تعالی مالک ہے پر اگر وہ اُسکے بدلے
مارا جاوے تو سب کے قول مین وہ پاک ہوا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا ضَرَبۡتُمۡ فِىۡ
سَبِيۡلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوۡا وَلَا تَقُوۡلُوۡا لِمَنۡ اَلۡقٰۤى اِلَيۡكُمُ السَّلٰمَ لَسۡتَ مُؤۡمِنًا ؕ اے لوگو جو ایمان لائے ہو
جب کہ مسافری کرو تم خدا تعالی کی راہ مین یعنی کافرون سے لڑنے کو پھر خوب تحقیق کرو
اور مت کہو اُس شخص کو جو بھیجے تمہاری طرف سلام علیک کہ تو مسلمان نہین یعنی جو کوئی
سلام علیک کہے اُسے مسلمان جانو جو یہ لفظ اول نشانی ہے اسلام کی تَبۡتَغُوۡنَ عَرَضَ
الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا فَعِنۡدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيۡرَةٌ ؕ كَذٰلِكَ كُنۡتُمۡ مِّنۡ قَبۡلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيۡكُمۡ
فَتَبَيَّنُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرًا چاہتے ہو تم مال دنیا کی زندگانی کا یعنی لوٹنے
کی تلاش ہے تمہین پھر خدا تعالی کے پاس ہین بہت غنیمتین ایسے ہی تھے تم پہلے
اِس سے پھر خدا تعالی نے تم پر فضل کیا جو تم مضبوط ہوئے دین مین پھر تحقیق اور
دریافت کرو بیشک خدا تعالی تمہارے کامون سے جو کرتے ہو خبردار ہے
کچھ اُسے تمہارے دلون کا بھید چھپا نہین ہے ❊

فائدہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک فوج کو ایک قوم پر بھیجا اُس
قوم مین ایک مسلمان تھا اُس نے اپنا مال اسباب اور مواشی اُن مین سے نکال کر
علیحدہ کھڑا ہو رہا اور مسلمانون کو دیکھ کر سلام علیک کہا اِن مسلمانون نے سمجھا کہ اس وقت

غرض کر سبب اپنے تئین مسلمان جتاتا ہے اسکو مار ڈالا اور سب مال اور مواشی
اسکے لوٹ لئے تب یہ آیت اتری اور حکم ہوا کہ تم بھی پہلے اسلام سے ایسے ہی تھے
جو دنیا کی غرض سے ناحق خون کرتے تھے پر اب مسلمان ہو کر ایسا کام نکیا چاہیے
یا پہلے ایسے ہی تھے یعنی تم بھی کافرون کے شہر مین رہتے تھے کچھ حکومت نرکھتے تھے
لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ برابر نہین بیٹھ رہنے والے مسلمان تندرست اور خدا تعالیٰ کی
راہ مین لڑنے والے کافرون سے اپنی جان اور مال سے یعنی لنگڑے لنجے
اندھے اور بیمار نہون اور لڑنے کو نہ نکلین اپنے گھرون سے اور وہ لوگ جو کافرون سے
خدا کی راہ مین لڑین اور اپنا مال بھی خرچین اور مارے بھی جاوین وہ دونون برابر
نہین فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً بڑائی دی
ہے خدا تعالیٰ نے کافرون سے لڑنے والون کو جو ساتھ مال اپنے اور جان اپنی
کی دریغ نہین کرتے اُن پر جو بیٹھ رہے ہین گھرون مین اپنے درجے مین یعنے
کافرون سے لڑنے مین خدا کے واسطے اپنی جان اور مال نثار کرتے ہین اُن کے
بڑے درجے ہین اُن سے جو بیٹھ رہتے ہین اپنے گھرون مین وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ
الْحُسْنَىٰ وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا اور سب کو جو لڑنے
جاتے ہین اور جو بیٹھ رہتے ہین ان سب مومنون کو وعدہ دیا خدا تعالیٰ نے
نیک اور اچھا جو بہشت ہے اور بڑائی دی خدا تعالیٰ نے لڑنیوالونکو بیٹھنے والون کے بڑا ثواب سمجھین آگے
دَرَجَاتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا درجے ہین بلند
خدا تعالیٰ کے فضل سے اور بخشش ہے اور مہربانی ہے اور ہے خدا تعالیٰ
بخشنے والا مہربان ❊ **فائدہ** بدن کے نقصان والے یعنی اپاہج لوگون پر
جہاد کا حکم معاف ہے اور سوائے اِن کے سب مسلمانون سے لڑنے والون کا
بڑا درجہ ہے بیٹھ رہنے والون پر اگرچہ لڑائی مین نجانے والے بھی بہشت مین
جاوین گے اس سے معلوم ہوا کہ جہاد فرض کفایہ ہے فرض عین نہین یعنی بعضے
مسلمان جہاد کرتے رہین تو جہاد نکرنیوالے معاف ہین اور جو سب موقوف کرین تو سب
گنہگار ہین ❊ **شان نزول** کہتے ہین کہ کئی شخص چھپے ہوئے مسلمان

ع ۱۳
۱

مکے مین تھے اور ظاہرمین کافرون کے ساتھ ہوکر لڑنے آتے اور مارے بھی جاتے
تھے اُن کے حق مین یہ آیت اُتری کہ اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِھِمْ
قَالُوْا فِیْمَ کُنْتُمْ قَالُوْا کُنَّا مُسْتَضْعَفِیْنَ فِی الْاَرْضِ قَالُوْٓا اَلَمْ تَکُنْ اَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَۃً
فَتُھَاجِرُوْا فِیْھَا فَاُولٰٓئِکَ مَاْوٰھُمْ جَھَنَّمُ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا بیشک وہ لوگ جنکی جان
نکال لیتے ہین فرشتے اُس حال مین جو اپنا برا کر رہے ہین کہتے ہین اُن سے
فرشتے کہ تم کس بات مین تھے دین کے کام سے جو کونسے فرقہ مین تھے مومنون یا
مشرکون سے کہا اُنہون نے فرشتون کو کہ ہم لاچار رہتے اس ملک مین کافرون کے
کہا پھر فرشتون نے اُن کو کہ کیا نہ تھی زمین خدا تعالی کی کشادہ جو نکل جاتے تم وطن
چھوڑ کر اُس مین سے جیسے اور لوگ نکلکر حبش اور مدینہ مین گئے پھر وہ لوگ جنہون نے
وطن نچھوڑا خدا کی راہ مین اُن کا ٹھکانا دوزخ ہے اور بہت بری جگہہ ہے دوزخ
پھر جا رہنے کو اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ
حِیْلَۃً وَّلَا یَھْتَدُوْنَ سَبِیْلًا مگر وہ لوگ جو دراصل لاچار ہین مرد اور عورتین اور لڑکے جو
کر نہین سکتے تلاش وطن سے نکلنے کی اور نہین پہچانتے راہ کسی شہر کی فَاُولٰٓئِکَ عَسَی
اللّٰہُ اَنْ یَّعْفُوَ عَنْھُمْ وَکَانَ اللّٰہُ عَفُوًّا غَفُوْرًا پھر وہ لوگ لاچار امیدوار ہین
جو شاید کہ خدا تعالی معاف کرے اور بخشے اُن سے اور ہے خدا تعالی معاف
کرلے والا بخشنے والا ❊ **فائدہ** یہ آیت اُن کے حق مین ہے جو کافرون کے
شہر مین ویسے مسلمان ہین اور اُن کے ظلم سے ظاہر نہین ہوسکتے پھر اگر اپنی
روزی آپ پیدا کر سکتے ہین اور سفر کی تدبیر سے واقف ہین تو اُن کا عذر
قبول نہین چاہیئے کہ اور شہر مین جا رہین ملک خدا تعالی کا کشادہ ہے اگر
وہان سے نہ نکلین اور اُسی طرح مرین تو اُن پر عذاب ہوگا اور اگر لاچار ہین
اور پرائے بس مین ہین تو اُنہین اُمید ہے جو خدا تعالی بخش دے اس سے معلوم
ہوا کہ جس ملک مین مسلمان کہلا نہ رہ سکے وہان سے نکلنا فرض ہے وَمَنْ یُّھَاجِرْ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یَجِدْ فِی الْاَرْضِ مُرٰغَمًا کَثِیْرًا وَّسَعَۃً اور جو کوئی نکلے وطن چھوڑکر
خدا تعالی کی راہ مین پاوے ملک مین وہ مکان بہت آرام کا اور ملے روزی کشادہ
اسے وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْ بَیْتِہٖ مُھَاجِرًا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ یُدْرِکْہُ الْمَوْتُ فَقَدْ

وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۠ اور جو کوئی نکلے اپنے گھر سے وطن
چھوڑ کر طرف خدا تعالی کے اور رسول اسکے کے پھر آ پکڑے اُسے موت راہ مین
پھر مقرر ثابت ہو چکا اُسکا ثواب خدا تعالی پر اور ہے خدا تعالی بخشنے والا مہربان
ہجرت کرنے والون پر ✤ **فائدہ** یعنی کافرون کا ملک چھوڑنے مین
روزی کا ڈر نکرین جو بہت جگہہ روزی مل رہتی ہے کشائش سے اور یہ بھی
خطرہ نکرے کہ شاید راہ مین مارا جاوے سو اس مین بھی ثواب پورا ہے اور
موت وقت مقرر سے پہلے نہین آتی وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِى الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ
جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ
كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ۝ اور جب سفر کرو تم ملک مین
تو تم پر گناہ نہین جو کچھہ کم کرو نماز مین سے اگر تم ڈرتے ہو اس سے کہ ستاوین تمکو
یا مار ڈالین وہ لوگ جو کافر ہین سو مقرر کافر ہے تمہارے دشمن ہین صریحًا ✤
فائدہ سفر جو تین منزل کا ہو اس مین سے چار رکعت فرض مین سے دو ہی
رکعت پڑھنی چاہیے اور کافرون کے ستانے کا ڈر اُسوقت تھا جب یہ حکم ہوا
اور دو رکعت چار مین سے معاف ہوئین پھر اب ہمیشہ سفر مین چار رکعت
فرض نہ پڑھے جو خدا تعالی کی بخشش سے بے پروا ہی ہوتی ہے اور سنت کا
تقید سفر مین نہین وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ
مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ ۠ اور جب کہ تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہووے
ان مسلمانون مین وقت خوف دشمنون کے تو پھر کھڑا کرے تو اُن کو نماز مین تو چاہیے
اُن مسلمانون کی دو جماعتین کر جو ایک جماعت اِن کی کھڑی ہو تیرے ساتھ
نماز پڑھنے کو اور چاہیے لے لیوین اپنے ساتھ اپنے ہتھیارون کو نماز مین
اور دوسری جماعت دشمن کے مقابل رہین فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ
وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ۚ پھر جب سجدہ
کر چکین نماز پڑھنے والے تیرے ساتھ کے پھر چاہیے کہ ہٹ جاوے تیرے
پاس سے مقابلہ دشمن کے ہووین پھر آوین جماعت دوسری جس نے نماز
نہ پڑھی تھی پھر پڑھین نماز تیرے ساتھ اور اپنے ساتھ لے لیوین اپنا بچاؤ جیسے

سپر زرہ خود اور ہتھیار جیسے تلوار تیر کمان نیزہ اپنے پاس رکھیں نماز مین کے واسطے کہ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً چاہتے ہین وہ لوگ جو کافر ہین کہ کسی طرح تم اسے مسلمانو بیخبر ہو اپنے ہتھیارون سے اور اپنے اسباب سے تو حملہ کرین تم پر یکبارگی سب جمع ہوکر اور لوٹ لیجاوین وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا اور گناہ نہین تم پر اے مسلمانو اگر تمکو تکلیف ہو مینھ سے یا تمکو بیماری سے طاقت نہو ہتھیار اٹھانے کی وہ کہ اُتار رکھو ہتھیار اپنے جیسے تلوار تیر کمان نیزہ اور ساتھ لے لو اپنا بچاؤ جیسے سپر زرہ خود بیشک خدا تعالیٰ نے تیار کر رکھا ہے کافرون کے واسطے عذاب خوار اور رسوا کرنے والا ✤

فائدہ اس طرح سے خوف کے وقت نماز فرمائی ہے جو مقابلہ ہو دشمن کی فوج کا تو اپنی فوج کے دو حصّہ ہو جاوین ہر جماعت آدھی نماز مین امام کے ساتھ ہون اور آدھی جُدی پڑھین ایسے وقت نماز مین آمد و رفت معاف ہے اور تلوار۔ تیر کمان۔ زرہ۔ سپر۔ ساتھ رکھنا بھی معاف ہے اور اسقدر بھی فرصت نہو تو جماعت موقوف کرکے ایک ایک پڑھ لیوین پیادے خواہ سوار اشارت سے اگر یہ بھی میّسر نہو تو قضا کرین فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ○ پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو پھر یاد کرو خدا تعالیٰ کو کھڑے ہوئے اور بیٹھے ہوئے اور لیٹے ہوئے کروٹ سے پھر جب خاطر جمع ہو اور ڈر جاوے تو پھر نماز پڑھو درست موافق قاعدے شرطون کے بیشک جو نماز ہے او پر مومنون کے فرض کی ہوئی وقتون پر ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

فائدہ یعنی خوف کے وقت اگر نماز مین کوتاہی ہوئی ہو بعد نماز کے ہر طرح سے خدا تعالیٰ کو یاد کرے ہر حال مین ہر وقت یہ نماز مین قید ہے جو وقت ہی پر پڑھا چاہیے اور یاد خدا تعالیٰ کی ہر صورت مین درست ہے وَلَا تَهِنُوْا فِى ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ

وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا اور سستی اور کاہلی نکرو پیچھا کرنے میں کافرون کی اگر تم ہو دکھ پاتے ہوئے اُن کی لڑائی سے اور زخمی پھر وہ بھی معرز زخمی اور دکھ پائے ہوئے ہین جیسے کہ تم تھکے اور دکھ پائے ہوئے ہو اور تم اُمید رکھتے ہو خدا تعالیٰ سے جو وہ اُمید نہین رکھتے کافر اور خدا تعالیٰ ہی سب کچھ جاننے والا مضبوط کام کرنے والا +

فائدہ کہتے ہین کہ ایک سست مسلمان نے رات کو دوسرے مسلمان کے گھر کو نقل دیکے چوری کی ایک چمڑے کی تھیلی مین آٹا تھا اُس مین زرہ تھے وہ سب چرا لے گیا اتفاقاً اُس تھیلی مین سوراخ تھا راہ مین آٹا گرتا گیا اُسکے گھر تلک اُسکا ایک یہودی آشنا تھا اُسکے گھر لیجا کہ زرہ اور تھیلا امانت رکھا وہان بھی آٹا گرتا گیا صبح کو مالک نے زرہ کے آٹے کی کھوج پر اُس چور کے گھر جاکر زرہ مانگے اور جھاڑہ لیا اُسنے قسم کھائی کہ مین واقف نہین مالک زرہ کا آٹے کی کھوج پر یہودی کے گھر جاکر اُسے پکڑا یہودی نے کہا کہ فلانا شخص کل رات زرہ اور تھیلہ امانت رکھ گیا ہے اور ہمسایون نے گواہی دی مالک زرہ کا یہ قصہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور لایا چور کی قوم نے آپس مین غیرت سے مقرر کیا کہ اِس پر چوری ثابت نہو یہودی سے جھگڑنے لگے اور اُسی کو چور ٹھیرایا اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی خاطر مبارک مین گذرا کہ مسلمان جھوٹی قسم نکھاتا ہوگا یہودی ہی سے خطا ہوئی ہوگی اور چاہا کہ یہودی پر غصہ فرماوین اِسے مقدمہ مین یہ کئی آیتین اُتری اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر پہنچی کہ یہ جو مسلمان قسم کھاتا ہے یہی چور ہے یہودی اِس بات مین سچا ہے إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللّٰهُ ۚ وَلَا تَكُن لِّلْخَائِنِينَ خَصِيمًا بیشک ہمنے اُتاری تیرے طرف اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کتاب یعنی قرآن سچ اس واسطے کہ تو حکم کرے لوگون مین جو سمجھاوے تجھکو خدا تعالیٰ اور مت ہو تو دغابازون کے واسطے جھگڑنے والا وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ۖ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا اور بخشوا خدا تعالیٰ سے اُن بدنیتون کو جو یہودی پر تہمت رکھتے تھے بیشک خدا تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے

توبہ کرنے والوں پر وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ
كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ۙ اور مت جھگڑا سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی طرف ہو کر
جو اپنے جی میں دغا رکھتے ہیں بیشک خدا تعالیٰ دوست نہیں رکھتا اسکو جو کوئی
ہووے دغاباز خیانت کرنیوالا بدکار يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ
وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا چھپاتے ہیں
لوگوں سے اپنا عیب شرم سے اور نہیں چھپاتے ہیں یعنی نہیں شرماتے خدا تعالےٰ
سے اور خدا تعالیٰ ہر دم ان کے ساتھ ہی اس سے چھپا نہیں رہتا جب کہ رات کو
مشورت کرتے ہیں اس بات کا جس سے راضی نہیں خدا تعالیٰ جو جھوٹی
قسم کھا کر یہودی کو چوری لگا دیں اور رہے خدا تعالیٰ اس چیز کو جو یہ لوگ
کرتے ہیں گھیرنے والا هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۟ فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ
عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ۝ تم اسے چور کی قوم جو جاہلیت
کی غیرت سے جھگڑتے ہو چور کی طرف سے تو چوری آسے نہ لگے زندگانی
میں دنیا کی پھر کون ہے جو جھگڑے گا خدا تعالیٰ سے قیامت کے دن جو چوری
کے عیب سے پاک ہو یا کون ہے ان پر نگہبان کہ ان پر عذاب نہو آخرت میں
وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝
اور جو کوئی کرے برائی جو اس سے کسی کو دکھ پہنچے یا کرے ستم اپنے اوپر پھر بخشواوے
خدا تعالیٰ سے ان گناہوں کو تو پاوے خدا تعالیٰ کو بخشنے والا مہربان وَمَنْ
يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ اور جو کوئی کرے گناہ
اور چاہے کہ کسی پر تہمت دھرے پھر مقرر وہ کام کرتا ہے اپنے حق میں یعنی وہ
برائی اسی پر پھر آتی ہے اور رہے خدا تعالیٰ سب کچھ جاننے والا مضبوط کام کرنیوالا
فائدہ یعنی لوگ ایسی کی حمایت نکریں اور بیگناہ پر تہمت نہ دھریں کسواسطے
کہ خدا تعالےٰ جانتا ہے اور یہی فرماتا ہے کہ ایک کا گناہ دوسرے پر نہیں پڑتا
وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝
اور جو کوئی کرے تقصیر اتفاقی سے یا کرے گناہ جان کر پھر لگاوے وہ گناہ یا تقصیر کو
بے گناہ پر پھر ایسے کام کرنیوالوں نے مقرر اٹھایا گناہ اور بہتان صریح یعنے دو گناہ اس کے

ع ۱۶ / ۱۴

ذمہ ہوئے وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ؕ اور نہوتا فضل خدا تعالی کا اور بخشش اسکی تو البتہ قصد کیا ہی تھا ایک قوم نے اُن میں سے جو بہکا دیوین تجکو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انصاف کے حکم سے اور نہ بہکا وین وہ مگر اپنے تئین آپ اور تیرا کچھہ نہ بگاڑ سکتے جو تو خدا تعالی کی پناہ مین ہے وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا اور آتاری ہے خدائے تعالے نے تجھ پر کتاب یعنی قرآن اور سمجھ کی بات اور سکھایا ہے تجھے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ بات جو تو نجانتا تھا آپ سے اور ہے خدا تعالی کا فضل تجھ پر بہت بڑا لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ ؕ نہین ہین اچھے اُن کے مشورے جو کرتے ہین مگر جو کوئی کہ خیرات کرنے کو یا نیک بات جیسے کسی کا حق ادا کرنا یا صلح کر دینی لوگون مین اور جھگڑا مٹانا وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا اور جو کوئی کرے ایسے کام خدا تعالی کی خوشی کے واسطے تو پھر جلد دیوین گے ہم اُسکو بڑا ثواب ❊

فائدہ منافق لوگ حضرت سے کان مین باتین کرتے تاکہ لوگون مین اپنا اعتبار ٹھیرا دین اور مجلس مین بیٹھ کر آپس مین کان مین باتین کرتے کسی کا عیب کسی کا گلہ اُسکو اللہ صاحب نے فرمایا کہ ان کی سورت اکثر بے خیر ہے صاف بات کو حاجت نہین چھپانے کی مگر کچھہ اُس مین دغا ملی ہے اور چھپاوے تو خیرات کو تاکہ لینے والا شرمندہ نہو یا مسئلہ دین کی غلطی بتانے کو تا نادان خجل نہون - یا لڑائیون مین صلح کرانے کو کہ غصّے والا جوش مین صلح نہین مانتا اول آپس مین ٹھیرائے پھر اُسکو سنائے وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝ اور جو کوئی مخالفت کرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیچھے اُسکے جو کھل چکی اُس پر سیدھی راہ یعنی جب اُسے تحقیق ہو چکی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہ درست ہے اور حکم سچ ہے بعد اس تحقیق کے مخالفت کرے اور چلے سوائے مسلمانون کے

ادباع للہ

ع ۱۷ ۳ ۱۴

راہ اور چلین مسلمانون کا چھوڑ دے تو چھوڑین ہم اُسکو اُسی طرف جو راہ پکڑی
اُس نے اور ڈالین ہم اُسے دوزخ مین اور بُری جگہ ہے دوزخ جا رہنے کو
اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ
فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِیْدًا تحقیق ہے کہ خدا تعالی نہین بخشتا وہ کہ شریک
ٹھیرائے خدا تعالی کا اور بخشتا ہے جو سوائے شرک کے ہے جسے چاہتا ہے
اور جو کوئی شریک ٹھیراوے خدا تعالی کا پھر مقرر بھولا راہ بھولنا دور دراز کا
اور وہ شریک کرنے والا اِنْ یَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا وَاِنْ یَّدْعُوْنَ
اِلَّا شَیْطٰنًا مَّرِیْدًا نہین پکارتے سوائے خدا تعالی کے مگر عورتون کو اور نہین
پکارتے مگر شیطان تکبر کرنے والے حکم نماننے والے کو یعنے سوائے خدا تعالی
کے مشرک شیطانون کو اور کسی عورتون کو پوجتے ہین نام بتون کا عورتون کا سا
جیسے لات اور عزی اور اسی طرح لَعَنَہُ اللّٰہُ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِکَ
نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا لعنت کی شیطان پر خدا تعالی نے یعنے نکال دیا شیطان کو
اپنی رحمت سے اور کہا شیطان نے البتہ لون گا مال تیرے بندون سے
حصہ ٹھیرایا ہوا + **فائدہ** یعنی تیرے بندے اپنے مال مین میرا حصہ
ٹھیرا رکھین گے جیسے دستور ہے نکالتے ہین بتون کی نیاز کرتے تھے یا حصہ
مقرر یہ کہ ہزارون کو بہکا کر یہان اُن کا کہو کر اپنے ساتھ دوزخ مین لیجاویگا
جیسے کہ شیطان کہتا ہے کہ وَّلَاُضِلَّنَّھُمْ وَلَاُمَنِّیَنَّھُمْ وَلَاٰمُرَنَّھُمْ فَلَیُبَتِّکُنَّ اٰذَانَ
الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّھُمْ فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰہِ اور البتہ گمراہ کرون گا مین تیرے بندون کو
اور آرزو مین ڈالون گا اور اُمیدین دون گا اُن کو اور سکھاؤن گا مین اُن کو جو
چیرین کان جیوانون کی اور سکھاؤن گا مین پھر وہ بدلین گے صورتین بنائی
ہوئین خدا تعالی کی وَمَنْ یَّتَّخِذِ الشَّیْطٰنَ وَلِیًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا
مُّبِیْنًا اور جو کوئی پکڑے شیطان کو دوست خدا تعالی کو چھوڑ کر پھر مقرر اُس نے
نقصان کیا نقصان کرنا صریحا + **فائدہ** کافرون کا دستور تھا جو گائے یا
بکری کا بچہ بت کے نام کا کرتے اُس کے کان چیر دیتے بالنشانی اُس کے کان
مین ڈال دیتے اور صورت بدلنا یہ کہ جیسے خوجہ کرنا اور بدن کو گود کر منہہ پر تل بنانا

وقف لازم

اور نیلا داغ دینا یا بچون کے سرون پر چوٹیاں رکھنی بت کے نام کی مسلمانونکو
ان کامون سے بچنا ضرور ہے اپنے بزرگون سے یہ معاملہ نکری کافر بھی جلسے کرتے تھے بزرگ
تھے جانکر کرتے تھے یَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ ۚ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَٰنُ إِلَّا غُرُورًا وعدہ
دیتا ہے انکو شیطان جھوٹا اور آرزو مین ڈالتا ہے انکو اور جو وعدہ
دیتا ہے شیطان انکو سو نرا فریب ہے أُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا يَجِدُونَ
عَنْهَا مَحِيصًا ۔ وہ لوگ جو تابع شیطان کے ہین انکا ٹھکانا دوزخ ہے اور
نپاوین گے وہان سے بھاگ جانے کی جگہہ جو نکل جاوین دوزخ سے
وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ
فِيهَا أَبَدًا ۖ وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا ۚ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا ۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور
کام اچھے کیے انکو داخل کرین گے ہم باغون مین جنکے نیچے بہتی ہین نہرین ہمیشہ
رہوین گے وہ ان باغون مین کبھی نہ نکلین گے وہ وہان سے وعدہ ہے خدا تعالی کا
سچا اور کون ہے بہت سچا خدا تعالی سے بات مین اور وعدے مین ۔

فائدہ یہودی اور نصرانی اور مسلمان بعضے آپس مین بحث کرتے تھے اور ہر ایک
کہتا تھا کہ ہم ہی بہشت مین جاوین گے تب یہ آیت اتری لَّيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ وَلَا
أَمَانِيِّ أَهْلِ الْكِتَابِ ۗ مَن يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ وَلَا يَجِدْ لَهُ مِن دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا
نہ تمہاری آرزو پر اے مسلمانو نہ کتاب والون کی آرزو پر وعدہ ثواب کا ہے
جو کوئی برا کام کرے گا اس کام کی سزا پاوے گا اور نپاوے گا خدا تعالی کے سوا
کوئی حمایتی اور کوئی مددگار جو چھڑا دے عذاب سے ۔

فائدہ کتاب والون کو یعنی یہودیون اور نصرانیون کو یہ گمان تھا کہ ہم ہی
خاص بندے ہین گناہون مین پکڑے نہین جانے کے ہمارے پیغمبر حمایت
کرکے ہمین عذاب سے چھڑا لیوین گے اور احمق مسلمان بھی اپنے دل مین
یہی سمجھتے تھے سو خدا تعالی نے فرمایا کہ جو کوئی برا کام کرے گا ویسی سزا پاویگا
کسی کی حمایت کام نہ آوے گی خدا تعالی کے عذاب کے وقت خدا تعالے
اپنے فضل سے چھوڑے تو ہی چھوٹے دنیا کی مصیبت اور بیماری مین آدمی دھیان کر لیوے
وَمَن يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ

وَلَا يُظْلَمُونَ نَقِيرًا ۝ اور جو کوئی کام کرے اچھے مرد ہو یا عورت ہو پر چاہیے کہ ایمان رکھتا ہو پھر وہ لوگ داخل ہونگے بہشت میں اور ان کا حق خلل نہ ہوگا تل بھر بھی وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۝ اور کون ہے بہت اچھا دین میں اس شخص سے جس نے منہ رکھا اپنا خدائے تعالی کے حکم پر اور وہ نیک کام کرتا ہے دل لگا کر اور پیروی کرتا ہے حضرت ابراہیم کے دین پر سوا ابراہیم علیہ السلام سب دینوں کو چھوڑ کر خدائے تعالی کی رضا میں چلا وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ۝ اور پکڑا خدائے تعالی نے ابراہیم علیہ السلام کو دوست اپنا وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ۝ اور خدائے تعالی ہی کا ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور ہے خدائے تعالی سب چیز کا گھیرنے والا اپنے سب چیز پر قدرت رکھتا ہے وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ ۚ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ۝ اور رخصت مانگتے ہیں مسلمان تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیچ حق نکاح کرنے عورتوں کے تو کہہ ان کے جواب میں کہ خدائے تعالی رخصت دیتا ہے تمکو عورتوں کے نکاح کے حق میں اور وہ جو پڑھ سناتے ہیں تمکو قرآن شریف میں بیچ حق یتیم عورتوں کے وہ یتیم عورتیں جو نہیں دیتے تم ان کو حق ان کا جو مقرر کیا ہوا ہے اور چاہتے ہو جو ان کو نکاح میں لاؤ اپنی اور بے بس غریب لڑکوں کے حق میں جو ان کا ورثہ نہیں دیتے تم اور وہ کہ قائم رہو واسطے یتیموں کے کام ہر انصاف سے اور وہ جو کرتے ہو اور کروگے یتیموں اور بچوں کے حق میں خدائے تعالی کو سب ذرہ ذرہ معلوم ہے ۝

فائدہ اس سورہ کے اول میں تقید فرماتا ہے یتیموں کے حق میں کہ جس لڑکی کا والی نہو مگر چچا کا بیٹا اگر جانے کہ میں اس کا حق ادا نکر سکونگا تو آپ اس سے نکاح نکرے کسو اور سے اس کا نکاح کر دیوے جو اس کا آپ حمایتی رہے تو مسلمانوں نے ایسی عورتوں سے نکاح کرنا موقوف کیا تھا

ع ۱۱ ۱۵

پہر دیکھا کہ بعضی جگہہ یہی کی حق مین بہتر ہے کہ اپنا والی ہی آپ نکاح مین لاوے جو
وہ اس کی جی سے خاطر داری کرے گا غیر ولن سے نکرے گا تب مسلمانون نے حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رخصت مانگی تب یہ آیت اتری اور رخصت ملی اور
فرمایا کہ وہ جو قرآن شریف مین اول منع سنا تمنے سو اسواسطے ہے جو ان کا حق
پورا ادا نکر سکو اور یتیم کے حق ادا کرنے کی تاکید ہے پہر اگر بہلائی کیا چاہو ان سے
تو رخصت ہے نکاح کرو ان سے وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ
إِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ وَأُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ
اور اگر کوئی عورت ڈرے اپنے خاوند کی لڑائی اور غصہ سے یا رو ہٹ جانے
اور بیزار ہونے سے پہر کچہہ گناہ نہین ان دونون پر وہ کہ آپس مین صلح کر لیوین
کسی طرح اور صلح بہت اچہی ہے اور سامنے دلون کے حاضر اور موجود ہے بخیلی
اور حرص ✤ فائدہ اگر عورت مرد کا دل اپنے سے پہرا دیکہے تو اسے
خوشی کرنے کو کچہہ حق مین سے چہوڑ دیوے تو روا ہے اور حرص آدمی کی ہر وقت
پاس ہے مال کی کفایت سے البتہ خوش ہوتا ہے کچہہ مہر سے بخش کر خوش کرے
وَإِنْ تُحْسِنُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا اور اگر نیکی کرو اور پرہیز
کرو لڑنے سے اور بدسلوکی کرنے سے آپس مین تو پہر خدا تعالی جانتا ہے مقرر
ان چیزون کو جو تم کرتے ہو کوئی کام اس سے چہپا ہوا نہین وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ
تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ
وَإِنْ تُصْلِحُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا اور ہرگز نکر سکوگے تم وہ کہ برابر
حق ادا کرو عورتون کا روزمرہ کے خرچ مین اور صحبت کرنے مین اور اگرچہ
اسکا شوق کرو پہر نکر سکوگے پہر تم تمام پہرے نجاؤ جو پہر ڈال رکہو ایک عورت کو
درمیان مین لٹکتے گرفتار جو نہ نکاح مین ہے نہ طلاق دی ہوئی ہو اور اگر سنوارتے
رہو اور پرہیزگاری کرتے رہو ستانے سے یا عورت کو آزردہ رکہنے سے تو
خدا تعالی بخشنے والا مہربان ہے ✤ فائدہ یعنی اگر کبہی نکاحون مین ایک کے
زیادہ جی چاہے تو لازم ہے کہ تا مقدور حق ادا کرنے مین قصور نکرے بعد اسکے
خدا تعالی بخشنے والا ہے اور درمیان لٹکتے گرفتار یہ کہ نہ آپ اسکو آرام سے رکہے

نہ چھوڑ دیوے جو اور کسو سی نکاح کرلے وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ط
وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا اور اگر دونون جدا ہو جادیں تو خدا تعالی ہرایک کو محفوظ کریگا
اپنی کشایش سے اور ہے کشائش سے اور ہے خدا تعالی کشائش اور فراغی بخشنے والا
مضبوط کام کرنے والا وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ اور خدا تعالی ہی کا ہے جو کچھ کہ ہے آسمانون
مین اور جو کچھ کہ ہے زمین مین اور مقرر فرمایا ہے ہمنے اُن لوگون کو جنکو کتاب دی ہی
تمسے پہلے اور تمکو بہی فرمایاہے وہ کہ ڈرتے رہو خدا تعالی سے اور نافرمانی نکرو اُس کی
وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا
اور اگر نمانوگے حکم خدا تعالی کا تو پہر مقرر خدا تعالی ہی کا ہے جو کچھ کہ ہے آسمانون مین
اور جو کچھ کہ ہے زمین مین اور ہے خدا تعالی بے پرواہ سب خوبیون سے تعریف کیا ہوا
وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا اور خدا تعالی ہی کا ہے جو کچھ
کہ ہے آسمانون مین اور جو کچھ کہ ہے زمین مین اور بس ہے خدا تعالی کام بنانے والا
اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا
اگر چاہے خدا تعالی لیجاوے تمکو دنیا سے یعنی فنا کرے اور ون کو لے آوے
یعنی پیدا کرے اور خلقت تمہاری عوض جو فرمانبرداری کرین اور ہے خدا تعالی
اس کام پر قدرت رکھنے والا مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ط وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا جو کوئی چاہے ثواب دنیا کا پہر خدا تعالی کے
پاس ہے ثواب دنیا کا اور آخرت کا اور ہے خدا تعالی جو دیکھتا ہے سب کے کام
اور سنتا ہے سب کی باتین یعنی اگر سب مسلمان مل کر شرع پر قائم رہو تو خدا تعالی
دنیا بہی دیوے اور آخرت بہی دیوے يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ
شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى
بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا
اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو قائم رہو مضبوط درستی انصاف پر گواہی دیتے ہین
خدا تعالی کے واسطے اور اگرچہ ہو تمہارے ہی اوپر حق کسی کا یا تمہاری مان باپ پر
یا کسی نزدیکی کنبے والے پر اگر ہووے صاحب جمعیت یا محتاج ہو پہر خدا تعالی اُن کا

خیر خواہ ہے تمسے زیادہ پھر تابعداری نکرو تم دل کی آرزو اور خواہش کی اس بات
مین چاہئے کہ سب کو برابر سمجھو گواہی کے وقت اور اگر تم زبان پھیروگے سچی
گواہی دینے سے یا منھ پھیر جاؤگے گواہی کے وقت تو پھر بیشک خدا تعالی
واقف ہے اُن سب کامون سے جو تم کرتے ہو کچھ اُس سے چھپا ہوا نہین ہے
فائدہ یعنی گواہی دینے مین دولتمندون کی خاطر نکرو اور محتاج پر ترس نکھاؤ
اور ناتے نزدیک پر دہیان نکرو حق بات ہو سو کہو اور اگر سچ کہو پر زبان داب کے
جو سننے والا شبہہ مین پڑے یا تمام قصہ نکہو کچھ رکھ جاؤ تب بھی گناہ مین داخل ہو
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰي رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ
اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ
ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو یقین دل سے خدا تعالی پر اور
اُس کے بھیجے ہوئے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اُس کتاب پر ایمان لاؤ جو اُتاری ہے
خدا تعالی نے اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اُس کتاب پر جو اُتاری ہے
قرآن شریف سے پہلے اور جو کوئی نمانے گا اور یقین نلاوے گا خدا تعالی پر اور اُس کے
فرشتون پر اور اُس کی اُتاری ہوئی کتابون پر اور اُس کے بھیجے ہوئے پیغمبرون پر
اور آخر کے دن پر جو قیامت ہے پھر تحقیق وہ شخص یقین نہ لانے والا بھولا سیدھی راہ
بھولنا دور دراز کا ۝ **فائدہ** ایمان لانے والے فرمایا ہے اُن کو جو ظاہر مین
مسلمان ہوئے اُن کو تقید ہے کہ جب تک دل سے یقین نلاوین اُن چیزون کا
تو خدا تعالی کے نزدیک وہ مسلمان ہی نہین اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ
كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ۝ بیشک
وہ لوگ جو ایمان لائے پھر کافر ہو گئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوئے تیسری بار
پھر زیادہ کیا کفر کو اُن لوگون کو خدا تعالی بخشنے والا نہین اور نہ اُن کو دیوے گا
راہ نجات کی جو عذاب سے چھوٹین ۝ **فائدہ** یعنی اگر ظاہر مین مسلمان ہوئے
اور دل سے بھٹکتے رہے اور آخر کو بے یقین مرے کافر کے برابر ہین اُن کو
بخشش نہین اور ظاہر کی مسلمانی دنیا مین کچھ کام نہ آوے گی بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ
بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِـيْمًا ۝ خوشی سنا دے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منافقون کو

و کر اُن کے واسطے ہے عذاب دکھ دینے والا جو کبھی اُس سے خلاصی نپاوینگی الَّذِیْنَ یَتَّخِذُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا وہ لوگ جو پکڑتے ہین کافرون کو دوست مسلمانون کو چھوڑ کر اسے کیا ڈھونڈتے ہین اُن کے پاس بیٹھنے سے عزت سو عزت خدا تعالے کے واسطے ہے ساری جو کوئی خدا تعالی کا حکم بجا لاویگا اُس کو عزت ملے گی وَقَدْ نَزَّلَ عَلَیْکُمْ فِی الْکِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰیٰتِ اللّٰهِ یُکْفَرُ بِهَا وَیُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖٓ اِنَّکُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِیْنَ وَالْکٰفِرِیْنَ فِیْ جَهَنَّمَ جَمِیْعًا و تحقیق خدا تعالی نے بھیجا تم پر حکم قرآن شریف مین اے مسلمانو وہ کہ جب سنو تم آیت خدا تعالی کی اور حکم قرآن شریف مین جو مشرک انکار لاوے اُس آیت پر اور ہنسی مزاح کرے اُس پر تو پھر مت بیٹھو اُن سے مل کر جب تک کہ دریافت کرین اور شروع کرین اور کوئی بات سوائے ہنسی اور مزاح اور انکار کے نہین تو تم بھی اُسوقت اُن کے برابر ہو بیشک خدا تعالی اکٹھا کریگا منافقون کو اور کافرون کو دوزخ مین سب کو باہم قیامت کو ❊ **فائدہ** جو شخص کہ ایک مجلس مین اپنے دین پر طعنہ او عیب سُنے اور پھر انہین مین بیٹھا رہا کرے اگرچہ آپ نہ کہے وہی منافق ہے الَّذِیْنَ یَتَرَبَّصُوْنَ بِکُمْ فَاِنْ کَانَ لَکُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَکُنْ مَّعَکُمْ وَاِنْ کَانَ لِلْکٰفِرِیْنَ نَصِیْبٌ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَیْکُمْ وَنَمْنَعْکُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وہ لوگ جو لگ رہے ہین تاک مین تمہاری اور راہ دیکھتے ہین کہ پھر اگر فتح ہو تمہاری خدا تعالی کے فضل سے تو کہین کیا ہم نہ تھے ساتھ تمہین بھی حصہ لوٹ کا دو اور اگر ہووے کافرون کا حصہ لڑائی مین یعنی وہ غالب آوین تو کہین وہ کافرون کو کیا نہ تھے ہم تھام رکھا تھا تم پر سے مسلمانون کو اور غالب نہ ہونے دیا مسلمانون کو تم پر اور تمنے بچاو یا تمکو مسلمانون سے ہمارا حصہ دو لوٹ مین سے فَاللّٰهُ یَحْکُمُ بَیْنَکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَنْ یَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْکٰفِرِیْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ سَبِیْلًا پھر خدا تعالی حکم کریگا تم مین قیامت کے دن اور ہرگز نہ دیگا خدا تعالی کافرون کو اوپر مسلمانون کے راہ غلبہ کی کسی طرح سے **فائدہ** ہر شخص جو ایسا ہو کہ کافرون اور مسلمانون دونون سے اپنی غرض کی دوستی رکھی وہی

ع ۱۷

منافق ہے اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا
كُسَالٰى يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا البتہ مقرر منافق فریب کرتے ہین
خدا تعالی سے یعنی خدا تعالی کے دوستون سے دغا بازی کرتے ہین اور خدا تعالی
ان کو اس فریب کی جزا دیوے گا جسوقت کہ کھڑے ہوتے ہین نماز پڑھنے کو تو
اُٹھتے ہین سستی اور کاہلی سے لوگون کے دیکھانے کو اور نہین یاد کرتے خدا تعالی کو
مگر تھوڑا سا بھی لوگون کے سامنے مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَمَنْ
يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ۝ حیران اور فکرمند ہین بیچ کفر اور اسلام کے نہ کافرون
کی طرف ہین اور نہ مسلمانون کی طرف ہین اور جسکو گمراہ کرے خدا تعالی پھر تو نپاوے
اس کے واسطے کہین کوئی راہ نجات کی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ
دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝ اے وہ لوگو جو
ایمان لائے ہو مت پکڑو کافرون کو دوست سوائے مسلمانون کے اے کیا چاہتے ہو
کافرون کے دوست ہوکر وہ کہ بناؤ تم واسطے خدا تعالی کے اوپر اپنے عذاب
ہونے کے الزام اور دلیل صریحا یعنی خدا تعالی اس دلیل سے تم پر عذاب کرے
جو دوست ہو تم کافرون کے اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ
تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۝ بیشک منافق سب سے نیچے کی تہ مین رہین گے آگ کی اور
نپاوے گا تو ان کے واسطے کوئی مددگار جو نکالے وہان سے یا عذاب کم کرواوے
اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ مگر وہ لوگ
جنہون نے توبہ کی نفاق سے اور بنایا اپنے آپ کو خالص مسلمان اور چنگل مضبوط
مارا ساتھ دین خدا تعالی کے اور ستھرا اور پاکیزہ کیا اپنے دین کو خدا تعالی کے واسطے
پھر وہ لوگ نزدیک مسلمان ہین ساتھ ایمان لانے والون کے دین و دنیا مین اور جلد دیگا خدا
مومنونکو بڑا ثواب آخرت مین سو ان توبہ کرنیوالونکو بھی اور مومنون کے ساتھ بڑا ثواب ملیگا مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ
اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ۝ کیا کرے گا خدا تعالی تمکو عذاب
کرکے اگر تم شکر کرو اور ایمان لاؤ اور ہے خدا تعالی شکر کا ثواب دینے والا
سب کچھ جاننے والا

* * * * * * * * * * * *

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ

وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا خدا تعالیٰ کو خوش نہیں آتا کسی کی بری بات کو پکار کر کہنا اور کسی کا عیب ظاہر کرنا مگر وہ شخص جس پر کسی نے ظلم کیا ہو سو اپنا حال ظاہر کرے اور ہے خدا تعالیٰ سب کی بات سننے والا سب کا حال جاننے والا ۞

فائدہ اگر کسی میں عیب دین کا یا دنیا کا معلوم کرے تو مشہور نہ کرے کس واسطے کہ خدا تعالیٰ واقف ہے سب چیز سے ہر کسی کو موافق اس کے جزا دیوے گا اسی کو غیبت کہتے ہیں پر مظلوم کو رخصت جو ظالم کا ظلم بیان کرے ایسی ہی کسی طرح کی غیبت روا ہے - پیغمبر صلعم یہاں شاید اس پر فرمایا کہ منافق کا نام مشہور نہ کریں جیسے حضرت نے مشہور نہیں کیا اس میں اس کا دل زیادہ بگڑتا ہے مبہم نصیحت کرے منافق آپ سمجھیگا اس میں شاید ہدایت پاوے اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا اگر تم کھلی بھلائی کرو کسی طرح کی یا چھپا کر کرو اسے یا معاف کرو اور بخشدو برائی کسو کی پھر بیشک خدا تعالیٰ بخشنے والا بڑا زبردست ہے

فائدہ اس آیت میں مظلوم کو رغبت دینی ہے صبر کرنے میں اور بخش دینے میں کہ خدا تعالیٰ جو زبردست مقدور والا ہے عذاب کرنے پر سو تو گناہ بخشتا ہے تم بھی لوگوں کی تقصیریں بخشدو اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝ وہ لوگ جو کافر ہیں اور منکر ہوتے ہیں خدا تعالیٰ سے اور اسکے پیغمبروں سے اور چاہتے ہیں کہ جدائی ڈالیں اور تفاوت کریں بیچ خدا تعالیٰ کے اور اسکے پیغمبروں کی اور کہتے ہیں کہ ایمان لائے ہم اور نہ مانتے بعضے پیغمبر کو اور نہ مانا بعضے کو اور چاہتے ہیں کہ ایک اور نئی پکڑیں اسکے بیچ میں راہ یعنی ایک نیا مذہب نکالیں کفر اور اسلام کے بیچ میں سو بغیر شریعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدا تعالیٰ کی راہ پانی مشکل ہے اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ وہ لوگ جو کفر اور اسلام کے بیچ میں راہ نکالا چاہتے ہیں وہی اصل کافر ہیں اور تیار کیا ہے ہمنے کافروں کے واسطے عذاب خوار کرنیوالا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ

ع ۱۱

يُؤْتِيهِمْ أُجُورَهُمْ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝ اور وہ لوگ جو ایمان لائے خدا تعالی پر اور اس کے
پیغمبرون پر اور تفاوت نہین کرتے کسی ایک پیغمبر مین بھی اُن مین سے سب پیغمبرون پر ایمان
لائے وہ قوم اصل مومن ہین جلد دیوے گا خدا تعالی اُن کو ثواب اُن کا اور ہے خدا تعالی
بخشنے والا مہربان اپنے بندون پر ✦ **فائدہ** یہان سے آگے ذکر یہودیون کا ہے جو
کہی سردار یہودیون کے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ اگر تو سچ
پیغمبر ہے تو ایک کتاب آسمان سے لاؤ جیسے کہ حضرت موسی علیہ السلام توریت لائے تھے
تب یہ آیت اتری يَسْأَلُكَ أَهْلُ الْكِتَابِ أَن تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتَابًا مِّنَ السَّمَاءِ فَقَدْ سَأَلُوا
مُوسَىٰ أَكْبَرَ مِن ذَٰلِكَ فَقَالُوا أَرِنَا اللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ مانگتے ہین
تجھسے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودی وہ کہ اتار لاوے تو اُن پر ایک کتاب آسمان سے
ایکبارگی مانند توریت کے سو تحقیق مانگ چکے ہین موسی علیہ السلام سے بڑی چیز اس سوال سے
جو پہر کہا یہودیون نے موسی علیہ السلام سے کہ دکھلا ہمکو خدا تعالی کو آشکارا پہر پکڑا اُن کو بجلی والون کو
بجلی نے سبب اُن کے ظلم کے جو اُنہون نے ایسا سوال کیا ✦ **فائدہ** اس بجلی سے
سب مر گئے پہر خدا تعالی نے حضرت موسی کی دعا سے اُنہین زندہ کیا ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ
مِن بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ فَعَفَوْنَا عَن ذَٰلِكَ وَآتَيْنَا مُوسَىٰ سُلْطَانًا مُّبِينًا ۝ پہر پکڑا بچھڑے کو
خدا کر کے پیچھے اسکے جو آ چکی تہی اُن پاس نشانیان خدا تعالی کی طرف سے یعنی معجزے حضرت
موسی علیہ السلام کے دیکھ چکے تھے پہر بخشا ہمنے او معاف کیا سبب توبہ کے اور دیا ہم نے
موسی علیہ السلام کو غلبہ صریح جو اس بچھڑے کو مار ڈالا او رخاک کیا وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّورَ
بِمِيثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوا فِي السَّبْتِ
وَأَخَذْنَا مِنْهُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا ۝ اور اٹھایا ہمنے اُن پر پہاڑ واسطے قول لینے کے اُن سے
او رکہا ہمنے اُن کو کہ داخل ہو دروازے مین شہر کے سجدہ کرتے ہوئے اور کہا ہمنے اُن کو کہ
زیادتی نکرو اور حکم سے باہر نجاؤ ہفتے کے دن مین اور لیا ہمنے اُنسے قول مضبوط ✦
فائدہ حکم تھا یہودیون کو جو ہفتے کے دن شکار مچھلی کا نکرین سو اتفاق ایسا ہوتا
جو سب دنون سے زیادہ ہفتے ہی کے دن مچھلیان دریا مین بہت نظر آتین یہودیون نے
دریا کے پاس حوض بنائے جو ہفتے کے دن دریا سے مچھلیان حوضون مین آتین تو بند کر رکھتے
پہر دوسرے دن شکار کرتے یہ کام فریب کا ہی اور حکم سے باہر جانا ہفتے کے دن کا فَبِمَا نَقْضِهِم مِّيثَاقَهُمْ

وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ پھر اُن کے قول توڑنے کی اور کافر ہونے کے سبب جو خدا تعالے کی آیتوں سے منکر ہوئے تھے اور نبیوں کے ناحق قتل کرنے کے سبب اور اُن کی باتوں کے سبب جو کہا اُنھوں نے کہ ہمارا دل غلاف میں ہے تیری بات نہیں سمجھتے بلکہ مہر ہے خدا تعالی کی اُن کے دلوں پر اُن کے کافر ہونے کے سبب سو ایمان نہیں لائے مگر تھوڑے سے لوگ یعنی کئی شخص یہودیوں سے ایمان لائے وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰي مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ۝ اور اُن کے کافر ہونے کے سبب اور اُن کی بات کے سبب جو حضرت مریم پر طوفان بولے وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ اور اُن کے کہنے کے سبب جو کہا کہ ہمنے مار ڈالا عیسے مریم کے بیٹے کو وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۭ اور نہیں مار ڈالا عیسے علیہ السلام کو یہودیوں نے اور نہ سولی پر چڑھایا اُنھوں نے اُن کو لیکن وہی صورت بن گئی تھی اُن کے سردار کے آگے وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ۭ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ اور بیشک وہ لوگ جو کئی باتیں نکالیں ہیں اس احوال میں شک میں پڑے ہیں کچھ اُنھیں اسکی اصل کی خبر نہیں مگر اٹکل پر چلتے ہیں وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۝ اور نہیں مار ڈالا یہودیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو بیشک بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ بلکہ اُٹھا لیا عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالی نے اپنی طرف اور ہے خدا تعالی زبردست مضبوط کام کرنے والا ❖

فائدہ یہودی کہتے تھے کہ ہمنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مار ڈالا سو وہ جھوٹے ہیں ہرگز نہیں اُنھیں مار ڈالا خدا تعالی نے ایک صورت یہودیوں کو بنا دے اُس صورت کو اُنھوں نے سولی پر چڑھا دیا اور نصاری بھی اوّل سے یہی کہتے ہیں کہ حضرت مسیح کو نہیں مار ڈالا وہ زندہ ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ مارا تھا پھر تین روز میں زندہ ہو کر بدن سے آسمان پر گئے اور بعضے کہتے ہیں کہ بدن کو مارا اور روح اُن کی خدا تعالی کے پاس گئی ہر طرح یہ بات ٹھیک اور ثابت نہیں ہوئی سو خدا تعالی نے یہ خبر دی کہ اُسکی صورت کو مارا اور اُن کے پکڑنے کے وقت نصاری سب سرک گئے تھے اور یہودی بھی نہ پہچانے تھے اس آن کی خبر نہ یہودیوں کو اور نہ نصاری کو وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۝ اور جتنے فرقہ ہیں کتاب والوں کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام

ایمان لاوینگے انکی موت سے پہلے اور قیامت کے دن ہوگا اُن کا بتانے والا ❊ **فائدہ** یعنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابہی زندہ ہین چوتھے آسمان پر جب یہودیون مین دجال پیدا ہوگا تب اِس جہان مین آن کر اُسے مارینگے اور یہود و نصاریٰ سب اُن پر ایمان لاوینگے کہ مُوئے نہ تھے زندہ تھے فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَن سَبِيلِ اللَّهِ كَثِيرًا پہر بسبب گناہون یہودیون کی حرام کین ہمنے اُن پر کتنی پاکیزہ چیزین جو حلال تہین اُن پر اور بسبب اسکے جو اٹکتے تھے خداتعالی کی راہ سے بہت ❊ **فائدہ** یعنی اوپر اول اُنکے گناہ اور شرارتون کی تفصیل کر کے یہان فرمایا کہ نہایت گناہ پر دلیر تھے اسواسطے اُنپر شریعت سخت کی تو سرکشی ٹوٹی وَأَخْذِهِمُ الرِّبَا وَقَدْ نُهُوا عَنْهُ وَأَكْلِهِمْ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا اور اُنکے بیاز لینے کے سبب اُسپر کہ اُنکو بیاز لینے سے منع ہو چکا تھا اور سبب مال کھانے لوگونکے جو ناحق کھاتے تھے لوگون کا مال اور تیار کر رکھا ہے کافرون کے واسطے عذاب دُکھ دینے والا لَّٰكِنِ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُونَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ وَالْمُقِيمِينَ الصَّلَاةَ وَالْمُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أُولَٰئِكَ سَنُؤْتِيهِمْ أَجْرًا عَظِيمًا لیکن جو ثابت اور مضبوط ہین علم مین بنی اسرائیل کی قوم سے اور صاحب ایمان ہین سو یقین لاتے ہین قرآن پر جو تجھپر اُترا ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور توریت انجیل پر یقین لاتے ہین جو تجھسے پہلے اُتری ہین کتابین اور ایمان لائے نمازون کے قائم رکھنے والون پر اور دینے والے زکوٰۃ کے اور ایمان لانے والے خداتعالی پر اور آخرت کے دن پر سو اُن لوگون کو جلد دینگے ہم بڑا ثواب إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَىٰ نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِن بَعْدِهِ ۚ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَعِيسَىٰ وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَهَارُونَ وَسُلَيْمَانَ ۚ وَآتَيْنَا دَاوُودَ زَبُورًا بیشک ہمنے وحی بہیجی تیری طرف ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے کہ وحی بہیجی ہمنے نوح نبی کی طرف اور طرف اور نبیونکی جیسے حضرت ہود اور صالح اور شعیب علیہم السلام کی طرف حضرت نوح کے بعد اور وحی بہیجی ہمنے طرف ابراہیم کے اور اسمعیل کے اور اسحاق کے اور یعقوب کے اور یعقوب کی اولاد کی اور طرف عیسےٰ کے اور ایوب کے اور یونس کے اور ہارون کے اور سلیمان کے اور دی ہمنے داؤد کو کتاب زبور وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنَاهُمْ عَلَيْكَ مِن قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۚ وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا اور کتنے پیغمبر جو احوال سنایا ہمنے تجکو اس قرآن مین پہلے اس سے جو نازل ہوا اور کتنے پیغمبر جو اُنکا احوال نہین سنایا تجکو اور باتین کین خداتعالی نے موسیٰ علیہ السلام سے باتین کرنی بغیر پیغام کی

ع ۲۲ ۲

رُسُلًا مُّبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ لِئَلَّا یَکُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَی اللّٰہِ حُجَّۃٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ وَکَانَ اللّٰہُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا
اور کئی پیغمبر خوشی سُنانیوالے ایمان لانیوالے کو اور ڈرانیوالے کافرون کو اور منافقون کو بھیجے تاکہ نہ رہے
لوگون کو خدا تعالی پر جگہہ الزام کے بیچ پیغمبرون کے بھیجنے کے اور خدا تعالی زبردست ہے مضبوط کام کرنیوالا
فائدہ یعنی لوگون کو قیامت کے دن اس بات کہنے کی جگہہ نہ رہے کہ ہمکو تیری مرضی اور غیر مرضی معلوم نہ تھی
اگر جانتے ہم کہ اس راہ اور اس دین مین تیری خوشی ہے تو ہم وہی کرتے سو اسواسطے پیغمبرون کو معجزے دیکر بھیجا
تو راہ سیدھی جسمین خدا تعالی کی خوشی ہے اور بندون کی نجات ہے وہ راہ بتا دین ۔ **فائدہ** قریش کے
سردارون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ ہمنے علماے یہود سے پوچھا کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو
دعوی پیغمبری کا کرتا ہے کچھہ تمہاری کتاب مین بھی لکھا ہے اور انہون نے جواب دیا کہ ہم اُسے نہین پہچانتے اور ذکر اسکا
توریت مین نہین ۔ اتنے مین وہ علماے یہود بھی آئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہین قسم دیکر پوچھا کہ
سچ کہو وہ منکر ہوئے اور کہا ہم کچھہ نشانی نہین پاتے تیرے پیغمبر ہونے پر تب یہ آیت اُتری کہ یہ گواہی نہین دیتے ۔
لٰکِنِ اللّٰہُ یَشْہَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَیْکَ اَنْزَلَہٗ بِعِلْمِہٖ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ یَشْہَدُوْنَ وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا
لیکن خدا تعالی گواہی دیتا ہے اسپر کہ بھیجا تجھی قرآن جو دلیل ہے بڑی تیری پیغمبری پر سو بھیجا قرآن کو ساتھہ علم اپنے کے اور فرشتے
گواہ ہین تیری پیغمبری پر اور بس ہے خدا تعالی گواہ ۔ **فائدہ** یعنی ہر پیغمبر کو وحی آتی رہی ہے کچھہ نئی بات نہین پر اس
قرآن مین خدا تعالی نے اپنا خاص علم اُتارا اور خدا تعالی اس حق کو ظاہر کر دیگا جیسکہ یہ ظاہر ہوا کہ جسقدر ہدایت لوگون کو
اس پیغمبر سے ہوئی اور کسی سے اتنی نہین ہوئی اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَدْ ضَلُّوْا
ضَلٰلًا بَعِیْدًا ۔ بیشک وہ لوگ جنہون نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچ نجانا اور پھیر ہو خدا تعالی کی راہ سے تحقیق وہ دور پڑے
سیدھی راہ سے گمراہی مین اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ یَکُنِ اللّٰہُ لِیَغْفِرَ لَہُمْ وَلَا لِیَہْدِیَہُمْ طَرِیْقًا
بیشک وہ لوگ جو کافر ہوئے اور ستم کیا جسنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول اللہ نجانا نہین خدا تعالی واسطے بخشنے انکو اور نہ انکو راہ دکھاویگا
نجات کی جو نہ ہو اسے بچین اِلَّا طَرِیْقَ جَہَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْہَآ اَبَدًا وَکَانَ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرًا مگر راہ دوزخ
کی انکو دکھاویگا ہمیشہ پڑے رہینگے دوزخ مین اور ہے یہ بات خدا تعالی پر بہت آسان یٰٓاَیُّہَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمُ الرَّسُوْلُ
بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّکُمْ فَاٰمِنُوْا خَیْرًا لَّکُمْ وَاِنْ تَکْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَکَانَ
اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا ۔ اے لوگو بیشک آیا تمہارے پاس بھیجا ہوا خدا تعالی کا ٹھیک اور سچی بات لیکر تمہارے پروردگار کے پاس سے پہر یقین لاؤ
اسپر جو بہت اچھا ہے تمکو یہ اور اگر نمانوگے تو پھر بیشک خدا تعالی کا ہے جو کچھہ کہ ہے آسمانون مین اور زمین مین اور ہے خدا تعالی جاننے والا تمہارے
احوال کا اور مضبوط کام کرنیوالا ہے یٰٓاَہْلَ الْکِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰہِ اِلَّا الْحَقَّ اے یہودیو اور
نصرانیو زیادتی نکرو اور حد سے نہ نکلو اپنے دین کی باتون مین اور مت کہو خدا تعالی پر سوائے سچی بات کے اِنَّمَا الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰىهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ بیشک مسیح جو ہی عیسے بیٹا مریم کا ہی علیہما السلام بہیجا ہوا
خدا تعالی کا ہی اور اسکا کلام ہی جو ڈالدیا مریم کیطرف اور عیسے علیہ السلام ہی روح خدا تعالی کے ہانکی خاص فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ
وَرُسُلِهٖ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ پہر جانو خدا تعالی کو بے شریک بغیر زن اور فرزند اور یقین لاؤ اسکی پیغمبرونکا
اور مت کہو کہ تین خدا ہین جو یہ بہت برا ہی اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ سُبْحٰنَهٗ اَنْ يَّكُوْنَ
لَهٗ وَلَدٌ باز آؤ اور چھوڑو اس بات کو جو یہ بہلائی ہی تمہارے واسطے مقرر خدا تعالی ایک ہی معبود ہی سب کا پاک ہی سب عیبونسے
اور نہین ہی لائق اسکے جو اسے اولاد ہو یا عورت ہو لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا
اوسی کا مال ہی جو کچھ کہ ہی آسمانون مین اور جو کچھ کہ ہی زمین مین اور بس ہی خدا تعالے کام بنانیوالا **فائدہ** یہ خطاب
نصرانیونکی طرف ہی جو وہ کہتے ہین کہ خدا تین ہین ایک خدا دوسرے عیسے تیسری مریم یہ ان تینونکو وہ خدا کہتے ہین سو خدا تعالے
فرماتا ہی کہ اس بات سے باز آؤ اور توبہ کرو اور لازم ہی کہ دین کی باتین مبالغہ نکرے اگر کسی شخص سے اعتقاد ہو اسکی تعریف
نہ بڑہی جتنی بات تحقیق ہو اوس سے زیادہ نکہو اور لائق نہین خدا تعالی کو جو اوس سے بیٹا صلبی پیدا ہو تم اپنا سا قیاس خدا تعالی پر نکرو
لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ
عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ہرگز عیب اور عار نہین رکہتا مسیح علیہ السلام وہ کہ ہووے بندہ خدا تعالی کا
اور نہ فرشتے نزدیکی عیب رکہتے ہین اسکی بندگی سے اور جو کوئی عیب اور غیرت کہی اسکی بندگی سے اور تکبری کرے سو خدا تعالے جمع کریگا
ان سبکو اپنے پاس قیامت کے دن اور بدلہ لیویگا ہر ایک سے غرور اور تکبر کا فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ پہر وہ لوگ جو ایمان لائے اور کئے انہونے نیک کام پہر پورا
دیویگا خدا تعالی انکو بدلہ انکے کامونکا اور زیادہ دیویگا ثواب انکو اپنے فضل سے وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا
فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا اور اپر وہ لوگ جو غیرت اور ننگ کہتے ہین اور تکبری کرتے ہین خدا تعالے کی فرمانبرداری سے
پہر عذاب کریگا خدا تعالے انپر عذاب بڑا دکہ دینیوالا وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا اور نپاوینگے
اپنے واسطے سوا خدا تعالے کے کوئی حمایتی اور نکوئی مدد کرنیوالا يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا اے لوگو مقرر آئی تمہارے پاس حجت اور دلیل اور سند تمہارے پروردگار کے پاس سے
اور اتاری ہمنے روشنی یعنی قرآن شریف تمکو بہیجا فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ
فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا پہر وہ لوگ جو ایمان لائے خدا تعالے پر اور پکڑا ساتھ قرآن کے یعنی اسپر
عمل کیا پہر انکو داخل کریگا خدا تعالی اپنی رحمت مین اور فضل مین اور راہ دکہاویگا انکو اپنی طرف سیدہی راہ يَسْتَفْتُوْنَكَ
قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ حکم چاہتے ہین اور پوچہتے ہین تجہسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلالہ کی میراث کا
کلالہ اسے کہتے ہین کہ جسکے بیٹا اور باپ نہو جو اصل وارث ہی ہین تو کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو کہ خدا تعالے فرماتا ہے اد[illegible]

تو گمراہ ہو تم اور خدا تعالی سب چیزونسے واقف ہے اور سب کچھ جانتا ہی **فائدہ** کلالہ کے معنے اوپر اور ضعیف بیان فرمایا اسکو جسکے وارثونمین
باپ اور بیٹا نہیں کہ اصل وارث نہیں تو اسوقت سگے بہائی بہن کو بیٹا بیٹی کا حکم ہی اور اگر سگے نہون تو یہی حکم سوتیلونکا ہی ایک بہن ہو تو آدہا اور دو بہنا ہون

سورة المائدة مدنية وهي مائة وعشرون آية

بسم الله الرحمن الرحيم

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ ط سے وہ کو لی کہ ایمان لائے ہو تم وفا کرو تم ساتھ عہدون کے کہ آپس مین کرتے ہو مانند عہد نکاح کے اور شرکت کے اور سوائے اس کے أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ حلال کئے گئے ہین واسطے تمہارے چارپائے کہ لبستہ زبان ہین ـ جیسے اونٹ اور گائے اور بکری اور دنبہ یا حلال کئے گئے ہین بچے پیٹون چارپایون کے مگر جو چیز کہ پڑہی جاوے گی اوپر تمہارے وہ حرام ہوگی غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ سوائے حلال جاننے والے شکار کے جس حال مین کہ احرام باندھتے ہو تم حج کا یا عمرے کا یعنی تمام جانور اوپر تمہارے حلال ہین مگر جو جانور وحشی کہ شکار کرو تم حالت احرام مین وہ حرام ہے إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ه تحقیق خدا حکم کرتا ہے حلال اور حرام مین جو چیز کہ چاہتا ہے يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحِلُّوا شَعَائِرَ اللَّهِ اے وہ کو لی کہ ایمان لائے ہو تم نہ حلال جانو تم نشانیون اللہ کی کو وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَائِدَ اور نہ حلال کرو تم مہینے حرام کے کو اور نہ حلال جانو تم پٹا گلے مین پہنائے جانورون کو کہ قربانی کی جانورون کو پہناتے ہین ✦ **فائدہ** روایت ہے کہ حطم کندی جہالت اور بے باکی اور نادانی مین مشہور عرب کا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم ساتھ کس چیز کے بلاتا ہے تو آدمیون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ساتھ اس کے کہ خدا کو ایک جانین اور مجھکو پیغمبر سچا جانین اور نماز ادا کرین اور زکوٰۃ مال کی دیوین۔ حطم کندی نے کہا کہ خوب فرمایا تمنے لیکن میرے امراؤ اور سردار ہین کہ بغیر مشورت اُن کی کچھہ کام نہین کرتا ہون اُن سے پوچھون جو وہ پسند کرین دین تیرا تو قبول کر دون مین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آگے اُس کے آنے سے خبر دی تھی کہ آج ایک شخص آویگا کہ شیطان کی زبان سے باتین کریگا کافر آویگا اور جھوٹا اور دغاباز ہو کر جاویگا پھر حطم کندہ سے باہر آیا اونٹ صدقہ کے اور جو کچھہ پایا مواشی سے سب ہانک لے گیا جسوقت رسول خدا متوجہ عمری کو ہوے حطم کندی کو مسلمانون نے دیکھا کہ گلے مین اُنھین اونٹون کے پٹے ڈال کر قربانی کعبہ کو لے چلا تھا اصحابون نے چاہا کہ اونٹون کو چھین لیوین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اُس نے پٹے گلون مین ڈالے ہین چھینا لائق نہین ہے یہ آیت نازل ہوئی وَلَآ آٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ؕ اور نہ حلال جانو تم لوٹنا قصد کرنے والون گھر باحرمت کا کہ کعبہ ہے ڈھونڈھتے ہین وہ قصد کرنے والے گھر باحرمت کی فضل اور زیادتی کو پروردگار اپنے سے اور رضامندی ڈھونڈھتے ہین اُس کی مراد حج ہے وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا اور جسوقت احرام سے باہر آؤ تم پھر شکار کرو تم وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ اور نہ اُٹھاوے تمکو دشمنی ایک گروہ کے کفار قریش سے اوپر اُس کے کہ بند کیا اُنہون نے تمکو طواف کرنے کعبہ کے سے بیچ صلح حدیبیہ کے یہ کہ زیادتی اور نہ ظلم کرو تم وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۪ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ اور مدد کرو تم اوپر نیکی کے اور پرہیزگاری کے اور نہ مدد کرو تم اوپر گناہ کے اور ظلم کے اور ڈرو تم اللہ سے تحقیق اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے بیفرمانون کو ۞ **فائدہ** حلال نہ سمجھو یعنی ہاتھ نہ ڈالو اللہ کے نام کی چیزون پر یعنی کافر بھی اگر نیاز کعبہ لاوین تو لوٹ مت لو اور ماہ حرام مین اُن کو نہ مارو اور لٹکن والیان بھی وہی قربانی کے جانور ہین کہ مکے کو لے جاتے ہین نشان کرکر اور فرمایا کہ کافرون نے تمکو روکا تھا مسجد سے تم زیادتی نکرو یعنی آنے کو نہ روکو باقی آگے سے منع کردو کہ کافر نہ آوے تو یہ روا ہے اس سے معلوم ہوا کہ کافر جس کام مین اللہ کو تعظیم کرے اسکام کو فضیحت نہ کرو مگر جو بت کی تعظیم کرے

وقف لازم

الربع

تو البتہ بات کرے حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ حرام کیا گیا ہے اوپر
تمہارے مردہ جانور کہ ذبح نکیا ہوا اور حرام ہے لہو جاری۔ اور حرام ہے گوشت سور کا
وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ اور حرام ہے جو جانور کہ آواز کی گئی ہے وقت ذبح کرنے اسکے
واسطے سوائے خدا کے کہ اوپر بتوں کے ذبح کرتے ہیں وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ
وَالنَّطِيحَةُ اور حرام کی گئی ہے بکری گلا گھونٹی گئی اور لکڑیوں سے ماری گئی اور
اوپر سے گری ہوئی یا کوئیں میں گری ہوئی کہ مر جاوے اور سینگ ماری گئی وَمَا أَكَلَ
السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ اور حرام ہے جو جانور کہ کھایا ہے پھاڑنیوالے جانور نے مگر جو چیز
کہ ذبح کی تم نے وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ اور حرام ہے جو چیز
کہ ذبح کی گئی اوپر بتوں کے اور حرام ہے یہ کہ قسمت لو تم ساتھ تیروں کے ** فائدہ **
عرب کا دستور تھا کہ تین تیر بنائے تھے اور ہر ایک کے لکھا تھا کہ حکم کیا مجکو رب میرے نے
اور اوپر دوسرے کے لکھا تھا کہ منع کیا مجکو رب میرے نے اور تیسرا خالی تھا۔ ایک
تھیلے میں مجاور کے پاس رہتے تھے جو کسی کو مطلب ہوتا ایک تیر نکالتا مجاور ذٰلِكُمْ فِسْقٌ
الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ یہ فال لینا
تمہارا تیروں سے بدکاری ہے آج کے دن کہ جمعہ اور عرفہ عید قربانی کا ہے ناامید ہوئے
کافر دین تمہارے سے کہ ہمارے دین میں آویں گے پس نہ ڈرو تم کافروں سے اور ڈرو تم مجھے
الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا
آج کے دن پورا کیا میں نے واسطے تمہارے دین تمہارے کو کہ منسوخ نہوگا اور تمام کیا میں نے
اوپر تمہارے نعمت اپنی کو اور پسند کیا میں نے واسطے تمہارے اسلام کو از روے دین کے کہ
پاکیزہ تر تمام دینوں کا ہے فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِإِثْمٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ
رَحِيمٌ ○ × × پس جو کوئی کہ بیقرار ہووے بھوک سے اور حرام چیزوں سے
کھاوے جس حال میں کہ خواہش کرنے والا نہووے واسطے گناہ کے پس تحقیق اللہ بخشنے والا
مہربان ہے + ** فائدہ ** روایت ہے کہ عدی بیٹا حاتم طائی کا اور زید بن خیل آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ ہم ایسے مکان میں ہیں کہ وہاں
کتے شکار کرتے ہیں بعضوں کو ہم ان سے پالتے ہیں اور بعضوں کو ذبح کرتے ہیں۔ اور
بعضوں کو کتے ضایع کرتے ہیں حلال ہے یا مردار ہے یہ آیت نازل ہوئی کہ يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ

یَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ؕ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّیِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِیْنَ پوچھتے ہین تجھ سے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیا چیز حلال کی گئی ہے واسطے اُن کے کہہ تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ حلال کی گئی ہین واسطے تمہارے پاک چیزین کہ نام خدا کے سے ذبح کیا ہو اور حلال ہے واسطے تمہارے وہ چیز کہ سکھایا ہے تمنے شکاری جانورون سے جس حال مین کہ کتے سدھانے والے ہو تم تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۫ فَكُلُوْا مِمَّاۤ اَمْسَكْنَ عَلَیْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهِ سکھاتے ہو تم اُن کو اُس چیز سے کہ سکھایا ہے تمکو اللہ نے پس کھاؤ تم اُس چیز سے کہ بند کیا شکاری جانورون نے اوپر تمہارے اور یاد کرو نام اللہ کا اوپر اسکے وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ۝ اور ڈرو تم اللہ سے حرام کھانے مین تحقیق اللہ شتاب حساب کرنے والا ہے حلال اور حرام سے پوچھے گا۔ **فائدہ** مواشی کا حکم فرمایا۔ پھر لوگون نے اور چیزون کو پوچھا تو فرمایا کہ ستھری چیزین تمکو حلال ہین سو حضرت نے جو چیزین منع فرمائین معلوم ہوا کہ وہ ستھری نہین۔ جیسے پھاڑنے والا جانور چوپائے یا پرندہ مثلاً شیر یا چیتا یا باز یا چیل اور اسی مین داخل ہوئے مُردار خوار سارے کوّا وغیرہ۔ اور جیسے گدہا اور خچر۔ اور جیسے کیڑے زمین کے مثلاً چوہا وغیرہ **ف** اور پہلے حرام فرمایا جسکو پھاڑنے والے نے کھایا اب اس مین شکاری سدھے جانور کا مارا حلال کیا جب اُس نے آدمی کی خو سیکھی تو گویا آدمی نے ذبح کیا لیکن سدھانا شرط ہے سدھاوہ کہ پکڑ کر رکھ چھوڑے آپ نہ کھاوے اور اللہ کا نام لینا شرط ہے دوڑانے کے وقت کہ اس بغیر ذبح درست نہین مگر بھولے تو معاف ہے اَلْیَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّیِّبٰتُ ؕ وَطَعَامُ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۪ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۫ آج کے دن ہے حلال کیے گئے واسطے تمہارے پاک جانور کہ ساتھ نام اللہ کے ذبح کیا ہو اُن کو اور ذبح کیا گیا اُن لوگون کا کہ دی گئی ہین کتاب حلال ہے واسطے تمہارے اور ذبح کیا گیا تمہارا۔ حلال ہے واسطے اُن کے وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ × اور حلال ہین اوپر تمہارے عورتین پاکدامن ایمان لانے والیون سے اور حلال ہین عورتین پاکدامن اُن لوگون سے کہ دی گئی ہین کتاب آگے تمسے اِذَاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ وَلَا مُتَّخِذِیْۤ اَخْدَانٍ ؕ جسوقت دو تم اُن کو مہر اُن کی جس حال مین کہ بچنے والے ہو تم زنا سے نہ ظاہر زنا کرنیوالے اور نہ پکڑنیوالے دوستون کو پوشیدہ کہ یارانہ پکڑو تم وَمَنْ یَّكْفُرْ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ؗ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝ اور جو کوئی کفر کرتا ہے ساتھ ایمان لانے

ع ۵

حلال اور حرام کے پس تحقیق ناچیز اور باطل ہوئے عمل اس کے اور وہ بیچ آخرت کی یا نکار دن سے ہوگا
فائدہ فرمایا کہ آج تمکو ستھری چیزین حلال ہوئین یعنی حضرت ابراہیم کے وقت یہ سب حلال
تھین جب توریت نازل ہوئی تو یہود کی سزا مین اکثر چیزین منع ہوئین اور انجیل مین حلال و
حرام بیان نہ ہوا اب قرآن مین وہی دین ابراہیم کے موافق سب حلال ہوئین اور فرمایا کہ کتاب والونکا
کھانا حلال ہے یعنی انکا ذبح اور ہر جو ذبح کے شرط فرمائی کہ اللہ کا نام ذکر ہوا اور غیر کی تعظیم نہو سو
یہان شرط فرمادی کہ ذبح کرنے والا مسلمان ہو یا اہل کتاب یعنی یہود یا نصاری اور کسی دین او
مذہب والے کا ذبح نہین حلال اگرچہ نام اللہ کا لے اسکا لینا معتبر نہین اور فرمادیا کہ اسی طرح
مسلمان کو عورت نکاح کرنے انکے حلال ہے اور دن کی نہین سو جن شرطون سے آپس مین نکاح درست ہے
اسیطرح انکا درست ہے پھر فرمایا کہ اہل کتاب کو اور کفار سے دو حکم مین مخصوص کیا یہ فقط دنیا مین ہے
اور آخرت مین ہر کافر خراب ہے اگر عمل نیک بھی کرے تو قبول نہین يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم جسوقت کہ ارادہ کرو تم طرف
کھڑے ہونے نماز کے فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ
وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ط پس دھوؤ تم مونہون اپنے کو اور ہاتھون اپنے کو کہنیون تک
اور مسح کرو تم سرون اپنے کو اور دھوؤ تم پاؤن اپنے کو ٹخنون تک وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا
فَاطَّهَّرُوْا اور اگر ہو تم ناپاک یعنی غسل کی حاجت رکھتے ہو پس غسل کرو تم وَاِنْ كُنْتُمْ
مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً اور اگر ہو تم
بیمار یا اوپر سفر کے یا آوے کوئی تم مین سے پاخانہ سے یا چھیڑا ہو تمنے عورتون کو یعنی مجامعت
کی ہو پس نپاؤ تم پانی کو فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ
پس قصد کرو تم خاک پاک کو کہ جنس زمین کی سے ہووے کہ جلانے سے خاک نہو جاوے
پس ملو تم ساتھ مونہون اپنے کے اس خاک سے مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ
مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ نہین چاہتا ہے اللہ کہ گردانے اوپر تمہارے تنگی سے ولیکن
چاہتا ہے تو پاک کرے تمکو وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ اور چاہتا ہے
تو تمام کرے نعمت اپنی کو اوپر تمہارے شاید کہ شکر کرو تم نعمتون کا وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ
عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ اور یاد کرو تم نعمت اللہ کی کو اوپر اپنے یعنی
اسلام اور شریعت اور یاد کرو تم قول اللہ کے کو کہ محکم کیا ہے تمکو ساتھ اس قول کے اور وہ

قول الست کا ہے اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ جسوقت کہا تمنے کہ سنا ہمنے اور فرمانبرداری کی ہمنے اور ڈرو تم اللہ سے تحقیق اللہ جاننے والا ہے ساتھ صاحب سینون کے یعنی خطرے اور وسواس دل کے •

فائدہ اللہ تعالی اہل کتاب کو یاد دلایا کرتا ہے کہ میرے عہد پر قائم رہو اسی طرح ہمکو تقید فرمایا کہ عہد یاد رکھو وہ عہد یہ ہے کہ جب لوگ مسلمان ہوتے تو حضرت سے بیعت کرتے یعنی ہاتھ پکڑکہ قول دیتے بہت چیزین کرنے کا جیسے پانچ نمازین اور روزہ رمضان اور زکوۃ اور حج اور خیر خواہی ہر مسلمان کی اور بہت چیزین چھوڑنے پر جیسے خون اور زنا اور چوری اور تہمت لگانی بے گناہ کو اور سردار سے مخالفت کرنی اسی عہد پر فرمایا کہ قائم رہو یَاَیُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم ہوجاؤ تم دین قائم کرنے والے حق کے واسطے اللہ کی شاہدی دینے والے ساتھ عدل کے وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى اور نہ اٹھادے تمکو دشمنی ایک گروہ کے اوپر اسکے کہ عدل نکرو تم اور عہد شکنی کرو عدل کرو تم عدل نزدیک زیادہ ہے واسطے پرہیزگاری کے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور ڈرو تم اللہ سے تحقیق اللہ خبردار ہے ساتھ اس چیز کے کہ عمل کرتے ہو تم • **فائدہ** اکثر کافرون نے مسلمانون سے بڑی دشمنی کی تھی پیچھے مسلمان ہوئے تو فرمایا کہ ان سے وہ دشمنی نہ نکالو اور ہر جگہہ یہی حکم ہے حق بات مین دوست اور دشمن برابر ہے وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ وعدہ کیا ہے اللہ نے ان لوگون کو کہ ایمان لائے ہین اور عمل کئے ہین نیکیون کے واسطے ان کی بخشش ہے اور ثواب ہے بڑا وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ اور جن لوگون نے کفر کیا اور جھٹلایا آیتون ہماری کو وہ گروہ صاحب دوزخ کے ہین يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم یاد کرو نعمت اللہ کی اوپر تمہارے جسوقت قصد کیا ایک گروہ نے یہ کہ کہولین تمہارے اوپر ہاتھ اپنے واسطے قتل اور ہلاک کے فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ پس بند کیا اللہ نے ہاتھون ان کے کو تمسے اور ڈرو تم اللہ سے اور اوپر اللہ ہی کے پس چاہیئے بھروسا کرین ایمان لانے والے وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا اور البتہ تحقیق لیا اللہ نے قول بیٹون

ع ۲

یعقوب کے سے کہ موافقت موسیٰ کی کرین اور اٹھایا ہمنے اُن مین سے بارہ سرداروں کو وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مَعَكُمْ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَیْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ اور کہا اللہ نے کہ تحقیق مین ساتھ تمہارے ہون البتہ اگر قائم کروگے تم نماز کو اور دوگے تم زکوۃ کو اور ایمان لاؤگے تم ساتھ پیغمبرون میرے کے اور قوت دوگے تم پیغمبروں کو۔ اور تعظیم اُن کی کروگے وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اور قرض دوگے تم اللہ کو قرض نیک کہ مال خرچ کروگے تم اس کی راہ مین البتہ دور کرون گا مین تمسے گناہ تمہارے اور البتہ داخل کرون گا مین تمکو بہشتون مین کہ جاری ہین نیچے اُن کے سے نہرین فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ۝ پس جو کوئی کفر کریگا پیچھے اس کے تم مین سے پس تحقیق گم کیا اُسنے سیدھی راہ کو ۝ **فائدہ** یہ بیان فرمایا بنی اسرائیل سے عہد لینا حضرت موسیٰ کی آخر عمر مین یہ اقرار لیے ہین یہ سورت حضرت کی آخر عمر مین نازل ہوئی شاید ہمکو سنایا اسی واسطے کہ ہمکو بھی تقید ہے ایک عہد اس امت سے تھا کہ رسول جو بعد پیدا ہون اُن کی مدد کرو اس کے بدل ہمسے یہ ہے کہ خلفا کی اطاعت کرو یہ مذکور بارہ سردارون کا یہان فرمایا اسی اشارہ کو حضرت نے بتایا ہے میری امت مین بارہ خلیفے ہون گے قوم قریش سے اور فرمایا ہے جو خرابی ہوئی پہلی امت مین سو ہوگی تم مین سے جیسے وہ خراب ہوئے پیغمبرون کی مخالفت سے یہ امت خراب ہوئی خلیفہ پر شروج کر کر

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّیْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِیَةً ۚ پس بسبب توڑنے بنی اسرائیل کے قول اپنے کو لعنت کی ہمنے اُن کو اور گردانا ہمنے دلون اُن کے کو سخت یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ پھیرتے تھے باتون توریت کے کو مکانون اُن کے سے جیسے تعریف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھیر دے اور بھول گئے فائدہ کو جس چیز سے کہ نصیحت دی گئی تھی ساتھ اس کے وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰی خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ اور ہمیشہ ہوگا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خبردار رہوگا اوپر خیانت کے یہودیوں سے مگر تھوڑے اُن مین سے کہ خیانت نہین کرتے جیسے عبداللہ بن سلام فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ پس معاف کر اُن سے اگر توبہ کرین اور ایمان لاوین اور درگذر کر تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنیوالونکو

وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ اور اُن لوگوں سے کہ کہا تحقیق ہم
نصاری ہیں لیا ہم نے عہد اُن کا جیسے یہود یوں سے لیا تھا فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ
فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ط پس بھول گئے حصہ اور
فائدے کو اُس چیز سے کہ نصیحت دی گئی تھی انجیل مین کہ تابعداری احمد کی کیجیو پس
اُٹھائی ہمنے درمیان اُن کے دشمنی اور بغض تا دن قیامت تک کہ نصاری تین فرقہ ہو گئے
ہر ایک دشمن بعضے کا یا دشمنی اُٹھائی درمیان یہود اور نصاری کے وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ
بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ اور قریب ہے کہ خبر دیوے گا اُن کو اللہ ساتھ بدلے
اُس چیز کے کہ کاریگریاں کرتے تھے • فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ جب
اللہ کے کلام سے اثر پکڑنا اور حکم شرع پر محبت سے قائم رہنا چھوٹ جاوے اور فقط
مذہب کا جھگڑا او رجمعیت رہجاوے تو راہ سے بہکے يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ
رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ای موسائیو
اور عیسائیو تحقیق آیا تمہارے پاس پیغمبر ہمارا کہ بیان کرتا ہے بہت اُس چیز سے کہ
چھپاتے تھے تم کتاب سے جیسے تعریف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور معاف
کرتا ہے بہت چیزوں سے کہ چھپاتے ہو تم قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ
يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ تحقیق آئی تمکو اللہ کی طرف سے ایک
روشنی کہ اندھیری کفر کی کو دور کرتی ہے اور اپنی کتاب ظاہر کرنے والی احکام شریعت کو
روشنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور کتاب قرآن ہی راہ دکھاتا ہے اللہ ساتھ
اُس روشنی کے یا کتاب کے اُس کسی کو کہ پیروی کی رضامندی اللہ کی راہین سلامتی
کے عذاب سے یا راہین بہشت کی دکھاتا ہے وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ
بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور باہر نکالتا ہے اُن کو تاریکیون
کفر اور جہل کے سے طرف روشنی ایمان اور یقین کے ساتھ حکم اپنے کے اور
راہ دکھاتا ہے اُن کو طرف راہ سیدھی کے لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ
اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ البتہ تحقیق کفر کیا جن لوگون نے کہ کہا تحقیق اللہ وہی مسیح بیٹا
مریم کا ہے قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ
وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پس کون مالک ہے اللہ سے

کسی چیز کو اور کون منع کرے اس سے کہ اگر چاہے ہلاک کرے مسیح بیٹے مریم کو اور ہلاک کرے ماں اس کی کو اور ہلاک کرے جو کوئی کہ بیچ زمین کے ہے سب کو وَلِلّٰہِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور واسطے اللہ ہی کے ہے بادشاہت آسمانوں کی اور زمین کی اور جو چیز کہ درمیان اُن دونوں کے ہے پیدا کرتا ہے جو چیز کہ چاہتا ہے - اور اللہ اوپر سب چیز کے قادر ہے +

فائدہ

اللہ صاحب کسی جگہہ نبیوں کے حق مین ایسی بات فرماتے ہین تا اُن کی اُمت اُن کو بندگی کے حد سے زیادہ نہ چڑہا وین اِلّا یہی اس اُمت کا سیکھو وَقَالَتِ الْیَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰی نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ط اور کہا یہودنے اور نصاری نے کہ ہم بیٹے اللہ کے ہین اور دوست اُس کے ہین ہم قُلْ فَلِمَ یُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پس عذاب کیون کرتا ہے تمکو ساتھ گناہون تمہارے کے دنیا مین قتل اور بندی سے اور آخرت مین دوزخ سے پس تم نہ بیٹے ہو نہ دوست ہو اُس کے بلکہ تم آدمی ہو اُس کسی کے پیدا کیا ہے اللہ نے اور بدلہ نیکی بدی کا پاؤ گے تم یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَاِلَیْهِ الْمَصِیْرُ بخشتا ہے جس کسی کو چاہتا ہے یعنی مومنون کو اور عذاب کرتا ہے جس کسی کو کہ چاہتا ہے - یعنی کافرون کو اور واسطے اللہ ہی کے ہے بادشاہت آسمانون اور زمین کی اور جو چیز کہ درمیان اِن دونون کے ہے اور طرف اُسی کے رجوع اور بازگشت ہے یٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ لَكُمْ عَلٰی فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اے صاحب کتاب کے تحقیق آیا تمکو پیغمبر ہمارا کہ بیان کرتا ہے واسطے تمہارے راہ سیدھی اوپر سستی کے پیغمبرون سے اور منقطع ہونے وحی کے سے اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِیْرٍ وَّلَا نَذِیْرٍ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِیْرٌ وَّنَذِیْرٌ ط تا یہ کہ نہ کہو تم کہ نہین آیا ہمکو کوئی بشارت دینے والے سے اور نہ ڈرانے والے سے پس تحقیق آیا تمکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم بشارت دینے والا اور ڈرانے والا وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور اللہ اوپر تمام چیزون کے قادر ہے

فائدہ حضرت عیسےٰ سے بعد کوئی رسول نہ آیا تھا سو فرمایا کہ تم افسوس کرتے کہ ہم رسولوں کے وقت مین نہ ہوئے کہ تربیت اُن کی پاتے اب بعد مدت تمکو رسول کی صحبت میسر ہوئی غنیمت جانو اور اللہ قادر ہے اگر تم نہ قبول کروگے اور خلق کھڑی کردیگا تم سے بہتر جیسے حضرت موسیٰ کے ساتھ جہاد کرنا قبول نہ کیا ان کی قوم نے اللہ نے اُن کو محروم کردیا اوروں کے ہاتھ ملک شام فتح کروا دیا وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا اور یاد کر جسوقت کہا موسیٰ علیہ السلام نے واسطے قوم اپنی کے کہ بنی اسرائیل تھے کہ اے قوم میری یاد کرو تم نعمت اللہ کی کہ اوپر تمہارے ہے جسوقت پیدا کیا بیچ تمہارے پیغمبروں کو اور کردانا تمکو بادشاہ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اور دیا تمکو وہ معجزہ کہ نہ دیا تھا کسی کو عالم کے لوگوں سے اور وہ من و سلوے تھا اور سایہ ابر کا اور دریا کا پھٹ جانا يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ اے قوم میری اندر آؤ تم زمین پاک مین کہ اریحا او رایلیا ہے وہ زمین کہ لکھی ہے اللہ نے لوح محفوظ مین واسطے تمہارے وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ۝ اور نہ پھر جاؤ تم اوپر پیٹھوں اپنی کے پس پھر وگے تم نقصان کرنے والے دنیا اور آخرت کے +

فائدہ حضرت ابراہیم اپنے باپ کا وطن چھوڑ نکلے اللہ کی راہ مین اور ملک شام مین آکر ٹھیرے اور مدت تک اُن کو اولاد نہ ہوئی - تب اللہ تعالیٰ نے اُن کو بشارت فرمائی کہ تیری اولاد بہت پھیلاؤنگا اور زمین شام اُن کو دونگا اور نبوّت اور دین اور کتاب اور سلطنت اُن مین رکھونگا - پھر حضرت موسیٰ کے وقت وعدہ پورا کیا بنی اسرائیل کو فرعون کے بیگار سے خلاص کیا اور اُس کو غرق کیا اور اُن کو فرمایا کہ تم جہاد کرو عمالقہ سے ملک شام چھین لو پھر ہمیشہ وہ ملک شام تمہارا ہے حضرت موسیٰ نے بارہ[۱۲] شخص بارہ قبیلہ بنی اسرائیل پر سردار کیے تھے اُن کو بھیجا کہ اس ملک کی خبر لاوین وہ خبر لائے تو ملک شام کی خوبیان بہت بیان کین اور وہان مسلط تھے عمالقہ اُن کی قوت و زور بھی بیان کیا حضرت موسیٰ نے اُن کو کہا کہ تم قوم کے پاس خوبی ملک بیان کرو اور قوت دشمن مت کہو اُن مین دو شخص اس حکم پر رہے اور دس[۱۰] نہ رہے قوم نے سنا نام تو نامردی کرنے لگے اور چاہا کہ پھر اُلٹے مصر مین جاوین اس تقصیر

چالیس برس فتح شام کو دیر لگے اسقدر مدت تک جنگلون مین پھرتے رہے جب اس قرن کے لوگ مر چکے مگر وہ دو شخص کہ وہی حضرت موسی کے بعد خلیفہ ہوئے اُن کے ہاتھ سے فتح ہوئی قَالُوا یٰمُوسٰٓی اِنَّ فِیْهَا قَوْمًا جَبَّارِیْنَ کہا قوم نے کہ اے موسی تحقیق بیچ اس زمین کے گروہ زبردست ہین وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰی یَخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ۝ اور تحقیق ہم ہرگز نہ داخل ہونگے اُس مین جب تک باہر نکلین اُس سے پس تحقیق ہم داخل ہونے والے ہین قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَیْهِمُ الْبَابَ ۚ کہا دو مردون نے اُن مین سے کہ ڈرتے تھے نعمت دی تھی اللہ نے اوپر اُن دونون کے کہ داخل ہو تم اوپر اُن کے دروازے سے ناگاہ اور وہ دو مرد یوشع اور کالب تھے ✦ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۝ وَعَلَی اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ پس جس وقت کہ داخل ہوگے تم اُس دروازے سے پس تحقیق تم غالب ہونے والے ہو۔ اور اوپر اللہ ہی کے پس بھروسا کرو تم اگر ہو تم ایمان لانے والے قَالُوْا یٰمُوْسٰٓی اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِیْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ کہا قوم نے کہ اے موسی تحقیق ہم ہرگز نہ داخل ہونگے اُس شہر کو ہمیشہ جب تک کہ وہ ہونگے بیچ اُس کے پس جا تو اور پروردگار تیرا جاوے پس لڑائی کرو تم دونون ہم اسی جگہہ بیٹھنے والے ہین قَالَ رَبِّ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِیْ وَاَخِیْ فَافْرُقْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ کہا موسی نے کہ اے پروردگار میرے تحقیق مین نہین مالک ہون مگر ذات اپنی کا - اور بھائی اپنے کا پس جدائی کر تو درمیان ہمارے اور درمیان قوم باہر نکلنے والی کے حکم سے قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَیْهِمْ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً ۚ یَتِیْهُوْنَ فِی الْاَرْضِ ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَی الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ کہا اللہ نے کہ تحقیق وہ زمین حرام کی گئی ہے اوپر اُن کے کہ نہ داخل ہونگے اور نہ مالک ہونگے چالیس برس تک حیران پھرینگے بیچ زمین کے پس نہ غمگین ہو تم اوپر قوم بدکارون کے ✦

فائدہ اہل کتاب کو یہ قصہ سنایا اسپر کہ اگر تم رفاقت نہ کروگے پیغمبر کی تو یہ نعمت اورون کی نصیب ہوگی آگے اسی پر قصہ سنایا ہابیل و قابیل کا کہ حسد مت کرو حسد والا

نصف ع ۲ ۸

مردود ہے وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا اور پڑھ تو اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوپر آدمیوں کے خبر دو بیٹوں آدم کے ساتھ سچ کے قابیل اور
ہابیل تھے جس وقت قربانی کی دونوں نے قربانی کرنا ؛ **فائدہ** حضرت آدم کو حکم ہوا
کہ قابیل کی بہن ہابیل سے نکاح کریں اور ہابیل کی بہن قابیل سے قابیل کی بہن کہ اقلیما
تھی خوبصورت تھی اور ہابیل کی بہن کہ لبودا تھی بدصورت تھی قابیل نے قبول نکی حضرت آدم نے کہا کہ
قربانی کرو تم دونوں جسکی قربانی قبول ہو جاوے وہی قابیل کی بہن کو لیوے ہابیل نے ایک دنبہ موٹا قربانی کیا اور پہاڑ پر رکھا
اور قابیل نے بالیں گیہوں کی ناکارہ اسی مکان میں رکھیں فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ
يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ط پس قبول کی گئی قربانی ایک کی دونوں میں سے اور نہ قبول
کی گئی دوسرے سے آگ سفید آسمان سے آئی اور قربانی ہابیل کی کھا گئے اور قابیل کی
قبول نہوئی غصہ ہوا اور قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ کہا
قابیل نے ہابیل کو قسم ہے خدا کی البتہ قتل کروں گا میں تجکو کہا ہابیل نے نہیں قبول
کرتا ہے اللہ مگر پرہیزگاروں سے لَئِنْ بَسَطْتَّ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَا اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ
اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ قسم ہے اللہ کی البتہ اگر کھولے گا تو طرف میرے
ہاتھ اپنے کو تا قتل کرے تو مجکو نہیں ہوں میں کھولنے والا ہاتھ اپنے کو طرف تیرے تا قتل
کروں میں تجکو تحقیق میں ڈرتا ہوں اللہ سے کہ پروردگار عالم کا ہے اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓءَ
بِاِثْمِيْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ۝ تحقیق میں چاہتا ہوں
پھرے تو ساتھ گناہ قتل میرے کے اور ساتھ گناہ اپنے کے دونوں کا گناہ تجھی کو ہو پس
ہو جاوے تو صاحبوں دوزخ کے سے اور یہی ہے بدلہ ظلم کرنے والوں کا فَطَوَّعَتْ
لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ پس خوش
دلائی قابیل کو نفس اس کے نے قتل کرنے بھائی اپنے کے حیران تھا کہ کیونکر قتل کرے
شیطان نے ایک جانور کو لیا اور سر اس کا اوپر ایک پتھر کے رکھا اور ایک پتھر اوپر سے
مارا قابیل نے اندیشہ کیا اور ہابیل کو سوتے پایا اور سر اس کا پتھر سے کچلا پس قتل کیا
اس کو پس ہو گیا زیانکاروں سے ؛ **فائدہ** روایت میں ہے کہ آدھا عذاب دوزخ کا
قابیل کو ہو گا اور آدھا تمام کافروں کو فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ
كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ ط پس بھیجا اللہ نے ایک کوے کو کھودتا تھا

چونچ سے اور پنجون سے زمین کو تا یہ کہ دکھاوے قابیل کو کہ کیونکر پوشیدہ کرے
لاش بھائی اپنے کی ✢ **فائدہ** روایت مین ہے کہ ایک کوّے نے گڑہا کھودا اور
دوسرے کوّے مردے کو بیچ اُس کے رکھا اور اوپر سے خاک ڈالی تو پوشیدہ ہو۔
قَالَ يٰوَيْلَتٰٓى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ سَوْاَةَ اَخِيْ
کہا قابیل نے کہ اے افسوس اوپر میرے آیا عاجز ہوگیا مین اس سے کہ ہون مین
مانند اِس کوّے کی پس چھپاؤن مین لاش بھائی اپنے کی فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ۚ
پس ہوگیا قابیل پچتانے والون سے ✢ **فائدہ** کہتے ہین کہ ایک برس لیئے پھرا اسواسطے
کہ مان باپ بیزار ہوگئے اور تمام بدن سیاہ ہوگیا اور اوپر سے آواز آئی کہ ہمیشہ
ڈرتا رہ پھر ہر کسی سے ڈرتا تھا کہ ناگاہ قتل نکرے اور آخر اندھے بیٹے کے ہاتھ سے مارا گیا
مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۛۚ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ بسبب
اِس قتل کے لکھا اور فرض کیا ہمنے اوپر بیٹون یعقوب کے جو کوئی مارے کسی کو بغیر
اِس کے کہ اُس نے کسی کو مارا ہوا اور اوپر اُس کے قصاص لازم ہوا ہو اَوْ فَسَادٍ فِي
الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ یا قتل کرے کوئی کسی کو بغیر فساد کے بیچ زمین کے یعنی
راہزنی کرے یا مرتد ہو جاوے یا زنا کرے بعد نکاح کے پس گویا کہ قتل کیا اُس نے
تمام آدمیون کو وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ اور جو کوئی زندہ کرے
کسی کو پس گویا کہ زندہ کیا تمام آدمیون کو یعنی قصاص معاف کرے وَلَقَدْ جَاۗءَتْهُمْ
رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ۡ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ اور البتہ تحقیق
آئے اُن کے پاس رسول ہمارے ساتھ معجزون روشن کے پس تحقیق بہت اُن مین
سے پیچھے بھیجنے رسولون کے بیچ زمین کے البتہ فساد کرنے والے ہین ✢
فائدہ روایت ہے کہ سال ششم ہجرت سے ایک جماعت عُرینیہ سے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور مسلمان ہوئے اور مدینہ مین رہے آب و
ہوا مدینہ کے موافق نہ آئے بیمار ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کو درمیان
اونٹون کے کہ پندرہ اونٹ آنحضرت کے خاص تھے بھیجا تا دودہ اور بول اونٹون کا
پیوین جب تک کہ تندرست ہوئے اونٹون کو ہانک لے گئے یسار غلام آنحضرت کا
پیچھے گیا اور لڑائی کی یسار کو اُنہون نے پکڑا اور ہاتھ اور پاؤن اُس کے کاٹ کر کانٹے

آنکھون مین اور زبان مین آنکی کچہہ نہ ہاتنک کہ شہید ہوا آنحضرت نے سنکر کرز بن جابر کو
بیس سوارون سے بہیجا تماسب کو پکڑکر ہاتھ اور گردن کے باندہ کر نزدیک آنحضرت کے
لایا یہ آیت نازل ہوئی کہ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَسْعَوْنَ فِی
الْاَرْضِ فَسَادًا سوائے اس کے نہین کہ بدلہ اُن لوگون کا کہ لڑائی کرتے
ہین اللہ سے اور پیغمبر اُس کے سے اور دوڑتے ہین بیچ زمین کے واسطے فساد
کرنے کے یعنی واسطے قتل اور راہزنی کے اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْ یُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْہِمْ
وَاَرْجُلُہُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ یہ کہ قتل کیے جاوین اگر مارا ہے
اور مال لے گئے ہین یا سولی چڑہائے جاوین یا کاٹے جاوین ہاتھ اُن کے اور پاؤن
اُن کے خلاف سے یعنی داہنا ہاتھ اور بایان پانو اگر مال لے گئے ہین اور مارا نہین
کسی کو یا شہر بدر کیے جاوین زمین سے اگر مارا نہین اور مال بھی نہین لے گئے
امام اعظم کے نزدیک شہر بدر کرنے کے بدلے قید کرنا ہے تو کسی اور شہر کو ضرر
نہ پہنچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہاتھ اور پانو اُن کے کاٹین اور
سلائیان آنکھون مین کرین اور سولی چڑہاوین ذٰلِکَ لَہُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَلَہُمْ
فِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ یہ حدین کہ فرمائین واسطے اُن کے رسوائی
اور خواری ہے دنیا مین اور واسطے اُن کے آخرت مین عذاب ہے بڑا ✦
فائدہ اول فرمایا کہ خون کرنا گناہ ہے مگر بدلے مین یا فساد کے سزا مین اب
اُس کا بیان کیا کہ جو کوئی لڑائی کرے اللہ اور رسول سے یعنی حاکم کے مخالف
ہو کر ملک کو غارت کرے وہ ہاتھ لگے تو سولی پر چڑہا کر مار دیجے یا قتل کر دیجے یا داہنا
ہاتھ اور بایان پاؤن کاٹیے یا قید مین ڈال رکھیے جیسی خطا ویسی سزا اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا
مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَیْہِمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ مگر جن
لوگون نے کہ توبہ کی آگے اس سے کہ قادر ہو تم اوپر اُن کے پس جانو تم کہ تحقیق اللہ
بخشنے والا مہربان ہے ✦ **فائدہ** اگر ایک شخص سر راہ لوٹتا تھا اب اُس نے
موقوف کیا اور اسباب اُس کام کا دور کیا تو اس پر حد نہین آئی یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا
اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم
ڈرو تم اللہ سے اور ڈھونڈھو تم طرف اُس کی وسیلہ کو یعنی امر اور نہی اُس کی بجا لاؤ

یا عمل کو دکھلانے اور سنوانے سے پاک کرو یا حقیقت محمدی کو معلوم کرو وَجَاهِدُوْا
فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اور جہاد کرو تم بیچ راہ اللہ کی کے دشمنوں ظاہر اور
باطن کے سے شاید کہ تم عذاب سے چھوٹو ✦ **فائدہ** یعنی رسول کی اطاعت
میں جو نیکی کرو وہ قبول ہے اور بغیر اس کی عقل سے کرو سو قبول نہیں اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا
لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لِیَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ
مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ تحقیق جن لوگوں نے کفر کیا اگر تحقیق واسطے ان کے
ہووے جو چیز کہ ہے بیچ زمین کے تمام مال اور متاع اس کی اور مانند اس کی ساتھ
اس کے ہو نقد اور جنس سے تا یہ کہ بدلہ دلویں ساتھ اس کے عذاب دن قیامت
کے سے قبول نکیا جاوے گا ان سے اور واسطے ان کے عذاب ہے دکھ دینے والا
یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِیْنَ مِنْهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ۝
چاہیں گے کافر یہ کہ باہر نکلیں آگ دوزخ کے سے اور حالانکہ نہیں ہیں وہ باہر
نکلنے والے آگ سے اور واسطے ان کے ہے عذاب ہمیشہ ہونے والا کہ ہرگز تمام
نہو گا وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَیْدِیَهُمَا اور چوری کرنے والا مرد اور چوری
کرنے والی عورت۔ پس کاٹو تم ہاتھوں ان کی کو ✦ **فائدہ** علما کو اختلاف ہے
کہ کتنے مال پر ہاتھ کاٹنا ہے امام شافعی کے نزدیک چوتھائی دینار کی اور امام اعظم
کے نزدیک دس درم اور امام مالک کے نزدیک تین درم محافظت کو توڑ کر لیجاوے
جیسے صندوق یا گھر جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ جزا
دیتا ہے ان کو اللہ جزا دینا ساتھ اس چیز کے کہ کسب کیا ہے دونوں نے عذاب
کرتا ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ غالب باحکمت ہے فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ
وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَتُوْبُ عَلَیْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ پس جو کوئی کہ توبہ کرے
پیچھے ظلم کرنے اپنے کے اور اصلاح کرے یعنی دشمن کو راضی کرے پس تحقیق اللہ
توبہ قبول کرتا ہے اوپر اس کے تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ
لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰی
كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کیا نجانا تو نے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تحقیق اللہ واسطے
اسی کے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی عذاب کرتا ہے جس کو چاہتا ہے اور

بخشتا ہے خاص جس کسی کو کہ چاہتا ہے اور اللہ اوپر سب چیز کے قادر ہے
يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِينَ قَالُوا آمَنَّا بِأَفْوَاهِهِمْ
وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوبُهُمْ ج اے پیغمبر غمگین نہ کرے تجکو عمل ان لوگون کا کہ دوڑتے
ہین بیچ کفر کے اُن لوگون سے کہ کہا ایمان لائے ہم ساتھ مونہوں اپنے کے اور نہین
ایمان لائے دل اُن کے وَمِنَ الَّذِينَ هَادُوا سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ سَمَّاعُونَ لِقَوْمٍ
آخَرِينَ لَمْ يَأْتُوكَ ط اور بعضے اُن لوگون سے کہ یہودی ہوگئے سنوانے والے
ہین بات تیری کو واسطے جھوٹھ جوڑنے کے اوپر تیرے یہود مدینہ کے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مین سے باہر آکر جھوٹھ کہتے تھے کہ محمد نے یہ کہا ہے
سنوانے والے ہین واسطے گروہ دوسرے کے کہ نہین آئے وہ تیری مجلس
مین مراد یہود خیبر کے ہین اور یہود مدینہ کے جاسوس اُن کے تھے دمبدم
خبرین بھیجتے تھے خیبر کو ۔ **شانِ نزول** سبب نزول اس آیت کا یہ
کہ ایک مرد اور عورت نے اشرافون خیبر کے سے زنا کیا تھا اور حالانکہ دونون نکاح
کرنے والے تھے اور حد اُن کی توریت مین سنگسار کرنا ۔ مدینہ مین آئے ۔ اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ تمہارے نزدیک کیا حد ہے آنحضرت
نے فرمایا کہ سنگسار کرنا ہے ۔ اُنہون نے انکار کیا کہ توریت مین یون نہین ہے
بلکہ چالیس کوڑے مارنا اور منھ کالا کر کر گدھے پر پھرانا ہے جبرئیل علیہ السلام نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی کہ جھوٹھ کہتے ہین اور ابن صوریا کہ عالم
توریت کا ہے ۔ جانتا ہے کہ توریت مین سنگسار کرنا ہے ۔ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ابن صوریا کو بُلایا اور قسم دی کہ توریت مین حد زانی نکاح کرنیوالے
کے سنگسار ہے یا نہین ہے ۔ ابن صوریا نے کہا کہ مین ڈرتا ہون اگر جھوٹھ
کہون مین توریت مجکو جلا دیوے توریت مین سنگسار کرنا ہے لیکن ہمارے
عالمون نے واسطے ملاحظہ شرافت کے چھپایا ہے ۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کہ دونون کو مسجد کے دروازہ کے پاس سنگسار کرین يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ مِنْ
بَعْدِ مَوَاضِعِهِ يَقُولُونَ إِنْ أُوتِيتُمْ هَٰذَا فَخُذُوهُ وَإِنْ لَمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوا ج پھیرتے
ہین کلمون توریت کے کو بعد مقرر کرنے اُن کے کے یعنی آیت سنگسار کرنے کی کہتے ہین

انقتہ لملا الفوعین

یہود نیبر کے اگر دے جاؤ تم اس حکم کو کہ کوڑے مارنا اور گدھے پر پھیرنا ہے پس لو تم اس حکم کو اور قبول کرو تم اگر نہ دے جاؤ تم اس حکم کو اور سنگسار ہی کرنا فرما جاؤ تم پس ڈرو تم قبول کرنے اس کے سے وَمَنْ يُرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ؕ اور جس کسی کو کہ چاہتا ہے اللہ گمراہی اور رسوائی اور ہلاکی اس کی پس ہرگز مالک نہ ہوگا تو اسے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واسطے دور کرنے عذاب اس کے کے اللہ سے کسی چیز کو اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۚ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ وہ گروہ وہ لوگ ہیں کہ نہیں چاہا اللہ نے روز ازل میں یہ کہ پاک کرے پلیدی کفر کی سے دل اُن کے واسطے اُن کے دنیا میں رسوائی ہے کہ جزیہ دیوین اور مسلمانوں سے ڈرین اور واسطے اُن کے آخرت میں عذاب بڑا ہے کہ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے ❊ **فائدہ** یہود میں کئی قصے ہوئے کہ اپنے قضیا حضرت کے پاس لاتے فیصلے کو وہ سردار یہود آپ نہ آتے بیچ والوں کے ہاتھ بھیجتے اور کہہ دیتے کہ ہمارے معمول کے موافق حکم کریں تو قبول رکھو نہیں تو نہ رکھو۔ غرض یہ تھی کہ حکم توریت کے خلاف معمول باندھے تھے۔ ایک ہی اگر اس کے موافق حکم کر دے تو ہمکو اللہ کے ہاں سند ہو جاوے اور جانتے تھے کہ اُن کو توریت کی خبر نہیں جو ہمارا معمول سنیں گے سو حکم کریں گے اللہ تعالیٰ حضرت کو خبردار کیا موافق توریت ہی کے حکم فرمایا اور توریت میں سے ثابت کر کر اُن کو قائل کیا اور ایک قصہ رجم کا تھا کہ وہ منکر ہوئے تھے پھر توریت سے قائل کیا اور ایک قصاص کا تھا کہ وہ اشراف و کم ذات کا فرق کرتے تھے اور توریت میں فرق نہیں رکھا سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ سنوانے والے ہیں واسطے جھوٹھ باندھنے کی کھانے والے ہیں حرام کے یعنی رشوت کے حکم کرنے میں فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْئًا ؕ پس اگر آویں تیرے پاس قضیہ چکوانے کو پس قضیہ چکا تو درمیان اُن کے یا رو گردانی کر تو اُن سے اور قضیہ اُن کا نہ چکا اور اگر رو گردانی کرے تو اُن سے پس ہرگز زیان نہ کریں گے تجکو کسی چیز سے وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ اور حکم کرے تو پس حکم کر تو درمیان اُن کے ساتھ عدل کے تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے عدل کرنے والے کو حکم میں ❊

فائدہ حضرت کے دل مین تردد تھا کہ اُن کے مقدمہ مین نہ بولوں تو ناخوش ہون اور
اگر اپنے دین پر فیصل کرون تو نا قبول کھین اور اگر ان کا معمول جاری رکھون تو عنداللہ
غلط ہے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اختیار ہے یا تغافل کرو تو اُن کی ناخوشی کا خطرہ نہین
یا حکم کرو تو اپنے دین کے موافق کرو پھر حضرت نے وہی حکم فرمایا اُن کو قائل کر کر
وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ اور کیونکر حاکم کرین گے تجکو
اور حالانکہ نزدیک اُن کے توریت ہے اُس مین حکم اللہ کا ہے سنگسار کرنے کا۔
ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝ پس روگردانی کرتے ہین
پیچھے حاکم کرنے تیرے کے سے اور نہین ہین یہ گروہ ایمان لانے والے اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ
فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا
تحقیق ہمنے نیچے اوتارا ہے آسمان سے توریت کو کہ اُس مین راہ دکھاتا ہے
اور روشنی ہے حکم کرتے تھے ساتھ توریت کے پیغمبر بنی اسرائیل کے کہ فرمانبردار
ہو گئے تھے حکم خدا کے واسطے اُن لوگون کے کہ یہودی ہو گئے تھے وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ
وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ اور حکم کرتے تھے
علما ربانی اور زاہد اُن کے ساتھ اُس چیز کی کہ طلب نگہبانی کی گئی تھی کتاب اللہ کے سے
کہ تغیر اور تبدیل نکرین اور رہتے تھے اوپر توریت کے شاہدی دینے والے۔
فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ پس نہ ڈرو تم آدمیون سے
جاری کرنے احکام حق مین اور ڈرو تم مجھ سے سستی کرنے مین اور نہ خرید و تم ساتھ
آیتون میری کے مول تھوڑے کو کہ مال دنیا ہی کا ہے یعنی حکم رشوت نہ لو وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ
اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ اور جو کوئی کہ حکم نہین کرتے ہین ساتھ اُس چیز کے
کہ نیچے اُتاری ہے اللہ نے پس وہ گروہ وہی اصل کافر ہین وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ
النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ
بِالسِّنِّ ۙ اور فرض کیا اور لکھا ہمنے اوپر بنی اسرائیل کی توریت مین کہ تحقیق مارنا
ایک آدمی کا بدلے ایک آدمی کے اور آنکھ بدلے آنکھ کے اور ناک بدلے ناک کے
اور کان بدلے کان کے اور دانت بدلے دانت کے وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ
فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ اور زخمون کا بدلہ برابر ہے پس جو کوئی کہ تصدق کرے

ع ۹

ساتھ بدلے کے اور معاف کرے پس وہ معاف کرنا دور کرنے والا ہے واسطے
گناہوں اُسکے کے کہ خدا بخشنے والے کے گناہ معاف کرتا ہے وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ
بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ اور جو کوئی نہیں حکم کرتا ہے ساتھ اُس چیز
کے کہ نیچے اُتاری ہے اللہ نے پس وہ گروہ وہی اصل ظالم ہیں وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ
بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ اور لائے ہم او پیچھے
پیغمبروں کے عیسےٰ بیٹے مریم کو درحالیکہ سچ کرنے والا تھا اُس چیز کو کہ آگے اُس سے تھے
توریت سے وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ
وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ اور دی ہمنے عیسےٰ کو کتاب انجیل اُس میں راہ دکھانا تھا
اور روشنی تھی اور انجیل موافق تھی واسطے اُس چیز کے کہ آگے اُس کے ہے
توریت سے اور راہ دکھانے والے تھے اور نصیحت تھی واسطے پرہیزگاروں کے
وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْفٰسِقُوْنَ اور چاہیئے کہ حکم کریں علما انجیل کے ساتھ اُس چیز کہ اُس میں ہے
اور جو کوئی کہ حکم نہیں کرتا ہے ساتھ اُس چیز کے کہ نیچے اُتاری ہے اللہ نے
پس وہ گروہ وہی دین سے باہر نکلنے والے ہیں وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا
لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ اور نیچے اُتارا ہمنے طرف
تیری اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کو ساتھ سچ کے موافق ہونے والا
واسطے اُس چیز کے کہ آگے اُس سے ہے جنس کتاب کی سے اور نگہبان ہے
قرآن اوپر اگلی کتابوں کے فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا
جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ط پس حکم کر تو درمیان یہود اور نصاریٰ کے سنگسار کرنے سے
اور قصاص لینے سے ساتھ اُس چیز کے کہ نیچے اُتاری اللہ نے اور تابعداری نکر تو
خواہشوں اُنکے کی اُس چیز سے کہ آئی تیرے پاس سچ سے لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً
وَّمِنْهَاجًا ط وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً واسطے ہر گروہ کے تم میں سے
مقرر کی ہمنے شریعت اور راہ روشن اور اگر چاہتا اللہ البتہ کرتا تم سب کو ایک گروہ
اور ایک دین کے وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ولیکن
تا یہ کہ آزماوے تمکو اللہ بیچ اُس چیز کے کہ دی ہے تمکو شریعتوں سے پس شتابی کرو تم

نیکیون کو اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ طرف اللہ ہی کے ہے جانے رجوع تمہاری سب کی پس خبر دیوے گا تمکو وقت جزا کے ساتھ اُس چیز کے کہ تم اُس مین اختلاف کرتے تھے دین اور شریعت سے وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ط اور یہ کہ حکم کر تو درمیان اُن کے ساتھ اُس چیز کے کہ نیچے اُتاری ہے اللہ نے اور نہ تابعداری کر تو خواہشون اُن کے کی اور ڈر اُن سے اس بات سے کہ فتنہ مین ڈالین تجکو بعضے اُس چیز سے کہ نازل کی ہے اللہ نے طرف تیرے اک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعضے علما یہود کے نے آپس مین تدبیر کی اور مکر کیا کہ محمد کے پاس جاوین اور اُس کو بیراہ کرین اور فریب دیوین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ اے محمد تو جانتا ہے کہ ہم اشراف اور دانا قوم کے ہین جو ہم تیری متابعت کرین گے تمام چھوٹے اور بڑے یہودیون کی متابعت تیری کرین گے درمیان ہمارے اور قوم ہمارے کی مال اور خون مین جھگڑے ہین اگر موافق مرضی ہماری کے حکم کرے تو پیغمبری تیری کو مانین گے پس حق تعالی نے اِس آیت مین پیغمبر کو منع کیا کہ اُن کی مرضی کے موافق حکم نکر تو فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ط پس اگر روگردانی کرین حکم تیرے سے پس جان لے تو کہ تحقیق چاہتا ہے اللہ یہ کہ پہنچاوے اُن کو عذاب ساتھ بعضے گناہون اُنکے کے دنیا مین اور باقی آخرت مین ہوگا وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ۝ اور تحقیق بہت آدمیون مین سے البتہ باہر نکلنے والے ہین دین سے اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ط وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ آیا پس حکم جاہلیت کے کو ڈھونڈھتے ہین اور حکم توریت کے سے راضی نہوئے اور کون ہے نیک زیادہ اللہ سے از روے حکم کے واسطے گروہ یقین کرنے والون کے۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ۘ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم نہ پکڑو تم یہود اور نصاری کو دوست اپنے

فائدہ روایت مین آیا ہے کہ عبادہ بن صامت کو کہ اصحاب سے ساتھ عبد اللہ بن اُبی کی کہ منافق ہے آنحضرت کی مجلس مین جھگڑا پڑا عبادہ نے کہا کہ مجکو یہودیون سے

ع ۱۱
وقف لازم
وقف غفران

دوستی تھی کہ سختی اور حادثون مین مدد اُن سے لیتا تھا - مین آج کے دن ساتھ دوستی خدا اور رسول کے اُن سے بیزاری کی مین نے کہ خدا اور رسول مجکو کفایت ہین عبد اللہ نے کہا کہ مین حادثون زمانے کے سے ڈرتا ہون دوستی یہودیون کی سے مجکو چارہ نہین ہے یہ آیت نازل ہوئی کہ دوستی یہود اور نصاری کی مکرو ؕ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ بعضے اُن کے دوست ہین بعضون کے واسطے موافقت اُن کے کی مخالفت تمہاری مین اور جو کوئی کہ دوستی کریگا اُن کی تم مین سے پس تحقیق وہ اُن سے ہے مسلمانون سے نہین ہے تحقیق اللہ سیدھی راہ نہین دکھاتا ہے گروہ ظلم کرنے والون کو کہ دوستی دشمنون اُس کی سے کرتے ہین فَتَرَى الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ يُسَارِعُونَ فِيهِمْ يَقُولُونَ نَخْشَى أَنْ تُصِيبَنَا دَائِرَةٌ ۚ پس دیکھے تو اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اُن لوگون کو کہ دلون اُن کے مین بیماری نفاق کی ہے یعنی عبد اللہ ابن سلول اور یارون اُسکے کو کہ دوڑتے ہین اور کوشش کرتے ہین دوستی یہودیون کی مین کہتے ہین کہ ڈرتے ہین ہم اِس سے کہ پہنچ جاوے ہمکو گردش زمانے کی اور اسلام عاجز ہو جاوے اور کافر غالب ہو جاوین خدا نے اندیشہ اُنکے کو باطل کیا اور فرمایا کہ فَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِنْ عِنْدِهِ پس قریب ہے اللہ کہ لاوے فتح پیغمبر کی اور یا لاوے اللہ کوئی حکم نزدیک اپنے سے کہ قتل یہودیون کا حکم کرے فَيُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا أَسَرُّوا فِي أَنْفُسِهِمْ نَادِمِينَ پس ہو جاوین منافق اوپر اُس چیز کے کہ چھپایا تھا بیچ ذاتون اپنے کے دوستی یہودیون کی سے اور شک آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پیغمبری سے پچتانے والے +

فائدہ یعنے منافق کافرون سے دوستی رکھتے جاتے ہین کہ ہم پر گردش آجاوے یعنی مسلمان مغلوب ہو جاوین تو اُن کی دوستی ہمارے کام آوے سو اللہ تعالی نے فرمایا کہ اب قریب ہے کہ کافر ملک یون لیجیے مسلمانون کو اُن پر فتح ہو یا یا کچھہ اور حکم آوے یعنے کافر ملک سے ویران ہوں آخر یہود کو حکم فرمایا جلا وطن کرنے کا - وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا أَهَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ ۙ إِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ اور کہین مسلمان آپس مین کہ آیا یہ گروہ وہ کوئی ہین کہ قسمین کھاتے تھے ساتھ اللہ کے

کوشش قسمون اپنی کی کہ تحقیق وہ البتہ ساتھ تمہارے ہین آج پردہ اُن کا پھٹ گیا اور
معلوم ہوا کہ جھوٹے تھے حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ۝ ناچیز اور
باطل ہو گئے عمل اُن کے پس ہو گئے زیان کرنے والے کہ دنیا مین رسوا ہوئے اور
آخرت کا ثواب گیا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ
يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم جو کوئی کافر
ہو جاویگا تم مین سے دین اپنے سے اور مرتد ہو جاویگا پس قریب ہے کہ لاویگا
اللہ ایک گروہ کو کہ دوست رکھے گا اُن کو اور وہ دوست رکھین گے اُسکو بعد وفات
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام عرب کافر اور مرتد ہو گئے مگر مکہ اور مدینہ والے
نہوئے حقتعالی نے خبر دی کہ جو کوئی کافر ہو جاویگا دین حقتعالی کا بے مددگار نرہیگا
اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تواضع کرنے والے اور مہربان اوپر
مسلمانون کے سخت دل اور بہاری اوپر کافرون کے مراد حضرت ابوبکر صدیق ہین رضی اللہ
تعالی عنہ يُجَاهِدُوْنَ اور یار اُن کے مہاجرین اور انصار سے کہ جہاد کیا تھا اوپر
مرتدون کے فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ جہاد کرین گے اور کافرون سے
لڑین گے اللہ کی راہ مین اور نہ ڈرین گے ملامت کسی ملامت کرنے والے کے سے
ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ یہ صفتین کہ مذکور
ہوئین فضل خدا کا ہے دیتا ہے اُس فضل کو جس کسی کو کہ چاہتا ہے اور اللہ کشادہ
ہونے والا دانا ہے اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ
وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ۝ نہین ہے دوست تمہارا مگر اللہ اور پیغمبر
اُس کا اور جو کوئی کہ ایمان لائے ہین وہ ایمان لانے والے کہ قائم کرتے ہین نماز کو
اور دیتے ہین زکوۃ کو جس حال مین کہ رکوع کرنے والے ہین - اور یہ آیت
حضرت مرتضی علی کی شان مین ہے کہ آنحضرت ایک بار حجرہ مبارک سے مسجد مین
آئے بعضون کو دیکھا کہ رکوع مین ہین اور بعضون کو سجدہ مین دیکھا اور بعضون کو
کھڑے دیکھا آنحضرت نے ایک سائل کو دیکھا اور فرمایا کہ کسی نے کچھہ دیا تجکو سائل نے
انگوٹھی سونے کی یا روپے کی آنحضرت کو دکھائی اور اشارہ کیا حضرت مرتضی علی کی طرف
کہ اس رکوع کرنیوالے نے رکوع مین دی ہے وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ اور جو کوئی کہ دوست رکھتا ہے اللہ کو اور پیغمبر
اُسکے کو اور ایمان لانے والوں کو کہ مہاجرین اور انصار ہیں پس تحقیق لشکر اللہ وہی غالب
ہونے والے ہیں یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَکُمْ ھُزُوًا وَّلَعِبًا
مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَالْکُفَّارَ اَوْلِیَآءَ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم نہ پکڑو تم
اُن لوگوں کو کہ پکڑا ہے دین تمہارے کو ٹھٹھا اور کھیل اُن لوگوں سے کہ دی گئی ہیں
کتاب کو آگے تمسے اور کافروں کو دوست اپنا وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝
اور ڈرو تم اللہ سے اگر ہو تم ایمان لانے والے اور خدا کے دشمنوں سے دوستی نکرو
وَاِذَا نَادَیْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ اتَّخَذُوْھَا ھُزُوًا وَّلَعِبًا اور جسوقت پکارتے ہو تم
آدمیوں کو طرف نماز کے یعنی اذان کہتے ہو پکڑتے ہیں کافر اُسکو ٹھٹھا اور کھیل ۝

فائدہ مدینہ میں ایک نصاری تھا کہ جب اذان ہوتی کہتا کہ جل جاوے جھوٹھ
کہنے والا ایک دن غلام اُس کا آگ گھر میں لایا نصاری ساتھ اہل وعیال اپنے کی سوتا
تھا آگ لگی تمام جماعت جو گھر میں تھے جل گئے ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ یہ
ٹھٹھا کرنا اُن کا بسبب اسی کے ہے کہ تحقیق وہ گروہ بے عقل ہیں قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ
ھَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ کہہ اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے یہود اور نصاری نہیں بدلا لیتے ہو تم ہمسے مگر اسواسطے
کہ ایمان لائے ہیں ہم ساتھ اللہ کے اور جو چیز کہ نازل کی گئی ہے آگے اس سے
کہ توریت اور انجیل اور اگلی کتابیں ہیں وَاَنَّ اَکْثَرَکُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ اور تحقیق بہت
تمہارے بدکار ہیں دین سے باہر نکلنے والے قُلْ ھَلْ اُنَبِّئُکُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِکَ
مَثُوْبَۃً عِنْدَ اللّٰہِ مَنْ لَّعَنَہُ اللّٰہُ وَغَضِبَ عَلَیْہِ کہہ اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کہ آیا خبر دوں میں تمکو ساتھ بدتر کے اس سے از روئے جزا اسکے
نزدیک اللہ کے وہ کوئی ہے کہ لعنت کی ہے اللہ نے اُسکو اور غضب کیا ہے اوپر
اُس کے وَجَعَلَ مِنْھُمُ الْقِرَدَۃَ وَالْخَنَازِیْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ اُولٰٓئِکَ شَرٌّ مَّکَانًا
وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ ۝ اور کر دیا اللہ نے بعضوں کو اُن میں سے لنگور اور
سؤر اور بندگی کی جنہوں نے گاے کے بچے کی یا بندگی کی بتوں کی یا شیطان کی
بندگی وہ گروہ بدتر ہیں از روئے مکان کے کہ دوزخ ہے اور گمراہ زیادہ ہیں

سیدھی راہ سے وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ
اور جسوقت آتے ہین منافق یہودیون کے تمہارے پاس کہتے ہین ایمان
لائے ہم اور حالانکہ اندر آتے ہین ساتھ کفر کے اور وہ تحقیق باہر نکلتے ہین ساتھ
کفر کے وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ۝ اور اللہ دانا تر ہے ساتھ اُس چیز کے
کہ چھپاتے ہین کفر اور نفاق اور دشمنی مسلمانون کے سے وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ
فِى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور دیکھے تو اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتون کو اُن مین سے کہ جلدی کرتے ہین گناہ مین اور ظلم مین اور
کہانی اُن کی حرام ہین کہ رشوت ہے یا سود ہے البتہ بری چیز ہے کہ عمل
کرتے ہین لَوْلَا يَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ لَبِئْسَ
مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ کیون نہ منع کیا اُن کو علمائے ربانیون نے اور زاہدون نے
کہنے اُن کے گناہ کے لفظ سے اور کھانے اُن کے حرام سے البتہ بری چیز ہے
کہ کرتے ہین وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ اور کہا یہودیون نے کہ ہاتھ اللہ کا
بند کیا گیا ہے مراد بخیلی ہے ❊ **فائدہ** روایت مین ہے کہ آگے ہجرت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سے یہودیون مدینہ کے کو مال اور کشادگی رزق کی
بہت تہی جب آنحضرت مدینہ مین آئے یہودیون نے انکار اور دشمنی شروع کی
حقتعالی نے برکت مال کی اور رزق کی اُن سے دور کی محتاج اور تنگ رزق ہوکر
یہ بات یہودی کہی کہ ہمکو روزی نہین دیتا ہے ہاتھ اُس کا بند ہے اور مفلس ہے
حقتعالی نے فرمایا غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ
يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ بند کیے گئے ہاتھ انہین کے اور لعنت کی گئی اور رحمت الٰہی سے
دور ہوئے ساتھ اُس چیز کے کہ کہی اُنہون نے بلکہ دونون ہاتھ اللہ کے کھولے
ہین خرچ کرتا ہے جس طرح چاہتا ہے اور روزی دیتا ہے جسکو چاہتا ہی
وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا اور البتہ
زیادہ کرتی ہے بہتون کو یہودیون مین سے جو چیز کہ نازل کی جاتی ہے طرف
تیری اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پروردگار تیرے سے کہ قرآن ہے سرکشی
اور کفر کو وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اور ڈالاہمنے درمیان

یہودیوں کے دشمنی اور بغض کو دن قیامت تک كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ
اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ہر بار کہ کوشش کیا یہودیوں نے آگ دشمنی پیغمبر کی کو واسطے لڑائی کے
بجھا دیا اس آگ کو اللہ نے کہ آپس ہی میں دشمن ہو گئے وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ
فَسَادًا وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ اور دوڑتے ہیں زمین میں واسطے خرابی
اور فتنہ انگیزی کے اور اللہ دوست نہیں رکھتا ہے فتنہ انگیزوں کو ۔

فائدہ یہود میں بولنا رواج تھا کہ اللہ کا ہاتھ بند ہوا یعنی ہم پر روزی تنگ ہوئی
یہ کفر کا لفظ ہے فرمایا کہ اللہ کا ہاتھ کبھی بند نہیں دونوں ہاتھ کھلے ہیں قہر کا اور
مہر کا مہر اب قہر کا ہاتھ کھلا مہر کا ان پر اور فرمایا کہ اللہ نے ان میں اتفاق نہیں کہا
جب آگ سلگاتے ہیں لڑائی کو یعنی فتنہ انگیزی کرتے ہیں کہ آپس میں سب کو ملا کر مسلمانوں
سے لڑیں وہ اللہ بجھا دیتا ہے آپس میں پھوٹ جاتے ہیں وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ
اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ اور اگر تحقیق
یہودی اور نصاری ایمان لاتے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور پرہیزگاری
کرتے گناہوں سے البتہ دور کرتے ہم ان سے گناہ ان کے اور البتہ داخل کرتے ہم
ان کو بہشتوں نعمتوں کی میں وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ
رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ۭ اور اگر تحقیق یہودی اور نصاری قائم
رکھتے احکام توریت اور انجیل کی کو اور جو چیز کہ نازل کی گئی ہے طرف ان کے رب کی
ان کے سے البتہ روزی کھاتی اوپر سر اپنے کے سے اور نیچے پانوا اپنے کے سے یعنی اوپر
سے مینہ برستا اور نیچے سے زمین اگاتی روزی کشادہ ہو جاتی مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ۭ
وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَاۗءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ۝ بعضے ان میں سے گروہ ہے میانہ روی
کرنے والے اور راستی کرنے والے کہ اوپر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایمان
لائے ہیں اور بہت ان میں سے بری ہے جو چیز کہ کرتے ہیں يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ
مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۭ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ۭ اے پیغمبر پہنچا دے
تو جو حکم کہ نیچے اتارا گیا ہے طرف تیری پروردگار تیرے سے جیسے حکم سنگساری کا
اور بدلے کا خون کے اور حکم جہاد کا اور سوائے اسکے اور اگر نہ کیا تو نے تمام پہنچانا
پس نہ پہنچایا تو نے احکاموں اللہ کے کو اسواسطے کہ بعضے حکموں کو نہ پہنچانا ضائع کرنا ہے

تمام پہنچانے کو واللہ یعصمک من الناس ان اللہ لا یھدی القوم الکفرین
اور اللہ بچا وے گا تجھکو آدمیوں سے کہ کوئی قتل نکر سکے گا تجھکو تحقیق اللہ نہیں
راہ دکھاتا ہے گروہ کافروں کے کو کہ تیرے اوپر غالب ہو سکیں ٭
فائدہ انس سے روایت ہے کہ راتوں کو آنحضرت کی نگہبانی اصحاب کرتے
تھے جب یہ آیت نازل ہوئی آنحضرت نے سر مبارک ہوا رکپڑے کے خیمہ سے
باہر نکالا اور فرمایا کہ اے آدمیو اٹھ جاؤ تم اللہ نے میری نگہبانی کرلی قل یا اھل الکتب
لستم علی شیء حتی تقیموا التورىة والانجیل وما انزل الیکم من ربکم کہدے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے صاحبو کتاب کے نہیں ہو تم اوپر کسی چیز کے دین اور
ایمان سے جب تک کہ قائم کرو تم احکام توریت اور انجیل کے اور جو چیز کہ نازل کیگئی
ہے پروردگار تمہارے کی طرف سے اور وہ ایمان لانا ساتھ محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی ہے اور قرآن کے ولیزیدن کثیرا منھم ما انزل الیک من ربک
طغیانا وکفرا اور البتہ زیادہ کرتی ہے بہتوں کو یہودیوں سے اور نصاری
سے جو چیز کہ نازل کی گئی ہے طرف تیری پروردگار تیرے سے سرکشی اور کفر کو
فلا تاس علی القوم الکفرین ٭ پس غمگین نہو تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اوپر سرکشی گروہ کافروں کے ان الذین امنوا والذین ھادوا والصابئون والنصری
من امن باللہ والیوم الاخر وعمل صالحا تحقیق جو کوئی کہ ایمان لائے ہیں زبان
سے اور جو کوئی کہ یہودی ہیں اور ستارہ پرست ہیں اور نصاری ہیں جو کوئی ان
سب سے ایمان لایا ساتھ اللہ کے دل سے اور ایمان لایا ساتھ دن قیامت کے اور
عمل کیا نیک فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ٭ ٭ ٭ پس ڈر نہیں ہے
اوپر ان کے عذاب سے اور نہ وہ غمگین ہوں گے فوت ہونے ثواب سے لقد اخذنا
میثاق بنی اسرائیل وارسلنا الیھم رسلا ٭ سر آئینہ تحقیق لیا تھا ہمنے قول محکم بیٹوں یعقوب
کے سے کہ توحید کریں اور ایمان اوپر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لاویں اور بھیجا
ہمنے طرف ان کے بہت پیغمبروں کو کہ اول ان کے موسیٰ علیہ السلام تھے اور آخر
ان کے عیسے علیہ السلام تھے کلما جاءھم رسول بما لا تھوی انفسھم فریقا
کذبوا وفریقا یقتلون ٭ ہر بار کہ آیا ان کو پیغمبر ساتھ اس چیز کے کہ نچاہتی تھی

ذا مین ان کی تکلیفون شریعت کے سے ایک گروہ پیغمبرون کے کو جھٹلایا انھوں نے جیسے حضرت عیسےٰ اور موسیٰ اور حضرت محمد علیہم السلام اور ایک گروہ کو قتل کرتے تھے وَحَسِبُوٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ط اور جانا بنی اسرائیل نے کہ نہ ہوگا فتنہ اور بلا ساتھ قتل کرنے پیغمبرون کے پس اندھے ہوگئے دیکھنے حق کے سے اور بہرے ہوگئے سننے حق کے سے بعد موسیٰ علیہ السلام کے پھر توبہ ظاہر کی اللہ نے اوپر ان کے عیسےٰ کے بھیجنے سے ۔ پس دوسری بار اندھے ہوگئے اور بہرے ہوگئے بہت ان میں سے وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ؀ اور اللہ دیکھنے والا ہے ساتھ اس چیز کے کہ عمل کرتے تھے لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ اور البتہ تحقیق کفر کیا جن لوگون نے کہ کہا تحقیق اللہ وہی مسیح بیٹا مریم کا ہے اور کہا عیسےٰ نے کہ اے بنی اسرائیل بندگی کرو تم اللہ کی کہ پروردگار میرا اور تمہارا ہے مین بھی بندہ ہون اور تم بھی بندے ہو اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ؀ تحقیق شان یہ ہے کہ جو کوئی شرک کرتا ہے ساتھ اللہ کے پس تحقیق حرام کیا ہے اللہ نے اوپر اس کے بہشت کو اور مکان اس کا دوزخ ہے اور نہین ہے واسطے ظالمون کے کوئی یاری کرنے والون سے لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ البتہ تحقیق کفر کیا جن لوگون نے کہ کہا تحقیق اللہ تیسرا ہے تینون کا مرقوسیہ ایک فرقہ ہے نصاری سے کہ اعتقاد کرتے کہ خدائی مشترک ہے درمیان اللہ کے اور بیٹے کے اور مریم کے اور اللہ ان تینون مین سے ایک ہے وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ؀ اور حالانکہ نہین ہے کوئی خدا مگر اللہ ایک اور اگر باز نہ آوین گے جس چیز سے کہ کہتے ہین البتہ پہنچے گا کافرون کو ان مین سے عذاب دکھ دینے والا ۔ **فائدہ** نصاری مین دو قول ہین بعضے کہتے ہین اللہ ہی آیا جو صورت مسیح مین آیا اور بعضے کہتے ہین تین حصے ہو گیا ایک اللہ ۔ ایک روح القدس ایک مسیح ۔ یہ دونو صریح کفر ہین کاملون کے حق مین یہی کہتے جو آگے فرمایا اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؀ آیا پس رجوع نہین

کرتے ہین تین خدا کہنے سے طرف اللہ کی اور استغفار نہین کرتے ہین اللہ سے
اور حالانکہ اللہ بخشنے والا ہے توبہ کرنے والون کو اور مہربان ہے اوپر استغفار
کرنے والون کے مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ
نہین ہے مسیح بیٹا مریم کا خدا مگر پیغمبر ہے تحقیق گذر گئے آگے اس سے بہت پیغمبر
وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ط اور مان عیسیٰ علیہ السلام کی بہت سچ
بولنے والی اور سچ ماننے والی تھے دونون مان بیٹے۔ کھاتے تھے کھانے کو اُنْظُرْ كَيْفَ
نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝ نگاہ کر اے محمد صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کہ کیونکر بیان کرتے ہین ہم واسطے ان کے نشانیان یعنی دلیلین
توحید کی پس نظر کر تو اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ کہان پھری جاتے ہین توحید سے
فائدہ یعنی اس سے زیادہ کیا نشانی کہ جو شخص کھانا کھاوے اُس سے حاجت
بشری لگے اللہ کی ذات پاک اس لائق کب ہے قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نصاریٰ کو کہ آیا بندگی کرتے ہو تم سوائے اللہ کے سے اُس چیز کے کہ مالک
نہین ہے واسطے تمہارے نقصان کو اور نہ فائدہ کو مراد عیسیٰ علیہ السلام ہین اور
اللہ وہی سننے والا جاننے والا ہے قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ
وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ اے
اہل کتاب نہ زیادتی کرو تم بیچ دین اپنے کے سوائے حق کے یہودی عیسیٰ کی
مذمت کرتے تھے اور نصاریٰ نہایت بزرگی کرتے تھے اور نہ پیروی کرو تم خواہشون
ایسی قوم کی کہ تحقیق گمراہ ہو گئے آگے اس سے یعنی باپ دادون اپنے کی پیروی نکرو
وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ اور گمراہ کیا بہتون کو اور گمراہ
ہو گئے سیدھی راہ سے لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَ
عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ لعنت کی گئی جو کوئی کہ کافر ہوئے تھے بنی اسرائیل
مین سے اوپر زبان داؤد کے اور عیسیٰ بیٹے مریم کے ایلہ والون کو داؤد نے لعنت
کی تہی اور مائدہ والون کو عیسیٰ نے ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ
یہ لعنت ان کو بسبب بے فرمانی کرنے اُن کے تہی اور تہی کہ حد سے گذر رہی تہی

ع ۱۱
۱۴

کانُوا لَا یَتَنَاھَوْنَ عَنْ مُّنْکَرٍ فَعَلُوْہُ لَبِئْسَ مَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ۝ تھے کہ
منع نکرتے تھے بعضے اُن کے بعضون کو بُرے عمل سے کہ کرتے تھے اُس کو البتہ بری چیز
تھی کہ کرتے تھے تَرٰی کَثِیْرًا مِّنْھُمْ یَتَوَلَّوْنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ
لَھُمْ اَنْفُسُھُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ وَفِی الْعَذَابِ ھُمْ خٰلِدُوْنَ دیکھے تو اے محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتون کو اُن مین سے کہ دوستی کرتے ہین کافرون سے البتہ
بُری ہے جو چیز کہ آگے بھیجی ہے واسطے اپنے ذاتون اُن کی نے یہ کہ غصہ ہوا اللہ اوپر
اُن کے اور بیچ عذاب کے وہ ہمیشہ رہنے والے ہین وَلَوْ کَانُوْا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ
وَالنَّبِیِّ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْہِ مَا اتَّخَذُوْھُمْ اَوْلِیَآءَ وَلٰکِنَّ کَثِیْرًا مِّنْھُمْ فٰسِقُوْنَ اور اگر ہوتے
یہودی کہ ایمان لاتے ساتھ اللہ کے اور پیغمبر اپنے کے کہ موسیٰ ہے اور ایمان
لاتے ساتھ اُس چیز کے کہ نازل کی گئی ہے طرف اُس کے نہ پکڑتے کافرون کو دوست
اپنے ولیکن بہت اُن مین سے باہر نکلنے والے ہین دین سے لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ
عَدَاوَۃً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الْیَھُوْدَ وَالَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا اور البتہ پاویگا
تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سخت ترین آدمیون کا از روئے دشمنی کے واسطے
مسلمانون کے یہودیون کو اور مشرکون کو وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَھُمْ مَّوَدَّۃً لِّلَّذِیْنَ
اٰمَنُوا الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰی ؕ اور البتہ پاویگا تو اے محمد صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نزدیک تر آدمیون کا از روئے دوستی کے واسطے مسلمانون کے اُن
لوگون کو کہ کہا تحقیق ہم نصاریٰ ہین اسواسطے کہ نصاریٰ نرم دل ہین اور یہودی
سخت دل ہین ذٰلِکَ بِاَنَّ مِنْھُمْ قِسِّیْسِیْنَ وَرُھْبَانًا وَّاَنَّھُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ ۝
وہ دوستی نصاریٰ کے ساتھ اِس سبب کی ہے کہ بعضے اُن مین سے عالم اور زاہد بندگی
کرنے والے ہین اور تحقیق وہ سرکشی نہین کرتے قبول کرنے حق کے سے +

فائدہ علمانے کہا ہے کہ مراد نصاریٰ سے نجاشی بادشاہ حبش کا اور
یار اُس کے ہین کہ قرآن جعفر طیّار سے سُنا اور نرم دل ہو کر مسلمان ہو گئے اور
بعضے علمانے کہا ہے کہ جعفر طیّار جسوقت حبش سے پھرے نجاشی نے ستّر علما
بادشاہت اپنے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجی آنحضرت نے سورۂ یٰس
اُن کے آگے پڑھی بہت روئے اور اسلام قبول کیا۔ اور آپس مین کہا

کہ قرآن مشابہت تمام رکھتا ہے انجیل سے

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ

مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ اور جب وقت سنتے ہین یہ علما نجاشی کے جعفر طیار سے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُس چیز کو کہ نیچے اُتاری گئی ہے طرف پیغمبر کے دیکھیے تو آنکھون اُن کی کو کہ بہتے ہین آنسوؤن سے اُس چیز سے کہ پہچانا ہے اُنھون نے حق سے يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ کہتے ہین کہ اے پروردگار ہمارے ایمان لائے ہم پس لکہہ تو ہمکو شاہدی دینے والون کے اوپر قرآن کے اور اوپر پیغمبری صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ❊

فائدہ روایت ہین آیا ہے کہ حبشہ کے لوگون نے نجاشی کو اور ایمان لانے والون کو طعن کیا کہ بغیر دیکھے ایمان لائے تم اُنھون نے کہا جواب ہین کہ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ۝ اور کیا ہے ہمکو کہ ایمان نلاوین ہم ساتھ اللہ کے اور ساتھ اُس چیز کے کہ آئی ہمکو حق سے یعنی قرآن اور پیغمبر اور لالچ رکھتے ہین ہم یہ کہ داخل کرے ہمکو پروردگار ہمارا بہشت مین ساتھ نیکون کے کہ اُمت محمد ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ پس جزا دی اُن کو اللہ نے ساتھ کہنے اُنکے کے بہشتین کہ جاری ہین نیچے درختون اُن کے سے نہرین ہمیشہ رہنے والی ہین بہشتون مین اور یہی ہے بدلہ نیکی کرنے والون کا وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝ اور جو کوئی کہ کافر ہوئے اور جھوٹھ جانا آیتون ہماری کو وہ گروہ صاحب دوزخ کے ہین ❊

شان نزول تفسیرون مین آیا ہے کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر قیامت کی اور ہول اُس دن کا بیان فرمایا دس آدمی اصحابون سے جیسے ابوبکر صدیق اور مرتضیٰ علی اور ابن مسعود اور عثمان بن مظعون کے گھر مین جمع ہوئے اور اتفاق کیا کہ باقی عمر دن کو اور رات کو نماز ادا کرین گے اور فرش پر نسوئین گے

اور کبھی اور گوشت نکھا وینگے اور عورتون کے پاس نجا وینگے اور ترک دنیا کرکے
تملی ہون کہ جہان گردی کرینگے اور اوپر اُن باتون کے قسمین کہائین یہ خبر آنحضرت کو
پہنچی۔ فرمایا کہ مین حکم نہین کیا گیا ساتھ اُن چیزون کے کہ تمنے فکر کیا ہے تحقیق نفس تمہاری کا
حق ہے اوپر تمہارے پس روزہ بھی رکھو تم اور افطار بھی کرو تم اور رات کو نماز بھی
ادا کرو تم اور خواب بھی کرو تم کہ مین خواب بھی کرتا ہون اور نماز بھی ادا کرتا ہون
اور روزہ بھی رکھتا ہون اور افطار بھی کرتا ہون اور گوشت اور گھی بھی کھاتا ہون
اور عورتون کے پاس بھی جاتا ہون جو کوئی روگردانی کرے گا سنت میری سے پس
وہ اُمت میری سے نہین ہے یہ آیت نازل ہوئی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ
مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ اے وہ کوئی کہ ایمان
لائے ہو تم حرام نکرو تم اوپر اپنے پاکیزہ اور لذیذ چیزون کو کہ حلال کی ہین واسطے
تمہارے اور زیادتی نکرو تم حلال کی حرام کرنے مین تحقیق اللہ دوست نہین
رکھتا ہے زیادتی کرنے والون کو وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ
الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝ اور کھاؤ تم اُس چیز سے کہ روزی دی ہے
تمکو اللہ نے حلال پاکیزہ اور ڈرو تم اُس اللہ سے کہ تم ساتھ اُس کے ایمان لائے ہو اسکے
بعد نازل ہونے اِس آیت کے قسم کھانے والون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم سے پوچھا کہ اب کیا کرین ہم اور آیت نازل ہوئی کہ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ
فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ نہین پکڑتا ہے تمکو اللہ
ساتھ لغو کے بیچ قسمون تمہاری کے ولیکن پکڑتا ہے اللہ تمکو ساتھ اُس چیز کے
کہ باندھا تمنے قسمون کو کہ زبان سے کہا اور دل مین قصد کیا قسم لغو امام شافعی کے نزدیک
وہ ہے کہ بغیر قصد دل کے زبان سے کہے کہ واللہ اور امام اعظم کے نزدیک وہ ہے
کہ گمان کرکے قسم کھاوے کہ یون ہے اور اُس طرح نہووے ایسی قسمون کا مواخذہ
نہین ہے اور جو قسم قصد دل سے کھاوے بدلہ اُس کا آگے فرمایا ہے
فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ پس بدلہ توڑنے قسم کا
کھانا دینا دس غریبون کا ہے میانہ اُس کھانے سے کہ کھلاتے ہو تم گھر کے لوگون اپنے کو
یعنی نہ اعلیٰ ہو اور نہ ادنیٰ ہو اور وہ دو سیر گیہون یا چار سیر جو ہر غریب کو دین

اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ؕ یا کپڑہ پہناویناوس غریبون کونزدیک امام اعظم کے ایسا کپڑا ہے کہ اس مین نماز ادا کر سکے جیسے کرتا اور ازار یا چادر اور ازار اگر عورت کو دیوے اوڑھنی بھی زیادہ کرے یا بدلہ قسم کا آزاد کرنا ایک غلام کا ہے امام شافعی کے نزدیک غلام مسلمان ہووے اور امام اعظم کے نزدیک سلامت بے عیب ہووے مسلمان ہو یا کافر ہو فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ؕ پس جو کوئی نپاوے ان تین چیزون سے پس اوپر اس کے روزے رکھنے ہین تین دن کے پے درپے امام شافعی کے نزدیک پے درپے کی شرط نہین ہے ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ وَاحْفَظُوْۤا اَيْمَانَكُمْ ؕ یہ جو مذکور ہوا بدلہ قسمون تمہاری کا ہے جسوقت قسم کھاکر توڑو تم اور نگاہ رکھو تم قسمون اپنی کو توڑنے سے یا زبانون کو نگاہ رکھو کہ قسم نکہاؤ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ واسطے تمہارے آیتون اپنی کو شاید کہ شکر کرو تم اوپر نعمت سکھانے قرآن کے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم سوائے اس کے نہین ہے کہ شراب اور تمام نشے کی چیزین اور جوا یعنی گوٹین اور پانسے اور بت قائم کیے گئے دیوارین اور تیر فال دیکھنے کی یہ تمام چیزین پلیدی ہین آرائش اور وسواس شیطان کی سے فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ پس پرہیز اور کنارہ کرو تم ان پلیدیون سے کہ شاید تم چھوٹو ان پلیدیون سے اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِى الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ سوائے اس کے نہین ہے کہ چاہتا ہے شیطان یہ کہ ڈالے درمیان تمہارے دشمنی اور بغض کو بیچ شراب کے اور کھیلنے جوئے کے وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝ اور چاہتا ہے شیطان کہ بند کرے تمکو ذکر اللہ کے سے اور نماز سے پس آیا ہو تم باز آنے والے ٭ ٭

فائدہ شراب جس چیز کا پانی سڑا کے نشالانے لگے وہ تھوڑا اور بہت حرام ہے اور نجس ہے باقی جو چیز نشالاوے اور سڑی نہو وہ نجس نہین لیکن حرام ہے اور جوا شرط بدنا کسی چیز پر جس مین جیت اور ہار ہو وہ محض حرام ہے اور ایک طرف کی شرط حرام نہین باقی جو کھیل کہ ان مین شرط بدنی رواج ہے اگر بغیر شرط کھیلے تو جوا نہوا

لیکن یہ کہ شیطان اِس بہانے سے روکتا ہے اللہ کی یاد سے اور نماز سے سو ہوا۔ وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور فرمانبرداری کرو رسول کی چھوڑنے شراب کے بیچ اور ڈرو تم مخالفت اللہ اور پیغمبر کے سے فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ۝ پس اگر روگردانی کی تم نے امر اور نہی خدا کی سے پس جان لو تم کہ تحقیق نہیں ہے اوپر پیغمبر ہمارے کے مگر پہنچا دینا حکم کا ظاہر ✦ **فائدہ** روایت بیچ آیا ہے کہ جسوقت حرام ہونے شراب کی آیت آئی بعضے اصحاب نے عرض کی کہ یا رسول اللہ بھائی ہمارے کہ شراب پیتے تھے زندہ ہیں اور بعضے مرگئے ہیں حال اُن کا کیا ہے یہ آیت نازل ہوئی کہ لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ نہیں ہے اوپر اُن لوگوں کے کہ ایمان لائے اور عمل کیے نیکیوں کے گناہ بیچ جس چیز کے کہ کھائے آگے حرام ہونے شراب کے سے جسوقت کہ پرہیز کیا شرک سے اور ایمان لائے اور عمل کیا نیکیوں کا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ پس پرہیز کیا حرام سے اور ایمان لائے پھر پرہیز کیا بری چیزوں سے اور نیکی کی اور اللہ دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والوں کو ✦ ✦ ✦ ✦ ✦

فائدہ روایت ہے کہ سال حدیبیہ بیچ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قصد عمرہ کا کیا تھا جانور شکاری غلبہ کر کر درمیان لشکر مسلمانوں کے اور اسباب اُنکے کے آتے تھے اور مسلمانوں نے احرام عمرے کا باندھا تھا شکار نکر سکتے تھے یہ آیت نازل ہوئی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَیَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَیْءٍ مِّنَ الصَّیْدِ تَنَالُهٗٓ اَیْدِیْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم البتہ آزماتا ہے تمکو اللہ ساتھ کسی چیز کے شکار سے کہ پہنچتے ہیں اُس شکار کو ہاتھ تمہارے جیسے چھوٹا شکار اور پہنچتے ہیں اُس کو نیزے تمہارے مانند بڑے شکار کے یہ آزمانا اسواسطے ہے کہ لِیَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ یَّخَافُهٗ بِالْغَیْبِ فَمَنِ اعْتَدٰی بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ تا جانے اللہ اُس کسی کو کہ ڈرتا ہے اللہ سے بغیر دیکھے پس جو کوئی کہ زیادتی کرے گا پیچھے اس آزمانے کے پس واسطے اُس کے عذاب ہے دُکھ دینے والا ✦

فائدہ نیزے کا نام لیا اس میں سب ہتھیار داخل ہوئے پھر یہ جو دو طرح ذکر کیں تھے

اور ہتھیار سے اس واسطے کہ احرام میں نہ ہے دونو طرح شکار کو مارنا یکسان ہے دوسرے ہتھیار مارا یا ہاتھ سے صحیح وسلامت پکڑ لیا پھر ذبح کیا اور طریق ذبح میں ان دونوں کا فرق ہے دورسے مارا تو جہاں زخم لگ کر مرگیا حلال ہوا اور سلامت پکڑ لیا تو ہوا شی کی طرح ذبح کرنا چاہیے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّیْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ اے ایمان لانے والو نہ قتل کرو تم شکار کو جس حال میں کہ احرام حج کا یا عمرہ کا باندھنے والے ہو تم۔ امام اعظم کے نزدیک جانور جنگلی والا ہو خلق سے اور امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک جانور جنگلی ہو کہ گوشت اس کا حلال ہو اور تمام مذہبوں میں کتا کٹہنا اور بھیڑیا اور مردار خوار اور کوّا اور سانپ اور بچھو شکار میں داخل نہیں ہیں ان کا مارنا محرم کو چاہیے وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ اور جو کوئی قتل کرے شکار کو تم میں سے حالت احرام کی میں جان کر کہ میں محرم ہوں اور شکار میرے اوپر حرام ہے پس اوپر اس کے واجب ہے بدلہ مانند اس چیز کی کہ قتل کیا ہے چارپایوں سے مانند اونٹ اور گائے اور بکری کے یَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًۢا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ کہ حکم کریں ساتھ اس جانور کے دو مرد عدل کرنے والے دانا تم میں سے کہ کونسا جانور مانند اس کے ہوتا ہے درحالیکہ وہ جانور بدلے کا قربانی ہو پہنچنے والے کعبہ کے کہ کعبہ میں لیجا کر ذبح کریں اور تصدق مسکینوں کے کریں اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِیْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِیَامًا یا اوپر اس کے واجب ہے بدلہ اس قتل شکار کا کھانا دینا فقیروں کا یا برابر اس کھانے کے روزے رکھتے ہیں لِّیَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ تا یہ کہ چکھے احرام میں شکار کرنے والا عذاب کام اپنے کا لازم ہونے بدلے کے سے معاف کیا اللہ نے اس چیز سے کہ گذری جاہلیت میں +

فائدہ محرم نے جو قتل شکار کا کیا مانند اس کے ایک جانور قربانی کرے امام شافعی کے نزدیک مانند ہونا پیدائش میں اور صورت میں ہے جیسے اگر شتر مرغ شکار کیا ہے اونٹ کی قربانی کرے اور گورخر کے بدلے گائے اور ہرن کے بدلے بکری اور امام اعظم کے نزدیک قیمت شکار کا جانور قربانی کرے وَمَنْ عَادَ فَیَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝ اور جو کوئی پھر کرے گا ایسا کام پس بدلہ لے گا اس سے اللہ اور اللہ غالب صاحب بدلے کا ہے + **فائدہ** مسئلہ یوں ہے کہ اگر احرام میں

شکار پکڑے تو فرض ہے کہ چھوڑ دے اور اگر مارے تو اسقدر قیمت کا ایک جانور لے کر
مواشی مین سے بکری یا گاے یا اونٹ وہ کعبہ تک پہنچا کر ذبح کرے اور آپ نہ کھاوے
یا اس قیمت کا اناج لیکر محتاجون کو کہلا دے ہر محتاج کو دو سیر گیہون یا جتنے محتاجون کو پہنچتا
اسقدر روزے رکھے اور قیمت ٹھہراوین دو مسلمان معتبر اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ
وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ حلال کیا گیا ہے واسطے تمہارے شکار دریا کا
اور طعام دریا کا کہ مچھلیان ہین واسطے فائدہ مندی تمہاری کے اور فائدہ مندی
مسافر کے کہ مچھلیان خشک توشہ کرتا ہے وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا
اور حرام کیا گیا ہے اوپر تمہارے شکار جنگل کا جب تک کہ احرام باندھے ہو تم وَاتَّقُوا
اللّٰهَ الَّذِيٓ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ اور ڈرو تم اللہ سے کہ طرف اُسی کے جمع کیے جاؤ گے تم
فائدہ احرام مین دریا کا شکار یعنی مچھلی حلال ہے اور دریا کا کھانا یعنے جو مچھلی پانی سے
جدا ہو کر مر گئے اُس نے نہین پکڑی وہ بھی حلال ہے فرمایا کہ یہ تمہارے فائدہ کو رخصت
دی پھر کوئی نہ سمجھے کہ حج کی طفیل سے حلال ہے فرمایا کہ اور سب مسافرون کے فائدہ کو
مچھلی اگرچہ تالاب مین ہو وہ بھی شکار دریا ہے یہ حکم شکار کا معلوم ہوا احرام کے اندر اور حرام
مین قصد ہے مکے کا اُس شہر مکہ اور گرد و پیش مین ہمیشہ شکار مارنا حرام ہے بلکہ شکار کو
ڈرانا اور بھگانا بھی جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ مقرر کیا ہے اور بنایا
کعبہ کو گھر با حرمت واسطے قائم کرنے کام آدمیون کے دین مین وَالشَّهْرَ
الْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوٓا أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ اور مقرر کیا ہے مہینون حرام کے کو قوام واسطے
اور قربانی کو اور پٹے گلے مین جانورون کے تا یہ کہ جانو تم کہ تحقیق اللہ جانتا ہے
جو کچھ آسمانون کے ہے اور جو چیز کہ بیچ زمینون کے ہے اور اللہ ساتھ تمام چیزون کے
ہے **فائدہ** عرب کا ملک بے حاکم تھا ہمیشہ اس مین جنگ و فتنہ رہتا
ان پر ثابت تھی ماہ حرام مین امن ہوتا اس مین ہر کوئی سفر کرتا اپنا مطلب
قربانی کے ساتھ قافلہ گذر جاتا اس طرح گذران چلتی تھی اِعْلَمُوٓا أَنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ
أَنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ جان لو تم کہ تحقیق البتہ سخت عذاب والنے والا ہے
اور تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے پرہیزگارون کا مَا عَلَى الرَّسُولِ

مَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلٰغُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ نہین ہے اوپر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مگر پہنچا دینا اور اللہ جانتا ہے جو چیز کہ ظاہر کرتے ہو تم اور جو چیز کہ چھپاتے ہو تم ایمان اور کفر سے قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيثِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ برابر نہین ہے پلید اور پاک اور اگرچہ تعجب مین لاوے تجکو بہت ہونا پلیدی کا فَاتَّقُوا اللّٰهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ پس ڈرو تم اللہ سے اے صاحبون عقلون کے شاید کہ عذاب سے چھوٹو تم ٭

فائدہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل ہے کہ ایک قوم جاہلون کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کرتے تھے ٹھٹھا کرنے کو ایک نے پوچھا۔ کہ باپ میرا کون ہے دوسرے نے پوچھا کہ اونٹ میرا گم ہوا ہے کہان ہے یہ آیت آگے کی نازل ہوئی کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ج اے ایمان لانے والو نہ پوچھو تم پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُن چیزون سے کہ اگر ظاہر کی جاوین واسطے تمہارے غمگین کرے تمکو وَإِنْ تَسْأَلُوا عَنْهَا حِينَ يُنَزَّلُ الْقُرْآنُ تُبْدَ لَكُمْ اور اگر پوچھو گے تم اُن چیزون سے جس وقت کہ نازل کیا جاتا ہے قرآن ظاہر کی جاوینگی واسطے تمہارے عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا وَاللّٰهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ معاف کیا اللہ نے اُن چیزون سے یعنے چھوڑ دیا اُن چیزون کو اور بندو کو رنج کیا اور تکلیف اُن چیزون کی بندون کو نہ دی تم بھی چھوڑ دو بندو کو رنج کرو اور اللہ بخشنے والا بردباشت کرنے والا ہے قَدْ سَأَلَهَا قَوْمٌ مِنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ أَصْبَحُوا بِهَا كَافِرِينَ تحقیق پوچھا تھا اُن چیزون سے ایک گروہ نے آگے تمسے مانند ثمود کی کہ اونٹنی طلب کی تھی اور مانند قوم عیسے کی کہ خوانچہ آسمان سے طلب کیا تھا پس ہو گئے ساتھ اُس کے اور ساتھ اُس کی کافر یعنی معجزہ دیکھا اور ایمان نلائے وہی سبب عذاب اُن کے کا ہوا ٭ **فائدہ** یعنی آپ سے نہ پوچھو کہ یہ چیز روا ہے یا نہین یہ کام کرین یا نکرین بلکہ جو فرمایا اُس پر عمل کرو جو نہ فرمایا اُس کو معاف جانو اس مین دین آسان رہے اور جو ہر بات کا جواب آوے تو دین تنگ ہو جاوے پھر عمل نکر سکو جیسے اگلے نہ کر سکے پھر کفر کی رسمین بتائین کہ پوچھنے کی حاجت نہین جو اللہ نے نہ فرمایا وہ بے اصل ہے اور اسی طرح بے فائدہ باتین پوچھنی کسی نے پوچھا میرا

باپ کون تھا - یا میری عورت گھر مین کس طرح ہے - اگر پیغمبر جواب دے تو شاید برا
جواب آوے اور پشیمان ہو مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ
مقرر نہین کیا اللہ نے کسی اونٹ کان پھاڑے ہوئے سے حرام اور نہ کسی اونٹنی
چرنے والی آزاد سے اور نہ کسی بکری سے کہ بھائی اپنے سے ملی ہو اور نہ اونٹ
حمایت کرنے والا پیٹھ اپنی کا • **فائدہ** روایت مین آیا ہے کہ عمرو بن یحییٰ نے
سات قبیلوں عرب کے کو کہ ایک اُن قبیلوں کا قریش تھا دین جاہلیت کی طرف
بلایا اور اسماعیل کے دین سے پھیر کر ساتھ بت پرستی کی خواہش ولائی کہ جو وقت
اونٹنی پانچ پیٹ جنتی پانچوان اگر نر ہوتا کان اس کا چیرتی اور سواری اور بوجھ
لادنا اور بال کترنا منع کرتے اور کوئی گھانس کھاجاوے یا پانی پیجاوے منع نکرتے
تھے اور اُس کو بحیرہ کہتے تھے اور اگر کوئی بیمار ہوتا یا مسافر ہوتا واسطے شفا اسکی کے
اور آنے مسافر کے کہتے کہ یہ اونٹنی آزاد چرنے والی ہے جنتی بحیرہ تھا اور اسکو سائبہ
کہتے تھے اور جو بکری کہ سات پیٹ جنتی ساتوین اگر مادہ ہوتی کہتے کہ یہ ہماری
ہے اور اگر نر ہوتا کہتے کہ یہ بتون ہمارے کا ہے اُس کو ذبح کرتے اور اگر نر اور
مادہ دونوں ہوتے نر کو ذبح کرتے اور مادہ کو نکرتے اور کہتے کہ یہ ملگئے طرف
بھائی اپنے کے اور اُس کو وصیلہ کہتے اور جو اونٹ کہ دس اونٹنیوں کو حاملہ دار
کرتا کہتے کہ حمایت کی اُس نے پیٹھ اپنے کو اور سواری اوپر اُس کے نکرتے اور
کسی پانی اور گھانس سے منع نکرتے اُس کو حام کہتے تھے اور زمانہ عمرو بن یحیی کے
سے تا زمانہ آنحضرت تک یہ ساتوں قبائل اوپر اپنے روش کے تھے اور رکہتے
تھے کہ ہمکو خدا نے اس دین کا حکم کیا ہے حقتعالی نے اوپر رد اُن کے یہ آیت نازل کی
وَلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۚ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝
ولیکن جو لوگ کہ کافر تھے جوڑتے تھے اوپر اللہ کے جھوٹ کو مانند عمرو بن یحیی کے اور
بہت اُن کے نجانتے تھے حلال اور حرام کو وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا اور جس وقت کہا جاتا ہے اُن کو کہ
آؤ تم طرف اُس چیز کے کہ نازل کی ہے اللہ نے حکم حلال اور حرام کے سے - اور
آؤ تم طرف پیغمبر کے - کہتے ہین کفایت ہے ہمکو جو چیز کہ پایا ہے ہمنے اوپر اُس کے

باپ دادون اپنے کو اَوَلَوۡ كَانَ اٰبَآؤُهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ شَيۡـئًا وَّلَا يَهۡتَدُوۡنَ ۝
آیا تابعداری باپ دادون کی کرین گے کافر اور اگرچہ تھے باپ دادے اُن کے
کہ نجانتے تھے کسی چیز کو اور جاہل تھے اور راہ سیدھی نپاتے تھے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ
اٰمَنُوۡا عَلَيۡكُمۡ اَنۡفُسَكُمۡ‌ۚ لَا يَضُرُّكُمۡ مَّنۡ ضَلَّ اِذَا اهۡتَدَيۡتُمۡ‌ؕ اے ایمان لانے والو
لازم پکڑو تم اصلاح کرنی ذاتون اپنی کو نقصان نکریگا تمکو جو کوئی کہ گمراہ ہوا جسوقت
ہدایت پائی تمنے ✤ **فائدہ** مسلمان کافرون کا غم کھاتے تھے کہ ایمان کیون نہین
لاتے ہین یہ آیت نازل ہوئی کہ تم اپنی ذاتون کو نگاہ رکھو گمراہی کافرون کی تمکو ضرر
نکریگی اِلَى اللّٰهِ مَرۡجِعُكُمۡ جَمِيۡعًا فَيُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ‏ طرف اللہ ہی کے
ہے بازگشت تمہاری سب کی پس خبر دیگا تمکو ساتھ اُس چیز کے کہ عمل کرتے ہو تم
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا شَهَادَةُ بَيۡنِكُمۡ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الۡمَوۡتُ حِيۡنَ الۡوَصِيَّةِ اثۡنٰنِ ذَوَا
عَدۡلٍ مِّنۡكُمۡ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم بعضے احکامون سے شاہدی ہے
درمیان تمہارے جسوقت حاضر ہووے تمکو ایک سے موت شاہد ہووین وقت
وصیت کے دو آدمی صاحب عدل کی تم مین سے یعنی ناتے وارون سے ✤
فائدہ روایت ہین ہے کہ تمیم داری اور عدی کہ انصاری تھے دونون نے
قصد سوداگری کا طرف شام کے کیا اور ایک غلام عمرو بن عاص کا بدیل نام ساتھ
اُن کے تھا جسوقت ولایت شام کی مین پہنچے ۔ بدیل بیمار ہوا اور جو اسباب کہ نقد
او جنس سے تھا سب کو ایک کاغذ پر لکھا اور درمیان اسباب کے رکھ دیا بیماری
اُس کی سخت ہوئی تمیم داری کو اور عدی کو وصیت کی کہ اسباب میرا اقربا میرے کو
پہنچاؤ ان دونون نے پیچھے مرنے اُسکے کے اسباب اُس کا کھولا اور ایک باسن چاندی کا
کہ اوپر اُس کے سونے کے نقش تھے باہر نکال لیا اور باقی اسباب مدینہ مین گھر اُس کے
پہنچایا وارثون اُس کے نے جو کھولا اور کاغذ کو پڑھا دیکھا کہ باسن چاندی کا نہین ہے
تمیم اور عدی سے پوچھا ان دونون نے انکار کیا پس قصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے پاس آیا یہ آیت نازل ہوئی اَوۡ اٰخَرٰنِ مِنۡ غَيۡرِكُمۡ اِنۡ اَنۡتُمۡ ضَرَبۡتُمۡ فِى الۡاَرۡضِ
فَاَصَابَتۡكُمۡ مُّصِيۡبَةُ الۡمَوۡتِ‌ؕ یا دو آدمی شاہد ہون سوائے تمہارے سے
کہ ہند و سطح الاسلام ہین اگر تم چلو بیچ زمین کے پس پہنچے تمکو مصیبت موت کی

تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا
وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى بند کرو تم اُن دونون شاہدون کو پیچھے نماز عصر کی کے پس قسم
کھاوین دونون خدا کی اگر شک کرو تم بیچ اُن کے کہ نہین خریدتے ہین ہم ساتھ اِس
قسم کے مول تھوڑے کو کہ مال دنیا کا ہے بیچنے واسطے طمع مال مردے کے جھوٹی قسم
نہین کہاتے ہم اگرچہ شاہدی دیا گیا ناتے دار ہمارا ہووے وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ اِنَّآ اِذًا
لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ۝ نہین چھپاتے ہین ہم شاہدی اللہ کی تحقیق ہم اگر چھپاوین شاہدی کو
اسوقت البتہ ہووین ہم گنہگارون سے ❊ **فائدہ** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے تمیم اور عدی کو بعد نماز عصر کے منبر کے پاس قسم دلائی اُن دونون نے قسم
کھائی کہ ہمنے بدیل کا مال نہین لیا اور یہ قسم سچ کھاتے ہین ہم آنحضرت نے فرمایا
کہ ان سے ہاتھ اُٹھا دین پیچھے اُس باسن کو اِن دونون کے ہاتھ مین پایا وارثون
بدیل کے نے بہت قضیہ کیا اِن دونون نے کہا کہ ہمنے یہ باسن بدیل سے خریدا ہے
پھر قضیہ آنحضرت کے پاس آیا اور آیت نازل ہوئی کہ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ
اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا پس اگر خبر پائی جاوے اوپر اُس کے کہ تحقیق
وہ دونون گواہ لائق ہوئے ہین گناہ کو بسبب خیانت کے پس دو شاہد دوسرے
کھڑے ہووین مقام اُن دونون کے مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ
بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَآ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اُن لوگون سے
کہ لائق ہے اوپر اُن کے دو شاہد لائق تر اور بہتر یعنی وارثون میت کے سے پس
قسم کہاوین ساتھ اللہ کے کہ البتہ شاہدی ہم دونون کی لائق زیادہ اور سچ ہے
شاہدی دو پہلون کے سے اور ظلم نہین کیا ہمنے تحقیق ہم اگر ظلم کرین ہووین ہم اسوقت
البتہ ظلم کرنے والون سے ❊ **فائدہ** پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ عمرو عاص اور مطلب ابن ابی وداعہ کھڑے ہووین اور قسم کہاوین بعد نماز
عصر کے کہ یہ باسن حق بدیل کا ہے اور اُن دونون نے چوری کی ہے پس آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ باسن بدیل کے وارثون کو دیا ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ
يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَآ یہ حکم نزدیک زیادہ ہے ساتھ اس کے کہ لاوین
شاہدی کو اوپر صورت اُس شاہدی کے کہ وہ سچ ہے ❊ ❊ ❊

اَوْ یَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَیْمَانٌۢ بَعْدَ اَیْمَانِهِمْ اور نزدیک ہے ساتھ اس کے کہ ڈرین اس سے کہ رد کی جاوین قسمین اوپر مدعیون کے بعد قسمون ان کی کے کہ کھائین ہین انہون نے اور مدعی قسم کھاوے اور یہ ساتھ ظہور چوری کے اور جھوٹی قسم کی رسوا ہوئین وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ اور ڈرو تم اللہ سے جھوٹی قسمون ہین اور سنو حکم خدا کا اور اللہ سیدھی راہ نہین دکھاتا ہے گروہ کارون کو کرچور اور جھوٹی شاہدی دینے والے ہین یَوْمَ یَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَیَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ۝ یاد کرو اس دن کو کہ جمع کرے گا اللہ تمام پیغمبرون کو پس کہے گا اللہ ان کو کہ کیا چیز قبول کیے گئے تم یعنے امت نے تمکو کیا قبول کیا کہین گے پیغمبر کہ کچھ علم نہین ہے ہمکو مقابلہ علم تیرے کی تحقیق تو تو ہی ہے بہت جاننے والا ہے چھپی ہوئی چیزون کا تو جانتا ہے کہ ہمکو کیا قبول کیا امت نے

فائدہ یہ اللہ صاحب پوچھے گا کافرون کے سنانے کو کہ مین نے تمکو جنکی طرف بھیجا تھا انہون نے قبول کیا یا نہ کیا اور پیغمبر حوالہ رکھین گے اللہ کے علم پر کہ ہمکو دل کی خبر نہین ظاہر کی ہے یہ ان کو سنایا جو مغرور رہین پیغمبرون کی شفاعت پر معلوم کرین کہ اللہ کے آگے کوئی کسی کے دل پر گواہی نہین دیتا اور کوئی کسی کی شفاعت نہین

وقف لازم

کرتا اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِیْ عَلَیْكَ وَعَلٰی وَالِدَتِكَ یاد کر اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت کہا اللہ نے کہ اے عیسے بیٹے مریم یاد کر تو نعمت میری کو کہ اوپر تیرے ہے اور اوپر ماں تیری کے ہے اِذْ اَیَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ جسوقت قوت دی مینے تجکو ساتھ جبرئیل کے یا ساتھ انجیل کے باتین کین تو نے آدمیون سے بیچ گود کے کہ وہ معجزہ اور بیچ عمر بال سیاہ و سفید ہونے کی یعنی کلام تیرے لڑکا پن مین اور کہولیت مین برابر ہے اس آیت سے دلیل پکڑتے ہین علما اوپر یعنے اترنے عیسے علیہ السلام کے آگے قیامت سے وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ اور یاد کر اے عیسے علیہ السلام جسوقت سکھایا مینے تجکو خط لکھنا اور سمجھنا چیزون کا اور معنی اور حقیقتین توریت اور انجیل کی وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّیْنِ كَهَیْئَةِ الطَّیْرِ بِاِذْنِیْ فَتَنْفُخُ فِیْهَا فَتَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِیْ اور یاد کر

اے عیسے علیہ السلام جسوقت کہ بنایا تھا تو کیچڑ سے مانند صورت جانوروں کی یعنی چمگدڑ کے
ساتھ حکم میرے کی پس پھونک مارتا تھا تو بیچ اس کے پس ہوجاتا تھا اڑنے والا ساتھ
حکم میرے کے یعنی جانور زندہ ہوجاتا تھا وتبرئ الاکمہ والابرص باذنی اور چنگا کرتا تھا
تو اندھے مادرزاد کو اور کوڑھی کو ساتھ حکم میرے کے واذ تخرج الموتی باذنی اور
یاد کر جسوقت باہر نکالتا تھا تو مردوں کو قبروں سے ساتھ حکم میرے کے واذ کففت
بنی اسرائیل عنک اذ جئتہم بالبینت فقال الذین کفروا منہم ان ھذا الا سحر مبین اور
یاد کر جسوقت بند کیا میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے کہ قصد قتل تیرے کا کرتے تھے -
جسوقت آیا تو ان کے پاس ساتھ معجزوں کے پس کہا کافروں نے ان میں سے کہ نہیں
ہے یہ چنگا کرنا اندھے کا اور کوڑھی کا اور زندہ کرنا مردوں کا مگر جادو ظاہر کہ اوپر
کسی کے چھپا نہیں ہے واذ اوحیت الی الحواریین ان امنوا بی وبرسولی قالوا امنا
واشہد باننا مسلمون اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت حکم کیا
میں نے زبان عیسی کی سے طرف حواریوں کے کہ یار عیسے علیہ السلام کے تھے یہ کہ
ایمان لاؤ تم ساتھ میرے اور ساتھ پیغمبر میرے کے کہ عیسے ہے کہا حواریوں نے کہ ایمان
لائے ہم اور شاہد رہ تو اے عیسے ساتھ اس کے کہ تحقیق ہم مسلمان ہیں اذ قال
الحواریون یعیسی ابن مریم ہل یستطیع ربک ان ینزل علینا مائدۃ من السماء
اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت کہا یاروں عیسے کے نے کہ اے عیسے بیٹے
مریم کے آیا طاقت رکھتا ہے پروردگار تیرا اور دعا تیری قبول کرتا ہے ساتھ
اس کے کہ نیچے اتارے اوپر ہمارے خوانچہ کھانے کا آسمان سے قال اتقوا اللہ
ان کنتم مؤمنین قالوا نرید ان ناکل منہا وتطمئن قلوبنا کہا عیسے نے
ڈرو تم اللہ سے اور ایسے سوال نکرو اگر ہو تم ایمان لانے والے ساتھ قدرت اللہ کے
اور پیغمبری میری کے کہا حواریوں نے کہ ہم قدرت میں شک نہیں کرتے ہیں لیکن
چاہتے ہیں ہم کہ کھاویں ہم کہ کھانا اس خوانچہ سے اور آرام اور یقین پکڑیں دل ہمارے
ونعلم ان قد صدقتنا ونکون علیہا من الشہدین ۝ اور جانتے ہیں ہم کہ تحقیق
سچ کہا تھا تو نے کہ جو کچھ اللہ سے مانگو تم دیتا ہے اور ہوویں ہم اوپر خوانچہ کے شاہدی
دینے والوں سے ۔ **فائدہ** ابن عباس سے نقل ہے کہ حضرت عیسے نے کہا

کو تیس دن روزے رکھو تم اُسوقت جو خدا سے چاہو تم مانگو حواریون نے تیس روزے رکھے اور کہا کہ اے عیسےٰ جسکا کام ہم کرتے تھے کھانے کو دیتا تھا ہمکو اب ہمنے کام خدا کا کیا ہے واسطے ہمارے کھانے کو خدا سے مانگ تو حضرت عیسےٰ نے لباس پشمینہ کا پہنا اور دعا کی جیسے حقتعالیٰ نے فرمایا ہے قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِّأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۝ کہا عیسےٰ بیٹے مریم کے نے کہ یا اللہ اے پروردگار ہمارے نیچے اُتار تو اوپر ہمارے خوانچہ کھانے کا آسمان سے کہ ہووے وہ خوانچہ واسطے ہمارے عید یعنی خوشی واسطے اوّل کے لوگون ہماری کے اور واسطے آخر کے لوگون کے اور نشانی ہووے کمال قدرت کی طرف تیری سے اور روزی دے تو ہمکو۔ اور تو بہترین روزی دینے والون کا ہے قَالَ اللّٰهُ إِنِّي مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ فَمَنْ يَكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَإِنِّي أُعَذِّبُهُ عَذَابًا لَّا أُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِينَ کہا اللہ نے کہ تحقیق مین نیچے اُتارنے والا ہون خوانچہ کا اوپر تمہارے پس جو کوئی کفر کرے گا پیچھے اُتارنے خوانچہ کے تم مین سے پس تحقیق مین عذاب کرونگا اُس کو ایسا عذاب کہ نہ عذاب کیا ہوگا مین نے وہ عذاب کسی کو عالم کے لوگون سے

ربع ع

فائدہ روایت مین آیا ہے کہ دو بادل اوپر تلے اور بیچ مین خوانچہ اوپر اُسکے خوان پوش سُرخ آسمان سے نیچے آیا اور حواریون کے آگے گرا حضرت عیسےٰ علیہ السلام روئے اور کہا کہ یا اللہ مجکو شکر کرنے والون سے کر اور کہا کہ یا اللہ اس خوانچہ کو رحمت کر اور عذاب نکر پھر وضو کیا اور نماز پڑھی اور روئے اور کہا بسم اللہ خیر الرازقین خوان پوش اُٹھایا اوپر خوانچہ کے مچھلی بھنی ہوئی بے خار اور بے پوست تھی اور گھی ٹپکتا تھا سر کی طرف سے سلونی اور دم کی طرف سے سرکہ اور آس پاس خوانچہ کے طرح طرح کی سبزی سوائے گندھنی کے اور پانچ گِردے روٹیون کے اوپر ایک کے زیتون تھا اور اوپر دوسری کے شہد اور اوپر تیسری کے گھی اور اوپر چوتھی کے پنیر اور اوپر پانچوین کے گوشت خشک۔ شمعون نے کہا کہ یا روح اللہ یہ کھانا دنیا کا ہے یا آخرت کا ہے حضرت عیسےٰ نے فرمایا کہ دونون کا نہین ہے بلکہ حقتعالیٰ نے قدرت سے پیدا کیا ہے۔ کھاؤ جو کچھ مانگا تھا تمنے اور شکر کرو تا نعمت

زیادہ ہو وے حواریون نے کہا کہ یا روح اللہ اگر بیچ اس کے اور نشانی دکھا دے
تو یقین زیادہ کرین ہم حضرت عیسےٰ نے مچھلی بھنی ہوئی کو کہا کہ زندہ ہوجا اُسی وقت
زندہ ہوگئی اور ہلنے لگی۔ پھر حضرت عیسےٰ نے فرمایا کہ اوپر حالت پہلی کے ہوجا۔ پھر ویسی
ہی بھنی ہوئی ہوگئی۔ حواری ڈر گئے اور اُس خوانچہ سے نکھایا۔ حضرت عیسےٰ نے فرمایا
کہ فقیر اور بیمار کھاوین۔ ایک ہزار تین سو آدمیون نے اُس خوانچہ سے کھایا اور کچھ
کم نہوا۔ اور جس فقیر نے کھایا وہ دولتمند ہوگیا۔ اور جس بیمار نے کھایا تندرست ہوگیا
پھر خوانچہ اوپر آسمان کے چلا گیا۔ دوسرے دن پہر دن چڑھے پھر نیچے آیا۔ دولتمندون
اور فقیرون نے سب نے کھایا۔ چالیس دن کے بعد غائب ہوا۔ پس حقتعالیٰ نے
حکم کیا عیسیٰ کو کہ خوانچہ میرا فقیرون کو دے تو اور دولتمندون کو نہ دے دولتمندون
بیقرار ہوکر خوانچہ مین شک کیا اور کہا کہ جادو سے ہے یہ تین سو تیس آدمی مسخ ہوکر
سُور بن گئے۔ تین دن کے بعد مر گئے وَاِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ
اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰـھَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جسوقت کہے گا اللہ دن قیامت کے کہ اے عیسےٰ بیٹے مریم کے آیا تونے کہا تہا
آدمیون کو کہ پکڑو تم مجکو اور ماں میری کو دو خدا سواے اللہ کے قَالَ سُبْحٰنَکَ
مَا یَکُوْنُ لِیْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَیْسَ لِیْ بِحَقٍّ کہیگا عیسےٰ کہ پاکی کرتا ہون مین تجکو نہین
لائق ہے مجکو کہ کہون مین جو چیز کہ نہین لائق ہے میرے اِنْ کُنْتُ قُلْتُہٗ فَقَدْ عَلِمْتَہٗ
تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِکَ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اگر تہا مین کہا تھا
مین نے اس کو پس تحقیق جانتا ہوگا اُس کو تو نے جانتا ہے تو جو چیز کہ بیچ ذات میری
کے ہے اور نہین جانتا مین جو چیز کہ بیچ ذات تیری کے ہے تحقیق تو جاننے والا چھپی
چیزون کا ہے مَا قُلْتُ لَھُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِیْ بِہٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ رَبِّیْ وَرَبَّکُمْ
نہین کہا مین نے اُن کو مگر جو چیز کہ حکم کیا تھا تونے مجکو ساتھ اُس کے یہ کہ بندگی
کرو تم اللہ کی کہ پروردگار میرا ہے اور پروردگار تمہارا ہے وَکُنْتُ عَلَیْھِمْ شَھِیْدًا
مَّا دُمْتُ فِیْھِمْ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْھِمْ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَھِیْدٌ
اور تہا مین اوپر قول اور فعل اُنکے کے شاہد جب تک مین بیچ اُن کے تھا۔ پس
جسوقت کہ قبض کیا تونے مجکو اور آسمان پر لے گیا تھا تو ہی نگہبان اوپر اُن کے اور

تو اوپر سب چیز کے حاضر اور موجود ہے اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ اگر عذاب کرے تو اُن کو اوپر کفر کے پس تحقیق وہ بندے تیرے ہین اور اگر بخشے تو اُن کو جو ایمان لاوین پس تحقیق تو تو ہی غالب حکمت والا ہے قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا کہا اللہ نے یعنے کہے گا کہ یہ دن ہے کہ فائدہ کرے گا سچ بولنے والون کو سچ بولنا اُن کا واسطے اُن کے باغ بہشت کے ہین کہ جاری ہین نیچے اُن کے سے نہرین رہنے والے ہین بیچ اُن باغون کے ہمیشہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ راضی اور خوش ہوا اللہ اُن سے اور راضی اور خوش ہوئے وہ اللہ سے یہ خوش ہونا پایا بہشت مین آنا مطلب پانی بڑی ہے لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ واسطے اللہ ہی کے ہے پادشاہی آسمانون کی اور زمینون کی اور جو چیز کہ بیچ جودہ طبق کے ہے اور اللہ اوپر سب چیز کے قادر ہے

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　وَخَمْسٌ وَّسِتُّوْنَ مِائَةُ آيَةٍ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ تمام تعریفین ازل سے تا ابد تک ثابت اور خاص واسطے اللہ ہی کے ہین وہ ذات پاک کہ پیدا کیا آسمانون کو اور زمینون کو اور پیدا کیا اندھیرون اور اُجالون کو۔ پس باوجود ان نشانیون کے جو کوئی کہ کافر ہوئے ہین ساتھ پروردگار اپنے کے برابر کرتے ہین بتون کو بندگی مین ۔ فائدہ اس آیت مین رد مجوسیون کا ہے کہ کہتے ہین پیدا کرنے والا روشنی کا اللہ ہے اور پیدا کرنے والا اندھیرون کا شیطان ہے حقتعالی نے فرمایا کہ دونون اُس نے پیدا کیے ہین مراد اندھیرے اور اُجالے سے رات اور دن ہے یا جہالت اور علم ہے یا گناہ اور بندگی ہے یا دوزخ اور بہشت ہے اور انوار مین آیا ہے کہ مراد گمراہی اور ہدایت ہے هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰٓى اَجَلًا ؕ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ وہ اللہ وہ ذات پاک ہے کہ پیدا کیا تمکو کیچڑ سے پس حکم کیا مدت کو کہ جو تمام ہو موت آوے اور ایک مدت ہی مقرر کی گئی نزدیک اللہ کے پس تم شک لاتے ہو قیامت کے

ہوئے ہیں ۞ فائدہ پہلی مدت سے مراد عمر زندگی دنیا کی ہے اور دوسری
مدت سے قبر سے تا حشر تک جس کے اوپر اللہ مہربان ہوتا ہے مدت عمر زندگی دنیا کی
بڑہا دیتا ہے اور قبر کی مدت کو کم کرتا ہے اور جس کے اوپر غصہ ہوتا ہے مدت عمر
دنیا کی کم کرتا ہے اور مدت قبر کی تا حشر تک زیادہ کرتا ہے وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ
يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ۞ اور وہ اللہ بیچ آسمانوں کے
اور بیچ زمینوں کے ہے جانتا ہے پوشیدگی تمہارے کو اور ظاہر تمہارے کو اور جانتا
ہے جو چیز کسب کرتے ہو تم نیکی اور بدی سے وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ
اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۞ اور نہیں آتی ہے کافروں کو کوئی نشانی نشانیوں
پروردگار اُن کے سے جیسے چاند کا پھٹ جانا مگر کہ ہوتے ہیں اُس نشانی سے منہ
پھیرنے والے فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا
بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ پس تحقیق جھٹلایا کافروں نے قرآن کو جس وقت کہ آیا اُنکے پاس
پس نزدیک ہے کہ آویں گی اُن کو خبریں اُس چیز کی کہ تھے ساتھ اُس چیز کے ٹھٹھا
کرنے والے یعنے عذاب اُترے گا اور فتح اسلام کی ہو گی اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا
مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ آیا نہیں دیکھا کافروں
نے کہ کتنے ہلاک کئے ہیں ہمنے آگے اُن سے سو برس کے مدت کے زمانوں سے
کہ مکان دیا تھا ہمنے اُن کو بیچ زمین کے جو مرتبہ کہ نہیں مکان دیا ہمنے تمکو یعنے
عمر دراز اور قوت اور مال وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا ۖ وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ اور چھوڑا تھا ہمنے آسمان سے اوپر اُن کے زور سے کا مینہ اور
کروانا تھا ہمنے نہروں کو کہ جاری تہیں نیچے محلوں اُن کے سے یعنے آرام اور نعمت
میں تھے فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۞ پس
ہلاک کیا ہمنے اُن کو بسبب گناہوں اُنکے کے اور کچھ فائدہ نکیا اُن کو قوت اور نعمت نے
اور پیدا کیا ہمنے پیچھے اُن کے سے گروہ دوسروں کو وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ
قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ خبر میں آیا ہے
کہ نضر بن حارث اور نوفل بن خویلد اور ابن امیہ آنحضرت کے پاس آئے اور
کہا کہ ہم اوپر تیرے ایمان نلاوینگے جب تک کہ چار فرشتے نامہ لکہا ہوا آسمان سے

آوے اور شاہدی دیوین کہ یہ نامہ خدا کی طرف سے لائے ہین ہم کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر برحق ہے یہ آیت نازل ہوئی یعنی اور اگر نازل کرین ہم اوپر تیرے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نامہ کو بیچ کاغذ کے پس البتہ چھوین وہ اسکو ساتھ ہاتھون اپنے کے البتہ کہین جن لوگون نے کہ کفر کیا ہے۔ نہین ہے یہ مگر جادو ظاہر کرا اوپر کسی کے چھپا نہین ہے وَقَالُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ۖ وَلَوْ أَنزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْأَمْرُ ثُمَّ لَا يُنظَرُونَ ۝ اور کہا کافرون نے کہ کیون نہین نیچے آتارا جاتا ہے اوپر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک فرشتہ گواہ اوپر پیغمبری اسکی کے اور اگر نیچے اوتارین ہم فرشتہ کو البتہ حکم کیا جاوے ہلاکی خلق کا پس انتظار نہ دئے جاوین ✤ **شان نزول** مشرکون نے کہا تھا کہ پیغمبر فرشتہ کیون نہین آتا ہے حقتعالی نے فرمایا کہ وَلَوْ جَعَلْنَاهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنَاهُ رَجُلًا وَلَلَبَسْنَا عَلَيْهِم مَّا يَلْبِسُونَ اور اگر گردانتے ہم پیغمبر کو فرشتہ البتہ گردانتے ہم اسکو صورت آدمی کہ آدمی فرشتہ کو نہین دیکھ سکتے ہین اور البتہ شبہہ ڈالتے ہم اوپر ان کے جس چیز کا شبہہ کہ اب کرتے ہین یعنی جیسے اب پیغمبری آدمی کے کی قایل نہین ہین اسوقت بھی طعنہ کرتے کہ یہ آدمی ہے مانند تمہاری پھر البتہ پیغمبر کو تسلی دیتا ہے آگے کی آیت مین کہ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ اور البتہ تحقیق ٹھٹھا کئے گئے تھے بہت پیغمبر آگے تجہ سے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس نیچے اترے اور گہیر لیا ساتھ ان لوگون کے کہ ٹھٹھا کیا تھا ان مین سے جزا اس چیز کی نے کہ ٹھٹھا کرتے تھے قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ۝ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر عذاب منکرون کے انکار کرتے ہو تم سیر کرو بیچ زمین کے کہ یمن اور شام ہے پس نگاہ کرو تم نصیحت پکڑنے سے کہ کیونکر ہوا ہی آخر کار جھٹلانے والون پیغمبرون کے کا قُلْ لِّمَن مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ قُل لِّلَّهِ ۚ كَتَبَ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۚ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور پوچھ کافرون سے کہ واسطے کس کے ہے جو چیز کہ بیچ آسمانون کے اور زمینون کے ہے کافر جواب دین یا نہ دین تو کہہ کہ واسطے اللہ ہی کے ہے لازم کیا ہے اللہ نے اوپر ذات اپنی کے رحمت کو

ع ۱۱ / ۷

پنجم ۱۲ رکوع ۱۲

قبول کرنے توبہ کے اور معاف کرنے گناہ کے سے البتہ جمع کریگا تمکو قبر دن میں
تا دن قیامت تک کہ نہیں ہے کچھ شک بیچ آنے اُسکے کے اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَھُمْ
فَھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ جن لوگوں نے کہ زیانکاری کی ہے ذاتوں اپنی کو کہ عقل اور روح کو
ضایع کیا ہے پس وہ ایمان نلاوینگے وَلَہٗ مَا سَکَنَ فِی الَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَھُوَ
السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اور واسطے اللہ ہی کے ہے جو چیز کہ آرام پکڑتی ہے بیچ رات کے
اور دن کے یعنی رات اور دن اور زمان اور مکان سب واسطے اسی کے ہے
اور وہ سُننے والا جاننے والا ہے ۞ سبب نزول اس آیت کا یہ تھا کہ
کفار قریش نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا کہ ہمکو معلوم ہوا کہ تجکو غریبی
اور فقیری اوپر اس کام کے لائی ہے کہ کرتا ہے تو واسطے تیرے ہم اشراف قبائل
اکٹھا کر کر مال جمع کر دیوینگے کہ اوروں سے زیادہ تونگر ہو جاوے تو بشرطیکہ
اس دعوی سے باز آوے تو حقتعالی نے فرمایا جو چیز کہ رات اور دن اوپر اُسکے
شامل ہین تمام کی ہے اگر چاہے اپنے پیغمبر کو ایسی دولت دیوے کہ غنی تر خلق کا
ہو جاوے قُلْ اَغَیْرَ اللّٰہِ اَتَّخِذُ وَلِیًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَھُوَ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ
کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں کو کہ آیا سوائے اللہ کے پکڑوں میں دوست
کسی کو پیدا کرنے والا آسمانوں کا اور زمین کا ہے اور وہی کھلاتا ہے کھانا خلق کو
اور روزی دیتا ہے اور نہیں کھلایا جاتا ہے یعنی اس کو کوئی روزی نہیں دیتا
وہی سب کو روزی دیتا ہے اور سب اُس کے محتاج ہین اور وہ کسیکا محتاج نہیں ہے
قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَکُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۝ کہہ اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تحقیق مین حکم کیا گیا ہوں یہ کہ ہو جاؤں ان مین پہلا جو کوئی کہ مسلمان
ہوا اور حکم ہے مجکو کہ نہو تو شرک کرنے والوں سے قُلْ اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ
عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تحقیق مین ڈرتا ہوں
اگر بیفرمانی کروں مین پروردگار اپنے کے عذاب دن بڑے کے سے کہ قیامت کا
دن ہے مَنْ یُّصْرَفْ عَنْہُ یَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَہٗ وَذٰلِکَ الْفَوْزُ الْمُبِیْنُ ۝ جو کوئی
کہ پھیر اگیا عذاب اُس سے دن قیامت کے پس تحقیق مہربانگی کی اللہ نے اُسکو اور
یہ مہربانگی اور بخشش خدا کی مطلب پانی ظاہر ہے وَاِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا

فلا کاشف لہ الا ھو وان یمسسک بخیر فھو علی کل شیء قدیر اور اگر
پہنچاوے اللہ تجکو بیماری اور فقر پس نہین ہے کوئی دور کرنے والا اسکا بیماری
اور فقر کا مگر اللہ اور اگر پہنچاوے تجکو ای محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تندرستی
اور نعمت پس اللہ اوپر سب چیز کے قادر ہے وھو القاھر فوق عبادہ وھو
الحکیم الخبیر اور اللہ غالب قہر کرنے والا ہے اوپر بندون اپنے کے اور اللہ محکم کار
خبردار ہے ٭ فائدہ نقل ہے کہ جاہلون قریش کے نے کہا تھا کہ ای محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کسی کو نہین دیکھتے کہ تجکو سچا جانے اور ایمان لاوے اور
عالمون یہود کی سے پوچھا ہمنے کہ صفت اس مرد کی کتاب ہین دیکھی ہے تمنے سب نے
انکار کیا اب کوئی ایسا ہمکو دکھا کہ اوپر پیغمبری تیری کے گواہی دیوے آگے کی آیت
نازل ہوئی کہ قل ای شیء اکبر شھادۃ قل اللہ شھید بینی وبینکم واوحی الی
ھذا القرآن لانذرکم بہ ومن بلغ کہدے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کونسی چیز
بہت بڑی ہے از روے گواہی کے یعنی بڑا گواہ کون ہے کہدے تو کہ اللہ ہی بڑا
گواہ درمیان میرے اور درمیان تمہارے اور وحی کیا گیا ہے طرف میرے یہ
قرآن تا یہ کہ ڈراؤن مین تمکو ساتھ اس کے اور ڈراؤن مین جس کسی کو کہ پہنچے قرآن
آدمیون سے اور جنون سے معلوم ہوا کہ جسکو قرآن پہنچا گویا اس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو دیکھا ائنکم لتشھدون ان مع اللہ آلھۃ اخری قل لا اشھد قل انما ھو الہ
واحد واننی بری مما تشرکون کیا تم گواہی دیتے ہو کہ تحقیق ساتھ اللہ کے بہت خدا ہین دوسرے
کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نہین گواہی دینے کا ہین اس کی کہہ کہ سوای اسکے
نہین ہے کہ وہ اللہ ایک ہے اور تحقیق مین بیزار ہون جس چیز سے کہ شریک کرتے ہو تم بتون کو
الذین آتینٰھم الکتٰب یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم الذین خسروا انفسھم فھم
لا یؤمنون ٭ جس کو دی ہے ہمنے کتاب یعنی توریت پہچانتے ہین وہ پیغمبر کو جیسے کہ
پہچانتے ہین بیٹون اپنے کو جن لوگون نے کہ زیان کیا ذاتون اپنی کو پس وہ ایمان
نلاوین گے ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او کذب بآیٰتہ انہ لا یفلح الظٰلمون
اور کون ظالم زیادہ ہے اس کسی سے کہ جوڑا اوپر اللہ کے جھوٹھ کو کہ فرشتے بیٹیان اللہ
کی ہین اور بت شفاعت کرین گے یا جھٹلایا آیتون اس کی کو تحقیق نہین فلاح پاتے ہین

وقف لازم
ربع
۱۰
۸

ظلم کرنے والے وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا أَيْنَ شُرَكَاؤُكُمُ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس دن جمع کرینگے ان سب کو پس کہینگے ہم ان لوگون کو کہ شرک کیا تھا کہان ہین شریک تمہارے کہ گمان کرتے تھے تم کہ شفاعت کرینگے ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ پس نہوگی عذر خواہی ان کی مگر یہ کہ کہینگے قسم ہے اللہ کی کہ پروردگار ہمارا ہے نہ تھے ہم شرک کرنے والے مشرک روز قیامت کے مرتبہ توحید کرنیوالون کا دیکھکر جھوٹی قسمین کھاوینگے کہ ہم شرک نکرتے تھے حقتعالی اوپر موہون کے مہر کریگا اور ہاتھ پانو بولینگے انْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ نگاہ کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیونکر جھوٹھ بولینگے اوپر ذاتون اپنی کے کہ ہم شرک کرتے تھے اور گم ہوجاویگی ان سے جو چیز کہ جھوٹھ جوڑتے تھے ❊

فائدہ نقل ہے کہ ابو سفیان اور ولید اور شیبہ اور عتبہ اور ابی ابن خلف اور نضر بن حارث کعبہ مین جمع ہوکر آنحضرت سے قرآن سنتے تھے نضر بن حارث کو کسی نے پوچھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا کہتا اس نے کہا کہ مین نہین جانتا ہون کہ کیا کہتا ہے ہونٹھ ہلاتا ہے اور کہانیان اگلون کی پڑہتا ہے یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمِنْهُمْ مَنْ يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ وَجَعَلْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا اور بعضے ان مین سے وہ کوئی ہین کہ کان رکھتے ہین طرف تیری اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ قرآن پڑہتا ہے تو اور کردیا ہے ہمنے اوپر دلون انکے کے پردون کو کہ نہ سمجھین قرآن کو اور بیچ کانون ان کے کے ٹھیٹیان رکھی ہین ہمنے کہ حق کو نہ سنین وَإِنْ يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ لَا يُؤْمِنُوا بِهَا حَتَّى إِذَا جَاءُوكَ يُجَادِلُونَكَ يَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ اور اگر دیکھین کل تمام معجزونکو ایمان نلاوین ساتھ ان کے یہان تک کہ آتے ہین تیرے پاس اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جھگڑتے ہین تجھسے کہتے ہین کفر کرنے والے کہ نہین ہے یہ قرآن مگر کہانیان جھوٹی پہلے لوگون کی وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْأَوْنَ عَنْهُ وَإِنْ يُهْلِكُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ اور کافر منع کرتے ہین آدمیون کو ایمان لانے قرآن کے سے اور آپ بھی دور ہوتے ہین ایمان لانے اس کے سے اور نہین ہلاک کرتے ہین اس کام سے مگر ذاتون اپنی کو اور خبر نہین رکھتے

فائدہ بعضے علمانے کہا ہے کہ یہ آیت ابو طالب کے حق مین ہے یعنی باز رکھتے
ہین آدمیون کو ایذا دینے محمد کے سے اور حمایت کرتے ہین اُس کی اور آپ دور
ہوتے ہین محمد سے ایمان نہین لاتے اوپر اُسکے وَلَوْ تَرٰی اِذْ وُقِفُوْا عَلَی النَّارِ فَقَالُوْا
يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور اگر دیکھے تو اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم جسوقت کھڑے کئے جاوین گے کافر اوپر آگ دوزخ کی تعجب کرے تو
پس کہین گے کہ اے کاشکے پھیرے جاوین ہم دنیا مین اور اسکے نہ جھٹلاوین ہم
آیتون پروردگار اپنے کی کو اور ہوجاوین ہم ایمان لانے والون سے بَلْ بَدَا لَهُمْ
مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ اگر دنیا مین پھیرے جاوین ہم ایمان لاوین بلکہ
ظاہر ہوجاوے گی واسطے اُن کے جو چیز کہ چھپاتے تھے دنیا مین آگے اس سے کفر کو
اور گناہون کو وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ اور اگر
پھیرے جاوین دنیا مین البتہ پھر رجوع کرین طرف اس چیز کے کہ منع کئے گئے تھے
اُس سے کہ شرک اور گناہ ہے اور تحقیق کافر البتہ جھوٹھ بولنے والے ہین کافرون
نے جو یہ آیتین قیامت کے احوال مین سنین قیامت کے منکر ہوگئے ۞

فائدہ یعنی دوزخ کے کنارے پر پہنچکر حکم ہوگا کہ ٹھہراؤ تو کافرون کو توقع
پڑے گی کہ شاید ہمکو پھر دنیا مین بھیجین ثواب کی بار کفر نہ کرین ایمان لاوین - سو
اللہ تعالی فرماتا ہے اسواسطے اُن کو نہین ٹھیرایا بلکہ اس تدبیر سے اِن کے منہ اقرار
کروایا کہ ہمنے کفر کیا تھا حالانکہ پہلے منکر ہوئے تھے کہ ہم شریک نہ کرتے تھے اور پھر
بھیجنا اُن کو عبث ہے وَقَالُوْا اِنْ هِیَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ
اور کہا کہ نہین ہے زندگی مگر زندگی ہماری دنیا کی اور نہین ہین ہم اُٹھائے گئے قبر دن سے
وَلَوْ تَرٰی اِذْ وُقِفُوْا عَلٰی رَبِّهِمْ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ قَالُوْا بَلٰی وَرَبِّنَا قَالَ فَذُوْقُوا
الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ اور اگر دیکھے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حال کافرون کا جسوقت کھڑے کئے جاوین گے اوپر حکم پروردگار اپنے کے واسطے
عرض کرنے کے کہیگا اللہ کہ آیا نہین ہے یہ زندہ ہونا سچ اور درست کہین گے کافر
کہ ہان سچ ہے قسم ہے پروردگار ہمارے کی کہیگا اللہ کہ پس چکھو تم عذاب کو سبب
اُس چیز کے کہ کفر کرتے تھے تم قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ حَتّٰی

اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا تحقیق زیانکار ہوئے جو کوئی کہ
جھٹلایا دیدار اللہ کی کو یا دیکھنے ثواب اور عذاب کے کو بعد موت کے تا جب تک کہ
آوے گی اُن کو قیامت یکایک کہیں گے کہ اے حسرت و پشیمانی ہمارے اوپر اُس
چیز کی کہ کوتاہی کی ہم نے بیچ زندگی دنیا کے اور بندگی کی بیچ اُس کے وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ
عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ○ اور کافر اُٹھاوین گے بوجھوں گناہوں
اپنے کو اوپر پیٹھوں اپنی کے خبردار ہو جاؤ بڑا بوجھ ہے جو اُٹھاوین گے
وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ
اور نہیں ہے زندگی دنیا کی کہ کافر اوپر اُس کے مغرور ہیں مگر کھیل لڑکوں کا اور مشغولہ
دیوانوں کا اور البتہ نعمتیں آخرت کی بہتر ہیں واسطے اُن لوگوں کے پرہیز کرتے ہیں
لذتوں دنیا کی سے آیا پس عقل میں نہیں لاتے ہو تم قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ
فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ تحقیق ہم جانتے ہیں
کہ البتہ غمگین کرتا ہے تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کچھ کہ کہتے ہیں کافر پس
تحقیق کافر نہیں جھٹلاتے ہیں تجکو ولیکن ظلم کرنے والے ساتھ آیتوں اللہ کی کے
انکار کرتے ہیں ۰ **فائدہ** روایت ہے کہ اخنس بن شریق نے ابوجہل سے
ملاقات کی اور پوچھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں تو کیا کہتا ہے کہ دعوے
پیغمبری میں جھوٹا ہے یا سچا ہے ابوجہل نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رستگو ہے
اور جو کچھ کہ ہم پر بھیجا جاتا ہے آسمانی ہے نہ شیطانی لیکن پیغمبری اُس کی کا اقرار
نہیں کر سکتے ہم کہ قباحتیں ہیں اور بعضے روایت میں ہے کہ ابوجہل نے روبرو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے ہرگز جھوٹ
تجھسے نہیں سنا ہے لیکن پیغمبری تیری کو انکار کرتے ہیں پھر یہ آیت نازل ہوئی حق تعالیٰ
نے پیغمبر کو تسلی دی اور فرمایا کہ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا
كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا اور البتہ تحقیق جھٹلائے گئے تھے بہت
پیغمبر آگے تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس صبر کیا تھا پیغمبروں نے
اوپر اُس چیز کے کہ جھٹلائے گئے تھے اور ایذا دیئے گئے تھے جب تک کہ آئی اُن کو یاری اور
فتح ہماری وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِی الْمُرْسَلِيْنَ ○ اور نہیں ہے

کوئی بدل کرنے والا واسطے حکمون اللہ کے کو اور البتہ تحقیق آئین تجکو خبرون
پیغمبرون کے سے کہ کیونکر صبر کیا تھا اوپر ایذا اُمت کے اور آخر غالب ہوئی وَاِنْ كَانَ
كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا
فِي السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ اور اگر بھاری اور مشکل ہووے اوپر تیرے اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم منہ پھیرنا کافرون کا قبول کرنے دین حق کے سے پس اگر طاقت رکھے
تو یہ کہ ڈھونڈھے تو کوئی سوراخ بیچ زمین کے کہ وہان گھسے تو یا سیڑھی بیچ آسمان
کے پیدا کرے تو کہ اوپر اُس کے چڑھے تو پس لاوے تو اُن کو ایک نشانی کہ ایمان لاوین
کافر اُس کو دیکھ کر پس کر تو وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ
مِنَ الْجٰهِلِيْنَ اور اگر چاہتا اللہ البتہ جمع کرتا سب کو اوپر سیدھی راہ کے کہ توحید
اور ایمان ہے پس نہو تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نادانون سے اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ وقف غفران
الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝ سوائے اسکے
نہین ہے کہ قبول کرتے ہین بلانے تیرے کو جو کوئی کہ سنتے ہین یعنی زندے ہین
اور کافر مُردے ہین اور مُردون کو اُٹھاویگا اللہ قیامت کے دن پس طرف
اُسی کے پھیرے جاوین گے واسطے جزا کے ۔ **فائدہ** یعنی سب سے توقع نرکھو
کہ مانین جنکے دل مین اللہ نے کان نہین دیے وہ سنتے نہین تو کس طرح مانین مگر یہ
کافر مثال مُردے کے ہین قیامت مین دیکھکر یقین کرین گے وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ
اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ
لَا يَعْلَمُوْنَ اور کہا کفار قریش نے کہ کیون نہین اُتاری جاتی ہے اوپر محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی کوئی نشانی پروردگار اُس کے سے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کہ اللہ قادر ہے اوپر اس کے کہ نازل کرے کوئی نشانی فرمائشون تمہاری
سے ولیکن بہت اُن کے نہین جانتے ہین کہ نشانی کا اُترنا سبب عذاب اور
ہلاک کا ہے وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ
اور نہین ہے کوئی چلنے والا بیچ زمین کے اور نہ کوئی پرندہ کہ اُڑتا ہے ساتھ
دونون بازوؤن اپنے کے مگر گروہ ہین مانند تمہارے بیچ پیدائش کے اور مرنے
جینے کے یا بیچ یاد الٰہی کے ۔ **فائدہ** روایت مین ہے کہ حضرت جبرئیل

کئی روز آنحضرت کے پاس نہ آئے تھے جسوقت آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے سبب نہ آنے کا پوچھا جبرئیل نے کہا کہ تمہارے گھر مین کتا تھا
اسواسطے ہم نہ آئے تھے جس مکان مین کتا اور تصویر ہوتی ہے ہم نہین آتے
ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کتونکو قتل کرین یہ آیت نازل ہوئی
کتون کی سفارش مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا کہ کالے کتے چار
چشم کو اور کٹخنے کو قتل کرین اورون کو نکرین مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ
ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ نہین کوتاہی کی ہمنے بیچ لوح محفوظ کے کسی چیز سے
بلکہ تمام چیزین لکھی ہین پس تمام گروہ آدمیون اور جانورون کے طرف پروردگار
اپنے کے جمع کیے جاوینگے تاکہ انصاف ایک دوسرے کا ہووے وَالَّذِينَ
كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا صُمٌّ وَبُكْمٌ فِي الظُّلُمَاتِ مَنْ يَشَإِ اللَّهُ يُضْلِلْهُ وَمَنْ يَشَأْ يَجْعَلْهُ
عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ اور جنہون نے جھٹلایا آیتون ہماری کو بہرے ہین سننے
آیتون کے سے اور گونگے ہین کہنے کلمہ توحید کے سے بیچ اندھیرون کفر اور
جہالت کے جس کسی کو چاہتا ہے اللہ گمراہ کرتا ہے اُس کو اور جس کو چاہتا ہے
ثابت رکھتا ہے اُس کو اوپر راہ سیدھی کے ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

فائدہ یعنے اللہ کی قدرت کی نشانیان سب جہان مین ہین ہر قسم کے جانورون کا
کارخانہ ایک قاعدے پر باندھا ہے انسان کا بھی ایک قاعدہ رکھا ہے وہ
پیغمبرون کی زبان سے اِن کو سکھاتا ہے اگر وہ بیان کرین یہی نشانی بس ہے پیغمبرون کے
قول پر لیکن بہرا اور گونگا اندھیرے مین پڑا کیا دیکھے اور کیا سمجھے اور یہ جو فرمایا
چھوڑی نہین ہمنے لکھنے مین کوئی چیز یعنی لوح محفوظ مین قُلْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ
اللَّهِ أَوْ أَتَتْكُمُ السَّاعَةُ أَغَيْرَ اللَّهِ تَدْعُونَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کہ خبر دو تم اگر آوے تمکو عذاب دنیا مین جیسے اگلے کافرون کو آیا تھا
یا آوے تمکو قیامت اور ہول اُس کا آیا سوائے اللہ کے دعا مانگوگے تم اگر ہو تم
سچ بولنے والے کہ بت خدا ہین بَلْ إِيَّاهُ تَدْعُونَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُونَ إِلَيْهِ
إِنْ شَاءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُونَ ۝ بلکہ خاص اللہ ہی کو دعا مانگوگے تم پس دور کرتا ہے
اللہ تمسے جو چیز کہ دعا مانگتے ہو تم طرف اُس کی اگر چاہتا ہے اور بھول جاتے ہو تم

ع ۱۱

اُس چیز کو کہ شرک کرتے تھے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓی اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ
وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ اور البتہ تحقیق بھیجا تھا ہمنے پیغمبرون کو طرف
اُمتون اُن کی کے آگے تجھسے اسے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امتون نے جھٹلایا
بس پکڑا ہمنے اُمتون کو ساتھ سختی اور تنگی اور بیماری اور فقر اور بلاؤن کی تاشاید
کہ رونا اور عاجزی کرین اور توبہ کرین شرک سے فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا
وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ پس کیون نہین جسوقت
کہ آیا اُن کو عذاب ہمارا رونا اور عاجزی کی کہ بلا دور ہوتے ولیکن سخت ہوگئے دل
اُن کے زاری کرنے سے اور آرائش دی تھی واسطے اُن کے شیطان نے اُس
چیز کو کہ عمل کرتے تھے فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا
بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ۝ جسوقت کہ بھول
گئے کافر اُس چیز کو کہ نصیحت دی گئی تھی ساتھ اُس کے کھولے ہمنے اوپر انکے دروازے
سب چیز کی نعمتون سے جب تک کہ خوش ہوگئے ساتھ اُس چیز کے کہ دیئے گئے تھے
نعمتون سے اور دل اُسمین لگایا اور ہمکو بھول گئے پس پکڑا ہمنے اُنکو ناگاہ پس اُسوقت
وہ ناامید ہونے والے ہوگئے ۔ فائدہ یعنی گنہگار کو اللہ تعالیٰ تھوڑا سا
پکڑتا ہے اگر وہ گڑگڑایا اور توبہ کی تو بچ گیا اور اگر اُتنی پکڑ نہ مانی تو پھر بھلا دیا اسکو اور
خوبی کے دروازے کھولے جب خوب گناہ مین غرق ہوا تب یکبار پکڑا گیا یہ ارشاد ہے
کہ آدمی کو گناہ پر تنبیہ پہنچے تو شتاب توبہ کرے یہ راہ نہ دیکھے کہ اس سے زیادہ
پہنچے تو یقین کرون فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ پس کاٹی گئین جڑین اُس گروہ کی کہ ظلم کیا تھا اور ہلاک ہوئے اور تمام
تعریفین واسطے اللہ ہی کے ہین کہ پالنے والا عالم کے لوگون کا ہے اوپر ہلاک
کرنے ظالمون کے قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ
عَلٰى قُلُوْبِكُمْ کہہ تو اسے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آیا خبر دو تم اگر پکڑے اللہ کانون
تمہارے کو اور بہرا کرے تمکو اور پکڑے آنکھون تمہارے کو اور اندھا کرے تمکو
اور مُہر کرے اوپر دلون تمہارے کے مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ اُنْظُرْ كَيْفَ
نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ کونسا خدا ہے سوائے اللہ کے کہ کمال

قدرت سے لاوے کان اور آنکھ کو کہ چھین لیں تمھین نگاہ کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم اور دیکھ کہ کیونکر پھیرتے ہین ہم آیتون کو پس کافر رو گردانی کرتے ہین ٭
قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ
کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خبر دو تم مجکو کہ اگر آوے تمکو عذاب اللہ کا
ناگہان یا ظاہر عذاب آوے کہ پہلے نشانی آوے اُس کی آیا ہلاک کیے جاوین گے
یعنی نہ کیے جاوین گے ہلاک مگر گروہ ظلم کرنے والا ہلاک کیا جاوے گا وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ
اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُوْنَ ۝ اور نہین بھیجتے ہین ہم پیغمبرون کو مگر خوشخبری دینے والے
مومنون کو ساتھ بہشت کے اور ڈرانے والے کافرون کو دوزخ سے پس جو کوئی
کہ ایمان لایا اور سنوارا احوال اپنا تقوی اور طاعت سے پس کچھ ڈر نہین ہے اوپر
اُن کے عذاب سے اور نہ وہ غمگین ہون گے فوت ہونے ثواب سے وَالَّذِيْنَ
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ اور جن لوگون نے کہ جھٹلایا آیتون ہماری کو
پہنچے گا اُن کو عذاب بسبب اُس چیز کے کہ باہر نکلنے والے تھے دین سے قُلْ لَّا اَقُوْلُ
لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ کہہ اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نہین کہتا ہون مین تمکو کہ نزدیک میرے خزانے اللہ
کے ہین اور نہین جانتا ہین غیب کو اور نہین کہتا ہون مین تمکو کہ تحقیق مین
فرشتہ ہون اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ
اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ نہین متابعت کرتا ہون مین مگر اُس چیز کی کہ وحی کی جاتی ہے
طرف میرے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آیا برابر ہے اندھا اور دیکھنے والا
یعنی جاہل اور عالم آیا پس فکر نہین کرتے ہو تم وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا
اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اور ڈرا تو اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ساتھ قرآن کے اُن لوگون کو کہ ڈرتے ہین اُس سے کہ حشر کیے جاوین گے
طرف پروردگار اپنے کے واسطے جزائے اعمال کے نہین ہے واسطے اُن کے
سوائے اللہ کے کوئی دوست اور کارساز اور نہ شفاعت کرنے والا
شاید کہ وہ پرہیز کرین گناہ سے ٭ فائدہ روایت مین آیا ہے کہ سردا-

ع ۹
۱۱

اور اشراف قریش کے آنحضرت کے پاس آئے اور کہا کہ ہمیشہ تمہاری
مجلس میں فقیر اور غلام ہوتے ہیں مانند بلال اور ابن مسعود اور عمار
اور عمار کے اگر غلاموں اور فقیروں کو مجلس اپنی سے دور کرو ہم ساتھ تمہاری
نشست برخاست کریں اور باتیں دین کی اور قرآن کی کہیں اور سنیں ہم
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنی طرف سے مومنوں کو دور نہیں
کر سکتا ہوں سرداروں نے کہا کہ پس ہمیں ساتھ اُن کے بیٹھنا عیب اور عار ہے
اگر وقت حاضر ہونے ہمارے کے اُن کو جواب دو۔ تا چلے جاویں ہم فرمانبرداری
تمہاری کریں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ اسی طرح کیجئے دیکھیں
سردار عرب کے۔ پھر کیا کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواہش
سرداروں کی قبول کی اور فرمایا کہ دوات قلم لاویں اور حضرت علی کو حکم کیا
قولنامہ لکھوانے کی آیت نازل ہوئی کہ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ
وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِم مِّن شَيْءٍ اور دور نکر تو اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجلس اپنی سے اُن آدمیوں کو کہ دعا کرتے ہیں پروردگار
اپنے کو صبح اور شام چاہتے ہیں رضا سے ذات اسکی کو نہیں ہے اوپر تیرے اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حساب عملوں اُنکے سے کچھ چیز وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِم
مِّن شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ ۝ اور نہیں ہے حساب عمل
تیرے سے اوپر اُن کے کچھ چیز۔ پس دور کرے تو اُن کو مجلس اپنی سے یعنی اُن کو
دور نکر اگر دور کریگا تو پس ہو جاوے گا تو ظالموں سے جب یہ آیت نازل ہوئی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ کاغذ پھینک دیا اور سرداروں کو کہا کہ تم آؤ
یا نہ آؤ میں فقیروں کو دور نکروں گا اپنی مجلس سے وَكَذَٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُم بِبَعْضٍ
لِّيَقُولُوا أَهَٰؤُلَاءِ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّن بَيْنِنَا ۗ أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِالشَّاكِرِينَ
اور اسی طرح آزمایا ہمنے اور فتنہ میں ڈالا بعضے اُن کے کو ساتھ بعضوں کے یعنے
فقیروں کو دین اور ایمان نصیب کیا اور سرداروں قریش کے کو نصیب نکیا
تا یہ کہ کہیں سردار کہ آیا یہ گروہ ہے کہ نعمت ایمان کی دی ہے اللہ نے اوپر اُنکے
درمیان ہمارے سے کہ بہتر ہیں نعمت دی آیا نہیں ہے اللہ بہت جاننے والا

شکر کرنے والون کو وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اَنَّهٗ اور جسوقت آوین تیرے پاس جو کوئی کہ ایمان لائے ہین ساتھہ آیتون ہماری کے پس کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کو کہ سلامتی ہے اوپر تمہارے لکھا ہے اور لازم کیا ہے پروردگار تمہارے نے اوپر ذات اپنی کے رحمت کو ٭ **فائدہ** مراد وہی فقیر ہین کہ جنکو حکم ہوا تھا کہ مجلس اپنی سے دور کر یعنے غریب مسلمانون کا دل بڑا اور خوشی سے نا مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق جو کوئی کہ عمل کرے گا تم مین سے برائی کو ساتھہ نادانی کے یعنی عذاب اُس گناہ کا نجانیگا پس توبہ کرے گا پیچھے اُس سے اور اصلاح کریگا احوال اپنے کو پس تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ اور اسی طرح جدا جدا بیان کرتے ہین ہم آیتون کو اور اسواسطے کہ ظاہر ہوجاوے راہ گناہگارون کی کہ توبہ کئے سے گناہ معاف ہوتے ہین ٭ **فائدہ** نقل ہے کہ قریش نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اوپر دین باپ دادون کے بلایا تھا آگے کی آیت نازل ہوئی کہ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تحقیق مین منع کیا گیا ہون اِس سے کہ بندگی کرون مین اُن بتون کی کہ پوجتے ہو تم سوائے اللہ کے سے کہہ اے محمد کہ مین پیروی نکرونگا خواہشون تمہاری کی تحقیق گمراہ ہوجاؤن مین اُسوقت کہ متابعت کرون مین تمہاری اور نہ ہون مین راہ پانیوالون سے قُلْ اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ مَا عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحقیق مین اوپر حجت روشن کے ہون پروردگار اپنے سے کہ قرآن ہے اور جھٹلایا تم نے اُس کو نہیں ہے نزدیک میرے جو عذاب کہ جلدی کرتے ہو تم ساتھہ اُس کے نہین ہے حکم جلد آنے عذاب کا مگر اللہ کو کہتا ہے البتہ خبر درست کو اور اللہ بہتر بیان کرنے والون کا ہے ٭ **فائدہ** نضر بن حارث نے اور سردارون قریش کے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ تو ہمکو عذاب سے ڈراتا ہے جلدی

منگوا تو عذاب کو۔ یہ آیت نازل ہوئی قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِیَ الْاَمْرُ بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ کہہ تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اگر تحقیق نزدیک میرے ہوتا وہ عذاب کہ جلدی مانگتے ہو تم اُس کو البتہ قضیہ چکایا جاتا درمیان میرے اور درمیان تمہارے اور اللہ وانا تر ہے ساتھ ظالمون کی کہ لائق عذاب کے کون ہی اور کس وقت آوے گا عذاب وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ اور نزدیک اللہ کے ہین کنجیان غیب کی خلق سے پوشیدہ ہے۔ نہین جانتا ہے اُن کنجیون کو مگر اللہ اور جانتا ہے اللہ جو چیز کہ بیچ جنگل کے ہے روئیدگیون سے اور حیوانون سے اور جانتا ہے جو چیز کہ بیچ دریاؤن کے ہے جواہرون اور جانورون سے وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا اور نہین گرتا ہے کوئی پتا درخت سے مگر جانتا ہے اُس کو اللہ کہ کو پتے گرے اور کو باقی رہے درخت پر اور جو پتا گرا ہے کہ کروٹون مین زمین تک پہنچیگا وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۝ اور نہین پڑتا ہے کوئی دانا بیچ اندہیرون کے یعنے نیچے زمین کے اور نکوئی گیلی چیز اور نکوئی سوکہی چیز ہے مراد انسان اور جن ہین یا عالم روح اور عالم بدن مگر بیچ لوح محفوظ کے لکہی ہے وَهُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّیْلِ وَیَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ یَبْعَثُكُمْ فِیْهِ لِیُقْضٰۤى اَجَلٌ مُّسَمًّى اور اللہ وہ ذات پاک ہے کہ روح قبض کرتا ہے تمہاری۔ یعنی سلاتا ہے تمکو بیچ رات کے اور جانتا ہے جو چیز کہ کسب کرتے ہو تم بیچ دن کے پس اُٹھاتا ہی تمکو بیچ دن کے تا یہ کہ تمام کی جاوے مدت نام رکہے گئے یعنی موت پہنچے ثُمَّ اِلَیْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ یُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ پس طرف اُسی کے ہے بازگشت تمہاری پس خبر دیگا تمکو ساتھ اُس چیز کے کہ عمل کرتے ہو تم وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَیُرْسِلُ عَلَیْكُمْ حَفَظَةً ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا یُفَرِّطُوْنَ ۝ اور اللہ غالب قہر کرنے والا ہے اوپر بندون اپنے کے اور بہیجتا ہے اوپر تمہارے نگہبان فرشتون کو کہ اعمال آدمیون کے لکہتے ہین تا جب تک کہ جو وقت آتی ہے ایک تمہارے کو موت روح قبض کرتے ہین اُس کی فرشتے ہماری یعنی عزرائیل اور اور فرشتے قبض کرنے والے روح کے کوتاہی نہین کرتے ہین روح کہینچنے مین

ع ۵ / ۱۳

یاد یر نہین کرتے ہین وقت اجل کے سے ۔ **فائدہ** حدیث شریف مین آیا ہے کہ روح قبض کرنے والے فرشتے مددگار عزرائیل کے جو وہ ہوتے ہین سات فرشتے عذاب کے اور سات فرشتے رحمت کے عزرائیل روح نکال کر جو مومن ہے رحمت کے فرشتون کو دیتا ہے اور جو کافر ہے عذاب کے فرشتون کو دیتا ہے
ثُمَّ رُدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ أَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ أَسْرَعُ الْحَاسِبِينَ ۝ پس پھیرے جاتے ہین آدمی بعد موت کے طرف اللہ کے خدا ان کا برحق ہے خبردار ہو کر جانو تم کہ واسطے اسی کے ہے حکم روز قیامت کے اور اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے ۔ **فائدہ** روایت مین ہے کہ اللہ مقدار دوہ دوہنے ایک بکری کے حساب تمام آدمیون کا اور جنون کا کرے گا باوجود بہت ہونے جنون اور آدمیون کے اور باوجود کثرت اعمال انکے کے اور یہ دلیل ہے اوپر کمال قدرت کے
قُلْ مَنْ يُنَجِّيكُمْ مِنْ ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُونَهُ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً لَئِنْ أَنْجَانَا مِنْ هَٰذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ ۝ کہہ تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کون نجات دیتا ہے تمکو سختیون جنگل اور دریا کے سے دعا کرتے ہو تم اسکو از روئے ظاہر اور پوشیدہ کے کہ قسم ہے اللہ کی البتہ اگر نجات دے گا ہمکو ان سختیون سے ہر آئینہ ہووینگے ہم شکر کرنے والون سے قُلِ اللَّهُ يُنَجِّيكُمْ مِنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ أَنْتُمْ تُشْرِكُونَ ۝ کہہ تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اللہ نجات دیتا ہے تمکو سختیون جنگل اور دریا کے سے اور نجات دیتا ہے تمام دکھون اور غم سے پھر تم شرک کرتے ہو کہ دوا سے ہوا یا کسی کی مدد سے ہوا یا رجوع کرتے ہو تم طرف شرک کے کہ عبادت بتون کی ہے
قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ کہہ تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اللہ قادر ہے اوپر اس کے کہ بھیجے اوپر تمہارے عذاب کو اوپر تمہارے سے مانند طوفان نوح کی اور پتھر برسنا اوپر قوم لوط کے یا بھیجے عذاب کو نیچے پانؤن تمہارے کے مانند فرعون اور قارون کے ۔ ۔ ۔ ۔
فائدہ بعضون نے کہا ہے کہ عذاب اوپر کا حاکم ظالم ہین اور عذاب نیچے کا غلام لونڈی خدمتگار ہین بدمعاش یا بڑون سے اور چھوٹون سے مراد ہے أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ انْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُونَ یا ملاوے اللہ تمکو

گروہ گروہ اور ہر گروہ مخالف دوسری کے ہووے اور بمخالفت سبب قتال کا ہووے اور چکھاوے اللہ بعضے تمہارے کو دکھ اور سختی بعضے کے یعنی قتل دیکھ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیونکر پھیرتے ہیں ہم آیتوں کو شاید کہ آدمی سمجھیں ✦
فائدہ حدیث میں واقع ہوا ہے کہ حقتعالی نے آٹھ امتوں کو عذاب آسمانی سے ہلاک کیا ہے جیسے قوم نوح اور عاد اور ثمود وغیرہ کے جب سے آنحضرت پیدا ہوئے کہ رحمت تہی آسمان کا عذاب موقوف ہوا اور اس امت مرحومہ کا عذاب مقرر کیا کہ ایک گروہ کو اوپر دوسرے کے تعینات اور غالب کرے کہ ان کو قتل کرکر مال اور اسباب ان کا لوٹنا کریں اور عورتیں اور لڑکے قیدی کریں اور یہ تعینات کرنا چار قسم ہے یا گروہ مسلمانوں کے کو اوپر مسلمانوں کے یا کافروں کو اوپر کافروں کے یا کافروں کو اوپر مسلمانوں کے یا مسلمانوں کو اوپر کافروں کے ✦
وَكَذَّبَ بِهِ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ قُلْ لَسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ لِكُلِّ نَبَإٍ مُسْتَقَرٌّ وَسَوْفَ تَعْلَمُونَ اور جھٹلایا اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کو یا قرآن کو قوم تیری نے کہ قریش ہیں اور حالانکہ خدا یا قرآن برحق ہے اور سچ ہے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نہیں ہوں میں اوپر تمہارے نگہبان اور رکھوالا کہ تمام کام تمہارے کروں میں یا تمکو جھٹلانے سے منع کروں میں یا اوپر تمہارے عذاب لاؤں میں واسطے ہر چیز کے ایک قرار گاہ ہے یعنے واسطے ہر عمل کے جزا ہے اور قریب ہے کہ جانو گے تم وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ اور جسوقت دیکھے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان آدمیوں کو کہ گفتگو اور طعنہ زنی کرتے ہیں بیچ آیتوں ہماری کے پس منھ پھیر لے تو ان سے اور پاس ان کے نہ بیٹھ جب تک کہ گفتگو کریں بیچ اور بات کے سوائے قرآن سے وَإِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ اور اگر بھلاوے تجکو شیطان منھ پھیرنا طعنہ کرنے والوں سے پس نہ بیٹھ تو پیچھے یاد کرنے خدا کے ساتھ گروہ ظلم کرنے والوں کے ✦ ✦ ✦ ✦
شان نزول سبب نزول اس آیت کا یہ تہا کہ جسوقت مسلمان کافر کے ساتھ بیٹھتے تھے کافر اسی وقت طعنہ زنی اور ٹھٹھا قرآن کا شروع کرتے حقتعالی نے فرمایا

اور جو وقت کافرون کو ٹھٹھا کرتے قرآن سے ۔ کیونکہ فی الحال آنحضرت یا ابو بکر و تمہ مسلمانون
نے کہا کہ یا رسول اللہ ہمکو طواف کعبہ کا اور بیٹھنا مسجد حرام کا ضرور ہے ۔ اور
کافر بیچ مجلس ہمیشہ ہوتے ہین اور ٹھٹھا آن کا اور مسلمانون کا کرتے ہین
اور ہم اُن کی مجلس کو چھوڑ نہین سکتے ہین اور ٹھٹھا کرنے سے منع نہین کر سکتے ہین
تو ہم گنہگار ہوتے ہین اسی ہوتے آئے کی آیت نازل ہوئی کہ وَمَا عَلَى الَّذِينَ
يَتَّقُونَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَلَٰكِنْ ذِكْرَىٰ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ اور نہین ہے
اوپر پرہیز کرنے والون کے حساب ٹھٹھا کرنے والون کے سے کوئی چیز
یعنی پرہیز کرنے والون کو گناہ نہین ہے لیکن اوپر اُن کے لازم ہے نصیحت کرنا
ٹھٹھا کرنے والون کو شاید کہ وہ پرہیز کرین اس عمل سے اور چھوڑ دے وَذَرِ
الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَعِبًا وَلَهْوًا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهِ أَنْ تُبْسَلَ
نَفْسٌ بِمَا كَسَبَتْ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ اور چھوڑ دے تو اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگون کو کہ پکڑا ہے دین اپنے کو کھیل اور مشغولی یعنی
بنیاد دین اپنے کی اوپر کھیل اور مشغولی کی رکھی ہے کہ بندگی بتون کی ہے یا دین
پیغمبر کے کو کھیل اور مشغولی پکڑی ہے یا عید اپنی کو کہ وقت بندگی کا ہے کھیل اور
مشغولی مین ادا کرتے ہین اور بہلا دیا اُن کو زندگی دنیا کی نے کہ انکار قیامت کا
کیا اور نصیحت دلا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ قرآن کے تا یہ کہ نہ پہنچے
اور رسوا ہووے کوئی کافر ساتھ اُس چیز کے کہ کسب کیا ہے نہین ہے واسطے
اُس کے سوائے اللہ کے سے کوئی کارساز اور نہ شفاعت کرنیوالا وَإِنْ تَعْدِلْ
كُلَّ عَدْلٍ لَا يُؤْخَذْ مِنْهَا أُولَٰئِكَ الَّذِينَ أُبْسِلُوا بِمَا كَسَبُوا لَهُمْ شَرَابٌ
مِنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ اور اگر بدلہ دیگا وہ نفس ٹھٹھا یا گنا ہر بدلہ
نلیا جاوے گا اُس سے وہ گروہ وہ کوئی ہین کہ پھنسائے گئے ہین عذاب مین ساتھ
اُس چیز کے کہ کسب کیا تھا بُرے عملون سے واسطے اُن کے پینا ہے دوزخ مین
پانی گرم سے اور عذاب درد دینے والا ہے ساتھ اُس چیز کے کہ کفر کرتے تھے دنیا مین
قُلْ أَنَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلَىٰ أَعْقَابِنَا بَعْدَ
إِذْ هَدَانَا اللَّهُ کہدے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آیا بندگی کرین ہم سوائے اللہ کے

ع ۱۰
۱۴

اس چیز کی کہ نہ فائدہ دیوے ہمکو اور نہ ضرر کرے ہمکو اور پھیرے جاویں ہم اوپر
ایڑیوں اپنی کے یعنی مرتد ہو جاویں ہم پیچھے اس کے کہ راہ سیدھی دکھائی ہمکو
اللہ نے اسلام کی کَالَّذِی اسْتَهْوَتْهُ الشَّیٰطِیْنُ فِی الْاَرْضِ حَیْرَانَ مانند اس
کسی کے کہ لے گئے اس کو شیطان بیچ زمین کے دور راہ سیدھی سے جس حال
مین کہ حیران ہونے والا ہے لَهٗٓ اَصْحٰبٌ یَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا واسطے اس
گمراہ کے یار ہین کہ شفقت سے اسکو بلاتے ہین طرف راہ سیدھی کے کہ آ تو
طرف ہماری اور شیطان اس کو طرف اپنی کھینچتے ہین وہ فکرمند ہے کہ کس طرف کو
جاوے اگر شیطانون کی طرف جاوے ہلاکی مین پڑے اور اگر یارون کی طرف
آوے نجات پاوے فائدہ حقتعالی نے مثال فرمائی ہے کہ جو کوئی مرتد ہو جاتا ہے مانند
اس کی ہے کہ ٹھگ اسکو درمیان قافلہ کے سے بیچ جنگل خطرناک کے لے گئے اور
رفیق اسکے کہ مومن ہین سیدھی راہ کی طرف بلاتے ہین اور شیطان اس کو طرف
گمراہی کے کھینچتے ہین اگر یارون کی طرف آوے نجات پاوے اگر شیطانون
کی طرف رہے کافر ہو کر مرے قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ
لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحقیق راہ اللہ کی وہی سیدھی
راہ ہے یعنی اسلام اور حکم کئے گئے ہین ہم تا فرمانبرداری کرین ہم واسطے
پروردگار عالمون کے وَاَنْ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ وَهُوَ الَّذِیْٓ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ
اور حکم کئے گئے ہین ہم یہ کہ قائم کرو تم نماز کو اور ڈرو تم اللہ سے نماز چھوڑنے
مین اور اللہ وہ ذات پاک ہے کہ طرف اسی کے جمع کئے جاؤ گے تم قیامت
کے دن وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَیَوْمَ یَقُوْلُ كُنْ فَیَكُوْنُ
اور اللہ وہ ذات پاک ہے کہ پیدا کیا ہے آسمانون کو اور زمین کو واسطے ظاہر
کرنے حق کے اور یاد کرو جس دن کہیگا اللہ قیامت کو کہ ہو جا پس ہو جاوے گی
قَوْلُهُ الْحَقُّ وَلَهُ الْمُلْكُ یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ وَهُوَ الْحَكِیْمُ
الْخَبِیْرُ ۝ بات اللہ کی سچ ہے اور واسطے اسی کے ہے بادشاہی جس دن
پھونکا جاوے گا بیچ صور کے جاننے والا غیب کا اور عالم ظاہر کا اور
باحکمت خبردار ہے ✦ **فائدہ** اوپر جو فرمایا کہ مسلمان کو چاہیے کہ کافرون سے

ارباع ثلثہ

کہین کہ ہم دیوانے کی طرح بہکتے تہین اس پر آگے قصہ فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا کہ جب اپنے نزدیک معبود برحق پالیا پھر قوم کے بہکائے نہ بہکے ٭ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً اِنِّيْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ اور یاد کرا ے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم واسطے مکہ والون کے قصہ ابراہیم کا جسوقت کہا ابراہیم نے واسطے باپ اپنے کے کہ نام اُس کا آزر تھا آیا پکڑتا ہے تو بتون کو خدا اپنا تحقیق مین دیکھتا ہون تجکو اور قوم تیرے کو بیچ گمراہی ظاہر کے وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ۝ اور جس طرح دکھائی ہمنے ابراہیمؑ کو گمراہی قوم اُسکے کی اسی طرح دکھاتے تھے ہم ابراہیمؑ کو عجائبات آسمانون کی اور زمینون کی اور تا یہ کہ ہووے ابراہیمؑ یقین کرنے والون سے عجائبات آسمانون کی چاند اور سورج اور ستارے ہین اور عجائبات زمینون کی درخت اور پہاڑ ہین ٭

فائدہ روایت مین ہے کہ اللہ نے حضرت ابراہیم کو اوپر پتھر بلند کے کھڑا کیا اور آسمان اور زمین کو کنگورہ عرش کے سے تا تحت الثری تک کھول دیا ابراہیمؑ نے قدرت کاملہ کو دیکھا اور یقین کیا ٭

معالم التنزیل مین آیا ہے کہ نمرود بیٹا کنعان کا بادشاہ تمام روئے زمین کا تھا۔ بابل مین بیٹھا تھا ایک رات خواب دیکھے کہ ایک ستارہ اُس شہر سے نکلا ہے کہ روشنی جمال اُس کی سے نور چاند اور سورج کا نیست نابود ہوگیا ہے نہایت ڈر سے چونکا اور تعبیر پوچھی حکیمون نے اور تعبیر دینے والون نے کہا کہ بیچ اسی برس کے بابل مین ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ ہلاکی تیری اور بادشاہت تیری کی اوپر ہاتھ اُسکے کے ہوگی اور اب تک وہ لڑکا پشت پدر کی سے بیچ شکم ماں کے نہین آیا ہے۔ نمرود نے حکم کیا کہ درمیان شوہر اور زن کے جدائی کرین اور سزاول تعینات کی۔ آزر نے کہ محرمون اور مقربون نمرود کے سے تھا ایک رات ساتھ عورت اپنی کے پوشیدہ موکلون سے صحبت کی اور وہ حاملہ ہوگئی۔ صبح کو نجومیون نے نمرود سے کہا کہ آج کی رات وہ لڑکا بیچ شکم ماں کے پہنچا ہے۔ نمرود غصہ ہوا اور فرمایا کہ اوپر ہر حاملہ کے موکل تعینات کرین کہ اگر لڑکا پیدا ہو قتل کرین

ابراہیم کی ماں کا حمل ظاہر نہ تھا کسی نے متوجہ ہونا نکیا جب تک کہ وقت جننے کا
پہنچا ماں ابراہیم کی ڈر گئی کہ اگر بیٹا جنون مین قتل کرین گے بہانہ سے شہر کے باہر
گئی۔ اور ایک غار مین پہاڑ کے ابراہیم کو جن کر اور کپڑے مین لپیٹ کر اسی جگہہ
رکہا اور دروازہ غار کا پتھر سے بند کیا۔ آذر سے کہا کہ ڈر موکلون کے سے جنگل مین
گئی مین۔ اور لڑکا جنا مین نے اسی وقت مر گیا زمین مین دفن کیا مین نے۔
آذر نے یقین کیا۔ دوسرے دن ماں ابراہیم کی غار مین آئی دیکہا کہ ابراہیم
دو انگلیان اپنی چوستا ہے ایک مین سے دودھ اور ایک مین سے شہد باہر
نکلتا ہے۔ خوش دل ہو کر شہر کو آئی۔ آخر قصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو
پستان عنایت الٰہی سے دودھ پیا تھا ایک دن مین ایسا بڑھتے تھے کہ اور لڑکے
ایک مہینے مین اور ایک مہینے مین بڑھتے تھے مانند ایک برس کی۔ جس وقت ابراہیم
خلیل اللہ پندرہ مہینے کے ہوئے جوان پندرہ برس کے کے مقابل ہوئے۔ جب
ابراہیم بڑے ہوئے۔ ماں ابراہیم کی نے آذر سے کہا کہ بیٹا تیرا کہ مین نے اس دن
خبر موت کی جھوٹھ دی تھی۔ اب غار مین جوان خوبصورت ہوا ہے۔ پس آذر
غار مین آیا اور اپنے بیٹے کو دیکھ کر خوشحال ہوا۔ اور ماں کو ابراہیم کی کہا کہ اس
لڑکے کو غار سے باہر لاؤ تو ملازمت نمرود کی کرے۔ ماں ابراہیم کی غار سے باہر لائے
مغرب کے وقت پیچھے غار کے ریوڑ بکریون کے اور گھوڑون کے اور اونٹون
کے ابراہیم نے دیکھے اور ماں سے پوچھا کہ یہ کیا ہین ماں نے خبر دی ابراہیم
نے کہا کہ البتہ کوئی پیدا کرنے والا اور روزی دینے والا ان کا ہے پھر
ماں سے پوچھا کہ پروردگار میرا کون ہے ماں نے کہا کہ مین ہون پروردگار تیرا ابراہیم نے کہا
کہ پروردگار تیرا کون ہے ماں نے کہا کہ باپ تیرا ابراہیم نے کہا کہ پروردگار اسکا کون ہے ماں نے کہا نمرود ہے ابراہیم نے کہا کہ
پروردگار نمرود کا کون ہے۔ ماں نے ڈانٹا کہ ایسی باتین نہ کہہ کہ خطرہ ہے اور اس
زمانے مین بعضے ستارہ کو پوجتے تھے اور بعضے سورج کو اور بعضے بتون کو اور ایک
جماعت پرستش نمرود کی کرتی تہی ابراہیم خلیل اللہ ماں کے ساتھ شہر کو روانہ ہوئے
فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَأَىٰ كَوْكَبًا قَالَ هَٰذَا رَبِّي پس جس وقت لا اندہیری ہو گئی اوپر
ابراہیم کے رات دیکہا ابراہیم نے ایک ستارہ کو کہ زہرہ تہا یا مشتری تہا

کنارہ مغرب کی طرف کو پوجنے والون نے سجدہ کیا اُس ستارہ کو ابراہیم نے کہا کہ
یہ ستارہ پروردگار میرا ہے یعنی قوم میری خدا اس ستارہ کو کہتی ہے فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ
لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ پس جسوقت ڈوب گیا ستارہ کہا ابراہیم خلیل اللہ نے کہ دوست
نرکہون گا مین ڈوبنے والون کو یعنی خدا نکہون گا کہ خدا تغیر اور تبدل سے پاک ہے
تہوڑی راہ اور چلے ابراہیم چودہوین رات تہی فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ
فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ پس جسوقت دیکہا ابراہیم
نے چاند کو چمکنے والا اور پوجنے والون نے سجدہ کیا ابراہیم نے کہا کہ آیا یہ ہی پروردگار
میرا تمہارے گمان مین پس جسوقت کہ ڈوب گیا چاند کہا ابراہیم نے قسم ہے البتہ
اگر راہ سیدہی نہ کہا دے مجکو پروردگار میرا مقرر ہوجاؤن مین قوم گمراہون سے
وہان سے بہی ابراہیم آگے چلے تا نزدیک شہر کے پہنچے آفتاب طلوع کرتا تھا
فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا
تُشْرِكُوْنَ پس جسوقت دیکہا ابراہیم نے سورج کو جہمکتا اور پوجنے والون نے
سجدہ کیا کہا ابراہیم نے کہ یہ پروردگار میرا ہے یہ بہت بڑا ہے روشنی اور جسم
مین پس جسوقت غروب ہوگیا آفتاب کہا ابراہیم خلیل اللہ نے کہ اے قوم میری تحقیق
مین بیزار ہون اُس چیز سے کہ شرک کرتے ہو تم اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ تحقیق مین نے متوجہ کیا منہ اپنا کو
واسطے اُس ذات پاک کے کہ پیدا کیا ہے آسمانون کو اور زمینون کو رغبت کرنیوالا
ہون مین طرف دین حق کے اور نہین ہون مین شرک کرنے والون سے +

فائدہ تفسیر مین آیا ہے کہ جب ابراہیم خلیل اللہ شہر مین آئے۔ مان نمرود کی روبرو
لائے اور وہ ایک مرد بدشکل تھا۔ ابراہیم نے دیکہا کہ اوپر تخت کے بیٹھا ہے اور غلام
اور لونڈیان خوبصورت آس پاس تخت کے صف باندہے ہین۔ ابراہیم نے
مان سے پوچہا کہ یہ کون ہے کہ جس کے دیکہنے کو لائی ہے تو مجکو۔ مان نے کہا کہ یہ خدا
سب کا ہے ابراہیم نے کہا کہ یہ آس پاس تخت کے کون ہین۔ مان نے کہا کہ یہ بندے
اس کے ہین۔ ابراہیم خلیل اللہ نے بے اختیار ہوکر ہنسے اور کہا کہ اے مان یہ کیسا
خدا ہے کہ بندون کو خوبصورت پیدا کیا ہے اور آپ بدصورت ہے چاہیے کہ خدا

خوبصورت ہووے بندون سے وَحَاجَّهٗ قَوْمُهٗ قَالَ اَتُحَاجُّوْٓنِّيْ فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ
۔ ۔ ۔ اور جھگڑا کیا ابراہیم سے قوم اُس کی نے بیچ توحید کے کہا ابراہیم نے کہ آیا
جھگڑتے ہو تم مجھسے بیچ ایک ہونے اللہ کے اور حالانکہ تحقیق سیدھی راہ دکھائی ہے مجھکو
اللہ نے طرف توحید کی قوم نے ڈرایا ابراہیم کو کہ تو ہمارے خداؤن سے ٹھٹھا کرتا ہے
کچھ بلا تجھکو پہنچا دیوینگے ابراہیم نے کہا وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ
رَبِّيْ شَيْــــًٔا ۭ وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا اور نہین ڈرتا ہون مین اُس چیز
سے کہ شرک کرتے ہو تم ساتھ اُس کے یعنی تمہارے بتون سے نہین ڈرتا ہون مین
مگر جو چیز کہ چاہے پروردگار میرا بلا کو کر بسبب بتون کے پہنچے کچھ مجکو کشادی پروردگار
میرا تمام چیزون کو از روے علم کے اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ آیا پس نصیحت نہین پکڑتے ہو تم
اور فرق درمیان عاجز کے اور قادر کے نہین جانتے ہو تم وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ
وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا اور کیونکر ڈرون مین
اُس چیز سے کہ شرک کیا ہے تمنے اور نہین ڈرتے ہو تم کہ تحقیق تمنے شرک کیا ہے ساتھ
اللہ کے اُس چیز کو کہ نہین نیچے آتاری اللہ نے ساتھ اُسکے اوپر تمہارے کوئی حجت
اور دلیل کہ اُس کو شریک میرا کرو فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ پس کونسا دونون فرقون کا کہ مومن اور مشرک ہین لائق زیادہ ہین
ساتھ امن کے عذاب سے جواب دو تم مجکو اگر ہو تم کہ جانتے ہو کہ جو قادر سے ڈرا چاہیے
اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ
جو کوئی کہ ایمان لائے ہین اور نہین ملایا ہے ایمان اپنے کو ساتھ شرک کے وہ گروہ
واسطے اُن کے امن ہے عذاب ہمیشگی سے اور وہی گروہ ہدایت سیدھی پانے والے ہین
وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰي قَوْمِهٖ ۭ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ
عَلِيْمٌ اور یہ دلیل پکڑنا ابراہیم کا ستارے ڈوبنے والون سے اوپر
توحید کے حجت ہماری تھی کہ دی تھی ہمنے وہ حجت ابراہیم کو اوپر قوم اُسکے کے بلند
کرتے ہین ہم درجے جس کسی کے کہ چاہتے ہین ہم علم اور حکمت مین تحقیق پروردگار تیرا
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محکم کار جاننے والا ہے وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ
كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ اور بخشا ہمنے ابراہیم کو بیٹا اسحاق

وقف لازم

ع ۹
۱۵

اور پوتا یعقوب ہر ایک کو دونون سے راہ سیدھی دکھائی ہمنے اور نوح کو سیدھی
راہ دکھائی ہمنے آگے ابراہیم سے وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ
وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ اور اولاد نوح کی سے ہدایت کی ہمنے داؤد کو اور بیٹے اسکے
سلیمان کو اور ایوب کو اور یوسف کو اور موسیٰ اور ہارون کو وَكَذٰلِكَ نَجْزِي
الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اور اسی طرح ہم جزا دیتے ہین نیکی کرنے والون کو وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَ
عِيْسٰى وَاِلْيَاسَ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ اور راہ دکھائی ہمنے زکریا اور یحییٰ کو اور عیسیٰ
اور الیاس کو تمام یہ پیغمبر نیکون سے تھے وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا وَ
كُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ اور راہ دکھائی ہمنے اسمعیل کو اور الیسع کو - اور
یونس کو اور لوط کو اور تمام پیغمبرون کو بزرگی دی تھی ہمنے اوپر عالم کے لوگون کے -
وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ
اور راہ دکھائی ہمنے بعضون کو باپ دادون پیغمبرون کے سے اور اولاد اُن کی سے
اور بھائیون اُن کے سے اور پسند کیا ہمنے اُن کو اور راہ دکھائی ہمنے اُن کو طرف راہ
سیدھی کے ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ
عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ وہ دین پیغمبرون کا راہ اللہ کی ہے راہ دکھاتا ہے اللہ ساتھ
اُس دین کے جس کسی کو چاہتا ہے بندون اپنے سے اور اگر شرک کرتے وہ پیغمبر باوجود
اس فضیلت اور کمال کے البتہ ناچیز ہو جاتے اُن سے جو چیز کہ عمل کرتی تھی نیکیون سے
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ وہ گروہ پیغمبرون کا وہ کوئی
ہین کہ دی تھی ہمنے اُن کو کتاب اور علم قضیہ فیصل کرنے کا اور پیغمبری فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا
هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ۝ پس اگر کفر کیا ساتھ
کتاب اور نبوت کے گروہ قریش کے نے پس تحقیق مقرر سزاوار کیا ہمنے ساتھ ایمان
لانے ان چیزون کے ایک گروہ کو کہ نہون گے ساتھ اُن چیزون کے کفر کرنیوالے وہ
وہ گروہ انصار ہین مدینہ کے رہنے والے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ
اقْتَدِهْ ؕ وہ گروہ پیغمبرون کا وہ کوئی ہین کہ سیدھی راہ دکھائی ہے اللہ نے
اُن کو پس ساتھ راہ اُنکی کے پیروی کر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد توحید اور اخلاق ہے
قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ

و آلہ وسلم کہ نہیں مانگتا ہوں میں تم سے اوپر پہنچانے پیغام خدا کے مزدوری کو کسی چیز کے نہیں ہے قرآن مگر نصیحت واسطے عالم کے لوگوں کے وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَیْءٍ اور نہ تعظیم کی یہودیوں نے اللہ کی حق تعظیم اس کی کا جس وقت کہا کہ نہیں نیچے اتاری اللہ نے اوپر کسی آدمی کے کچھ چیز۔

فائدہ روایت ہے کہ مالک ابن صیف کہ سردار علما یہودیوں کا تھا موٹا بدن کا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ قسم دیتا ہوں میں تجکو ساتھ اس خدا کے کہ توریت اوپر موسیٰ کے نازل کی ہے۔ سچ کہہ کہ توریت میں دیکھا ہے تو نے کہ اللہ دشمن رکھتا ہے موٹے علم والے کو مالک نے کہا کہ یہ خبر توریت میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ موٹا تن پرور خود پرست تو ہی ہے۔ مالک غصہ ہوا اور کہا خدا نے کوئی کتاب کسی آدمی کے اوپر نہیں اتاری ہے قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِیْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِیْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِیْرًا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ کس نے نیچے اتاری ہے وہ کتاب کہ لایا تھا اس کو موسیٰ علیہ السلام اور وہ توریت ہی روشنی تھی اور وہ راہ دکھاتا تھا واسطے آدمیوں کے کہ گردانتے تھے تم اس کو طومار اور ورق اسے یاری ظاہر کرتے ہو تم احکام اس کے کو اور چھپاتے ہو تم بہت احکاموں اسکے کو مانند تعریف محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اور آیت سنگسار کرنے زانی محصن کی وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِیْ خَوْضِهِمْ یَلْعَبُوْنَ ۝ اور سکھائے گئے تم اے مسلمانوں جو چیز کہ نجانتے تھے تم اور نہ باپ اور دادے تمہارے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ اللہ نے نیچے اتاری تھی توریت پس چھوڑ دے تو ان کو کہ بیچ باطل کے کھیلیں وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا اور یہ قرآن کتاب ہے بابرکت بہت فائدہ کی سچ کرنے والی ہے اس کتاب کو کہ آگے اس سے تھی یعنی توریت اور تا یہ کہ ڈراوے تو اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مکے والوں کو اور جو شہر کہ آس پاس مکے کے ہیں وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ۝ اور جو کوئی کہ ایمان لاتے ہیں

ساتھ آخرت کے ایمان لاتے ہین ساتھ قرآن کے یا پیغمبر کے اور وہ اوپر نمازون اپنی کے نگہبانی کرنے والے ہین اسواسطے کہ نشان ایمان کا اور ستون دین کا نماز ہے
فائدہ روایت ہے کہ مسیلمہ کذاب اور اسود ابن عیسیٰ نے دعویٰ پیغمبری کا کیا تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بسبب جہوٹھ دعویٰ اُنکے کے غمگین ہوئے۔ آیت آگے کی نازل ہوئی کہ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ اور کون بڑا ظالم ہے اُس کسی سے کہ جوڑا اوپر اللہ کے جہوٹھ کو کہ مین پیغمبر ہون یا کہا کہ وحی کی جاتی ہے طرف میرے اور حالانکہ وحی نہین کی گئی طرف اُس کے کوئی چیز وَمَنْ قَالَ سَأُنْزِلُ مِثْلَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ اور کون بڑا ظالم ہے اُس کسی سے کہ کہا قریب ہے کہ نازل کرون مین مانند اُس چیز کی کہ نازل کی ہے اللہ نے اور یہ بات عبد اللہ بن سعد نے کہی تہی کہ کاتب وحی کا تھا جسوقت یہ آیت نازل ہوئی کہ ولقد خلقنا الانسان من سلالة من طين یعنی البتہ تحقیق پیدا کیا ہمنے آدمی کو خلاصہ کیچڑ کے سے بعد اُس کے خون بستہ سے اور مضغہ گوشت سے از روے تعجب کے اوپر زبان اُس کی کے جاری ہوا کہ فتبارک اللہ احسن الخالقین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لکھ آگے یہ آیت ہے عبد اللہ نے شک کیا اور مرتد ہوگیا اور کہا کہ اگر محمد سچا ہے پس میری طرف بہی وحی کی جاتی ہے جیسے اوپر اُس کے کی جاتی ہے اور اگر جہوٹا ہے پس مین نے بہی کہا جو کچھ وہ کہتا ہے وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُو أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوا أَنْفُسَكُمُ اور اگر دیکھے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت کافر ہوتے ہین بیچ سختیون اور ڈوبیون موت کے اور فرشتے عذاب کے کہولنے والے ہوتے ہین ہاتھون اپنے کو واسطے قبض کرنے روح کے اور گرز آگ کے مارتے ہین کہ باہر نکالو تم روحون اپنی کو بدنون سے الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ آيَاتِهِ تَسْتَكْبِرُونَ آج کے دن کہ وقت مرنے تمہارے کا ہے بدلا دئے جاؤگے تم عذاب خوار اور رسوا کرنے والا بسبب اُس چیز کے کہتے تھے تم اوپر اللہ کے سواے سچ کے یعنی جہوٹھ اور رہتے تم آیتون اُسکی سے تکبر اور سرکشی کرنیوالے وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَادَىٰ كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَتَرَكْتُمْ مَا خَوَّلْنَاكُمْ وَرَاءَ ظُهُورِكُمْ

اور البتہ تحقیق آئے تم ہمارے پاس اکیلے کہ نہ مال ہے نہ اولاد نہ لشکر نہ خادم
نہ یار نہ مددگار جیسے پیدا کیا تھا ہمنے تمکو پہلے بار ماں کی پیٹ سے ننگے سر ننگے پاؤں
اور چھوڑ آئے تم جو نعمت اور بخشش کر دی تھی ہمنے تمکو پیچھے پیٹھوں اپنی کے نہ آگے
بھیجے اور نہ ساتھ لائے تم وَمَا نَرٰی مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ
شُرَكٰٓؤُا لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ اور نہیں
دیکھتے ہیں ہم ساتھ تمہارے شفیعوں تمہارے کو ایسے شفیع کہ گمان کرتے تھے تم
کہ تحقیق وہ بیچ پرورش تمہاری کے شریک خدا کے ہیں تحقیق کٹ گیا ملاپ درمیان
تمہارے اور گم ہوئے تمسے وہ چیز کہ گمان کرتے تھے تم اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى
يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ تحقیق اللہ
چیرنے والا دانہ اور گٹھلی کا ہے۔ باہر نکالتا ہے زندہ کو مردے سے اور باہر
نکالنے والا مردے کا ہے زندہ سے یہ زندہ کرنے والا اور مارنے والا تمہارا
اللہ ہے پس کہاں پھرے جاتے ہو تم اس سے فَالِقُ الْاِصْبَاحِ وَجَعَلَ الَّيْلَ
سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ چیرنے والا صبح کا ہے
اندھیری رات کے سے اور بنایا رات کو قرار اور آرامگاہ خلق کا اور
بنایا سورج اور چاند کو حساب مقرر مہینوں کا اور برسوں کا یہ کام اندازہ کرنا
غالب جاننے والے کا ہے وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ
الْبَرِّ وَالْبَحْرِ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ع اور اللہ وہ ذات پاک ہے
کہ بنایا واسطے تمہارے ستاروں کو تا یہ کہ راہ پاؤ تم ساتھ ان کے بیچ اندھیروں
جنگل کے اور دریا کے تحقیق جدا جدا بیان کیا ہمنے نشانیوں کو واسطے اس گروہ
کے کہ جانتے ہیں وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ
اور اللہ وہ ذات پاک ہے کہ پیدا کیا تمکو ایک ذات سے کہ آدم ہے پس تمہارے
قرارگاہ ہے اور جائے امانت مستقر رحم ہے اور مستودع صلب پدر یا مستقر
قبر ہے اور مستودع دنیا ہے قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ۔ تحقیق
تفصیل وار بیان کیا ہمنے نشانیوں قدرت کے کو واسطے اس گروہ کے کہ سمجھتے ہیں وَهُوَ
الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا

نُخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ط اور اللہ وہ ذات پاک ہے کہ نیچے اُتارا ہے آسمان سے پانی کو پس نکالی ہمنے اُس پانی سے رویدگی ہر چیز کی پس باہر نکالا ہمنے اُس سے سبز کھیتی کو کہ باہر نکالتے ہین ہم اُس کھیتی سے دانہ اوپر تلے ہوئے والے یعنی بالین جو کی اور گیہون کی اور سواے اُس کے وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ اور باہر نکالا ہمنے درخت کھجور کے سے کونپل اور کلی اُس کی سے خوشے نزدیک ہونے والی زمین سے اور باہر نکالے ہمنے باغ انگورون سے اور باہر نکالا زیتون کو اور انار کو مانند ہوئے آپس مین بیچ رنگ کے اور نہ مانند ہونے والے بیچ مزے کے اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ نگاہ کرو تم طرف میوہ ہر درخت کے جسوقت میوہ دار ہوتا ہے کیا جھوٹا اور بےمزہ میوہ ہوتا ہے اور نگاہ کرو جسوقت پکتا ہے میوہ اُس کا کیا خوش شکل اور مزہ دار ہوتا ہے تحقیق بیچ اِن چیزون کے تمکو البتہ نشانیان قدرت کی ہین واسطے اُس گروہ کے کہ ایمان لاتے ہین وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ اور مقرر کیا کافرون اور مجوسیون نے واسطے اللہ کے شریک جنون کو اور حالانکہ پیدا کیا ہے اللہ نے جنون کو اور چیرا اور ظاہر کیا واسطے اللہ کے بیٹون اور بیٹیون کو جہالت سے اور پاک ہے اللہ اور بلند ہے اللہ جس چیز سے کہ صفت کرتے ہین ❊ **فائدہ** مجوسیون نے کہا تھا کہ شیطان شریک خدا کا ہے نیکی کو خدا پیدا کرتا ہے اور اُس کو یزدان کہتے تھے اور بدی کو شیطان پیدا کرتا ہے اور اُسکو اہرمن کہتے تھے بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ عجائب پیدا کرنے والا آسمانون کا اور زمین کا کیونکر اور کہان سے ہووے اُسکو بیٹا اور حالانکہ نہین ہے واسطے اُس کے جورو اور پیدا کیا ہے سب چیز کو اور وہ ساتھ سب چیز کے جاننے والا ہے ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ یہ تمہارا اللہ پالنے والا تمہارا ہے نہین ہے کوئی خدا سوا اُس کے پیدا کرنے والا ہر چیز کا پس بندگی کرو تم اُس کی اور وہ اوپر

ع ۱۲ ۱۴

سب چیز کے نگہبان ہے لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ
وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ نہین پاتے ہین اُس کو آنکہین اور وہ پاتا ہے آنکھون کو
اور اللہ باریک بین خبردار ہے • **فائدہ** یعنی آنکھ مین یہ قوت نہین کہ اُس کو
دیکھ لے مگر جو وہ آپکو دکہا دے اسواسطے کہ لطیف ہے قَدْ جَاءَكُمْ بَصَائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ
فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ ۝ تحقیق آئین تمکو بینائیان
یعنی نشانیان روشن پروردگار تمہارے سے پس جن دیکھا پس فائدہ واسطے ذات
اُسکی کے ہے اور جو کوئی اندہا ہوا پس ضرر اوپر اُس کے ہے اور نہین ہون مین
اوپر تمہارے نگہبان کہ تمسے نیک عمل کراؤن مین وَكَذَلِكَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ وَ
لِيَقُولُوا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهُ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ اور اسی طرح پہیرتے ہین ہم آیتون کو
اور تا ہو کہ نہ کہین یکے والے کہ سبق لیا ہے اور سیکہا ہے تونے کسی اور سے اور
تا یہ کہ بیان کرین ہم قرآن کو واسطے اُس گروہ کے کہ جانتے ہین کہ یہ کلام خدا کے
ہین آدمی کے نہین ہین • **فائدہ** قریش گمان کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم دو غلامون سے سیکہتے ہین کہ نام اُن کا جبیر اور یسار تھا روم کے
بندی سے پکڑے آئے تھے اتَّبِعْ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ پیروی کر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس
چیز کے کہ وحی کی جاتی ہے طرف تیرے پروردگار تیرے سے نہین ہے کوئی خدا
سوائے اللہ کے اور منہ پہیر لے تو شرک کرنے والون سے اور اُن کی بات نہ سُن تو
وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكُوا وَمَا جَعَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ
اور اگر چاہتا اللہ توحید اُن کی نہ شریک کرتے کسی کو اور نہین مقرر کیا ہمنے تجکو اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوپر کافرون کے نگہبان اور نہین ہے تو اوپر اُنکے سزاول
وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ اور نہ
گالی دو تم اُن بتون کو کہ پوجتے ہین کافر سوائے اللہ کے سے پس گالی دینگے کافر
اللہ کو نادانی سے • **شان نزول** سبب نزول اس آیت کا یہ تھا
کہ جسوقت نازل ہوئی کہ انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم یعنی تحقیق تم
اے کافر اور جو چیز کہ بندگی کرتے ہو تم سوائے اللہ کے ایندھن دوزخ کا ہے

قریش نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زبان اپنی بند کرلے تو گالی دینی بتون ہمارے کے سے اور نہیں تو ہم تیرے خدا کو ہجو کرین گے اور بعضی روایت مین ہو کہ مسلمان بتوں کو کافرون کے روبرو گالی دیتے تھے حضرت نے فرمایا کہ جو گالی دیوے کے لائق ہو اسکو ہی گالی دو تم نا یہ کہ جو گالی کے لائق نہین ہے اُس کو گالی ملہ یوین کَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اسی طرح آرائش دی ہے ہمنے واسطے ہر امت کے عمل اُن کے کو پس طرف پروردگار اُن کے کے ہے بازگشت اُن کی پس خبر دے گا اُن کو ساتھ اُس چیز کے کہ عمل کرتے تھے * **فائدہ** روایت ہے کہ سردار قریش کے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو خبر دیتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام عصا او پر پتھر کے مارتا تھا بارہ چشمہ پانی کے جاری ہوتے تھے اور عیسیٰ علیہ السلام مُردون کو زندہ کرتا تھا اس طرح کی کوئی نشانی تو لا وے جب ایمان لاوین ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا نشانی چاہتے ہو تم سردارون نے کہا کہ دعا کر تو پہاڑ صفا کا سونے کا ہو جاوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ معجزہ دکھلاؤن مین تمکو سچ مانوگے تم مجکو۔ سردارون نے قول و قرار کیا اور سخت قسمین کھائین کہ اگر یہ معجزہ دکھلاوے تو تابعداری تیری کرین ہم۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہا کہ دعا کرین ناگاہ جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا کہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ہم تیری دعا سے پہاڑ صفا سونے کا کر دیوین پس اگر کافر ایمان نلاوین یا جاوے کہین عذاب جڑ اکھاڑنے کا اوپر اُن کے نازل ہوگا اگر چاہے تو یہ معجزہ ظاہر کرین ہم لیکن علم اب پیچھے ہے اور اگر چاہے تو دعا نکر کافر توبہ کرین فرمائشون سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسری بات اختیار کی آگے کی آیت نازل ہوئی کہ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ اور قسمین کھائین سردارون قریش کے نے ساتھ اللہ کے سخت تر قسمون اپنے کی کہ البتہ اگر آوے اُن کو کوئی نشانی البتہ مقرر ایمان لاوین گے ہم ساتھ اُس کے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نہین ہین نشانیان مگر نزدیک اللہ کے اور کیا چیز خبر دیتی ہے تمکو

اے مسلمانوں کہ تحقیق وہ نشانی جس وقت کہ آوے نہ ایمان لاویں گے کافر ۞
وَنُقَلِّبُ اَفْئِدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ
فِىْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ اور پھیرتے ہیں ہم دلوں اُن کے کو ایمان سے اور آنکھوں
اُن کی کو دیکھنے حق کے سے پس آخر ایمان نہ لاویں گے جیسے کہ ایمان نہ لائے تھے ساتھ
قرآن کے یا چاند پھٹنے کے اول بار اور چھوڑتے ہیں ہم کافروں کو بیچ سرکشی اُنکی کے
کہ حیران ہوویں ۞ **فائدہ** یعنی جنکو اللہ ہدایت دیتا ہے اول ہی حق سنکر
انصاف سے قبول کرتے ہیں اور جس نے پہلے ہی ضد کی اگر نشانی بھی دیکھے تو کچھ
حیلہ بنالے فرعون اُن نشانیوں پر ایمان نہ لایا ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا

عَلَيْهِمْ كُلَّ شَىْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ
اور اگر تحقیق نازل کرتے ہم طرف کافروں کے فرشتوں کو اور باتیں کرتے اُن سے
مُردے اور جمع کرتے ہم اوپر اُن کے تمام چیزوں کو کہ دنیا میں ہیں گروہ گروہ
تا شاہدی دیویں اوپر ایک ہونے اللہ کے اور رسالت پیغمبری کی نہ تھے کافر
کہ ایمان لاویں مگر یہ کہ چاہے اللہ ولیکن بہت کافروں کی جہالت کرتے ہیں
وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِىٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِىْ بَعْضُهُمْ اِلٰى
بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا اور جیسے کہ تیرے دشمن ہیں اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اسی طرح مقرر کیا تھا ہمنے واسطے ہر پیغمبر کے دشمن شیطان
آدمیوں کے اور جنوں کے کہ وسواس دلاتے تھے بعضے اُن کی طرف بعضوں کی
جھوٹھ باتیں بنائی ہوئیں واسطے پھسلانے کے وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ
وَمَا يَفْتَرُوْنَ ٥ اور اگر چاہتا پروردگار تیرا ایمان کافروں کا نکرتے کافر
دشمنی پیغمبروں کی پس چھوڑ دے تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں کو
اور جو چیز کہ جھوٹھ جوڑتے ہیں وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْئِدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ اور تا یہ کہ کان رکھیں طرف اُس کی
دل اُن لوگوں کی کہ نہیں ایمان لاتے ہیں ساتھ آخرت کے اور تا یہ کہ پسند کریں

اُس بُہتیری کو اور تا یہ کہ کسب کریں جو چیز وہ کسب کرنے والے ہیں گناہوں سے

فائدہ یہ کئی آیتیں اس پر اتریں کہ کافر کہنے لگے مسلمان اپنا مارا کھاتے ہیں اور اللہ کا مارا نہیں کھاتے فرمایا کہ ایسی فریب کی باتیں طرح شیطان سکھاتے ہیں انسانوں کو شُبہ ڈالنے کو عقل کا حکم نہیں حکم اللہ کا ہے آگے کھول کر سمجھا دیا کہ مارنے والا سب کا اللہ ہے ولیکن اس کے نام کو برکت ہے جو اُس کے نام پر ذبح ہوا سو حلال ہے جو بغیر اسکے مرگیا سو مردار اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ۭ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا پس سوائے اللہ کے ڈھونڈھوں میں فیصلہ چکانے والا درمیان اپنے اور تمہارے اور حالانکہ اسی نے نازل کیا ہے طرف تمہاری کتاب کو بیان کیا گیا ہے اس میں حق اور باطل اور جنکو دی ہے ہم نے کتاب توریت اور انجیل یعنی علما یہود کے جانتے ہیں کہ تحقیق قرآن نازل کیا گیا ہے پروردگار تیرے کی طرف سے ساتھ سچ کے پس نہ ہو تو شک کرنے والوں سے وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ۭ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ اور تمام ہوئی حجت پروردگار تیرے کی توحید اور نبوت میں از روئے سچ کے اور عدل کے اور نہیں ہے کوئی بدل کرنے والا واسطے احکاموں اُسکے کے اور وہ سُننے والا جاننے والا ہے وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝ اور اگر فرمانبرداری کریگا تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت اُن لوگوں کی کہ بیچ زمین کے ہیں یعنی قریش گمراہ کردینگے تجکو راہ اللہ کی سے نہیں پیروی کرتے قریش مگر گمان کی کہ باپ دادے ہمارے برحق تھے اور نہیں ہیں قریش مگر جھوٹ بولتے ہیں کہ شریک خدا کا ہے اور بعضے جانور خدا نے حرام کئے ہیں اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝ تحقیق پروردگار تیرا وہی دانا تر ہے اُس کسی کو کہ گمراہ ہوتا ہے راہ اُس کی سے اور وہی دانا ہے ساتھ راہ پانے والوں کے فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ۝ پس کھاؤ تم اے مسلمانوں اُس جانور سے کہ ذکر کیا گیا ہے نام

اللہ کا اوپر اس کے وقت ذبح کے اگر ہو تم ساتھ آیتوں اللہ کی کے ایمان لانیوالے
وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ
اور کیا ہے تمکو کہ نہین کہاتے ہو تم اس جانور سے کہ ذکر کیا گیا ہے نام اللہ کا اوپر
اس کے وقت ذبح کے اور تحقیق بیان کی اللہ نے واسطے تمہارے جو چیز کہ
حرام کی ہے اوپر تمہارے إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ وَإِنَّ كَثِيرًا لَيُضِلُّونَ بِأَهْوَائِهِمْ
بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ مگر جو چیز کہ بیقرار کئے جاؤ تم طرف اسکی
حرام چیزون سے وہ حلال ہو جاتی ہے اور تحقیق بہت آدمی گمراہ کرتے ہین
خلق کو ساتھ آرزوؤن اپنی کے نادانی سے تحقیق پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم وہی دانا تر ہے ساتھ حد سے گذرنے والون کی وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ
وَبَاطِنَهُ إِنَّ الَّذِينَ يَكْسِبُونَ الْإِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوا يَقْتَرِفُونَ اور چھوڑو
تم اے آدمیون ظاہر گناہ کا اور باطن گناہ کا تحقیق جو کوئی کہ کسب کرتے ہین گناہ
ظاہر اور باطن کا قریب ہے کہ جزا دیئے جاوینگے ساتھ اس چیز کے کسب
کرتے ہین ٭ **فائدہ** بعضون نے کہا ہے کہ گناہ ظاہر کا نکاح حرام
عورتون کا ہے اور گناہ باطن کا زنا ہے یا گناہ ظاہر کا جو ہاتھ پاؤن سے ہووے
اور گناہ باطن کا جو دل سے ہووے یعنے خطرہ بر آوے یا گناہ ظاہر کا طلب
نعمت دنیا کے اور گناہ باطن کا طلب نعمت آخرت کے اسواسطے کہ دونون سبب
مشغول کا ہین یا گناہ ظاہر کا جو خلق دیکھے اور گناہ باطن کا جو خلق نہ دیکھے یا گناہ
ظاہر کا قول اور فعل بری ہین اور گناہ باطن کا عقائد فاسدہ یا گناہ ظاہر اور
باطن کا شکر نعمت ظاہر اور باطن کا نکرنا جیسے فرمایا ہے ۔ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ
نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً یعنی تمام کیا اللہ نے اوپر تمہارے نعمت ظاہر کی اور
باطن کی وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ
لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ اور نکہاؤ تم اس
چیز سے کہ نہین ذکر کیا گیا ہے نام اللہ کا اوپر اس کے وقت ذبح کے اور تحقیق
وہ حرام ہے اور تحقیق شیطان البتہ وسوسہ ڈالتا ہے طرف دوستون اپنے کے
کہ کافر ہین تا یہ کہ جہگڑین تم سے کہ جو اللہ مارے حرام ہو اور جو تم مارو حلال ہو

ع ۱۴ / ۱۱

اور اگر فرمانبرداری کروگے تم کافرون کی تحقیق تم البتہ مشرک ہو جاؤگے ❊

فائدہ تفسیر مین آیا ہے کہ مشرکون نے کہا تھا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جو بکری کہ مرجاتی ہے مارنے والا اُس کا کون ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے پیدا کیا تھا مشرکون نے کہا کہ تعجب ہے کہ جس بکری کو اصحاب تیر سے مارین یا شکاری کتے مارین حلال اور پاک ہووے اور جس بکری کو خدا مارے وہ حرام اور ناپاک ہووے مسلمانون کے دل مین وسواس ہوا یہ آیت نازل ہوئی اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ آیا اور جو کوئی کہ تھا مردہ کفر اور جہالت اور گمراہی سے پس زندہ کیا ہمنے اُس کو اسلام سے اور کردا ہمنے واسطے اُس کے نور ایمان کا کہ چلتا ہے ساتھ نور کے بیچ آدمیون کے كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ مانند اُس کسی کے ہے کہ صفت اُسکی یہ ہے کہ بیچ اندھیری کے ہے نہین ہے باہر آنے والا اُن سے اسی طرح آراستگی دی گئی ہے واسطے کافرون کے جو چیز کہ عمل کرتے ہین ❊ ❊ ❊ ❊ ❊

شان نزول یہ آیت امیر حمزہ اور ابوجہل کے حق مین نازل ہوئی ہے کہ ابوجہل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ایک دن بہت ایذا دی اور بے ادبی نہایت کی اور گوبر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اوپر ڈالا اور امیر حمزہ اُس دن شکار کو گئے تھے جسوقت آئے شکارگاہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بیحرمتی ابوجہل کی سے شکایت کی امیر حمزہ غصہ ہو کر ابوجہل کے پاس گئے اور کمان اوپر سر اُسکے کے زور سے مارے کہ کمان ٹوٹ گئی اور کلمۂ شہادت کا پڑھا اور بتون کو برا کہا اور مسلمان ہوئے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ آیت حضرت عمر اور ابوجہل کے حق مین ہے کہ دونون آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ایذا مین تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ دونون مین سے ایک کو ایمان نصیب کر حضرت عمر کے حق مین قبول ہوئی اور صاحب نور کے ہوئے اور ابوجہل تاریکیون کفر کی مین قید رہا وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اور جس طرح مکے کے سردار گنہگار ہین

اسی طرح مقرر کیا تھا ہے بیچ ہر شہر کے بڑوں کو گنہگار اُس شہر کے تا یہ کہ مکر کریں
بیچ اُس شہر کے پیغمبروں سے اور مکر نکرتے تھے مگر ساتھ ذاتوں اپنی کے کہ وبال
مکر کا اوپر اُنہین کے تھا اور خبر نرکھتے تھے کہ اوپر ہمارے ہوگا عذاب اُس کا
فائدہ ابوجہل نے کہا تہا کہ ہمکو سب طرح کی شرافت ہے اب درمیان ہمارے
پیغمبر پیدا ہوا ہے کہ اُس کی وحی آسمان سے آتی ہے ہم راضی ہونگے جب تک
اوپر ہمارے بھی آسمان سے وحی آوے جیسے اوپر اُس کے آتی ہے اور ولید ابن
مغیرہ نے کہا تھا کہ اگر پیغمبری برحق ہے میں محمدی کے لائق زیادہ ہوں کہ عمر میں بھی
بڑا ہوں اور مال بھی بہت ہے یہ آیت نازل ہوئی وَإِذَا جَاءَتْهُمْ آيَةٌ قَالُوا لَن
نُؤْمِنَ حَتَّىٰ نُؤْتَىٰ مِثْلَ مَا أُوتِيَ رُسُلُ اللَّهِ اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ اور جسوقت
آتی ہے کوئی آیت قرآن سے یا معجزہ آتا ہے کفار قریش کو کہتے ہیں ہرگز ایمان
نلاوینگے ہم جب تک کہ دی جاویں ہم مانند اُس معجزہ کے کہ دے گئے ہیں
پیغمبر اللہ کے اللہ دانا تر ہے جس مکان میں کہ رکھتا ہے پیغاموں اپنوں کو کہ عمر اور
مال کے اوپر موقوف نہیں ہے پیغمبری سَيُصِيبُ الَّذِينَ أَجْرَمُوا صَغَارٌ عِندَ اللَّهِ
وَعَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا كَانُوا يَمْكُرُونَ قریب ہے کہ پہنچیگی اُن لوگوں کو کہ
کہ کفر کیا ہے خواری اور رسوائی نزدیک اللہ کے اور عذاب سخت پہنچیگا بسبب
اُس چیز کے کہ مکر کرتے تھے پیغمبر سے اور مسلمانوں سے فَمَن يُرِدِ اللَّهُ أَن يَهْدِيَهُ
يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ وَمَن يُرِدْ أَن يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا
كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاءِ پس جو کوئی کہ چاہتا ہے اللہ یہ کہ راہ سیدہی دکھاوے
اُس کو کھولتا ہے دل اُس کے کو واسطے قبول اسلام کے اور جس کو چاہتا ہے
اللہ کہ گمراہ کرے اُس کو راہ سیدہی سے کہ دیتا ہے اُس کو یعنی دل اُس کے کو
تنگ۔ بنہایت تنگ قبول اسلام سے گویا کہ چڑہتا ہے وہ بیچ آسمان کے بھاگنے کو
قبول کرنے حق کے سے كَذَٰلِكَ يَجْعَلُ اللَّهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ
جیسے تنگ کرتا ہے دل کافروں کا اسی طرح تعینات کرتا ہے پلیدی کو یعنے
عذاب اور لعنت کو اوپر اُن کے کہ ایمان نہیں لاتے ہیں • **فائدہ** اور فرمایا
تہا کہ کافر قسمیں کھاتے ہیں کہ ایک آیت دیکھیں تو البتہ یقین لاویں اور آپ فرمایا تھا

وقف لازم وقف منزل

کہ ہم نہ دین گے ایمان تو کیونکر لا وین گے بیچ مین مردہ حلال کرنے کے لیے حیلے نقل
کیے اب اسبات کا جواب فرمایا کہ جس کی عقل اس طرف چلے کہ اپنی بات نہ چھوڑ کے
جو دلیل دیکھے حیلہ بنا لے وہ نشان ہے گمراہی کا اور جس کی عقل چلے انصاف پر اور
حکم برداری پر وہ نشان ہدایت ہے ان لوگون مین نشان ہین گمراہی کے اُن کو
کوئی آیت اثر نکرے گی وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ
يَّذَّكَّرُوْنَ۔ اور یہ اسلام راہ پروردگار تیری کی ہے اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم سیدہی تحقیق بیان کیا ہمنے آیتون قرآن کی کو واسطے اُس گروہ کے کہ
نصیحت پکڑتے ہین ✤ **فائدہ** یعنی حکم برداری اور عقل کو دخل نہ دینا
سیدہی راہ ہے لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔
واسطے نصیحت پکڑنے والون کے گھر سلامتی کا ہے یعنی بہشت ذخیرہ نزدیک پروردگار
اُنکے کے اور اللہ یاری کرنے والا اور کارساز اور مددگار اُن کا ہے ساتھ اُس
چیز کے کہ عمل کرتے تھے بیچ ماننے پیغمبرون کے سے وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا
يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا
اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ اور یاد کر اے محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم جس دن
جمع کرے گا اللہ جنون اور آدمیون کو تمام اور گنہگار کہ اے گروہ جنون کے
بہتون کو لیا تمنے آدمیون سے یعنی گمراہ کیا اور کہین گے دوست شیطانون کے
آدمیون مین سے کہ اے پروردگار ہمارے فائدہ مندی لی بعضے ہمارے نے
ساتھ بعضے کے فائدہ مندی آدمیون کی جنون سے یہ ہے کہ طرف آرزو و نفس کے
راہ دکہائی آدمیون کو اور فائدہ مندی جنون کی آدمیون سے یہ ہے کہ تابعدار
جنون کے ہوگئے آدمی وَبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ اور کہین گے کہ پہنچے ہم وقت اپنے کو کہ
وقت مقرر کیا تھا تونے واسطے ہمارے اب ہمارا کیا حال ہے کہیگا اللہ کہ
آگ دوزخ کی جاے لیٹنے تمہارے کی ہے اور مکان تمہارا ہے ہمیشہ رہنے
والے ہو تم بیچ اُس کے مگر جب تک چاہے اللہ کہ آگ مین نہ ہو اور ٹھنڈک کی دوزخ
مین جاؤ تم تحقیق پروردگار تیرا اے محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم باحکمت جاننے سے
والا ؛

فائدہ دنیا میں انسان بت پوجتے ہیں وہ فی الحقیقت جن ہیں اس خیال پر کہ وہ ہماری حاجت دیں گے ان کو نیازیں چڑھاتے ہیں جب آخرت میں وہ جن اور انسان برابر پکڑے جاویں گے تب یون عذر کریں گے کہ ہمنے پوجا نہیں لیکن آپس کی کاروائی کرتے تھے اور یہ جو فرمایا کہ آگ میں رہا کریں مگر جو چاہے اللہ اسواسطے کہ اگر عذاب دوزخ دائم ہے تو اسی کے چاہنے سے ہے وہ چاہے تو موقوف کرے لیکن ایک چیز چاہ چکا وَكَذٰلِكَ نُوَلِّي بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًاۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ اور اسی طرح تعینات کرتے ہیں ہم بعضے ظالموں کو اوپر بعضوں کے دنیا میں ساتھ اس چیز کے کہ کسب کرتے ہیں گناہوں سے يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا اے گروہ جنوں کے اور آدمیوں کے آیا نہیں آئے تھے تمکو پیغمبر تم میں سے کہ پڑھتے تھے اوپر تمہارے آیتیں میری اور ڈراتے تھے تمکو دیکھنے آج کے دن تمہارے سے یہ جو دن ہے قیامت کا قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ کہیں گے جواب میں کہ شاہدی دی ہمنے اوپر ذاتوں اپنی کے یعنی اقرار کیا ہمنے کفر کا اور پھسلا دیا ان کو زندگی دنیا کے نے اور شاہدی دیں گے اوپر ذاتوں اپنی کے کہ تحقیق وہ تھے کفر کرنے والے ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ۝ یہ بھیجنا پیغمبروں کا اسواسطے ہے کہ نہیں ہے پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہلاک کرنے والا شہروں کا ساتھ ظلم کے اور حالانکہ رہنے والے اس شہر کے بیخبر ہوویں کہ پیغمبر ان کے پاس نہ آیا ہو وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ اور واسطے ہر عمل کرنے والے کے مراتب ہیں ثواب اور عذاب سے جس چیز سے کہ عمل کیا ہے اور نہیں ہے پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیخبر جس چیز سے کہ عمل کرتے ہیں آدمی وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ اور پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے پرواہ ہے بندگی بندوں کی سے صاحب

ع ۱۵ / ۸ / ۲

رحمت کا اگر چاہے دور کرے تمکو اور خلیفہ اور جانشین تمہارا کرے پیچھے تمہارے
جس چیز کو چاہے پیدائش اپنی سے جیسے کہ پیدا کیا تمکو اولاد قوم دوسری کے سے
اِنَّمَا تُوعَدُوْنَ لَاٰتٍ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ۔ تحقیق جو چیز کہ وعدہ کیے جاتے ہو تم
قیامت اور حساب سے البتہ آنے والی ہے بیشک اور نہیں ہو تم عاجز کرنے والے
اللہ کے کہ قیامت نکرنے دو تم اسکو قُلْ یٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰی مَکَانَتِکُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ فَسَوْفَ
تَعْلَمُوْنَ مَنْ تَکُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ اور کہہ تو اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کہ اے قوم میری کہ قریش ہو عمل کرو تم اوپر حالت اپنی کے کہ حالت کفر
ہے اور ایذا دینی میرے کی ہے تحقیق مین بھی عمل کرنے والا ہون پس قریب ہے
کہ جانو گے تم اس کسی کو کہ ہوگے واسطے اس کے نکوئی آخرت کی تحقیق چھٹکارا نپاوینگے
کافر عذاب سے ۞ **شان نزول** روایت ہے کہ مشرک عرب کے بیچ
مین کھیتی سے کے ایک لکیر کھینچتے اور آدھی کھیتی واسطے اللہ کے اور آدھی واسطے
بتون کے مقرر کرتے تھے اور اسی طرح چارپایون کو قسمت کرتے بعضے واسطے
خدا کے اور بعضے واسطے بتون کے ٹھیراتے جو حصہ کہ خدا کا ہوتا مہمانون کو اور
فقیرون کو دیتے اور جو حصہ کہ بتون کا ہوتا مجاورون اور خادمون کو دیتے اور
اگر حصہ خدا کا بہتر ہوتا بدل کرتے ساتھ حصہ بتون کے اور اگر حصہ بتونکا بہتر ہوتا اوپر حال ہی کے
رکھتے اور کہتے کہ خدا تو نگر ہے بہتر نہ ہوا نہوا اور اگر حصہ بتونکا حصہ خدا مین ملجاتا تمام بتونکا کر دیتے اور کہتے کہ یہ محتاج
ہین حق تعالیٰ نے اس حال سے خبر دی آگے کی آیت مین کہ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ
مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِیْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَکَآئِنَا اور مقرر
کیا مشرکون نے واسطے اللہ کے اس چیز سے کہ پیدا کیا ہے اللہ نے کھیتی سے اور
چارپایون سے حصہ پس کہا کہ یہ حصہ واسطے اللہ کے ہے ساتھ جھوٹھ نکال اپنے کے
اور یہ حصہ واسطے بتون ہماری کے ہے فَمَا کَانَ لِشُرَکَآئِهِمْ فَلَا یَصِلُ اِلَی اللّٰهِ وَمَا
کَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ یَصِلُ اِلٰی شُرَکَآئِهِمْ سَآءَ مَا یَحْکُمُوْنَ پس جو حصہ کہ واسطے بتون انکے کے
ہوتا نہ پہنچتا طرف اللہ کی اور جو حصہ کہ ہوتا واسطے اللہ کے پس وہ پہنچتا طرف بتون
انکی کے یعنی بہتر واسطے بتون کے ہوتا بری چیز ہے کہ حکم کرتے ہین ۞
فائدہ اب جاننا چاہیے کہ اللہ کی نیاز دینی یہ کہ اس کی راہ مین جنکو دلوا دے انکو

وہینا اس کا فائدہ اس کو نہین پہنچتا اس کی حکم برداری ہے اور چیز سے فقیر کو
فائدہ اور ثواب سے فائدہ دینے والے کو پھر جو کسی بزرگ کے واسطے کچھ دے
اگر اسی وضع پر دے تو شرک ہے جس پر اللہ نے الزام دیا مگر اس بزرگ کو اپنی جگہہ
ٹھیرا دے کہ اس کی طرف سے اللہ کی راہ مین جنکو کہا ان کو دے تو حکم برداری اللہ
کی اور چیز فقیر کو اور ثواب اس شخص کے بدلے اس بزرگ کو یا اس کو فقیر کی جگہہ ٹھیرا وے
کہ چیز اس کی کر دے پھر اس کی چیز لوگون کے کام آئی تو اس کو ثواب ہوا یہ صورت
شکوک ہے پہلی صورت بیشک ہے وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلَ
اَوْلَادِهِمْ شُرَكَاؤُهُمْ اور اسی طرح آرائش دی ہے واسطے
بتون کے مشرکون سے قتل کرنے اولاد انکے کے شریکون انکے نے لِيُرْدُوهُمْ
وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ تا یہ کہ
ہلاک کرین ان کو اور اس واسطے کہ پوشیدہ کرین اوپر ان کے دین ان کے کو اور
اگر چاہتا اللہ نکرتے مشرک قتل اولاد کو پس چھوڑ دے تو اے محمد صلے اللہ علیہ و آلہ
وسلم ان کو اور اس چیز کو کہ جھوٹھ بولتے ہین وَقَالُوا هَٰذِهِ أَنْعَامٌ وَحَرْثٌ حِجْرٌ لَّا يَطْعَمُهَا
إِلَّا مَن نَّشَاءُ بِزَعْمِهِمْ ۔ اور کہا مشرکون نے کہ یہ حصہ بتون کا
چار پائے اور کھیتی حرام ہے کہ کھا دے اس کو مگر جو کوئی کہ چاہین ہم یعنی خادم بتخانہ
کے ساتھ گمان اپنے کے وَأَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُورُهَا وَأَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُونَ اسْمَ
اللَّهِ عَلَيْهَا افْتِرَاءً عَلَيْهِ سَيَجْزِيهِم بِمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝ اور کہا مشرکون نے کہ یہ چار پائے
ہین کہ حرام کئے گئے ہین پیٹھین ان کے واسطے بوجھ کے اور سواری کے
اور چار پائے ہین قربانی بتون کی کہ نہین ذکر کرتے ہین نام اللہ کا اوپر ذبح کرنے
انکے کے واسطے جھوٹھ جوڑنے کے اوپر اللہ کے جلدی بدلہ دے گا اللہ انکو
ساتھ اس چیز کے کہ جھوٹھ جوڑتے ہین وَقَالُوا مَا فِي بُطُونِ هَٰذِهِ الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ
لِّذُكُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلَىٰ أَزْوَاجِنَا اور کہا مشرکون نے کہ جو چیز بیچ پیٹون
ان چار پایون کے ہے یعنی بچے خالص اور حلال ہے واسطے مردون ہمارے کے
اور حرام کیا گیا ہے اوپر عورتون ہماری کے اگر جیتا نکلے وَإِن يَكُن مَّيْتَةً فَهُمْ فِيهِ
شُرَكَاءُ سَيَجْزِيهِمْ وَصْفَهُمْ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ۝ اور اگر بچہ پیٹ کا ہو تا

مردہ پس وہ بیچ اُس کے شریک ہوتے مرد اور عورت دونون کہاتے قریب ہے کہ بدلہ دیگا اللہ اُن کو صفت کرنے اُن کے کا تحقیق اللہ باحکمت جاننے والا ہے

فائدہ ایک یہ مسئلہ بھی بنایا تہا کہ جانور ذبح کیا اُسکے پیٹ مین سے بچہ نکلا اگر زندہ نکلے تو مرد کھاوین اور عورتین نہ کھاوین اور مردہ نکلے تو سب کھاوین بے سند مسئلہ بنایا سخت گناہ ہے اِس پر اُن کو الزام دیا ہمارے دین مین مرد اور عورت کا کچھہ فرق نہین اگر زندہ نکلے تو ذبح کر کر حلال ہے بغیر ذبح مردار اور اگر مردہ نکلے اور معلوم ہو کہ جان پڑی تہی تو امام اعظم کے نزدیک حلال نہین قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ؁ تحقیق زیانکاری کی اُن لوگون نے کہ قتل کیا اولاد اپنی کو بیعقلی اور بے علمی سے بعضے عرب بیٹیون کو قتل کرتے تھے کہ بڑی ہون گی تو دہیز دینا پڑے گا اور حرام کیا اُس چیز کو کہ رزق دیا ہے اُن کو اللہ نے حلال جانورون سے واسطے جھوٹھہ جوڑنے کے اوپر اللہ کے تحقیق گمراہ ہوئے اور نہ تھے راہ پانیوالے وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ اور اللہ وہ ذات پاک ہے کہ پیدا کیا باغون انگورون کے کو چہتا کیئے گئے اور غیر چہتا کیئے گئے زمین دوز اور بعضون نے کہا ہے کہ معروشات وہ ہے کہ آدمیون نے ہاتھ سے بوا ہو اور غیر معروشات وہ ہے کہ پہاڑون مین اور جنگلون مین اُگا ہو وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ اور پیدا کیا درخت کہجور کو اور کہیتی کو کہ جدا جدا ہین میوے اُس کے اور پیدا کیا زیتون کو اور انار کو کہ مانند ایک دوسرے کے ہین پتے اُس کے اور مانند نہین ہے مزہ میوے اُس کے کا کوئی میٹھا ہے کوئی کھٹا ہے کوئی میانہ ہے كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ؁ کھاؤ تم میوے ہر ایک کے سے کچا بھی اور پکا بھی جسوقت میوہ پیدا کرے اور دو تم حق میوے کا اور کہیتی کا دن کاٹنے اُسکے کے یعنے صدقہ نہ زکوٰۃ اسواسطے کہ زکوٰۃ مدینہ مین فرض ہوئی ہے اور یہ آیت مکے مین اُتری ہے ثابت ابن قیس اصحاب تھا کہ پانسو درخت کہجور کے تہے جہاڑی سب کے کاٹے اور تصدق کیے آیت نازل ہوئی کہ ولا تسرفوا

یعنی زیادتی نکرو اور حد سے نگذرو صدقہ دینے مین تحقیق اللہ دوست نہیں رکھتا حد سے گذرنے والون کو وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۙ اور پیدا کیا اللہ نے چارپایون سے بوجھ اٹھانے والا اتنا اونٹ اور گاے کی اور پیدا کیا لائق ذبح کرنے کے مانند بکری اور دنبے کے کھاؤ تم جس چیز سے کہ رزق دیا ہے تمکو اللہ نے اور پیروی نکرو تم قدمون شیطان کے کہ حلال کو حرام کرو اور حرام کو حلال تحقیق شیطان واسطے تمہارے دشمن ظاہر ہے ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ پیدا کیا اللہ نے چارپایون سے آٹھ فردونکو کہ چار جوڑے ہین بھیڑ سے دو کو پیدا کیا نر اور مادہ اور بکری سے پیدا کیا دو کو نر اور مادہ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آیا دو نرون کو حرام کیا ہے اللہ نے یا دو مادہ کو حرام کیا ہے یا اس چیز کو شامل ہین اوپر اس کے بچہ دان دو ماداؤن کے یعنے بھیڑ اور بکری کے نَبِّئُوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ؕ خبر دو تم مجکو ساتھ علم کے اگر ہو تم سچ بولنے والے اور پیدا کیا اللہ نے اونٹ سے دو فردون کو کہ نر اور مادہ ہو اور پیدا کیا گاے سے دو فردون کو کہ نر اور مادہ ہے قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آیا دو نر حرام کئے تھے اللہ نے یا دو مادائین حرام کین تھین یا حرام کیا تھا جو چیز کہ شامل ہین اوپر اس کے بچہ دان دو ماداؤن کے یعنی اونٹنی کی اور گاے کی اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ آیا تھے تم حاضر اور موجود جس وقت کہ وصیت کی تھی اللہ نے تمکو ساتھ اس حرام کرنے کے

شان نزول سبب نزول اس آیت کا یہ تہا کہ عوف ابن مالک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حلال کیا تونے جو کچہہ کہ حرام کیا تہا باپ دادون ہمارے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے باپ دادون کی حرام کی سے حرام نہین ہوتا عوف نے کہا یہ آیت نازل ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حقتعالی نے

چارپایوں کو واسطے کہانے کے اور نفع کے پیدا کیا ہے پس تم بعضے جانوروں کو بحیرہ
اور سائبہ اور وصیلہ اور حامہ ٹہیرا کر حرام کرتے ہو اور یہ حرام کرنا تمہارا بسبب
نر کے ہے یا مادہ کے ہے یا پیٹ کے بچے کے ہے۔ عوف خاموش ہوا کہ اگر
کہتا ہوں کہ حرام کرنا بسبب نر کے ہے پس تمام نر چاہیے حرام ہووین اور کہتا ہوں کہ
بسبب مادہ کے ہے پس تمام مادائین حرام ہووین اور اگر بسبب بچہ کے ہے پس
چاہیے کہ تمام بچے حرام ہوویں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے مالک
بات کیوں نہیں کرتا ہے تو عوف نے کہا کہ تو بات کہہ میں سنونگا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت اس کی رد پر پڑھی فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ
كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ کون بڑا ظالم ہے اس کسی
کہ جوڑا دیوے اللہ کے جہوٹھ کو حرام اور حلال میں تا یہ کہ گمراہ کرے آدمیوں کو ساتھ
نادانی کے تحقیق اللہ سیدہی راہ نہیں دکہاتا ہے گروہ ظلم کرنے والوں کو مراد
عمرو بن لحی ہے کہ بنیاد اس قاعدہ کی رکہی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ میں نے اس کو دوزخ میں دیکہا ہے کہ دوزخ والے بدبو آنتوں اسکی
سے دکہ میں تہے مشرکوں نے جس وقت یہ آیت سنی کہا کہ تمام چارپائے حلال ہو گئے
پس حرام کونسا ہے آگے کی آیت نازل ہوئی کہ قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا
عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ کہہ اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کہ نہیں پاتا ہوں میں بیچ اس چیز کے کہ وحی کی جاتی ہے طرف میرے
حرام کہا گیا اوپر کہانے والے کے کہ کہاتا ہے اس کو مگر یہ کہ ہووے وہ چیز مردار یا خون
بہتا ہوا یا گوشت خوک کا پس تحقیق گوشت خوک کا پلید ہے نجس اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ
بِهٖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؀ یا ذبح کیا گیا ہو
از روے فسق کے کہ آواز کی گئی ہو وقت ذبح اسکی کے واسطے سواے اللہ کے
یعنی واسطے بتوں کے ذبح کیا گیا ہووے پس جو کوئی بیقرار ہووے طرف کہانے
ان چیزوں کے نہ ظلم کرنے والا ہو اور نہ حد سے گذرنے والا ہو کہانے میں حرام کے
پس تحقیق پروردگار تیرا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا
كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ اور اوپر ان لوگوں کے کہ یہودی ہوئے تھے حرام کیا تھا ہم نے

مال یتیم کے مگر ساتھ اُس خصلت کے کہ وہ بہتری یعنی ضائع ہونے سے نگاہ رکھو اور سوداگری سے زیادہ کرو اور آپ بھی نکھاؤ اور کسی اور کو نہ دو جبتک کہ پہنچے یتیم قوت اپنی کو یعنی بالغ ہووے اور پورا کرو تم پیمانے کو اور ترازو کو ساتھ عدل اور برابر ہونیکے پیچھے نزول ہونے اس آیت کے اصحابون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم قادر نہین ہین کہ تولنے ترازو کے بیچ دو پلڑے برابر ہووین کہ ایک بال برابر جھکے نہین آگے کی آیت نازل ہوئی کہ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا کہ نہین تکلیف دیتے ہین ہم کسی آدمی کو مگر موافق طاقت اُسکے کی یعنی اگر تولنے اور ناپنے مین بے قصد تقصیر ہو جاوے اور عزیمت اُس کے عدل کی ہو معاف کرینگے ہم اور جبوقت بات کہو تم حکومت مین یا گواہی مین پس سچ کہو تم اگرچہ گواہی دیا گیا صاحب ناتے کا ہووے رعایت ناتے کی نکرو اور ساتھ قول اللہ کے وفا کرو ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ یہ تین امر اور ایک نہی وصیت کی اللہ نے تمکو ساتھ اُس کے شاید کہ تم نصیحت پکڑو وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ اور تحقیق یہ راہ میری ہے سیدھی بہشت کو پس پیروی کرو تم اُس کی اور پیروی نکرو تم اور راہوں کی پس جدا کرینگے وہ راہین تمکو راہ اللہ کی سے یہ احکام تمکو وصیت کی ہے اللہ نے ساتھ اُس کے شاید کہ تم پرہیز کرو گمراہی سے عبد اللہ بن مسعود سے نقل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واسطے ہمارے ایک لکیر سیدھی کھینچی اور فرمایا کہ یہ لکیر راہ اللہ کی ہے اور داہین اور باہین اُس کی لکیرین کھینچین اور فرمایا کہ یہ راہین ہین کہ اوپر ہر راہ کے ایک شیطان موکل ہے کہ بلاتا ہے اپنی طرف ثُمَّ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِیْۤ اَحْسَنَ پس دی ہمنے موسی کو توریت واسطے تمام کرنے نعمت کے اوپر اُس کسی کے کہ نیک کرے عمل کو وَتَفْصِیْلًا لِّكُلِّ شَیْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ یُؤْمِنُوْنَ اور واسطے بیان کرنے ہر چیز کے دین سے اور ہدایت اور بخشش یعنی شاید کہ بنی اسرائیل ساتھ ملاقات پروردگار اپنے کے ایمان لاوین

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ
اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ۝
اور یہ قرآن کتاب ہے کہ نیچے بھیجا ہم نے اس کو بابرکت پس پیروی کرو تم اسکی
اور ڈرو تم مخالفت اسکی سے شاید کہ تم رحم کیے جاؤ تا یہ کہو تم کہ سوا اسکے اس کے
نہیں ہے کہ نیچے بھیجی گئی تھی کتاب اوپر دو گروہوں کے آگے ہمسے کہ یہود اور
نصاری تھے اور تحقیق تھے ہم پڑھنے ان کے سے البتہ بیخبر کہ ہماری زبان کی نہ تھی
اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ یا کہو تم کہ اگر تحقیق آتارے جاتے اوپر ہمارے کتاب البتہ ہوتے ہم
بہت راہ پانے والے ان سے پس تحقیق آئین تمکو حجتیں روشن پروردگار تمہارے کی
طرف سے اور ہدایت اور بخشش فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ
عَنْهَا سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا
يَصْدِفُوْنَ ۝ پس کون بڑا ظالم ہے اس کسی سے جھٹلایا آیتوں اللہ کی کو ۔ اور
روگردانی کی ان سے قریب ہے کہ بدلہ دیں گے ہم ان کو کہ روگردانی کرتے ہیں
آیتوں ہماری سے برا عذاب بسبب اس چیز کے کہ روگردانی کرتے تھے هَلْ يَنْظُرُوْنَ
اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ۝
نہیں انتظار کرتے ہیں کافر بعد جھٹلانے قرآن اور پیغمبر کے مگر یہ کہ آویں ان کو
فرشتے واسطے قبض ارواح کے یا فرشتے عذاب کے آدیں یا آوے حکم پروردگار
تیرے کا اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ وہ نشانیاں قیامت کی ہیں دجال کا
نکلنا اور دابۃ الارض کا اور عیسے کا نیچے آترنا اور ظہور امام مہدی کا اور یاجوج
ماجوج کا یا آوے بعضی نشانیوں پروردگار تیرے کی کہ وہ طلوع آفتاب کی
مغرب کی طرف سے يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ
تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا جس دن آویگی بعضی نشانیوں پروردگار
تیرے کی کہ طلوع آفتاب ہے مغرب سے فائدہ نکریگا کسی آدمی کو ایمان اسکا
کہ ایمان نلایا تھا آگے اس سے یا کسب نہ کیا تھا بیچ ایمان اپنے نیکی کا ۝
فائدہ حدیث میں آیا ہے کہ جس رات کہ صبح کو آفتاب مغرب سے طلوع کریگا

وہ رات لمبی ہوگی اور درازی اُس کی تہجد اور وظیفہ پڑھنے والے معلوم کرینگے
کہ جسوقت وظیفہ سے فارغ ہون گے اور انتظار صبح کا کرین گے صبح نہ نکلے گی
پہر وظیفہ شروع کرین گے جب تمام ہوگا اور نشان صبح کا ظاہر نہو گا جانین گے
کہ کچھہ اسرار آلہی ظاہر ہوگا رونا اور توبہ اور استغفار کرین گے جب تلک کہ صبح
مغرب کی طرف سے ظاہر ہوگی اور آفتاب مغرب کی طرف سے نکلے گا بے روشنی
تمام خلق دیکہے گی ایمان بیقرار یکا ہوجاوے گا اور قبول نہو گا اور دروازی
توبہ کے بند ہون گے اور یہ احوال جب ہوگا کہ ایک سو بیس برس قیامت کے رہین گے
قُلِ انْتَظِرُوٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ٥ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ انتظار کرو تم
ان نشانیون کی تحقیق ہم بہی انتظار کرنے والے ہین کہ برا احوال کس کا ہوگا ہمارا یا
تمہارا اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَكَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى
اللّٰهِ ثُمَّ یُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ تحقیق جن لوگون نے کہ پراگندہ کیا دین اپنے کو
اور ہوگئے گروہ گروہ نہین ہے تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن سے بیچ
کسی چیز کے یعنی تو اُن سے بیزار ہے سوائے اِس کے نہین ہے کہ حکم اُن کا طرف
اللہ کے ہے پس خبر دیگا اللہ اُن کو ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے تھے مَنْ جَآءَ
بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ
جو کوئی لاتا ہے ایک نیکی کو پس واسطے اُسکے دس نیکیان ہین اور جو کوئی لاتا ہے ایک
بدی کو پس بدلہ نہ دیا جاوے گا مگر مانند اُس کے اور وہ ظلم نکیئے جاوین گے۔
قُلْ اِنَّنِیْ هَدٰىنِیْ رَبِّیْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا
وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ٥ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحقیق ہدایت
کی ہے مجکو پروردگار میرے نے طرف راہ سیدہی کے کہ دین قائم ہے ملت
ابراہیم کی درحالانکہ رغبت کرنے والا تھا ابراہیم تمام دینون سے طرف دین
حق کے اور نہ تھا ابراہیم شرک کرنے والون سے قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَ
مَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ٥ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تحقیق نماز میری اور
قربانی میری اور حج میرا اور جینا اور مرنا میرا واسطے اللہ کے ہے کہ پروردگار جہان والونکا ہے
لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ٥ نہین ہے کوئی شریک

واسطے اُس کے اور ساتھ اسی بات کے حکم کیا گیا ہوں میں اور میں پہلا مسلمانوں کا ہوں اسواسطے کہ اسلام پیغمبر کا سب سے اول ہے قُلْ أَغَيْرَ اللَّهِ أَبْغِي رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا عَلَيْهَا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آیا سوائے اللہ کے ڈہونڈہوں میں کسی اور خدا کو اور حالانکہ وہی پروردگار سب چیز کا ہے اور نہیں کسب کرتا ہے کوئی آدمی گناہوں کا مگر اوپر اُسی کے ہے عذاب اُس کا اور نہ اٹھاوے گا کوئی اُٹھانے والا بوجھ دوسرے کا ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُم مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۝ پس طرف پروردگار تمہارے کے رجوع کرنا تمہارا ہے پس خبر دیوے گا تمکو ساتھ اُس چیز کے کہ بیچ اُس کے اختلاف کرتے تھے تم مقدمہ دین کے سے وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ اور اللہ وہ ذات پاک ہے کہ مقرر کیا ہے تمکو خلیفے زمین کے اور بلند کیا ہے بعضے تمہارے کو اوپر بعضوں کے ازروئے درجوں کے یعنے بعضوں کو بزرگ اور توانگر کیا ہے تا یہ کہ آزماوے اللہ تمکو بیچ اُس چیز کے کہ دی ہے تمکو مال اور جاہ سے تحقیق پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلد عذاب کرنے والا ہے ناشکروں کو اور بیصبروں کو اور تحقیق وہی البتہ بخشنے والا ہے مہربان شکر اور صبر کرنے والوں کو ۔

نصف ع ۱۱ ۳

سُورَةُ الْأَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وَهِيَ مِائَتَانِ وَسِتُّ آيَاتٍ

الٓمٓصٓ ۝ كِتَابٌ أُنزِلَ إِلَيْكَ فَلَا يَكُن فِي صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ یہ حروف نام قرآن کا ہے یا نام اس سورۃ کا ہے یا ہر حروف اشارت ہے طرف اسم الٰہی کے الف سے مراد اللہ ہے اور لام سے لطیف اور میم سے ملک اور صاد سے صبور یا معنی یہ ہیں کہ میں اللہ ہوں دانا تر کہ جدا کرتا ہوں حق کو باطل سے یہ قرآن کتاب ہے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بھیجی گئی ہے طرف تیرے پس چاہیئے کہ نہووے بیچ دل تیرے کے تنگی پہنچانے اُسکے سے

بِہٖ وَذِکْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ ۝ اسواسطے کہ ڈراوے تو ساتھ قرآن کے اور
نصیحت ہے واسطے ایمان لانے والون کے اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَلَا
تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِیَآءَ قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ ۝ پیروی کرو تم اس چیز کی کہ نیچے
اتاری گئی ہے طرف تمہارے پروردگار تمہارے سے اور پیروی نکرو تم سوائے
قرآن کے دوستون کو کہ بتان ہین تہوڑی نصیحت پکڑتے ہو تم وَکَمْ مِّنْ قَرْیَۃٍ اَھْلَکْنٰھَا
فَجَآءَھَا بَاْسُنَا بَیَاتًا اَوْ ھُمْ قَآئِلُوْنَ اور بہت شہرون سے ہین کہ ہلاک
کیا ہمنے ان کو پس آیا اس شہر والون کو عذاب ہمارا رات کو مانند قوم لوط کی یا ان کو
آیا عذاب کہ وہ دوپہر کو سونے والے تھے مانند قوم حضرت شعیب کی فَمَا کَانَ
دَعْوٰھُمْ اِذْ جَآءَھُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا کُنَّا ظٰلِمِیْنَ ۝ پس نہ تہے دعا کرنے
ان کی جسوقت کہ آیا ان کو عذاب ہمارا مگر یہ کہ کہا تحقیق ہین تھے ظلم کرنے والے اوپر
ذاتون اپنی کے کہ پیغمبرون کو جھٹلایا تھا ہمنے اقرار کرین گے ساتھ گناہ اپنے کے اور
حالانکہ اقرار سبب خلاصی کا نہوگا عذاب سے فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِیْنَ اُرْسِلَ اِلَیْھِمْ وَلَنَسْئَلَنَّ
الْمُرْسَلِیْنَ ۝ پس البتہ پوچھین گے ہم روز قیامت کے ان
لوگون کو کہ بھیجے گئے تہے پیغمبر طرف ان کی کہ کیا قبول کیا تمنے ان کو اور البتہ
پوچھین گے ہم پیغمبرون کو کہ کیا فرمانبرداری کیئے گئے تم فَلَنَقُصَّنَّ عَلَیْھِمْ بِعِلْمٍ
وَّمَا کُنَّا غَآئِبِیْنَ پس البتہ بیان کرین گے ہم اوپر پیغمبرون کے اور امتون کے
ساتھ علم کے اور نہ تھے ہم غائب ہونے والے بیخبر احوال خلق کے سے
وَالْوَزْنُ یَوْمَئِذِ ﹰالْحَقُّ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُہٗ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اور تولنا
عملون کا روز قیامت کے سچ ہے یعنے تولنا صحیفون اعمال کا ✦ **ابن عباس**
نے کہا ہے کہ درازی ڈنڈی ترازو کی پچاس ہزار برس کی راہ کی ہے اور
دو پلڑے ہین ایک نور کا ہے اور ایک تاریکی کا ہے نور کے پلڑے مین
نیکیان دہری جاوین گی اور تاریکی کے پلڑے مین بدیان ۔ پس جو کوئی کہ بھاری
ہوگا پلڑا نیکیون اس کی کا اور بھاری ہونے کا نشان یہ ہے کہ اوپر کو جاویگا پس
وہ گروہ وہی نجات پانے والے ہین وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُہٗ فَاُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا
اَنْفُسَھُمْ بِمَا کَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَظْلِمُوْنَ ۝ اور جو کوئی کہ ہلکی ہون گی نیکیان اس کی اور

نشان ہلکا ہونے کا یہ ہے کہ نیچے کو آوے گا پلڑا کہ دوزخ نیچے ہیں اور بہشتیں اوپر ہیں پس وہ گروہ وہ کو ہیں کہ زیان کیا انہوں نے ذاتون اپنی کو ساتھ اس چیز کے کہ ساتھ آیتوں ہماری کی ظلم کرتے تھے یعنی جھٹلاتے تھے ✣

فائدہ ہر شخص کے عمل لکھے جاتے ہیں موافق وزن کے وہی کام ہے کہ صدق سے اور محبت سے موافق حکم کیا اور برمحل کیا تو اس کا وزن بڑھ گیا اور دکھاوے کو یا رسم کو کیا یا موافق حکم نہ کیا یا ٹھکانے پر نہ کیا تو وزن گھٹ گیا آخرت میں وہ کاغذ تولیں گے جس کے نیک کام بھاری ہوئے تو برے کام بخشے گئے اور ہلکے ہوئے تو پکڑا گیا وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝ اور البتہ تحقیق مکان دیا ہمنے تمکو اے آدمیو بیچ زمین کے اور مقرر کیا ہمنے واسطے تمہارے بیچ زمین کے سبب زندگی کا کہ کسب ہے اور سوداگری ہے تھوڑا شکر کرتے ہو تم نعمتوں کا وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہمنے تمکو نطفہ سے پس صورتین بنائین ہمنے تمہاری پس حکم کیا ہمنے فرشتوں کو سجدہ تعظیم کا کرو تم آدم کو پس سجدہ کیا تمام فرشتوں نے مگر شیطان نے کہ نہ تھا سجدہ کرنے والوں سے قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ کہا اللہ نے شیطان سے کہ کس چیز نے منع کیا تجکو کہ سجدہ نکرے تو آدم کو جس وقت حکم کیا میں نے تجکو کہ سجدہ کر کہا شیطان نے کہ میں بہتر ہوں آدم سے پیدا کیا ہے تو نے مجکو آگ سے کہ جوہر لطیف علوی نورانی ہے اور پیدا کیا ہے تو نے آدم کو کیچڑ سیاہ سے کہ کثیف تاریک ہے ✣

فائدہ شیطان نے مغالطہ کہا یا کہ قیاس کیا بہتری آگ کا خاک سے اسواسطے کہ آگ خیانت کرنے والی ہے کہ جو چیز ڈالیں نیست و نابود کر دیتی ہے اور خاک امانت دار ہے اور آگ متکبر ہے اور خاک متواضع ہے اور خاک نقش پذیر ہے اور آگ نقش سوز ہے قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝ کہا اللہ نے شیطان کو کہ پس نیچے اتر تو آسمان سے یا بہشت سے یا درجہ بلند سے پس لائق نہیں ہے تجکو یہ کہ سرکشی کرے تو

ع ۱۰

بیچ بہشت کے پس باہر نکل تو تحقیق تو ذلیل اور خوار ہونے والون سے ہے * قَالَ اَنْظِرْنِیْٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ○ کہا شیطان نے کہ فرصت دے تو مجکو تا جس دن کہ اٹھائے جاوین قبرون سے اور نفخ صور ہووے جب تک موت نہ دے تو مجکو کہا اللہ نے کہ تحقیق تو فرصت دیئے گیون سے ہے بیچ لوح محفوظ کے یعنے تو ارادہ گمراہ کرنے آدمیون کا رکھتا ہے پس جبتک آدمی جیتے رہین گے تو بھی جیتا رہے گا قَالَ فَبِمَآ اَغْوَیْتَنِیْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِیْمَ کہا شیطان نے کہ پس قسم ہے بہکانے تیرے کے مجکو البتہ بیٹھون گا مین واسطے بہکانے آدمیون کے راہ تیرے پر کہ سیدھی ہے یعنی اسلام سے ان کو باز رکھون گا ثُمَّ لَاٰتِیَنَّهُمْ مِّنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَیْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِیْنَ پس البتہ آؤن گا مین آگے آدمیون کے سے کہ قیامت اور بہشت اور دوزخ کو بھلا دون گا اور پیچھے انکے سے آؤن گا کہ دنیا کو اُن کی آنکھون مین آرائش دون گا اور داہنے اُن کے سے آؤنگا کہ نیکیون سے غرور مین ڈالون گا اور بائین اُن کے سے آؤنگا کہ برائیان اُن کی دل مین شیرین کرون گا اور نپاوے گا تو اے خدا بہت آدمیون کے کو شکر کرنے والے قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِیْنَ کہا اللہ نے کہ باہر نکل تو بہشت سے یا اسمان سے عیب کیا گیا رحمت سے قسم ہے البتہ جو کوئی تابعداری تیری کریگا آدمیون مین سے قسم ہے کہ البتہ بھرین گے ہم دوزخ کو تم سب سے * وَیٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَیْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اور کہا ہمنے بعد نکلنے شیطان کے بہشت سے آدم کو کہ اے آدم قرار پکڑ اور ساکن ہو تو اور جورو تیری کہ حوا ہے بہشت مین پس کھاؤ تم دونون جس مکان سے کہ چاہو تم میوے اور نعمتین بہشت کی اور نزدیک نجاؤ تم اس درخت کے کہ گیہون ہے یا انگور ہے یا لہسن ہے اگر نزدیک جاؤ گے تم پس ہو جاؤ گے تم دونون ظلم کرنے والون سے فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّیْطٰنُ لِیُبْدِیَ لَهُمَا مَا وٗرِیَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا پس وسواس دلایا آدم اور حوا کو

شیطان نے تا یہ کہ ظاہر کر دیوے واسطے اُن کے جو چیز کہ چھپائی گئی تھی اُن دونون سے
ستر اُنکے سے بہشت والون نے ستر اُن کا نہ دیکھا تھا اور آپس مین ایک دوسرے
نے بھی نہ دیکھا تھا شیطان نے جانا کہ گناہ کئے سے لباس اُن کا چھنے گا پس چاہا کہ
گناہ مین ڈالے کہ لباس اُن کا دور ہووے اور کھلنے ستر کے سے فرشتون مین
رسوا ہووین سانپ اور مور کی مدد سے بہشت مین آیا وَقَالَ مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا
عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ اور کہا کہ نہیں
منع کیا ہے تمکو پروردگار تمہارے نے کھانے اس درخت کے سے مگر اسواسطے
کہ نہو جاؤ تم فرشتے نیک صورت بے پرواہ غذا سے یا نہو جاؤ تم دونون ہمیشہ
رہنے والون سے بہشت مین کہ موت نہ آوے تمکو حضرت آدم نے کھانے مین
درخت کے تامل کیا شیطان نے اور تدبیر کی وَقَاسَمَهُمَا إِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ
فَدَلّٰهُمَا بِغُرُوْرٍ اور قسم کھائی اور قسم دلائی دونون کو کہ تحقیق مین واسطے
تم دونون کے البتہ خیر خواہی کرنے والون سے ہون اور شفقت سے کہتا ہون
مین کہ اس درخت سے کھالو تم کہ ہمیشہ جیو اور مرو نہین تم آدم نے جانا کہ خدا
کی قسم کوئی جھوٹھ نہین کھاتا ہے فریب مین آگئے پس نیچے گرایا دونون کو شیطان
نے ساتھ بہکانے کے فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ
عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ پس جس وقت چکھا دونون نے میوہ درخت منع کئے گئے کا
ظاہر ہوگیا اور کھل گیا واسطے دونون کے ستر دونون کا کہ پوشاک بہشت کی
دونون کے بدن سے گر پڑی ستر ظاہر ہوا شرمندہ ہوئے اور شروع کیا
دونون نے کہ چپکاتے تھے اوپر اپنے پتون بہشت کے سے مشہور یہ ہے کہ انجیر
کے پتے جوڑ کر ستر اپنا ڈھانکا دونون نے اور چارون طرف بھاگتے تھے
شرمندگی سے وَنَادٰهُمَا رَبُّهُمَا أَلَمْ أَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَأَقُلْ لَّكُمَا
إِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ اور پکارا دونون کو پروردگار اُن کے نے کہ آیا منع کیا تھا
مین نے تم دونون کو کھانے اس تمہارے درخت کے سے اور نکہا تھا مین نے
تم دونون کو کہ تحقیق شیطان واسطے تم دونون کے دشمن ظاہر ہے ؞
فائدہ روایت مین ہے کہ بھاگتے وقت اللہ نے کہا کہ مجھسے بھاگتے ہو تم آدم نے کہا

کہ بلکہ مارے شرم کے جناب تیری سے بھاگتا ہوں میں قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ٥ کہا آدم اور حوا نے کہ اے پروردگار ہمارے ظلم کیا ہمنے ذاتوں اپنی کو اور اگر نہ بخشے گا تو ہمکو اور رحم نکریگا تو اوپر ہمارے البتہ ہوجاوینگے ہم زیانکاروں سے قَالَ اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ ٥ کہا اللہ نے آدم اور حوا اور مور اور سانپ اور شیطان کو کہ نیچے اترو تم سب طرف زمین کے بعضا تمہارا واسطے بعضے کے دشمن ہے اور واسطے تمہارے بیچ زمین کے قرارگاہ ہے اور فائدہ مندی ہے تا وقت قیامت تک قَالَ فِيهَا تَحْيَوْنَ وَفِيهَا تَمُوتُونَ وَمِنْهَا تُخْرَجُونَ ٥ کہا اللہ نے کہ بیچ زمین کے جیوگے تم اور بیچ اسی کے مروگے تم اور اسی سے باہر نکلوگے تم روز قیامت کے

ع ۱۵ ۹

يَا بَنِي آدَمَ قَدْ أَنزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَارِي سَوْآتِكُمْ وَرِيشًا ط اے بیٹو آدم کے تحقیق نیچے اتارا ہے ہمنے اوپر تمہارے لباس کو کہ ڈھانپتا ہے ستر تمہارے کو اور نازل کیا ہے تجمل اور آرائش کو وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرٌ اور لباس پرہیزگاری کا وہ بہتر ہے یعنے لباس تواضع کا کہ پشمینہ ہے اور موٹا کپڑا ہے وہ بہتر ہے لباس نرم اور مکلف سے کہ تکبر کرنے والے پہنتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ لباس پرہیزگاری کا زرہ اور ہلتہ ہے کہ لڑائی میں زخم نہ لگے اور یا لباس پرہیزگاری کا بندگی ہے کہ عیب آدمی کے پوشیدہ ہوتے ہیں یا پاکدامنی اور حیا اور خوف الہی ہے ذَٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ یہ لباس کا نازل کرنا نشانیوں فضل اور رحمت اللہ کی سے ہے کہ آدمیوں کا ستر ڈھکے اور محتاج پتے چپکانے کے نہووین مانند آدم اور حوا کے شاید کہ آدمی نصیحت پکڑیں ❊ **فائدہ** یعنے دشمن نے جنت کے کپڑے تم سے اتروائے پھر ہمنے تمکو دنیا میں تدبیر لباس کی سکھادی اب وہی لباس پہنو جس میں پرہیزگاری ہو یعنے مرد لباس ریشمی نہ پہنے اور دامن دراز نہ رکھے اور جو منع ہوا ہے سو نہ کرے اور عورت بہت باریک نہ پہنے کہ لوگوں کو بدن نظر آوے اور اپنی زینت نہ دکھاوے ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊

ع ۱۵ ۹

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا اے بیٹو آدم کے فتنہ مین نہ ڈالے تمکو شیطان اور مکر نکرے تمسے جیسے باہر نکلوایا تھا ان باپ تمہارے کو کہ آدم اور حوا ہین بہشت سے کہ چھینلیا تھا شیطان اُن دونون سے لباس اُن دونون کا تا یہ کہ دکھا وسے اُن دونون کو ستر اُن کا اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ تحقیق شیطان دیکہتا ہے تمکو اور لشکر اسکا جہانسے کہ تم نہین دیکہتے ہو تم اُنکو کہ اُنکے بدن لطیف ہین اور تمہارے بدن کثیف ہین ایسے دشمن سے ڈرتے رہو تم تحقیق ہمنے مقرر کیا ہے شیطانون کو دوست اُن لوگون کے کہ ایمان نہین لاتے ہین واسطے جنسیت اور تناسب شیطانون کی کافرون سے وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا اور جسوقت کرتے ہین کام بے حیائی کو کہتے ہین کہ پایا ہے ہمنے اوپر اُس بیحیائی کی باپ دادون اپنے کو اور اللہ نے حکم کیا ہے ہمکو ساتھ اُس بیحیائی کے قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تحقیق اللہ نہین حکم کرتا ہے ساتھ بیحیائیون کے اور حکم کرتا ہے ساتھ نیک عملون کے آیا کہتے ہو تم اوپر اللہ کے جو چیز کہ نہین جانتے ہو تم قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ حکم کیا ہے پروردگار میرے نے ساتھ عدل کے کہ توحید ہے اور سیدہا کرو تم مونہون اپنے کو نزدیک ہر مسجد کے اور بندگی کرو تم اُس کی درحالیکہ خالص اور پاک کرنے والے ہو تم واسطے اللہ کے دین کو كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ فَرِيْقًا هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ جیسے کہ پیدا کیا ہے اللہ نے تمکو پہلی بار دوسری بار بھی پیدا کئے جاؤگے تم یا جیسے کہ پہلے پیدا کیا تمکو زمین سے دوسری بار زمین مین جاؤگے تم بعد موت کے ایک گروہ کو راہ دکہائی ہے اللہ نے اور ایک گروہ کو راہ نہین دکہائی ہے لائق ہوئے اوپر اُن کے گمراہی تحقیق پکڑا تھا اُنہون نے شیطانون کو دوست سوائے اللہ کے سے اور گمان کرتے تھے کہ تحقیق وہ

ہدایت پانے والے ہیں یٰبَنِیۤ اٰدَمَ خُذُوۡا زِیۡنَتَکُمۡ عِنۡدَ کُلِّ مَسۡجِدٍ اے بنو
آدم کے پکڑو تم آرائش اپنی کو نزدیک ہر مسجد کے + **فائدہ** روایت میں ہے
کہ بنی ثقیف اور بعضے مشرک عرب کے مرد اور عورت ننگی ہوکر طواف کعبہ کا کرتے
تھے اور بیچ ایام احرام کے دنوں میں گھی اور گوشت نکھاتے تھے اور اس بات کو
بندگی اور تعظیم جانتے تھے مسلمانوں نے کہا کہ ہم ساتھ اس تعظیم کے لائق تر ہیں
حقتعالی نے ڈرایا اور فرمایا کہ کپڑے پہن کر نزدیک مسجد کے جاؤ اور بعضوں نے
کہا ہے کہ آرائش سے مراد شانہ ریش ہے وَّکُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا وَلَا تُسۡرِفُوۡا اِنَّہٗ
لَا یُحِبُّ الۡمُسۡرِفِیۡنَ اور کہا کہ تم احرام کے دنوں میں گوشت اور چربی اور بیو تم دود
اور اور چیزیں پینے کی اور زیادتی نکرو تم اور حد سے نگذرو تحقیق اللہ دوست نہیں
رکھتا ہے زیادتی کرنے والوں کو زیادتی وہ ہے کہ بے رضامندی خدا کی میں
خرچ ہووے + **فائدہ** اپنی رونق یعنے لباس نماز میں فرض ہے مرد کو
کمر سے تا زانو ڈھانکنا اور عورت کو سارا بدن مگر لونڈے کو زانو سے نیچے اور بغل سے
اوپر کھلنا معاف ہے اور کپڑا باریک جسمیں بدن یا بال نظر آویں معتبر نہیں
اور فرمایا کہ مت اڑاؤ یعنے منع کام میں خرچ نکرو قُلۡ مَنۡ حَرَّمَ زِیۡنَۃَ اللّٰہِ
الَّتِیۡۤ اَخۡرَجَ لِعِبَادِہٖ وَالطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزۡقِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کسنے حرام کی ہے آرائش اللہ کی کہ کپڑے ہیں پاکیزہ باہر نکالے ہیں اللہ نے
قدرت اپنی سے واسطے بندوں اپنے کے کہ روئی ہے اور کتان ہے اور صوف
ہے اور ریشم ہے اور سونا اور روپا اور کس نے حرام کی ہیں پاک چیزیں رزق سے
کہ گوشت اور دودھ ہے قُلۡ ہِیَ لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا خَالِصَۃً
یَّوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ وہ نعمتیں اور آرائش واسطے
ان لوگوں کے ہیں کہ ایمان لائے ہیں بیچ زندگی دنیا کے کافر بھی ان کے طفیل
سے شریک ہیں اور خالص ہونے والے ہیں نعمتیں اور آرائش مسلمانوں کو
دن قیامت کے کَذٰلِکَ نُفَصِّلُ الۡاٰیٰتِ لِقَوۡمٍ یَّعۡلَمُوۡنَ اسی طرح بیان
کرتے ہیں ہم آیتوں کو واسطے اس گروہ کے کہ جانتے ہیں + **فائدہ** یعنے منع کام
میں خرچ نکرے باقی کھانا پینا سب روا ہے جو نعمت ہے مسلمانوں کی واسطے پیدا

ع ۱

ہوئی دنیا مین کافر بھی شریک ہو گئے آخرت مین فقط اُنہی کو ہے قُلۡ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ
الۡفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنۡهَا وَمَا بَطَنَ وَالۡاِثۡمَ وَالۡبَغۡیَ بِغَیۡرِ الۡحَقِّ وَاَنۡ تُشۡرِکُوۡا
بِاللّٰهِ مَا لَمۡ یُنَزِّلۡ بِهٖ سُلۡطٰنًا وَّاَنۡ تَقُوۡلُوۡا عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۝ کہہ اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نہین حرام کیا ہے پروردگار میرے نے مگر بڑے گناہون کو
جو چیز کہ ظاہر ہے اُن سے مانند کفر کی اور جو چیز کہ باطن ہے اُن سے مانند نفاق کی
اور حرام کیا ہے چھوٹے گناہون کو اور حرام کیا ہے ظلم اور تکبری کو ساتھ ناحق کے
اور حرام کیا ہے یہ کہ شرک کرو تم ساتھ اللہ کے اُس چیز کو کہ نہین نازل کی ہے اللہ نے
ساتھ اُس کے کوئی حجت اور حرام کیا ہے یہ کہ کہو تم اوپر اللہ کے جو کچھ کہ نجانو تم جیسے
حرام کرنا جانورون کا اور کھیتی کا اور ننگے ہو کر طواف کرنا کعبہ کا وَلِکُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ
فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمۡ لَا یَسۡتَاۡخِرُوۡنَ سَاعَةً وَّلَا یَسۡتَقۡدِمُوۡنَ ۝ اور واسطے
ہر گروہ کے ایک مدت ہے زندگی کے یا واسطے ہر گروہ کے ایک مدت ہے
وعدہ عذاب کے پس جس وقت کہ آتی ہے مدت اُن کی نہ پیچھے ہوتے ہین اُس
مدت سے ایک لحظہ اور نہ آگے ہوتے ہین اُس کے سے ایک ساعت یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ
اِمَّا یَاۡتِیَنَّکُمۡ رُسُلٌ مِّنۡکُمۡ یَقُصُّوۡنَ عَلَیۡکُمۡ اٰیٰتِیۡ فَمَنِ اتَّقٰی وَاَصۡلَحَ فَلَا خَوۡفٌ
عَلَیۡهِمۡ وَلَا هُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ۝ اے بیٹو آدم کے اگر آوین تمہارے پاس
پیغمبر تم مین سے کہ پڑھین اوپر تمہارے آیتون میری کو پس جو کوئی کہ پرہیز کرے گا
شرک اور جھوٹھ سے اور نیک کرے گا عملون کو پس نہین ہے کچھ ڈر اوپر اُن کے
اور نہ وہ غمگین ہون گے وَالَّذِیۡنَ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَا وَاسۡتَکۡبَرُوۡا عَنۡهَاۤ اُولٰٓئِکَ
اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ فِیۡهَا خٰلِدُوۡنَ ۝ اور جن لوگون نے کہ جھٹلایا آیتون ہماری کو اور
سرکشی کی ایمان لانے اُن کے سے وہ گروہ یار آگ دوزخ کی کی ہین وہ بیچ اُس
آگ کے ہمیشہ رہنے والے ہین فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰهِ کَذِبًا اَوۡ کَذَّبَ
بِاٰیٰتِهٖ ؕ اُولٰٓئِکَ یَنَالُهُمۡ نَصِیۡبُهُمۡ مِّنَ الۡکِتٰبِ پس کون بڑا ظالم ہے اُس کسی سے کہ
جوڑا اوپر اللہ کے جھوٹھ کو یا جھٹلایا آیتون اُس کی کو وہ گروہ پہنچے گا اُن کو حصہ
عذاب اُنکے کا لوح محفوظ سے کہ مقرر ہوا ہے حَتّٰۤی اِذَا جَآءَتۡهُمۡ رُسُلُنَا یَتَوَفَّوۡنَهُمۡ ۙ قَالُوۡۤا
اَیۡنَ مَا کُنۡتُمۡ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوۡا ضَلُّوۡا عَنَّا وَشَهِدُوۡا عَلٰۤی اَنۡفُسِهِمۡ اَنَّهُمۡ کَانُوۡا کٰفِرِیۡنَ

انہوں کا تو الکفرین جب تک کہ جب وقت آتے ہین اُن کو فرشتے ہمارے کہ عزرائیل ہے اور مددگار اُس کے ہین قبض کرتے ہین روحون اُن کی کو کہتے ہین فرشتے قبض کرتے وقت کہ کہان ہین وہ بت کہ دعا مانگتے تھے اور بندگی کرتے تھے تم اُن کی سوائے اللہ کے سے کہین گے کافر کہ غائب اور گم ہوئے وہ ہم سے اور شاہدی دین گے اوپر ذاتون اپنی کے کہ تحقیق وہ تھے کفر کرنے والے قَالَ ادْخُلُوا فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ فِي النَّارِ کہا اللہ یا فرشتے کہین گے کہ داخل ہو جاؤ تم بیچ اُن اُمتون کے کہ تحقیق گذر گئی ہین پہلے تمسے جنون اور آدمیون سے بیچ آگ دوزخ کے كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَعَنَتْ أُخْتَهَا حَتَّى إِذَا ادَّارَكُوا فِيهَا جَمِيعًا قَالَتْ أُخْرَاهُمْ لِأُولَاهُمْ ہر بار کہ داخل ہوگا دوزخ مین ایک گروہ لعنت کریگا ہم دینون اپنے کو جیسے یہودی یہودی کو لعنت کرینگے اور نصاریٰ نصاریٰ کو اور آتش پرست آتش پرست کو تا جب تک پہنچین گے دوزخ مین تمام کہین گے پچھلے اُن کے واسطے اگلون اُنکے کے رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ أَضَلُّونَا فَآتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِنَ النَّارِ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَلَٰكِنْ لَا تَعْلَمُونَ کہ اے پروردگار ہمارے اِس گروہ نے گمراہ کیا تھا ہمکو پس دے تو اُن کو عذاب دوچند آگ سے کہیگا اللہ کہ واسطے ہر ایک کے دوچند عذاب ہے ولیکن تم نہین جانتے ہو ۔ فائدہ یعنے ایک حساب سے پہلی امت کا گناہ ہے کہ پچھلون کو راہ ڈالی اور ایک طرح پچھلون کا بڑا کہ پہلون کا حال دیکھ سنکر عبرت نہ پکڑے وَقَالَتْ أُولَاهُمْ لِأُخْرَاهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ اور کہین گے پہلے اُن کے واسطے پچھلون اُن کے کی پہلون سے مراد بہکانے والے ہین اور پچھلون سے مراد بہکنے والے ہین کہین گے کہ پس نہین ہے واسطے تمہارے اوپر ہمارے کچھ بزرگی سے کہ تمکو تخفیف عذاب کی ہووے بلکہ برابر ہین دونون کفر مین اور عذاب مین کہیگا اللہ پس چکھو تم عذاب کو بسبب اُس چیز کے کہ کسب کرتے تھے تم کفر سے إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ تحقیق جن لوگون نے کہ جھٹلایا آیتون ہماری کو اور سرکشی اور غرور کیا ایمان

ع ۸ ۱۱

لانے اُن کے سے نہین کھولے جاتے واسطے اُن کے دروازے آسمان کے یعنے واسطے دعا اُن کی کے اور نزول رحمت کے یا واسطے چڑہنے اعمالون کے اور روح اُن کی کے دروازہ آسمان کا نہین کھلتا بلکہ سجین مین لیجاتے مین اور وہ ایک پتھر ہے نیچے ساتوین زمین کے دوزخ کے اوپر ڈہکا ہوا اور مومن کی روح کے واسطے دروازہ کہلتا ہے اور علیئین مین لیجاتے ہین کہ اوپر ساتوین آسمان کے ہے وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ط اور نہ داخل ہون گے جھوٹے اور تکبر کرنے والے بہشت مین جب تک کہ داخل ہووے اونٹ سوئی کے ناکے مین یہ تعلیق بالمحال ہے کہ نہ اونٹ سوئی کے ناکے مین آوے گا اور نہ کافر بہشت مین جاوین گے وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ○ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ط وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ○ اور اسی طرح بدلہ دیتے ہین ہم کافرون کو واسطے اُن کے آگ دوزخ کی سے بچھونا ہوگا کہ اوپر اُس کے بیٹھین گے اور اوپر اُن کے سے بالاپوش ہون گے آگ یعنے اوپر اور نیچے اُن کے آگ ہوگی اور اسی طرح بدلہ دیتے ہین ہم ظالمون کو وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ اور جو کوئی کہ ایمان لائے ہین نہین تکلیف دیتے ہم کسی آدمی کو مگر موافق کشادگی طاقت اُسکی کی جو ایمان لائے ہین وہ گروہ صاحب بہشت کے ہین وہ بیچ اُس کے ہمیشہ رہنے والے ہین وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ج اور باہر نکال لین گے ہم جو چیز کہ بیچ دلون بہشتیون کے ہے کینہ اور حسد سے کہ جاری ہون گے نیچے بہشتون کے سے نہرین واسطے ترو تازگی اور زیادتی لذت کی بہشت والے جو بہشت کو دیکھین گے وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ اور کہین گے کہ تمام ثنا اور تعریف واسطے اُس اللہ کے ہے کہ فضل اور کرم اپنے سے راہ دکھائی ہمکو واسطے اس بہشت کے اور نہ تھے ہم تا کہ راہ پاوین ہم اگر نہ ہدایت کرتا ہمکو اللہ اور یہ شکرانہ ہے کہ بہشتی ادا کرینگے اوپر نعمت ہدایت کے ❊ ❊ ❊

لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ وَنُودُوا أَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ البتہ تحقیق آئے تھے پیغمبر پروردگار ہمارے کی ساتھہ سچ کے کہ اُن کے سبب سے ہدایت پائی ہمنے اور پکارے جاوینگے بہشت والے کہ یہ وہ بہشت ہے کہ ورثہ دیئے گئے ہو تم اُس کو ساتھہ اُس چیز کے کہ عمل کرتے تھے تم ٭ **فائدہ** بہشت کو ورثہ اسواسطے کہا ہے کہ بخشش بے رنج ہے یا یہ کہ کافروں سے میراث لیوینگے جیسے حدیث مین آیا ہے کہ کوئی آدمی نہین ہے کافر اور مسلمان سے مگر اُس کے دو گہر ہین ایک دوزخ مین اور ایک بہشت مین پس قیامت کے روز مکان مومنون کے کہ دوزخ مین ہین کافرون کو ملین گے اور مکان کافرون کے کہ بہشت مین ہین مومنون کے ورثہ مین آوینگے ٭

فائدہ معلوم ہوا کہ نیکون کے دل مین بہی آپس مین خفگی ہوگی جنت کے قریب پہنچکر آپس مین دل صاف ہونگے تب جنت مین جاوینگے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ مین اور عثمان رضی اللہ عنہ اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما ان لوگون مین ہین اور جنت کے وارث فرمایا یعنی آدم کی میراث

وَنَادَى أَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابَ النَّارِ أَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا اور پکارینگے بہشت والے بہشت سے دوزخ والون کو کہ تحقیق پایا ہمنے جو وعدہ کیا تھا ہمکو پروردگار ہمارے نے سچ اور درست پس آیا پایا تمنے بہی جو وعدہ کیا تھا پروردگار تمہارے نے سچ اور درست قَالُوا نَعَمْ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَنْ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُمْ بِالْآخِرَةِ كَافِرُونَ کہین گے دوزخ والے کہ ہان پایا ہمنے بہی جو وعدہ کیا تھا اللہ نے پس آواز کریگا ایک آواز کرنے والا درمیان بہشتون اور دوزخیون کے اور وہ اسرافیل ہے کہ تحقیق لعنت اللہ کی ہے اوپر ظالمون کے مراد کافر ہین ایسے کہ بند کرتے ہین آدمیون کو راہ اللہ کی سے اور ڈہونڈہتے ہین اُس راہ کو ٹیڑہی کہ عیب کرتے ہین اُس کو اور وہ ساتھہ آخرت کے کفر کرنے والے ہین ٭

وقف لازم

فائدہ حق تعالیٰ نے قرآن شریف میں بے انصاف فرمایا اکثر گناہون کو
لیکن ہر گناہ پر لعنت نہین مگر ایسون پر وَبَیْنَهُمَا حِجَابٌ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ
يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمٰهُمْ ج اور درمیان بہشتیون اور دوزخیون
کے پردہ ہوگا یا دیوار ہوگی کہ باہر نہ نکل سکین اور اُسی کو اعراف کہتے ہین
بعضون نے کہا ہے کہ اعراف ایک ٹیلہ ہے مشک سفید کا اور اوپر اعراف
کے مرد ہون گے کہ پہچانین گے بہشتیون کو اور دوزخیون کو ساتھ نشانیون
اُن کی کے بہشتیون کا مُنھ سفید ہوگا اور دوزخیون کا مُنھ کالا اور اس مکان کا
نام اعراف اسواسطے ہے کہ مرد وہان کے پہچانین گے دونون فرقون کا
احوال اور وہ مرد یا پیغمبر ہون گے یا شہید ہون گے یا بہترین مومنون کے
یا فرشتے ہون گے اوپر صورت مردون کے اور ہونا اُن کا اوپر اعراف کے
واسطے بزرگی اور فضیلت کے ہوگا تماشا دونون فرقون کا دیکھ کر بہشت کو
جاوینگے **فائدہ** ابن عباس نے کہا ہے کہ اعراف بلند مکان ہے پل صراط سے
زیادہ کہ وہان امیر حمزہ اور عباس اور علی اور جعفر طیار کھڑے ہون گے دوستون
خدا کے کو پہچانین گے تازگی اور سفیدی مُنھ کی سے اور دشمنون کو سیاہی
مُنھ کے سے اور بعضون نے کہا ہے کہ اوپر اعراف کے وہ کوئی ہون گے
کہ نیکیان اور بدیان اُن کی برابر ہون گی یا وہ ہون گے کہ ایک دونون
مان اور باپ سے راضی ہوگا اور ایک ناخوش ہوگا اوپر اسی قول کے
ہونا اُن کا اُس مکان مین نقصان ثواب کا ہوگا وَنَادَوْا أَصْحٰبَ الْجَنَّةِ أَنْ
سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ اور پکارین گے اعراف والے
بہشتیون کو مبارکبادی سے کہ سلام ہے اللہ کا اوپر تمہارے کہ تم سلامتی
سے بہشت مین پہنچے اور اعراف والے ابھی بہشت کو داخل نہون گے
اور حالانکہ وہ لالچ رکھین گے کہ بہشت مین آوین ❊ **فائدہ** آخر ہی
بہشت والے صاحب اعراف کے ہون گے بعضون نے کہا ہے کہ صاحب
اعراف کے وہ کوئی ہون گے کہ نیکیان اور بدیان اُن کی برابر ہون گی
نہ بہشت کو جاوین گے اور نہ دوزخ کو پس جس وقت خلق کو سجدہ کا حکم ہوگا

اور وہ آخری تکلیف ہوگی اعراف والے بہی سجدہ کرین گے ترازو نیکیون اُن کی کے بہاری ہوجاوے گی اور بہشت مین داخل ہون گے وَإِذَا صُرِفَتْ أَبْصَارُهُمْ تِلْقَاءَ أَصْحَابِ النَّارِ قَالُوا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ اور جسوقت پہیری جاوین گی آنکہین اعراف والون کی طرف دوزخ والون کیطرف اور پہیرنے والا ایک فرشتہ ہوگا کہین گے کہ اے پروردگار ہمارے نہ گردان تو اور نہ رکہ ہمکو ساتھ قوم ظلم کرنے والے کے کہ دوزخ والے ہین یعنی ہمکو دوزخ مین نہ لیجا۔ بہشت مین لیجا وَنَادَىٰ أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ رِجَالًا يَعْرِفُونَهُم بِسِيمَاهُمْ اور پکارین گے اعراف والے مردون کو دوزخ والون سے کہ پہچانین گے اُن کو ساتھ پیشانیون اُن کی کے کہ منھ کالے ہونگے اور نیلی آنکہین اور وہ مرد سردار کافرون کے ہون گے جیسے ولید بن مغیرہ اور ابوجہل اور عاص بن وائل اور مانند اُن کی مشرکون سے کہ دنیا مین کہتے تھے کہ یہ ہرگز نہوگا کہ خدا بلال اور عمار اور صہیب کو بہشت مین لیجاوے اور ہمکو دوزخ مین اور قسمین کہاتے تھے کہ غلامون کو اور چرواہون کو اوپر ہمارے بزرگی نہوگی قَالُوا مَا أَغْنَىٰ عَنكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ کہین گے اُن کو اعراف والے کہ تم عذاب مین ہو دور نکیا تمسے عذاب کو مال جمع کرنے تمہارے نے اور جو چیز کہ سرکشی کرتے تھے تم اُس نے بہی عذاب کو دور نکیا پہر اشارہ کرین گے اعراف والے طرف بلال اور صہیب اور سلمان کے اور کافرون سے کہین گے کہ أَهَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللَّهُ بِرَحْمَةٍ ۚ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَا أَنتُمْ تَحْزَنُونَ آیا یہ وہ گروہ ہے کہ دنیا مین قسم کہاتے تھے ہم کہ نہ پہنچاوے گا اُن کو اللہ رحمت اپنی اور حالانکہ وہ رحمت سے بہشت مین ہین جسوقت اعراف والے فارغ ہون گے ان باتون سے اللہ اُن کو فرماویگا کہ داخل ہوجاؤ تم بہشت مین کہ نہ ڈر ہے اوپر تمہارے اور نہ تم غمگین ہوگے ✦

فائدہ ابن عباس نے کہا ہے کہ جسوقت اعراف والے بہشت مین آوینگے دوزخیون کو امید ہوگی بعد ناامید ہونے کے اور کہین گے کہ یا اللہ ہمارے

تا کہ تم دار بہشت میں رہیں حکم دے تو ہمکو کہ ان سے بات کریں ہم حقتعالی حکم دے گا
کہ بہشتی دوزخیون کو دیکھیں بہشتی دوزخیون کو نہ پہچانیں گے کہ صورتیں ان کی
جلنے سے متغیر ہو جاوینگے دوزخی بہشتیون کو پہچانیں گے اور نام لیکر پکارینگے
اور ان سے کہانا اور پینا بہشت کا مانگیں گے جیسے فرمایا ہے حق تعالے نے
وَنَادَىٰ أَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ
اور پکارینگے دوزخ والے بہشت والون کو یہ کہ ڈالو تم اوپر ہمارے پانی
بہشت سے یا اس چیز سے جو تم ہمکو رزق دیا ہے تمکو اللہ نے میوون بہشت
کے سے قَالُوا إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكَافِرِينَ الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَهْوًا وَلَعِبًا وَ
غَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا کہیں گے بہشتی جواب میں دوزخیون سے کہ تحقیق اللہ نے
حرام کیا ہے کہانا اور پینا بہشت کا اوپر کافرون کے وہ کافر کہ پکڑا ہے دین
اپنے کو مشغولی اور کہیل اسواسطے کہ کافر اپنے عید کے دن آس پاس کعبہ کے
آن کر تالیان بجاتے تھے اور کہیلتے تھے اور پھسلا دیا ان کو زندگی دنیا کی نے
اور درازی مہلت کی نے کہ خدا کو بھول گئے اور سمجھا کہ دنیا میں کار رہے غدار رہے
فَالْيَوْمَ نَنْسَاهُمْ كَمَا نَسُوا لِقَاءَ يَوْمِهِمْ هَٰذَا وَمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ
پس آج کے دن کہ قیامت ہی بھول جاوینگے ہم ان کو آگ میں دوزخ کے
جیسے کہ وہ بھول گئے تھے دیدار دن اپنے کا یہ جو دن ہے اور جیسے کہ ساتھ
آیتون ہماری کے انکار کرتے تھے وَلَقَدْ جِئْنَاهُمْ بِكِتَابٍ فَصَّلْنَاهُ عَلَىٰ عِلْمٍ
اور البتہ تحقیق لائے ہیں ہم ان کے پاس کتاب کہ بیان کیا ہے ہمنے اس کو او
علم کے هُدًى وَرَحْمَةً لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا تَأْوِيلَهُ راه
دکھاتا اور رحمت ہے واسطے اس گروہ کے کہ ایمان لاتے ہیں نہیں انتظار
کرتے ہیں کافر مگر بیان کتاب کے کو کہ وعدہ عذاب اور ثواب کا اس میں
سچ ہے یا جھوٹ ہے يَوْمَ يَأْتِي تَأْوِيلُهُ يَقُولُ الَّذِينَ نَسُوهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَاءَتْ
رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ فَهَلْ لَنَا مِنْ شُفَعَاءَ فَيَشْفَعُوا لَنَا جس دن کہ آویگا بیان
کتاب کا اور ظاہر ہوگا نشان وعدہ وعید کا کہیں گے وہ کوئی کہ بھول گئے
تھے کتاب کو دنیا میں کہ تحقیق آئے تھے پیغمبر پروردگار ہمارے کے ساتھ سچ

اور جھٹلاتا ہمارا غلط تھا پس آیا ہیں واسطے ہمارے شفاعت کرنے والے پس شفاعت کریں ہماری آج کے دن اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ قَدْ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ یا پھیرے جاویں ہم دنیا میں پس کریں ہم سوائے اس عمل کے کہ کرتے تھے ہم پہلے یعنی سچ مانیں ہم تحقیق زیان کیا کافروں نے ذاتوں اپنی کو کہ عمر بت پرستی میں کھوئی اور گم ہو جاوے گی ان سے وہ چیز کہ جھوٹھ جوڑتے تھے کہ شفاعت کریں گے إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ تحقیق پروردگار تمہارا اللہ وہ ذات پاک ہے کہ پیدا کیا ہے آسمانوں اور زمین کو مدت چھ دن کی میں دنوں دنیا کی سے اس واسطے کہ پہلے پیدا کرنے زمین آسمان کے سے دن مقرر نہ تھا کہ طلوع آفتاب سے غروب تک ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد آخرت کے دن ہیں کہ ہر دن ہزار برس کا ہے اور پہلا قول صحیح ہے ؞

فائدہ مدت چھ دن کی میں آسمان اور زمین کو پیدا کرنا فکر اور تامل سے باوجود قدرت کن سے پیدا کرنیکے دلیل ہے اوپر اختیار قادر مختار کے اور ردّ ہی اوپر قول حکما کے کہ حقتعالیٰ فاعل مختار نہیں ہے عالم خدا سے بے اختیار پیدا ہو گیا ہے اور اشارہ ہے اوپر رعایت تامل اور فکر کے کہ جلدی کام شیطان کا ہے ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ پس غالب ہوا اوپر پیدا کرنے عرش کے یا سیدھا ہوا اوپر عرش کے کہ حکمرانی شروع کی یہودی کہتے ہیں کہ سیدھا لیٹ گیا ماندگی سے اوپر عرش کے یہ مسئلہ متشابہات سے ہے کہ ایمان لانا چاہیئے اور کھوج نہ نکالے کہ کیونکر سیدھا ہوا اوپر عرش کے يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ ؕ چھپاتا ہے اللہ روشنی اُن کی کو اندھیری رات کے سے اور چھپاتا ہے اندھیری رات کی کو روشنی دن کی سے ڈھونڈ لیتا ہے دن رات کو اور رات دن کو جلدی یعنی ایک کے پیچھے ایک آتا ہے اور سورج اور چاند اور ستاروں کو کہ تابعدار کئے گئے ہیں ساتھ حکم اللہ کے أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ ۗ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ خبردار ہو کر جانو کہ واسطے اُسی کے ہے پیدا کرنا اور حکم جاری یا خلق سے مراد عالم اجسام ہے

ع ۱۲ ۶

اور امر سے مراد عالم ارواح ہے یعنی بابرکت اور بڑا خدا ہونے مین ہے اللہ
پروردگار جہان والون کا اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ
الْمُعْتَدِيْنَ دعا مانگو تم پروردگار اپنے سے روکر اور پوشیدہ یعنی ظاہر اور
باطن روکر نشان محتاجگی کا ہے اور پوشیدہ دعا کرنا نشان اخلاص کا ہے
اور بخالص کرنے والا نا امید نہین ہوتا ہے تحقیق اللہ دوست نہین رکھتا ہے
زیادتی کرنیوالونکو دعا مین اور زیادتی دعا مین یہ ہے کہ دعا بد کرے کسی کے حق مین کہ لایق
دعاء بد کے نہو یا دعا مین شور اور فریاد کرے یا ایسی چیز جو برا ہے مانگے یا ان کے لایق نہو جیسے
مرتبہ پیغمبرونکا مانگے کہ مجھکو پیغمبر کر دے یا مجھکو آسمان کے اوپر چڑھا دے وَلَا تُفْسِدُوْا فِي
الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۭ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ
مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اور فساد نکرو تم بیچ زمین کے کفر اور ظلم سے پیچھے اصلاح ہونے
اسکی کے عدل اور ایمان سے اور دعا مانگو تم اللہ سے از روئے ڈر اور امید
کے یعنی ڈر قبول نہونیکے سے اور لالچ قبول ہونے کے سے تحقیق رحمت اللہ کی
نزدیک ہے نیکی کرنے والون سے کہ نیک عمل کرتے ہین ۝ فائدہ سنوار دے
پیچھے مت ڈالو زمین مین خرابی نہ بگاڑو یعنے اسلام مین رسوم کفر کی نہ داخل کرو اور پکارو
ڈر اور لالچ سے یعنے اللہ پر دلیر بھی مت ہو اور نا امید بھی مت ہو وَهُوَ الَّذِيْ
يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۭ حَتّٰٓي اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا اور اللہ
ذات پاک ہے کہ بھیجتا ہے باؤون چار طرف کے کو خوشخبری دینے والیان آگے
مینہ کے یہانتک جسوقت کہ اٹھاتی ہین باؤین بادلون بھاری کو پانی سے
فائدہ علمانے کہا ہے کہ کوئی بوند اوپر زمین کے نہین گرتی ہے مگر چار
باؤین عمل کرتے ہین پروا باؤ بادلون کو زمین سے اٹھاتی ہے اور شمالی
باؤ بادلون کو جمع کرتی ہے اور جنوبی بوندین برسانی مین لاتی ہے اور پچھوا بعد
برسنے کے بادلون کو متفرق کرتی ہے سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَاۗءَ
فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۭ ہانکتے ہین ہم بادلون کو واسطے زمین مردہ
کے پس بھیجے اتارتے ساتھ بادل کے پانی کو اوپر زمین مردہ کے پس باہر نکالا ہمنے
ساتھ پانی کے ہر طرح کے میوہ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ جس طرح زمین

مردہ کو روئیدگی سے زندہ کیا ہے اسی طرح باہر نکالین گے ہم مردون کو قبرون سے
شاید کہ تم نصیحت پکڑ و اور اوپر قیامت کے ایمان لاؤ تم اور اس ظاہر سے اُس
باطن کو معلوم کر و تم وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهِ وَالَّذِي خَبُثَ لَا
يَخْرُجُ إِلَّا نَكِدًا ۚ اور زمین پاک ریت اور پتھر سے باہر نکلتی ہے روئیدگی
اُس کی ساتھ حکم پروردگار اُسکے کے اور جو زمین کہ ناپاک اور کھاری
اور کنکر دار ہے نہین باہر نکلتی ہے گھانس اُس کی مگر تھوڑی اور ناکارہ ۔
فائدہ یہ مثال ہے مومن اور کافر کے حق مین تشبیہ دی ہے دل مومن
کی ساتھ زمین پاکیزہ کے اور دل کافر کے ساتھ زمین کھاری کے پس جس وقت
مینہ نصیحت کا بادل کلام الٰہی کے سے اوپر دل مومن کے برسا انوار بندگی
اور عبادت کے اوپر ہاتھ پاؤں کے ظاہر ہوئی اور جس وقت کافر نے سنا کلام
الٰہی کو زمین دل اُس کے نے بیج نصیحت کا قبول نہ کیا كَذَٰلِكَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ
لِقَوْمٍ يَشْكُرُونَ جیسے یہ مثل بیان کی ہمنے اسی طرح پھیرتے ہین ہم آیتون کو
واسطے اُس گروہ کے کہ شکر کرتے ہین نعمتون کا لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ
قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ إِنِّي
أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ البتہ تحقیق بھیجا تھا ہمنے نوح علیہ السلام کو پچاس برس کے
عمر مین طرف قوم اُسکی کے کہ اولاد قابیل کی تھی پس کہا نوح علیہ السلام نے
کہ اے قوم میری بندگی کرو تم اللہ ہی کی اور کسی کو شریک نکرو تم بندگی مین
نہین ہے واسطے تمہارے کوئی خدا سوائے اللہ کے تحقیق مین ڈرتا ہون
اوپر تمہارے عذاب دن بڑے کے سے کہ روز طوفان ہے یا قیامت ہے
قَالَ الْمَلَأُ مِن قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرَاكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ کہا ایک گروہ اشراف نے
قوم اُسکے سے کہ تحقیق ہم البتہ دیکھتے ہین تجکو اے نوح علیہ السلام اوپر گمراہی ظاہر
کے کہ ہمکو بہت خداؤن کی عبادت سے پھیر کر ایک خدا کی عبادت کو کہتا ہے
قَالَ يَا قَوْمِ لَيْسَ بِي ضَلَالَةٌ وَلَٰكِنِّي رَسُولٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ۝ کہا نوح نے
جواب مین کہ اے قوم میری نہین ہے ساتھ میرے گمراہی و لیکن مین رسول ہون پروردگار جہانون
کی طرف سے أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَأَنصَحُ لَكُمْ وَأَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝

ع ۱۴

پہنچاتا ہوں میں تمکو پیغام پروردگار اپنے کے اور نصیحت کرتا ہوں میں واسطے
فائدہ تمہارے کے اور جانتا ہوں میں اللہ کی طرف سے جو چیز کہ نہیں جانتے تم
قوم نوح کی سفے وراسہ قوم جھٹلانے والوں پیغمبر کا سنتا تھا جسوقت نام
وحی اور پیغام کا سو تعجب کیا نوح نے کہا اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ
رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ آیا اور تعجب کیا تمنے یہ کہ
آیا تمکو ذکر پروردگار تمہارے سے اوپر ایک مرد کے تم میں سے تو ڈراوے
تمکو عاقبت کفر کے سے اور تا یہ کہ پرہیز کرو تم غضب اللہ کے سے اور شاید کہ
رحم کیے جاؤ تم فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِى الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ پس جھٹلایا قوم نے نوح کو نوح نے دعا کی
ہلاکی قوم کی حقتعالی نے حکم کیا کہ کشتی بنا وے اور طوفان بھیجا تمام کافر
غرق ہوئے پس نجات دی ہمنے نوح کو اور اُن لوگوں کو کہ ساتھ نوح کے تھے
ناؤ میں غرق ہونے سے اور وہ اسّی آدمی تھے چالیس مرد اور چالیس عورتیں
اور غرق کیا ہمنے طوفان سے اُن لوگوں کو کہ جھٹلایا تھا آیتوں ہماری کو
تحقیق قوم نوح کی اندھی لوگ تھے وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا اور بھیجا ہمنے
طرف قوم عاد کی بھائی اُن کے ہود کو اور عاد بیٹا عوص بن ارم بن سام
بن نوح کا ہے تمام قبیلہ کا نام ہے اور نام حضرت ہود کا عابر ہے بیٹا
صالح کا وہ بیٹا ارفخشد کا وہ بیٹا سام بن نوح کا اور قبیلہ عاد کا قوم
بلند قد تھا اور تھی اوپر تمام روئے زمین کے اُن سے بڑا کوئی نہ تھا بہت آدمی
تھے اور بہت مال تھا عمر کو بت پرستی میں گذارتے تھے حقتعالی نے ہود کو
اُن کی طرف بھیجا ہود آئے اور قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ
غَيْرُهٗ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ کہا کہ اے قوم میری بندگی کرو تم اللہ کی نہیں ہے
کوئی واسطے تمہارے کوئی بندگی کے لائق سوائے اللہ کے آیا پس نہیں
ڈرتے ہو تم عذاب اللہ کے سے قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ
فِىْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ کہا گروہ اشراف سرداروں کے نے
کہ کافر ہوئی تھی قوم ہود کی سے تحقیق البتہ ہم دیکھتے ہیں تجکو اے ہود بیچ بیعقلی

کی کہ دین قدیم کو چھوڑ کر ایسے تو اور دین نیا لایا ہے تو اور تحقیق ہم البتہ
گمان کرتے ہیں تجھکو جھوٹوں سے قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ
مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ کہا ہود نے کہ اے قوم میری نہیں ہے ساتھ میرے
بیعقلی اور جہالت ولیکن میں پیغمبر ہوں پروردگار جہانوں سے اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ
رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ۝ پہنچاتا ہوں میں تمکو پیغام
پروردگار اپنے کے اور ہوں واسطے تمہارے نصیحت کرنے والا امانت دار
ہوں اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ
آیا اور تعجب کیا تمنے یہ کہ آئی تمکو نصیحت پروردگار تمہارے سے اوپر زبان
ایک مرد کے کہ تمہاری نسب سے ہے تا یہ کہ ڈراوے تمکو عذاب اللہ
کے سے وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ
وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْۜطَةً اور یاد کرو تم نعمت اللہ کی جس وقت کہ مقرر کیا اور بنایا تمکو
خلیفے پیچھے ہلاک ہونے قوم نوح کی سے اور زیادہ کیا تمکو بیچ پیدائش کے
از روئے درازی کے ✤ فائدہ روایت میں ہے کہ چھوٹے آدمی کا
قد قوم عاد سے ساٹھ گز کا تھا اور بڑا کا سو گز کا اور آنکھوں میں اور ناک
کے نتھنوں میں جانور پرند بچے دیتے تھے فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ
پس یاد کرو تم نعمتوں اللہ کی کو شاید کہ نجات پاؤ تم عذاب سے قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا
لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ
مِنَ الصّٰدِقِيْنَ کہا قوم نے حضرت ہود کو کہ آیا آنا ہے تو ہمارے پاس
تا یہ کہ حکم کرے تو ہمکو بندگی کرنے ہم اللہ اکیلے کی اور بندگی بتوں کی چھوڑ دیں ہم
یہ ہرگز ہونی نہیں تو ڈراتا ہے ہمکو عذاب سے پس لا تو ہمکو وہ عذاب کہ وعدہ
کرتا ہے تو ہمکو اگر ہے تو سچوں سے قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّ
غَضَبٌ ۭ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَاۗءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَاۗؤُكُمْ کہا حضرت ہود نے کہ تحقیق گرا
اوپر تمہارے عذاب بانڈا اور غضب اللہ کا آیا جھگڑتے ہو تم مجھسے بیچ مقدمہ
ان ناموں کے کہ نام رکھا ہے ان کا تمنے اور باپ دادوں تمہارے نے
یعنی یہ بت کہ ہر ایک کا نام تمنے رکھا ہے بعضے کا نام ساقیا تھا اور اس گمان کے

کہ مینھ برسانے والے ہیں اور بعضون کا نام حافظہ تھا کہ سفر مین نگہبانی کرتے
ہین اور بعضے کا نام نام رازقہ اور سالمہ کہ رزق اور سلامتی احوال کی اُن سے ہر
اور یہ الفاظ نام تھے بیعنے اسواسطے کہ بُت پتھر تھے یہ قدرتین نہ رکھتے تھے
حضرت ہود نے فرمایا کہ تم مجھسے کیون لڑتے ہو ان نامون کے واسطے
مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝ نہین نازل
کی اللہ نے ساتھ ہونے بتون کے کوئی حجت پس انتظار کرو تم عذاب اُترنے کا
تحقیق مین بھی انتظار کرنے والون سے ہون ۞

فائدہ روایت ہے کہ حقتعالی نے تین برس تک مینھ عادیون کا بند کیا
تھا تا آنکہ مبتلائے قحط ہوئے اور اُس زمانے مین جو بلا نازل ہوتی توجہ طرف
اُس مکان کے کرتی تھی کہ اب کعبہ ہے اور وہ ایک ٹیلا سُرخ ریت کا تھا
مسلمان اور کافر تمام اُسی مکان مین رجوع کرتے تھے اور مطلب یاب
ہوتے تھے اور خوف سے خلاصی پاتے تھے - قوم عاد نے یہ قصد کیا اُس
مکان کا کہ دعا مانگین جو مینھ برسے قیل اور مرثد کہ سردار تھے ستر آدمیون سے
مکے مین آنکر معاویہ بن بکر کے گھر مین اُترے کہ حاکم مکہ کا تھا بعد ضیافت
کے اجازت مانگی کہ کسی مکان مقرر مین دعا کرین مرثد کہ ایک سردارون مین
تھا اور حضرت ہود پر ایمان لایا تھا - کہا کہ تمہاری دعا سے مینھ نہ آویگا مگر حقیقت
فرمانبرداری ہود کی کرو تم اور درواز سے توبہ اور استغفار کے سے آؤ تم
اُسوقت اللہ مینھ برساوے گا پس مرثد کو بند کیا اور مکان دعا کی مین جانے
دیا اور قیل ساتھ قوم اپنی کی اُس مکان مین گیا اور دعا مانگی کہ یا خدا عادیکو
باران دے جو چاہتے ہین تین ٹکڑے بادل کے آئے قبلہ کی طرف سے
سفید اور سیاہ اور سُرخ اور آواز دی ایک آواز دینے والے نے کہ اے
قیل ان تینون بادلون سے پسند کرلے تو واسطے قوم اپنے کے قیل نے
کالا بادل اختیار کیا کہ مینھ اُس کا زیادہ ہوگا اور مکے سے باہر نکل کر ساتھ قوم
اپنی کے شہر کو چلا جسوقت وادی مغیث مین پہنچا کہ مکان اُن کا تھا خوشخبری
ابر کی دی آدمیون کو عادی خوش ہوگئے اور تماشا ابر کا دیکھنے کو گھر وان سے

باہر آئے کہ عذاب آیا اوپر اُن کے تازل ہوا کہ اُس بادل میں تیز باد تھی کہ اُسکا نام صرصر ہی سات راتیں اور آٹھ دن میں تمام قوم عاد کو ہلاک کیا اور ہود ساتھ قوم کے کہ ایمان لائے تھے سلامت رہے جیسے حقتعالی نے نجات مؤمنوں اور ہلاک کافروں کے سے خبر دی ہے فَاَنْجَیْنٰهُ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ پس نجات دی ہمنے ہود کو اور اُن لوگوں کو کہ ساتھ ہود کے تھے ساتھ رحمت کے کہ ہماری طرف سے تھی اور کاٹیں ہمنے جڑیں اُن لوگوں کی کہ جھٹلایا تھا آیتوں ہماری کو اور نہ تھی قوم عاد کی ایمان لانے والی اوپر خدا اور رسول کے وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اور بھیجا ہمنے طرف قوم ثمود کے بھائی اُن کے صالح کو ثمود بھی قبیلہ ہے عرب سے اور مکان اُن کا حجر تھا درمیان ولایت شام اور حجاز کے قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ کہا حضرت صالح نے کہ اے قوم میری بندگی کرو تم اللہ کی بغیر شرک کے نہیں ہے واسطے تمہارے کوئی خدا سوائے اللہ کے ✤ **فائدہ** ثمود نے نسبت کثرت عدد کی اور بہتایت مال کی اور قوت بدن کی صالح کو جھٹلایا اور کہا کوئی نشانی ہمکو دکھا تو کہ پیغمبری تیری کو مانیں ہم صالح نے کہا کہ کونسی نشانی چاہتے ہو تم ثمود نے کہا کہ کل کی دن عید ہماری ہے جنگل میں ہمارے ساتھ چل تو اور بتوں کو بھی لیجا دیں گے ہم تو اپنے خدا سے دعا مانگیو اور ہم اپنے خداؤں سے دعا مانگیں گے جس کی دعا قبول ہو جاوے اُس کی تابعداری سب کریں گے دوسرے دن باہر شہر کے نکلے اور بتوں سے دعائیں مانگیں کچھ تاثیر قبولیت کی ظاہر نہوئی شرمندہ اور رسوا ہو کر سر نیچے ڈالے جندع بن عمر نے کہ ایک اشراف قبیلہ ثمود کا تھا اشارہ ایک پتھر کی طرف کیا اکیلا جنگل میں پڑا تھا اور کہا کہ اے صالح واسطے ہمارے اس پتھر سے اونٹنی موٹی اونچی قد کی بالوں دار حاملہ باہر نکال صالح نے کہا کہ اگر حقتعالی اونٹنی اس پتھر سے باہر نکالے کیا کرو گے تم ثمود نے کہا کہ ایمان لاویں گے ہم اور بندگی اللہ تعالی کی کریں گے ہم اوپر اس شرط کے

ع ۸ | ۱۴ وقف لازم

قسم کہائی حضرت صالح نے وضو کیا اور دو رکعتین نماز کی پڑھین اور خدا سے دعا کی اُسی وقت پتھر ہلنے لگا
اور مانند اونٹنی کے کہ جننے وقت آواز کرتی ہے پتھر نے آواز کی اور پھٹ گیا ایک اونٹنی خوبصورت
سنہری رنگ موافق فرمائش ثمود کی باہر نکلی اور اُسی وقت بچہ جنا اور برابر اُسی کے ہوگیا تمام
آدمیون نے دیکہا جندع کو خدا نے توفیق دی ایمان لایا اور باقی اشراف ثمود کے گمراہ رہے
قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ
اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ صالح نے کہا کہ تحقیق
آیا تمکو معجزہ روشن پروردگار تمہارے سے کہ دلیل ہے اوپر کمال قدرت اُسکی کے
اور پیغمبری میری کے روشنی اللہ کے واسطے تمہاری نشانی ہے پس چھوڑ دو تم اُسکو کہ
کہاوے گھاس بیچ زمین اللہ کے اور نہ چھیڑو تم اُسکو ساتھ بُرائی کے اگر چھیڑو گے تم
پس پکڑیگا تمکو عذاب دُکہ دینے والا ۞ **فائدہ** عذاب کے لائق ہونا ثمود کا بسبب
ضرر دینے اونٹنی کے نتھا بلکہ بسبب قائم ہونے اوپر کفر کے بعد دیکھنے معجزہ کے تھا
اور اونٹنی کا مارنا نشان سرکشی کا تھا وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ
وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا
اور یاد کرو تم نعمت کو جسوقت بنایا تمکو جانشین پیچہے قوم عاد سے اور مکان دیا تمکو بیچ زمین
حجر کے کہ بناتے ہو تم زمین نرم اُسکی سے محلون کو واسطے گرمیون کے اور کہودتے ہو تم
پہاڑون کو واسطے گہرون جاڑون کے فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ
مُفْسِدِيْنَ ○ پس یاد کرو تم نعمتون اللہ کی کو کہ قوت کہودنے پہاڑون کی ہے
اور نہ چلو تم بیچ زمین کے فساد کرنے والے ثمود جواب صالح کے سے روگردانی کر کر
معترض مومنون کے ہوئے قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا
لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ کہا جتھے سے گروہ
بزرگون اُن لوگون نے کہ سرکشی کی تہی قوم صالح کی سے واسطے اُن لوگون کے کہ ضعیف
جانا تھا خاص اُن لوگون کو کہ ایمان لائے تھے اُن مین سے کہ آیا جانتے ہو تم کہ تحقیق صالح
بھیجا گیا ہے پروردگار اپنے سے قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ قَالَ الَّذِيْنَ
اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ کہا ضعیف مومنون نے کہ تحقیق ہم
ساتھ اُس چیز کے کہ بھیجا گیا ہے صالح ساتھ اُس کے توحید اور عبادت سے ایمان لانے والے ہین

کہا جنہوں نے ساتھ اسکے تکبری کی تہی کہ تحقیق ہم ساتھ جس چیز کے کہ ایمان لائے ساتھ آسکے کفر کرنے والے ہین ❊ **فائدہ** قوم ثمود کی اونٹنی سے تنگ آئی تہی اسواسطے کہ جس دن باری مواشی قوم کی ہوتی پانی کنوئن کا مواشی کو کفایت نکرتا اور گرمیون کے دنون مین جنگل مین آتے اور چلتے پھرتے مواشی قوم کے بھاگ کر چھپ جاتے اور اس سبب سے اُن کو ضرر پہنچتا تھا دو عورتین تھین کہ ایک کا نام عنیزہ تھا اور دوسرے کا نام صدوقہ تھا مواشی بہت رکھتی تھین اُن کے اوپر یہ بات مشکل ہوئی قدار بن سالف اور مصدع بن دہر کو تعینات کیا کہ اونٹنی کو پے کرین فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوا يَا صَالِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ پس کوچین کاٹین یعنی چارون پاؤن گھٹنون تک کاٹی اور قتل کیا اونٹنی کو اور سرکشی کی حکم پروردگار اپنے کے سے اور کہا ٹھٹھے سے کہ اے صالح لاؤ ہمکو جو چیز کہ وعدہ کرتا ہے تو عذاب سے اگر ہے تو پیغمبرون سے فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ پس پکڑا اُن کو بھونچال نے بعد چیخ مارنے جبرئیل علیہ السلام کے اونٹنی کے مارنے سے پس صبح کو ہو گئی بیچ گھرون اپنے کے اوندھی گرنے والی اور مرنے والی فَتَوَلَّى عَنْهُمْ وَقَالَ يَا قَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّي وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلَكِنْ لَا تُحِبُّونَ النَّاصِحِينَ پس منھ پھیرا صالح نے اُن سے جب اونٹنی کو مارا اور کہا کہ اے قوم میری البتہ تحقیق پہنچایا مین نے تمکو پیغام پروردگار اپنے کا اور نصیحت کی مین نے تمکو ولیکن دوست نہین رکھتے ہو تم نصیحت کرنے والون کو ❊ وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْعَالَمِينَ اور یاد کر اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لوط بن ہاران کو کہ بھتیجا ابراہیم خلیل اللہ کا تھا جسوقت کہا واسطے قوم اپنی کے کیا آتے ہو تم بیحیائی کو یعنی اغلام کو نہین پیش دستی کی ہے تمکو ساتھ اس بیحیائی کے کسی نے عالم کے لوگون سے ❊ **فائدہ** روایت ہے کہ جسوقت ابراہیم خلیل اللہ بابل سے متوجہ شام کے ہوئے بھتیجے اپنے کو کہ حضرت لوط تھے موتفکات والون کی طرف بھیجا اور وہ پانچ شہر تھے۔ سدوما سب مین بڑا شہر تھا اور دوسرا شہر عامورا تھا۔ تیسرا شہر داؤما تھا۔ اور چوتھا شہر صابورا تھا۔ اور پانچوان صعودا تھا۔ ہر شہر مین چار چار لاکھ آدمی تھے حضرت لوط سدوما مین اُترے اور خلق کو خدا کی طرف بلانا شروع کیا اُنتیس ۲۹ برس تک درمیان اُن کے رہے نیکیون کا حکم فرمایا

اور بیحیائیون سے منع کرتے تھے اور بڑی بیحیائی اُن کی اغلام تھا حق تعالیٰ نے اِس بات کو
آخرکار اُن کی سے خبر دی اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ۭ بَلْ اَنْتُمْ
قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝ تحقیق تم البتہ آتے ہو مردون کو از روے خواہش کے
سوائے عورتون کے سے کہ حلال ہین تمکو تم اوپر راہ حق کے نہین بلکہ تم ایک گروہ ہو
حد سے گذرنے والے وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ
قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ۝ اور نہ تھا جواب قوم لوط کا لوط کو مگر آپس مین کہا سدوم
والون نے ایک دوسرے کو کہ باہر نکالو تم لوط کو اور بیٹیون اُسکے کو شہر اپنے سے کہ سدوم ہے
تحقیق لوط اور بیٹیان اور تابعدار اُس کے ایسے آدمی ہین کہ بہت پاکیزگی کرتے ہین بیحیائیون
سے اور ہمارے ساتھ شریک نہین ہوتے ہین اِس عمل مین حق تعالیٰ نے یہ جواب اُن کا
پسند نکیا اور عذاب آیا اوپر اُن کے کہ جبرئیل علیہ السلام جھوٹے پر کے اوپر پانچون
شہرون کو لے گئے آسمان تک اور وہان سے اُلٹا دے مارا اور اوپر سے پتھرون کا مینہ
برسا فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝ پس نجات دی ہمنے
عذاب سے لوط کو اور اہل اُس کی کو اور مومنون کو مگر جورو لوط کی کہ واہلہ نام تھا باقی ماندون سے
تھی شہر مین کفر اپنا چھپاتی تھی حضرت لوط سے اور کافرون کو چوپ دلاتی تھی اوپر انکار
لوط کے کہ لوط کے ساتھ نگئی اور درمیان قوم کے ہلاک ہوئی وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ
مَّطَرًا ۭ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ اور برسایا ہمنے اوپر اُن کے مینہہ پتھرون کا
پس دیکھہ تو اے دیکھنے والے کہ کیونکر ہوا آخرکار گنہگارون کا وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ
شُعَيْبًا ۭ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اور بھیجا تھا ہم نے
طرف اولاد مدین کے کہ بیٹا ابراہیم خلیل اللہ کا تھا بھائی اُن کے شعیب کو کہ بیٹا میکیل کا
تھا کہا حضرت شعیب نے کہ اے قوم میری بندگی کرو تم اللہ کی نہین ہے واسطے تمہارے
کوئی خدا سواے اللہ کے قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ
وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ تحقیق آیا تمہارے پاس معجزہ روشن پروردگار تمہارے
سے پس پورا کرو تم پیمانے کو اور ترازو کو اور نہ گھٹاؤ تم آدمیون کو چیزین اُن کی ٭

فائدہ قوم شعیب کی نے دو پیمانے اور دو ترازوئین بنائی تھین ایک دوسرے سے
بڑی تھی بڑی سے لیتے تھے اور چھوٹی سے دیتے تھے باوجود کفر کے چوری بھی کرتے

اور معجزہ شعیب کا یہ تھا کہ جسوقت چاہتے کہ اونچے پہاڑ کے اوپر چڑھین پہاڑ سر اپنا
نیچے جھکا تا تھا کہ تا آسانی سے اوپر چڑھین وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ
إِصْلَاحِهَا ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ اور فساد نکرو تم ساتھ کفر اور چوری
کے بیچ زمین کے پیچھے اصلاح زمین کے پیغمبرون اور کتابون سے یہ بہتر ہی واسطے تمہارے
اگر ہو تم ایمان لانے والے ۔ فائدہ قوم شعیب کے شہرون مین کم تولنا اور کم ناپنا
کرتے تھے اور جنگلون مین قزاقی اور راہزنی کرتے تھے حضرت شعیب نے منع کیا اور
کہا کہ وَلَا تَقْعُدُوا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوعِدُونَ وَتَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ مَنْ آمَنَ
بِهِ وَتَبْغُونَهَا عِوَجًا اور نہ بیٹھو تم بیچ ہر راہ کے کہ ڈراتے ہو تم آدمیون کو اور بند کرتے ہو تم
راہ اللہ کی سے اُس کسی کو کہ ایمان لایا ساتھ اللہ کے اور ڈھونڈھتے ہو تم راہ اللہ کی کو
ٹھیڑا ین یعنی باطل کرتے ہو اُسکو وَاذْكُرُوا إِذْ كُنتُمْ قَلِيلًا فَكَثَّرَكُمْ وَانظُرُوا كَيْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ۝ اور یاد کرو تم نعمت کو جسوقت تھے تم تھوڑے
پس بہت کیا تمکو از روے عدد کے اور نگاہ کرو تم کہ کیونکر ہوا آخر کار فساد کرنیوالو نکا
کہ قوم نوح کی اور عاد اور ثمود کی ہے ۔ فائدہ روایت ہے کہ مدین نے بیٹی
حضرت لوط کی نکاح کی تہی حق تعالی نے اُس سے اولاد بہت دی اور دولتمند کر دیا
وَإِن كَانَ طَائِفَةٌ مِّنكُمْ آمَنُوا بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ وَطَائِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوا
فَاصْبِرُوا حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَنَا وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ۝ اور اگرچہ ہو ایک
گروہ تم مین سے کہ ایمان لایا ہے ساتھ اُس حکم کے کہ بھیجا گیا ہون مین ساتھ اُسکے
اور ایک گروہ ایمان نہین لایا ہے اور کہا کہ قوت اور دولت ہمکو ہے ہم اوپر
حق کے ہین اور اگر مومن اوپر حق کے ہوتے دولت اور کشادگی معاش کی اُن کو
ہوتی حضرت شعیب نے فرمایا کہ پس صبر کرو تم یاجب تک کہ حکم کرے اللہ درمیان
ہمارے اور قوم ہماری کے اور اللہ بہترین حکم کرنے والون کا ہے ۔

جزو ۹

قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِن قَوْمِهِ لَنُخْرِجَنَّكَ
يَا شُعَيْبُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَكَ مِن قَرْيَتِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا کہا گروہ اُسرا نے
کہ غرور کیا تھا بندگی اللہ کی سے قوم شعیب کی سے البتہ باہر نکالین گے ہم تجکو اے شعیب

اور اُن لوگوں کو کہ ایمان لائے ہیں ساتھ تیرے شہر اپنے سے یا البتہ پھرو گے تم بیچ دین ہمارے کے کہ کفر ہے قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كَارِهِيْنَ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا کہا حضرت شعیب نے کہ آیا زبردستی کرتے ہو تم ہمکو اور اگرچہ ہو دین ہم مکروہ جاننے والے پس اگر پھریں ہم بیچ دین تمہارے کے اور رکھیں کہ شریک ہے اللہ کا تحقیق جوڑا ہمنے اوپر اللہ کے جھوٹھ کو اگر پھریں ہم بیچ دین تمہارے کے بعد اسکے کہ نجات دی ہمکو اللہ نے دین تمہارے سے وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝ اور نہیں لائق ہے ہمکو یہ کہ پھریں ہم بیچ دین تمہارے کے کہ کفر ہے مگر یہ کہ چاہے اللہ پروردگار ہمارا مرتد ہونے ہمارے کو کشادہ ہے پروردگار ہمارا سب چیز کو از روئے علم کے عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ اوپر اللہ کے توکل کی ہے ہمنے اے پروردگار ہمارے حکم کر تو درمیان ہمارے اور درمیان قوم ہماری کے ساتھ سچ کے اور تو بہترین حکم کرنے والوں کا ہے وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ اور کہا گروہ اشراف اُن لوگوں کے نے کہ کافر ہوئے تھے قوم اُس کی سے قوم دوسری کو کہ البتہ اگر تابعداری کروگے تم شعیب کی تحقیق تم اُسوقت زیان کرنے والے ہوگے کہ دین قدیمی کو چھوڑ کر نیا دین پکڑو گے تم اسواسطے کہ نفع تمہارا کم تولنے میں اور زیادہ لینے میں ہے اور شعیب منع کرتا ہے تمکو اس سے فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ پس پکڑا اُن کو بھونچال نے بعد چیخ مارنے جبرئیل علیہ السلام کے پس ہو گئے بیچ گھروں اپنے کے اوندھی گرنے والی بدن بے روح الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ۝ جن لوگوں نے کہ جھٹلایا شعیب کو ایسے ہلاک ہوئے کہ گویا ہرگز نہ رہے تھے بیچ اُن شہروں کے یا گھروں کے جن لوگوں نے کہ جھٹلایا شعیب کو وہی تھے زیان کرنے والے دنیا اور آخرت کے جسوقت حضرت شعیب نے معلوم کیا تھا کہ عذاب آویگا آپ شہر سے باہر نکل گئے تھے فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ۝ پس روگردانی کی اُن سے حضرت شعیب نے اور کہا حسرت سے

معانقہ عند المتقدمین

ع ۱۱

کہ اے قوم میری البتہ تحقیق پہنچائے میں نے تمکو پیغام پروردگار اپنے کے اور نصیحت کی مین نے واسطے تمہارے پس کیونکر غم کھاؤن مین اوپر قوم کافرون کے وَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ یَضَّرَّعُوْنَ اور نہین بھیجا ہمنے بیچ کسی شہر کے کوئی پیغمبر کہ جھٹلایا گیا مگر پکڑا ہمنے اہل اُس شہر کی کو ساتھ سختی اور تنگی اور دُکھ اور بیماری کے شاید کہ وہ رونا کرین اور نصیحت پکڑین جو بلا اور مصیبت سے خبردار ہووے نعمت دے اور تونگری دے اُن کو ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّیِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰی عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ پس بدل کیا ہمنے بجائے بیماری اور سختی کے تندرستی اور سلامتی اور خوشی کو تا جب تک کہ زیادہ ہوئے مال اور آدمیون سے پھر کفر شروع کیا اور کہا کہ تحقیق پہنچے تھے باپ دادون ہمارے کو بیماری اور خوشی یعنی قدیم سے عادت زمانے کی ہے بسبب کفر اور ایمان کے نہین ہے فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ پس پکڑا ہمنے اُن کو ناگہان یعنی مکان امن کے سے پکڑا اور وہ خبر نہ رکھتے تھے ❊ فائدہ بندے کو دنیا مین گناہ کی سزا پہنچتی رہے تو اُمید ہے کہ توبہ کرے اور جب گناہ راست آگیا تو یہ اللہ کا بھلاوا ہے پھر ڈر ہے ہلاک کا جیسے کسی نے زہر کھایا اگل دے تو اُمید ہے اور اگر رچ گیا تو کام آخر ہوا وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓی اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَیْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اور اگر تحقیق شہر والے ایمان لاتے اور پرہیز کرتے شرک سے البتہ کھولتے ہم اوپر اُنکے برکتین آسمان سے ساتھ برسنے باران کے اور برکتین زمین سے وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ولیکن جھٹلایا اُنہون نے پیغمبرون کو پس پکڑا ہمنے اُن کو ساتھ اُس چیز کے کہ کسب کرتے تھے کفر اور گناہون سے اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓی اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا بَیَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ آیا بے ڈر ہو گئے شہر والے اِس سے کہ آوے اُن کو عذاب ہمارا رات کو اور حالانکہ وہ سوتے ہون یعنے عذاب ہمارا شبخون کرے وقت غفلت کے اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓی اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًی وَّهُمْ یَلْعَبُوْنَ آیا اور بے ڈر ہو گئے شہر والے یہ کہ آوے عذاب ہمارا پہر دن چڑھے اور وہ کھیلتے ہون دنیا کے کامون مین یعنے بعد جھٹلانے پیغمبرون کے بے ڈر نہ رہنا چاہیئے نہ رات کو نہ دن کو اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ فَلَا یَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ آیا پس امن مین ہو گئے مکر

ع ۱۲ / ۲

اللہ کے سے ناگاہ پکڑتا ہے جائے اس سے پس نہیں بے ڈر ہوتے ہیں مار اللہ کے سے
مگر گروہ زیاں کرنے والے دونوں جہان کے اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِينَ يَرِثُونَ الْأَرْضَ مِنْ
بَعْدِ أَهْلِهَا أَنْ لَوْ نَشَاءُ أَصَبْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ وَنَطْبَعُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ
آیا اور نہیں بیان کیا اللہ نے واسطے اُن لوگوں کے کہ وارث لیتے ہیں زمین کو پیچھے ہلاک
ہونے اہل اُسکی کے یہ کہ اگر چاہیں ہم پہنچا دیں ہم اُن کو بدلہ گناہوں اُن کے کا اور مہر کریں ہم
اوپر دلوں اُنکے کے پس وہ نہ سنیں تِلْكَ الْقُرَىٰ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَائِهَا وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ
رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ ۔ یہ وہ شہر ہیں مانند احقاف اور حجر اور مؤتفکات کے کہ
قصہ کرتے ہیں ہم اوپر تیرے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خبروں اُن کی سے اور البتہ
تحقیق آئے تھے پیغمبر اُن کے ساتھ معجزوں کے جیسے ہود اور صالح اور لوط ہیں فَمَا كَانُوا
لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا مِنْ قَبْلُ كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِ الْكَافِرِينَ
پس نہ تھے کہ ایمان لاویں پیچھے پیغمبروں کے بسبب اُس چیز کے کہ جھٹلایا تھا آگے آنے
پیغمبروں کے سے یعنے ہمیشہ تھے اوپر جھٹلانے کے اور صلاحیت قبول ایمان کی نہ رکھتے تھے
اسی طرح مہر کرتا ہے اللہ اوپر دلوں کافروں کے وَمَا وَجَدْنَا لِأَكْثَرِهِمْ مِنْ عَهْدٍ
وَإِنْ وَجَدْنَا أَكْثَرَهُمْ لَفَاسِقِينَ ۵ اور نہ پایا ہمنے بہت اُمت گذشتہ کو
وفا کرنا عہد کے سے کہ روز ازل کے کیا تھا یا جو عہد کہ وقت مصیبت کے کرتے ہیں
کہ اگر دور ہو گے ایمان لاویں گے ہم اور تحقیق پایا ہمنے بہت اُن کے کو قول توڑنیوالے بدکار
ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَظَلَمُوا بِهَا فَانْظُرْ
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ پس بھیجا ہمنے پیچھے بہت پیغمبروں کے موسیٰ کو ساتھ معجزوں
اپنے کے طرف فرعون کے کہ نام اُس کا قابوس تھا اور طرف اشرافوں گروہ فرعون کے
پس ظلم کیا اُنہوں نے ساتھ معجزوں کے کہ ایمان نہ لائے پس دیکھ تو اے محمد صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کہ کیونکہ ہوا آخر کار فساد کرنے والوں کا ۔ **فائدہ** حضرت موسیٰ مصر سے
بھاگ کر مدین میں صحبت حضرت شعیب کی میں پہنچے اور بیٹی حضرت شعیب کی کہ صفورا
نام تھا نکاح کے بعد اُسکے پھر قصد مصر کے جانے کا کیا راہ میں وادی ایمن میں پیغمبر ہوئے
اور عصا اور ید بیضا دو معجزے ملے ۔ حکم الٰہی ہوا کہ مصر کو جاؤ اور فرعون کو خدائی کی طرف
بلاؤ اور سرکشی اور دعوی خدائی سے منع کرو حضرت موسیٰ مصر میں آئے بعد مدت کے

ملاقات فرعون کی میسر ہوئی وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّىْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور کہا حضرت موسی نے کہ اے فرعون تحقیق میں بھیجا گیا ہوں پروردگار عالموں کے طرف حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ۭ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ لائق ہوں میں پیغمبری کے اور اوپر اس کے کہ نکہوں میں اوپر اللہ کے مگر سچ کو تحقیق آیا ہوں میں تمہارے پاس ساتھ حجت روشن کے پروردگار تمہارے کی طرف سے پس بھیج تو ساتھ میرے بیٹوں یعقوب کے کو زمین مقدسہ میں کہ وطن ان کا ہے اور خدمتگاری اپنی نکر وا تو ان سے ❊ **فائدہ** روایت میں ہے کہ فرعون نے بنی اسرائیل کو غلام لونڈی اپنا کیا تھا اور سبب اس کا یہ تھا کہ جو وقت حضرت یعقوب ساتھ اولاد اپنی کے مصر میں آئے اور جائے قرار اپنی کے اولاد ان کی بہت ہوئی حضرت یعقوبؑ اور حضرت یوسفؑ کی وفات ہوئی اور ملک ریان کہ بادشاہ مصر کا تہا مر گیا بیٹا اس کا کہ مصعب نام تھا بادشاہ مصر کا ہوا بنی اسرائیل کو حرمت رکہتا تہا اور ایذا نہ دیتا تہا وہ بہی مر گیا ولید بیٹا اس کا کہ فرعون زمانے موسی کا تھا بادشاہ مصر کا ہوا اور دعوی خدائی کا کیا بنی اسرائیل نے متابعت اس کی قبول نکی۔ فرعون نے کہا کہ باپ تمہارا یوسف تھا غلام زر خرید نوکروں میرے کا تھا پس تم غلام زادے میرے ہو یہ کہہ کر سب کو غلام اپنا کیا تا جب تک کہ حضرت موسی آئے اور کہا کہ بنی اسرائیل کو چھوڑ دے تو قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ کہا فرعون نے موسی کو کہ اگر ہے تو کہ لایا ہے کوئی نشانی اوپر دعوی پیغمبری اپنی کے پس لا تو اسکو اگر ہے تو سچوں سے اور معجزہ اپنا دکھا تو فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ۝ پس ڈالا حضرت موسی نے عصا اپنے ہاتھ سے پس ناگاہ عصا اژدہا ہو گیا ظاہر کہ کسی کو شک نرہا اژدہا ہونے اس کے میں ❊ **فائدہ** روایت میں ہے کہ ایک اژدہا منہ کھولے ہوئے بارہ کوس کا لنبا زرد رنگ بالو ندار بن گیا درمیان دو جبڑوں اسکے کے اسی گز کا فرق تھا اور اونچا ہوا زمین سے مقدار ایک کوس کی اور اوپر دم کے کھڑا ہو گیا نیچے کا جبڑا اوپر زمین کے رکھا اور اوپر کا اوپر کنگورے محل فرعون کے رکھا اور متوجہ ہوا فرعون کی طرف کہ نگل جاوے اور ایک **روایت** میں ہے کہ قبہ فرعون کے کو نیچے دو دانتوں کے لیا تھا فرعون کو دیکھ کر بھاگا اور مکان ضرور

کر دیا اور پیٹ چل گیا ایک دن مین چار سو بار - اور حملہ کیا اژدہے نے طرف آدمیون کے
تمام بھاگے پچیس ۲۵ ہزار آدمی اژدحام سے مر گئے فرعون نے چیخ ماری اور شور کیا کہ اے
موسے قسم کہاتا ہون مین کہ اوپر تیرے ایمان لاؤن گا اور بنی اسرائیل کو چھوڑ دون گا اور
قسم دیتا ہون مین تجھکو خدا کی کہ عصا اپنے کو پکڑ لے حضرت موسیٰ نے گردن اژدہے
کی پکڑ لی عصا پھر ہو گیا فرعون اوپر تخت کے بیٹھا اور کہا کوئی دوسرا معجزہ ہے تو دکھا
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ ہے اور ہاتھ بغل مین کیا وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ
لِلنّٰظِرِيْنَ ۝ اور کھینچا موسیٰ نے ہاتھ اپنے کو بغل سے پس ناگاہ وہ ہاتھ سفید چمکتا تھا
واسطے دیکھنے والون کے کہ روشنی اُس کی غالب تھی روشنی آفتاب کی سے فرعون نے
اشرافون کو جمع کیا اور پوچھا قَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ إِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ۝
يُّرِيْدُ أَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ أَرْضِكُمْ فَمَاذَا تَأْمُرُوْنَ ۝ کہا گروہ اشرافون کے نے قوم فرعون کی سے
کہ تحقیق موسیٰ البتہ جادوگر دانا ہے جادو کے علم مین کہ لکڑی کو اژدہا بناتا ہے اور ہاتھ کو
چمکتا دکھاتا ہے - چاہتا ہے کہ باہر نکالے تمکو زمین تمہاری سے کہ مصر ہے - فرعون نے کہا
کہ پس کیا حکم کرتے ہو تم مجکو اور تدبیر کیا ہے قَالُوْٓا أَرْجِهْ وَأَخَاهُ وَأَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ۝
يَأْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ۝ کہا گروہ اشرافون نے فرعون کو کہ ڈھیل دے تو یا قید کر تو موسیٰ
کو اور بھائی اُس کے کو کہ ہارون ہے اور جلدی تکرار بھیج تو شہرون مین جمع کرنے والون کو کہ لاوین
تیرے پاس ہر جادوگر دانا کو فائدہ روایت ہے کہ کسی زمانے مین ایسے جادوگر
نہین ہوئے کہ زمانے موسیٰ کے مین تھے اور مداین مین دو لڑکے تھے جس وقت آدمی
فرعون کے اُن کے بلانے کو آئے اپنی مان سے کہا کہ ہمکو اوپر قبر باپ ہمارے کے لے چل
مان لے گئی اپنے باپ کو آواز دی کہ ہمکو بادشاہ مصر کے نے بلایا ہے کہ دو آدمی اوس کے
پاس بے لشکر اور بے ہتھیار آئے ہین اور اُس کو تنگ کیا ہے اور ایک عصا رکھتے ہین کہ
جس وقت زمین پر ڈالتے ہین اژدہا ہو جاتا ہے جو کچھ آوے آگے نگل جاتا ہے اور فرعون
چاہتا ہے کہ ہمکو مقابلہ اُن کا کروا دے قبر والے نے جواب دیا کہ جس وقت سو دین وہ دونون
دیکھو تم کہ عصا اژدہا بنتا ہے یا نہین بنتا ہے اگر بنتا ہے جانو کہ جادوگر نہین ہے اور مقابلہ اُنکا
نکرو تم اس واسطے کہ جادو جادوگر کا سوتے وقت بے اثر ہو جاتا ہے تمام عالم اگر چاہے مقابلہ اُن
دونکا نکر سکے دونون جادوگر ساتھ شاگردون اپنے کے ستر ہزار تھے ہر ایک کے سحر مین آئے

ربع

وَجَاءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوا إِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِينَ اور آئے جادوگر
فرعون کے پاس۔ فرعون کو دیکھتے ہی کہا کہ تحقیق واسطے ہمارے البتہ مزدوری ہے
اگر ہوں گے ہم غالب ہونے والے اوپر موسیٰ کے قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ
کہا فرعون نے کہ ہاں ہے تمکو مزدوری اگر غالب ہوگے تم اوپر موسیٰ کے اور تحقیق تم البتہ
نزدیکیوں سے ہوگے یعنے ہر وقت پاس آؤگے تم جادوگروں نے مصر میں آنکر احوال
حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دیکھا کہ سوتے تھے اور عصا اژدہا بنکر نگہبانی کرتا تھا ڈر گئے
اور فکرمند ہوئے اور خطرہ دل میں رکھتے تھے کہ فرعون نے حضرت موسیٰ کو بلایا اور مقرر ہوا
کہ جادوگر مقابلہ کریں اور مجلس مقابلہ کی تیار ہوئی جادوگر اپنی لکڑیاں اور رسیاں لیکر
میدان میں آئے اور فرعون اوپر تخت کے تماشا دیکھنے کو بیٹھا اور آدمی تمام شہر مصر کے حاضر
ہوئے ستر ہزار جادوگر ایک طرف صف باندھ کر کھڑے ہوئے جادوگروں نے ادب کیا اور
قَالُوا يَا مُوسَىٰ إِمَّا أَنْ تُلْقِيَ وَإِمَّا أَنْ نَكُونَ نَحْنُ الْمُلْقِينَ کہا کہ اے موسیٰ یا یہ کہ
اول ڈالے تو عصا اپنے کو اور یا یہ کہ ہم ہوویں پہلے ڈالنے والے لکڑیوں اپنی کو
قَالَ أَلْقُوا فَلَمَّا أَلْقَوْا سَحَرُوا أَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوهُمْ وَجَاءُوا بِسِحْرٍ عَظِيمٍ
کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے از روئے خلق کے کہ تمہیں ڈالو پہلے پس جس وقت ڈالا
جادوگروں نے لکڑیوں اور رسیوں اپنی کو جادو کیا آنکھوں آدمیوں کی کو اور بہت ڈرایا
آدمیوں کو اور لائے جادو بڑا ٭ **فائدہ** روایت میں ہے کہ جادوگروں نے
لکڑیوں کو اندر سے خالی کیا تھا اور پارہ بھر دیا تھا اور اوپر گندک لپیٹی تھی اور نیچے سے
زمین کھود کر آگ روشن کی تھی گرمی آگ کی نے نیچے سے زور کیا اور اوپر گرمی آفتاب
کی نے زور کیا تمام شکلیں ہلنے لگیں اور ایسا دکھائی دیا کہ تمام میدان سانپوں سے بھر گیا ہے
وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ ۖ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ اور وحی کی
ہم نے طرف موسیٰ کے کہ ڈال تو عصا اپنے کو جون ہی ڈالا موسیٰ نے اژدہا منھ
کھولے ہوئے بن گیا پس ناگاہ وہ اژدہا نگلتا تھا اس چیز کو کہ جھوٹ جوڑ کر خلق کو دکھاتے تھے
اور وہ چالیس گونین رسیوں کی اور لکڑیوں کی تھیں جس وقت وہ اژدہا نگل گیا اور منھ
طرف تماشا بینوں کے کیا تمام آدمی بھاگے اور بہت خلق اس انبوہ میں ہلاک ہوئی حضرت موسیٰ نے پکڑ لیا
پھر عصا ہو گیا فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ فَغُلِبُوا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوا صَاغِرِينَ

پس ثابت ہوا سچ حضرت موسی علیہ السلام کا اور باطل ہوئی جو چیز کہ عمل کرتے تھے
جادوگر پس عاجز ہوئے اس مکان میں کہ موسی علیہ السلام غالب ہوا تھا اور پھرے اس
مکان سے خوار اور ذلیل ہونے والے نا امید اور رسوے مراد وَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ سٰجِدِیْنَ
قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ رَبِّ مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ اور ڈالے گئے جادوگر
اوپر موہوں کے سجدہ کرنے والے السد کہ کہا کہ ایمان لائے ہم ساتھ پروردگار عالموں کے
فرعون نے کہا کہ میں رب العالمین ہوں جادوگروں نے کہا کہ رب موسی اور ہارون کا
قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي
الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ اَهْلَهَا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ کہا فرعون نے جادوگروں
کو کیا ایمان لائے تم ساتھ موسی کے آگے اس سے کہ حکم دوں میں تمکو تحقیق یہ عمل مکر پوشیدہ ہے
کہ بنایا ہے اسکو تمنے تدبیر سے بیچ شہر مصر کے آگے آنے وعدہ گاہ سے تمنے ساتھ موسی
کے موافقت کی ہے اور یہ حیلہ بنایا ہے اسواسطے کہ باہر نکالو تم شہر مصر سے اہل
اس کی کو کہ قبطی ہیں پس قریب ہے کہ جانوگے تم سزا اس عمل کی مجملاً ڈرایا اور آگے
منفصل بیان کیا کہ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ
اَجْمَعِيْنَ البتہ کاٹوں گا میں ہاتھوں تمہارے کو اور پانوں تمہارے کو خلاف
حکم کرنے سے یا داہنا ہاتھ اور بایاں پانوں کاٹوں گا پیچھے البتہ اوپر سولی کے چڑہاؤں گا
میں تم سب کو واسطے رسوائی کے اور نصیحت پکڑنے اوروں کے قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا
مُنْقَلِبُوْنَ کہا جادوگروں نے فرعون کو کہ ہمکو موت سے کیا ڈراتا ہے تو کہ مشتاق
موت کے ہیں ہم سب جیسے پیاسا پانی کا مشتاق ہے اسواسطے کہ بعد موت کے تحقیق
ہم طرف پروردگار کے پھرنے والے ہیں وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا
جَآءَتْنَا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ اور نہیں دشمنی کرتا ہے تو ہمسے مگر اسواسطے
کہ ایمان لائے ہیں ہم ساتھ نشانیوں قدرت پروردگار اپنے کی جسوقت آئیں وہ نشانیاں
ہمارے پاس بسبب موسیٰ کے جادوگروں نے فرعون کی طرف سے منھ پھیرا اور خدا کی
طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ اے پروردگار ہمارے بہا تو اوپر ہمارے اس مصیبت میں
صبر کو بیصبری نکریں ہم اور وفات دے تو ہمکو مسلمان ثابت اوپر ایمان کے وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ
قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ

اور کہا سرداروں نے گروہ فرعون کے سے کہ آیا چھوڑتا ہے تو موسیٰ کو اور قوم اسکی کو
تا یہ کہ فساد کریں زمین مصر کی بیچ اور چھوڑے موسیٰ تجھکو اور خداؤں تیرے کو قائل کے
روایت میں ہے کہ فرعون خلق کو اپنی بندگی کا حکم کرتا تھا اور آپ ستارے کو پوجتا تھا
اور اپنی صورت کے بُت بنوا کر قوم کو دئے تھے کہ اسکو پوجا کرو تم کہ وہ بُت تمکو مجھے
نزدیک کریں سرداروں نے رغبت دلائی فرعون کو اوپر قتل موسیٰ اور قوم اس کے
کی فرعون نے چاہا کہ موسیٰ کو تو قتل نکر سکوں گا میں وقال سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَنَسْتَحْيِ نِسَآءَهُمْ
وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قَاهِرُوْنَ ۝ کہا فرعون نے قریب ہے کہ قتل کریں گے ہم بیٹوں
اُن کے کو جیسے آگے قتل کرتے تھے تلاش موسیٰ کی بیچ اور جیتا چھوڑیں گے ہم بیٹیوں
اُن کی کو خدمت ہماری کریں اور تحقیق ہم اوپر اُن کے غالب ہونے والے ہیں
اور وہ مغلوب ہیں جس وقت بہت ڈرانا فرعون کا بنی اسرائیل کو پہنچا بیقرار ہو کر طرف
حضرت موسیٰ کے التجا کی قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا اِنَّ الْاَرْضَ
لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام
نے واسطے قوم اپنی کے کہ مدد مانگو تم ساتھ اللہ کے اور صبر کرو تم اوپر ایذا فرعون کے
تحقیق زمین واسطے اللہ کے ہے میراث دیگا جس کسی کو چاہتا ہے بندوں اپنے سے اور
نیکی عاقبت کے واسطے پرہیزگاروں کی ہے حضرت موسیٰ نے اشارہ کیا طرف ہلاکی
فرعون کے بنی اسرائیل سمجھے اور شکایت کی قَالُوْا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا
وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ
كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ۝ کہا بنی اسرائیل نے کہ ایذا دیئے گئے ہم قبطیوں سے آگے اس سے
کہ آوے تو ہمارے پاس مدین سے کہ آدھے دن بندگی اور خدمت اپنی کرواتا تھا اور آدھے
دن چھوڑ دیتا تھا اور نہ ایذا دیے گئے ہم پیچھے اس سے کہ آیا تو ہمکو تمام روز خدمت
کرواتا ہے کہا موسیٰ نے کہ قریب ہے اور امید ہے کہ پروردگار تمہارا ہلاک کرے
دشمن تمہارے کو کہ فرعون ہے پس نظر کرے گا اللہ کہ کیونکر عمل کرتے تھے تم کفر
اور ایمان سے وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ
يَذَّكَّرُوْنَ ۝ اور البتہ تحقیق پکڑا ہم نے آل فرعون کے کو ساتھ قحط اور
خشک سالی کے اور ساتھ نقصان کرنے بعضے میووں کے شاید کہ وہ نصیحت پکڑیں اور کفر

بازآوین فَاِذَا جَآءَتۡهُمُ الۡحَسَنَةُ قَالُوۡا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنۡ تُصِبۡهُمۡ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوۡا بِمُوۡسٰى وَمَنۡ مَّعَهٗ ؕ پس جسوقت کہ آتی اُن کو فراخی اور ارزانی سے کہتے کہ واسطے ہمارے ہے یہ نیکی اور ارزانی اور ہم لائق اُس کے ہین اور اگر اُن کو پہنچے بُرائی قحط اور بلا سے بدفالی اور بد شگنی لیتے ساتھ موسیٰ کے اور جو کوئی ساتھ اُس کے تھے مومنون سے اور کہتے کہ یہ بلا شامت اُن کی سے ہے اَلَاۤ اِنَّمَا طٰۤئِرُهُمۡ عِنۡدَ اللّٰهِ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ خبردار ہو جاؤ کہ تحقیق بدفالی اُن کی نزدیک اللہ کے ہے کہ اعمال بُرے کرتے ہین شامت اُس کی سے اللہ بلا بھیجتا ہے ولیکن بہت اُن کی نہین جانتے ہین کہ بلا شامت عملون کے سے ہے ❊ فائدہ یعنے شومی قسمت بد ہے سو اللہ کی تقدیر سے ہے بھلائی اور برائی کا اثر ہو گا آخرت مین اُسکا جواب یہ نہ فرمایا کہ شومی اُن کے کفر سے تھی کیونکر کافر بھی دنیا مین عیش کرتے ہین اصل حقیقت تھی سو فرماتے کہ دنیا کے احوال موقوف بر تقدیر ہین وَقَالُوۡا مَهۡمَا تَاۡتِنَا بِهٖ مِنۡ اٰيَةٍ لِّتَسۡحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحۡنُ لَكَ بِمُؤۡمِنِيۡنَ‏ ۝ اور کہا فرعونیون نے موسیٰ کو کہ جب لاتا ہے تو ہمارے پاس کسی نشانی کو کہ تو اُسکو سحر ہو جانتا ہے قحط اور بیماری سے تا یہ کہ جادو کرے تو ہمکو ساتھ اُس کے پس نہین ہین ہم واسطے تیرے ایمان لانے والے جب قبطیون نے نہایت انکار کیا فَاَرۡسَلۡنَا عَلَيۡهِمُ الطُّوۡفَانَ وَالۡجَـرَادَ وَالۡقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ پس بھیجا ہمنے اوپر اُن کے طوفان پانی کا اور ٹڈیان بھیجین اور چچڑیان یا جوئین بھیجین اور سینڈکین اور لہو بھیجا ❊ فائدہ روایت مین ہے کہ سات دن تک مینہ برسا اور گھر قبطیون کے ڈوبے عاجز ہوکر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ دعا کر جو مینہ بند ہووے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عصا کر چارون طرف پھیرا بادل جاتے رہے اور مینہ کھل گیا۔ پھر سرکشی کی۔ حق تعالیٰ نے ٹڈیون کو بھیجا کہ تمام کھیتیان اور درخت کھا گئین۔ پھر چچڑیون یا جوئون کو بھیجا کہ تمام چھپرون مین اور پانی مین بھر گئین۔ پھر مینڈکون کو بھیجا کہ تمام کھانے اور پینے مین پھیل گئین۔ پھر لہو کو بھیجا کہ تمام پانی دریا نیل کا اور پانی تمام کنوؤن کا اُنکو لہو ہو گیا قبطی بنی اسرائیل کے آدمی سے کہتے کہ تو اپنے مُنہ مین کلّی پانی کی لیکر میرے مُنہ مین ڈالدے بنی اسرائیل کا آدمی پانی مُنہ مین لیکر قبطی کے مُنہ مین ڈالتا لہو ہو جاتا جیسے مولوی روم نے فرمایا ہے ❊ ہست آب نیل است و بقبطی خون نمود ❊

قوم موسیٰ راخون بود وآب بود * اور فرق ہر عذاب میں ایک مہینے کا تھا اور سات
دن تک عذاب رہا تھا اٰیٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ نشانیان
تھیں جدی جدی یعنی ایک ہفتے تک عذاب رہا تھا اور ایک مہینے تک امن تھا پس تکبری
اور غرور کیا اور تھی وہ قوم گناہ کرنے والی وَلَمَّا وَقَعَ عَلَیْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا یٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا
رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ لَىِٕنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ
مَعَكَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اور جس وقت گرتا تھا اوپر اُن کے عذاب عذابون مذکور سے
کہتے تھے کہ اے موسےٰ دعا کر تو واسطے ہمارے پروردگار اپنے کو ساتھ اُس چیز کے
کہ قول کیا ہے نزدیک تیرے کہ دعا تیری قبول کرونگا مین اگر دور کریگا تو ہمسے عذاب کو
البتہ ایمان لاوینگے ہم واسطے تیرے اور البتہ چھوڑ دینگے ہم ساتھ تیرے
بنی اسرائیل کو کہ جہان چاہے لیجا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰۤى اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ
اِذَا هُمْ یَنْكُثُوْنَ پس جس وقت کہ دور کیا ہمنے اُن سے عذاب کو دعا
موسیٰ کی سے تا ایک مدت تک کہ وہ پہنچنے والے اُس مدت کے تھے ناگاہ وہ قول
توڑتے تھے فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا
وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِیْنَ ۝ پس بدلا لیا ہمنے اُن سے پس غرق کیا ہمنے اُن کو دریاے
قلزم مین کہ نزدیک مصر کے ہے بسبب اِسکے کہ جھٹلایا تھا اُنہون نے نشانیون قدرت
ہماری کو اور رہتے تھے اُن نشانیون سے بیخبر * **فائدہ** یہ سب بلائین اتر آئین ایک ایک
ہفتہ کے فرق سے اوّل حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کو کہہ آتے کہ اللہ تمپر یہ بلا بھیجے گا
وہی بلا آتی پھر مضطر ہوتے حضرت موسیٰ کی خوشامد کرتے اُن کی دعا سے دفع ہوتی پھر منکر
ہوجاتے آخر کو وبا پڑی نصف شب کو سارے شہر مین ہر شخص کا پہلا بیٹا مر گیا وہ لگے
مردون کے غم مین حضرت موسیٰ اپنی قوم کو لیکر شہر سے نکل گئے پھر کئی روز کے بعد فرعون
پیچھے لگا دریاے قلزم پر جا پکڑا وہان یہ قوم سلامت گذر گئی اور فرعون ساری فوج سمیت
غرق ہوا وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِیْنَ كَانُوْا یُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا
الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَا اور میراث دی ہمنے اُس قوم کو کہ ضعیف اور ناتوان گنی جاتی تھی مشرق
کے طرفین زمین کی اور مغرب کی طرفین زمین کی وہ زمین کہ برکت دی تھی ہم نے بیچ
اُس زمین کے بہتایت میوون کی سے یا پیغمبرون سے وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى

عَلٰى بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ بِمَا صَبَرُوْا وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ یَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا یَعْرِشُوْنَ اور تمام ہوا وعدہ پروردگار تیرے کا کہ نیکتر ہے اوپر بنی اسرائیل کے بسبب صبر کرنے انکے کے اور ہلاک کے اور ڈہا دی ہمنے جو چیز کہ بناتا تھا فرعون اور قوم اس کی سلیس محلون سے اور قلعون سے اور جو چیز کہ چہتے بناتے تہے انگورون کی اور عمارتون کی وَجٰوَزْنَا بِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ یَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ اور پار اتار دیا ہمنے دریا سے صحیح سلامت بنی اسرائیل کو پس گذرے اوپر ایک قوم کے کہ قبیلہ بنی لخم کے سے تہے والایت رقہ مین کہ مجاوری کرتے تہے اوپر بتون کے کہ واسطے ان کے تہے قَالُوْا یٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ کہا بنی اسرائیل نے کہ اے موسیٰ بنا تو ہمارے واسطے مورت خدا کی کہ پوجین ہم اسکو جیسے اس شہر والون کو خدا ہین اور پوجتے ہین ان کو قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِیْهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ کہا حضرت موسیٰ نے کہ تحقیق تم ایک قوم ہو کہ نادانی کرتے ہو کہ غیر خدا کو بندگی روا کہتے ہو تحقیق یہ گروہ بت پوجنے والے ہلاک کی گئی ہے جو چیز کہ بیچ اس کے ہین یعنی بت ان کے ہمارے ہاتھ سے ٹوٹین گے اور جہوٹہ ہے جو چیز کہ عمل کرتے ہین بت پرستی سے قَالَ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْغِیْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کیا سوائے اللہ کے ڈہونڈہون مین تمہارے واسطے کسی خدا کو اور حالانکہ اسی نے بزرگی دی ہے تمکو اوپر عالم کے لوگون کی نعمت دینے سے وَاِذْ اَنْجَیْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ یُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَیَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَكُمْ وَفِیْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِیْمٌ اور یاد کرو تم اے بنی اسرائیل جس وقت نجات دی ہمنے تمکو آل فرعون کی سے کہ چکہاتے تہے تمکو سختی عذاب کی قتل کرتے تہے بیٹون تمہارے کو اور جیتا چہوڑتے تہے عورتون تمہاری کو واسطے خدمت اپنی کے اور بیچ اس کے نعمت تہی یا آزمائش تہی پروردگار تمہارے سے بڑی ❊

فائدہ روایت مین ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو وعدہ کیا تھا کہ بعد ہلاک ہونے فرعون کے ایک کتاب لاؤن گا مین نزدیک حق تعالیٰ کے سے اور جو چیز چاہیے تمکو اس مین مفصل بیان ہوگا۔ پس جس وقت دریا سے نجات پائی

ربع

ع ۱۴

اور فرعون غرق ہوا بنی اسرائیل نے طلب اُس کتاب کی کی حضرت موسیٰ علیہ السلام
نے جناب الٰہی مین عرض کیا کہ وہ کتاب عنایت ہووے حکم ہوا کہ تیس دن روزے رکھ
پیچھے اُس کے کوہ طور پر آ تو ہم باتین کرینگے تجھسے حضرت موسیٰ نے تیس دن روزے
رکھے اکتیسوین دن کوہ طور کو متوجہ ہوئے کراہیت جانی کہ مین حق تعالیٰ سے باتین
کرونگا اور منھ میرے سے روزے کی بو آوے واسطے دور کرنے بو روزے کی مسواک
کی فرشتون نے کہا کہ ہم تجھسے بو مشک کی سونگھتے تھے مسواک سے دور کی تو نے حق تعالیٰ
نے فرمایا کہ گنہگاری اُس کی دس روزے اور رکھ جیسے فرمایا ہے کہ وَوٰعَدْنَا مُوْسٰی
ثَلٰثِیْنَ لَیْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِیْقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً اور وعدہ کیا ہمنے
موسیٰ سے تیس راتون کا واسطے کتاب دینے کے ذیقعدہ کے مہینے سے اور تمام کیا ہمنے
اُن تیسون کو ساتھ دس کے پس تمام ہوا وقت وعدے پروردگار اُس کے کا چالیس راتین
وَقَالَ مُوْسٰی لِاَخِیْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِیْلَ
الْمُفْسِدِیْنَ اور کہا موسیٰ علیہ السلام نے واسطے بھائی اپنے ہارون کے کہ مین کتاب
لینے جاتا ہون کوہ طور پر اور تو خلیفہ میرا ہو بیچ قوم میری کے اور اصلاح کامون
کی کر تو اور پیروی نکر تو فساد کرنے والون کی وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰی لِمِیْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ
اور جسوقت کہ آیا موسیٰ واسطے وقت مقرر ہمارے کے اور بات کی اُسکو پروردگار اُس کے
نے بیواسطہ غیر کی ❊ فائدہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے غسل کیا اور کپڑے پاکیزہ
کئے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ گرد اگرد کوہ طور کے چھبیس کوس تک اندھیرا ہو جاوے
جسوقت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اندھیرے مین قدم رکھا شیطان اُن کے کوان سے
دور کیا اور کراماً کاتبین کو بھی جدا کیا اور آسمانون کو دکھایا کہ فرشتے ہوا مین کھڑے
ہین اور عرش عظیم کو ظاہر کیا پس حق تعالیٰ نے باتین کین ❊ فائدہ روایت مین
ہے کہ چوبیس ہزار باتین کین اور بعضون نے کہا ہے کہ چالیس رات اور دن باتین
کین شیطان کو اُس زمین سے باہر نکال دیا تھا شیطان نے زمین مین غوطہ مارا
اور درمیان دونون قدم موسیٰ کے نکلا اور وسواس دلایا کہ یہ تین باتین شیطان
نے کین ہین خدا نے نہین کی ہین حضرت موسیٰ نے سوال دیکھنے کا کیا اور قَالَ
رَبِّ اَرِنِیْۤ اَنْظُرْ اِلَیْكَ قَالَ لَنْ تَرٰىنِیْ ج کہا موسیٰ نے

کہ اے پروردگار میرے دکھا تو مجھکو ذات اپنی کہ نظر کرون مین طرف تیری کہا اللہ نے کہ
نہ دیکھے گا تو مجھکو دنیا مین اسواسطے کہ جو کوئی دنیا مین مجھکو دیکھتا ہے مرجاتا ہے اور طاقت
نہین لاتا ہے وَلٰکِنِ انْظُرْ اِلَی الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَکَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِیْ لیکن نظر
کر تو طرف پہاڑ زبیر کے کہ بلند تر پہاڑون زمین کا ہے اور قوت تحمل کی تجھسے زیادہ رکھتا ہے
پس اگر قرار پکڑے اور ثابت رہے پہاڑ وقت تجلی کے پس شتاب ہے کہ دیکھے گا تو مجھکو
اور طاقت دیکھنے کی لاسکے گا تو فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَکًّا وَّخَرَّ مُوْسٰی
صَعِقًا پس جسوقت کہ روشنی کی پروردگار اُس کے نے یعنے نور اپنا یا نور عرش کا سوئی
کے ناکے برابر ظاہر کیا واسطے پہاڑ کے کردیا پہاڑ کو ریزہ ریزہ اور گر پڑا موسی بیہوش
ہوکر دہشت اُس کی سے ❊ **فائدہ** روایت مین ہے کہ ستر ہزار پردون کے پیچھے
سے سوئی کے ناکے برابر نور ظاہر کیا تھا اور اُس ساعت مین جو دیوانہ زمین کے اوپر
تھا ہشیار ہوگیا اور جو بیمار تھا تندرست ہوگیا اور تمام زمین سرسبز ہوگئی اور پانی
کھاری میٹھے ہوگئے اور بت اوپر منھ کے گر پڑے اور آگین آتش پرستون کی سرد ہوگئین
پہاڑ باوجود اوس عظمت کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا اور چھ پہاڑ اُس سے جدا ہوئے
تین پہاڑ مدینہ مین آن پڑے احد اور ورقان اور رضوی اور تین مکہ مین آن پڑے ثور
اور ثبیر اور حرا دوپہر ڈہلے جمعرات کے دن عرفہ کے سے تا دوپہر ڈہلے جمعہ تک
حضرت موسی علیہ السلام بیہوش پڑے رہے اور فرشتے پاؤن سے ٹھوکرین مار مار جاتے
تھے اور کہتے تھے کہ اے بیٹے عورت حیض والی کے تو نے لالچ کیا تھا دیکھنے رب العزت کا
فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَکَ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ پس جسوقت ہوش
مین آیا موسی نے کہا کہ پاک جانتا ہون مین تجکو اس سے کہ دنیا مین دیکھا جاوے تو
توبہ کی مین نے طرف تیرے ایسے سوالون سے اور مین پہلا ایمان لانے والون کا ہون
اوپر عظمت اور جلال تیرے کے حق تعالی نے واسطے تسلی حضرت موسی علیہ السلام کے فرمایا کہ
قَالَ یٰمُوْسٰۤی اِنِّی اصْطَفَیْتُکَ عَلَی النَّاسِ بِرِسٰلٰتِیْ وَبِکَلَامِیْ فَخُذْ مَآ اٰتَیْتُکَ وَکُنْ
مِّنَ الشّٰکِرِیْنَ ۝ کہا اللہ نے کہ اے موسی تحقیق مین نے پسند کیا ہے تجکو اوپر آدمیون کے
ساتھ پیغامون اپنے کے اور ساتھ بات کرنے اپنے کے تجھسے پس لے تو جو چیز کہ دی ہے مین نے
تجکو احکامون سے اور رہو تو شکر کرنے والون سے اور اس بخشش کے

وَكَتَبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ اور لکھا تھا ہمنے واسطے موسی کے بیچ تختون کے ہر چیز سے نصیحت اور بیان کرنا واسطے ہر چیز کے کہ محتاج ہو وین دین مین اور تختے نو تھے یا قوت سرخ سے اور بعضون نے کہا ہے کہ سبز زمرد سے تھے اور درازی ہر تختے کی چھہ گز کی تھی فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَأْمُرْ قَوْمَكَ يَأْخُذُوا بِأَحْسَنِهَا سَأُورِيكُمْ دَارَ الْفَاسِقِينَ ۝ پس لے تو اے موسی تختون کو کہ اوپر اُن کے توریت لکھی ہے ساتھ قصد تمام کے اور حکم کر قوم اپنے کو کہ لیوین نیکتر تختون کا یعنے عمل کرین اوپر عزیمت کے نہ اوپر رخصت کے کہ رخصت نیک ہے اور عزیمت نیکتر ہی قریب ہے کہ دکھاؤن گا مین تمکو اے بنی اسرائیل گھر بدکارون کے کہ دوزخ مین ہین یا تمکو ولایت شام کی مین لاؤن گا اور مکان اگلے بیفرمان لوگون کے دکھلاؤن گا مین کہ تم نصیحت پکڑو اور بے فرمانی نکرو یا فرعون کے مکان مصر مین خراب اور خالی ہوے دکھاؤن گا سَأَصْرِفُ عَنْ آيَاتِيَ الَّذِينَ يَتَكَبَّرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ قریب ہے کہ پھیرون گا مین آیتون اپنی سے دل اُن لوگون کے کہ غرور کرتے ہین زمین مین ناحق وَإِن يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوا بِهَا وَإِن يَرَوْا سَبِيلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا وَإِن يَرَوْا سَبِيلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا اور اگر دیکھین یہ سرکشی کرنیوالے تمام معجزون کو ایمان نلاوین ساتھ اُن کے اور اگر دیکھین راہ ہدایت کی نہ پکڑین اُس کو راہ اور اگر دیکھین راہ گمراہی کی پکڑین اُس کو راہ اور پیروی اُس کی کرین ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا عَنْهَا غَافِلِينَ ۝ یہ پھیرنا دلون کا اس سبب سے ہے کہ تحقیق جھٹلایا کفا اُنھوں نے آیتون ہماری کو اور تھے آیتون ہماری سے غافل ہونے والے سرکشی اور دشمنی سے وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ اور جنہون نے جھٹلایا ہے آیتون ہماری کو کہ قرآن ہے اور جھٹلایا دیدار آخرت کے کونا چیز اور باطل ہوگئے عمل اُن کے جزا ندی جاوینگے مگر جو چیز کہ عمل کرتے تھے دنیا مین وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوسَىٰ مِن بَعْدِهِ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهُ خُوَارٌ اور پکڑا یعنے بنا یا اور اُس کو خدا جانا قوم موسیٰ کی نے پیچھے جانے موسیٰ کے کوہ طور کو گہنے قبطیون کے سے بچھڑا بدن بے روح واسطے اُس کے آواز تھی بچھڑے کی ✤ **فائدہ** روایت مین ہے کہ جس رات بنی اسرائیل

ع

شہر مصر سے باہر نکلے تھے کہ حال اُن کا قوم فرعون کی بجانے بہانہ کیا کہ ہماری ہان شادی ہے اور فرعونیوں سے گہنا سونے کا اور روپے کا عاریت لیا فرعون غرق ہو گیا اور وہ گہنا بنی اسرائیل کے پاس رہ گیا۔ جسوقت حضرت موسیٰ کوہ طور کو گئے اور ہارون کو اپنا خلیفہ کر گئے سامری ہارون کے پاس آیا اور کہا کہ یہ گہنا عاریت کا کہ بنی اسرائیل کے پاس رہ گیا ہے خرید فروخت کرتے ہین اور حالانکہ تصرف کرنا اُن کو اُس مین حرام ہو کہ اُس نامین غنیمتین حلال نہین تھین سو مومنوں کو ہارون نے کہا کہ تمام گہنا زمین مین گاڑ دو مین سامری نے کہ سنار کاریگر تھا زمین سے نکال کر آگ مین گلایا اور قالب مین ڈال کر گائے کا بچہ بنایا بدن بے روح اور جسوقت فرعون غرق ہوتا تھا حضرت جبرئیل علیہ السلام گھوڑے کے اوپر سوار ہو کر آئے تھے سامری نے ایک مٹھی خاک کی سم کے نیچے سے اُٹھالی تھی اُسی خاک سے بچھڑے کے منھ مین ڈالی۔ حق تعالیٰ نے زندہ کر دیا اور بولنے لگا بنی اسرائیل نے جو آواز سنی سجدہ کیا اور خدا جانا بچھڑے کو اَلَمْ یَرَوْا اَنَّهٗ لَا یُكَلِّمُهُمْ وَلَا یَهْدِیْهِمْ سَبِیْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِیْنَ ۝ آیا اور نہین دیکھا ہے بنی اسرائیل نے کہ تحقیق بچھڑا انہین بات کرتا ہے اُن سے اور امر و نہی نہین کرتا ہے اور نہ کہتا ہے اُن کو راہ سیدہی پکڑا بنی اسرائیل نے بچھڑے کو خدا اور تھے ظلم کرنے والے وَلَمَّا سُقِطَ فِیْۤ اَیْدِیْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ یَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَیَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝ اور جسوقت گر پڑی پشیمانی بیچ ہاتھوں اُنکے کے یعنے بچھڑے کے پوجنے سے پشیمانی ہاتھ آئی اور دیکھا بنی اسرائیل نے کہ تحقیق گمراہ ہوئے ہم کہا ندامت سے کہ البتہ اگر رحمت نکرے گا اوپر ہمارے پروردگار ہمارا اور نہ بخشے گا گناہ ہمارا البتہ ہو جاوین گے ہم زیان کاروں سے وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰۤی اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِیْ مِنْۢ بَعْدِیْ اور جسوقت کہ پہرا موسیٰ طور سے طرف قوم اپنی کے غصہ ناک اور غمگین گمراہ ہونے اُن کے سے کہا کہ بُری خلافت کی تمنے میرے پیچھے میرے سے اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِیْهِ یَجُرُّهٗۤ اِلَیْهِ ؕ آیا جلدی کی تمنے پوجنے بچھڑے کے سے حکم پروردگار اپنے کے اور بہیری راہ نہ دیکھی تمنے اور ڈال دیا تختوں کو کہ توریت اوپر اُن کے کہدی تھی مانند نقش نگینہ کے بعضے تختے ٹوٹ گئے چھہ حصہ اوپر

وقف لازم

آسمان کے اٹھ گئے اور ایک حصہ باقی رہا اور پکڑا موسی نے ہارون سر بہائی اپنے کو کھینچتا تہا
طرف اپنی زور سے مارے غصہ کے کہ شاید ہارون نے منع کرنے مین تقصیر کی ہوگی قَالَ ابْنَ
أُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُونِي وَكَادُوا يَقْتُلُونَنِي فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْأَعْدَاءَ
کہا ہارون نے کہ اے بیٹے ماں میری کے تحقیق قوم نے ضعیف جانا مجکو اور اکیلا پایا اور قریب
تہی کہ قتل کرین مجکو بہت منع کرنے میرے سے پس خوش نکر تو ساتھ میرے دشمنون کو
وَلَا تَجْعَلْنِي مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ اور نکر تو مجکو ساتھ قوم ظلم کرنے والی کے کہ مین
سستی نہین کی ہے منع کرنے مین + **فائدہ** حضرت ہارون اور ان کی اولاد حضرت
موسی کی امت مین امام تہے لیکن جب ان کی جاے خلیفہ ہوے تو امت حکم مین نر ہی
خلافت اور کی قسمت مین تہی خلیفہ وہ کہ امت کو دین اور دنیا کے بند و بست مین رکھے
جس طرح پیغمبر سنوار گیا تا نصرت حق ان کے ساتھ رہے اور امام وہ کہ پیغمبر کا یادگار ہو جو
خدمت اور نیاز پیغمبر سے منظور ہو سو امت ان سے کرے تا برکت اور قبول پاوین توریت
مین امام کے لوازم دیکہیے تو معلوم ہو قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِأَخِي وَأَدْخِلْنَا
فِي رَحْمَتِكَ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ کہا موسی نے پیچھے سننے اس بات کے کہ
اے پروردگار بخش تو مجکو اور بہائی میرے کو اور داخل کر تو ہم دونون کو بیچ رحمت
اپنی کے اور تو بہت رحم کرنے والا رحم کرنے والون کا ہے إِنَّ الَّذِينَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ
سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَكَذَلِكَ نَجْزِي
الْمُفْتَرِينَ تحقیق جن لوگون نے کہ پکڑا ہے بچہڑے کو خدا اپنا قریب ہے کہ پہنچیگا
ان کو غصہ پروردگار ان کے سے کہ وہ قتل کرنا ایک دوسرے کا ہے اور پہنچے گی
ان کو خواری بیچ زندگی دنیا کے کہ جزیہ ہے اور اسی طرح بدلہ دیتے ہین ہم جہوٹھ جوڑنے
والون کو وَالَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ ثُمَّ تَابُوا مِنْ بَعْدِهَا وَآمَنُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ
بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ اور جن لوگون نے کہ کیا ہے عمل بدیون کا شرک سے اور گناہون سے
پیچھے توبہ کی ہے بعد اس کے اور ایمان لاے ہین تحقیق پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پیچھے توبہ اور ایمان کے البتہ بخشنے والا مہربان ہے وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُوسَى
الْغَضَبُ أَخَذَ الْأَلْوَاحَ وَفِي نُسْخَتِهَا هُدًى وَرَحْمَةٌ لِلَّذِينَ هُمْ
لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُونَ اور جس وقت تہما اور ٹہیرا موسی سے غصہ پکڑا ہاتھ مین تختیون کو

اور بیچ نوشتہ اسکے کے راہنمائی تہی اور بخشش تہی واسطے ان لوگون کے کہ وہ واسطے عذاب پروردگار اپنے کے ڈرتے ہین وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا اور پسند کیا موسی علیہ السلام نے قوم اپنی سے ستر مردون کو واسطے وعدہ گاہ ہمارے کے ✽ **فائدہ** روایت مین ہے کہ حق تعالی نے حضرت موسی کو فرمایا تہا کہ ستر آدمی علما بنی اسرائیل کے سے ساتھ اپنے کوہ طور کے اوپر لاؤ کہ بندگی بچھڑے کی سے توبہ اور عذر خواہی کرین ✽ اور ایک روایت مین ہے کہ بنی اسرائیل نے آپس مین کہا کہ خدا نے موسی علیہ السلام سے باتین نہین کی ہین اور یہ جو چیز کہ اوپر تختون کے ہے کلام موسی کی ہے حق تعالی نے فرمایا کہ اے موسی ستر آدمیون کو بنی اسرائیل سے اوپر کوہ طور کے لاؤ تا کلام میرے سنین اور گواہ ہووین حضرت موسی ستر آدمیون کو لیکر اوپر کوہ طور کے آئے جب نزدیک پہنچے کوہ طور سے ایک بادل آیا کہ درمیان موسی کے اور قوم کے حائل ہوگیا۔ موسی علیہ السلام پردے ابر کے اندر آئے اور قوم سجدے مین گری حق تعالی نے موسی سے باتین کین اور امر اور نہی فرمایا پس جسوقت بادل کھل گیا موسی باہر آئے اور کہا قوم سے کہ سنے تمنے کلام پروردگار میرے کے قوم نے کہا کہ سنے ہمنے ولیکن کلام کرنے والا معلوم نہوا ہم ایمان جب لاوین کہ خدا کو ظاہر دیکھین نزدیک اسی بات کے ایک بجلی گری سب کو جلا دیا حضرت موسی علیہ السلام بیقرار ہوئے فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ پس جسوقت کہ پکڑا ان کو بجلی نے یا پکڑا انکو آواز ہیبت ناک نے کہ لرزہ اوپر بدن کے پڑا اور بند بند جدے ہوگئے کہ تمام وہشت اس کی سے مرگئے حضرت موسی ڈر گئے کہ بنی اسرائیل مجکو قتل کی تہمت کرینگے کہا قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ؕ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ؕ کہا موسی نے کہ اے پروردگار میرے اگر چاہتا تو ہلاک کرتا انکو آگے آنے کوہ طور کے سے اور مجکو بہی ہلاک کرتا ان کو بندگی کرنی بچھڑے کی سے ہلاک کرتا اور مجکو قتل کرنے قبطی کے سے ہلاک کرتا آیا ہلاک کرتا ہے تو ہمکو بسبب اس چیز کے کہ کی ہے بیعقلون نے ہم مین سے نہین ہے یہ کام مگر آزمائش بری ہی سے بندون کو کہ ان کو کلام اپنے سنائے کہ لالچ دیکہنے کا ہوا اور بچھڑے مین آواز پیدا کر دی کہ اسکی طرف متوجہ ہو تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَتَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ ؕ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ۝

گمراہ کرتا ہے تو ساتھ آزمائش کے جس کسی کو کہ چاہتا ہے تو اور راہ دکھاتا ہے تو جس کسی کو کہ چاہتا ہے تو ہی یار اور کارساز ہمارا ہے پس بخش تو ہمکو اور رحم کر تو ہمکو اور تو بہترین بخشنے والا ہے وَاكْتُبْ لَنَا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ إِنَّا هُدْنَا إِلَيْكَ اور لکھ تو واسطے ہمارے اور ثابت کر بیچ اس دنیا کے نیکی کو کہ بندگی ہے یا روزی حلال ہے اور بیچ آخرت کے کہ بخشش ہے یا بہشت اور دیدار ہے تحقیق ہمنے رجوع کی ہے طرف تیرے قَالَ عَذَابِي أُصِيبُ بِهِ مَنْ أَشَاءُ وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ کہا اللہ نے کہ عذاب میرا صفت اس کی یہ ہے کہ پہنچاتا ہون مین اس کو جس کسی کو چاہتا ہون مین اور رحمت میری کشادہ ہو گئی ہے سب چیز کو پس قریب ہے کہ لکھون گا مین رحمت کو اور ثابت کرون گا واسطے ان کے کہ پرہیز کرتے ہین شرک سے اور دیتے ہین زکوٰۃ کو اور واسطے ان کے کہ ساتھ آیتون ہماری کے ایمان لاتے ہین یہودیون نے جانا تھا کہ یہ رحمت ہمارے واسطے ثابت ہے حق تعالیٰ نے امید ان کی قطع کی اور واسطے اس امید کے ثابت کیا اور فرمایا کہ **فائدہ** شاید حضرت موسیٰ نے اپنی امت کے حق مین دنیا اور آخرت کی نیکی جو مانگی مراد یہ تھا کہ سب امتون پر مقدم رہین دنیا اور آخرت مین فرمایا کہ میرا عذاب اور رحمت کسی فرقے پر مخصوص نہین سو عذاب تو اسی پر ہے جس کو اللہ چاہے اور رحمت سب کو شامل ہے لیکن وہ رحمت خاص لکھی ہے ان کے نصیب مین جو اللہ کی ساری باتین یقین کرین گے یعنے آخری امت کہ سب کتابون پر ایمان لاوین گے سو حضرت موسیٰ کی امت مین سے جو کوئی آخری کتاب پر یقین لائے وہ پہنچے اس نعمت کو اور حضرت موسیٰ کی دعا ان کو لگی الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وہ لوگ کہ تابعداری کرتے ہین رسول نبی ناخواندہ کی وہ رسول کہ پاتے ہین اہل کتاب صفت اور نام اس کا لکھا ہوا نزدیک اپنے بیچ توریت کے اور انجیل کی توریت مین تھا کہ احمد الضحوک القتول یرکب البعیر ویلبس الشملۃ احمد بہت ہنسنے والا خوش خلق قتل کرنے والا کافرون کا سوار ہوگا اور براونٹ کے اور پہنے گا ایک چادر کہ شامل ہو تمام بدن کو اور انجیل مین تھا کہ انی ذاہب الی ربی وربکم وفارقلیطا جاء یعنے عیسٰی نے کہا کہ تحقیق مین جانے والا

ہون طرف رب اپنے کی اور رب تمہارے کی اور احمد آیا یَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ حکم کریگا وہ پیغمبر ناخواندہ اُن کو ساتھ نیکی کے کہ توحید ہے اور منع کرے گا اُن کو برائی سے کہ شرک ہے اور حلال کرے گا واسطے اُن کے پاکیزہ چیزون کو کہ جاہلون نے حرام کیا تھا اور حرام کرے گا اوپر اُن کے ناپاکیون کو مانند مردار کی اور گوشت خوک کی یا بیاز اور رشوت کو حرام کریگا وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ اور اتارے گا اُن سے بوجھ اُن کا کہ شریعت کو آسان کریگا کہ بیچ شریعت موسیٰ کے مشکل تھی اور اتارے گا اُن سے طوق زنجیر کو کہ تھین اوپر اُن کے فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ پس جو کوئی کہ ایمان لائے ساتھ پیغمبر ناخواندہ کے اور تعظیم کی ہے اُس کی اور مدد کی ہے اُس کی اوپر دشمنون اُسکے کے اور تابعداری کی ہے اُس نور کی وہ قرآن ہے وہی گروہ نجات پانے والے ہین علامت قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ص کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے آدمیو تحقیق ہین پیغمبر اللہ کا ہون بھیجا گیا طرف تم سب کے برخلاف اور پیغمبرون کے کہ بعضون کی طرف بھیجی گئی تھی وہ اللہ کہ واسطے اُسی کے ہے بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی نہین ہے کوئی خدا سوائے اُس کے جلاتا ہے اور مارتا ہے فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ پس ایمان لاؤ تم ساتھ اللہ کے اور پیغمبر اُسکے کی کہ نبی ناخواندہ ہے وہ نبی کہ ایمان لاتا ہے ساتھ اللہ کے اور باتون اُسکے کی اور تابعداری کرو تم اُس پیغمبر کی شاید کہ تم سیدھی راہ پاؤ وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ اور قوم موسیٰ کی سے ایک گروہ ہے کہ راہ دکھاتے ہین خلق کو ساتھ حق کے کہ اوپر اُن کے ہے اور ساتھ حق کے عدل کرتے ہین درمیان خلق کے مراد اس گروہ سے عبداللہ بن سلام اور یار اُس کے ہین اور مشہور یہ ہے کہ بعد وفات حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور بعد وفات خلیفہ اُنکے کے کہ یوشع تھے بنی اسرائیل مین ہرج مرج ظاہر ہوا اور بیچ قتل کرنے پیغمبرون کے اور اقسام گناہون کے مشغول ہو گئے

ع ۱۹

ایک گروہ نے اُن مین سے حق تعالیٰ سے التجا کی کہ درمیان ہمارے اور تمام قوم کے جدائی پڑی حق تعالیٰ نے ایک راہ زمین مین کہول دی وہ گروہ اُس راہ سے پیچہے ملک چین کے سے آئے اور اُسی مکان مین اقامت کی اور مکان رہنے کے بنائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج کو اُن سے ملاقات کی تہی اور سورہ قرآن کی اوپر اُن کے پڑہی ایمان لائے اور وہ مسلمان ہین اور قبلہ کی طرف نماز پڑہتے ہین اور زکوٰۃ مال کی دیتے ہین اور نماز جمعہ کی قائم کرتے ہین آیت اُن کی شان مین ہے وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا اور جدا کیا ہمنے قوم موسیٰ کی کو بارہ سبط گروہ گروہ اور سبط پوتے اور نواسے کو کہتے ہین مراد اولاد یعقوب کی ہے یعنے ہر پوتے یعقوب کے کو گروہ کردیا ہمنے وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ اور وحی کی ہمنے طرف موسیٰ کے جسوقت کہ پانی مانگا اُس سے قوم اُس کی نے یہ کہ مار تو ساتھ عصا اپنے کے پتھر کو۔ جسوقت بنی اسرائیل جنگل مین حیران ہوئے اور گرمی آفتاب کی سے ایذا پائی پیاس نے اُن کے اوپر غلبہ کیا حضرت موسیٰ سے پانی مانگا حکم الٰہی ہوا کہ اے موسیٰ عصا اپنا اوس پتھر کو مار کہ تجہسے جنگل مین بات کی تہی اور بولا تہا کہ اے موسیٰ مجکو اُٹھا لے کہ مین تیرے کام آؤن گا حضرت موسیٰ نے اُٹھا لیا اور توبڑے مین رکہتے تہے فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ پس بہ چلے پتھر اور کہل گئے اُس سے بارہ چشمے پانی کے موافق شمار سبطون کے تحقیق جان لیا ہر آدمیون نے مکان پانی پینے اپنے کا وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ اور سایبان کیا ہمنے اوپر بنی اسرائیل کے بادل کو کہ گرمی آفتاب کی سے ایذا نپاوین اور نیچے بہیجا ہمنے اوپر اُن کے من کو کہ مانند ترنجبین کی میٹہا تہا اور سلوے کو کہ مانند جانور لوے کے تہا سلونا کہ کہاؤ تم پاکیزہ چیزون سے جو چیز کہ رزق دیا ہمنے تمکو اور ذخیرہ نکرو تم اونہون نے ذخیرہ کیا وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ اور ظلم نکیا بنی اسرائیل نے ہمکو ذخیرہ کرنے مین لیکن تہے بنی اسرائیل کہ ذاتون اپنی کو ظلم کرتے تہے بیفرمانی ہماری سے وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ اور یاد کر

جسوقت کہا گیا یعنی ہمنے کہا بنی اسرائیل کو کہ رہو تم اس شہر مین کہ اریحا اور ایلیا ہے اور کہاو تم
اُس شہر سے میوہ اور اناج جس مکان سے کہ چاہو تم وَقُولُوا حِطَّةٌ وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا
نَغْفِرْ لَكُمْ خَطِيئَاتِكُمْ سَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ ۝ اور کہو تم کہ گناہ دور کر ہمسے اور داخل
ہو تم دروازے شہر کو سجدہ کرتے ہوئے یا جھکے ہوئے تواضع سے بخشین گے ہم گناہ تمہارے
قریب ہے کہ زیادہ کرین گے ہم ثواب نیکی کرنے والون کا فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ
قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَظْلِمُونَ ۝ پس بدلا جن لوگون
ع ۱۰
نے ظلم کیا تہا اُن مین سے قول کو سواے اُس کے کہ کہا گیا تہا اُنکو یعنی حطہ کی جگہہ حنطۃ
فیہا شعیر کہا کہ گیہون دے ہمکو بیچ اُن کے جو تھی بس بہیجا ہمنے اوپر تغیر کرنے والون
قول کے عذاب آسمان سے کہ بجلی تہی بسبب اوس چیز کے کہ ظلم کرتے تھے وَاسْأَلْهُمْ عَنِ
وقف لازم
الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اور پوچھ لے تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودیون
سے احوال اُس شہر کا کہ تہا روبرو دریا کے اور وہ ایلیا ہے درمیان مدین اور کوہ طور
کے اوپر کنارے دریا کے کہ اہل شریعت تہی اور اوپر اُن کے تعظیم سنیچر کے دن کی
فرض تہی کہ اُس دن شکار مچھلیون کا نکرین اور دنیا کے کام مین مشغول نہووین انہون نے
برخلاف حکم خدا کے کیا اور اوپر زبان داؤد کے ملعون ہوے اور لنگور بن گئے إِذْ يَعْدُونَ
فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَيَوْمَ لَا يَسْبِتُونَ لَا تَأْتِيهِمْ
جسوقت کہ گذر جاتے تہے حد حکم آلہی کے سے بیچ دن سنیچر کے کہ شکار مچھلی کا منع تھا
جسوقت کہ آتی تھین انکو مچھلیان اُن کی دن سنیچر اُنکے کے کہ شکار اُس دن کا منع تھا آتی تہین
مچھلیان ظاہر اوپر پانی کے سر نکالے ہوئے اور جس دن سنیچر نکرتے تہے نہ آتی تہین مچھلیان
یعنے سواے سنیچر کے نہ آتی تہین اور یہ آزمائش تہی اُن کو خدا کی طرف سے کہ سنیچر کے دن بہت
نصف
مچھلیان آتین اور سواے سنیچر کے دن مچھلی کی صورت کوئی نہ دیکھتا تھا كَذَٰلِكَ
نَبْلُوهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ۝ اسی طرح آزماتے تہے ہم اُن کو بسبب اُس چیز کے
کہ دائرہ حکم آلہی اور ایمان سے باہر جاتے تہے + **فائدہ** ایلہ والے سنیچر کے دن
مچھلیان بہت دیکھتے اور شکار کرنا مشکل ہوتا اور صبر بہی نہو سکتا حیران ہو کر حیلہ
اور تدبیرین کرتے تہے آخر کو یہ ٹہیرا کہ حوضون کو بناوین اور دریا سے ندیان کاٹ کر
حوضون مین لاوین سنیچر کے دن کہ مچھلیان ظاہر ہوتین حوضون مین ہانک لاتے اور

راہ میں جال بچھا رہے تھے تو مچھلیاں اُس جگہہ رہ جاوین دوسرے دن کہ اتوار ہوتا پکڑ لیتے کئی بار یہ عمل کیا نشان عذاب کا ظاہر نہوا دلیر ہو کر سنیچر کی تعظیم چھوڑ دی اور تین گروہ ہوگئے ایک یہ عمل کرتے تھے اور ایک منع کرتے تھے اور ایک نہ عمل کرتے تھے اور نہ منع کرتے تھے بلکہ منع کرنے والون کو منع کرتے تھے کہ تم کیون نصیحت کرتے ہو اُن کو وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَا ۨ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا اور جسوقت کہا ایک گروہ نے اُنہین سے کہ نہ شکار کرتے اور نہ منع کرتے تھے منع کرنے والونکو کہا کسواسطے نصیحت کرتے ہو تم اُس گروہ کو کہ اللہ ہلاک کرنیوالا انکا ہے دنیا مین بیغیرانی کرنی انکا تعظیم چھوڑنی سنیچر کے سے یا اللہ عذاب کرنیوالا انکا ہے عذاب سخت آخرت مین کہ آگ دوزخ کی ہے قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ کہا گروہ منع کرنے والون کے نے کہ نصیحت کرنا ہمارا عذر خواہی ہے طرف پروردگار تمہارے کے کہ تھے منکر ولایت سے اور شاید کہ ڈرین وہ گناہ سے فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖۤ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَـِٔيْسٍۭ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ پس جسوقت بھول گئے اُس چیز کو کہ نصیحت دی گئی تھی ساتھ اُس کے نجات دی ہمنے اُن لوگون کو کہ منع کرتے تھے بُرائی سے اور پکڑا ہمنے اُن لوگون کو کہ ظلم کیا تھا ساتھ عذاب سخت کے بسبب اُس چیز کے کہ بدکاری کرتے تھے فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ۝ پس جسوقت سرکشی کی اُنہون نے اُس چیز سے کہ منع کیے گئے تھے اُس سے کہ شکار مچھلیون کا تھا کہا ہمنے اُن کو کہ ہو جاؤ تم لنگور دور ہونے والے رحمت سے • **فائدہ** روایت مین ہے کہ منع کرنے والے نصیحت اُن کی سے ناامید ہوئے اور ایک گھر مین رہنا موقوف کیا درمیان گھرون اپنے کے اور گھرون اُنکے کے دیوار کھینچی اور آمدورفت اُن کے محلہ کی چھوڑ دی ایک دن اپنے محلہ سے باہر آئے اور اُن کے محلے کا کوئی باہر نہ آیا تلاش کی دیکھا کہ تمام لنگور ہوگئے اور ہر لنگور اپنے ناتے دار کے پاس روتا ہوا گرد پھرتا تھا اور منہ اپنا اُس کے کپڑون سے ملتا تھا تین روز جیتے رہے چوتھے دن مرگئے وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ اور یاد کر کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت کہ خبر دی پروردگار تیرے نے یا قسم کھائی کہ

اٹھاوے گا اور تعینات کریگا اوپر یہودیوں کے تا دن قیامت تک اُس کسی کو کہ چکھاویگا
اُن کو سخت عذاب مانند قتل کی اور شہر بدر کرنے کی اور جزیہ مقرر کرنے کی ؛

فائدہ روایت میں ہے کہ بخت نصر بابلی کو اوپر قتل اُنکے کے تعینات کیا تھا بعد
اُس کے فارس کے بادشاہ ایذا دیتے رہے اور محصول لیتے رہے تا زمانہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم قتل اُن کے کا کیا یا مسلمان
ہو جاویں یا جزیہ قبول کریں اور یہ حکم قیامت تک باقی ہے اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيعُ
الْعِقَابِ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق پروردگار تیرا اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم البتہ جلد عذاب کرنے والا ہے کافروں کو اور تحقیق وہی البتہ بخشنے والا ہے جو کوئی
توبہ کرے مہربان ہے کہ بعد توبہ کے ساتھ گناہ کے پھر نہیں پکڑتا ہے وَقَطَّعْنٰهُمْ فِي
الْاَرْضِ اُمَمًا مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ اور ٹکڑے کیا ہمنے اور پراگندہ کیا
بنی اسرائیل کو زمین میں گروہ گروہ کر کوئی ملک نہیں ہے کہ یہودی اُس میں ہے بعضے
اُس میں سے نیکی کرنے والے ہیں کہ اوپر دین حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قایم رہے
یا مراد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کے یہودی ہیں کہ ایمان لائے تھے
اور بعضے اُن میں سے سوائے اِس کے ہیں یعنے کافر اور فاسق ہیں وَبَلَوْنٰهُمْ
بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ اور آزمایا ہمنے بنی اسرائیل کو ساتھ نیکیوں
کے کہ تونگری اور تندرستی ہے اور آزمایا ہمنے ساتھ برائیوں کے کہ فقر اور مصیبتیں
مال اور جان کی ہیں شاید کہ وہ رجوع کریں گناہ سے طرف بندگی کے فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ
خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا
پس پیچھے آئے بعد اُن کے سے پیچھے آنے والے بُرے کہ وارث ہوئے توریت کے
لیتے ہیں مال اس دنیا کا رشوت سے اور کہتے ہیں قریب ہے کہ بخشا جاوے گا ہمکو
یہ گناہ اعتقاد تھا یہودیوں کا کہ دن کے گناہ ہمارے رات کو بخشے جاتے ہیں اور رات کے
گناہ دن کو بخشے جاتے ہیں اور رشوت کو گناہ نجانتے تھے وَاِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ
اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ع اور اگر آوے
اُن کو مال دنیا کا مانند اُسی مال حرام کے لیتے ہیں اُس کو اور امید بخشش کے کیا نہیں لیا گیا
ہے اوپر اُن کے قول بحکم توریت کا یہ کہ نہ کہیں اوپر اللہ کے مگر سچ کو اور وہ جو جھوٹ کہتے ہیں

کہ گناہ ہمارے رات دن کے بخشے جاتے ہیں وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ
خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ اور پڑھا یہودیوں نے جو کچھ توریت
میں ہے اور یہ حکم اس میں نہیں دیکھا اور گھر آخرت کا بہتر ہے مال دنیا کے سے
واسطے ان کے کہ ڈرتے ہیں حلال جاننے حرام کے سے اور جھوٹھ جوڑنے اوپر خدا
کے سے آیا پس عقل میں نہیں لاتے ہو تم کہ آخرت بہتر ہے مال دنیا کے سے ۔
وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ۝
اور جنہوں نے کہ جنگل مارا ساتھ قرآن کے یعنے عمل کیا سو جب اس کے اور قائم رکھا نماز کو
تحقیق ہم ضایع نہیں کرتے ہیں ثواب احوال نیکی کرنے والوں کا وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ
كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ اور یاد کر اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودیوں زمانے اپنے کے
جس وقت اٹھاڑا اونچا کیا ہمنے کوہ طور کو اوپر سر یہودیوں کے گویا کہ وہ سائبان ہے اور
جانا یہودیوں نے کہ کوہ طور گرنے والا ہے اوپر ان کے کہا ہمنے کہ لو تم جو چیز کہ دی ہے ہمنے تمکو
احکام سے ساتھ کوشش تمام کے اور یاد کرو ہمیشہ جو چیز کہ بیچ اس کے ہے امر اور نہی سے
شاید کہ متقی پرہیزگار ہو جاؤ تم وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ
وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا اور یاد کر اے
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت لیا یعنے باہر نکالا پروردگار تیرے نے بیٹوں آدم
سے پیٹھوں ان کے سے اولاد ان کی کو اور شاہد کیا ان کو اوپر ذاتوں ان کی کے اور کہا
کہ آیا نہیں ہوں میں پروردگار تمہارا کہا سب نے کہ ہاں ہے تو پروردگار ہمارا شاہدی
دی ہمنے ۔ **فائدہ** حدیث میں آیا ہے کہ حق تعالی قول الست کا اولاد آدم
کی سے وادی نعمان میں لیا تھا کہ عرفات کے نزدیک ہے بعد نکلنے آدم کے بہشت سے
اور بعضوں نے کہا ہے کہ آگے داخل ہونے بہشت کے سے تھا میدان میں کہ آگے
دروازے بہشت کے ہے اور چوڑاپن اس کا تیس ہزار برس کی راہ کا ہے حق تعالی
نے پیٹھ آدم کی سے تمام اولاد کو نکالا مانند چیونٹیوں کی اور زندگی اور عقل اور گویائی پیدا
کر دی اور اپنا پروردگار ہونا ظاہر کیا سب نے قبول کیا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا
عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ

ع ۲۱ ۹ ۱۱

تا کہو تم دن قیامت کے کہ تحقیق تھے ہم اس اقرار سے بیخبر ہونے والے یا کہو تم کہ
یہی ہیں شرک کیا ہے مگر باپ دادون ہمارے نے آگے ہم سے اور تھے ہم اولاد
پیچھے ان کے سے تابعدار ان کے اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ کیا پس ہلاک
کرتا ہے تو ہم کو ساتھ اس چیز کے کہ کی ہے باطل کی اوپر ہونے والے گمراہون نے
کہ باپ دادے ہمارے تھے وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۷۴﴾
اور اسی طرح بیان کرتے ہیں ہم آیتوں قدرت کی کو اور شاید کہ آدمی رجوع کریں تقلید
سے طرف تحقیق کی وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ
الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۱۷۵﴾ اور پڑھ تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اوپر
قوم اپنی کے خبر اس کسی کی کہ دی تہیں ہم نے اس کو آیتیں اپنی پس باہر نکل گیا آیتوں سے
پس تابع اپنا کیا اس کو شیطان نے پس ہو گیا وہ گمراہون سے ۔

فائدہ یہ قصہ بلعم باعور کا ہے کہ کنعانیون اور جبارون سے تہا۔ اور
صحیفہ ابراہیم علیہ السلام کے پڑھے تھے اور اسم اعظم جانتا تھا جس وقت حضرت
موسیٰ علیہ السلام متوجہ لڑائی جبارون کے ہوئے کہ اریحا والے تھے جبارون نے
رجوع بلعم باعور سے کی کہ مستجاب الدعوات تھا اور کہا کہ اوپر موسیٰ علیہ السلام اور قوم
اس کے کی بد دعا کر تو بلعم باعور نے پہلے انکار کیا اور آخر جورو کے بہکانے سے فریفتہ
ہو کر رشوت قبول کی اور اوپر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور قوم ان کی بد دعا
کی حق تعالی نے اسم اعظم یاد اس کی سے بہلا دیا اور بے ایمان ہو گیا وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا
وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ
اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۔ اور اگر چاہتے ہم البتہ بلند کرتے درجہ بلعم باعور کا ساتھ
آیتوں کے ولیکن اس نے رغبت کی طرف زمین کے اور پیروی کی خواہش نفس اپنے کی
قبول کرنے رشوت کے سے اور کہا ماننے جورو کے سے پس صفت عجب اس کی مانند
صفت کتے کی ہے اگر حملہ کرے تو اوپر اس کے زبان باہر نکالتا ہے یا چھوڑے تو اس کو
اور حملہ نہ کرے تو زبان باہر نکالتا ہے بلعم باعور کی مثال کتے کی فرمائی ہے کہ خسیس ہونا اور
محبت مال دنیا کی چھوڑ نا نہ تہا خواب میں منع کیا گیا اوپر بنی اسرائیل کے دعا سے بد نہ کر تو
باز نہ آیا اور جس وقت حضرت موسیٰ کی طرف چلا بد دعا کرنے کو جس گدہے پہ سوار تھا بولا کہ

کہ اس راہ سے پھر جا۔ تمام اور بار نہ آیا ذٰلِکَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا فَاقْصُصِ
الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ؕ وہ مثل اس قوم کی ہے کہ جھٹلایا آیتوں
ہماری کو اور وہ قوم ہے والی ہیں پس پڑھ تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خبر بلعم
باعور کی شاید کہ وہ فکر کریں یا قوم سے مراد یہودی ہیں کہ تعریف آنحضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی چھپاتے تھے سَآءَ مَثَلَا الْقَوْمُ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ
اَنْفُسَهُمْ كَانُوْا یَظْلِمُوْنَ ۝ بری مثل ہے مثل اس قوم کی کہ جھٹلایا آیتوں ہماری کو
بعد علم کے اور اوپر ذاتوں اپنی کے ظلم کرتے تھے ہمارا زیان نکرتے تھے مَنْ یَّهْدِ
اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِیْ ۚ وَ مَنْ یُّضْلِلْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ جس کسی کو
راہ دکھاتا ہے اللہ فضل اپنے سے پس وہی راہ پانے والا ہے اور جس کسی کو گمراہ
کرتا ہے پس وہ گروہ وہی زیانکار دونوں جہان کے ہیں وَ لَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِیْرًا
مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ بِهَا ۖ وَ لَهُمْ اَعْیُنٌ لَّا یُبْصِرُوْنَ بِهَا ۖ وَ لَهُمْ اٰذَانٌ
لَّا یَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہم نے واسطے دوزخ کے بہتوں کو جنوں سے اور آدمیوں
سے واسطے ان کے دل ہیں غافل کہ نہیں سمجھتے ہیں ساتھ ان کے حقیقت کو اور واسطے
ان کے آنکھیں ہیں کہ نہیں دیکھتے ہیں ساتھ ان کے حق کو اور واسطے ان کے کان
ہیں کہ نہیں سنتے ہیں ساتھ ان کے قرآن کو اُولٰٓىٕكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓىٕكَ
هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝ وہ گروہ کہ جو اوقیون اپنے کو عیش اور لذت دنیا کے ہیں کھوتے
ہیں مانند حیوان چارپایوں کی ہیں کہ سوائے کھانے اور سونے کے نعمت باقی کی طرف
متوجہ نہیں ہوتے ہیں بلکہ وہ گروہ گمراہ زیادہ ہیں حیوانوں سے وہی گروہ اصل غافل
ہونے والے ہیں وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ اور واسطے اللہ ہی
کے ہیں نام نیک تر پس دعا مانگو تم اللہ کو ساتھ اسمائے حسنیٰ کے یعنے ناموں نیک کے کہ وہ نود و نہ نام
ہیں + فائدہ حدیث میں ہے کہ جو کوئی یاد کرے گا ان کو داخل ہوگا بہشت میں
سبب نزول آیت کا یہ ہے کہ ایک آدمی نماز میں یا اللہ یا رحمن کہتا تھا ابوجہل
نے کہا کہ محمد اور اصحاب اس کے کہتے ہیں کہ ہم ایک خدا کو یاد کرتے ہیں پس یہ آدمی دو
خداؤں کو یاد کرتا ہے یہ آیت نازل ہوئی کہ اسمار الٰہی بہت ہیں اور تمام نیک ہیں
جونسا نام چاہو لیکر یاد کرو تم یا معنے اسمار کی صفتیں ہیں مانند عدل اور احسان اور نیکی

اور رحمت اور ہمیشگی کے ساتھ ان صفاتون کی تعریف کرو تم اُس کی وَذَرُوا الَّذِيْنَ
يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور چھوڑ دو تم اُن لوگونکو
کہ جہالت سے میل کرتے ہین طرف کجی کے بیچ نامون اُس کی کے قریب ہے کہ بدلا
دیے جاوینگے اُس چیز کا کہ عمل کرتے ہین یعنے حق تعالی کے ایسے نام رکھتے ہین کہ
شریعت مین روا نہین ہین جیسے عرب حق تعالے کو ابو المکارم کہتے تھے کہ صاحب
بخششون کا ہے اور ابیض الوجہ کہتے تھے کہ سفید منھ والا ہے اور نصارے
ابو المسیح کہتے تھے کہ باپ عیسے علیہ السلام کا ہے اور حکما علت اولی کہتے تھے
اور یا خدا کے نامون سے کاٹ کر بتون کے نام رکھتے تھے مانند لات کی کہ اللہ
سے نکالا ہے اور عزی کی کہ عزیز سے نکالا ہے اور مانند منات کی کہ منان سے
نکالا ہے وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ اور اُن لوگون سے کہ
پیدا کیا ہے ہمنے واسطے بہشت کے ایک گروہ ہے کہ راہ دکہاتے ہین خلق کو
ساتھ حق کے ۔ اور ساتھ حق کے عدل کرتے ہین مراد مہاجرین اور انصار ہین
اصحاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ
مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۔ اور جنہون نے جہٹلایا ہے آیتون ہماری کو کہ کافر مکے ہین
قریب ہے کہ پکڑینگے ہم اُن کو جس مکان سے سمجھینگے یعنے جانے امن کی سے
پکڑینگے ہم جسوقت گناہ کرینگے ہم نعمت زیادہ کرینگے تا سرکشی اور گناہ
زیادہ کرین اور شکر نعمت کا اُنکے سے بہلا دینگے کہ لائق عذاب کے ہو جاوین
وَاُمْلِيْ لَهُمْ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ۔ اور مہلت اور عمر درازی دیتا ہون مین کافرونکو
تحقیق مکر میرا مضبوط ہے ۔ فائدہ روایت مین ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کوہ صفا کے اوپر آنکر ہر ایک کو گروہ قریش کے سے عذاب الہی سے ڈراتے
تھے ایک نے کہا کہ یار تمہارا دیوانہ ہے کہ تمام رات فریاد کرتا ہے آگے کی آیت
نازل ہوئی کہ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ
آیا اور فکر نہین کیا ہے کافرون نے کہ نہین ہے ساتھ صاحب اُنکے کے کہ محمد ہے
دیوانگی کسی طرح کی نہین ہے محمد مگر ڈرانے والا ظاہر اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۔ آیا اور نہین دیکھا ہو کافرون نے

بیچ بادشاہی بڑی کے آسمانوں اور زمین کی آسمان کی چیزوں کا نام ملکوت ہے اور
زمین کی چیزوں کا نام ملک نہیں دیکھا جو چیز کہ پیدا کیا ہے اللہ نے ہر چیز سے تا قدرت اس کی ہر چیز میں
پاویں وَاَنْ عَسٰٓى اَنْ یَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ
اور نہیں دیکھا یہ کہ شاید تحقیق قریب ہوئی ہو مدت فنا ان کی کے تو آگے فنا ہونے کے
سے عمل نیک کر لیویں کہ آخرت کی نجات ہووے پس ساتھ کونسی بات کے بعد
قرآن کے ایمان لاتے ہیں اور قرآن کے اوپر ایمان لاتے نہیں ہیں مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ
فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَیَذَرُهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ جس کسی کو کہ گمراہ کرتا ہے
اللہ کہ قرآن کے اوپر ایمان نہیں لاتا ہے پس کوئی راہ دکھانے والا نہیں ہے
اس کو اور چھوڑتا ہے اللہ کافروں کو بیچ سرکشی ان کے کے حیران سرگردان ہوویں

فائدہ روایت میں ہے کہ گروہ قریش کے نے یا یہودیوں نے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تھا کہ قیامت کب ہوگی آیت نازل ہوئی کہ
یَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرْسٰىهَا قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ لَا یُجَلِّیْهَا لِوَقْتِهَاۤ اِلَّا هُوَ
اور پوچھتے ہیں تجکو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قریش اور یہودی قیامت سے
کہ کونسے وقت قائم ہوتا ہے اس کا کہہ تو کہ نہیں ہے علم قیامت کا مگر نزدیک پروردگار
میرے کے ظاہر نکریگا قیامت کو بیچ وقت اسکے کے مگر اللہ ہی ظاہر کریگا ثَقُلَتْ فِی السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ لَا تَاْتِیْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً بھاری ہوگئی ہے قیامت
بیچ آسمانوں کے اور زمین کے یعنے علم اس کا آسمان زمین والوں کو مشکل اور بھاری ہے
نہ آویگی تمکو قیامت مگر ناگہان یَسْــَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِیٌّ عَنْهَا قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا
عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ پوچھتے ہیں تجکو اے محمد صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم گویا کہ تو مہربان ہے اور راضی ہے پوچھنے اس کے سے اور حالانکہ تو
راضی نہیں ہے پوچھنے اس کے سے کہ تو جانتا ہے کہ سوائے اللہ کے کسی کو
علم اس کا نہیں ہے کہہ تو اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہ سوائے
اس کے نہیں ہے کہ علم قیامت کا نزدیک اللہ کے ہے ولیکن بہت آدمی
نہیں جانتے ہیں * **فائدہ** روایت میں ہے کہ مکہ والوں نے کہا تھا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ اے محمد خدا تیری خبر رخ کی تجکو کیوں نہیں کرتا ہے کہ کسوقت ہوگا

وقف لازم

تاخیر پڑے اور وقت گنہگار ہونے کے پیچھے تو کہ نفع ہووے مجکو آگے کی آیت نازل ہوئی کہ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۚ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْۗءُ کہا سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ مالک نہین ہون مین واسطے ذات اپنی کے نفع کو یا ضرر کو مگر جو چیز کہ چاہے خدا تعالی کہ تعلیم کرے مجکو اور اگر ہوتا مین کہ جانتا مین غیب کو بے تعلیم خدا کی البتہ زیادہ کرتا مین مال اور نفع سے اور فتح اور غنیمت سے اور نہ پہنچے مجکو برائی کہ فقر اور بیماری اور ہزیمت ہے اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ نہیں ہون مین مگر ڈرانے والا منکرون کو اور خوشخبری دینے والا واسطے اس گروہ کے کہ ایمان لاتے ہین او پر میرے هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا اللہ وہ ذات پاک ہے کہ پیدا کیا ہے تمکو ایک ذات سے کہ آدم ہے اور پیدا کیا بائین پسلی اسکی سے جوڑ واسکی کو کہ حوا ہے تاکہ آرام پکڑے آدم طرف اسکی اور الفت پاوے فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَىِٕنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ پس جسوقت کہ ڈہانکا اور خلوت کی آدم نے حوا سے حمل پکڑا حوا نے حمل ہلکا کہ نطفہ رحم مین آیا پس آمد و رفت کرتی تہی حوا ساتھ اس حمل کے پس جسوقت بہاری ہوئی حوا کہ لڑکا پیٹ کا بڑا ہوا دعا مانگے دونون نے پروردگار اپنے کو کہ البتہ اگر دیگا تو ہمکو بیٹا درست پیدائیش ہماری صورت کا البتہ ہووینگے ہم شکر کرنے والون سے ۔ **فائدہ** روایت مین ہے کہ جسوقت حوا حاملہ ہوئی ۔ شیطان صورت پکڑ کر اوپر حوا کے ظاہر ہوا اور کہا کہ تیرے پیٹ مین کیا چیز ہے ۔ حوا نے کہا کہ مین نہین جانتی ہون کہ کیا ہے ۔ شیطان نے کہا کہ شاید درندہ یا چارپایہ ہووے پہر پوچہا کہ کونسی راہ سے نکلے گا ۔ حوا نے کہا کہ منہ کی راہ سے یا کان کی راہ سے یا ناک کی راہ سے ۔ شیطان نے کہا کہ تیرا پیٹ چیر کر باہر نکالینگے ۔ حوا ڈرگئی اور حقیقت آدم سے کہی ۔ آدم بہی اندیشناک ہوا ۔ شیطان دوسری بار اور صورت مین ظاہر ہوا اور سبب دلگیری اور اندیشہ کا پوچہا آدم اور حوا سے کہا شیطان نے کہا کہ مت کہا کہ تم مین اسم اعظم جانتا ہون خدا سے دعا کرونگا کہ اس حمل کا مانند تمہارے ہی آدمی پیدا ہوگا اور آسانیت سے باہر نکلے گا بشرطیکہ عبدالحارث نام اسکا رکہو تم اور عبدالحارث شیطان کا نام تہا تو تب حوا نے قبول کیا فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا

ع ۲۳ / ۱۴

جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ پس جسوقت دیا اللہ نے آدم اور حوا کو بیٹا درست بدن مقرر کیا دونوں نے واسطے اللہ کے شریکون کو بیچ اُس چیز کے کہ دی اُن دونون کو کہ نام اُس کا عبدالحارث کہا پس بلند اور پاک ہے اللہ جس چیز سے کہ شریک کرتے ہین اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ کیا شریک کرتے ہین اولاد آدم اُس چیز کو کہ نہین پیدا کرتی ہے کسی چیز کو اور حالانکہ وہ شریک پیدا کئے گئے ہین پیدا کرنے والے نہین ہین اور نہین طاقت رکھتے ہین شریک واسطے اُن کے مدد کرنے کی یعنی عابدوں کی اور نہ اپنی کو مدد کرتے ہین جبوقت کوئی توڑے اُن کو وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ اور اگر بلاؤ تم اے مسلمانون مشرکون کو طرف دین اسلام کی تابعداری نکرین تمہاری برابر ہے اوپر تمہارے کہ بلاؤ تم اُن کو طرف دین حق کے یا تم خاموش ہو اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ تحقیق جن بتون کو کہ بندگی کرتے ہو تم سوائے اللہ کے بندے ہین تابعدار خدا کی مانند تمہاری پس دعا مانگو تم اُن سے پس چاہیے کہ قبول کرین وہ دعا تمہاری کو اگر ہو تم سچ بولنے والے کہ وہ خدا ہین اور خدا چاہیے کہ دعا بندے کی قبول کرے اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا کیا بتون کے پانو ہین مانند تمہاری کہ چلتے ہین اُن سے یا ہاتھ ہین کہ پکڑتے ہین چیزون کو اُن سے یا آنکھین ہین کہ دیکھتے ہین اُن سے مانند تمہاری یا کان ہین کہ سنتے ہین اُن سے مانند تمہاری اور تم جانتے ہو کہ اُن کو یہ چیزین نہین اور تمکو ہین تم بہتر ہوئے اُن سے اور نہایت حماقت ہے کہ بہتر بدتر کو بندگی کرے اور یہ آیت ثابت کرتی جہل کا فرون کی ہے کافرون نے بعد الزام حجت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا اور ڈرایا کہ تو ہمارے بتون کو برا کہتا ہے کچھ آفت تجکو پہنچا دین گے آگے کی آیت نازل ہوئی کہ قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ۝ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ دعا کرو تم شریکون اپنے کو اور بلاؤ اُنکو میری دشمنی مین پس مکر کرو تم اور حیلہ کرو میرے ضرر مین پس نہ مہلت دو تم مجکو میرے اوپر حمایت الٰہی ہے تمہارے مکر سے اندیشہ نہین ہے مجکو اِنَّ وَلِيِّۦَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ

تحقیق حمایتی میرا وہ اللہ ہے کہ جنے اُتارا ہے قرآن کو اور اللہ دوست رکھتا ہے نیکوں کو اور
کام اُن کے بناتا ہے وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَكُمْ
وَلَا أَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُونَ اور جن بتوں کو کہ بندگی کرتے ہو تم سوائے اللہ کے نہیں طاقت رکھتے
ہیں یاری کرنی تمہارے کی اور نہ ذاتوں اپنی کو یاری کرتے ہیں جو کوئی توڑے اور پائمال
کرے اُن کو وَإِنْ تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ لَا يَسْمَعُوا وَتَرَاهُمْ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ
وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ اور اگر بلاؤ تم اے مومنوں کافروں کو طرف دین حق کے نہ سنیں اور دیکھے
تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں کو کہ نظر کرتے ہیں ظاہر میں طرف تیری اور باطن
سے وہ نہیں دیکھتے ہیں کہ حقیقت تیری معلوم کریں اور ایمان لاویں خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ
بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ ۝ پکڑ لے تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بخشش دینے کو
اور آسانی کو آدمیوں کے کاموں میں اور مشکل کام نہ کہہ تو اونکو پالے تو زیادتی مال کی اغنیا
سے اور حکم کر تو خلق کو ساتھ نیکی کے اور درگذر کر تو جاہلوں سے اور اُن سے جھگڑا نکر

فائدہ یہ آیت جامع ہے بزرگیوں خلق کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام
سے پوچھا تھا کہ حقیقت اس آیت کی کیا ہے جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ پروردگار کہتا
ہے تیرا کہ پیوند کر تو اُس کسی سے کہ تجھ سے جدائی کرے اور بخشش کر تو اُسکو کہ تجھکو محروم کرے
اور معاف کر تو جو کوئی کہ اوپر تیرے ظلم کرے اور یہی معنے ہیں مکارم اخلاق کے وَإِمَّا
يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ اور اگر پہنچے
تجھکو شیطان سے وسواس کہ بیچ چیزیں نکرنے دیوے پس پناہ پکڑ تو ساتھ اللہ کے تحقیق اللہ
سننے والا جاننے والا ہے زبان کی باتوں کو سنتا ہے اور دل کی باتیں جانتا ہے إِنَّ
الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُمْ مُبْصِرُونَ ۝
تحقیق جو کوئی کہ پرہیز کرتے ہیں شرک اور گناہوں سے جس وقت پہنچتا ہے اُنکو وسواس شیطان
سے یاد کرتے ہیں اللہ کو اور عذاب اُس کے سے ڈرتے ہیں پس ناگاہ وہ دیکھنے والے ہیں نیکی کو
اور وسواس شیطان کا دور کرتے ہیں وَإِخْوَانُهُمْ يَمُدُّونَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا
يُقْصِرُونَ ۝ اور بھائی کافروں کے کہ شیطان ہیں کھینچتے ہیں کافروں کو بیچ گمراہی کے
پس کوتاہی نہیں کرتے ہیں گمراہ کرنے میں وَإِذَا لَمْ تَأْتِهِمْ بِآيَةٍ قَالُوا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا
قُلْ إِنَّمَا أَتَّبِعُ مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ مِنْ رَبِّي اور جس وقت نہیں لاتا ہے تو اے محمد صلے اللہ علیہ

علیہ وآلہ وسلم کافرونکو کوئی آیت قرآن کی یعنے آیت کے نازل ہونے مین دیر ہوتی ہے
کہتے ہین ٹھٹھے سے کہ کیون نہین جوڑتا ہے تو اپنے دل سے آیت کو جیسے اور آیتین
جوڑی ہین تو نے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین تابعداری کرتا ہون مین مگر
اُس چیز کی کہ وحی کی جاتی ہے طرف میرے پروردگار میرے سے اور مین جوڑنے والا
نہ اُنکا نہین ہون هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝
یہ قرآن بینائیان اور حجتین روشن ہین کہ نازل ہوئی ہین پروردگار تمہارے سے
اور راہ دکھانا اور رحمت ہے واسطے اُس گروہ کے کہ ایمان لاتے ہین خدا اور پیغمبر کے
اوپر ✤ **فائدہ** روایت مین ہے کہ ایک جوان انصاریون سے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتا تھا جو قرأت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھتے تھے
پیچھے سے وہ بھی پڑھتا تھا آگے کی آیت نازل ہوئی کہ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا
لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ اور جسوقت پڑھا جاوے قرآن
نماز مین پس سنا کرو تم اُسکو اور خاموش رہا کرو تم امام کے ساتھ تلاوت نکیا کرو تم
شاید کہ تم رحم کیے جاؤ اور بعضون نے کہا ہے کہ خاموشی مراد خطبہ روز جمعہ کی ہے کہ
خطبہ مین اغلب قرآن کی آیت ہوتی ہے وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً
وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝
اور یاد کر تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پروردگار اپنے کو روتے سے اور ڈرتے
رونا بامید فضل اُسکے کے اور ڈرنا وحشت عدل اُسکے سے اور یاد کر تو اُسکے سوائے
پکار کے بات سے یعنے ذکر خفی کر صبحون کو اور شامون کو مراد ہمیشگی ذکر کی ہے اور نہو
تو غافلون سے ✤ **فائدہ** روایت مین ہے کہ کافر لوگ سجدہ کرنے خدا کے سے
تکبری اور غرور کرتے تھے فرمایا کہ اے محمد اگر کافر سجدہ کرنے میرے کے سے
سرکشی کرتے ہین اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ
وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ تحقیق جو فرشتے نزدیکی کہ نزدیک پروردگار
تیرے کے ہین تکبری اور سرکشی نہین کرتے ہین بندگی اُس کی سے اور تسبیح کرتے
ہین اُس کی یعنے سبحان اللہ کہتے ہین اور خاص واسطے اُسی کے سجدہ کرتے ہین ✤
فائدہ بعد تلاوت اِس آیت کے سجدہ فرض ہوتا ہے اور سجدے تلاوت کے قرآن شریف

مین چودہ ہین دو سجدہ ون مین اختلاف ہے ایک آخر سورۂ حج کے کہ امام شافعی کے
نزدیک واجب ہے اور امام اعظم کے نزدیک نہین ہے اور دوسرا سجدہ سورۂ
ص کا کہ امام اعظم کے نزدیک واجب ہے اور باقی امامون کے نزدیک واجب
نہین ہے اور سجدہ تلاوت کا اوپر پڑھنے والے اور سننے والے کے واجب
ہوتا ہے نماز ہو یا غیر نماز ہو اسی وقت واجب ہوتا ہے اور اگر فوت ہوجاوے
قضا لازم ہے اور باقی امامون کے نزدیک سنّت ہے اور بعد فوت کے قضا لازم نہین ہے

سورۃ الانفال مدنیۃ وھی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | خمس وسبعون آیۃ

یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ پوچھتے ہین تجکو اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مال لوٹ کافرون کے سے کہہ تو کہ مال لوٹ کافرون کا واسطے اللہ کے ہے
اور پیغمبر کے ہے جنگ بدر والون نے لوٹ کے مال مین اختلاف کیا تہا جوان کہتے تہے
کہ ہمنے لڑائی کی ہے ہمارا حق ہے اور بوڑہے کہتے تہے کہ ہم بہی لڑائی کے شریک تہے
ہمارا حق ہے یہ آیت نازل ہوئی کہ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ پس ڈرو تم اللہ سے مخالفت مین اور
اصلاح کرو تم درمیان اپنے اور فرمانبرداری کرو تم اللہ کی اور پیغمبر اسکے کی مال غنیمت
کے مین جس طرح پیغمبر تقسیم کرے قبول کرو اگر ہو تم ایمان لانے والے اوپر اللہ اور پیغمبر کے
اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ
اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ سوائے اسکے نہین ہے کہ مومن وہ
کوئی ہین کہ جسوقت یاد کیا جاتا ہے اللہ نزدیک اُن کے ڈر جاتے ہین دل اُن کے
ہیبت جلال اور عظمت اُس کی سے اور جسوقت پڑہی جاتی ہین اوپر اُن کے آیتین
اُس کی کہ قرآن ہے زیادہ کرتے ہین ایمان اُنکے کو اور اوپر پروردگار اپنے کے
توکل کرتے ہین نہ اوپر دنیا کے اور اہل اُسکے کی یعنے جسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کوئی آیت اُن کے اوپر پڑہتے ہین یقین اُن کا زیادہ ہوجاتا ہے ❊

فائدہ ایمان ایک نور ہے کہ بقدر کشادگی سوراخ دل کے اُسمین چمکتا ہے پس جب
قرآن پڑہا جاتا ہے برکت اُس کی سے سوراخ دل کا کشادہ ہوجاتا ہے اور نور ایمان کا

اس مین زیادہ پڑتا ہے اَلَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝
وہ مومن کامل ایمان والے کہ قائم رکھتے ہیں نماز کو بشرائط اور واسے اور اس چیز سے
کہ روزی دی ہے ہمنے اُن کو خرچ کرتے ہین اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجٰتٌ
عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ وہ گروہ وہی مومن اصل درست ہین واسطے
اُن کے درجے ہین نزدیک پروردگار اُن کے کے اور بخشش گناہون کی ہے اور روزی
بزرگ ہے کہ صاف ہے کدورت کسب کے سے اور خالی ہے خوف حساب کے سے یا دا
ہے **فائدہ** روزی بزرگ وہ ہے کہ آدمی کو دیکھنے اور پہچاننے روزی دینے والے کے
سے باز نہ رکھے **فائدہ** روایت مین ہے کہ قافلہ قریش کا ساتھ مال اور متاع بہت
کے شام سے پھر اتھا اور ابوسفیان سردار قافلہ کا تھا جبرئیل علیہ السلام آئے اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
مسلمانون سے کہا مسلمانون نے دیکھا کہ مال بہت ہے اور آدمی قافلہ کے ساتھ تھوڑے
ہین چاہا کہ قافلہ کو پکڑین اور مال لیوین اوپر اس قصد کے مدینہ سے باہر آئے اور
ابوسفیان نے ضمضم غفاری کو مکہ کی طرف بھیجا کہ قریش سے مدد لاوے اور آپ
مکہ کی طرف آنے لگا ابوجہل بعد آنے ضمضم کے بہت آدمی مکہ سے لیکر قافلہ کی
مدد کو باہر آیا اور متوجہ بدر کا ہوا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وادیٔ قران
مین تھے کہ جبرئیل علیہ السلام آئے اور آنے لشکر کفار کے سے خبر دی کہ ابوجہل لایا
تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانون کو کہا کہ قافلہ کو لوگے تم یا کافرون سے
لڑائی کروگے بعضون نے کہا کہ ہم تیاری لڑائی کی نہین کرآئی ہین قافلہ ہاتھ آوے
تو بہتر ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات سے متغیر ہوئے اور بڑے صحابون
نے لڑائی کو اختیار کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین مکان ہر ایک
کا دیکھتا ہون کہ کون سے مکان مین قتل ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ یہان ابوجہل قتل ہوگا اور یہان امیہ بن خلف قتل ہوگا
حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا تجکو مکان بدر کے لیجاویگا
كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ
جیسے باہر نکالا ہے تجکو پروردگار تیرے نے گھر تیرے سے کہ مدینہ ہے ساتھ سچ کے

اور تحقیق ایک گروہ مومنون کے سے البتہ کراہیت کرنے والے ہین بدر کے جانے کو یُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝ جھگڑا کرتے ہین تجکو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیچ اختیار کرنے حق کے کہ جہاد ہے پیچھے ظاہر ہو جانے حق کے کہ جہاد واجب ہے چلتے ہین گویا کہ ہانکے جاتے ہین طرف موت کے اور گویا دیکھتے ہین وہ اسباب موت کے اور جھگڑا یہ تھا کہ ہم قافلہ لوٹنے کو مدینہ سے باہر آئے ہین اور لڑائی کا اسباب نہین لائے ہم اور بسبب کم ہونے عدد کے اور استعداد کے اسواسطے کہ تمام لشکر والے تین سو تیرہ آدمی تھے اور ستر اونٹ تھے اور دو گھوڑے اور چھ زرہین اور آٹھ تلوارین تھین وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ اور یاد کرو جس وقت وعدہ کیا تھا تمکو اللہ ایک دو گروہون کا قافلہ یا لشکر کافرون کا کہ تحقیق وہ ایک گروہ واسطے تمہارے ہے اور دوست رکھتے تھے تم کہ تحقیق سوائے صاحب ہتھیارون کا ہووے واسطے تمہارے کہ قافلہ تھا قافلہ مین چالیس سوار تھے اور لشکر کافرون کا ساڑھے نو سو ۹۵۰ سوار تھے پس تمنے آسان تر کو چاہا وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اور چاہتا تھا اللہ کہ ثابت کرے حق کو ساتھ باتون اپنی کے کہ وعدہ فتح اور نصرت پیغمبر کے ہین اور کاٹی جڑ اور بنیاد کافرون کی لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ تاکہ ثابت کرے اللہ حق کو کہ دین اسلام ہے یا فتح پیغمبر کی ہے اور دور کرے کفر کو اور ضعیف کرے مشرکون کو اور اگرچہ مکروہ جانین اسکو کافر اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ۝ یاد کرو جس وقت فریاد چاہتے تھے تم پروردگار اپنے سے کہ فتح دی ہمکو پس قبول کیا اللہ نے دعا تمہاری کو کہ تحقیق مین مدد کرنیوالا تمہارا ہون ساتھ ہزار فرشتون کے آگے پیچھے آنے والے وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ اور نکیا تہارے مدد فرشتونکی کو مگر خوشخبری فتح کی اور تاکہ آرام پکڑین ساتھ اُس مدد کے دل تمہارے اور نہین ہے فتح اور نصرت مگر نزدیک اللہ کے سے تحقیق اللہ غالب با حکمت ہے اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ

ع ۱
۱۵

اور یاد کرو جسوقت ڈہانکتا تھا تمکو اللہ نیند تسلی سے کہ اونگھ ہے واسطے امن کے نزدیک اپنے ہے اور نازل کرتا تھا اوپر تمہارے آسمان سے پانی کو تا یہ کہ پاک کرے تمکو ساتھ اُس پانی کے ❊ **فائدہ** جس رات کہ صبح اُسکی کو جنگ بدر ہوئی اصحابون کو بڑا اندیشہ ڈر پیش آیا کہ زمین اُن کی ریگستان تہی کہ چلنے والے کا قدم ٹھیرتا نہ تھا اور ریت میں دھس جاتا تھا اور پانی بہی اُس رات نہ تھا حقتعالی نے اوپر مسلمانون کے نیند غالب کی اور اُس نیند میں اکثر اصحابون کو احتلام ہو گیا صبح کو شیطان نے وسواس دلایا کہ تمکو نماز صبح کی پڑہنی ہے اور بعضے جنبی ہو تم اور پانی نہیں ہے کہ غسل کرو تم اور پانو ریت میں دہنسے جاتے ہین اور کافر اوپر زمین سخت کے ہین اور پانی رکھتے ہین اور تم سمجھتے ہو کہ ہم دوست خدا کے ہین اور پیغمبر درمیان ہمارے ہے اب کیا ہوگا حقتعالی نے مینہ بہیجا کہ غسل بہی کرین اور زمین سخت ہو جاوے اور یہ بہی وَیُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ ۝ اور تا یہ کہ دور کرے اللہ تمسے پلید وسواس شیطان کا کہ کہتا تہا کہ نصرت اور جنابت جمع نہون گے اور تا یہ کہ باندہے اللہ اُمید کو اوپر دلون تمہارے کے اور تا یہ کہ ثابت رکہے اللہ ساتھ مینہ کے قدمون کو کہ زمین ریتلی جم جاوے ❊ **فائدہ** روایت میں ہے کہ ایسا مینہ برسا اور نالے جاری ہوئے کہ اصحابون نے غسل کیا اور وضو کیا اور جانورون کو پلایا اور ریت تمام بیٹھ گئے اور قدم ٹھیرے اور کافرون کی زمین میں بڑی کیچڑ ہوئی إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا یاد کر اے محمد جسوقت وحی کرتا تہا پروردگار تیرا طرف فرشتون کی کہ مدد کو پہنچے تھے مومنون کی کہ تحقیق مین ساتھ تمہارے ہون یار اور مددگار پس ثابت رکہو تم اُن لوگون کو کہ ایمان لائے ہین اور دل قوی کرو تم اُن کی ہمت کر دیئے لشکر اُن کے سے فرشتے آدمیون کی صورت ہو کر آگے صف لشکر مسلمانون کے پہرتے تہے اور کہتے تہے کہ بشارت ہو تم کو کہ تم غالب ہو گئے اور خدا مددگار تمہارا ہے اور مردانے ہو جاؤ تم کہ دشمن تمہارے تہوڑے ہین اور فتح تمکو ہے سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ۝ قریب ہے کہ ڈالون گا مین بیچ دلون کافرون کے دہشت اور ڈر کو پس مارو تم اے فرشتون کافرون کو اوپر گردنون انکی کے اور مارو تم اُن سے ہر بند بند کی جگہہ

فرشتون کو مارنا نہ آتا تہا حق تعالیٰ نے سکہایا کہ اوپر گردنون کے اور ہر جوڑ کے مارو ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ یہ مارنا کافرون کا بسبب اُس کے ہے کہ مخالفت کی اُنہون نے اللہ اور پیغمبر اُسکے کی اور جو کوئی مخالفت کرتا ہے اللہ اور پیغمبر اُسکے کی پس تحقیق اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے دونوجہان مین ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ یہ ٹکڑا ای کافرو دنیا مین عذاب ہے پس چکہو تم اُسکو اور تحقیق واسطے کافرون کے آخرت مین عذاب آگ کا ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ۝ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم جسوقت ملاقات کرو تم کافرون سے انبوہ اور آپسمین سٹے ہوئے واسطے لڑائی کے پس نہ پہیرو تم پیٹھون اپنی کو اور بہاگو مت یہ حکم اوّل اسلام مین تہا کہ ایک مسلمان دس کافرون سے نہ بہاگے اور اب منسوخ ہوا جیسے آگے مذکور ہوگا وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ × × اور جو کوئی پہیرتا ہے کافرون سے لڑائی کے دن پیٹہ اپنی کو اور بہاگتا ہے مگر حرفت کرنے والے واسطے لڑائی کے کہ دشمن جانے کہ بہاگا ہے اور اُسکو غافل کرکے بازی دیوے اور پہر آوے یا پناہ پکڑنے والا ہو طرف گروہ مسلمانون کے کہ داہنی طرف سے بائین طرف کو آجاوے اور جو کوئی سوا ان دونون صورتون کے بہاگتا ہے لڑائی سے فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ پس تحقیق پہرا وہ ساتھ غصّہ اللہ کے طرف سے اور ٹہکانا اُسکا دوزخ ہے اور بُری بازگشت ہے دوزخ + **فائدہ** روایت مین ہے کہ جسوقت لڑائی گرم ہوئی اور کافرون نے ایکبارگی حملہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو اُس سمے چہپّر مین تھے دعا شروع کی کہ اے پروردگار جو وعدہ فتح کا کہ تو نے مجہکو کیا ہے دے اگر حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ مٹھی خاک کی اُٹھا لے تو اور دشمنون کی طرف پہینک دے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مُٹھی خاک کنکریون دار کی اُٹھائی اور کہا بُری ہوجاوین منہہ کافرون کے اور اُن کی طرف پہینکی حق تعالیٰ نے تمام کافرون کی آنکھون مین ڈالی کافر اپنی طرف مشغول ہوئے فرشتون نے اور مسلمانون نے لڑائی شروع کی ستر آدمی سردارون عرب کے سے مارے گئے اور ستر کو قید کیا مسلمان آپسمین کہتے تہے کہ مین نے قتل کیا اور بعض نے قید کیا

آگے کی آیت نازل ہوئی کہ فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى
پس نہیں قتل کیا ہے تمنے کافرون کو اپنے زور سے ولیکن اللہ نے قتل کیا ہے انکو کہ تمہاری
مدد کی اور تو نے نہیں پھینکا ہے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مٹھی خاک کی کو کہ جسوقت
پھینکا تہا تو نے تیرا پھینکنا اس لائق نہ تھا کہ تمام کافرون کی آنکھون مین جاتا ولیکن اللہ
نے پھینکا تہا کہ سب کافرون کی آنکھون مین گئی یہ قرب فرائض کا مرتبہ ہے کہ بندہ واسطہ ہو
اور اللہ کام کرنے والا ہو یہ مرتبہ آنحضرت کو تھا اور قرب نوافل برخلاف اس کے
ہے کہ اللہ واسطہ ہو اور بندہ کام کرنے والا ہو مانند داؤد کے کہ قتل داؤد جالوت یعنے
قتل کیا داؤد نے جالوت کو وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ
عَلِيْمٌ ہے اور تا یہ کہ آزماوے اور نعمت دیوے اللہ مومنون کو اپنی طرف سے نعمت
اور بخشش نیک فتح اور غنیمت ہے تحقیق اللہ سننے والا دعا تمہاری کا ہے اور جاننے والا
نیتون تمہاری کا ہے ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ یہ فتح تمکو ہے اور
تحقیق اللہ سست اور باطل کرنے والا مکر کافرون کا ہے فائدہ روایت مین ہے
کہ کافرون نے مکہ سے باہر آتے وقت کعبہ کا پردہ پکڑ کر دعا مانگی تھی کہ یا خدا ہم محمد سے
لڑنے کو جاتے ہین ہمکو فتح دیجو تو اور دونون لشکرون سے جو کوئی حق پر ہو اور تیرے
نزدیک دوست زیادہ ہو اوسکی فتح ہووے آگے کی آیت نازل ہوئی اور خطاب ہوا
مکہ والون کو اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ
اگر طلب فتح کی کی تہی تمنے پس تحقیق آئی تمکو فتح اور اگر باز آؤ گے تم دشمنی پیغمبر کی سے پس وہ
بہتر ہے تمکو قتل ہونے دنیا کے اور عذاب آخرت کے سے وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ وَلَنْ
تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَّلَوْ كَثُرَتْ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور اگر پہر پہروگے تم طرف لڑائی
پیغمبر اور مسلمانون کے پہر پہرین گے ہم طرف فتح اور نصرت انکی کے اور ہرگز دور نکرے گا
تمسے عذاب ہمارے کو گروہ اور لشکر تمہارا اگرچہ بہت ہو گا اور تحقیق اللہ ساتھ مسلمانون کے
ہے یاری اور مدد کرنے کو يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا
عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ۝ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم فرمانبرداری کرو تم اللہ کی
اور پیغمبر اوس کے کی اور روگردانی نکرو تم حکم پیغمبر کے سے اور حالانکہ تم سنتے ہو کہ مین کہتا
ہون کہ مین پیغمبر ہے وہ یا سنتے ہو تم نصیحتین قرآن کی وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا

ع ۱ ۱۷

وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ اور نہو جاؤ تم مانند اُن کے کہ کہا سُنا ہمنے اور حالانکہ وہ نہیں سُنتے ہیں سُنا قبول کرنیکا اور وہ یہودی ہیں یا منافق ہیں اِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ تحقیق بدترین حیوانوں کا نزدیک اللہ کے بہرا گونگا ہے وہ کوئی کہ نہیں عقل میں لاتے حق کو مراد اس قوم سے بنی دار ہیں کہ کوئی ایمان نلایا مگر دو آدمی مصعب بن عمر اور ابن حرملہ وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ اور اگر جانتا اللہ اُن میں نیکی کو البتہ سُنواتا اون کو قرآن اور نصیحت اور اگر سُنواتا اُن کو ایمان نلاتے البتہ پہر جاتے حق سے اور وہ گروہ رو گردانی کرنے والے ہیں حق سے اور ایک قول ہے کہ مکہ کے کافروں نے آنحضرت سے کہا تھا کہ اے محمد قصیّ بن کلاب کو زندہ کر دے تو کہ مرد مبارک تھا اور وہ پہر جی ہوئے تیرے کے شاہدی دیوے اور او پہر تیرے ایمان لا وے ہم بھی ایمان لاوینگے حقتعالی نے کہا کہ اگر اللہ اُن کو کلام قصیّ کی سُنواوے ایمان نلاوین يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم قبول کرو تم خاص اللہ کے حکم کو اور پیغمبر کے حکم کو جسوقت بلاوے تمکو پیغمبر طرف اُس چیز کے کہ زندہ کرتی ہے تمکو یعنی علم دین کا کہ زندگی دل کی اوس سے بنی ہے یا عقائد صحیح اور اعمال نیک کہ حیات ابدی کو پہنچا دینے ہیں بہشت میں یا جہاد سے کہ سبب زندگی اور بقا کا ہے اگر نکرین دشمن غالب ہو کر ہلاک کرے وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ اور جانو تم کہ تحقیق اللہ حائل ہوتا ہے درمیان آدمی کے اور دل اُس کے کے وقت موت کے اور جانو کہ تحقیق طرف اُسی کے جمع کیے جاوگے واسطے جزا کے اعمال کے وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ اور ڈرو تم اوس گناہ سے کہ عذاب اُسکا نپہنچے اُن لوگونکو کہ ظلم کیا ہے تم میں سے خاص کر بلکہ عام ہو سے گنہگار اور غیر گنہگار کو پہنچے یعنی گناہ ایک آدمی کرے اور عذاب اُسکا سب کو پہنچے اور جانو تم کہ تحقیق اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے وَاذْكُرُوْۤا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ اور یاد کرو تم اے مسلمانوں جسوقت تھے تم ناتوان لاچار بیچ زمین مکہ کے آگے ہجرت سے ڈرتے تھے تم اس سے کہ اُچک لیجاوین تمکو آدمی کہ کفار قریش تھے بس

ٹھکاں دیا تمکو اللہ نے مدینہ میں اور قوت دی تمکو مدد انصار کے سے کہ مدینہ والے ہیں
یا قوت دی فرشتوں سے بدر کے دن وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ
اور روزی دی تمکو پاکیزہ چیزوں سے کہ مال غنیمت کا ہے اگلی امتوں کو حلال نہ تھا
اور تمکو حلال پاکیزہ کر دیا شاید کہ شکر کرو تم بعضے اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی بات سنکر ظاہر کر دیتے تھے منافق خبر دار ہو کر مشرکوں کو پہنچاتے تب آگے کی آیت
نازل ہوئی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَ
أَنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم خیانت نکرو تم اللہ کو اور پیغمبر
اسکے کو ظاہر کرنے بھید کے سے اور خیانت نکرو تم امانتوں اپنی کو اور حالانکہ تم جانتے ہو
کہ خیانت بری ہے ۔ فائدہ اور ایک قول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ابو لبابہ کو بھیجا تھا طرف قلعہ بنی قریظہ کے کہ یہود خبر کی تھی قلعہ سے نیچے اترنے ہیں
ابو لبابہ سے مشورت کی اور کہا کہ محمد ہمسے کیا کریگا جو ہم نیچے اتریں گے ابو لبابہ نے انگلی سے
اشارہ کیا طرف حلق کے کہ تم سب کو قتل کرے گا ابو لبابہ نے اسی وقت جانا کہ میں نے
خیانت کی ہے ۔ قلعہ سے نیچے اتر کر مسجد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میں آیا
اور ستون مسجد کے سے اپنے تئیں باندھا جب تک کہ توبہ اس کی قبول ہوئی اور
یا خیانت اللہ کی فرضوں سے اور خیانت پیغمبر کی سنتوں سے ہے وَاعْلَمُوا أَنَّمَا أَمْوَالُكُمْ
وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَأَنَّ اللَّهَ عِندَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝ اور جانو تم
کہ تحقیق مال تمہارا اور اولاد تمہاری آزمائش ہے کہ دوستی ان کی تمکو گناہ میں نڈالے
اور تحقیق اللہ نزدیک اس کے ہے ثواب بڑا مال اور اولاد سے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
إِن تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَل لَّكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم اگر پرہیزگاری کرو تم
اللہ کی اور ڈرو تم اس سے مقرر کرے اللہ واسطے تمہارے جدا کرنا حق اور باطل
میں اور دور کرے تمسے گناہ تمہارے اور بخشے تمکو اور اللہ صاحب فضل
بڑے کا ہے ۔ فائدہ روایت میں ہے کہ جس وقت اجازت ہجرت کی ہوئی
اکثر اصحابوں نے قصد مدینہ کا کیا اور سوائے ابو بکر اور علی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی خدمت میں کوئی نرہا تب قریش اس حالت سے فکر مند ہوئے اور مشورت خانہ میں

جمع آئے اور شیطان شیخ نجدی بنکر مجلس میں ان کی آیا قریش نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے مقدمہ میں مشورت شروع کی ایک نے کہا کہ تمکو ایک حجرے میں
بند کر کے حجرے کا دروازہ تیغا کیا چاہیئے اور ایک سوراخ کی راہ سے دانہ پانی دیا کرو
اسکو تا آپ ہی مرجاوے شیطان نے یہ مشورت پسند نہ کی اور کہا کہ اکثر مدینہ والے
اسلام لائے ہیں اور یار اس کے مدینہ میں بہت سے گئے ہیں اور بنی ہاشم اس شہر میں
بہت ہیں اتفاق کر کے تمسے لڑینگے اور اسکو چھڑا لیوینگے دوسرے نے کہا
کہ شہر بدر کیا چاہیئے جہاں چاہے چلا جاوے شیطان نے کہا کہ جس مکان میں جا دیگا
آدمی اس کے فریفتہ ہوں گے اور ایک جماعت کو پھسلا کر لا دے گا اور تمسے لڑیگا
ابوجہل نے کہا کہ میری عقل یوں ہے کہ ایک ایک آدمی ہر قبیلہ قریش کے سے بلاویں ہم
باتفاق کر کے اسکو قتل کریں اور خون اس کا سب کی گردن پر ہووے اور بنی ہاشم
تمام قبیلوں عرب کی لڑائی نکر سکیں گے آخر لاچار ہو کر خونبہا پر راضی ہو جاوینگے
شیطان نے کہا کہ یہ عقل بہتر ہے ابوجہل نے ہر قبیلہ سے ایک آدمی بلا کر مقرر کیا کہ آج کی
رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کریں جبرئیل علیہ السلام نے آنکر خبر دی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اوپر بستر کے اپنے کے
سلایا اور آپ ابوبکر صدیق کے ساتھ غار کو گئے آگے کی آیت نازل ہوئی کہ
وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ اور یاد کرائے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت مکر کرتے تھے کافر قریش کے اور مشورت کرتے تھے
یا یہ کہ باندھ کر قید کریں تجکو یا قتل کریں تجکو یا شہر بدر کریں تجکو کرے وَيَمْكُرُونَ
وَيَمْكُرُ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ ۝ اور مکر کرتے تھے تیرے حق میں اور جزا مکر کی
دیتا تھا ان کو اللہ اور اللہ بہترین بدلہ دینے والا مکاروں کا ہے

فائدہ روایت میں ہے کہ نضر بن حارث سوداگری کو ملک فارس میں گیا تھا
قصہ رستم اور اسفندیار کا خرید لایا اور زبان عربی میں بنا کر مکہ میں آیا اور کہا کہ یہ قصہ
بہتر ہے ان کہانیوں سے کہ محمد پڑھتا ہے آگے کی آیت نازل ہوئی کہ وَإِذَا تُتْلَى
عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا قَالُوا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَاءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هَذَا إِنْ هَذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ
الْأَوَّلِينَ اور جسوقت پڑھی جاتی ہیں اوپر ان کے آیتیں ہماری کہتے ہیں سنی ہمنے

کر تحقیق سنا ہمنے اگر چاہین ہم البتہ کہین ہم مانند اُس کے نہین ہین یہہ مگر جھوٹی کہانیان پہلو نکی اور نضر بن حارث نے دعا کی وَاِذْ قَالُوا اللّٰہُمَّ اِنْ کَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاۗءِ اور جسوقت کہا نضر نے اور یاروں اُس کے نے کہ اے بار خدایا اگر ہے یہ قرآن سچ نزدیک تیرے سے نازل کیا گیا پس برسا تو اوپر ہمارے پتھر آسمان سے جیسے اصحاب فیل کے اوپر برسائی تھے اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ یالا تو ہمکو عذاب دُکھ دینے والا ہلاک کرنے والا اور نہین ہے اللہ کہ عذاب کرے اُن کو اگرچہ دعا سے طلب کرتے ہین اور حالانکہ تو اے محمد بیچ اُن کے ہووے اور نہین ہے اللہ عذاب کرنے والا اُن کا اور حالانکہ وہ استغفار کرنے ہووین حضرت مرتضیٰ علی نے کہا ہے کہ زمین مین دو امان تھے عذاب الٰہی سے ایک اُٹھ گیا اور ایک باقی ہے وجود پیغمبر اور استغفار وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْا اَوْلِيَاۗءَهٗ اور کیا ہے اُن کو کہ عذاب نکرے اُن کو اللہ اور حالانکہ وہ بند کرتے ہین پیغمبر کو طواف مسجد حرام کے سے اور مکہ سے باہر نکالتے ہین اور نہین ہین کافر متولی کام مسجد کے اِنْ اَوْلِيَاۗؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ نہین ہین متولی مسجد حرام کے مگر پرہیز کرنے والے شرک اور گناہ سے ولیکن بہت اُن کی نہین جانتے ہین کہ ہم متولی نہین ہین مومن ہین متولی وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَاۗءً وَّتَصْدِيَةً اور نہین ہے نماز مشرکون کی نزدیک خانہ کعبہ کے مگر سیٹی بجانا اور تالیان بجانا بعضے کافرون کی عادت تھی کہ مرد اور عورت ننگی ہو کر طواف کرتے تھے اور سیٹیان اور تالیان بجاتے جاتے تھے اور ایک قول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے تھے غلطی ڈالنے کو یہہ عمل کیا تھا فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ پس چکھو تم اے مشرکو عذاب کو کہ قتل اور قید ہونا ہے روز بدر کے اور جلنا ہے روز حشر کے بسبب اُس چیز کے کہ کفر کرتے تھے تم رسول اللہ صلعم کے بعد نکلنے مکے سے طرف بدر کی بارہ آدمیون نے اشراف قریش کے سے مقرر کیا کہ ہر ایک ایک دن لشکر کو کھانا دیوے پس ہر ایک اون مین سے ہر روز دس اونٹ ذبح کرتا تھا آیت نازل ہوئی کہ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ تحقیق جن لوگون نے

کفر کیا ہے خرچ کرتے ہیں مالون اپنے کو اور دشت خر بدکر خرچ کرتے ہیں تا یہ کہ بند کرین آدمیون کو راہ اللہ کی سے پس قریب ہے کہ تمام مال اپنا خرچ کرینگے پس ہوگا وہ خرچ کرنا اون اُن کے پچتانا اور غم کھانا اسواسطے کہ مال جاتا رہیگا اور مطلب حاصل نہوگا پس عاجز اور مغلوب کئے جاوینگے آخر کو اور یہ معجزہ قرآن کا ہے کہ آگے ہونے کے خبر دے کہ کافر روز فتح مکہ کی عاجز ہونگے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ اور جنہوں نے کفر کیا ہے طرف دوزخ کے ہانک کر جمع کئے جاوینگے اور یہ مغلوب کرنا کافرون کا اسواسطے ہے تا کہ جدا کرے اللہ ناپاک کو کہ کافر ہے پاک سے کہ مومن ہے اور جمع کرے اور آپس میں مِلا دے ناپاک کو بعضا اُسکا اوپر بعضے کے پس جکا دے سب کو اور ایک کر دے پس ڈال دے اُسکو دوزخ میں وہ گروہ خبیثوں کا وہی زیان کرنیوالے ہیں احوالون اپنے کو اور مالون اپنے کو قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرون کو کہ ابو سفیان اور یار اُسکے ہیں اگر باز آوین دشمنی اور لڑائی پیغمبر کی سے بخشی جا دے واسطے اُنکے جو چیز کہ تحقیق گذری ہے گناہون سے اور اگر پھر آوینگے طرف دشمنی اور لڑائی پیغمبر کی پس تحقیق گذر گئی ہے راہ پہلون کی کہ اللہ نے اُن سے کی تھی کہ پیغمبرون کو فتح دی ہے اور کافرون کو فتح دی ہے اور کافرون کو جڑ ہ بنیاد سے اُکھاڑا ہے وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ اور قتل کرو تم اے مسلمانون کافرون کو تا جب تک کہ باقی نرہے شرک اور بت پرست جیتا نرہے اور ہو جا دے تمام دین واسطے اللہ ہی کے پس اگر باز آوین مشرک شرک سے ایمان لاوین یا جزیہ قبول کرین پس تحقیق اللہ ساتھ جس چیز کے کہ عمل کرتے ہیں دیکھنے والا ہے مناسب عمل کے بدلہ دیویگا ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝ اور اگر روگردانی کرین ایمان سے اور لڑائی سے باز نہ آوین پس جانو تم کہ تحقیق اللہ کارساز اور مددگار تمہارا ہے نیک یار ہے اللہ کہ دوستون کو ضائع نہیں کرتا ہے اور نیک مددگار ہے کہ مسلمانون کو غالب کرتا ہے ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ

وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ اور جانو تم اے مسلمانون کہ تحقیق جو مال کافرون کا کہ غلبہ سے لیا ہے تمنے کسی چیز سے پس تحقیق واسطے اللہ کے پانچوان حصہ اسکا اور واسطے پیغمبر کے ہے اور واسطے ناتے دارون پیغمبر کے ہے کہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب ہین اور واسطے یتیمون مسلمانون کے ہے اور واسطے محتاج مسلمانون کے اور واسطے مسافرون کے ہے ✦ فائدہ علما نے کہا ہے کہ ذکر اللہ کا واسطے تعظیم اور برکت کے ہے مال غنیمت کا سے چار حصے سپاہیون کے ہین اور ایک حصے کے پانچ حصے ہین ایک واسطے پیغمبر کے ہے اور چار گروہ مذکور کے ہین اور پیغمبر کا حصہ مسلمانون کے اوپر خرچ کیا چاہیئے یا امام کو دیجئے یا چار مذکورین ملایا چاہیئے اور امام اعظم کے نزدیک بعد وفات پیغمبر کے حصہ پیغمبر کا اور ذوی القربی کا ساقط ہو گیا تمام اوپر تین گروہ کے خرچ کیا چاہیئے اور نزدیک امام مالک کے امام مختار ہے جہان چاہے خرچ کرے ضروری جگہہ اِنْ کُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا یَوْمَ الْفُرْقَانِ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اگر ہو تم کہ ایمان لائے ہو ساتھ اللہ کے اور ساتھ اس چیز کے کہ نازل کی ہے ہمنے اوپر بندے اپنے کے کہ محمد ہے روز بدر کے کہ جدا ہوتا حق اور باطل کہ تہا جسدن ملاقات کی تہی دو گروہون نے کہ مسلمان اور کافر تہے روز جمعہ کے سترہوین تاریخ رمضان کی اور اللہ اوپر سب چیز کے قادر ہے کہ تہوڑے آدمیون کو اوپر بڑے لشکر کے غالب کرتا ہے اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْیَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰی وَالرَّکْبُ اَسْفَلَ مِنْکُمْ ؕ یاد کرو جبوقت تہے تم اے مسلمانون سارے کنارے پر وادی کے کہ نزدیک تھا مدینہ سے اور وہ ریگستان تہی کہ پاؤن زمین میں دہسا جاوے تہا اور پانی بہی نہ تہا اور دشمن تمہارے ساتھ کنارے وادی کے تہے کہ دور تہا مدینہ سے اور زمین ان کی محکم تہی اور پانی بہی تہا اور سوار قافلے کے ابو سفیان اور یار اسکے نیچے کے مکان میں تہے تمسے اوپر تین کوس کے وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِی الْمِیْعٰدِ ۙ وَلٰکِنْ لِّیَقْضِیَ اللّٰهُ اَمْرًا کَانَ مَفْعُوْلًا ۙ اور اگر وعدہ کرتے تم لڑائی کا کافرون سے اور کثرت عدد اور زیادتی ہتیارون انکی سے

خبر پاتے تم البتہ خلاف کرتے وعدہ کو خوف ان کے سے کہ تم تھوڑے بے ہتھیار تھے اور وہ
بہت ہتھیار بند تھے ولیکن اللہ نے جمع کر دیا تمکو اور ان کو تا یہ کہ تمام کرے اللہ کام کو
کہ کیا تھا تقدیر میں اور وہ کام فتح دوستون کی اور شکست دشمنون کی ہے لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ
عَنْ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ تا یہ کہ
ہلاک ہووے جو کوئی کہ ہلاک ہوا حجت روشن سے اور زندہ ہووے جو کوئی کہ زندہ ہوا
حجت روشن سے اور تحقیق اللہ سننے والا جاننے والا ہے ٭ **فائدہ** نقل ہے کہ جس
رات کو کہ صبح اس کی جنگ بدر ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب مین دیکھا
تھا کہ لشکر قریش کا تھا نہایت ذلیل اور تھوڑا ہے تعبیر اس کی فرمائی کہ دوست غالب
ہون گے اور دشمن مغلوب ہون گے جیسے حقتعالی نے خبر دی ہے اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ
فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ۭ وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ۭ
اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ یاد کر اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت دکھایا تجھکو
اللہ نے لشکر کافرون کا خواب تیرے مین تھوڑا تا اصحاب دلیر ہو جاوین اور اگر دکھاتا
تجکو اللہ لشکر کافرون کا بہت البتہ نامرد ہو جاتے تم اور کشاکش کرتے تم بیچ کام لڑائی
کے کہ لڑین یا بھاگین ولیکن اللہ نے سلامت رکھا تمکو نامرد ہونے سے تحقیق اللہ جاننے
والا ہے ساتھ خطرے دلون کے نامرد ہونے سے اور دلیر ہونے سے وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ
اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّيُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ
مَفْعُوْلًا ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ اور یاد کرو تم اے مسلمانون جسوقت دکھاتا تھا تمکو اللہ لشکر
کافرون کا جسوقت ملاقات کی تھی تمنے بیچ آنکھون تمہاری کے تھوڑا اور تھوڑا دکھایا
تمکو بیچ آنکھون ان کی کے کہ دلیر ہو کر اوپر تمہارے آوین تا یہ کہ جاری کرے اللہ اس
کام کو کہ کیا تھا تقدیر مین اور طرف اللہ ہی کے پھیرے جاتے ہین سب کام يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اے مومنون
جسوقت کرو تم گروہ کافرون کے سے کہ قصد لڑائی کا کیا ہو تمنے پس ثابت رہو تم اور
نہ پھیرو تم اور یاد کرو تم اللہ کو بہت دل اور زبان سے شاید کہ تم نجات پاؤ دشمن سے
یا مراد ذکر سے تکبیر ہے وقت تمشیر مارنے کے یعنی کسی وقت ذکر خدا کے سے غافل نہ ہو تم۔
وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا

ع ۵
۱

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ اور فرمانبرداری کرو تم اللہ کی اور پیغمبر اُسکے کی اور خلاف نکرو تم آپس مین پس نامرد ہوجاؤ تم لڑائی سے اور جاتی رہی دولت اور قوت تمہاری یا ریح سے مراد باؤ فتح کی ہے اور صبر کرو تم لڑائی مین تحقیق اللہ ساتھ صبر کرنے والون کے ہی فتح اور نصرت دینے کو وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝ اور نہوجاؤ تم مانند ان کی کہ باہر نکلے تھے گہرون اپنے سے ازروئے سرکشی اور غفلت کے اور واسطے نمائش خلق کے اور بند کرتے تھے آدمیون کو راہ اللہ کی سے اور اللہ ساتھ جس چیز کے کہ عمل کرتے تھے گھیرنے والا تھا کہ بدلہ عمل کا دیگا مراد مکہ والے ہیں کہ قافلہ کی حمایت کو باہر نکلے تھے راہ مین خبر پہنچی کہ قافلہ سلامت بدر سے گذر گیا کافرون نے چاہا کہ پھر جاوین ابوجہل نے کہا ضروری ہے کہ بدر تک جاوین ہم اور شراب پیوین تا جوانمردی ہماری مشہور ہووے اور آدمی ہمکو دلیر جانین ✣ **فائدہ** روایت مین ہے کہ جسوقت قریش مکے سے باہر آئے نزدیک مکان بنی کنانہ کے پہنچے بسبب دشمنی کے کہ درمیان ان کے تہے چاہا کہ پھر جاوین مکہ کو شیطان صورت سراقہ بن مالک کے کہ سردار بنی کنانہ کا تھا بنکر ظاہر ہوا اور کہا کہ تم نیک حمایت کرتے ہو چلو مین ضامن تمہارا ہون کہ بنی کنانہ سے ضرر تمکو نہ پہنچیگا اور مین ہی رفیق تمہارا ہون ایک گروہ شیطان کا ساتھ لیکر بدر تلک قریش کو لایا جیسے حق تعالی نے فرمایا ہے کہ وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ اور یاد کرو جسوقت آرائش دی واسطے کافرون کے شیطان نے عملون اُنکے کو پیغمبر کی دشمنی مین اور کہا شیطان کہ کوئی غلبہ کرنے والا نہین ہے اوپر تمہارے آج کے دن آدمیون سے بسبب آراستگی لشکر تمہارے کی اور تحقیق مین فریادرس اور پناہ دینے والا تمہارا ہون فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّيْٓ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ جسوقت دیکھا دونون لشکرون نے اور ملاقات کی آپس مین پیچھے کو پھرا شیطان اوپر ایڑیون اپنی کے اور کہا کہ تحقیق مین بیزار ہون تمسے تحقیق مین دیکھتا ہون جو چیز کہ نہین دیکھتے ہو تم یعنے فرشتون کو تحقیق مین ڈرتا ہون اللہ سے اور اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے ✣ **فائدہ** روایت مین آیا ہے کہ

ربع

شیطان روز بدر کے ہاتھ حارث بن ہشام کے پکڑ رہا تھا فرشتون کو دیکھا اور ہاتھ
حارث کا چہوڑ کر پیچہے کو بہاگا حارث نے کہا کہ اے سراقہ ایسے وقت مین چہوڑتا ہے
توہمکو شیطان نے ہاتھ اوپر چہاتی حارث کے مارا اور کہا کہ مین بیزار ہون تمسے بدر کے
بہاگنے والے جسوقت مکہ کو آئے سراقہ کو پیغام بہیجا کہ تو نے ہمکو بہگوایا سراقہ نے قسمین
کہائین کہ مجکو ہرگز خبر نہین ہے تمہارے جانے کی اور نہ تمہارے بہاگنے کی پس معلوم ہوا
کہ شیطان تہا اِذْ يَقُولُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَاۤءِ دِيْنُهُمْ ؕ وَمَنْ
يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ یاد کرو جسوقت کہتے تہے منافق اور جو کوئی کہ بیچ دلون اُنکے
بیماری شرک کی تہی فریب دیا ہے اُس گروہ کو دین اُنکی نے کہ باوجود کم اسباب کے مقابلہ
ایسے لشکر کے آئے ہین حق تعالی نے فرمایا اور جو کوئی کہ توکل کرتا ہے اوپر اللہ کے پس تحقیق اللہ
غالب باحکمت ہے وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا ۙ الْمَلٰۤئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ
وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ اور اگر دیکہتا تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت قبض
کرتے تہے روح کافرون کی جنگ بدر مین تعجب کرتا تو کہ مارتے تہے گرز آگ کی مونہون اُنکے
اور پیٹہون اُن کی کو اور کہتے تہے کہ اب چکہو تم عذاب جلنے کا ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ
وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝ یہ مار تاگرزون کا بسبب اُس عمل کے
ہے کہ آگے بہیجا تہا ہاتہون تمہاری نے کہ دشمنی پیغمبر کی اور ترک ہجرت تہی اور تحقیق اللہ
نہین ہے ظلم کرنے والا واسطے بندون کے اور عذاب کافرون کا عین عدل ہے كَدَاْبِ
اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ مانند عادت لوگون فرعون کے ساتھ موسی کے اور مانند عادت
اُن کی کہ آگے فرعونیون سے ہی جیسے قوم عاد اور ثمود عادت یہ تہی کہ کفر کیا تہا
اُنہون نے ساتھ آیتون اللہ کے کہ معجزے پیغمبرون کے تہے پس پکڑا اُن کو اللہ نے ساتھ
شامت گناہون اُنکی کے تحقیق اللہ قوت والا سخت عذاب کرنے والا ہے ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ
لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ
سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ یہ عذاب اگلون کا بسبب اسکے تہا کہ تحقیق اللہ تغیر اور تبدیل
کرنے والا نعمت کو کہ بخشی ہے وہ نعمت اوپر کسی قوم کے تا جب تک کہ وہی قوم تغیر اور
تبدیل کرین اُس حال کو کہ بیچ ذاتون اُن کی کے ہے طرف بدتر حال کے اور تحقیق اللہ سننے والا

قول بیہودہ مشرکون کا جانتے والا ہے عقائد باطلہ اُن کا کَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ مانند عادت تابعدارون فرعون کے اور اُن لوگون کے کہ آگے اُن سے تھے جھٹلایا تھا نشانیون پروردگار اپنے کو پس ہلاک کیا ہمنے اُن کو بسبب گناہون اُنکے کے اور غرق کیا ہمنے دریاے قلزم مین آل فرعون کو اور گروہ ظلم کرنے والے تھے اوپر اپنے اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ تحقیق بدترین حیوانون کے نزدیک اللہ کے وہ کوئی ہین کہ کفر کیا ہے پس وہ ایمان نلاوینگی مراد مشرک قریش کے ہین مانند ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ اور نضر کے اور دوسرے بدتر حیوانون کے اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ۝ وہ کوئی ہین کہ عہد باندھا تھا تونے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن سے کہ وہ ساتھ بنی قریظہ کے ہم عہد تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے عہد باندھا تھا پس توڑتے ہین عہد اپنے کو ہر بار اور وہ ڈرتے نہین ہین عذاب عہد توڑنے کے سے +

فائدہ روایت مین ہے کہ بنی قریظہ نے عہد باندھا تھا کہ دشمنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مین مشرکون کی یاری نکرینگے اور روز بدر کے ہتھیارون سے مدد کی مشرکون کی پھر عہد باندھا اور خندق کی لڑائی مین ابوسفیان کے ساتھ اتفاق کیا اور عہد توڑا۔ فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝ پس اگر پاوے تو اُن کو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لڑائی مین پس بھگا تو بسبب قتل اُن کے اُن لوگون کو کہ پیچھے اُن کے ہین یعنی ایسا قتل کر کہ ہیبت تیری باقی کافرون کو بھگا دے شاید کہ بھاگنے والے نصیحت پکڑین وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ۝ اور اگر ڈرے تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی قوم سے کہ عہد کیا ہے ساتھ تیرے خیانت کا یعنے عہد شکنی کا پس ڈال دے تو عہد اُنکے کو طرف اُن کے اوپر برابر ہونے کے عہد شکنی مین تحقیق اللہ دوست نہین رکھتا ہے عہد شکنون کو وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ۭ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ۝ اور چاہیے کہ گمان نکرین کافر کہ آگے ہوگئے ہین عذاب ہمارے سے تحقیق وہ عاجز نکرینگے ہمکو وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ اور تیار کرو تم

ع ۱۰ / ۴

اے مسلمانوں واسطے لڑائی کافروں کے جہاں تک کہ طاقت رکھو تم قوت سے اور
باندھنے گھوڑوں کے سے کہ ڈراؤ تم ساتھ اسکے دشمن اللہ کے کو اور دشمن اپنے کو یعنی اسباب
اور ہتھیار لڑائی کے تیار رکھو بعضوں نے کہا ہے کہ قوت سے مراد تیر اندازی ہے یا قلعہ
مراد ہیں وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ اور ڈراؤ تم ساتھ قوت
کے اور گھوڑوں کے اُن کو کہ سوائے کافروں مکہ سے ہیں یعنی یہود یا منافق یا مجوسی
یا جن مراد ہیں کہ آواز گھوڑے کی سے جن ڈرتا ہے کہ تم نہیں جانتے ہو اُن کو اللہ جانتا ہے
اُن کو وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝
اور جو چیز کہ خرچ کرتے ہو تم کسی چیز سے بیچ راہ اللہ کی سے تیاری ہتھیاروں کے ہیں اور
دانہ گھاس گھوڑوں کی ہیں پورا ثواب دیا جاوے گا طرف تمہاری اور تم ظلم نہ کئے جاؤ گے
وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝
اور اگر رغبت کریں مشرک واسطے صلح کے پس رغبت کر تو بھی اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
واسطے صلح کے اور توکل کر تو اے محمد اوپر اللہ کے تحقیق اللہ وہی سننے والا جاننے والا ہے
وَاِنْ يُّرِيْدُوْا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ
اور اگر ارادہ کریں کافر یہ کہ فریب دیویں تجکو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مکر کریں
تجسے پس تحقیق کفایت ہے تجکو اللہ وہ ذات پاک کہ قوت دی تجکو ساتھ یاری اپنی کے
کہ فرشتے تھے اور قوت دی ساتھ مومنوں کے وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي
الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ اور الفت ڈالی
درمیان دلوں انکے کے اور وہ دو فرقے تھے انصار کے اوس اور خزرج کہ ایکسو بیس
برس سے درمیان اُن کے دشمنی تھی اور قتل اور غارت ایک دوسرے کے ہیں مشغول
تھے تیری برکت سے درمیان اُن کے صلح کر دی اگر خرچ کرتا تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
واسطے صلح کرنے انکے کے جو چیز کہ بیچ زمین کے ہے تمام مال اور متاع اسکی سے الفت نکر سکتا
تو درمیان دلوں انکے کے ولیکن اللہ نے الفت کی درمیان اُن کے تحقیق اللہ غالب
باحکمت ہے يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝
اے پیغمبر کفایت ہے تجکو اللہ اور جنہوں نے پیروی کی ہے تیری مومنوں سے ✣
فائدہ روایت میں ہے کہ انتالیس[39] مرد اور چھ عورتیں ایمان لاسے تھے جسوقت

حضرت عمرؓ مسلمان ہوئے اور چالیس مرد پورے ہوئے یہ آیت نازل ہوئی سبب نزول
اس آیت کا اسلام حضرت عمرؓ کا تھا یَاَیُّهَا النَّبِیُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَى الْقِتَالِ اِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ
عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ یَغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ اے پیغمبر رغبت دلا تو مسلمانوں کو اوپر جہاد کے
اگر ہوں گے تم میں سے بیس آدمی صبر کرنے والے غالب ہو جاویں گے دوسو کافروں کے
اوپر یعنے ایک مسلمان دس کافروں سے نہ بھاگے پہلے یہ حکم تھا وَاِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ یَّغْلِبُوْا
اَلْفًا مِّنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ ۝ اگر ہوں گے تم میں سے
سو آدمی غالب ہوں گے اوپر ہزار کے کافروں سے اور غالب ہونا تمہارا بسبب اسکے
ہے کہ تحقیق کافر ایسے قوم ہے کہ نہیں سمجھتی خدا کو اور قیامت کو بعد نازل ہونے اس
آیت کے مسلمان فکرمند ہوئے کہ ایک آدمی دس کافروں کے مقابلہ کیونکر ثابت رہیگا
حق تعالی نے حکم اس آیت کا منسوخ کیا اور فرمایا کہ اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ
فِیْكُمْ ضَعْفًا ۚ فَاِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ یَّغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ اب کہ یہ حکم تمکو مشکل ہوا
ہلکا کیا اللہ نے تمسے بوجھ اس حکم کا اور جانا اللہ نے کہ بیچ تمہارے ناتوانی بدن کی ہے پس
اگر ہوں گے تم میں سے سو آدمی صبر کرنے والے غالب ہوں گے اوپر دوسو کافروں کے
یعنی ایک مسلمان دو کافروں سے بھاگے نہیں وَاِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ یَّغْلِبُوْا اَلْفَیْنِ
بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۝ اور اگر ہوں گے تم میں سے ہزار
آدمی غالب ہوں گے اوپر دو ہزار کافروں کے ساتھ حکم اور مدد اللہ کے اور اللہ ساتھ
صبر کرنے والوں کے ہے مدد کرنے کو ۔ **فائدہ** روایت میں ہے کہ روز جنگ بدر کے
ستر آدمی کافروں کے پکڑے آئے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحابوں سے
مشورت پوچھی حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہا کہ چھوٹے اور بڑے اس قوم کے ناتے دار
تمہارے ہیں اگر ہر ایک موافق طاقت کے فدیہ دیوے شاید ایک دن ہدایت
پاویں اور بالفعل عدد مسلمانوں کا زیادہ ہو جاوے بہتر ہے حضرت عمرؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ
یہ تمام کافر ہیں سب کو حکم کرو کہ گردن ماریں اور قتل کریں اور خدا نے تمکو فدیہ لینے سے
بے پرواہ کیا ہے اور عبداللہ بن رواحہ نے کہا کہ حکم کیجیے کہ سب کو قتل کریں ہم آنحضرتؐ نے حضرت
ابوبکر صدیقؓ کی مشورت پسند کی اور فدیہ مقرر فرمایا آگے کی آیت نازل ہوئی کہ مَا كَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ
یَّكُوْنَ لَهٗۤ اَسْرٰى حَتّٰى یُثْخِنَ فِی الْاَرْضِ ؕ تُرِیْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْیَا

وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ نہین لائق ہے کسی پیغمبر کو کہ ہو وین واسطے اُسکے قیدی اور اُن سے بدلہ لیوے اور جیتا چھوڑے اُن کو جب تک کہ بہت قتل کرے کافرون کو بیچ زمین کے کہ کافر ذلیل اور خوار ہو جاوین چاہتے ہو تم مال دنیا کا کہ فانی ہے اور اللہ چاہتا ہے واسطے تمہارے ثواب آخرت کا کہ باقی ہے اور اللہ غالب با حکمت ہے لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ اور اگر نہوتا نوشتہ اللہ کی طرف سے لوح محفوظ مین کہ آگے لکھا گیا ہے کہ بدر والون کو عذاب نکریگا یا غنیمت اوپر تمہارے حلال ہوگی البتہ پہنچ جاتا تمکو عذاب بیچ اُس چیز کی کہ لی ہے تمنے بدلے سے عذاب بڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر عذاب بڑا نیچے آتا سوائے عمر کے اور عبد اللہ بن رواحہ کے کوئی نہ بچتا کہ یہ دونون کافرون کے قتل پر راضی تھے بدلہ اور فدیہ لینا نچاہتے تھے بعد نزول اس آیت کے اصحابون نے غنیمت بدر کی سے ہاتھ اُٹھایا آگے کی آیت نازل ہوئی کہ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ پس کھاؤ تم جس چیز کہ غنیمت لی ہے تمنے اور فدیہ بھی حلال ہے کھانا حلال پاکیزہ اور ڈرو تم اللہ سے مخالفت کرنے مین تحقیق اللہ بخشنے والا ہے گناہون کا مہربان ہے کہ مال غنیمت کا تمکو حلال کیا اور تمام اُمتون کے اوپر حرام تھا ٭ فائدہ روایت مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عباس کو کہ قیدیون بدر کے سے تھے تکلیف دی اور فرمایا کہ تو اپنا بدلہ اور دونون بھتیجون اپنے کا کہ عقیل اور نوفل ہین ادا کر بدلہ ہم قسم اُن کے کا کہ عتبہ ہے ادا کر عباس نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روا رکھتا ہے تو کہ چچا اپنے اور بیگانون سے فقیرون کی طرح ہاتھ پسارے اور بھیک مانگی مین یہ تمام مال کہان سے لاؤن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تھیلیان سونے کی بھری ہوئین کہ وقت باہر نکلنے مکہ کے ام الفضل کو دین تھین تو نے۔ عباس نے کہا کہ یہ خبر تمکو کس نے دی ہے کہ مین نے چھپایا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے خبر دی ہے عباس نے کہا کہ گواہی دیتا ہون مین اوپر ایک ہونے خدا کے اور اوپر برحق ہونے پیغمبر تیرے کے پس تینون کا بدلہ دیا عباس نے آیت نازل ہوئی کہ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْۤ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰۤى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّاۤ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اگر وہ کوئی کہ پیغمبر ہے تو کہہ تو اس کسی کو کہ بیچ ہاتھوں تمہارے
کے ہے قیدیوں سے یعنے عباس کو اگر جانیگا اللہ بیچ دلوں تمہارے کے نیکی کو کہ ایمان
اور اخلاص ہی دیگا تمکو بہتر اس چیز سے کہ لی گئی ہے تمسے کہ مال فدیہ ہے اور بخشے گا
واسطے تمہارے اور اللہ بخشنے والا گناہ کا ہے مہربان + **فائدہ** حضرت عباس نے کہا
کہ دو وعدے خدا نے مجکو کیے تھے ایک وہ کہ بہتر جس چیز سے کہ لی گئی ہے دیگا یہ وعدہ
خدا نے پورا کیا کہ اب بیس غلام ہین میرے اور ایک واسطے میرے بیس ہزار دینار سے
سوداگری کرتا ہے اور پانی پلانا چاہ زمزم کا بھی دیا مجکو کہ دوست تر مال عرب کا ہے
اور دوسرا وعدہ مغفرت کا ہے امیدوار ہون مین کہ اسکو بھی خدا وفا کرے وَاِنْ يُّرِيْدُوْا
خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝
اور اگر ارادہ کرین کافر خیانت تیری کا ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ قول توڑین
یا ایمان سے پھر جادین پس تحقیق خیانت کی تھی انہون نے اللہ سے آگے اس سے
ساتھ کفر کے پس قدرت دی اللہ نے تجکو اوپر ان کے کہ بدر کے دن تیرے ہاتھ سے
قتل اور قیدی ہوئے اور اللہ جاننے والا باحکمت ہے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا
وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ
بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ تحقیق جو کوئی کہ ایمان لائے اور ترک وطن کیا اللہ اور پیغمبر کے
واسطے اور جہاد کیا ساتھ مالون اور جانون اپنی کے بیچ راہ اللہ کے کہ مہاجرین ہین اور جنہون نے
مکان دیا مہاجرین کو اور یاری کی پیغمبر کی کہ انصار ہین مدینہ کے رہنے والے یہ گروہ بعضا
ان کا دوست ہے بعضون کا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ
حَتّٰى يُهَاجِرُوْا اور جو کوئی ایمان لائے ہین اور ترک وطن نہین کیا ہے نہین ہے
واسطے تمہارے دوستی ان کی کسی چیز سے جبتک کہ ترک وطن کرین وہ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ
فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ
اور اگر یاری مانگین تمسے ہجرت نکرنے والے بیچ دین کے پس واجب ہے اوپر تمہارے
یاری کرنی ان کی مگر اوپر اس قوم کے مشرکون سے کہ درمیان تمہارے اور درمیان
ان کے قول وقرار ہے یعنے عہد شکنی نکرو تم اور اللہ ساتھ جس چیز کے کہ عمل کرتے ہو تم دیکھنے والا ہے
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ

اور جو کوئی کافر ہوئے ہیں بعضے اُن کے دوست ہیں بعضوں کے اگر نکرو گے تم اُس کو
یعنی آپس میں دوستی اور یاری ہوجائیگا فتنہ بیچ زمین کے اور فساد بڑا کہ اگر مسلمان آپس میں
دوستی اور مدد نکرینگے کافر غالب ہوجاوینگے جب حق تعالی نے آپس میں دوستی اور
مدد مہاجرین کی اور انصار کی بیان فرمائی آگے کی آیت میں جزا اُسکی سے خبر دی کہ والذین آمنوا
وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ والذین آووا ونصروا اولئک
ھم المؤمنون حقا اور جو کوئی کہ ایمان لائے اور ترک وطن کیا بیچ راہ اللہ کے اور جنہوں نے
مکان دیا مہاجرین کو اور یاری کی پیغمبر کی وہ گروہ وہی مومن ہیں سچ اور اصل ہیں
لھم مغفرۃ ورزق کریم واسطے اُن کے بخشش ہے خدا کی اور رزق دائمی ہے یعنی بہشت
والذین آمنوا من بعد وھاجروا وجاھدوا معکم فاولئک منکم واولوا الارحام
بعضھم اولی ببعض فی کتب اللہ ان اللہ بکل شیء علیم ۰ اور جو کوئی کہ
ایمان لائے ہیں بعد صلح حدیبیہ کے اور ترک وطن کیا ہے اور جہاد کیا ہے ساتھ
تمہارے پس وہ گروہ تم سے ہیں اور صاحب ناتون کے بعضے اُن کے بہتر ہیں میراث
لینے میں ساتھ بعضوں کے بیچ لوح محفوظ کے تحقیق اللہ ساتھ سب چیز کے جاننے والا ہے

سورۃ التوبۃ مدنیۃ وھی مائۃ وتسع وعشرون آیۃ

یہ سورۃ توبہ ہے اور سورۃ عذاب بھی نام ہے مدینہ میں اتری ہے اور اُس کی
ایکسو انتیس ۱۲۹ آیتیں ہیں اور بسم اللہ واسطے امان کے ہے اور اس سورۃ میں امان
نہیں ہے کافروں کو ۰ فائدہ ۰ روایت میں ہے کہ جس وقت یہ سورہ نازل
ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چالیس ۴۰ آیتیں اول اس سورۃ کی حضرت
ابوبکر کو دیں اور امیر حاجیوں کا کیا اور فرمایا کہ اوپر اہل موسم حج کے پڑھیں بعد چند روز
کے حضرت علی کو اوپر اونٹنی مخصوص اپنے کے سوار کر کے پیچھے سے بھیجا اور فرمایا کہ آیتیں انکو
ابوبکر سے لیکر اوپر اہل موسم کے پڑھے اصحابوں نے سبب پوچھا فرمایا کہ حضرت جبرئیل
علیہ السلام آئے تھے اور کہا کہ اس پیغام کو تو ادا کر یا جو کوئی کہ تجھ سے ہووے حضرت علی نے
قربانی کے دن نزدیک جمرہ عقبہ کی آیتوں کو اوپر اہل موسم کے پڑھا کہ براءۃ من اللہ و
رسولہ الی الذین عاھدتم من المشرکین ۰ یہ بیزاری ہے خدا کی طرف سے اور

پیغمبر اسکے سے طرف اُن لوگوں کی کہ عہد کیا ہے تمنے مشرکوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم نے بعضے مشرکون عرب کے سے عہد باندہا تھا تا وقت مقرر تک سبہوں نے عہد
توڑا مگر بنی نضیر اور بنی کنانہ نے حکم ہوا کہ یہ اُن کو کہ فَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ
وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ وَأَنَّ اللَّهَ مُخْزِي الْكَافِرِينَ ۝ پس سیر کرو تم بیچ زمین
کے چار مہینے بے ڈر ہو کر مسلمانوں سے دسویں ذالحجہ کی سے تا دسویں ربیع الآخر
تک اور جانو تم کہ تحقیق تم نہیں ہو عاجز کرنے والے اللہ کے عذاب اپنے ہیں ہر چند کہ تمکو
مہلت دی ہے اور تحقیق اللہ رسوا کرنے والا کافروں کا ہے دنیا میں قتل سے۔ اور
آخرت میں عذاب دوزخ کے سے وَأَذَانٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ
أَنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ اور خبر کرنا ہے اللہ کی طرف سے اور
پیغمبر اسکے سے طرف آدمیوں کے دن حج بڑے کی کہ تحقیق اللہ بیزار ہے مشرکوں سے
اور پیغمبر اُس کا بیزار ہے ❊ **فائدہ** حج بڑے سے مراد قربانی کا دن ہے کہ اُس دن
تمام افعال حج کے ادا ہوتے ہیں فَإِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ
مُعْجِزِي اللَّهِ وَبَشِّرِ الَّذِينَ كَفَرُوا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ پس اگر توبہ کی تمنے کفر سے پس وہ بہتر
ہے واسطے تمہارے اور اگر روگردانی کی تمنے توبہ سے اور کفر نچھوڑا پس جانو تم کہ تحقیق تم
نہیں ہو عاجز کرنے والے اللہ کے کہ اُس کے عذاب سے بھاگ جاؤ تم یا لڑو تم اُس سے
اور خوشخبری دے تو اُن لوگوں کو ای محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کفر کیا ہے ساتھ عذاب
دکھ دینے والے کے اور لفظ خوشخبری کا واسطے ٹھٹھے کے ہے إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ
الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوكُمْ شَيْئًا وَلَمْ يُظَاهِرُوا عَلَيْكُمْ أَحَدًا فَأَتِمُّوا إِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ إِلَى
مُدَّتِهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ۝ مگر وہ کوئی کہ عہد کیا ہے تمنے مشرکوں سے
پس کم نکیا اُنہوں نے تمکو کسی چیز سے اور عہد نہ توڑا اور نہ پشتی کی اوپر قتال تمہارے
کے کسی کو دشمنوں تمہارے سے پس پورا کرو تم طرف اُن کے عہد اُنکے کو تا مدت اُنکے تک
تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے پرہیزگاروں کو کہ عہد کو وفا کرتے ہیں توڑنے سے
پرہیز کرتے ہیں جب حکم عہد والے مشرکوں کا مقرر ہوا حکم غیر عہد والوں کا فرمایا کہ
فَإِذَا انْسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ
وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۝ پس جس وقت کہ گذر جاویں اور باہر نکلیں مہینے حرام کے

بیس دن ذالحجہ کے اور تمام مہینہ محرم کا پس قتل کرو تم مشرکون کو جس مکان مین کہ پاؤ تم
حرم مین یا غیر حرم مین اور پکڑو تم اُن کو قیدی اور بند کرو اُن کو طواف کرنے کعبہ
کے سے اور بیٹھو تم واسطے پکڑنے اُنکے کے اوپر ہر ناکے کے اور گذرگاہ کے کہ شہر وں مین
پہلنے نپاوین فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ
اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پس اگر توبہ کرین شرک سے اور ایمان لاوین اور قائم کرین نماز کو
اور دیوین زکوۃ کو پس خالی کرو تم راہ اُن کی جہان چاہین چلے جاوین اور قتل نکرو
اُن کو تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ
حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ اور اگر کوئی مشرکون سے پناہ چاہے
تجہسے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پس پناہ دے تو اسکو تا سُنے وہ کلام اللہ کے
کہ قرآن ہے پس اگر مسلمان نہو جاوے پہنچا تو اسکو جائے امن اُس کی یہ امن دینا
اسواسطے ہے کہ تحقیق وہ گروہ جاہل ہین نہین جانتے ہین خدا کو اور قرآن کو
كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖٓ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝
کیونکر ہوگا یعنے نہوگا واسطے مشرکون کے قول قرار نزدیک اللہ کے اور نزدیک
پیغمبر اُسکے کے بعد ظہور اسلام کے مگر جن لوگون سے کہ قول قرار کیا ہے تمنے اُن سے
نزدیک مسجد حرام کے کہ صلح حدیبیہ تہی یعنی بنی نضر اور بنی کنانہ پس جب تک کہ قائم
رہین اوپر عہد کے واسطے تمہارے پس قائم رہو تم واسطے اُن کے اوپر عہد کے
تحقیق اللہ دوست رکہتا ہے پرہیزگارون کو کہ قول توڑنے سے پرہیز کرتے ہین كَيْفَ وَ
اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً کیونکر ہوگا عہد مشرکون کا
اور حالانکہ اگر غالب ہووین اوپر تمہارے نگاہ نرکہین بیچ مقدمہ تمہارے کے حق قرابت کو
اور نہ وفاے عہد کو يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ راضی
کرتے ہین تمکو ساتھ مونہون اپنی کے کہ زبان سے وعدہ ایمان کا کرتے ہین اور انکار
کرتے ہین دل اُن کے اور بہت اُن کے بدکار ہین باہر نکلنے والے ایمان سے اِشْتَرَوْا
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ابوسفیان نے
بعضے مشرکون کو لالچ مال دنیا کا دیکر نوکر رکھا تھا کہ مسلمانون سے لڑائی کرو ان کے حق مین آیت

نازل ہوئی کہ خریدا انہون نے ساتھ آیتون اللہ کے مول تھوڑے کو پس روگردانی کی
اور بند کیا آدمیون کو راہ اللہ کی سے تحقیق وہ بری چیز تھی کہ عمل کرتے تھے اور بعضون
نے کہا ہے کہ مراد یہودی ہین کہ آنحضرت کا قول توڑا اور آیتین توریت کی تھوڑی
مول کو بیچین دین اسلام کے سے منع کیا لَا یَرْقُبُوْنَ فِیْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّ لَا ذِمَّةً
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ نگاہ نہین رکھتے ہین بیچ حق کسی مسلمان کے قرابت کو
اور نہ قسم کو اور نہ قول کو اور وہ گروہ وہی ہین حد سے گذرنے والے شرارت اور
سرکشی مین فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّیْنِ ۭ وَنُفَصِّلُ
الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ پس اگر توبہ کرین اور قائم رکھین نماز کو اور دیوین زکوۃ کو
پس بھائی ہین تمہارے دین اسلام مین اور بیان کرتے ہین ہم آیتون کو واسطے
اس گروہ کے کہ جانتے ہین وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَیْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِیْ دِیْنِكُمْ
فَقَاتِلُوْٓا اَىِٕمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَآ اَیْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ یَنْتَهُوْنَ اور اگر توڑین مشرک
قسمون اپنی کو پیچھے عہد کرنے اپنے کے سے اور طعن کرین بیچ دین تمہارے کے
اور عیب ڈھونڈہین اسلام مین پس قتل کرو تم سردارون کافرون کے کو تحقیق وہ
گروہ نہین ہین قسمین واسطے ان کے شاید کہ وہ باز آوین اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَیْمَانَهُمْ
وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ آیا قتل نہین کرتے ہو تم اس قوم کو کہ توڑا ہے
قسمون اپنی کو اور قصد کیا ساتھ باہر نکالنے پیغمبر کے کے سے اور حالانکہ انہون نے
ابتدا کی ہے تم کو قول توڑنے مین پہلی بار آیا ڈرتے ہو تم ان سے پس اللہ لائق تر ہے
کہ ڈرو تم اس سے اگر ہو تم ایمان لانے والے قَاتِلُوْهُمْ یُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَیْدِیْكُمْ وَیُخْزِهِمْ
وَیَنْصُرْكُمْ عَلَیْهِمْ وَیَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ قتل کرو تم ان کو عذاب کرتا ہے
ان کو اللہ ساتھ ہاتھون تمہارے کے اور رسوا کرتا ہے ان کو اور یاری دیتا ہے
تم کو اوپر ان کے اور شفا دیتا ہے دلون قوم ایمان لانے والون کو وَیُذْهِبْ غَیْظَ
قُلُوْبِهِمْ ۭ وَیَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰی مَنْ یَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۝ اور دور
کرتا ہے اللہ غصہ دلون ان کے کا کہ آزار دینے کافرون کے سے ملول تھے اور توبہ
قبول کرتا ہے اوپر جس کسی کے کہ چاہتا ہے کہ ابوسفیان اور عکرمہ بیٹا ابوجہل کا ہے

اور اللہ جاننے والا با حکمت ہے اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ؕ
وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ کیا جانا ہے تمنے کہ چھوڑے جاؤ گے تم اور اسی حال کے
اور نجانے گا اللہ ان لوگون کو کہ جہاد کیا ہے تم مین سے اور نہین پکڑا ہے
سوائے اللہ کے اور سوائے پیغمبر اسکے کے اور سوائے مسلمانون کے دوست ولی کو
اور اللہ خبردار ہے ساتھ اس چیز کے کہ عمل کرتے ہو تم ٭ فائدہ روایت مین ہے
کہ جسوقت عباس قید مین پکڑے آئے مسلمانون نے طعنہ دیا شرک کا اور قطع قرابت کا
عباس نے کہا کہ تم برائیان ہماری ذکر کرتے ہو اور نیکیان ہماری یاد نہین کرتے ہو
حضرت علی نے کہا کہ نیکیان تمہاری کونسی ہین کہ یاد کرین ہم عباس نے کہا کہ ہم عمارت
مسجد حرام کے کرتے ہین اور کعبہ کی تعظیم کرتے ہین اور چاہ زمزم سے پانی پلاتے
ہین اور قیدیون کو چھڑاتے ہین آگے کی آیت نازل ہوئی مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ
يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚۖ وَفِى
النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ نہین لائق ہے مشرکون کو کہ عمارت کرین مسجدون خدا کو
درحالیکہ شاہد ہون اوپر ذاتون اپنی کے ساتھ کفر کے کہ سجدہ بتون کو بھی کرین
وہ گروہ ناچیز اور باطل ہوگئے عمل اُن کے اور بیچ آگ دوزخ کے وہ ہمیشہ رہنے والے
ہین بسبب کفر کے اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ سوائے اسکے
نہین ہے کہ عمارت کرتا ہے مسجدون اللہ کی کو جو کوئی ایمان لایا ہے ساتھ اللہ کے
اور ساتھ دن قیامت کے اور قائم کیا نماز کو اور دیا زکوٰۃ کو اور نہ ڈرا مگر اللہ سے
پس شاید کہ وہ گروہ ہوجاوین ایمان لانے والون سے ٭ فائدہ روایت مین ہے
کہ بعضے مکہ والے جاہلیت مین حاجیون کو شربت اور ستو پلاتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین یہ خدمت عباس کو تھی اور خدمت عمارت کرنے مسجد حرام
کے شیبہ بن طلحہ کو تھی ایک دن دونون ساتھ حضرت علی کے جھگڑنے لگے اور فخر کرنے
لگے اور حضرت علی ساتھ اسلام کے اور جہاد کے فخر کرتے تھے آگے کی آیت نازل
ہوئی کہ اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ آیا مقرر کیا ہے تم نے پلانا حاجیوں کا اور عمارت کرنا مسجد حرام کا مانند اُس کسی کے کہ ایمان لایا ہے ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے اور جہاد کیا ہے بیچ راہ اللہ کے برابر نہیں ہیں دونوں فرقہ نزدیک اللہ کے اور اللہ سیدھی راہ نہیں دکھاتا ہے قوم ظالموں کو الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ جو کوئی کہ ایمان لائے ہیں اور ترک وطن کیا ہے اور جہاد کیا ہے اللہ کی راہ میں ساتھ مالوں اور جانوں اپنی کے بزرگ زیادہ ہیں از روئے درجہ کے نزدیک اللہ کے اُن سے کہ عمارت مسجد کی اور پلانا حاجیوں کا کرتے ہیں وہ گروہ وہی مطلب یاب ہیں يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجَنَّاتٍ لَهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُقِيمٌ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ بشارت دیتا ہے اُن کو پروردگار اُن کا ساتھ رحمت کے اپنی طرف سے اور ساتھ رضامندی کے اور ساتھ بہشتوں کے کہ واسطے اُن کے بیچ بہشتوں کے نعمتیں دائمی ہوں گی ہمیشہ رہنے والے ہیں بہشتوں میں تحقیق اللہ نزدیک اُس کے ثواب بڑا ہے کہ نعمتیں دنیا کی مقابل اِس کے نہایت حقیر ہیں ✦ **فائدہ** روایت ہے کہ جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اجازت ہجرت کی ہوئی کہ مکہ سے مدینہ کو جاویں بعضے خوشی سے مدینہ کو گئے اور بعضوں کو ماباپوں نے اور اقربا اور اہل وعیال نے قسمیں دیں کہ ہمکو نچھوڑو تم شفقت زن فرزند کے سے ہجرت نکی آیت نازل ہوئی کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم نپکڑو تم باپوں اپنے کو اور بھائیوں اپنے کو دوست اگر اختیار کریں کفر کو اوپر ایمان کے اور تمکو ترک وطن سے باز رکھیں اور جو کوئی دوست رکھیگا اُن کو تم میں سے اور اُن کے عمل کو پسند کرے گا پس وہ گروہ وہی ظلم کرنے والے ہیں ✦

فائدہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی ہجرت نکرنے والوں نے کہا کہ اب ہم اپنے قبیلہ اور کنبے میں ہیں اور سوداگری اور معاملت میں مشغول ہیں اور وقت اپنا خوش گذرانتے ہیں اگر ہجرت کریں گے ہم لاچار جورو لڑکوں کو اور سوداگری کو

چھوڑنا پڑے گا اور ہم بیکس اور بے زر رہ جاوین گے آیت نازل ہوئی کہ۔
قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآؤُکُمْ وَاَبْنَآؤُکُمْ وَاِخْوَانُکُمْ وَاَزْوَاجُکُمْ وَعَشِیْرَتُکُمْ وَاَمْوَالُ ۣاقْتَرَفْتُمُوْهَا
وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ کَسَادَهَا وَمَسٰکِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَیْکُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
وَجِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم چھوڑنے والے ہجرت کو
کہ اگر ہین ماں باپ تمہارے اور بیٹے تمہارے اور بھائی تمہارے اور عورتین تمہاری
اور کنبا تمہارا اور مال تمہارا کہ کسب کیا ہے تمنے اسکو اور سوداگری کہ ڈرتے ہو تم
بیرونقی اور بے پرواہی اسکی سے اور مکان کہ پسند کرتے ہو تم اُن کو دوست زیادہ
طرف تمہارے اللہ سے اور پیغمبر اسکے سے اور جہاد کرنے بیچ راہ اسکی کے۔ فَتَرَبَّصُوْا
حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ۝ بس انتظار
کرو تم اور راہ دیکھو عذاب کی جب تک کہ لاوے اللہ حکم اپنا واسطے عذاب تمہارے کے
اور اللہ سیدہی راہ نہین دکہاتا ہے گروہ بدکار حد سے باہر نکلنے والوں کو۔
فائدہ اس آیت مین بڑا ڈراتا ہے کہ اکثر آدمی دین اپنے کو زن اور فرزند
اور مکانوں اور سوداگری سے دوست نہین جانتے ہین اور لذتوں دنیا کو
اوپر دین کے اختیار کیا ہے لَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰهُ فِیْ مَوَاطِنَ کَثِیْرَةٍ ۙ وَّیَوْمَ حُنَیْنٍ
اِذْ اَعْجَبَتْکُمْ کَثْرَتُکُمْ البتہ تحقیق مدد کی تمہاری اے مسلمانوں اللہ نے بیچ لڑائیوں
بہت سے کے مانند روز بدر کے اور لڑائی بنی نضیر اور بنی قریظہ کی اور روز احزاب
کے اور حدیبیہ اور خیبر کی اور باری کی تمہارے دن حنین کے کہ جنگل ہے درمیان
مکہ اور طائف کے کہ ہوازن اور ثقیف جمع ہوئے تھے جسوقت تعجب مین ڈالا تمکو
بہتایت تمہاری نے ۔ **فائدہ** بعد فتح مکہ کے ہوازن اور ثقیف نے جمع ہو کر قصد
مسلمانوں کا کیا خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی سولہ ۱۶ ہزار آدمیوں سے متوجہ
اُن کے ہوئے اور وہ چار ہزار تھے۔ ایک نے اصحابوں مین سے کہا کہ
آج کے دن ہم مغلوب نہوں گے کہ ہمارا لشکر بہت ہے اور اُن کا تھوڑا ہے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات پسند کی اول شکست مسلمانوں کی ہوئی
فَلَمْ تُغْنِ عَنْکُمْ شَیْـًٔا وَّضَاقَتْ عَلَیْکُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّیْتُمْ مُّدْبِرِیْنَ
کثرت تمہاری نے دور کیا تمسے کسی چیز کو غلبہ دشمن کے سے اور تنگ ہو گئی

اور پر تمہارے زمین جنگل حنین کی باوجود کشادہ ہونے زمین کے پس پھرے تم بھاگتے ہوئے پیٹھ دینے والے دشمن سے ✽ ✽ ✽ ✽ ✽ ✽

فائدہ روایت میں آیا ہے کہ تمام لشکر مسلمانوں کا بھاگ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چار آدمی رہ گئے علیؓ اور عباسؓ اور ابوسفیان بن حارث اور عبداللہ بن مسعود۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خچر کے اوپر سوار تھے کہ دلدل نام تھا مسلمان تمام بھاگ گئے اور دشمنوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منھ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خچر کو دشمنوں کی طرف ہانکا اور حملہ کیا اور کہا کہ میں پیغمبر ہوں جھوٹھ نہیں ہے اور میں بیٹا عبدالمطلب کا ہوں۔ عباس لگام خچر کی پکڑے ہوئے تھے اور ابوسفیان رکاب اس کی خچر کو آگے نہ چھوڑتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درمیان دشمنوں کے آویں اور اوسوقت کمال شجاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معلوم ہوتی تھی کہ ایسی لڑائی کے دن اوپر خچر کے سوار تھے کہ مقام کروفر کا تھا اور بذات شریف خود متوجہ کفار کے ہوتے تھے عباس نے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ چھوڑا کہ لڑائی کریں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عباس کو کہا کہ اصحابوں کو پکار تو عباس کی آواز بلند تھی پکارا کہ اے بندو اللہ کے یہ رسول اللہ ہیں آواز عباس کی سے اکثر آدمی پھرے اور قریب سو آدمیوں کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جمع ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مٹھی خاک کی زمین سے اٹھائی اور کافروں کی طرف پھینکی اور کہا کہ بھاگ جاؤ قسم ہے رب محمدؐ کی تمام کافروں کے آنکھوں میں اور منھ میں خاک گئی پریشان ہوئے اور شکست پڑی اور مسلمانوں کی دلوں نے آرام پکڑا ثُمَّ أَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَنزَلَ جُنُودًا لَّمْ تَرَوْهَا پس نیچے اتارا اللہ نے آرام کو اوپر پیغمبر اپنے کے اور اوپر مسلمانوں کے کہ آواز عباس کی سے جمع ہوئے اور نیچے اتارا اللہ نے لشکروں کو کہ تم نے نہ دیکھا تھا ان کو اور وہ فرشتے تھے سفید کپڑے پہنے ہوئے اور لال پگڑیاں اور شملہ درمیان دو شانوں کے چھوڑے ہوئے اور عدد ان کا سولہ ہزار تھا وَعَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ ۝ اور عذاب کیا اللہ نے کافروں کو اور دی

جزا الہی کافرون کی کہ بہت قتل ہوئے اور چھہ ہزار اولاد پکڑی آئی اور چوبیس ہزار اونٹ
آئے اور لقد سونا اور روپا اور چالیس ہزار بکریان آئین ثُمَّ یَتُوبُ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى
مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ پس توفیق توبہ کی دیتا ہے اللہ پیچھے اس لڑائی کے اوپر
جس کسی کے کہ چاہتا ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ❊ ف بعضے ہوازن اور ثقیف سے
بعد لڑائی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آئے اور مسلمان ہوئے یٰۤاَیُّهَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ
اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم سوائے اسکے نہین ہے کہ مشرک نجس العین ہین اور پلید ہین
ناپاکی عقاید کی سے یا نجاستون سے پرہیز نہین کرتے ہین یا غسل جنابت کا نہین کرتے پس
چاہیے کہ نزدیک نہوویں مسجد حرام کے کہ کعبہ ہے بعد اس اتنے برس کے کہ دسوان برس
تھا ہجرت سے امام اعظم کے نزدیک کافر حج اور عمرہ نکرین اور اندر مسجدون کے آوین اور امام
مالک کے نزدیک اندر تمام مسجدون کے نہ آوین قیاس کرنا اوپر مسجد حرام کے امام شافعی کے نزدیک مسجد
حرام مین نہ آوین اور مسجدون کے اندر آوین ❊ ف کنز العباد مین آیا ہے کہ کتا امام
اعظم کے نزدیک نجس العین نہین ہے اگر کوئین سے جیتا نکلے اور منھہ اور مقعد اسکی پانی کو نلگی ہو
کنوان پاک ہے کہ لعاب کتے کا نجس ہے اور مقعد اسکی ہولی ہے کہ باطن اس کا ظاہر ہو گیا
ہے اور باطن نجس ہے وَاِنْ خِفْتُمْ عَیْلَةً فَسَوْفَ یُغْنِیْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖۤ اِنْ شَآءَ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۝ اور اگر ڈرو تم محتاجگی سے پس قریب ہے کہ دولتمند کریگا اللہ فضل
اپنے سے اگر چاہے گا تحقیق اللہ دانا باحکمت ہے ❊ ف کفار موسم حج مین واسطے
خرید فروخت کے طعام اور لباس لاتے تھے حق تعالی نے فرمایا کہ کافرون کو مسجد سے
منع کرو اور اگر ڈرتے ہو تم محتاجگی سے اللہ فضل اپنے سے غنی کریگا تمکو اور اللہ نے
یہ وعدہ پورا کیا کہ اہل دو شہرون کے کہ تبالہ اور جرش تھے شہر یمن کے سب مسلمان
ہوئے اور ہر سال مکہ والون کے واسطے طعام اور لباس لاتے تھے یا تمام روئے زمین
والون کو حکم ہوا کہ اقسام نعمتون اور تجارتون کے مکہ کو بھیجا کرین بعد ذکر کرنے قتل بت
پرستون کے قتل کرنا اہل کتاب کا فرمایا کہ قَاتِلُوا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْیَوْمِ
الْاٰخِرِ وَلَا یُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا یَدِیْنُوْنَ دِیْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِیْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى یُعْطُوا الْجِزْیَةَ عَنْ یَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ۝ قتل کرو تم اے مسلمانون

اُن کو کہ ایمان نلاوین ساتھ اللہ کے اور نہ ساتھ دن قیامت کے ایمان لاوین اور حرام نکرین جس چیز کو حرام کیا ہے اللہ نے اور پیغمبر اُسکے نے شراب اور خوک سے اور قبول نکرین دین حق کو کہ اسلام ہے اُن لوگون سے کہ دی گئی ہین کتاب کو کہ توریت اور انجیل ہے تاجب تک کہ اپنے ہاتھ سے کر دیوین جزیہ کو اپنے ہاتھ سے یا نقد دست بدست دیوین اور اُدہاری کہرین اور حالانکہ وہ ذلیل ہونے والے ہون ۞ ف اور جزیہ کہڑے ہو کر دیوین اور بیٹھین نہین بغیر تسلیمات کیئے یا اُن سے جزیہ لیوین اور اوپر گردن کے گردنی مارین یا ڈاڑہی سردار جزیہ دینے والے کے ہاتھ مین پکڑ کر دو طمانچہ دونو گالون مین مارین اور جزیہ لینا یہود اور نصاری اور آتش پرستون سے ہے امام شافعی کے نزدیک سوائے یہود نصاری کے جزیہ نہ لیوین بلکہ قتل کرین اور امام اعظم کے نزدیک جزیہ تمام مشرکون سے لیوین سوائے مشرکون عرب کے کہ اُن کا قتل ہے اور جزیہ دولتمند کافر سے چار دینار ہین اور درمیانہ سے دو دینار اور فقیر سے ایک دینار وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللّٰهِ اور کہا یہودیون نے کہ عزیر بیٹا اللہ کا ہے اور کہا نصاری نے کہ عیسےٰ بیٹا اللہ کا ہے عیسےٰ کو بیٹا خدا کا اسواسطے کہا تھا کہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے یا مُردون کو زندہ کرتے تھے اور اندھے اور کوڑہی کو چنگا کرتے تھے اور عزیر کو بیٹا خدا کا اسواسطے کہا تھا کہ جسوقت بخت نصر بابلی نے بیت المقدس کو لوٹا اور خراب کیا اور توریت کو جلا دیا اور جسکو توریت یاد تہی قتل کیا اور باقیون کو قیدی پکڑا عزیر بہی قیدیون مین پکڑے گئے تھے بخت نصر ہلاک ہوا عزیر قید سے چھوٹ کر آتے تھے کہ شہر سابآباد مین حقتعالی نے سو برس تک موت دی بعد اُس کے جلایا کہ قصہ اُس کا سورۂ بقر مین مذکور ہے جسوقت عزیر قوم کے پاس آئے قوم نے آزمایا توریت کے لکہنے اور پڑہنے سے پانچون اُنگلیون کے اوپر قلمین باندہی تہین عزیر نے پانچون اُنگلیون سے تمام توریت یاد لکہہ دی قوم نے شبہ کیا کہ یہ توریت ہے یا نہین پڑہنے والا اور پہچاننے والا توریت کا اُن مین کوئی نہ تھا ایک شخص نے کہا کہ مین نے اپنے باپ سے سُنا ہے کہ بخت نصر کے حادثہ مین توریت ایک باسن مین ڈال کر پہاڑ کے شگاف مین چہپائے تھے آدمی گئے اور توریت کو وہان سے لائے اور جو کچھ عزیر نے یاد لکہا تھا مقابلہ کیا ایک حرف کا تفاوت نپایا تعجب مین ہوئے کہ بعد سو برس کے عزیر نے توریت یاد لکہوا دی خدا کا بیٹا ہے ۔

ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِئُوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى
يُؤْفَكُوْنَ ۝ وہ کہنا اُن کا ساتھ مونہون اُنکے کے ہے بے حقیقت اور بے اصل محض
مشابہ کرتے ہین قول اپنے کو قول اُن لوگون کے کہ کفر کیا تھا آگے اُن سے کہ یہی طرح تھے
فرشتون کو بیٹیان اللہ کی کہتے تھے یا بعضے کافر عرب کے خدا کو ابو اللات اور ابو العزے
کہتے تھے یعنے باپ لات کا اور باپ عزے کا لعنت کیا اُن کو خدا نے کہان پھرے جاتے
ہین راہ حق سے استفہام تعجبی ہے اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ
دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ پکڑا یہودیون نے اور نصاری نے عالمون اور
زاہدون اپنے کو خدا اپنے کہ اُن کا کہنا مانتے ہین حرام کرنے حلال کے بیچ یا اُن کو سجدہ کرتے
ہین سوائے اللہ کے سے اور جیسے بیٹے مریم کو خدا پکڑا ہے وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا
اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ اور حکم نہین کئے گئے مگر یہ کہ بندگی
کرین خدا ایک کو نہین ہے کوئی لائق خدائی کے مگر وہی پاک ہے وہ جس چیز سے کہ شرک
کرتے ہین يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ
وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ چاہتے ہین یہودی اور نصارے کہ بجھا دیوین نور اللہ کا کہ قرآن ہے ساتھ مونہون اپنے کے جھٹلانے
سے اور انکار کرتا ہے اللہ اور نہین چاہتا مگر یہ کہ تمام کرے نور اپنے کو کہ اسلام کو قوت دیوے اگرچہ مکروہ جانین کافر
یہ بیان تمام کرنے نور کا فرمایا کہ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَي
الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ اللہ وہ ذات پاک ہے کہ بھیجا ہے پیغمبر اپنے کو کہ محمد صلی اللہ علیہ
نصف
وآلہ وسلم ساتھ قرآن کے اور دین حق کے کہ اسلام ہے تا یہ کہ غالب کرے دین اسلام کو
اوپر تمام دینون کے اور اُن کو منسوخ کرے اور اگرچہ مکروہ جانین شرک کرنے والے۔
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ
وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم تحقیق بہت آدمی علما اور زاہد یہودیون
کے سے البتہ کھاتے ہین مال آدمیون کے رشوت سے حکم مین اور بند کرتے ہین راہ اللہ
کی سے کہ اسلام ہے وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ
فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ اور جو کوئی کہ خزانہ جمع کرتے ہین سونے اور روپے کو بخیلی سے
اور خرچ نہین کرتے ہین سونے اور روپے کو اللہ کی راہ بیچ کہ زکوٰۃ نہین نکالتے ہین
پس خوشخبری دے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کو ساتھ عذاب دکھ دینے والے کے

بیان عذاب کا فرمایا کہ یَوْمَ یُحْمٰی عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰی بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝ جس دن گرم کیا جاوے گا اوپر ہونے روپی آگ دوزخ کی ہین پس داغ دیا جاوے گا اشرفیون اور روپیون سے ماتھون اُن کے کو کہ فقیر کو دیکھ کر تیوری چڑہاتے تھے اور داغ دیا جاویگا پہلوؤن انکے کو اور پیٹھون اُن کے کو کہ فقیر کو دیکھ کر پھیر لیتے تھے فرشتے کہین گے یہ وہ خزانہ تمہارا ہے کہ جمع کیا تھا تمنے واسطے منفعت ذاتون اپنی کے اور تم زکوٰۃ نہ نکالتے تھے پس چکھو تم جو چیز کہ جمع کرتے تھے تم ❊

ف روایت ہین ہے کہ عیدین اور بندگیان اہل کتاب کے اوپر مہینون چاند اور سورج کے تھین اور برس آفتاب کا تین سو سواپینسٹھ دن کا ہوتا ہے اور برس چاند کا تین سو چوّن دن کا ہوتا ہے پس ہر تین برس کے بعد ایک برس تیرہ مہینے کا ہوتا ہے اور حالانکہ عدد مہینون کا بارہ ہے پس حق تعالی نے اکثر اعمال اہل اسلام کے اوپر مہینون چاند کے رکھین ہین اور عدد مہینون کا آگے کی آیت مین بیان فرمایا کہ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ تحقیق گنتی مہینون کی نزدیک اللہ کے پسند ہے بارہ مہینے مین بیچ لوح محفوظ کے لکھے ہوئے جس دن سے کہ پیدا کیا ہے اللہ نے آسمانون کو اور زمین کو بارہ مہینون سے چار مہینے تعظیم کے ہین تین مہینے پے درپے ہین ذیقعد ذالحجہ محرم اور ایک اکیلا ہے رجب ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ فَلَا تَظْلِمُوْا فِیْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِیْنَ كَآفَّةً كَمَا یُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ۝ یہ دین سیدہا ہے یعنی یہ حساب گنتی مہینون کا درست ہے پس ظلم نکرو تم اُن مہینون مین ذاتون اپنی کو گناہ کرنے سے کہ گناہ کرنا اُن چار مہینون مین جیسے گناہ کرنا کعبہ مین ہے یا حالت احرام کی ہے اور قتل کرو تم مشرکون کو تمام اُن کو مہینہ حرام کا ہو یا غیر حرام کا ہو جیسے قتل کرتے ہین مشرک تمکو مہینون مین اور جانو تم کہ تحقیق اللہ ساتھ پرہیزگارون کے ہے ❊

ف روایت مین ہے کہ طبیعت اہل جاہلیت کی ہمیشہ اوپر قتل کرنے اور لوٹنے کے خوگر تھے اور مہینون حرام کے مین قتل نکرتے تھے اور تین مہینے حرام کے جو پے درپے تھے تنگ ہو کر کہتے کہ تین مہینے پے درپے قتل اور لوٹ کا چھوڑنا ہمکو برداشت نہین ہے آخر قلمس کنانی نے ایک حیلا کیا کہ جسوقت موسم حج کا ہوتا پکارتا کہ اے گروہ عرب کے خدا نے

اِس سال محرم کو حلال کیا ہے اور اُس کے بدلے صفر کو حرام کیا ہے تمام آدمی سُن لیویں ۔ دوسرے سال پھر پکارتا کہ خدا نے اس برس محرم کو حرام کیا ہے اور صفر کو حلال کیا ہے حرمت مہینوں کی تاخیر کرتے تھے اور برابر ہر مہینے کے ہر سال میں چار مہینے حرام کے ٹھہرا لیتے تھے اور اِس ترتیب کو چھوڑ دیتے تھے اور اسکو نسی کہتے تھے یعنے تاخیر کرنا مہینے حرام کا اور مہینے کے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اِنَّمَا النَّسِیْٓءُ زِیَادَۃٌ فِی الْکُفْرِ یُضَلُّ بِہِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُحِلُّوْنَہٗ عَامًا وَّیُحَرِّمُوْنَہٗ عَامًا لِّیُوَاطِـُٔوْا عِدَّۃَ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ سوائے اس کے نہیں ہے کہ تاخیر کرنا حرمت ایک مہینے اوپر مہینے دوسرے کے زیادتی ہے کفر میں اس واسطے کہ جو چیز حرام کی ہے اللہ نے حلال کرنا اُس کا دوسرا کفر ہے گمراہ کیے جاتے ہیں ساتھ اُس عمل کے وہ کوئی کہ کفر کیا ہے زیادہ اوپر کفر کے حلال جانتے ہیں تاخیر کرنا مہینوں حرام کا ایک سال اور حرام جانتے ہیں تاخیر کو ایک سال کہ جو حرام تھا اُسی کو حرام جانتے ہیں تا یہ کہ موافقت کریں شمار اُس چیز کو کہ حرام کی ہے اللہ نے یعنی چار مہینے حرمت کے تمام سال میں مقرر کر لیتے ہیں برخلاف فرمودہ خدا کے فَیُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰہُ زُیِّنَ لَھُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِھِمْ وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ پس حلال کر لیتے ہیں واسطے موافقت شمار اُس چیز کے کہ حرام کی ہے اللہ نے بغیر مراعات اوقات کے آرائش دی گئی ہے واسطے اُن کے یعنے شیطان نے آرائش دی ہے برائے عملوں اُنکے کے اور اللہ سیدھی راہ نہیں دکھاتا ہے قوم کافروں کو ۞ ف جاہل عرب کے ہر سال چار مہینے تعظیم کے چھوڑتے تھے کہ خلق کو زبان سے اور ہاتھ سے ایذا دیتے تھے مسلمان لائق نہیں اِس کے کہ تمام مہینوں برس کے خلق کو ایذا دیویں ۞ ف روایت میں ہے کہ سال نہم ہجرت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے قصد لڑائی تبوک کا کیا تھا کہ روم والوں سے لڑائی تھی ہوا نہایت گرم تھی اور مدینہ والے بسبب قحط سالی کے محتاج اور مفلس اور تنگ معاش تھے ۔ حکم الٰہی ہوا کہ اصحاب قصد تبوک کا کریں بعضے اصحابوں نے بسبب دوری راہ کے اور کثرت دشمنوں کی اور کم اسبابی کے اور گرمی ہوا کی سستی کی آگے کی آیت نازل ہوئی کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَا لَکُمْ اِذَا قِیْلَ لَکُمُ انْفِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَی الْاَرْضِ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو کیا ہے تمکو جس وقت کہا جاتا ہے تمکو کہ باہر نکلو تم جہاد کرنے کو بیچ راہ اللہ کے بھاری ہو جاتے ہو تم طرف زمین کے سستی اور کاہلی سے پاسل کرتے ہو تم طرف کھیتوں اور میووں زمین کے کہ چھوٹنا پڑے گا

ع ۱۱

أَرَضِيتُم بِالْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ
إِلَّا قَلِيلٌ ۝ آیا راضی اور خوش ہوگئے تم ساتھ زندگی دنیا کے ثواب آخرت کے سے
یون نکرو تم پس نہین ہے پونجی اور فائدہ مندی زندگی دنیا کے بیچ مقابلہ آخرت کے
مگر تہوڑے حقیر اور ذلیل اور عقلمند بڑی چیز باقی رہنے والے کو ہاتھ سے نہین دیتا ہے
واسطے تہوڑی چیز فنا ہونے والی کے إِلَّا تَنفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَيَسْتَبْدِلْ
قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوهُ شَيْئًا وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اگر باہر نہ نکلوگے تم واسطے جہاد کے عذاب
کریگا تمکو اللہ عذاب دکھ دینے والا کہ دشمن کو اوپر تمہارے غالب کریگا یا اور
کسی سبب سے تمکو ہلاک کریگا اور بدل کریگا اور قوم کو سوائے تمہارے کہ یمن والے
اور فارس والے ہین اور ضرر نکروگے تم اللہ کا کسی چیز کو اور اللہ اوپر سب چیز کے قادر ہے
إِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اگر مدد اور
یاری نکروگے تم پیغمبر کی پس تحقیق یاری کی اُس کی اللہ نے جسوقت باہر نکالا تھا اُسکو کافرون نے
مکہ سے درحالیکہ دوسرا دو کا تھا جسوقت وہ دونون بیچ غار کوہ ثور کے تھے یعنی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق ✽ ف اور وہ غار ہے اوپر بلندی کوہ ثور کے
تین میل سے طرف یمن کے مکہ سے بائین طرف اور اسوقت کوئی اُس جگہہ نہ چلتا تھا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روز جمعرات کے غرہ ربیع الاول کو مکے سے برفاقت
ابوبکر کے باہر آئے اور طرف غار کے متوجہ ہوئے رات کو وہان رہے دوسرے دن صبح کو
کافر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ڈہونڈہنے کو نکلے اور غار کی طرف آئے حقتعالی نے
اُسی رات کیکر کا درخت اوپر دروازے غار کے اُگایا اور جنگلی کبوترون کے جوڑے کو
حکم کیا کہ وہان گھونسلا بنا کر انڈے دیوین اور مکڑی کو الہام ہوا کہ جالا اُس غار کے دروازے پر
تنے کافر دروازے غار تک پہنچے حقیقت غار کی دیکھ کر پہر گئے اور حضرت ابوبکر صدیق آنحضرت سے
کہتے تھے کہ اگر ایک کافر نیچے قدم اپنے کے نگاہ کرے ہمکو دیکھ لیوے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا گمان ہے تیرا اے ابوبکر ساتھ دو آدمیون کے تیسرا اللہ ہے
إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا
جسوقت کہتا تھا پیغمبر واسطے یار اپنے کے کہ ابوبکر تھا غمگین نہو تو تحقیق اللہ ساتھ ہمارے
ہے پس نیچے اُتارا اللہ نے آرام اپنا اوپر پیغمبر کے اور قوت دی اُسکو ساتھ لشکرون کے کہ تمنے نہ دیکھا

تھا ان کو حق تعالیٰ نے فرشتوں کو بھیجا تھا کہ نگہبانی غار کی کریں وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَىٰ
وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ○ اور کر دانا اللہ نے بات اُن لوگوں کو
کہ کفر کیا ہے نیچے زیادہ یعنی کلمہ کفر کو پست اور بیمقدار کیا ہے اور بات اللہ کی وہی بلند تر ہے اور
اللہ غالب ہے با حکمت انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ○ باہر نکلو تم جنگ تبوک کو ہلکا ہونے والے اور بھاری
ہونے والے یعنی سوار اور پیادے یا تندرست اور بیمار یا جوان اور بوڑھے یا فقیر اور تونگر یا
ہتھیار بند اور بے ہتھیار اور جہاد کرو تم ساتھ مالوں اور جانوں اپنی کے اللہ کی راہ میں یہ تمکو
بہتر ہے واسطے تمہارے اگر ہو تم کہ جانتے ہو بعضے منافق جنگ تبوک کو نہ نکلے تھے اور بہانہ
سے پیچھے رہ گئے آگے کی آیت نازل ہوئی کہ لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَسَفَرًا قَاصِدًا لَاتَّبَعُوكَ
وَلَٰكِنْ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ○ اگر ہوتا مال دنیا کا نزدیک اور سفر میانہ
اور آسان ہوتا البتہ تابعداری کرتے منافق تیرے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ولیکن دور ہو گئی
اوپر ان کے راہ کہ مشقت سے قطع کریں اُس کو وَسَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا
مَعَكُمْ يُهْلِكُونَ أَنْفُسَهُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ○ اور قریب ہے کہ قسمیں کھاوینگے
منافق ساتھ اللہ کے جب لڑائی سے پھروگے تم کہ اگر طاقت رکھتے ہم نکلنے کی البتہ باہر نکلتے ہم
ساتھ تمہارے اور رفاقت تمہاری کرتے ہلاک کرتے ہیں جھوٹی قسموں سے
ذاتوں اپنے کو اور لائق عذاب کے ہوتے ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ تحقیق وہ لوگ البتہ جھوٹے
والے ہیں عَفَا اللَّهُ عَنْكَ لِمَ أَذِنْتَ لَهُمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَتَعْلَمَ
الْكَاذِبِينَ معاف کرے اللہ تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا معاف کیا کس واسطے
حکم دیا تو نے اُن کو بیٹھ رہنے کا اور عذر اور حیلے اُن کے قبول کئے تو نے جب تک کہ ظاہر
ہوتے واسطے تیرے وہ کوئی کہ سچ بولا ہے انہوں نے اور جانتا تو جھوٹ بولنے والوں کو
لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ
وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ حکم بیٹھ رہنے کا نہ مانگیں گے تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کوئی
کہ ایمان لاتے ہیں ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے یہ کہ جہاد کریں ساتھ مالوں اور جانوں اپنی کے
اور اللہ جانتا ہے پرہیزگاروں کو پیچھے رہنے سے إِنَّمَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَ
الْيَوْمِ الْآخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوبُهُمْ فَهُمْ فِي رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُونَ ○ سوا اسکے نہیں ہے کہ حکم پیچھے رہنے کا

مانگتے ہین تجھسے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کوئی کہ ایمان نہین لاتے ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے اور شک مین پڑ گئے دل اُن کے حقیقت اسلام کی سے پس وہ بیچ شک اپنی کے حیران ہونے والے ہین وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوجَ لَاَعَدُّوا لَهُ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ۝ اور اگر چاہتے منافق باہر نکلنا جنگ تبوک کا البتہ تیار کرتے واسطے اُس کے سامان اور اسباب کو و لیکن مکروہ جانا اور پسند نکیا اللہ نے اُٹھنا اُن کا اس سفر مین پس بازرکہا اُنکو اللہ نے اور کاہلی اور سستی اُن کی دل مین ڈال دی اور کہا گیا کہ بیٹھو تم گھرون مین ساتھ بیٹھنے والون کے کہ عورتین اور لڑکے اور بیمار ہین جسوقت لشکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا متوجہ ہوا عبداللہ بن ابی سردار منافقون کا بہی ساتھ ایک جماعت منافقون کی باہر نکلا جسوقت لشکر نے آگے کو کوچ کیا جماعت اپنی لیکے پیچھے کو پہرا اور روگردانی کی یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی فرمایا کہ اگر اُس مین بہتری ہوتی ساتھ ہمارے چلتا احسان مانو تم کہ شر اُس کے سے چھوٹے تم آیت نازل ہوئی کہ لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّلَاَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ اگر باہر نکلتے منافق درمیان تمہارے زیادہ نکرتے تمکو مگر رسوائی اور مکر اور البتہ دوڑتے درمیان تمہارے چغل خوری مین اور فساد کرتے آپس کے بیچ ڈہونڈہتے منافق واسطے تمہارے فتنہ اور فساد کو اور بیچ تمہارے جاسوس ہین اُن کے کہ خبرین تمہاری اُن کو پہنچاتے ہین اور اللہ جاننے والا ہے ساتھ ظالمون کے کہ منافق ہین لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَاۗءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ البتہ تحقیق ڈہونڈا تہا منافقون نے فتنہ کو آگے اِس لڑائی سے جنگ اُحد کے دن کہ پریشانی تیری اور صحابون کی چاہی تہی اور پہیر اتہا واسطے تیرے کامون کو کہ مکر اور حیلے تیرے سے باطل کرنے مین اُٹھائے تہے جبتک کہ آیا حق یعنی مدد تیری اور غالب ہوا کام اللہ کا کہ اسلام کی فتح ہوئی اور منافق کراہیت کرنے والے ہین تیری فتح کو اور غلبہ اسلام کو ۔ ف آنحضرت صلی اللہ نے جد بن قیس منافق کو کہا تہا آیا رغبت ہے تجکو کہ ہمارے ساتھ لڑائی روم کو چلے تو اور وہان سے لونڈیان اور بندے خوبصورت پکڑے تو جد نے کہا کہ یا رسول اللہ تمام قوم جانتی ہے کہ عورتون کے اوپر مبتلا ہون روم کی عورتین خوبصورت دیکھون مین اور صبر مجکو نہ آوے اور فتنہ مین پڑون مین مجکو تکلیف چلنے کی نہ دے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

کہ تجکو اذن دیا آگے کی آیت نازل ہوئی کہ وَمِنْهُم مَّن يَقُولُ ائْذَن لِّي وَلَا تَفْتِنِّي أَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ ۔ اور بعضا منافقون سے وہ کوئی ہر کہتا ہے کہ حکم دے تو مجکو بیٹھنے کا لڑائی سے اور فتنہ مین اور گناہ مین نڈال تو مجکو خبردار ہو جاؤ فتنہ مین پڑے منافق کہ لڑائی مین سمجھا ہے اور تحقیق دوزخ البتہ گھیرنے والی ہے کافرون کی إِن تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَإِن تُصِبْكَ مُصِيبَةٌ يَقُولُوا قَدْ أَخَذْنَا أَمْرَنَا مِن قَبْلُ وَيَتَوَلَّوا وَّهُمْ فَرِحُونَ ۔ اگر پہنچی ہے تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیکی کہ فتح لعنی لڑائیون کی ہے مانند فتح روز بدر کی غمگین کرتی ہے اُن کو نہایت حسد سے اور اگر پہنچی ہے تجکو مصیبت یعنے شکست اور زخمی جیسے احد کے دن کہتے ہین کہ تحقیق لی ہینے احتیاط کام اپنے کے سے کہ دور اندیشی کی ہینے کہ اس لڑائی مین نہ گئے ہم اور پھر جاتے ہین درحالیکہ خوش ہونیوالے ہین خودپرستی سے قُل لَّن يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۔ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ہرگز نہ پہنچی گی ہمکو مگر جو چیز کہ لکھی ہے اللہ نے لوح محفوظ مین فتح اور شکست اور نفع اور ضرر سے وہی ہے کارساز ہمارا اور اوپر اللہ ہی کے چاہیئے توکل کرین مومن کہ فائدہ توکل کا حاصل ہونا مراد دونکا ہے ۔ قُلْ هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ أَن يُصِيبَكُمُ اللَّهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِندِهِ أَوْ بِأَيْدِينَا فَتَرَبَّصُوا إِنَّا مَعَكُم مُّتَرَبِّصُونَ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نہین انتظار کرتے ہو تم ساتھ ہمارے مگر ایک نیکی دو نیکون کی یا فتح یا شہادت اور ہم بھی انتظار کرتے ہین ساتھ تمہارے ایک چیز دو چیزون کی یہ کہ پہنچاوے تمکو اللہ عذاب نزدیک اپنے سے کہ چیخ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی یا دھسنا زمین کا ہے یا پہنچاوے اللہ تمکو عذاب ساتھ ہاتھون ہمارے سے کہ قتل کرین ہم تمکو پس راہ دیکھو تم تحقیق ہم بھی ساتھ تمہارے راہ دیکھنے والے ہین ۔ **ف** جد بن قیس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تھا کہ میرا چلنا اس لڑائی مین مشکل ہے لیکن تمہارے لشکر کے مال سے مدد کرونگا مین آگے کی آیت نازل ہوئی قُلْ أَنفِقُوا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا لَّن يُتَقَبَّلَ مِنكُمْ إِنَّكُمْ كُنتُمْ قَوْمًا فَاسِقِينَ ۔ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جواب مین کہ خرچ کرو تم مال کو خوشدلی سے یا زبردستی سے ہرگز قبول نکیا جاوے گا تمسے تحقیق تم ہو ایک قوم ایمان سے باہر نکلنے والی اور کافر سے قبول نہین ہے وَمَا مَنَعَهُمْ أَن تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقَاتُهُمْ إِلَّا أَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ

وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَأْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ
اور نہیں ہے منع کیا اُن کو اِس سے کہ قبول کیے جاوین خرچ کرنے اُن کے مگر یہ کہ تحقیق اُنہوں نے
کفر کیا ساتھ اللہ کے اور ساتھ پیغمبر اُسکے کے اور نہیں آتے ہین نماز کو مگر وہ سستی اور کاہلی
کرنے والے ہین بیمارون کی طرح اور نہیں خرچ کرتے ہین مال کو مگر کہ وہ کراہیت کرنے والے ہین
فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ
وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿﴾ پس تعجب مین نڈالین تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مال منافقون کے
اور نہ اولاد اُن کی تعجب مین ڈالے سوائے اسکے نہیں ہے کہ چاہتا ہے اللہ تاکہ عذاب کرے اُن کو
ساتھ مال اور اولاد کے بیچ زندگی دنیا کے کہ محنت اور مشقت سے پیدا کرین اور رنگا مگی نہین
وارثون کے واسطے اور باہر نکلین روحین اُن کی بدنون سے درحالیکہ وہ کافر ہون اور موت
اُن کی اوپر کفر کے ہو وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ
قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ﴿﴾ اور قسمین کھاتے ہین ساتھ اللہ کے کہ تحقیق وہ البتہ تمسے ہین یعنے
مسلمان ہین اور حالانکہ نہیں ہین وہ تمسے کہ مسلمان نہیں ہین چھپاتے ہین کفر کو کہ تم قتل
نکرو اُن کو ولیکن منافق ایک قوم ہین کہ ڈرتے ہین تمسے لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ
اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ اگر پاوین منافق کسی جائے پناہ کو قلعہ
یا چوٹی پہاڑ کی سے یا پاوین کسی غار کو پہاڑ مین یا کسی سوراخ کو کہ اُس مین گھسین البتہ
متوجہ ہووین طرف اُس کی تمہارے ڈر سے اور وہ سرکشی اور شتابی کرتے ہین مانند
گھوڑے سرکش کے کہ تھنبائے سے نہیں تھنبتا ہے * ف آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم غنیمت کا مال بانٹتے تھے ابو الجواظ منافق نے کہا کہ صاحب اپنے کو دیکھتے ہو
کہ حق تمہارا بکریون کے چرواہون کو دیتا ہے اور جانتا ہے کہ عدل کرتا ہون ہین آگے کی
آیت نازل ہوئی کہ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ اور بعضا منافقون سے وہ کوئی
ہے کہ عیب کرتا ہے تجکو بیچ بانٹنے مال صدقون کی اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ آیت
ذوالخویصرہ کے حق مین آئے کہ سردار حاجیون کا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
غنیمت حنین کی بانٹتے تھے واسطے الفت دلون کے نومسلمانون کو زیادہ دیتے تھے اوپر اسلام
کے قائم رہین یا سونا غیر خالص کہ حضرت علی نے یمن سے بھیجا تھا آنحضرت نے تمام سونا چار آدمیون کو
دیا اشراف عرب سے اُسنے دلیری سے کہا کہ عدل کر اسے پیغمبر خدا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا کہ عذاب سخت ہے تجکو میں عدل نکرون گا تو اور کون کریگا حضرت علی نے اُس
قوم کو قتل کیا ہے جنگ نہروان مین فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَآ
اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ۝ پس اگر دیے گئے مال غنیمت کا موافق مرضی کے راضی اور خوش ہو گئے
اور اگر نہ دیے گئے موافق مرضی کے ناگاہ وہ غصہ کرنے والے ناخوش ہوتے ہین ❊
وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ
وَرَسُوْلُهٗٓ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ۝ اور اگر تحقیق منافق راضی ہوتے اُس چیز سے
کہ دی ہے اُن کو اللہ نے اور پیغمبر اُس کے نے اور کہتے کہ کفایت ہے ہمکو اللہ قریب ہے اللہ
دیگا ہمکو اللہ فضل اپنے سے اور پیغمبر اُس کا دیگا تحقیق ہم طرف اللہ کے رغبت کرنیوالے ہین
اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ
وَفِى الرِّقَابِ سوائے اسکے نہین ہے کہ مال زکوٰۃ کا واسطے فقیرون کے ہے اور غریبون
امام اعظم کے نزدیک فقیر وہ ہے کہ سوال نکرے اور مسکین وہ ہے کہ سوال کرے - اور
امام شافعی کے نزدیک برخلاف اس کے ہے اور واسطے عمل کرنے والون کے اوپر اُسکے کہ
جمع کرتے ہین مال زکوٰۃ کا اور تحصیل کرتے ہین اور واسطے اُلفت کیئے گئے دل اُن کے کہ اسلام
لائے ہین اور یقین خالص نہین ہین اور مؤلفۃ القلوب اشراف عرب کے تھے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کو مال غنیمت حنین کے سے بہت دیا تھا مانند ابو سفیان اور
عیینہ بن حصین اور اقرع بن حابس کے اور حصہ مؤلفۃ القلوب کا واسطے اُلفت کرنے
دلون کے تھا اب اسلام غالب ہوا حصہ اُن کا ساقط ہو گیا اور مال زکوٰۃ کا بیچ غلامون کے
دینا چاہئے یا غلام مول لیکر آزاد کرنا اور یا غلام مکاتب کی مدد کرنا اور غلام مکاتب وہ ہے
کہ اپنے صاحب اپنے سے آزاد کروا دے مال قیمت اپنے کا ادا کرون گا مین وَالْغٰرِمِيْنَ
وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ اور مال
زکوٰۃ کا بیچ قرضدارون کے ہے کہ مفلس ہوا ور قرض لیا ہو اور گناہ مین خرچ نکیا ہو اور بیچ
بیچ راہ اللہ کے کہ سپاہیون کو دیوین تا ہتھیار اپنے درست کرین یا پل بنانا اور سرا بنانا
اور مسافر کو دیا چاہئے کہ مال اپنے سے دور پڑا ہو قرض کرتا ہے نزدیک اللہ کے سے اور
اللہ جاننے والا با حکمت ہے ❊ **ف** روایت مین ہے کہ جلاس اور رفاعہ اور
سماک تینون منافق ظاہر مین ایمان لائے تھے اور دل اُن کا دشمنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی سے خالی نہ تھا خلوت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نالائق باتین کہتے تھے ایک نے کہا کہ خاموش رہو اگر محمد سنیگا تو تمام تم رسوا ہوگے منافقون نے کہا کہ محمد کہان سننے والا ہے جو چاہین سو کہین ہم اور اگر اسکے روبرو قسم کھاوینگے ہم کہ ہمنے نہین کہا ہے وہ یقین کریگا آگے کی آیت نازل ہوئی کہ وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اور بعضے منافقون سے وہ کوئی ہین کہ آزار دیتے ہین پیغمبر کو اور کہتے ہین کہ وہ کان سننے والا ہے جو کچھ کہو سن لیتا ہے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کان سننے والا ہے واسطے تمہارے ایمان لاتا ہے ساتھ اللہ کے اور سچ مانتا ہے واسطے مومنون کے وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اور وہ پیغمبر رحمت ہے واسطے ان کے کہ ایمان لائے ہین تم مین سے اور کام تمہارے سب جانتا ہے اور جو عیب تمہارے سے واقف ہے مہربانگی سے پردہ تمہارا فاش نہین کرتا ہے اور جو کوئی کہ آزار دیتے ہین پیغمبر خدا کے کو زبان سے یا بات سے واسطے ان کے عذاب ہے دکھ دینے والا آخرت مین يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ قسم کھاتے ہین منافق ساتھ اللہ کے واسطے تمہارے اے مسلمانون تا یہ کہ راضی کرین تمکو اور حالانکہ اللہ اور رسول اس کا لائق تر ہے کہ راضی کرین اس کو اگر ہین ایمان لانیوالے اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ۝ آیا نہین جانا ہے منافقون نے کہ تحقیق جو کوئی مخالفت کرتا ہے اللہ کی اور پیغمبر اس کے کی پس تحقیق واسطے اس کے آگ دوزخ کی ہے ہمیشہ رہنے والا ہے بیچ اس کے وہی رسوائی بڑی ہے ٭ **ف** روایت مین ہے کہ منافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ٹھٹھا کیا کرتے تھے اور بعضے منافق آرزو کرتے تھے کہ ہمکو سو کوڑے مارین تو بہتر ہے اس سے کہ کوئی آیت ہماری حال مین آسمان سے آوے کہ اس مین رسوائی ہماری زیادہ ہے آیت نازل ہوئی کہ يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ڈرتے ہین منافق کہ نازل کی جاوے اوپر مسلمانون کے کوئی سورہ آسمان سے کہ خبر دیوے ان کو ساتھ اس چیز کے کہ بیچ دلون منافقون کے ہے کفر اور نفاق سے کہہ اے محمد صلی اللہ

ربع

علیہ وآلہ وسلم کہ ٹھٹھا کرو تم تحقیق اللہ ظاہر کرنے والا ہے اس چیز کو کہ ڈرتے ہو تم اس سے ❊

ف روایت میں ہے کہ تبوک کی لڑائی میں ودیعت ابن ثابت ساتھ جماعت منافقوں کے آگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چلتا تھا اور آپس میں کہتے جاتے تھے کہ دیکھو اس مرد کو یعنی محمد کو کہ چاہتا ہے کہ قلعہ شام کی لیوے اور اس کے محلوں میں مکان اپنا بناوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نور نبوت کے سے یہ بات معلوم ہوئی عمار بن یاسر کو فرمایا کہ اس قوم سے پوچھ کہ کیا کہتے تھے عمار بن یاسر نے پوچھا انکار کر گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آن کر عذر خواہی بیان کی کہ ہم بطریق باتوں کے کہتے تھے جیسے مسافر آپس میں باتیں کرتے جاتے ہیں آیت نازل ہوئی کہ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ط قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ○ اور اگر پوچھے تو ان سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیا کہتے تھے تم البتہ کہیں کہ سوائے اسکے نہیں ہے کہ ہم آپس میں ہر طرح کی باتیں کرتے تھے اور کھیلتے تھے ہم کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آیا ساتھ اللہ کے اور آیتوں اسکی کے اور پیغمبر اسکے کی ٹھٹھا کرتے ہو تم اور ان چیزوں سے ٹھٹھا کرنا چاہیے لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ط اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ○ عذر خواہی نہ کرو تم کہ جھوٹھ ہے تحقیق کفر کیا تم نے پیغمبر کو طعنہ کرنے سے بعد ایمان اپنے کے اگر معاف کریں گے ہم ایک گروہ کے تقصیر تم میں سے عذاب کریں گے ہم گروہ دوسرے کو بسبب اس کے کہ تحقیق وہ تھے گنہگار ہمیشگی نفاق کی سے اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ م يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ط مرد منافق کہ تین سو ہیں اور عورتیں منافق کہ ایک سو ستر تھیں بعضے ان کے بعضوں سے ہیں مانند ایک دوسرے کے نفاق میں حکم کرتے ہیں خلق کو ساتھ بدی کے کہ کفر اور جھٹلانا پیغمبر کا ہے اور منع کرتے ہیں آدمیوں کو نیکی سے کہ ایمان اور متابعت پیغمبر کی ہے اور بند کرتے ہیں ہاتھوں اپنے کو خیرات اور صدقات سے نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ط اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ بھول گئے اللہ کو پس بھول گیا ان کو اللہ فضل اور رحمت اپنی سے تحقیق منافق وہی باہر نکلنے والے ہیں دائرہ ایمان کے سے وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط هِيَ حَسْبُهُمْ ج وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ج وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ○ وعدہ کیا ہے اللہ نے مرد منافقوں کو اور عورتوں منافقوں کو اور کافروں کو آگ دوزخ کو

ع ۸ / ۱۴ — نصف السبع

ہمیشہ رہنے والے ہین اُس آگ مین وہ آگ کنایت ہے اُن کو عذاب ہین اور لعنت کی
اُن کو یعنی دور کیا اُن کو اللہ نے رحمت سے اور واسطے اُن کے عذاب دائمی ہے کَالَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ؕ مانند
اُن کی ہو تم اے منافقون کہ آگے تمسے تھے اگلے منافق سخت تر تمسے تھے از روئے قوت کے
کہ بدن اُن کے قوی تھے اور زیادہ تر تھے تمسے از روئے مالون کے اور اولاد کے
فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ
پس فائدہ مندی لی تھی اُنہون نے ساتھ نصیبہ اپنی کے لذّتون دنیا کی سے اور مال اولاد
پس فائدہ مندی لی تمنے ساتھ نصیبے اپنے کے جیسے فائدہ مندی لی تھی اُن لوگون نے کہ
آگے تمسے تھے ساتھ نصیبے اپنے کے وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ
فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ اور بیٹھے تھے وہ بیچ باطل کے مانند
اُس کی کہ بیٹھے ہو تم باطل مین وہ گروہ ناچیز ہو گئے عمل اُن کے دنیا مین کہ مال اور اولاد
اُن کی کام نہ آئی اور آخرت مین کہ ثواب اُس سے حاصل نہوا اور وہ گروہ وہی زیان کار
دو جہان کے ہین اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۙ وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ
وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ؕ آیا نہین آئی ہے منافقون کو کہ لذت دنیا کی سے آخرت کو
چھوڑ رہے خبر اُن لوگون کی کہ آگے اُن سے تھی قوم نوح کی کہ طوفان سے غرق ہوئی اور خبر قوم
عاد کی کہ آندھی سے ہلاک ہوئی اور قوم ثمود کی کہ بھونچال سے ہلاک ہوئی اور قوم ابراہیم کی
کہ اقسام عذابون کے سے مبتلا ہوئے اور نمرود مچھر سے ہلاک ہوا اور نہین آئی خبر قوم
شعیب کی اور خبر شہر اُلٹے ہوئون کی کہ قوم لوط تھی اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ
لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ آئے تھے اُن کے پاس پیغمبر
اُن کے ساتھ معجزون روشن کے پس نہ تھا اللہ کہ ظلم کرے اُن کو ہلاک کرنے مین لیکن تھے
وہ کہ ذاتون اپنی کو ظلم کرتے تھے کفر اور جھٹلانے مین پیغمبرون کے مین وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ
بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ
الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ اور مرد مومن اور عورتین مومن بعضے اُن کے دوست بعضون کے
ہین حکم کرتے ہین خلق کو ساتھ نیکی کے اور فرمانبرداری سے اور ایمان ہے اور منع کرتے ہین
آدمیون کو بُرائی سے کہ کفر اور سرکشی ہے اور قائم رکھتے ہین نماز کو باشرائط اور دیتے ہین زکوٰۃ کو

وقف لازم

وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝
اور فرمانبرداری کرتے ہیں اللہ کی اور پیغمبر اسکے کی سب چیزون مین وہ گروہ قریب ہی
کہ رحم کریگا اُن کو اللہ تحقیق اللہ غالب با حکمت ہے وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ
وَرِضْوَانٌ مِنَ اللَّهِ أَكْبَرُ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ وعدہ کیا ہے
مسلمان مردون کو اور مسلمان عورتون کو بہشتیں میوہ دار کہ جاری ہونگی نیچے اُن کے سے نہرین
پانی کی ہمیشہ رہنے والے ہیں بہشتون مین اور مکان پاکیزہ بیچ بہشتون ہمیشگی کے اور خوشنودی
اسکی طرف سے بہت بڑی ہوگی بہشتون سے اور وہی مطلب پانی بڑی ہے کہ نعمتین
بہشت کی بھی مقابلہ اسکے حقیر ہون گے ❊ **ف** حدیث مین واقع ہوا ہے کہ حق تعالی
فرماویگا ای بہشت والو کہین گے کہ لبیک ربنا وسعدیک فرماویگا کہ خوش ہوئے تم کہین گے
کہ کیا ہے ہمکو جو خوش نہووین ہم اور حالانکہ بخشی ہے تو نے ہمکو وہ چیز کہ کسی کو نہین دی ہے
خلق سے فرماویگا کہ مین راضی ہوا تم سے ہرگز اوپر تمہارے غصہ نکرون گا معلوم ہوا کہ کوئی نعمت
زیادہ خدا کی سے نہین ہے يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَأْوَاهُمْ
جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ اے پیغمبر جہاد کر تو کافرون سے اور قتل کر اُن کو ۔ اور
منافقون سے جہاد کر الزام حجت سے اور ہمیشہ غصہ رہ تو اوپر اُن کے اور مکان اُن کا دوزخ ہی
اور بُری بازگشت ہے دوزخ ❊ **ف** روایت مین ہے کہ وقت تیاری جنگ تبوک
کے جلاس بن سوید اوپر گدھے کے سوار ہو کر مسجد قبا سے مدینہ کو آتا تھا واسطے بھگانے
آدمیون کے اُس سفر سے کہا کہ جو چیز محمد لایا ہے اگر یہ حق ہے ہم اُن گدھون سے کہ اوپر اُن کے
سوار ہین بدتر ہین مصعب نے یہ بات سنکر آنحضرت سے کہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جلاس کو روبرو
مصعب کے بُلایا اور پوچھا کہ تو نے کہا تھا جلاس نے قسم کھائی کہ مین نے نہین کہا مصعب نے
مناجات کی کہ یا اللہ کوئی آیت نازل کر کہ میرا سچ معلوم ہووے آگے کی آیت نازل ہوئی کہ
يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوا بِمَا لَمْ يَنَالُوا
قسم کھاتے ہین منافق ساتھ اللہ کے کہ نہین کہی ہے وہ بات اور حالانکہ البتہ تحقیق کہا ہے
اُنہون نے کلمہ کفر کا اور کافر ہوگئے بعد اسلام اپنے کے اور قصد کیا ساتھ اُس چیز کے
کہ نہ پہنچے اُس کو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینہ سے باہر نکالین اور تاج بادشاہی کا اوپر سر

ع ۱۵

عبداللہ بن آبی کی رکیین کہ سردار منافقون کا تھا وَمَا نَقَمُوۤا اِلَّاۤ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ اور دشمنی کی منافقون نے پیغمبر سے مگر اسواسطے کہ دولتمند کر دیا اُن کو اللہ نے اور پیغمبر اُس کے نے فضل و کرم اپنے سے یعنے مدینہ والے محتاج اور تنگ عیش تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنے سے بکریان اور غنیمتین بہت اُن کے ہاتھ آئین کہ تونگر ہوگئے پس سبب دشمنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تونگری ہوئی اور بعضون نے کہا ہے کہ غلام جلاس کا مارا گیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارہ ہزار درم اُسکو دیئے تونگر ہوگیا اور دو ہزار زیادہ اور دیئے پس اگر توبہ کرین گے منافق نفاق سے بہتر ہوگا واسطے اُن کے اور اگر روگردانی کرین گے توبہ سے عذاب اُنکو کریگا اللہ عذاب دردناک دنیا مین قتل سے اور آخرت مین جلانے سے اور نہوگا واسطے اُن کے تمام روئے زمین مین کوئی کارساز اور نہ مددگار بعد نازل ہونے اس آیت کے جلاس نے توبہ کی اور مخلصون سے ہوا + **ف** روایت مین ہے کہ ثعلبہ انصاری کہ زاہدون اصحاب سا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ دعا میرے حقمین کرو کہ تونگر ہوجاؤن مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نصیحت کی کہ تونگری سے باز آتو ہرگز نمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی کہ اللہ اُسکو مال دلخواہ دیوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا قبول ہوگئی حق تعالی نے اُسکو بکریون مین ایسی برکت دی کہ گرد مدینہ کے واسطے اُن کے مکان نرہا جنگل مین جارہا اور نماز جماعت کی سے محروم ہوا۔ جمعہ کو مدینہ مین آیا تھا آخر وہ بھی موقوف ہوا عامل زکوۃ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کے پاس بھیجا اور زکوۃ مانگی بسبب محبت مال کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے سرکشی کی اور کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمسے جزیہ مانگتا ہے زکوۃ نہ دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر پہنچی اصحابون نے تعجب کیا آگے کی آیت نازل ہوئی کہ وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ اور بعضا منافقون سے وہ کوئی ہے کہ عہد کیا ہے اللہ سے کہ البتہ اگر دیگا ہمکو فضل اپنے سے مال البتہ صدقہ اور زکوۃ دیوینگے ہم اور البتہ ہوجاوینگے ہم نیکبختون سے فَلَمَّاۤ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ پس جسوقت دیا اُن کو اللہ نے مال بہت فضل

اپنے سے بخیلی کے ساتھ اُسکے اور حق ندیا اور روگردانی کی زکوٰۃ دینے سے اور حالانکہ منافق ہمیشہ روگردانی کرنے والے ہین فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِي قُلُوبِهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ يَلْقَوْنَهُ بِمَا أَخْلَفُوا اللَّهَ مَا وَعَدُوهُ وَبِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ پس پیچھے لایا بخل اور زکوٰۃ نفاق کو بیچ دلون اُنکے کہ باقی رہے گا اُس دن تک کہ ملاقات کرین گے جزا نفاق کے سے بسبب اُس چیز کے کہ خلاف کی تھی جو چیز کہ وعدہ کی تھی اللہ کو صدقہ دینے اور صلاحیت سے اور بسبب اُس چیز کے کہ جھوٹھ بولتے تھے أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ وَأَنَّ اللَّهَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ آیا نہین جانا ہے خلاف کرنے والون وعدہ کے نے کہ تحقیق اللہ جانتا ہے بھید اُن کا چھپا ہوا کہ قصد اور پیشگی نفاق اور خلاف وعدہ کے ہے اور جانتا ہے اللہ سرگوشی اُن کی کہ بیچ زکوٰۃ نہین ہے جزیہ ہے اور تحقیق اللہ جاننے والا ہے عیبون کا ❖

ف روایت مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحابون کو اوپر خرچ اور مدد کرنے تیاری لڑائی تبوک کی رغبت دلائی تھی حضرت صدیق اکبر تمام مال اور اسباب گھر کا لائے حضرت عمر آدھا مال لائے حضرت عثمان تین سو اونٹ کمل معہ اسباب لائے حضرت علی تین ہزار مثقال سونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے عبدالرحمن بن عوف نے چالیس اوقیہ سونا اور چار ہزار درم حاضر کئے اور ہر ایک مانند عباس کے اور طلحہ اور سعد اور عبادہ کے مال کثیر لائے اور تمام مال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو جمع کیا آخر کو عاصم ابن عدی دو ہزار اور چار سو سیر چھوارے لایا ابو عقیل انصاری کہ مفلس تھا چار سیر چھوارے لایا اور کہا کہ آج کی رات تمام شب پانی کوئین سے کھینچا تھا مین نے آٹھ سیر چھوارے مزدوری مجھکو ملے تھے چار سیر واسطے عیال کے رکھے مین نے اور چار سیر یہان لایا ہون مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اُس کے چھوارون کو اوپر تمام مال کے بکھیر دو مین منافقون نے طعنہ کیا کہ عبدالرحمن اور عاصم نے مال بہا برباد دیا اور خدا اور پیغمبر چار سیر چھوارون ابو عقیل کے سے بے پرواہ ہین لیکن چاہا اُسنے کہ اپنے تئین یاد دلاوے آدمیون کو آگے تئی آیت نازل ہوئی کہ الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ سَخِرَ اللَّهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وہ منافق کہ عیب کرتے ہین خواہش دل کے سے صدقہ دینے والون کو مومنون سے بیچ صدقون کے یعنی عبدالرحمن اور عاصم کو کہتے ہین کہ مال برباد دیا اور عیب

کرتے ہین اُن کو کہ نہین پاتے ہین مگر مشقت اور محنت سے پیدا کیا ہوا مانند ابو عقیل کی پس ٹھٹھا
کرتے ہین منافق اُن سے ٹھٹھا کرے گا اللہ اُن سے کہ جزا ٹھٹھے کی دیگا اور واسطے اُن کے عذاب ہے
دکھ دینے والا ۔ **فائدہ** روایت مین ہے کہ عبداللہ نے کہ بیٹا عبداللہ بن ابی
منافق کا مخلص اور مطیع آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا باپ کی بیماری مین آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ میرے باپ کے واسطے استغفار کرو تم آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اس کی خاطر سے استغفار کیا آیت نازل ہوئی کہ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا
تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا
بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ استغفار کر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واسطے
منافقون کی یا استغفار نہ کر تو واسطے اُن کے اگرچہ استغفار کریگا تو واسطے اُن کے ستر بار
پس ہرگز نہ بخشے گا اللہ اُن کو یہ قبول نہونا استغفار کا بسبب اسکے ہے کہ تحقیق منافقون نے
کفر کیا ہے ساتھ اللہ کے اور پیغمبر اسکے کے اور اللہ سیدھی راہ نہین دکھاتا ہے قوم فاسقون کو

ع ۱۶

فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا لَوْ كَانُوْا
يَفْقَهُوْنَ ۝ خوش ہو گئے پیچھے رہنے والے لڑائی تبوک کی سے ساتھ بیٹھنے
اپنے کے خلاف پیغمبر خدا کے اور کراہیت کی اس سے کہ جہاد کرین ساتھ مالون اپنے کے
اور جانون اپنی کے اللہ کی راہ مین اور کہا مسلمانون کو کہ باہر نکلو تم بیچ گرمی دھوپ کے
کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آگ دوزخ کی سخت تر ہے از روئے گرمی کے اگر
ہون منافق کہ سمجھین کہ دوزخ کی آگ مین جانا ہے ہمکو فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا
جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ پس چاہیئے کہ ہنسین منافق تھوڑا اور چاہیئے کہ روین
بہت بدلہ دیگا اللہ اُن کو بدلہ دینا بسبب اُس چیز کے کہ کسب کرتے تھے نفاق اور بدخلقی
سے یعنی قیامت کے دن ہنسین گے تھوڑا اور روین گے بہت کہ خوشی نہوگی اور غم ہوگا
فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا
وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِيَ عَدُوًّا اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِيْنَ
پس اگر پھیرے تجھکو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ مدینہ مین طرف ایک گروہ کے منافقون سے
پس اذن مانگے منافق تجھسے واسطے باہر نکلنے کے اور لڑائی مین پس کہہ تو کہ ہرگز باہر نکلو تم

ساتھ میرے ہمیشہ تک اور ہرگز قتال نکرو تم ساتھ میرے کسی دشمن کو تحقیق تم راضی ہوئے
ساتھ بیٹھنے کے پہلی بار پس بیٹھو تم ساتھ پیچھے رہنے والون کے مانند عورتون کے اور لڑکونکے
ف روایت ہین ہے کہ سردار منافقون کا عبداللہ ابن اُبی بیمار ہوا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار پرسی کو تشریف لیگئے اُس نے عرض کی کہ پیراہن اپنے بدن
مبارک کا عطا کیجیے تا کفن میرا بناوین اور اوپر جنازہ میری کے نماز کیجیے اور دفن کرتے وقت
حاضر ہو جیے اور دعا مغفرت کی میرے حق مین کیجیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
پیراہن اپنا دیا اور اوپر جنازہ کے حاضر ہوئے اور چاہا کہ نماز پڑہین حضرت عمرؓ نے بہت
بیقراری کی اور منع کیا اور پرایسا اُس کے یاد دلائین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
قصد کیا کہ نماز جنازہ کی پڑہین حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور آگے آیت لائے کہ
وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ۭ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَا
تُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ اور نماز جنازہ کی نہ پڑھ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوپر کسی منافق کے
اُن مین سے کہ مر جاوے ہمیشہ تک اور کہڑا ہو تو اوپر قبر اُسکے کے دعا مانگنے کو یا استغفار
کرنے کو تحقیق منافق کافر ہوگئے ساتھ اللہ کے اور پیغمبر اُسکے کے اور مر گئے جس حال مین فاسق تھے
وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ
اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ اور تعجب مین نڈالین تجکو مال اُن کے اور اولاد اُنکی سوا اسکے
نہین ہے کہ چاہتا ہے اللہ کہ عذاب کرے اُن کو ساتھ جمع کرنے اور نگہبانی مال کی اور باہر
نکلین روحین اُن کی بدنون سے جس حال مین کہ کافر ہون یعنی موت اُن کی اوپر کفر کے ہو
وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ
وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ۝ اور جسوقت کہ نازل کی جاتی ہے کوئی سورت
قرآن کی یہ کہ ایمان لاؤ تم ساتھ اللہ کے اور جہاد کرو تم کافرون سے ساتھ پیغمبر اُسکے کے
اذن مانگتے ہین تجسے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم منافق صاحب مال اور دولت کی اُنمین
سے اور کہتے ہین کہ چہوڑ تو ہمکو اور ساتھ اپنے نہ لیجا تو کہ ہوویں ہم ساتھ بیٹھنے والون کے
مانند عورتین اور لڑکون اور بیمارون کی رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ
عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ راضی ہوئے ساتھ اُسکے کہ ہو جاوین ساتھ پیچھے رہنے
والون کے اور مُہر کی گئی ہے اوپر دلون اُنکے بسبب نفاق کے پس وہ نہین سمجھتے بزرگی جہاد کی

لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔ لیکن پیغمبر نے اور جو کوئی کہ ایمان لائے ہین ساتھ اُس کے جہاد کیا ساتھ مالون اپنے کے اور جانون اپنی کے اور وہی گروہ واسطے اُن کے نیکیان دونون جہان کی ہین دنیا مین فتح اور مال غنیمت کا اور آخرت مین کرامت اور بہشت ہے اور وہی گروہ فتح پانے والے مطلب پا نیوالے ہین اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ تیار کیے ہین اللہ نے واسطے اُنکے باغ بہشت کی کہ جاری ہین نیچے اُن کے سے نہرین ہمیشہ رہنی والی ہین بیچ اُن کے وہی مطلب پانی بڑی ہے وَجَاۗءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اور آئے وقت متوجہ ہونے لڑائی تبوک کی عذر کہنے والے گنوارون عرب کے سے یعنی بنی اسد اور بنی غطفان کہ ہمارے پاس مال تھوڑا ہے اور کنبہ بہت ہے اور عامر ابن طفیل نے عرض کیا کہ اگر ہم لڑائی کو جاوین ہی طے ہمارے اہل اور مواشی کو لوٹ لیجاوین عذر کرنے والے اسواسطے آئے تا کہ اذن دیا جاوے اُن کو بیٹھنے کا اور بیٹھ رہے جنھون نے جھوٹھ بولا تھا اللہ سے اور پیغمبر اُسکے سے ایمان لانے مین مراد وہ منافق ہین کہ عذر خواہی کو بھی نہ آئے قریب ہے کہ پہنچے گا اون لوگون کو کہ کفر کیا ہے اُن مین سے عذاب دکھ دینے والا لَيْسَ عَلَي الضُّعَفَاۗءِ وَلَا عَلَي الْمَرْضٰى وَلَا عَلَي الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ مَا عَلَي الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ نہین ہے اوپر ناتوان اور عاجزون کی اور نہ اوپر بیمارون کی اور نہ اوپر اُن کے کہ نہین پاتے ہین جو چیز کہ خرچ کرین گناہ کہ لڑائی مین نہ جاوین جسوقت نیکخواہی کرین واسطے اللہ کے اور پیغمبر اُسکے کی نہین ہے اوپر نیکی کرنے والون کے راہ غصہ اور ملامت کی سے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے وَّلَا عَلَي الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۠ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ۝ اور نہ گناہ ہے اوپر اُن کے کہ جسوقت آتے ہین تیرے پاس اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تا یہ کہ سواری دے تو اُن کو کہتا ہے تو کہ نہین پاتا ہون جو چیز کہ سوار کردون مین تمکو اوپر اُسکے پھر جاتے ہین آگے تیرے سے اور آنکھین اُن کی بہتی ہین آنسوؤن سے از روے غم کے اِس سے کہ نہین

رکوع ۱۲

پاتے ہین جو چیز کہ خرچ کرین ۞ ف اس قوم کا نام بکائین ہے یعنی رونیوالی اور وہ سات آدمی تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آئے تھے اور کہا کہ ہمارا ارادہ جہاد کا ہے اور سواری ہمکو نہین ہے اگر سواری دیجئے تو ہم ساتھ چلین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس سواری کوئی نہین ہے مرد و ہوتے ہوئے آنحضرت کے پاس سے باہر آئے عبداللہ بن جراد و عباس اور حضرت عثمان انکو سواری اور توشہ دیکر ساتھ لے گئے اِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ وَهُمْ أَغْنِيَاءُ رَضُوا بِأَنْ يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ سوائے اس کے نہین ہے کہ راہ عقوبت اور ملامت کے اوپر اُن کے ہے کہ حکم مانگتے ہین بیٹھ رہنے کا تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور حالانکہ وہ دولتمند ہین اور سواریان اور اسباب موجود ہین راضی ہوگئے ساتھ اس کے کہ ہوویں ساتھ پیچھے رہنے والون کے مانند عورتون کی اور لڑکون کی اور مہر کی اللہ نے اوپر دلون اُنکے پس وہ نہین جانتے ہین آخر کار اپنا ۞

يَعْتَذِرُونَ إِلَيْكُمْ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ قُلْ لَا تَعْتَذِرُوا

لَنْ نُؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّأَنَا اللَّهُ مِنْ أَخْبَارِكُمْ عذرخواہی کرین گے منافق طرف تمہارے جسوقت پھروگے تم لڑائی سے طرف اُن کی مدینہ مین کہہ تو اے محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ عذرخواہی نکرو تم جھوٹے ہرگز سچا نجانین گے ہم تمکو تحقیق خبر دی ہے ہمکو اللہ نے خبرون اور احوالون تمہارے کی کہ کسواسطے تم لگے اور قصد تمہارا کیا تھا وَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ شتاب دیکھتا ہے اللہ عمل تمہارے اور پیغمبر اُس کا دیکھتا ہے کہ نفاق سے توبہ کرتے ہو تم یا ثابت رہتے ہو اوپر اُسکے پس پھیرے جاؤ گے تم قیامت کو طرف جاننے والے باطن اور ظاہر کے پس خبر دیگا تمکو ساتھ اُس چیز کے کہ عمل کرتے ہو تم چھپانے نفاق کے سے سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رِجْسٌ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۞ قریب ہے کہ قسمین کھاوین گے منافق ساتھ اللہ کے واسطے تمہارے جسوقت پھروگے تم طرف اُن کے تا یہ کہ درگذر کرو تم اور طعنہ نہ دو تم اُن کو پس روگردانی کرو تم اُن سے اور درگذر کرو تحقیق وہ پلید ہین کہ طعنہ زنی سے ہرگز پاک نہونگے اور مکان اُن کا دوزخ ہے بدلہ دینا بسبب اُس چیز کے کہ کسب کرتے تھے ۞

يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ
قسم کھاتے ہین واسطے تمہارے تا یہ کہ راضی ہو جاؤ تم اُن سے پس اگر راضی ہو جاؤ گے تم
منافقون سے پس تحقیق اللہ راضی نہوگا قوم منافقون کے سے ۔ ف بعد رجوع
کرنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عبد اللہ بن اُبی نے قسم کھائی کہ آیندہ سے
کسی سفر مین پیچھے نہ رہوں گا ۔ اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ
مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ گنوار عرب کے سخت تر ہین از روے کفر کے
اور نفاق کے اور لائق تر ہین اسکے کہ نجانیں حدین اُس چیز کی کہ نازل کی ہے اللہ نے
اوپر پیغمبر اپنے کے اور اللہ جاننے والا باحکمت ہے ۔ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّ
يَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اور بعضا
گنوارون عرب کے سے وہ کوئی ہے کہ پکڑتا ہے یعنے شمار کرتا ہے اُس چیز کو کہ خرچ کرتا ہے
مال سے تاوان اور زیان اور انتظاری کرتا ہے ساتھ تمہارے گردشون زمانے کا
کہ دورہ مسلمانون کا پھر جاوے اور مسلمان غالب نہو جاوین اور اللہ سننے والا جاننے
والا ہے ۔ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ
وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ۝ اور بعضا گنوارون عرب کے سے وہ کوئی ہے کہ ایمان لاتا ہے ساتھ
اللہ کے اور ساتھ دن قیامت کے مراد بنے مقرن فرقہ جہینہ سے یا عبد اللہ ذی البجادین
اور گروہ اُس کا اور گمان کرتے ہین اُس چیز کو کہ خرچ کرتے ہین جہاد مین اسباب نزدیکی
خدا کا اور دعاؤن پیغمبر کا کہ صدقہ کرنے والون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا دیتے
تھے خیر اور برکت کی خبردار ہو جاؤ تحقیق صدقے اور خرچ اُن کے سبب نزدیکی اللہ کا ہے
واسطے اُن کے قریب ہے کہ داخل کریگا اُن اللہ بیچ رحمت اپنی کے کہ بہشت ہے مکان
نزول رحمت کا تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔ وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ
وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اور آگے ہو جانیوالے
پہلے مہاجرین سے کہ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ کو آئے تھے اور انصار سے کہ مدینہ کے رہنے والے
تھے اور جنھون نے پیروی کی اُن کی تا قیامت ساتھ ایمان اور بندگی کے خوش ہوا
اللہ اُن سے اور بندگی اُن کی قبول کی اور وہ خوش ہوئے اللہ سے کہ نعمت دو جہان کی

ع ۸

ان کو دی وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ
الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ اور تیار کیے ہیں اللہ نے واسطے اُن کے باغ بہشت کے کہ جاری ہیں
نیچے اُن کے نہریں ہمیشہ رہنے والے ہیں اُن باغوں میں ہمیشہ تک لفظ ابدا کا تاکید ہے
اسواسطے کہ باغ میں آدمی ہمیشہ نہیں رہتا ہے سیر کی اور گھر کو چلا آیا بہشت کے باغ
ایسے ہیں کہ ہمیشہ اُسی باغ میں رہیں گے اور باہر نہ نکلیں گے وہی مطلب یابی بڑی ہے
وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ڕ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ڀ مَرَدُوْا عَلَي النِّفَاقِ ۣ لَا
تَعْلَمُهُمْ ۭ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ۭ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ۝
اور اُن لوگوں سے کہ آس پاس تمہارے ہیں گنواروں عرب کے سے منافق ہیں مانند
بنی اسلم اور اشجع اور غفار کے کہ کلمہ پڑھا تھا اور نماز روزہ کرتے تھے اور بعضے آدمیوں
مدینہ کے سے بھی خوگر ہوئے ہیں اوپر نفاق کے اور پکے منافق ہیں کہ تو اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم باوجود نبوت کے نہیں جانتا ہے بھید دل اُن کے کو کہ چھپا رکھتے ہیں ہم
جانتے ہیں اُن کو قریب ہے کہ عذاب کریں گے ہم اُن کو دوبارہ ایک بار دنیا کی
رسوائی کا اور دوسری بار قبر کا پس پھیرے جاویں گے قیامت کو طرف عذاب بڑے کے
کہ دوزخ ہے ۝ ف روایت میں آیا ہے کہ دس آدمیوں نے مخلصوں اسلام
کے سے بغیر عذر کے لڑائی سے پیچھے رہنا کیا تھا جس وقت آیتیں ڈرانے کی پیچھے رہنے
والوں کے حق میں نازل ہوئیں خبر پاکر سات آدمیوں نے اپنے تئیں ستونوں مسجد
کے سے باندھ کر قسمیں کھائیں کہ کوئی اُن کو نہ کھولے سوائے حکم خدا کے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم لڑائی تبوک کی سے مدینہ کو تشریف لائے اور موافق عادت کے مسجد
میں آئے اور اُن کو دیکھا فرمایا کہ کون ہیں یہ صورت حال کی تمام عرض کی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو بھی قسم ہے کہ ہرگز نکھولونگا اُن کو سوا حکم الٰہی کے
آیت نازل ہوئی کہ وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ۭ
عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور دوسری قوم غیر منافقوں کی ہے کہ اقرار کیا پیغمبر
کے روبرو ساتھ گناہ اپنے کے اور ملایا عملوں نیک کو کہ اور لڑائیاں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کی تھیں اور دوسرے عمل برے کو کہ تبوک کی
لڑائی سے پیچھے رہ گئے تھے شاید کہ خدا توبہ کرے اوپر اُن کے تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے

ف بعد نزول اِس آیت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انکو کھولیں انہون نے واسطے شکرانہ الٰہی کے تمام مال اپنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر کئے کہ یا رسول اللہ ہمکو ان مالون نے دولت خدمت شریف کی سے محروم کیا تھا خدا کی راہ مین تصدق کیجے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مال لینے کا حکم مجھکو نہیں ہے آیت نازل ہوئی کہ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ لے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مالون اُن کے سے زکوٰۃ فرض کہ پاک کرے تو اُن کو نجاست دوستی مال کے سے یا نجاست بخل کے اور زیادہ کرے تو اُسکو ساتھ زکوٰۃ لینے کے اور دعا کر تو اوپر اُن کے تحقیق دعا تیری آرام دل ہے واسطے اُن کے اور اللہ سُننے والا دعاؤن کا جاننے والا نیتون کا ہے اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ آیا نہیں جانا ہے توبہ کرنے والون نے یا جو توبہ نہیں کرتے ہین کہ تحقیق اللہ وہی توبہ کو قبول کرتا ہے بندون اپنے سے اور لیتا ہے صدقے اُن کے یعنے قبول کرتا ہے اور تحقیق اللہ وہی توبہ قبول کرنے والا ہے مہربان اوپر توبہ کرنے والے کے وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اور کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ عمل کرو تم پس قریب ہے کہ دیکھتا ہے اللہ عمل تمہارے کو نیک و بد سے اور پیغمبر اُس کا اور مسلمان دیکھتے ہین اور قریب ہے کہ پھیرے جاؤ گے تم طرف جاننے والے باطن اور ظاہر کے پس خبر دے گا تمکو ساتھ اُس چیز کے کہ عمل کرتے ہو تم ۔ ف اوپر مذکور ہوا کہ پیچھے رہنے والے دس آدمی تھے سات نے اپنے تئین ستونون سے باندہا اور تین شخصون نے باندہا نہ تھا کعب بن مالک اور ہلال بن اُمیہ اور مرارہ بن ربیع تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنکر اپنے گناہون کا اقرار کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی اُن سے بولے نہیں اور بات نکرے اور صحبت مین نہ بیٹھے اُن کی شان مین آگے کی آیت نازل ہوئی کہ وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ اور دوسرے پیچھے رہنے والون سے کہ ڈہیل دیئے گئے ہین واسطے حکم اللہ کے اُن کے حق مین یا عذاب کرے اللہ اُن کو اور یا توبہ قبول کرے اوپر اُن کے

اور اللہ جاننے والا باحکمت ہے ف روایت میں ہے کہ بارہ منافقون نے مقابل
مسجد قبا کے ایک مسجد ابو عامر راہب کی کہنے سے بنائی تہی اور ابو عامر راہب استاد قوم
قبیلہ خزرج کے سے تہا توریت اور انجیل کا علم جانتا تہا اور ہمیشہ صفت اور نعت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدینہ والون کے روبرو پڑہتا تہا جسوقت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ مین آئے اور شہر والے اوپر جمال باکمال آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے مبتلا ہوئے اور ابو عامر کی صحبت چہوڑ دی اُس کو حسد پیدا ہوا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انکار مین مشغول ہوا بعد جنگ بدر کے مدینہ سے بہاگ کر کفار
مکہ سے ملا اور حنین کی لڑائی سے بہاگ کر ہرقل بادشاہ روم کے پاس گیا کہ روم سے
لشکر بناکر مسلمانون کی لڑائی کو آوے منافقون کو نامہ لکہا کہ مقابلہ مسجد قبا کی اپنے محلہ
مین ایک مسجد بناؤ جسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لڑائی تبوک کو تشریف لے چلے
مسجد بنانے والون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم ضعیف ناتوان ہین ہمنے ایک مسجد بنائی ہے
اُس مین نماز پڑہیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اب متوجہ لڑائی کے ہین
ہم پہرنے بار آوین گے جسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لڑائی سے پہرے اور
قریب مدینہ کے پہنچے مسجد والون نے پہر طلب کی حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے
اور آیت لائے کہ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَ
إِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ مِنْ قَبْلُ وَلَيَحْلِفُنَّ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا الْحُسْنٰى وَاللّٰهُ
يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكٰذِبُونَ ۝ اور جنہون نے بنائی ہے مسجد واسطے ضرر دینے مسلمانون
کے اور واسطے قوت دینے کفر کے اور جدائی ڈالنے درمیان مومنون کے کہ مسجد قبا مین
جمع ہوتے ہین اور واسطے انتظاری اُس کسی کے کہ لڑائی کی تہی اللہ سے اور پیغمبر
اُس کے سے آگے بنانے مسجد کے سے کہ ابو عامر راہب ہے اور البتہ قسم کہاتے ہین
کہ نہین ارادہ کیا ہمنے مگر نیکی کا کہ نماز اور ذکر خدا ہے اور اللہ شاہدی دیتا ہے کہ تحقیق
منافق البتہ جہوٹہ بولنے والے ہین اپنی قسمون مین لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ
عَلَى التَّقْوٰى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا
وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ ۝ نہ کہڑا ہو تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیچ مسجد ضرار کے
ہرگز نماز کو البتہ جو مسجد کہ بنائی گئی ہے اوپر پرہیزگاری کے پہلے دن سے لائق تر ہے

کہ کھڑا ہووے تو نماز کو بیچ اُس کے کہ مسجد قبا ہے اُس مسجد مین ایسے مرد ہین کہ دوست رکھتے ہین پاکیزہ ہونے کو اور اللہ دوست رکھتا ہے پاکیزگی کرنے والون کو ✦

ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوّل جو مدینہ مین تشریف لائے محلہ قبا مین چودہ دن رہے اور بنیاد مسجد قبا کی ڈالی اور وہ اول مسجد ہے مدینہ کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس مین نماز پڑھی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سنیچر کے دن اُس مسجد مین سوار یا پیادہ آتے تھے اور اُس مین نماز پڑھنا ثواب عمرہ کا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد قبا والون سے پوچھا کہ تم کیا پاکیزگی کرتے ہو کہ حقتعالی نے تعریف تمہاری کی ہے جواب دیا کہ استنجے مین ہمین ڈھیلون کے پیچھے پانی لیتے ہین ہم اور جنابت سے سوتے نہین ہین اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ آیا جس کسی نے بنیاد ڈالی بنیاد دین اپنے کی اوپر پرہیزگاری اور ڈرنے کے اللہ سے اور اوپر رضامندی اُس کی کے بہتر ہے یا وہ کوئی بہتر ہے کہ بنیاد رکھی دین اپنے کی اوپر کنارے دریا کے کہ نیچے سے وہ کنارہ بسبب رو پانے کے خالی ہو گیا ہے گرنے والا ہے کوئی دم کو پس گرا بنانے والا اُس مسجد کا آگ دوزخ کی مین اور اللہ سیدھی راہ نہین دکھاتا ہے قوم ظالمون کو لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِيْ بَنَوْا رِيْبَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ ہمیشہ ہوگی بنا اُن کی کہ بنا کی ہے اُنہون نے سبب شک اور نفاق کا مگر یہ کہ کٹ جاوین دل اُن کے کہ قتل ہو جاوین اور اللہ جاننے والا با حکمت ہے ✦ **ف** روایت مین ہے کہ لیلۃ العقبہ کی رات چہتر آدمیون نے مدینہ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی عبداللہ بن رواحہ نے کہا کہ یا رسول اللہ شرط کرو تم واسطے خدا کے اور واسطے اپنے جو چاہو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے واسطے یہ شرط ہے کہ بندگی کرو اور شریک اسکا نکرو تم اور مجکو رکھو جس چیز سے کہ نگاہ رکھتے ہو تم جانون اور مالون اپنے کو اصحابون نے عرض کی کہ اگر ہم قایم رہین اوپر ان شرطون کے جزا ہماری کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جزا بہشت ہوگی انصار نے کہا کہ خرید فروخت ہماری سودمند ہوئی ہرگز نہ پھرینگے ہم آگے کی آیت نازل ہوئی کہ

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ
سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ ۰ تحقیق اللہ نے مول لیا ہے مومنون سے
جانون اُن کی کو اور مالون اُن کی کو ساتھ اُن کے کہ واسطے اُن کے بہشت ہووے لڑائی
کرین کافرون سے اللہ کی راہ مین پس مارین کافرون کو اور مارے جاوین اُن کے
ہاتھ سے وَعْدًا عَلَیْهِ حَقًّا فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَمَنْ اَوْفٰی بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰہِ
فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِكُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِهٖ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۰ وعدہ دیا ہے اللہ نے
مومنون کو اوپر اس خریدنے کے وعدہ دینا سچ اور ثابت توریت اور انجیل اور قرآن مین
اور کون بہت وفا کرنے والا وعدہ اپنے کا اللہ سے پس خوش ہو جاؤ تم ساتھ خرید اور فروخت
اپنے کے کہ بیچنا کیا ہے تم نے ساتھ اُس کے اور وہ بیچنا وہی مطلب پانی بڑی ہے اَلتَّآئِبُوْنَ
الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰہِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۰ بیچنے والے
مومن توبہ کرنے والے ہین ہر دم بندگی کرنے والے تعریف خدا کی کرنے والے روزہ رکھنے
والے یا سیر کرنے والے طلب علم کو رکوع کرنے والے نماز مین سجدہ کرنے والے حکم
کرنے والے ساتھ نیکی کے اور منع کرنے والے برائی سے اور نگاہ رکھنے والے واسطے
حدون اللہ کے کہ احکام ہین اور خوشخبری دے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومنون کو
ف روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نزدیک قبر اپنی والدہ شریفہ کے رو کے بہت فرمایا کہ مین نے حق تعالیٰ سے اذن مانگا
تھا زیارت کرنے قبر اپنی والدہ کا زیارت کا حکم ہوا اور اذن مانگا واسطے اُس کے استغفار کرنے کا حکم نہوا آیت
نازل ہوئی کہ مَا كَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِیْنَ وَلَوْ كَانُوْا اُولِیْ قُرْبٰی
مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ۰ نہین لائق ہے واسطے پیغمبر کے اور
واسطے اُن کے کہ ایمان لائے ہین یہ کہ استغفار کرین واسطے مشرکون کے اور اگرچہ ہووین
مشرک صاحب ناتے کے بعد اُس کے کہ ظاہر ہو گیا اُن کو کہ تحقیق مشرک دوزخ والے ہین
ف اور بعضون نے کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا
ابوطالب کو مرض موت مین وعدہ کیا تھا استغفار کرنے کا بعد ناامید ہونے ایمان
اُس کی کی جس وقت ابوطالب کی وفات ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے استغفار
شروع کی صحابیون نے دیکھا کہ آنحضرت ابوطالب کے واسطے استغفار کرتے ہین ہم بھی واسطے باپ دادون اپنے کے استغفار کرین اور حالانکہ ابراہیم خلیل اللہ نے

واسطے باپ اپنے کے استغفار کی تہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چچا کے واسطے
کرتے ہین آیت نازل ہوئی کہ پیغمبر کو اور مومنون کو روا نہین ہے کہ مشرکون کے واسطے
استغفار کرین وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَن مَّوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ
فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِّلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ اور نہ تہی استغفار
ابراہیم کے واسطے باپ اپنے کی مگر وعدہ سے تہی کہ وعدہ کیا تھا ابراہیم نے استغفار کا
باپ اپنے کو یا آزر نے وعدہ کیا تھا ابراہیم کو ایمان لانے کا استغفار ابراہیم کے اس واسطے
تہی پس جسوقت ظاہر ہوا ابراہیم کو کہ باپ میرا دشمن ہے واسطے اللہ کے بیزاری کے
باپ سے اور استغفار چہوڑ دے تحقیق ابراہیم بہت آہ کرنے والا تھا یعنے نرم دل
برداشت کرنے والا تھا وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّىٰ يُبَيِّنَ لَهُم مَّا
يَتَّقُونَ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ اور نہین ہے اللہ کہ گمراہ کرے کسی قوم کو پیچہے
اس کے کہ ہدایت کی ہے ان کو جب تک کہ ظاہر کرے اللہ واسطے ان کے جو چیز کہ
پرہیز کرین اس سے تحقیق اللہ ساتھ سب چیز کے اوّل آخر سے دانا ہے إِنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ
تحقیق اللہ واسطے اسی کے ہے بادشاہی آسمانون کی اور زمینون کی جلاتا ہے اور
مارتا ہے اور نہین ہے واسطے تمہارے اے مسلمانون سوائے اللہ کے سے کوئی کارساز
اور نہ مددگار لَقَد تَّابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ
مِن بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ
× × × البتہ تحقیق توبہ قبول کی اللہ نے اوپر پیغمبر کے کہ منافقون کو حکم دیا
تھا پیچہے رہنے کا اور توبہ کی اللہ نے اوپر مہاجرین اور انصار کے وہ لوگ کہ تابعداری
کی پیغمبر کی بیچ وقت تنگی کے پیچہے اس کے کہ قریب تہے کہ پہر جاوین دل ایک گروہ
کے ان مین سے پس توبہ کی اللہ نے اوپر ان کے تحقیق اللہ ساتھ ان کے مہربان
بخشنے والا ہے ف لشکر تبوک کا نام جیش العسرت ہے یعنی لشکر
تنگی کا کہ دس آدمیون کے پاس ایک اونٹ تھا سواری کو اور تمام روز مین ایک چہوارہ
دو آدمی کہاتے تھے اور پانی پیدا نہ تھا کہ باوجود کم ہونے اونٹون کے اونٹ کو ذبح کرتے
اور اوجہڑی اور آنتون اس کے سے منہ اپنا تر کرتے تھے اور ہوا نہایت گرم تہی

وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ اور توبہ قبول کی اللہ نے اوپر اُن تینوں کے کہ پیچھے ڈالے گئے تھے اور موقوف اوپر حکم خدا کے رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کوئی اُن سے بات نکرے چالیس دن کے بعد فرمایا کہ عورتوں اپنی سے دور رہیں جب تک کہ تنگ ہوئے اوپر اُن کے زمین باوجود کشادگی اپنی کے اور تنگ ہوئیں اوپر اُن کے جانیں اُن کی وَظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيْهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ اور یقین کیا انہوں نے کہ نہیں ہے غصہ اللہ کے سے کوئی جائے پناہ کی مگر طرف اُسی کے ہے پس توبہ کی اللہ نے اوپر اُن کے تا یہ کہ توبہ کریں تحقیق اللہ وہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ✦ **ف** پچاس دن کے بعد یہ آیت نازل ہوئی اور توبہ اُن کی قبول ہوئی يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ؈ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم ڈرو اللہ سے اور ہو جاؤ تم ساتھ سچ بولنے والوں کے مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ نہیں لائق ہے واسطے مدینہ والوں کے اور جو کوئی کہ آس پاس اُن کے ہیں بادیہ نشینوں سے یہ کہ پیچھے رہ جاویں حکم پیغمبر خدا کے سے اور نہیں لائق ہے کہ رغبت کریں ساتھ ذاتوں اپنی کے ذات پیغمبر کی سے یعنے آپ آرام سے رہیں اور پیغمبر تکلیفیں اُٹھاویں ✦ **ف** روایت میں ہے کہ ابو خیثمہ انصاری مدینہ میں رہ گیا تھا بعد چند روز کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر کو گذرے اپنے گھر میں ایک دن آیا اور اُس روز نہایت گرمی دہوپ کی تہی اور دو جورویں رکھتا تھا ہر ایک اپنے دیوانخانہ میں بیٹھی تھی اور جھاڑ و دیکر چھڑکاؤ کیا تھا اور کوزے ٹھنڈے سیار کئے تھے اور طعام لذیذ پکایا تھا ابو خیثمہ دروازے دیوانخانہ کے پاس کھڑا ہوا اور اپنی عورتوں کو دیکھا کہ یہہ سامان کیا ہے کہا کہ رد ا ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگل میں گرمی دہوپ کی سے حیران ہو ویں اور ابو خیثمہ سایہ میں ٹھنڈا پانی اور کھانا لذیذ کھاوے اور اپنی عورتوں کے ساتھ خوشی کرے قسم ہے اللہ کی کہ کسی دیوانخانہ میں آرام نہ پکڑوں گا میں اور اس کھانے سے ہرگز نہ کھاؤنگا میں جب تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ملوں

پس کچھ اسباب لیا اور چلا منزل تبوک کو اور ساتھ لشکر کے ملا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ وہ واجب ہونا متابعت پیغمبر کا بسبب اس کے ہے کہ اگر پیغمبر کے ساتھ ہوتے نہیں پہنچی اُن کو پیاس اور نہ دکھ اور نہ بھوکھ بیچ راہ اللہ کے اور نہیں روندتے ہیں اپنے پاؤن سے یا گھوڑون کے سمون سے کتنی زمین روندی گئی گو کہ زمین کافرون کی ہے کہ غصہ میں لاوے کافرون کو اور نہیں پہنچی ہیں دشمن کسی پہنچی کو فتح او شکست سے مگر لکھا جاتا ہے واسطے اُن کے ساتھ اُن کے عمل نیک تحقیق اللہ ضایع نہیں کرتا ہے مزدوری نیکی کرنے والون کی وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور نہیں خرچ کرتے ہیں کوئی خرچ کہ نا چھوٹا اور نہ بڑا اور نہیں کاٹتے ہیں کسی زمین کو چلنے مین جہاد کی طرف مگر لکھا جاتا ہے واسطے اُن کے تا یہ کہ جزا دیوے اُن کو اللہ نیکتر اُس چیز کے عمل کرتے تھے ۔ **ف** جس وقت لڑائی سے پیچھے رہنے والون کے حق مین آیتین ڈرانے کی نازل ہوئین مومنون نے قصد کیا کہ آیندہ سے تمام لڑائی کو چلا کرین آیت نازل ہوئی کہ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ۝ اور نہیں ہیں مومن یعنی نہیں لائق ہے مومنون کو کہ باہر نکلین لڑائی کو تمام پس کیون نہ باہر نکلا ہر فرقہ سے اُن مین سے ایک گروہ اور باقی شہر مین رہتے تا یہ کہ سیکھین علم بیچ دین کے اور تا یہ کہ ڈراوین علم پڑھنے والے قوم اپنے کو جس وقت پھرین وہ لڑائی سے طرف اُن کی شاید کہ وہ ڈرین يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو قتل کرو تم اُن کو کہ نزدیک تمہارے ہین کافرون یہود گرد مدینہ کے سے یا روم اور شام والون سے اور چاہیئے کہ پاوین کافر بیچ تمہارے غصہ کو اور شجاعت کو اور جانو تم کہ تحقیق اللہ ساتھ پرہیزگارون کے ہے ۔

ع ۱۳/۴ ربع

وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَۃٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۔ جسوقت نازل کی جاتی ہے کوئی سورۃ قرآن کی پس بعضا منافقون سے وہ کوئی ہے کہ کہتا ہے ٹھٹھے اور انکار سے کہ کونسا تمہارا ہے کہ زیادہ کیا اُسکو اِس سورۃ نے ایمان پس لیکن جو کوئی کہ ایمان لائے ہین پس زیادہ کیا اُنکو سورۃ نے ایمان اور وہ خوش ہونے والے ہین وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۔ اور لیکن جو کوئی کہ بیچ دلون اُنکے ہے بیماری نفاق کی ہے اور بغض اسلام کا ہے پس زیادہ کرتی ہے سورۃ اُنکو ناپاکی شک اور نفاق کی اور مر گئے حسد سے اور وہ کافر ہین اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۔ آیا اور نہین دیکھتے ہین منافق کہ تحقیق وہ آزمائے جاتے ہین اقسام بلاؤن اور بیماریون سے بیچ ہر برس کے ایک بار یا دو بار پس تو بہ نہین کرتے ہین نفاق سے اور نہ وہ نصیحت پکڑتے ہین وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَۃٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا ؕ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۔ اور جسوقت نازل ہوتی ہے کوئی سورۃ قرآن کی کہ اُس مین عیب منافقون کا مذکور ہووے دیکھتا ہے بعضا اُنکا طرف بعضے کے اشارے آنکھ کے سے ٹھٹھا کرنے کو اور آپس مین کہتے ہین کہ آیا دیکھتا ہے تمکو کوئی مسلمانون سے اگر مجلس سے باہر جاؤ تم جو دیکھتا ہو کوئی مسلمان تو بیٹھے رہو اور نہین تو اُٹھ جاؤ پس پھر جاتے ہین مجلس پیغمبر کی سے پھیر دیا اللہ نے دلون اُنکے کو سمجھنے قرآن کے سے بسبب اِس کے کہ تحقیق منافق ایسی قوم ہے کہ نہین سمجھتے حق کو لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۔ البتہ تحقیق آیا تمکو اے آدمیو پیغمبر ذاتون تمہاری سے سخت ہے اوپر اُس کے دکھ مین رہنا تمہارا حرص مند ہے اوپر اسلام تمہارے کے ساتھ مومنون کے مہربان بخشنے والا ہے ❊ **ف** اور بعضون نے لفظ عزیز کے اوپر وقف کیا ہے کہ صفت رسول کی ہے اور معنے علیہ ما عنتم کے یہ ہین کہ اوپر اُس کے ہے جو چیز کہ گناہ کرو تم وہ تمکو قیامت کے دن بخشوا لیگا کسی پیغمبر کو اللہ نے

لیفقہون

دونام اپنے نہیں دیے ہیں سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ رؤف اور رحیم ہین فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ○ پس اگر روگردانی کرین منافق مدد کرنے تیرے سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس کہہ تو کہ کفایت ہے مجکو اللہ شر تمہارے سے نہیں ہے کوئی لائق خدائی کے مگر اللہ اوپر اسی کے توکل کی ہے مین نے اور کام اپنا اسی کو سونپا ہے اور وہ پروردگار عرش بڑے کا ہے +

فائدہ اشارت ہے طرف کمال قدرت اور نگہبانی حق تعالی کی کہ عرش کو باوجود اس عظمت کے نگاہ رکہتا ہے کہ آٹھ ہزار ستون ہین اور تین لاکہ قاعدے ہین + قاعدہ بمعنے پایہ کے ہے - ایک قاعدے سے دوسرے قاعدے تک تین لاکہ برس کی راہ ہے اور تمام بہرے ہوئے ہین فرشتون صف باندھنے والون سے جو ایسے عرش کو قدرت اپنی سے نگاہ رکہتا ہے مجکو بہی شر منافقون کے سے بناہ مین رکھے گا کہ نگہبان اور مددگار بندون کا ہے + + + + + + +

تمت بالخیر

تاریخ ۸ ۱۲۰۵ ہجری	تمام شد منزل دوم	غرہ محرم الحرام یوم جمعہ

مطبع خادم الاسلام دہلی مین منشی محمود میرزا خان کے اہتمام سے چھپی

منزل
ولقد يسرنا القرآن للذكر فهل من مدكر
تفسير مولانا شاه عبد القادر
المعروف
بموضح القرآن
درمطبع خادم الاسلام دهلى طبع شد

سُوْرَةُ یُوْنُسَ مَکِّیَّةٌ وَّهِیَ مِائَةٌ وَّتِسْعُ اٰیَاتٍ
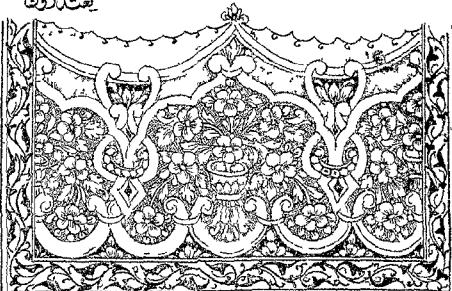
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الٓرٰ یہ حروف مقطعہ نام ہے سورۃ کا اور بعضے کہتے ہین مراد اس سے یہ ہے
کہ مین ہون اللہ بخشنے والا اور بحر الحقائق مین ہے کہ یہ حروف اشارہ ہی خدا کیطرف
سے طرف پیغمبر علیہ السلام کے یعنے سوگند ہے ساتھ لطف کے مجکو کہ اوپر تیری ازل سے
ہے اور ساتھ لطف میرے کے جو ساتھ تیرے ہے اور ساتھ مہربانی میری کے کہ
خاص تیرے تئین بیچ ابد کے ہے جواب قسم کا کیا ہے تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ
یہ سورۃ آیتین قرآن کی ملی ہوئین اوپر حکمت کے ہین یا محکم ہین کہ بیچ ان کے شک
اور اختلاف نہین ہے یا یہ کہ کوئی اوپر بدلنے اس کے کے قادر نہووے بت
پرستون قریش کے نے اظہار انکار کر کے کہا تعجب ہے کہ اللہ نے اوپر خلایق کے
آدمیون سے پیغمبر بھیجا اور وہ یتیم ابو طالب کے ہے ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا
اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ آیا ہے خاص آدمیون کو تعجب وہ کہ ہم وحی کر
ہین طرف ایک مرد کے جنس انکی سے اور مضمون وحی ہماری کا کیا ہے کہ ڈراتو
آدمیون کو عذاب ہونے حدا کے اور خاص کیا خوشخبری کو ساتھ اہل ایمان کے اسواسطے

کہ اہل کفر کو وہ صفت کہ سبب خوشخبری کے ہووے نہین ہے اور خوشخبری دی اُن
لوگون کو کہ ایمان لائے ہین ساتھ اوسکے کہ خاص اونکو ہی آگے چلنے والا نیک نزدیک
پروردگار اونکے کے یعنی ایمان اور طاعت اور کہتے ہین قدم صدق کہ بیچ اوس کے
زوال نہین ہے یا ایمان صادق ہے یا راضی ہونا اللہ کا یا وعا فرشتون کی بیچ حق اونکے
کے یا عمل اچھے کہ آگے سے بھیجین یا ولد صالح کہ آگے اوسنے گذر گیا یا شفاعت کرنے
والا صادق کہ مراد پیغمبر علیہ السلام ہین اور عین المعانی مین فرمایا ہے کہ حضرت پیغمبر
علیہ السلام سے معنی قدم صدق کے پوچھے فرمایا کہ ہی شفاعتی توسلون بی الی ربکم یعنے
یہ شفاعت میرے وسیلہ دار دن میرے طرف پروردگار تمہارے کے اور مقرر ہے کہ
گناہگارون تباہ روزگار کو کوئی وسیلہ واسطے بخشش کے برابر شفاعت آنحضرت
کی نہین ہے قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ کہا کافرون نے بعد آنے پیغمبر
کے تحقیق کہ یہ مرد البتہ جادو کرنے والا ظاہر ہے اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ
اِذْنِهٖ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ تحقیق کہ پروردگار تمہارا اللہ ہے
وہ اللہ کہ ساتھ قدرت بے عجز کے اور حکمت بے قصور کے پیدا کیا آسمانون کو اور
زمینون کو کہ بزرگ تر پیدائش دنیا کے سے ہین بیچ اندازہ چھ دن کے دنون دنیا
کے سے پس غالب ہوا اوپر عرش کے کہ مخلوق اعظم ہے بناتا ہے کام دونون جہانکے
اوپر خواہش حکمت کے نہین ہے کوئی شفاعت کرنیوالا دن قیامت کے مگر پیچھے حکم
دینے اللہ کے کہ اوسکو حکم دیوے شفاعت کرنے کا پس اس کلام سے معلوم ہوا کہ شفاعت
بتونکی کہ بت پرست کہتے ہین سب غلط ہے وہ اللہ کہ موصوف ساتھ صفت پیدا کرنیکے
اور تدبیر کی ہے پروردگار تمہارا ہے نہ سوائے اوس کے پس اوسکو ساتھ یگانگی کے بندگی
کرو تم آیا نصیحت نہین پکڑتے ہو یا فکر نہین کرتے ہو کہ لائق عبادت کے وہی ہے نہ بت تمہارا
اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا اِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ لِيَجْزِيَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ طرف اوسکے ہے بازگشت تم سب کے پس تیار رہو جواب
سوال اوس کے کو وعدہ دیا تمکو اللہ نے وعدہ دینا سچا تحقیق کہ اللہ نے پیدا کیا پہلی بار
خلق کو پس پیچھے مرنیکے زندہ کرے خلق کو اور مقصود پیدا کرنے سے اور پھر جلانے سے

ثواب اور عذاب ہے جیسے فرمایا تو جزا دیوے اونکو کہ ایمان لائے ہین اور عمل اچھے
کئے ہین ساتھ عدل اپنے کے یا بدلہ کرے اونکو ساتھ عدل اون کے یعنے ساتھ رعایت
اوس عدل کے کیرنج کا مون کے ہووے یا ساتھ ایمان اونکے کے اسواسطے کہ ایمان
عدل قوی ہے اور مقابلہ ایمان کے شرک ظلم بڑا ہے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ
حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝ اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے خاص
اونکو ہے پینا پانی گرم دوزخ کیسے کہ جسوقت پیوین انتڑیان اونکی ٹکڑے ٹکڑے ہوین
اور اونکو ہووے عذاب دکھ دینوالا کہ تفاوت نیاوے بسبب اوس کے کہ تھے ساتھ
خدا اور رسول کے کفر کرتے تھے هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ
مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ
يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ اللہ وہ ذات پاک ہے کہ ساتھ قدرت کاملہ کے کیا آفتاب
کو صاحب روشنی کا اور چاند کو صاحب نور کا علما اوسکی ہین کہ اگر روشنی ذاتی ہووے ضیا ہے اور اگر عارضی
ہووے نور ہے اور انوار مین لایا ہے کہ اس آیت مین تنبیہ ہے ساتھ اوس کے کہ آفتاب
بالذات روشن ہے اور چاند عارضی روشنی رکھتا ہے اور تقدیر کیا ہے یعنے اندازہ کیا ہے
ہر ایک اوس کے کو یعنے چاند اور سورج کو منزلین اوپر آسمان کے اور مشہور زیادہ
یہ ہے کہ اندازہ کیا آفتاب کو منزلین اٹھائیس کہ مشہور ہین اور چاند کو اندازہ آٹھ پہر
کا کہ قطع منزل کرتا ہے تو جانو تم شمار برسون کا اور تو جانو تم حساب وقتون کا جیسے اور
دنون سے بیچ سالون اپنے کے نہین پیدا کیا اللہ نے جو کچھ کہ مذکور ہوا مگر ساتھ راستی
کے اور کہتے ہین باء اس جگہ بمعنی لام کے ہے یعنے مگر واسطے بیان قدرت کے روشن
کرتا ہون مین یا بیان کرتا ہے اللہ نشانیون قدرت اپنی کو واسطے اوس گروہ کے کہ جانتے
ہین یعنے اوسمین اندیشہ کرتے ہین اور اوس سے نفع لیتے ہین اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ
النَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ۝ تحقیق کہ بیچ
آنے جانے رات کے اور دن کے پیچھے ایک دوسری کی یا مخالفت اونکی بیچ روشنی
اندھیری کے اور بیچ اوس چیز کے کہ پیدا کی ہے اللہ نے بیچ آسمانون کے اور زمینون
کے البتہ نشانیان ہین اوپر موجود ہونے بنانے والے کے اور وحدانیت اوسکی کے واسطے
اوس گروہ کو کہ ڈرتے ہین عقوبت احوال کے سے اور خاتمہ کا معاملہ کے سے یعنے حال

اول اور آخر کے سے اندیشہ کریں اور سوائے حشر کے سے ڈرنے والی ہوویں اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَاۗءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا تحقیق وہ لوگ کے امید نہیں رکھتے ہیں دیدار ہمار یکو یعنے منکر ہیں آخرت کو کہ جاگہ دیدار کے ہے اور خوش ہووین ساتھ زندگانی دنیا کے اور پسند کیا اوسکو اور آرام پکڑا ساتھ اوس کے یعنے ہمت اپنے کو اوپر لذتون فانی کے مصروف کیا اور نعمتون بہشت کیسے اور لذتون ہمیشگی کیسے غافل ہوئے یا یہ کہ بیچ دنیا کے ساکن ہوئے اسطرح کہ گویا ہرگز یہانسے رحلت نکرینگے اور نجانا کہ ہر دم اور ہر لحظہ ہاتہ اجل کا نقارہ کوچ کا بجاتا ہے وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝ اور وہ لوگ کہ وہ آیتون کتاب ہماری کے سے یا دلیلو صنعت ہماری کے سے بیخبر ہیں اُولٰۗىِٕكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ وہ گروہ کہ یاد کیا گیا جگہ رہنے اونکی کے آگ دوزخکی ہے بسبب اوس چیز کے کہ کسب کرتے تھے اوسکو گناہون سے یعنے کفر اور شرک اور نفاق سے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّھُمْ بِاِيْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ اور تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں اور کئے ہیں کام اچھے راہ دکھلادی اونکو پروردگار اونکا بیچ آخرۃ کے ساتھ نور ایمان اونکے کے ساتھ راہ بہشت کے یا بسبب ایمان کے اونکو راہ دکھلاوے ساتھ چلنے اوس راہ کے کہ پہنچانے والی حقیقت کی ہووے جاری ہین نیچے محلون اونکے سے نہرین پانی کی بیچ باغون نعمت کے دَعْوٰىھُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ بلانا بہشتیون کا خاص اللہ کو بیچ بہشت کے اوسوقت کہ جوکچہ آرزو اونکی ہووے مانگین وہ ہے کہ کہین ساتھ پاکی کے یاد کرتے ہین ہم تیرے تئین اے بار خدایا اور یہ ذکر واسطے لذت اوٹھانیکے ہووے نہ واسطے عبادت کے اور جب یہ کلمہ کہین جوکچہ خواہش اونکی ہووے حاضر ہووے نزدیک اون کے اور درود اونکا آپس مین بیچ بہشت کے یا درود اللہ کا یا درود فرشتون کا اوپر اون کے سلام ہووے وَاٰخِرُ دَعْوٰىھُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور آخر دعا اونکی وہ ہووے کہ کہین سب تعریفین خاص اللہ کو ہین کہ پروردگار عالمونکا ہے اور کہتے ہین جب مسلمان بہشت مین داخل ہووین اور انوار عظمت کا اور بزرگی اوس حدگاہ کی دیکہین زبان ساتھ تعریف اللہ کے کی اور تسبیح فرشتون

کے کی کہولین اور فرشتے یا اللہ داد پر اون کے سلام کہدین اور ساتھ طرح طرح کی
کرامات کے اور بلندی مقامون کے کی خوشخبری دیوین اور البتہ لذت تسبیح اور
حمد کے اون کے تئین سب لذتون بہشت کے سے زیادہ پسند آوے

عین المعانی مین لایا ہے کہ ایک نے پردہ نشینون حرم محترم حضرت رسالت
علیہ السلام کے سے بند ایک قیدی کا ڈہیلا کیا اور وہ قیدی بہاگا حضرت رسالت
پناہ نے وہ خبر پاکر اوپر اوس بند کہولنے والیکے نفرت کی اللہ تعالیٰ نے آیت
بہیجی وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ
اور اگر شتابی کرے اللہ واسطے آدمیون کے بیچ قبول کرنے دعا بد کے جیسے
دوڑتا اونکا ہے ساتھ شتابی قبول کرنے دعا اچہی کے البتہ دور کیا جاوے طرف
اونکی وقت مقرر اونکا اور ہلاک ہووین یعنے ہم اگر دعا بد آپکی ساتھ اون کی شتابی
قبول کرین جیسے دعا بہلائی اونکی کے قبول کرتے ہین ہم وہ شتابی ہلاک ہووین
حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے خدا پکڑتا ہون مین نزدیک تیرے
ایک عہد کہ خلاف نفرماوے تو اوس عہد مین کہ تحقیق مین آدمی ہون پس جس
مومن کو کہ خفا کرون مین یا گالی دون مین یا لعنت کرون مین یا مارون مین اوسکو
بیچ حق اوس کے کے دعائے خیر کر اور سبب پاکی اوسکی کا گناہون سے اور
وسیلہ قرب کا کرون قیامت کے ساتھ اوس کے تقرب کرے بیچ درگاہ تیری
کے بعضے تفسیر والون نے کہا ہے کہ کافر ساتھ اوترنے عذاب کے شتابی کرتے
تھے یہ آیت آئی کہ ہم بیچ اوس عذاب کے کہ وہ مانگتے ہین شتابی نہین کرتے ہین
فَنَذَرُ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ پس چہوڑین ہم اون
لوگون کو کہ امید نہین رکہتے دیدار ہمارے کی یعنے ساتھ قیامت کے ایمان نہین
لاتے بیچ بے راہی اون کے کے مہلت دیتے ہین ہم اونکو تو بیچ گمراہی کے سر
گردان جاتے ہین وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا
اور جس وقت پہنچے ساتھ آدمی کے سختی اور دکھ مراد کافر مطلق ہین یا ولید بن مغیرہ یا عتبہ
بیٹا ربیعہ کا اور ہر تقدیر جب سختی اوسکو پہنچے بلاوے ہمکو ساتھ اخلاص کے اوس وقت
کر تکیہ کیا ہووے اوپر پہلو اپنے کے یعنے پڑا ہوا ہووے بچہونے پر اوس دکہ سے

یا بیٹھا ہوا یا کھڑا غرض جس حال مین ہووے دعا مانگے ہمسے فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ
ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَاۤ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ
مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ پس جسوقت دور کرین ہم دکہہ اور سختی اوس کے واسطے اخلاص اوس کے بیچ
دعا کے جاوے اوپر اوسی راہ کے کہ تہا کفر سے یا پہر طرف دعا کے رجوع نکرے
گویا کہ اوس نے نہین بلایا ہم کو واسطے دور کرنے دکہہ کے کہ پہنچا اوسکو اسیطرح
زینت دی ہے واسطے حد سے گزرنے والون کے اوس چیز کو کہ عمل کرتے ہین
وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا ۙ وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا ؕ
كَذٰلِكَ نَجْزِى الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ اور البتہ تحقیق کہ ہلاک کیا ہمنے
اہل قرنون کو آگو تم سے اے مکے والو اوسوقت کہ ستم کیا انھون نے ساتھ جھٹلانے
پیغمبرون کے اور حالانکہ آئے تھے ساتھ اون کے پیغمبر اون کے ساتھ حجتون روشن
کے یا معجزون ظاہر کے اور نہ تھے وہ کہ ایمان لاتے اگر ہلاک نہوتے ابد تک ہیسے جیسے
کہ اون کو جزا دی ہمنے ساتھ ہلاک اون کے واسطے جھٹلانے پیغمبرونکے اسیطرح
جزا دیوینگے ہم گروہ مشرکون کو مکے کے رہنے والونسے کہ جھٹلانا پیغمبر ہمارے کا کرتے ہین
ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِى الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ۝
پس گردانا ہمنے تمکو اے گروہ کہ محمد ساتھ تمہارے مبعوث ہے جانشین گذرے
ہوؤنکا بیچ زمین کے پیچھے قرنونے کہ ہلاک ہوئے تو دیکھین ہم کہ کیونکر عمل کرو
گے تم بھلائی اور برائی سے تو ساتھ تمہارے موافق عملون تمہارے کے معاملہ
کرین ہم تحقیق بدلے نیکی کے نیکی اور بدلے بدی کے بدی ہے ۝ جزا آئینہ فعل است گوئی
کہ دروے ہرچہ کردی مینماید ✤ اگر کردی نکوئی نیک بینی ✤ وگر بد کردۂ بد پیش آید ✤
اور بیچ حدیث کے ہے کہ بعضے کافرون قریش کے نے کہا ساتھ حضرت رسالت
پناہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کہ ایک آیت لا کہ سا وات عرب کو بندگی لات
اور عزا کیسے باز رکہے اور برائی بتونکی اوس مین نہووے حق تعالے نے فرمایا کہ
وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَاۤ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ
اور جب پڑہی جاوین اوپر مشرکون کے ہماری آیتین لیتنے قرآن بیچ اوس
حال کے کہ واضح ہے کہین وہ لوگ کہ امید نہین رکہتے کھنچنے سے ساتھ ہمارے

یا نہیں ڈرتے وعدہ ہمار لیسے یعنے مشرک بعد سننے قرآن کے کہتے ہین خاص
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ لا قرآن سواے اس کے کہ اوپر ہمارے پڑھتا ہے
تو یا بدل کر قرآن کو یعنے جگہ آیت عذاب کی آیت رحمت کی رکھ اور غرض انکی
وہ تھی کہ آنحضرت تابعداری خواہش اونکی کے کرین اور دہ اونکو الزام کرین اللہ
نے فرمایا قُلْ مَا يَكُونُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ اِنِّيْٓ اَخَافُ
اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ساتھ اون کے نہیں لایق ہے مجھکو کہ بدل کرون مین قرآن کو آگے دل اپنے
کے سے یعنے خود بخود قدرت نہیں رکھتا ہین کہ قرآن کو بدل کرون اور اوس مین
کمی زیادتی سے دخل کرون مین تابعداری نہیں کرتا مین مگر اوس چیز کو کہ وحی کی
جاتی ہے طرف میرے حقتعالیٰ کی طرف سے بغیر کمی زیادتی کے تحقیق کہ مین ڈرتا
ہون اگر گنہگار رہون مین پروردگار اپنے کا ساتھ بدل کرنے قرآن کے عذاب
دن بڑے کے سے کہ قیامت ہے قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ
بِهٖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اگر چاہتا اللہ نہ پڑھتا مین جو کچھ کہ اوترا ہے اوپر تمہارے اور نہ تمکو جاننے والا
کرتا اللہ ساتھ قرآن کے پس اثر فضل اور رحمت اوس کے کا ہے کہ مجھکو حکم کیا ساتھ
پڑھنے کے اور تمکو دانا کیا ساتھ سمجھنے اوس کے کے پس تحقیق کہ دیر کی مین نے درمیان
تمہارے عمر بڑی کہ مراد چالیس برس ہین آگے اوترنے قرآن کے سے یعنی بیچ
مدت کے کہ پیغمبر نہ تہا مین نہ مین قرآن پڑھتا تھا اور نہ تم دانا تھے ساتھ اوس کے
آیا پس کیون نہیں دریافت کرتے تم کہ وہ کوئی کہ چالیس برس درمیان تمہارے
رہا اور علم نہ پڑھا ہووے اور ساتھ کسی عالم کی صحبت نکی ہووے وہ کلام اوپر تمہارے
پڑھتا ہے کہ صاف گو عرب کی فصاحت اوس کلام کے سے حیران ہین البتہ بیچ
اس صورت کے تامل چاہئے کرنا کہ وہ شخص کہ جاہل محض ہووے قرآن جیسا کلام
کیونکر بناوے یعنے قرآن معجزہ رسالت کا اور وسیلہ دلالت کا ہے مضمون
آیت گذری ہوئی کا ہے کہ مین جھوٹھ نہیں جوڑتا اوپر اللہ کے بیچ تغیر تبدیل کرنے
قرآن کے اور تم جھوٹھ جوڑتے ہو کہ قرآن کو کلام میرا جانتے ہو ۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ

پس کون ہے ظلم کرنے والا زیادہ اوس سے کہ بہتان کرے اور جھوٹھ جوڑے اوپر اللہ کے جھوٹھ گھڑا یا جھٹلا وے آیتون اوس کے کو اور ساتھ اون آیتون کے کافر ہو وے تحقیق کہ نجات نپاوین گنہگار یعنے کافر وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ اور پوجتے ہین سوائے اللہ کے اوس چیز کو کہ نقصان پہنچاوے اوپر اون کے اگر عبادت اوسکی چھوڑ دیوین اور نہ فائدہ پہنچاوے ساتھ اون کے اگر سب وقت پرستش اوسکی کرین اسواسطے کہ بت اون کے پتھر ہین اور پتھر اوپر پہنچانے نفع اور نقصان کی قدرت نہ رکھین اور حالانکہ اللہ چاہئے کہ قدرت عذاب ثواب دینے کی رکھتا ہو وے تو بندے ساتھ پانے نفع کے اور دور ہونے نقصان کے اوسکو بندگی کرین اور کہتے ہین بندے بتون کے کہ یہ بت شفاعت کرنے والے ہمارے ہین نزدیک اللہ کے یعنی دنیا کے کامون مین شفاعت ہماری کرتے ہین اور خدا سے درخواست کرتے ہین تو مشکلین ہماری آسان ہوتی ہین اور اگر بالفرض بعد مرنے کے اوٹھا ہو وے اور قیامت بھی ہووے موافق اعتقاد مسلمانون کے خدا سے درخواست کرین اور عذاب سے چھڑا دین قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آیا خبر کرتے ہو تم اللہ کو ساتھ اوس چیز کے کہ نہین جانتا بیچ آسمانون کے اور نہ بیچ زمین کے یعنے کہتے ہو تم کہ خدا کو شریک ہین اور شفاعت بتونکی ثابت کرتے ہو اور اللہ کہ جاننے والا ہے سب علم کا اسکو نہین جانتا پس معلوم ہوا کہ شریک نہین ہے اور شفاعت نہوویگی پاک ہے اللہ تعالیٰ اور بلند ہے اوس چیز سے کہ وہ شریک اوسکو کہتے ہین وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً اور نہ تھے آدمی مگر ایک گروہ یعنے متفق اوپر دین اسلام کے بیچ زمانہ آدم علیہ السلام کے یا بعد واقع ہونے طوفان کے کہ سوائے نوح علیہ السلام کے اور اہل کشتی کے کوئی نہ تہا یا متفق تھے اوپر کفر کے بیچ زمانہ پیغمبر ہونے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فَاخْتَلَفُوْا ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِىَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ پس اختلاف کیا بسبب رسولون کے یعنے بعضے ایمان لائے اور بعضے کافر ہے

یا عرب اوپر دین اسماعیل علیہ السلام کے ایک تھے پس اختلاف کرنے والے
ہوئے بسبب عمرو بیٹے یحیی کے کہ احکام جاہلیت کا اوس نے نکالا تہا اور نہ کلمہ
ہے کہ آگے ہو چکا ہے پروردگار تیرے سے یعنے حکم ازلی واقع ہوا ہے ساتہ
تاخیر عذاب کی وگرنہ البتہ حکم کیا جاتا درمیان اون کے بیچ اوس چیز کے کہ وہ
اختلاف کرتے تھے یعنے عذاب آتا اور باطل جاننے والے ہلاک ہوتے اور سچ
جاننے والے رہتے وَيَقُولُونَ لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ اور کہتے ہین زبون جاننے
والے آیتون کے یعنے مشرک مکہ کے کیون اوتارا نگیا اوپر محمد کے معجزہ پروردگار
اوس کے سے اون معجزون سے کہ ہم طلب کرتے ہین فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلَّهِ فَانتَظِرُوا
إِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُنتَظِرِينَ پس کہہ تو اے محمد جواب مین اونکی کہ اوترنا آیتون کا غیب ہے
اور بے شبہ سوائے اس کے نہین ہے کہ علم غیب کا خاص اللہ تعالے کو ہے پس تم انتظار کرو تحقیق کہ مین بھی
ساتہ تمہارے انتظار کرنیوالون سے ہون تو دیکہو مین کہ عذاب اوپر تمہارے آوے یا آیتین کہ مانگتے ہو تم
واقع ہووین وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّن بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُمْ إِذَا لَهُم مَّكْرٌ فِي آيَاتِنَا
اور جسوقت چکہاوین ہم آدمیون کو یعنے اہل مکہ کو تندرستی پیچہے بیماری کے کہ
پہنچی ہووے اوپر اون کے یا کشائش بعد تنگی کے اور قحط کے جب دیکہے تو اونکو
ایک مکر ہے بیچ آیتون ہماری کے یعنے طعن کرین بیچ آیتون کے اور مکر کرین بیچ
حق پیغمبر کے لائے ہین کہ اہل مکہ سات برس بیچ بلا قحط کے گرفتار تھے جسوقت
رحمت الہی نے اوس بلا کو دور کیا ساتہ برائی کلام الہی کے اور قصد حضرت رسالت
پناہی کے مشغول ہوئے حق تعالے نے فرمایا قُلِ اللَّهُ أَسْرَعُ مَكْرًا إِنَّ رُسُلَنَا
يَكْتُبُونَ مَا تَمْكُرُونَ کہہ تو اے محمد کہ اللہ شتاب زیادہ تم سے بیچ پہنچانے جزا مکر کے
ساتہ تمہارے یعنے پہلے ظاہر ہونے مکر تمہارے کے ساتہ آنے عذاب کے اوپر
تمہارے حکم کریگا تحقیق کہ بھیجے ہوئے ہمارے یعنے فرشتہ نگہبان لکھتے ہین
جو کچھ کہ اندیشہ کرتے ہو تم مکر سے اور پیچہے اوسکے کہ تدبیر پوشیدہ تمہاری
فرشتون ہمارے سے چھپی ہوئی نہین ہے اور ہمارے سے کب پوشیدہ رہے گی
اور مضمون اس کلام کا ثابت کرنیوالا بدلے کا ہے هُوَ الَّذِي يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ
وَالْبَحْرِ حَتَّىٰ إِذَا كُنتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِم بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ وَفَرِحُوا بِهَا جَاءَتْهَا رِيحٌ عَاصِفٌ

وَجَاءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ اللہ وہ ذات پاک
ہے کہ چلاتا ہے اور قدرت راہ چلنے کی دیتا ہے تمہارے تئین بیچ خشکی کے ساتھ
چارپائے جیسے گھوڑا اور اونٹ اور بیچ تری کے ساتھ سواری خشک
کے جیسے ناؤ تب وقت تلک ہو تم بیچ کشتی کے اور کشتیاں چالتی ہین ساتھ ان
لوگون کے کہ بیچ اون کے ہین ساتھ باد اچھی کے کہ آہستہ چلے اور خوش ہوئے
وہ ساتھ اوس باؤ کے اور ناگاہ آوے اوپر اوس کشتی کے آندھی کہ دریاؤ کو
بیچ شور کے لاوے اور آوے ساتھ اون کے امواج دریا کی ہر مکان سے یعنے چپ و راست اور آگے پیچھے کشتی
کے جیسے اور یقین کرین وہ کہ گھیرا ہے بلاؤن نے خاص اونکو سب طرف سے بلاؤن اور دعا کرین اللہ کو ساتھ دور کرنے
اُن بلا کے بیچ اوس حال کے کہ پاک کرنیوالی ہووین دین کو واسطے اللہ کے یعنے
ڈر سے دین اپنا خالص کرین اور دانائی اصلی ظاہر ہووے اور عارضہ نفسانی
اور شیطانی دور ہووے اور کہین لَئِنْ أَنْجَيْتَنَا مِنْ هَٰذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ
اگر ہمکو نجات دیوے تو ان ہولون سے اور بلاؤن سے البتہ ہووین ہم شکر
کرنیوالون سے خاص نعمت نجات کو فَلَمَّا أَنْجَاهُمْ إِذَا هُمْ يَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ
يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ مَتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا پس جس وقت
چھڑاوے اونکو اوس چیز سے کہ ڈرتے ہین جب دیکھے تو اونکو ستم کرتے ہین بیچ
زمین کے اور دوڑتے ہین اوپر ناشہین کامون کے کہ تھے اوپر اوس کے شرک
اور فساد سے تاکید ہے بغیر حق کا لفظ یعنے فساد اونکا بغیر حق ہے اے آدمیو سوا
اس کے نہین ہے کہ ستم تمہارا اوپر نفسون تمہارے کے ہے یعنے وبال اوسکا تمہاری
طرف پھرنے والا ہے ۵ ہر کہ او بد میکند بے شبہہ با خود میکند ۵ فائدہ
مندی زندگانی دنیا کی ہے یعنے ستم اور بیدادی تمہاری وے تین روز کی منفعت
ناپائداری ہے لذت اوسکی شتاب گذر جاوے اور عقوبت اوسکی ہمیشہ رہے
ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ پھر طرف ہمارے بازگشت
تمہاری ہے بیچ قیامت کے پس خبر کرین ہم تمکو ساتھ اوس چیز کے کہ ہو تم عمل
کرتے اور مناسب اوسکی جزا دینگے إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ
فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ حَتَّىٰ إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ

وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ اَتٰىهَآ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ سوائے اس کے نہین ہے کہ مثل زندگی دنیا کے بیچ شتاب جانے کی مانند پانی کے ہے جیسے مینہ کی کہ ہمنے نیچے بہجا اوسکو آسمان سے یا ابر سے پس ملا ساتہ اوس پانی کے گہانس اوگا ہوا زمین سے اوس چیز سے کہ کہاتے ہین آدمی مانند اناجون کہانے کے او میوؤن کی اور اوس چیز سے کہ کہاتے ہین چارپائے مانند گہانس کے او سوقت تک کہ پکڑا اوس زمین نے لباس اپنا اور آراستہ ہوئے ساتہ محصولون گوناگون کے او میون رنگارنگ کے اور یقین کیا اوس زمین والون نے یہ کہ وہ قادر ہین او پر کاٹنے گہانس اور چننے میوؤن کے ناگاہ آیا ساتہ اوس زمین کے عذاب ہمارا یعنے حکم ہمارا ساتہ خرابی اوس کی کے بیچ رات کے یا دن کو پس کر ڈالا ہمنے اوس کہیتی کو مانند اوس چیز کے کہ کٹی ہوئی ہووے یا جڑ سے اوکہڑی ہوئی گویا کہ کچہ نہتا کل کے دن كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ اس طرح کہ بیچ اس تمثیل کے بیان کیا ہمنے جدا کرتے ہین ہم اور روشن کرتے ہین ہم دلیلون قدرت کی کو واسطے اوس قوم کے کہ فکر کرتے ہین بیچ ضرب المثل کے اور ساتہ اوس کے فائدہ اوٹہا دین یہ تشبیہ بنائی ہوئی ہے حال دنیا کو بیچ قطع ہونے نعمتون کے اور دور ہونے مال کے اور ظاہر ہونے ادبار کے پیچہے زیادتی اقبال کے سے تشبیہ کرتا ہے ساتہ حال گہانس زمین کے کہ پیچہے تازگی اور طراوت کی خشک اور بے رونق ہوتی ہے مثل دنیا کے نوازش دولت کی ہے اور انتہا اوسکا گزارش اور نکبت ہے اور کہا ہے دنیا مانند پانی مینہ کی ہے درمیان اس مثال کے قول بہت ہین کشف الاسرار مین لایا ہے کہ تشبیہ دنیا کی ساتہ پانی منہہ کے اس جہت سے ہے کہ منہہ ساتہ تدبیر اور حیلہ آدمی کے ابر سے نہ برسے بلکہ ساتہ تقدیر اللہ تعالےٰ کے موئنہہ دکہلاوے مال دنیا کا بہی ساتہ سعی اور تلاش اور مکر آدمی کے جمع نہووے بلکہ ساتہ حکم اللہ کے ہاتہ آوے جیسے کہ کہا ہے سع

رزق مقسوم است داز اول مقرر کردہ اند ٭ ہیچکس را بیش ازان حاصل نیگردد بجہد
ہرچہ می آید زبیش و کم بدان خورسند باش ٭ کانچہ خواہی زاسمان حاصل نیگردد بجہد

اور دوسرے یہ کہ پانی مینہہ کا جب تلک کہ جاری ہووے پاکیزہ ہے اور جب ایک جگہ مدت تلک رہے رنگ اور بو اور مزہ صورت اوسکی بدل جاوے فائدہ اور نفع اوس سے جاتا رہے مال دنیا کا بھی جب تلک بسبب اتفاق جوانمردون کے دست بدست روان رہے پسندیدہ اور مقبول ہووے اور جسوقت بیچ تنگی بخیلون کے رہے برا بلکہ بدتر ہے جیسے مولوی روم نے مثنوی مین فرمایا ہے کہ ؎ مال چون آب است وتا باشد روان ✤ فیضہا یابند از وے مردمان ✤ چند روزے چون کند یکجا درنگ ✤ گندہ بیحاصل است وتیرہ رنگ ✤ اور عشرات حمیدی مین فرمایا ہے کہ وجہ تیسری وہ ہے کہ جسوقت پانی مینہہ کا ساتھ اندازے کے اور موافق حاجت کے آوے سبب آرام لوگونکا ہووے لیکن جب اندازہ اور حد سے گذرے واسطہ خرابی عالم کا اور سرگردانی بنی آدم کا ہووے مال دنیا کا بھی جب تلک موافق احتیاج کے ہاتھ آوے مقاصد دین اور دنیا کے روان ہووین اور فائدہ اوسکا دور اور نزدیک پہنچے لیکن جب زیادہ خزانے اور ڈھیر ہووین سبب ترکیب کرنے گناہ کا ہووے اور دوسرے یہ کہ مینہہ جو ساتھ درخت گل بوٹے کے پہنچے طراوت اور لطافت اوسکی زیادہ کرے اور جو خار بن مین پہنچے حدت اور شوکت اوسکی بڑھاوے اسیطرح مال دنیا کا اگر نیکبخت کو پہنچے نیکیان زیادہ کرے اور اگر مفسد کے ہاتھ آوے فساد اور عناد اوسکا زیادتی پکڑے تمثیلین اس آیت مین بہت ہین تفسیر حسینی مین دیکھے تیسیر مین لکھا ہے کہ حق تعالی بندون کو طرف دنیا کے نہین بلاتا جاکہ آفت کی ہے بلکہ بلاتا ہے طرف اوس جہان کے کہ منزل سلامتی کی ہے سب خوفون سے جیسے کہ فرمایا وَاللّٰہُ یَدْعُوْا اِلٰی دَارِ السَّلٰمِ ط اور اللہ بلاتا ہے بندون اپنکو طرف سلامتی کے کہ بہشت ہے یعنی بلاتا ہے ساتھ عمل کے کہ سبب داخل ہونے بہشت کا ہووے اور بہشت کو دار السلام اسواسطے کہا کہ درود فرشتونکا اوپر اہل بہشت کے یا درود بہشتیون کا اوپر ایک دوسرے کے سلام ہے یا سلام نام اللہ کا ہے اور فصول مین لایا ہے کہ اللہ تعالی بلاتا ہے بندون کو اوس جہان سے کہ اول اوسکا بکا ہے اور اوسط اوسکا عنا ہے اور آخر اوسکا فنا طرف اوس

جہان سے کہ اول اوسکا عطا ہے اور میانہ اوسکا رضا ہے اور انتہا اوسکا لقا ہے سب کو طرف بہشت کے بلاتا ہے وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ اور راہ دکہاتا ہے جس کسیکو کہ چاہتا ہے طرف راہ سیدہی کے کہ انتہا اوسکا دار السلام ہووے پہر آخرت کا اور وہ اسلام ہے یا راہ سنت کی اے عزیز یہ دعوت یعنی بلانا عام ہے ساتہ رہنمائے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور ہدایت خاص ہے وابستہ ساتہ توفیق الہی کے شیخ الاسلام نے فرمایا ہے سب کو بلاتا ہے تو کسکو او پر مسند قبول کے بٹہاوے ع تا یار کرا خواہد و میلش بکدام است لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَزِیَادَۃٌ خاص اون لوگون کو کہ نیکی کے اونہون نے یعنی ایمان لائے ثواب نیک اور بدلہ نیک ہے یعنی بہشت اور زیادتی بدلہ سے کہ ساتہ فضل اور کرم کے عطا کرے اور کہتے ہین نیکی کی جزا نیکی ایک ہے اور زیادہ یہ کہ ایک نیکی کے بدلہ دس دیوے یا زیادہ یا حسنی مغفرت ہے اور زیادہ رضامندی اللہ تعالی کی مدارک مین لایا ہے کہ زیادہ محبت ہے بیچ دلون بندون کے یا جو کچہ دنیا مین عطا کرے اور بیچ آخرت کے حساب نکرے اور بعضے کہتے ہین حسنی ایک ابر ہے کہ اوپر اہل بہشت کے گذرے جو کچہ چاہین اوپر اون کے برسے اور محقق سارے اوپر اس کے ہین کہ زیادہ دیدار پروردگار کا ہے کہ محض کرم سے بہشتیون کو دیوے وَلَا یَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ۝ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۝ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ اور نہ ڈہانکے موہون بہشتیون کے کو گرد اور غبار اور نہ خواری یعنی اثر خواری کا اوپر اونکے نہووے وہ گروہ نیکون کے اہل بہشت ہین وہ بیچ بہشت کے ہمیشہ رہنے والے ہین نہ نعمت اونکی زوال پاوے اور نہ دولت اونکی بر خلاف ذخیرون دنیا کے کہ مقابلہ فنا اور زوال کے ہے وَالَّذِیْنَ کَسَبُوا السَّیِّاٰتِ جَزَآءُ سَیِّئَةٍۢ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ کَاَنَّمَآ اُغْشِیَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّیْلِ مُظْلِمًا ؕ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ اور بدلہ ساتہ اون لوگون کے کہ کسب کیا برائیون کو مانند شرک اور کفر اور نفاق کے بدلہ ہر برائی مانند اوس برائی کے کہ کی ہے اونہون نے نہ زیادہ اوپر اوس کے اور

نہ ڈہانکے اوسکو خواری اور رسوائی یعنی آثار خواری کا اوپر اون کے ظاہر ہووے
اور نہوو سے خاص اونکو عذاب اللہ کے سے کوئی نگاہ رکہنیوالا یعنی کوئی عذاب
اون سے باز رکہے گویا ڈہانکے گئے ہین موتہ اون کے ٹکڑے رات کے سے
بیچ اوس حال کے کہ سیاہ ہووے یعنی کالے ہووین منہ اون کے غم اور اندوہ
سے اندرات اندہیری کے وہ گروہ کہ کسب کرنیوالے برائیون کے ہین یعنے
مشرک اور منافق یار دوزخ کے ہین وہ بیچ اوس آگ دوزخ کے ہمیشہ رہنے
والے ہین یعنے ہرگز عذاب سے چھٹکارا نپاوین وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ
نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنتُمْ وَشُرَكَاؤُكُمْ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَاؤُهُم
مَّا كُنتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ ○ × × × ×
اور ڈرو تم اوسدن سے کہ جمع کرون مین نیکونکو اور بدونکو ساری اون کے پس
کہین ہم خاص اون لوگون کو کہ شرک لائے ہین کہڑے رہو تم اوپر مکانون اپنے
کے تم اور شریک تمہارے کہ سواے میرے پوجے ہین تمنے یعنی تو دیکہو تم کہ ساتھ
تمہارے کیا کرون ہین پس جدا کرین ہم درمیان کافرون کے اور معبودون
کے اور پوچہین ہم کافرون سے کہ کیون عبادت کی بتون کی تمنے کہین کافر
کہ بتون نے ہمکو ساتھ عبادت اپنی کے فرمایا اللہ تعالی بتونکو بیچ بات کہنے کے
لاوے اور کہین شریک اون کے یعنی بت نہ تہے تم کہ ہم کو پوجا ہووے
تمنے بلکہ تم خواہش اپنی کو پوجتے تہے بنا بیچ مین لایا ہے کہ کافرون نے جہگڑا
شروع کرکے کہا کہ نہ اسطرح ہے بلکہ تمنے ساتھ پوجنے اپنے کے امر کیا تہا وہ
بت کہین کہ فَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِن كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغَافِلِينَ
پس کفایت ہے اللہ شاہد درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے تحقیق کہ تہے
ہم بندگی تمہاری سے البتہ بیخبر اور غافل کہ نہ دیکہتے تہے ہم اور نہ سنتے تہے
ہم اور عقل اور شعور نہ رکہتے تہے ہم هُنَالِكَ تَبْلُو كُلُّ نَفْسٍ مَّا أَسْلَفَتْ وَرُدُّوا
إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ بیچ اوس جگہ کے آزماوے یعنی پاوے اور
چکہے ہر نفس بدلہ اوس چیز کا کہ آگے بہیجا ہے اعمالون سے یعنی نفع اور ضرر اوس کا
دیکہے اور پہیرے جاوین سب نفس طرف ثواب اور عذاب اللہ کے خداوند

اونکا اوپر حقیقت کے یا متولی اون کے کام کا ساتھ راستی کے اور گم ہو دے
کافروں سے وہ چیز کہ ہیں جھوٹ جوڑتے شفاعت بتوں کی سے اور حالانکہ بت
اون سے بیزاری کرتے ہیں قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّنْ يَمْلِكُ السَّمْعَ
وَالْأَبْصَارَ وَمَنْ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ
فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہے کہ تم کو روزی
دیتا ہے آسمانوں سے کہ مینہ برساتا ہے اور زمین سے کہ گھانس اوگاتا ہے یا
کون ہے کہ خداوندی کرتا ہے کان کو اور آنکھوں کو یعنی کون قدرت رکھتا ہے
کہ کان اور آنکھیں پیدا کرے اور آفتوں سے نگاہ رکھے اور کون ہے کہ باہر لاوے
زندہ کو کہ حیوان ہے یا نبات ہے اور کون ہے کہ تدبیر کرے کاموں عالم کی
کے عام کیا بعد خاص کرنے کے اور جب یہ سوال کرے تو کافر ونسے قدرت
نہ رکھیں کہ جھگڑا کریں تجھسے پس قریب ہے کہ کہیں جواب ہیں سب باتوں کے کہ پوچھے
کہیں اللہ کہیں اور جو اقرار حجت قوی ہے پس کہہ تو کیا پس نہیں ڈرتے ہو تم عذاب
اللہ کیسے اور بتوں کو شریک اوسکا کرتے ہو فَذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ فَمَاذَا بَعْدَ
الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ پس وہ کہ اوسکو یہ صفتیں ہو وین اللہ ہے پروردگار
تمہارا کہ ثابت ہے الوہیت اوسکو وہ ثبات کہ بیچ اوسکے شک کو دخل نہو وے
پس کیا چیز ہے کہ پیچھے راستی اور بیان کے ہے مگر گمراہی پس کہاں سے پھیرے
جاتے ہو تم حق سے طرف باطل کے اور توحید سے طرف شرک کے كَذَٰلِكَ حَقَّتْ
كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ فَسَقُوا أَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ جیسے کہ الوہیت اللہ
کو سزاوار ہے لائق ہووے حکم پروردگار تیرے کا یعنی واجب ہووے عذاب اللہ
کا اوپر اون لوگوں کے کہ باہر گئے ہیں دائرہ صلاح کے سے اور زیادتی کی ہے بیچ
کفر اپنے کے اسواسطے کہ وہ ایمان نہیں لاتے قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَبْدَأُ
الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیا ہے شریکوں تمہارے سے یعنی
وہ بت کہ ساتھ شرکت اللہ کی پوجتے ہو تم وہ کوئی کہ شروع کرے یعنی پیدا کرے
خلق کو پس پھیرے اوسکو یعنی بلاوے پیچھے مرنے کے اور جو کفار کہ ابتدا کو اقرار کرنے
والے اور پھر جینے کو منکر اور عناد سے ساتھ اوسکے اقرار نہیں کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا

قُلِ اللّٰہُ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُہٗ فَاَنّٰی تُؤْفَکُوْنَ ۝ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اللہ نے پیدا کیا خلق کو پس پہیریگا اوسکو یعنی جلاویگا بعد فنا کے پس کہان سے پہیرے جاتے ہو تم راہ راست سے قُلْ ھَلْ مِنْ شُرَکَآئِکُمْ مَّنْ یَّھْدِیْٓ اِلَی الْحَقِّ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آیا ہے بتون تمہارے سے کہ شریک نام رکہا ہے تمنے وہ کوئی کہ راہ دکہلاوے ساتہ بہیجنے پیغمبرون کے اور اوتارنے کتابون کے اور توفیق دیکہنے کی دیوے بیچ دلیلون قدرت کے توراہ یا دین طرف حق کے کہ دین اسلام ہے قُلِ اللّٰہُ یَھْدِیْ لِلْحَقِّ اَفَمَنْ یَّھْدِیْٓ اِلَی الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ یُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا یَھِدِّیْٓ اِلَّآ اَنْ یُّھْدٰی فَمَا لَکُمْ کَیْفَ تَحْکُمُوْنَ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خدا راہ دکہاتا ہے خلق کو ساتہ بیان حق کے آیا پس جو کوئی راہ دکہلاوے طرف حق کے لایق تر ہے کہ متابعت کیا جاوے وہ کوئی کہ راہ نپاوے ساتہ اپنے مگر وہ کہ راہ دکہلاوین اوسکو تفسیر زاہدی مین لایا ہے کہ بت پرست بتونکو اوپر چار پایون کے رکہہ کہا اور باندہ کر ایک جگہہ سے دوسری جگہ لیجاتے تہے حق تعالی نے فرمایا برابر ہے وہ کہ تیرے تئین راہ دکہلاوے ساتہ اوس کسیکے کہ تو اوسکو راہ دکہلاتا ہے پس کیا ہے اور کیا ہوا ہے تمکو کس طرح حکم کرتے ہو تم کہ برابری دیتے ہو اوس کسیکو کہ تم ساتہ اوس کے محتاج ہو یا اوس کسیکو کہ وہ ساتہ تمہارے محتاج ہے وَمَا یَتَّبِعُ اَکْثَرُھُمْ اِلَّا ظَنًّا اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌۢ بِمَا یَفْعَلُوْنَ اور پیروی نہین کرتے ہین بہت کافرون سے یعنی سرداراون کے بیچ اعتقادون اپنے کے مگر گمان کو تحقیق کہ گمان بے پروا نہین کرتا کسیکو علم اور اعتقاد درست سے یعنی گمان جگہ یقین کی نہ سکے ہونا اور کہا ہے گمان کافرونکا وہ تہا کہ بت شفاعت کرینگے اللہ تعالی نے فرمایا کہ گمان اونکا فائدہ نکرے اور باز نرکہے عذاب اللہ سے کسی چیز کو تحقیق کہ اللہ تعالی جاننے والا ہے ساتہ اوس چیز کے کہ وہ کرتے ہین وَمَا کَانَ ھٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ یُّفْتَرٰی مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَلٰکِنْ تَصْدِیْقَ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْہِ وَتَفْصِیْلَ الْکِتٰبِ لَا رَیْبَ فِیْہِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور نہین چاہتے یہ کہ قرآن باوجود دلیلون اور معجزون کے وہ کہ جہوٹہ جوڑا جاوے اور کوئی نہ کہہ سکیگا سواے اللہ کے یعنی لایق نہین ہے کہ یہ جہوٹہ جوڑا ہوا ہووے ولیکن اللہ نے بہیجا اوسکو واسطے سچ کرنے

اوس کے کہ تھے آگے اوس سے کتابوں قدیم سے یعنی باوجود اعجاز کے گواہی کتابوں
کی بھی ہے اور تفصیل بیان اوس چیز کے کہ اوپر تمہارے لکہا ہے امر اور نہی سے نہیں ہے
کوئی شک بیچ اوس کے اور نیچا ہے شک اس واسطے کہ اوترا ہوا ہے پروردگار
عالموں کے سے لیکن کافر سا تہ اسکے ایمان نہیں لاتے أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ
فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّثْلِهِ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ
بلکہ کہتے ہیں اس کلام کو جوڑا ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی طرف سے کہہ تو
اے محمد اگر ایسی بات جوڑ سکے ہیں لاؤ تم اور جوڑو تم ایک سورۃ مانند اوسکی بلاغت او
فصاحت میں اور بلاؤ تم واسطے مدد اپنی کے بیچ لانے سورۃ کے مانند قرآن کے جس
کسیکو کہ سکو تم اوس سے یاری چاہو تم سوا اللہ کے کہ تو تمکو مددگاری کرے اور
لاؤ تم مانند قرآن کے اگر ہو تم سچ کہنے والوں سے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی
طرف سے بناتا ہے بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ کافر ایک سورۃ نلاسکے بلکہ
جھٹلایا اوس چیز کو کہ نہ پہنچے ساتھ جاننے اوسکے یعنی شتابی کی بیچ جھٹلانے اوس چیز
کے کہ دریافت نکیا اوسکو مراد وہ ہے کہ بعد سننے قرآن کے پیش از تدبر کرنیکے ساتھ
تکذیب اور انکار کے مشغول ہوئے اور نہ آئے ساتھ اونکے معنی اور حقیقت قرآن کے او
ذہن اونکا ساتھ بھید اور باریکیوں اوسکی کے نہ پہنچا یا جھٹلایا اوس چیز کو کہ نجانا بیچ
قرآن کے نصیحت اور بعثت سے اور جزا اور وعدہ اور عذاب سے اور نہ آیا اوپر اونکے
جو کچہ عذاب سے وعدہ کیا تہا اور البتہ آویگا اور پیچھے آنے اوس عذاب کے سوا شرمندگی
کے حاصل نہوگا كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ
ایسی ہی جھٹلایا اونکا فرمانے تیرے کے رکہتے ہیں جہوٹہ جانا پیغمبروں اپنے کو اون
لوگوں نے کہ تھے آگے اونکے پس دیکھہ تو کہ کیونکر ہوئے آخرت ستمگاروں کی
اور جہوٹہ انکے اور یہی مانند اونکے عذاب کئے گئے ہوونگے بیچ اس آیت کے تسلی
آنحضرت کی اور تنبیہ اہل کفر کی داخل کی ہوئی ہے وَمِنْهُم مَّن يُؤْمِنُ بِهِ وَمِنْهُم
مَّن لَّا يُؤْمِنُ بِهِ ۚ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِينَ ۝ اور اون لوگوں سے کہ
جھٹلاتے ہیں جو کوئی ایمان لاتا ہے اور سچ جانتا ہے بیچ دل کے کہ راست ہے
لیکن اوس سے دشمنی ظاہر نہیں کرتا اور اونمیں سے وہ کوئی ہے کہ ایمان نہیں لاتا

ع ۹

ساتھ اوسکی زیادتی جہل کے سے اور پروردگار تیرا جاننے والا زیادہ ہے ساتھ تباہ کاروں کے بعضے دشمنوں نے کہ جھٹلایا اور کہا ہے معنی اس آیت کے یہ ہین کہ بعضی قوم تیری سے ایمان لاوین ساتھ قرآن کے اور کفر سے توبہ کرین اور تھوڑے سے وہ ہووین کہ اس سعادت سے محروم رہ کر اوپر بدبختی کفر کے مرین وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ اَنْتُمْ بَرِيْٓــُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۔ اور اگر جھٹلاوین تجکو یعنی اوپر کفر کے رہوین اور توقبول کرنے اونکے سے ناامید ہووے پس کہہ تو مجکو ہے جزا عمل میرے کی اور خاص تمکو ہے بدلہ عمل تمہارے کا تم بیزار ہو یعنی ذمہ تمہارا نہین ہے اوس چیز سے کہ مین کرتا ہون یعنے تمکو عمل میرے سے مواخذہ نہوگا اور مین بیزار ہون اوس چیز سے کہ تم کرتے ہو یعنی تمہارے عمل سے مجکو مواخذہ نہوگا نزدیک بعضے علماؤن کے یہ آیت اوتری آیت سیف کے سے منسوخ ہے وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ۭ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ۔ اور اونمین سے یعنی کفار مین سے اور زاد المسیر مین کہتا ہے یہود سے وہ لوگ ہین کہ کان آگے رکھتے ہین طرف تیری جسوقت قرآن پڑہتا ہے تو اور امت کو احکام شرع کے سکہلاتا ہے تو توڑھا کرین ساتھ اوس کے آیا پس تو سنواتا ہے بہرونکو الف استفہام کا بمعنی نفی کے ہے یعنی نہین سنواتا ہے تو اور قادر نہین ہے تو اور اگرچہ ہین کہ باوجود سننے کے نہین سمجھتے ہین یعنی بہرا جو دانا ہوتا ہے ساتھ عقل کے اشارہ سے دریافت کرتا ہے وہ بہرے اور بےعقل ہین کہ نہ سنتے ہین اور نہ سمجھتے ہین وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ۭ اَفَاَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ۔ اور اونمین سے وہ کوئی ہووے کہ دیکھے طرف تیری اور دلیلین نبوت کی اور نشانیان سچی ہوئی تیرے کے دیکھے اور ایسا اپنے تئین ظاہر کرے کہ کوئی نشانی اور دلیل پیغمبری کی نہین دیکھی آیا تو راہ دکھلا سکتا ہے اندہونکو یعنی قادر نہین ہے تو اوپر ہدایت اونکی کے اور اگرچہ ہین کہ باوجود عدم بصر کے نہین دیکھتے ہین ساتھ آنکھون بینائی کے حاصل کلام سخن کا یہ ہے کہ دیکھتے ہین اور نہین دیکھتے ہین رسواسطے کہ اندہاپن اور جہالت اونمین جمع ہوئی ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْــــًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَھُمْ يَظْلِمُوْنَ تحقیق کہ اللہ ظلم نہین کرتا ہے اوپر لوگونکے ساتھ

کسی چیز کے یعنی حواس اور عقل اونکی کم نہین کرتا و لیکن آدمی ستم کرتے ہین اوپر ذاتون اپنی کے وَیَوْمَ یَحْشُرُهُمْ کَاَنْ لَّمْ یَلْبَثُوْۤا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ اور یاد کر اوسدن کو کہ جمع کرین ہم کافرون کو اور ہول اوسدن کے سے مدت دنیا کی اور قبر کی تھوڑی دکھلائی دیوے گویا کہ دہر نہین کی اونھون نے مگر وقت تھوڑا دن سے تفسیر زاہدی مین لایا ہے کہ معتزلہ بیچ نہونے عذاب قبر کے اس آیت سے دلیل کرتے ہین اور کہتے ہین اگر کفار قبر مین عذاب پانے والے ہوتے مدت دنیا کی ونکو تھوڑی نہ لگتی اوسکا جواب یہ ہے کہ یہ صورت بسبب سختی ہول اور شدت احوال قیامت کے ہے کہ مدت عذاب قبر کی برابر اوس کے مین ایک ساعت کہا دیوے اور جب قبر سے اوٹہائے جاوین یَتَعَارَفُوْنَ بَیْنَهُمْ قَدْ خَسِرَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِیْنَ ٥ پہچانین آپسمین سب کو گویا کہ زمانہ جدائی کا تھوڑا تھا اور یہ پہلے اوٹہنے مین ہووے پیچھے اوس سے بسبب تواتر ہولون قیامت کے وہ آشنائی اور پہچاننا منقطع ہووے اور ایک دوسرے سے بھولجاوین تحقیق کہ نقصان کیا اون لوگون نے کہ جھوٹہہ جانا خاص دیدار اللہ کے کو یعنی بعث اور جزا کو منکر ہوئے اور نہ تھے راہ پانے والے یعنی ساتھ ایمان کے وَاِمَّا نُرِیَنَّكَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّكَ فَاِلَیْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللّٰهُ شَهِیْدٌ عَلٰی مَا یَفْعَلُوْنَ اور اگر دکھلاوین ہم تجکو بعضے اوس چیز سے کہ وعدہ دیا ہے ہمنے کافرون کو عذاب سے اور وہ ہلاکت ایک جماعت کی اونمین سے تھے دن بدر کے یا متوفی کرین ہم تیرے تئین پہلے دیکھنے تیرے سے ساتھ اوس کے کہ وہ حق ہے اور واقع ہوویگا یعنی اگر بدلا لیوین ہم اونسے دنیا مین اور تو نہ دیکھے پس طرف ہماری ہے بازگشت اون کے اور تجکو آخرت مین دکھاوین ہم عذاب انکا پس اللہ پیچھے دیکھنے اوسکے سے گواہ ہے اوپر اوس چیز کے کہ وہ کرتے ہین اور لایق اوس کے جزا دیونگے وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ٥ اور خاص ہر گروہ کو امت گذری ہوئے سے پیغمبر بھیجا تہا کہ اونکو طرف حق کے دعوت کرے پس جسوقت آیا پاس اونکے پیغمبر اونکا جھٹلایا اوسکو حکم کیا گیا درمیان پیغمبر کے اور جھٹلانے والونکے ساتھ راستی کے یعنی پیغمبر نے نجات پائی اور جھٹلانے والے ہلاک ہوئے اور سب وہ یعنی پیغمبر اور جھٹلانے والے ستم دیکے

نجات دین یعنی ثواب پیغمبر کے سبب کم نکرین اور عذاب جھٹلانے والونکا زیادہ حق ہے
نصر یا دین لائے ہین کہ بعد اوترنے اس آیت وَاِمَّا نُرِیَنَّکَ کے کافرون نے
کہے نے شتاب طلبی عذاب وعدہ کئے ہوئے کی یہ آیت اوتری *
وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ اور کہتے ہین کافر از روے
ٹھٹھے کے کہ کب ہوویگا یہ وعدہ یعنی جزا ساتھ ہمارے نہین اوترتی اگر ہو تم سچ کہنے
والے وعدے مین یہ خطاب کافرون کا طرف پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور طرف
اون مومنون کے ہے کہ اہل کفر کو عذاب سے ڈراتے تھے قُلْ لَّآ اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ ضَرًّا وَّلَا
نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ لِکُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ؕ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً
وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ مالک نہین ہون مین واسطے ذات اپنی
کے نقصان کو اور نہ فائدے کو یعنی قدرت نہین رکہتا ہون مین اوپر دفع ضرر کے
اور لینے نفع کے واسطے اپنے مگر جو کچھ چاہے اللہ پس کیونکر شتابی کرون مین واسطے
تمہارے عذاب اوترنے مین خاص ہر گروہ کو ایک وقت ہے واسطے ہلاک
اونکے کے جسوقت آوے وقت عذاب اونکے کا دیر نکرین وقت اپنے سے ایک
ساعت اور سبقت نہ پکڑین اوپر اوس کے تہدید بشر کو نکی ہے یہ کہ ساعت بساعت
عذاب اللہ کا اوپر تمہارے اوترے اور شامت جھٹلانے کی تمکو پہنچے اور پیچھے اوترنے
عذاب کے اظہار حسرت اور شرمندگی کا فائدہ نکرے ۵
تدبیر خود امروز کن ایخواجہ کہ فردا ❊ ہر چند کہ فریاد کنی سود ندارد
قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَیَاتًا اَوْ نَهَارًا مَّاذَا یَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ کہہ تو اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیا دیکہا تمنے اور جانا تمنے یعنی خبر دو مجکو اگر آوے ساتھ تمہارے
عذاب اللہ کا کہ ساتھ اوترنے اوس کے کے شتابی کرتے ہو رات کو یا دن کو البتہ پشیمان
ہو تم شتابی اپنے سے پس جب حال اسطرح ہے کس چیز کو شتابی کرتے ہین عذاب
سے یعنی کونسا عذاب مانگتے ہین گنہگار یعنے کافر اور حالانکہ سب طرح کا عذاب بڑا ہے
تبیان مین لایا ہے کہ جب یہ آیت اوتری کافر کہنے لگے کہ یقین نہین رکہتے ہم
اور شتابی کرتے ہین ہم پس اگر ساتھ ہمارے اوترے ساتھ اوس کے ایمان لاوین ہم
یہ آیت آئی کہ اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ؕ آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۵

آیا پیچھے شتابی کے سے جبوقت واقع ہووے عذاب ایمان لاوین ساتھ اوسکے
پس کہہ ساتھ اون کے آیا اب ایمان لائو تم اور تحقیق کہ تھے تم از روے ٹھٹھے کے ساتھ
عذاب کے جلدی کرتے تھے تم ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ هَلْ
تُجْزَوْنَ إِلَّا بِمَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ پس کہا جاوے پیچھے اوسکے عذاب کے سے خاص
ان لوگون کو کہ ظلم کیا اونھون نے اوپر اپنے ساتھ شرک کے اور جھٹلانے کے کہ
ایمان ناامید یکا مقبول نہین چکھو تم عذاب ہمیشگی کا کہ ختم اوس کا ہمیشہ ہووے آیا
جزا دیئے جاتے ہو تم یعنی جزا نہین دیتے تمکو مگر ساتھ اوس چیز کے کہ تھے تم کہ تمام
عمر کسب کرتے تھے تم کفر اور گناہ سے لائے ہین کہ حی بن اخطب یہود مدینہ کیسے
پہلے ہجرت حضرت پیغمبر کے سے واسطے سوداگری کے گیا تھا جب بیچ حرم کے
پہنچا اور طنطنہ دعوت سید عالم کا سنا بیچ مجلس شریف اونکی کے آیا اور پیچھے سننے
قرآن کے پوچھا کہ اے محمد احادا نت ام حا نزل یہ دعوے کہ کرتا ہے تو زور آوری
ہے یا تنزل ہے اور یہ کلام کہ پڑھتا ہے تو راست ہے یا بازی ہے اللہ تعالیٰ نے
یہ آیت بھیجی کہ وَيَسْتَنبِئُونَكَ أَحَقٌّ هُوَ ۖ قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ ۖ وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ
اور خبر پوچھتے ہین تجھسے بیچ مقدمہ قرآن کے اور دعوی کرنے نبوت کے آیا حق
اور راست ہے یہ اور کہا ہے ٹھٹھا کرنیوالے وعدہ اور بعث سے یا قرآن سے پوچھتے
ہین کہ حق ہے یا نہین جواب مین کہہ تو اے محمد ہان بحق پروردگار میرے کہ تحقیق کہ
دعوے میرا یا قرآن یا بعث یا عذاب وعدہ کیا گیا راست ہے اور نہین ہو تم
عاجز کرنیوالے خاص اللہ کو عذاب کرنے سے یعنی عجز ساتھ قدرت اوسکی کے راہ
نپاوے اور تم عذاب اوس کا اپنے سے باز نرکھ سکوگے وَلَوْ أَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ
مَا فِي الْأَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهِ ۗ اور اگر ہووے خاص ہر نفس کو کہ ستم کیا ہے اوسنے
اوپر اپنے ساتھ کفر کے یعنی اگر ایک کافر کو ہووے جو کچھ بیچ زمین کے ہے مال
اور متاع سے البتہ فدا دیوے ساتھ اوسکے کہ رکھتا ہے تو اپنے تئین عذاب سے
بچاوے وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ اور ڈھانکے پشیمانی اپنی کو دوستدارون اور تابعون
اپنے سے کہ مبادا اونسے سرزنش اور ملامت سنین یا یہ کہ حیران ہووین ہول عذاب
کے سے اور اوپر لانے کے قادر نہوین اور تاج التفاسیر مین لایا ہے کہ پاوین غم

وقف النبی علیہ السلام

حسرت اور ندامت کو بیچ دلون اپنے کے اور کہا ہے اسرار بمعنی اظہار کے ہے اور اسکو لغات متضادہ یعنی برعکس کہتے ہین مضمون اوسکا یہ کہ مشرک اظہار پشیمانی کا کرین اعمال اپنے سے لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ اوسوقت کہ دیکھین عذاب کو اور حکم کیا جاوے درمیان مومنون اور کافرون کے یا سرداراور تابعون کے یا ظالمون اور مظلومون کے ساتھ عدل اور راستی کے اور وہ ستم نکئے جاوین ساتھ نقصان ثواب کے اور زیادہ کرنے عذاب کے اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ جانو تم کہ تحقیق خاص اللہ کو ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانون کے اور زمین کی ہے پس ساتھ ہر یہ کافر کے احتیاج نہین رکہتا اور اوپر دینے ثواب اور عذاب کے قادر ہے جانو تم وہ کہ وعدہ اللہ کا بیچ ثواب اور عذاب کے سچ ہے اوسمین خلاف ممکن نہین ہے لیکن بہت ظالم اور کافر نہین جانتے ہین اسواسطے کہ ساتھ دنیا کے مغرور ہین عقبی سے دور ہین هُوَ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ وہ اللہ ہے کہ جلاتا ہے اور مارتا ہے اور طرف اوسکی پہیرے جاوگے ساتھ مرنیکے یا ساتھ بعث کے یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ اے آدمیو تحقیق کہ آئے ساتھ تمہارے نصیحت پروردگار تمہارے کی طرف سے اور شفا اور دوا خاص اوس چیز کو بیچ دلونکے ہے بیماریون سے جہالت کی اور راہ دکہانے والے طرف حق کے اور مہربانی اور بخشش واسطے مومنون کے یعنی قرآن کہ اوترا ہے واسطے لوگون کے ایک کتاب ہے جامع کہ سب چیزین اسمین جمع ہین کہ نصیحتین اوسکی ساتھ نیک عملونکی ترغیب کرتے ہین اور برا ہے نیسے نفرت دیتی ہین مشتمل اوپر حکمت عملی کی ہین اور معنی اوس کے مضمون اور شکون عقاید بری کے سے چہڑاتے ہین طے ہوئے ہین اوپر حکمت نظری کے اور البتہ ایسے کلام عین ہدایت اور محض رحمت چاہیے ہو قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ کہہ تو کہ خوشی کرو تم ساتھ فضل اللہ کے کہ قرآن ہے اور ساتھ رحمت اوسکی کے کہ دین اسلام ہے اور کہا ہے کہ فضل قرآن ہے اور رحمت وہ کہ ہمکو اہل اوس کے سے کیا یا فضل قرآن ہے اور رحمت ذات پاک آنحضرت علیہ السلام کی یا فضل توفیق ہے اور رحمت عصمت

ہے اور حقایق سلمی رحمۃ اللہ علیہ مین لایا ہے کہ فضل معرفت ہے اور رحمت توفیق ہے اور
اوسکے کی عین المعانی مین لایا ہے کہ فضل نعمتین ظاہری ہے اور رحمت نعمت
باطن ہے یا فضل داخل ہونا بہشت کا اور رحمت نجات آتش دوزخ سے کشف الاسرار
مین لایا ہے کہ از روے اشارت کے کہتا ہے بندہ ساتھ فضل اور رحمت میرے کے
اعتماد کرے نہ اوپر طاعت اور خدمت کے کہ اعتماد نہین ہے سوا ے فضل میرے کے
اور آرام نہین ہے سوائے رحمت میرے کے ہر کسیکو پونچے ہے اور پونچے مومنون کے فضل
میرا ہے اور ہر کسیکو خزانہ ہے اور خزانہ مومنونکا رحمت میری ہے اور بعضے اوپر اسکے
ہین کہ معنے آیت کے یہ ہین کہ ساتھ فضل اور رحمت میری کے اوتری نصیحت اور شفا
فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوْا هُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ پس ساتھ اس کے کہ اوترے چاہئے کہ خوش
ہوویں واسطے اوسکے کہ وہ بہتر ہے اوس سے کہ جمع کرتے ہین مال اور دولت دنیا کے
سے کہ زوال پانے والا اور فنا ہونیوالا ہے قُلْ اَرَءَیْتُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ
فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا کہہ تو خاص مشرکون عرب کے کو کہ خبر دو تم مجکو اوس چیز
سے کہ بھیجی ہے اللہ نے واسطے تمہاری روزی سے یعنی حیوان چار پائے کہ کہانا
اونکا حلال ہے پس تمنے بنایا اور نام رکہا اوسی روزی سے حرام اور حلال یعنی بعضے
کو اونمین سے بعضون نے کہا ہے کہ اوپر ایک جماعت کے حرام ہے اور اوپر ایک
جماعت کے حلال مانند بحیرہ اور سائبہ کے اور بعضون کو کہا کہ اوپر ایک گروہ کے
حرام ہے اور اوپر ایک گروہ کے حلال مانند قولون هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ
عَلٰۤى اَزْوَاجِنَا یعنی اس کے یہ ہین کہ جو چیز کہ بیچ پیٹ ان چار پایونکے ہے حلال
ہے اوپر مردون ہمارے کے اور حرام ہے اوپر جورون ہماری کے یہ قول مشرکون
کا ہے قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ جواب کہہ تو آیا اللہ نے
رخصت دی ہے خاص تمکو یا اوپر اللہ کے افترا کرتے ہو تم وَمَا ظَنُّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ
الْكَذِبَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَشْكُرُوْنَ
اور کیا ہے گمان اون لوگونکا کہ باندہتے ہین اوپر اللہ کے جہوٹہ کو بیچ حلال کرنے
حرام کے اور حرام کرنے حلال کے یعنی کیا گمان رکہتے ہین کہ خدا ساتہ اونکے کیا کریگا
دن قیامت کے کہ دن بدلہ لینے کا ہے تحقیق کہ اللہ البتہ صاحب رحمت کا ہے

اوپر آدمیون کے یعنے ساتھ اوتارنے کتاب کے اوپر اونکے اور بھیجنے پیغمبرون کے ساتھ اونکے ولیکن بہت اون کے شکر نہین کرتے اس نعمت ہماریکا وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ وَمَا تَتْلُوا مِنْهُ مِنْ قُرْآنٍ وَلَا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَبِّكَ مِنْ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَلَا أَصْغَرَ مِنْ ذَٰلِكَ وَلَا أَكْبَرَ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ۝ اور نہو وے تواے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیچ کسی کام کے کامون اپنے سے اور نہ پڑہے تو اوس چیز سے کہ بہیجا ہے اللہ نے قرآن سے اور نکرو تم اے آدمیون کوئی کام کامون سے مگر وہ کہ ہین ہم اوپر تمہارے گواہ اور نگہبان اوسوقت کہ فکر کرتے ہو تم بیچ اوس کام کے اور پوشیدہ نہین ہوتا علم پروردگار تیرے سے برابر مورچہ چہوٹی بہی کے بیچ زمین کے اور نہ بیچ آسمان کے اور نہین ہے چہوٹا بہت اوس ذرہ سے اور نہ بڑا زیادہ اوس سے مگر وہ کہ لکہا ہوا ہے بیچ کتاب روشن کے یعنی لوح محفوظ کی حاصل اس آیت کا یہ ہے کہ کوئی قول اور فعل اوپر حق تعالیٰ کے پوشیدہ نہین ہے اور ساتھ بدلے اوس قول اور فعل کے حکم فرماویگا پس بیچ مضمون اس کلام کے وعدہ مومنونکو ہووے ساتھ کمال ثواب کے اور وعدہ کافرونکو ہووے ساتھ کمال عذاب کے مجازات اہل ایمان کے سے خبر دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ جانو تم کہ تحقیق دوست اللہ کے کچہ ڈر نہین اوپر اون کے پہنچنے مکروہات کے سے اور نہین ہین وہ کہ غمگین ہووین فوت ہونے مطالب اور مقاصد کے سے عین المعانی مین فرمایا ہے کہ دوست اللہ کے وہ گروہ ہین کہ صورت اون کی سبب یاد کرنے اللہ کی ہووے اور بحر الحقایق مین لایا ہے کہ دوست اللہ کے وہ لوگ ہین کہ دشمن نفس اپنے کے ہین اور کشف الاسرار مین صفت اولیاء اللہ کے اوپر اس وجہ کے کرتا ہے کہ طرح شریعت کی اور دلیل حقیقت کی ہین کہ ظاہر اونکا ساتھ شریعت کے آراستہ ہے اور باطن اونکا ساتھ نور فقر کے روشن ہے اور کہا ہے اولیاء اللہ یعنی دوست خدا وہ جماعت ہین کہ دوستی آپس مین واسطے اللہ کے کرین اور ان لوگونکو خوف نہین ہے اور غمگین نہووین ہولون سے دن قیامت کے اور نزدیک بعضون کے اولیاء اللہ پرہیزگار ہین ساتھ اس دلیل کے کہ حق تعالیٰ صفت اونکے مین فرماتا ہے کہ

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ ؕ لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ
اولیاوہ لوگ ہین کہ ایمان لائے ہین ساتھ اوس چیز کے کہ آئی ہے نزدیک اللہ
کے سے اور ہین کہ پرہیزگاری کرتے ہین اوس چیز سے کہ حرام کی ہے اللہ نے خاص
اونکو خوشخبری ہے بیچ زندگی دنیا کے یعنی بشارت کہ اوپر زبان پیغمبر کے گذری
ہے اون کے حق مین اور ساتھ قول ایک جماعت کے خواب نیک ہے کہ مومن
دیکھے یا واسطے مومن کے دیکھین اسکو بشارت کہتے ہین یا بشارت فرشتون کے خاص اونکو بیچ
وقت جان کنی کی اور تبلیغیان مین کہتا ہے کہ بشری وہ ہے کہ مومن جگہہ
اپنی بہشت مین دیکھے آگے مرنے سے اور مدارک مین لایا ہے کہ بشری محبت
لوگونکی ہے ساتھ اون کے اور نام نیک واللہ اعلم اور خاص اونکو خوشخبری ہے
بیچ آخرۃ کے اور سلام فرشتونکا ہووے اوپر اون کے سلمی رحمۃ اللہ علیہ نے
فرمایا ہے کہ بشارت دنیا کا وعدہ لقا کا یعنی دیدار کا ہے اور مژدہ آخرۃ کا سچ ہونا
اوس وعدہ کا ہے حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ ولی کو دو
بشارتین ہین دنیا مین شناخت اور عقبی مین نواخت بیچ اس جہان کے مجاہدہ
یعنی سعی اور اوس جہان مین مشاہدہ یعنی دیکھنا نور کا اس جگہ صفا اور وفا اور اوس
جگہ رضا اور لقا ۔ ز نعمت این جہان ثنا ئے تو بس است ۔ وز دولت آنجہان لقائے تو بس است
لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ ؕ ذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ؕ نہین بدل کرتا خاص باتون اللہ کے
کو یعنی وعدہ اوس کا جھوٹا نہین ہے وہ بشارت کہ وعدہ کیا ساتھ اوس کے وہ
ہے جیتنا بڑا کہ فہم کسیکا نپاوے اور عقل کسی عقلمند کے ساتھ کنہہ اوسکے کو نپہنچے
وَلَا یَحْزُنْکَ قَوْلُھُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا ؕ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اور چاہیے کہ
غمگین نکرین تجکو اے محمد باتین کافرون کے بیچ شرک کرنے اللہ کے اور جھٹلانے
نبوت کے اور مشورت اوپر قتل تیرے کے یا باتین کہ بیچ ذلت تیرے کے کہتے ہین
تحقیق کہ غلبہ سب خاص اللہ کو ہے اور وہ تجکو غالب کریگا اور تجکو مدد دیویگا
وہ ہے سننے والا خاص قول اون کے کو جو کچھ حدیث اور ہزل سے کہتے ہین جاننے
والا ساتھ احوال اون کے کے بیچ قصد اور نیت کے کہ رکھتے ہین لائق اوسکے اونکو
جزا دیویگا اَلَآ اِنَّ لِلّٰہِ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ ؕ وَمَا یَتَّبِعُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ

دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝
جانو تم کہ تحقیق خاص اللہ کو ہے جو کوئی بیچ آسمانون کے ہے فرشتون سے اور جو کوئی
بیچ زمین کے ہے جن اور آدمیون سے اور چونکہ یہ بزرگتر ممکنات کے ہین اوس کے بیچ ہین
بیچ تابعداری اور بندگی کے پس کسیکو نہین سزا نہ پہنچے کہ دعویٰ خدائی کا کرے
پس جسوقت صاحب عقلونکو صلاحیت شرک کے بیچ ربوبیت کے نہو ویسا انکو
یعنی جو انکو شریک خدا کا کرنا نہایت جہالت اور گمراہی ہووے اور کس چیز کی متابعت
کرتے ہین وہ لوگ کہ دعوت کرتے ہین اور پوجتے ہین سواے اللہ کے سے شریکونکو
یا متابعت نہین کرتے ہین وہ لوگ کہ سواے اللہ کے پوجتے ہین اونکو شریک
کہتے ہین اوپر حقیقت کے اسواسطے کہ شرک بیچ ربوبیت کے محال ہے بلکہ پیروی
نہین کرتے ہین بیچ عبادت شریکون کے مگر گمان کے تئین یعنی ساتہ بتون کے گمان
شرکت حق کا لے گئے ہین اور نہین ہین وہ مگر کہ دروغ کہتے ہین بیچ نسبت اوس
شرکت کے اور بعد منع کرنے شرکت کے خبردار کرتا ہے اوپر کمال قدرت اور حکمت
کے جیسے کہ کہتا ہے هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ وہ ذات پاک ایسا ہے کہ ساتہ قدرت کامل کے بنایا واسطے
تمہارے رات کو سیاہ تو آرام کرو تم بیچ اوس کے اور محنت دنکی سی آرام پاؤ اور
بنایا دن کو روشن تو ساتہ سرانجام کامون اپنے کے قیام کرو تحقیق کہ بیچ پیدا کرنے دن
اور رات کے اور روشنی اور اندہیری اونکی کے البتہ نشانیان ہین اوپر وحدانیت
بنانیوالے کی واسطے اوس گروہ کے کہ سنین قرآن کو ساتہ کانون ہوش کے اور بیچ اوسکے
فکر اور تدبیرین کرین قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۭ هُوَ الْغَنِيُّ کہتے ہین ایک جماعت
بنی مدلج سے کہ پکڑا ہے اللہ نے بیٹا یعنی فرشتونکو فرزندی مین پکڑا ہے پاک ہے اللہ تعالیٰ
پکڑنے بیٹے کے سے وہ بے نیاز ہے پکڑنے بیٹے کے سے اسواسطے کہ خواہش بیٹے کی ضعیف
کرے تو ساتہ اوس کے تو سند پکڑے یا فقیر تو ساتہ مدد اوسکی کے روزگار کرے یا ذلیل تو
ساتہ سبب فرزندی کے عزت پاوے اور غرض اون سب کے علامت احتیاج کی ہے پس
جو کوئی غنی مطلق ہووے البتہ پکڑنا بیٹے کا اوسکو سزاوار نہووے مفصل تفسیر حسینی سے دریافت
کرے لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍۢ بِهٰذَا ۭ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَي

اللہ مالا تعلمون خاص اوسکو ہے از روے مالکیت سکے جو کچھ کہ بیچ آسمانون کے ہے علویات سے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے سفلیات سے نہین ہے نزدیک تمہارے اسے منکرون کوئی حجت اور دلیل ساتہ اسکے کہ اللہ نے بیٹا مکڑا ہے آیا کہتے ہو اوپر اللہ کے ساتہ جہوٹہ کے اور افترا کے جو چیز کہ نہین جانتے ہو تم قل ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون کہہ تو اے محمد کہ تحقیق وہ لوگ افترا کرتے ہین اور باندہتے ہین اوپر اللہ کے جہوٹہ کو یعنی تہمت بیٹے کی دیتے ہین اور شریک مقرر کرتے ہین ساتہ اوس کے چہٹکارا نپاوین لیے ایکدم دوزخ سے چہوٹین اور بہشت مین نہ پہنچین متاع فی الدنیا ثم الینا مرجعہم ثم نذیقہم العذاب الشدید بما کانوا یکفرون خاص اونکو ہے فائدہ مندی تہوڑے بیچ دنیا کے یعنی تہوڑی فرصت رکہتے ہین اور مہمل چہوڑے ہین پس طرف ہماری ہووے بازگشت اونکی پس چکہاوین ہم اونکو عذاب سخت ہمیشہ شدہ دور ہونے والا سبب اوسکی کہ تہے کہ ساتہ کتاب اور پیغمبر ہمارے کے کفر کرنے والے ہوتے تہے واتل علیہم نبا نوح اذ قال لقومہ یقوم ان کان کبر علیکم مقامی اور پڑہ تو اے محمد اوپر اون کے یعنی اوپر قوم اپنی کے اہل مکہ سے خبر نوح علیہ السلام کی یاد کر جب وقت کہا خاص قوم اپنی کو یعنی اون لوگون کو کہ مشرک تہے کہ اے قوم میری اگر ہے کہ بہاری ہوا اوپر تمہارے قیام میرا ساتہ بلانے آیتون کلام ربانی کے

روایت ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے نوسو پچاس برس تک قوم اپنی کو طرف خدا کی دعوت کی اور آزار اور ایذا اونکی پر تحمل کیا جب جفا قوم کی نہایت کو پہنچی کہا اے قوم میری اگر شاق گزرتا ہے اوپر تمہارے رہنا میرا وتذکیری بایت اللہ فعلی اللہ توکلت فاجمعوا امرکم وشرکاءکم ثم لا یکن امرکم علیکم غمۃ ثم اقضوا الی ولا تنظرون اور نصیحت میری تمکو ساتہ آیتون اللہ کے ساتہ آیتون روشن کے اوپر وحدانیت خدا کی اور سچ نجان کہ مجکو آزردہ کرتے ہو پس اوپر خدا کی توکل کی مینے بیچ دور ہونے کا تمہارے کے اور فتح پانے اپنے کے اوپر دشمنون کے پس جمع کرو تم اور محکم کرو تم کام اپنے کو یعنی قصد کرو تم اوپر اوس کے یا جمع کرو تم صاحبون حکم کے کو مراد سردار قوم کی ہین اور بلاؤ تم شریکون اپنے کو یعنی اونکو کہ ساتہ گمان اپنے کے شریک خدا کا جانتے ہو حاصل کلام کا یہ کہ تم بہی ساتہ قصد میرے کے اتفاق کر لیں چاہیے کہ نہووے

ثلثہ ارباع ع ۱ ۱۲

کام تمہارا بیچ قصد میرے کے اوپر تمہارے پوشیدہ یعنی ساتھ ظاہر کے متوجہ میری ہو تم پس ادا کرو تم جو کچھ چاہو تم طرف میری یعنی کرو تم مکروں سے جو کچھ ارادا تمہارا ہے اور مجکو فرصت نہ دو تم تا چہٹکارا پاؤں تم مشقت سقام کے سے اور محنت کلام میرے کے سے یہ باتیں دلیل ہین اوپر اوس کے کہ نوح علیہ السلام بیچ مقام توکل کے ثابت تھے اور مضبوطی تمام ساتھ نصرت اللہ کی کے رکہتے تھے اور چاہتے تھے کہ اُمت اونکی اوپر اس معنی کے کہو ج لیجا کر قدم بیچ راہ متابعت کے رکہین اون کے تئین جو خذلان ابدی نے گھیرا ہوا تہا بات اونکی سے پھیرا اور اونہوں نے فرمایا فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ پس اگر منہ پہیرا تمنے اور قبول کرنے بات میرے کے سے اعراض کیا تمنے پس نہیں چاہتا تہا مین تمسے اوپر اوا کرنے رسالت اپنی کے اجورہ کہ ساتھ اعراض تمہارے کے مجھسے جاتا رہا نہیں ہے اجورہ میرا اوپر اوا کرنے دعوت کے مگر اوپر اللہ کے اور وہ مجکو اوپر اوس کے ثواب دیویگا خواہ تم ایمان لاؤ خواہ اعراض کرو اور حکم کیا گیا ہون مین ساتھ اوس کے کہ ہون مین مسلمانون سے خاص حکم اللہ کے کو پس خلاف حکم اوس کے کا نکرون مین اور اجورہ رسالت اپنے کا اوس سے ڈھونڈھوں مین فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ج فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ پس جھوٹھا جانا قوم نے نوح علیہ السلام کو پس نجات دی ہمنے نوح کو غرق ہونے سے اور اون لوگوکو کہ ساتھ اوس کے تھے بیچ کشتی کے اور کشتی والی کے ساتھ قول صحیح کے اسّی مومن تھے مرد اور عورت اور کیا ہمنے اہل کشتی کو رہنے والی پیچھے ہلاک ہونے والون سے اور غرق کیا ہمنے بیچ طوفان کے اون لوگونکو کہ جھوٹا جانا آیتون ہماریکو کہ ساتھ نوح کے تہین یعنی معجزے اوس کے پس دیکھہ تو اے دیکھنے والے ساتھ نظر عبرت کے کہ کیونکر ہوئے عاقبت ڈرائی ہر ون کے یعنی مشرکون کے قوم نوح کیسے بیچ اس آیت کے تسلی آنحضرت کی ہے اور ڈرانا کفار نابکار کا ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ پس اوٹہایا ہمنے پیچھے نوح علیہ السلام کے پیغمبرونکو طرف قوم اونکی کے یعنی ہر ایک کو ساتھ قوم اوسکی کے ہود کو ساتھ قوم عاد کے اور صالح کو طرف قوم ثمود کے اور ابراہیم کو طرف قوم بابل کے اور شعیب کو طرف اصحاب

ایکے اور اہل مدین کے پس آئے پیغمبر طرف امتون اپنی کے ساتھ معجزون روشن کے پس
نہ تھی امتین اون پیغمبرون کے کہ ایمان لاوین ساتھ اون پیغمبرون کے کہ پہنچے تھے طرف
اونکی بسبب اوس کے کہ جھوٹھہ جانا تھا یعنی ایمان نلائے تھے ساتھ اوس کے آگے
بعث پیغمبر کے سے یعنی جھٹلانا حق کا عادت کی تھی پہلے بعث کے سے اور بعد بعث
کے بھی اوپر اوسی وتیرہ کے سلوک کرتے تھے مانند اس کے وہ مہر کہ اوپر دلون امتون
گذری ہوئی کے رکھی تھی ہمنے مہر رکھتے ہین ہم اوپر دلون حد سے گذرنے والون کے
یعنی تکذیبون قریش کے ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُوسٰى وَهٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ
بِاٰيٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝ پس اوٹھایا ہمنے پیچھے اون پیغمبرون کے موسیٰ ابن
عمران اور بھائی اوس کے ہارون کو طرف ولید بن مصعب کے یا قابوس کہ فرعون جس
زمانہ کا تہا اور اشراف قوم اوسکی کے ساتھ آیتون ہمارے کے یعنی معجزون روشن کے جیسے
عصا اور ید بیضا پس تکبر کیا قبول کرنے اوس کے سے اور متابعت نہ کی اور تھے وہ
گروہ گنہگار فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ پس جس وقت کہ
آیا ساتھ اون کے سخن راست اور درست نزدیک ہمارے سے یعنی موسیٰ علیہ السلام اوپر
اون کے آیا اور سخن حق اوپر اون کے القا کیا اور معجزہ ساتھ اون کے دکھلایا کہا اونھون نے
زیادتی عناد کے سے کہ تحقیق یہ جو لایا ہے تو اور معجزہ نام کیا ہے تو نے البتہ جادو ہے ظاہر
قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ اَسِحْرٌ هٰذَا وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ کہا موسیٰ علیہ السلام
نے کہنے والون اوس قوم کے کو آیا کہتے ہو تم سخن راست اور معجزہ روشن کو اوس وقت
کہ ساتھ تمہارے آیا کہ یہ جادو ہے آیا جادو ہے یہ کہ تم کہو کہا یا مین نے یعنی یہ جادو نہین ہے اور
چھٹکارا نپاوین اور مراد کو نہ پہنچین جادوگر قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا
وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِى الْاَرْضِ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ کہا اشرافون قوم فرعون کے نے موسیٰ
علیہ السلام کو آیا آیا ہے تو ہمارے پاس تو پھیرے تو ہمکو اوس چیز سے کہ پایا ہے ہمنے
اوپر اوس چیز کے باپ دادے اپنے کو مراد عبادت فرعون کی ہے یعنی آیا ہے تو
تو ہم کو پرستش فرعون کے سے باز رکھے تو اور ہووے خاص دونون بھائیو تمکو بادشاہت
بیچ زمین مصر کے اور نہین ہین ہم خاص تم دونو نکو ایمان لانیوالے اور سچ جاننے والے
وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِىْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ اور کہا فرعون نے ایک جماعت کو نوکرون اپنے

کر لاؤ تم میرے پاس ہر جادوگر دانا بیچ فن اپنے کے تا مقابلہ کرے ساتھ موسیٰ کے
پس جادوگرونکو جمع کیا جیسے سورہ اعراف میں مذکور ہوا اور ساتھ وعدون تمام
کے مضبوط کر کر وعدہ کے دن بیچ میدان کے لائے فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوسٰٓى
اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ۝ پس جسوقت کہ آئے جادوگر مقابلہ موسیٰ علیہ السلام کے
کہا خاص اونکو موسیٰ علیہ السلام نے کہ ڈالو تم وہ چیز کہ ڈالنے والے ہو تم خاص اوسکو
رسیون سے اور لکڑیون سے فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ پس جسوقت ڈالا جادوگرون نے رسیون اور لکڑیون
اپنی کو اور بسبب گرمی ہوا کے حرکت مین آئین اور آنکھون مین آدمیون کے سانپ
دکھلائی دیے کہا موسیٰ علیہ السلام نے جو کچھ کہ لائے ہو تم وہ جادو ہے نہ جو کچھ کہ لایا
ہون مین اور لوگ فرعون کے جادو کہتے ہین اوسکو تحقیق اللہ قریب ہے کہ تباہ
کرے جادو تمہارے کو اور ناچیز کرے تحقیق کہ اللہ نیک نہین کرتا ہے کام تباہ کارون
کے وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ اور ثابت کرے اللہ اور آگے سے لیجاوے
حق کو یعنی جو کچھ کہ مین لایا ہون ساتھ باتون اپنی کے یعنی ساتھ حکم اور خواہش اپنی
کے یا ساتھ وعدہ نصرت اور غلبہ کے کہ ساتھ میرے کیا ہے اور اگرچہ مکروہ رکھین کافر
اور دشوار آوے اوپر اون کے یعنی اللہ تعالیٰ ساتھ وعدہ نصرت کے وفا کرے
دوستونکو اور مکروہ جاننے دشمن کے سے خطرہ نہین رکھتا اور مثنوی مین ساتھ اس معنی
کے اشارہ ہے ؎ حقتعالیٰ از غم و خشم خصام ۔ کے گذارد اولیا را در عزام
مہ فشاند نور و سگ عوعو کند ۔ ہر کسی بر خلقت خود میتند
آب صافی مہر و بے اضطراب ۔ مصطفیٰ مہ می شکافد نیم شب ۔ وان حسود خاید زکینہ بولہب
آن مسیحا مردہ زندہ میکند ۔ آن جہود از خشم سبلت میکند ۔ فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ
مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ۭ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْاَرْضِ ۚ
وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ پس ایمان نلائے ساتھ موسیٰ علیہ السلام کے مگر بیٹے قوم موسیٰ علیہ السلام
کے سے اور وہ اسطرح ہے کہ جب موسیٰ مدین سے بیچ مصر کے آئے بنی اسرائیل کو
طرف خدا کی دعوت کے بوڑھے اور بزرگون نے دعوت نہ قبول کی اور بعضے ساتھ
اوس کے ایمان لائے باوجود ترس کے فرعون سے اور ترس گروہ اپنے کے یعنی

ع ۱۳

باپ اور سرداروں قوم کے سے مراد وہ ہے کہ باعث ایمان لائے ساتھ موسیٰ کے
باوجودیکہ ڈرتے تھے فرعون سے اور اپنے لوگوں سے یہ کہ عذاب کرے فرعون انکو
یا رجوع کریں باپ اون کے طرف فرعون کے تو پھیرے اونکو طرف کفر کی اور
تحقیق کہ فرعون تکبر کرنیوالا اور طاغی تھا بیچ زمین مصر کے اور غالب اوپر اہل
اوسکی کے اور تحقیق کہ تھا وہ حد سے لیجانے والا بیچ تکبر اور سرکشی کے اس حد تلک
کہ دعوی خدائی کا کیا اور بنی اسرائیل کو بیچ بندگی کے پکڑا وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ
كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ۝ اور کہا موسیٰ علیہ السلام
نے خاص اون مومنوں کو جس وقت آثار خوف کا دیکھا کہ اے گروہ میرے اگر ہو تم
کہ ایمان لائے ہو تم ساتھ اللہ کے اور جانتے ہو تم کہ پہچانا نفع کا اور دور کرنا ضرر کا اختیار
اوس کے ہے پس اوپر اوس کے توکل کرو اور کام اپنے ساتھ اوس کے چھوڑو اگر ہو تم
مسلمان اور جب موسیٰ علیہ السلام نے اونکو ساتھ توکل کے فرمایا فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا
رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ پس کہا اونھوں نے اوپر اللہ کے
توکل کی ہمنے اور اوپر لطف اوس کے کے مضبوط ہوئے ہم اور چونکہ دعا توکل کرنے
والوں کے نزدیک قبول ہونیکے ہے دعا شروع کی اور کہا اے پروردگار ہمارے
نکر ہمکو جگہ عذاب کی واسطے گروہ ستمگاروں کے یعنی اونکو اوپر ہمارے غالب نکر تو ساتھ
اہلاک اون کے کے عذاب پانیوالے ہوویں ہم وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝
اور نجات دے ہمکو ساتھ مہربانیکی اور بخشش اپنے کی گروہ کافروں کے سے یعنی قصد اونکے
اون کے سے یا ملاقات اونکی سے کہ آئے ہیں کہ ایمان لانے اس قوم کے ساتھ موسیٰ علیہ
السلام کے اور مشغول ہونے ساتھ بندگی اللہ تعالیٰ کے فرعون نے فرمایا کہ مسجدیں کہ
محلوں اور بستوں میں بنی ہوئی ہیں ویران کریں اور انکو اداے نماز سے منع کیا اللہ تعالیٰ
نے موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا کہ بیچ گھروں کے جگہ عبادت کی مقرر کریں کہ کافر اوپر
عبادت اونکی کے خبردار نہوویں جیسے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى
وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۭ وَبَشِّرِ
الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

× × × × × × ×

اور وحی کی ہمنے طرف موسیٰ کے اور بھائی اوس کے کے یہ کہ پکڑو تم جگہ بازگشت کے واسطے

قوم اپنی کے بیچ شہر مصر کے گہر کر رجوع کرین ساتہہ اوس کے واسطے بندگی اللہ کے
اور حکم کیا ہے کہ بنا ؤ تم دو نو بہائی اور قوم تمہارے گہر ون اپنے کو کہ لئے ہین تمنے مسجدین
متوجہ قبلہ کی یعنی کعبہ کی کہ موسی علیہ السلام طرف کعبہ کی نماز ادا کرتے تھے اور قایم رکہو
نماز کو بیچ اون مقامون کے اور خوشخبری دی اے موسی مومنونکو ساتہہ نجات دنیا
کے اور درجون عقبی کے وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّ
اَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ اور کہا موسی علیہ السلام نے بیچ دعا اپنی کے اے
پروردگار ہمارے تحقیق کہ دیا تونے فرعون کو اور گروہ اوسکے کو وہ چیز کہ ساتہہ اوسکے
آرائش کرین لباس اور زیور اور اسباب گہر کے سے بیچ زندگانی دنیا کے ابن عباس
رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ فسطاط مصر کے سے جنت کی زمین تلک وہ پہاڑ کہ بیچ اون
کے معدن سونے اور روپے کے اور جواہرات کے تھے سب ساتہہ فرعون کے تعلق
رکہتے تھے اور حکم اوسکا ان سب مکانون مین جاری تھا ساتہہ اس سبب کے مال بہت
قبطیون کے تصرف مین آیا تہا اور سب مالدار ہو گئے تہے اور وہ مال سبب گمراہی
اون کے کا ہوا پس موسیٰ علیہ السلام نے بیچ دعا اپنے کے کہا اے پروردگار
ہمارے فرعون اور قوم اوسکیکو زینت اور مال دیا ہے تونے دوسری بار واسطے
عاجزی کے بیچ زاری کے تکرار کے کہ اے پروردگار ہمارے اونکو جو کچہ دیا ہے تو گمراہ
کرین بندون تیرے کو راہ عبادت کے سے اور ساتہہ عبادت فرعون کے بلاوین آدمیونکو
رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ
اے پروردگار ہمارے محو کر مال اونکے یعنی صورت اوس مال کی محو کر اور بدل کر ساتہہ
اور چیز کے قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ دینار اور درہم اون کے سب پتہر ہوئے
اور نقش اوسی طرح رہے اور سدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ مال اونکا نقد سے
اور طعام سے اور درخت اور ثمر سب پتہر ہو گئے یہ بہی اون نو معجزون مین سے ایک
معجزہ موسی علیہ السلام کا تہا اور دعا کی اور سخت پکڑ اوپر دلون اونکے کے یعنی مہر
رکہہ اوپر اون کے تو سخت دل ہو وین پس ایمان نلاوین موسی نے ساتہہ وحی کے
معلوم کیا تہا کہ وہ ایمان نلاوینگے لاچار دعا مانگے کہ دل اون کے سخت کر تو ساتہہ
ایمان کے کہلنے والے نہو وین اور ایمان نہ لاوین جب تلک کہ دیکہین عذاب دکہہ

دینے والے کو کہ غرق ہوتا ہے دریائے قلزم مین قَالَ قَدْ اُجِیْبَتْ دَّعْوَتُکُمَا فَاسْتَقِیْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِیْلَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ کہا اللہ نے تحقیق قبول ہوئے دعا تم دونون بھائیون کے لائے ہین کہ موسے علیہ السلام دعا کرتے تھے اور ہارون آمین کہتے تھے اور کہنے والا دعا مین شریک ہے اسواسطے کہا کہ دعا دونو کی قبول ہوئی پس ثابت رہو تم اوپر دعوت کے اور شتابی نکرو تم کہ طلب کیا گیا تمہارا بیچ وقت اپنے کے ظہور مین آویگا کہتے ہین بعد چالیس برس کے اثر دعا کا ظاہر ہوا اور پیروی نکرو تم بیچ شتابی کے راہ اون لوگون کے کہ کمال نادانی سے نہین جانتے ہین کہ وعدہ اللہ تعالیٰ کا پورا ہوتا ہے بیچ وقت اپنے کے اور جب وقت عذاب اوس قوم کا پہنچا وحی آئی طرف موسی علیہ السلام کے کہ ساتھ قوم اپنی کے مصر سے باہر جا قبطیونکو وقت عذاب کا آیا موسی علیہ السلام ساتھ جماعت بنی اسرائیل کے متوجہ شام کے ہوئے اور اوپر کنارے دریائے قلزم کے پہنچے فرعون ساتھ لشکر کے پیچھے سے پہنچا ساتھ دعا موسے علیہ السلام کے دریا پھٹ گیا اور تفصیل اس واقعہ کی سورہ شعرا مین مذکور ہووے گی القصہ بنی اسرائیل سلامت دریا سے گذرے جیسے کہ حقتعالی فرماتا ہے کہ وَجٰوَزْنَا بِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْیًا وَّعَدْوًا ؕ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْۤ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْۤا اِسْرَآءِیْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ اور پار اوتارا ہمنے بیٹون یعقوب کے کو دریائے قلزم سے سلامت پس پیچھے سے اون کے آیا فرعون اور لشکر اوسکا واسطے ستم کرنیکے اوپر بنی اسرائیل کے اور واسطے باہر لیجانے بیچ جفا اونکی کے پس جب دریا کے کنارہ پہنچے اور گہوڑا فرعون کا اوپر بوا دین کے کہ جبرائیل سوار تہا بیچ دریا کے آیا لشکریون نے بھی متابعت کی اور سب نے اپنے تئین درمیان دریا کے ڈالا اور فرعون نہین چاہتا تہا کہ دریا مین اوترے لیکن گھوڑا اوس کا لیے جاتا تہا جب تلک کہ جسوقت پایا اوسکو غرق ہونے اور جانا کہ ہلاک ہوا اور کہا ایمان لایا مین ساتھ اوس کے کہ نہین ہے کوئی معبود لایق بندگی کے مگر وہ خدا کہ ساتھ دعوت موسے کے ایمان لائے ہین بنی اسرائیل ساتھ اوس کے اور مین مسلمانونسے ہون مدارک مین لایا ہے کہ فرعون نے ایک معنے کو تین بار تکرار کیا نہایت حرص سے کہ اوپر قبول ہونے کے رکھتا تہا اور سبب

فوت ہونے وقت کے مقبول ہوئے کیونکہ بیچ وقت کے ایکبار کفایت تہا
اور پیچہے اوس سے کہ فرعون نے یہ بات کہی حق تعالے نے ساتہ جبرئیل کے جواب
مین اوس کے فرمایا آلْئٰنَ وَقَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ آیا ایمان لاتا ہے
تو اب کہ اختیار نرہا اور حالانکہ تو نے بے فرمانی کے آگے اس سے اور حکم پیغمبر ہیر کا
نہ سنا تو نے اور تہا تو گمراہ ہونیسے اور گمراہ کرنیوالونسے **مدارک** مین اور
تبیان مین اور **تفسیرون** مین لکہا ہے کہ ایکدن جبرئیل علیہ السلام بیچ
دیوان مظالم فرعون کے آئے اور فتوی اس صورت کا دکہلایا کہ حکم امیر کا کیا ہے بیچ
شان اوس بندے کے نشو نما مال اور نعمت خواجہ اپنے کے سے پاوے اور ساتہ تربیت
اوسکی کے سب بندونسے ممتاز ہووے اور کفران نعمت کا کرے اور دعوی خواجگی کا
اور حکم مالک اپنے کا نمانے فرعون نے کنارہ پر اوس فتوی کے اپنے ہاتہ سے لکہا کہ
کہتا ہے ابو العباس ولید بن مصعب کہ سزا اوس بندی کی کہ اوپر مالکیت اپنی کے
بیفرمان اور نعمت اوسکی مین کافر ہووے وہ ہے کہ اوسکو بیچ دریا کے غرق کرین
جبرئیل علیہ السلام نے اوس خط کو لے لیا اور اوس جگہ کہ فرعون بیچ گرداب فنا کے
گرا اور اظہار ایمان اپنے کا کرتا تہا جبرئیل علیہ السلام نے وہ خط ساتہ اوس کے
دکہلایا کہ تیرے فتوے پر عمل کیا ہے فَالْیَوْمَ نُنَجِّیْكَ بِبَدَنِكَ پس آج کے دن
نجات دیتے ہین ہم ساتہ بدن تیرے کے پانے سے یعنی سب قوم تیری بیچ قعر دریا
کے ہین ہم بدن تیرے کو اوپر روے دریا کے لاوین ہم لائے ہین کہ جب فرعون اور
قوم اوسکی غرق ہوئی بنی اسرائیل کو دغدغہ ہوا کہ فرعون موا نہین ہے اور دم بدم
کشتیان تیار کرکے لشکر کو دریا سے اوتاریگا اور پیچہے سے ہمارے آویگا حق تعالیٰ فرعون
کو اوپر روے دریا کے لایا ساتہ زرہ کے کہ پہنے ہوئے تہا اور لوگ اوسکو پہچانتے تہے تو
بنی اسرائیل نے فرعون کو مردہ دیکہہ کر تسلی پائے اور **زاد المسیر** مین لایا
ہے کہ باقیماندہ قوم فرعون کی کہ مصر مین تہی غرق ہوئی اوسکو یقین نرکہتے تہے اور
کہتے تہے فرعون بیچ جزیرہ کے ساتہ شکار مرغ و ماہی کے مشغول ہے اللہ تعالیٰ نے
دریا کو وحی کی کہ فرعون کو اوپر کنارے کے ڈالے تو مصر والے دیکہین پس دریا نے
اوسکو اوپر زمین بلند کے ڈالا ایسا کہ سب لوگون نے اوسکو دیکہا اور اوپر ہر تقدیر کے

تجکو دریا سے نکالین ہم لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً تو ہووے واسطے اوس کیلئے کہ پیچھے تیرے آوی نشانی تو ساتھ تیرے عبرت پکڑے اور جانے کہ بندہ وو ہر بالکبت سے بندہ کہ اپنے تئین گرداب مین غرق ہونے سے نہ بچاوے کیون آواز انا ربکم الاعلیٰ کی یعنی مین ہون پروردگار تمہارا بلند اور بہتر بیچ کان خلق کے پہنچاوے ؎

عاجزی کو اسیر خواب خور است ؛ لاف قدرت زند چہ بیخبر است ؛
آنکہ در نفس خود زبون باشد ؛ صاحب اقتدار چون باشد ؛

وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ آيَاتِنَا لَغَافِلُونَ ۝ اور تحقیق کہ بہت آدمیون بیچ نشانیون قدرت ہماری سے بیخبر ہین اونکو بیچ اوس کے نہ فکر ہے اور نہ اوس سے ڈرتے وَلَقَدْ بَوَّأْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مُبَوَّأَ صِدْقٍ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ فَمَا اخْتَلَفُوا حَتَّىٰ جَاءَهُمُ الْعِلْمُ اور تحقیق ہمنے جگہ دی بیٹون یعقوب کے کو بعد ہلاک ہونے فرعون کے سے اور قوم سکی سے جائے سزاوار اور شایستہ اور وہ ولایت شام کی تہی پیچہے اوس صدق آور رزق دیا ہمنے اونکو یعنی بیچ یثرب کے جگہ دی اور خرمائے تر اور خشک روزی دی ہمنے اوپر اون کے پاکیزہ چیزون سے اور ساتھ قول بعضون کے اسجگہ مراد بنی اسرائیل سے ہود زمانہ پیغمبر کے ہین کہ اونکو یثرب مین جگہ دی اور روزی دی خرمائے تر و خشک سے پس اختلاف کیا اونہون نے بیچ حکم دین اپنے کے یا بیچ شان محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس وقت تلک کہ ساتھ اون کے آیا علم توریت کا اور احکام اوسکا بیچ اوس کے اختلاف کیا ساتھ تاویل کی إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝ تحقیق کہ پروردگار تیرا حکم کرے درمیان اون کے دن قیامت کے بیچ اوس چیز کے کہ تھے کہ از روے عناد کے یا جہل کے بیچ اوس چیز کے اختلاف کرتے تھے حکم توریت کے سے یا حکم پیغمبر کے سے فَإِن كُنتَ فِي شَكٍّ مِّمَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ فَاسْأَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتَابَ مِن قَبْلِكَ پس اگر ہے تو بیچ شک کے اوس چیز سے کہ بہیجی ہے ہمنے طرف تیرے قصون اور احکام موسےٰ پس پوچھ تو اون لوگون سے کہ پڑہتے ہین کتاب کو آگے تجہسے یعنی اہل کتاب سے کہ یہ امر ہوا تحقیق ہے نزدیک اون کے اور ثابت ہے بیچ کتاب اونکی کے خطاب طرف آنحضرت کے ہے اور مراد امت ہین اور زاد المسیر مین لایا ہے کہ ان بمعنی ما نافیہ کے ہے یعنی تو بیچ شک کے نہین ہے لیکن واسطے زیادتی بصیرت کے سوال

کہ اہل کتاب سے لَقَدْ جَاءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ۝
تحقیق کہ آیا ساتھ تیرے بیان راست اور درست پروردگار تیرے کی طرف سے
پس نہو تو شک لانے والون سے صحیح ترین قولون کا وہ ہے کہ مانند اس مخاطبات
کے ظاہر خطاب طرف پیغمبر کے ہے لیکن مخاطب سوائے اون کے اور لوگ ہین
اسواسطے کہ ذات پاک آنحضرت کی معصوم اور محفوظ ہے شک اور شبہہ سے بیچ
اوس چیز کے کہ نازل ہوئی ہے اور اسی قبیل سے یہ خطاب دوسرا کہ وَلَا تَكُونَنَّ
مِنَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ فَتَكُونَ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝ اور نہو تو اون لوگون سے
کہ جھوٹھ جانا اونھون نے خاص آیتون اللہ کیکو کہ قرآن ہے پس ہووے تو اگر جھوٹھ
جانے زیان کرنے والون سے إِنَّ الَّذِينَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ ۝
تحقیق کہ وہ لوگ کہ واجب ہوا ہے اوپر اون کے قول پروردگار تیرے کا یعنی وہ قول کہ
لوح محفوظ مین لکھا ہے کہ وہ ساتھ کفر کے مرین اور فرشتونکو ساتھ اوس قول کے
خبر دی ہے اور کہا ہے کلمہ وہ ہے لاملان جہنم بامثولاء فی النار ولا ابالی اور اوپر
ہر تقدیر کے جو کلمہ اوپر اون کے ثابت ہوا ایمان نہین لاتے اسواسطے کہ کلمہ اللہ تعالی
جھوٹا نہین ہے وَلَوْ جَاءَتْهُمْ كُلُّ آيَةٍ حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ اور اگرچہ آوے اوپر
اون کے ہر آیت جب تلک کہ دیکہین عذاب دکہہ دینے والا کہ نامزد اونکا ہوا ہی
اور بعد اوترنے عذاب کے اونکو ایمان نفع نہ پہنچاوے جیسے کہ قوم فرعون کو اور اسون
گذری ہو تونکو فائدہ نہ کہا ایمان نا امید کا فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ آمَنَتْ فَنَفَعَهَا إِيمَانُهَا إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ
لَمَّا آمَنُوا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ تبیان مین لایا ہے کہ اکثر نحوی اوپر اسکے ہین کہ
لولا اسجگہ کہ بمعنی ما نافیہ کے ہے یعنی نہ تھے رہنے والے گانون کے شہر گنہگار ونسے کہ وقت اوترنے
عذاب کے ایمان لائے پس فائدہ پہنچاوے اہل دیہہ کو ایمان اونکا بیچ اوسوقت کے گر قوم
یونس علیہ السلام کی کہ وہ اوس وقت ایمان لائے اوٹہا یا ہمنے اور لیگئے ہم اون سے
عذاب رسوائی کا بیچ زندگانی دنیا کے اور فائدہ مندی دی ہمنے اونکو تا وقت پہنچنے
اجل اونکی کے اور قصہ یونس علیہ السلام کا بطور مختصر کے اسطرح ہے کہ اللہ تعالی نے
اوسکو اوپر اہل نینوی کے کہ زمین موصل کے سے تعلق رکھتا ہے بھیجا اوس نے مدت
تلک اون لوگونکو طرف اللہ کی دعوت کی اونھون نے انکار کیا اور اوسکو آزردہ

رکہا آخر عاجز آیا اور کہا الہی قوم میری نے مجکو جھٹلایا پس بہیج تو اوپر اون کے عذاب
اللہ تعالے نے قبول کیا اور کہا خبر دی قوم اپنی کو کہ بعد تیس دن کے یا چالیس دن کے عذاب
تمہارے اوترے گا یونس علیہ السلام نے اونکو خبر دی اور درمیان قوم کے سے باہر گیا
اور ایک غار پہاڑ کے مین چھپا جب وقت وعدہ کا نزدیک پہنچا اللہ تعالی نے ساتہ
مالک دوزخ کے خطاب کیا کہ برابر ایک خردل کی سموم وزخ کی سے ساتہ اس قوم کے
بہیج مالک نے فرمان اللہ کا بجا لا کر اوس سموم کو ساتہ صورت ابر سیاہ کے یا دہوئین کے
اور چنگاری آگ کی گرد شہر نینوی کے استادہ کیا اہل شہر نے جانا کہ یونس علیہ السلام
سچا تہا رجوع طرف بادشاہ اپنے کے ہوئے وہ بادشاہ بڑا عقلمند تہا اوس نے کہا
یونس علیہ السلام کو بلاؤ لوگون نے حضرت یونس علیہ السلام کو بہتیرا ڈہونڈا وہ نملے
بادشاہ نے فرمایا کہ اگر یونس چلے گئے تو وہ جس خدا کی طرف دعوت کرتے تھے وہ خدا
باقی ہے اور وہ جاننے والا اور سننے والا ہے اب اس کے سوا اور کچہ تدبیر نہین کہ
اپنی عاجزی اور گڑگڑانا اوسکی درگاہ مین ظاہر کرین بادشاہ نے ایک ٹاٹ کا کپڑا
پہنا اور ننگے سر اور ننگے پاؤن بیابان کو چلا اور اسی طور سے سب رعیت جنگل مین
گئی تمام مرد عورت چہوٹے بڑے اللہ تعالیٰ کی درگاہ مین فریاد کرنے لگے اور بچونکو
اونکی ماؤن سے جدا کر دیا اور خالص نیت سے سب اکیٹھے پکارے کہ بار خدایا جو یونس نے
کہا ہم اوسکا یقین کرتے ہین تاریخ پہلی بقرہ عید سے محرم کی دسوین تاریخ تک یونہین
فریاد کرتے رہے اور ان چالیس دن تک اپنے عجز و بیچارگی سے تھمی نہین اللہ
تعالیٰ سے اپنی عاجزی کرتے رہے ؎ چارۂ ماساز کہ بے یاوریم ٭
گر تو براننے بکہ او آوریم ٭ بعضے کہہ رہے تھے کہ الہی ہمیں یونس نے کہا تہا کہ ہمارے
خدا نے کہا ہے کہ بردے خرید کے آزاد کرو ہم تیرے بندے ہین اپنے کرم سے
توہمین عذاب سے آزاد کر بعضے عاجزی کرتے تھے کہ الہی ہمین یونس نے کہا تہا کہ
خدا نے فرمایا ہے عاجزون اور تہکو ہوؤنکا ہاتہ پکڑو ہم بیچارے اور عاجز ہین تو اپنے
فضل سے ہمارا ہاتہ پکڑ کسی طرف سے یہ آواز آتی تھی کہ اے پروردگار یونس نے تیرا
قول ہمسے بیان کیا تہا کہ جو تم پر ظلم زیادتی کرے تم اوس سے درگزر کرو ہمنے اپنے
گناہون سے اپنے پر ظلم کیا ہمسے معاف کر کسی جانب لوگ کہہ رہے تھے کہ خدایا

یونس نے ہم سے کہا تہا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مانگنے والونکو خالی نہ پہیرو ہم
تیرے در پر مانگنے آئے ہین ہمین رد نکر ۵ فارسی حاجات درویشان و محتاجان تو ای
پس رد اکن از کرم حاجات بسیاری ہمہ ؛ غرض چالیسوین دن کہ روز جمعہ سویں
تاریخ محرم کی تہی اونکی دعا قبول ہوئی اور وہ اندہیرا ابر کا جاتا رہا رحمت الٰہی ہوگئی یونس
علیہ السلام چالیسوین روز نینوی کی طرف آئے اور لوگونکی خبر پوچہا چاہتے تھے
جب شہر کے قریب آئے اور معلوم ہوا کہ عذاب کے بدلے اون پر رحمت ہوگئی بہت
انکو رنج ہوا کہ مین تو انکو عذاب سے ڈراتا تہا اب مین ان کے پاس جاؤنگا تو جہٹلائینگے
مجکو سو جنگل کی طرف چلے گئے اور اون کے دریا مین جانے اور مچہلی کے پیٹ مین
قید ہونیکا سورہ انبیا اور سورہ صافات مین بیان ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ
لَآمَنَ مَنْ فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا اور جو تیرا رب چاہتا تو بیشک یقین کرتے
جو دنیا مین ہین سب اکہٹے **فائدہ** حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت
چاہتے تھے کہ قوم ایمان لے آوے جب وہ ایمان نلاتے تھے تو آپکو بہت رنج ہوتا
تہا آپکی تسلی کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت شریف نازل کی اور ایمان لانا اپنے ارادہ
سے متعلق رکہا اور فرمایا أَفَأَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ۝
کیا زبردستی کرتا ہے لوگون پر کہ ایمان لے آوین میرے بن چاہے **فائدہ** یہ آیت
شریف منسوخ ہے قتال کی آیت سے وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تُؤْمِنَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ
وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ اور کوئی ایمان نہین لاتا مگر اللہ تعالیٰ کے
ارادے اور توفیق اور اوس کے حکم سے اور خدا تعالیٰ غضب بہیجتا ہے اون پر
جو سمجہتے نہین اوسکی دلیلین اور نشانیان قُلِ انْظُرُوا مَاذَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَمَا تُغْنِي الْآيَاتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ کہہ دے اے محمد صلعم مشرکونکو جو
نشانیان طلب کرتے ہین کہ دیکہو دلکی بصیرت سے یا سر کے آنکہون سے کہ کیسے
کیسے عجائب ہین پیدائش کی آسمانو زمین اور کیسی کیسی عجائب ہین قدرت کی زمین مین
تو تمکو معلوم ہو جائے اللہ کی صنعت کا کمال اور اوس کے علم و حکمت کا جلال اور
نہین ہٹاتین اللہ تعالیٰ کے عذاب کو نشانیان اور رسولون کے کلام اوس قوم سے
جو اللہ تعالیٰ کے علم و حکمت مین ہین کہ ایمان نہین لاینگے فَهَلْ يَنْتَظِرُونَ إِلَّا مِثْلَ

اَیَّامِ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِہِمْ قُلْ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّیْ مَعَکُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ○
یہ مشرک راہ نہیں دیکھتے مگر دنون کے یعنی واقعون کے اون لوگون کے جو ان سے
پہلے گذرے ہین جیسے قوم عاد و ثمود و اصحاب ایکہ و اہل موتفکہ اور واقعہ سے مراد
عذاب ہے کہہ دے کہ راہ دیکھو عذاب کی تمپر نازل ہوگا اور مین بھی تمہارے ہلاک
ہونیکا منتظر ہون ثُمَّ نُنَجِّیْ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کَذٰلِکَ حَقًّا عَلَیْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِیْنَ

ع ۱۰ / ۱۵

پھر نجات دی اپنے رسولونکو جب اون کے جھٹلانے والون پر عذاب آیا اور ہمنے
نجات دی اون لوگونکو جو ہمارے پیغمبرون پر ایمان لائے جیسے کہ نجات دی ہمنے
رسولون کو اور اون کے تابعدارون کو ہمارا وعدہ سچا اور ٹھیک ہے مشرکونکے ہلاک
کرنیکے وقت کہ نجات دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اون کے اصحاب کو قُلْ یٰٓاَیُّہَا النَّاسُ
اِنْ کُنْتُمْ فِیْ شَکٍّ مِّنْ دِیْنِیْ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِیْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَلٰکِنْ اَعْبُدُ
اللّٰہَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىکُمْ وَاُمِرْتُ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ○ وَاَنْ اَقِمْ وَجْہَکَ لِلدِّیْنِ
حَنِیْفًا وَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ○ کہدے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اے کے
والو اگر تمکو میرے دین مین شک ہے تو مین بیان کرتا ہون اپنا دین تمسے کہ مین
نہین عبادت کرتا اونکی جنکی تم پرستش کرتے ہو یعنی بت اور فرشتون کے سوائے
اللہ تعالیٰ کے لیکن مین اوسکی عبادت کرتا ہون جو تمکو مار ڈالتا ہے **فائدہ** مارڈالنے
کا لفظ اونکی تہدید اور ڈرانیکے واسطے ہے کہ مشرکونکا مرنا اون کے عذاب کی میعاد
ہے اور مجکو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ ہین یقین لانے والونسے ہون اللہ کے حکمون پر
اور نبیون کے اخبار پر اور مجکو حکم ہے یا مجکو وحی ہے کہ قایم رکھ اپنے عملونکو یعنی خالص
کر واسطے دین کے اور سب دینون سے دین اسلام کی طرف رجوع ہوا ہون اور نہین
شرک لانے والونسے **فائدہ** یہ خطاب سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
اور لوگونکی طرف ہے وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَنْفَعُکَ وَلَا یَضُرُّکَ فَاِنْ فَعَلْتَ
فَاِنَّکَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِیْنَ اور نہ پکار سوا اللہ تعالیٰ کے اوس شے کو جسکا پکارنا تجھے نفع نہ دے
اور نہ کچھ ضرر دے جو اوسکو نہ پکارے تو سو اگر تونے ایسا کیا یعنے اوس چیز کو جو نفع نہ دے
اوسکو پکارا تو اوسوقت تو ظالمون سے ہوگا اس لیے کہ اوسکو پکاریگا جسکو نہ پکارنا چاہئے
وَاِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗٓ اِلَّا ہُوَ وَاِنْ یُّرِدْکَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ

لِفَضْلِهٖ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَاۤءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ اور اگر تجکو خدا پہنچاے کوئی بیماری یا کوئی سختی یا فقر تو کوئی اوس کا دفع کرنیوالا نہین سوا اللہ تعالیٰ کے اور جو وہ چاہے تیری صحت یا راحت یا تونگری تو اوس کے فضل کا کوئی روکنے والا نہین **فائدہ** فلا راد لہ کی جگہ جو لفضلہ کہا یہ اسبات پر دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ فضل کرنیوالا ہے اپنے بندون پر خیر کے ارادے سے باوجود بندون کے بے مستحق ہونیکے **ب** درویش تو در مصلحت خویش چہ دانی تو خوش باش گر تست نیست کہ بی مصلحتے اپنا فضل پہنچاتا ہے جسپر چاہتا ہے اپنے بندون سے اور وہی بخشنے والا ہے سو اپنے گناہون کے سبب اوسکی بخشش سے ناامید نہو اور مہربان ہے اوسکی عبادت سے اوسکی رحمت کی امید رکہو قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاۤءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَمَاۤ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ کہدے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اے لوگو بیشک تمہارے پاس آیا کلام ٹہیک ٹہیک یا پیغمبر سچا تمہارے پروردگار کے پاس سے اور تمکو کچہ عذر کی جائے نہین رہی جسنے راہ پائی ایمان اور بندگی کی سو بیشک اُسنے اپنی جان کے واسطے راہ نفع کی پائی اور جو گمراہ ہوا اوسکا وبال اوسکی جان پر ہے اور مین تمہارا نگہبان نہین ہون **فائدہ** اس آیت شریف کے وسیاطی کے نزدیک آیت سیف ناسخ ہے وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ اور پیروی کر اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اوس چیز کے جو وحی کیجاوے طرف تیرے یعنی بجالا اور پہنچاوے اور صبر کر اوپر دعوت کے اور جو تجکو ایذا پہنچے اوسپر صبر کر جبتک حکم کرے اللہ تعالیٰ تیری مدد کا یا بابت پرستون کے قتل اور کافر کتابی کے جزیہ کا اور وہی ہے بہت اچہا حکم کرنیوالا سو واسطے کہ اوس کے حکم مین ظلم و زیادتی وطرفداری نہین ہے یا اس لئے کہ سب بہیدون سے واقف ہے کچہ گواہ شاہدون کی حاجت نہین رکہتا

+ + + + + + + +

سُوْرَةُ هُوْدٍ مَّكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | مِائَةٌ وَّثَلٰثٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

الٓرٰ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ الر حروف مقطعہ نسبت

اصطلاح وضعی و عرفی کے مفہوم المراد نہین یعنی انکی مراد کا حقہ نہین معلوم ہو سکتی تو
ایک بہید چہپا ہوا ہے اور اسی قول کی تائید ہے کہ شعبی سے جو مقطعات کے معنی
بوچہے لوگون نے تو اونہون نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا بہید ہے اسکے درپے نہو اور
بعضے کہتے ہین کہ الٓرا کے معنی ہین کہ انا اللہ اریٰ یعنی مین ہون خدا کہ دیکہتا ہون بندو کی
بندگی اور گناہگارون کے گناہ اور موافق اعمال کے جزا دونگا تو سمین وعدہ اور
وعید دونون ہین یہ کتاب ہے ایسی کہ مضبوط ہین اوسکی نشانیان دلیلون اور حجتون
سے یا مضبوط ہے نظم محکم سے جیسے ایک بنا ایسے جسکو خلل اور نقصان نہین پہر جدا
کی گئی ہے سورہ سورہ اور آیہ آیہ یا تفصیل سے بیان ہے اوسمین اوسکا جسکے بندونکو
حاجت ہے ایسی کی طرف سے جو حکم کرنے والا ہے یا حکمت بخشنے والا ہے سب
چیزونکو خوب جانتا ہے ٭ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ کا
اسواسطے کہ نہ بندگی کرو کسیکی سوائے خدا تعالیٰ کے مین تمکو اوسکے حکم سے ڈرانے
والا ہون کہ تم شرک کروگے تو عذاب ہوگا اور خوشی سنانے والا ہون جو اوسکی توحید
کروگے اور ایمان لاؤگے تو ثواب ہوگا وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ
يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ اور دوسرے حکم اور تفصیل
آیات اسواسطے ہے کہ اپنے رب سے بخشش مانگو کہ تمہارے گناہ گذرے ہو بخشش سے
پہر توبہ کرو اوسکی درگاہ مین کہ آیندہ کو گناہ نہون تو اللہ تعالیٰ تمکو بہت اچہی طرح رکہے
یعنی عمر دراز بخشے کہ تمہے لوگونکو نفع ہو یا تمکو تندرست اور امن و امان مین رکہے آخر
عمر تک جو مقرر ہو گئی ہے **فائدہ** محقق کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا متاعاً حسنا
وہ یہ ہے کہ جو نعمت ملجائے اوسمین راضی ہو اور جو تکلیف پہنچے اوسپر صبر کرے اور
امام قشیری نے کہا ہے کہ متاع حسن کہ اوس کے ہاتہ سے لوگون کے کام نکلین اور
حاجتین روا ہون اور تاکہ دیوے اللہ تعالیٰ ہر فضل رکہنے والیکو دین مین اوس کے
فضل کا اجر اور ثواب دنیا مین بہی اور عقبے مین بہی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ
فرماتے ہین کہ ذو فضل وہ شخص ہے جسکی نیکیان زیادہ ہون برائیون سے بعضے
کہتے ہین ذو فضل وہ ہے کہ جسکے نام دیوان ازل مین فضل لکہا گیا ہے وَاِنْ تَوَلَّوْا
فَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ اور جو تم اے کافرو اسلام سے پہر جاؤ یا

ڈر ہے اگر نہ مانو تو مین ڈرتا ہون کہ تمکو قیامت کے دن عذاب ہوگا اور یوم کبیر کتاب
تفسیر مین لکہا ہے روز جنگ بدر سے مراد ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ
جو کفار پر فتح ہوا تہا کہ مردے اور مردار کہاتے تھے اوس سے مراد ہے اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اوسکی طرف پہر کے جانا ہے اور وہی پہر لیجانے اور ثواب دینے
اور عذاب کرنے پر سب چیزون پر قدرت رکہتا ہے فائدہ لکہا ہے کہ سب مشرکون
نے جو حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عداوت رکہتے تھے دلمین اور مصلحت
وقت کے سبب اوسکو چہپاتے تھے ایک دن آپسمین ملاقات کر کے کہا کہ جو ہم محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کی عداوت مین پیروی ڈال لیوین اور اپنے تئین کپڑون مین چہپا لیوین اور
اپنے سینون مین عداوت رکہین تو کسیکو کیا خبر ہوگی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل
کی اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ
يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ جانلو یہ کافر اپنے سینونکو دوہرا کرتے
ہین میرے حبیب کی عداوت مین یعنی خوب چہپاتے ہین کہ خدا تعالیٰ نجانے جانلو کہ
جسوقت یہ کپڑے اوڑہکر اپنے بچہونے پر ہوتے ہین خدا تعالیٰ جانتا ہے جو دلونمین
چہپاتے ہین اور جو زبان سے بیان کرتے ہین کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک چہپا اور ظاہر
ایک سا ہے بیشک وہ خوب جانتا ہے دلونکی باتین اور بعضے کہتے ہین کہ ذات الصدور
دل ہین اور اللہ تعالیٰ اون کے بہید جانتا ہے بیت اسے کہ در دل نہان کنی بسر
آنکہ دل آفریدہ میداند ۔ فائدہ اس آیت شریف کی شان نزول مین
لکہا ہے کہ یہ اخنس بن شریق کے حال مین نازل ہوئی ہے وہ ایک شخص لسان
شیرین زبان تہا کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملازمت مین حاضر ہوا
کرتا تہا اور خوشامد کی باتین کیا کرتا تہا اور اپنی دوستی اور محبت جتایا کرتا تہا ظاہر اسکا
اچہا دکہائی دیتا تہا اور باطن مین اوسکا بہت برا تہا اللہ تعالیٰ نے اوسکی باطن کی پلیدی
سے خبر دی کہ کوئی اوس کے ظاہر پر خیال کرکے اوس کے باطن سے غافل نہ ہے
شیخ طریقت نے فرمایا ہے کہ منافق کی مثال سانپ کی سی ہے کہ اندر تو زہر بہرا ہے
اور باہر خوبصورت ہے شعر صورت ظاہر ندارد اعتبار ۔ باطنی باید مبرا از غبار
وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِى الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا

وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِي كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ جو زمین پر چلنے والے ہین سبکی روزی اللہ تعالی پر ہے اوس کے فضل اور رحمت سے اور وہ جانتا ہے اوسکا ٹہکانا زندگی مین اور بعد مرنیکے اور یہ سب جاندار اور اونکی روزی اور ٹہکانا اونکا لکہا ہوا ہے کتاب روشن یعنی لوح محفوظ مین **فائدہ** اس آیت شریف مین جو کلمہ علی اللہ کا ہے لکہا ہے کہ علی وجوب پر دلالت کرتا ہے اور شریعت مین واسطے تحقیق کے ہے یعنی تحقیق اصل روزی کی اللہ ہی کیطرف سے ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ علے معنی من ہے یعنی اللہ ہی کی طرف سے روزی ہے یا معنی الی ہے یعنی سبکی روزی اوسیکی طرف سونپی گئی ہے کہ اگر وہ چاہے فراخ کرے اور چاہے تنگی کرے اور مستقر کو لکہا ہے صاحب کشاف نے کہ وہ رہنے کی جگہہ ہے زمین مین اور ہوا مین اور پانی مین اور مستودع کے معنی ہین ماباپ کی پشت اور شکم مین اور انڈے مین رہنے سے وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وہی ہے ایسا جس نے پیدا کئے آسمان اور زمین چھ روز مین دنیا کے دنون سے کہ اتوار سے شروع کئے روز جمعہ تک سب پیدا کر دیئے اور انکے پیدا کرنے سے پہلے اوسکا عرش تہا اوپر پانی کے تاکہ آزمائش کرے تمہاری یعنی تمسے معاملہ آزمانے والونکا کرے کہ ظاہر ہو جاوے کون اچہا عمل کرتا ہے یعنی شکر کرتا ہے کہ اس سے نعمت زیادہ ہوتی ہے یا تصدیق کرتا ہے اسکی کہ عرش اوپر پانی کے ہے اور پانی ہوا پر ہے **فائدہ** لکہا ہے کہ اللہ تعالی نے پیدائش کی شروع مین یاقوت سبز پیدا کیا اور نظر ہیبت سے اوسے دیکہا تو وہ پانی ہو گیا پہر اللہ تعالی نے ہوا کو پیدا کیا اور پانی کو اوسپر رکہا اور عرش کو اوس پانی پر جگہہ دی اور اس رکہنے مین عرش کے پانی پر اور پانی کے ہوا پر اللہ کے بندے جو فکر والے ہین اونکو بڑی نصیحت ہے وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اور اگر کہے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قوم کو کہ بیشک تم اوٹہائے جاؤگے مرنیکے پیچہے تو کہینگے وہ جو ایمان نہین لائے کہ یہ تو نرا جادو ہے ظاہر وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰۤى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ ؕ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اور اگر ہم ڈہیل کرین اون سے عذاب مین جسکا وعدہ ہم نے کیا ہے گنتی کے وقت تک

ع ۸ ۱

تو ٹھٹھے سے کہیں کہ عذاب کیوں نہیں آتا کس نے روک رکھا ہے ہو جانو کہ جس
دن عذاب اونپر آئیگا یعنی جنگ بدر میں وہ ٹر کا نہیں رہنے کا ان سے کسی طور
دور نہو گا اور گھیر لیگا انکو جسکا یہ جہالت سے ٹھٹھا کرتے تھے اور اوسکی جلدی کرتے
تھے **فائدہ** دمیاطی نے فرمایا ہے کہ مراد اس عذاب سے حضرت جبریل علیہ السلام
کا قتل کرنا ہے ٹھٹھا کرنیوالونکو جیساکہ فرمایا ہے اللہ تعالی نے انا کفیناک المستہزئین
اسکا ذکر سورہ حجر میں ہوگا انشا اللہ تعالی اور فرمایا وحاق بہم حاق صیغہ ماضی کا
ہے بجائے صیغہ مضارع کے سو اسلئے کہ اوس کے ثبوت پہ دلالت کرے گویا گھیر ہی
لیا ہے وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ اور اگر ہم آدمی
کو نعمت ورحمت دیکر اپنے پاس سے پھر لیلیوین اوس سے تو بیشک وہ ناامید ہوتا
ہے بیصبری کے سبب اور ہمارے کرم پہ بھروسا نکرنیکے سبب ناشکرا ہے اوس
نعمت دی ہوئی کا وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ
عَنِّيْ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ
اور اگر ہم چکھاوین انسان کو بہتری یعنی تندرستی اور تونگری بعد سختی کے یعنی بیماری
یا تنگدستی کی پیچھے البتہ کہتا ہی دور ہوئین برائیان مجسے یعنی مصیبت اور تکلیف میری تحقیق آدمی
بہت خوش اور مغرور ہوتا ہے نعمت سے اور اتراتا ہے اور یہ خوش ہونا اور اترانا اسکو غافل کرتا ہی نعمت کی شکر کرنے
سے مگر جنہونے رنج و تکلیف میں صبر کیا اور اچھے عمل کیے یعنی اسکا شکر بجا لائے نعمتوں میں اور صبر کیا تکلیف
میں تو اونہیں کے واسطے ہے گناہ معاف ہونے اور بڑا ثواب کہ جسکا تھوڑے سے
تھوڑا بہشت ہے **فائدہ** شیخ العالم نے فرمایا ہے کہ بہشت میں ایک ایسی نعمت
ہے کہ ساری جنت کی نعمتیں اوس کے مقابل میں کچھ بھی نہیں وہ کیا ہے وہ اللہ تعالے
کا دیدار ہے **فائدہ** لکھا ہے کہ کفار عرب دشمنی کے سبب اور ٹھٹھے کی رو سے کہتے تھے
جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ خدا نے خزانہ کیوں نہ دیا فرشتے
کیوں نہ بھیجے کہ رسول ہونیکی گواہی دیتے ایسی باتوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو رنج ہوتا تھا اللہ تعالے نے آپ کے خوش کرنیکو کہ آپنے پیغام ہمارا پہنچا دیا اون کے
قبول اور رد کرنیکا کچھ خیال نکرو یہ آیت شریف نازل کی فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ
بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ

مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝ تو شاید کہ تو چھوڑ
نے والا ہے کچھ اوسمین سے جو تجھپر وحی ہوئی ہے یعنی بتونکو برا کہنے کو اور تنگ ہوتا ہے
اوس کے ظاہر کرنے مین اس خوف سے کہ کافر کہینگے کیون نہ اوترا اوسپر خزانہ کہ
لوگونکو دیکر تابعدار بناتا اور کیون نہ آیا اوس کے ساتھ فرشتہ کہ گواہی نبوت کی دیتا سو تو
ڈرانے ہی والا ہے تجھپر تو ڈرا دینا ہے اوسمین کچھ تیرا قصور نہین اون کے رد و انکار
سے کیون تنگ ہونا چاہیے اللہ تعالیٰ ہر شے پر وکیل ہے یعنی گواہ ہے یا نگہبان
ہے یا کارگذار اسکا جو اوسے کام سونپے اور نگہبان اوسکا جو اپنے تئین اوسکو سونپ
دے لیس اوسپر توکل کر اور دشمنون اور حاسدون کے کہنے پر نجا **فائدہ** آیت شریف
مین جو فلعلک آیا استفہام کا امام ماتریدی کہتے ہین یہ استفہام بمعنی نہی ہے یعنی چھوڑ نہیں
اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ بلکہ کافر کہتے ہین آپ گھڑ لیتا ہے جو
کہتا ہے وحی ہوئی یعنی قرآن آپ بناتا ہے تو کہو کہ لاؤ تم دس سورتین تو قرآن شریف
کے مانند بیان مین حسن نظم مین اپنی بنائی ہوئی یعنے تمہارے گمان مین ہے کہ قرآن شریف
آپ بنا سکتے ہین اور مجھپر گمان کرتے ہو کہ آپ بناتا ہے تم کہ عرب کی فصیح اور خوش
بیان ہو چاہیے کہ تم بھی بنا سکو ایسا کلام بلکہ تم مجھسے زیادہ قادر ہو کہ تم قصے اور اخبار
جانتے ہو اور انشا اور اشعار سے واقف ہو شاعر ہو بڑے بڑے اور اپنی مدد کو بلا لو
جسکو بلا سکتے ہو قرآن شریف کے مقابلہ کو سوا خدا تعالیٰ کے اگر تم سچے ہو اس کہنے مین
کہ قرآن آپ بناتا ہے اور جب کفار عرب اس کے جواب سے عاجز ہوئے کہ دس سورتین
بنا کر نلا سکے تو دوسری آیت نازل ہوئی کہ فاتوا بسورۃ من مثلہ اور یہ ایک سورۃ
بھی نلا سکے اور انکا عجز سب پر ظاہر ہوا فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ
وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ پھر یہ اگر نہ قبول کرین ایک سورۃ بھی لانی
تو جانلو کہ جو نازل ہوا ہے اللہ تعالیٰ کے علم سے ہے یعنی اللہ تعالیٰ کا وہ علم خاص
جس سے بندونکی مصلحتین جانتا ہے اور جو انکی دنیا اور آخرت مین کام آتے اور جانلو
کہ کوئی معبودی کے لایق نہین ہے مگر وہی کہ جانتا ہے جس کو کوئی نجانے اور کر سکتا
ہے جو کوئی نکر سکے پھر اسے تم ہو اسلام پر ثابت استفہام بمعنی امر ہے یعنی ثابت ہو اسلام

پر جب جان لیا کہ قرآن شریف اللہ کا کلام ہے فائدہ لکم ضمیر جمع کی تعظیم کیواسطے
اور مخاطب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ مخاطب مومن
ہین کہ یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت مین کافرون سے کہتے تھے کہ تم
کلام الہی کو بنایا ہوا کہتے ہو تو تم بھی ایسا بنالاؤ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا
نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ۝ جو شخص اپنی پست ہمت سے دنیا
کی زندگانی چاہے اور اپنے اعمال کے بدلے دنیا کی زینت چاہے فائدہ مراد منافق
ہین یا اہل ریا یہود و نصاری اور یا عام لوگ کوئی ہو جو عقبے کا خیال نہ کہتا ہو ہم اوسکو
پورا پورا دینگے اوس کے اچھے اعمال کا بدلا دنیا مین تندرستی دولت رزق کی کشایش
اولاد کی کثرت اور وہ دنیا مین کم نہ دیے جائینگے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ
اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ یہی گروہ ہے جسکو عقبے مین سوا دوزخ
کے کچہ نہوگا اسواسطے کہ اچھے اعمال کا بدلا دنیا مین پالیا اور برے ارادے اور فاسد
نیتین جو عذاب کا سبب ہین وہ رہگئے ہین اور تباہ ہو جو کچہ کیا تہا دنیا مین کیونکہ
ثواب تو اخلاص سے ہوتا ہے اور انہون نے خالص عمل کئے نہین اور نیست ہوگئے
جو عمل کئے تھے دکہلا دے کو اور لوگون کے سنانے کو اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ
وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۚ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ
اب جو کوئی دلیل رکہتا ہو اپنے رب کی طرف سے چہرہ ستے کا اوسپر اور دلیل ہو عقل کی راہ سے گواہ
خدا کی طرف سے کہ اوس کے سچ ہونے کے گواہ ہو اور وہ قرآن ہے تو کیا برابر ہو
جائیگا اوسکی جو دنیا کی زینت چاہے اور اچھے کام نکرے انجیل سے پہلے کتاب موسی
علیہ السلام کی کہ پیشوا اور دین تھے اور بخشش کا سبب مومنونکی وہی لوگ صاحب
بینہ قرآن پر ایمان لاتے ہین فائدہ کہتے ہین صاحب بینہ مومنان اہل کتاب ہین
یا جو مومن خالص ہو اور گواہ پیغمبر ہے اور بعضے کہتے ہین صاحب بینہ پیغمبر ہے
اور اوسکا تابع سے گواہ وہ جبریل ہے یا جو فرشتہ کہ اوسکا نگہبان ہے یا حضرت
ابوبکر صدیق یا حضرت علی مرتضے رضی اللہ تعالی عنہما یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی صورت مبارک کہ جو آپکو نظر انصاف سے دیکہتا تہا تو اللہ تعالی کے نور اور صدق
کی نشانیان آپکے چہرہ مبارک سے مشاہدہ کرتا تہا ۝

اے صبح سعادت ز جبین تو ہویدا ٭ آن چیز چہ حسن است تبارک و تعالی ٭ اور اچھے کہتے ہین کہ بینہ قرآن ہے اور لفظ یتلوہ بمعنی یقرؤہ ہی یعنی پڑہتا ہے اوسکو اور گواہ جبریل علیہ السلام ہے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک یا قرآن شریف کا نظم اور اعجاز اور یتلوہ کو اگر بمعنی یتبعہ کے رکہین تو شاہد انجیل ہے اوسکے کہ اوس میں لکہا ہے کہ انجیل قرآن کے تابع ہے تصدیق اور بشارت مین اگرچہ پہلے نازل ہوئی ہے اور توریت بہی تصدیق اور بشارت مین اوس کے تابع ہے یعنی موافق ہے قرآن کے وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ مِنَ الْأَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ ٭ اور جو قرآن پر ایمان نہ لاوے چند گروہون سے مراد اہل مکہ ہین اور ان کے گروہ مین سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی مین تو اوسکا ٹہکانا دوزخ ہے ضرور وہان پہنچیگا فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِنْهُ إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ تو نہ شک کر اون کے ٹہکانے مین کہ تحقیق یہ وعدہ سچا ہے تیرے رب کا لیکن بہت لوگ ایمان نہین لاتے اسپر اور اسکی تصدیق نہین کرتے وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ٭ اور اوس سے بڑا ظالم کون ہے کہ خدا تعالی پر جہوٹ باندہے یعنی اوسکی وحی کی تصدیق نکرے یا اوسکا شریک کرے کسیکو أُولَئِكَ يُعْرَضُونَ عَلَى رَبِّهِمْ وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ٭ وہ گروہ اللہ تعالی پر جہوٹ باندہنے والون کے حاضر کیے جاوینگے قیامت کے دن اللہ تعالی کے سامنے اور گواہ کہینگے یہ وہ لوگ ہین جو اللہ تعالی پر جہوٹ باندہتے تہے کہ اوسکا شریک کرتے تہے اور اوسکا بیٹا بناتے تہے جانلو کہ خدا کی لعنت ہے ظالمون پر یعنے کافرون پر وہ جو روکتے ہین اللہ کی راہ سے یعنی دین سے اور دین کو ٹہیرا اور پہیرا ہوا بتاتے ہین اور عقبے مین بہی کافر ہونگے **فائدہ** مراد گواہون سے فرشتے نگہبان اور کراما کاتبین یا ہر امت کے پیغمبر مراد ہین یا ہاتہ پاؤن مراد ہین کہ قیامت کے دن گواہی دینگے اور ضمیر جو دوبار آئے کہ ہم بالآخرہ ہم کافرون یہ اون کے کفر کی تاکید کے واسطے ہے کہ عقبے کو تصدیق نہین کرتے أُولَئِكَ لَمْ يَكُونُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ يُضَاعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ مَا كَانُوا يَسْتَطِيعُونَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوا يُبْصِرُونَ ٭ یہ وہ لوگ کافر خدا کو عاجز نہین کرسکتے

وقف لازم

اپنے عذاب کے زمین میں یعنی دنیا میں اور اونکا کوئی نہیں سوا خدا کے دوست کہ خدا کے عذاب سے اونکو بچا دے بلکہ زیادہ ہوگا اونکو عذاب دو بار عذاب ہوگا کہ آپ بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا نہ تھے دنیا میں کہ سن سکتے اللہ کا کلام کو کہ اوس کے سننے سے بہری تھی اور نہ تھے دنیا میں کہ دیکھ سکتے اوسکی قدرت کی نشانیاں کہ اوس کے دیکھنے سے اندھے تھے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ وہ لوگ وہ ہیں کہ اپنی جانوں کا نقصان کیا یعنی انکا نقصان انہیں کو ہوا اور کھویا گیا اونسے جو جھوٹ باندھا تھا اونھوں نے کہ بت شفاعت کرینگے اور ملائکہ درخواست کرینگے لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ بیشک یہی لوگ قیامت کے دن سب سے زیادہ نقصان پانے والے ہیں کہ انہوں نے اللہ کی عبادت کے بدلے بتوں کی پرستش خریدی اور دنیا کی فانی جنس بدلے عقبے کی باقی متاع کے مول لی یہ معاملہ صاف بڑے نقصان کا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ بیشک جو لوگ اخلاص سے ایمان لائے ہیں اور اچھے عمل کئے ہیں کہ فرض ادا کئے اور نفل عبادت کی اور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں آرام پایا یا اللہ تعالیٰ سے تواضع کی کہ اوس کے سوا سب سے بیغرض رہے وہی جنت کے لوگ ہیں وہی بہشت میں ہمیشہ رہینگے مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ؁ ان دو گروہوں کا حال یعنی مومن اور کافروں کا مانند اندھے اور بہرے کے ہے اور سمجھا کے اور سننے والے کیا دونو برابر ہیں مثل میں اے کیا نصیحت نہیں پکڑتے ان مثالوں سے اور غور نہیں کرتے **فائدہ** کافر کو اندھے سے تشبیہ دی اسلئے کہ وہ اللہ کی قدرت کی نشانیاں نہیں دیکھتا اور بہرے سے اسواسطے کہ وہ کلام حق نہیں سنتا اور مومن کو سمجھا کے اور سننے والے سے مثال اسلئے کہ وہ اللہ کی قدرت کی نشانیاں دیکھتا ہے اور اوسکا کلام سنکر عمل کرتا ہے **بحر الحقایق** میں لکھا ہے کہ اندھا وہ ہے جو حق کو باطل جانے اور باطل کو حق سمجھے اور بہرا وہ ہے کہ حق کو باطل سنے اور باطل کو حق سنے اور سمجھا کا وہ ہے جو حق کو حق دیکھے اور پیروی کرے اور باطل کو باطل دیکھے اور اوس سے بچے اور سننے والا وہ ہے جو حق کو حق سنے اور اوسپر عمل کرے اور باطل کو باطل سنے اور اوس سے

پرہیز کرے اور حقیقت میں سمجھا کا وہ ہے جو بموجب حدیث قدسی کے کہ آیا ہے
بی یبصر اوس کی بصیرت کی آنکھ روشن ہو اور سننے والا وہ ہے کہ اوس کے کان
بی یسمع سننے کے ہون جو خدا سے دیکھتا ہے وہ سوا خدا کے نہین دیکھتا اور جو خدا سے
سنتا ہے وہ سوا خدا کے نہین سنتا وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيْرٌ
مُّبِيْنٌ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ بھیجا نوح علیہ السلام کو
اوسکی قوم کیطرف اون سے اوس نے کہا کہ مین تمکو ڈرانیوالا ہون ظاہر یا بیان کرنیوالا
عذاب کی باتونکا اور نجات کے کامونکا یا ڈرانیوالا ہون اس بات سے کہ تم نہ
پرستش کرو کسیکی سوا خدا کے اسواسطے کہ جو اوسکی عبادت نکروگے تو مین ڈرتا ہون
کہ تمپر عذاب ہوگا دکھہ دینے والے دن کو مجازًا
کہا کہ اوس دن عذاب ہوگا فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا
مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا
مِنْ فَضْلٍۢ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ مو کہا اونچے اونچے آدمیون نے جو کافر تھے نوح علیہ السلام
کی قوم مین سے ہمتو دیکھتے ہین تجکو اپنا جیسا آدمی کوئی بات ایسی نہین دیکھتے
جس سے ہم پر تجکو فوق ہو کہ اوس کے سبب کہ ہم
تجکو نبی جانین اور تیری فرمان برداری ہم پر واجب ہو اون کافرون نے
حضرت نوح علیہ السلام کی ظاہر بشریت دیکھی اور حقیقت انسانی کو دریافت نکیا
اوس سے غافل رہے ؎ ہمسری با انبیا بر داشتند ؛ اولیا را ہمچو خود پنداشتند ؛
گفتہ اینک ما بشر ایشان بشر ؛ ما و ایشان بستہ خوابیم و خور ؛ اور ہم نہین دیکھتے
تیری تابعت کرتے کسیکو مگر اونکو جو ہمارے کمینے لوگ ہین ظاہر رایے مین یعنی تجھپر ایمان لے
آئے بے غور اور تامل کے یا یہ معنی کہ جو تیرے تابع ہین وہ کمینے ہین ظاہر دیکھنے مین یعنے
جو اونکو دیکھے فورًا جان لیوے کہ یہ کمینے لوگ ہین اور ہم نہین دیکھتے تجھے اور تیرے
تابعدارونکو کچھ بزرگی اپنے پر کہ جس سے ہم تمہارے تابع ہووین بلکہ ہم تو گمان کرتے
ہین تجکو جھوٹا یعنی تیری نبوت کے دعوی کو اور اون سے تصدیق لانیکو اور ایمان لانیکو
تجھپر قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّىْ وَاٰتٰىنِىْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ
اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ۝ کہا نوح علیہ السلام نے اے میری قوم مجھے بتاؤ

اگر میں حجت رکھتا ہوں ظاہر اپنے رب کی طرف سے ایسی جو میرے دعوی کی گواہی دیوے اور اللہ تعالی مجکو دے اپنے پاس سے بخشش یعنی نبوت تو تمپر چھپا رہیگا یا تمسے چھپا لیوے اوس حجت کو کہ اوسکی پہچان ندیوے تمکو کیا میں تمپر لازم کرونگا کہ قبول کرو اور لکھا ہے کہ یہ استفہام بمعنی نفی ہے یعنی نہین لازم کرتیکا حالانکہ تم اوس حجت سے کراہیت کرتے ہو اور نہین چاہتے **فائدہ** قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر حضرت نوح علیہ السلام کر سکتے ہوتے تو لازم کرتے لیکن اختیار پروردگار کے مشیت میں ہر کیا جانے اوسکا عدل کسکو راندے اور اوس کا فضل کسکو بلالیوے ۔ ع

یکے را ابرائی کہ مخذول ماست ❊ یکے را بخوانے کہ مقبول ماست ❊ وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَي اللّٰهِ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْـهَلُوْنَ ۝ اے میری قوم میں نہین مانگتا تمسے رسالت کے پہچانے پر کچھ مال مزدوری کا کہ تمکو دینا مشکل پڑے یا تم ندو تو مجکو گران گزرے میرا اجر تو خدا تعالی پر ہے لکھا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام سے بڑے بڑے آدمی اور رئیس کہتے تھے کہ تم اپنی مجلس سے کمینوں اور اوتے اوتے آدمیونکو دور کردو تو ہم تمہارے پاس بیٹھین تو حضرت نوح علیہ السلام نے کہا و ما انا بطارد الذین آمنوا اور مین نہین دور کرنیوالا اونکا جو لوگ ایمان لائے ہین بیشک وہ اپنے رب سے جزا پانیوالے ہین اور اوس کے قرب کو پہنچنے والے ہین اونکو کیونکر دور کرون لیکن میں تمکو دیکھتا ہون نادان کہ تم انکی قدر نہین جانتے وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ اور اے میری قوم کون میری مدد کرے اور روکے اللہ تعالی کے عذاب کو اگر میں انکو راندون کیا تم نہین دریافت کرتے جو کہتے ہو ان کو اپنی مجلس سے دور کرا اونھون نے کہا کہ تو تو انکی یہ سب صفت کرتا ہے اور یہ ظاہر میں تجھسے ملے ہوئے ہین اور تیرے موافق ہین باطن میں تجھسے مخالف ہین حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَاۗىِٕنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّىْ مَلَكٌ وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ۭ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ښ اِنِّىْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور میں تمسے نہین کہتا کہ میرے پاس اللہ کے علم کے خزانے ہین اور میں غیب نہین جانتا کہ لوگون کے باطن کی خبر دون اور میں نہین کہتا کہ میں فرشتہ

ہون جو تم مجہے کہو تو ہم جیسا البشر ہے اور مین نہین کہتا اونکو جن لوگونکو تم حقارت
سے دیکہتے ہو اون کے فقیر ہونے کے سبب اونہین کینہ بتاتے ہو خدا اونکو بہلائی
نہ دیگا اس لئے کہ خدا تعالے نے جو اون کے واسطے عقبی مین آمادہ کیا ہے اوس سے
بہت بہتر اور اچہا ہے جو تمکو دنیا مین دیا ہے خدا خوب جانتا ہے جو اون کے دلمین
ہے صدق اور اخلاص اور جو مین اون کے اسلام کا حکم ندون ظاہر مین تو بیشک
اوسوقت مین ظالمون مین سے ہون کیونکہ نبیونکو حکم ظاہر پر ہے قَالُوا یٰنُوحُ قَدْ جَادَلْتَنَا
فَاَکْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ کُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝ کہا اونہون نے اے نوح
تو نے جہگڑا اور بحث کی ہمسے اور بہت قصہ بڑہادیا اب تو لا عذاب جسکا وعدہ کیا ہے
اگر تو سچا ہے اپنے عذاب کے وعید مین قَالَ اِنَّمَا یَاْتِیْکُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ
حضرت نوح علیہ السلام نے کہا کہ بیشک تمپر عذاب بہیجیگا اللہ اگر چاہیگا جلدی یا دیر
کر کے اور تم خدا تعالی کو عاجز کرنیوالے نہین اوس کے عذاب بہیجنے سے یا اوس سے لڑنیسے
یا اوس سے بہاگ جانیسے وَلَا یَنْفَعُکُمْ نُصْحِیْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَکُمْ اِنْ کَانَ اللّٰهُ یُرِیْدُ
اَنْ یُّغْوِیَکُمْ هُوَ رَبُّکُمْ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ اور میری نصیحت تمکو کچہ نفع نکریگی اگر مین چاہون کہ تمکو
نصیحت کرون اگر خدا چاہیگا تمکو گمراہ کرنا اس کلام مین تقدیم و تاخیر ہے مطلب یہ ہے
کہ اگر خدا تمکو گمراہ کرنا چاہے اور مین چاہون تمہین نصیحت کرون تو وہ نصیحت نفع نکریگی
وہی ہے تمہارا رب پیدا کرنے والا اور تمہارے سب کامونمین تصرف کرنیوالا اپنے ارادہ کے
موافق اور اوسیکی طرف پہیرے جاؤ گے اور اپنے عملونکی جزا پاؤ گے اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ
قُلْ اِنِ افْتَرَیْتُهٗ فَعَلَیَّ اِجْرَامِیْ وَاَنَا بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ۝ بلکہ نوح علیہ السلام
کی قوم نے کہا کہ نوح اپنی طرف سے جہوٹ بنا لیتا ہے وحی ہمنے نوح سے کہا کہدے
کہ جو مین نے وحی جہوٹ بنائی ہے تو اوسکا وبال مجہپر ہے اور مین بیزار ہون تمہارے گناہون سے
جو تم مجہپر بہتان کرتے ہو وَاُوْحِیَ اِلٰی نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ یُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا
تَبْتَئِسْ بِمَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ۝ اور نوح پر وحی کی گئی کہ تیری قوم ایمان نلائیگی مگر وہی جو ایمان
لایا ہے پہر تو غم نکر جو وہ تجہے جہٹلاتے ہین اور ایذا دیتے ہین اور جب انکی دعوت
کا فائدہ جاتا رہا عذاب آنیکا وقت آگیا حکم ہوا اے نوح کوشش کی کمر باندہ وَاصْنَعِ
الْفُلْكَ بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۝ اور بنا کشتی

ہماری نگہبانی مین یارو مددگار کے جو مددگار اور نگہبان تیرے ہین اور ہماری وحی
کرینگی جو کشتی بنانیکو وحی کی ہے اور ہمسے کچھ نکہو اون لوگون کے مقدمہ مین جنہون نے
ظلم کیا ہے یعنی اونکی نجات نمانگ کہ بیشک یہ غرق کیے گئے ہین انکے ڈبونیکا حکم ہوچکا
ہے **فائدہ** حضرت ابن عباس فرماتے ہین کہ نوح علیہ السلام جانتے نہ تھے کہ کشتی
کیونکر بنائین اوسکی کیا صورت ہو وحی آئی کہ ایسی صورت بنا جیسے مرغ کا سینہ ہوتا ہے
حدیث شریف مین ہے کہ نوح علیہ السلام کشتی کے واسطے لکڑی ڈھونڈتے تھے حکم ہوا کہ
سال کا درخت بودے بیس برس مین وہ درخت خوب ہوگیا اس مدت مین کوئی لڑکا
پیدا نہوا جو قوم کے لڑکے تھے وہ بالغ ہوگئے اور اونھون نے بھی اپنے باپون کی متابعت
مین حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت سے انکار کیا پھر نوح علیہ السلام کشتی
بنانےمین مشغول ہوئے وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ اور نوح علیہ السلام کشتی بناتے تھے وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ
مَلَأٌ مِّن قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ قَالَ إِن تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ
اور جب نوح علیہ السلام کی طرف جاتے تھے اوسکی قوم کے بڑے بڑے سردار ٹھٹھا کرتے
تھے اس لیے کہ وہ کشتی جنگل میں بناتے تھے پانی سے دور کہتے تھے کہ کشتی تو بناتے ہو پانی کہان
ہے اور طعنہ دیتے تھے کہ پہلے نبی بنتے تھے اب بڑہی بنے ہو نوح علیہ السلام کہتے تھے
کہ جو تم ٹھٹھا کرتے ہو ہمسے تو ہم بھی ٹھٹھا کرینگے تمسے جیسے تم کرتے ہو فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ
مَن يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ بہت جلد جان لوگے اوسکو جسپر عذاب
آئیگا ایسا کہ دنیا مین رسوا کرے یعنی غرق ہوجاؤگے اور عقبے مین عذاب ہوگا ہمیشہ کہ جہنم مین
جلنا ہے پھر نوح علیہ السلام نے کشتی بنائی دو برس مین کہ تین سو گز لمبی تھی اور بعضون نے کہا ہے
بارہ سو گز اور چوڑی پچاس گز اور بعضون نے لکہا ہے چھ سو گز اور اونچی تیس گز اور
ایک قول مین تینتیس گز ہے اور اس کے سوا اور بھی روایتین ہین اور اوس کے تین درجے
بنائے اور روغن ملدیا اور حکم الہی سے سب قسم کے جانوروئین سے ایک ایک جوڑا
جمع کیا اور پرندونکو نیچے کے درجے مین رکہا اور درندہ اور چارپائے بیچ کے درجے مین اور آدمیونکو
معہ اسباب اور کھانے پینے کے اوپر کے درجے مین جاگہ دی اور سامان مین ان سبکے
مشغول تہا حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِن كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ
وَأَهْلَكَ إِلَّا مَن سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ آمَنَ ۚ وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ یہانتک کہ آیا ہمارا عذاب

یا حکم عذاب کا اور تنور میں سے پانی نے جوش مارا اور وہ تنور پتھر کا تھا جسمین اماں حوا رضی روٹی پکاتی تھین اور حضرت نوح علیہ السلام کو ترکہ مین پہنچا تھا اور عذاب آنیکی یہ نشانی تھی کہ اس تنور سے پانی جوش کرے تو جب نشانی عذاب کی ظاہر ہوئی تبھی نوح علیہ السلام سے کہا کہ اوٹھا لے کشتی مین ہر قسم کے حیوانون کے جو جاندار کہ جفتی کرتے ہین وو دو یعنی ایک نر ایک مادہ اور اپنے لوگونکو جو مسلمان ہین کشتی مین بٹھا لے مگر اوسکو نہ بٹھا جس کے ہلاک کا ہم حکم دیچکے ہین مراد اس سے کنعان اور واعلہ ہین کہ حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا اور بیوی ہین اور اور بھی جو کوئی ایمان لایا ہے اوسی بھی کشتی مین بٹھا لے اور نوح علیہ السلام سے موافق نہوئے اور ایمان نلائے مگر تھوڑے سے آدمی کہ ایک بیوی مسلمان اور تین بیٹے ایک حام دوسرا سام تیسرا یافث اور اونکی بیبیان مرد و عورت بہتّر اور ان کے سوا کہ سب ایک کم اسّی تھے اور نوح علیہ السلام سمیت اسّی ہوتے نوح علیہ السلام سب کو کشتی کے پاس لائے اور ایک سرپوش جو بنایا تھا وہ کشتی پر ڈہانک دیا چالیس دن تک رات دن زمین سے پانی جوش کرتا رہا اور آسمان سے پانی بلا کا برستا رہا وَقَالَ ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ اور کہا نوح علیہ السلام نے سوار ہو جاؤ کشتی مین کہتے ہوئے بسم اللہ مجریہا و مرسہا یعنی اللہ کا نام لو کشتی کے چلانے کے وقت اور ٹھیرانے کے وقت اور بعضون نے کہا ہے اللہ کے نام سے ہی کشتی کا چلنا اور ٹھیرنا کیونکہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب چاہتے تھے کشتی چلے تو بسم اللہ کہتے تھے اور جب چاہتے تھے کشتی ٹھیر جائے تب بسم اللہ کہتے تھے پس نوح علیہ السلام نے انکو اسطور بسم اللہ سکھائی اور کہا بیشک میرا رب بخشنے والا ہے مسلمانونکو مہربان ہے مسلمانون پر کہ انکو طوفان سے نجات دیے وَهِيَ تَجْرِي بِهِمْ فِي مَوْجٍ كَالْجِبَالِ اور وہ کشتی انکو لئے جاتی تھی موجون مین جو عظمت کے سبب مثل پہاڑ کے تھی وَنَادَىٰ نُوحٌ ابْنَهُ وَكَانَ فِي مَعْزِلٍ يَا بُنَيَّ ارْكَب مَّعَنَا وَلَا تَكُن مَّعَ الْكَافِرِينَ ۝ اور آواز دی نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کنعان کو اور بعضون نے اوسکا نام یام لکھا ہے اور وہ بیٹا اونکا کشتی کے کنارہ پر تھا اور نوح علیہ السلام اوسکو مسلمان جانتے تھے شفقت سے اوسے کہا اے بیٹے سوار ہو جا کشتی مین ہماری ساتھ کہ بیخوف ہو جائے اور کافرون کے ساتھ نہو کہ غرق ہو جائے گا وہ لڑکا منافق تھا باپ سے اسلام ظاہر کرتا تھا اور کافرون کے ساتھ اونکی مذہب مین متفق

تہا قَالَ سَاٰوِیۡۤ اِلٰی جَبَلٍ یَّعۡصِمُنِیۡ مِنَ الۡمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ الۡیَوۡمَ مِنۡ اَمۡرِ اللّٰہِ اِلَّا مَنۡ رَّحِمَ ۚ وَ حَالَ بَیۡنَہُمَا الۡمَوۡجُ فَکَانَ مِنَ الۡمُغۡرَقِیۡنَ ۝ کہا بیٹے نے جواب مین باپ سے کہ مین قریب ہے کہ پناہ مین ہوجاؤنگا ایک پہاڑ کی جو بلندی کے سبب مجکو بچالیگا پانی مین غرق ہونے سے نوح علیہ السلام نے کہا کوئی بچانے والا نہین آج کے دن کہ روکے اللہ تعالیٰ کے عذاب کو مگر اللہ جسپر بخشش کرے اور باپ بیٹے مین یہ بات ہورہی تھی کہ طوفان کی سختی ہوئی اور حائل ہوگئے دونون مین موج طوفان کے بس ہوگیا وہ غرق ہونیوالو مین **فائدہ** القصہ نوح علیہ السلام کوفہ سے یا ہندسے یا عین وردہ سے کہ ایک جگہ ہی جزیرہ مین کشتی مین بیٹھے دسوین تاریخ رجب کی کشتی تمام روئے زمین پہ پہرے اور جب طوفان کا حادثہ آخر ہوا اور کافر ڈوب چکے امر الٰہی ہوا وَ قِیۡلَ یٰۤاَرۡضُ ابۡلَعِیۡ مَآءَکِ وَ یٰسَمَآءُ اَقۡلِعِیۡ وَ غِیۡضَ الۡمَآءُ وَ قُضِیَ الۡاَمۡرُ وَ اسۡتَوَتۡ عَلَی الۡجُوۡدِیِّ وَ قِیۡلَ بُعۡدًا لِّلۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ ۝ کہا گیا یعنی حکم الٰہی ہوا کہ اے زمین نگل لے اپنا پانی جو باہر لائی تہی اور اے آسمان روک لے جو پانی چھوڑ رکہا ہے اور پانی جاتا رہا اور ہوگیا جس کام کا حکم ہوا تہا کہ کافر ہلاک ہوئے اور مسلمانون نے نجات پائی اور ٹہر گئی کشتی کوہ جودی پر موصل مین یا شام مین عاشورہ کے دن دسوین تاریخ محرم کی اور مدت طوفان کے چھ مہینے تہی اور کہا گیا پہٹکار ہو اور ہلاک ہو کافرون کو اور جب نوح علیہ السلام اپنے ساتہیون کے ساتہ کشتی سے باہر آئے اوس دن شکرانہ کا روزہ رکہا اور عاشورہ کا روزہ سنت ہوا وَ نَادٰی نُوۡحٌ رَّبَّہٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابۡنِیۡ مِنۡ اَہۡلِیۡ وَ اِنَّ وَعۡدَکَ الۡحَقُّ وَ اَنۡتَ اَحۡکَمُ الۡحٰکِمِیۡنَ ۝ اور پکارے نوح علیہ السلام اپنے رب کو کہ اے میرے پیدا کرنے والے بیشک میرا بیٹا کنعان میرا اپنا ہے اور تو نے فرمایا تہا کہ تیرے اپنونکو نجات دونگا اور وہ ہلاک ہوا اور بیشک تیرا وعدہ سچا ہے اور تو حاکمونکا اچہا حکم کرنے والا ہے اسمین کیا حکمت ہے **فائدہ** امام ماتریدی لکہتے ہین کہ حضرت نوح علیہ السلام بیٹے کے کفر کی خبر نہ رکہتے تہے جو خبر رکہتے تو سوال نکرتے اسواسطے کہ خدا نے فرمادیا تہا وَ لَا تُخَاطِبۡنِیۡ فِی الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا یعنے جو کافر ہین اون کے واسطے مجہسے کچھ نکہیو جب نوح علیہ السلام نے یہ کہا تو اللہ تعالیٰ نے جواب مین فرمایا قَالَ یٰنُوۡحُ اِنَّہٗ لَیۡسَ مِنۡ اَہۡلِکَ ۚ اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیۡرُ صَالِحٍ ٭۫ۖ فَلَا تَسۡـَٔلۡنِ مَا لَیۡسَ لَکَ بِہٖ عِلۡمٌ ؕ اِنِّیۡۤ اَعِظُکَ اَنۡ تَکُوۡنَ مِنَ الۡجٰہِلِیۡنَ ۝ کہا خدا نے اے نوح تیرا بیٹا نہین ہے تیرے

ربع

اہل دین سے وہ تو صاحب اچھے عمل کا نہین تو مجھسے وہ چیز نہ پوچھ جسکا تجھکو علم نہین یعنی جسکو پوچھنے سے بھی نجانے وہ نپوچھ یا جس چیز کا تجھکو علم نہین وہ نپوچھ یعنی بیٹے کے کفر کا بیشک مین تجھکو نصیحت کرتا ہون اور منع کرتا ہون اس امر سے کہ تو اون نادانون سے ہو جو سوال ناجایز کرین قَالَ رَبِّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اَسْئَلَکَ مَا لَیْسَ لِیْ بِہٖ عِلْمٌ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَتَرْحَمْنِیْ اَکُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ کہا نوح علیہ السلام نے اے میرے پروردگار بیشک مین تجھسے پناہ مانگتا ہون اس کے بعد اس سے کہ مین تجھسے پوچھون وہ بات جسکا مجکو علم نہو یعنی جسکا پوچھنا روا نہو اور جو تو مجکو نہ بخشے اور مجھپر رحم نکرے تو ہونگا مین نقصان اوٹھانیوالون مین سے قِیْلَ یٰنُوْحُ اھْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَکٰتٍ عَلَیْکَ وَعَلٰٓی اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَکَ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُھُمْ ثُمَّ یَمَسُّھُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ کہا گیا کہ اے نوح اوتر آ کشتی سے سلامتی کے ساتھ جو ہمنے تجکو دی یا ہماری طرف سے تجھپر سلام اور تحفہ ہے اور برکتین اور زیادتیان تیری نسل مین کہ تو دوسرا آدم ہووے لوگون کے نسب مین اور ایک قول یہ ہے کہ کسیکی اہل کشتی سے اولاد نہین رہی سوا حضرت نوح علیہ السلام کے اور اون کے تین بیٹون کے اور تمام آدمیونکا جہان کے نسب ان تین تک پہنچتا ہے کہ سام کی اولاد عرب اور فرس ہے اور یافث کی نسل سے ترک ہین اور حام کی اولاد ہند ہین اور سلام و برکتین اون گروہون پر جو اونمین سے تیرے ساتھ ہین یعنی مسلمان قریب ہے کہ ہم انکو خوش نصیب کرین دنیا مین کہ اچھی طرح زندگانی کرین اور رزق کی فراخی ہو پھر اونکو پہنچے ہماری طرف سے عذاب دکھہ دینے والا ہو قیامت مین انسے مراد کافر ہین **فائدہ** وسیط مین قرطبی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہین کہ سب مرد و عورت مسلمان اس سلام و برکت مین داخل ہین اور سب کافر مرد و عورت قیامت تک اس خوش نصیبی دنیا کے اور آخرت کے عذاب مین داخل ہین تِلْکَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْھَآ اِلَیْکَ مَا کُنْتَ تَعْلَمُھَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُکَ مِنْ قَبْلِ ھٰذَا فَاصْبِرْ اِنَّ الْعَاقِبَۃَ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝ یہ بیان جو ذکر ہوا غیب کی خبرین ہین کہ ہمنے جبریل علیہ السلام کے واسطے سے تیری طرف وحی کین تو نجانتا تھا انکو اور نہ تیری قوم جو قریش ہے اس وقت سے پہلے پھر صبر کر قوم کی ایذا پر اور مشقت پر رسالت کے پہنچانے مین جسطور نوح علیہ السلام نے صبر کیا بیشک اچھی عاقبت پرہیزگارونکی ہے دنیا مین اونکو دشمنون پر فتح ہے اور عقبے مین بڑے بڑے درجے ہین **فائدہ** پیر طریقت نے

فرمایا ہو کہ صبر سے سب مشکلین حل ہوجاتی ہین اور صبر علاج ہو سب تکلیفونکا اور صبر کا نتیجہ فتح ہو اور
اور بےصبرونکا کام خراب ہوتا ہی وَاِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ۭ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ
مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ۭ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ اور بہیجا ہمنے قوم عاد کی طرف ان کے بہائی ہود کو **فائدہ** بہائی
بسبب نسب کے کہا ہو ہود علیہ السلام نے اے میری قوم اللہ کو پرستش کرو اسکی یگانگی کیساتہ تمہارا
کوئی معبود اسکے سوا نہین ہے اور تم جو اسکا شریک بتلاتے ہو یہ تمہارا بہتان ہے اور جہوٹ باندہا
ہوا ہے یٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا ۭ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی الَّذِیْ فَطَرَنِیْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ اے میری
قوم مین تمسے نہین مانگتا اس رسالت کی کچہ مزدوری اور بدلا **فائدہ** سب رسول اپنی قوم سے اپنی
بیغرضی اور بےطمع ہونا بیان کرتے ہین کہ تہمت سے بچین اور نصیحت خالص ہو کسواسطے کہ نصیحت
اور دعوت جبہی فائدہ کرتی ہے کہ انہین دنیا کی طمع نہو سو ہود علیہ السلام نے کہا میرا حق مزدوری اور
بدلا اوسپرہی جسنے محض اپنی قدرت سے مجہے پیدا کیا ای کیا تم سمجہتے نہین اور عقل سے سچے جہوٹے کو نہین جانچتے
اور نہین جانتے کہ جو مال ڈہونڈہے جہوٹ کیون کہیگا **فائدہ** لکہا ہو کہ قوم عاد نے حضرت ہود
علیہ السلام کی دعوت قبول نکی اور اللہ تعالی نے اونکی شامت کے سبب تین برس مینہہ نہ برسایا اور انکی
مردون اور عورتونکو بانجہ کردیا اور یہ لوگ کہیتی کیا کرتے تہے اور لوگ ان کے دشمن بہی تہے تو کہیتی کے
واسطے مینہہ کی محتاج ہوئے اور دشمنونکے دفع کرنیکو اولاد کی حاجت پڑی تو ہود علیہ السلام نے فرمایا
وَیٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْهِ یُرْسِلِ السَّمَاۗءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا وَّیَزِدْكُمْ قُوَّةً
اِلٰی قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِیْنَ اور اے میری قوم اپنے رب سے بخشش مانگو یعنی ایمان لاؤ پہر
اور کسیکی عبادت نکرو اسکے سوا تو اللہ تعالی بہیجے تمکو آسمان سے تمہاری کہیتون پر مینہہ برابر برسنے
والا اور تمہاری قوت کیساتہ اور قوت بڑہا دی کہ تمکو اولاد دیوے وہ تمہارے دشمنونکو دفع کرین تو میری
بات سنو اور نہ پہر جاؤ مجہسے اور تمنہ نہ پہیرو اللہ تعالی کے کلام سے کہ گناہی کرتے رہو قَالُوْا یٰهُوْدُ
مَا جِئْتَنَا بِبَیِّنَةٍ کہا اے ہود تو نے ایسی حجت اور دلیل نہین بیان کی جس سے تیرا کہنا
صحیح معلوم ہووے حالانکہ حضرت ہود علیہ السلام نے انکو معجزہ دکہائے تہے اور یہ کچہ خاطر مین نلائے
اور انکار کیا وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِیْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِیْنَ کہا اور نہین ہین
ہم ترک کرنیوالے عبادت خداؤن اپنے کی بات تیری سے کہ کہے تو ایک خدا کو بندگی
کیا کرو اور نہین ہم واسطے تیرے ایمان لانیوالے اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْۗءٍ ۭ قَالَ
اِنِّیْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا اَنِّیْ بَرِیْۗءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ نہین کہتے ہم یہ شان تیری کہ مگر یہ کہ پہنچایا ہو سایہ

تیرے تئیں ہو رہے خداؤن ہمارے سنے دکھہ اور بیماری اور کہتے ہین مراد جنون اور سوداہی عاد کی
قوم نے جو گالیان دیتا ہے خداؤن ہمارے کو اوہنون سے تجکو دیوانہ کیا ہے تو باتین کہ خارج عقل
سے ہین تجھسے نکلتی جاتی ہین کہا ہود علیہ السلام نے تحقیق مین شاہد کرتا ہون اللہ کو اور تم بھی شاہد
رہو اوپر اس بات کے کہ بیزار ہون مین اُس چیز سے کہ تم شریک کرتے ہو مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ
جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ۝ سوائے اللہ کے یعنے عبادت مین اُسکی اورون کو شریک
کرتے ہو پس جمع ہو تم اوپر مکر کے یا برائی میری کے سبب تم اور خدا تمہارے بیچ ہلاکی میری
کے اتفاق کرو پس مجکو مہلت نہ دو تم اور جو کچھ چاہو بیچ قصد میرے کے کرو کہ مین خطرہ نہین رکھتا
اور ساتھ حمایت اور نگہبانی اللہ کی کے ضرر تمہارے سے اندیشہ نہین ہے اور یہ بھی ایک معجزہ ہود علیہ السلام
کا تہا کہ اکیلا روبرو جماعت بہت کے کہ جبار اور صاحب شوکت اور دولت اور ریاست کے تھے اُن سے کہے تھے
یہ سب مبالغہ کیا کہ جمع ہو اور مہلت نہ دو اور ہلاکی میری مین سعی کرو وہ باوجود شدت کے اور قہر کے اور
اور قدرت کے ایذا دینے اُسکی سے عاجز ہوئے جیسے کہا ہے ع تو خدا را شو اگر خود عالم دریا ست
بخدا اگر سر موی قدرت تر گردد ۞ اور ہود علیہ السلام ساتھ کرم الٰہی کے شوق تمام رکھتا تہا کہا اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ
عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ تحقیق توکل
کیا مین نے اوپر اللہ کے کہ پروردگار میرا اور پروردگار تمہارا ہے اور جیسے ساتھ اُس کے کہ نہین ہے کوئی چلنے والا
نہین ہے یعنی جاندار نہین ہے مگر اسپر پکڑنے والا ہے بال اُسکے اوپر کے یعنے بال پیشانی کے تئیں واسطے ملکیت کی اور قدرت
اور تصرف اُسکی کے ہے تحقیق کہ پروردگار میرا اوپر راہ عدل کے اور سیدھی کی ہے جو کوئی اوپر اُسکے توکل
کرے اُسکو ضائع نہین کرتا بحر الحقایق مین فرمایا ہے کہ صراط مستقیم وہ ہے کہ آخر طرف سے حق کی ہو وے نہ طرف
غیر اُسکی کے جیسے کہ کہا ہے وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ۝ چون ہمہ راہ دوست از چپ و راست ۞ تو ہر رہ کہ میروی
او راست ۞ چون از وبود ابتدائی ہمہ ۞ ہم بدو باشد انتہائے ہمہ ۞ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّآ
اُرْسِلْتُ بِهٖٓ اِلَيْكُمْ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَيْــًٔا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ پس اگر پھر جاؤ تم پس تحقیق
کہ مین پہنچا چکا ہون ساتھ تمہارے وہ چیز کہ بہیجا گیا ہون مین ساتھ اُسکی طرف تمہاری یعنی وحی اللہ کی سے تمہارے تئین پہنچائی مین نے اور
اور یہ تمہاری حجت واجب کی ہے پس حق قبول نہ کی تم نے اللہ تعالیٰ تمکو ہلاک کرے اور جانشین تمہارا کرے پروردگار میرا ایک گروہ
کو سوائے تمہارے اور نقصان نہ دو گے اُسکو کچھ یعنی اللہ کو کچھ نقصان نہ ہو گا اعراض سے کہ تمہارے کو اور انکار قبول دعوت کرنے سے تحقیق کہ پروردگار میرا اوپر سب
چیز کے نگہبان ہے یعنی عمل اور فعل و حقیقت سب کی جانتا ہے اور جب کہ اثر قوم ہود کی جاتا رہا ان کو نصیحت پہنچنے والی نہو کر
حکم الٰہی ساتھ عذاب اُنکے نازل ہوا وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ
اور اُسوقت کہ آیا حکم ہمارا ساتھ عذاب اُنکے کے نجات دی ہم نے ہود کو اور اُن لوگون کو کہ ایمان لائے تھے ساتھ اُسکے اور وہ چار ہزار
تھے سب کو ساتھ ہود کی نجات دی ہم نے ساتھ بخشش کے اپنی طرف سے یعنی نجات ساتھ فضل ہمارے کے تھی نہ ساتھ عمل اُنکی کے

کے اور نجات دی ہمنے اونکو عذاب سخت سے اور وہ سموم دو نرخلی تہی کہ بیچ
حلق اونکی کے گہس کر دماغ اون کے سے باہر جاتی تہی اور اعضا اون کے ٹکڑے
ٹکڑے کرتی تہی وَتِلْكَ عَادٌ جَحَدُوا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ
كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ اور وہ عاد ہے یعنی اثر کہ بیچ شہروں احقاف کے دیکہتے ہین نشانی
قبیلہ عاد کی ہے انکار کیا اور کافر ہوئے ساتہ آیتوں پروردگار اپنے کے اور گنہگار
ہوئے بیچ پیغمبروں اوس کے کہ گناہ ایک پیغمبر کا لازم کرنیوالا گناہ سب پیغمبروں کا
ہے اور پیروی کی حکم ہر سرکش لڑنے والے کے یعنی عاجز ہوئے بیچ اوس کے کہ اونکو
ساتہ اللہ کے دعوت کرتا تہا اور فرمانبردار ہوئے اوس کے کہ اونکو ساتہ کفر اور گمراہی
کے بلاتا تہا وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَلَآ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ اَلَا بُعْدًا
لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ اور پیچہے سے آئے بیچ اس دنیا کے لعنت کو کہ دور ہونا اور ہلاکت ہے
اور بیچ دن قیامت کے بہی لعنت پیچہے اونکے ہے جانو تم کہ قوم عاد کی کافر ہوئے
ساتہ پروردگار اپنی کے جانو تم کہ دوری ہے خاص عاد کو یعنی رحمت سے دور ہے اور
اور بعضوں نے کہا ہے دوری ہو جیو خاص عاد کو یعنی ہلاکت اور دعا ہلاکت کی اوپر
اون کے پیچہے ہلاک ہونے اون کی کے دلیل ثابت ہونے عذاب کے ہے عطف بیان
عاد کا ہے یعنی یہ عاد کہ ہلاک ہوئے عاد اولیٰ تہے کہ حضرت ہود علیہ السلام اوپر اونکے
اوبہے تہے یعنے پیغمبر ہوئے تہے نہ عاد ارم کہ اونکو عاد ثانیہ کہتے ہین وہ ساتہ قوم ثمود کی
ہلاک ہوئے وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ
هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ
اور بہیجا ہمنے طرف قبیلہ ثمود کے بہائی اون کے صالح کو مراد برادری نسبی ہے کہا
صالح نے اے قوم میری بندگی کرو تم اللہ کو ساتہ یگانگی کے نہین ہے واسطے تمہارے کوئی
معبود سوائے اوس کے اوسنے پیدا کیا تمکو زمین سے یعنی آدم کو کہ باپ تمہارا ہے اور
مواد نطفونکا کہ نسل آدمی کی اوس سے پیدا ہوتی ہے خاک سے پیدا کیا اور زندگانی
یعنی عمر دی تمکو بیچ زمین کے مدارک مین مذکور ہے کہ برس عمر ہر ایک کی قوم ثمود سے
تین سو سے ہزار تلک تہے یا تمہارے تئین قدرت دی اوپر عمارتوں زمین کے تو
حویلیاں پاکیزہ اوپر اوس کے بنائیں اور ساتہ کہودنے نہروں کے اور بونے درختوں

ع ۱۱ ۵

نصف

کے مشغول ہوئے بس بخشش چاہو تم اوس سے یعنے ایمان لاؤ تم تو تمکو بخشے
پس توبہ کرو تم ساتھ بندگی اوسکی کے عبادت غیر اوسکی سے تحقیق کہ پروردگار میرا
نزدیک ہے امید وار ونکو ساتھ رحمت کے اجابت کرنیوالا دعا کرنیوالونکا ہے ساتھ فضل
اور احسان اپنے کے قَالُوا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ اَتَنْهٰىنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا
يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۝ کہا قوم نے کہ اے صالح تحقیق کہ تہا
تو درمیان ہمارے امید وار یعنی نشانی دانائی کی اور عقلمندی کی بیچ پیشانی تیری کے دیکھتے
تھے ہم آگے اس سے کہ دعوی نبوت کا کرے تو اور چاہتے تھے ہم کہ بادشاہ تجھکو اپنا بناویں
ہم یا امید رکھتے تھے ہم کہ ساتھ دین ہمارے کے صاحب دین کا ہووے تو اب ساتھ
اس بات کے کہ کہتا ہے تو امید تجھسے توڑی ہمنے آیا ہمکو منع کرتا ہے تو اوس سے کہ
بندگی کریں ہم اوس چیز کے کہ تھے باپ دادے ہمارے پوجتے تھے اور تحقیق ہم بیچ
شک کے ہیں اوس چیز سے کہ بلاتا ہے تو ہمکو طرف اوسکی توحید اور چھوڑنے عبادت
بتونکی سے ایک شک تہمت میں ڈالنے یعنی گمان کہ جان کو ہھرا اور دلکو بے آرام اور
عقل کو پریشان کرتا ہے قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ
رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ کہا صالح نے
اے قوم میری وہ کہ خبر دو تم مجکو کہ اگر ہوں میں اوپر حجت روشن کے پروردگار اپنے سے
اور دی ہووے میرے تئیں نزدیک اپنے سے پیغمبری پس کون ہے کہ یاری کرے
اور باز رکھے عذاب اللہ کے سے اگر نافرمانی کروں میں اوس کے تئیں بیچ پہچاننے رسالت
کے پس میں تمہارے تئیں طرف اللہ کے بلاتا ہوں اور تم مجکو طرف دین اپنے کے دعوت
کرتے ہو اور ساتھ میرے جھگڑتے ہو پس تم نہیں زیادہ کرتے ہو میرے تئیں سوا نقصان
اور خسارہ کے لائے ہیں کہ قوم ثمود کی نے بیچ جھگڑے اور لڑائی بہت کے معجزہ مانگا
جیسے کہ سورہ **اعراف** میں مذکور ہوا اگر چاہے معلوم کرے کہ ساتھ دعا اوسکی کے
پتھر سے اونٹنی نکلے صالح علیہ السلام نے اوپر اون کے حجت پکڑے اور بیچ مقدمہ
اونٹنی کے وصیت شروع کی وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ
اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ اور کہا اے قوم میری یہ اونٹنی ہےکہ اللہ نے
پیدا کی ہے واسطے تمہارے جس حال میں کہ نشانی ہے اوپر قدرت اوسکی کے پس چھوڑو

تم اوسکو تو کہاوے اور چرے بیچ زمین اللہ کی کے یعنی رزق اوسکا اوپر تمہارے نہین
ہے اور نفع خاص تمکو ہے اور نہ پہنچاؤ تم اوسکو بدی اور ایذا کہ اگر ساتھ برائی اوسکی کے
قصد کروگے تم پس پکڑے تمکو عذاب نزدیک یعنی پیچھے ایذا اوسکی کے عذاب کئے
جاؤ اور فرصت نپاؤ تم عذاب سے فَعَقَرُوهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوا فِي دَارِكُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ذَٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ
مَكْذُوبٍ پس پے کیا اوس اونٹنی کو یعنی پاؤن کاٹے اور مفصل سورہ قمر مین مذکور ہوگا
اور پیچھے پے کرنے اونٹنی کے بچہ اوسکا اوپر پہاڑ کے چڑھا اور تین آوازین کین صالح
علیہ السلام اوسوقت درمیان قوم کے نہتا جب آیا احوال اوسکو سنا پس کہا تم جیوگے اور
فائدہ پاؤگے بیچ گہرون اپنے کے تین دن کہ چارشنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ ہے اور
ہفتہ کے دن اوپر تمہارے عذاب اوتریگا یہ وعدہ نہ جہوٹا ہے لائے ہین کہ چارشنبہ
کو منہہ اونکا زرد ہوا اور پنجشنبہ کو سرخ اور جمعہ کو سیاہ اور شنبہ کو عذاب اوترا
فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا صَالِحًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ إِنَّ رَبَّكَ
هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ۝ پس اوسوقت کہ آیا حکم ہمارا ساتھ عذاب اونکے کی نجات دی ہمنے
صالح کو اور اون لوگون کو کہ ساتھ اوس کے تھے ایمان لانے والے ساتھ فضل اور
بخشش کی نزدیک ہمارے سے نہ ساتھ عمل اونکے کے یعنی محض فضل سے صالح کو اور
مسلمانونکو نجات دی ہمنے اوس بلا اور آفت سے اور رسوائی اوس دن کی سے یعنی
قیامت کے سے تحقیق کہ پروردگار تیرا وہ زور آور ہے یا صاحب قدرت ہے اوپر
نجات مومنونکی غالب ہے اوپر دشمنون کے ساتھ ہلاک کرنے اونکے کے وَأَخَذَ
الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ ۝ اور پکڑا اون لوگون کو کہ
ستم کیا اونہون نے اوپر اپنے ساتھ کفر کے آواز بڑی نے مراد آواز جبرئیل علیہ السلام
کی ہے زاد المسیر مین لایا ہے کہ بیچ اوس تین دن کے کہ وعدہ جینے کا تہا
اپنے گہرون مین بیٹھہ کر قبرین تیار کین اور عذاب کے منتظر تھے جب چوتھے دن
سورج نکلا اور عذاب نہ آیا گہرون سے باہر آئے اور ایک دوسرے کو آپسمین پکارتے
تھے کہ ایکا ایکی جبرئیل علیہ السلام اوپر صورت اصل اپنی کے کہ پاؤن اوپر زمین کے
اور سر اوپر آسمان کے پر پہیلائے ہوئے مشرق سے مغرب تلک پاؤن اوسکے زرد
اور بازو اوسکے سبز اور دانت سفید اور براق یعنی چمکتے ہوئے اور پیشانی روشن

اور رخسارے چمکتے ہوئے اور بال سر اوسکے سرخ مانند مونگے کے ظاہر ہوا قوم ثمود نے
اس حال کو دیکھکر مونہہ طرف گہرون کے کیا اور وہ قبرین کہ تیار تہین اونمین آئی جبرئیل
علیہ السلام نے نعرہ کیا کہ موتوا علیکم لعنۃ اللہ یعنی مرو تم اوپر تمہارے لعنت اللہ
کی ہو جیو سب ایکبارگی موئے اور لرزہ گہرون مین پڑا اوپر جنہین اوپر اون کے گرین
پس ہوئے بیچ گہرون اپنے کے مردے كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۗ أَلَا إِنَّ ثَمُودَ كَفَرُوا رَبَّهُمْ ۗ أَلَا
بُعْدًا لِّثَمُودَ ۝ گویا کہ ہرگز نہ تھے بیچ اون گہرون کے وسیط مین لایا ہے کہ
اللہ تعالی نے ساتھ اوس آواز کے ہلاک کیا اوسکو کہ قوم ثمود کی سے تہا مشرق
میں مغرب مین مگر ایک مرد کہ نام اوسکا رو غال تہا حضرت رسالت پناہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچہا کہ ابو رغال کون ہے آنحضرت نے فرمایا کہ باپ ہے قبیلہ ثقیف کا
جانو تم کہ تحقیق قوم ثمود نے انکار کیا پروردگار اپنے کو جانو تم کہ دوری ہے رحمت سے
خاص قوم ثمود کی کو وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَىٰ قَالُوا سَلَامًا اور البتہ
تحقیق کہ آئے بہیجے ہوئے ہمارے فرشتون سے کہ گیارہ یا بارہ یا سات یا آٹھ تھے اور
دمیاطی مین کہا ہے کہ تین فرشتے یعنی جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام اوپر
صورت جوانون خوبصورت کے آئے طرف ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ خوشخبری کے
ساتھ بیٹا ہونیکے یا ہلاک ہونے قوم لوط کی حقایق سلمی مین مذکور ہے کہ وہ خوشخبری
تہی ساتھ دوستی ہمیشگی کے صاحب کشف الاسرار نے فرمایا ہے کہ جو پہلے
سے خلیل کو نوازا کہ کہا وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا آخر ساتھ ہمیشگی دوستی کی بشارت دی
اور بھی حقایق مین لایا ہے کہ وہ خوشخبری تہی ساتھ ظاہر ہونے حضرت رسالت
کے صلب اوس کے سے اور ساتھ اس کے کہ وہ خاتم پیغمبرونکا اور صاحب تاج
حمد کا ہے اور ایک بشارت یہ کہ باپ کو ایسا بیٹا ہووے سے

خوشوقت آن پدر کہ چنین باشدش پسر ۔ شاباش آن صدف کہ چنین پرورد گہر
آبا ازو بکرم وابنا از وعزیز ۔ صلوا علیہ یا طلع الشمس والقمر

دمیاطی مین لایا ہے کہ جبرئیل واسطے ہلاک قوم لوط کی آیا تہا اور اسرافیل بشارت
بیٹے کی ابراہیم کو لایا تہا اور میکائیل واسطے محافظت لوط اور اہل اوس کے اور
نکالنے اون کے کے موتفکات سے القصہ جب نزدیک خلیل کے آئے کہا

ع ۸

سلام کرتے ہیں ہم اوپر تیرے سلام کرنا قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ
کہا ابراہیم نے کہ جواب میرا سلام ہے اوپر تمہارے ابراہیم علیہ السلام نے سمجھا کہ فرشتے
ہیں اونکو بیچ مہمان خانے کے ٹہلایا پس دیر نہ کی تو وہ کہ لاوے گوسالہ تہنا ہوا اوپر پتھر
گرم کے پس دسترخان بچھایا اور آواز دی اونھوں نے طرف طعام کی ہاتھ دراز کیا
فَلَمَّا رَاٰۤ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ
اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ پس اوس وقت کہ دیکھا ابراہیم علیہ السلام نے ہاتھ اونکو کہ مطلق نہیں پہنچتا ساتھ گوسالہ
کے یعنی ہاتھ طرف طعام کے نہیں کرتے انکار کیا اونکو یعنی نہ پہچانا اور جی میں ڈر کے لایا اونسے ایک
ہوا اور بیچ اس زمانہ کے جو کوئی قصد کسیکا رکہتا تہا طعام اوسکا نہ کہاتا تہا اور جب اونھوں نے طعام
اوسکا نہ کہایا ڈرا کہ چور نہ ہووین اور قصد میرے نکوہ آئے ہووین جب ملائکہ نے ڈرنا
اوسکا دریافت کیا کہا مت ڈر تو تحقیق ہم بہیجے ہوئے ہیں طرف قوم لوط علیہ السلام
کے تو اونکو عذاب کریں ہم وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآءِ
اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ اور جورو ابراہیم کی کہ سارا نام ہے بیٹی ہارون کی کہڑے
تہے پیچہے پردہ کے اور کسی سے منہ نہیں چہپاتی تہی جو ہیں بات فرشتوں کی سنی پس
ہنسی از روئے خوشی کے اور خوشی واسطے دور ہونے خوف ابراہیم کے تہی یا واسطے
ہلاک ہونے فساد والوں کی کہ مراد قوم لوط کی ہے ہنسی اوسکی تعجب سے اور تعجب کرتی
تہی غفلت قوم لوط کی سے باوجودیکہ نزدیک پہنچا تہا عذاب اونکا یا تعجب میں تہے
بدل جانے فرشتوں کے سے اوپر صورت آدمی کے یا تعجب تہا ڈرنے ابراہیم کے
سے باوجود کثرت حشمت اور آدمیوں کے تین آدمیوں سے جب سارہ ہنسی پس بشارت
دی ہمنے اوسکو ساتھ زبان فرشتوں کے ساتھ پیدا ہونے بیٹے کے اسحاق نام اور
سوائے اسحاق کے ساتھ یعقوب کے تحقیق بشارت کی سارہ کو واسطے تہی کہ
خوشی عورتونکو ساتھ ہونے بیٹے کی بہت ہوتی ہے اور دوسرے یہ کہ ابراہیم ہاجرہ
سے بیٹا رکہتا تہا اسماعیل نام پس جب خوشخبری بیٹے کی سنی قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَاَنَا
عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِىْ شَيْخًا اِنَّ هٰذَا لَشَىْءٌ عَجِيْبٌ کہا ہائے تعجب ہے کہ آیا بیٹا
جنوں میں اور حالانکہ میں بڈہیا ہوں اور اوس وقت ایک کم سو برس عمر اوسکی گذری
تہی اور یہ خاوند میرا جس حال میں کہ بوڑہا ہے ایک سو بیس برس کا یا ایک سو بارہ

ہر سکا تحقیق یہ چیز کہ کہتے ہین البتہ چیز تعجب کی ہے تعجب کرنا اوسکا ازراہ عادت
کے تہا نہ ازروے قدرت کے قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ
اَهْلَ الْبَيْتِ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ کہا فرشتون نے خاص سارہ کو آیا تعجب کرتی ہے
تو کام اللہ کیسے کچہ اچنبا نہین ہے کہ کاریگری اور فضل اپنے سے درمیان دو
بوڑہون کے بیٹا دیوسے بخشایش اپنی سے اور برکتون سے یعنی زیادتی اوس کے
سے اوپر تمہارے اے گہر والو تحقیق کہ اللہ تعریف کیا گیا ہے ساتہ بخشش اور نعمتونکے
بزرگوار ہے ساتھ ظاہر کرنے کرم کے فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى
يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ لُوْطٍ ۝ پس اوس وقت کہ گیا ابراہیم سے وہ ڈر کہ رکہتا تہا اور آئے
ساتہ اوس کے خوشخبری اولاد کی جہگڑا کیا ساتہ فرشتون ہمارے کے بیچ شان قوم
لوط کی لائے ہین کہ فرشتون کو کہا کہ تم ہلاک کرتے ہو اہل شہر کو کہ اونمین سو مومن
ہوونگے کہا اونمین نے نہین ابراہیم نے کہا تو پچاس ہوونگے کہا نہین اسیطرح ہر بار
دس کم کرتا تہا اوس تلک پہنچا پہر پانچ تلک آخر الامر ایک تلک فرشتون نے کہا کہ جب
گانو مین ایک مومن ہووے ہلاک کرنے اوس کے کا ہمکو حکم نہین ہے ابراہیم نے
فرمایا کہ لوط اور بیٹے اوس کے مومن نہین ہین جواب دیا کہ ہم لوط کو اور اہل اوسکے
کو باہر لاوینگے اونمین سے اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ۝ تحقیق ابراہیم البتہ بردبار
تہا کہ شتابی نکرتا تہا بیچ بدلہ لینے کے بدکارون سے آہ مارنے والا اور افسوس کہانے
والا اوپر آدمیون کے رجوع کرنے والا بیچ درگاہ خدا کے کے ذکر ان صفتون کا دلالت
رکہتا ہے اوپر اس کے کہ جہگڑنا ابراہیم کا ساتہ فرشتون کے رقت دلی سے اور
زیادتی رحم کی سے تہا اور امید رکہتا تہا کہ عذاب اوس قوم کا توقف مین پڑے شاید کہ
وہ توبہ کرین فرشتون نے کہا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ
وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ۝ اے ابراہیم اعراض کر یعنی درگذر اس جدالی سے تحقیق
کہ آیا ہے حکم پروردگار تیرے کا ساتہ عذاب اون سب کے اور تحقیق کہ آنے والا ہے ساتہ
اونکے عذاب نہ پہرنیوالا ساتہ جہگڑنے اور دعا کی پس فرشتون نے ابراہیم کو رخصت
کیا اور شہر طرف موتفکات کے رکہا اور وہ چار شہر تھے بیچ ہر ایک کے لاکہ
لاکہہ شمشیر زن مرد تھے جسوقت نزدیک روم کے پہنچے کہ لوط بیچ اوس کے ہوتا

جب دیکھا کہ وہ بیچ زمین کے کام کرتا تہا آگے اوسکے گئے اور سلام کیا وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا
لُوطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ۝ اور اوسوقت کہ آئے
بہیجے ہوئے ہماری طرف لوط کے غمگین ہوا ساتھ اون کے اور تنگدل ہوا واسطے
اون کیسے نہ کراہیت مہمانداری کی سے بلکہ بسبب اس کے کہ اونکو دیکہا خوبصورت
بدی قوم کی سے اندیشہ کیا اور کہا یہ دن سخت ہے اوپر میرے لائے ہین کہ اللہ
تعالے نے فرشتونکو کہا کہ جب تلک لوط چار بار بدی قوم اپنی کے سے شاہدی
ندیوے اونکو ہلاک نکرو لوط نے کہ مہمانونکو دیکہا کہا تمکو سوائے اس شہر کے جگہہ نہی
اسرافیل نے کہا کہ کیا ہے کام انکا لوط شرمایا اور کہا شاہدی دیتا ہون نہین کہ بدترین
سارے عالم کے یہ گروہ ہین جبرئیل نے ساتھ میکائیل کے اشارہ کیا کہ یہ دیکہہ ایک
گواہی پس لوط نے ساتھ اونکے منہہ طرف شہر کے رکہا جسوقت دروازہ مین پہنچے
پہر وہی بات دوبارہ کہی جسوقت شہر مین آئے پہر کہا اور جب گہر مین گئے پہر تکرار
اوسی بات کی کی اور شاہدی چار بار کی ظاہر ہوئی بعضے لوگون نے مہمانون لوط کے
کو دیکہا اور خبر اور ونکو پہنچائی یا لوط کی جورو نے لوگونکو خبر کی اور وہ لوگ خبر سنکر طرف
گہر لوط کے آئے جیسے کہ کہتاہے اللہ تعالیٰ وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ وَمِنْ قَبْلُ
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ
فِيْ ضَيْفِيْ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ اور آئے پاس لوط کے قوم اوسکی ساتھ
شتابی کی دوڑتے ہوئے طرف اوسکی اور آگے اسوقت سے بھی تھے کہ کام برے
کرتے تھے یعنے اغلام اور کبوتر بازی اور سیٹی بجانا اور ٹھٹھا کرنا بر سر راہ بیٹھ کر جسوقت
قوم لوط کی دروازے پر آئی اور مہمانونکو طلب کیا کہا لوط نے اے گروہ میرے یہ
بیٹیان میری ہین انکو چاہو پاکیزہ تر ہین خاص تمکو واسطے جورو کرنیکے بشرط ایمان
لانیکے یا اوسکے شریعت مین مومنہ عورت ساتھ تزویج کفار کے سکے کرنا حضرت
لوط نے زیادتی رحمت کی سے بیٹیونکو فدائے مہمانونکا کیا اور کہا ہے مراد بیٹیون سے
عورتین اونکی تہین اسواسطے کہ ہر نبی باپ امت اپنی کاہے واسطے تربیت کے کہا
یعنی عورتونکو چاہو تمکو حلال ہین پس ڈرو تم اللہ سے ساتھ ترک کرنے برے کامون
کے اور رسوا نکرو تم مجکو بیچ مہمانون میرے کے آیا نہین ہے تم مین سے کوئی مرد راہ

یا ہیو الا کہ تم کو نصیحت دیوے اور برے کاموں سے منع کرے قَالُوا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا
فِي بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ کہا قوم نے اسے لوط تحقیق کر تو جانتا ہے کہ
نہین ہمکو بیچ بیٹیون تیری کے کچھ حاجت اور تحقیق تو جانتا ہے جو چیز کہ چاہتے
ہین ہم یعنے بیٹون فاحشہ سے قَالَ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ
کہا لوط نے جواب مین اون کے کاش کہ میرے تئین ہووے ساتھ دور کرنے
تمہارے کی قوت یا اگر مجکو قوت ہووے بیچ ذات میری کے البتہ دور کردون تمہین
یا پناہ پکڑون مین طرف ایک ستون سخت کے یعنے ناتا اور قبیلہ کہ ساتھ مدد اونکی
کے منع تمکو کو نہین کرنا حدیث صحیح مین وارد ہے کہ آنحضرت نے فرمایا یعنے لوط
نے ساتھ خدا کے پناہ پکڑی تو اللہ تعالے نے مدد اوسکی کی اسواسطے کہ جائے پناہ
عاجزونکی سواے درگاہ اوسکی کے نہین ہے ۵

آستانش کہ قبلہ گاہ ہمہ است ÷ از ہمہ آفتے پناہ ہمہ است
ہر کہ دل در حریمش بستہ است ÷ از غم ہر دو کون وارستہ است

لاسئے مین کہ لوط علیہ السلام نہایت مضطرب اور غمگین تھے فرشتون نے کہ اوسکو
ساتھ اوس اضطراب کے دیکہا قَالُوا يَا لُوطُ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَصِلُوا إِلَيْكَ
کہا فرشتون نے کہ اسے لوط تحقیق ہم بھیجے ہوئے پروردگار تیرے کے ہین اور واسطے
عذاب اونکے کے اوترے ہین ہم دل قوی رکھ کہ وہ نہین پہنچتے ہین ساتھ ایذا اور
ضرر تیرے کے یعنے نزدیک تیرے نہین پہنچتے ہین تو قدم زمین سے باہر رکھ اور
ہمکو ساتھ ان کے چھوڑ پس جبرئیل علیہ السلام اوٹھا اور پر اپنا اوپر منہ اونکے کے ملا
سب اندہے ہوئے اور لوط کے گہر سے باہر نکل کر دوڑتے تھے اور کہتے تھے ڈرو تم
اسے آدمیو کہ مہمان لوط علیہ السلام کے جادوگر ہین پس جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ
فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِنَ اللَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا امْرَأَتَكَ إِنَّهُ مُصِيبُهَا مَا أَصَابَهُمْ
پس لیجا تو لوگون اپنے کو تھوڑی ایک رات گذرنے سے اور چاہیئے کہ التفات نکرے
اور پیچھے نہ دیکھے تم مین سے ایک پس سب ناتے دارون اپنے کو لیجا مگر جورو اپنی
کو کہ وہ کافرہ ہے تحقیق کہ پہنچنے والی ہے اوسکو وہ چیز کہ پہنچے ساتھ اون کے یعنے
وہ بھی مانند کافرون کے ہلاک ہووے گی لوط نے نہایت تنگدلی سے فرمایا کہ کب

ہوویگا ہلاک ہونا انکا جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ تحقیق کہ وقت
عذاب انکے کا صبح ہے لوط نے فرمایا کہ ابھی صبح مین بڑی دیر ہے جبرئیل نے فرمایا
اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ ۝ آیا نہین ہے صبح نزدیک یعنے نزدیک ہے
فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ مَّنضُودٍ
مُّسَوَّمَةً عِندَ رَبِّكَ وَمَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ ۝ پس جسوقت کہ آیا حکم ہمارا واسطے عذاب
اونکی کی جبرئیل کو فرمایا ہمنے تو پرون اپنے کو نیچے شہرون اون کے کے لایا اور
اوٹھایا یہان تلک کہ اہل آسمان نے بانگ مرغ کی اور آواز کتے اونکی کے سنی پس
حکم کیا ہمنے تو گرایا اور ہمنے ساتھ قدرت کاملہ کی گروانا اوپر اون شہرون کے کو
نیچا اونکا یعنے اولٹا ہمنے اور برسائی ہمنے اوپر اون شہرون کے بعد اولٹنے اونکے
کے پتھر گل سجیل سے سجیل پتھر مٹی کے کو کہاہے اور وہ مٹی ساتھ آگ کے پکی ہوئی
ہوتی ہے یا سجیل کوئی پہاڑ ہے بیچ آسمان کے یا نام آسمان دنیا کا ہے یا سجین ہے
کہ نام دوزخ کا ہووے یعنی وہ پتھر برسانے اونکے آسمان سے تھے یا دوزخ سے
اور وہ پتھر تھے اوپر نیچے رکھے ہوئے یا پیاپے نشان کئے ہوئے ساتھ خطون سیاہ
اور سفید کے **زاد المسیر** مین کہاہے کہ مہر کئی ہوئی تھی بعضے اونسے مانند برق سفید
کے اوپر اوس کے نقطہ سیاہ اور تھوڑے سیاہ اوپر اونکے نقطہ سفید یا نام اوس آدمی
کا کہ اوپر اوس کے برستا تہا لکہا ہوا تہا یا طیار ہوا تہا نیچے خزانہ پروردگار تیرے کو واسطے عذاب اونکی
کے **تفسیر زاہدی** مین لایا ہے کہ پتھر بڑا اوسمین کا برابر خم کے تہا اور چھوٹا اوسکا
برابر گہڑی کے ایک قول یہ ہے کہ پتھر برسے اوس جماعت پر کہ شہر سے باہر تھے
پس جس جگہ کہ اون مین سے کوئی تہا پتھر اوس کے نام کا اوپر اوس کے کے آیا اور
ہلاک ہوا لائے ہین کہ اوس قوم مین سے خانہ کعبہ مین آیا اور چالیس دن تلک وہ پتھر
کہ نام مزد اوسکا تہا الگ اوپر آسمان کے کہڑا رہا جس وقت وہ آدمی کعبہ سے باہر گیا
وہ پتھر اوپر اوس کے آیا اور وہ ہلاک ہوا اور نہین ہے وہ پتھر عذاب کا ظالمون سے
دور ~ چو عالم از ستمگر تنگ دارد ✤ عجب نبود کہ بروے سنگ بارد ✤
سگانرا سنگ در خورد است بسیار ✤ چو ظالم را بہ بینی سنگ بردار ✤
وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ وَلَا تَنقُصُوا

الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِنِّي أَرَاكُم بِخَيْرٍ وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيطٍ ۝
اور بہیجا ہمنے طرف اولاد مدین یا رہنے والے شہر مدین کے بہائی اون کے شعیب
کو کہا شعیب نے اے قوم میری پوجو تم اللہ کو ساتھ یگانگی کے نہین ہے واسطے
تمہارے کوئی خدا سوائے اوس کے اور کم نکرو تم پیمانہ کو بیچ ماپنے کے اور کم نکرو تم ترازو
کو بیچ تولنے کے تحقیق مین دیکہتا ہون تمکو ساتھ دولت کے اور نعمت کے یعنی عاجز اور
محتاج نہین ہو تم کہ خیانت کرو بلکہ دولتمند ہو رسم حق گذاری کی وہ ہے کہ لوگونکو مال
اپنے سے فائدہ بخشو تم نہ کہ حق اون کے سے کمی کرو اور تحقیق کہ مین ڈرتا ہون اوپر
تمہارے بسبب اس خیانت کے عذاب دن گہیر نے والے کے سے وصف دن کا
ساتھ گہیرنے کہ صفت عذاب کی ہے واسطے واقع ہونے اوسکی کے ہے یعنے
اوسدن عذاب تمکو گہیرے کہ کوئی راہ نپاوے مراد عذاب قیامت ہے اور جب
منع کیا کم کرنے پیمانے کیسے اور وزن کیسے حکم کرتا ہے ساتھ وفا کرنے اوسکی کے
اور یہ نہایت مبالغہ ہے وَيَا قَوْمِ أَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ
أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ اور اے گروہ میرے پورا پو تم پیمانے سے اور تمام تولو تم وزن
کو ساتھ ترازو کے ساتھ عدل اور راستی کے اور وہ قوم باوجود خیانت پیمانہ اور ترازو
کے جو کچہ کہ خریدتے تھے قیمت اوسکی سے چراتے تھے اور کنارے درم اور دینار کے
بہی کاٹتے تھے اسواسطے کہا کہ اور کم نکرو تم لوگونکو چیزین اونکی یعنے جو چیز کہ خریدتے
ہو قیمت اوسکی مین سے نہ چراؤ اور کنارے روپے پیسونکی نکالو اور نہایت تباہی
نڈہونڈہو بیچ زمین شہر اپنے کے جس حال مین کہ تباہ کار ہو تم بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ
إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ وَمَا أَنَا عَلَيْكُم بِحَفِيظٍ ۝ اور جو کچہ خدا باقی چہوڑے واسطے تمہارے
حلال سے بعد ترک کرنے حرام کے بہتر ہے تمکو اوس چیز سے کہ ساتھ خیانت کے جمع
کرو تم اگر ہو تم باور رکہنے والے خاص قول اوس کے کو اور نہین ہون مین اوپر تمہارے
نگہبان کہ تمکو برائیو نسے نگہبانی کرون یا عذاب سے نگاہ رکہون نہین بلکہ مین ایک
رسول ہون پیغام پہنچانیوالا اور نصیحت کرنیوالا اوپر میرے پہنچانا ہے ۝
من آنچہ شرط بلاغ است باتو میگویم ✤ توخواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال ✤
لائے ہین کہ انبیا علیہم السلام اوپر دو قسم کے تھے بعضے وہ کہ اونکو حکم حرب کا تہا

جیسے موسے اور داؤد اور سلیمان اور بعضے وہ کہ اونکو حکم حرب کا نہ تھا اور شعیب
اونمین سے تھے کہ رخصت حرب کی نہ کہتے تھے قوم کو تمام دن نصیحت کرتے تھے
اور آپ تمام رات نماز ادا کرتے تھے قَالُوْا یٰشُعَیْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ
مَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِیْۤ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِیْمُ الرَّشِیْدُ کہا قوم نے کہ اے
شعیب آیا نمازین تیری فرماتے ہین تیرے تئین یہ کہ چھوڑین ہم وہ چیز کہ پوجی
ہے باپ دادون ہمارے نے بتون سے یا موقوف کرین جو کچھ کہ کرتے ہین ہم بیچ
مالون اپنے کے جو کچھ چاہتے ہین ہم کم کرنے پیمانے کیسے اور تولنے سے یا چرانے
مول کیسے یا کاٹنے کنارے درم دینار کے سے تحقیق تو البتہ بردبار ہے راہ پانیوالا
ساتھ گمان اپنے کے یا بات از روے حلم کے کہتے تھے اور مراد اونکی برعکس ان
صفتون کے تھی یا بطریق استبعاد کے کہتے تھے کہ تو باوجود بردباری کے اور دانائی
کے کہ وصف کیا گیا ہے تو کیون یہ باتین کہتا ہے قَالَ یٰقَوْمِ اَرَءَیْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ
رَّبِّیْ وَرَزَقَنِیْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا وَمَاۤ اُرِیْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰی مَاۤ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ اِنْ
اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِیْقِیْۤ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَیْهِ اُنِیْبُ
کہا شعیب نے اے گروہ میرے جو دیکھتے ہو تم کیا کہتے ہو اگر ہوؤن اوپر حجت کے
نزدیک پروردگار اپنے کے سے اور روزی دی ہووے مجکو نزدیک اپنے سے
روزی نیک یعنی نبوت اور رسالت یا مال حلال بغیر خیانت کا یا دولت کمال
ارزانی کی ہووے اور سعادت روحانی اور جسمانی عطا فرمائی ہووے کب روا ہے
کہ مین وحی اوسکی مین خیانت کرون اور نہین چاہتا ہین کہ مخالفت کرون مین تمکو اوس نہین
طرف اوس چیز کی کہ تمکو منع کرتا ہون یعنی تمکو اوس چیز سے منع نہین کرتا ہون کہ آپ کرتا ہون
بلکہ جس چیز سے تمکو منع کرتا ہون اوس سے آپ بھی باز رہتا ہون مین نہین چاہتا
مین مگر اصلاح کرنا کام اون تمہاریکا جب تلک کر سکون مین اور نہین ہے توفیق میری
بیچ صلاح کرنے کامون کے مگر ساتھ ہدایت اور مدد اللہ کی اوپر اوسکے توکل
کرتا ہون مین کہ قادر ہے اوپر سب چیز کے اور سواے اوسکے عاجز ہین اور طرف
اوسی کے پھرتا ہون مین جس چیز سے کہ نیت کرتا ہون وَیٰقَوْمِ لَا یَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِیْۤ اَنْ
یُّصِیْبَكُمْ مِّثْلُ مَاۤ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِیْدٍ

اور اے گروہ میرے تم کو اوپر اوس بات کے نہ کہے دشمنی میرے اور لڑائی کرنی
ساتھ میرے کہ پہنچے تم کو مانند اوسکے کہ پہنچا گروہ نوح کی کو غم طوفان سے یا
قوم ہود کو غم باد صرصر سے یا قوم صالح کو غم زلزلہ سے اور نہین قوم لوط کی تمسے دور
یعنی مکان اور زمان مین تمسے نزدیک ہین اگر قوم گذری ہوئی سے عبرت نہین
پکڑتی اون سے عبرت پکڑو وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي
رَحِيمٌ وَدُودٌ اور بخشش مانگو پروردگار اپنے سے ساتھ ایمان کے پس رجوع
کرو تم ساتھ عبادت اوسکی کے پرستش غیر اوسکی سے تحقیق کہ پروردگار میرا بخشنے
والا ہے اوپر بخشش مانگنے والون کے دوستدار توبہ کرنیوالونکا ہے وَدُود بمعنی
فاعل کے ہے یعنے بندونکو دوست رکھے اور بمعنی مفعول کے بھی ہے کہ بندے
اوس کے دوست رکھین قطب الابرار مولانا یعقوب چرخی قدس اللہ سرہ شرح
اسماء اللہ مین معنے وَدُود کے اوپر اس طرح کے لایا ہے کہ دوست رکھنے
والا نیکی کا ساتھ تمام خلق کے اور دوست اون دلونکا کہ طرف حق کے ہین یعنے
وہ نیکی کو دوست رکھتا ہے اور نیک اسکو دوست رکھتے ہین اور اصل مین ودودی کا فاعل ہستی
اوسکی کے ہے اسواسطے کہ جو نظر حقیقت سے دیکھین اصل نیکی اور احسان کا کہ سبب
محبت کا ہوتا ہے غیر اوس کے کو نہین ہے پس آپ اپنے تئین دوست رکھتا ہے
اور اس مقدمہ مین نکتہ کتنے بیچ آیت يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ کے ظاہر اور عیان ہوسکے ہین
قَالُوا يَا شُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيرًا مِمَّا تَقُولُ وَإِنَّا لَنَرَاكَ فِينَا ضَعِيفًا وَلَوْلَا
رَهْطُكَ لَرَجَمْنَاكَ وَمَا أَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ کہا قوم نے اے شعیب سمجھتے ہین ہم بہت
اوس چیز سے کہ کہتا ہے تو واجب ہونے توحید کیسے اور یہ بسبب قصور عقل اور
فکر اون کے سے تہا یا یہ بات از روے عناد کے تھے وگرنہ کیون بات اوسکی نہ
سمجھتے اور وہ خطیب الانبیا تھا اور کہا اونھون نے اور تحقیق ہم البتہ دیکھتے ہین
تجکو بیچ اپنے بے قوت بیچ دور کرنے ہماری کے اور اگر نہ قوم تیری ہوتی کہ اوپر
دین ہمارے کے ہین اور اونکو عزیز رکھتے ہین ہم اور نہین ہے تو اوپر ہمارے عزیز اور
بزرگ قَالَ يَا قَوْمِ أَرَهْطِي أَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَاتَّخَذْتُمُوهُ وَرَاءَكُمْ ظِهْرِيًّا إِنَّ رَبِّي بِمَا
تَعْمَلُونَ مُحِيطٌ کہا شعیب نے کہ اے گروہ میرے آیا ناتے دار اور قوم میری عزیز زیادہ

ہین اوپر تمھارے اور دوست بہت ہین نزدیک تمہارے اللہ سے اور پکڑا ہی
تمنے امراللہ کے کو پیچھے پیٹھ اپنی کیسے مانند ترک کیئے ہوئے اور بھولے ہوئے کے
یعنی حق کہنے میرے کا نگاہ رکھتے ہو اور حکم پروردگار میرے کا پیچھے پیٹھ کے ڈالتے ہو تم
تحقیق کہ پروردگار میرا ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار ہی اوپر اوس طرح
سے کہ کوئی خبر اوسکی اوپر پوشیدہ نہین ہے اوپر اوس کے تمکو جزا دیویگا وَ يٰقَوْمِ
اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ اور اے گروہ میرے
عمل کرو تم اوپر حال اپنی کے کہ رکھتے ہو تم شرک سے تحقیق کہ مین بھی عمل کرنے والا ہون
قریب ہے کہ جانو تم مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّيْ
مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ۝ اوس کسیکو کہ آوے ساتھ اوس کے وہ عذاب کہ اوسکو رسوا کرے
یا ساتھ تمام نصیحت کے ہلاک کرے اور اوس کسیکو کہ وہ جھوٹھ بولنے والا ہے ساتھ
گمان تمہارے کے یعنے شتابی جانو تم کہ مین سچا ہون یا تم اور انتظار کرو تم اوس
بات کے کہ مین کہتا ہون تحقیق کہ مین بھی ساتھ تمہارے انتظار کرنے والا ہون
وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ
فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۙ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۭ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا
بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ۝ اور اوس وقت کہ آیا عذاب ہمارا نجات دی ہمنے شعیب
کو اور اون لوگون کو کہ ایمان لائے تھے ساتھ اوسکے فضل ہمارے سے اور پکڑا ان
لوگونکو کہ کافر تھے ساتھ اللہ کے آواز تندنے کہ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ مُوتُوْا
جَمِيْعًا یعنی مرو تم سب پس ہو گئے بیچ گھرون اپنے کے مردے اوپر زمین کے
پڑے ہوئے گویا کہ ہرگز رہے نہ تھے بیچ اوس شہر کے یا اون گھرون کے جانو
تم کہ ہلاکی ہے قوم مدین کو اور دوری رحمت میری سے جیسے کہ ہلاک اور لعون ہوئے
ثمود تشبیہ کی ہے مدین کو ساتھ ثمود کی اس واسطے کہ عذاب دونون قومون کا آواز
جبرئیل کی تھا اور بصیر مین لایا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ کوئی
دو قوم ساتھ ایک عذاب کے ہلاک نہین ہوئین مگر قوم شعیب اور صالح علیہما السلام کے
اے پر قوم ثمود کو آواز نیچے اون کے سے تھی اور قوم شعیب کو کہ اہل مدین تھے اوپر
اون کے سے آواز عذاب کی آئی وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۙ اِلٰى

وفِرْعَوْنَ وَمَلَائِهٖ فَاتَّبَعُوْا اَمْرَ فِرْعَوْنَ وَمَا اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِیْدٍ ؁ اور البتہ تحقیق بھیجا ہم نے
موسے کو ساتھ معجزوں کی کہ نشانیاں صحت نبوت اوسکی کے تھی اور ساتھ دلیلوں قاہرہ
اور واضح کے کہ وہ عصا تھا طرف فرعون کے اور گروہ اشراف قوم اوسکی کے پس
پیروی کی اوس گروہ نے حکم فرعون کے کی بیچ کافر ہونے کے ساتھ موسیٰ علیہ السلام
کے اور نہ تھا کام فرعون کا اوپر طریقہ ہدایت اور ثواب کے اور جب آج کے دن
یعنے متابعت اوسکی کے کل کے دن بھی یعنے قیامت کو تابعداروں اوس کے سے
ہوویں یَقْدُمُ قَوْمَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؕ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ؁ پیش رو ہوے
یعنی سرداری کرے فرعون قوم اپنی کے دن قیامت کے پس لاوے اونکو بیچ دوزخ
کے اور برا مکان ہے کہ لائے گئے بیچ اوسکے یعنے آگ دوزخ کی وَاُتْبِعُوْا فِیْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّ
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ؁ اور پیچھے سے لائے جاویں فرعون اور قوم اوسکے
بیچ سرا اسکے لعنت کے اور دن قیامت کے بھی لعنت پیچھی اونکی بری بخشش ہے کہ
دی گئی ہے ساتھ اونکے یعنے لعنت دونوں جہان کی ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ
عَلَیْكَ مِنْهَا قَآئِمٌ وَّحَصِیْدٌ ؁ یہ خبر خبروں شہروں ہلاک کئے گیوں سے
ہے کہ اوسکو اوپر تیرے پڑھتے ہیں ہم اور بعضے اونسے باقی ہیں یا آباد مانند کھیتی قایم
کے اور کتنوں سے اون سے گمنام ہیں یا ویران مانند کھیتی کٹی ہوئی کے اور کہا ہے قایم
وہ ہے کہ نشان اوسکا دیکھا جاوے مانند شہر اور گھر عاد اور ثمود کے اور حصید وہ
ہے کہ آثار اوسکا باقی نہیں ہے جیسے شہر قوم نوح علیہ السلام کا وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ
وَلٰكِنْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَمَاۤ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِیْ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ
لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ وَمَا زَادُوْهُمْ غَیْرَ تَتْبِیْبٍ ؁ اور ستم نہیں کیا ہمنے رہنے والوں اوس شہر کے
کو ساتھ ہلاک کرنے اونکی کے ولیکن ستم کیا اونھوں نے اوپر ذاتوں اپنی کے ساتھ
کرنے اوس چیز کے سبب عذاب کا ہووے پس کچھ فائدہ نکیا یا قدرت دور کرنے
کے نرکھتے تھے اونھین سے وہ خدا کہ از روے جہل کے دعا کرتے تھے اور پوجتے تھے
سوائے اللہ کے یعنی خداؤں اون کے نے باز رکھا اون سے کسی چیز کو جسوقت کہ آیا
حکم پروردگار تیرے کا واسطے عذاب اونکے کے اور نہ زیادہ کیا اونکو بتوں نے سوائے
نقصان کرنے کے اور ہلاک ہونیکے وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِیَ ظَالِمَةٌ

اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ اور مانند اسکے پکڑنا ہے پروردگار تیریکا جس وقت پکڑے اہل شہرون کے کو اور جس حال مین کہ رہنے والے اوس شہر کے ظالم ہو وین تحقیق کہ پکڑنا اللہ کا دکھ دینا سخت ہے اور اوس پکڑنے سے کسیکو قدرت خلاص ہونیکی اور راہ چھٹکاری کی نہین ہے اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ذٰلِكَ یَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ یَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ تحقیق بیچ اس بات کے کہ یاد کی ہے قصون سے البتہ عبرت ہے خاص اوس کسیکو کہ ڈرے عذاب آخرۃ کے سے وہ دن قیامت کا ایکدن ہے کہ جمع کئے جاوین واسطے اوسدن کے لوگ یعنے سب خلق کو بیچ اوسدن کے جمع کرین اور وہ دن قیامت کا ایک دن ہے کہ حاضر ہووے بیچ اوسکے رہنے والے آسمان کے اور زمین کے وَمَا نُؤَخِّرُهٗۤ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ اور دیر نہین کرتے ہم اوسدنکو مگر واسطے گذرنے مدت گنی ہوئی کے یعنے جب تک وقت اوسکا نہ پہنچے قایم نہووے یَوْمَ یَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ فَمِنْهُمْ شَقِیٌّ وَّسَعِیْدٌ جسدن کہ آوے وہ دن حاضر ہونیکا بات نکہے کوئی آدمی وہ بات کہ اوسکو فائدہ نہ پہنچاوے مگر ساتھ حکم اللہ کے پس بعضے اونمین سے بدبخت ہووین کہ ساتھ خواہش وعدہ کے جگہ اونکی دوزخ ہووے اور بعضا نیکبخت ہووے کہ موافق وعدہ کے بہشت جگہہ رہنے اوسکی کی ہووے حقایق سلمی مین شیخ بلخی قدس سرہ سے نقل کرتے ہین کہ نشانیان نیکبختی کی پانچ ہین نرمی دل کی اور بہت ہونا گریہ کا اور نفرت دنیا سے اور کوتاہ رکہنا امید کا اور حیا اور بدبختی کی نشانیان پانچ برعکس ان کے ہین سختی دل کی اور خشکی آنکھون کی اور رغبت ساتھ دنیا کی اور درازی امید کی اور بیحیائی شیخ ابوسعید خراز قدس اللہ سرہ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے اس سورہ مین دو کام بڑے بیان فرمائے ہین ایک سیاست زبردستی کی کہ دماغ زمانہ کفار کے سے نکالے اور دوسرے حکم ازلی نے کہ ساتھ نیکبختی اور بدبختی خلق کی بزرگی جاری ہونے کی پائی اور حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہیبت اوس خبر کی سے اور دبدبہ حکم کے سے فرمایا کہ مضمون اوسکا اس نظم مین ہے

آن یکے را از ازل لوح سعادت برکنار ٭ وین یکے را تا ابد داغ شقاوت برجبین ٭
عدل او میراند آنرا سوے اصحاب الشمال ٭ فضل او میخواند این را سوے اصحاب الیمین ٭

فاما الذین شقوا ففی النار لہم فیہا زفیر و شہیق خلدین فیہا ما دامت
السموت والارض الا ما شاء ربک ان ربک فعال لما یرید
پس اسے پر وہ لوگ کہ بدبخت ہوئے پس بیچ آگ دوزخ کے
ہیں خاص اونکو ہے بیچ اوس آگ کے آواز مانند آواز ہول کے یعنے فریاد سخت
اور نالہ زار زفیر آواز سخت کو کہتے ہیں جیسے آواز گدہے کی اور شہیق آواز سست
ہووے اور تشبیہ کرتا ہے فریاد بدبختوں کے کو ساتھ بدترین آوازوں کے اور یہ بدبخت
ساتھ نالے اور فریاد کے ہمیشہ رہیں بیچ آگ کے ہمیشہ جب تلک کہ آسمان اور زمین رہا ہے
یہ کلمہ بیچ عرف کے عبارت تابید اور تخلید کہ معنی ہمیشگی کے ہیں پس ہمیشگی دوزخیوں کی
ساتھ ہمیشگی آسمان اور زمین کی ہے اس واسطے کہ آیتیں دلالت کرنے والیں اوپر
ہمیشگی اہل نار کے اور قطع ہونے ہمیشگی زمین آسمان کے وارد ہیں [illegible] اعتقاد چاہیئے
کیا کہ کافر کہ بدبخت عبارت اونسے ہے ہمیشہ دوزخ میں رہینگے مگر جو کچھ کہ چاہے پروردگار
تیرا کہ اونکو عذاب آگ دوزخ کی سے بیچ عذاب زمہریر کے منتقل کرے یا
آگ کے سوا اسکے کہ دوزخ میں عذاب طرح طرح کا ہے ایک اونمیں سے یہ ہے کہ
آگ سے عذاب کرے پس مراد خلود ہووے عذاب سے نہ مراد خلود دوزخ سے
تحقیق کہ پروردگار تیرا کرنیوالا ہے جس چیز کو کہ چاہے انواع عذاب کرنے سے واما
الذین سعدوا ففی الجنۃ خلدین فیہا ما دامت السموت والارض الا
ما شاء ربک عطاء غیر مجذوذ اور لیکن وہ لوگ کہ نیکبخت ہوئے پس وہ بیچ بہشت کے ہیں
ہمیشہ بیچ اوس کے جب تلک کہ ہووے آسمان آخرۃ کا اور زمین اوسکی اس واسطے کہ
موافق اس آیت کے کہ یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات یعنے زمین اور آسمان
بدل اس زمین آسمان کا ہوویگا حضرت شیخ قدس سرہ نے فتوحات میں فرمایا ہے
کہ ہمیشگی آسمان اور زمین کی حیثیت جوہر اونکی سے مراد ہے نہ صورت سے اور کہا ہے
مراد اوپر اور نیچے سے ہے کہ عرب جو چیز کہ اوپر ہوتی ہے اوسکو آسمان کہتے ہیں
اور جو چیز کہ نیچے ہوتی ہے اوسکو زمین جانتے ہیں پس جب تلک کہ فوق اور تحت
ہووے بہشت میں رہیں مگر جو کچھ کہ چاہے پروردگار تیرا کہ اونکو نعمت جنتیوں کی ہے
ساتھ دولت کے پہنچا دے زیادہ اس سے کہ مرتبہ رویت اور رضوان کا ہے اور

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ کا مددگار اس قول کا ہے اور تصور اسا اس احوال سے بیچ سورہ توبہ کے بیچ تفسیر آیت ورضوان من اللہ اکبر کے مذکور ہوا ہے بخشش دمی اونکو حق بخشش دینے کا دور ہونے والی یعنے دراز ہے نہایت فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هَٰؤُلَاءِ مَا يَعْبُدُونَ إِلَّا كَمَا يَعْبُدُ آبَاؤُهُم مِّن قَبْلُ وَإِنَّا لَمُوَفُّوهُمْ نَصِيبَهُمْ غَيْرَ مَنقُوصٍ ۞ پس نرہ تو بیچ شک کے مخاطب حضر رسالت پناہ ہین اور مراد امت ہین فرماتا ہے کہ بیچ شک کے نرہ تم اوس چیز سے کہ پوجتے ہین یہ گروہ کافرون کے نہین پوجتے کافر تونکو مگر اوپر اوس طرح کے کہ پوجتے تھے باپ دادے اون کے آگے اوس سے یعنی ساتھ باطل کے اور تحقیق کہ ہم تمام پہنچانے والے ہین ساتھ اون کے حصہ اونکا عذاب سے جس حال مین کہ وہ حصہ ناقص نہووے وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتُلِفَ فِيهِ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَإِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ اور البتہ تحقیق کہ دی ہمنے موسے کو کتاب توریت کی پس اختلاف کیا گیا اوس کتاب مین یعنے قوم اوسکی نے اختلاف کیا بعضے کافر ہوئے اور بعضے ایمان لائے ساتھ اوس کتاب کی مانند اختلاف قوم تیری کے بیچ قرآن کے اور اگر نہ ایک بات ہے سبقت پکڑی ہوئی پروردگار تیرے سے ساتھ تاخیر عذاب اونکی کے البتہ حکم کیا جاتا درمیان قوم موسے علیہ السلام کے کہ جھوٹھ جاننے واسطے عذاب کے گرفتار ہوتے اور حق جاننے والے نجات پاتے اور تحقیق کہ کافر قوم تیری کے البتہ بیچ شک کے ہین قرآن سے شک کرنیوالے وَإِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ أَعْمَالَهُمْ إِنَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۞ اور تحقیق کہ ہر ایک خلاف کرنے والوں نے اونمین سے ہین کہ البتہ تمام دیویگا پروردگار تیرا جزا عمل اونکی کے بعضے ان کو نافیہ رکھتے ہین اور لما کو بمعنے الا کے یعنی کوئی آدمی نہین ہے مگر کہ خداے تعالے جزا عمل اوسکی کے اوپر جس طرح کے کہ چاہے پہنچاوے کہا کی بحث بہت ہے اگر چاہے تفسیر سے معلوم کرے تحقیق کہ اللہ ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم دانا ہے ۞ بہمہ کار بندہ دانا اوست ؛ بمکافات ہم توانا اوست فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَن تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ پس تو مستقیم یعنے ثابت رہ جیسے کہ حکم کیا گیا ہے تو اور جو کوئی کہ مستقیم رہے یا فرما تو کہ مستقیم

ع ۹

یہین وہ لوگ کہ پہرے ہین کفر سے اور ایمان لاسے ہین ساتھ تیرے اور حضرت ابن عباس سے
وہ ہے کہ مستقیم او پر امر و نہی کے ہووے اور امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے
فرمایا ہے کہ مستقیم وہ کوئی ہے کہ راہ حق سے نہ پہرے تو او پر مقام وصال کے
پہنچے حقائق سلمی مین جو زجانی سے نقل کی ہے کہ اسے طالب بزرگیون
کے طالب استقامت کا رہ محمد بن فضل نے فرمایا ہے کہ وہ چیز کہ ساتھ ہوئے اوسکے
کے سب نیکیان نیک ہووین اور ساتھ نہ ہونے اوسکے کے سب برائیان بری ہوین
استقامت ہے اور شیخ الاسلام قدس سرہ نے یہ بات سنی اور کہا کہ اوس نے
بہت اچھا کہا ہے دلیل اوسکی فاستقم کما امرت ہے ایک بزرگ کو پوچھا کو نسا
عمل فاضلتر ہے کہا استقامت شیخ ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ استقامت
وہ ہے کہ اسرار اپنا ماسوائے اللہ سے نگاہ رکہے تو خواجہ عصمت بخاری رحمۃ اللہ
علیہ نے بیچ صفت اہل استقامت کے فرمایا ہے ع

کسے را دانم اہل استقامت + کہ باشد بر سر کوئی ملامت
ز اوصاف طبیعت پاک مردہ + باخلاق ہویت جان سپردہ
تمام از گرد تن دامن فشانند + بر فتہ سایۂ و خورشید مانند

اور حد سے نگذرو تم تحقیق اللہ ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہے
وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ
اور خواہش نکرو تم طرف اون لوگون کے کہ ستم کیا اونہون نے یعنے سستی
نکرو ساتھ اون کے یا حکم برداری نکرو اونکی یا مدد نکرو تم اونکو او پر ستم اونکے کے
سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی ایک قلم واسطے ظالم کے
تراشے یا سیاہی دوات اوسکی مین ڈالے یا کاغذ اوس کے ہاتھ مین دیوے
تو ہے بیچ ظلم اوسکے شریک ہووے اور اونہون نے پوچھا کہ اگر ظالم بیچ جنگل
کے بیٹھا ہو اور بن پانی قریب ہلاکت کے ہووے اوسکو پانی دیجئے فرمایا کہ نہین
کہا اگر پانی اوسکو نہ دیوین مرجاوے فرمایا المصرع آنچنان بہ زندگانی مردہ بہ
پس حق تعالے نے زیادتی رحمت کیسے فرمایا کہ میل ظلم کے نکرو پس پہنچے تمکو
آگ یعنے ساتھ تمہارے آگ دوزخ کی پہنچے اور نہین ہے واسطے تمہارے

سوائے اللہ کے کوئی دوستوں سے کہ عذاب تم سے باز رکھے پس تم یاری نہ دیے
جاؤ گے وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ
ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ اور قایم رکھہ نماز کو بیچ دو طرف دن کے اور بیچ ساعتوں رات
کے نماز طرف چڑھتے دن کے فجر کی ہے اور نماز طرف اوترتے دن کے ظہر
اور عصر ہے اور نماز ساعات رات کی یعنی مغرب اور عشا ہے نقل ہے کہ عمرو بن
غزیہ رضی اللہ عنہ چھوارے بیچتا تھا ایک عورت خوبصورت چھوارے خریدنے آئی
تھی کہا چھوارے اچھے گھر میں ہیں جب عورت اوس کے گھر میں آئی اوسکا بوسہ
لیا اور اوسی وقت پشیمان ہوا اور مجلس حضرت رسالت پناہ کی میں آیا روتا ہوا
اور احوال گذرا ہوا عرض کیا آیت آئی کہ مضمون اوسکا یہ ہے تحقیق کہ نیکیاں یعنے
نمازیں پانچوں لیجاتے ہیں اور محو کرتے ہیں بدیونکو کہ سوائے کبیرہ کے ہو دیں حضرت
رسالت پناہ نے فرمایا کہ نماز دیگر ساتھ ہمارے ادا کرے تو نے کہا کہ کی تھی آنحضرت
نے فرمایا کہ وہ نماز کفارہ اس گناہ کی ہے کہا لوگوں نے یا رسول اللہ خاص اسیکو
ہے فرمایا کہ سب عام کو ہے اور حدیث میں بھی آیا ہے کہ ایک نماز سے دوسری
نماز تلک جو گناہ کہ واقع ہو وے وہ نماز اوسکو محو کرتی ہے جو گناہوں کبیرہ سے
پرہیز کریں اور بعضے اوپر اس بات کے ہیں کہ حسنات سے مراد کہنا کلمہ تمجید کا ہے
یعنے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
یہ کلمہ اور یہ وعدہ نصیحت ہے خاص یاد کرنیوالونکو وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ
اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اور صبر کر تو اوپر فرمانبرداری احکام کے اور پرہیز کرنے کے پس تحقیق
کہ اللہ ضایع نہیں کرتا ثواب نیکی کرنے والوں کو اشارہ ساتھ اس کے ہے کہ صبر بھی
احسان سے ہے فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ
فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا
مُجْرِمِيْنَ پس کیوں نہ تھا اہل قرن سے کہ آگے تم سے تھے صاحب عقل اور فکر کے
کہ از روئے حزم کے باز رکھتے تھے مفسدوں کو فساد سے بیچ زمین کے تو عذاب نہ اوترتا
مگر تھوڑے سے تھے اون میں سے کہ نجات دی ہمنے اونکو اوس عذاب سے اور پیروی
کی اون لوگوں نے کہ کافر تھے اوس چیز کے کہ دولتمند ہوئے تھے بیچ اس کے

یعنے متابعت از روے نفس کے کرکر اہتمام بیچ حاصل کرنے شہوتون نفسانی کے
مصروف کرکر یا سواے اوسکے سے مونھ پھیرا اور تھے کافر وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ
الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ۝ اور نہیں تھا پروردگار تیرے لئے کہ ہلاک کرے رہنے
والون شہر کے کو ساتھ شرک کے اور جس حال مین کہ رہنے والے اوس گانو کی
صلاح کرنیوالے ہوین آپسمین یعنے فقط شرک سے ہلاک نکرے جب تلک فساد اور
ظلم ساتھ اوس کے نملی اور اسی واسطے کہا ہے الملک یبقی بالکفر ولا یبقی مع الظلم
وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ
وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ
اَجْمَعِيْنَ ۝ اور اگر چاہتا پروردگار تیرا البتہ کرتا لوگون کو ایک گروہ یعنی اوپر
ایک دین کے اور اوپر ایک آئین کے اور ہمیشہ ہووین اختلاف کرنے والے بیچ
حق باطل کے مانند یہود اور نصاری کے اور مجوس کے مگر وہ کہ رحمت کرے پروردگار
تیرا اور اوسکو ساتھ ایمان کے راہ دکھلاوی جیسے حنیفیہ یعنے حضرت ابراھیم کے
دین پر مذہب والے کہ مسلمان ہین یا یہ کہ مختلف ہین روزی مین کہ ایک دولتمند ہے
اور ایک فقیر مگر وہ کہ خدا اوسکو قناعت دیوے اور واسطے اس اختلاف کے
پیدا کیا ہے اللہ نے لوگونکو یا واسطے رحمت کے پیدا کیا ہے اللہ نے لوگون کو یا واسطے
راہ پائے ہوؤنکو اور تمام ہوئے بات پروردگار تیری کے کہ ساتھ فرشتون کے یہ
بات کہی ہے کہ البتہ مین بھرونگا دوزخ کو گنہگار دیوون اور آدمیون سب اونکی سے
وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ
الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ اور ہر چیز کہ پڑھتا ہون مین اوپر تیرے خبرون
پیغمبرونکی سے اور وہ خبر کیا ہے جو کچھ ثابت کرتا ہون مین اور قایم رکھتا ہون مین
ساتھ اوس کے دل تیرا یعنے فائدہ خبرون پیغمبرونکی سے وہ ہے کہ دل تیرا آرام
پاوے اور یقین تیرا زیادہ ہووے اور ادا کرنے رسالت کے ثبات کرے تو اور اوپر
ایذا کافرون کے صبر کرنیوالا ہووے تو اور آیا ہے ساتھ تیرے اس سورۃ مین جو کچھ
راست اور درست ہے سالم مین فرمایا ہے کہ خاص اس سورۃ کا واسطے بزرگی
کے ہے ولیکن حق بیچ سب سورتون قرآن کی کے ہے اور کہا ہے صفدہ اشارہ

ساتھ خبرون مذکور کے ہے بیچ اس سورہ کے تیرے یہ چیزین راست ہین اور ایسا
نصیحت اور یاد کرنا ہے خاص مومنون کو وَقُلْ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ
اِنَّا عٰمِلُوْنَ وَانْتَظِرُوْا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ۝ اور کہہ تو اے محمد واسطے اون لوگون کے
کہ ایمان نہین لاتے ہین کہ عمل کرو تم اوپر حالت اپنی کے کہ اوپر اوس کے قرار پانے
والے ہو تم تحقیق کہ ہم بھی عمل کرتے ہین اوپر اوسی حال کے کہ رکھتے ہین ہم اور انتظار
کرو تم ساتھ ہمارے زمانہ پھرنے کے تحقیق کہ ہم بھی انتظار کرنے والے ہین ساتھ تمہارے
عذاب اوترنے کو وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ
وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اور خاص اللہ کو علم اوس چیز کا کہ غائب
ہے آسمانون اور زمینون سے اور طرف اوس کے پھرے اور حفص یرجع مجہول
پڑھتا ہے یعنی پھیرے جاوین سب کام پس بندگی کر خاص اوسکو کیونکہ رجوع سب
کامون کے وہی ہے اور توکل کر اوپر اوس کے اور نہین ہے پروردگار تیرا بیخبر اوس
چیز سے کہ بندگی کرتے ہین اور تفسیر مین کعب الاحبار سے نقل کرتا ہے کہ فاتحہ توریت
کی آیت پہلے سورہ انعام کی ہے اور خاتمہ اوسکا آیت اول سورہ ہود علیہ السلام کی ہے

ع ۱۴ / ۱۰

سورۃ یوسف مکیۃ وہی	بسم اللہ الرحمن الرحیم	مائۃ وحدی عشر آیۃ

روایت کرتے ہین کہ یہودیون نے مکے کے اشرافون سے کہا کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے پوچھو کہ یعقوب پیغمبر علیہ السلام کی اولاد شام سے مصر مین کیونکر آئی خدا تعالے
نے اون کے جواب مین یہ سورہ بھیجا الٓرٰ یہ حرف جدا جدا اسرار اور بھید قرآن
شریف کا ہین ان کے معنے اور بھید خدا اور خدا کا رسول جانتا ہے لیکن عالم کہتے
ہین کہ یہ اشارہ خدا تعالی کے نامون سے ہے جیسے کہ الف سے اللہ اور لام سے
لطیف اور رے سے رؤف گویا کہ قسم کہاتا ہے خدا تعالی اس طرح کہ مجھے قسم ہے اپنے
ان ناموں کی کہ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ یہ آیتین قرآن کی روشن ہین یعنے
اس سورہ کی آیتین کہلی ہوئی بیان کرتے ہین سمجھنے والون کو اور یہ قصہ جواب صاف ہے
پوچھنے والون کو اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا بیشک ہمنے بھیجا ہے اس قرآن کو عربی زبان
مین لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ شاید کہ تم اے مکے کے لوگو جلد سمجھو کیونکہ تمہاری زبان سے نَحْنُ

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ ہم کہتے ہین تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو تو
بیان کرے کہ یہ بہت اچھا قصہ ہے بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ وَاِنْ كُنْتَ
مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ہ سبب اوس کے جو بھیجا ہمنے تیری طرف یہ قرآن مین
قصہ اور تہا تو پہلے اس کے بہیجنے سے انجان یعنے جب تک بہیجا یہ قصہ قرآن مین نہ
بہیجا تہا تجہے اس قصہ سے خبر نہ تہی حضرت یعقوب علیہ السلام کے دو قبیلہ تہے اور
دو حرمین تہین اور وہ دو بی بیان آپسمین سگی بہنین تہین اور اوسوقت اس طرح
نکاح درست تہا ایک بی بی سے دو بیٹے تہے ایک حضرت یوسف اور دوسرا ابن یامین
اور دوسری بی بی کے چہہ فرزند تہے ایک کا نام یہود اور دوسرا روبیل تیسرا شمعون
چوتہا لاوی پانچوان ریالون چہٹا یشجر اور دو حرمون کے چار بیٹے تہے ایک حرم
کے بیٹونکا نام دان اور نفتالی اور دوسرے حرم کے بیٹونکا نام جاد اور اشر تہا یہ
بارہ بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام کے تہے اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ یاد کر یعنی سارا حال
کر یا ظاہر کر پوچہنے والے کے آگے کہ جسوقت کہا یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ سے
يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ہ اے بابا بیشک
مین نے خواب دیکہا جو گیارہ تارے اور سورج اور چاند دیکہتا تہا مین کہ یہ سب مجکو سجدہ
کرتے ہین یعقوب علیہ السلام نے جب یہ خواب بیٹے کا سنا اور تعبیر اوسکی سمجہی کہ گیارہ
تارون سے اشارہ اوس کے گیارہ بہائیون سے ہے اور چاند سورج سے جانا اشارہ اپنی
طرف اور اپنی قبیلہ کو کہ وہ حضرت یوسف کی خالا تہین اور اونکی مان کا واقع ہو چکا
تہا یعنے ایک وقت اوسکو ایسا اوج ہوگا جو اوس کے بہائیون سمیت مان باپ تعظیم
کرینگے حضرت یعقوب علیہ السلام نے اسکو معلوم کر کے قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ
عَلٰۤى اِخْوَتِكَ کہا پیار سے کہ اے بچے میرے مت کہہ اس اپنے خواب کو اپنے
بہائیون کے آگے مت کہو اور اگر کہیگا تو فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ
عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ع پہر وہ بہانہ کرینگے تیرے واسطے بہانہ بہت برا شیطان کے بہکانے
سے اور بیشک شیطان آدمیون کے واسطے ظاہر دشمن ہے یعنی اوس کے دشمنی کہلی
ہوئی ہے جو آدم کے واسطے لعین ہوا اور اتارا گیا وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ اور اسی
طرح جو خواب دکہایا تجہے اختیار کریگا اور بتلائی دیگا تجکو رب تیرا اور درجے بادشاہی

کو پہنچاویگا وَیُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ وَیُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكَ وَعَلٰۤی اٰلِ یَعْقُوْبَ اوسکہا ئیگا تجھے
علم خواب کی تعبیر کا اور تمام کریگا اپنی نعمتونکو تجہپر اور تیرے بہائیون پر یعنی سب نعمتین جو ہونگا
ظاہر کی نعمت بادشاہت اور دولت ہیں اور باطن کی دولت نبوت اور پیغمبری ہے سو وہ
دونون خدا تعالیٰ نے دین حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد کو كَمَاۤ اَتَمَّهَا عَلٰۤی اَبَوَیْكَ مِنْ
قَبْلُ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ ؕ جیسے کہ تمام کی نعمت اوپر باپ دادا تیرے کے
پہلے اس سے جو وہ ابراہیم پردادا تیرا اور اسحاق دادا تیرا دونون پر سلام خدا کا اور
صلوٰۃ اونکو خدا تعالےٰ نے نعمت اپنی تمام دیکہ اِنَّ رَبَّكَ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۠ بیشک
رب تیرا سب چیز کا جاننے والا ہے اور سب اچھے مضبوط کام کرنے والا ہے لَقَدْ كَانَ
فِیْ یُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖۤ اٰیٰتٌ لِّلسَّآئِلِیْنَ ۝ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ بیشک
ہین بیچ قصہ یوسف کے اور اوس کے بہائیون کے قصہ مین نشانیان قدرت اور حکمت
کی ہین واسطے پوچہنے والون کے جسوقت حضرت یوسف اپنا خواب باپ سے کہتے
تھے اور حضرت یعقوب علیہ السلام بیٹے کو تعبیر بتاتے تھے اور تقید کرتے تھے کہ خواب اپنا
بہائیون سے نہ کہیو یہ باتین کوئی بہاوج حضرت یوسف علیہ السلام کی سنتی تھی جب
شام کو اونکا خاوند گہر مین آیا اون نے اپنی خاوند سے کہا اوس نے بہائیون سے کہا
بہائی یہ بات سنکر بہت آزردہ ہوئے اور نہایت برا مانا یہانتک کہ اوس کے جانی
دشمن ہوئے جیسے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اِذْ قَالُوْا جب کہا بہائیون نے یوسف کے
آپسمین کہ لَیُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰۤی اَبِیْنَا مِنَّا مقرر یوسف اور بہائی اوسکا یعنے بنیامین
یہہ دونون بہت پیارے ہین باپ ہمارے کو ہمسے یعنی ہمکو باپ کچہ پیار نہین کرتا اور دونو
بہائیونسے بہت محبت رکہتا ہے وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اور ہم زور آور ہین اور سب کام کرنیوالے
ہین اور وہ دونو چھوٹے ہین کچہ کام اون سے ہو نہین سکتا چاہئے کہ ہمکو بہت پیار کرے
جو ہمسے اوسے آرام ہے اس بات سے معلوم ہوا کہ اِنَّ اَبَانَا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنِ ۚ بیشک باپ
ہمارا سید ہی راہ سے بہولا ہے ظاہر یعنے اس بات مین سمجہ اوسکی اولٹی ہوئی ہے پہر
اب کیا کیجے سب مل کر اس کام کی مصلحت کرنے لگے ہر ایک موافق اپنی حسد کے اور
دشمنی کی اور دلیل عقلی کے کہتا تھا ایک نے کہا اُقْتُلُوْا یُوْسُفَ مار ڈالو یوسف کو کہتے
ہین اسبات کا کہنے والا دان تہا اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا یا پہینک دو اوسی کسی جنگل مین

جو کوئی بہیڑیا اوسکو کہا جاوے تو پہر یَخْلُ لَكُمْ وَجْهُ أَبِيكُمْ خالی رہے تمہارے واسطے منہہ تمہارے باپ کا یعنے جب اوسے نہ دیکہے گا تمہین کو پیار کرے گا وَتَكُونُوا مِنْ بَعْدِهِ قَوْمًا صَالِحِينَ اور ہوجیؤ اور رہیو تم پیچہے اس کام کو کر کے یعنی اس کام سے فراغت کر کے جماعت نیکبختون کی یہ بات شیطان نے ان کے جی مین سکہائی یعنی یہ کام تو بڑا گناہ ہے لیکن کرنا ضرور ہے اسے کر کے پیچہے اس سے نیکبخت رہیو یعنے توبہ کیجیؤ اور پہر ایسا کام نکیجیو شیطان کی بہکانے سے نہ سمجہے کہ کل کیا جانے کہ کیا ہو کل کی توبہ کی امید پر آج گناہ نکیجے قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ لَا تَقْتُلُوا يُوسُفَ وَأَلْقُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ إِنْ كُنْتُمْ فَاعِلِينَ کہا ایک نے اون کہنے والے بہائیون سے کہ مار مت ڈالو یوسف کو کہتے ہین اسبات کا کہنے والا یہودا تہا اوسنے کہا کہ جان سے مت مار و اور کسی کوے مین ڈال دو جو کوئی مسافر اوسکو لیجاوے اگر ایسا کام کر نیوالے ہو تم تو یہ اچہا سبہون نے یہ بات پسند کی اور اوسی کو مقرر کر کے باپ کے پاس آئے اور کہا کہ ان دنون مین موسم بہار کا ہے اور جنگل مین سبزہ ہے اور وقت سیر کا ہے ہر طرف پہول خود روے کہلے ہوئے ہین ہمارا جی چاہتا ہے کہ یوسف کو لیجاوین اور سیر کر والاوین کہ یہ بچہ ہے وہ اوس تماشے سے بہت خوش ہوگا حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا میرا جی ایکدم اسکو اپنے سے جدا کرنیکو نہین چاہتا اور اسکو تمہارے ساتہ نہین بہیجنے کا جب یہ یہان سے ناامید ہوئے تب حضرت یوسف علیہ السلام کو پہسلانے لگے اور مکر کی باتین کرنے لگے اور کہا کہ جنگل مین ایسا تماشا اور سیر ہے تو باپ سے رخصت لیکر چل ہم تجہے ایسے سیر اور تماشا دکہائین گے کہ تونے کبہی نہین دیکہا اور اوس تماشے کو دیکہہ کر بہت خوش ہوگا حضرت یوسف علیہ السلام یہ باتین سنکر بے اختیار ہوئے اور جاکر باپ سے کہا اور بجد ہوئے کہ مجہے رخصت دو جو مین بہائیون کے ساتہ سیر کو جاؤن جو مین نے کبہی سیر جنگل کی نہین کی حضرت یعقوب علیہ السلام فکر مین گئے قَالُوا يَا أَبَانَا مَا لَكَ لَا تَأْمَنَّا عَلَى يُوسُفَ وَإِنَّا لَهُ لَنَاصِحُونَ کہا تب بہائیون نے حضرت یوسف علیہ السلام کی اپنے باپ سے کہ اے بابا کیا ہوا تکو جو ہمارا اعتماد اور بہروسا نہین کرتے اوپر یوسف کے یعنی اتنا ہمنے کہا اور اب خود یوسف رخصت مانگتا ہے اور تم اوسکو ہمارے ساتہ نہین بہیجتے ہو اور ہم سے

تمہاری خاطر جمع نہیں ہے اور ہم تو اس کے بھلا چاہنے والے ہیں اَرۡسِلۡهُ مَعَنَا غَدًا
يَرۡتَعۡ وَيَلۡعَبۡ وَإِنَّا لَهُۥ لَحَٰفِظُونَ بہیج اسکو ہمارے ساتھ کل سیر کو جو
وہاں کہیلین گے اور اونٹ دوڑائین گے اور تیر چلا دین گے اور ہیرن گے اور میوہ
پھول چکہین گے اور بیشک ہم اوسکی رکہوالی کرینگے قَالَ إِنِّي لَيَحۡزُنُنِيٓ أَن تَذۡهَبُوا
بِهِۦ وَأَخَافُ أَن يَأۡكُلَهُ ٱلذِّئۡبُ وَأَنتُمۡ عَنۡهُ غَٰفِلُونَ کہا حضرت یعقوب علیہ السلام نے بیشک
مین غم کہاتا ہون کہ جو اسے لیجاؤ تم اسکی جدائی مجہپر سخت ہے اور مین ڈرتا ہون اس بات سے کہ ایسا ہو جو اسے بہیڑیا کہا جاوے
اور تم اوس سے بیخبر رہو قَالُواْ لَئِنۡ أَكَلَهُ ٱلذِّئۡبُ وَنَحۡنُ عُصۡبَةٌ إِنَّآ إِذٗا لَّخَٰسِرُونَ
کہا بہائیون نے حضرت یوسف علیہ السلام کے کہ اے بابا قسم خدا کی اگر اوسے
بہیڑیا کہاوے باوجودیکہ ہم زور آور ہین کہ ہم مین سے ہر ایک دس شیر کو مارے
بیشک تب ہم ہون گے گنہگار یعنے ہم مین اتنا زور ہے اس زور پر اگر اوسی بہیڑیا
کہاوے تو ہم بقدر گنہگار ہین پہر جب دیکہا حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہ
یوسف بہی جانے کو ان کے ساتھ تیار ہے اگر اسے نجانے دون تو اسکا دل کڑہے
گا اور سیر اکہناوہ اور اوس کے بہائی نہین مانتے لاچار ہو کر راضی ہوئے یوسف
کی خاطر سے پہر حضرت یوسف علیہ السلام کو نہلایا اور کپڑے اچہے پہنائے اور
اور زلفون مین اور سر کے بالون مین کنگہی کی اور وہ جبہ جو حضرت
ابراہیم علیہ السلام کے گلے مین تہا اوسوقت کہ جب نمرود نے اونکو آگ مین ڈالا
تہا وہ حضرت یعقوب پاس تہا اوسے تعویذ کر کے یوسف علیہ السلام کے بازو
مین باندہ دیا اور رخصت کیا اور آپ بہی ساتھ ان کے درخت تلک جو کنعان
شہر کے باہر تہا وہان تلک رخصت کرنے روتے گئے جب حضرت یوسف
علیہ السلام نے باپ کو روتے دیکہا آپ بہی رونے لگے اور کہا اے بابا تم کیون
روتے ہو حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا اے بیٹا تیرے اسوقت کے جانے سے
بے اختیار میرا دل غم کہاتا ہے اور نہین جانتا مین اسکا آخر کام کیا ہوگا لیکن تو مجہے
نہ بہولیو مین تجہے ہرگز نہین بہولنے کا یہ کہکر بیٹون سے تاکید کی کہ یوسف سے خبردار
رہیو اور اس کا دل آزردہ نکیجو اور حضرت یعقوب علیہ السلام اوس درخت پاس
کہڑے رہے جب تک کہ بیٹے ان کے نظر سے جاتے جاتے غائب ہوئے حضرت

یعقوب اپنے گھر کو پھر سے اور آنکر غمگین بیٹھے فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهٖ پھر جب گئے بھائی حضرت یوسف کو لیکر باپ کے حضور سے تو کاندھے پر چڑھا لیا تھا جب تک باپ نظر آتا تھا کاندھے پر لیے گئے جب دور پہنچے اور باپ کی نگاہ سے غائب ہوئے کاندھے سے اوتار دیا اور باتین نصیحت بھلائی اور بدسلوکی شروع کی اور طعنے دیکر کہنے لگے اے جھوٹے خواب بنا کر کہنے والے کہان ہین وہ تارے اور چاند سورج جو تجھے سجدہ کرتے تھے اونکو بلا و جواب ہمارے ہاتھ سے تجھے چھڑا دین ایک بھائی ادہر سے طمانچہ مارتا اور دوسرا ادہر سے لات سے دکھیلتا تھا اور ایک طرف کوئی گردنی مارتا تھا اور دوسری طرف سے ایک جھڑکی دیتا تھا اسی طرح سے گھسیٹتے اور دھکے دیتے لئے جاتے تھے ہزار خرابی سے اور حضرت یوسف کہتے تھے اور روتے تھے اور منت عاجزی کرتے تھے کہ اے بھائیو مین نے تمہاری ایسی کیا تقصیر کی ہے جو تم اسقدر ظلم اور بیرحمی مجھپر کرتے ہو اگرچہ یہ کچھ تقصیر ہوئی ہو اوس بوڑھے باپ کی اور خدائے تعالیٰ کے واسطے مجھپر رحم کرو ایسی باتین رو رو کے عاجزی اور منت سے کہتے تھے اور کوئی نہ سنتا تھا اور سختی اور عذاب زیادہ کرتے تھے جب حضرت یوسف علیہ السلام نے دیکھا کہ بھائی تو کسیطرح مجھپر رحم نہین کرتے تب خدائے تعالیٰ کو یاد کیا کہ اے پروردگار اب تیرے سوا کوئی مجھے پناہ نہین خدائے تعالے نے یہودا کے جیمین مہر ڈالی اوس نے اپنے دامن کے نیچے لیکر کہا کہ بس کرو تم گھر سے قول کرکے آئے تھے کہ ہم اوسے جان سے نہین مارینگے اب یہ حال کیون کرتے ہو بارے یہودا کی اتنی حمایت سے وہ ظلم تو موقوف کیا پر لے چلے اوسی جنگل مین تو پہنچے ایک کنوئے پر جو نو کوس کنعان شہر سے تھا وہان جا کر وَاَجْمَعُوْا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ اور اکٹھے ہو کر مصلحت کی کہ اوسی کنوئین مین ڈالے کہتے ہین وہ کنوان اندر سے کشادہ تھا اور منہہ اوس کا تنگ تھا اور ستر گز کا گہرا تھا بلکہ زیادہ تھا اوس سے حضرت یوسف کو اوس کنوئے کے کنارے پر لائے اور دونو ہاتھ باندھے اور ایک رسی کمر مین اونکی باندھکر کنوئین مین لٹکایا حضرت یوسف کے گلے مین جو کرتا تھا وہ کنوئے کے بیچ سے انکا بھائیون نے وہ کرتا بھی اوتار لیا جب کہ آدھے کنوئے مین پہنچے رسی کاٹ دی خدائے تعالے نے حضرت جبرئیل کو حکم کیا کہ خبردار ہو جلد

بندے کو ایسی چوٹ نہ لگے حضرت جبرئیل سدرۃ المنتہی سے جو انکی جگہ رہنے کی ہے وہان سے دوڑے یا اوڑے پلک مارنے مین حضرت یوسف کو راہی مین لیا اور ایک پتھر پہ جو اوس کنوے مین پانی سے اونچا نکل رہا تھا اوس پر سیج مین آرام سے بیٹھا دیا اور وہ پیراہن حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جو بازو مین تعویذ کی طرح بندھا ہوا تھا اوسے کھول کے پہنایا اور بہشت سے کہانا اور پانی لاکر کہلایا پلایا وَاَوْحَیْنَآ اِلَیْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور کہلا بھیجا ہمنے جبرئیل علیہ السلام کے ہاتھ یا جمین یوسف علیہ السلام کے خبر دی تو غم نکہا کہ تجھے ہم اس کنوے سے نکال کر بڑے درجے کو پہنچا دین گے جو مقرر تو خبر دیویگا بھائیون کو اس کام کی جو انھون نے تجھسے کیا ہے اور تجھے یہ دکھ دیا ہے اور تجکو نہ پہچانینگے او سوقت سبب تیری حکومت اور دولت اور مرتبہ کے اس پیغام اور تسلی خدا تعالیٰ کیسے حضرت یوسف علیہ السلام کی خاطر جمع ہوئی اور آرام سے بیٹھے اور یہان جب بہائی حضرت یوسف کو کنوئے مین ڈال چکے پھر اپنے گہر جانیکا ارادا کیا ایک دُنبے کو حلال کرکے وہ کرتا جو حضرت یوسف کو کنوئے مین ڈالتے وقت اوتار لیا تھا اوسکو اوس لہو سے خوب تر کیا وَجَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً یَّبْكُوْنَ اور آئے گہر مین باپ کے پاس شام کو روتے ہوئے اور مکر سے چیخین مارتے ہوئے جب حضرت یعقوب علیہ السلام نے بیٹونکی آواز رونیکی سُنی گہبرا کے گہر سے باہر آن کے پوچھا کیا ہوا تمکو اور یوسف کہان ہے قَالُوْا یٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا یُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِیْنَ کہا بیٹون نے اے بابا بیشک ہم گئے تھے جنگل مین دوڑتے تھے تو کون آگے نکل جاوے اور پہلے تیر کون لاوے اور یوسف کو چھوڑا اور بیٹہا یا تھا جنس اور کپڑون کے پاس پھر اوسے بھیڑئیے نے کہایا اور تو اے بابا سچ نہین جانے گا اگرچہ ہم سچے ہین سب بات مین لیکن تو جو بدگمان ہے اور ہم اپنے سچ پر شاہد رکھتے ہین یہ کرتا اوسکا لہو بہرا وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِیْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ اور آئے کرتا لیکے یوسف کا مکر سے لہو مین بہرا ہوا یعنے وہ جو دُنبے کے لہو سے حضرت یوسف کا کرتا بہر لائے تھے وہ اپنے سچ پر شاہد لائے جب

حضرت یعقوب علیہ السلام نے وہ کرتا دیکہا جانا کہ شاید سچ ہوگا اسے پرجب کرتے
کو اچہے طرح دیکہا تو کہین ذرا پہٹا نہ تہا کہا کہ وہ عجب بہیڑیا تھا جس نے یوسف کو
کہایا اور اوس نے کرتے کو کہین سے پہٹنے ندیا یہ صریحًا جہوٹھ ہے قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ
لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ کہا یعقوب علیہ السلام نے بیٹون سے اسکو
بہیڑیے نے نہین کہایا بلکہ بنایا تمھارے واسطے تمہارے جی نے یہ کام یعنے تمنے اس بات
کو اپنے جی سے بنایا ہے یوسف کے مارنے کے واسطے پہر میرا کام صبر ہے اور صبر اچہا ہے
اور صبر کے معنے یہ ہین کہ جب کوئی مصیبت پہنچے چپ رہے اور کسی سے اوس بات
کا گلہ اور شکوہ نکرے مگر دل مین خدا تعالیٰ سے عاجزی کرے خدا تعالیٰ اوس صبر
کا بدلہ دیتا ہے وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰي مَا تَصِفُوْنَ اور خدا تعالیٰ ہے جو اوس سے
مدد چاہتا ہون مین اوپر اوس بات کے جو تم بیان کرتے ہو کہ یوسف کو بہیڑیے نے
کہایا یہ بات تو نرا جہوٹھ ہے پر مین نے صبر کیا خدا تعالیٰ مجکو اس کا یعنے صبر کا بدلہ
دیگا کہتے ہین کہ حضرت یوسف علیہ السلام تین دن اوس کنوئین مین رہے چوتھے
دن فجر کو وَجَاۗءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ۭ آیا قافلہ یعنی اونکا
ایک قافلہ اوس کنوئین کے نزدیک جو وہ قافلہ مدین شہر سے مصر کی شہر کو
جاتا تہا وہان آن کر مقام کیا قافلہ کے لوگون نے بہیجا ایک آدمی کو پانی لانیکے واسطے
جو اوس کا نام مالک تھا یہ مالک اوس کنوئین پر پانی بہرنیکو آیا اور ڈول اوس کنوئے
مین ڈالا حضرت یوسف علیہ السلام خدا تعالیٰ کے حکم سے اوس ڈول مین آ بیٹھے
جب مالک ڈول لگا کہینچنے ڈول بہاری تھا اوس سے کہینچا نہ گیا مالک حیران ہوا
کہ آج کیا ہے جو یہ ڈول ہمیشہ کا میرا ہے مجہسے اب کہینچا نہین جاتا جہک کر دیکہے
تو ایک لڑکا خوبصورت اوس ڈول مین بیٹہا ہے مالک نے یہ دیکھکر اپنے رفیق کو پکارا
قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ۭ کہا اے بشرے یہ لڑکا بیٹھا ہے ڈول مین کہتے ہین کہ بشریٰ
اوس کے رفیق کا نام تھا اور بعضے کہتے ہین کہ اون نے خوشی سے کہا کہ اے خوشی
یعنے خبر خوش ہے اور تعجب ہے کہ ایک لڑکا خوبصورت ڈول مین بیٹہا ہے اس
سبب ڈول مجہسے کہینچا نہین آؤ مل کر نکالین وہ رفیق آیا اور اون دونون نے
وہ ڈول حضرت یوسف سمیت نکالا وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ۭ اور چہپایا حضرت

یوسف کو سارے قافلہ کے لوگون سے یعنے قافلہ کے لوگون سے یون نہ کہا کہ یہ
کنوئین مین سے نکلا ہے بلکہ یون کہا کہ یہان کے لوگون نے یہ غلام دیا کہ اسے لیجاکر
مصر مین بیچو اور مول اسکا ہمین لادو اور لیجنے کہتے ہین کہ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً یعنے
یہ ہین کہ چھپایا بھائیون نے حضرت یوسف علیہ السلام کے احوال کو اور کہا یہ غلام
ہمارا ہے اور یہ بات اس طرح ہے کہ جب یوسف علیہ السلام کے بھائیون نے
سنا کہ ایک قافلہ اوس کنوئین کے نزدیک اوترا اور یوسف کو کنوئین مین
سے نکالا اوس قافلہ مین آئے اور کہا کہ یہ ہمارا غلام بھاگ کر یہان آیا تھا اب ہم
اسے بیچتے ہین تم مول لو وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ اور خدا تعالیٰ جانتا ہے اور
واقف ہے اوس چیز سے جو یہ کرتے ہین یعنے اولاد حضرت یعقوب علیہ السلام کی یہ
باتین جھوٹی جو بناتے ہین اپنے دل سے سب خدا تعالیٰ جانتا ہے کہتے ہین کہ جب
بھائیون نے یہ سنا اور آنکر یوسف علیہ السلام کو مالک کے پاس دیکھا اپنی عبرانی
زبان مین کہا یوسف علیہ السلام کو کہ جو کچھ ہم کہین اگر تو اوس کا برخلاف کہیگا
تو ہم تجھے مار ڈالین گے حضرت یوسف علیہ السلام سنکر چپ رہے پھر بھائی اون
کے مالک سے لگے کہنے کہ یہ غلام ہمارا ہمیشہ بھاگ بھاگ جاتا ہے اور کسی کام کا
نہین اور بدخو ہے ہم اسکو بیچتے ہین تم مول لو اور کسی اور شہر مین دور جاکر اسے
بیچو جو ہم اسکا احوال نہ سنین مالک نے کہا ہمارے پاس جتنے روپے تھے سب کی جنس
خرید چکے اب میرے پاس کئے درم کھوٹے ہین اونھون نے کہا کہ تو جانتا ہے کہ
اس غلام کا مول تو بہت ہے پر ہم تجھسے معاملہ کر سکتے ہین جو تیرے پاس ہے سو دے
مالک نے کئے درم دئے اور اونھون نے لئے اور ہاتھ حضرت یوسف علیہ السلام
کا مالک کے ہاتھ مین دیا وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۭ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ اور بیچا حضرت یوسف
علیہ السلام کو تھوڑے مول کو جو وہ کئے درم گنتی کے تھے کہتے ہین کہ سترہ یا بیس
درم تھے جو حصہ مین ہر بھائی کے دو دو درم آئے اور یہو دا نے کچھ نہ لیا قصہ کوتاہ
حضرت یوسف علیہ السلام کو مالک نے مول لیا وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ
اور تھے بھائی یوسف علیہ السلام کے اوسکو نچاہنے والے یعنی نچاہتے تھے کہ
یوسف علیہ السلام ہمارے پاس رہے یا مالک اور رفیق اوس کا نچاہتے تھے

اوس معاملہ کو یعنے جب اونھون نے سنا تہا کہ اوس غلام کو بھاگنے کی عادت ہی اور کام کا نہین ہے اس سبب بیچا ہتے تھے جو اوسے مول لیوین غرض کہ مالک حضرت یوسف علیہ السلام کو مصر مین لایا اوسوقت مصر کا بادشاہ ریّان بیٹا ولید کا تھا اور اوس کے گہر کا مختار قطفیر یا اطفیر تہا اوسکو عزیز کہتے تھے جب وہ قافلہ مصر مین پہنچا ہر کارے عزیز کے قافلہ مین آئے اور حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکہا اور اون کے حسن کو دیکھکر حیران ہوئے اور یہ خبر عزیز کو آگہی عزیز کے گہر مین ایک بی بی تھی اوس کا نام راعیل تھا جو اوسے زلیخا کہتے تھے جب عزیز نے خبر اور تعریف حضرت یوسف کی سنی مالک کو کہلا بہیجا کہ اوس غلام کو غلامونکی بیچنے کی جگہ لاؤ اور سارے شہر مین شہرت ہوئی کہ اس قافلہ مین ایک غلام ایسا خوبصورت آیا ہے جو ویسا کسینے نہین دیکہا دوسرے دن مالک حضرت یوسف علیہ السلام کو نہلا کر کپڑے اچہے پہنا کر مصر کے بازار مین لاکر کہڑا کیا غریب اور تونگر سبہی اوس کے دیکہنے کو آئے اور عزیز بہی اوسکی خریداری کو آیا مالک نے کہا جو کوئی زیادہ مول دیویگا اوسی کو دونگا مصر کے لوگون نے جب حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکہا حیران ہوئے اور سبہی خریدار ہوئے اور ہر ایک مول اوسکا بڑہانے لگا ہوتے ہوتے یہان تک پہنچا کہ برابر اوسکی تول کے روپا اور سونا لگے دینے پہر آگے اوسکی قیمت بڑہی جو مشک اور کافور اوسکی تول کی برابر دینے لگے جب عزیز نے یہ دیکہا کہ اوسکا مول بڑہتا ہے جاتا ہے اون سب سے دگنا مول دیکر لے لیا اور اپنے گہر مین لے آیا وَقَالَ الَّذِی اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖ اَكْرِمِیْ مَثْوٰىهُ اور کہا مول لینے والے نے حضرت یوسف علیہ السلام کے جو وہ مصر کا رہنے والا تہا یعنے عزیز نے جو مصر کا رہنے والا تہا اپنی بی بی کو جو وہ زلیخا تھی کہا کہ اس غلام کو اچہی طرح اور اچہی جگہ رکھ یعنے عزت سے اور آرام سے رکھ اوسکو عَسٰۤى اَنْ یَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا شاید کہ فائدہ پہنچا دے یہ غلام ہمکو کام خدمت سے یا اوسکو لیوین ہم فرزندی مین کہتے ہین کہ عزیز کے گہر مین اولاد نہو تی تھی یوسف علیہ السلام کو دیکہا کہ نشانی اشراف کی اوس کے منہہ سے ظاہر تھی اور بہت زر خرچ کرا وسکو لیا تھا اس واسطے کہا کہ اوسکو اچہی طرح رکھیو اوسے

بیٹا کر کے پالیں گے اب خدا تعالی فرماتا ہے وَكَذٰلِكَ اور اسی طرح جو محبت یوسف علیہ السلام کی عزیز کے دل میں ڈالی ہمنے مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ عزت اور حرمت دی ہمنے یوسف کو زمین میں یعنے ہمنے مصر میں اوسے حاکم کیا وَلِنُعَلِّمَهُ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ اور سکھایا ہمنے یوسف کو تعبیر خواب کی یا سمجھ دی کتاب کے معنون کی یعنے جو صحیفہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اوترے تھے اون کے معنون کی سمجھ دی وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰى أَمْرِهٖ اور خدا تعالی غالب اور زبردست ہے اوپر اپنے کاموں کے یعنے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے کوئی شخص یا کوئی چیز ایسی نہیں جو اوسے وہ کام کرنے نہ دے وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ اسے پر بہت آدمی اس بات کو نہیں جانتے وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهٗ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ اور جب پہنچا یوسف اپنی قوت کو یعنی جوانی کو جو وہ بیس یا تیس برس یا کم زیادہ اس سے تھے دی ہمنے اوسکو دانائی یا پیغمبری اور اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ہم اچھا کام کرنیوالوں اور بھلائی کرنیوالوں کو کہتے ہیں کہ جب یوسف علیہ السلام عزیز کے گہر میں آئے زلیخا دیکھتے ہی ہزار جان سے اون پر عاشق ہوئی اور دمبدم عشق اوسکا زیادہ ہونے لگا اور حضرت یوسف علیہ السلام کا کچھ اوسکی طرف خیال نہ تھا آخر لاچار ہو کر زلیخا نے اپنا حال کہا وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ اور چاہا یعنے آرزو اپنی کو چاہا یوسف علیہ السلام سے اوس عورت نے جو حضرت یوسف اوس کے گہر میں تھے اوس کے بدن سے یعنے چاہا زلیخا نے اپنے مدعا کو جو لیوے یوسف علیہ السلام سے اور یوسف علیہ السلام نے اوس بات سے پرہیز کیا جب زلیخا نے دیکھا کہ یوسف یوں میرا کہا نہیں مانتا ایک اوس کے واسطے محل اچھا بنایا اور اوس کے ساتھ دیوڑیاں رکھیں اور آپ سارا بناؤ کر کے حضرت یوسف کو اوس محل میں لے گئی وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ اور ہر دیوڑہی کے دروازہ کو بند کیا اور مضبوط قفل دیا جب ساتویں مکان میں پہنچی وہاں خاطر جمع سے بیٹھی اور کہا زلیخا نے حضرت یوسف کو کہ اب یہ جگہ خلوت کی ہے آ تو اب میں تیری ہوں یعنے دل اور جان میرا تجھپر تصدق ہے اب تو بیخطر ہے مقصود دل کا حاصل کر یہ کہا اور منت عاجزی شروع کی اور یوسف کو اپنی طرف زور سے کھینچا قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ إِنَّهٗ

رَبِّیٓ اَحْسَنَ مَثْوَایَ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ کہا یوسف علیہ السلام نے کہ پناہ مانگتا
ہون مین خدا تعالیٰ سے جو وہ بیشک پالنے والا میرا ہے جو میرے واسطے اچھی جگہ
بنائی یعنے خدا تعالیٰ نے عزیز کے جی مین ڈالا جو تجھے اوس نے کہا کہ یوسف کو اچھی
طرح آرام سے رکھ یہ خدا تعالیٰ کا احسان ہے مجھپر اور مقرر چھٹکارا اور خلاصی نہین
پاتے ستم کرنیوالے یعنے ظالمون پر بیشک عذاب ہو گا یہ زنا بڑا ظلم ہے عزیز نے
مجھسے ایسا سلوک کیا اور مین اوس کے گہر مین ایسا کام کرون یہ کام مجھسے ہرگز
نہین ہونیکا زلیخا کو محبت اور عشق حضرت یوسف کا غالب تھا سبب غلبہ
شہوت کے حضرت یوسف کا کہنا کچھ نسنا وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا اور مقرر قصد
کیا زلیخا نے ملنے کا حضرت یوسف سے یعنی بیقرار ہو کر چاہا کہ آپ ہمین ملین اور قصد
کیا حضرت یوسف علیہ السلام نے زلیخا سے بہاگنے کا یعنے چاہا کہ کسی بہانے سے
نکل جائے حضرت یوسف چاہتے تھے کہ کسی طرح اس بلا سے چھوٹے اور زلیخا
چاہتی تھی کہ کسی بہانے سے ملے غرض یہ رد و بدل حد سے جب گذر ہی زلیخا نے
تکیہ تلے سے خنجر نکالا اور کہا کہ اگر تو میری بات نہین مانتا تو مین اپنا گلا کاٹتے
ہون یہ کہا اور خنجر حلق پر رکھ ہی دیا حضرت یوسف نے دیکھا کہ اب بڑی خرابی
ہوئی ہاتھ زلیخا کا پکڑ لیا اور کہا جلدی نکر جو تو کہی گی سو کرونگا اور لاچار ہو (سامنے) دالان
ایک پردہ لٹکتا تھا حضرت یوسف نے پوچھا کہ اے زلیخا اس پردے کے پیچھے کیا ہے
اوس نے کہا ایک مورت ہے کہ جسکو مین پوجا کیا کرتی ہون اسوقت شرم سے
اس کے آگے پردہ ڈالا ہے جو اس کام مین نظر نہ پڑے حضرت یوسف علیہ السلام
نے دل مین خوف کیا خدا تعالےٰ سے کہ اسکو بت سے جو نہ دیکھتا ہے نہ سنتا ہے
نہ بولتا ہے شرم آئی اور مجھکو اپنے رب سے جو دانا بینا اور جاننے والا سب وقت
سب کے حال کا ہے دیسے خدا تعالےٰ سے مین کیونکر نہ شرماؤن جیسے کہ خدا تعالےٰ
فرماتا ہے لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ اگر نہ دیکھتا یوسف علیہ السلام دلیل اور نشانی
رب اپنے کی تو ہر طرح یعنے مقرر ارادہ کرتا زلیخا سے ملنے کا اور وہ دلیل بچانا خدا تعالےٰ
کا تھا گناہ سے یا وہ روشنی پیغمبری کی تھی جو اوس سبب یوسف علیہ السلام نے
اوس وقت اپنے تئین تھام رکھا اوس کام سے اور فرماتا ہے خدا تعالےٰ

كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ' اسی طرح یوسف
کو قوت دی ہمنے جو پہیر ا یوسف کو بدی سے اور زبونی سے یعنی یوسف کو زنا
سے دور رکہا ہمنے اور بیشک یوسف تہا بندون خالص ہمارے سے یعنے پاک
کیا ہوا تہا سب برائیون سے کہتے ہین کہ جب یوسف علیہ السلام کے جی مین
خوف خدا تعالی کا آیا یکبارگی وہان سے بہاگے اور زلیخا اون کے پکڑنے کو پیچہے
اون سکے دوڑی اور جس دروازیپر پہنچے قفل اوس کا حکم خدا تعالے کیسے کہل
گیا وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ اور دونون اسیطرح دوڑتے تہے جو آخر
کے دروازے تلک پہنچے کہ یکایک زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام کے کرتے کا
گریبان پیچہے سے پکڑکر کہینچا اور پہاڑا حضرت یوسف اوس کے ہاتہ سے چہوٹ
کر باہر آئے وَاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ۰ اور پایا خاوند زلیخا کے کو نزدیک دروازے
آخر کے یعنے جب حضرت یوسف زلیخا کے ہاتہ سے چہوٹ کر اون سب دروازون
باہر آئے تو دیکہا کہ عزیز کہڑا ہے اور پیچہے سے زلیخا بہی آئی عزیز نے جو دیکہا کہ
یوسف اور زلیخا دونون گہبرائے ہوئے ہین اور دوڑتے اور ہانپتے آئے ہین جانا
کہ کچہ خلل ہے زلیخا نے جب عزیز کو دیکہا اور معلوم کیا کہ اس نے ہمکو جو اسطرح
بیحواس دیکہا ہے البتہ پوچہے گا اور یوسف سچ ہے سو کہیگا یہ سمجہکر زلیخا سب سے
پہلے آپ ہی بولی قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ
اور کہا زلیخا نے کہ کیا ہے سزا اوسکی جو چاہے تیری گہر والی سے برائی یعنے عزیز
سے پوچہا کہ جو کوئی برا کام مجہسے کیا چاہے اوسکی سزا کیا ہے مگر اوسکو قید
کیجئے یا بہت بڑا دکہ دیجئے اوسے یعنے بہت سے کوڑے مارئے اوسکو حضرت
یوسف نے جب سنا کہ قید کرنے اور کوڑے مارنے سے ڈراتی ہے تب ڈر کر
قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ کہا حضرت یوسف نے کہ اے عزیز چاہا زلیخا نے آرزو اپنی
میرے بدن سے اور مین اوس سے بہاگا عزیز نے کہا زلیخا اور طرح کہتی ہے
اور تو یون کہتا ہے کیونکر جانئے کہ سچ کیا ہے اور شاہد اس بات کا کوئی نہین
یوسف علیہ السلام نے کہا کہ اس گہر مین ایک لڑکا چار مہینے کا جہولے مین
تہا وہ شاہد ہے عزیز ہنسا اور کہا چار مہینے کا لڑکا کیا جانے اور وہ کیونکر بولے

یوسف علیہ السلام نے کہا خدا تعالیٰ کو قدرت ہے جو اوسے زبان دیوے ایسی جو باتیں کرے کہتے ہیں کہ عزیز نے مزاح سے پوچھا کہ اے لڑکے کہو تو ان دونوں میں سچا کون اور جھوٹا کون ہے خدا تعالیٰ کی قدرت سے وہ لڑکا چار مہینے کا بولا وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا إِن كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِن قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكَاذِبِينَ اور شاہدی دے وہ شاہدی دینے والا زلیخا کے کنبے سے تھا وہ لڑکا کہتے ہیں زلیخا کی خالہ کا یا چچا کا بیٹا تھا اوس نے یہ شاہدی دی کہ اگر گریبان یوسف کا آگے سے پھٹا ہے تو زلیخا سچی ہے اور یوسف جھوٹا ہے یعنے اگر یوسف زلیخا کے پاس آپ سے گیا ہوگا اُسنے ہاتھ سے اُسے دور کیا ہوگا آگے سے گریبان پھٹا ہوگا وَإِن كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِن دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصَّادِقِينَ اور اگر گریبان اوس کا پیچھے سے پھٹا ہے تو زلیخا جھوٹی ہے اور یوسف سچا ہے کسواسطے کہ وہ بھاگتا ہوگا اور زلیخا اوسے پکڑتی ہوگی جب یہ لڑکے نے بات کہی عزیز حیران ہوا اور بڑا اچنبا کیا اوس بچے کے بولنے سے فَلَمَّا رَأَىٰ قَمِيصَهُ قُدَّ مِن دُبُرٍ قَالَ إِنَّهُ مِن كَيْدِكُنَّ إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ پس جب دیکھا تو گریبان یوسف علیہ السلام کا پیچھے سے پھٹا تھا عزیز کو یقین ہوا کہ یوسف سچا ہے تب زلیخا کی طرف غصہ سے کہا کہ بیشک یہ سب مکر ہے تم عورتوں کا اور مقرر مکر تم عورتوں کا بڑا ہے جو جلد دل میں وہ مکر اثر کرتا ہے یہ غصہ زلیخا پر کرکے یوسف کو کہا دلاسے سے کہ يُوسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هَٰذَا اے یوسف جانے دے اس بات کو یعنی کسی سے نکہیو پھر زلیخا سے کہا وَاسْتَغْفِرِي لِذَنبِكِ إِنَّكِ كُنتِ مِنَ الْخَاطِئِينَ کہ اے زلیخا توبہ کر اس گناہ اپنے سے بیشک تو ہے گنہگار ہے کہ ایک تو آپ ہی اوسکو چاہا اور دوسرے اپنا گناہ اوسپر رکھا کہتے ہیں کہ عزیز نے تو اس بات کو چھپایا اور مٹایا تھا لیکن عشق کی بات کب چھپائے سے چھپتی ہے اس بات کا چرچا ہوا اور لوگوں کی زبانوں میں وہ بات پڑی کہ زلیخا اپنے غلام پر عاشق ہے اور وہ غلام اوسے قبول نہیں کرتا وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتَاهَا عَن نَّفْسِهِ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا إِنَّا لَنَرَاهَا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ اور کہا عورتوں نے اپنے گھر میں یعنے زلیخا کی ہمچشم جو برابری بیٹھنے والی تھیں اونھوں نے کہا کہ گھر والی عزیز کی اپنے غلام سے چاہتی ہے

کہ آرزو اپنی حاصل کرے اور اوس غلام نے بیشک زلیخا کا دل ٹکڑے کیا ہے
دوستی سے یعنی غلام کی محبت زلیخا کے دل مین بے نہایت ہے بیشک ہم دیکھتے
ہین زلیخا کو کہ بھولی ہے صریحاً یعنی عزیز جیسے خاوند کے ہوتے غلام مول لئے ہوئے
پر عاشق ہوئی ہے فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ پھر جب سنا زلیخا نے مکر اون کا
یعنے طعنے اون کے سنکر اپنے دل مین بہت جھنجلائی اور تاؤ پیچ کھایا اور اونکو
شرمندہ کرنیکے واسطے مصلحت کر کے اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ بھیجا ایک کو طرف اون کے
یعنے جن عورتون نے اوسکو طعنے دئے تھے اونکو مہمان بلایا اپنے گھر اور ضیافت
کی اور اچھے کھانے پکوائے وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً اور تیار کئے واسطے اون
کے فرش اور تکئے خاصے خاصے رکھے اور کھانا پاکیزہ اون کے آگے چنا
وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا اور دی ہر ایک کے ہاتھ مین ایک چھری
تیز یعنے جس طرح فرنگی چمچے سے شوربا اور کھانا کھاتے ہین اور روٹی اور بوٹی کو
چھری سے کاٹ کر کھاتے ہین اسی طرح اونکی بھی رسم تھی اسواسطے چھری ہر ایک
کے ہاتھ مین دی تھی تو گوشت اوس سے تراش کر کھاوین وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ
اور کہا زلیخا نے یوسف علیہ السلام کو کہ باہر آ اپنے مکان سے ان عورتون کے
آگے کہتے ہین کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا کہ مین نہین آتا مجھے معاف کر
زلیخا بہت منت کر کے لائی فَلَمَّا رَاَيْنَهٗٓ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ پھر جب
دیکھا حضرت یوسف کو اون عورتون نے بڑا پایا اوسکا حسن اور سب یکبارگی
اوس پر عاشق اور بیہوش ہوئین اور اپنی کچھ خبر نہ رہی اور وہ چھریان جو ہاتھون
مین تھین بیخبری سے سبھون کے ہاتھ کٹے اور کچھ درد معلوم نہوا جب بڑی
دیر کے پیچھے وہ عورتین ہوش مین آئین تو اپنے ہاتھ گھائل دیکھے اور لہو بہتا دیکھا
تو یوسف علیہ السلام کی تعریف کرنے لگین وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ط
اور کہا اون عورتون نے کہ پاک ہے خدا تعالیٰ اسبات سے جو ایسے کو پیدا
نکر سکے یعنی خدا تعالیٰ ایسا قادر ہے کہ ایسے کو بھی پیدا کر سکتا ہے نہین یہ غلام
آدمی اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ نہین ہے یہ مگر فرشتہ بڑا نزدیکی خدا تعالیٰ
کا ہے یعنی ایسا خوبصورت اور ایسا نیکبخت سوائے فرشتہ کے آدمی کہان

ہوتا ہے حدیث مین آیا ہے یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ ایکدن حضرت جبرئیل آئے اور کہا کہ خدا تعالی نے تجھے
سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ اے حبیب میرے مین نے یوسف کو کرسی کی
نور سے بنایا ہے اور تجکو ساری عرش کے نور سے بنایا کَمَا خَلَقْتُ خَلْقًا اَحْسَنَ
مِنْکَ یعنی خدا تعالی فرماتا ہے کہ اے دوست میرے نہین پیدا کیا مین نے
کوئی چیز خوبصورت تجھسے اور امان سب مومنون اور مسلمانون کے حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا تعریف مین حضرت پیغمبر صلی اللہ وآلہ وسلم کے کہتی ہین
شعر لَوَامِیْ زُلَیْخَا لَوْرَاَیْنَ جَبِیْنِیْ ﴿ لَاٰثَرْنَ فِی الْقَطْعِ الْقُلُوْبَ عَلَی الْیَدَیْنَ ﴿
وہ عورتین جو طعنہ دیتی ہین زلیخا کو اگر دیکھین میرے دوست کو مقرر کاٹنا
شروع کرین دلکو ہاتھون کو چھوڑکر یعنی اسقدر بیہوش محبت مین ہوئین
کہ ہاتھون کے بدلے جگر کے ٹکڑے کرین قصہ کوتاہ جب زلیخا نے دیکھا اُن
عورتون کو جو ایسی فریفتہ ہوئین یوسف کو دیکھکر تب کہا کہ قَالَتْ فَذٰلِکُنَّ
الَّذِیْ لُمْتُنَّنِیْ فِیْہِ یہ وہی ہے جو تم طعنہ دیتی تہین مجکو اوسکی دوستی سے
اب حق میری طرف ہے یعنی لایق ہے کہ مین اوسکو چاہون اور تم کوئی پھر
طعنہ ندو وَلَقَدْ رَاوَدْتُّہٗ عَنْ نَّفْسِہٖ فَاسْتَعْصَمَ اور بیشک مین چاہتی تھی
اوس کے بدن سے آرزو اپنی پھر اوس نے میرا کہنا نمانا اور اپنے تئین اُس
کام سے بچا رکہا وَلَئِنْ لَّمْ یَفْعَلْ مَآ اٰمُرُہٗ لَیُسْجَنَنَّ وَلَیَکُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِیْنَ
اور اب اگر نکریگا جو کہونگی مین اوسکو مقرر قید خانے مین بہیجونگی اوسکو اور ہوگا
وہ خراب جانون سے یعنی بندی خانے مین جیسے چورون اور گنہگارون
کا حال ہے ایسا ہی اوس کا حال ہوگا جب یہ ڈرانے کی بات حضرت یوسف
علیہ السلام نے سُنی اوس مجلس سے چلے اور وہ عورتین جو جہان آئین تھین یوسف
کے پیچھے سمجھانے کو چلین اور جاکر خلوت مین اوس کے پاس ہر ایک عورت
سمجھانے لگی اور اپنی طرف کھینچنے اور لبھانے لگی اور کہنا شروع کیا کہ اگر زلیخا
کو تو قبول نہین کرتا تو ہم اوس سے خوبصورت اور اچھی ہین جسکو تیرا جی چاہے
ہم حاضر ہین اور ساری عمر تیری خاطرداری مین اور وفاداری مین رہینگی

اور ایسی تیری خدمت کرین گے جو تو بہت خوش رہیگا پر اتنا ہے کہ اول ایکبار تو زلیخا کا کہنا مان لے اور اوس کے دلکی آرزو نکال دی پھر ہم مین سے جس کو چاہیگا موجود ہین اور نہین تو زلیخا تجھے قید خانے مین بہیجیگی اور وہان بڑی سخت طرح طرح کی مصیبت ہے ہمارا جی کڑہتا ہے ہم تیرے بہلے کو کہتے ہین اور اپنی طرف کہینچتی تھی جب حضرت یوسف علیہ السلام سنے عورتون کی یہ باتین سنی بہت خفا اور دق ہوئے قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْہِ ۚ کہا اے پالنے والی میری قید خانہ بہت پیارا ہے مجکو اوس بات سے جو یہ عورتین بلاتی ہین مجکو طرف اوس کے یعنی یہ عورتین کہتی ہین کہ تو زلیخا کا کہنا مان اوس کا کہنا ماننے سے مجھے قید خانہ بہت اچھا ہے وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ کَیْدَھُنَّ اَصْبُ اِلَیْھِنَّ وَاَکُنْ مِّنَ الْجٰھِلِیْنَ ۝ اور اگر تو اے رب میرے نہ پہیرے گا مجھسے ان عورتون کے مکر کو مائل ہونگا اور پھر رونگا مین انکی طرف یعنی اگر تو مجھے نہ بچاویگا ان کے فریب سے تو مین لاچار انکا کہا مانونگا اور ہونگا مین احمقون اور بیوقوفون سے سبب گناہ کرنیکے یعنے جب انکا کہا مانا تو گنہگار ہوا اور گناہ عقلمند سے نہین ہوتا عقل جاتی ہے تو گناہ کرتا ہے فَاسْتَجَابَ لَہٗ رَبُّہٗ فَصَرَفَ عَنْہُ کَیْدَھُنَّ ؕ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ پھر قبول کی یوسف کی دعا رب اوس کے نے اور پہیرا یوسف سے مکر اون عورتون کا اور بیشک وہ خدا تعالیٰ سننے والا ہے سب کی دعا کا اور جاننے والا ہے سب کے احوال کا کہتے ہین حضرت یوسف نے اون عورتون کے روبرو کہا کہ اے خدا مجھے قید خانہ پیارا ہے انکا کہنا قبول کرنے سے یہ بات سنکر حضرت یوسف سے ناامید ہوئین اور زلیخا سے آن کر کہا کہ کسی طرح یوسف کہنا نہین مانتا صلاح یہ ہے کہ کئے دن اوسکو قید خانے مین بہیجے تو جب وحشت اور مصیبت وہانکی دیکھیگا تابعداری کریگا زلیخا نے اونکی مصلحت قبول کی اور عزیز پاس آئے اور کہا کہ اس غلام سے مین بدنام ہوئی ہون اور اس سے میرا جی بیزار ہوا ہے چاہئے کہ اسکو بندی خانے مین بہیجے تو لوگ جانین کہ یہی گنہگار تھا اور مین لوگون کے طعنون سے چھوٹون عزیز نے اس بات کو

ع ۴ ۱۴

مان کر حکم کیا کہ یوسف کو بندیخانے مین لیجاؤ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ
لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ۝ پھر کہلا انکو یعنی عزیز اور اوس کے دوستدارون
کے دل مین یون آیا پیچھے اوس کے جو دیکھ چکے نشانیان نیکبختی یوسف علیہ السلام
کی جیسے شاہدی چار مہینے کے بچے کی اور ہاتھ کاٹنا اون عورتون کا یہ نشانیان
تھین نیکبختی اوسکی کے ان نشانیون کے دیکھنے پر بھی اون کے جی مین یون آیا کہ
واسطے مصلحت کے مقرر قید کیجئے یوسف علیہ السلام کو اپنی مدت تلک قصہ کوتاہ
کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو قید خانے مین لائے وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ
اور آئے ساتھ حضرت یوسف کے قید خانے مین دو جوان وہ دونون غلام بادشاہ
بادشاہ ریان کے تھے جو ایک آبدار تھا اور دوسرا باورچی تھا بادشاہ کو معلوم ہوا
کہ یہ دونون ملکر زہر دیا چاہتے ہین فرمایا بادشاہ نے کہ ان دونوکو قید کرو ایک
ہی دن یہ سب قید خانے مین آئے حضرت یوسف علیہ السلام جب وہان
پہنچے سب قیدیون سے سلوک اچھا کرتے تھے اور سب کی غور کرتے تھے یعنی جب زلیخا
نے انکو قید خانے مین بھجوایا بغیر دیکھے ان کے بیقرار رہی ہوئی اور یہ کام کر کے
بہت پچتائی پر لاچار تھی لیکن دمبدم اوسے یہی خیال تھا کہ اچھی اچھی کھانے
پکوا کر بھیجا کرتی تھی اور تقید تھا قید خانے کے داروغہ کو کہ خبردار کسیطرح یوسف
بے آرام اور ناخوش نرہے جو کچھ حضرت یوسف کے پاس آتا تھا سب کو
دیتے تھے اور اون قیدیون کے خواب کی جو تعبیر دیتے وہی ہوتا تھا سب
قیدی ان سے خوش تھے اور تابعدار تھے ان کے احسان کے سبب ایک
رات ان دونون نے خواب دیکھا کہتے ہین کہ آبدار نے تو خواب دیکھا تھا اور
باورچی نے ہرگز خواب ندیکھا تھا اپنے دل سے خواب بنا کر آزمانے کے واسطے
کہا غرض کہ دونون نے صبح کو خواب اپنے یوسف کے آگے لگے کہنے قَالَ اَحَدُهُمَآ
اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ کہا ایک نے اون دونون سے یعنی آبدار نے کہا
کہ بیشک مین دیکھتا ہون کہ ایک باغ مین ایک ڈالی انگور کی ہے اوس ڈالی
مین تین گچھے انگور کے لگے ہین اور بادشاہ کے پانی پینے کا پیالہ میرے ہاتھ مین
ہے اور مین نچوڑتا ہون اون گچھون کا رس وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ

خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ اور کہا دوسرے نے یعنی باورچی نے کہا کہ مقرر دیکھتا ہون مین خواب مین باورچی خانے مین بادشاہ کے کہ اوٹھائے ہون سر پر اپنے خوان روٹیون کا اور کہاتے جانور اوس خوان مین سے روٹیان یعنی میرے سر پر جو خوان ہے اوس مین سے جانور روٹیان لیجاتے ہین جب یہ دونو اپنا خواب کہہ چکے تو پھر پوچھا کہ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ خبر دی ہمکو اے یوسف تعبیر ہمارے خوابون کی یعنے ہمارے خوابونکی تعبیر بتا بیشک ہم تجکو دیکھتے ہین احسان کرنیوالون سے یعنی تو سب قیدیون سے نیکی کرتا ہے اور سب کے خواب کی تعبیر دیتا ہے ہمارے خوابون کی تعبیر بتا جب حضرت یوسف علیہ السلام نے اون کے خواب سُنے نچاہا کہ جلدی اون خوابون کی تعبیر بتا دے اسواسطے کہ اونمین سے ایک خواب کی تعبیر بُری تھی پھر اُس بات کو پھیر کر قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا کہا حضرت یوسف نے نہ آیا تمہارا کھانا جو تم کہاؤ اوسکو مگر بتاؤن تمکو احوال اوس کے مزے اور رنگ کا پہلے اوس کھانیکے آنے سے یعنی تمہارے کھانیکے آنے سے پہلے ہی بتادون اوس کا مزا اور رنگ اور نام یعنی بتادون تمکو کہ تمہارے واسطے کھانا کیسا آویگا اور کیا آویگا یعنے غیب کی بات بتاؤن اونھون نے کہا ایسی بات تو ہم کاہنون اور نجومیون سے سُن چکے ہین حضرت یوسف نے کہا کہ مین کاہن اور نجومی نہین ہون بلکہ یہ معجزہ میرا ہے اور ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ اِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ یہ جو مین نے کہا تم دونوکو اوس خبر سے ہے جو سکہایا ہے مجھے میرے رب نے بیشک مین نے چھوڑا ہے دین مذہب اون لوگون کا جو نہین مانتے خدا تعالےٰ کو اور وہی لوگ آخرۃ کو یعنی قیامت سے منکر ہین یعنی سچ نہین جانتے کہ قیامت آوے گی اونہین لوگون مین کاہن اور نجومی ہین مین نے اونکی راہ کو چھوڑا ہے وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اور پیچھے چلا ہون مین یعنے متابعت کی ہے مین نے دین مذہب اپنے باپ دادے پردادے کے کو یعنی حضرت ابراہیم پردادا اور حضرت اسحاق دادا اور یعقوب باپ میرا

جو یہ سب نبی تھے حضرت یوسف نے یہ بات اس واسطے کہی جو جانین وہ کہ یہ خاندان نبوت سے ہے یعنی نبیون کی اولاد سے ہے یہ شرافت جانکر زیادہ اونکی بات کو سچ جانین اور کہا کہ مَا كَانَ لَنَا اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ نہیں چاہئے اور لایق نہین ہمکو جو ہم نبی زادے ہین کہ شریک کرین خداتعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو بلکہ اوسکو اپنی ذات مین اکیلا اور یکتا جان کر بندگی کرین اوسکی ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ یہ خداتعالیٰ کا ایک جاننا فضل سے ہے خداتعالیٰ کے ہم پر اور سب آدمیون پر بھی فضل ہے اوس کا جو اون کے واسطے نبیونکو بھیجا تو اونکو راہ خدا کی بتادین اسکے پر اس بات کو بہت لوگ جن کے واسطے نبی آئے ہین شکر نہین کرتے نبی کے بھیجنے کے نعمت کا یعنی نبی کا بھیجنا بڑی نعمت ہے آدمیون پر کہ نبیون کے بتانے سے راہ خدا کی پاتے ہین اور کفر کی بلا سے امن مین رہتے ہین یہ کہہ کر حضرت یوسف علیہ السلام اور طرح سے لگے سمجھانے اور خداتعالیٰ کے دین کو لگے بتانے کہ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ اے قید کے ساتھیو تو کہ بہت سے خدا طرح طرح کی جدا جدا جو تم رکھتے ہو یعنے کوئی سونے کا کوئی روپے کا کوئی لوہے کا کوئی پتھر کا کوئی بڑا کوئی چھوٹا خدا جو یہ ہین تمہارے انکا کہنا اچھا ہے یا خداتعالیٰ ایک زبردست کا ماننا بھلا ہے مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ نہین پوجتے تم سوائے خداتعالیٰ کے مگر نامونکو یعنے کئے چیزونکا نام مقرر کرر کھا ہے تمنے اور تمہارے باپ دادانے جو وہ چیزین در اصل کچھ نہین ہین اور نہین بھیجا خداتعالیٰ نے واسطے پوجنے اون کے کی کوئی دلیل جو مقرر ہو اور سچ جانئے کہ وہ کچھ چیز بھی ہین یعنی جو تمہارے بڑون نے کئے نام مقرر کر رکھے ہین جو وہ نرے نام ہی ہین اور در اصل کچھ ہین ہی نہین اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ نہین کہا پوجنے کو سوائے خداتعالیٰ کے جو وہ لایق پوجنے اور بندگی کرنے ہے یعنی سوائے خداتعالیٰ کے کسی کی بندگی کو نہین فرمایا بلکہ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ کہا ہے تم سبکو کہ مت پوجو کسیکو سوا اسے اوسی کے جو وہی خداتعالیٰ ہے پیدا کرنیوالا سب کا ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ

یہ بندگی کرنا اور پوجنا فقط اوسی کا یہی دین مذہب مضبوط ہے اسے پر بہت
آدمی نہین جانتے اس بات کو اور نجانے سے خراب ہین جب یہ دین مضبوط
اور خدا کی وحدانیت یعنی ایک جاننا خدا کا بیان کر چکے تب اون کے خواب
کی تعبیر لگے دینے اور کہا کہ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا
اے قید یو سنو تعبیر اپنے خوابو نکی تم مین سے ایک جو آبدار ہے چھوٹ کر قید سے
پھر پلاویگا خاوند اور صاحب اپنے کو یعنی بادشاہ کو شراب جس طرح سے ہمیشہ
پلاتا تہا اور بادشاہ تیری تقصیر معاف کریگا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ
مِنْ رَّاْسِهٖ اے پر دوسرا تم دونو مین سے جو وہ باورچی یا بکاول ہے سولی پر
چڑہایا جاویگا پھر کہاوینگے جانور اوس کے سر سے بہیجا اور گوشت جب یہ
تعبیر اونھون نے سنی آبدار تو خوش ہوا پر بکاول نے کہا مین نے تو خواب دیکہا
ہی نہین حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ
کہہ چکا مین تعبیر اور ہو چکا کام جو ہونا تہا وہ جو تمنے مجھسے پوچہا تھا یعنی جو مین نے
خواب کی تعبیر کہی وہ اگر خواب دیکہا یا ندیکہا تھا وہ ہو چکا اب پھرنے کا نہین
وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ اور کہا حضرت یوسف
نے اوسکو جسکو جانتے تھے کہ یہ چھوٹیگا اور بادشاہ اوس کی تقصیر معاف
کریگا یعنی اپنی خدمت قدیمی پر پھر قایم ہوگا اوس سے کہا کہ یاد کیجو مجھے یعنی
ذکر کیجو میرا آگے اپنے بادشاہ کے یعنی میرا حال کہیو کہ ایک بیگناہ قید خانے مین
ہے اوس کا احوال معلوم کر کے قید سے نکالو کہتے ہین کہ اس بات کے تین دن
پیچھے بادشاہ کو معلوم ہوا کہ تقصیر اوس باورچی یا بکاول کی ہے حکم کیا تو اوسے
سولی پر چڑہایا اور وہ آبدار بے تقصیر تھا اوسے وہی خدمت قدیم جو پانی پلانے
کی تھی دی کر سرفراز کیا جب وہ آبدار بادشاہ کے پاس پہنچا حضرت یوسف کو
اور اونکا وہ کہنا سب اوسکی یاد سے جاتا رہا فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ
رَبِّهٖ پھر بہلایا شیطان نے مذکور کرنا حضرت یوسف کا بادشاہ کے آگے
فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ پھر دیر کی کتنے رہے حضرت یوسف قید
خانے مین کتنے برس کہتے ہین کہ تین برس سے زیادہ نو برس تک اور بعضے

ع ۵ ۱

کہتے ہین کہ اوس آیدار کے چھوٹنے کے پیچھے سات برس رہے قید مین اور مشہور یون ہے کہ جس روز سے قید ہوئے تھے تد سے بارہ برس قید مین رہے کہتے ہین کہ ایک دن حضرت جبرئیل قید خانے مین آئے حضرت یوسف نے پہچانا اور کہا کہ اے بہائی پیغمبرون کے تمہارا آنا گنہگارون کے جاگہ کس سبب ہوا حضرت جبرئیل نے کہا کہ خداتعالے نے تجھے سلام بہیجا ہے اور کہا کہ تجھے شرم نہین آئی کہ آدمیونکو جانتا ہے تو قید سے چھڑانے والا قسم ہے اپنی بڑائی اور خدائی کی جو تجھے کئے برس قید مین رکھون حضرت یوسف نے کہا اے جبرئیل بارے یہ کہو کہ مجھسے اس حال مین خداتعالے خوش ہو حضرت جبرئیل نے کہا کہ ہان تجہسے خوش ہے تو کیا پھر حضرت یوسف نے کہ کیا پروا ہے جو وہ خوش ہے تو پھر کسی مصیبت کا غم نہین مجھے خداتعالی کی خوشی مطلوب ہے کہتے ہین کہ جب وہ دن مصیبت کے آخر ہوئے مصر کے بادشاہ ریان نے ایک رات خواب ڈراؤنا دیکھا فجر کو سارے حکیمون اور عقلمندون اور تعبیر کہنے والونکو بلایا وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّيْ أَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّأُخَرَ يٰبِسٰتٍ اور کہا بادشاہ ریّان نے کہ بیشک خواب مین دیکھا مین نے کہ سات گائین موٹیان ہین کہایا اونکو اور ایک سات گاؤن سوکہی دبلیون نے اور ویسی ہی کچہ موٹی نہوئین اور سات بالین اناج کی ہری اور تازی ہین اونکو اور ایک سات بالون سوکہیون نے لپٹ کر ایکدم مین ڈہانک لیا اور غائب کیا وہ ہری تازی بالین ان سوکہی بالون مین چھپ گئین جب بادشاہ یہ خواب کہہ چکا تو پھر پوچھا کہ يٰٓأَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُوْنِيْ فِيْ رُؤْيَايَ إِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ۝ اے جماعت عقلمندون اشرافونکی اور تعبیر دینے والے خوابونکی بتاؤ اور خبر دو مجھے اور کہو تعبیر میرے خواب کی اگر ہو تم خواب کی تعبیر دینے والے قَالُوْٓا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ وَّمَا نَحْنُ بِتَأْوِيْلِ الْأَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ۝ کہا اون حکیمون اور داناؤن نے کہ یہ خواب کچھ یونہی واہی تباہی جھوٹا سا ہے اور ہم نہین ایسے خوابون بیہودہ کی تعبیر جاننے والے یعنی ہم سچے خواب کی تعبیر کہتے ہین اور یہ یونہی خواب کچھ جھوٹا سا ہے بادشاہ انکا جواب سنکر غمگین ہوا اور فکر مین گیا کہ کس سے پوچھون اور کیونکر

معلوم کرون اس خواب کی تعبیر کو اوس آبدار نے جب فکرمند دیکھا بادشاہ کو تب وہ اپنا خواب اور تعبیر بتانے حضرت یوسف کی اور وہی ہونا اوس تعبیر کا اوسے یاد آیا وَقَالَ الَّذِیْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِیْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ اور کہا اوس نے جو چھوٹا تھا اون دونون قیدیون سے اور وہ یاد آیا بہت مدت کے پیچھے جو کہا تھا حضرت یوسف نے کہ میرا حال بادشاہ سے کہہ کر مجھے چھٹائیو جب یہ یاد آیا تو کہا بادشاہ سے مین بتاؤن تمہین ایک شخص کو واسطے تعبیر کہنے اس خواب کے مجھے بھیجو قید خانے مین جو وہان ایک آدمی ہے جو وہ تعبیر خواب کی بتاتا ہے وہی ہوتا ہے یعنی سچی تعبیر کہتا ہے یہ بات سنکر بادشاہ بہت خوش ہوا اور کہا جلدی جا اور تعبیر میرے خواب کی اوس سے پوچھ آبدار آداب بجالایا اور بادشاہ کے پاس سے قید خانہ مین آیا اور کہا یُوْسُفُ اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ اَفْتِنَا فِیْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ اے یوسف سچے یعنی سچ خواب کی تعبیر بتانے والے کہہ بادشاہ کے خواب کی تعبیر جو دیکھا ہے بادشاہ نے خواب مین کہ سات گاؤن موٹیونکو کہا یا سات گاؤن دبلیون نے اور سات بالون ہریونکو سات بالون سوکھیون نے لپٹ کر سکھا دیا سب حکیم اور دانا اس خواب کی تعبیر مین حیران ہین تو اسکی تعبیر بتا دے تو لَّعَلِّیْۤ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَعْلَمُوْنَ شاید پھر جاؤن مین تجھسے سنکر طرف لوگون کے یعنی اوس مجلس مین جو بادشاہ ریان اور امرا وہان میری راہ دیکھتے ہین جاکر تعبیر خواب اوس کی کہون تو شاید کہ تیرے طفیل وہ بھی جانین کہ اس خواب کی یہ تعبیر ہے اور تیری بزرگی سے واقف ہون حضرت یوسف نے یہ خواب سنکر کہا وہ سات گائین موٹیان اور سات بالین ہری نشانی ہے سات برس سبکی سے یعنی ان برسون مین خوب سما ہوگا اناج سستا اور میوہ بہت اور مینہ خوب ہون گے اور اون سات گاؤن دبلیون اور اون سات بالون سوکھیون سے اشارہ ہے سات برس کے کال سے کہ ہرگز مینہ نہ برسے اور زمین پر سبزی بھی نہ اوگے گی یہ خواب کی تعبیر کہہ کر اوسکا علاج

بتانے لگے اور قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا کہا کہیتی کرو اب سات
برس تک ہمیشہ یعنی تغافل اور سستی نکرو یعنی ایسی طرح کہیتی کرو کہ ایک ذرہ
زمین کو خالی نچہوڑو فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖٓ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ
پہر جو وہ کہیتی کاٹو تو اناج کو رہنے دو اونہین بالون مین یعنی غلہ کو بالون سے
یعنی بہس سے جدا نکرو اور وہین کوٹہون مین بہر رکہو تو کیڑا یا گہن سے خراب
نہو مگر تہوڑا سا کہانے کے لایق بالون سے نکال کر کہاؤ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ
سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ پہر آوین گے پیچہے
ان سات برسون پرسے کے سات برس کال کے جو اشارہ ہے دبلی گاؤن
اور سوکہی بالون سے اون کال کے برسون مین کہاوین گے لوگ وہ جو بالون
مین رکہا ہے تہوڑا تہوڑا اوس رکہے ہوئے مین سے ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ
عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ پہر آوین گے پیچہے اوس کال کے برس
سے کے جو اون مین فریاد لوگون کی داد کو پہنچیگی یعنے کال تمام ہوگا اور مینہ
برسیگا اور کہیتیان ہونگی اور میوے ہون گے اور دودہ بکریون دنبیون سے
دوہین گے یعنے سات برس کے کال کے پیچہے پہر سما ہوگا جب حضرت یوسف
علیہ السلام نے یہ تعبیر اوس خواب کی اور اوسکا علاج بتایا اوس آبدار
نے آن کر بادشاہ سے کہا بادشاہ سنکر بہت خوش ہوا اور اوس کی جی مین
یون آیا کہ اوسی کی زبان سے سنئے وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖ اور کہا بادشاہ
ریان نے کہ یوسف کو میری پاس لاؤ تو مین اوسکی زبان سے سنون تعبیر اپنے
خواب کی فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ پہر جب وہ بہیجا ہوا بادشاہ کا یعنی وہ آبدار
آیا حضرت یوسف کے پاس اور کہا کہ اے یوسف تجکو بادشاہ نے بلایا ہے تو
تیرے منہ سے وہ تعبیر سنے قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ
اَيْدِيَهُنَّ ۭ اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ جواب دیا حضرت یوسف نے کہ پہر جا اپنے
بادشاہ پاس اور کہہ اوسکو کہ پوچہے اور معلوم کرے حال اون عورتونکا جنہون
نے ہاتہ اپنے زلیخا کی مجلس مین کاٹے تہے بیشک رب میرا انکے عورتون کے
مکر سے واقف اور جاننے والا ہے یعنی جا کر کہہ بادشاہ سے کہ یوسف کہتا ہے کہ

پہلے یہ بات حضرت یوسف نے اسواسطے کہی کہ بادشاہ بھی جانے کہ یوسف بے تقصیر ہے تو عزت زیادہ ہووے جب یہ پیغام آبدار نے آن کر بادشاہ سے کہا بادشاہ نے فرمایا کہ اون عورتونکو جمع کرو اور زلیخا کو بھی لاؤ اور قال مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ اور کہا بادشاہ ریان نے اون عورتون کو کہ کیا حال تھا تمہارا اور کیا دیکھا تمنے جب کہ چاہی آرزو اپنی تمنے یوسف سے یعنی جسوقت کہ تمنے یوسف سے اپنے دل کی آرزو چاہی تھی کیا دیکھا اوسکو قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ کہا سب اون عورتون نے کہ پاک ہے خدا تعالےٰ اس سے کہ پیدا نکر سکے ایسی پاکیزہ خوبصورت یوسف کو نہین جانتے ہم یوسف پر کچھ برائی یعنی ہرگز برائی ہمنے ذرا بھی نہین دیکھی یوسف سے جب زلیخا نے دیکھا کہ اب کچھ فائدہ نہین جھوٹھ بولنے مین وہ بھی سچ بولے اور یوسف علیہ السلام کی بیگناہی پر اقرار کیا اور قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ کہا عزیز کی عورت نے یعنی زلیخا نے کہ اب ظاہر ہوئی اور کہا زلیخا نے کہ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ہمنے چاہی تھی یوسف سے اپنے دل کی آرزو کو اور وہ ہرطرح بیشک سچا ہے یعنی اوسکی کچھ تقصیر نہین اور سچا تھا جو عزیز کے آگے کہا تھا کہ زلیخا مجھسے چاہتی تھی اپنے دلکی آرزو اور مین بھاگا ہون اوس سے یہ معلوم کرکے بادشاہ نے حضرت یوسف کو کہلا بھیجا کہ اون عورتون نے اپنے گناہ پر اقرار کیا اب تو آؤ جو تیرے روبرو انکو تنبیہ کرون حضرت یوسف نے اس کا جواب یہ دیا کہ میری غرض یہ نہین کہ اونکو تنبیہ کرو بلکہ مدعا میرا وہ ہے کہ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ۝ اس بات کو اسواسطے کہا تو جانین عزیز دو باتونکو کہ ایک تو مین نے اوس کے گھر مین برا کام نہین کیا اوس کے پیچھے اور اوس کے پالنے کا حق ادا کیا مین نے اور دوسرے یہ کہ جانے کہ خدا تعالےٰ نہین چلنے دیتا برا کام کرنیوالون کو حضرت یوسف نے چاہا کہ اونکو خبردار کرے کہ مین اپنے گناہ نکرنے پر مغرور نہین ہون بلکہ شکر خدا تعالیٰ کا کرتا ہون کہ اوس نے مجھے ایسے گناہ سے بچا رکھا اگر اوسکی پناہ نہوتی تو کیونکر مین بچ سکتا اور یہ کہا

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا

رَحِمَ رَبِّيْ اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور نہین ہین بہلا اور اچہا اور بیگناہ کہتا اپنے
تئین یعنے مین نہین کہتا کہ میرا جی کسی بات کو نہین چاہتا بلکہ بیشک جی چاہتا ہے
سب کا بُرائی اور گناہ کرنیکو مگر جسپر رحم کرے پالنے والا میرا اور اپنی پناہ مین
رکہے وہی گناہ سے بچتا ہے بیشک رب میرا بخشنے والا ہے اونکا جنکا جی
چاہتا ہے گناہ کرنیکو اور کرتے نہین اور مہربان ہے کہ اپنے بندونکو گناہ کرنے
سے بچاتا ہے کہتے ہین کہ باتین حضرت یوسف کی سب آنکر بادشاہ سے
کہین بادشاہکو ان باتون سے زیادہ شوق اون کے ملنے کا ہوا وَقَالَ الْمَلِكُ
ائْتُوْنِيْ بِهٖٓ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِيْ اور کہا مصر کے بادشاہ ریان نے کہ لاؤ
یوسف کو میرے پاس تو چہوڑون مین یعنے دون مین اوسکو اپنے واسطے
یعنی اپنے آرام اور فراغت کے واسطے کام ملک کا یعنی اپنے گہر کا مختار
اوسے کردون کہتے ہین کہ ستر خواص اور ستر گہوڑے خاصے تیار کرکے اور پوشاک
عمدہ قید خانے مین حضرت یوسف علیہ السلام کے واسطے بادشاہ نے بہیجی
اور بڑی دہوم سے اور بڑی شان سے حضرت یوسف کو قید خانے مین
سے لائے جب نزدیک بادشاہ کے آئے بادشاہ نے بہت عزت اور حرمت
کی اور گلے لگایا اور اپنے پاس برابر بٹہایا اور فَلَمَّا كَلَّمَهٗ پہر جب باتین کرنے
لگے اور بادشاہ نے اوس سے خواب کی تعبیر پہر پوچہی حضرت یوسف نے
تعبیر اوسکی وہی بتائی بادشاہ نے خوش ہوکر قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ
اَمِيْنٌ کہا کہ اے یوسف بیشک تو آج سے ہمارے پاس صاحب عزت اور
امانت دار ہے سب چیز پر یعنے تجہے مختار کیا جو تیرا جی چاہے کام خدمت
مجہسے مانگ لے قَالَ اجْعَلْنِيْ عَلٰى خَزَآئِنِ الْاَرْضِ اِنِّيْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ کہا حضرت
یوسف نے کہ مجکو حاکم کر اوپر خزانون زمین کے یعنی وہ جو سارے تیرے
ملک کا محصول آتا ہے مجکو اوس پر حاکم کر بیشک مین رکہنے والا ہون او

کچھ اوسکا محصول مین نقصان نہین ہونے دینے کا اور عقلمند ہون مین ملک داری کے کام مین اور کئے زبانین جانتا ہون مین **فائل** کہتے ہین حضرت یوسف بہتر بولیان بولتے تھے اور سمجھتے تھے کہتے ہین کہ بادشاہ ریان نے ایک تخت جڑاو سونیکا اور ایک تاج جھلاجھل کا حضرت یوسف کو دیا اور کنجیان خزانون کی اون کے حوالے کین اور سارے ملک پر مختار کیا اور عزیز کو تغیر کیا تھوڑے دنون پیچھے عزیز مر گیا اور بادشاہ کے کہنے سے زلیخا سے نکاح کیا اور اوس سے دو بیٹے ہوئے ایک منیشا دوسرا افراہیم اور فرماتا ہے خدا تعالیٰ کہ وَکَذٰلِکَ اسی طرح جو بادشاہ ریان کو مہربان کیا ہمنے اور مَکَّنَّا لِیُوْسُفَ فِی الْاَرْضِ یَتَبَوَّاُ مِنْھَا حَیْثُ یَشَآءُ نُصِیْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ عزت دی ہمنے یوسف کو مصر کی زمین مین جو تھی ایک سو بیس کوس لنبان اور ویسا ہی چکلان تہا یعنے مصر کے بادشاہ کا اتنے کوسون مین حکم تہا اور مختار تھا یوسف علیہ السلام اس ساری زمین مین کہ جہان چاہتا تھا وہان جا بیٹھتا تھا اور پہنچاتا ہون نعمت دنیا کی مہربانی اپنی سے جسکو چاہتا ہون اور لائق و نالایق نہین کرتا ہون مین مزدوری اور حق نیک کام کرنیوالونکا یعنے نیکون کی محنت کو ضایع نہین کرتا ہے اونکو نیکی کا بدلہ دیتا ہون مین اگر وہ نیکی کرنیوالے مسلمان ہوتے ہین تو دین دنیا مین دونو جگہ دیتا ہون اور اگر وہ کافر ہوتے ہین تو دنیا ہی مین انکو بدلہ اونکی نیکی کا دیتا ہون دین مین کچھ نہین وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ اور ہر طرح بدلہ نیکی کا آخرۃ مین یعنے دین مین بہت اچھا ہے اونکو جو ایمان لائے ہین خدا تعالیٰ پر ایک جان سے یعنی جنہون نے خدا کو ایک جانا ہے اور پیغمبر اوس کے کو بیشک جانا ہے اور دنیا مین وہ اپنے تئین بچانے والے ہین ہر برائی اور گناہ سے جیسے حضرت یوسف نے اپنے تئین زنا اور بدکاری سے بچایا تو دنیا مین ایسے مرتبہ کو پہنچے اور آخرۃ مین تو سبحان اللہ کیا پوچھنا ہے اوس رتبے کا جو کہنے مین نہ آسکے **فائل** کہتے ہین کہ جب حضرت یوسف مصر کے ملک پر مختار اور حاکم ہوئے جابجا زمیندار

ع ۸ ا

کہلا بہیجا اور تقید کیا کہ ایسی کہیتی کرو جو کہین ذرا زمین خالی نرہے اور بڑی
بڑی کوٹھی اور کہتے غلہ کے رکہنے کو بنوائے جب کہیتی تیار ہوئی سارے برس
کے خرچ کے موافق لیکر باقی آناج کو ویسا ہی بالون مین بہس سمیت کوٹھون
مین بہرا سات برس تک اسیطرح کیا آٹہوین برس جو کال شروع ہوا مینہ
برسنا موقوف ہوا شام اور مصر کے ملک مین آناج مہنگا ہوا اوس گردے کے
لوگ مصر کے شہر مین آتے تھے اور آناج خریدتے تھے پہلے برس تو لوگون
نے نقد روپے دیکر آناج مول لیکر کہایا دوسرے برس گہنا زیور دیکر لیا تیسرے
برس لونڈی غلام دیکر لیا چوتھے برس گہوڑا گائے بکری اونٹ دیکر لیا پانچوین
برس باغ حویلیان دے کرلیا چھٹے برس اپنے فرزندونکو دیکر لیا ساتوین
برس سبنے اپنے غلامی کے خط لکہدئے حضرت یوسف کو اور منت سے آناج
لیکر کہایا حضرت یوسف نے یہ سب احوال بادشاہ ریان سے ظاہر کیا بادشاہ
نے کہا یہ سب تیری غلام ہین اور تو مالک مختار ہے جو چاہے سو کر حضرت یوسف
نے بادشاہ کے روبرو سب کو آزاد کیا اور فرزند اون کے اور باغ حویلیان
اور گھوڑا اونٹ اور گہنا جس جس کا تھا اوس کے حوالے کیا اور بخشا یہ خدا تعالیٰ
نے اسواسطے کیا تہا کہ جب حضرت یوسف کو عزیز کے ہاتھ مالک نے بیچا تہا
سب نے اونکو غلام زرخرید جانا تہا اب اون سب کو بلکہ دور دور کے لوگونکو
زن و بچون سمیت اونکو بکوایا تو کوئی اونہین غلام نکہہ سکے کہتے ہین کہ وہ
کال جب کنعان مین پہنچا جو حضرت یوسف کا وطن تہا اوسمین حضرت یعقوب
علیہ السلام اپنے کنبے سمیت رہتے تھے اونکی اولاد کا بہی کال سے برا حال
ہوا باپ سے آن کر کہا کہ مصر کے شہر کے بادشاہ کی تعریف سنتے ہین کہ
سب کال کے مارون پر مہربانی کرتا ہے اور غریبون اور مسافرونکو خوش کرتا ہے
اگر تو رخصت دیوے تو ہم بہی جاکر کہانا نکولاوین جو ہمارے فرزند اور عورتونکا
فاقون سے برا حال ہے حضرت یعقوب نے رخصت دی اور کہا بنیامین کو
میری خدمت کے واسطے چہوڑ جاؤ پر اونٹ اور جنس اوسکی بہی لیجاؤ تو اوسکا
حصہ غلہ کا لاؤ یہان سے دسون بہائی اونٹون پر سوار اور ایک اونٹ بنیامین کا

کا بغیر سوار کے خالی اور ہر ایک نے جنس کچھ اپنے ساتھ لے لے تو اوسے دیکر آناج لاوین یہ سب روانہ ہوئے وَجَاۤءَ اِخْوَةُ یُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَیْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ اور آئے بہائی یوسف کے مصر مین کنعان سے پھر اندر آئے پاس حضرت یوسف کے اور رسم ادب کے بجالائے پہچانا حضرت یوسف نے اپنے بہائیونکو دیکھتے ہی اور اونھون نے نہ پہچانا حضرت یوسف کو سبب اوس کے جو بہت مدت پیچھے دیکھا قائل کہتے ہین کہ چالیس برس پیچھے دیکھا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت یوسف منہہ پر نقاب رکہتے تہے اور چلون کے اندر سے باتین کرتے تھے اس سبب نہ پہچانا تھا حضرت یوسف نے پوچھا کہ تم کون ہو جو جاسوس اور ہرکارہ سے معلوم ہوتے ہو اونھون نے کہا اے بادشاہ خدا تعالیٰ سے پناہ مانگتے ہین ہم ایسے باتون سے ہم سب ایک باپ کے بیٹے ہین حضرت یوسف نے پوچھا تمہارے باپ کے کتنے بیٹے ہین اونھون نے کہا بارہ بیٹے تھے ایک کو بچپن مین بہیڑیا لیگیا اور ایک کو باپ کی خدمت کے واسطے گہر مین چہوڑ آئے ہین اور ہم دس بہائی تیری خدمت مین آئے ہین حضرت یوسف نے پوچھا اس شہر مین کوئی تمہین پہچانتا ہے جو شاہد ہی تمہارے سچ پر ہووے اونھون نے کہا مصر کے لوگ ہمین نہین پہچانتے حضرت یوسف نے کہا تم مین سے ایک یہان رہے اور سب جاوین اوس بہائی کو جو گہر چہوڑ آئے ہو لاوین تب تمہین سچا جانین اونھون نے فال کہولی اور قرعہ ڈالے شمعون کا نام نکلا شمعون نے کہا مین رہونگا حضرت یوسف نے اپنے خدمتگذارون کو کہا کہ انکی جنس جو لائے ہین لو اور آناج بہردو وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ اور جبوقت تیار کیا انکا کام یعنی اون سب کو ایک ایک اونٹ آناج کا بہر دیا اونھون نے کہا یہ ایک اونٹ جو اوس بہائی کا جو باپ کے پاس ہے اسے بہی بہردو حضرت یوسف نے کہا کہ مین آدمیون کے حساب سے دیتا ہون اونٹون کے حساب سے نہین دیتا اونھون نے تکرار کی قَالَ ائْتُوْنِیْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِیْكُمْ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّیْۤ اُوْفِی الْكَیْلَ وَاَنَا خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ کہا حضرت یوسف نے کہ لاؤ میرے پاس بہائی کو جو تمہارا ہے

باپ کی طرف سے یہ نہین دیکھتے تم کہ مین پورا ماپ کر دیتا ہون ماپنا یعنی حق کسیکا کہتا نہین اور مین بہت اچہا اوتار نیوالا ہون مسافرونکا یعنی مہمان کے اوتارنے مین اور مہربانی کرنے مین کمی نہین کرتا فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِيْ بِهٖ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِيْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ پہر اگر تم نلائے میرے پاس اپنے بہائی کو تو مین نہین دینے کا تمکو اناج اور تم پاس میرے مت آئیو قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ کہا اونھون نے اوسکو ہم مانگین گے اوس کے باپ سے اور تکرار کرینگے اور ہم کرنیوالے ہین اس کام کے یعنی خدا نے چاہا تو ہم مقرر لے آوین گے بہائی کو وَقَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ اور کہا یوسف نے چپ کے اپنے خدمتگارون سے کہ رکہہ دو جنس انکی وہ جو سول مین اناج کے دی ہے اونھون کے بوجہون مین یعنے اونھون کی جنس بہی اناج مین چہپاکر اونھون کے اونٹون پر رکھ دی کہتے ہین کہ وہ جنس بودار کی کہالین تہین اور کئے جوڑے پاپوش کے تہے یہ سو اسطے کیا کہ نجابا حضرت یوسف نے کہ بہائیون کے ہاتہ اناج بیچے اور دوسرے اس واسطے کہ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُوْنَهَآ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ شاید کہ یہ پہچانین جنس اپنی کو جب پہرین یعنی جب جاوین طرف اپنے کنبے کے اور کہولین بوجہونکو شاید کہ یہ پہر پہرین میری طرف اور بہائی کو لاوین یعنی جب یہ اپنی وطن مین پہنچین اور اونٹون پر سے اوتار کے بوجہونکو کہولین اور اپنی جنس پہنچا مین جانین کہ ہوسے یہ ہماری چیزین پہر آئی ہین یہ حق اونکا ہی اس سبب پہر آوین یہان تو بہائی کو لیتے آوین فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا نَكْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ پہر جب گئے بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام کے اپنی باپ کی طرف کہا انہون نے کہ اے بابا منع کیا ہے ہمسے اناج ماپنا یعنی مصر کے بادشاہ نے کہا کہ پہر مین نہین ماپنے کا اناج اگر تم اوس بہائی کو نلاؤ گے تو پہر بہیج ساتہ ہمارے بہائی کو یعنی بنیامین کو ہمارے ساتہ بہیج تو ماپ لاوین اناج کو اور بیشک ہم اوسکے رکہوالے ہین اور خبردار ہین اوسکی ہر بات سے قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ کہا حضرت یعقوب علیہ السلام کہ لے فرزند و کیون نہ اعتبار کرون تمہارا بنیامین پر جیسے اعتبار کیا تہا مین نے اوپر یوسف کے پہلے اس سے جو تمنے کہا تہا کہ ہم اس کے نگہبان ہین اور کہو دیا اوسکو اب بہی

مین تمہارا اعتبار کرون پہر خدا تعالیٰ بہت اچہا رکہوالا ہے اور خبردار اور رحم بخشنے والون اور رحم کرنے والون سے بہت بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے مجہے سوائے خدا تعالیٰ کے کسی کا بہروسا نہین وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ اور جب حضرت یعقوب کے فرزندون نے کہولے بوجہ اپنی پایا اوسمین جنس اپنی کو جو مصر کے بادشاہ کو آناج کے مول مین دی تہی اور اوس نے چہپاکر پہیر دی تہی یعنی چہپاکر رکہہ دی تہی قَالُوا يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي هَٰذِهِ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ اور کہا اونہون نے کہ بابا کیا چاہین ہم یعنے کیا کیا تعریف کرین ہم اوس کے احسان کی اور یہ دیکہہ جنس ہماری جو ہم آناج کے مول مین دی آئے تہے پہیر دئے ہمکو اب لازم ہے ہمکو سبب اس کرم اور احسان کے جو پہر جاوین ہم اوس بادشاہ پاس ذَٰلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ یہ ایک اونٹ کا غلہ پیمانہ تہوڑا ہے بادشاہ اتنا نہین دیویگا اوس کے آگے کچہ چیز نہین قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ حَتَّىٰ تُؤْتُونِ مَوْثِقًا مِنَ اللَّهِ کہا حضرت یعقوب نے کہ ہرگز نہین بہیجنے کا بنیامین کو تمہارے ساتہ جب تک کہ دو تم مجکو قول خدا تعالیٰ کا اور قسم کہاؤ آخری زمانے کی پیغمبر کی یعنے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قسم کہاؤ اس بات پر لَتَأْتُنَّنِي بِهِ إِلَّا أَنْ يُحَاطَ بِكُمْ کہ مقرر لادو پہر مجہے بنیامین کو اگر کچہ اوسمین بہانہ کرو تو اور کچہہ نہو مگر یہہ کہ گرد تمہارے ہووے عذاب خدا تعالیٰ کا اور تم سب مرو اونہون نے قبول کیا اور قسم کہائی حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ ہم بنیامین کو پہیر لاوین گے اور کچہ بہانہ نکرین گے فَلَمَّا آتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ پہر جسوقت دیا باپ کو قول اور قسم کہائی تب کہا حضرت یعقوب نے کہ خدا تعالیٰ ہے اوپر اوس کے جو کہتا ہون مین نگہبان خبردار یعنی ہمارے قول اور قسم پر خدا تعالیٰ گواہ اور شاہد ہے اور بنیامین کے بہیجنے پر راضی ہوئے اور محبت فرزندگی نے جوش کیا اور وَقَالَ يَا بَنِيَّ لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُتَفَرِّقَةٍ اور کہا ای فرزندو میرے مت جائیو مصر کے شہر مین ایک دروازے سے تم سب کہ ایسا نہووے جو کسو کی نظر لگی تمکو کہ ایک باپ کے ایسے جوان خوبصورت شاندار بیٹے ہین اور جائیو جدے جدے دروازون سے اول تو محبت اور پیار سے بیٹونکو نصیحت کی پہر اپنے عاجزی بیان کرنے لگے کہ تقدیر کے آگے تدبیر نہین چل سکتی

وَمَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اور کہا کہ مین دور نہین کرسکتا تمسے قضا خداتعالیٰ
کی سے ذرا بھی یعنے جو مرضی خداتعالیٰ کی ہوگی وہی ہوگا مین اپنی تدبیر سے اوسے
ہرگز نہین پھیر سکتا اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ط نہین حکم اور فرمان مگر خداتعالیٰ کا یعنی وہی
حاکم ہے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے سوائے اوس کے کسیکا کچھ کہنا نہین ہوتا عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ
وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝ اوسے پر بھروسا کیا مین نے اور اوسی پر چاہئے کہ
بھروسا کرین بھروسا کرنیوالے اور اوس کے سوا کسی پر نکرین وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ
اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ اور جب اندر شہر کے آئے فرزند حضرت یعقوب کے جہان سے فرمایا
تہا باپ اون کے نے یعنی جُدے جُدے دروازون سے مصر کے اندر گئے مَا كَانَ
يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ نہ تھے جو دور کرے اونسے تدبیر باپ کی قضا خداتعالیٰ
کے سے کچھ بھی یعنے حضرت یعقوب نے تدبیر بتائی تھی واسطے دور ہونے برائی کے جو
کہا تہا کہ ایک دروازے سے اکٹھے نجانیو شہر مین سو وہ کچھ تدبیر کام نہ آئے ہونا تہا
سو ہوا جو آگے قصے سے معلوم ہوگا اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا پر وہ جو غرض
تہی دل مین یعقوب کے سو ظاہر کی یعنے دل مین جو محبت اور شفقت فرزندونکی تہی
حضرت یعقوب کی دل مین اوس کے سبب بیٹونکو نصیحت کی وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ
اور بیشک یعقوب علیہ السلام عقلمند تہا اور جانتا تہا اوس چیز کو جو ہمنے سکہایا تہا اُسے
پیغام پوشیدہ سے یعنی خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمارے سکہائے سے اوس نے کہا تہا
کہ مین دور نہین کرسکتا قضا کو اپنی تدبیر سے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اسپر
بہت آدمی نہین جانتے بہید تقدیر کا یا یہ نہین جانتے کہ تدبیر ہرگز پیش نہین جاتی
تقدیر کی آگے وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اور جب آئے فرزند حضرت یعقوب کے
آگے حضرت یوسف کے اور بیچ نقاب منہہ پر رکہی اندر چلون کے تخت پر بیٹھے تھے
پوچہا کہ یہ کون مین اونہون نے کہا کہ ہم کنعان کے رہنے والے ہین ہین جو کہا تہا کہ
بہائی کو لاؤ ہم باپ سے قول اور قسم کرکے لائے ہین حضرت یوسف نے کہا کہ معلوم
ہوا بیٹھو گہر دیکہو نے پر ادب سے بیٹھے حضرت یوسف نے کہا کہ چند طباق کہانیکے لاو
جب لاکر رکہے تو فرمایا کہ جو دو بہائی ایک ماں سے ہون سا تہ ایک طباق مین کہا وُ
اور دو بہائی ایک طباق پر بیٹھے کہانیکو بنیامین ایک طباق پر رہا تو بے اختیار روئے

ع ۱۱
۴

ہوئے بیہوش ہوا تو کہا کہ اسکے منہہ پر گلاب چھڑکو تو بارے ذرا ہوش مین آیا حضرت
یوسف نے پوچھا کہ اے جوان کسنا ئی تجھے کیا ہوا جو تو بیہوش ہوا بنیامین نے
کہا اے بادشاہ تو نے فرمایا کہ ایک مان سے جو دو بہائی ہون ایک طباق مین
ساتہ کہا دین پہر ابھی بہائی یوسف ایک مان سے تہا مجھے یاد آیا کہ اگر آج وہ ہوتا تو مین
بہی اوس کے ساتہ کہاتا اکیلا نہ رہتا اسواسطے کہ میرا یہ حال ہوا حضرت یوسف نے
کہا کہ آگے آ تیرا بہائی مین بہی میرے ساتہ کہا جب بنیامین کو سمیت طباق کے پردے
کے اندر لائے اس بہانے سے اٰوٰی اِلَیْہِ اَخَاہُ جگہ دی پاس اپنے بہائی کو حضرت
یوسف نے یعنے اس بہانے سے اپنے بہائی کو پاس بلا کر بہٹایا اور نقاب بندہی ہوئی
ہاتہ باہر نکالا کہانیکو بنیامین نے جو مین وہ ہاتہ دیکہا پہر بے اختیار رونے لگا حضرت
یوسف نے پوچہا کہ اب کیون روتا ہے اوس نے کہا کہ میرے بہائی کا بہی ہاتہ ایسا ہی
تہا کچہ تفاوت نہین حضرت یوسف یہ بات سنتے ہی بیطاقت ہوئے اور نقاب منہ
سے سرکا کر بنیامین کو اپنا جمال دکہایا اور قَالَ اِنِّیٓ اَنَا اَخُوْکَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ
کہا بیشک مین ہون تیرا بہائی دیکہہ لے اور غم مت کہا اوس سبب جو بہائیون نے
کیا ہمارے ساتہ جب بنیامین نے دیکہا پہر بیہوش ہوا جب ہوش مین آیا تو دونون
بہائی گلے ملے اور بنیامین اونکا دامن پکڑ کر کہا کہ مین اب تمسے جدا نہین ہونیکا یعنے
تمہین اب نہین چہوڑنے کا حضرت یوسف نے کہا کہ تاکید باپ کی جو تیرے
واسطے کی ہے تو جانتا ہے اب بغیر بہانے کے تجکو مین نہین رکہہ سکتا اگر تو کہے
تو تجھے تہمت چوری کی لگا کر رکہون بنیامین نے کہا کہ کیا مضائقہ ہی حضرت یوسف
نے کہا تو اس بات کو بہائیون سے نکہیو کہ یہ بادشاہ یوسف ہمارا بہائی ہے پہر اسنے
کہا کہ اچہا حضرت یوسف نے کہا اپنے نوکرون کو کہ ان مسافرونکی رخصت کی تیاری
کرو فَلَمَّا جَھَّزَھُمْ بِجَھَازِھِمْ جَعَلَ السِّقَایَۃَ فِیْ رَحْلِ اَخِیْہِ پہر جب تیاری کی انکی واسطے
تو رکہا چہپا کر کٹورا سنہری جڑاؤ بادشاہ کے پانی پینے کا بوجہ مین بنیامین کے یعنے
حضرت یوسف نے اپنے نوکر کو کہا چہپا کہ کٹورا بنیامین کے اونٹ کے بوجہ مین رکہہ دی
اوس نے اوسی طرح کیا اور سب اونکی تیاری کر کے رخصت کیا جب شہر سے باہر
نکلے پیچہے اون کے حضرت یوسف کے نوکر گئے اور ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَیَّتُھَا الْعِیْرُ

إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ پہر پکارا آور آواز کی آواز کرنیوالے نے کہ اے قافلہ والو اونٹون کے سوار
بیشک تم چور ہو جب اونھون نے یہ آواز سنی تو قَالُوا وَأَقْبَلُوا عَلَيْهِم مَّاذَا تَفْقِدُونَ
کہا اور انکی طرف مونہہ پہیرا یعنے اولاد نے حضرت یعقوب کی انکی طرف منہہ پہیر کر
کہا کہ تمہارا کیا کہویا گیا ہے جو ڈہونڈہتے ہو قَالُوا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَن جَاءَ بِهِ حِمْلُ
بَعِيرٍ کہا خدمتگارون نے حضرت یوسف کے کہ کہویا ہے بادشاہ کے پانی پینے کا
کٹورا اور جو کوئی لا دیوے اوسے ایک اونٹ کے بوجہہ کا غلہ دینگے وَأَنَا بِهِ زَعِيمٌ
اور ہم اوس کٹورے کے رکہوا دینے ہین یعنی وہ ہمارے سپرد کیا ہوا ہے کہتے ہین اوس کٹورے
کو واسطے شان اور نام بادشاہ کے جڑاؤ بنایا تہا اور بڑا تہا جیا دہی سے اناج ناپ کر دیتے
تہے اور ہم ترازو کی وہان نہ تہی قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُم مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ
وَمَا كُنَّا سَارِقِينَ کہا حضرت یعقوب کے فرزندون نے کہ قسم ہے خدا
تعالی کی بیشک تم جانتے ہو کہ ہم بہلے آدمی ہین اور نیک ہین جو تمنے پہلی بار ہماری
جنس ہمارے اونٹون کے بوجہون مین رکہہ دی تہی اب ہمنے پہیر تمکو لادی اور بیچ
ہو کہ اونٹون کے مونہہ ہمنے باندہ رکہے ہین تو کسیکا کچہہ نکہاوین اور ہم نہین آئے ہین
مصر مین خرابی کرنے کو یعنی برائی کرنے اور ہمارا کام چوری نہین قَالُوا فَمَا جَزَاؤُهُ إِن
كُنتُمْ كَاذِبِينَ اونہون نے کہا اگر تمہارے پاس سے نکلے تو پہر اوسکا بدلہ کیا ہو
اور اگر تم ہو جہوٹے یعنے اگر تم جہوٹے نکلو اور وہ تمہارے پاس سے نکلے تو تمہارا کیا حال
کرین قَالُوا جَزَاؤُهُ مَن وُجِدَ فِي رَحْلِهِ فَهُوَ جَزَاؤُهُ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ۝
کہا حضرت یعقوب کی اولاد نے بدلہ اوسکا جس کے بوجہہ مین سے نکلے پہر وہی ہے بدلہ
اوسکا جیسا بدلہ دیتے ہین ہم چورونکو یعنے سزا دیتے ہین یعنی جو چور کا حال کرتے ہین ہم
وہی حال اوسکا ہوگا حضرت یعقوب کے دین مین جو کوئی کسیکی چیز چرا لاتا تہا وہ جس
کے مالک کا غلام ہوتا تہا جب یہ بات اونہون نے کہی حضرت یوسف کے نوکرون
نے کہا کہ اچہا پہر کہولو اور جہاڑا دو یہ سب پہر آئے حضرت یوسف کے آگے فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ
قَبْلَ وِعَاءِ أَخِيهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِن وِعَاءِ أَخِيهِ پہر ڈہونڈہنے لگے اوس کٹورے
کو اون کے گٹہون اور گونون مین سے پہلے بنیا مین سے شروع نکیا جہاڑا لینا اس
واسطے کہ شبہا نہین اونہون نے رکہہ دیا ہوگا جب اون سب کا جہاڑا لے چکے تب

بنیامین کا جہاڑا لگے لینے تو اوسمین سے نکلا وہ پیالہ اب خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ کذٰلک
کِدۡنَا لِیُوۡسُفَ مَا کَانَ لِیَاۡخُذَ اَخَاهُ فِیۡ دِیۡنِ الۡمَلِكِ اِلَّاۤ اَنۡ یَّشَآءَ اللّٰهُ اسی طرح سکہایا ہمنے
یوسف کو وحی سے یعنی اوسکے جان کے کانون مین کہا جو نہ تہا لایق یوسف کو یہ کہ پکڑتا
اپنے بہائی کو بادشاہ مصر کے دین مین یعنے مصر کے بادشاہ کے دین مین چور کو مارنا
اور قید کرنا مقرر تہا نہ غلامی مین لینا اور نہ کیا کچہ کام یوسف نے مگر وہ جو مرضی اور
حکم خدا تعالیٰ کا تہا اوسی کے فرمانے سے سب کام کیا نَرۡفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنۡ نَّشَآءُ
وَفَوۡقَ کُلِّ ذِیۡ عِلۡمٍ عَلِیۡمٌ اور فرماتا ہے خدا تعالیٰ کہ بلند اور اونچا اوٹہاتا ہون مین
درجہ اور مرتبہ جسکا چاہتا ہون مین یعنے جسکا مرتبہ چاہتا ہون مین بلند کرتا ہون اور اوپر
کرتا ہون مین سب عقلمندون سے عقلمند اور دانا یعنے جسکو چاہتا ہون مین سب
داناؤن سے دانا کرتا ہون مین جب وہ پیالہ بنیامین کے بوجہ مین سے نکلا تب حضرت
یوسف علیہ السلام نے بہائیونکو کہا کہ یہ کیا کام کیا تمنے اور ہمنے تمسے وہ سلوک کیا
اوسکے بدلے تمنے یہ کیا اور تم تو کہتے تہے کہ ہم پیغمبر زادے ہین قَالُوۡۤا اِنۡ یَّسۡرِقۡ فَقَدۡ
سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنۡ قَبۡلُ کہا اونہون نے کہ اگر چوری کی بنیامین نے تعجب نہین بیشک
چوری کی تہی اسکے سگے بہائی یوسف نے پہلے اس سے قائل کہتے ہین کہ بچپن
مین حضرت یوسف نے اپنی خالہ کی مرغی لیکر فقیر کو دی تہی بغیر خالہ کے کہے اسواسطے
کہا کہ یوسف نے بہی چوری کی تہی فَاَسَرَّهَا یُوۡسُفُ فِیۡ نَفۡسِهٖ وَلَمۡ یُبۡدِهَا لَهُمۡ
پہر حضرت یوسف نے یہ بات سنکر چہپایا اپنی دل مین اوس بات کو اور ظاہر نکیا
اون پر یعنے اس بات کا جواب کچہ ندیا قَالَ اَنۡتُمۡ شَرٌّ مَّکَانًا وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا تَصِفُوۡنَ
کہا حضرت یوسف نے کہ تم بہت برے ہو سبب چوری کرنے کے اور خدا تعالیٰ
جانتا ہے وہ جو تم کہتے ہو اور بیان کرتے ہو یہ کہکر اپنے نوکرون کو کہا حضرت یوسف
نے کہ بنیامین کو لیجا کر رکہو پہر سب بہائیون نے اوسکے چہڑانیکے واسطے بہت کچہ
کہا لیکن ہرگز پیش نگیا تب روبیل کو غصہ آیا اور اوسکے رونگٹے کہڑے ہو کر کپڑون سے
باہر نظر آنے لگے اور روبیل نے کہا کہ اے بادشاہ ہمارے بہائی کو چہوڑ دے اور
نہین تو ایسی ایک چیخ اور نعرہ مارونگا کہ اوسکے ڈر سے حاملہ عورتون کے پیٹ
گر پڑینگے حضرت یوسف نے دیکہا کہ روبیل کو غصہ آیا اپنے چہوٹے بیٹے کو کہا کہ

پچھے سے روبیل کے پیٹھ پر ہاتھ پھیر دے اس نے جاکر جو ہین ہاتھ پیٹھ پر پھیرا غصہ اس کا جاتا رہا
روبیل نے بھائیون سے کہا کہ تم نے میرے تئین ہاتھ لگایا انہون نے کہا کہ نہین روبیل نے کہا کہ قسم ہے
خدا تعالیٰ کی یہان کوئی ہمارے باپ کی نسل سے ہے کس واسطے کہ دستور تھا کہ جب ان مین سے کسی کو
غصہ آتا تھا اور کوئی حضرت یعقوب ع کی اولاد سے اس کے بدن پر ہاتھ پھیر دیتا تھا غصہ اس کا
جاتا رہتا ۔ کہتے ہین کہ روبیل کو دوسری بار غصہ آیا اور چاہا ان نے کہ حضرت یوسف ع کو
سمیت تخت کے اٹھا لیوے انھون نے نقاب بندھی ہوئی تخت پر سے اتر کر روبیل کی
ہٹکے مین ہاتھ ڈال کر زمین سے اٹھا لیا اور سر سے اونچا کیا اور ہیج مین رکھ دیا اور کہا کہ ای
کنعانیو تم اپنے زور پر مغرور ہو نہین جانتے کہ قدرت خدا تعالیٰ کی سے ایک سے ایک زور آور ہے
جب انہون نے دیکھا کہ زور سے کچھ نہین ہوتا اب منت کرنے لگے اور قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ
إِنَّ لَهُ أَبًا شَيْخًا كَبِيرًا فَخُذْ أَحَدَنَا مَكَانَهُ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ۝
کہا اے عزیز یعنی مختار بادشاہ مصر کے کہ بیشک بنیامین کا باپ بہت بوڑھا اور بزرگ ہے
اور جب سے یوسف ع بیٹا اس کا موا ہے بنیامین کو بہت چاہتا ہے اگر تیری خوشی یونہی ہے تو
ہم مین سے اس کے بدلے رکھ لے اور اسے چھوڑ دے بیشک ہم تجھے دیکھتے ہین احسان کرنیوالون سے
اور ہم پر بہت احسان تو نے کئے ہین یہ ایک اور بھی احسان کر قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ نَأْخُذَ
إِلَّا مَنْ وَجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهُ إِنَّا إِذًا لَظَالِمُونَ ۝ کہا حضرت یوسف علیہ السلام نے کہ پناہ
مانگتا ہون مین خدا تعالیٰ سے جو پکڑ رکھون مین سوائے اس شخص کے کہ جس کے پاس سے پایا ہے
ہمنے جنس اپنی کو اگر سوائے اس کے دوسرے کو پکڑون بیشک ہون مین اسوقت ظلم کرنیوالون سے
تمہارے دین کے موافق فَلَمَّا اسْتَيْأَسُوا مِنْهُ خَلَصُوا نَجِيًّا ۝ پھر جب ناامید ہوئے
حضرت یوسف ع سے اور چاہا کہ بنیامین کو نہین دینے کا ایک گوشہ مین جاکر مصلحت کرنے لگے
قَالَ كَبِيرُهُمْ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ أَبَاكُمْ قَدْ أَخَذَ عَلَيْكُمْ مَوْثِقًا مِنَ اللَّهِ وَمِنْ قَبْلُ
مَا فَرَّطْتُمْ فِي يُوسُفَ کہا بڑے نے جو انہون سے تھا یعنے روبیل جو سب سے عمر مین بڑا تھا
یا عقل مین بڑا تھا کہا اس نے کہ اے نہین جانتے تم وہ جو باپ تمہارے نے مقرر لیا ہے تم سے قول
خدا تعالیٰ کا اور قسم پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو بنیامین کو صحیح سلامت پھیر لا دین
اور کچھ بہانہ نکرین اور تم نے اس سے پہلے تقصیر کی ہے یوسف ع کے کام مین یہ سب باتین کیا
بھول گئے تم سبھون نے کہا کہ یاد ہے پھر اب کیا کرین پھر کہا اس نے کہ فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ

ع ۱۱ ۱۳

حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْٓ اَبِيْٓ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ مین ہرگز جدا
نہین ہونے کا اس زمین سے یعنے مصر سے ہرگز جانے کا نہین جب تک رخصت دے مجھے باپ
میرا یا حکم کرے خدا تعالی واسطے ہمارے کہ باپ پاس جاوین یا باپ چھڑاوین بنیامین کو اور
خدا تعالی بہت اچھا ہے سب حکم کرنے والون سے جو کچھہ غرض اور لالچ نہین رکھتا اور کہا کہ
اب صلاح یہ ہے کہ اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ وَمَا شَهِدْنَآ
اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ پھر جاؤ تم اپنے باپ کے پاس اور کہو اے بابا صاحب
بیشک بیٹے تیرے بنیامین نے چوری کی اور ہم شاہد نہین اس کی چوری کے مگر اتنا جانتے ہین ہم
کہ کٹورا بادشاہ کا اس کے بوجھہ مین سے نکلا اور ہم نہین چھپی بات پر نگہبان یعنی خبردار کہ ظاہر مین
تو چوری اس پر ثابت ہوئی ہے اور در اصل ہم نہین جانتے کہ اس نے چرایا ہے یا تہمت ہے اگر
ہمارے کہنے کا یقین نہین تو وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا
وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ اور پوچھہ گانون کے لوگون سے جس مین تھے ہم یعنے مصر مین بھیج کسی کو تو
پوچھے وہان کے لوگون سے اور اس قافلہ والون سے پوچھہ جنکے ساتھہ ہم کنعان مین آئے ہین اور
وہ کنعان مین حضرت یعقوب علیہ السلام کے ہمسایہ تھے اور بیشک ہم سچ بولنے والے ہین جب
روبیل نے یا یہودا نے یہ مصلحت بتائی انہون نے قبول کیا اور وہان سے چلے اور باپ کی
خدمت مین آنکر وہ جو بھائی نے بتایا تھا کہا قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ
حضرت یعقوب علیہ السلام نے یہ سنکر کہا کہ مجھے یقین نہین یہ جو تم کہتے ہو بلکہ بنایا تمہارے
واسطے تمہارے جی نے کام کو جو چاہا تم نے اور تم نے مصلحت کی آپس مین اور نہین تو مصر کا بادشاہ
کیا جانتا تھا کہ چور کو غلامی مین لیتے ہین پھر اب صبر بھلا ہے مین نے صبر اختیار کیا اور قبول کیا اپنے اوپر
عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ شاید کہ خدا تعالی لا لاوے
مجھے ان سب کو اکٹھا یعنی یوسف کو اور بنیامین کو اور اسکو جو مصر مین ہے بیشک خدا تعالی
واقف ہے اور جانتا ہے حال میرا اور وہ کام مضبوط کرنے والا ہے یہ کہکر نہایت غم اور غصہ سے
وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ اور پھیرا منہہ اپنا فرزندون سے اور اپنے مکان مین عبادت کی جا بیٹھے
وَقَالَ يٰٓاَسَفٰى عَلٰي يُوْسُفَ اور کہا اے ہزار غم اور افسوس اوپر جدائی یوسف کے یہ کہہ کر
بیقرار ہوئے اور رونے لگے **ف** کہتے ہین کہ چالیس برس یا اسّی برس تک
جدائی مین حضرت یوسف علیہ السلام کے روتے تھے اور آنسو سوکھا اور غم کے بوجھہ سے پیٹھہ جھک گئی اور

وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ سفید ہوگئیں آنکھیں اُن کی غم اور رونے سے اور وہ یعنی حضرت یعقوب علیہ السلام غصہ تھے فرزندوں پر اور کچھ کہتے نہ تھے اُن کو اسے پر جب فرزندوں نے دیکھا نہایت بیقرار باپ کو قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ۝ کہا قسم ہے خدا تعالی کی جو ہمیشہ رہیگا تو یوسف کو یاد کرتا یہاں تک کہ ہووے تو بیمار سخت یا ہووے تو مرنے والوں سے یعنی مرنے کے وقت تلک تو یوسف کو یاد کرتا ہی رہیگا قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ کہا حضرت یعقوب علیہ السلام نے سوا اسکے نہیں کہ گلہ کرتا ہوں میں غم۔ اور غم اپنے سے طرف خدا تعالی کی نہ تمسے اور کسی سے کچھ گلہ ہے یعنی میں تمہیں تو کچھ نہیں کہتا اپنے خدا سے فریاد کرتا ہوں میں اپنے غم کی ❊ ف کہتے ہیں جب حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا انما اشکوا بثی وحزنی الی اللہ خدا تعالی نے وحی یعنی پیغام پوشیدہ بھیجا کہ اسے یعقوب قسم ہے اپنی بزرگی اور خدائی کی کہ اگر یوسف اور بنیامین مر گئے ہوتے تب بھی میں اُن کو پھر جِلا کے تجھسے ملاتا اس خوشخبری سے حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ اور میں جانتا ہوں خدا تعالی کی وحی سے زندگانی یوسف کی جو تم نہیں جانتے ❊ ف کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت عزرائیل واسطے ملنے حضرت یعقوبؑ کے آئے انہوں نے پوچھا کہ یا عزرائیل تمہیں قسم ہے پروردگار کی جو تمنے میرے یوسفؑ کی جان قبض کی ہے انہوں نے کہا نہیں حضرت یعقوب علیہ السلام کو اُمید ہوئی اور کہا يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ اسے میرے فرزندو جاؤ اور ڈھونڈو اور معلوم کرو یوسف کے احوال کو اور اُس کے بھائی بنیامین کو وَلَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ اور نا امید ست ہو رحمت اور فضل خدا تعالی کے سے اور بیشک چاہیئے کہ ناامید نہ ہووے کوئی فضل اور رحمت خدا تعالی کی سے مگر قوم باعث کافروں کی یعنی جو خدا تعالی کو ایک نجانے وہ اُس کی رحمت سے دور ہوئے یہ کہا اور خط

مصر کے بادشاہ کو لکھا

مضمون خط کا

یعقوب اسرائیل کے بیٹے اسحاق ذبیح اللہ کے پوتے ابراہیم خلیل اللہ کی طرف سے مصر کے بادشاہ کو معلوم ہو کہ ہم اس گھرانے کے ہیں جو دادا میرے ابراہیم خلیل اللہ کو ہاتھ پاؤں باندھکر

نمرود نے آگ مین ڈالا اور خدا تعالی نے اُس کو امان دی اور اُس آگ کو گلزار کیا اور باپ میرے اسحاق کے حلق پر چھری رکھی اور خدا تعالی نے اُس کے بدلے دُنبہ بھیجا اور میرا ایک بیٹا تھا سب بیٹون سے خوبصورت اور میرا پیارا اُس کو بھائی جنگل مین لیگئے تھے اور کرتہ اُس کا لہو بھرا میرے پاس لاکر کہا کہ اُسے بھیڑیے نے کھایا - مین اُس کی جدائی مین ایسا رویا کہ آنکھین میری سفید ہوئین اور نظر کچھہ نہین آتا اور غم اُس کا میرے دل سے جاتا نہین یہ بھائی اُس کا سگا تھا اپنے دل کی تسلی کے واسطے اپنے پاس رکھا تھا سو تو نے اُسے چوری لگا کر رکھا اور ہم اُس گھرانے کے نہین جو چوری کرین اگر تو اُس بیٹے میرے کو بھیج دے تو تیرے حق مین اچھا ہے نہین تو بد دعا کرونگا مین تجھکو جو نشانی اُس کی ساتوین اولاد تلک تیری پہنچے گی وہ خط تمام کرکے بیٹون کو دیا اور تھوڑی سی اُون دُنبون کی اور گھی اور پنیر اور کچھہ اسباب تیار کرکے دیا اور بیٹون کو مصر کی طرف رخصت کیا یہ وہان سے روانہ ہوئے راہ تمام کرکے مصر مین آئے - اور جس بھائی کو مصر مین چھوڑ گئے تھے اور اُسکے مشورے سے باپ کے پاس گئے تھے اُس سے ملے اور احوال کہا اور خط باپ کا بادشاہ کے واسطے لائے ہین پھر سب نے ملکر حضرت یوسف کے پاس کا قصد کیا فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ پھر آئے جب فرزند حضرت یعقوب علیہ السلام کے دربار مین حضرت یوسف کے یعنے حضرت یوسف کے روبرو آئے اور قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُزْجَاةٍ فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا إِنَّ اللَّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ کہا اے عزیز پہنچی ہمکو اور ہمارے کنبے کو سختی اور مصیبت بھوک اور غم کی یہ جنس ہم لائے تھوڑی سی کم قیمت سستے مول کی اس پر مت دہیان کر اور باپ دے پیمانہ پورا ہمکو اور اپنی طرف سے اور زیادہ دے اُس کے مول سے بیشک خدا تعالی بدلہ دیتا ہے زیادہ دینے والون کو یعنی جو کوئی بغیر بدلے کچھہ کسی کو دیتا ہے تو خدا تعالی اُس کا عوض بہت اچھا دیتا ہے یہ کہا اور خط باپ کا حضرت یوسف کے تخت کے کنارے پر ادب سے رکھا حضرت یوسفؑ نے وہ خط پڑھا محبت نے باپ کی بے اختیار کیا - تب قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَا فَعَلْتُمْ بِيُوسُفَ وَأَخِيهِ إِذْ أَنْتُمْ جَاهِلُونَ ۝ کہا اے جانتے ہو تم جو سلوک کیا تمنے یوسفؑ اور اُسکے بھائی سے سلوک جو حضرت یوسف علیہ السلام سے کیا تھا سو بیان ہو چکا اور بنیامین کو ایسا خوار رکھتے تھے جو اُسے طاقت نہ تھی کہ اُن سے بات کرسکتا سوائے عاجزی

اور ڈر کے سو وہ حضرت یوسف علیہ السلام نے پوچھا کہ تمنے جو اُن دونون بھائیون سے سلوک
کیا تھا جانتے ہو اُن باتون سے توبہ بھی کی ہے یا نہین جو اسوقت تم نادان تھے سبب
جوانی کے اور نجانتے تھے حق باپ کا اور رحم چھوٹے بھائیون پر اُن دونون مین جوانی کی اپنے
جی کی خوشی کی تہی اُس کام سے اب پچتا کر توبہ کی ہے یہ بات حضرت یوسف علیہ السلام نے نصیحت سے
کہی نہ کچھ غصہ سے یہ کہہ کر نقاب اپنی مُنھ پر سے اُٹھائی جب اُنھون نے صورت دیکھی اور وہ حسن
اُن کو نظر آیا قَالُوٓا ءَاِنَّكَ لَاَنۡتَ يُوۡسُفُ کہا کیا مقرر تو یوسف ہے جو ایسا حسن رکھتا ہے
قَالَ اَنَا يُوۡسُفُ وَهٰذَاۤ اَخِىۡ کہا حضرت یوسف علیہ السلام نے کہ ہان مین یوسف ہون اور
یہ میرا بھائی بنیامین ہے قَدۡ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيۡنَا اِنَّهٗ مَنۡ يَّتَّقِ وَيَصۡبِرۡ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيۡعُ
اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ بیشک احسان رکھا خدا تعالی نے ہم پر جو جیتا رکھا اور یہ نعمت بخشی بیشک
جو کوئی کہ ڈرتا ہے خدا تعالی سے اور صبر کرتا ہے بندگی کے کرنے مین اور گناہ کے نکرنے مین
پھر مقرر خدا تعالی نہین کہوتا مزدوری بھلا کام کرنے والون کی جب بھائیون نے حضرت
یوسف علیہ السلام کو پہچانا جا کر پاس تخت کے جا کر حضرت یوسف علیہ السلام کے پانو چومین
حضرت یوسف علیہ السلام نے تخت سے اُتر کر بھائیون کو گلے لگایا قَالُوۡا تَاللّٰهِ لَقَدۡ اٰثَرَكَ
اللّٰهُ عَلَيۡنَا وَاِنۡ كُنَّا لَخٰطِـئِيۡنَ کہا بھائیون نے قسم ہے خدا تعالی کی اے یوسف کہ بیشک
حسن مین اور دولت مین اور احسان کرنے مین چُنا اور اختیار کیا اور بڑا کیا تجھکو خدا تعالی نے
ہم پر اور ہم سب مقرر گنہگار رہین جو ویسے سلوک کیے تھے تمسے قَالَ لَا تَثۡرِيۡبَ
عَلَيۡكُمُ الۡيَوۡمَ کہا حضرت یوسف علیہ السلام نے بھائیون کو کہ کچھ طعن اور گلا نہین آج کے دن
تم پر یعنی تمہارے سلوک کا کچھ مذکور نہین کرینگا يَغۡفِرُ اللّٰهُ لَـكُمۡ وَهُوَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِيۡنَ
بخشے گا خدا تعالی تمکو جو اپنے گناہ کا اقرار کیا تمنے اور وہ خدا تعالی بہت اچھا بخشنے والا ہے
سب بخشنے والون سے ❊ ف کہتے ہین کہ خدا تعالی نے حضرت یوسف علیہ السلام کو
دی بہیجی کہ وہ جبّہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جسکو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کنوئین مین تعویذ
کھول کر پہنایا تھا اُسے حضرت یعقوب علیہ السلام پاس اپنی نشانی بہیج حضرت یوسف نے
موافق امر الٰہی کے بھائیون سے کہا کہ اِذۡهَبُوۡا بِقَمِيۡصِىۡ هٰذَا فَاَلۡقُوۡهُ عَلٰى وَجۡهِ اَبِىۡ
يَاۡتِ بَصِيۡرًا ۚ لیجاؤ یہ جبّہ میرا کنعان مین پھر ڈالو اُس جبّہ کو اوپر منھ باپ میرے کے
تو ہووے دیکھنے والا یعنے اس جبّہ کی برکت سے آنکھین اُسکی روشن ہونگی پھر جب اُسکی

آنکھیں اچھی ہون سب کو اَتُوْنِیْ بِاَھْلِکُمْ اَجْمَعِیْنَ ہ آؤ تم سمیت اپنے سارے کنبے کے یعنی سارے کنبے اپنے کو کنعان سے لے آؤ اور مصر مین وطن اور رہنا اختیار کرو ۔
ف کہتے ہین کہ یہودا نے کہا کہ اے یوسفؑ یہ جبہ مجھے دے کہ پہر اُکو نانا سے باپ کے ہین لے گیا تہا تو یہ خوشی بدلہ اس غم کا ہو وے حضرت یوسف علیہ السلام نے جبہ اسی کو دیا اور راہ خرچ جو چاہتا تہا اور سواریان جو ضرور تہین سب تیار کر کے اُن کو دین یہودا سب بہائیون کے ساتھ مصر سے روانہ ہوا وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِیْرُ اور جسوقت جدا ہوا قافلہ مصر سے یعنی جب فرزند حضرت یعقوب علیہ السلام کے مصر کے شہر سے نکلے اور جنگل مین پہنچی باو صبا حکم خدا تعالی کے سے اس جبّہ کی بو حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس لے گئے جب انکو وہ بو پہنچی تو قَالَ اَبُوْھُمْ اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ کہا اُن کے باپ نے پوتون سے اور جو کوئی اسوقت اُن کے پاس تہا کہ بیشک پاتا ہون مین یعنی آتی ہے مجکو یوسف کی بو اگر تم مجہے بیعقل نکہو کہ بڑہاپے سے اسکے حواس درست نہین قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِیْ ضَلٰلِكَ الْقَدِیْمِ ہ کہا انہون نے کہ قسم ہے خدا تعالی کی جو بیشک اب تلک تو اسی حیرانی مین ہے پہلی یعنی وہ جو ہمیشہ سے یوسفؑ کی محبت کا خیال جو تیرے دل پر بندہا ہوا ہے چالیس برس یا اسّی برس ہوئے ہین جاتا نہین یا اور ذکر اسکا بہولتا نہین تجکو فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ اَلْقٰهُ عَلٰی وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِیْرًا ہ پہر جب آیا خوشخبری دینے والا یعنی یہودا کہتے ہین کہ یہودا بہائیون کے ساتھ نرہا سب سے آگے دوڑ کر کنعان مین آیا باپ کے پاس اور ڈالا وہ جبّہ باپ کے منھ پر پہر ہوا باپ اُن کا سب کچہہ دیکھنے والا یعنی اس کُرتے کے ڈالنے سے حضرت یعقوب علیہ السلام کی آنکہین روشن ہوئین اور قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّکُمْ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ہ کہا حضرت یعقوب علیہ السلام نے اے مین نے نکہا تہا تمکو کہ مقرر مین جانتا ہون خدا تعالی کے چہپے پیغام سے کہ یوسف جیتا ہے اور مجہے اُمید تہی اُسکے ملنے کی اور مین نے کہا تہا کہ مجہے یوسف کی بو آتی ہے تم مانتے نہ تہے اور مین کہتا تہا جو مین جانتا ہون وحی الہی سے اور تم نہین جانتے پہر تیاری کی کوچ کی اور جتنے اُن کے کنبے اور زمانے کے تہے سب کو ساتھ لیکر مصر کی طرف چلنے کا قصد کیا اور بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام کے آنکر باپ کے پانؤمین گرے اور قَالُوْا یٰۤاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا کُنَّا خٰطِئِیْنَ ہ کہا کہ ای باباصاحب بخشوا ہمارے گناہون کو خدا تعالی سے اور بیشک ہم

گنہگار رہین یعنی ہمارے حق مین دعا مانگ تو خدا تعالی ہمارے گناہ بخشے قَالَ سَوْفَ
اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي اِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ کہا حضرت یعقوب علیہ السلام نے جلد بخشوانا چاہونگا
مین تمہارے واسطے پالنے والے اپنے سے بیشک وہ بخشنے والا ہے گناہونکا گنہگارون کے
اور مہربانی کرنے والا ہے اپنے بندون پر ❁ ف کہتے ہین کہ حضرت یعقوب
علیہ السلام جب حضرت یوسف علیہ السلام سے آنکر ملے تب ایک رات پچھلے پہر تہجد کی نماز
پڑھکر بیٹون کو بخشوانے کو کہڑے ہوئے آگے آپ اپنے پیچھے حضرت یوسف کو کہڑا کیا اور
اُن کے پیچھے اُن کے سب بھائیون کو کہڑا کیا اور آپ دعا مانگی اور سب بیٹون نے آمین کہا
تو خدا تعالی نے اُن کو بخشا غرض کہ جب حضرت یعقوب علیہ السلام سارے کنبے سمیت
کنعان سے مصر کے نزدیک پہنچے حضرت یوسف علیہ السلام مصر کے بادشاہ ریان کو اور سب
امراؤن کو فوج سمیت بڑے ٹھاٹھ سے سوار ہوکر باپ کو پیشوا لینے آئے جب حضرت
یعقوب علیہ السلام کو خبر ہوئی تو ایک اونچے ٹیلے پر بیٹون سمیت کہڑے ہوئے اور حضرت
یوسف علیہ السلام کی سواری کا تماشہ دیکھنے لگے جب سواری اُس ٹھاٹھ سے دیکھی تب
حیران ہوئے کہ خدا تعالی نے کیا احسان کیا جو ایسی دولت اور نعمت حضرت یوسف علیہ السلام کو
دی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آنکر کہا کہ اے یعقوب اس لشکر کو دیکھکر کیا حیران ہوا ہے
اوپر دیکھ جو لشکر فرشتون کا آسمان سے زمین تک تیری خوشی ہونے سے خوش ہین جب تک
تو غم مین تھا یہ فرشتے بھی تیرے واسطے غم کھاتے تھے ❁ ف کہتے ہین کہ جب
حضرت یوسف علیہ السلام نزدیک باپ کے آئے چاہا کہ گھوڑے سے اُترکر باپ کو سلام کرین
حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ صبر کر تو باپ تیرا تجھے سلام علیک کرے جب حضرت
یعقوب علیہ السلام نے اپنے پیارے بیٹے کو دیکھا تو کہا السلام علیکم یا مذہب الحزن یعنی اے
دور کرنے والے غم کے انہون نے سلام کا جواب دیا اور دونون گلے ملکر خوشی کا رونا روئے
حضرت یوسف علیہ السلام نے بادشاہ کو باپ سے ملایا اور ایک تحفہ مکان جو پاس مصر کے
حضرت یوسف علیہ السلام نے بنایا تھا کہا اُس مین چلو فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ
اٰوٰى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ پھر جب اندر آئے اُس مکان مین حضرت یوسف علیہ السلام نے جگہہ دی
اپنے پاس باپ اور خالہ کو جو خالہ مان کی جگہہ تھی یعنی جب اُس مکان مین آئے تو پھر دوبارہ
ملے اور باپ اور خالہ سے اور احوال پوچھا اور بہت پوچھون پر مہربانی کی وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ

اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اٰمِنِیْنَ ۔ اور کہا کہ اے اَب مصر کے اندر چل کر رہو اگر خدا تعالی چاہے تو
بے ڈر اس سے یعنی ایک دو دن باہر کے مکان میں رکھا پھر کہا اب شہر کی حویلی میں چل کر
خاطر جمع سے رہو خدا تعالی کے فضل سے بے فکر تنگی سے اناج کی اور محنت سے سب بات
کی ہنیم رہو جب یہ مصر کے شہر کے اندر آئے اپنے محل میں حضرت یوسف علیہ السلام
نے ان کو رکھا اور ضیافتیں کیں وَرَفَعَ اَبَوَیْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا اور
چڑھایا خالہ اور باپ کو اپنے تخت پر یعنی بٹھایا تخت پر اور وہ اوندھے ہوئے یعنے جھکے
اس کے سجدہ کرنے کو اسوقت میں دستور بادشاہوں اور بزرگوں تعظیم سجدہ تھا یعنے
حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ اور بھائیوں کو اور خالہ کو حرمت اور عزت سے
اپنے تخت پر بٹھایا انہوں نے نہایت خوشی سے تعظیم کا سجدہ کیا جب حضرت یوسف ؑ نے
یہ حال دیکھا تو بہت خوش ہوئے ان کے خوش ہونے سے وَقَالَ یٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِیْلُ
رُءْیَایَ مِنْ قَبْلُ اور کہا اے بابا صاحب یہ سجدہ کرنا تم سب کا تعبیر میرے اس خواب کی
ہے جو میں نے دیکھا تھا بچپن میں قَدْ جَعَلَهَا رَبِّیْ حَقًّا بیشک کیا اس خواب میری کو
پروردگار میرے نے سچا وَقَدْ اَحْسَنَ بِیْٓ اِذْ اَخْرَجَنِیْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ
اور بیشک نیکی کی مجھسے پروردگار میرے نے جو نکالا مجکو قید خانے سے اور لایا تمکو جنگل سے
یہاں یہ جنگل کنعان سے باہر تھا جہاں حضرت یعقوب علیہ السلام کا گھر تھا یعنی تمکو اور مجکو
ملایا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّیْطٰنُ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اِخْوَتِیْ اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُ
اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ پیچھے اس سے جو ڈالی دشمنی شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں بیشک
پروردگار میرا نیکی پہچانے والا ہے جسکو چاہتا ہے مقرر وہ واقف اور جاننے والا ہے
سب کے حال کا اور مضبوط کام کرنے والا ہے ہر ایک کام اس کے لائق ۔

ف کہتے ہیں کہ اس احوال کے چوبیس برس پیچھے حضرت یعقوب علیہ السلام نے
دنیا سے رحلت کی اور پیچھے اس کے تیئیس ۲۳ برس کے حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب میں
دیکھا باپ کو جو کہتے ہیں کہ اے یوسف علیہ السلام بہت تیرے دیکھنے کو جی چاہتا ہے
آ کر تین دن کے پیچھے مجھسے آن ملے گا یہ خواب دیکھ کر چونکے اور بھائیوں کو بلایا اور بہت
وصیتیں کیں اور یہودا کو اپنی جگہہ بٹھایا اور اپنے بیٹے ان کو سونپے پھر خدا تعالی کی جناب میں
اس طرح سے مناجات کرنے لگے کہ رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ

اے پالنے والے میرے بیشک دیا تونے بادشاہی کا ملک اور تونے سکھایا مجکو علم خواب کی تعبیر کا
فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ
بِالصّٰلِحِیْنَ ۝ ای پیدا کرنے والے آسمان اور زمین کے تو ہی ہے یار مددگار اور دنیا میں
ار مجکو مسلمان حکم بردار یعنی مرنے کے وقت تلک تیرا فرمانبردار رہون اور ملا مجکو نیکبختو نمیں
یعنے میرے باپ دادا کے پاس پہنچا مجھے ۔ ف کہتے ہین کہ اس خواب کے تین دن
پیچھے حضرت یوسف کا وصال ہوا اور ان کی وفات کی طرح یون کہتے ہین کہ ایک دن حضرت
یوسف علیہ السلام کہین جایا چاہتے تھے سواری کو گھوڑا منگوایا اور چاہا کہ سوار ہو وین کہ
اسی وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک سیب بہشت کا لیکر آئے اور کہا اے یوسف
دنیا مین بہت رہے عیش اور سیرین اور سواریان کین اب حکم یون ہے کہ چلو اور
بہشت کا تماشا دیکھو حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا حاضر ہون جو کچھ حکم خدا تعالی کا ہو
پر اتنی فرصت ہے کہ مین بی بی اور فرزندون کو رخصت کرون انہون نے کہا کہ حکم نہین
اس سیب کو سونگھو حضرت یوسف علیہ السلام نے وہ سیب سونگھا اور جان ان کے بدن کی
پنجری سے اڑکر بہشت کے درخت کی ڈالیون پر لگی پھرنے انا للہ وانا الیہ راجعون اب
آگے اللہ تعالی فرماتا ہے ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ اِلَیْكَ وَمَا كُنْتَ لَدَیْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا
اَمْرَهُمْ وَهُمْ یَمْكُرُوْنَ ۝ یہ قصہ جو یوسف کا کہا غیب کی خبرون سے ہے ہمنے
بھیجا ہے تجکو واسطے ظاہر کرنے معجزے تیرے کے اور نہ تھا تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
یوسف کے بھائیون کے پاس جسوقت وہ اکٹھے ہوکر یوسف کے کنوئین مین ڈالنے کی مصلحت
کرتے تھے اور آگے باپ کے جھوٹی باتین بناتے تھے یعنے اے حبیب تو اسوقت ان کے
پاس نہ تھا جو تجھے خبر ہوتی یہ جو بیان کیا ہمنے غیب کی خبر تجھے بھیجی ہے تو یقین ہو لوگون کو
کہ بیشک نبی بھیجا ہوا خدا تعالی کا ہے وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِیْنَ ۝
اور نہین ہین بہت لوگ اگرچہ تو بہتیرا چاہے تو سچ جاننے والے یعنے بہتیرا چاہے تو کہ سب
تیری بات مانین بہت لوگ ہین کہ ہرگز سچ نہین جاننے کے تیرے کہنے کو وَمَا تَسْئَلُهُمْ
عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ اور نہین مانگتا تو او پر پہنچانے حکم الہی کی
مزدوری نہین ہے یہ قرآن مگر نصیحت ہی خدا تعالی سے واسطے خلقت کے وَكَاَیِّنْ مِّنْ اٰیَةٍ فِی
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَمُرُّوْنَ عَلَیْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ۝ اور بہت نشانیان ہین خدا کی

ع ۱۱ رابع

کی قدرت کی بیچ آسمان اور زمین کے یہ پہرتے ہین اور دیکہتے ہین اور نشانیون کو اور یہہ
اُن نشانیون سے مُنہہ پہیرنے والے ہین یعنے اُن کو دیکہہ کر انجان سے ہوتے ہین اور غور اور
دہیان کر کے اُن مین نہین دیکہتے وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ اور
نہین مانتے بہت لوگ مکے کے رہنے والون سے خدا تعالی کو ایک کر کے اور یہ خدا تعالی
کے ساتھہ شریک کرنے والے ہین یعنے مکے کے لوگ فرشتون کو خدا تعالی کی بیٹیان کہتے ہین
اور یہودی حضرت عزیر کو بیٹا خدا کا کہتے ہین اور نصاری حضرت عیسے علیہ السلام کو بیٹا خدا کا
کہتے ہین اور اولاد باپ کے ملک کی وارث ہوتی ہین اور خدا تعالی کے ملک کا کوئی وارث
نہین سب اُس کے بندے اور محتاج ہین اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ
اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ اسے کیا بے ڈر ہوئے اُس سے
جو آوے پیٹنے والا عذاب خدا تعالی کی طرف سے یا آوے اُن پر قیامت ایکایک
اچانک اور اُن کو خبر نہو اُس کے آنے کی چاہیے کہ امیدوار ہین عذاب اور قیامت کے
قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ
اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ کہو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے کے لوگون کو کہ یہ ایک جانا
خدا تعالی کا راہ میری ہے جو بلاتا ہون مین اِس راہ سے خدا تعالی کی طرف اوپر دکہلاوے
روشن کہلی ہوئی کی مین اور جو کوئی میری راہ پر چلا بلانے مین طرف خدا تعالی کے اور پاک ہے
خدا تعالی شریک اور فرزندون سے کافر کہتے ہین کہ خدا تعالی کے پاس فرشتے ہین فرشتون
کے ہوتے آدمیون کے ہاتھہ پیغام کیون بہیجا اگر وہ چاہتا تو فرشتون کے ہاتھہ بہیجا اسکا
جواب خدا تعالی نے بہیجا وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ
اَهْلِ الْقُرٰى اور نہین بہیجا ہمنے پہلے تجہسے کسی پیغمبر کو مگر بہیجا مردون کو جو وحی بہیجی ہمنے
اُن کی طرف جو شہر یا گانون کے رہنے والے تہے یعنے تجہسے آگے اے محمد صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم جتنے نبی ہمنے بہیجے سب آدمی ہی اشراف بہیجے فرشتہ کبہی بہیجا ہی نہین اَفَلَمْ
يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ط ای کیا سیر
نہین کرتے اور نہین پہرتے شام کی زمین مین جو وہ شہر ہے ہود پیغمبر اور لوط پیغمبر کی اُمت
اُس مین رہتے تہے پہر دیکہو اور ڈرو جو کیسا ہوا آخر کام اُن کا جو پیغمبرون کو جہوٹا کہتے تہے
اور وہ تم سے پہلے تہے اُن کے مکانون کا حال دیکہہ کر ڈرو اور پیغمبر کو جہوٹا اور جادوگر نکہو

قف النبی صلعم

وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ اور سب طرح گہر آخرة کا یعنے بہشت اور نعمتین اُس کی اچہی ہین اِس دنیا کے مزون سے اُن کو جو دور رہتے ہین شرک سے اور پیغمبر کے کہنے کو سچ جانتے ہین اسے نہین بوجہتے اور غور کرتے تم اب چاہیئے کہ اسے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافر تیرے وقت کے اپنی دولت پر اور بڑی عمرون پر غرور اور بہروسا نکرین کہ اگلے نبیون کی امت کو ہمنے بہت ڈہیل اور فرصت دی تہی + حَتّٰۤى اِذَا اسْتَيْـَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا یہان تک کہ نا امید ہوئے پیغمبر ایمان لانے اُن کے سے اور جانا کافرون نے کہ یہ جہوٹے تہے جو کہتے تھے کہ ہم پیغمبر ہین تم ہمارا کہنا نمانوگے تو تم پر عذاب آویگا اس بات کو کافرون نے جہوٹہ جانا اور جب وقت اُس عذاب کے آنے کا پہنچا تو جَآءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ آیا پیغمبرون کو مدد کرنا ہمارا یعنی عذاب اُن کافرون پر اُترا پہر بچہر ایا جسکو چاہا ہمنے یعنے پیغمبرون کو اور اُن کے یارون کو بچہرایا اُس عذاب سے اور کافرون کو ہلاک کیا اور پہر تا نہین عذاب ہمارا کافرون پر آیا ہوا جب اُتر چکتا ہے لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ بیشک بیچ قصہ پیغمبرون کے ڈرانا اور نصیحت واسطے عقلمندون کے اور عقلمند وہ ہین جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہنا مانین اور اُن کو سچا جانین مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ نہین ہے یہ قرآن بات بنائی ہوئی بلکہ ہے یہ سچ کرنیوالا اور موافق توریت انجیل کے بعضے احکام کی ہے اور بیان جدا جدا ہے سب چیز کا اِس ہین اور راہ کہلانے والا ہے سیدہی اور بخشش ہے خدا تعالی کی طرف سے اُن لوگون کو جو سچ خدا تعالی کا فرمان جانتے ہین اُسکو اور وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیشک بہیجا ہوا اُس کا جانتے ہین + + + + +

ع ۱۲ / ۶

سورۃ الرعد مکیۃ وھی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | ثلث واربعون آیۃ

الٓمّٓرٰ قدیم ایک تفسیر کرنیوالے نے اِن چار حرفون کے معنے علیحدہ کہے ہین اور ایک عالم نے کہا کہ معنے یون ہین کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ مین خوب جانتا ہون اور دیکہتا ہون جو کچھ کہ ساری عالم کی خلقت کرتی ہے اور کہتی ہے اور یہ بہی خوب جانتا ہون مین کہ

تِلْكَ آيٰتُ الْكِتٰبِ وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ
یہ آیتین قرآن کی ہین اور وہ جو اترا ہے تیری طرف اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے
پروردگار کے پاس سے سب سچ ہے اور درست ہے کچھ شک نہین اس مین پر بہت
لوگ نہین مانتے اور سچ نہین جانتے اسے اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا
ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ خدا تعالیٰ وہ ہے جس نے بہت اونچا بنایا آسمان کو بغیر ستون
کے جو دیکھتے ہو تم اسے پھر ارادہ کیا عرش کے بنانے پر وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَّجْرِيْ
لِاَجَلٍ مُّسَمًّى اور تابعدار بنایا اپنے حکم کا سورج اور چاند کو یہ دونون چلے جاتے ہین ایک
حد مقرر پر جو وقت ٹھہرایا ہوا ہے گرمی جاڑے کا یا وقت قیامت کا تب تک پھرا
کرین گے يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ۝ تدبیر کرتا ہے
اور کام بناتا ہے اپنے بندون کے کھول کر بیان کرتا ہے اپنے قرآن کی آیتون کو جو اچھی طرح
سمجھہ مین آوین اسواسطے کہ شاید تم ساتھ ملنے اپنے پروردگار کے شک نہ کھاؤ یقین لاؤ
یعنے سچ جانو کہ قیامت کے دن گورون سے اٹھ کر خدا تعالیٰ کی حضور جا کر سب تم کھڑے
ہوگے حساب دینے کو وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا اور
خدا تعالیٰ وہ ہے جس نے پھیلایا زمین کو لنبا اور چوڑا اور پیدا کئے زمین مین پہاڑ بڑے
مضبوط اور ندیان پیدا کی زمین مین جو بہتی ہین وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ
اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ اور سب طرح کے میوے پیدا کئے زمین مین دو طرح کا
جوڑا جیسے بعضا زرد سرخ اور جیسے سفید اور جیسے کھٹا میٹھا اور بعضا گرم سرد اور تر
خشک ایسی طرح جوڑا پیدا کیا اور دیکھو قدرت خدا تعالیٰ کی جو ڈہانکتا ہے رات کو
دن پر یعنی دن کی گرمی اور روشنی پر اندہیرا اور سردی لاتا ہے تو سب خلقت دن کی
محنت سے کار و بار کے آرام کرین تو پھر کو تازہ دم اٹھین ماندگی اور سستی سب جاتی
رہی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ بیشک ان چیزون مین ہر طرح
نشانیان ہین خدا تعالیٰ کی قدرت واسطے ان لوگون کے جو سوچ کرتے ہین ان باتون مین وَفِي الْاَرْضِ
قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ اور پیدا کیے خدا تعالیٰ نے زمین مین ٹکڑے زمین کے ملے
ہوئے آپس مین جو یہ ہے ایک نشانی ہے قدرت کی کہ ایک زمین ہے بعضا ٹکڑا اس مین
لائق کھیتی اور باغ بنانے کی ہے اور اسی کے پاس زمین کھاری ہے جو اس مین کھیتی نہین

ہوتی اور بعضی زمین نری ریت ہے اور پیدا کی زمین میں وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِیْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَیْرُ صِنْوَانٍ یُّسْقٰی بِمَآءٍ وَّاحِدٍ وَّنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ فِی الْاُكُلِ اور باغ ہیں انگوروں کے اور کھیت ہیں اور کھجوروں کے درخت ہیں کسو درخت کی جڑ میں کئی شاخیں ملی ہیں اور کوئی درخت جدی ہے جڑ سے یعنے ایک شاخ ہے جڑ سے نکلی ہے اور ایک پانی پیتی ہیں سب درخت اور کھیت اور بڑائی دیتے ہیں ہم بعضے میوے کو بعضے میوے پر مزے میں اور رنگ میں یعنی کوئی بہت میٹھا مزے دار خوشبو ہے کوئی کھٹا بمزہ بدبو ہے اور وہ قدرت کی نشانی ہے جو ایک پانی سب درختوں میں جاتا ہے کوئی میوہ کھٹا کوئی میٹھا کوئی چکنا ایسا کہ تیل نکلے کوئی کڑوا ہوتا ہے اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ بیشک ان چیزوں میں ہر طرح نشانیاں ہیں کھلی ہوئی خدا تعالی کی قدرت کی ان لوگوں کے واسطے جو سمجھتے ہیں اور غور کرتے ہیں ان چیزوں میں وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ اور اگر اچنبھا کرے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کافروں کے ایمان لانے پر پھر زیادہ اچنبھا ہے ان کی بات کا جو کہتے ہیں یہ کافر کہ اے کب جب ہم ہو دیں گے مر کر گوروں میں خاک پھر کیا ہم ہو دیں گے نئی خلقت میں یعنی کیا ہم مٹی ہو کر نئے سرے سے بنکر پیدا ہوں گے یہ نہیں سمجھتے کہ جس خدا تعالی نے پہلے پیدا کیا ہے اور اسے ایسی قدرتیں ہیں جو بیان کیا اور تم دیکھتے ہو ان چیزوں کو پھر اس کے آگے دوبارہ بنانا کیا بڑا کام ہے یہ لوگ جنکو یقین نہیں ہے کہ قیامت میں پھر گوروں سے اٹھیں گے وہ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ وہی لوگ ہیں جو کافر ہوئے اپنے پروردگار سے اور انہیں لوگوں کے گلے میں طوق ہیں گمراہی کے دنیا میں جو اس طوق میں سے کبھی نہ نکل سکیں گے مرنے کے وقت تلک اور بعد مرنے کے آگ کا طوق ہوگا ان کے گلے میں اور وہی لوگ دوزخ کی آگ میں رہنے والے ہیں وہ لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے وَیَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّیِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ اور جلد مانگتے ہیں تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برائی کو جو عذاب ہے پہلے بھلائی سے جو عذاب سے امن میں ہیں خدا تعالی نے اس امت کے کافروں پر عذاب کرنا قیامت کے دن مقرر رکھا ہے اور دنیا میں مرنے تلک عذاب صورت بدل جانے کے سے امن میں ہیں سو وہ کے کافر

اِس امن سے پہلے عذاب مانگتے ہے اور بیشک گذر چکے پہلے اِن سے بہت قوموں پر عذاب اور اُس بات کو یہ مکے کے لوگ بہی جانتے ہین اُس پر عذاب مانگتے ہین وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ۔ اور بیشک پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہرطرح بہت بخشش کرنے والا ہے لوگون پر اگر توبہ کرین کفر سے اُس پر بہی جو یہ ظلم اور کفر کرتے ہین اگر اب بہی ہین اور کفر سے توبہ کرین اور ایمان لاوین اور جو کفر کو نچہوڑین اور اُسی حال مین مرین تو پہر بیشک پروردگار تیرا ہرطرح سخت عذاب کرنے والا ہے جو ایسا کوئی کرے وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ۔ اور کہتے ہین وہ لوگ جو ایمان نہین لائے کہ کیون نہین اُتری نشانی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اُس کے پروردگار کے پاس سے جیسے چاہتے ہین یعنی کافر مکے کے کہتے تھے کہ جیسے حضرت موسی علیہ السلام کا عصا اژدہا ہوتا تھا اور حضرت عیسے علیہ السلام مردے کو زندہ کرتے تھے ویسا ہی کام یہ کیون نہین کرتے سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مقرر تو ڈرانیوالا ہے یعنے تیرا کام ڈرانا ہے فقط اور کہنا ہے زبان سے اور واسطے ہر قوم کے راہ بتانے والا ہے جدا یعنی ہر پیغمبر کا معجزہ جدا تھا اور تیرا معجزہ قرآن ہے جو ان مکے کے لوگون کی زبان مین ہے لیکن کسی جاہل اور عالم کا مقدور نہین جو اس کے برابر کہہ سکے اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ۔ خدا تعالی جانتا ہے جو کچہہ اُٹھاتی ہے ہر پیٹ والی اپنے پیٹ مین بچے کو کہ اُس کے پیٹ مین نر ہے یا مادہ ہے اور خدا تعالی ہی جانتا ہے جو کچہہ کم ہوتا ہے پیٹ مین اور جو کچہہ زیادہ ہوتا ہے یعنی ایک بچہ ہے یا زیادہ ہین کئی بچہ یا پورے دنون مین پیدا ہوگا یا اُس سے کچہہ کم زیادہ دنون مین ہوگا اِن باتون کو سوائے خدا تعالی کے کوئی نہین جانتا وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ۔ اور سب چیز کی خدا تعالی کے پاس حد ہے جو نہ اُس حد سے زیادہ ہوتا ہے اور نہ کم ہوتا ہے اور خدا تعالی عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ۔ جاننے والا ہے چہپے ہوؤن کا اور کہلے ہوؤن کا اور بڑا ہے سب کے دہیان او سمجہہ سے اور سب چیز سے اوپر ہے جو اُس کی حد نہین اور بے نہایت بڑا ہے یعنے جو تم لوگ مین خیال یا ذہنی ہو اور اُسے زبان پر نہین نکالتے خدا تعالی اوسے بہی جانتا ہے سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ۔

ع ۷

برابر ہے خدا تعالیٰ کے آگے جو کوئی تم مین سے چھپ کر بات کرے یا پکار کر کہے وہ
سب جانتا ہے اور جو کوئی چھپا یا چاہے کام اپنا رات کو یا ظاہر کرے دن کو خدا تعالیٰ
کے آگے یکسان ہے لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ
واسطے آدمی کے رکھوالے آگے پیچھے نگہبانی کرتے ہین اُس کی خدا تعالیٰ کے حکم سے یعنے
ہر بندے کے ساتھ رکھوالے آگے اور پیچھے رکھوالی کرتے ہین اُس کی نیک اور بدکار و نکی
یا کر لکھتے جاتے ہین رات دن جو کچھ وہ کرتا ہے اور وہ کہتا ہے اُن کا کام نام کراماً کاتبین ہے
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ بیشک خدا تعالیٰ نہین بدلتا
اُس چیز کو جو کسی قوم کے پاس ہے جیسے جمعیت اور تندرستی جب تلک کہ وہ قوم بدل لین
اُس چیز کو جو اُن کے دلون مین ہین اچھی باتین جیسے شکر اور انصاف اور خیرات یعنی خدا تعالیٰ
کسی کو جمعیت بدلے مفلسی اور تندرستی کے بدلے بیماری نہین دیتا جب وہ خیرات اور انصاف
اور شکر کرتا ہے پھر جب آدمی یہ باتین چھوڑتا ہے تب اُس پر مصیبت آتی ہے
وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ۝ اور جب چاہتا ہے
خدا تعالیٰ کسی قوم پر برائی یعنے عذاب اور مصیبت پھر وہ پھرنے والے نہین اُس سے
اور نہین ہے اُس قوم کو سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی والی جو اُس سے مصیبت و عذاب
دور کرے خدا تعالیٰ ہی سب کا والی ہے هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ
السَّحَابَ الثِّقَالَ ۝ وہ ہے خدا تعالیٰ جو وہ دکھلاتا ہے تمکو بجلی جو اُس مین ڈر ہے اور
اُمید ہے اور اُمیدوار ہو مینھ کے جو وہ مینھ کی نشانی ہے اور وہی خدا تعالیٰ ہے
اُٹھاتا ہے بدلیان بھاری مینھ کی بھری ہوئی وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ
وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ وَهُوَ
شَدِيْدُ الْمِحَالِ ۝ تسبیح پڑھتا ہے رعد جو گرجتا ہے ساتھ تعریف خدا تعالیٰ
کے رعد نام ایک فرشتے کا ہے وہ بدلی کا رکھوالا ہے وہ خدا تعالیٰ کی تعریف کی
تسبیح ہمیشہ پڑھتا ہے اور فرشتے سب تسبیح پڑھتے ہین خدا تعالیٰ کی تعریف کے ڈر سے یعنی
سب خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہین اور بھیجتا ہے خدا تعالیٰ آسمان سے آگ کو پھر اُس سے
پہنچاتا ہے جس پر چاہتا ہے یعنی جس شخص کو چاہتا ہے اُسے اُس آگ سے ہلاک کرتا ہے
ف کہتے ہین نوین برس ہجرت سے عامر بیٹا طفیل کا اور اربد بیٹا ربیعہ کا دونون نے

آپس میں مصلحت کی یہ کہ عامر نے کہا کہ ہم دونوں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کرنے کو چلیں میں اُنہیں باتوں میں لگاؤں گا تو پیچھے سے ایک تلوار ماریو جو دوسرے کی حاجت نرہے یہ بات مقرر کر کے آئے اور باتوں میں مشغول ہوئے آخر کو بڑی دیر پیچھے کہا کہ یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اب جاکر میں ایک بڑا لشکر سوار اور پیادے کا لاکر تم سے سمجھوں گا یہ کہہ کر دونوں چلے آئے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا اے پروردگار تو سمجھ لے ان دونوں سے پہر عامر نے باہر آکر اربد کو کہا وہ مصلحت جو کی تہی وہ کیا ہوئی تو نے تو کچھ نکیا اُس نے کہا کہ جب تلوار مارنے کا ارادہ کرتا تو بیچ میں آجاتا تھا غرض کہ جب وہ دونوں مدینہ سے باہر آئے ایکایک صاعقہ یعنے ایک آگ آسمان سے آئی جو اربد تو اُسی وقت جل موا اور عامر اپنے گھر جاتے تک برے حال سے وہ بہی موا اور ایک یہودی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور لگا پوچھنے کہ اے ابو القاسم بتا تو تیرا خدا جواہر کا ہے یا موتی کا ہے یا سونے کا ہے اُسی وقت غضب الٰہی سے ایک بدلی پیدا ہوئی اور بجلی نے اُسے جلا کر مار ڈالا سو خدائتعالی نے یہ آیت بہیجی کہ جس پر چاہتا ہے خدائتعالی صاعقہ بہیجتا ہے اور یہ لوگ جھگڑتے ہیں خدائتعالی کی شان میں جو وہ کیا ہے اور کا ہے کا ہے کیا احمق ہیں جو ایسی باتیں کرتے ہیں اور وہ خدائتعالی تو بہت بڑا ہے عذاب کرنے والا جہگڑنے والوں پر لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ خدائتعالی ہی کا بلانا ہے اور پکارنا ہے سچ اور درست ہے یعنے اُسی سے دعا مانگنا ہے اور اُسی کا یاد کرنا لائق ہے جو وہ سنتا ہے اور روا کرتا ہے حاجت پکارنے والے کی وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ اور وہ لوگ جو بلاتے ہیں اور پکارتے ہیں سوائے خدائتعالی کے بتوں کو جو اُنہیں خدائتعالی کا شریک کہتے ہیں وہ بت اُن کا پکارنا اور بلانا نہیں مانتے اور نہیں سنتے اور اُن کی حاجت روا نہیں کرتے ذرا بہی لیکن اُن کی مثل ویسی ہے کہ جیسے کوئی پیاسا اپنے دونوں ہاتھ پسارے کنوے کے پانی کی طرف اور پکارے پانی کو جو پانی اُس کے منہ کو پہنچ جاوے بغیر ڈول رسی کے اور پانی بغیر اسباب کے نہیں پہنچنے والا اُسکے منہ کو اسیطرح بتوں کی بہی قدرت نہیں جو کسی کا کچھہ کام کر سکیں وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ٥ اور نہیں ہے بلانا اور پکارنا کافروں کا بتوں کو مگر بیچ بہلاوے کے

اور بہکاوے سے کیے پڑے ہین کچھ فائدہ نہوگا کبھی اُن کو بتون سے کسی طرح وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۝ اور خدا تعالیٰ ہی کو سجدہ کرتا ہے جو کوئی کہ ہے آسمانون مین اور جو کوئی کہ ہے زمین مین خوشی سے مطیع مسلمان اور اور لاچاری سے کافر وقت مصیبت کے اور سجدہ کرتا ہے پرچھانوا اُن سب کا فجر کو مغرب کی طرف اور شام کو مشرق کی طرف یعنی ہمیشہ پرچھانوا سب کا سجدہ کیا کرتا ہے قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قُلِ اللّٰهُ کہو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو پوچھ مشرکون سے کہ کون ہے پیدا کرنے والا آسمانون کا اور زمین کا کہو اُن کی طرف سے کہ خدا تعالیٰ ہے کس واسطے کہ اُن کو سوائے اسکے اور کوئی جواب نہین پھر تو قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا کہو کہ پھر تم یہ جانکر پکڑتے ہو اپنا وسیلہ سوائے خدا تعالیٰ کے اور دوست جانتے ہو ایسو نکو جو نہین کر سکتے اپنا بھلا اور نہ برا یعنے بتون کو جو اپنا نفع اور نقصان کرنیکی قدرت اور خبر نہین تمہین کیا فائدہ ہوگا اُن کے پوجنے سے قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ کہہ کہ اسے کیا برابر ہے اندھا اور دیکھنے والا یا برابر ہے اندھیرا اُجالا بُت پوجنے والے اندھے ہین جو اُن کو نظر نہین آتا کہ بُت آپ عاجز ہین اَور کی مدد کیا کر سکین گے اور مومن جو خدا تعالیٰ کی قدرت کی نشانیان دیکھکر پہچانتے ہین اور اندھیرا کفر کا اور روشنائی اسلام کی کیا برابر ہین یہ باتین اور کہو کہ یہ جو تم بتون کو پوجتے ہو اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ کیا مشرکون نے بنایا ہے خدا تعالیٰ کے ساتھ شریک بتون کو شاید کچھ بتون نے پیدا کیا ہے جیسے خدا تعالیٰ نے پیدا کیا ہے پھر شبہ پڑا بُت پوجنے والون کو اُس پیدا کی ہوئی چیز مین کہ پہچانا نہین جاتا اُن سے کہ یہ چیز بتون کی پیدا کی ہوئی ہے یا خدا تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی ہے یعنے شریک تو اُسے کہتے ہین جو برابر کا ہو قدرت مین جیسا خدا تعالیٰ نے پیدا کیا ہے چاہیے کہ ایسا ہی بُت بھی پیدا کرین سو یہ الزام دیا خدا تعالیٰ نے بُت پوجنے والون کو کہ اے احمقو کیا سمجھ کر تم بتون کو خدا تعالیٰ کا شریک کہتے ہو وہ تو ایسے عاجز ہین جو اپنا بھلا نہین کر سکتے اگر انہین گرا دو تو اُٹھ نہ سکین اور کہہ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ کہ خدا تعالیٰ ہی ہے پیدا کرنے والا سب چیز کا اور وہ خدا تعالیٰ ایک ہے بڑا زبردست جو کوئی اُسکا

شریک نہیں اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ
زَبَدًا رَّابِيًا اتارا خدا تعالی نے آسمان کی طرف سے پانی مینھ کا پھر بہ کر چلا پانی جنگلون
مین موافق ہر ایک جنگل کے پھر اٹھایا اُس پانی نے کف اور جھاگ اونچے اونچے وَمِمَّا يُوقِدُونَ
عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ۔ اور اُس چیز کو بھی جو اُسی آگ کی
بھٹی مین رکھ کر دہونکتے ہین سنار یا لہار واسطے گہنا بنانے کے یا ہتھیار بنانے کو،
کف آتا ہے اُس پر جیسے پانی پر کف آتا ہے یعنے تانبے پیتل کو جو کٹھالی مین رکھکر بھٹی مین
آگ کی دہکاتے ہین گہنا یا کچھ چیز بنانے کو تو میل اُس کا جدا ہو کر آگ کے زور سے اوپر
آتا ہے جیسے پانی کے کف اوپر آتے ہین كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ایسی ہی
مثلین مارتا ہے خدا تعالی سچ کی اور جھوٹھ کی یعنی خدا تعالی مثل بیان کرتا ہے سچی بات کو
مینھ کے پانی اور سونے روپے تانبے پیتل کے ساتھ جو انسے ہزارون طرح کی نفعے اور فائدے
ہین اور جھوٹی بات کی مثل کف پانی کے اور تانبے پیتل اور سونے روپے کے میل سے
اری ہے جو کسی کام کا نہین فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ
فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ پھر وہ جو کف ہے پانی کا اور سونے روپے اور تانبے پیتل پر کا پھر وہ جاتا
رہتا ہے جلدی کر کر اور میل ہو کر اسے ٹھہراؤ نہین ایسے ہی جھوٹی بات کو ٹھہراؤ نہین
اور وہ جو فائدہ دیتا ہے لوگون کو جیسے پانی مینھ کا اور جیسے سونا اور روپا پھر وہ رہتا ہے
دیر تلک ملک مین ایسے ہی سچی بات کو مضبوطی ہے كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ۔
ایسی ہی مثلین مارتا ہے خدا تعالی یعنے ایسی طرح سمجھاتا ہے کھول کھول کر جو تم سمجھو اور
دھیان کرو اور بھلی بُری کو اور سچ جھوٹھ کو پہچانو لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى
وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ
لَافْتَدَوْا بِهٖ واسطے ان لوگون کے جنہون نے اپنے پروردگار کا حکم مانا نیکیان اور بھلائیان
ہین بہشت اور اُس کی نعمتین اور وہ لوگ جنہون نے نہ مانا حکم اپنے پروردگار کا اون
لوگون کے واسطے اگر ساری دنیا کا مال دولت ہووے اور اتنا ہی اور ہووے اور وہ
لوگ اُس سب مال اور دولت کو دیوین اس واسطے کہ عذاب سے چھوٹین یعنی ساری
دنیا کا مال دولت اور اتنا ہی اور بھی ہو سو کافر وہ سب مال دولت
دیوین اور کہین کہ یہ سب لو اور ہمین چھوڑ دو اور عذاب نکرو اُنکی بات کوئی نہ سُنے گا

أُولَٰئِكَ لَهُمْ سُوءُ الْحِسَابِ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۔ وہی لوگ ہین
جو واسطے اُن لوگون کے ہے بہت بری طرح سے حساب لینا اور اُن کے رہنے کی جگہ دوزخ
ہے اور بہت بری ہے دوزخ رہنے کی جگہہ أَفَمَن يَعْلَمُ أَنَّمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ
الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمَىٰ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ اے پہر جو کوئی کہ جانتا ہے
کہ وہ جو اُترا ہے بیچ ہر اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پروردگار کے پاس سے وہ درست
ہے اور سچ ہے کیا برابر ہے وہ کوئی جو اندہا ہے یعنے جس شخص نے قرآن کو سچ جانا
برابر نہین ہے اُس شخص کے جسکو خوبی اور کیفیت قرآن کی نظر نہین آتی اور کہتا ہے
قرآن کو کہ شعر ہے بنایا ہوا شاعر کا اور پچہلے لوگون کا قصہ ہے سوائے اس کے نہین
یعنے مقرر نصیحت جانتے ہین قرآن کو صاحب عقل یعنی احمقون نے قصہ سمجہا ہے اور عقلمند
نصیحت سمجہتے ہین قرآن کو الَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَلَا يَنقُضُونَ الْمِيثَاقَ ۔ وہ لوگ
جو پورا کرتے ہین خدا تعالی کے قول کو جو پہلے دن کیا تہا اور نہین توڑتے اُس قول کو
وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ
اور وہ لوگ جو لائے رہتے ہین اُس چیز کو جو خدا تعالی نے فرمایا ہے کہ اُس چیز کو لا رکہو
یعنے ایمان سب پیغمبرون پر لاؤ اور سب کو برحق جانو اور خدا تعالی کی بہیجی ہوئی کتابون
سچ جانو سو وہ لوگ سب پیغمبرون کو اور سب کتابون کو سچ جانتے ہین اور ڈرتے ہین
اپنے پروردگار سے اور دہشت کہاتے ہین بری طرح کے عذاب دینے سے
یعنے ڈرتے ہین اس بات سے کہ کہین ایسا نہو جو ہمین گناہون کے واسطے عذاب کرین
اور اپنے کرم سے نہ بخشے تو بڑی خرابی ہو وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا
الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَٰئِكَ
لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝ اور وہ لوگ جو صبر کرتے ہین بندگی کی محنت مین اور چاہتے ہین اور
آرزو کرتے ہین اپنے پروردگار کی خوشی کی اور قائم رکہتے ہین نماز کو ۔ اور
بانٹتے ہین اور دیتے ہین حقدارون کو اور محتاجون کو اُس چیز سے جو روزی دی ہم
ہمنے اُن کو اُس مین سے دیتے ہین چہپ کر اور سب کے روبرو اور ہٹاتے ہین ساتہ
نیکی کے بدی کو یعنی برائی کے بدلے بہلائی کرتے ہین لوگون سے جنکا یہ بیان ہوا
وہی لوگ ہین جو اُن کے واسطے آخرت کا گہر ہے سو وہ آخرت کا گہر ۔

ع ۱۱ نصف

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ
عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۝ باغ ہین ہمیشہ رہین گے اندر آوین گے ان باغون مین وہ لوگ
جنکا پہلے مذکور ہوا اور جو کوئی نیکبخت ہوگا اُن کے باپ دادا سے اور اُن کی نکاحون سے
اور اُن کی اولاد سے جتنے نیکبخت ہون گے سب آوین گے اُن کے باغون مین اور فرشتے
اُن پاس آوین گے ہر دروازے سے بہشت کے سلام علیک کرینگے اور کہین گے
سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۝ سلامتی ہو تم پر یعنی ہمیشہ یہان تم
سلامت رہوگے سبب اُس کے جو تمنے صبر کیا تھا دنیا مین جو بندگی کی محنت پر جیسے
کہ دن مین روزے رمضان کے اور جاڑون مین راتون کو اُٹھ کر وضو کرتے تھے تم
پھر کیا خوب ہے واہ وا عاقبت کا گھر جو ملے گا اُن کو وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ
بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ
اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۝ اور وہ لوگ جو توڑتے ہین قول
خدا تعالی کا مضبوط قول کر کے یعنے پہلے روز قول مضبوط کرکے توڑتے ہین اور
کاٹتے ہین اُس چیز کو جسکو فرمایا ہے خدا تعالی نے کہ جوڑو اُسے یعنے خدا تعالی نے
فرمایا کہ قرآن اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت اور دوستی کرو یہ اُس کا اُلٹا
دشمنی کرتے ہین اور خرابی کرتے ہین ملک مین یعنی اور غیر لوگون کو بہکاتے ہین کہ یہ جو کہتا ہے
کہ مین پیغمبر ہون سو جھوٹا ہے اُس کا کہا نمانیو یہ لوگ جو ایسی باتین کرتے ہین یہ دور
ہین خدا تعالی کی رحمت اور بخشش سے اور اُنہین کے واسطے بہت بُرا ہے آخرت کا
گھر سو وہ دوزخ ہے اور وہان کے بڑے عذاب ہین ہمیشہ کے اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ
لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ۝ ع ۹
خدا تعالی روزی کھولتا ہے جس کی چاہتا ہے اور تنگ روزی کرتا ہے جس کی
چاہتا ہے وہ حاکم اور خوش ہین یہ مکے کے لوگ دنیا کے زندگی سے جو ان کو
جمعیت اور تھوڑی سی دولت ہے اور نہین ہے یہ جینا اور دولت دنیا کی
عاقبت کی دولت اور زندگی کے آگے مگر ذرا سا فائدہ یعنی عاقبت کی دولت
اور زندگی کبھی تمام نہوگی اور دنیا کی دولت اور جینے کا بھروسا نہین وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ

اور کہتے ہین وہ لوگ جو ایمان نہین لائے کہ کیون نہین اُتری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نشانی یعنی معجزہ سے جیسے کہ ہم چاہتے ہین کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بیشک خدا تعالی گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے اگر ہزارون معجزے اور نشانیان قدرت کی دیکھی ہرگز سچ نہین جانتا اور ایمان نہین لاتا اور دکہاتا ہے راہ سیدہی یعنے توفیق ایمان کی دیتا ہے بغیر معجزہ دکھائے اُس کو جو کوئی اُس کی طرف عاجزی کرتا ہے اور پہرتا ہے خدا تعالی کی طرف سب کو چھوڑ کر اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ تَطۡمَئِنُّ قُلُوۡبُہُمۡ بِذِکۡرِ اللّٰہِ اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ ؕ اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوۡبٰی لَہُمۡ وَ حُسۡنُ مَاٰبٍ ۝ وہ لوگ ہین جنہون نے سچ جانا پیغمبر اور قرآن کو اور آرام پاتا ہے دل اُن کا خدا تعالی کی یاد سے جانو اس بات کو کہ خدا تعالی کی یاد سے آرام پاتے ہین دل اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین اور اچھے کام کئے ہین دنیا مین اُن کی خوشی ہے زندگانی مین اگرچہ مفلس غریب ہون اور بہت اچھا پہر کر جانا ہے عاقبت مین جو کچھہ عذاب نہو گا اُن کو اور بہشت اور اُس کی نعمتین ہین کی خدا تعالے کے فضل سے كَذٰلِكَ اَرۡسَلۡنٰكَ فِیۡۤ اُمَّةٍ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِهَاۤ اُمَمٌ لِّتَتۡلُوَا۟ عَلَیۡهِمُ الَّذِیۡۤ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡكَ وَهُمۡ یَكۡفُرُوۡنَ بِالرَّحۡمٰنِ ۝ جیسے اور پیغمبرون کو بہیجا تھا اسی طرح بہیجا ہمنے تجکو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قوم مین جو بیشک گذریان پہلے ان لوگون سے بہت قومین اور تجھے بہیجا اسواسطے جو تو پڑہے مکے کے لوگون کے آگے اُس چیز کو جو ہم بہیجتے ہین تیری طرف یعنے قرآن سُنا مکے کے لوگون کو اور یہ مکے کے لوگ منکر ہین رحمٰن سے یعنے نہین جانتے کہ رحمٰن کون ہے قُلۡ هُوَ رَبِّیۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَیۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَاِلَیۡهِ مَتَابِ ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ رحمٰن میرا پروردگار ہے جو نہین ہے کوئی لائق جو اُس کی بندگی کیجئے مگر وہی اُسی کی طرف مجھے پہر جانا ہے

ف کہتے ہین کہ بعضے مکے کے لوگون نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر تو چاہے کہ ہم تیرے تابعداری کرین تو تو کہہ قرآن کو جو یہ سب مکے کے گرد کے پہاڑ دور ہون اور زمین کہیتی کے لائق نکلی اور زمین پہٹ کر تالاب پانی کے بہین اور دادا پردادا جی اٹھکر ہمین کہین کہ یہ پیغمبر سچا ہے تب ہم ایمان لاوین خدا تعالی نے اُنکی جواب مین یہ آیت بہیجی کہ وَلَوۡ اَنَّ قُرۡاٰنًا سُیِّرَتۡ بِهِ الۡجِبَالُ اَوۡ قُطِّعَتۡ بِهِ الۡاَرۡضُ

اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا اگر ہوتا کوئی قرآن ایسا جو اُس کے پڑھنے سے
پہاڑ چلنے لگتے یا زمین پھٹ جاتی یا اُس کے پڑھنے سے مُردے باتیں کرنے لگتے
تو ایسا معجزہ اسی قرآن کا ہوتا یہ جو کافر کہتے ہیں کہ اگر دیسے معجزے دیکھیں تو ایمان
لاویں یہ غلط کہتے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہیں سب کام یعنے ایمان لانا
اور نہ لانا خدا تعالیٰ کی تقدیر سے ہے کافر ہونا اور اُسی کی توفیق سے ہے ایمان لانا
لوگوں کا اَفَلَمْ يَايْـَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا کیا نہیں ہوئے نا اُمید
مسلمان ان کافروں کے ایمان لانے سے یعنے ابھی امیدوار ہیں مسلمان کہ یہ ایمان
لاویں گے اور نہ سمجھے وہ کہ اگر چاہتا خدا تعالیٰ تو ہر طرح راہ دکھاتا سب لوگوں کو
ہمیشہ کے عذاب سے چھوٹنے کے وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ
اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ
اور ہمیشہ پہنچا کرے گا کافروں کو عذاب سخت سبب اُسکے جو یہ دشمنی کرتے تھے خدا تعالیٰ
کے رسول کی یا اُترے گا تو یعنی اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تیری فوج اُترے گی
نزدیک اُن کے گھروں کے اور لوٹ مار کیا کرے گی فوج تیری جب تک کہ آوے
وعدہ خدا تعالیٰ کا جھوٹھ نہیں کرتا وعدہ یعنے جو وعدہ خدا تعالیٰ کا ہے سچا ہے
اب خدا تعالیٰ اپنے حبیب کی تسلی کرنے کو فرماتا ہے جو ان کافروں کی باتوں سے
آزردہ دل مت ہو کسواسطے کہ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا
ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝ بیشک مزاح اور ٹھٹھا کرتے تھے اگلے لوگ
اپنے وقت کے پیغمبروں سے پہلے تجھسے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے تیری
قوم تجھسے سلوک کرتی ہے پھر ڈھیل دی میں نے اُن لوگوں کو جو کافر تھے یعنے اُن پر
اُسی وقت عذاب نہ بھیجا اور دولت اور عیش میں رکھا پھر جب وقت آیا تو پکڑا میں نے
اُن کو عذاب میں پھر کیسا ہوتا ہے کرنا عذاب میرا جو سب جانتے ہو کہ اُن کا کیا حال ہوا
ویسا ہی ان کا حال ہوگا جب وقت آوے گا اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍۭ بِمَا
كَسَبَتْ ۚ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ۭ اے جو کوئی کہ ہوئے رکھوالا آدمی پر اور بدلہ
دینے والا ہو اُن کاموں کا جو اُس نے کئے ہوں بھلے یا بُرے کیا برابر ہوتا ہے
اُس کے جس سے کچھ نہو سکے یعنے خدا تعالیٰ سب بندوں کے کاموں سے واقف ہی

ع ۱۰

اور موافق اُن کاموں کے بدلہ ہر ایک کو دے سکتا ہے کیا برابر بتوں کے ہے
جو وہ ایسے عاجز ہیں اور بیخبر ہیں جو کریں تو آپسے نہ اُٹھ سکیں یہ سب باتیں
جانکر پھر اور بناتے ہیں بتوں کو شریک خدا تعالیٰ کا اور پوجتے ہیں اُن کو اور
قُلْ سَمُّوْهُمْ اَمْ تُنَبِّئُوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ۵
کہو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بُت پوجنے والوں کو کہ نام رکھو اور تعریف
بیان کرو اُن کی جنکو شریک مقرر کیا ہے تمنے خدا تعالیٰ کا یعنے جیسے خدا تعالیٰ
کے نام ہیں حَیّ اور رزّاق اور خالق اور سمیع اور بصیر اور علیم
ایسا نام کوئی بتوں کا بھی بتاؤ یا بتلاتے ہو اور خبر دیتے ہو خدا تعالیٰ کو اُس چیز کی
جو اُسے خبر نہیں کہ شریک اُس کے زمین پر ہیں یا نام رکھتے ہو بتوں کا شریک
ظاہر کہنے سننے کو یعنی یونہی نام رکھ لیا ہے اور در اصل وہ اُس نام کے لائق ہرگز نہیں جیسے کالے نام کو رار کھا ہے یہی نہیں
بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝
بلکہ اچھا کر دیا ہے کافروں کے واسطے مکر اور جھوٹھ اُن کا اور انکار کیا ہے سیدہی
راہ سے یعنے راہ سیدہی اسلام کی میں جانے نہیں دیتے یعنے توفیق ایمان کی نہیں
پاتے اور اُنہیں بتوں کو شریک بنانا خدا تعالیٰ کا اچھا لگتا ہے اور جو کوئی ایسا ہے
جو اُسے خدا تعالیٰ سیدہی راہ سے بہلا وے یعنے توفیق اسلام کی نہ دیوے پھر
نہیں کوئی راہ بتانے والا اُسے جو وہ مسلمان ہووے لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ۵ کافر اور مشرکوں کو
عذاب ہے زندگانی میں دنیا کی جیسے قتل اور قید ہونا اور لوٹے جانا اور قحط
میں گرفتار ہونا اور ہر طرح عذاب آخرت کا تو بہت سخت ہے اور بہت بڑا جو کبھی
اُس عذاب سے چھوٹنے کے نہیں اور نہیں ہے کوئی اُن کو خدا تعالیٰ کے
عذاب سے بچانے والا مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اُكُلُهَا
دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ۵ تعریف اور
خوبی ہے بہشت کی وہ بہشت جس کا وعدہ دیا ہے پرہیزگاروں کو اُس میں
رہنے کا سو وہ بہشت کیسا ہے جسمیں بہتی ہیں اُس کے درختوں اور مکانوں
کے نیچے نہریں میوے اُس بہشت میں سب طرح کے ہمیشہ رہیں گے۔ اور

جہان تو بہی وہان ہمیشہ ہوگی یہ بہشت جس کی تعریف کی آخر کو ملے گا اُن کو جو پرہیزگار ہین ڈرتے ہین خدا تعالی کے عذابون سے اور آخر کو کافر آگ مین رہینگے ہمیشہ

وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ

اور وہ لوگ جنکو دی ہمنے کتاب توریت یعنے وہ یہودی جو مسلمان ہوئے خوش ہوتے ہین اُس چیز سے جو تیری طرف بہیجی ہے یعنے قرآن سنکر خوش ہوتے ہین اور یہودیون کی قوم سے کوئی شخص ہے جو نہین مانتا قرآن کی آیت کو کہہ ای محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ مقرر مجہے حکم ہوا ہے وہ کہ بندگی کرون مین صرف خدا تعالے کے ایک جان کر اُسے اور کسی کو اُس کا شریک نجانون اُسی کی طرف بلاؤن خلقت کو یعنی سب کو کہون کہ اُس کی بندگی کرو اور اُسی طرف پہرنا ہے مجہے بہی اور سب کو

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ۝ اور ایسا ہی بہیجا ہے ہمنے قرآن کو حکم کرنے والا عربی زبان مین جو یہ مکے کے لوگ جلد سمجہین اور اگر اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تابعداری کرے گا تو مکے کے لوگون کی آرزو کی یعنے اگر تو ان کا کہا مانے بعد اُس کے جو آچکی تیرے پاس خبر کہ بتون کو ہرگز نہ پوجو جو بہت بُرا کام ہے یا بیت المقدس کی طرف سجدہ کرنا موقوف ہوا یہ بات جانکر جو پہر اُن کی خوشی کے واسطے کرے گا اُن کا کہا تو پہر نہین کوئی تجہے خدا تعالے کے عذاب سے چہڑانیوالا اور نکوئی یار ایسا جو تجہہ پر عذاب نہ آنے دیوے یعنے پہر کوئی عذاب سے بچانیوالا نہین ✤ کہتے ہین کہ بعضے یہودی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طعنے دیتے تہے کہ یہ نکاح بہت کرتے ہین اور ہمیشہ عورتون مین مشغول ہین اگر یہ پیغمبر ہوتے تو اُن کو عورتون کا خیال نہوتا سو یہ آیت خدا تعالی نے بہیجی

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً اور مقرر ہمنے بہیجا پیغمبرون کو پہلے تجہسے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بنائیان ہمنے اول پیغمبرونکے واسطے نکاحیان اور اولاد یعنی اگلے پیغمبرونکی بہی قبیلہ اور فرزند تہے کچہہ انہونے نئی بات نہین کی وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ

ع ۵ ۶ ۱۱

نہچاہیئے پیغمبر کو اور نہین کرتا پیغمبر وہ کہ لاوے معجزے مگر حکم خدا تعالی کے سے یعنے بغیر مرضی خدا تعالے کے پیغمبر معجزہ نہین دکھاتا اور دکھلانا معجزہ کا وقت پر لکھا ہوا ہے جب وہ وقت آویگا البتہ معجزہ ظاہر ہوگا یَمۡحُوا اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَیُثۡبِتُ وَعِنۡدَهٗۤ اُمُّ الۡکِتٰبِ مٹاتا ہے خدا تعالی جو چاہتا ہے اور ثابت رکھتا ہے یعنی ٹھہرا رکھتا ہے جسے چاہتا ہے اور اس کے آگے ہے اصل سب کتابون کا یعنے لوح محفوظ جو سب کتابین اور سب احوال اس مین ذرا ذرا لکھا ہوا ہے سو وہ خدا تعالے کے پاس ہے جو چاہتا ہے لکھتا ہے اس مین اور جو چاہتا ہے موقوف کرتا ہے مختار ہے مالک ہے وَاِنۡ مَّا نُرِیَنَّکَ بَعۡضَ الَّذِیۡ نَعِدُهُمۡ اَوۡ نَتَوَفَّیَنَّکَ فَاِنَّمَا عَلَیۡکَ الۡبَلٰغُ وَعَلَیۡنَا الۡحِسَابُ اور اگر ہم دکھا دین تجھے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی اس چیز سے جو وعدہ کیا ہے ہمنے کافرون کو عذاب کا یا تمام کر دین تجھے پہلے ان کے عذاب دکھلانے سے ہم مختار ہین چاہین سو کرین یہ مقرر تیرا ذمہ پیغام پہنچا دینا ہے ہمارا کافرون کو اور ہمارا ذمہ ہے حساب لینا اور بدلہ دینا موافق انکے کامون کے اَوَلَمۡ یَرَوۡا اَنَّا نَاۡتِی الۡاَرۡضَ نَنۡقُصُهَا مِنۡ اَطۡرَافِهَا وَاللّٰهُ یَحۡکُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُکۡمِهٖ وَهُوَ سَرِیۡعُ الۡحِسَابِ کیا نہین دیکھتے کافر لوگ کہ جو ہم گھٹاتے آتے ہین زمین کو اس کے کنارون سے یعنے تھوڑا تھوڑا ملک کافرون کے قبضے مین سے نکلتا ہے اور مسلمانون کے قبضے مین آتا جاتا ہے اور خدا تعالی حکم کرتا ہے جو ملک ان پاس کم ہوتا جاوے اور مسلمانون کے پاس زیادہ ہوتا جاوے اور مسلمان زورآور ہو وین اور کافر کم زور ہوتے جاوین نہین ہے کوئی رد کرنے والا خدا تعالی کے حکم کا اور خدا تعالی جلد حساب لینے والا ہے ❊ وَقَدۡ مَکَرَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَلِلّٰهِ الۡمَکۡرُ جَمِیۡعًا اور بیشک مکر اور فریب کیا ان لوگون نے جو ان سے پہلے تھے یعنے ہر پیغمبر کی امت نے اپنے اپنے وقت کے پیغمبر سے فریب کیا پھر خدا تعالی کے پاس ہے بدلہ دینا تمام مکرون کا یعنے ادن سب کو ان کے فریب کا بدلہ دیوے گا یَعۡلَمُ مَا تَکۡسِبُ کُلُّ نَفۡسٍ وَسَیَعۡلَمُ الۡکُفّٰرُ لِمَنۡ عُقۡبَی الدَّارِ ۝ جانتا ہے خدا تعالے جو کچھ کرتا ہے ہر ایک آدمی بھلائی یا برائی سب کے کامون کی خبر ہے اسے اور جلد ہوگا جو جانینگے کافر

جو کس کو ملے گا آخرت کا گھر یعنے اب تو کافر اپنی بڑائی اور شیخی کرتے ہین اور اپنی دولت پر مغرور ہین مسلمانون کو مفلس جانکر خاطر مین نہین لاتے لیکن وہ وقت بھی نزدیک ہے تبھو جانین گے کہ بہشت مین کون جاتا ہے وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِندَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ ۝ اور کہتے ہین کافر کہ نہین تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھیجا ہوا خدا تعالیٰ کا کہہ اُن کے جواب مین کہ کفایت کرتا ہے خدا تعالیٰ گواہ میرے اور تمہارے بیچ اور وہ شخص کفایت کرتا ہے شاہدی دینے کو جس کے پاس ہے اصل سب کتابون کا یعنے جبرئیل علیہ السلام میرے پیغمبر ہونے کا گواہ بس ہے جو اُس کے آگے لوح محفوظ ہے اُس مین سب احوال سب کا اول سے آخر تک لکھا ہے

ع ۶ ۱۴

سورۃ ابراھیم مکیۃ وھی | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | اثنتان وخمسون آیۃ

الٓرٰ تفسیران حرفون کے کئی معنے لکھے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ نام قرآن کا ہے یعنی كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَىٰ صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ۝ یہ قرآن ایک کتاب ہے جو بھیجا ہے ہمنے اسے تیری طرف اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو نکالے تو لوگون کو اندھیرے کفر کے سے طرف اُجالے دین اسلام کے ساتھ حکم اور توفیق پروردگار اُنکے کی یعنی تو راہ دین اسلام کی سب کو بتلا پر جسکو توفیق نصیب ہوگی وہ تیرا کہا مانے گا لیکن تو بتا راہ خدا تعالیٰ زبردست تعریف کی گئی کی۔ اللَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ خدا تعالیٰ وہ کوئی ہے جو اُس کا ہے سب جو کچھ کہ آسمان اور زمین مین ہے سب کا مالک ہے خدا تعالےٰ وَوَيْلٌ لِّلْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيدٍ ۝ اور مصیبت اور محنت ہوئی کافرون کو بڑے عذاب سخت سے الَّذِينَ يَسْتَحِبُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وہ کافر جو بے سمجھے اور احمق پنے سے چاہتے ہین دنیا مین جینے کو آخرت کو چھوڑ کر اور پھیر رکھتے ہین لوگون کو خدا تعالیٰ کی راہ سے یعنے منع کرتے ہین لوگون کو کہ مسلمان نہو اور ڈھونڈھتے ہین خدا تعالیٰ کی راہ مین پھیر اور رمز یعنی لوگون کو بہکاتے ہین کہ مسلمانون کا دین راہ ٹیڑھی ہے سیدھی نہین أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ۝ یہ کافر جو منع کرتے ہین

لوگوں کو مسلمان ہونے سے وہی بھولے ہوئے ہیں راہ سیدھی سے بھولنا دور دراز بہت
کہتے ہیں کہ مکے کے لوگ کہتے تھے کہ جتنی کتابیں جو خدا تعالیٰ نے بھیجی ہیں اُن میں سے
کوئی کتاب عرب کی زبان میں نہیں آئی یہ قرآن کیوں اِس زبان میں آیا ہے خدا تعالیٰ
نے اُن کے جواب میں یہ آیت بھیجی وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ
لَهُمْ ط اور نہیں بھیجا ہمنے کوئی پیغمبر مگر اپنی قوم کی زبان بولنے والا یعنے جو پیغمبر آیا ہے
اپنی قوم کی زبان بولتا اور سمجھتا آیا ہے یعنے جس قوم میں نبی آیا اُسی قوم میں سے پیدا
کر کے اُس قوم پر بھیجا تو بیان کرے اور اچھی طرح سمجھاوے حکم خدا تعالیٰ کا فَيُضِلُّ اللّٰهُ
مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ o پھر راہ بھلا دیتا ہے
خدا تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اور سیدھی راہ دکھاتا ہے جسے چاہتا ہے اور وہ خدا تعالیٰ
زبردست مضبوط کام کرنے والا ہے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ
مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ
صَبَّارٍ شَكُوْرٍ o اور بیشک ہمنے بھیجا موسیٰ علیہ السلام کو ساتھ اپنے نشانیوں کے اسواسطے
جو نکالے اپنی قوم کو اندھیرے کفر کے اور بے سمجھے کے اور لاوے طرف روشنائی
دین کے اور عقل کے اور یاد دلا اُن کو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا تعالیٰ کے
دنوں کو جن دنوں میں خدا تعالیٰ کا عذاب کافروں پر آیا تھا اور مقرر اُن دنوں کی یاد
کرنے میں نشانیاں ہیں خدا تعالیٰ کی قدرت کی سب صبر کرنے والوں کو جو لوگ کہ بلا
میں صبر کرتے ہیں اور نعمتوں کا شکر کرتے ہیں اور کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
بنی اسرائیل کو کہ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ
فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ
وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ o اور جب کہا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو
کہ اے قوم یاد کرو تم اُس نعمت کو جو احسان کیا خدا تعالیٰ نے تمہارے اوپر اور وہ
احسان یہ تھا کہ جب چھڑایا تمکو فرعون کے لوگوں سے جو چکھاتے تھے تمکو بڑا عذاب
یعنے تم پر بڑا عذاب کرتے تھے یہ کہ جو تمہارے بیٹوں کو مار ڈالتے تھے اور تمہارے
بیٹیوں کو جیتا چھوڑتے تھے اپنے کام خدمت کے واسطے اُس بات میں بڑی
آزمائش ہے تمہارے رب سے یعنے ویسی بلا سے چھڑانا بڑا احسان ہے خدا تعالیٰ کا تم

ع ۱۴

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ
لَشَدِيْدٌ ۝ اور یاد کرو اے بنی اسرائیل کہ جب خبردار کیا تمکو اس بات سے
رب تمہارے نے کہ اگر نعمتون کا شکر کروگے یعنی احسان مانوگے تو مقرر زیادہ کرونگا
نعمت تم پر اور اگر ناشکری کروگے تو مقرر میرا عذاب سخت ہے نہ شکر کرنے والون پر
وَقَالَ مُوْسٰى اِنْ تَكْفُرُوْا اَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝
اور کہا موسی علیہ السلام نے اپنے قوم کو کہ اے قوم اگر ناشکری کروگے تم اور جو کوئی زمین پر
رہتا ہے یعنے اگر سارا عالم ناشکری کرے تو پھر بیشک خدا تعالی بے پرواہ ہے اور
تعریف کیا ہوا ہے سب بھلائیون سے اور سب برائیون سے یعنے کچھ تمہارے شکر
کرنے سے نفع اور تمہارے ناشکری سے نقصان آسکے نہین بلکہ شکر کرنا تمہارے
حق مین بہتر ہے جو خدا تعالی نعمت زیادہ دیگا اور ناشکری تمہارے ہی حق مین بری
ہے جو تم عذاب مین پڑوگے اور کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کو
اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ
لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ اے کیا نہین پہنچی تمہین خبر یعنی کیا تمنے نہین سنا احوال ان کا
جو تم سے پہلے تھی امت حضرت نوح پیغمبر کی اور خبر قوم عاد اور ثمود کی اور خبر ان کی
جو ان کے پیچھے تھی جو کوئی نہین جانتی ان کی کہ عاد اور ثمود کے پیچھے کتنے ہزارون
خلقت ہو چکی جو ان کی گنتی سوائے خدا تعالے کے کوئی نہین جانتا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ
بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْا اَيْدِيَهُمْ فِيْ اَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوْا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَا اُرْسِلْتُمْ بِهٖ
وَاِنَّا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَا اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۝ آئے ان لوگون کے پاس پیغمبر ان کے خدا تعالی کی
طرف سے ساتھ نشانیون کے یعنے ساتھ معجزون کے پھر ان کافرون نے ہاتھ پھیر کر
ان کے منہ دی کہ چپ رہو اور کہتے تھے کافر پیغمبرون کو کہ ہم نہین مانتے اس کو جسواسطے
تمہین بھیجا ہے یعنی تم جو کہتے ہو کہ ہمین بھیجا ہے خدا تعالی نے جو دین سکھا دین ہم تمکو
سو ہم یہ تمہارا دین نہین سیکھتے اور ہم شبہہ مین ہین اس چیز سے جو تم بلاتے ہو ہمکو
اس کی طرف یعنے تم جو دین کی طرف ہمکو بلاتے ہو ہم شبہہ مین ہین کہ تم اور دین
تمہارا سچ ہے یا جھوٹ ہے ہم تمہارا کہنا نہین مانتے اور تمکو سچا نہین جانتے قَالَتْ رُسُلُهُمْ
اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ

وَيُؤَخِّرَكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ کہا اُن کے پیغمبرون نے اُن کو کہ ہم تمکو خدا تعالے کی طرف بلاتے ہین اسے کیا تم خدا تعالے کو جہوٹہ جانتے ہو اور شبہ ہے تمکو خدا تعالی کی ذات مین جس خدا تعالی نے پیدا کیا آسمان اور زمین کو وہ بلاتا ہے تمکو تو بخشے تمکو گناہ تمہارا جو اگر اُس کی طرف تم جاؤ تو یعنے اگر ایمان لاؤ تو بخشے جاؤ گے اور ڈہیل دی تمہین اور عذاب نکیے تم پر ایک وقت مقرر تک یعنی جب تک تم جیتے رہو تم پر عذاب نہ آوے قَالُوا إِنْ أَنتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا تُرِيدُونَ أَن تَصُدُّونَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا فَأْتُونَا بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ۝ کافرون نے جواب دیا پیغمبرون کو کہ نہین ہو تم مگر آدمی ہم جیسے یعنے جیسے ہم آدمی ہین ویسے ہی تم ہو چاہتے ہو تم کہ پہیر رکھو ہمکو اس چیز سے جسکو پوجتے تھے باپ دادا ہمارے پہر اگر تم اپنی بات مین سچے ہو تو کچہہ سند لاؤ کہلی ہوئی جس سے ہم جانین کہ تم سچے پیغمبر ہو قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِن نَّحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَمُنُّ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۖ وَمَا كَانَ لَنَا أَن نَّأْتِيَكُم بِسُلْطَانٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝ کہا کافرون کے جواب مین پیغمبرون نے اُن کی کہ ہے تو یونہی کہ ہم آدمی تمہین جیسے ہین پر خدا تعالے احسان اور فضل کرتا ہے جس پر چاہتا ہے اپنے بندون سے اور نہین ہے ہمارے تئین قدرت اور نہین کر سکتے جو لا وین تمہارے واسطے سند مگر ساتھ حکم خدا تعالی کے یعنے ہماری قدرت نہین کہ بغیر حکم خدا تعالی کے کچہہ معجزہ دکہا سکین اور چاہیئے کہ اللہ تعالے پر بہروسا کرین مسلمان یعنی جو کوئی کہ ایمان لاوے سوائے خدا تعالی کے کسی پر بہروسا نکرے وَمَا لَنَا أَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ وَقَدْ هَدَانَا سُبُلَنَا ۚ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلَىٰ مَا آذَيْتُمُونَا ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ۝ اور کس سبب ہم بہروسا نکرین خدا تعالی پر یعنے ہم مقرر بہروسا کرین کہ بیشک اُس نے راہ دکہائی ہمکو راہ سیدہی ہماری یعنے جس راہ سے ہمنے پہچانا خدا تعالی کو اور اُس کی بزرگیون کو جانا ہے وہ راہ اُسی نے ہمکو دکہائی اور مقرر ہم صبر کرینگے جو تم دکہ دو گے ہمکو اور خدا تعالی پر چاہیئے کہ بہروسا کرین بہروسا کرنے والے اور نہ کسی پر اُس کے سوا بہروسا کرین وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُم مِّنْ أَرْضِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا ۖ اور کہا اُنہون نے جو کافر تہے اپنے پیغمبرون کو کہ ہم مقرر نکال دینگے اپنے شہر سے تمکو

ثلث الربع

ع ۱۴

یا پھر آؤ تم ہمارے دین مین یعنے کافرون نے پیغمبرون کو کہا کہ تم یہ باتین چھوڑ دو اور نہین تو ہم تمہین شہر بدر کرین گے یہ بات سنکر پیغمبر اُن کے مسلمان ہونے سے ناامید ہوئے تو فَاَوْحٰۤی اِلَیْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِیْنَ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِیْ وَخَافَ وَعِیْدِ پھر حکم بھیجا طرف پیغمبرون کے پرورد گار اُن کے نے کہ تم خاطر جمع رکھو کہ مقرر ہم مار کر خراب کر دین گے کافرونکو جو تمہارا کہا نہین مانتے اور بساوین گے اور آباد کرین گے تمکو اس ملک مین اِن کے ویران کرنیکے پیچھے یہ بات مقرر ہی اُس کے واسطے جو کوئی ڈرے گا میرے آگے کھڑے رہنے سے اور ڈرے گا میرے ڈرانے سے وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ ۙ اور قضیہ فیصل ہونا چاہنے لگے یعنے پیغمبر اور کافر کہنے لگے کہ جو کوئی ہم مین سے جھوٹا ہے اُس پر عذاب آوے خراب اور ناامید ہوئے سب غرور اور تکبر کرنے والے اور جھگڑنے والے پیغمبرون سے یہان تو دنیا مین ایسا بدحال اور مِّنْ وَّرَآىِٕهٖ جَهَنَّمُ وَیُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِیْدٍ آگے اُسکے دوزخ ہے یعنے قیامت مین اُن کو دوزخ مین لیجائین گے جہان ہوین گے پانی لاہوا پیپ کا اور زرد پانی کا لاہوا ہوگا جو دوزخ کے رہنے والون کے بدن سے بہی ہوگا یَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا یَكَادُ یُسِیْغُهٗ وَیَاْتِیْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَیِّتٍ وَمِنْ وَّرَآىِٕهٖ عَذَابٌ غَلِیْظٌ ۝ ایک ایک گھونٹ پیوین گے اور پیا جاویگا اور حلق سے نہ اُترے گا وہ پانی جو نہایت کڑوا اور بدبو اور گندہ اور بیمزا ہوگا اور پیاس نہ بجھے گی اور آوے گی اُس پانی پینے سے سختی مرنے کی ہر طرف سے اور مرے گا نہین جو عذاب سے چھوٹے اور آگے ہوگا اُس کے سوائے اُس عذاب کے اور عذاب سخت اور بڑا جو ہمیشہ اسے حال مین رہین گے مَثَلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ﹰاشْتَدَّتْ بِهِ الرِّیْحُ فِیْ یَوْمٍ عَاصِفٍ ؕ لَا یَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَیْءٍ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِیْدُ ۝ مثل اُن لوگون کے جو کافر ہوئے اپنے رب سے یہ کہ کام نیک اُن کے ایسے ہین جیسے راکھ جو اُس راکھ پر زور سے چلی باؤ آندہی کے دن یعنے نیک کام کافرون کی مثل جیسی راکھ کا ڈھیر ہے جو آندہی کے دن زور سے کی باؤ اُس راکھ کے ڈھیر پر چلے تو سب کو اُڑا لیجاوے اور پھر

کچھہ ہاتھہ نہ آوے جو کافرون نے نیک کیا ہو دنیا مین اُن کامون پر بہروسا
کرنا بہولنا ہے دور دراز لینے کافرون کی نیک عمل کچھہ کام نہ آوین گے عمل موقوف
ایمان پر ہے اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ اِنۡ يَّشَاۡ يُذۡهِبۡكُمۡ
وَيَاۡتِ بِخَلۡقٍ جَدِيۡدٍ ۙ۔ اے کیا نہین دیکھا تو اسے دیکھنے والے وہ کہ خدا تعالی
نے پیدا کیا ہے آسمان اور زمین کو درست اور ثابت اگر چاہے خدا تعالے تو دور
کرے تم لوگون کو اور پیدا کر لاوے خلقت نئی تمہارے بدلے وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ
بِعَزِيۡزٍ ۔ اور نہین ہے یہ کام خدا تعالی پر مشکل یعنی تمہارا کھو دینا اور نئی
خلقت کا پیدا کرنا خدا تعالی کے آگے سہج ہے وَبَرَزُوۡا لِلّٰهِ جَمِيۡعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا
لِلَّذِيۡنَ اسۡتَكۡبَرُوۡۤا اِنَّا كُنَّا لَـكُمۡ تَبَعًا فَهَلۡ اَنۡتُمۡ مُّغۡنُوۡنَ عَنَّا مِنۡ عَذَابِ اللّٰهِ مِنۡ شَىۡءٍ
اور نکل کر قبرون سے باہر آوین گے خدا تعالے کے آگے قیامت کو سب جتنے
دنیا مین پیدا ہو کر مرین گے پہر کہین گے غریب اور کم زور جو تھے کافر دنیا مین
سردارون کو اور دولتمند کافر جو تھے دنیا مین کہ مقرر ہم تھے دنیا مین تمہارے
تابعدار یعنے جو دین تمنے کہا تہا سو ہمنے قبول کیا تھا پہر اب بچاؤ ہمکو خدا تعالی کے
عذاب سے کچہہ تو یعنے جو کچہہ تمسے ہو سکے ہم پر سے کم کرو اور پہر وہ سنکر دنیا
کے دولتمند اور سردار کافر اُن کے جواب مین یہ قَالُوۡا لَوۡ هَدٰٮنَا اللّٰهُ لَهَدَيۡنٰكُمۡ
کہین گے کہ اگر راہ دکہاتا ہمین خدا تعالے تو مقرر راہ دکہاتے ہم تم کو یعنی اگر خدا تعالی
ہم پر عذاب نکرتا تو ہم تمہین بخشوا لیتے اب تو ہم آپہی عذاب مین گرفتار ہین
تمہین کیونکر بخشوا دین تو پہر وہ کہین گے کہ آؤ ملکر فریاد اور شور کرین شاید
عذاب سے چہوٹین ۔ ف کہتے ہین کہ پانچ سو برس تلک کافر فریاد اور شور
کرین گے کچہہ فائدہ نہوگا کہین گے اب صبر کرو شاید صبر سے عذاب کم ہو پانچ سو برس
چپ رہینگے اور عذاب سے نچہوٹین گے تب کہین گے سَوَآءٌ عَلَيۡنَاۤ اَجَزِعۡنَاۤ اَمۡ
صَبَرۡنَا مَا لَنَا مِنۡ مَّحِيۡصٍ ۔ کہ برابر ہے ہم پر اگر شور اور فریاد کرین یا صبر اور
چپ کرین نہین ہے کوئی جگہہ بہاگنے کی اور کہین جگہہ امن کی نہین عذاب سے
وَقَالَ الشَّيۡطٰنُ لَمَّا قُضِىَ الۡاَمۡرُ اور کہے گا شیطان جب کام فیصل ہو چکے گا
یعنے جب قیامت کو حساب کتاب ہو چکے گا اور حکم الٰہی سے دوزخ کے جانے والے

دوزخ مین جاوین گے اور بہشتی بہشت مین جا چکین گے اور سب دوزخی اکٹھے
ہوکر شیطان کو طعنہ اور ولہنا دین گے کر تونے ہمین دنیا مین بہکایا اور اس جگہہ
ہمین پہنچایا ورنہین تو ہم یہان اس عذاب مین گرفتار نہوتے تب شیطان ایک
اونچی جگہہ آگ مین چڑہ کر کہیگا اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ وَمَا كَانَ
لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ
مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ
اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ٥ کر بیشک خدا تعالی نے وعدہ دیا
تھا تمکو وعدہ سچا کہ قیامت ہوگی اور مین نے وعدہ کیا تمسے جھوٹا یہ کہ قیامت اورحساب
کچہہ ہونے کا نہین اور اگر شاید ہووے بہی تو مین تمکو بخشوا دیون گا تم ان پیغمبرون کا
اور خدا کا کہنا نمانو سو یہ وعدہ جھوٹا دیا تھا تمکو اور نہ تہا میرا کچہہ تم پر زور اور حکومت
مگر یہی کہ مین تمہین کہتا تھا پہر تمنے کہا میرا مانا اگر نمانتے تم تو مین تمہارا کیا کر سکتا
پہر تم اب طعنہ اور اولہنا مجہے ندو بلکہ اپنے تئین طعنے اور اولہنے دو کہ تمنے اسکا
کہا کیون مانا تہا اب مین نہ تمہین چہڑا سکتا ہون عذاب سے اور نہ مدد کر سکتا ہون
تمہاری اور نہ تم مجہکو چہڑا سکتے ہو عذاب سے یا مدد کر سکتے ہو میری اور مقرر مین منکر
ہوا اور نہین مانتا جو تم دنیا مین مجہے شریک کرتے تہے خدا تعالی کا پوجنے مین یعنے
مین بہی بندہ گنہگار ہون خدا تعالی کا جو تم مجہے اسکا شریک سمجہتے تہے اور مقرر
خدا تعالے کے شریک جاننے والون کو ہے عذاب سخت اور بڑا دکہ دینے والا
اور اللہ تعالی فرماتا ہے کہ وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ٥ اور لاوینگے انکو جو لوگ
ایمان لائے ہین اور اچہے کام کئے ہین باغون مین جن باغون کے درختون کے نیچے
بہتی ہین نہرین وہان وہ ہمیشہ رہین گے اپنے رب کے حکم سے اور آپس مین بہشتیون
کی دعا سلام ہوگا اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا
ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا وَيَضْرِبُ
اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ٥ اے کیا نہین دیکہا تونے اے
دیکہنے والے جو کیسی مثل کہی خدا تعالے نے خاصی پاکیزہ بات کی جو وہ ایمان ہے یہ کہ

کلمہ طیب جیسے درخت ہے بہت اچھا جو جڑ اُس کی زمین مین مضبوط ہے اور ڈالیان اُس کی آسمان مین ہین جیسے کہجور اور وہ درخت دیتا ہے میوہ اپنا ہر وقت یعنی کسی فصل مین کمی نہین کرتا ساتھ حکم پروردگار اپنے کے اور کہتا ہے اللہ تعالے مثلین اور کہاوتین لوگون کی واسطے تو شاید یہ سمجہین اور نصیحت پکڑین وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِن فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِن قَرَارٍ ۝ اور مثل گندی اور بری بات کی جو شرک ہے اور کفر ہے ایسے ہی جیسے کہ درخت ناپاک اور زبون جیسے تہوہر اور ارنڈ جو اکھڑ جاوے اور دور ہو جاوے زمین پر سے اوسے مضبوطی اور ٹہیراؤ نہے زمین پر یعنے جلد جاتا رہے يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۚ اور درست اور مضبوط کرتا ہی خدا تعالی مسلمانون کو اوپر بات درست اور مضبوط کے جو وہ توحید ہے بیچ زندگانی دنیا کے اور آخرة مین بہی یعنے خدا تعالے مسلمانون کو اوپر بات ایمان کے درست رکہتا ہے دنیا مین مرنے کے وقت اور آخرت مین قیامت کو حساب کے وقت اِن کے مُنہ سے کلمہ نکلیگا اُس سے اِن کی نجات ہووے گی وَيُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ ۚ وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ ۝ اور راہ بہلاتا ہے خدا تعالے کافرون کو تو وہ کلمہ نہین پڑہ سکتے اور کرتا ہے خدا تعالے جو چاہتا ہے أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَ اللَّهِ كُفْرًا وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ۝ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا ۖ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝ اے کیا ندیکہا تونے اُن کو اور دہیان نکیا جنہون نے بدلہ خدا تعالے کی نعمت کو ناشکری سے یعنے چاہیئے تہا کہ خدا تعالے کی نعمت کا شکر کرین اور احسان جانین سو اُس کے بدلے اُنہون نے ناشکری کی اور اُتارا اپنی قوم کو آفت کے گہر مین سو وہ گہر آفت کا دوزخ ہے اور یہ دوزخ بری جگہہ ہے رہنے کی وَجَعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا لِّيُضِلُّوا عَن سَبِيلِهِ ۗ قُلْ تَمَتَّعُوا فَإِنَّ مَصِيرَكُمْ إِلَى النَّارِ ۝ اور بنایا اور ٹہیرایا ہے خدا تعالی کے برابر اوروں کو تو بہکا دین لوگون کو خدا تعالی کی راہ سے جو وہ اسلام ہے کہو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اِن کافرون کو کہ کر لو عیش اور آرام اور اپنے دل کی خوشی پہر تو آخر مقرر پہر جانا ہے تمکو طرف آگ دوزخ کی قُل لِّعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا يُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُنفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خِلَالٌ ۝

کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے اُن بندون کو جو ایمان لائے ہین کہ تو کہڑے
رہین نماز پر مضبوط اور دیوین محتاجون کو اُس سے جو ہمنے دیا ہے اُن کو یعنے خیرات کرین
چھپاکر لوگون سے اور دکہاکر لوگون کو یعنے دونون طرح خیرات کرین پہلے اُس سے
جو آویگا ایکدن ایسا جو نہوگا اُس دن لینا اور بیچنا اور نہ دوستی کریگا کوئی کسی سے
یعنی کہلانا بہوکہے کا اور نہ پہنانا ننگے کا اور نقد دینا کچہہ محتاج کو بڑا پیارا ہے اور جڑ دوستی
کی ہے سو یہ دنیا ہی مین ہوسکتی ہے وہان کچہہ نہوگا اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ خدا تعالی وہ ہے جس نے
پیدا کیا آسمانون اور زمین کو اور نیچے بہیجا آسمان سے پانی مینہہ کا پہر باہر نکالے اُس پانی
سے میوے سب طرح کے تمہارے کہانے کو وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ
بِاَمْرِهٖ اور تمہارے کہنے مین اور اختیار مین کیا ناؤ کو جو پہرتی ہے دریاؤ مین
حکم خدا تعالے کے سے ہمیشہ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
دَآىِٕبَیْنِ اور تابعداری کی تمہارے واسطے ندیان اور تابعدار کیا تمہارے واسطے
چاند سورج کو خدمتگار جو اپنے کام مین موافق حکم الہی کے چلتے ہین ہمیشہ وَسَخَّرَ لَكُمُ
الَّیْلَ وَالنَّهَارَ اور تابعدار کیا تمہارے واسطے تو تم رات کو آرام کرو اور دن کو تلاش
روزی کی کرو وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا
اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ اور دیا تمکو جو کچہہ چاہا تمنے یعنے جو کچہہ تمہین ضرور تہا سب دیا
خدا تعالے نے تمہوا اور اگر احسان گنو گے خدا تعالے کے تو نہ گن سکو گے سب بیشک
آدمی بڑا بے انصاف ہے اور ناشکر ہے وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ
اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ اور جب کہا ابراہیم علیہ السلام نے
اور دعا مانگی یون کہ اے پروردگار میرے کر اس مکے کے شہر کو بے ڈر یعنے یا الہی
مکے کو سب بلاؤن اور آفتون سے امان مین رکہ اور دور رکہ مجہکو اور میری اولاد کو
بتون کے پوجنے سے رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ وَمَنْ
عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اے پروردگار میرے بیشک ان بتون نے بہکایا ہے
بہت لوگون کو یعنی ان کو دیکہہ کر بہت لوگ بہکے ہین پہر جو کوئی میرے دین پر چلے وہ
مقرر میرا فرزند ہے اور جو کوئی میرا کہا نمانے اور میرے دین پر نرہے پہر بیشک تو

ع ۵ ۱۷

بخشنے والا ہے مہربانی کرنے والا ایسے بخشیسے ہو سکتا ہے جو ان گنہگارون کو توفیق توبہ کی دیکر ان کے گناہ بخش دے تو بخشنے والا ہے +

ف کہتے ہین کہ جب حضرت اسماعیل بی بی ہاجرہ سے پیدا ہوئے تب بی بی سارہ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قبیلہ تہین حضرت اسماعیل کو دیکہہ کے کڑہین اور کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کہ اس بچہ کو مان سمیت لیجا کر ایسے جنگل مین ڈال دو جہان دانہ اور پانی نہو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ بات سنکر حیران ہوئے اتنے مین حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ جو کچہہ سارہ کہتی ہے سو کر تب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان دونون کو لیکر جس جگہہ مکہ بنا ہے وہان چہوڑ گئے اور یہ دعا مانگی رَبَّنَا اِنِّیٓ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۔ کہ اے پروردگار میرے مین نے رکہا اور بسایا ہی اپنی اولاد کو اس جنگل مین کہ جہان کہیتی نہین ہوتی اور پانی نہین ہے پاس تیرے گہر کے جو بڑی حرمت اور عزت کا ہے اگرچہ وہان اسوقت کچہہ عمارت نہ تہی لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام کو معلوم تہا کہ یہان حضرت آدم علیہ السلام کے وقت بیت المعمور تہا اسواسطے کہا کہ تیرا گہر حرمت کا ہے اور کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہ ۔ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْٓ اِلَیْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ یَشْكُرُوْنَ ۔ اے رب میرے اسواسطے رکہا ہے بیٹے یہان کہ تو نماز کو قائم رکہین اور تیری بندگی کیا کرین اور پہیر لوگون کے دلون کو جو محبت سے ان کی طرف آوین اور روزی دے ان کو میوؤن سے جو یہان اناج تو پیدا ہوتا نہین میوہ ہی کہا کر گذران کرین تو شاید اس نعمت کا احسان مانین رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِیْ وَمَا نُعْلِنُ ط اے پروردگار میرے بیشک تو جانتا ہے جو کچہہ کہ مین کرتا ہون چہپا کر اور دکہا کر لوگون سے وَمَا یَخْفٰی عَلَی اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ اور نہین کچہہ چیز چہپی ہوئی خدا تعالی سے اور نہین چہپا ہوا اللہ تعالی پر جو کچہہ کہ ہے آسمان مین اور زمین مین اور کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جناب کی طرف کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَی الْكِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ ۔ تمامی تعریفین اور ساری بڑائیان اول سے آخر تک خدا تعالی ہی کو لائق ہین جس نے بخشی مجکو بڑہاپے مین

دو بیٹے اسماعیل اور اسحاق بیشک رب میرا مقرر سننے والا ہے دعا کا اور قبول کرنے والا ہے دعا کا رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ اے رب میرے مجھے بھی ایسا کر جو مین نماز کو قایم رکھون اور میری اولاد مین سے بھی نماز کو قایم رکھین اے پروردگار میرے قبول کر تو یہ دعا میری رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ۝ اے رب میرے بخش تو مجکو اور میرے ماباپ کو اور ایمان لانے والون کو جس دن کہڑے ہون حساب دینے کو اب خدا تعالیٰ اپنے دوست کو فرماتا ہے کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُونَ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْاَبْصَارُ اور مت جان اور نسمجہہ کہ خدا تعالیٰ نہین جانتا اُس کو جو کام کرتے ہین گنہگار اور مقرر ڈہیل دیتا ہے اُن کو واسطے اُس دن کے جو ٹکٹکی لگجاویگی اُس دن آنکہون کو یعنی مارے ڈر کے آنکہین پہرا جاوینگی قیامت کو مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَاَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ ۝ جن لوگون کی ویسی آنکہین ہونگی وہ دوڑتے جائینگے سر اُٹھائے ہوئے اپنے اور پہر نہ پہرینگے اُن کی طرف آنکہین اُن کی اور دل اُن کا ہوگا خالی عقل اور ہوش سے یعنے مارے خوف کے اپنے تئین کوئی ندیکہہ سکیگا یعنے نہایت ڈر سے اپنے حال کی خبر نرہے گی کسی کو اور عقل شعور سب جاتا رہیگا وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيهِمُ الْعَذَابُ اور ڈراتے رہتے والون کو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس دن سے جس دن آویگا اُن پر عذاب فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَا اَخِّرْنَا اِلٰى اَجَلٍ قَرِيبٍ نُجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ پہر کہینگے جنہون نے نمانا تہا کہنا پیغمبرون کا کہ اے پروردگار ہمارے ڈہیل دے ہمین تہوڑے دنون یعنی پہر ہمین دنیا مین بہیج تو قبول کرین ہم تیرا فرمانا اور تابعداری کرین ہم پیغمبرون کی اُن کے جواب مین فرشتے کہینگے کہ اَوَلَمْ تَكُونُوا اَقْسَمْتُمْ مِنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِنْ زَوَالٍ اور کیا نہ تہے تم کہ وہ جو قسمین کہاتے تہے اس سے پہلے دنیا مین کہ تم ہمیشہ رہوگے اور نہوگا تمہین فنا اور تمام ہوجانا یعنی تم وہی تو ہو جو قسمین کہاتے تہے کہ ہم کبہی مرنے کے نہین اور ہمیشہ اسی طرح رہینگے وَسَكَنْتُمْ فِي مَسٰكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُوا اَنْفُسَهُمْ اور رہتے تہے تم اُن کے گہرون مین

جنہون نے ظلم کیا اپنے اوپر جیسے قوم عاد کی اور ثمود کی بستی اُس قوم کے مکانون مین
رہتے تھے تم اور تمہین اُن کا احوال معلوم تھا کہ جس سبب اُن پر عذاب آیا تھا وہ بات
جان کر بھی تم ایمان نلائے تھے وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ ٥
اور بیان کیا تمہارے واسطے جو کیسا کیا ہمنے سلوک اُن سے یعنے پیغمبرون کو تمہارے
پاس بھیجا ہمنے اور اُنہون نے تمہارے آگے بیان کیا کہ تمسے آگے وہ لوگ تھے جنکے
مکانون مین تم اب رہتے ہو اُنہون نے کہنا خدا اور پیغمبرون کا نمانا تھا اسواسطے
اُنہون پر عذاب آیا تھا تم ڈرو سو تمنے کہنا اُن پیغمبرون کا نمانا اور ایمان نلائے تم
وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ
مِنْهُ الْجِبَالُ ٥ اور مقرر فن اور فریب کیا ہے نہایت مکر انہون نے اور خدا تعالے
کے پاس بدلا ہے اُن کے فن فریب کا اور بیشک تہا فن فریب اُن کا حد سے زیادہ
یہان تک کہ اُکھاڑ دالے پہاڑ کو فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ
ذُو انْتِقَامٍ ٥ پہر مت بوجھ اور نجان تو خدا تعالے کو جو بدلے اور نکرے اپنے
وعدہ کو اپنے پیغمبرون سے یعنے خدا تعالے نے جو اپنے پیغمبرون سے وعدہ کیا ہے
کہ تمہین کافرون پر غالب کرونگا سو وہ وعدہ جھوٹا نہوگا کہ بیشک خدا تعالے
زبردست ہے بدلہ لینے والا یعنے کچھ عاجز اور کم زور نہین جو بدلہ نلے سکے خدا تعالے
بدلہ مقرر لیوے گا يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوا
لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ جس دن بدلی جاوے گی زمین اور زمین سے اور آسمان بدلہ جاویگا
اور آسمان سے ✦ ف کہتے ہین کہ آسمانون کا بہشت بنے گا اور زمین کا
دوزخ بنے گا ✦ اور بعضے کہتے ہین کہ زمین روپے کی اور آسمان سونے کا ہوئیگی
اور ظاہر ہون گے یعنے اپنی اپنی گورون سے نکلین گے واسطے حساب دینے کے
خدا تعالے زبردست کے آگے حاضر ہون گے وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ مُقَرَّنِينَ
فِي الْأَصْفَادِ ٥ اور دیکھے گا تو کافرون کو اور مشرکون کو اُس دن
بندہے ہوئے اکٹھے طوق زنجیرون مین سَرَابِيلُهُمْ مِنْ قَطِرَانٍ وَتَغْشٰى
وُجُوهَهُمُ النَّارُ ٥ اور پوشاک اُن کی ہوگی قطران سے اور قطران ایک
دوا کا نام ہے جو رنگ کالا ہے اور گرم بہت ہے اسقدر کہ لکڑی کو جلا دیتی ہے

بیہار اونٹون کو لگاتے ہین سو کافرون کے پوشاک قطران کی اور ڈھانکے گی اُنکے مونہون کو آگ دوزخ کی لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ اور حاضر ہون گے سب قیامت کو تو بدلہ دیوے خدا تعالے اُن کو جیسا کچھ اُنہون نے کام کئے ہین بیشک خدا تعالے جلد حساب کرنے والا ہے کہ ایک دن مین تمام خلقت کا حساب کر لے گا یعنے ایسا نہین خدا تعالے کہ ایک کے حساب لینے مین دوسرے کا حساب نہ لے سکیگا جیسے آدمی بلکہ ایک حال مین اور ایک وقت مین سب سے حساب لیویگا هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۞ قرآن پہنچاتا ہے آدمیون کو تو ڈرین لوگ سے اور تو جانین وہ کہ خدا تعالی ایک ہے بیشک کوئی اُس کا شریک نہین اور تو نصیحت پکڑین قرآن شریف سے عقلمند ✦ اور بُرے کلمون کو چھوڑ دین اور ڈرین خدا تعالی کے عذاب سے اور اُس کی مہربانی کے اُمیدوار رہین ✦

سورۃ الحجر مکیۃ وھی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | تسع وتسعون آیۃ

الٓرٰ قرآن جدا جدا حرفون کے معنون مین تفسیر کرنیوالون نے کسی طرح کی بہت باتین کہی ہین ✦ ایک فرقہ عالمون کا کہتا ہے کہ ان حرفون کے معنون مین بولنا بے ادبی اور بعضے کہتے ہین کہ ہر حرف سے جدا اشارہ ہے جیسے کہ الف سے اشارہ ہے ساتھ نام اللہ تعالے کے اور لام سے اشارہ ہے حضرت جبرئیل کے نام سے اور ر سے اشارہ ہے ساتھ نام رسول اللہ کے یعنے اللہ تعالی کی طرف سے جبرئیل کے سبب رسول اللہ کے پاس بھیجین تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ یہ آیتین ہین لکھی ہوئین۔ اور قرآن روشن ہے

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۝

بہت چاہین گے کافر ایک وقت کہ کیا اچھا ہوتا جو ہم مسلمان ہوتے سو وہ وقت وہ ہوگا جو مسلمان گنہگار دوزخ مین سے نکل کر بہشت مین آوین گے اور دروازے دوزخ کے بند ہون گے جو پھر اب وہان سے کوئی نہ نکل سکیگا تب کافر نا امید ہو کر آرزو

کرین گے اور پچتاوین گے کہ ہم بھی اگر مسلمان ہوتے تو یہان سے البتہ نکلتے اور
عذاب سے چھوٹتے ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ
چھوڑ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کافرون کو تو کھاوین نعمتین اور فائدہ
اٹھالین دنیا کی دولت سے اور امیدین رہین جو ہم اسی طرح ہمیشہ رہین گے
اس دولت مین اسی حال مین چھوڑ پھر سویرے اور جلد جانین گے اپنا حال جو
کیا ہوگا ان پر وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَعْلُومٌ اور نہین مار
کہپایا ہمنے کسی شہر والون کو مگر وقت ان کے مار کہپانے کا مقرر تھا لکھا ہوا
لوح محفوظ مین جو اس وقت سے مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ
نہ بڑھا کسی قوم کے ہلاک کا وقت اور نہ پیچھے رہا جو وقت لکھا تھا اسی وقت عذاب
آیا ایک گھڑی کی بھی فرصت اور ڈہیل نہوئی وَقَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ
الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ اور کہا مکے کے کافرون نے کہ اے وہ شخص جس کے اوپر اترتا ہی
قرآن یعنی ای محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو جو کہتا ہے کہ مجھ پر قرآن اترتا ہے
خدا تعالی کی طرف سے بیشک تو دیوانہ ہے وہ بات دیوانگی سے کہتا ہے
جو ہرگز یقین نہین آتا اور کہتے ہین لَوْ مَا تَأْتِينَا بِالْمَلَائِكَةِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ
کیون نہین لاتا ہے ہمارے پاس فرشتون کو جو وہ آن کر ہمسے کہین کہ یہ پیغمبر سچا
اگر تو سچا ہے تو فرشتون کو لاکر انسے کہلا دے تب ہم جانینگے کہ تو سچا ہے خدا تعالی
ان کے جواب مین یہ فرماتا ہے مَا نُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوا
إِذًا مُنْظَرِينَ نہین بہیجتے ہم فرشتون کو ساتھ کام ٹھیک ہو چکنے کے یعنے جب وقت
پورا ہو چکتا ہے اس عذاب کا یا موت کا تب فرشتہ اترتا ہے پھر جب اتر چکتا ہی
تب نہین ہوتا راہ دیکھنے والا یعنے پھر ایکدم کی فرصت نہین ہوتی إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا
الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ بیشک ہمنے اتارا ہے قرآن اپنے رسول
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ہم اس کے رکھوالے ہین جو کوئی اس مین کم زیادہ
نکر سکے وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي شِيَعِ الْأَوَّلِينَ اور بیشک ہمنے بہیجا پیغمبرونکو
تجھسے پہلے اسے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے قومون کے لوگون مین وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ
رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ اور نہ آیا کوئی پیغمبر ان لوگون مین مگر تھے وہ

لوگ اُس پیغمبر سے ٹھٹھے کرتے تھے یعنے سب پیغمبرون سے اُن کی قوم کے لوگون نے ٹھٹھے اور مزاح اور بے ادبی کی اور ستایا ہے اور جھوٹا جانا ہے
كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ اسی طرح ہم ڈالتے ہین کافرون کے دل مین جو پیغمبرون سے ایسا سلوک کرین تو عذاب کے لائق ہون اور عذاب کرنا اُن پر مقرر اور لازم ہو لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ ایمان نہین لاتے قرآن پر یہ مکے کے لوگ اور بیشک یہ بڑی ہے راہ اگلون کی یعنی ان مکے کے لوگون کا ایمان نہ لانا اور قرآن کو شعر اور قصہ کہنا یہ رسم اگلی قومون کی ہے وہ اسی طرح کہتی تھی آخر کو اُن پر عذاب آیا اسی طرح ان پر بھی عذاب آویگا + **ف** کہتے ہین کہ بعضے مکے کے لوگ کہتے تھے کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمین فرشتہ روبرو آنکر کہے کہ یہ مقرر خدا تعالےٰ کا بھیجا ہوا ہے تب ہم جانین کہ تو سچا ہے سو خدا تعالےٰ نے اُن کے جواب مین یہ آیت بھیجی وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ۝ اگر کھولین ہم ان مکے کے لوگون پر ایک دروازہ آسمان سے پھر ہووین سارا دن ان کی نگاہ مین فرشتے آسمان مین چڑھتے اُترتے جب یہ حال دیکھین تو لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ۝ ہر طرح کہین کہ سوائے اسکے نہین یعنے البتہ کہین کہ البتہ مقرر نظر بندی کی ہماری آنکھون کو یعنی جب آسمان کا دروازہ کھولین اور کافرون کو وہان کا احوال نظر آوے تو حیران ہوکر کہین کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نظر بندی کی ہے بلکہ ہم ہین جادو کئے ہوئے یعنی ہمین ایسا جادو کیا ہے کہ جو ہمین ایسا کچھ دکھائی دیتا ہے جو وہ اصل نہین وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ۝ اور بیشک ہمنے پیدا کئے آسمان مین بارہ برج بارہ شکل کے اور جدے جدے اُن برجون کے خواص اور مزاج رکھے اور خوبصورت بنایا ہمنے آسمان کو چاند سورج اور تارون سے دیکھنے والون کے واسطے جو دیکھین اُسے اور خدا تعالےٰ کی قدرت پہچانین وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۝ اور بچار کھا ہمنے آسمانون کو ہر دیو نکالے ہوئے سے جو نہین چڑھ سکتے اور وہان کی خبر معلوم نہین کر سکتے یعنے وہ دیو جنکو

نکال دیا ہے آسمانوں سے پھر وہ دیو آسمانوں میں ظاہر نہیں آسکتے اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ لیکن وہ دیو کہ چرا دیں باتیں فرشتوں کی آسمان کے پاس جاکر پھر آتا ہے اُن کے پیچھے انہیں جلانے کو انگارا چمکتا ہوا ❋ نقل ہے حضرت عبد اللہ بیٹے حضرت عباس کے سے رضی اللہ تعالے عنہ کہ حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا ہونیکے وقت سے حضرت عیسی علیہ السلام کے پیدا ہونیکے وقت تلک دیو آسمانوں میں جاتے تھے اور فرشتے جو لوح محفوظ میں کے لکھی ہوئی باتیں جو آپس میں کرتے تھے وہ باتیں دیو سنکر زمین پر آتے اور اپنے دوست کاہنوں سے کہتے تھے پھر جب حضرت عیسے علیہ السلام پیدا ہوئے تو دیو تین آسمانوں میں سے منع ہوئے پھر جب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے تب سب آسمانوں کے جانے سے بند ہوئے اور ان کے ہانکنے کے واسطے ایک تارا مقرر ہوا جو اسکا نام شہاب ثاقب ہے تب سے کاہن جو غیب کی خبر بتلانے تھے سو موقوف ہوئے وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ اور زمین کو کھینچا ہمنے یعنے پھیلایا زمین کو ہم نے پانی پر اور ڈالی ہمنے زمین میں پہاڑ بڑے اونچے اور مضبوط اور اُگایا ہمنے زمین میں ہر چیز کو تول کر یعنے اُس کا قدر سمجھ کر جتنا ضرور تھا اُتنا پیدا کیا وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ اور بنایا ہمنے تمہارے واسطے اے آدمیو زمین میں سب اسباب عیش کا یعنے پوشاک اور نعمتیں سب طرح کی پیدا کیاں ہیں زمین میں سے خدا تعالے نے آدمیوں کے واسطے اور اسکو پیدا کیا تمہارے واسطے جو نہیں ہو تم اُسے روزی دینے والے جیسے حیوان اونٹ گھوڑا بیل ہاتھی یا خدمتگار نوکر اور غلام یعنی سب کو روزی دینے والا خدا تعالی ہے بر سواری سے اور خدمتگار ہونے سے عزت دی ہے بعضے آدمیوں کو بعضے لوگوں پر وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ اور نہیں کوئی چیز مگر ہمارے پاس ہے اُس کا خزانہ یعنی سب چیز کا خزانہ ہمارے پاس ہے اور نہیں اُتارتے اُس چیز کو مگر جتنی چاہتے ہے اُس سے کم زیادہ نہیں پہنچتی موافق ضرورت کے بھیجتے ہیں وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ وَمَاۤ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ اور بھیجی ہیں ہمنے باویں بادلوں کے اٹھانے والیاں پھر اونچے بھیجا ہمنے آسمان کی طرف

پانی پھر پلایا تمکو یعنی تمہارے کھیت اور باغون کو پانی مینھہ کا پلایا ہمنے اور نہین ہو تم رکھنے والے اُس پانی کے یعنے مینھہ کا خزانہ تمہارے اختیار مین نہین کہ جب چاہو برساؤ اور جب چاہو موقوف کرو وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَنَحْنُ الْوَارِثُونَ ہ اور ہم ہی جان ڈالنے والے ہین سب کے بدنون مین اور مارتے بھی ہم ہی ہین سب جینے والون کو اور ہم ہی وارث ہین یعنی سب لوگ مال اور دولت چھوڑکر مرجاوینگے خدا تعالی کے سوائے کوئی نہین رہے گا وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ ہ اور بیشک ہمنے جانا ہے اُن کو جو تم مین سے آگے بڑھے ہین دین مین یعنی جو مسلمان مرچکے ہین اور بیشک جانا ہے ہمنے اُن کو بھی جو اب آگے پیدا ہونگے یعنی ہمین سب معلوم ہے جو لوگ کہ آگے پیدا ہوکر مرچکے اور وہ لوگ جو ابھی پیدا نہین ہوئے خدا تعالی کے آگے سب برابر ہین اور سب کا احوال جانتا ہے اور ہر ایک کو موافق اُسکے کامون کے بدلہ دیویگا وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ اِنَّهٗ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ہ اور بیشک پروردگار تیرا اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وہی اکٹھا کریگا اُن کو جو آگے مرچکے ہین اور وہ جو اب آگے پیدا ہونگے سب کو قیامت کے دن اٹھاویگا اور سب سے حساب لیویگا اور بدلہ موافق اُن کے کامون کے دیوے گا بیشک خدا تعالے مضبوط کام کرنے والا ہے جاننے والا ہے سب چھپے ہوئے اور کھلے ہوئے کامونکا وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَاٍ مَسْنُونٍ ہ اور بیشک پیدا کیا ہمنے آدمی کو یعنی آدم علیہ السلام کو گارے سے سوکھے ہوئے ایسا کہ بجانے سے آواز نکلے گوندھی ہوئی کالی سڑی مٹی سے یعنے خدا تعالی نے سوکھی مٹی پر اوّل مینھہ برسایا جو وہ کیچڑ گارا ہوا اور مدت تلک سڑا اور بو اُٹھی اُس مین پھر اپنی قدرت سے حضرت آدم کا پتلا بنایا پھر وہ دھوپ مین ایسا سوکھا جو اگر اُسے ہاتھ سے بجائے تو آواز نکلے وَالْجَانَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُومِ ہ اور جان کو پیدا کیا ہمنے پہلے آدم علیہ السلام جان نام ہے اُسکا جو سب جن اُسکی اولاد ہین اُسے پیدا کیا ہے آگ بغیر دھوئین کے سے سموم ایک لُو کو کہتے ہین جو نہایت گرم باد چلتی ہے بہت گرمی کے موسم مین وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ اور یاد کر یعنے بیان کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جب فرمایا پروردگار تیرے نے سب فرشتون کو

کہ واسطے بادشاہت کرنے کے زمین پر مین پیدا کرنے والا ہون آدمی کو سوکھے گارے کے ہوئے سے ایسا جو بجانے سے آواز نکلے گوندھے ہوئے کالے سڑے ہوئے مٹے سے صلصال اُسے کہتے ہین کہ ایک چیز مٹی کی بناکر سکہالی ایسی کہ اگر اوسے ہاتھ مارے تو آواز نکلے اور حَمَاءٍ اُس مٹی کو کہتے ہین جو تالاب یا حوض مین نیچے بیٹھ کر سیاہ ہوتی ہے اور مسنون گندی سڑی ہوئی بدبو مٹی کو کہتے ہین سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ ایسی مٹی سے آدم علیہ السلام کا پتلا بناؤن گا فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ پھر جب وہ بنکر تیار ہو گا تب پھونکون گا مین پیدا کی ہوئی جان اُسمین اُس جان کے بہر نکنے سے وہ جی اُٹھے گا تب پھر گر پڑو تم اے فرشتو سب اُسے سجدہ کرنے کو پھر خدا تعالےٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو بنایا اپنی قدرت سے اور جان اُن کے بدن مین پھونکی اور زندہ ہوئے تب فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ اِلَّآ اِبْلِیْسَ اَبٰٓى اَنْ یَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ پھر سجدہ کیا سب فرشتون نے مل کر مگر ایک ابلیس نے انکیا اور نمانا وہ کہ ہوتا سجدہ کرنے والون کے ساتھ یعنے شیطان نے حضرت آدم کو سجدہ نہ کیا تکبری سے تب قَالَ یٰٓاِبْلِیْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ فرمایا خدا تعالی نے کہ اے ابلیس کیا تھا تجھے یعنے کس سبب تو نہوا سجدہ کرنے والون کا شریک یعنی سب فرشتون نے سجدہ کیا تو نے کیون نہ کیا قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ کہا ابلیس نے نہین ہون مین ویسا کہ سجدہ کرون مین آدم کو جو بنایا ہے تو نے اُسے سوکھی گارا کی ہوئی کالی سڑی مٹی سے یعنے ایسی گندی بدبو مٹی سے اُسے بنایا ہے اور مین ستھری پاکیزہ آگ کا بنا ہوا ہون یہ کیون کر ہو کہ بہتر بدتر کے آگے عاجزی کرے شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کا ظاہر دیکھا اور اُنکے باطن سے بیخبر رہا اور نجانا کہ خاک مین لعل چھپا ہے خدا تعالےٰ کو یہ ابلیس کی بات تکبری کی بُری لگی اور قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِیْمٌ وَّاِنَّ عَلَیْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى یَوْمِ الدِّیْنِ فرمایا کہ دور ہو اور نکل آسمان سے یا بہشت بن سے جو تیری رہنے کا مکان ہے پھر بیشک تو نکالا ہوا ہے اور بے عزت اور بے آبرو کیا ہوا ہے تو اور بیشک تجھ پر پھٹکار ہے انصاف ہونے کے دن تلک یعنی قیامت تلک تجھے خوش نہون گا اور بعد قیامت کے بھی نہایت عذاب کرون گا تجھ پر

قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ۝ کہا ابلیس نے کہ اسے پروردگار میرے
مجھے ڈھیل اور فرصت دے اُس دن تک جس دن سب مُردے جی اُٹھین گے یعنی
قیامت تلک مجھے جیتا رکھ قَالَ فَاِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۝
فرمایا خدا تعالی نے کہ پھر بیشک تجھے اسے ابلیس ڈھیل دی اُس دن مقرر کیے ہوئے
تلک یعنی اُس دن تلک کہ جس دن سب خلقت مرے گی سو وہ پہلی بار صور پھونکین گے
جو سب مرین گے تب شیطان بھی مریگا پھر چالیس برس کے پیچھے پھر صور پھونکین گے
جب سب مُردے گورون سے یکبارگی اُٹھین گے یہ چالیس برس تلک شیطان موا
ہوا رہے گا پھر جی اُٹھ کر ہمیشہ دوزخ مین عذاب پاتا رہے گا جب یہ بات شیطان
نے سُنی تب قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَیْتَنِیْ لَاُزَیِّنَنَّ لَهُمْ فِی الْاَرْضِ وَلَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ
کہا ابلیس نے کہ اسے پروردگار میرے قسم کھاتا ہون مین اُس کی جو بہکایا تو نے
مجھے کہ ہر طرح خوبصورت کرکے لاؤن گا مین آدمیون کو واسطے گناہ زمین مین اور
ہر طرح بہکاؤن گا مین ان سب آدمیون کو جتنی اولاد آدم علیہ السلام کی ہے
سب کو بہکاؤن گا اِلَّا عِبَادَکَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ ۝ مگر اُن مین سے جو تیرے
بندے بندگی کرتے ہین تیری محبت سے اور کسی کو کسی طرح تیرا شریک نہین کرتے
اُن لوگون کو مین نہین بہکا سکنے کا قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَیَّ مُسْتَقِیْمٌ ۝ فرمایا
خدا تعالی نے کہ یہ اخلاص ایمان مین اور محبت سے بندگی کرنا راہ سیدھی ہے میری
طرف جو جلد میرے پاس پہنچتے ہین اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ
اِلَّا مَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْغٰوِیْنَ ۝ بیشک بندے اخلاص کرنے والے پر نہین چلے گا
تیرا زور اور اُن کو توسیدھی راہ سے نہین پھیر سکنے کا مگر وہ جو تیری تابعداری
کرین گے راہ بھولے ہوؤن سے اُن لوگون پر تیرا زور چلے گا یعنے جو لوگ کہ
راہ بھولے ہوئے ہین اور ایمان نہین لاتے وہی تیرے تابعداری کرین گے وَاِنَّ
جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝ بیشک دوزخ کا وعدہ ہے اُن سب کا یعنی جو لوگ
تیرا کہا مانین گے اُن کو وعدہ دیا ہے دوزخ مین ڈالنے کا اُن سب کو دوزخ مین
ڈالین گے اور لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِکُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ۝ دوزخ کے سات
دروازے ہین واسطے ہر دروازے کے اُن گمراہون سے جنہون نے کہا تیرا مانا

ع ۲ ۱۹ ۳

حصہ ہے بانٹا ہوا دوزخ کے سات طبق ہین یعنی ایک کے اوپر دوسرا سب سے اوپر
جو ہے اُس کا نام جہنم ہے وہ جگہہ مسلمان گنہگارون کی ہے + دوسرے کا نام لظٰی
ہے وہ جگہہ نصاری کی ہے + تیسرے کا نام حطمہ ہے وہ جگہہ یہودیون کی ہے
چوتھے کا نام سعیر ہے وہ مکان اُن لوگون کا ہے جو چاند سورج تارون کو پوجتے
ہین + پانچوین کے نام سقر ہے وہ جگہہ آگ کے پوجنے والون کی ہے + چھٹی کا نام
جحیم ہے وہ مکان کافرون کے رہنے کا ہے + ساتوان جو سب سے نیچو ہے اُسکا
نام ہاویہ ہے وہ جگہہ منافقون کی ہے اوران دوزخ کے نام اوربہی ہین جیسے زمہریر
اورحامیہ اور اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِي جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ بیشک خداتعالی کے عذاب سے
ڈرنے والے شیطان کے مکر سے بچنے والے باغون ہین اوربہتی ندیون ہین رہین گے
اور فرشتے کہین گے اُن کو کہ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ اندر آؤ اُنہین باغون ہین
خیروعافیت سے بیغم امن ہین رہو سب آفتون سے وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ
غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝ اورنکالین گے ہم بہشتیون کے دلون سے خفگی
اوربیر آپس ہین کا جو دنیا ہین ہوگیا تھا یعنے اگر کسو دو مسلمانون کو دنیا ہین کسو سبب
آپسمین ہین خفگی اور دشمنی ہوگئی ہوگی تو خداتعالی اُن دونون کے دل سے دور کرے گا
دونون کے دل صاف ہون گے گویا کہ آپس ہین دو بہائی پیارے ہون جیسے کہ حضرت
مرتضی علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ ہین اور طلحہ اور زبیر بہی اسی طرح بہشت ہین
ہون گے اور وہ بہشتی محبت اور پیار سے روبرو ایک دوسرے کے بیٹھین گے جڑاؤ
تختون پر باد شاہون کی طرح لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ۝
نہ پہنچے گی بہشتیون کو کچہہ محنت اور نہ دُکہ اور نہ وہان سے نکالے جاوین گے یعنے
کوئی اُنہین بہشت سے نہ نکالے گا اور نہ کچہہ کسی طرح کی مصیبت ہوگی اور غم مطلق نہوگا
بہشت ہین رہنے والون کو نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ خبر دے اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بندون کو کہ بیشک ہم بخشنے والے ہین اُسکو جو گنہ بخشوا وسے
ہمسے اپنے رحم کرنے والے ہین اُس پر جو کوئی توبہ کرے اپنے گناہون سے اور
پہر گناہ نکرے وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ۝ اور وہ بہی خبر دے کہ عذاب
گنہگارون پر جو توبہ نکرین اور گناہ نہ بخشواوین اُن پر وہ عذاب میری دوزخ کا

بڑا دکھ دینے والا ہے وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ ۝ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا
سَلَامًا قَالَ إِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُونَ اور خبر دی اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے بندونکو
ابراہیم علیہ السلام کے مہمانون کے جو وہ کئی فرشتے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے
ساتھ آئے تھے جب وہ فرشتے گھر کے اندر آئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے روبرو
آئے پھر کہا ان فرشتون نے سلام علیک حضرت ابراہیم نے جواب سلام علیک کا دیا
اور کہا کہ مین ڈرتا ہون تمسے جو تم ایکا ایک بن پوچھے گھر مین چلے آئے ہو قَالُوا لَا تَوْجَلْ
إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ ۝ کہا ان فرشتون نے کہ مت ڈرا اے ابراہیم بیشک
ہم خوشخبری لائے ہین تجھے ایک بیٹے عقلمند کی حکم خدا تعالیٰ کے سے یعنے تیرے گھر
بی بی سارہ سے ایک بیٹا پیدا ہو گا عقلمند اور حضرت اسحاق اسکا نام ہے قَالَ أَبَشَّرْتُمُونِي
عَلَىٰ أَنْ مَسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُونَ ۝ کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہ
اے خوشخبری دیتے ہو تم مجھے اسپر کہ گھیر لیا مجھے بڑھاپے نے نہایت اب کیا مین جوان ہون گا
یا ایسے ہی بڑھاپے مین میرے بیٹا ہوگا پھر کس طرح کی خوشخبری دیتے ہو تم مجھے قَالُوا بَشَّرْنَاكَ
بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِنَ الْقَانِطِينَ ۝ کہا فرشتون نے ہم خوشخبری دیتے ہین تجھکو اے
ابراہیم علیہ السلام سچی پھر مت رہ تو ناامید تجھے اس بڑھاپے مین خدا تعالیٰ بیٹا دیوے گا یہ بات
اُسکے آگے کچھ مشکل نہین قَالَ وَمَنْ يَقْنَطُ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا الضَّالُّونَ کہا ابراہیم
علیہ السلام نے کہ مین ناامید نہین ہون خدا تعالیٰ کی رحمت اور انعام سے اور کون ناامید
ہوا ہے خدا تعالیٰ کی بخشش سے مگر گمراہ وہ لوگ جو نہین سمجھتے خدا تعالیٰ کو وہ کیسا بخشش
کرنیوالا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دل مین سوچ کیا کہ یہ کئی فرشتے ہین اس
خوشخبری دینے کو ایک فرشتہ بہت تھا شاید کچھ اور ہی کام ہو گا یہ سمجھ کر قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ
أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پھر کس کام کو آئے ہو تم اے
فرشتون بھیجے ہوئے یعنے تمہین کس کام کے واسطے بھیجا ہے خدا تعالیٰ نے زمین پر
قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ مُجْرِمِينَ ۝ کہا ان فرشتون نے ہم بھیجے ہوئے ہین طرف ایک قوم
کافرون کی جو انہین برباد کرینگے سب کو إِلَّا آلَ لُوطٍ إِنَّا لَمُنَجُّوهُمْ أَجْمَعِينَ إِلَّا امْرَأَتَهُ
قَدَّرْنَا إِنَّهَا لَمِنَ الْغَابِرِينَ ۝ لیکن حضرت لوط علیہ السلام کے لوگ جو بیشک
ہم بچا لینگے اُنکو خدا تعالیٰ کے حکم سے پر ایک عورت نکاحی حضرت لوط کی جو خدا تعالیٰ فرماتا ہے

کہ مقرر کیا ہے کہ وہ عورت ہوگی پیچھے رہنے ہوؤن سے شہر مین عذاب ہونے کے واسطے یعنے
اُس عورت پر بھی عذاب ہوگا سب کافرون کے شامل جو وہ کافر تھی اور حضرت
لوط علیہ السلام کے کہنے سے باہر تھی یہ باتین کر کے فرشتے حضرت ابراہیم خلیل اللہ سے رخصت
ہوئے فَلَمَّا جَاءَ آلَ لُوطٍ الْمُرْسَلُونَ ؀ پہر جب آئے وہ فرشتے حضرت لوط نبی کے
لوگون مین یعنی اُنکے گھر مین آئے بھیجے ہوئے خدا تعالی کے قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ؀
کہا حضرت لوط نبی علیہ السلام نے اُن فرشتون کو کہ بیشک تم ہو لوگ انجان اور غیر یعنی تم
نہ اس شہر کے رہنے والے ہو اور نہ مسافر معلوم ہوتے ہو قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا
فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ کہا اُن فرشتون نے کہ ہم غیر اور انجان نہین ہین بلکہ آئے ہین ہم تیرے
پاس وہ چیز لیکر جو تہی تیری قوم اُس چیز سے بیشک مین یعنی ہم عذاب لیکر آئے ہین جو اس
شہر کے لوگون کو یقین نتہا کہ عذاب آویگا وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ؀ اور
لائے ہین ہم تیرے پاس سچی بات کو یعنی عذاب اُن پر درست آیا ہے اور سچے ہین ہم باتین
فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّ
امْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ پہر باہر لیجا ای لوط نبی اس شہر سے اپنے لوگون کو تھوڑی سے رات گئے
اور تو بھی جا اُنکے پیچھو جلد تو جلدی سے نکل جاوین اس شہر سے اور چاہیے کہ پیچھا پہر کر
نہ دیکھین اُن مین سے کوئی اور جاؤ تم سب ملکر جہان جانے کا حکم ہے تمہین یعنی شام مین
یا مصر مین جاؤ وَقَضَيْنَا اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَاۗءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ ؀
اور کہلا بھیجا ہمنے لوط علیہ السلام کی طرف یہ بات کہ جڑ سے اکھڑینگے یہ لوگ یعنی تیری قوم
کی جڑ بنیاد کٹے گی صبح ہونے کے وقت جو ان سے کوئی نہ بچے گا ✤

ف کہتے ہین کہ جب فرشتے حضرت لوط علیہ السلام کے گھر مین آئے تو اُنکی بی بی نے
جو کافرہ تہی اُسنے دیکھا کہ کئی شخص خوبصورت مہمان آئے ہین جلدی سے جاکر لوگون کو
خبر کر دے لوگ یہ بات سنکر وَجَاۗءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ اور آئے
لوگ شہر کے حضرت لوط علیہ السلام کے گھر مین خوشیان کرتے ہوئے آپس مین کہ چلو
اُن خوبصورت مہمانون سے وہی بد کام کرین جو اُن کی عادت تہی قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ ضَيْفِيْ
فَلَا تَفْضَحُوْنِ ؀ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ ؀ کہا حضرت لوط
علیہ السلام نے اُن لوگون کو کہ یہ میرے مہمان ہین مجھے فضیحت نکرو اُنکو چھیڑکر اور ڈرو خدا سے اپنا رسو

برا کام کرتے ہین اور مجہے بے آبرو نکرو ان کے سامنے قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ
کہا اُن لوگون نے حکومت سے کہ ہمنے تجہے منع نہین کیا یعنے تجہے کئی بار منع کیا ہے اسے
کہ حمایت نکیا کر تو لوگون کی تجہے کیا ہمارا جی چاہے گا سو کرینگے پہر قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِیْٓ
اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِیْنَ ؕ کہا حضرت لوط علیہ السلام نے قوم کو کہ یہ میری بیٹیان ہین ان سے
تمہارا نکاح کر دیتا ہون اگر تم ہو نکاح کرنے والے یعنے ان مہمانون کے بدلے اپنی
بیٹیان دیتا ہون اگر تم قبول کرو اب خدا تعالی اپنے دوست محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
اس طرح فرماتا ہے کہ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِیْ سَكْرَتِهِمْ یَعْمَهُوْنَ قسم ہے مجہے تیری زندگی
کی اے محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لوط نبی علیہ السلام کی قوم بیچ اپنی مستی
اور گمراہی کے حیران اور بہک رہے تہے حضرت لوط نبی کی بات ذرا نہ سُنی اور اپنی
اوس بدفعلی پر مضبوط تہے جب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دیکہا کہ حضرت لوط
بہتیرا منت کرکے سمجہاتے تہے اور وہ لوگ اپنی شرارت کو نہین چہوڑتے تب ایک اشارہ
اُن کی آنکہون کی طرف کیا وہ سب اندہے ہوگئے اور کہا اے لوط تو جاوگرا اپنے گہر مین
بلاتا ہے دیکہہ تو سہی تجہہ تیرا حال کیا کرینگے ہم یہ کہکر سب گئے تب حضرت جبرئیل
علیہ السلام نے حضرت لوط نبی سے کہا کہ اب تم اپنے لوگون کو جو مسلمان ہین آپ کو
لیکر اس شہر سے جلد جاؤ حضرت لوط علیہ السلام سب مسلمانون کو اور اپنی بیٹیون کو
لیکر شہر سے باہر گئے اور بیٹیون کی مان اُن کے ساتھ نہ گئے جب یہ سب شہر سے دور
جا چکے اور صبح کی روشنی شروع ہوئی تب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایک آواز
ماری جو فَاَخَذَتْهُمُ الصَّیْحَةُ مُشْرِقِیْنَ پہر پکڑا اُس شہر کے لوگون کو حضرت جبرئیل
علیہ السلام کی اُس چنگہاڑ نے سورج نکلنے کے وقت اور اُٹہائی اُس شہر کی ساری
زمین حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اور بہت اونچی کی فَجَعَلْنَا عَالِیَهَا سَافِلَهَا وَ
اَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّیْلٍ پہر کیا ہمنے یعنے ہمارے حکم سے جبرئیل نے کیا اوپر اُس
شہر کا نیچے یعنی اُلٹ دیا اور برسائے ہمنے اُن لوگون پر پتہر سے مٹی کے سخت جیسے اینٹین
کہتے ہین ہر ایک اس تہر پر ہر ایک آدمی کا نام لکہا ہوا تہا یہ پتہر اُن پر برسے جو اُس شہر کے
لوگ اور جگہہ مسافر تہے غرض وہ سب ہلاک ہوئے اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ
بیشک اُس قوم کے اس طرح ہلاک کرنے ہین ہر طرح نشانی ہے ہماری قدرت کے واسطے

عقلمندون کے جو بات کی بھید کو بوجھتے ہین وَاِنَّھَا لَبِسَبِیْلٍ مُّقِیْمٍ اور وہ شہر جسے الٹ کر
سب اُس کے رہنے والون کو ہلاک کیا ہر طرح راہ مین ہے جو قافلے آتے اور جاتے ہین اور
نشانیان ہلاک ہونیکی دیکھتے ہین اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ٭ بیشک اس بات مین
نشانی ہے خدا تعالی کی قدرت کی ایمان لانے والون کے واسطے وَاِنْ کَانَ اَصْحٰبُ الْاَیْکَۃِ
لَظٰلِمِیْنَ ٭ اور مقرر ایکہ کے رہنے والے ظلم کرنے والے تھے ٭ **ف** ایکہ اُس جنگل کو
کہتے ہین جسمین بہت درخت ہون اور نزدیک اُسی جنگل مین ایک بستی تھی اُس بستی کے رہنے والونکو
اور مدین شہر کے رہنے والون کے راہ بتانے کو خدا تعالی نے حضرت شعیب نبی علیہ السلام کو
بھیجا تھا اُن لوگون نے اُس نبی کا کہا نمانا اور خدا تعالی کی نعمت کا شکر نکیا سو خدا تعالی فرماتا
ہے کہ فَانْتَقَمْنَا مِنْھُمْ وَاِنَّھُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِیْنٍ ٭ پھر بدلہ لیا ہمنے اُن سے اُس ظلم و ناشکری کا
جو وہ کرتے تھے اور بیشک مدین اور ایکہ یہ دونون بستیان رستے مین ہین آگے ہر جگہ سب
قافلے چلنے والون کو نظر آتے ہین وَلَقَدْ کَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِیْنَ ٭ اور بیشک
جھٹلایا کہا حجر کے رہنے والون نے پیغمبرون کو حجر ایک شہر کا نام تھا جو اُس مین قوم ثمود رہتی
تھی اُس قوم مین خدا تعالی نے حضرت صالح نبی علیہ السلام کو بھیجا تھا سو اُنہون نے اُس نبی کو
کہا کہ تو جھوٹا ہے وَاٰتَیْنٰھُمْ اٰیٰتِنَا فَکَانُوْا عَنْھَا مُعْرِضِیْنَ ٭ اور دین ہمنے یعنے دکھائین ہمنے
قوم ثمود کو نشانیان اپنی قدرت کی یعنی اُن کے نبی صالح علیہ السلام نے معجزے دکھائے کہ
اونٹنی پہاڑ مین سے نکلی اور پیدا ہوتے ہی بچہ جنی اور دودھ اتنا دیتی تھی کہ ساری اُس قوم کو
کفایت کرتا تھا یہ سب معجزے دیکھکر منھ پھیر نیوالے تھے ایمان سے اور پیغمبر پر یقین نلاتے تھے
اور وہ قوم ثمود ایسی زبردست تھی جو وَکَانُوْا یَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا اٰمِنِیْنَ ٭
پہاڑون کو تراش کر بناتی تھی اپنے گھر اس کے سبب آفتون سے نہ مینھ سے گرے نہ چور کو دسکے
یا ویسا پہاڑ کھود کر بناتی تھی اور بے غم ہوتی تھی کہ اب ہم پر عذاب نہ آسکیگا یہ پیغمبر کہتا ہے کہ تم پر
عذاب آویگا اگر شاید سچ ہو تب بھی کچھ پرواہ نہین ایسے گھر مین فَاَخَذَتْھُمُ الصَّیْحَۃُ مُصْبِحِیْنَ ٭
پھر پکڑا اُن لوگون کو صیحہ کے عذاب نے صبح ہونیکے وقت صیحہ حضرت جبریل علیہ السلام کی
آواز تھی غضب کی جو اُس آواز کو سنکر قوم ثمود کی ہلاک ہوئی فَمَآ اَغْنٰی عَنْھُمْ مَّا کَانُوْا
یَکْسِبُوْنَ ٭ پھر دور نکیا اُن لوگون سے عذاب کو اُس چیز نے جو وہ اُستے بناتی تھی یعنی وہ
قوم ثمود جو تدبیرین کرتی اور گھر اپنے پہاڑون کو کھود کر بناتی تھی مضبوط جو عذاب آئے ہم پر

نہ آسکیگا اور اپنی خاطر جمع کر رکھتی تھی کہ ہم اسی طرح ہمیشہ رہیں گے سو وہ ان کے کچھ کام نہ آیا اور سب ہلاک ہوئے وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ۝ اور نہیں پیدا کیا ہمنے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ کہ ان دونوں میں ہے مگر ساتھ حکمت کے یعنے ان سب کے پیدا کرنے میں حکمت ہے انکو ناحق اور عبث اور نکما نہیں پیدا کیا اور بیشک قیامت آنے والی ہے جو اس دن خدا تعالے سب کو جلا دیگا اور ذرہ ذرہ سب سے حساب لیکر موافق انکے کاموں کے بدلہ دیویگا پھر چھوڑ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کافروں کو جو تیرا کہا نہیں مانتے اور ستاتے ہیں اچھی طرح چھوڑنا یعنے یہ جو بے ادبی کرتے ہیں اور دکھ دیتے ہیں صبر کر اور بخش دے اور معاف کر اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ۝ بیشک پروردگار تیرا وہی سب کا پیدا کرنیوالا ہے جاننے والا سب کے احوال کا ✦ کہتے ہیں کہ کافروں سرداروں دولتمندوں کے سات قافلے ایک دن داخل ہوئے تھے بھرے ہوئے مال سے طرح طرح کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل میں خیال آیا یا بعضے اصحابوں کے جی میں آیا کہ مسلمان کیسی مصیبت میں ہیں اور کافروں کو ایسی دولت دی ہے خدا تعالی نے یہ آیت بھیجکر اپنے دوست کی تسلی کی ✦ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ۝ بیشک دیں ہمنے تجھکو سات آیتیں جو سورہ فاتحہ ہے یا سات سورہ اول قرآن کی یا سات سورہ حم اور قرآن بھیجا تیرے پاس بہت بزرگ جو اس کی بڑائی خدا تعالی کے نزدیک بہت ہے اور یہ بہت بہتر ہے ان سات قافلوں سے مال کے لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور مت پھیر تو اپنی دونوں آنکھوں کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس چیز کی طرف جو فائدہ اور عیش دیا ہی ہمنے اور طرح طرح کی خوبیاں لوگوں کو یعنی یہود اور نصاری اور کافروں کو جو جمعیت دی ہی ہمنے تو ان کی طرف خیال نکر جو وہ عیش کئی دن کا ہے ان پاس رہنے کا نہیں اور غم نکھا غریب مفلس مسلمانوں کا جو وہ دکھ میں ہیں اور اپنے بازوں کو نیچا کر یعنی تواضع اور مہربانی کر مسلمانوں سے وَقُلْ اِنِّيْٓ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ۝ اور کہہ لوگوں سے کہ میں بیشک ڈرانیوالا ہوں کھلا ہوا صریح سچا جو پکارکر سب کو کہتا ہوں کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ جو کوئی ایمان لاویگا اس پر عذاب بھیجیگا كَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ ۝

جیسے کہ اُتارا ہمنے عذاب بانٹنے والوں حصہ کرنے والوں پر وہ حصہ کرنے والے جنہوں نے بنایا قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے یعنے قرآن پر کس کس طرح طعنہ کرتے ہیں جو شعر اور قصہ اور جادو کہتے ہیں اور آپس میں ٹھٹھے اور مزاح سے کہتے ہیں سورہ بقر یعنی بیل اسکے حصہ میں ہے اور سورہ عنکبوت یعنی مکڑی اُس کا حصہ ہے اور سورہ مائدہ یعنی خوان کھانے کا اُسکا حصہ ایسی طرح جو مزاحیں اور طعنہ مارتے تھے اُن پر مقرر عذاب آیا ہے فَوَرَبِّكَ لَنَسْئَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ پھر قسم ہے تیرے پروردگار کی یعنی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قسم مجھے کہ مقرر پوچھیں گے ہم ان سب لوگوں سے اُن چیزوں کو جو یہ کرتے تھے دنیا میں ف کہتے ہیں کہ اول جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیغمبری ہوئی تھی تو چھپکے اور چھپے لوگوں کو مسلمان کرتے تھے اور کہتے تھے کہ خدا تعالیٰ ایک ہے اُسی پر ایمان لاؤ اور بتوں کا پوجنا چھوڑو اور جب تین برس اس طرح گذر گئے تب حضرت جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لائے کہ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ۝ پھر ظاہر کر اور کھول کر کہہ اُس چیز کو جو تجھے حکم ہوا ہے یعنی پکار کے سب کے روبرو بے ڈر ہو کر کہہ کہ ایمان لاؤ خدا تعالیٰ وحدہ لاشریک پر یہ کہو اور مُنہہ پھیر مشرکوں کے اخلاص اور محبت یعنے جو لوگ کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ شریک کرتے ہیں اُن سے بیزار ہو ۔ ف کہتے ہیں کہ پانچ شخص عاص وائل کا بیٹا حارث قیس کا بیٹا اسود عبد یغوث کا بیٹا ولید مغیرہ کا بیٹا اسود بیٹا مطلب کا مطلب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا تھے ۔ یہ پانچوں اشراف تھے مکے کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت دکھ دیتے تھے اور جہاں ملتے تھے مسخری اور ٹھٹھا کرکے آزردہ دل کرتے تھے ایک دن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبۃ اللہ کی زیارت کو تشریف لے گئے تھے وہ پانچوں شخص بھی آئے اور جو اُن کی عادت تھی ستانے کی کرنے لگے اتنے میں حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ مجھے حکم الٰہی ہوا ہے کہ ان پانچوں کا دکھ دینا تجھسے دور کروں یہ کہا اور اُن پانچوں کی طرف اشارہ کیا تھوڑے دنوں میں وہ پانچوں شخص ہلاک ہو گئے اور یہ آیت اُتری کہ إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ الَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝ بیشک ہمنے دور کیا تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ستانا اور دکھ دینا ٹھٹھا مسخری کرنے والوں کا وہ لوگ کہ بناتے ہیں خدا تعالیٰ کے ساتھ اور کبھی خدا اپنی خوشی سے پھر جلد جانیں گے

آخر کو کہ ہم کیا سمجھتے تھے اور کیا کرتے تھے اور در اصل کیا ہے وَلَقَدۡ نَعۡلَمُ اَنَّكَ يَضِيۡقُ صَدۡرُكَ بِمَا يَقُوۡلُوۡنَ ۝ اور بیشک ہم جانتے ہین تیرا سینہ تنگ ہوتا ہے اُن باتون سے جو یہ کافر اور مشرک کہتے ہین یعنی یہ لوگ جو تجھسے مسخرگی کرتے ہین اور ٹھٹھے سے دکھ دیتے ہین اور تو آزردہ دل اور خفا ہوتا ہے خدا تعالی کو سب معلوم ہے اُن کو اُس کا بدلہ دیوے گا خاطر جمع رکھ اور صبر کر فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ وَكُنۡ مِّنَ السّٰجِدِيۡنَ ۝ پہر ستہرائی سے یاد کر خدا تعالی کو ساتھ تعریف کے جو پروردگار تیرا ہے یعنے کہہ سبحان اللہ وبحمدہ اور ہو نماز پڑھنے والا اور سجدہ کرنے والا وَاعۡبُدۡ رَبَّكَ حَتّٰى يَاۡتِيَكَ الۡيَقِيۡنُ ۝ اور بندگی کر اپنے پروردگار کی جب تلک پاس آوے تیرے موت یعنی جب تلک کہ جیتا ہے بندگی خدا تعالی کی کیا کر دل اور جان سے + + + +

سورۃ النحل مکیۃ وهی مائۃ　بسم اللہ الرحمن الرحیم　وثمان وعشرون آیۃ

کہتے ہین کہ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرون کو ڈراتے کہ اگر تم ایمان نلاؤ گے تو تم پر عذاب ہوگا تب کافر کہتے کہ ہم ایسی باتون کو نہین مانتے اگر تو سچا ہے تو بہلا اوس عذاب کو لا کہان ہے بہلا دیکہین تو اور اگر شاید عذاب آوے بہی تو یہ بت اُس سے چہڑا لیونگے اور عذاب کو ہمسے دور کرین گے سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ اَتٰۤى اَمۡرُ اللّٰهِ فَلَا تَسۡتَعۡجِلُوۡهُ آیا نزدیک حکم خدا تعالی کا پہر جلدی مت کرو اُس کے آنے کی یعنی جلدی نکرو آتا ہے شتابی وقت عذاب کے آنے کا اور سُبۡحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ۝ پاک ہے خدا تعالے سب عیبون اور نقصانون سے اور بہت بلند ہے شان اُس کی اُس چیز سے جو یہ لوگ اُس کے ساتھ شریک سمجہتے ہین یعنی خدا تعالی ایسا نہین جو اُس کا کوئی شریک ہوسکے اور وہ ایسا بہی نہین کہ جو وہ چاہے سو نہو سکے یعنی ایسا نہین جو اُس کے عذاب کو کوئی پہیر سکے کسی طرح یا اُسکی برابری کرے شریک بنکر کسی چیز مین يُنَزِّلُ الۡمَلٰۤئِكَةَ بِالرُّوۡحِ مِنۡ اَمۡرِهٖ عَلٰى مَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖۤ اوتارتا ہے خدا تعالی فرشتون کو سمیت قرآن کے آیتون کو اپنے حکم سے جو نسے اپنے بندے پر چاہتا ہے اور جسے اس لائق جانتا ہے یعنی خدا تعالی مختار ہے جسے اپنے بندون مین سے چاہتا ہے اُسے پیغمبری دیتا ہے اور اُس پاس فرشتے کو وحی لیکر بہیجتا ہے اور پیغمبرون کو فرشتون کے ہاتھ یہ کہلا بہیجتا ہے کہ تم

اے پیغمبر وَأَنْ أَنْذِرُوا أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا فَاتَّقُونِ ڈراؤ اور خبر کرو لوگون کو اور
جتاؤ اس بات سے کہ خدا تعالیٰ تم کو کہتا ہے کہ نہین ہے کوئی خدا بندگی کرنے کے لائق مگر
ہم ہین ایسے کہ ہماری بندگی کرو اور ڈرو مجھی سے کہ پیدا کرنیوالا اور پالنے والا اور روزی
دینے والا سب کا ہین ہون اور ہے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ
پیدا کیا آسمانون اور زمین کو سچ اور درست یعنی بیشک خدا تعالیٰ ہی نے پیدا کیا ہے
اُن کو بہت بلند ہے شان اور ذات اُس کی اُس چیز سے جو یہ لوگ اُس کے ساتھ شریک
کرتے ہین کسی کو یعنی خدا تعالیٰ ایسا ہے جو یہ پیدا کرنا آسمانون اور زمین کا نمونہ ہے اُس کی
قدرت کا کوئی ایسا کچھ پیدا کر سکتا نہین جو شریک ہو سکے کوئی اُس کا اور خدا تعالیٰ نے
خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝ پیدا کیا آدمی کو ایک بوند سے
جو کچھ اُسے ہوش حواس صورت شکل نہ تھے جب پیدا ہوا اور بڑا ہوا اور عقل و شعور دیا
خدا تعالیٰ نے اُسکو تب جھگڑنے لگا صریح ۔ **ف** کہتے ہین کہ یہ آیت اُبی خلف کے
بیٹے کے حق مین ہے جو وہ جھگڑتا تھا اس بات پر کہ ایک دن پُرانی گلی ہوئی ایک ہڈی لے آیا
اور ہاتھ مین ملکر باریک کرکے پھونک سے اُڑا دی اور کہا کہ اسے کون پھر جلا دیگا سو خدا تعالیٰ
فرماتا ہے کہ اپنے مین غور کرکے نہین دیکھتا جو کس چیز سے بنا ہے اور دھیان نہین کرتا
کہ جس نے اس طرح مجھے پیدا کیا ہے اُسکے نزدیک گلی ہوئی ہڈیون سے پھر آدمی بنانا اور جلانا
کیا مشکل ہے خدا تعالیٰ کی قدرت دیکھو کہ وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ
وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ اور چوپاؤن کو پیدا کیا تمہارے واسطے جیسے اونٹ
گھوڑا گائے بکری دنبے جو اُن مین جاڑے کی پوشاک ہے اُن کی پشم اور اون سے
جیسے کنبل لوئی شال نمدا اور نفع ہے تمکو سواری کا اور سوداگری کا اور بچہ ہونے کا
اُن سے اور اُن حیوانون سے بعضون کو کھاتے ہو جیسے دودھ گھی ملائی چربی اور گوشت
وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ۝ اور واسطے تمہارے اُن
جانورون مین خوبی اور بناؤ ہے اور عزت ہے وقت جنگل سے آنے کے گھرون مین
اور اُسوقت جو گھر سے نکل کر چرنے کو جاتے ہین جنگل مین تو دونون وقت تمہارے گھر کی
آرائش اور خوبی ہے وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ
اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ اور جو وہ چوپائے اُٹھا لیجاتے ہین تمہارا بوجھ بھاری یا ہین

اور پر سوار کرکے لیجاتے ہین ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف جو تم نہین پہنچ سکتے یا نہین پہنچا سکتے اُس بوجھہ کو مگر ساتھ محنت بدن کے جو اگر سر پر اُٹھا لیجاؤ پھر دیکھو تو یہ کیا بڑا احسان اور نعمت دی ہے بیشک پروردگار تمہارا اسی طرح مہربان ہے بخشش کرنیوالا وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً ۚ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ اور گھوڑے اور خچرین اور گدہے پیدا کئے ہین تمہارے آرام کو جو اُن پر سواری کرتے ہو تم اور آرایش کرتے ہو تم اُن سے اپنی اور پیدا کرتا ہے خدا تعالی اُن چیزون کو جو تم نہین جانتے یعنے بے نہایت اور بیشمار خلقت ہے خدا تعالی کی وَعَلَى اللَّهِ قَصْدُ السَّبِيلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ ۚ وَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ ۝ اور خدا تعالی کی طرف راہ سیدہی دین اسلام کی ہے اور راہ اور بھی ہے ٹیڑہی جو لوگ سواے دین اسلام کے راہ چلتی ہین اور اگر چاہتا خدا تعالی تو راہ سیدہی دین اسلام کی دکہاتا سب کو هُوَ الَّذِي أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۖ لَّكُم مِّنْهُ شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ ۝ خدا تعالی وہ ہے جس نے بھیجا آسمان سے یا بدلی سے پانی واسطے تمہارے جو تم اُس سے پیتے ہو اور اُسی مینہ کے پانی سے پیدا ہوتے ہین درخت اور سب طرح کا گھانس زمین مین اُس گھانس مین چراتے ہو اپنے جانورون کو يُنبِتُ لَكُم بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيلَ وَالْأَعْنَابَ وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝ اُگاتا ہے خدا تعالی تمہارے واسطے اُس مینہ کے پانی سے کھیت اناج کے اور درخت زیتون کے اور درخت کھجورون کے اور انگورون کے اور سب طرح کے میوے جو دنیا مین پیدا ہوتے ہین بیشک ان چیزون کے پیدا کرنے مین ہر طرح نشانی ہے خدا تعالی کی قدرت کے واسطے سمجھنے والون کی جو غور کرتے ہین وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝ اور تابعدار کیا تمہارے واسطے رات اور دن کو اور سورج اور چاند اور تارون کو تابعدار کرنا جیسے چاہتا ہے خدا تعالی نے اپنے حکم سے تمہارے فائدے اور آرام کو بیشک اِن باتون مین ہر طرح نشانی ہے خدا تعالی کی قدرت کے واسطے عقلمند لوگون کی وَمَا ذَرَأَ لَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ ۝ اور وہ چیزین جو پیدا کین زمین مین تمہارے واسطے

ع ۱/۷

ہر طرح اور ہر رنگ کی پوشاک اور لباس سے اور کھانے کی چیزون سے یعنی طرح طرح کے
اناج اور ہر رنگ کے پہننے کی چیزین زمین سے پیدا کین بیشک ان چیزون کے پیدا
کرنے مین ہر طرح نشانی ہے خدا تعالی کے قدرت کے واسطے ذکر کرنے والے لوگون کے
وہ لوگ کہ خدا تعالی کی نعمتون کا ذکر کرتے ہین وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا
طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ
فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ٥ اور وہ ہے خدا تعالی جس نے
اختیار مین کر دیا دریاؤ کو جو اس مین سے شکار کر کے کھاؤ تم گوشت تازہ یعنی مچھلیان
شکار کر کے کھاؤ اور غوطے لگا کر نکالو دریا مین سے گہنا جو پہنو تم یعنی موتی اور مونگا
دریا مین سے نکال کر گہنا بنا کر اپنی عورتون کو پہناؤ اور دیکھتا ہے تو اے دیکھنے والے
کشتیونکو چلتے پھاڑتے پانی کو دریاؤ مین اور اختیار مین کر دیا کہ تو ڈہونڈہو کشتی پر چڑہ کر
خدا تعالی کے فضل سے نفع سوداگریون سے اور یہ سب چیزین اسواسطے پیدا
کر دی ہین کہ شاید تم شکر کرو خدا تعالی کی نعمتون پر وَأَلْقَى فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ
أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ وَأَنْهَارًا وَسُبُلًا لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ٥ اور ڈالے یا رکھے زمین مین
پہاڑ بڑے اور اونچے تو جھکی نہین زمین تم سمیت اور پیدا کین زمین مین نہرین یعنی
دریاؤ اور رستی پیدا کئے زمین مین شہر تلک تو شاید کہ تم راہ پاؤ اپنے مطلب اور مدعا کی
وَعَلَامَاتٍ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ ٥ اور نشانیان ہین اور تارے ہین جن سے یہ لوگ
مسافری کی راہین پہچانتے ہین أَفَمَنْ يَخْلُقُ كَمَنْ لَا يَخْلُقُ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ٥ اگر کیا
وہ شخص جو پیدا کرے اپنی قدرت سے اسکے مانند جو پیدا نکرے اور پہر کیا نہین سمجہتے تم یعنے
خدا تعالی جسنے زمین آسمان دریاؤ پہاڑ سب کچھہ پیدا کیا ہو برابر ہو انکے جنکو تم خدا تعالی کا شریک
کہتے ہو جو انہون نے کچھہ پیدا نہین کیا اور نہ کچھہ پیدا کر سکتے ہین اتنا نہین سمجہتے کہ یہ کیونکر برابر ہو
شریک خدا تعالی کے ہو وین وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا ٥ إِنَّ اللَّهَ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ٥
اور اگر چاہو تم کہ گنو تم نعمتین خدا تعالی کی جو تمہین دی ہین اور اسکے احسانون کا شمار کرو تو شمار کر نہین
تو نگین سکو گے تم ان نعمتونکو بیشک خدا تعالی بخشنے والا ہے اور رحم کرنیوالا ہے وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ
وَمَا تُعْلِنُونَ ٥ اور خدا تعالی جانتا ہے جو تم چھپا رکھتے ہو اپنے دلون مین اور وہ جو کھولکر سب کے روبرو کہتے ہو
دونونکو خدا تعالی جانتا ہے وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ٥

اور جنکو پوجتے ہیں مکے کے لوگ سوائے خدا تعالی کے کوئی چیز نہیں پیدا کی اور نہیں پیدا کر سکتے کیونکر
پیدا کریں جو وہ آپ پیدا کئے ہوئے ہیں یعنی بنائے ہوئے ہیں یہ بت اور اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَاۗءٍ ۚ
وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝ مردے ہیں جیتے ہوئے نہیں ہیں اور نہیں جانتے کہ پھر کب جی اٹھینگے
یا انکے پوجنے والے ۝ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن بتون کو جاندار اٹھاوینگے تو وہ اپنے
پوجنے والونکو جھٹلاوینگے اور بیزار ہونگے اور کہینگے کہ ہمین نہین پوجتے تھے بلکہ اپنے دل کی خوشی
کرتے تھے اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ
وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ پروردگار تمہارا سب کا ایک خدا تعالی ہے اکیلا پھر وہ لوگ جو سچ
نہین جانتے دوسرے جہان کو دل انکا نماننے والا ہے سچ کا اور جھوٹھ کا جاننے والا ہے
قیامت کا اور وہ آپ تکبر کرنیوالے ہین لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۭ
اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ۝ ہر طرح سچ ہے وہ کہ خدا تعالی جانتا ہے جو کچھہ کہ تم
چھپاتے ہو اور جو کچھہ کہ ظاہر کرتے ہو بیشک خدا تعالی نہین چاہتا تکبر کرنیوالونکو وَاِذَا قِيْلَ
لَهُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ اور جب کہین دولتمند اشراف تکبری
کرنیوالون سے غریب اور نا بلد اُن کے یعنی غریب لوگ جب دولتمند کافرون سے پوچھین
کہ کیا بھیجا ہے تمہارے پروردگار نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ بات مزاح اور تعرض سے
پوچھین تو وہ اُن کے جواب مین کہین کہ بھیجا ہی قصہ اور گذرے ہوئے لوگون کا احوال یعنی کچھہ
نہین بھیجا یہ کہہ کر اُن غریبونکو بدراہ کرتے تھے اور بہکاتے تھے اسواسطے جو ایمان نلاوین خدا تعالی
فرماتا ہے کہ یہ ایسا کام جو اُنہون نے کیا اسواسطے لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ
وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا يَزِرُوْنَ ۝ تو اٹھاوین بھاری بوجھہ اپنے
گناہونکا سارا قیامت کے دن اور اٹھاوین کچھہ بوجھہ انکے گناہونکا جنکو بہکایا اُنہون نے بغیر سمجھے
یعنے اپنے کفر کا عذاب تو سارا اٹھاوینگے اور کچھہ انکے سبب بھی عذاب اٹھاوینگے جنکو بہکایا ہے
یعنے دوہرا عذاب ہوگا بہکانے والونکو جانو اس بات کو کہ وہ بوجھہ بہت برا ہے جو بہکانیوالے
اٹھاتے ہین قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ
السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ بیشک مکر کیا اُن لوگون
نے جو تھے پہلے اِن مکے کے لوگون سے یعنے اگلے پیغمبرون کی قوم نے پیغمبرون کو جھوٹا کیا
اور طرح طرح سے دکھہ دیا پھر آیا حکم خدا تعالی کیسے عذاب اُن کے عمارتون بنائی ہوئون پر

ع ۱۲ ۷ ۸

جو دیوار والی باستون کی جڑ سے ویران ہوئین پھر گرین اُن دیوار ول پر چھتین گہرون کی یعنے پہلے دیوارین گرین اُن پر چھتین گرین جو خوب ویران ہوئے گھر اُن کے اور آیا اُن پر عذاب اُس جگہہ سے جہان سے اُنھین خبر نہ تھی دنیا مین تو عذاب ایسے ہوئے اُن پر اور ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ پھر قیامت کے دن خدا تعالیٰ رسوا کریگا اُنکو اور فرما دیگا کہ کہان ہین وہ میرے شریک جو تمنے مقرر کیے تھے اور جھگڑتے تھے پیغمبرون سے اُن کی باتون مین تم کہتے تھے یہ خدا کے شریک ہین لاؤ تو وہ اب کہان ہین تب کہینگے اُس دن جنکو دیا ہے علم خدا تعالیٰ نے یعنی پیغمبر یا فرشتے یا اولیا کہ بیشک آج رسوائی ہے اور بُرا عذاب ہے کافرون پر الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ وہ لوگ جنکی جان نکالتے ہین فرشتے خدا تعالیٰ کے حکم سے مرنے کے وقت وہ لوگ ظلم کرنیوالے تھے آپ اپنے اوپر جب موت کو دیکھا تو عاجزی لگے کرنے کہ ہم تو نہ تھے بُرے کام کرنے والے خدا تعالیٰ فرماتا ہے اُسوقت کہ ہان تم ظلم کرتے تھے جھوٹے ہو تم بیشک خدا تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے تھے دنیا مین اب ویسا بدلہ ملیگا تمکو جو اُن کامون کی سزا یہی ہے کہ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ اندر جاؤ دوزخ کے دروازون مین سے جو تمہارے واسطے کہلے ہوئے ہین ہمیشہ رہوگے اُسمین بہت بُری جگہہ ہے رہنے کی تکبر کرنیوالون کو دوزخ وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوْا خَيْرًا لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ۝ اور جب کہین اُن لوگون کو جو پرہیز کرتے ہین شرک سے یعنی مسلمانون سے پوچھتے ہین کہ کیا نیچے بھیجا تمہارے پروردگار نے تو وہ مسلمان کہتے ہین کہ نیکی اور بھلائی بھیجی خدا تعالیٰ نے اُن لوگون کے واسطے جو نیکی اور بھلائی کرتے ہین یعنی مومنون کے واسطے بھیجا ہے قرآن کو جو وہ اُس پر عمل کرتے ہین اِس دنیا مین بھلائی ہے اور ہر طرح دوسرے گھر یعنی جو آخرت ہے تو بہت ہی بھلائی ہے اور بہت اچھی جگہہ ہے پرہیز کرنیوالونکو شرک سے سو وہ بہشت ہے اور اُس کی نعمتین ہین یعنی دنیا اچھی جگہہ ہے اسواسطے کہ یہان نیک کام کرے تو اُس جہان مین اُس کا فائدہ پاوین اور وہ جگہہ پرہیزگارون کی جنّات

عدن يدخلونها تجري من تحتها الانهر لهم فيها ما يشاءون كذلك يجزي الله
المتقين ۝ باغ ہین ہمیشہ کے رہنے کو جو اندر آوین گے وہ پرہیزگاران باغون
جو بہتی ہین وہان میٹھکون کے نیچے نہرین واسطے اُنکے باغون مین ہے جو کچھ چاہین سب
موجود ہے کسی چیز کی کمی نہین ایسی نعمتین بدلے مین دیتا ہے خدا تعالی پرہیزگارون
جو شرک سے بچے رہتے ہین الذين تتوفهم الملئكة طيبين يقولون سلم عليكم
ادخلوا الجنة بما كنتم تعملون ۝ وہ لوگ جنکی جان نکالتے ہین فرشتے خدا تعالے
کے حکم سے وہ جانین ستھرے اور پاک ہین انکو عزت سے فرشتے کہتے ہین کہ سلام تم پر
اور در آمد ہو تم بہشت مین ہمیشہ کر و سبب اُن کامون کے جو تم دنیا مین کرتے تھے هل
ينظرون الا ان تأتيهم الملئكة او يأتي امر ربك ط كذلك فعل الذين من قبلهم
وما ظلمهم الله ولكن كانوا انفسهم يظلمون ۝ نہین راہ دیکھتے
یہ کافر مگر وہ کہ آوین فرشتے اُن کی جان لینے کو یا آوے حکم تیرے پروردگار کا جو ان کا
کھوج مٹی عذاب سے ایسی ہے کام کرتے تھے وہ لوگ جو اُن سے پہلے تھے سو وہ عذاب
ہلاک ہوئے اور نہ ظلم کیا خدا تعالی نے اُن پر لیکن وہ آپ تھے جو ظلم کرتے تھے اپنے اوپر
یعنی کفر اور شرک کرتے تھے اس سبب اُن پر عذاب آیا جو اُن سے کوئی نہ بچا اور اُن کے
عذاب کی نشانیان موجود ہین فاصابهم سيات ما عملوا وحاق بهم
ما كانوا به يستهزءون ۝ پھر پہنچی اُن کو برائی اُن کی کامون کی جو کئے تھے انہون نے
اور اُترا اُن پر اور ملا اُن سے وہ جو جس بات کا ٹھٹھا کرتے تھے یعنے وہ لوگ جو عذاب کے
آنے کو سچ نجانتے تھے وہی عذاب اُن پر آیا جو وہ سب ہلاک ہوئے وقال الذين
اشركوا لو شاء الله ما عبدنا من دونه من شيء نحن ولا اباؤنا ولا حرمنا من دونه من شيء
اور وہ لوگ جو شریک مقرر کرتے ہین خدا تعالی کے ساتھ کہتے ہین کہ اگر چاہتا خدا تعالی تو
نپوجتے ہم اور ہمارے باپ دادا بھی کسی چیز کو سوائے خدا تعالی کے اور نہ کسی چیز کو حرام
ٹھیراتے بغیر اُسکے حکم کے مشرکون کا دستور تھا کہ اونٹ کے بچے بتون کے نام پر چھوڑتے
اُن پر نہ سواری کرتے اور نہ بوجھ لادتے ہین اُن پر کبھی اور اُن کا ذبح کرنا بھی حرام سمجھتے
تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جھگڑنے کے وقت کہتے کہ ہم جو بتون کو پوجتے ہین اور
اونٹون کو حرام جانتے ہین یہ حکم خدا تعالی کا ہے کا اگر خدا تعالی نچاہتا تو نکرتے ہم سو خدا تعالی

جو ربوار ہے کہ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝
یعنے پہلے کام کرتے تھے وہ لوگ جو انسے پہلے تھے اُنھون نے اپنے کامون کی سزا پائی یہی جیسا
عذاب کرتے ہین بدلا اُسکا پاوین گے پھر نہین پیغمبرون پر مگر یہ کہ پہنچا دینا حکم خدا تعالیٰ کا کھولکر
مطلب یہ سمجھا کر اگر کوئی مانے گا تو عذاب سے چھوٹے گا اور جو نمانے گا تو عذاب مین گرفتار رہوگا
وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى
اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ اور بیشک اُٹھایا یا بھیجا ہمنے ہر قوم مین پیغمبر کو جیسے تجھے اسے محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اِس قوم مین بھیجا اور فرمایا ہمنے پیغمبرون کو جو کہین لوگون کو کہ
کرین خدا تعالیٰ ہی کی بندگی اور پرہیز کرو اور دور رہو سب چیزون سے جو سوائے
خدا تعالیٰ کے پوجتے ہین پھر اُن لوگون سے کسی کو راہ دکھائی خدا تعالیٰ نے اور توفیق ایمان کی
دی اور کوئی تھا اُن لوگون سے جو اُس پر مقرر ٹھہر الگمراہ ہونا پھر مسافری کرو ملکون مین
پھر دیکھو جو کیسا آخر کو حال ہوا جھوٹھ جاننے والون کا یعنے جو پیغمبرون کو جھوٹا کہتا تھا اُنکا
کیا حال ہوا آخر کو نشانیان اُن کی موجود ہین جاکر دیکھو اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ
لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ اگر تو حرص کرے اور کوشش کرے
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوپر اُسکے جو راہ پاوین یہ مشرک دین اسلام کے پھر بیشک
خدا تعالیٰ راہ نہین دکھاتا اُسکو جسکو گمراہ کرتا ہے اور نہین ہے اُن کا کوئی یار مدد کرنیوالا

ف کہتے ہین کہ ایک مسلمان کا کچھ قرض ایک کافر کے اوپر آتا تھا ایک دن یہ
مسلمان اپنا قرض مانگنے آیا اور باتون مین کسی بات پر مسلمان نے کہا کہ قسم ہے مجھے اوس
خدا تعالیٰ کی جو مرنے کے بعد اُمیدوار ہون اُسکے دیدار کا قیامت کے دن یہ سنکر کہا کافر نے
کہ تجھے یقین ہے کہ مر کر پھر جیوے گا اُس نے کہا کہ ہان البتہ یقین ہے مجھے تب کافر نے اپنے مذہب
کی سخت قسم کھائی کہ کوئی مر کر پھر نہین جینے کا خدا تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ
اَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ
اور قسم کھائی ہین خدا تعالیٰ کی بڑی سخت قسم اپنے مذہب کی کہ نہ اُٹھاویگا خدا تعالیٰ اُس کو
جیسے مارتا ہے یعنے کسی مُردے کو نہین جلانے کا سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ غلط سمجھے ہین ہان اُٹھاویگا
خدا تعالیٰ جو وعدہ دیا ہے مُردون کے اُٹھانے کا گورون سے خدا تعالیٰ پر ہے عہد پورا کرنا سچ اور

درست لیکن بہت لوگ نہیں جانتے اس بات کو اور یقین نہیں لاتے کہ سب مُوئے ہوؤنکو
پھر جلا کر اُٹھا دیگا خدا تعالیٰ اسواسطے کہ لِیُبَیِّنَ لَهُمُ الَّذِي يَخْتَلِفُونَ فِيهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ
كَفَرُوا أَنَّهُمْ كَانُوا كَاذِبِينَ ۝ بیان کرے اُنکے جتانے کے واسطے وہ چیز کہ جسمین
وہ لوگ جھگڑتے تھے یعنے بحث کرتے تھے کہ مرکر پھر نہیں قیامت کے دن اُٹھینگے اور اسواسطے
پھر جلا کر اُٹھا دیگا جو جانین وہ لوگ جو نمانتے تھے قیامت کے ہونیکو کہ وہ جھوٹے تھے یعنے کافر
جانین کہ ہم جھوٹے تھے جو کہتے تھے کہ قیامت نہوگی إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَنْ
نَّقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ ۝ سوائے اسکے نہیں ہے بات ہماری جو کسی چیز کو چاہین
پیدا کرنا تو کہین ہم اُسی چیز کو کہ ہو پھر وہ چیز ہو جاتی ہے ۔ کہتے ہی اُسی وقت یعنی خدا تعالیٰ
فرماتا ہے کہ جب کسی چیز کو کہا کہ بن بس وہ چیزین کرتیا ر ہو جاتی ہے ہماری قدرت سے اور حکم سے
وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللَّهِ مِن بَعْدِ مَا ظُلِمُوا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۖ وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ
أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝ اور وہ لوگ جنہوں نے چھوڑا وطن اپنا اور مسافری کی خدا تعالیٰ
کی خوشی کے واسطے ظلم اُٹھانے کے پیچھے یعنے مکے کے لوگ مسلمانوں پر نہایت طرح طرح سے ظلم
کرتے تھے اور دُکھ دیتے تھے اور مسلمان صبر کرتے تھے اور اُنکا ظلم اُٹھاتے تھے پھر کتنی مدت پیچھے
لاچار ہو کر مکے سے نکل گئے اپنے گھر اور وطن کو چھوڑ کر سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُن لوگوں کو
ہر طرح اچھی جگہہ اور مکان دیوینگے رہنے کو دنیا مین اور آخرت مین تو بہشت بہت بڑا بدلہ ہے
اُن لوگوں کو اگر ہوتے یہ مسلمان جانتے اس بات کو کہ ہمین دو جہان مین خدا تعالیٰ نعمتین دیویگا
تو آزردہ دل غمگین نہوتے گھروں سے نکلنے کے وقت یا کافر جانتے اس بات کو جو
مسلمانوں کو دو جہان مین بھلائی اور بخشش ہوگی تو ظلم نکرتے اُن پر ہرگز الَّذِينَ صَبَرُوا
وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝ وطن چھوڑ کر مسافری کرنیوالے وہ لوگ ہین جو صبر کرتے ہین
مصیبت پر اور ظلم سہتے ہین کافروں کا اور اپنے خدا تعالیٰ پر بھروسا رکھتے ہین کہتے ہین
کہ مکے کے لوگ کہتے تھے جو خدا تعالیٰ کیا ایسا ہے جو آدمی کو اپنی طرف سے رسول کرکے بھیجے
یعنے آدمی کے ہاتھ پیغام بھیجے اگر وہ بھیجا چاہتا تو فرشتوں کو پیغمبر کرکے بھیجتا خدا تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی
اُن کے جواب مین کہ وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِي إِلَيْهِمْ ۚ فَاسْأَلُوا أَهْلَ
الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ اور نہین بھیجا ہمنے تجھسے پہلے اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم پیغمبر کو مگر آدمی یعنی آگے بھی پیغمبر ہمنے آدمی بھیجے ہین سوائے آدمی کے کبھی فرشتہ

ع ۶ / نصف (margin)
وقف لازم (margin)

پیغمبر کر کے کسی شہر کے لوگوں میں نہیں بھیجا اور جسکے پیغام بھیجے ہمنے پیغمبروں کی طرف پھر تو پوچھو تم
کتاب والوں سے یعنے یہود و نصاریٰ کے عالموں سے پوچھو کہ کبھی سوائے آدمی کے بھی فرشتہ
یا جن پیغمبر ہوا ہے اگر تم اس بات کو نہیں جانتے اور وہ پیغمبر جو ہمارے بھیجے ہوئے آئے تھے تو
بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ
يَتَفَكَّرُوْنَ سمیت معجزوں روشن کے اور کتابیں لکھی ہوئی لائے تھے جیسے توریت

نصف

اور انجیل اور نیچے بھیجا ہمنے تیری طرف اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن جو سبب خدا تعالےٰ
کی یاد کا ہے کہ تو بیان کرے تو لوگوں کے سمجھانے کے واسطے وہ چیز جو اُتری ہے اُن کے
واسطے شاید کہ وہ لوگ سُنکر سمجھیں اور وہ بیان کریں اور غور کریں اُسمیں اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا
السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ کیا امن میں
رہے بے ڈر ہوکر وہ لوگ جنہوں نے مکر کیا ہے بُرا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بات سے
بے ڈر ہوئے کہ دھسا دیوے اور غرق کرے خدا تعالیٰ انکو زمین میں جیسے قارون کا حال کیا
یا بے ڈر ہوئے اس بات سے کہ آوے اُنپر عذاب خدا تعالیٰ کا اُس جگہ سے جو وہ نجانتے ہوں
یا بے ڈر ہوے اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۙ اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ ؕ
فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ اس بات سے کہ پکڑے عذاب خدا تعالیٰ کا انکو بیچ وقت
پھرنے چلنے کے پھر نہیں وہ لوگ عاجز کرنیوالے خدا تعالیٰ کو جو اپنے اوپر عذاب کو نہ آنے
دیویں اور خدا تعالیٰ اُنپر عذاب نکر سکے یا اس بات سے بے ڈر ہوئے کہ پکڑے خدا تعالیٰ کا عذاب
انکو ڈرنے پر اگلے لوگوں کے احوال سے یعنے جسوقت یہ لوگ اگلی قوم کا احوال سُنکر ڈریں اس بات سے
کہ عذاب آوے اُن پر پھر بیشک پروردگار تیرا اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر طرح مہربان ہے
بخشش کرنے والا جوان پر عذاب لانے میں جلدی نہیں کرتا اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ
مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ کیا نہیں دیکھتے کافر
طرف اُس چیز کی جو پیدا کی ہے خدا تعالیٰ نے وہ چیز جسکا بدن ہے جو پھرتا ہے پرچھاواں
اُس چیز کا داہنے اور بائیں طرف سر ٹیکتا ہے سجدہ کرتا ہوا خدا تعالیٰ کو اور وہ سب خوار ہونیوالے
اور عاجزی کرنیوالے ہیں خدا تعالیٰ کے آگے وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ
مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ اور خدا تعالیٰ ہی کو سجدہ کرتا ہے جو کچھ
کہ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ کہ ہے زمین میں چلنے پھرنے والوں سے سب سر رکھتے ہیں

خدا تعالی کے آگے اور فرشتے بہی سجدہ کرتے ہین اور فرشتے تکبری اور نافرمانی نہین کرتے
اُس قدرت پر جو خدا تعالی نے اُنہین دی ہے یہ سجدہ تیسرا ہے قرآن شریف کے سجدون سے
يَخَافُونَ رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۝ ڈرتے ہین فرشتے اپنے پروردگار سے
کہ ایسا نہو جو عذاب آوے اُنپر اور کرتے ہین جو حکم اُن کو ہوتا ہے وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوا إِلٰهَيْنِ
اثْنَيْنِ إِنَّمَا هُوَ إِلٰهٌ وَاحِدٌ فَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ ۝ اور فرماتا ہے خدا تعالی کہ
مت پکڑو دو خداؤن کو سوائے اسکے نہین کہ وہ پروردگار ایک ہے اکیلا پہر مجہسے ڈرو
اور میرے ساتھ کسی کو شریک نکرو وَلَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلَهُ الدِّينُ وَاصِبًا
أَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُونَ ۝ خدا تعالی ہی کا ہے جو کچہہ کہ ہے آسمانون مین اور
زمین مین سب کا مالک خدا تعالی ہے اور اُسی کی بندگی کرنی لازم اور ضرور ہے کیا سوائے
خدا تعالی کے اورکسی سے ڈرتے ہو وَمَا بِكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ
الضُّرُّ فَإِلَيْهِ تَجْأَرُونَ اور جو کچہہ تمہارے پاس ہے نعمت تندرستی اور جمعیت دولت سے
سب خدا تعالی کی دی ہوئی ہے پہر جب پہنچتی ہے تمکو مصیبت بیماری کی یا مفلسی کی پہر
خدا تعالی کے آگے زاری اور عاجزی کرتے ہو ثُمَّ إِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِنْكُمْ
بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ۝ پہر جب اُٹہاتا ہے خدا تعالی دُکہہ اور مصیبت کو تمسے
اُسی وقت ایک قوم تم مین سے یعنے کافر اپنے پروردگار کے ساتھ شریک کرتے ہین یعنے
کہتے ہین کہ اُس چیز کے سبب سے یہ بیماری یا مصیبت ہماری دور ہوئی خدا تعالے کو
نرا کارساز نہین سمجہتے اور یہ شریک کرتے ہین لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ فَتَمَتَّعُوا فَسَوْفَ
تَعْلَمُونَ ۝ اسواسطے کہ ناشکری کرین اُس چیز سے جو دی ہے ہمنے اُنکو جمعیت اور تندرستی
پہر جب کہ تم شریک کرتے ہو خدا تعالی کے ساتھ تو مزے اور فائدے اُٹہالو چند روز دنیا مین
پہر جلد جانوگے اپنے کئے ہوئے کامون کو جو ہمنے کیا کیا اور پچتاؤگے اور کچہہ فائدہ نہوگا
اُسوقت کا جاننا اور پچتانا وَيَجْعَلُونَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ نَصِيبًا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ
تَاللّٰهِ لَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُونَ اور حصہ مقرر کرتے ہین اُنکے واسطے جنکو نہین جانتے
اُس چیز سے جو ہمنے اُنہین دی ہے روزی اور کہانے کی چیزون سے کافرون کا دستور تہا
جو کہیتی اناج کی کرتے یا اونٹ اور دُنبے بچے دیتے تو اُسمین سے حصہ بتون کے نام کا
جدا نکال رکہتے تہے سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ کہیتی اور حیوان ہمارے فضل سے ان پاس ہین

اور یہ بتون کا حصہ نکالتے ہین اور نہین جانتے بتون کو کہ وہ در اصل کیا ہین قسم ہے خدا تعالی کی جو تمسے پوچھنا ہوگا اُس کا جو تم اپنے جیسے بناتے ہو دنیا مین وَيَجْعَلُونَ لِلّٰهِ الْبَنَاتِ سُبْحٰنَهٗ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ۝ اور بناتے ہین یعنی مقرر کرتے ہین خدا تعالی کے واسطے بیٹیان پاک ہے خدا تعالی ان باتون سے جو یہ کہتے ہین اور اُنکے واسطے ہے وہ جو اُنکا جی چاہتا ہے یعنے بیٹے اُنکے واسطے ہین حاصل یہ کہ مشرک آپ تو بیٹون کی آرزو اور محبت رکھتے ہین اور بیٹیون سے غیرت آتی ہے اُن کو سو خدا تعالی کے واسطے مقرر کرتے ہین وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ۝ اور جسوقت کوئی خبر دیوے اُنہین سے کسی کو بیٹی ہونے کی یعنی جب کوئی کہے اُن مشرکون مین سے کسی کو کہ تیری جورو بیٹی جنا تو سنتے ہی ہو وے منہ اُس کا کالا شرمندگی سے قوم مین اور ہو وے وہ غصہ بھر کر بیٹی کیون جنی اور يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝ چھپ رہوے قوم سے اور اپنا منہ نہ دکھاوے اُس بُری خبر سے جو بیٹی پیدا ہونے کی آئی تھی اور فکر مین ہو وے کہ رکھے بیٹی کو رسوائی اور خواری کو اپنے اوپر قبول کر کے یا ڈال دیوے اُس بیٹی کو مٹی مین یعنی گاڑ دیوے زمین مین خدا تعالی فرماتا ہے کہ جانو اے لوگو کہ یہ بہت برا ہے جو تم کہتے ہو کہ خدا کی بیٹیان ہین تم آپ ایسے بیزار ہو اور غیرت آتی ہے بیٹی سے اور عیب جانتے ہو بیٹی کا ہونا سو خدا تعالی کو جو سب عیب سے پاک ہے اُسکے واسطے بیٹیان مقرر کرتے ہو اپنے جی سے یہ بات بہت بری ہے لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ واسطے اُن لوگون کے جو ایمان نہین لاتے آخرت پر اُن کی مثلین بری ہین جیسے خدا تعالی پر جھوٹھ باندھنا اور شریک اور اولاد اُسکے مقرر کرنا اور بیٹیون سے عیب کرنا اور مار ڈالنا اُنہین اور خدا تعالی کے واسطے مثلین بڑی بلند ہین جیسے بے پرواہ اور پاک جورو لڑکون سے اور وہ خدا تعالی زبردست حکم کرنیوالا ہے وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝ اور اگر پکڑے لوگون کو خدا تعالی سبب اُنکے گناہون کے نہ چھوڑے زمین پر کسی ہلنے چلنے والے کو لیکن

خدا تعالی ڈہیل دیتا ہے انکو ایک وقت مقرر کئے ہوئے تلک جو وہ موت ہے
پہر جب آوے وقت ان کی موت کا تو نہ پیچہے رہین گے ایک گہڑی بہی اور نہ آگے
بڑہین گے ایک گہڑی اسوقت سے وَيَجْعَلُونَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُونَ وَتَصِفُ أَلْسِنَتُهُمُ
الْكَذِبَ أَنَّ لَهُمُ الْحُسْنَىٰ لَا جَرَمَ أَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَأَنَّهُم مُّفْرَطُونَ اور بناتے ہین یعنی مقرر کرتے ہین
خدا تعالی کے واسطے وہ چیز جو اس چیز سے آپ بیزار ہین اور برا جانتے ہین یعنی بیٹیان
اور کہتے ہین اپنی زبان سے جہوٹھ وہ کہ انکی واسطے بہلائی ہے یعنے کافر کہتے تہے کہ
ہمین بہشت ملیگا یہ جہوٹھ ہے سچ یہ ہے کہ بیشک انکے واسطے آگ ہے اور مقرر آگ
مین خراب ہونگے اور نہایت عذاب ہوگا اللہ تعالی اپنی قسم کہا کر فرماتا ہے یون کہ
تَاللّٰهِ لَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ
وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ قسم ہے اللہ کی کہ بیشک ہمنے بہیجے پیغمبرون کی طرف تجہسے پہلے
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہر اچہے بنائے ان لوگون کے واسطے شیطان نے کام انکے
یعنی پیغمبرون کو نماننا اور خدا تعالی کے ساتہ شریک مقرر کرنا انکو اچہا لگا شیطان کے
بہکانے سے پہر وہی شیطان دوست ہے آج ان اگلے لوگون کا یعنی جس طرح
اگلی قوم کو شیطان نے بہکا کر انکے کام ان کی آنکہون مین اچہے کو کہلائے تہے اسی طرح
اب ان اگلے کے لوگون کو بہی بہکاتا ہے اور انکے کام ان کی آنکہون مین اچہے بنا کر دکہلاتا
ہے جو یہ قوم تیرا کہا نہین مانتی شیطان کے بہکانے سے اس سبب ان پر بڑا عذاب
دکہہ دینے والا ہوگا قیامت کے دن وَمَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي
اخْتَلَفُوا فِيهِ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ اور نہ بہیجا تجہہ پر قرآن ہمنے مگر اسواسطے یعنی تحقیق
اسی واسطے قرآن تجہہ پر بہیجا ہے ہمنے جو تو بیان کرے لوگون کے آگے اس چیز کو
جسمین جہگڑتے تہے یعنے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خدا تعالی ایک ہے اور
کوئی اسکا شریک نہین اور مر کر اٹہنا مقرر ہے ان باتون کے سمجہانے کو اور سیدہی راہ بتلانے کو
اور واسطے بخشش کرنے ایمان لانے والون کے قرآن بہیجا ہے وَاللّٰهُ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً
فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ اور خدا تعالی نے اتارا
آسمان سے پانی پہر جلایا اس پانی سے زمین کو پیچہے اس کے مرنے کے یعنی زمین پہلی جو
سردی سے بغیر گہانس کے اور سبزی کے گو یا مردہ تہے مینہ برسا کر اسے جلایا جو آمین سے

ع ۸ ۱۲

ہزار ون طرح کی گھانس اور سبزی اُگائی بیشک اس بات مین ہر طرح نشانی ہے خدا تعالی کی قدرت
کی اس قوم کے واسطے جو سُنتے ہین قرآن کو دل لگاکر وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُسْقِيْكُمْ
مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ اور بیشک تمہارے واسطے ہے
چوپاؤن مین جیسے گائے بکری دُنبے بہن سوچ کرنے کی جگہہ جو پلاتے ہین ہم تمکو اُس چیز سے جو انکے
پیٹ مین ہے گوبر اور لہو کے بیچ مین سے دودھ ستھرا پاکیزہ مزیکا پینے والونکے واسطے وَمِنْ ثَمَرٰتِ
النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ
يَّعْقِلُوْنَ ۝ اور میوون سے کھجورون کے اور انگورون کے جو لیتے ہو تم اُس میوے سے نشہ
جیسے سرکہ یا شراب انگور کی اور روزی پاکیزہ وہی ہے میوے بیشک ان نعمتون کے دینے مین
ہر طرح خدا تعالی کی قدرت کی نشانی ہے واسطے اُس قوم کے جو سمجھتے ہین اور غور کرتے ہین
وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ
اور حکم کیا تیرے پروردگار نے شہد کی مکھیون کو وہ کہ گھر بناوین پہاڑون کی کھوہ مین اور درختون مین
اور انگورون کے چھتون مین اور حکم کیا ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ
ذُلُلًا يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ اِنَّ
فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ پھر کھاؤ سب طرح کے میوون کو پھر میوے کھاکر جاؤ
اپنے پروردگار کی راہون مین عاجزی اور تابعداری سے جس طرح حکم ہوا ہے یعنی میوے کھاؤ اور
گھر بناؤ پھر نکلتا ہے اُن کے پیٹ سے شہد پینے کے واسطے طرح طرح کے رنگ کا سفید اور
زرد اور سرخ شہد مین تندرست ہونیکا تاثیر ہے بیمار لوگون کے واسطے دوا ہے بیشک ان
باتون مین ہر طرح خدا تعالی کی قدرت کی نشانی ہے واسطے اُس قوم کے جو دھیان کرتے ہین ان
نشانیون مین قدرت خدا کی وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى
اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝ اور خدا تعالی نے پیدا کیا تمکو پھر
مار ڈالتا ہے موت بھیج کر تمکو اور تم مین سے کوئی ہے جو اُسے پہنچتا ہے طرف خوار زندگانی بہت
بڑھاپے سے جو کان آنکھ دانت ہاتھ پاؤن سب سست اور نکمے ہو جاتے ہین اور وہ بوڑھا کسی
کام کا نہین رہتا ایسا نہین سمجھتا بات کو اور نہین سنتا بڑھاپے سے بعد سمجھنے اور جاننے کے
یعنی پہلی تو بچپن مین کچھہ نجانتا تہا پھر بڑا ہوکر سب کچھہ سمجھا اور معلوم کیا پھر جبتک بوڑھا ہوا سمجھہ سب
جاتی رہی بیشک خدا تعالی جانتا ہے اور واقف ہے اُس بوڑھے کے حال سے بہی سب کچھہ

ع ۵
۱۵

کرسکتا ہے اور سب چیز پر قدرت رکھتا ہے کسی کام مین اور کسی چیز مین عاجز اور حیران نہین
وَاللّٰہُ فَضَّلَ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ فِی الرِّزْقِ فَمَا الَّذِیْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّیْ رِزْقِهِمْ عَلٰی
مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُهُمْ فَهُمْ فِیْهِ سَوَآءٌ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ یَجْحَدُوْنَ ۝ اور خدا تعالی زیادہ دیتا ہے
اور افزود کرتا ہے تم مین کسو سے کسی پر روزی یعنی ایک سے ایک کو جمعیت زیادہ دیتا ہے پہر نہین
ہین وہ لوگ جنہون نے مال زیادہ پایا ہے پہیر دینے والے اپنے مال کو انہین جن پر ان کا ہاتھ
مالک ہوا ہے یعنے دولتمند اپنے غلام لونڈی کو اپنا مال نہین دے ڈالتے اسواسطے کہ اگر دیوین
تو پہر سب ہوجاوین وہ اس دولت مین برابر ای پہر تم خدا تعالی کی نعمت کا انکار کرتے ہو اور نہین مانتے
وَاللّٰهُ جَعَلَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَکُمْ مِّنْ اَزْوَاجِکُمْ بَنِیْنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَکُمْ
مِّنَ الطَّیِّبٰتِ اَفَبِالْبَاطِلِ یُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ یَکْفُرُوْنَ ۝
اور خدا تعالی نے پیدا کیا تمہارے واسطے تمہاری جنس اور تمہاری ذات سے جوروین تمہاری تو
عیش آرام کرو اور پیدا کیا تمہارے واسطے جوروؤن سے فرزند اور فرزندون کی اولاد جیسے نواسے
اور پوتے اور روزی دی تمکو ستہری پاکیزہ چیزون سے اے پہر جہوٹی باتون پر یقین لاتے ہین
کافر اور خدا تعالی کی نعمتون سے انکار کرتے ہین اور نہین مانتے کہ یہ سب نعمتین خدا تعالی نے دی ہین
وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَمْلِکُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَیْئًا
وَّلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ اور پوجتے ہین سوائے خدا تعالی کے اس چیز کو جو مالک نہین انکی روزی
دینے مین آسمان سے اور نہ زمین سے کچہہ بہی اور نہین کچہہ کرسکتے یعنی کافر بتون کو پوجتے ہین نہ ان کو
مینہہ برسانے کی قدرت ہے اور نہ زمین سے اناج اگانے کی قدرت ہے اور کسی طرح کچہہ روزی نہین دیسکتے اپنے پوجنے والون کو
فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ پہر مت مارو کہاوتین خدا تعالی
کے واسطے یعنی نہ کہو کہ اسکا شریک ہے کوئی اور نہ کہو کہ اسکی اولاد ہے بیشک خدا تعالی سب
احوال اور باتین تمہاری جانتا ہے اور تم نہین جانتے کہ خدا تعالی کیسا ہے اور یہ جو ہم
کہتے ہین اسکے لائق نہین ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْکًا لَّا یَقْدِرُ عَلٰی شَیْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ
مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ یُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا هَلْ یَسْتَوٗنَ مثل مارتا ہے خدا تعالی کہ ایک
غلام ہے مول لیا ہوا جو نہین قدرت رکہتا ہے کسی چیز پر جو کچہہ خریدے یا کچہہ بخشے کسی کو اور ایک
وہ ہے جسکو روزی دی ہمنے اپنے پاس سے روزی نیک یعنی بہت اور اچہی پہر یہ بانٹتا ہے اوس
روزی دی ہوئی سے جسے چاہتا ہے چہپ کر اور سب کے روبرو دیتا ہے اسے کیا برابر ہین وہ غلام

ہے مقدور اور یہ شخص صاحب قدرت یعنی کافر اور مومن برابر نہیں ہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ
اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ تمامی تعریفیں اور خوبیاں خدا تعالی ہی کو لائق ہیں پر بہت لوگ نہیں جانتے
کہ خدا تعالی کا شریک کوئی نہیں وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا
يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ هَلْ يَسْتَوِيْ
هُوَ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ اور دوسری مثل مارتا ہے خدا تعالی
مثل دو مردوں کے جو ایک ان دونوں سے گونگا ہے جو ہرگز کچھ بات کرنے کی قدرت نہیں رکھتا
اور وہ گونگا ہے بھاری اپنے رکھنے والے پر یعنی جو اس گونگے کو رکھتا ہے اس پر یہ گونگا بوجھ ہے
جس جگہ بھیجتا ہے گونگے کو وہ رکھنے والا تو نہیں پھرتا بھلائی سے یعنے کوئی اچھا کام نہیں بنا لاتا
اے کیا برابر ہے وہ گونگا اور وہ کوئی جو حکم کرتا ہے انصاف سے سمجھکر اچھی طرح اور وہ سیدھی
راہ چلا جاتا ہے اپنے مقصد کو یہ مثل گونگے کی بت سے ہے جو بولتا ہی نہیں اور مثل صاحب انصاف
حکم کرنیوالا پروردگار ہے یہ کیونکر برابر ہو سکتے ہیں اور شریک چاہیئے کہ برابر ہووے وَلِلّٰهِ غَيْبُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اور خدا تعالی ہی کے پاس ہے یعنی اسی کو معلوم ہے احوال چھپا ہوا آسمانوں اور
زمینوں کا سوائے اسکے کوئی نہیں جانتا اور نہیں ہے کام قیامت کا جو اٹھانا ہے مردوں کا گوروں سے
مگر مانند پلک مارنے کے ہے یا اس سے بھی جلدی ہے بیشک خدا تعالی سب چیز پر قدرت رکھتا ہے
یعنی مردوں کو گوروں سے زندہ اٹھا سکتا ہے پلک مارنے میں وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُطُوْنِ
اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ لَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُوْنَ ۝ اور خدا تعالی نے باہر نکالا تمکو تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے جو نجانتے تھے تم
کسی چیز کو یعنی کچھ خبر نہ تھی کسی چیز کو نہ پہچانتے تھے تم بچپن میں پھر بنائی تمہارے واسطے کان جو
سب کچھ سنتے ہو اور آنکھیں دیں جو سب کچھ دیکھتے ہو اور دل یا جس سے سمجھتے ہو یہ سب اسواسطے
دیا تمکو جو شاید تم شکر کرو خدا تعالی کی نعمتوں کا اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ
السَّمَآءِ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ کیا نہیں دیکھتے اڑتے
جانوروں کی طرف جو کیسا فرمانبردار کیا ہے آسمان اور زمین کے بیچ میں کوئی نہیں تھامتا انکو سوائے
خدا تعالی کے بیشک اسمیں ہر طرح نشانی ہے خدا تعالی کے قدرت کی واسطے اس قوم کے جو یقین لائے
ہیں قرآن پر اور سچ جانتے ہیں رسول اللہ کو وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ

ع ۱۰ / ۱۴

لَكُمْ مِّنْ جُلُودِ الْاَنْعَامِ بُيُوتًا تَسْتَخِفُّونَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ وَمِنْ
اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَا اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِينٍ ۝ اور خدا تعالی نے بنائیں
تمہارے واسطے حویلیاں یعنی تمہیں عقل دی جو اینٹ پتھر گچ چونے اور لکڑی تختے سے گھر بناکر
رہو آرام سے جو مینہ اور دھوپ کے دکھ سے امن میں رہو اور سوائے حویلیوں کے بنایا تمہارے
واسطے حیوانوں کے چمڑے سے ڈیرے اور خیمہ تمہارے جو تم ہلکا پاتے ہو ان کو اٹھاکر ساتھ لیجانے کو
مسافری کے دن اور منزل میں اتر رہنے کے دن اور دیا تمکو دنبوں کی پشم سے جیسے شال کی قسم ہے
اور اونٹوں کی پشم سے جیسے لوئی نمدا ہے اور بال بکریوں اور بھیڑوں کے سے جیسے کمل کی قسم ہے
جو یہ سب اسباب پہننے اور بچھانے کا ہے اور فائدہ ان سب کے خریدنے بیچنے میں زندگانی تلک یعنی
جب تلک جیتے رہو حیوانوں سے بہت طرح کے فائدے لیتے رہو وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا
وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيلَ تَقِيكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيلَ تَقِيكُمْ
بَاْسَكُمْ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُونَ ۝ اور خدا تعالی نے
بنایا تمہارے واسطے سایہ ہر چیز سے جو سایہ دار پیدا کی ہے جیسے درخت اور عمارت جو دھوپ کی
گرمی سے امن میں رہو اور بنایا خدا تعالی نے تمہارے واسطے پہاڑوں میں غار رہنے کی جگہہ اور بنائی
تمہارے واسطے پوشاک ہر طرح کی پہننے کو دیا تمکو زرہ جو پہنکر میں رکھے دشمن کے ہتھیاروں سے لڑائی میں تمکو
اسی طرح نعمتیں دیتا ہے اپنی خدا تعالی تمہیں شاید کہ تم حکم مانو اور مسلمان ہو احسان خدا تعالی کے سمجھ کر
فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِينُ ۝ پھر اگر پھر جاویں مسلمان ہونے سے اور حکم
نمانیں تو سوائے اسکے نہیں کہ تجھپر اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پہنچانا ہے پیغام کا کھلا ہوا جناکہ مانینگے
تو انکا بھلا ہے اور جو نمانیں تو ان پر عذاب ہوگا يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُونَهَا وَاَكْثَرُهُمُ
الْكٰفِرُونَ ۝ پہچانتے ہیں یہ کافر خدا تعالی کی نعمتوں کو اور کہتے ہیں آپ کہ سب نعمتیں خدا تعالی
ہی نے دی ہیں اس پر بھی نہیں مانتے جو بتوں کو پوجتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ بت ہمیں نعمتیں دلواتے ہیں
اور گناہ بخشوا دینگے اور بہت ہیں ان میں جو نہیں یقین لاتے اور خدا تعالی کو وحدہ لاشریک نہیں جانتے
وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ۝
جس دن اٹھا دینگے ہم ہر قوم میں سے گواہی دینے والا اس قوم کے کفر اور ایمان پر یعنی ہر قوم میں جو
پیغمبر آیا ہے قیامت کے دن اسی قوم میں اٹھکر کہیگا کہ یہ لوگ ایمان لائے تھے اور وہ لوگ ایمان
نہیں لائے پھر رخصت نہ دیونگے قیامت کے دن گناہ بخشوانے کے کافروں کے واسطے اور نہ انکو

ع ۱۱ ۷ ۱۴

کہین گے کہ خوشی خدا تعالی کی کرو جو بندگی کرنیکا وقت نہوگا بلکہ بدلہ ملنے کا وقت ہے قیامت کا دن
وَاِذَا رَاَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا یُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ۝
اور جسوقت دیکھین عذاب کو وہ لوگ جنہون نے ظلم کیا ہے کفر اور شرک کر کے عذاب دیکھکر توبہ
اور فریاد کرینگے جو شاید عذاب کم ہو تو پہر عذاب کم اور ہلکا نہوگا انسے اور نہ انکو ڈھیل دیجاویگی
عذاب دینے مین وَاِذَا رَاَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا
الَّذِیْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ فَاَلْقَوْا اِلَیْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ اور جسوقت دیکھین گے وہ لوگ
جو خدا تعالی کے ساتھ شریک مقرر کرتے تھے دنیا مین انہین اپنے شریکونکو یعنی بتون کو جو خدا تعالی کا
شریک کرتے تھے دنیا مین قیامت کے دن ان بتون کو دیکھکر کہین گے بت پوجنے والے کہ اے
پروردگار ہمارے یہ ہین وہ شریک ہمارے جنکو ہم دنیا مین پوجتے تھے تیرے سوائے
خدا تعالی اس دن بتون کو زبان دیویگا جو باتین کرین گے یہ کہ پہر وہ بت ڈالین گے انہین کی
بات کہ بیشک تم جہوٹے ہو یعنی جنکو شریک خدا کا سمجھکر پوجتے تھے دنیا مین وہی جہوٹا کرین گے
کہ یہ لوگ ہمین نہ پوجتے تھے بلکہ اپنے جی کی خوشی کرتے تھے تب شرمندہ ہوکر وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ
یَوْمَئِذِ نِ السَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ۝ اور ڈالین گے
خدا تعالی کے آگے اس دن اسلام کو یعنی عاجزی کرینگے خدا تعالی کے آگے اور اپنے گناہون کا
اقرار کرینگے اور بخشواوین گے اپنے گناہ پر کچھہ فائدہ نہوگا اور جاتا رہیگا ان سے وہ جو اپنے
دل سے جہوٹھ بناتے تھے یعنی وہ جو کہتے تھے کہ بت ہمین بخشواوین گے اسکے بدلے وہی بت ان کو
جہوٹا کرین گے اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ
الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا یُفْسِدُوْنَ ۝ وہ لوگ جنہون نے نمانا حکم خدا تعالی کا اور پہیر رکھا اور لوگون کو
خدا تعالی کی راہ سے یعنی جنہون نے لوگون کو مسلمان ہونے نہ دیا بہکاکر ان پر زیادہ کرینگے ہم
عذاب پر عذاب سبب اسکے جو تھے وہ لوگ کہ خرابی کرنیوالے تھے جو لوگون کو مسلمان ہونے سے
منع کرتے تھے ایک عذاب تو اسواسطے جو وہ آپ کافر تھے اور دوسرا عذاب اس سبب
جو اور لوگون کو مسلمان ہونے سے منع کرتے تھے وَیَوْمَ نَبْعَثُ فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِیْدًا عَلَیْهِمْ
مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِیْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَنَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ
وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِیْنَ ۝ اور جسدن اٹھاوینگے ہم
ہر قوم مین گواہی دینے والا اسی قوم پر ان باتون کی جو وہ قوم کرتی تہین دنیا مین سو وہ گواہی دیوالا ہوگا

ع ۱۲ ۱۸

اُسی قوم سے اور لاوینگے ہم تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گواہی دینے کو ان سبکے لوگون پر جو تو گواہی دیوے جو اُنہون نے کیا سلوک کیا ہے خدا تعالی کے حکم سے اور نیچے بھیجا ہمنے تجھ پر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن بیان کرنیوالا کہلا ہوا ہر چیز کو اور سمجھانیوالا اور راہ دکھاتا ہے خدا تعالے کی اور بخشش اور انعام ہے اور خوشخبری ہے ثواب پانے کی اور بہشت مین جانیکی حکم ماننے والونکو یعنی جو لوگ کہ خدا تعالی کا اور اُسکے رسول کا حکم مانتے ہین اُنکے واسطے خوشخبری اور بخشش ہے قرآن اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ بیشک خدا تعالی فرماتا ہے ساتھ انصاف کرنیکے یعنی فرماتا ہے کہ انصاف کرو اور لوگون پر بھلائی کرو یعنی آرام پہنچاؤ اور خوش کرو اور بندگی خدا تعالی کی کرو اور فرماتا ہے خدا تعالی کہ دو اپنے نزدیک ناتے دارون کو اور منع کرتا ہے خدا تعالی بُرے کامون سے جیسے بغیر نکاح عورتون سے یا لڑکے سے بُرا کام کرنا اور منع فرماتا ہے کہ بُرے کام نکرو جیسے کسی کو مار ڈالنا یا کسی کا مال زور سے یا دغا سے لینا اور منع کرتا ہے خدا تعالی کہ تکبری اور نافرمانی نکرو یہ باتین نصیحت کرتا ہے تمکو اسواسطے کہ جو شاید تم سمجھو اور یاد کرو خدا تعالے کے حکم کو ✚ **بیان** کہتے ہین کہ کتنے ایک لوگ مسلمان ہوئے تھے اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قول اور قسمین کین تہین کہ ہم تمہاری رفاقت مین رہین گے پھر جب کافرون کو دیکھا کہ زور آور اور دولتمند ہین اور کافرون نے اُنکو لالچ دیا کہ اگر تم پھر آؤ ہم مین اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ چھوڑ دو تو ہم بہت مال اور زر تمہین دیوین گے اِس بہکانے کی سبب قول اور قسم توڑ کر چاہا اُنہون نے کہ پھر جاوین دین اسلام سے اُن لوگون کے حق مین یہ آیت آئی کہ وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللّٰهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ اور پورا کرو قول خدا تعالے سے جو کیا تھا جب کہ قول باندہا تمنے پھر مت توڑو تم قسمون کو مضبوط کرکے اور مقرر کیا ہے تمنے خدا تعالی کو اپنے قول قسم پر شاہد بیشک خدا تعالی جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو قول قسم کرنے مین ✚ **نقل ہے** کہ ایک عورت تھی عرب کے ملک مین احمق مشہور تھی جو اُسکی لونڈیان بہی تھین وہ آپ بہی کاتتی تھی چرخہ اور لونڈیون سے بہی کتواتی تھی دوپہر دن تلک پھر دوپہر سے لونڈیون سے کہتی کہ اِس کاتے ہوئے سوت کو اُلٹا کل دو لونڈیان اُس کا کہنا کرتین وہ سب سوت خراب اور نکما ہوتا نہ وہ روئی رہتی اور نہ وہ سوت رہتا سو خدا تعالے

اُس عورت کی مثل بیان فرماتا ہے وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِن بَعْدِ قُوَّةٍ أَنكَاثًا اور مت ہو تم مانند اُس عورت کی جس نے توڑا اور کھولا اپنا کاتا ہوا سوت بعد اُسکے جو اُسے کات کر مضبوط اور درست کر چکی تھی یعنی کام بنا بنا کر بگاڑتی تھی اُس طرح تم قول قسم کر کے مت توڑو تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَن تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبَىٰ مِنْ أُمَّةٍ ۚ إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللَّهُ بِهِ ۚ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ پکڑتے ہو تم قول اور قسم اپنی کو بہانہ اور مکر فریب آپسمین اس واسطے جو ہووے ایک قوم بہ زیادہ زور آور دوسری قوم سے دولت اور زور مین یعنی کافرونکو زیادہ مالدار دیکھکر چاہا تمنے کہ فند فریب گذران کیجے سوائے اسکے نہین جو خدا تعالی فرماتا ہے کہ قول قسم اپنا پورا کرو اور مضبوط رکھو اور ہر طرح ظاہر کریگا تمہارے واسطے قیامت کے دن وہ چیز جو ہو تم اُس چیز مین جھگڑنے والی وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِن يُضِلُّ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ وَلَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ اور اگر چاہتا خدا تعالی تو ہر طرح کرتا تمکو ایک فرقہ دین اسلام پر یعنی سبھی مسلمان ہوتے کوئی کافر اور مشرک نہوتا پر راہ بہلا دیتا ہے سیدہی سے جسے چاہتا ہے اور راہ دکہاتا ہے سیدہی اسلام کی جسے چاہتا ہے خدا تعالی اور مقرر پوچھے جاوٴگے تم قیامت کے دن اُس چیز سے جو کرتے تھے تم دنیا مین وَلَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا وَتَذُوقُوا السُّوءَ بِمَا صَدَدتُّمْ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ اور مت پکڑو اپنی قسمون کو مکر اور فریب آپسمین جو نہ کانپے پانو دین اسلام مین تمہارا بعد مضبوط کیئے ہوئے کے اور جو اپنے قول اور قسم کی ہوئی پر نہ رہوگے تو چکھوگے تم بُرا مزا غم کا دنیا مین سبب اُسکے جو تم پھر رہے خدا تعالی کی راہ سے جو قول اور قسم سے پھرنے کا ارادہ کیا اس کا بدلا اور تمہارے واسطے ہی عذاب دُکھ دینے والا آخرت مین ۔ ف یہ آیت سست مسلمانون کے حق مین ہی جو کافرونکے بہکانے سے چاہتے تھے کہ قول اور قسم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا تھا پھر جاوین اور کافرون ست جا ملین سو خدا تعالی انہین فرماتا ہی وَلَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ إِنَّمَا عِندَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ اور مت مول لو یعنی بدل مت کرو خدا تعالی سے جو قول کیا ہی تھوڑے سے مول کو یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو جو تمنے قول قسم کیا ہے اُسے تھوڑے سے مول کو جو مال دنیا کا ہی کافرونکے بہکانے سے بدل مت کرو سوائے اسکے نہین جو چیز کہ خدا تعالی کے پاس ہے

وہی ہے اچھی تمہارے واسطے اگر ہو تم اس بات کو جاننے والے سو وہ رحمت اور بخشش اور بہشت ہے اور
مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ۗ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ۝ وہ چیزین جو تمہارے پاس ہین دنیا کی مال دولت سے یہ سب تمام ہو جاویگا اور
وہ چیز جو خدا تعالی کے پاس ہے وہ ہمیشہ ہی رہیگی کبھی تمام نہین ہونیکی سو وہ رحمت اور نعمت آخرت کی ہے
اور البتہ بدلہ دونگا ان لوگونکو جو صبر کرتے ہین دکھ اور مصیبت مین عوض انکی صبر کرنیکا اچھا جو بہشت ہے
سبب اسکے جو وہ کام کرتے تھے دنیا مین دل کی محبت سے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ
مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ جو کوئی کریگا کام اچھے
مرد یا عورت اور وہ ایمان بھی لایا ہوا ہو وے پہر ہم جلاوینگے اس اچھے کام کرنیوالیکو اچھی زندگانی پاکیزہ
یعنی اسے اچھی طرح جیتا رکھین گے جو روزی حلال اور توفیق بھلائی کرنیکی اسے دیوینگے اور وہ کبھی محتاج
نہوگا اور البتہ بدلہ دیوینگے ہم ان لوگون کو بدلہ ان کا اچھا جو بہشت ہے سبب اسکے جو وہ لوگ کام کرتے تھے
دنیا مین سب طرف کا خیال چھوڑکر وہان دل لگاکر فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ
مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اور پہر جسوقت کہ پڑہا چاہے تو قرآن کو اے محمد صلی الله علیہ وآلہ وسلم تو
پناہ مانگ خدا تعالی کی نکال دئیے ہوئے شیطان سے یعنی اول پڑہ اعوذ بالله من الشیطن الرجیم
پہر قرآن کا پڑہنا شروع کر اسواسطے کہ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى
رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ بیشک شیطان جو نہین ہے اسکا غلبہ اوپر ان لوگونکے جو ایمان لائے ہین
اور اپنے خدا تعالی پر بھروسا کرتے ہین اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ
بِهٖ مُشْرِكُوْنَ سوائے اسکے نہین جو شیطان کا غلبہ ہوتا ہے اوپر ان لوگون کے جو دوستی
اس سے رکھتے ہین اسکا کہا مانتے ہین اور وہ جو شیطان کے بہکانے سے شریک کرتے ہین خدا تعالی
کے ساتھ بتونکو انہین لوگون پر شیطان کا غلبہ ہے اور انہین کو بہکاتا ہے + ف کہتے ہین کہ
جب حق سبحانہ وتعالی کسی آیت کا حکم موقوف کرتا اور عوض اسکی اور آیت بھیجتا تو کافر کہتے کہ محمد
صلی الله علیہ وآلہ وسلم اپنے دل سے یہ باتین جوڑتا ہے کسواسطے کہ یہ خدا تعالی کا کام نہین جو ایک
حکم کرے اور پہر موقوف کرے تب انکے جواب مین اتری وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ
اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ اور جب لیتے ہین ہم
ایک آیت کو عوض دوسری آیت کے اور خدا تعالی خوب جانتا ہے اس چیز کو جو بھیجتا ہے ایک حکم اور
پہر موقوف کرتا ہے اس حکم کو اسبات مین جو حکمت ہے سو خدا تعالی ہی کو معلوم ہے کہتے ہین کافر

ع ۱۳

تجہے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کر تو اپنے دل سے بناتا ہے اور کہتا ہے یہ قرآن خدا تعالی حکم بہیجتا ہے یہ بات یون نہین ہے جو کافر کہتے ہین بلکہ بہت لوگ یعنی یہ کافر نہین جانتے کہ حکم بدلنے مین کیا خوبی اور کیا حکمت ہے قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِنْ رَبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِينَ آمَنُوا وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے لوگون کو کہ قرآن کو بیچ اتارلایا ہے روح پاک یعنی جبرئیل علیہ السلام لاتا ہے قرآن کو تیرے رب کے پاس سے سچ بے شبہ تو ثابت اور مضبوط کرے ان لوگون کو جو ایمان لائے ہین اور یہ قرآن جسے حضرت جبرئیل علیہ السلام اوپر سے اتار لاتے ہین وہ راہ سجہاتا ہے اور خوشخبری ہے مسلمانون کے واسطے بہشت کے ۔ **نقل ہے** ایک غلام تھا کسی شہر کا رہنے والا سوائے عرب کے اُسکا نام جبر یا ابو فکیہہ تھا وہ ہمیشہ توریت اور انجیل پڑہا کرتا تھا جو کبہی اُس راہ سے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گذرتے تو اُس غلام کا پڑہنا سنتے تہے جب خدا تعالی نے اُس غلام کو توفیق دی اور وہ ایمان لایا تو راتون کو وہ غلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنکر قرآن سیکہا کرتا تھا تو مکے کے لوگ کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس غلام سے باتین سیکہ کر ہمین کہتا ہے کہ یہ کلام خدا تعالی کا ہے تب یہ آیت اُنکے الزام دینے کو خدا تعالی نے بہیجی کہ وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ لِسَانُ الَّذِي يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ أَعْجَمِيٌّ وَهَٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُبِينٌ اور بیشک جانتے ہین ہم وہ کہ جو کہتے ہین یہ لوگ کہ سکہاتا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آدمی یعنے جبر یا ابو فکیہہ قرآن سکہاتا ہے سو زبان اُسکی عربی نہین ہے اور قرآن عربی زبان ہے صاف صریح جو بڑے بڑے عالم عرب کے قرآن کے برابر بنانے مین عاجز ہین اور نہین بنا سکتے پہر تمہارا یہ دعوی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک عجمی جسکی زبان ٹہیک نہین سکہاتا ہے ایسا کلام بلاغت اور فصاحت کے ساتھ بالکل جہوٹا ہے إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ لَا يَهْدِيهِمُ اللَّهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ بیشک جو لوگ ایمان نہین لائے اللہ کی کتاب کی آیتون پر اور نہین سچ جانتے کہ اللہ کی طرف سے ہے انکو خدا ہدایت نہین کرتا نجات یا جنت کا رستہ نہین دکہاتا اور انکو بڑا عذاب دکہ دینے والا ہوگا قیامت کو انکے کفر کے سبب اور قرآن پر ایمان نلانے کے سبب اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جہوٹ کی نسبت کرنیکے سبب حالانکہ یہ آپ جہوٹ باندہنے والے ہین إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَاذِبُونَ بیشک جہوٹ باندہتے ہین جو ایمان نہین لائے قرآن شریف پر اور کہتے ہین

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بنایا ہوا ہے یہ بہتان لگانیوالے یہ ہی جھوٹے ہیں جو کہتے ہیں انما یعلمہ بشر یعنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آدمی سکہاتا ہے فی الحقیقت جھوٹ کہنا انہیں کی صفت ہے +

ف حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریش کے بتوں کو تعرض کیا انکی پرستش سے منع کیا تو قریش نے غریب غریب صحابیوں کو رضی اللہ عنہم جنکا حمایتی کوئی نہین تھا ستانا اور تکلیف دینی شروع کی جیسے حضرت بلال اور خباب اور عمار اور انکے والد یاسر اور انکی ماں سمیہ کو رضی اللہ عنہم اور زبردستی سے کفر کی طرف رجوع کرتے تھے اور کہتے تھے دین اسلام سے پھر جاؤ یہ قبول نکرو لیکن وہ لوگ اپنے ایمان پر ثابت قدم اور مضبوط رہے اور انکے ظلم اور زیادتی پر صبر کرتے تھے یہانتک کہ حضرت یاسر کی ماں باپ کو شہید کر ڈالا اور حضرت عمار بہت بیطاقت اور کمزور اور بدن کے ناتوان تھے انہوں نے اپنی جان بچانے کو ایسا ایک کلمہ کہا کہ وہ لوگ راضی ہو گئے یہ کہا بل آمنت بالجبت والطاغوت یعنے بلکہ مین جبت اور طاغوت پر ایمان لایا یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی کہ عمار نے کفر اختیار کر لیا اپنے دین سے بیزار ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایسا نہین ہے عمار کا تو سر سے پاؤں تک ایمان سے بہرا ہوا ہے اور اسکے گوشت اور پوست مین ایمان ملا ہوا ہے یعنے اسکا ایمان ایسا نہین کہ کسی بیہودہ کہنے والے کے بہکانے سے فرق آجائے اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ روتے ہوئے جناب نبوت مآب مین آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ہاتھ مبارک سے انکے آنسو پونچھتے تھے اور فرماتے تھے کہ تمین کیا ان عادوا لک فعد لہم یعنی اگر وہ پھر تجھپر زبردستی کرین تو پھر وہ کلمہ کہدے اور حق سبحانہ نے یہ آیت شریف نازل کی کہ مَنۡ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنۡ بَعۡدِ اِيۡمَانِهٖۤ اِلَّا مَنۡ اُكۡرِهَ وَقَلۡبُهٗ مُطۡمَئِنٌّۢ بِالۡاِيۡمَانِ وَلٰـكِنۡ مَّنۡ شَرَحَ بِالۡكُفۡرِ صَدۡرًا فَعَلَيۡهِمۡ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَلَهُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ جو کوئی کافر ہو جائے ایمان لانیکے پیچھے اور مرتد ہو جائے جیسے ابن حنظل اور طعمہ اور مقیس اور اور ان جیسے ان پر اللہ کا غضب ہو گا مگر جس شخص پر زبردستی کیجائے اور اسکے دل میں ایمان ہو اور اعتقاد انکا نہ پھرے جیسے حضرت عمار رضی اللہ عنہ تھے اسپر اللہ کا غضب نہین ہے لیکن جو شخص سینہ کہول دے کفر کے واسطے یعنی کافر ہو جائے اور عقیدہ اسکا پھر جائے اسلام سے ان پر ہے اللہ کا غضب اور ان کے واسطے ہے عذاب بہت بڑا کہ انکا گناہ بہی بڑا ہے اسلام لاکے پھر کافر ہو جانا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسۡتَحَبُّوا الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا عَلَى الۡاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡكٰفِرِيۡنَ وہ اسواسطے ہے بڑا عذاب کہ انہوں نے اچھا سمجھا دنیا کی زندگانی کو عقبی کی نعمتوں سے اور دوسرے یہ سبب ہے کہ خدا نہین چاہتا کہ ہدایت کرے اور رستہ دکھائے کافروں کی قوم کو ایمان پر اپنے ثابت رکھے

کہ وہ ایمان لاکر پھر مرتد نہو جاتیں اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝ وہ کافرون کے گروہ وہ ہیں کہ مہر کردی ہے اللہ نے اُن کے دلون پر کہ حق بات کو نہ معلوم کیا اور اُن کے کانون پر کہ حق بات نہ سُنتے اور اُن کی آنکھون پر کہ اللہ کے آثار قدرت نہ دیکھے اور یہی لوگ غافل اور بیخبر ہین حق سے لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ضرور ہے اسمین کچھ شبہہ نہین کہ عقبےٰ میں یہی لوگ بڑا ٹوٹا اُٹھانیوالے ہین کہ عمر کی پونجی دنیا کے بازار مین گنوائی اور کچھ نفع نہ اُٹھایا قیامت کے بازار مین خالی ہاتھ اور مفلس ہونگے سوائے پشیمانی کے اور کچھ نہو گا

قیامت کہ بازار مینو نہند	منازل باعمال نیکو دہند	بضاعت بچندانکہ آری بری	واگر مفلسی شرمساری بری
کہ بازار چندانکہ آگندہ تر	تہیدست را دل پراگندہ تر	ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا	

فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ بیشک تیرا پروردگار بخشنے والا ہے اُن کو جنہون نے ہجرت کی طرف مدینہ کے جیسے خبّاب اور صہیب اور سالم اور بلال رضی اللہ عنہم بعد اسکے کہ تکلیفین اُٹھائی تھین اور ایذا کفار کی پھر جہاد کیا اور صبر کیا اور جہاد پر ثابت رہے بیشبہہ تیرا پیدا کرنے والا ہجرت اور جہاد اور صبر کے پیچھے ضرور بخشنے والا ہے اور اِن کے پہلے گناہ معاف کرنے والا ہے اور اِن پر مہربان ہے کہ عبادت کی توفیق دیوے آیندہ کو يَوْمَ تَاْتِىْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ یاد کر وہ دن کہ آوے گی ہر آدمی اپنے نفس سے جھگڑتا یعنے ملامت کرتا ہوا مثلاً گنہگار کہے گا کیون مین نے گناہ کئے اور عبادت کرنے والا کہے گا کیون مین نے اور زیادہ عبادت نکی یا یہ معنی کہ ہر آدمی کوشش کرے اپنے نفس کی خلاصی مین نفسی نفسی کہے اور پوری دیجاوے جزا اُس کے عمل کئے ہوئے کی اور اِن پر ظلم نکیا جاوے گا اُن کے بدلہ دینے مین وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝ اور بیان کی اللہ نے ایک مثل گاؤن کی کہ وہ گاؤن نڈر تھا اور امن مین تھا کہ وہان نہ کوئی قیصر آیا اور نہ جبار اور وہان کے لوگ آرام مین تھے اور آسودہ تھے اور وہان کے لوگون کو کھانے کو بہتیرا چلا آتا تھا اچھے سے اچھا فراخی کے ساتھ ہر مکان سے یعنی ہر طرف سے پھر وہ لوگ کافر ہوگئے اور کفران نعمت کیا اللہ کی نعمتون کا شکر نکیا تو چکھایا اللہ نے اُن لوگون کو لباس بھوک اور ڈر کا بسبب اُن کے عمل بُرے کرنے کے یعنے اللہ نے ایسا کیا کہ معلوم ہو گیا اُن کو نقصان بھوک کا

اور ڈر کا ✦ ف ابن عباس فرماتے ہین کہ یہ مثل اہل مکہ کی ہے کہ یہ لوگ
بیخوف تھے قتل ہونے اور لٹ جانے سے اور چین سے رہتے تھے آسودگی کے ساتھ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی نعمت کا کفران کیا اور کافر ہوگئے خدا نے بدل ڈالا
ان کی فراخی کو قحط سے کہ سات برس قحط رہا بھوک کے مارے مردار کھاتے تھے اور لہو
پیتے تھے اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کا باعث تھا جو آپنے فرمایا تھا
اللہم اشدد وطاتک علی مضر وابعث علیہم سنین کسنی یوسف اور اللہ نے ان کے نڈر رہنے کو
بدل دیا خوف سے یعنے مسلمانون کا ڈر ان کے دل مین پڑ گیا یہان تک کہ مسلمانون کے ڈر کے مارے
شام کے ملک کا سفر کرنا چھوڑ دیا اور اپنی جان و مال سے نڈر نہ تھے وَلَقَدْ جَآءَهُمْ
رَسُولٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُونَ ۝ اور بیشک آیا
ان کے پاس پیغمبر انہین مین سے یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو جھٹلایا اس کو
پھر پکڑ لیا ان کو عذاب نے یعنے قحط اور خوف نے اور حال آنکہ وہی ظالم ہین اپنی
جان پر ظلم کرتے ہین کہ شرک کرتے ہین اور جھٹلاتے ہین ✦ ف لکھا ہے کہ
قریش کی عورتون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور مین آدمی بھیجا کہ اگر ہمارے
مردون نے تمسے دشمنی کی تو مکہ کی عورتون اور بچون نے کیا گناہ کیا ہے کہ قحط کے سبب
مرنے کے قریب ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت دی کہ مکہ کو کچھ طعام
لیجاوین یہ آیت شریفہ نازل ہوئی کہ فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّاشْكُرُوا
نِعْمَتَ اللّٰهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ۝ پھر کھاؤ اے عورتون اور بچون مکہ
کے جو خدا نے تمکو روزی دی پیغمبر کی آدمیون کے ہاتھ بے شبہ اور پاک اور بعضون نے
کہا ہے کہ یہ مومنون کو حکم ہے کہ حلال کھاؤ اور شکر کرو اللہ کی نعمت کا اگر ہو تم
خدا تعالی کی عبادت کرتے یا فرمان برداری کرتے إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ
وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَإِنَّ
اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ بیشک خدا نے حرام کیا ہے تم پر مردار کو اور خون جو جاری ہو
اور گوشت سور کا اور جو اس کا کھا سکین اور وہ جانور جس پر آواز نکالی جاوے سوئے
خدا کے اسکے ذبح کرنیکے وقت یعنے بتون کے نام جو ذبح کرین پھر جو کوئی لاچار ہو اور محتاج ہو
کھانے کو ان حرام چیزون مین سے کسی کا لذت کے لیے نکھاوے اور نہ زیادہ کھاوے

بھوک سے تو بیشک اللہ تعالی بخشنے والا ہے گناہ اُس لاچار محتاج کا مہربان ہے اُسکے
روا ہونے پر وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَٰذَا حَلَالٌ وَهَٰذَا حَرَامٌ
لِتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا
يُفْلِحُونَ مَتَاعٌ قَلِيلٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ اور نکہو تم واسطے اُس چیز کے کہ تمہاری
زبانیں وصف کریں یعنے فقط زبان کے وصف سے نکہو جہوٹ یعنے جو تمہاری زبان پر آجاتے
جہوٹ وہ نکہو اور وہ جہوٹ یہ ہے کہ کہتے تھے کہ جو پیٹ میں ہے بحیرہ اور سائبہ کے
کہ وہ اونٹنیاں ہوتی تہین نذر کے مردون کو حلال ہے اور عورتون کو حرام ہے سو یہ نکہو
کہ اللہ پہ باندہو جہوٹ کہ اللہ نے ہمکو یون فرمایا ہے بیشک جو لوگ اللہ پر جہوٹ باندہتے
ہین نہیں نجات پانے کے قیامت کے دن اللہ کے عذاب سے جنکے لئے یہ جہوٹ بناتے
ہین وہ دنیا کا فائدہ تہوڑا سا ہے کہ جاتا رہے گا اور اُن کے واسطے ہے عذاب دکھ
دینے والا یعنے ہمیشہ ہو گا عقبے مین وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ
مِن قَبْلُ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ اور جو لوگ دین مین آئے یہود پت کے
اُن پر حرام کیا ہمنے وہ جو پہلے بتا چکے ہین ہم تجکو اس سورہ کے نازل ہونے سے پہلے سورہ انعام مین
اور وہ آیت شریف وعلی الذین ہادوا حرمنا کل ذی ظفر کی آیت ہے اور ہمنے اُن پر ظلم نہین کیا
کہ حرام کر دیا لیکن اُنہون نے اپنے گناہون کی کثرت کے سبب اپنے جانون پر ظلم کیا کہ لائق
سزا کے ہوئے ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ عَمِلُوا السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوا مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ
وَأَصْلَحُوا إِنَّ رَبَّكَ مِن بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ پہر بیشک تیرا پروردگار
واسطے اُن لوگون کے جنہون نے گناہ کئے غفلت اور نادانی سے اور انجام نہ سوچنے سے پہر
توبہ کے بعد اُسکے اور اپنے کام کو سنوارا بیشک تیرا پیدا کرنیوالا بعد توبہ کے البتہ بخشنے والا ہے
اُن گناہون کا بسبب توبہ کے مہربان ہے بندون کی توبہ قبول کر لیتا ہے إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ
أُمَّةً قَانِتًا لِّلَّهِ حَنِيفًا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ شَاكِرًا لِّأَنْعُمِهِ اجْتَبَاهُ وَهَدَاهُ
إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ تحقیق ابراہیم خلیل اللہ امت تہے یعنے سب کمال اور فضیلتین آپ مین
جمع تھیں کہ اور کسی مین سب اکٹہی نہین پائی جاتی تھیں مگر متفرق کہ کوئی کمال و فضیلت کسی مین اور کوئی کسی مین
کہتے ہین کہ جب ابراہیم اُنہین آگ مین ڈالا تھا تو تمام دنیا مین کوئی مومن نہ تھا وہ اکیلے ہی امت تہے اور
فرمانبردار خدا کے اور اُسکے حکم پر قائم سب دینون باطل سے حق دین کی طرف متوجہ ہو نیوالے اور وہ

مشرک نہ تھے کہ شرک کرتے جیسا قریش گمان کرتے تھے اور تھے شکر کرنیوالے اللہ کی نعمتوں کو اللہ نے اُن کو نبوت کے واسطے پسند کیا اور رستہ بتایا دعوت کا طرف سیدھی راہ کے یعنے توحید کی وَاٰتَیْنٰهُ فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً ؕ وَاِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ؕ اور ہم نے اُس کو دنیا مین دی بھلائی یعنے اُس کا اچھا ذکر ہونا یا اولاد نیک یا اُس کی محبت خلقت کے دلون مین کہ سب مذہب والے اُس کو دوست رکھتے ہین اور اُس کی تعریف کرین یا یہ معنی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُن کی نسل مین کیا یا یہ کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھین تو اُن پر بھی پڑھین اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید اور بیشک ابراہیم عقبیٰ مین بڑی لیاقت والے ہین بلند بلند رتبہ پانے والے ۔ امام ماتریدی فرماتے ہین کہ دنیا مین اُن کی خوبیان کم نکرین گے اُن کے عقبےٰ کی خوبیون سے ثُمَّ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝ پھر بھیجے وحی کی تجھ کو کہ تو پیروی کر ملت ابراہیم کی توحید مین کہ وہ سب جھوٹے مذہبون کو چھوڑ کے دین حق کی طرف رجوع ہوا یا یہ معنی کہ آسکے مثالی ہو لوگونکو اللہ کی طرف بلانے مین جسطرح وہ نرمی اور بھلائی سے اللہ کی طرف بلاتا تھا کہ ایک دلیل کے بعد دوسری دلیل بیان کرتا تھا اور ہر ایک سے اُسکے سمجھ کے موافق بحث کرتا تھا تو بھی یون کر

ف صاحب تیسیر نے لکھا ہے پیروی سے مراد یہ ہے کہ اُسی رستہ پر چل کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد پیغمبر ہوئے نہ یہ کہ آپکے رتبہ مین کم تھے کیونکہ آیا ہے حدیث شریف مین انا اکرم الاولین والاخرین علی اللہ تو بموجب اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب نبیون سے افضل اور اکمل ہین ؎ تو جملی و باقی طفیل تواند ✦ تو شاہی و مجموع خیل تواند ✦ اور نہ تھا ابراہیم شرک کرنیوالون مین سے یہ کفار قریش پر تعریض ہے کہ وہ کہتے تھے ہم اپنے باپ ابراہیم کے مذہب مین ہین لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا کہ بنی اسرائیل سے کہو کہ جمعہ کے دن اور کام اپنے سب چھوڑ کر اللہ کی عبادت کیا کرو جب اُنکو حکم پہنچا تھوڑون نے قبول کیا اور بہتون نے قبول نکیا اور انہین بھی اختلاف پڑا کہ بعضون نے کہا کہ ہم ہفتہ کے دن اختیار کرتے ہین اسواسطے کہ اس دن اللہ سب مخلوق کو پیدا کر کے فراغت تھا اور بعضون نے کہا اتوار کا دن اچھا ہے کہ اللہ نے اس دن خلقت کی پیدائش شروع کی پھر اللہ نے انکی مخالفت اور نافرمانی کی شامت سے اُنپر ہفتہ کا دن مقرر اور فرض کر دیا اور اس امر مین اُنپر سختی کی فرمایا اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَی الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْهِ ؕ وَاِنَّ رَبَّكَ لَیَحْكُمُ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ۝

بیشک انپر ہفتہ کے دن کی تعظیم فرض کیگئی جنہوں نے اختلاف کیا اوسمین اور وہ تعظیم یہ تہی کہ اس دن کچھہ کام نکرین اور اسکو عید مقرر کرین اور خدا کی عبادت کے سوا اور کچھہ کام نکرین سو یہ بات اُن پر بہت سخت تہی ٭ زاد المسیر مین لکھا ہی کہ اُس دن حضرت موسیٰ نے دیکھا ایک کو کہ کچھہ اسباب کہین لئے جاتا ہی فرمایا اسکو گردن مارو اور اسکی لاش ایسی جگہ ڈالدی کہ چالیس دن تک جانور مردار کھانیوالے اسکو کہایا کئیے اور بیشک تیرا پروردگار حکم کریگا انکے درمیان قیامت کے دن جس چیز مین یہ سرکشی اور جہالت سے اختلاف کرتے تہے یعنے عبادت کے دن مقرر کرنے مین لکھا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالی نے جمعہ مقرر کیا اُن پر جو ہمسے پہلے تہے اُنہوں نے اسمین اختلاف کیا خدا نے ہمکو ہدایت کی ہمارے واسطے جمعہ ہے اور یہود کیلئے ہفتہ اور نصاری کے واسطے اتوار اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ بُلا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلق کو اپنے پروردگار کے رستے مین مضبوط بات سے یعنے ایسی دلیل سے جس سے حق ثابت ہوجاوے اور شک شبہہ نرہے اور اچھی نصیحت سے اور انسے بحث کر ایسے طور سے جو اچھا ہے یعنے خوش خوئی اور نرمی کے ساتھ اچھے مقدمے ظاہر ترتیب دیکر لکھا ہی کہ اللہ نے حکمت فرمائی اور نصیحت فرمائی اور بحث کو کہا تو حکمت تو خاص خاص لوگون کے واسطے ہے اور نصیحت عام خلقت کے لئے اور بحث دشمنون کے دفع اور رد کرنیکو ہی اور بعضون نے لکھا ہی کہ تین ہمتو ہے جو خلقت کی ہدایت ہی اس سے اشارہ ہی کہ اللہ واصل ہونیکے تین رستے ہین حقیقت طریقت شریعت اسواسطے کہ بعضے محققون نے کہا ہی کہ حقیقت وہ ہی جو بیواسطے بندہ کو حق سے ملے اور شریعت وہ ہی کہ جو بندہ کو رسولون کے واسطے سے ملے اور طریقت ادب کا نگاہ رکھنا ہی اللہ کے رستے چلنے مین اور اللہ کی راہ چلنے کی تین رستے ہین ایک حکمت ہے کہ وہ اللہ کی بخشش ہے بیواسطے کے جبرئیل علیہ السلام کی اور حقیقت اللہ کی وہ بخشش ہے کہ خلقت اسمین شریک نہو تو حکمت کو حقیقت کہنا مناسب ہے دوسرا اچھی نصیحت ہے اسکو علم طریقت کہنا اولی ہی کہ اسمین ادب کی رعایت رکہنی اور بہلائی کی اور نگاہ رکہنا نرمی اور خوشخوئی کا ہی تیسرا رستہ مجادلہ یعنے بحث کہ الّتی ہی احسن ہو وہ شریعت ہے کہ اُسکی بنا احکام الٰہی پر ہے اور بیان حلال و حرام پر صاف صاف بیان اور صحیح صحیح دلیلون پر اس کلام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کمال معلوم ہوتا ہی کہ سب خاص و عام کو اللہ کے رستے مین بلاتا ہی **شیخ عطار** فرماتے ہین ٭ نور او چون اصل موجودات بود ٭ ذات او چون مظہر ذرات بود واجب آمد دعوتش ہر دو جہانش ٭ دعوت ذرات پیدا و نہانش ٭ بیشک تیرا پروردگار خوب جانتا ہی انکو جو راہ بھول گئے اللہ کی یعنی اسلام اور وہی خوب جانتا ہی اُن لوگون کو جنہون نے راہ حق کی پائی یعنے اسلام آئے اور تجہپر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احکام کا پہنچا دینا ہے لکھا ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُحد کی لڑائی مین سید الشہدا حضرت حمزہ رضی اللہ کو شہید ہوا دیکھا نہایت غمگین ہوئے اور فرمایا خدا کی قسم کہ خدا تعالی نے اگر ان دینا کے دشمنون پر

مسیح دیوے تو اسے چچا تیرے بدلے ستر آدمیوں کا ایسا ہی حال کروں سو خدا تعالےٰ نے یہ آیت بھیجی کہ اپنے دوست کو اُس بات سے منع فرمایا کہ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ اگر عذاب کے بدلے عذاب کیا چاہو تم کسی پر تو عذاب کرو اُس پر جتنا اُس نے عذاب کیا ہے تم پر پہلے اُنہوں نے جو ایک شخص کا بند بند جدا کیا ہے تو اُس کے بدلے تم بھی ایک ہی کا بند بند جدا کرو جو برابر ہو کہ ایک کے عوض ستر کا اور اگر صبر کرو بدلہ لینے سے تو یہ معاف کرنا اچھا ہے صبر کرنے والوں کے واسطے بدلہ لینے سے جب یہ آیت آئی تب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاف کیا بدلہ لینا اور قسم جو کھائی تھی اُس کا کفارہ دیا۔ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ اور صبر کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا کی سختیوں پر اور نہیں ہے صبر کرنا تیرا مگر ساتھ توفیق اللہ کے اور غمگین مت ہو کافروں کی فتح پانے سے مسلمانوں پر اور تنگدل مت رہ اُس بات سے جو یہ کافر تدبیریں اور مکر کرتے ہیں اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۝ بیشک خدا تعالےٰ ساتھ اُن لوگوں کے ہے جو بچے رہتے ہیں کفر اور شرک سے اور گناہ نہیں کرتے اور ڈرتے ہیں خدا تعالےٰ سے اور وہی لوگ نیک کام کرنے والے ہیں انکے ساتھ ہے خدا تعالےٰ اگر فتح پائی کافروں نے تو کیا ہوا آخر مسلمانوں کو فتح دلوا دے گا کافروں پر خاطر جمع رکھ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم + + +

ع ۱۶ ۹ ۲۲

غرہ ذالحجہ تاریخ	تمام شد منزل سوم	۲۴ - یوم جمعہ

مطبع خادم الاسلام دہلی میں منشی محمود میرزا خان کے اہتمام سے چھپی

اشتہار

قطعہ تاریخ اردو تفسیر موضح القرآن

واہ وا کیا موضح القرآن تفسیر ہے | معتبر اور مختصر خوش طرز و خوش اسلوب ہے
چھاپہ اچھا کاغذ اچھا خط ہے واضح اور جلی | اور تحشی بھی نہایت دلکش و مرغوب ہے
عام فہم اور خاص سب کو دل کرے ہے بس پسند | اور یہ خوبی سب سے بڑھ کر کہ صحت خوب ہے
ہیں مصحح اسکے حافظ مولوی ثابت علی (اعظم گڈہی بخش پوری) | جنکے نزدیک ایک نقطہ بھی غلط معیوب ہے
خادم الاسلام مطبع میں چھپی کوشش سے ہے | کل مطابع میں جو مطبوع اور محبوب ہے
کیوں نہ اس تفسیر کے سو جان سے ہوں مشتری | کیسے عالم کیسے جاہل کی طرف منسوب ہے
شاہ عبد القادر اس کے ہیں مصنف مستند | ترجمہ قرآن کا جنکا بہت مطلوب ہے
کیوں نہ ہوں مشتاق اس تفسیر کے سب بیدار | یہ وہ یوسف ہے کہ جسکا اک جہاں یعقوب ہے
اچھی ہی تفسیر اور تاریخ بھی عمدہ ہوئی | دیکھ کر اسکو مکرر جب کہا کیا خوب ہے

بعد الحمد بر آن جلوہ کہ میخواست درون | آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر برون

حضرات اہل ایمان و عاشقان تفسیر کلام رحمان و واعظان خوش الحان و اہل مطابع و سوداگران کو یہ مژدہ فرحت افزائے جان ہو کہ یہ تفسیر بے نظیر لا ثانی و بے عدیل قابل تفسیر مفید ہر برنا و پیر کہ عالموں کو علامہ بناتی ہے اور جاہلوں کو علم سکھاتی ہے ہر ایک متنفس حسب لیاقت اس سے فیض یاب ہو استفادہ کرتا ہے شعر درین میخانہ گر آری قدحی پر سازد از خویش + دگر پیمانہ آری تو پیمانہ بپیماند + ہم نے وارثان مصنف رحمہ اللہ سے اجازت لیکے بعد ازاں بکمال سعی و اہتمام چند نسخہ ہائے صحیح بہم پہنچا کے مقابلہ و صحت درست کر کے جا بجا حواشیے و فوائد چڑھا اور مختصر تفسیر مطبع خادم الاسلام میں چھپوائی ہے اور رجسٹری ہمارے نام ہو گئی ہے کوئی صاحب بلا اجازت ہمارے طبع نکریں جتنے نسخے مطلوب ہوں بنام عاجزان اطلاع بھیج کے شہر دہلی پھاٹک حبش خان مدرسہ مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب سلمہ اللہ تعالے سے طلب فرمائیں + خواہ ویلیو پی ایبل خواہ بذریعہ نقد منگائیں +

المشتہران

ابو محمد ثابت علی اعظم گڈہی محمد ابراہیم دہلوی

منزل ۳
تفسیر مولانا شاہ عبد القادر
المعروف
موضح القرآن
در مطبع احمدی دہلی طبع شد
الکاتب الدہلوی
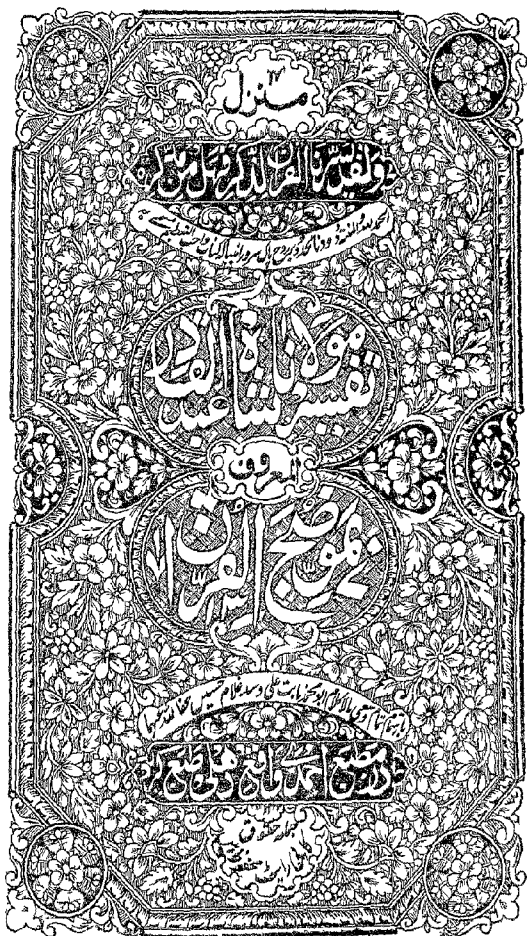
تقریظ دلپذیر نتیجہ طبع سرآمد منشیان زمن سلطان اقلیم سخن زبدۂ ادیبان سلف عمدۂ سخنوران خلف طبیب فائق حکیم حاذق جناب مولوی سید شاہ جہان صاحب قدس خویش جناب مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی مدظلہ

ای شائقین ای سائقین ای مومنان پاک دین اک بحر بیٹا ودن تحسین بیٹھے ہون گر دمین
تم بیشتر سنتے رہی ہوگے کہ ایک تفسیر موضح القران اسم باسمی عالم باعمل فاضل اجل زبدۃ المحققین عمدۃ المحدثین
مولانا شاہ عبد القادر صاحب خلف مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محقق محدث دہلوی رحمہما اللہ تعالیٰ کی تصنیف
منیف سے ہے مگر کبھی چھپی نہین قلمی بھی بہت پھیلی نہین کیونکہ جسکے ہاتھ لگی اُسنے اس دولت عظمیٰ و موہبت کبریٰ
کو خانۂ دل مین چھپا رکھا اور اس مخدرۂ نورانی کو پردۂ چشم مین قید ڈالے بین ستار کھا اب مین تمکو اسکی کیفیت بتا دون
اور اسکا اوصاف صاف صاف بتاؤن ترجمہ شاہ عبد القادر صاحب اسیکا متن ہے اور اکثر مترجم قران شریف کے
حاشیون پر جو فائدے پر فائدے بڑی وضاحت اور فصاحت سے لکھے ہوئے دیکھے ہونگے یہی
تفسیر اُسکا ماخذ ہے متاخرین معتبرین کی اکثر تصنیفات مین جا بجا اسکے عبارت منقول ہے۔ علماء
و فضلا مین بھی یہ کتاب مقبول ہے تفسیر آیات الاحکام مین اکثر جا سے اسکو حوالہ دیے ہین اور
عبارت لی ہے نواب قطب الدین خان صاحب مرحوم نے جامع التفاسیر مین بہت سی جگہ اس سے
عبارت نقل کی ہے نواب صدیق حسن خان مرحوم نے تفسیر ترجمان القران مین اکثر مواقع پر اس سے عبارت لی
مولوی خرم علی صاحب مرحوم نے تحفۃ الاخیار فی ترجمۂ مشارق الانوار مین بہت سی اسکی تعریف
و توصیف کی ہے اور صفحہ چہل مین یہ عبارت لکھی ہے کہ مولانا شاہ عبد القادر دہلوی کی ہندی
تفسیر اور یہ کتاب طالب خدا کے واسطے کافی ہے دیندار کے حق مین یہ دونون کتابین گویا دو
آنکھین ہین جنسے دونون جہان کا انجام نظر پڑے یا دو پر ہین جنسے عرش تک اڑ سکے الغرض
یہ کتاب نایاب عالمون کو علامہ بناتی ہے نکات و اسرار قران منکشف کر دیتی ہے اور
عامیون کو عالمون کے مرتبہ پر پہونچاتی ہے اور زبان ایسی آسان اور معانی کا ایسا بیان
کہ ہر اردو خوان بلکہ عورتین اور بچے حسب استعداد مطلب سمجھ جاتے ہین اور معانی عبارت کی
تہ کو پہونچ جاتے ہین ع بہار عالم حسنش دل و جان تازہ میدارد بہ رنگ اصحاب صورت را ببو ارباب معنی را
اسکا ملجانا اور چھپ جانا بجز اسکے نہین کہ فیض رحمان ہے اُسکا ہزار ہزار شکر اور لاکھ لاکھ احسان ہے

الکاتب الدہلوی

سورة بنی اسرائیل مکیة وهی مائة واحدی عشر آیة

پارہ ١٥ | بسم الله الرحمن الرحیم | منزل ٤

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا

بے عیب اور بے نقصان وہ خدا تعالی ہی جو لیگیا اپنے خاص بندے محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک رات حرمت عزت والی مسجد سے یعنے مکہ سے جسکو حضرت ابراہیم نے بنایا ہے طرف اس مسجد کی جسکے گرداگرد برکت دی ہمنے یعنے بیت المقدس جسکو حضرت سلیمان نبی نے بناکر تیار کیا تھا شام کے ملک مین اور برکت اسکے گرد باطن کی تو کب بیان ہوسکتی ہے پر ظاہر مین تو بہت باغ اور نہرین اور میوہ اور دولت اور سبھی طرح کا عیش تھا اور قدیم آبادی اور رہن اسواسطے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکہ سے بیت المقدس مین لیگئے تو دکھاوین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نشانیان اپنی قدرت کی یہ اتنی دور ایکدم مین پہنچ کر پیغمبرون کو دیکھا اور ان کے درجے معلوم کئے اور تماشے عجائب اچنبے کے آسمانون پر دیکھے کہتے ہین کہ جب سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیغمبری ہوئی تھی اس سے بارہ برس پیچھے معراج ہوا تھا لیکن مہینے کی تحقیق نہین بعضے کہتے ہین کہ رجب کی ٢٧ ستائیسوین تاریخ تھی صحیح روایت سے یون ہے کہ اس رات حضرت جبرئیل علیہ السلام کتنے فرشتون سمیت براق بہشت سے لیکر آئے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بی بی امہانی کے گھر سے جو حضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چچا کی بیٹی تھیں لیکے براق پر سوار کرکے پہلے بیت المقدس مین لیجاکر
نماز پڑھائی آگے نماز کے امام حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا اور سب پیغمبر اور فرشتون
نے پیچھے کھڑے ہوکر نماز پڑھی وہان سے آگے آسمان پر گئے اور ہر آسمان مین پھرے ہر ایک
پیغمبر سے ملتے ہوئے جب سدرۃ المنتہا کو پہنچے تب حضرت جبرئیل بھی رہ گئے وہان سے
حضرت اکیلے آگے چلے پھر کتنی دور چلکر براق بھی رہا آگے رفرف پر سوار ہوکر چلے پھر آگے وہان تلک گئے
جو سمجھ مین اور دھیان مین کسی کے نہ آوے مگر یہ کہ خدا ایتعالی پاس گئے اور کچھ بھید کی باتین ہوئین اور حضرت محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب الٰہی مین یہ ثنا اور تعریف کہی کہ التحیات للہ والصلوٰۃ والطیبات اور ادھر سے
جواب یہ آیا کہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت مہربانی سے امت کو ملاکر یون
عرض کی السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اور پانچ وقت کی نماز اور رمضان کے روزے
فرض امت پر مقرر ہوئے پھر رخصت ہوکر وہان سے پھرتے ہوئے بہشت اور دوزخ کی
سیر کرکے بیت المقدس مین آنکر مکہ کو روانہ ہوئے راہ مین قریشون کے قافلہ کو دیکھا پھر جب
اپنے مکان مین پہنچے تو حجرے کی زنجیر ہلتی تھی اور وضو کا پانی بہتا تھا اور بچھونے گرم تھے
یعنے ایسا جلدی سے سیر کر آئے پھر فجر کو یہ رات کا ماجرا یارون مین بیان کیا مسلمانون نے تو
سچ جانا اور کافرون نے نہایت جھوٹھ جانکر بیت المقدس کے مکانون کی ترکیب پوچھی خدا ایتعالی
نے بیت المقدس کو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کر دیا حضرت نے جب دیکھکر
جو کچھ پوچھا کافرون نے سب بتایا پھر کافرون نے قافلہ کا احوال پوچھا وہ بھی حضرت نے
درست بتایا تب بھی بہتون نے توفیق ایمان کی نپائی إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ بیشک
خدا ایتعالی وہی ہے سننے والا باتین کافرون کی اور مسلمانون کی جو انہون نے معراج کو جھوٹھ
اور انہون نے سچ جانا اور خدا ایتعالی ہی دیکھنے والا ہے سب کے احوال کا وَآتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ
وَجَعَلْنَاهُ هُدًى لِبَنِي إِسْرَائِيلَ أَلَّا تَتَّخِذُوا مِنْ دُونِي وَكِيلًا اور دی ہمنے موسے
علیہ السلام کو کتاب توریت اور کیا ہمنے اُس کو راہ دکھانیوالا یعقوب علیہ السلام کی اولاد کو
وہ کہ نہ پکڑو سوائے میرے کسی کو ایسا جو اُس پر اپنا کام چھوڑ دو یعنی توریت مین یہ حکم
کیا ہے کہ سوائے خدا ایتعالی کے ایسا کسیکو نہ سمجھو کہ ہماری مشکل آسان کریگا جو خدا ایتعالی کے سوا
ایسا کوئی نہین ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا اے اولاد اُس کی
جو کہ اٹھائی ہمنے ساتھ نوح پیغمبر علیہ السلام کی ناؤ مین اور نوح علیہ السلام تھا بندہ احسان ماننے والا

خدا تعالیٰ کا وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِىٓ اِسْرَآءِيْلَ فِى الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِى الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا
كَبِيْرًا اور کہلا بھیجا ہمنے یعقوب علیہ السلام کی اولاد کو توریت مین کہ تم خرابی کروگے
ملک مین دو بار یعنی دو بار ایسا کام برا کروگے جو اسکے سبب ملک مین غضب الٰہی آوے گا
سو ایکبار تو وہ کیا کہ حضرت آرمیا پیغمبر کا کہا نمانا اور گناہ کئے بہت بڑے اور دوسرے
وہ کہ حضرت یحییٰ پیغمبر کو شہید کیا سو حق تعالیٰ نے اُن کو پہلے ہی خبر دی تھی کہ تم دو بار نافرمانی
کروگے بڑی اور ظلم بڑا کروگے میرے اچھے بندون پر فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا
عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِىْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا
پہر جب آیا پہلا وعدہ اُن دونون وعدون سے جو کئے تھے تمہاری خرابی کرنے کو اور
خدا تعالیٰ کے عذاب بھیجنے کا تو اُٹھایا ہمنے یعنے بھیجا ہمنے تمپر اولاد یعقوب علیہ السلام
کی اپنے بندون سے ایک کافر بندے کو سو وہ بخت نصر تھا بادشاہ بابل کا اور بڑا زور آور
اور بہادر اور بڑی فوج تہی اُس کی پھر آئے وہ اندر شہر بیت المقدس کے لوٹتے مارتے عمارت
ڈہاتے اور تھا یہ وعدہ مقرر ہونا ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ
بَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا ۝ پھر ہمنے پھیرا تمہارے واسطے دولت کو تو تم زور لاؤ
اُن پر جنھون نے تمکو لوٹا مارا تھا اور مدد کی تمہاری ہر طرح کی مال اور اسباب سے
اور اولاد سے اور کیا تمکو بہت سے لوگ گنتی مین آگے سے زیادہ یعنے جب کہ تمہاری شکست
ہوئی تھی تب سے پھر زیادہ کی فوج اور دولت تمہاری کو پھر اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ
لِاَنْفُسِكُمْ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا اگر بھلا کیا تمنے تو اپنے واسطے بھلائی کی اور اگر بُرا کیا تمنے
پھر اُس کا گناہ تمکو ہوگا فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ پھر جب آیا وعدہ تمہاری
خرابی کا اور تمپر عذاب آنے کا جو اُس عذاب سے بری ہووین اور بگڑجاوین منھ تمہارے
کہتے ہین کہ ان دونو خرابیون مین دو سو برس کا تفاوت تھا سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ
جب دوبارا تمنے نافرمانی کی تو پھر بھیجا ہمنے ایک قوم کو تمہارے اوپر تو وہ تمکو لوٹین اور
مارین اور اسواسطے بھیجا اُس قوم کو وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ
گھس آوین بیت المقدس مین جیسے گھس آئے تھے پہلے بار لوٹتے مارتے وَّلِيُتَبِّرُوْا
مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا اور اسواسطے بھیجا اُس قوم کو جو ویران کرین جس جگہہ زور پاوین لوٹ مار کرنے پر
کہتے ہین کہ جب حضرت سلیمان نبی علیہ السلام کی اولاد بیت المقدس مین بہت دولتمند ہوئے

اور خدا تعالیٰ نے انہیں نعمتیں بہت دین تب انہوں نے ظلم اور گناہ اور تکبری شروع کی اس وقت
ان مین آرمیا پیغمبر تھے انہوں نے بہتیر سمجھایا کہ یہ پہلا وعدہ ہے جو توریت مین خدا تعالیٰ نے
فرمایا ہے خبردار ہو اور نافرمانی نکرو خدا تعالیٰ کی انہوں نے کہنا حضرت آرمیا کا نمانا تب
خدا تعالیٰ نے **بابل** کے شہر سے **بخت نصر** بادشاہ کو بھیجا اس نے آکر بیت المقدس کے
سردارون پر فتح پاکر لوٹا اور مارا اور عمارت گرائی اور ویران کیا اور ستر ہزار آدمیون کو
بنی اسرائیل سے قید کر کے لیگیا پھر خدا تعالیٰ نے ایسا سبب کیا کہ پھر وہ شہر اس سے زیادہ
آباد ہوا اور مال دولت پہلے سے زیادہ خدا تعالیٰ نے دی بنی اسرائیل لگے عیش کرنے دو سو
برس تلک اسی طرح رہے پھر خدا تعالیٰ کی نافرمانی کرنے لگے یہان تک کہ حضرت یحییٰ نبی کو شہید
کیا اور حضرت عیسیٰ کے شہید کرنے کی فکر مین ہوئے تب پھر خدا تعالیٰ نے ان کے عذاب کرنے کے
واسطے **طسطوس** روم کے بادشاہ کو ان پر بھیجا سو اس نے آنکر پھر ویسا ہی حال کیا
یعنے لوٹا اور قتل کیا اور عمارت ڈھائی اور ویران کیا پھر خدا تعالیٰ نے ان وعدون کے پیچھے پھر
توریت مین فرمایا تھا کہ عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یَّرْحَمَکُمْ ۚ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا نام شاید کہ تمہارا
رب اس دوسرے عذاب کے پیچھے اگر توبہ کرو اور پھر نافرمانی نکرو تو مہر کرے تم پر اور تمکو
دولتمند اور آباد کرے اور اگر پھر تم پھرو اور نافرمانی کرو تو پھر پھرون مین تیسری بار مارا ور تمہین
عذاب کرون مین وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ۝ اور مقرر کرین ہم دوزخ کو کافرون
کے واسطے قید خانہ جو اس مین رہا کرین سو تیسری بار بنی اسرائیل نے نافرمانی کی جو حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہنا نہ مانا اور ایمان نہ لائے تو پھر یہ عذاب آیا کہ بہت مارے گئے اور
باقی جلا وطن ہوئے اور خوار ہوئے اور ان پر جزیہ مقرر ہوا اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ
اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا بیشک یہ قرآن راہ
دکھانے والا ہے ایسی جو بہت سیدھی اور مضبوط ہے یعنے شریعت اور خوشخبری دینے والا ہے
یہ قرآن ایمان لانے والون کو جنہون نے کیے ہین کام اچھے ان کو بدلا ہے بہت بڑا یعنے بہشت
اور اس کی نعمتیں اور قرآن خبر دینے والا ہے یہ کہ وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا
لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ اور وہ لوگ جو نہین سچ جانتے آخرت کو یعنی قیامت کو جھوٹھ جانتے ہین
تیار کیا ہے ان کے واسطے عذاب دکھ دینے والا وہ آگ دوزخ کی ہے یعنے قرآن مسلمانون کو
خوشخبری دیتا ہے بہشت کی اور کافرون کو خبر دیتا ہے دوزخ مین جانیکی وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ

بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ۝ اور دعا مانگتا ہے آدمی بدی کی خدا تعالیٰ
سے غصہ کے وقت اپنے واسطے جس طرح دعا مانگتا ہے ساتھ بھلائی کے یعنے جب آدمی غصہ
ہوتا ہے تو اپنے تئیں بد دعا کرتا ہے ایسی آرزو سے جیسے اپنے واسطے بھلائی کی دعا مانگتا ہے
اور ہے آدمی جلدی کرنے والا بے صبر یعنے ہر بات میں کہتا ہے کہ ابھی جلد یہ بات ہو جاوے
وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ
رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ؕ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ۝
اور کیا ہمنے رات اور دن کو نشانیاں قدرت اپنی کی پھر مٹا دی ہمنے نشانی رات دن کی
نشانیاں چاند سورج ہیں پھر چاند کی روشنی کم کی اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ بنائی ہم نے نشانی
دن کی روشن تو تلاش کرو زیادتی جمعیت کی اور جانو گنتی برسوں کی اور شمار وقتوں کا اور
ہر چیز کا جو اُس کے محتاج تھے تم دین دنیا کے کاموں سے بیان کیا ہمنے اُس کو قرآن میں
کھول کر کہنا یعنے جیسا کہ چاہتا تھا مفصل بیان کرنا اُس طرح کیا وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ
فِيْ عُنُقِهٖ ؕ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ۝ اور سب آدمیوں کو کافر
اور مسلمان سب کو لازم کیا اور مقرر کیا بھلے اور برے کام اُسکے اُسکی گردن میں یعنی ہر آدمی کے بھلے یا
برے کام اُسکے ساتھ ہیں یعنی ایک شخص کے کام بھلے برے سے دوسرے کو نفع نقصان نہوگا
اور باہر لاوینگا ہم ہر آدمی کے واسطے قیامت کے دن لکھا ہوا خط اُسکے کاموں کا جو دیکھیگا
اُس خط کو لکھا ہوا یعنے ہر آدمی نے جو دنیا میں کام نیک اور بد کئے ہونگے وہ سب ذرہ ذرہ قیامت کے
دن لکھے ہوئے دیکھے گا تب کہیں گے اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ۝ پڑھ
اعمالنامہ اپنا اور دیکھ کہ دنیا میں کیا کیا کام کئے تھے اور اُس دن سب لوگ اپنے اعمال نامے
پڑھ لینگے اور کہیں گے فرشتے کہ کفایت کرتا ہے تو آج اپنے اوپر حساب کرنے والا یعنے اور
کسی کی احتیاج نہیں جو تجھے بتاوے تو آپ ہی اپنا اعمال نامہ دیکھ کر تو نے دنیا میں کیا کچھ کیا ہے
اور آپ ہی انصاف کر جو ان کاموں کا بدلا تجھے کیا چاہیے اور اب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ
مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ؕ جو کوئی راہ سیدھی
پاوے مقرر راہ دکھاوے اپنے تئیں یعنے راہ پانا اُسکا اُسی کے حق میں بھلا ہے اور جو کوئی راہ
سیدھی کو بھولا مقرر راہ بھولنا اُسی کو خراب کریگا یعنے جو ایمان لایا اور مسلمان ہوا تو اپنے واسطے
اور جو کافر ہوا تو اپنے واسطے وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى

نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۵ اور نہ اٹھاویگا کوئی اٹھانے والا بوجھ دوسرے کا یعنے ایک کا گناہ دوسرے پر
نرکھین گے اور ہم عذاب نہین کرتے کسی قوم پر جب تک کہ بھیجا پیغمبر کو یعنے پہلے نبی کو بھیجے نہین
تو سمجھاوے اور راہ سیدھی عذاب سے چھوٹنے کی بتاوے جب وہ اُس نبی کا کہنا نہین مانتے
تب عذاب اُن پر آتا ہے وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا
الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا اور جب چاہتے ہین ہم کہ مارکر خراب کردین کسی شہر کے لوگون کو
تو حکم کرتے ہین وہان کے دولتمندون کو کہ تابعداری کرو پیغمبر کی پہر جب وہ نہین کرتے اور
حکم نہین مانتے اُس شہر کے لوگ پھر واجب اور درست ہوتا ہے اُن پر عذاب کرنا پھر
جڑھ سے اکھاڑ کر پھینک دیتے ہین ہم اُس شہر کو سمیت اُسکے رہنے والون کے جیسا چاہیے
یعنے بہت ویران کر دیتے ہین وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ
عِبَادِهٖ خَبِيْرًاۢ بَصِيْرًا ۵ اور بہت مارکر خراب اور ویران کر دیئے ہمنے قرن کے لوگون سے
پیچھے نوح علیہ السلام کے جیسے قوم عاد کی اور ثمود کی اور کئی ایسی قوم کو مارکر اُجاڑ دیا اور کفایت
کرتا ہے رب تیرا واسطے گناہ اپنے بندون کے جاننے والا دیکھنے والا یعنے رب تیرا جانتا ہے
اور دیکھتا ہے گناہ اپنے بندون کے وہی کفایت کرتا ہے کہتے ہین کہ منافق یعنے جو لوگ
کہ ظاہر مین ایمان لائے تھے اور دل مین کافر تھے وہ لڑائیون مین مسلمانون کے ساتھ جاتے
تھے پر غرض اُن کی جہاد نہی بلکہ اسواسطے جاتے تھے کہ لوٹ کا مال ہاتھ آوے سو خدا تعالے
فرماتا ہے مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ
يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا جو کوئی چاہے فائدہ دنیا کا یعنے دولت اور عیش ہی چاہے اور آخرت کو
نمانگے خدا تعالی سے تو دنیا مین ہی دیتے ہین ہم اُس کو جو کچھ چاہتے ہین ہم اور جسکو چاہتے
ہین ہم دیتے ہین ہم اُسی کی وہ چیز پھر آخرت کو تیار کرتے ہین ہم اُسکے واسطے دوزخ آتا ہے
وہ دوزخ مین بُری باتین سنکر اور بے آبرو ہوکر اور نکالا ہوا خدا تعالی کی رحمت سے
وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا
اور جو کوئی چاہتا ہے فائدہ آخرت کا یعنے بہشت اور اُس کی نعمتین اور تلاش کرتا ہے
اُسکے واسطے یعنے اچھے کام کرے ویسے جیسے کامون سے بہشت مین جانے کے لائق ہو اور
وہ تلاش کرنے والا بھی مسلمان ہووے یعنے کافر کی عبادت اور نیکیان قبول نہین پھر وے
لوگ جو ہین اُن کی تلاش قبول کی گئی یعنے مسلمانون کی نیکیان ضایع نہونگی اور اُن دونون

فرقون کو جو چاہنے والے دنیا اور دین کے ہین یعنے کافر اور مسلمان کُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ
مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ۝ سب کو انعام اور بخشش
کرتے ہین ہم اُس فرقہ کو بھی جتنا اُنہین ضرور ہے اور اس فرقہ کو بھی جیسی اُن کی "نالاسی" کسی کو
ناامید نہین کرتے بخشش رب تیرکی سے اور نہین ہے بخشش رب تیرکی اٹکائی ہوئی
اور موقوف کی ہوئی یعنے خدا تعالیٰ کی بخشش سب پر ہے مسلمانون کو دین دنیا مین
دونون جگہہ اور کافرون کو دنیا مین ہی ہے دین مین نہین اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ
عَلٰى بَعْضٍ ۚ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ۝ اور دیکھ بیان کر دو کیسی بڑائی
دی ہمنے ایک کو ایک پر دولت مین اور ہنر مین اور عقل مین اور بہادری مین اور بھلے کامون
مین اور مقرر آخرت مین تو بہت بڑے درجہ ہین اور بہت بڑی بڑائیان ہین جو کہتی مین نا سکین
لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ۝ اور مت پکڑ خدا تعالیٰ کے ساتھ
کوئی خدا دوسرا یعنے کسی کو اُس کا شریک مکر اور سجان اور اگر تو نے کسی کو اُس کا شریک کیا تو
پھر بیٹھے گا تو دوزخ مین اور سب تجھے برا کہین گے اور نا امید ہوگا تو سب بھلائیون اپنے کی
ہوئیون سے اور سب نعمتون سے وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ اور حکم کر دیا رب تیرے نے
ای محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سب پر وہ کہہ تو جا اور نہ بندگی کرو اُسکے سوا کسو کی ہرگز یعنے وہی
خدا تعالیٰ لائق بندگی کے ہے اور کوئی نہین اور اُس کا کوئی شریک نہین اور حکم کیا
وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا
تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا اور ماباپ سے بھلائی کر اگر پہنچے تیرے آگے بڑھاپے کو
یعنے تیرے روبرو ما یا باپ یا دونو بوڑھے ہو جاوین تو نکہہ تو اُف بھی اُن دونون کو اور نہ جھڑک
جھڑک اُن کو اور کہہ اُن سے اچھی بات ادب سے وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ
وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝ اور جھکا اُن کے آگے سر اپنے عاجزی سے اور
غریبی اور مہربانی سے یعنے اُن کی خدمت کر محبت سے اور غریبی سے اور اُن کے واسطے
دعا مانگ خدا تعالیٰ سے اس طرح کہ ای پروردگار رحم کر اور مہربانی کر میرے ماباپ پر جیسا کہ
مجھے پالا انہون نے چھٹپن مین رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ۚ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ
لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ۝ اور رب تمہارا خوب اور بہت جانتا ہے جو کچھ تمہارے دلون مین ہے
اگر تم بھلائی کرنے والے ہو ماباپ سے پھر بیشک خدا تعالیٰ ہے التجا اور رجوع کرنیوالونکو بخشنے والا

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّہٗ وَالْمِسْکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا ۝ اور دے ناتے دارون کو
اور کنبے کے لوگون کو حق اُن کا اور دے فقیر محتاجون کو اور مسافرون کو اور بہت خرچ نکر
یعنی بیجا بے ضرور سرخرچ کرنا بہت موقوف کر اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ؕ وَکَانَ
الشَّیْطٰنُ لِرَبِّہٖ کَفُوْرًا ۝ مقرر اور بیشک بہت خرچ کرنے والے بھائی شیطانون کے
ہین یعنے اُن کے کنبے مین ہین اور ہے شیطان اپنے رب کا منکر اور ناشکری کرنے والا
شان کہتے ہین کہ کئی اصحابی محتاج تھے جیسے بلال اور صہیب اور خباب ایسون کو
اصحاب صفہ کہتے ہین سو ایسے اصحاب کہ ہے ایسے وقت حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے کچھ مانگتے جو اُس وقت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ نہوتا تو حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم شرم سے چُپکے چلے جاتے تب یہ آیت خدا تعالی نے بھیجی کہ وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْھُمُ
ابْتِغَآءَ رَحْمَۃٍ مِّنْ رَّبِّکَ تَرْجُوْھَا فَقُلْ لَّھُمْ قَوْلًا مَّیْسُوْرًا ۝ اگر تو خبر نلیوے ان محتاجون
کی اور راہ دیکھے اپنے رب کی مہربانی کی یعنے چاہیے کہ جب خدا تعالی دیویگا تو مین دونگا
تو پھر کہہ　ان کو بات نرمی سے آسان اور سچ یعنی کہہ کہ خدا تعالی مجھے بھی دے اور
تمھین بھی دے **شان** کہتے ہین کہ ام سلمہ نے ایکبار یہود کی عورت سے شرط کی تھی کہ
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ سخی ہین اُس نے آزمانے
کے واسطے اپنی بیٹی کو بھیجا لڑکی نے آنکر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میری ماں تم سے پیراہن
تمہارا مانگتی ہے حضرت کے پاس دوسرا نتھا حضرت نے فرمایا کہ دو گھڑی پیچھو آئیو وہ لڑکی
پھر آئی اور کہا کہ میری ما تمہارے گلے کا پیراہن مانگتی ہے حضرت نے حجرے مین جاکر پیراہن
اُتار دیا اور آپ حجرے مین ننگے بیٹھے جب وقت نماز کا ہوا اور واسطے نماز کے صحابیون نے بلایا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ننگے باہر نکل نسکے تب خدا تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ وَلَا تَجْعَلْ یَدَکَ
مَغْلُوْلَۃً اِلٰی عُنُقِکَ وَلَا تَبْسُطْھَا کُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ۝ اور مت باندھ اپنا
ہاتھ اپنی گردن سے یعنے بخیل مت ہو اور خیرات کر اور نہ اپنا ہاتھ کھول تمام کھولنا یعنے ایسی خیرات
بھی نکر جو آپ ننگا اور فاقہ سے رہے لوگون کا طعنہ کھایا ہوا اور محتاج بنایا ہوا یعنے نہ اتنی سخاوت
کر جو آپ محتاج رہے اور نہ ایسی بخیلی جو کبھی کسی کو دیوے ہی نہین چاہیئے کہ اپنے خرچ ضروری
جو بچے اُسے خیرات کر اِنَّ رَبَّکَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ ؕ اِنَّہٗ کَانَ بِعِبَادِہٖ
خَبِیْرًۢا بَصِیْرًا ۝ مقرر اور بیشک رب تیرا روزی کھولتا ہے جسکی چاہتا ہے اور کم روزی کرتا ہے

جسکو چاہتا ہے یعنے وہ مختار ہے کسی کو دولتمند کرتا ہے کسی کو محتاج کرتا ہے مقرر ہے
خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی خبر جاننے والا اور اُن کے احوال کا دیکھنے والا اور اپنے بندوں کو
فرماتا ہے کہ وَلَا تَقْتُلُوٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ۭ اِنَّ قَتْلَهُمْ
كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا اور مت مار ڈالو اپنی اولاد کو تم بیخرچی اور مفلسی کے ڈر سے ہم دیتے ہین
روزی ان کو اور تمکو بھی مقرر اور بیشک مار ڈالنا اولاد کا گناہ ہے بڑا وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ
كَانَ فَاحِشَةً ۭ وَسَاۗءَ سَبِيْلًا اور نزدیک مت جاؤ بدکاری کے یعنے کسی کی عورت سے
صحبت نکرو جو مقرر زنا ہے بُرا کام اور ہے بُری راہ جو خدا اور رسول اُس سے بیزار ہین
وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ اور مت مار ڈالو اُس آدمی کو جسکو منع کیا ہے
خدا تعالیٰ نے جیسے مسلمان یا مطیع الاسلام مگر ساتھ واجبی کے یعنے جو شرع مین اُسکا مار ڈالنا
درست ہووے وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ۭ
اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا اور جو کوئی مارا گیا ہووے ناحق پھر دیا ہمنے اُسکے وارث کو زور اور قوت
یعنے مرنے والے کے وارث کو مار ڈالنے والے پر غالب کیا جو وہ اپنے موئے ہوئے کا بدلا
لیوے پھر زیادتی نکرے بیچ بدلے لینے کے جیسے کہ ایک کے بدلے ایک مار کر اور کسی اُسکے
بڑے کو یا اُس قوم کے سردار کو مارنے کا قصد نکرے جو مقرر وارث مار ڈالے ہوئے کا مدد
دیا گیا ہے یعنے حاکم وقت کو اور سب مسلمانون کو لازم ہے جو اُسکے ہمراہ ہون وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ
الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِىَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۠ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا
اور پاس نجاؤ یتیم کے مال کے اور اُسکو اپنے خرچ مین نلاؤ مگر اُس طرح کہ اُسے فائدہ ہو یعنی جس بچہ کا باپ
مر جاوے اُسکے مال کو اپنے مال مین نہ لاؤ مگر سوداگری کرو اس طرح کہ اُسکے مال کا جو نفع آوے
وہ اُس بچہ کے خرچ مین آوے اور اُس کی اصل مین کچھ نقصان نہوا ور نہین تو اُس کا مال امانت
رکھو جب تلک کہ وہ بچہ جوان ہووے تب اُسکا مال سب اُسے دو اور کچھ کمی نکرو اور پورا کرو
قول یعنی جو کسی سے وعدہ کرو اُسے ادا کرو جو مقرر قول پوچھا جاویگا یعنے اگر کسی سے قول کرکے
یا وعدہ کرکے پورا نکروگے تو گنہگار ہوگے وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ
الْمُسْتَقِيْمِ ۭ اور پورا ماپو پیمانہ جسوقت ماپنے لگو تم اور پورا تولو ساتھ ترازو سیدھی درست کے
کتنے شہرون مین ترازو کے بدلے پیمانہ سے ماپ کر دیتے ہین تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تولو یا
ماپو لیکن اُس مین کمی دیتے وقت اور زیادتی لیتے وقت نکرو ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا

ع ۸

یہ ماپنا سیدہا اور تولنا درست اچھا ہے تمکو اور آخر کو بہلائی ہے تمہاری وَلَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنْہُ مَسْئُوْلًا اور پیچھے نہ لگ جس بات کی تجھے خبر نہیں یعنے بغیر دیکھے کہو کہ دیکھا ہے اور بغیر سنے کہو کہ سُنا ہے یعنے جھوٹی گواہی مت دے جو مقرر کان اور آنکھ اور دل سب یہ اپنے کاموں سے پوچھے جاینگے یعنی قیامت کو کانوں سے پوچھیں گے کہ تو نے کیا سُنا اور کیوں سُنا اور آنکھ سے پوچھیں گے کہ تو نے کیا دیکھا اور کیوں دیکھا اور دل سے پوچھیں گے کہ تو نے کیا جانا اور کیوں جانا اور خدا تعالیٰ فرماتا کہ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّکَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا اور مت چل زمین پر اکڑتا ہوا اور اِتراتا ہوا کہ تو پھاڑ نہ ڈالے گا زمین کو ایسے دہمک کر چلنے سے اور نہ آسمان تک پہنچے گا اس ایڑیاں اُٹھا کر پنجوں پر چلنے سے اونچان اور لنبان میں یعنی ایسا اکڑ لیسے جو اونچا ہو کر چلتا ہے آسمان کو نہ پہنچے گا کُلُّ ذٰلِکَ کَانَ سَیِّئُہٗ عِنْدَ رَبِّکَ مَکْرُوْہًا سب ہیں یہ بُری باتیں اور تیرا رب اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیزار ہے ایسی باتوں سے ذٰلِکَ مِمَّآ اَوْحٰٓی اِلَیْکَ رَبُّکَ مِنَ الْحِکْمَۃِ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰہِ اِلٰہًا اٰخَرَ فَتُلْقٰی فِیْ جَہَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا یہ سب باتیں جو بھیجی ہیں تجکو تیرے رب نے یہ سب عقل کی باتیں ہیں اور ان باتوں میں حق پہچانا جاتا ہے اور مت پکڑ خدا تعالیٰ کے ساتھ خدا دوسرا شریک اور اگر پکڑیگا تو پھر پڑیگا دوزخ میں طعنہ کھایا ہوا اور نکالا ہوا خدا تعالیٰ کی رحمت سے یعنے سب تجکو دوزخ میں بُرا کہیں گے اور فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اُن کو جو کہتے تھے کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں کہ اے احمقو سُنو تو کہ اَفَاَصْفٰکُمْ رَبُّکُمْ بِالْبَنِیْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ اِنَاثًا اِنَّکُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِیْمًا ای کیا تمکو چُنکر دیئے تمہارے رب نے بیٹے اور اپنے واسطے رکھیں فرشتوں کو بیٹیاں یعنے تم آپ تو بیٹیوں کا ہونا عیب جانتے ہو اور خدا کو کہتے ہو کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں یعنی اپنے سے بھی خدا تعالیٰ کو عیب دار جانتے ہو بیشک تم کہتے ہو بات بڑی کہ جس بات سے زمین آسمان پھٹ جاوے کہ اپنا عیب خدا تعالیٰ پر دھرتے ہو پس تم خدا سے بھی اچھے ہو جو بیٹوں کے باپ ہو یہ بات بہت بڑی ہے وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِیْ ہٰذَا الْقُرْاٰنِ لِیَذَّکَّرُوْا وَمَا یَزِیْدُہُمْ اِلَّا نُفُوْرًا اور مقرر ہمنے پھیر پھیر سمجھایا اس قرآن میں تو معلوم کریں خدا تعالیٰ کی عظمت اور بڑائی کو اور نصیحت پکڑیں اور زیادہ بھاگتے ہیں اور اُلٹا سمجھتے ہیں قُلْ لَّوْ کَانَ مَعَہٗٓ اٰلِہَۃٌ کَمَا یَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰی ذِی الْعَرْشِ سَبِیْلًا کہو اے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان کافروں سے

کہ اگر ہوتا خدا تعالیٰ کے ساتھ دوسرا خدا جیسے کہ یہ کہتے ہین تو پھر ڈھونڈھتے وہ خدا طرف خدائے تعالیٰ کے جو صاحب عرش کا ہے یعنے بتون کو جو یہ کافر خدا کہتے ہین اگر یہ بات کچھ ہوتی تو خدائے تعالیٰ جو مالک عرش کا ہے اُسکے مقابلہ کو تیار ہوتے اور تردد کرنے اور اپنی عاجزی کا عیب دور کرتے سُبۡحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوۡلُوۡنَ عُلُوًّا كَبِيۡرًا پاک ہے خدا تعالیٰ سب عیبون سے اور عاجزیون سے اور بہت بڑا ہے اِن باتون سے جو یہ کہتے ہین بہت بڑا ہے اور بہت اونچا ہے سب کی سمجھ اور سب کے دھیان سے بے نہایت تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبۡعُ وَالۡاَرۡضُ وَمَنۡ فِيۡهِنَّ ؕ یاد خدا تعالیٰ کی کرتے ہین ساتون آسمان اور زمین اور جو کوئی کہ اُن کے بیچ مین ہے سب یعنے دیو پری چرند پرند بلکہ درخت اور پہاڑ اور دریا سب جو کچھ کہ ہے خدا تعالیٰ کی یاد کرتے ہین وَاِنۡ مِّنۡ شَىۡءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمۡدِهٖ وَلٰـكِنۡ لَّا تَفۡقَهُوۡنَ تَسۡبِيۡحَهُمۡ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيۡمًا غَفُوۡرًا اور کوئی چیز نہین مگر اُس کی یاد کرتی ہین یعنی اُس کی یاد مین ہے ساتھ احسان ماننے کے اور شکر کرنے کے پر تم اے آدمیون نہین سمجھتے اُن کے ذکر کرنا مقرر خدا تعالیٰ ہے تحمل کرنے والا بخشنے والا یعنے کافرون پر جلد عذاب نہین بھیجتا اور مسلمان گنہگارون پر مہر کریگا کہتے ہین کہ ابو جہل اور کئی ویسے ہی کافرون نے ملکر قصد کیا کہ جسوقت حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن پڑھین تو انہین تکلیف دین اور بے ادبی کرین خدا تعالیٰ نے اپنے دوست کو قرآن پڑھنے کے وقت کافرون کی آنکھون سے چھپایا اور پھر یہ آیت بھیجی وَاِذَا قَرَاۡتَ الۡقُرۡاٰنَ جَعَلۡنَا بَيۡنَكَ وَبَيۡنَ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسۡتُوۡرًا ۙ اور جب قرآن پڑھتا ہے تو تو کرتے ہین ہم تجھ مین اور اُن مین جو قیامت سچ نہین جانتے پردا چھپا ہوا جو ایسا کہ خلقت کو نظر نہ آوے وہ پردا وَّجَعَلۡنَا عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ اَكِنَّةً اَنۡ يَّفۡقَهُوۡهُ وَفِىۡۤ اٰذَانِهِمۡ وَقۡرًا ؕ اور کیا ہمنے کافرون کے دلون پر پردا ڈھانکا ہوا یعنے کافرون کے دلون کو چھپا دیا تو نہ سمجھین معنی قرآن کے اور اُن کے کانون مین بوجھ ڈالا ہے گویا کہ گھسے ہین اُن کے کانون مین جو نہ سنین قرآن کو وَاِذَا ذَكَرۡتَ رَبَّكَ فِى الۡقُرۡاٰنِ وَحۡدَهٗ وَلَّوۡا عَلٰٓى اَدۡبَارِهِمۡ نُفُوۡرًا اور جب تو یاد کرتا ہے رب اپنے کو قرآن مین یعنی جب قرآن مین پڑھتا ہے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ خدائے عز و جل ایک ہے تب پھر جاتے ہین اُلٹے بھاگتے ہوئے یعنے خفا ہو کر چلے جاتے ہین اور یہ قرآن پڑھنا تیرا انہین خوش نہین آتا نَحۡنُ اَعۡلَمُ بِمَا يَسۡتَمِعُوۡنَ بِهٖۤ اِذۡ يَسۡتَمِعُوۡنَ اِلَيۡكَ وَاِذۡ هُمۡ نَجۡوٰٓى ہم خوب جانتے ہین جسواسطے یہ سنتے ہین قرآن کو جسوقت سنتے ہین اور دھیان رکھتے ہین تیری طرف

یعنی کافرون کی غرض قرآن سننے سے یہ ہے کہ اس مین طعنہ ماریئے اور عیب پکڑیئے اور جب
یہ آپس مین اکیلے بیٹھ کر مصلحت کرتے ہین تو کوئی کہتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جادوگر ہے
اور کوئی کہتا کہ شاعر ہے کوئی کہتا کہ دیوانہ ہے اِذْ یَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا
مَّسْحُوْرًا یاد کر کہ کافر کہتے ہین تیرے یارون کو کہ نہین تابعداری کرتے تم مگر ایک مرد جادو کیئے
ہوئے کی یعنے کافر کہتے تھے مسلمانون کو کہ تم تابعدار ہو ایک شخص کے سو وہ ایسا ہے جیسے جادو
کیا ہوا ہوتا ہے اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ۝
دیکھ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اِن مکے کے لوگون کو جو کیسی کہتے ہین تیرے واسطے مثلین یعنی تجھے
شاعر کہتے ہین اور شاعر بہت عقلمند ہوتا ہے اور کبھی دیوانہ کہتے ہین اور دیوانہ کو عقل نہین
ہوتی پھر بھولی راہ کو وہ کافر پھر نہین راہ پا سکتے سیدھی حیران ہین اور بہکتے پھرتے ہین وَقَالُوْٓا
ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ۝ اور کہتے ہین کہ ای کیا جب ہم
مر کر ہونگے پرانے ہڈیان گلی ہوئی پھر کیا ہم تب پیدا ہونگے نئے سر سے قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً
اَوْ حَدِيْدًا ۝ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا ۭ قُلِ الَّذِيْ
فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان کو جو قیامت کے منکر ہین کہ مثلاً تم بن جاؤ
پتھر کے یا لوہے کے یا کوئی بڑی چیز جسے تم اپنے دل مین بڑا جانتے ہو وہ بنجاؤ جیسے پہاڑ
یا آسمان پھر کہو کہ کون ہمین اب اِس حال سے پھر آدمی کرے کہو ای محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
کہ دوبارہ آدمی بنا دیگا تمہین جس نے پیدا کیا تھا تمہین پہلی بار جب تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ
بات کہیگا تب کافر فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ پھر ہلاوین گے اپنے سر
تیری طرف ہنسنے پر بات نمانین گے اور کہین گے کہ اگر سچ ہے تو کب ہوگا یہ مر کر پھر جینا
قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا کہو کہ شاید یہ بات ہووے جلد یعنی قیامت کچھ دور نہین يَوْمَ
يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ جس دن تمکو بلاویگا
اور پکاریگا فرشتہ خدا تعالیٰ کے حکم سے پھر قبول کروگے اُس بلانے کو اور دوڑے جاؤگے
اور تمامی تعریف خدا تعالیٰ کو لائق ہے کہ جو چاہتا ہے سو کرتا ہے اور وہان کروگے کہ دنیا
مین تھوڑی دیر رہے تھے وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ
بَيْنَهُمْ ۭ اور کہہ ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم میرے اُن بندون کو جو ایمان لائے ہین جو کہوین وہ بات
جو بہت ہی اچھی ہو یعنی ایسی بات کہوین کہ جو سنے سو خوش ہو نہ ایسے کہین کہ جس بات مین ہنگامہ اُٹھے

بلکہ اگر کوئی سخت بات کہے تو اسکا جواب نرمی سے دین کسواسطے کہ مقرر شیطان لڑائی کروانا
ہے آپس مین اِنَّ الشَّیْطٰنَ کَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا کہ مقرر شیطان ہے آدمیون کے واسطے
دشمن صریحا کہلا ہوا اور میرے بندون سے یہ کہہ کہ رَبُّکُمْ اَعْلَمُ بِکُمْ اِنْ یَّشَاْ یَرْحَمْکُمْ اَوْ اِنْ
یَّشَاْ یُعَذِّبْکُمْ پروردگار تمہارا خوب جانتا ہے تمکو اور تمہارے کامون کو اگر چاہے رحم
کرے اور بخشے تمکو اور جو اگر چاہے عذاب کرے تمکو مختار ہے وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ عَلَیْهِمْ وَکِیْلًا
اور نہین بہیجا ہمنے تجکو ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم ان لوگون پر نگہبان اور ذمہ دار یعنی پیغمبر کا
کام اتنا ہی ہے کہ حکم خدا تعالی کا پہنچا دیوے پہر جو کوئی مانے تو اسی کو بہلا ہے اور جو نمانے تو
اسکو برا ہے وَرَبُّکَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم رب تیرا خوب
جانتا ہے جو کچہہ کہ ہے آسمانون اور زمین مین ان کو یعنی کوئی شخص دیو پری اور آدمی اور فرشتون سے
چہپا ہوا نہین ہے پروردگار تیرے سے اور سب کا قدر اور مرتبہ جانتا ہے وَلَقَدْ فَضَّلْنَا
بَعْضَ النَّبِیّٖنَ عَلٰی بَعْضٍ وَّاٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا اور مقرر بڑائی دی ہمنے بعضے پیغمبرون کو
بعضون پر یعنی ہم مختار ہین جسے چاہین پیغمبری دین اور جسے چاہین بزرگی دین اور دی ہمنے
داود نبی کو کتاب جسکا زبور نام ہے کہتے ہین کہ مکہ مین کال پڑا تہا جو اناج ملنا تہا تب
خدا تعالی نے یہ آیت بہیجی کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کافرون کو قُلِ ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ
مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا یَمْلِکُوْنَ کَشْفَ الضُّرِّ عَنْکُمْ وَلَا تَحْوِیْلًا کہہ کہ پکارو تم ان کو جنکو
جانتے تہے خدا سوائے خدا تعالی کے جو وہ تمہارے اس مصیبت کو اور قحط کو تمپر سے دور کرین تم
ای کافرو پہیر اکہہ گئے انہین پہر وہ دور نکر سکین گے سختی قحط کی تمسے دور کرنا اور نہ اس حال کو
پہیر سکین گے کہتے ہین کہ ایک قوم فرشتون کو پوجتی تہی اور فرقہ دیوون کی بندگی کرتا تہا
سو ان کے حق مین خدا تعالی فرماتا ہے کہ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّهِمُ الْوَسِیْلَةَ
اَیُّهُمْ اَقْرَبُ وَیَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَیَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ کَانَ مَحْذُوْرًا
وہ گروہ یعنی فرشتے اور دیو جنکو یہ کافر پوجتے ہین اور ان کی بندگی کرتے ہین وہ ڈہونڈتے
ہین طرف رب اپنے کی وسیلہ جو کوئی کہ ہے نزدیکی یعنی وہ جن اور فرشتے جو حق کے نزدیک
ہین وہ آپ وسیلہ ڈہونڈتے ہین بندگی کرنے سے یعنی وہ خود بندگی کرتے ہین خدا تعالی
کی اور امیدوار ہین اسکی مہربانی کی اور ڈرتے ہین اسکے عذاب سے بیشک ہے عذاب رب تیرے کا ڈرنے کے لائق
وَاِنْ مِّنْ قَرْیَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِکُوْهَا قَبْلَ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِیْدًا

اور نہین کوئی گانوٗ اور شہر مگر ہم اُسکے رہنے والون کو مار کر خراب کردینگے پہلے قیامت کے
آنے سے یا عذاب کرینگے اُن بستیون مین کال کے سبب یا قتل سے عذاب سخت یعنے قیامت
آنے سے پہلے بڑی بڑی مصیبتون سے سب لوگ مرجائینگے اور سب شہر اور گانوٗ ویران
ہوجائینگے کَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ہے یہ بات لوح محفوظ مین لکھی ہوئی
یعنی ویران ہونا سارے عالم کا قیامت سے پہلے بیشک ہے کہتے ہین کہ کافر مکے کے حضرت
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزے مانگتے تھے ایسے کہ ایک پہاڑ سونے کا ہووے اور باقی
سب پہاڑ غائب ہوکر زمین کھیتی کے لائق ہو تو ہم باغ بناوین اور کھیتی کرین خدا تعالیٰ
نے اُن کے جواب مین یہ آیت بھیجی کہ وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا
الْاَوَّلُوْنَ اور کوئی چیز منع کرتی نہین ہمین جو ہم بھیجین اور نشانیان اپنی قدرت
کی مگر یہ ہے کہ جھوٹا جانا معجزون کو اگلے نبیون کی اُمت نے یعنے پہلے جو اور پیغمبر آئے تھے
اُن کے معجزون کو اُن کی اُمت نے جادو سمجھا پھر اُن پر بڑا سخت عذاب آیا جو اُن سے کچھ
نسل نہ رہی اسواسطے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو معجزہ دکھانے کا حکم نہین کرتے جو تم بھی معجزہ
دیکھ کر ایمان نہین لانے کے پھر تم ویسے ہی عذاب کے لائق ہوگے اور تقدیر مین تمپر ویسا
عذاب نہین اسواسطے کہ تمہاری اولاد مین مومن پیدا ہونگے اور تمنے سُنا ہوگا وَاٰتَيْنَا
ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا اور دیا اور پیدا کیا ہمنے قوم ثمود کے وقت جو
وہ حضرت صالح نبی علیہ السلام کی قوم تھی اُن کے کہنے سے ہمنے پیدا کی اونٹنی پتھر مین سے
ظاہر اور صریح سب کے روبرو جس طرح انہون نے چاہا تھا یعنی قوم ثمود نے حضرت صالح
علیہ السلام سے یہ معجزہ چاہا کہ اس پہاڑ مین سے اونٹنی نکلتی ہے بچہ دیوے سب کے روبرو
خدا تعالیٰ نے حضرت صالح کی دعا سے اُسی طرح اپنی قدرت سے کر دکھایا پھر اُس قوم
ثمود نے ستایا اور ستم کیا اور اونٹنی کی کونچے کاٹین پھر اُن پر ایسا سخت عذاب آیا جو سب
تین دن مین جلکر مر گئے غضب کی آگ سے جو اُن کی ایک بھی باقی نہ رہا وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ
اِلَّا تَخْوِيْفًا اور نہین بھیجتے ہم نشانیان اپنی قدرت کی مگر واسطے ڈرنے کے یعنے پیغمبر کے
معجزے دیکھ کر ڈرو اور ایمان لاؤ اور جانو کہ خدا تعالیٰ ایسی قدرتین رکھتا ہے پھر اگر کوئی
وہ معجزے دیکھ کر ایمان نہ لاوے تو پھر سخت عذاب آتا ہے وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ
بِالنَّاسِ اور جب ہمنے کہا تجکو یعنی وعدہ کیا کہ تو علم لکھا جو مقرر رب تیرا اپنے عذاب مین

گھیر لیگا مکے کے لوگون کو یعنے مکے کے کافرون کو مسلمانون کے ہاتھ قتل کروائے گا
وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ ÷ اور نکیا ہمنے اُس خواب کو جو دکھایا تجکو مگر
آزمانا تھا لوگون کا یعنے لوگون کے آزمانے کو وہ خواب دکھانا تھا تجکو اس رؤیا کے لفظ مین اختلاف
علما کا ہے بعضے یون کہتے ہین اس سے مراد معراج ہے جو خدائیتعالی نے عجائبات آسمانی دکھلائے
اور اُسکا فتنہ یہ ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے احوال معراج کا کہا کتنے سست مسلمان
پھر گئے اور منافق لگے طعنہ دینے اور کافر خوش ہوئے کہ آج بات ایسی کہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نے جو سب جھوٹا جانینگے اور اچھے مسلمانون نے سچ جانا وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ
اور درخت لعنتی کا ذکر قرآن مین کرنا بھی آزمانا ہے لوگون کا کہتے ہین کہ جب ابوجہل نے سنا کہ
دوزخ مین درخت ہے تہور کا تو لگا کہنے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتا ہے کہ دوزخ کی آگ ایسی ہے
جو پتھر اس مین جلتے ہین لکڑیوں کی طرح ویسی آگ مین درخت کا ہونا تعجب ہے یعنے جھوٹ ہے
اور یہ نجانا کہ خدائیتعالی کو قدرت ہے جو آگ مین سمندر جانور کو پیدا کرتا ہے اس کی قدرت کے
آگے یہ بات بھی مشکل نہین وَنُخَوِّفُهُمْ فَمَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا طُغْيَانًا كَبِيرًا اور ڈراتے ہین ہم کافرون کو
آگ دوزخ سے اور تہور کے درخت سے اور وہان کے عذابون سے پھر یہ افزود کرتے ہین
تکبر ہی اور نافرمانی کو یعنی یہ الٹا ہی کرتے ہین وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا
إِلَّا إِبْلِيسَ اور جب ہمنے کہا سب فرشتون کو کہ سجدہ کرو آدم کو انہون نے کیا موافق حکم
کے پر نکیا تو ایک ابلیس نے خدائیتعالی نے فرمایا کہ ای ابلیس تو نے آدم کو سجدہ کیون نکیا تو
قَالَ أَأَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِينًا کہا ای مین کیا سجدہ کرون اس کو جسے پیدا کیا تو نے مٹی سے
یعنی ایسی ناچیز کو سجدہ کرون ابلیس کی یہ بات خدائیتعالی کو بری لگی اور کہا کہ دور ہو میری درگاہ سے
تب قَالَ أَرَأَيْتَكَ هَٰذَا الَّذِي كَرَّمْتَ عَلَيَّ لَئِنْ أَخَّرْتَنِ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَأَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهُ إِلَّا قَلِيلًا
کہا ابلیس نے کہ ای پروردگار دیکھ تو اسکو جسکو بڑائی تو نے دی ہے مجھ پر اگر تو مجھے ڈھیل دی
اور چھوڑ دے قیامت تک تو مین مقرر جڑھ سے اکھاڑ کر پھینک دون اس کی اولاد کو مگر رہ
جاوین تھوڑے سے جو ان پر میرا قابو نچل سکے پھر خدائیتعالی نے قَالَ اذْهَبْ فَمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ
فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزَاؤُكُمْ جَزَاءً مَّوْفُورًا کہا ابلیس کو کہ جا پھر جو کوئی تابعداری
کریگا تیری اس کی اولاد سے پھر مقرر دوزخ ہے بدلا تمہارا پورا وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ
مِنْهُم بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِم بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ

وَعِدْهُمْ ۚ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا اور بہکا جس کو بہکا سکے آدم کی اولاد سے اپنی آواز سے اور بلا نے سے اور راٹھا اور دوڑ ا اُن پر پیادے اپنے اور سوار اپنے اور شریک ہو اُن کے مال مین جیسے بیاج اور رشوت اور مال حرام مین خرچنا اور اصراف اور شریک ہو اُن کی اولاد مین جیسے زنا اور بے نکاح اور وعدہ کر اُن سے جیسے کہ قیامت اور حشر اور حساب کو نماننا اب خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہیں دیتا وعدے شیطان اُن کو مگر فریب اور دغا لینے وعدہ شیطان کا دغا اور فریب ہے جو کہتا ہے کہ قیامت جھوٹا ڈر کا ہے اور گنہگار جو کوئی ہی تو بخشا وین گے قیامت کو اور فرماتا ہے خدا تعالیٰ شیطان کو کہ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ۭ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا بیشک بندے میرے جو اچھے ہین اُن پر نہیں تجکو زور غلبہ یعنی اے شیطان میرے اچھے بندون کو تو فریب نہ دے سکے گا اور کفایت کرتا ہے رب تیرا اپنے بندون کو رکھوالا مکر شیطان کے سے رَبُّكُمُ الَّذِيْ يُزْجِيْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝ رب تمھارا وہ ہے جو چلاتا ہے تمھارے واسطے ناو دریا مین تو تلاش کرو روزی کی خدا تعالیٰ کے فضل سے بیشک خدا تعالیٰ ہے تم پر مہربان وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِيَّاهُ ۚ اور جب پہنچے تم کو سختی یعنی ناو کے ڈوبتے کا دریا مین تب کھو یا جاتا ہے جس کو تم پوجتے تھے مگر خدا تعالیٰ یاد آتا ہے یعنی خوف کے وقت خدا ہی یاد آتا ہے اور سب کو بھول جاتے ہیں فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ۝ پھر جب ہم نے چھڑایا تمکو ڈوبنے سے اور پہنچایا طرف خشک زمین کے پھر گئے تم اُس حال سے اور خدا تعالیٰ کو بھول گئے اور پھر پوجنے لگے بتون کو اور ہے آدمی ناشکر جو احسان خدا تعالیٰ کا بھولتا ہے اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِيْلًا ۝ اسے کیا بے ڈر ہو گئے دریا سے نکل کر اس بات سے کہ دھسا دے تمکو جنگل کے کنارے یعنی خدا تعالیٰ قادر ہے اگر چاہے تو تمھیں زمین مین دھسا دے یا بھیجے تم پر آندھی جو پتھر تم پر گرنے لگیں پھر نہ پاؤ تم اپنے واسطے رکھوالا اور بچانے والا اُس عذاب سے اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ يُّعِيْدَكُمْ فِيْهِ تَارَةً اُخْرٰى فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيْحِ فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهٖ تَبِيْعًا ۝ اسے کیا بے ڈر ہوئے تم اس بات سے جو پھیر لاوے تمکو دریا مین دوبارہ یعنے خدا تعالیٰ تمھارے جی مین ڈالے کہ تم پھر ناو پر چڑھ کر دریا مین چلو۔

پھر بھیجی تم پر باؤ جو توڑنے والی ہو ناؤ کی پھر ڈبو دے تحقیق تمھاری ناشکری کی سبب پھر نہ پاؤ گے تم اپنے واسطے ہم پر اس ڈبونے کا پیچھا کرنے والا یعنی ہم سے بدلا لینے والا نہ پاؤ گے
وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا اور مقرر بڑائی اور عزت دی ہم نے آدم کی اولاد کو اور اٹھایا ہم نے اُن کو سواریوں پر جنگل میں اور دریا میں اور کھانے کو دیا ہم نے اُن کو اچھی اور ستھری چیزیں اور بزرگی دی ہم نے اُن کو اوپر بہتوں کے جو پیدا کیا ہم نے جیسی بڑائی دینے تھے یعنی بیچ خلقت پیدا کی ہے سب سے خدا تعالیٰ نے آدم کی اولاد کو بزرگی دی ہے یہانتک کہ فرشتوں سے بھی اولیا اور انبیا کو بڑائی دی ہے يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ جس دن ہم بلاویں گے سب لوگوں کو اُن کی راہ بتانے والی کے ساتھ یعنی قیامت کو پکاریں گے کہ اے محمد اور اے اُمت موسیٰ اور اے اُمت عیسیٰ صلوٰۃ اللہ علی نبینا وعلیہم السلام فَمَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا پھر وہ جنکو دیں گے اُن کا اعمال نامہ داہنے ہاتھ میں پھر وہ لوگ پڑھیں گے اعمال نامہ اپنا خوشی سے اور ستم نہ دیکھنے والا ہوگا کوئی دھاگے کے برابر یعنی کسی کا حق ذرا بھی نہ رہے گا جیسے عمل کئے ہوں گے پورا بدلا ملے گا۔
وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا اور جو کوئی کہ ہے اس دنیا میں اندھا یعنی جس نے راہ ایمان کی یہاں نہیں پائی پھر وہ آخرت میں اندھا ہوگا اور راہ نہ پاوے گا اُس کی اور بھولے گا راہ اندھوں کی طرح کہتے ہیں کہ ایک فرقے نے کافروں سے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہم ایک طرح سے دین تمھارا قبول کرتے ہیں جو ہمیں رخصت دو کہ ایک برس ہم بتوں کو پوجیں اور نماز میں رکوع اور سجدہ معاف کرو اور اگر کوئی پوچھے کہ یہ کیوں کیا۔ تو کہو کہ خدا نے یوں حکم کیا اسواسطے یہ آیت خدا تعالیٰ نے بھیجی وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ ۖ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا اور چاہا کافروں نے پھیراویں تجھے اوس چیز سے جو بھیجا ہمنے تیری طرف یعنی قرآن اور احکام شریعت کی اور جھوٹ بنا کر کہے ہم پر سوائے اُس کے جو ہم نے حکم کیا یعنی یہ جھوٹ کہے کہ خدا نے یوں حکم کیا جب تو ویسا کام کرے جو وہ کہتے ہیں تب تجھے پکڑیں دوست جھمکے یعنی کہ کہتے کہ کافروں نے شروع اسلام میں کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم تمھیں مکہ کی زیارت کو آنے نہ دیں گے جب تک تو ہمارے بتوں کو ہاتھ نہ لگاوے گا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

دل میں آیا کہ خدا تعالی میری نیت کو جانتا ہے کہ مجھے اعتقاد بتوں سے نہیں ظاہر میں اپنی بات کا کیسا
مضائقہ ہے حق تعالی نے یہ آیت بھیجی وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـــًٔا قَلِيْلًا
اگر نہ ہم مضبوط اور ثابت رکھتے تجھکو اپنی مدد سے تو مقرر جھکتا اور میل کرتا اُن کی بات کی طرف یعنی
اگر ہم نہ بچاتے تو اُن کا کہا ماننے کو چاہتا جی تیرا تھوڑا سا اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَ
ضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا اُس وقت جو اگر تو اُن کے کہنے کو مانتا تو ہم
اُس وقت چکھاتے دونا عذاب زندگی کا اور دونا عذاب چکھاتے مرنے کا - پھر نہ پاتا تو اپنے
واسطے ہم پر کوئی مددگار جو اُس عذاب ہمارے سے چھڑاتا تجھے ؎ کہتے ہیں کہ مکّے کے لوگوں نے
آپس میں مصلحت کی کہ ایسا سلوک اور تدبیر کیجیے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہاں سے نکل جائے
خداوند تعالی نے اس آیت سے اپنے حبیب کو خبر دی وَاِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ
الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَاِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا اور چاہا کافروں نے تو تجھے
گھبرادیں اور لغزش دیویں مکّے کی زمین سے تو نکالدیں تجھے وہاں سے جب ایسا ہووے
یعنی تو جب مکّے سے نکل جاوے تو نہ دیر کریں کافر پیچھے تیرے مگر تھوڑی دیر یعنی پھر جلد
ہلاک ہوویں سو بدر کی لڑائی میں مارے گئے سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا
وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا ۝ چلن اور طریقہ ہے اُن کا جنکو بھیجا تھا ہمنے پہلے
تجھسے اپنے بھیجے ہوؤں سے اور وہ چلن یہ ہے کہ جس قوم نے اپنے نبی کا کہا نہ مانا اُس
قوم پر عذاب آیا اور نہ پاوے گا تو ہمارے طریقہ کو پھیرنا اور بدلنا یعنی ہمنے جو بات مقرّر رکھی ہے
وہ ہرگز پھرتی نہیں اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ قائم اور
برقرار رکھ نماز کو بعد ڈھلنے سورج کے سے یعنی ظہر اور عصر کی نماز اور قائم رکھ نماز کو اندھیرے
ہونے رات تک یعنی مغرب اور عشا کی نماز اور قائم رکھ نماز فجر کی اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ
مَشْهُوْدًا مقرر نماز فجر کی دیکھی ہوئی ہے یعنی دیکھتے ہیں فجر کی نماز کو فرشتے رات اور دن کی ۔
وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
اور رات کو بھی کسی وقت اٹھ اور نماز پڑھ زیادہ فرضوں سے شتاب ہے کہ کھڑے کرے تجھے رب تیرا
مقام محمود میں یعنی بہت اچھی جگہہ جو وہ قرب الٰہی ہے ؎ کہتے ہیں کہ قیامت کو حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم مقام محمود میں کھڑے ہو کر اپنی گنہگار امت کو خدا تعالی سے بخشوا وینگے وَقُلْ رَّبِّ
اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا اور دعا مانگ

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور کہو کہ اے پروردگار میرے لا مجھے مدینہ میں سلامت اور درست اور نکال مجھے مکے سے نکالنا درست اور سلامت اور بنا میرے واسطے اپنے پاس سے حجت اور قوت مدد دینے والے وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا اور کہو کہ آیا سچ یعنی دین اسلام اور گیا اور ناچیز ہوا جھوٹ یعنی کفر اور شرک اور مقرر جھوٹ ہے جانے والا اور ناچیز ہونے والا وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا اور بھیجتے ہین ہم زمین پر قرآن کی آیتین وہ جو تندرستی ہے بیماریون کو اور مہربانی اور بخشش ہے ایمان لانے والون کو اور زیادہ ہوتی ہے خرابی کافرون کو قرآن سے وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَئُوسًا اور جب نعمت دیتے ہین ہم یعنی جب دولت اور تندرستی اور امن دیتے ہین آدمی کو تب منھ پھیر لیتا ہے ہماری یاد سے اور شکر نہین کرتا اور مڑ جاتا ہے اور کنارہ پکڑتا ہے یعنی تکبر کرتا ہے اور حق سے پھر جاتا ہے کافر اور مومن نعمتون کا شکر کرتا ہے اور فرمانبرداری مین رہتا ہے اور جب پہنچتی ہے آدمی کو مفلسی یا بیماری یا خوف تو ہوتا ہے ناامید حق تعالیٰ کی رحمت سے یعنی بے قرار اور بے صبر ہوتا ہے کافر اور مومن صبر کرتا ہے اور امیدوار رہتا ہے خدا تعالیٰ کی رحمت کا قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَىٰ شَاكِلَتِهِ فَرَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ أَهْدَىٰ سَبِيلًا کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہر ایک کافر اور مومن کام کرتے ہین اپنے مزاج کے اور عادت کے موافق پھر رب تمہارا خوب جانتا ہے اُس شخص کو جو اچھی چلتا ہے راہ یعنی جس کا چلن اور کام اوپر طریقہ اسلام کے ہے اور اِس کا انجام اچھا ہے اُسے ہم خوب جانتے ہین **کہتے ہین** کہ مکے کے کافرون نے کئی آدمی سردارون کو مدینہ مین بھیجا تو وہ جو علما یہودیون کے تھے اور توریت پڑھے ہوئے تھے اُن سے احوال محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان کرین اور پوچھین کہ وہ دعویٰ نبوت کا کرتا ہے یہ نبی در اصل سچ ہے یا جھوٹا ہے جب علماء یہود نے احوال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سنا حیران ہوئے اور کہا کہ آخری زمانہ کا پیغمبر کے وقت پیدا ہونے کا نزدیک آیا ہے اور یہ جو تم نے احوال کہا موافق توریت کے ہے تم جا کر آزمانے کے واسطے تین باتین پوچھو ایک تو خبر جوانون کی یعنی اصحاب کہف کی اور دوسری خبر اُس کے جو کنارے مغرب اور مشرق کے پھرا ہے یعنی ذوالقرنین اور تیسری پوچھو کہ روح کیا ہے

اگر اُس نے دو باتیں بتا دیں اور روح کے احوال میں چپ رہا تو جانو کہ مقرر وہ پیغمبر آخر زمانے کا ہے - پھر اُنھوں نے مدینہ میں آکر تینوں چیزیں پوچھیں اُن دونوں باتوں کا حکم آیا سے احوال کہا اور روح کے احوال میں حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا ۝ اور پوچھتے ہیں تجھسے احوال روح کا کہو اُن پوچھنے والوں کو کہ روح حکم میرے رب کا ہے اُس کا احوال خدا تعالی ہی جانتا ہے اور کوئی اُسکے سے واقف نہیں اور نہیں دی تمکو عقل اور دانائی مگر تھوڑی جو تمہیں ضرور تھی اور تم اُس کے بغیر حیران تھے اور محتاج تھے وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهِ عَلَيْنَا وَكِيلًا ۝ اور اگر ہم چاہیں تو ہر طرح لیجاویں اُس کو جو بھیجا ہے ہمنے تیری طرف یعنی اگر چاہیں تو بھلادیں قرآن کو تیرے دل سے اور پھر نیا دے تو اپنے واسطے پھر کوئی ذمہ دار جو پھر سے پھیر لیجاکر تجھے یاد دلاوے قرآن کو إِلَّا رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ إِنَّ فَضْلَهُ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيرًا مگر مہربانی رب تیرے کی جو نہیں بھلاتے تیرے دل سے قرآن کو مقرر فضل خدا تعالی کا ہے تجھ پر بڑا جو تجھے سب آدمیوں اچھوں سے بہتر کیا اور سردار سب کا کیا ۔ کہتے ہیں کہ نضر بیٹا حارث کا کہتا تھا کہ قرآن شاعر کا بنایا ہوا ہے اگر میں چاہوں تو ویسا کہوں سو خدا تعالی فرماتا ہے قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى أَنْ يَأْتُوا بِمِثْلِ هَذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نضر کو اور اُس کے یاروں کو کہ اگر جمع ہو ویں آدمی اور دیو پری اور فکر قصد کریں او پر اُسکے جو لاویں یعنی بناویں مانند اس قرآن کے نہ لاسکیں گے اور نہ بنا سکیں گے اُس کی مانند اگر ہووے ایک دوسرے کا پشتیبان اور مددگار تب بھی وہ بات ہرگز نکہہ سکیں گے وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هَذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ فَأَبَى أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا اور بیشک پھر پھیر سمجھائیں ہمنے لوگوں کو اس قرآن میں سب طرح کی مثلیں اور باتیں پھر نا بہت لوگوں نے اور ناشکری کی وَقَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ حَتَّى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْأَرْضِ يَنْبُوعًا ۝ اور کہا مکے کے لوگوں نے کہ ہم ہرگز نہیں مانیں گے اور سچا نجانیں گے تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جبتک کہ نکلاوے تو ہمارے واسطے مکہ کی زمین میں نبع کہ جس میں پانی کبھی کم نہو أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ مِنْ نَخِيلٍ وَعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْأَنْهَارَ خِلَالَهَا تَفْجِيرًا یا ہووے تجھے باغ کھجوروں اور انگوروں کے درختوں سے بھرا ہوا اور نہریں اُسمیں جلتی ہوں جیسے چاہیے یعنی گہرے ہوں اور پانی خوب جاتا ہو اُن میں أَوْ تُسْقِطَ السَّمَاءَ كَمَا

تزعمت علینا کسفا او تاتی باللہ والملئکۃ قبیلا یا گرا دے تو ہم پر جیسا کہ تو سمجھتا
ہے ٹکڑا آسمان کا یعنی جیسے کہ کہتا ہے تو کہ ٹکڑا آسمان کا گریگا یا لاوے تو خدا تعالیٰ کو اور فرشتون کو
سامنے ہمارے اور وہ گواہی دیوین کہ تو نبی سچ ہے او یکون لک بیت من زخرف او ترقی
فی السماء ولن نؤمن لرقیک حتی تنزل علینا کتبا نقرؤہ یا ہووے ایک گھر
سونے کا تیرے رہنے کو یا چڑھ جاوے تو آسمان پر اور نمانین ہم تیرے آسمان پر چڑھنے کو جب تک
کہ لاوے تو خط لکھا ہوا جو پڑھین ہم اس کو اور اس مین تیرا نبی ہونا سچ لکھا ہووے قل سبحان
ربی ھل کنت الا بشرا رسولا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کافرون سے کہ پاک ہے
خدا تعالیٰ رب میرا ان باتون سے جو اس پر حکومت کرین یا اس کا شریک کسی کو ٹھیرا دین اور
ہون مین ایک آدمی بھیجا ہوا جیسے اور نبی تھے اور انہون نے ویسے ہی معجزے دکھائے جیسے
ان کی قوم کے لائق تھے اور مناسب تھے وما منع الناس ان یؤمنوا اذ جاءھم الھدی
الا ان قالوا ابعث اللہ بشرا رسولا اور منع نکیا کے لوگون کو جو ایمان لاوین جس وقت
آئی ان کے پاس بات سچی یعنی قرآن مگر وہی کہ کہا اے کیا اٹھایا یعنی بھیجا خدا تعالیٰ نے آدمی کو
رسول کرکے یعنی اس بات کے کہنے نے ان کو مسلمان نہونے دیا جو کہتے ہین کہ خدا تعالیٰ
کے بھیجنے کے لائق آدمی نہین چاہیے تھا کہ فرشتے کو بھیجتا رسول کرکے سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے
اپنے حبیب کو کہ قل لو کان فی الارض ملئکۃ یمشون مطمئنین لنزلنا علیھم من السماء
ملکا رسولا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اگر ہوتے زمین پر فرشتے اور چلتے پھرتے
آرام کرتے ہوئے جس طرح آدمی ہین تو البتہ بھیجتے ہم ان پر آسمان سے فرشتے کو رسول کرکے
اور ابتو زمین پر آدمی رہتے ہین۔ اسواسطے آدمی کو رسول کرکے بھیجا جو سیدھے رہوکر حکم الٰہی کو
سمجھین اور رسول سمجھاوے قل کفی باللہ شہیدا بینی وبینکم انہ کان
بعبادہ خبیرا بصیرا اور کہہ کہ کفایت کرتا ہے خدا تعالیٰ گواہ میرے اور تمھارے
درمیان مین مقرر وہ خدا تعالیٰ ہے اپنے بندون سے خبردار سب چیزے سے دیکھنے والا سب کامون کا
ومن یھد اللہ فھو المھتد ومن یضلل فلن تجد لھم اولیاء من دونہ اور جس کو راہ
دکھاوے خدا تعالیٰ پھر اس نے راہ پائے اور جس کو بہکایا پھر نہ پاوے تو ان کا کوئی دوست جو
ان کی مدد کرے سواے خدا تعالیٰ کے ونحشرھم یوم القیمۃ علی وجوھھم عمیا و
بکما وصما ماوٰھم جھنم کلما خبت زدنھم سعیرا اور ہم اٹھادینگے

اُن کو دن قیامت کے اوندھے منھ اُن کو اندھے گونگے بہرے یعنی خوشی کی بات نہیں گے سنیں گے
راہ دیکھیں گے کسی سے بات کہنے کے لائق ہو گئے یعنی کوئی عذر ہو گا انھیں اور جگہ اُن کی
رہنے کی دوزخ ہو گی جب دھیمی ہو گی آگ دوزخ کی تب سلگا دیں گے ہم دوزخ کی آگ کو
ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ
خَلْقًا جَدِيْدًا یہ عذاب اُن کا بدلا اس واسطے ہے جو منکر ہوا ہماری قدرت کی نشانیوں کو اور
کہا اسنے کیا جب ہوں گے ہم ہڈیاں اور چورا چورا ہو گئی کیا ہم پھر جی اٹھیں گے نئے سر سے
پیدا ہو کر اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ
اے کیا نہیں دیکھتے اور نہیں جانتے یہ کہ خدا تعالی وہ ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو
جو کیسے بڑے ہیں اُن کو بغیر اسباب پیدا کیا وہی قدرت رکھتا ہے اوپر اس کے جو پیدا کرے
اُن کو دوبارہ جیسے کہ ہیں اب یہ اُن کے مرنے کے پیچھے پھر وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ
فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا اور مقرر کیا ہے اُن کے مر جانے کے واسطے ایک وقت جو
نہیں شک کچھ اس وقت کے آنے میں یعنی موت یا قیامت پھر نہیں مانتے بے انصاف کافر یعنی
کسی طرح سچی بات نہیں مانتے کافر قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّيْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ
خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا اور کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کہ اگر مالک ہو تم میرے رب کے مہربانی کے خزانوں پر یعنی اگر تمام عالم کی روزی تمھارے
اختیار ہو تو نہیں تم البتہ بخیلی کرو اور نہ دو کسی کو اور جمع کر رکھو ڈر مفلسی کے سے جو ہم دینگے لوگوں کو
تو ہمارے پاس کچھ نہ رہے گا اور ہے آدمی بخیل جمع کرنے والا مال کا وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍ
بَيِّنٰتٍ اور بیشک دیے ہمنے موسی علیہ السلام کو نو معجزے اور وہ عصا اور ید بیضا
اور ٹڈی کا پیدا ہونا اور غائب ہوا اور مینڈک اور طوفان اور کافروں کو پانی لہو ہو جانا اور قحط
اور پتھر سے پانی نکلنا اور من سلوے کا آنا اور سوائے ان کے اور بھی کہتے ہیں فَسْـَٔلْ بَنِيْٓ
اِسْرَآءِيْلَ اِذْ جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّىْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا پھر تو پوچھ
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی اسرائیل کے عالموں سے کہ جب آیا موسی علیہ السلام
مصر کے لوگوں میں تب کیا کچھ احوال گذرا پھر کہا موسی علیہ السلام کو فرعون نے کہ میرے
دھیان میں تو اے موسی تجھے کسی نے جادو کیا ہے جو تیری عقل درست نہیں جو ایسی باتیں کہتا ہے
کسو نے سنیں نہیں پھر قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

بَصَآئِرَ وَاِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو کہ تو مقرر اپنے دل میں جانتا ہے کہ نہیں بھیجے یہ تو معجزے جو میں دکھاتا ہوں تمھیں مگر پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے نے نشانیاں روشن یعنی تو جانتا ہے کہ یہ معجزے خدا تعالی ہی نے بھیجے ہیں روشن صریحا جو دلیل ہے میرے نبی ہونے پر اور مقرر میں جانتا ہوں تجکو اے فرعون ہلاک ہونے والا یعنی حکم خدا تعالی کا نہ ماننا اس سبب مقرر ہلاک ہوگا فَاَرَادَ اَنْ یَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِیْعًا پھر چاہا فرعون نے وہ کہ نکال دے اور دور کرے موسیٰ علیہ السلام کو اور اس کے ہمراہیوں کو مصر کی زمین سے پھر ہمنے ڈبو دیا فرعون کو اور اس کے ساتھ والوں کو تمام یعنی لشکر سمیت فرعون کو دریا نیل میں ڈبو دیا ہم نے اور جب وہ ڈوب چکے تب وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ اور کہا ہم نے فرعون کے ڈوبنے کے پیچھے بنی اسرائیل کو کہ تم رہو اور بسو مصر کے شہر میں جو وہ تمھیں یہاں سے نکالا چاہتے تھے فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِیْفًا پھر جب آویگا وعدہ قیامت کا لاوینگے ہم تم سب کو لپٹا ہوا اور ملا ہوا یعنی کافر اور مومن سب اکٹھے ہوں گے وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ۘ اور بہت اور درست بھیجا ہم نے قرآن کو اور بہت درست نیچے آیا قرآن اور نہیں بھیجا ہم نے تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر یہ کہ خبریں دینے والا ایمان لانے والوں کو بہشت کے اور رحمت کی اور ڈرانے والا کافروں کو ہمیشہ کے عذاب سے وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِیْلًا اور جدا جدا بھیجا قرآن کو ہمنے یعنی ایک ایک آیت اور ایک ایک سورہ تو پڑھو تو آگے لوگوں کی سمجھ میں آہستہ اور نیچے بھیجا ہمنے قرآن کو نیچے بھیجنا جس طرح مناسب اور لائق تھا قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖۤ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖۤ اِذَا یُتْلٰى عَلَیْهِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۙ وَّیَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان مکے کے لوگوں کو کہ اگر تم ایمان لاؤ یا نہ لاؤ قرآن پر اسے کچھ نقصان نہیں ہے مقرر جنکو عقل اور سمجھ ہے پہلے اسے جب قرآن کو پڑھتے ہیں ان کے آگے تو وہ قرآن کو سنکر گرتے ہیں ٹھوڑیوں پر سجدے میں یعنی سجدہ کرنے کے وقت پہلے ٹھوڑی زمین سے نزدیک ہوتی ہے پھر وہ سجدہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ پاک ہے پروردگار ہمارا سب عیبوں سے اور نقصان سے اور مقرر ہے وعدہ رب کا البتہ ہونے والا وَیَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْكُوْنَ وَیَزِیْدُهُمْ خُشُوْعًا

× × × اور گرتے ہین ٹھوڑیون پر سجدہ کرنے کو روتے ہوئے اور زیادہ ہوتی ہے اُن کو عاجزی اور زاری یہ چوتھا سجدہ ہے قرآن شریف کے سجدون سے **کہتے ہین** کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سجدے مین یا اللہ یا رحمن کہتے تھے - مشرکون نے سُنکر کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمین تو دو خداؤن کے پوجنے کو منع کرتا ہے اور آپ دو خداؤن کو یاد کرتا ہے تب یہ آیت خدا تعالیٰ نے بھیجی قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ۚ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ اللہ کہو یا رحمن کہو کوئی نام لیکر پکارو وہ درا صل ایک ہے - پھر اللہ تعالیٰ کے ہین سب نام خاصے **کہتے ہین** کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب نمازون مین پکار کر پڑھتے تھے اورون کی نماز جب مکے کے اندر پکار کر پڑھتے تو مشرک تالیان اور سیٹیان بجاتے اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین بھولین خدا تعالیٰ نے تب یہ آیت بھیجی وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا اور پکار کے مت پڑھ تو اپنی نماز کو اور بہت آہستہ بھی مت پڑھ اور ڈھونڈ ان دونون کے بیچ مین راہ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا اور کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تمامی تعریف اوّل سے آخر تک خاص سے خاص اُس خدا تعالیٰ کو لائق ہے جس نے اولاد نہین اختیار کی اور نہین کوئی اُس کا ساجھی اور شریک اُس کی بادشاہت مین اور نہین ہے کوئی دوست اُس کا ایسا جو غریبی اور لاچاری کے وقت اُس کے کام آوے یعنی آدمی یعنی خدا تعالیٰ کسی وقت کسی کا محتاج نہین ہوتا سب پر انعام اور بخشش سب طرح سے اُسکی ہے اور بڑائی کر اُسکی سب بڑائیون سے بڑائی دیکہہ ✢ ✢ ✢ -

سُوْرَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ وَّهِیَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | مِائَةٌ وَّعَشْرُ اٰيَاتٍ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ تمامی تعریف اچھی سے اچھی اور ساری بڑائی خاصی سے خاصی اوّل سے آخر تک خدا تعالیٰ ہی کو لائق ہے اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ جس خدا تعالیٰ نے بھیجی اپنے بندے پر کتاب یعنی قرآن بھیجا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو وہ خاص بندہ ہے اور وہ کیسا قرآن ہے وَلَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا اور نہین اُس مین کچھ ذرا کجی اور پھر قَیِّمًا بہت سیدھی راہ ہے خدا تعالیٰ کی اور مضبوط ہمین واسطے بھیجا ہے یہ سورہ اپنے بندے پر ایک تو یہ کہ لِّیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ تو ڈراوے بڑے عذاب سخت جو وہ خدا تعالیٰ کے پاس ہے یعنی جتنا بڑا اور سخت خدا تعالیٰ کر سکتا ہے عذاب کوئی نہین کر سکتا اُس کے بغیر اور دوسرے یہ کہ وَیُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ

الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ۙ اور خوشخبری دیوے مومن مسلمانوں کو جو اچھے کام کرتے ہین یہ خوشخبری کہ اُس نیک کام کرنے کا بدلا بہت اچھا ہے یعنی بہشت اور نعمتین اُس بہشت کی بدلا ہے جو رہین گے اُس بہشت مین ہمیشہ کبھی نہ نکلین گے اُس مین سے ہرگز اور تیسرے یہ کہ وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ اور ڈراوے اُن لوگون کو جو کہتے ہین کہ خدا تعالی کی اولاد ہے یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت کے کافر اور مکے کے لوگ کہتے تھے مکے کے لوگ تو کہتے تھے جو فرشتے خدا کی بیٹیان ہین اور وہ حضرت عزیر کو اور حضرت عیسیٰ کو کہتے ہین کہ خدا کے بیٹے ہین تو یہ اس بات کفر کی سے مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ؕ نہین ہے اُن کہنے والون کو اِس بات کی خبر اور نہ اِن کے باپ دادا کو خبر تھی کہ خدا کی اولاد ہے كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ بہت بری بات ہے جو نکلتی ہے اُن کے موہون سے اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ۔ نہین کہتے یہ بات مگر نرا جھوٹھ یعنی مقرر جھوٹھ ہے یہ بات خدا تعالی کی ہرگز اولاد نہین ایسا برا بہتان ہے خدا تعالی پر کہ اس بات سے آسمان اور زمین چاہے کہ پھٹ جاوے کہتے ہین کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ بات کافرون سے سن کر بہت غمگین ہوئے خدا تعالی نے اپنے دوست کی تسلی کے واسطے یہ فرمایا کہ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ پھر شاید تو کیا کھینچے گا یا کونٹے گا دم اپنے کو اُن کے پیچھے یعنی اُن کے واسطے اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ۔ اگر نہ مانین گے کافر یہ بات جو تو کہتا ہے کیا تو اپنے تئین ہلاک کرے گا افسوس سے اور پچتانے سے اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۔ بیشک ہمنے بنایا ہے اور پیدا کیا اور جو کچھ کہ زمین پر سونے اور روپے سے اور جواہرات سے اور اونٹ گھوڑے بیل ہاتھی سے اور پوشاک خوراک اور عمارت سے اور جو کچھ کہ زمین پر ہے ہمنے کیا ہے اور دیا ہے آرائش اور بناؤ لوگون کے تئیں تو آزماوین ہم جو کون اُن لوگون سے اچھا کام کرتا ہے وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ۔ اور مقرر ہم بنانے والے ہین اُن چیزون کو جو زمین پر ہین صاف میدان یعنی ایک دن ایسا کرین گے ہم جو زمین پر پہاڑ اور درخت اور عمارات اور دریا کچھ نہو گا نشان

کہتے ہین کہ یہودیون نے مکے کے کافرون کو سکہایا کہ تم تین باتین محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو ایک تو قصہ جوانون کا جو پہاڑ کی کھوہ مین چھپے تھے دوسرے قصہ موسیٰ اور خضر علیہما السلام کا تیسرے قصہ سکندر ذو القرنین کا اگر وہ پیغمبر سچ ہو گا تو بتاوے گا خدا تعالی نے احوال اُن سب کا

اپنے دوست محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھیجا اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ۝ اے کیا جانتا ہے تو کہ پہاڑ کی کوہ کے رہنے والے تھے ہماری قدرتون سے تعجب اور اچنبا یعنی اُن کا وہان کا رہنا کچھہ اچنبا ہے ہماری قدرتون سے اور یہ دو قصہ مشہور ہین ایک اصحاب کہف کا اور دوسرے اصحاب رقیم کا ٭ ٭
کہتے ہین کہ اصحاب رقیم تین شخص تھے اور رقیم نام پہاڑ کا اُن کے یا نام گانون کا ہے سو وہ تین آدمی جنگل مین چلے جاتے تھے ایکا ایک مینھہ برسنے لگا یہ تینون ایک پہاڑ کے غار مین جابیٹھے جو بھیگے نہین اتفاقاً اُس پہاڑ کے اوپر سے ایک بڑا پتھر کئی ہزار من کا اُس غار کے منھہ پر آرہا اُن کے نکلنے کا راستہ بند ہوا انہون نے اپنے کام نیک سے جو ساری عمر مین کیا تھا وسیلہ پکڑکر خدا تعالی سے التجا اور عاجزی کی اور دعا مانگی خدا تعالی نے اپنے فضل سے وہ پتھر وہان سے سرکا دیا وہ تینون مسافر وہان سے چھوٹے اور روانہ ہوئے ٭
اور **قصہ** اصحاب کہف کا یون کہتے ہین کہ ایک بادشاہ جو اُس کا نام دقیانوس تھا اُس نے کئی بت بناکر اپنا خدا مقرر کیا تھا اور حکم کیا کہ سب اُن کو سجدہ کرین جو کوئی انھین سجدہ نکرتا تھا اُسے مار ڈالتا تھا ایک چہہ نوجوان اُمرا اُوسے خدا تعالی وحدہ لاشریک کو سمجھتے اور جانتے تھے اُس بادشاہ اور شہر کے لوگون سے چھپ رہے تھے اور خدا تعالی کی جناب مین منت عاجزی سے التجا کرتے تھے کہ یارب ہمکو اُس ظالم کے ستم سے بچا آخر کو لوگون نے معلوم کیا اور دقیانوس سے کہا کہ ایک چہہ نوجوان ہین وہ تیرے خداؤن کو نہین مانتے دقیانوس نے اُن کو بلاکر بہت ڈرایا انہون نے اُس کا کہنا نمانا اور اپنے دین پر مضبوط رہے دقیانوس نے انہین لوٹ لیا اور کہا کہ تم ابھی نوجوان ہو تمہین تین دن ڈھیل دی ہے تو تم آپس مین مصلحت کرو کہ میرا کہنا ماننے مین تمہارا چھٹکارا ہے یا نماننے مین انہون نے دقیانوس سے جدا ہوکر مصلحت کی کہ بہتر یہی ہے کہ جو یہان سے بھاگ جائے یہ مقرر کرکے اپنے اپنے گھر سے چاہون کچھہ خرچ لیکر رات کو بھاگے فجر کو راہ مین ایک گنوار ملا وہ بھی اُن کے دین مین آکر اُن کے ساتھ ہوا اُس گنوار کا ایک کتا تھا وہ بھی اُن کے ساتھ ہوا انہون نے گنوار کو کہا کہ یہ کتا پکڑوائے گا اُس کتے کو بہتیرا مارا وہ ہرگز نہ پھرا خدا تعالی کی قدرت سے اُس کتے کو زبان ایسی ہوئی کہ صاف بولا اور کہا کہ مجھہ سے نڈرو جو مین مسلمانون کو مانتا ہون اور چاہتا ہون جو تم سوگے تو مین تمہاری چوکی دون گا غرض وہ بھی ساتھ ہوا اُس گنوار نے کہا کہ مین جانتا ہون یہان پہاڑ مین ایک کھوا اچھی ہو اگر تم تھکے ہو تو

اُس مین چھپکر دم لو یہ سب اُس مین گئے جیسے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے اِذْ اَوَی الْفِتْیَةُ اِلَی الْکَہْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً وَّهَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا جب جا بیٹھے وہ جوان پہاڑ کی کھو مین پھر کہا اُنہون نے اے پالنے والے ہمارے دے ہمکو اپنے پاس سے مہربانی یا اس یا روزی فَضَرَبْنَا عَلٰٓی اٰذَانِهِمْ فِی الْکَہْفِ سِنِیْنَ عَدَدًا پھر مارا ہمنے پردا اُن کے کانون پر اُس غار مین جو کچھ نہ سنین یعنی سلایا ہمنے اُن کو اُس کھو مین کئی برس گنتی کو ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَیُّ الْحِزْبَیْنِ اَحْصٰی لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا پھر اُن کو اُٹھایا ہمنے یعنی جگایا تو جانین ہم کہ ان دونون فرقون یعنی مسلمان اور کافرون سے یا اگلون اور پچھلون مین کس کو حساب یاد ہے جو کتنے مدت وہ اُس غار مین رہے حق تعالی فرماتا ہے کہ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْکَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ط ہم قصہ یعنی بیان کرتے ہین تیرے آگے سچا یعنی اُن لوگون کا احوال ہم درست اور سچ سناتے ہین کہ اِنَّهُمْ فِتْیَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًی وَّرَبَطْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا ۝ مقرر وہ جوان تھے جو دل سے ایمان لائے تھے اپنے رب پر اور ہمنے اُن کو زیادہ راہ دکھائی سیدھی ایمان کی اور مضبوط کیا دل اُن کا ہمنے اور قوت دی ایمان پر اُن کو جب کھڑے ہوئے دقیانوس کے سامنے جب وہ بتون کو سجدہ کرواتا تھا اُس وقت کہا اُن جوانون نے کہ رب ہمارا اور وہی ہے جو پیدا کرنے والا ہے آسمان اور زمین کا ہرگز ہم نہین پوجنے کے سوائے اُسکے اور کسی خدا کو اور اگر شاید کسی کو پوجین یا اُس کے سوا کسی کو خدا کہین تو مقرر اُسوقت جھوٹے اور گنہگار ہون ہم هٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ط لَوْلَا یَاْتُوْنَ عَلَیْهِمْ بِسُلْطٰنٍۢ بَیِّنٍ ط ان لوگون نے جو یہ ہماری قوم ہین پکڑے ہین سوا اُس وحدہ لاشریک کے اور کئی خدا اے دقیانوس تیرے ڈرسے یا شیطان کے بہکانے سے یعنی اُن لوگون نے جو سوائے خدا کے اَور خداؤن کو جو پوجنا اختیار کیا ہے اور اگر وہ خدا سچ ہین تو کیون پھر نہین لاتے اُن خداؤن کے سچ ہونے پر کوئی مضبوط سند اور کھلی دلیل یعنی تم نے اپنی خوشی سے جنکو خدا مقرر کیا ہے اور اگر وہ سچ ہین تو کوئی اچھی سند اُن کے خداؤن کی بتلاؤ کو کس طرح سے اُن کو خدا کہے فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ کَذِبًا ط پھر کون اُس سے زیادہ بڑا ظالم اور گنہگار ہے جو باندھے خدا تعالی پر جھوٹھ اور بہتان جب یہ باتین اُن جوانون نے دقیانوس کے سامنے کہین دقیانوس نے اُن کو تین دن کی ڈھیل دی جو یہ مذکور پہلے ہو چکا ہے پھر اللہ تعالی اُن جوانون کو فرماتا ہے وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا یَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗٓا اِلَی الْکَہْفِ یَنْشُرْ لَکُمْ

ع ۱۲

رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ۝ اور جب تم جدا ہوئے اُن لوگوں سے
اور اُن کے خداؤں سے جنکو سوائے خدا تعالیٰ کے پوجتے تھے پھر تم جا کر کھوہ مین رہو تو بچھا وے
یعنی بنا وے رب تمہارا تمہارے واسطے اور درست کرے اپنے فضل سے اور تیار اور موجود
کرے واسطے تمہارے وہ کام جس سے تمہین فائدے ہوویں اور دنیا مین کہتے ہیں کہ وہ
چھ نوجوان اور ساتوان گنوار اور آٹھوان کتا سب یہ پہاڑ کے غار مین آکر بیٹھے اور آرام کیا
خدا تعالیٰ نے اُن پر نیند بھیجی جو وہ سب سو رہے اور وہان دقیانوس نے تین دن کے پیچھے
احوال اُن کا پوچھا لوگون نے کہا کہ وہ بھاگ گئے اُن کے باپون کو بلا کر کہا اپنے بیٹون کو پیدا کرو
اُنھون نے کہا کہ ہمسے بھی کچھ نقد لے گئے ہین اور اس پہاڑ کی کھو مین چھپے ہین دقیانوس وہان جا کر
دیکھے تو وہ سوتے ہین تو کہا انھین سونے دو اور اُس غار سے نکلنے کی راہ بندکر دو تو یہین مر رہین
دقیانوس یہ کہکر اور تقید کرکے اپنے مکان مین گیا ایک نے دقیانوس کے نوکرون سے جو چھپا ہوا
مسلمان تھا ایک سل پر اُن کا نام اور تاریخ کھود کر وہان مضبوط لگا دے تو کوئی یہان کبھی آوی
تو اُن کا احوال معلوم کرے اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ
كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ
اگر تو دیکھے اسے دیکھنے والے سورج کو نکلتے یعنی فجر کو تو مڑ جاتا ہے اُن کے گھر مین داہنی طرف اور
جب سورج ڈوبنے لگتا ہے یعنی شام کو تو کترا جاتا ہے بائین طرف اُن کی کھو سے یعنی اُن پر دھوپ نہین
آتی اور وہ اُس غار کشادہ اور چوڑے مین آرام سے ہین جو ہوا آجاتی ہے ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ
مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ۝ یہ خبر یا اُن کا اُس غار مین
اِس طرح رہنا خدا تعالیٰ کی قدرت سے یون ہے جس کو راہ دکھاوے خدا تعالیٰ وہی راہ پاوے
اور جس کو راہ بہکاوے اور راہ بھلاوے پھر نپاوے تو اُسے کوئی دوست راہ دکھانے والا اور
سمجھانے والا وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ
وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ۝ اور سمجھے اور جانے تو اے دیکھنے والے اُن کو جاگتے
مین اور وہ سوتے ہین یعنی وہ آنکھین کھلی سوتی ہین اور ہم اُن کو کروٹین داہنی اور بائین دیتے
ہین اور کتا بھی اُن کا پھیلائے ہوئے ہاتھ کھو کے سرے پر سوتا ہے لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ
مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ۝ اگر تو جانے اُن کا حال یا دیکھے تو اُن کو مقرر پھر آوے
وہان سے تو بھاگتا ہوا اور تیرا دل اُن کے ڈر سے بھر جاوے یعنی بہت ڈرے اُن کو دیکھکر شان کہتے ہین

ع ۱۴

کہ جب دقیانوس اُس کھوہ سے نکلنے کی راہ بند کروا کر گیا کتنی مدت پیچھے موا اُس کے پیچھے اور کئی بادشاہ
اُس ملک مین ہوئے پھر ایک تندروس نام مسلمان خدا کو وحدہ لاشریک جاننے والا اُس ملک کا مالک ہوا
اُسوقت مین بہت لوگون کو شبہہ پڑا کہ قیامت کو مردے پھر کیونکر اُٹھین گے بہتیرا اُس تندروس
بادشاہ نے سمجھایا ہرگز نہ سمجھے خدا تعالی نے چاہا کہ نمونہ مُردون کے اُٹھانے کا دنیا مین دکھا دے وہ
جوان جو پہاڑ کی کھوہ مین سوتے تھے اُن کو جگایا جیسے کہ فرماتا ہے اللہ تعالی وَكَذَٰلِكَ بَعَثْنَاهُمْ
لِيَتَسَاءَلُوا بَيْنَهُمْ اور جس طرح سولایا تھا جگایا ہمنے اُن جوانون کو بہت برسون کے پیچھے جو نہ کپڑے
اُن کے پھٹے اور نہ میلے ہوئے تو پوچھنے لگے آپس مین وہ جوان اُٹھکر قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ
قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ کہا اُن مین سے ایک نے کہ کتنا سوئے تم کہا اُنہون نے
سوئے ہم ایک دن یا کچھہ کم دن سے یعنے جسوقت وہ سوئے تھے فجر تہی اور جب اُٹھے نزدیک دوپہر
پہنچی تہی سو وہ سمجھے کہ اگر کل ہم سوئے تھے تو ایک دن سوئے اور اگر آج ہی سوئے تھے تو دن سے
بھی تھوڑا سوئے پھر جب اپنے ناخونون کو اور سر کے بالون کو دیکھا کہ بہت بڑھ گئے ہین تب حیران
ہوکر قَالُوا رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ کہا پالنے والا تمہارا خوب جانتا ہے جتنی دیر تم یہان رہے پھر
یہ کہا کہ فَابْعَثُوا أَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هَٰذِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلْيَنْظُرْ أَيُّهَا أَزْكَىٰ طَعَامًا فَلْيَأْتِكُمْ
بِرِزْقٍ مِنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَدًا پھر اُٹھے ایک تم مین سے یعنی جاوے اِس چاندی کو
لیکر اِس شہر مین پھر وہان جاکر دیکھے تو کس کے پاس ستھرا کھانا ہے اُس مین سے لاوے تمہارے
واسطے اور جو کوئی جاوے نرمی سے اور غریبی سے مول لیوے ایسا نہو کہ تمہاری خبر کرے کسیکو
إِنَّهُمْ إِنْ يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوكُمْ أَوْ يُعِيدُوكُمْ فِي مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوا إِذًا أَبَدًا ۱۰
بیشک شہر کے لوگ اگر خبر پاوین تمہاری تو مارے پتھرون کے یا تیرون کے مار ڈالین گے یا تمہین پھیر
اپنے دین مین لیجاوین گے اور تم چھوٹوگے اُن سے کبھی ہرگز نہ **کہتے ہین** کہ ایک اُن مین سے
جو عقلمند تھا وہ کچھہ کھانے کے واسطے مول لینے چلا جب شہر کے دروازے کے اندر گیا تو دیکھا دوکانین
وہان کی اور طرح سے ہوگئی ہین حیران ہوا آخر کو ایک نان بائی کی دوکان پر جاکر کچھہ روپیہ سا جو اُس
زمانہ مین ہوتا تھا اُس کو دیا تو روٹیان مول لیوے جب نان بائی نے دیکھا جو سکّہ اُس پر دقیانوس کا
ہے وہ سمجھا کہ اِس نے کہین سے خزانہ پایا ہے اُس روپیہ کو ایک اور کو دکھایا اُس نے اور کو دکھایا
اسی طرح چرچے ہوتے کوتوال کو خبر ہوئی اُسے بلاکر پوچھا کہ یہ کہان سے لایا تو شاید تونے خزانہ پایا ہے
بتلا اور بہت ڈرایا وہ حیران ہوا اور کہا مین نے تو خزانہ نہین پایا کل ہم اپنے باپ کے گھر سے

نکلے تھے اور آج بازار مین آئے ہین اُس کے باپ کا نام پوچھا جب اُس نے بتایا کوئی شخص ہمکو نہ جانتا تھا
کہا کہ جھوٹا ہے اُس نے نہایت ڈر سے کہا کہ مجکو دقیانوس کے روبرو لیچلو جو وہ تمہارے حال سے
واقف ہے یہ بات سنکر لوگ ہنسنے لگے کہ دقیانوس کو تین سو برس سے زیادہ ہوئے جو موا یہہ
ہم سے مزاح کرتا ہے اُس نے کہا کیا تمنے مجھے دیوانہ بتایا ہے کل کی بات ہے جو اُس سے ہم
بھاگ کر پہاڑ کی کھو مین چھپے تھے آج کچھ کھانے کو مول لینے آیا ہون قصہ کوتاہ آخر کو اُسی بادشاہ
تندروس کے پاس لے گئے جب اُس بادشاہ نے یہ قصہ سنا آپ اُس کے ساتھ اُس غار کی طرف گیا
اور وہ سل کھدی ہوئی دیکھی اور سب احوال معلوم کیا اور اُن جوانون سے ملاقات کی جیسے کہ
حق تعالی فرماتا ہے وَكَذَٰلِكَ أَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوا أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ
لَا رَيْبَ فِيهَا اور یونہین معلوم کروایا ہمنے احوال اُن کا لوگون کو تو جانین کہ وعدہ خدا تعالی کا
سچا ہے اور قیامت کو سب مُردون کو اُٹھنا مقرر ہے اِس مین کچھ نہین ہرگز شک اور شبہ إِذْ يَتَنَازَعُونَ
بَيْنَهُمْ أَمْرَهُمْ جب جھگڑا اور مباحثہ کرتے تھے آپس مین دین کی بات مین تو بعضے
کہتے تھے کہ قیامت کو روحین اُٹھین گی بغیر بدن کے ۔ اور بعضے کہتے تھے کہ بدن اور روح ملی ہوئی
اُٹھین گی جس طرح دنیا مین خدا تعالی نے دکھلایا کہ تین سو اور نو برس ۳۰۹ پیچھے اُن کو نیند سے اُٹھایا
اور اتنی مدت مین کچھ اُن کے کپڑون کو اور بدن کو نقصان نہوا ۔ کہتے ہین کہ اُن جوانون نے
بادشاہ تندروس کو دعا کی بادشاہ اِن سے رخصت ہو کر اپنے مکان کو گیا پھر وہ جوان اُسی طرح
اُسی غار مین سو رہے خدا تعالی نے اُن کی جان قبض کی بادشاہ کے لوگون نے جب یہ دیکھا تو
فَقَالُوا ابْنُوا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا پھر کہا کہ ایک بنا دین یہان مکان نشانی جو یہ جوان لوگون سے
چھپے ہوئے رہے اور جو کوئی آوے تو پہچانے کہ یہان وہ سوتے ہین رَبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ
رب اُن کا خوب جانتا ہے اُن کے احوال کو کہتے ہین کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے جی مین آیا
کہ اُن جوانون کو دیکھے حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ تو اُن کو دنیا مین
نہین دیکھنے کا پر تیرے اصحابون مین سے چار شخصون کو بھیج تو اُن کو تیرے دین مین لا دین
حضرت نے پوچھا کہ یا جبرئیل کیونکر بھیجون ۔ حضرت جبرئیل نے کہا کہ اپنے اوڑھنے کی چادر بچھاؤ
اور اُس پر حضرت صدیق اور حضرت عمر کو اور حضرت علی کو اور حضرت ابوذر غفاری کو رضی اللہ
عنہم اُس چادر کے چارون کونون پر بٹھاؤ اور باؤ کو خدا تعالی نے تیرے حکم مین کیا ہے اُس باؤ کو
کہہ کہ اِس چادر کو اُس غار کے پاس لیجاوے حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسی طرح کیا

اور یہ اصحاب اُس کھوہ پر جا پہنچے اور پتھر اُس غار کے منھ پر سے سرکا یا جب اندر روشنی ہوئی تو کتا بھونکا اور دوڑا جب اُنہون کی صورت دیکھی تو اُن کے پاؤن مین لوٹنے لگا اور سر سے اشارا کیا بلانے کا جب یہ چارون اندر گئے تو کہا کہ السلام علیکم حق تعالی نے اُن کے بدن مین جان دی تو وہ اُٹھے اور سلام کا جواب دیا۔ اصحابون نے کہا کہ آخر زمانے کا پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیٹے عبداللہ کے نے تمکو سلام بھیجا ہے اُنہون نے کہا تمپرا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام اور صلوۃ۔ پھر اُن اصحابون نے کہا دین اسلام مین آؤ اُنہون نے قبول کیا اور کلمہ شہادت اصحابون کے سکہائے سے پڑہا اور سیکہا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو درود اور سلام بھیجا اور پہر اُسی طرح اپنے مکان مین سو رہے اب ایکبار اُٹھین گے اور جب حضرت امام مہدی پیدا ہونگے تب اُن سے ملاقات کرنے کو اُٹھین گے اور سلام علیک کرکے پھر سو رہین گے پھر قیامت کو اُٹھینگے

رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ یعنی واللہ اعلم بالصواب یعنی اللہ خوب جانتا ہے اِن بالون کو قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰۤى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ۝ کہا اُنہون نے جن کی بات سچ اور درست ہوئی یعنی جو لوگ کہتے ہے کہ قیامت کو روح بدن سمیت اُٹھین گی اُنہون نے کہا کہ ہم مقرر بناوین گے ایک مسجد اِن کے پاس جو اُس مین نماز پڑہین سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًۢا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۭ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ڨ اب کہین گے یہودی کہ وہ جوان تین تھے چوتھا اُن کا کتا تھا۔ اور بعضے کہین گے کہ وہ جوان پانچ تھے اور چھٹا اُن کا کتا تھا۔ بکتے ہین بن دیکھے یعنی اپنے گمان اور دل سے بنا کر کہتے ہین اور کچھہ خبر نہین جیسے آنکھ بند کرکے پتھر یا تیر پھینکدیا یہہ باتین کرتے ہین اور مسلمان کہتے ہین کہ وہ جوان سات ہین اور آٹھوان اُن کا کُتا ہے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ رب میرا خوب جانتا ہے گنتی اِن کی اور تم سب نہین جانتے پر تم مین سے تھوڑے لوگ جانتے ہین جنکو خدا تعالی نے سمجھ دی ہے ف۔ ف کہتے ہین کہ نام اُن جوانون کا اِس طرح ہے۔ یملیخا۔ مکسلمینا۔ مرنوش۔ برنوش۔ ساذنوش۔ شلیبیٹا۔ نام گنوار کا مرطوس۔ نام کتے کا قطمیر۔ اور سوائے اِن نامون کے اور بھی روایتین ہین اور اختلاف بہت ہے اور اِن کے نامون کا اثر بھی بڑا ہے فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَاۗءً ظَاهِرًا ۠ وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ۝ پھر جہگڑا اور مباحثہ مت کر تو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن جوانون کی باتون مین مگر ظاہر کی باتون مین مضایقہ نہین ہے اور مت پوچھ اُن کا احوال کسو ایک سے بھی یعنی کسو سے

ہرگز مت پوچھ۔ کہتے ہیں کہ جب کافروں نے وہ تینوں سوال کئے تھے جب حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا تھا میں اُن کا جواب کل دوں گا اور انشاء اللہ تعالیٰ نکہا تھا اس سبب کئی دن
پیغام خدا تعالیٰ کا نہ آیا گئے کہ لوگ طعنہ لگے دینے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہت غمگین ہوئے
پھر حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی وَلَا تَقُولَنَّ لِشَایْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ
وَاذْكُرْ رَبَّكَ إِذَا نَسِيتَ اور مت کہہ کسی چیز اور کسی کام کو کہ میں کروں گا کل کو مگر وہ کہ اگر چاہے
خدا تعالیٰ تو کروں گا یعنی مت کہہ کہ میں کروں گا اور اگر کہے تو یوں کہہ کہ خدا تعالیٰ چاہے گا تو کرونگا
اور یاد کر پالنے والے اپنے کو جب بھول جاوے یعنی ہر دم خدا کی یاد کر وَقُلْ عَسَىٰ أَنْ يَهْدِيَنِ
رَبِّي لِأَقْرَبَ مِنْ هَٰذَا رَشَدًا اور کہہ کہ شاید راہ دکھاوے مجکو میرا رب جو اسکے
پاس ہے ان جوانوں کے قصے سے زیادہ راہ سیدھی اور وہ چیزیں غیبوں کی گذرے ہوؤں
کی ہیں وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ وَازْدَادُوا تِسْعًا اور دیر کی اور رہے
یعنی سوئے وہ جوان اپنے غار میں تین سو برس سے زیادہ نو برس۔ کہتے ہیں کہ اس تین
کی گنتی سنکر کافروں نے کہا کہ ہم جانتے ہیں اور قبول کہا کہ تین سو برس وہ غار میں رہے
پھر یہ نو برس زیادہ کو نہیں جانتے تو پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنے حبیب کو قُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوا
لَهُ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَبْصِرْ بِهِ وَأَسْمِعْ مَا لَهُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا
يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا کہ خدا تعالیٰ بہت اچھا جانتا ہے جتنی مدت اُن جوانوں نے دیر کی یعنی
سوئے رہے غار میں بیشک اسے سب معلوم ہے جو چھپا ہوا ہے آسمانوں اور زمین میں کیا خوب
دیکھتا ہے سب کچھ جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور بہت اچھی سنتا ہے سب کی بات آہستہ
اور پکار کی۔ اور کوئی نہیں ہے آسمان اور زمین کے رہنے والوں کا خدا تعالیٰ کے سوا کوئی
دوست کام بنانے والا اور نہیں شریک کرتا خدا تعالیٰ اپنے حکم اور فرمان میں کسی ایک کو
یعنی اُس نے مددگار اپنا کسی کو نہیں کیا کسی چیز میں وَاتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ لَا
مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَدًا اور پڑھ جو تجھ پر بھیجا ہے قرآن رب تیرے
نے پھیرنے والی نہیں اُس کی بات اور نہ پاوے گا تو سوائے اُس کے کہیں آرام اور پناہ
کہتے ہیں کہ کتنے ہیں اچھے غریب مسلمان جیسے حضرت بلال اور عمار اور صہیب اور
ایسے ہی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہمیشہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس رہتے تھے لیکن
بہت مفلس تھے گودڑیاں پہنے خستہ حال ظاہر میں رہتے تھے دولتمند کافروں نے کہا کہ اے محمد

صلے اللہ علیہ وسلم اگر ان فقیرون کو اپنی مجلس مین سے نکال دی تو ہم آنکر تیرے پاس بیٹھا کرین
خدا تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ
يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ اور آرام دے اپنے دل کو اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ
جو یاد کرتے ہین اپنے رب کو صبح اور شام اور چاہتے ہین خوشی اُس کی اور نو مت پھیر آنکھین
اپنی مہربانی کی ان سے یعنی مہربانی ان سے کم نکر تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ
أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا چاہتا ہے تو آرائش اور بناؤ
دنیا کے جینے کا یعنی ظاہر کی دولتمند کافرون کی صحبت مت کر جو وہ چاہتے ہین خوبی اور بھلائی
دنیا کے جینے کی اور تابع مت کر اُس کے جسکا دل بیخبر کیا ہمنے اپنی یاد سے اور وہ تابعداری کرتے
ہین اپنے جی کی خوشی کی اور ہے کام اُس کا سب خراب وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنْ شَاءَ
فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ اور کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکے کے لوگون کو کہ قرآن سچ
اور بیشک پیغام تمہارے رب کا ہے پھر جس کا جی چاہے سچ جانے اور جس کا جی چاہے وہ جھوٹھا نے
إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۚ وَإِنْ يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ
يَشْوِي الْوُجُوهَ ۚ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا ۝ اور ہم نے
تیار کیا ہے ستم کرنے والون کے واسطے آگ یعنی وہ لوگ جو خدا اور رسول کو نہین مانتے اور
اور قرآن کو جھوٹھا جانتے ہین اُن کے واسطے تیار کی ہے ایسی آگ جو گرد اُن کے ہوگی جیسے
سراپچہ کہ ہرگز اُس مین سے نکل نہین سکین گے اور اگر چلاوین گے یا پکارین گے پیاس سے تو پلاوین گے
اُنہین پانی جیسے تیل کی گاد یا جیسے تانبا پگھلا ہوا جب ایسا پانی اُن کے منھ کے پاس لیجاوین گے
تو جلے گا منھ گرمی سے بہت بُرا ہے وہ پانی اور بہت بُرا ہے وہ مکان رہنے کا آگ کے اندر
إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا بیشک
جن لوگون نے سچ جانا قرآن اور رسول کو اور اچھے کام کئے ہین ہرگز ہم نہین کھوتے مزدوری
اُس کی جس نے بھلا کام کیا ہے اُس بھلے کام کا بدلا ہم دینگے أُولَٰئِكَ لَهُمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ
تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَيَلْبَسُونَ ثِيَابًا
خُضْرًا مِنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ ۚ نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا
اُن لوگون کو جنہون نے پیغمبر اور قرآن کو سچ جانا اور اچھے کام کئے اُن کے واسطے باغ ہین رہنے کو
جن باغون کی بیٹھکون کے نیچے نہرین بہتی ہین ایسی جگہہ اُن کو بٹھاوین گے اور کنگن سونے کے پہناوین

ثلث الی باع

ع ۹ ۱۶

اُن کے ہاتھوں مین پہناویں گے اور وہ پہنین گے پوشاکین سبز ریشمین باریک جیسے والا اور لاہی
اور موٹا جیسے اطلس اور کمخواب تکیہ دیکر بیٹھین گے اُن باغون مین تختون اور چوکیون پر جیسے دولتمند
بیٹھتے ہین کیا اچھا بدلا اُن کو ہے بھلائی کرنے کا اور کیا اچھا مکان ہے وہ باغ آرام سے رہنے کو
وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ اور کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے آگے کہاوت بانظیر
دو شخصون کی جو وہ دونون بھائی تھے ایک مسلمان اور دوسرا کافر جو اُن دونون نے چار چار
ہزار اشرفی باپ کے ورثہ سے پائی تھی مسلمان نے تو خدا تعالی کی راہ مین چارون ہزار خرچ کین
اور اُس دوسرے نے دو باغ انگورون کے اور کھجورون کے مول لیے جیسے کہ فرماتا ہے اللہ تعالی
جَعَلْنَا لِأَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ أَعْنَابٍ وَحَفَفْنَاهُمَا بِنَخْلٍ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا
دیے ہمنے اُن دونون مین سے ایک دو باغ انگور کے اور گرد اُس کے کھجورین اور بیچ مین اُنکے
کھیتی ہین یعنی اُن باغون مین میوہ بھی تھا اور اناج بھی ہوتا تھا كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ آتَتْ أُكُلَهَا وَلَمْ
تَظْلِمْ مِنْهُ شَيْئًا وَفَجَّرْنَا خِلَالَهُمَا نَهَرًا وَكَانَ لَهُ ثَمَرٌ وہ دونون باغ دیتے تھے میوہ
اور اناج اور کچھ کمی نکرتے تھے میوہ اور غلّہ دینے مین یعنی دونو فصلین ربیع اور خریف خوب
ہوتی تھی اور بہتے چلائین تھین اُن دونون باغون مین نہرین اور رہتا وہ مالک باغون کا میوہ
اور غلہ لینے کا — کہتے ہین کہ وہ مسلمان جس نے اپنا مال خدا تعالی کی راہ مین خرچ کیا تھا وہ
مفلس ہوا اُس پاس کچھ نرہا تھا یہان تک کہ تھک کر کھانے کو بھی محتاج ہوا چاہا کہ یہ بھائی دولتمند کچھ مدد
کرے اُس پاس آنکر اپنا حال کہا اس دولتمند نے اُسے دیکھکر فَقَالَ لِصَاحِبِهِ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ
أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَأَعَزُّ نَفَرًا پھر کہا اُس بار اپنے سے جو وہ بھائی مفلس تھا
اور وہ اُس سے باتین اور تکرار کرتا تھا یہ کہا کہ میرا مال تجھ سے بہت ہے اور مین عزت اور
حرمت سے ہون اولاد اور خدمتگارون سے یعنی اُس نے کہا کہ میرا اور تیرا مال برابر تھا مینے تو
اُس مال سے یہ باغ اور جمعیت اور عزت اور نوکر پیدا کیئے تو کیون ایسا محتاج اور خراب حال ہوا
اُس نے جواب دیا کہ اے بھائی تو نے اُس مال سے باغ دنیا کے مول لیئے اور مینے اُس دولت سے
بہشت اور حورین اور غلمان آخرت مین خریدے — تو یہان صاحب حرمت ہوا مین وہان صاحب
عزت ہون گا اُس کافر نے کہا اے احمق کوئی بھی نقد دولت وعدہ پر دیتا ہے تو نے اتنا
مال اُدھار وعدہ پر دیا اور آپ یہان حیران اور فقیر ہوا ایسی باتین کرتا ہوا اُس مسلمان کو
اپنے ساتھ لیکر اُن باغون کی طرف لے چلا وَدَخَلَ جَنَّتَهُ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ قَالَ مَا أَظُنُّ

اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖۤ اَبَدًا ۙ وَّمَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً اور اپنے باغ کے اندر آیا اور اُس نے
ستم کیا تھا اپنے اوپر شیخی اور بڑائی اپنے کرنے سے اور دنیا کی محبت سے اور اُس دولتمند نے
کہا کہ میرے خیال میں نہیں آتا کہ یہ میرے باغ صاف ہو جاوینگے کبھی یعنی یہ کبھی ویران نہیں ہونیگے
اسی طرح رہیں گے ہمیشہ اور نہیں میرے وسیان میں آیا کہ قیامت ہونے والی یا آنے والی ہے یعنی
قیامت ہی کچھ جھوٹ سی ہے وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا
اور اگر شاید جیسا کہ تو کہتا ہے میں بھی پھر جاؤں اپنے رب کے پاس یعنی اگر مر کر جیوں میں اور
خدا تعالی کے روبرو حاضر ہوں تو مقرر پاؤں میں اچھا اس باغ سے مکان پھر جگہہ رہنے کا یعنی
میں ایسا ہوں کہ جیسے مجھے یہاں دیا ہے اگر وہاں جاؤں گا تو اُس سے بھی اچھا دیں گے اُس
مسلمان نے یہ سب سُنکر یہ جواب دیا اور قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ
خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ؕ کہا اُس دولتمند کو اُس کے یار نے
وہ جو بھائی تھا اور اُس کے ساتھ تکرار اور بحث کی باتیں کرتا تھا یہ کہا کہ اے کیا تو کافر اور نہ ماننے والا
ہوا یعنی تو جھوٹ جانتا ہے قیامت کو اور مرکر پھر اُٹھنے کو اور روبرو اُس کے جانے کو جس نے
پیدا کیا تجکو مٹی سے پھر ایک بوند پانی سے یعنی اصل آدمی کا خاک ہے پھر منی ہے جو باپ کے پیٹھ
سے ماں کے پیٹ میں آتی ہے سو اصل تیرا تو وہ ہے پھر تجھے درست اور ساپوت آدمی کیا پھر کیا
کچھہ اب اُس رب کے آگے مشکل ہے مار کے جِلانا دوبارہ لٰكِنَّاۡ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَاۤ اُشْرِكُ
بِرَبِّيْۤ اَحَدًا ۝ پر میں تو کہتا ہوں کہ وہی خدا تعالی ہے پیدا کرنے والا اور پالنے والا میرا اور
نہیں ساجھی اور شریک کرتا میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو ہر گز یعنی وہی اکیلا جو چاہتا ہے سو
کرتا ہے اور کسی سے مدد نہیں چاہتا اور تو نے بہت برا کیا جو وہ باتیں کہیں بلکہ تو نے وَلَوْلَاۤ اِذْ دَخَلْتَ
جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اور کیوں نہ کہا تو نے جب اندر
اپنے باغ کے آیا تو کہ اگر چاہے گا خدا تعالی تو یہ باغ رہے گا اور وہ اگر چاہے تو نہ رہے یہ باغ
اور یہ کیوں نہ کہا کہ نہیں ہے اختیار کسی کا سوائے خدا تعالی کے یعنی وہی چاہے سو کرے اُس بغیر
کسی کو طاقت نہیں جو کچھہ کر سکے اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ۚ فَعَسٰى رَبِّيْۤ اَنْ
يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ اور تو دیکھتا ہے مجکو جو تھوڑا ہے مجھہ سے مال اور اولاد شاید
رب میرا دیوے مجھے باغ اچھا تیرے باغ سے وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ
فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ۙ اور بھیجے خدا تعالی اُس پر یعنی تیرے باغ پر سبب ان باتوں کے گرم لوں

یعنی باؤ بہت گرم آسمان سے جو ہو جاوے تیرا یہ باغ صاف میدان بن درخت اور سبزی کا
یعنی ان باتون کے سبب ایسی ایک باؤ چلی جو سب اس باغ کے درخت اور کیاریان جل جاوین
اَوْ يُصْبِحَ مَاۤؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ه یا ہو جاوے پانی اس باغ کا نیچے زمین کے یعنی
یعنی خشک اور سوکھ جاوے پھر ہر گز ڈھونڈ نسکے تو یعنی اس پانی کو کسی طرح پیدا نکر سکے۔ کہتے ہین
کہ خدا تعالی نے اس مسلمان کی بات سچ کی اور اس کے باغ پر عذاب بھیجا وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ
يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَاۤ اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ
بِرَبِّيْۤ اَحَدًا ه اور گھیر لیا عذاب نے خدا تعالی کے اس باغ کا سارا میوہ اور جل گئے
اور خاک ہوئے سب درخت اس باغ کے اور گر گئی ساری عمارت جو اس باغ مین بنائی تہی پہر
پہر کو وہ کافر مالک باغ کا جو آیا تو باغ کا ویسا حال ویران دیکہا تو لگا دونو ہاتھ ویسے مارنے
اور ملنے اور پچہتانے اور افسوس سے اس مال پر جو باغ کی تیاری مین خرچ کیا تھا اور اس باغ کی
دیوارین گری ہوئین تھین اس کی چہتون پر یعنی پہلے چہتین گرین پہر ان پر دیوارین گرین اور کہتا تھا
وہ مالک باغ کا کہ ہی ہی مین جانتا تو نہ ساجہی اور شریک کرتا اپنے رب کے ساتھ کسی کو تو میرے
باغ کا یہ حال نہوتا۔ اب فرماتا ہے اللہ تعالی جب اس کا ایسا حال ہوا تب وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ
يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ه اور نہتا کوئی فرقہ جو مدد اور دور کرتا اس عذاب کو
اس سے اور اسے عذاب سے بچاتا سوائے خدا تعالی کے یعنی اگر خدا تعالی چاہتا تو وہ عذاب سے
بچتا اور نہین تو کوئی اسے بچا نسکا عذاب سے اور نہتا وہ مالک باغ کا جو اپنی مدد کرتا یعنی وہ آپ
بہی ایسا نہتا جو اپنے سے عذاب دور کرتا یا خدا تعالی سے بدلا لیتا هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ط
هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا ه وہان یعنی ایسی جگہہ یاری دینا اور مدد کرنا خدا تعالی ہی کا کام ہے
سچ اور بیشک اس مین کچہہ خلاف نہین یعنی خدا تعالی کے بغیر کسی سے ہر گز نہین ہو سکتا جو بیچ مصیبت
کے وقت مدد کرے اور خدا تعالی بہت اچہا بدلا دینے والا ہے اور بہت اچہا آخر کام بنانے
والا ہے ان کا جو اس سے ڈرتے ہین وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَاۤءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَاۤءِ
فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ط وَكَانَ اللّٰهُ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ه اور کہہ ان کو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی کافرون کو مثل یا کہاوت سنا
کہ جینا اس دنیا کا ایسا ہے جیسا کہ پانی جو بہیجا ہمنے اس پانی کو آسمان کی طرف سے یعنی اوپر سے پہر
ملا وہ پانی مٹی سے انکے ملنے سے گہاس اور سبزہ اُگا زمین پر اور وہ بڑہا ہوا اور اونچا ہوا اور خوب ہوا

ع ۱۷

اُس پانی کے ملنے سے اور اچھی حالت کو پہنچا پھر ایک دن وہ گھاس اور سبزہ زرد ہوا اور سوکھا اور ٹوٹا
اور گر از میں پر پھر اُڑا لے گئی اُسے باؤ زمین سے یعنی ایک وقت سبزہ تھا بہار تھی پھر ایک آفت
ایسا سوکھ کر اُڑ گیا جو اُس کا نشان بھی نہ رہا جو کوئی نہ جانے کہ یہاں کچھ سبزہ تھا یا نہ تھا اور اللہ تعالیٰ
یہ سب کر سکتا ہے یعنی سبزہ اُگاتا ہے پھر اُسے سوکھا کر غائب کرتا ہے یہی مثال ہے دنیا کے
جینے کی جو آدمیوں کو پیدا کرتا ہے پھر نابید کرتا ہے ۔ کہتے ہیں کہ سردار مکے کے کافر دولت پر
اور اولاد اپنی پر شیخی اور بڑائی کرتے تھے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو طعنہ دیتے تھے کہ
مفلس اور بے اولاد ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْبٰقِيٰتُ
الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ۝ دولت دنیا کی اور اولاد خوبی اور بسناؤ
دنیا کے جینے کا ہے یعنی زر اور مال اور فرزند جو اُن سے دنیا میں آرائش اور خوبی ہے مرنے کے
پیچھے کسی کام کی نہیں اور کسی کو دنیا ہی میں جلد جاتی رہتی ہیں دولت اور نیکیاں اور بھلے کام
ہمیشہ رہتے ہیں جو اُن کو کچھ آفت نہیں بہت اچھا ہے تیرے رب کے پاس بدلا نیکیوں کا
اور بہت اچھی ہے امید اور توقع وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ
فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ۝ اور ایک دن ہم چلا دیں گے پہاڑوں کو جڑ سے اُکھاڑ کر باؤ پر یعنی
ایسی باؤ چلے گی جو پہاڑ اُڑیں گے اور دیکھے گا تو اسے دیکھنے والے زمین کو نکلے ہوئے پہاڑوں
کے نیچے سے اور کھلی ہوئی اور دیکھے گا تو سب کو جو مر گئے ہیں اُٹھا ہوا یعنی سب مُردوں کو اُٹھاؤنگے
اکٹھا حساب کے لینے کو پھر نہ چھوڑوں گا اُن میں سے کسی کو یعنی جتنے آدمی پیدا ہو کر مریں گے وہ سب
قیامت کو ایکبار اکٹھے اُٹھیں گے کوئی ایک بھی باقی نہ رہے گا وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ لَقَدْ
جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍۭ ؗ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ۝ اور حاضر کیے جاوینگے
واسطے حساب عذاب کے رب تیرے کے آگے قطار باندھ کر یعنی قیامت کو سب مُردے
اُٹھ کر خدا تعالیٰ کے آگے قطار ہو کر حساب کے واسطے کھڑے ہوں گے تب حق تعالیٰ
فرماوے گا کہ بیشک آئے تم ننگے اور اکیلے بغیر اولاد اور نوکروں کے اور بغیر پوشاک
اور لباس کے جس طرح پیدا کیا تھا ہمنے تمکو پہلی بار دنیا میں ماؤں کے پیٹ سے ننگا اور اکیلا
تم تو کہتے تھے اور سمجھتے تھے کہ ہم نہ کرینگے اور نہ بناوینگے تمہارے واسطے وقت حساب کا
یا جگہہ حساب کرنے کی یہ آیت اُن کافروں کے واسطے ہے جو کہتے ہیں کہ قیامت نہوگی
یعنی قیامت کے دن خدا تعالیٰ اُن کافروں کو کہیگا کہ تم تو کہتے تھے دنیا میں کہ قیامت اور

حساب دینے کا دن نہین ہونیکا اب یہ کیا ہے وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ اور رکھا جاویگا کاغذ حساب کا لینے جو کچھ دنیا مین لوگون نے کام کیے ہین اس حساب کا کاغذ رکھا جاویگا پھر دیکھے گا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گنہگارون کو ڈرتے اور کانپتے ہوئے اس اپنے عملون کے کاغذ دیکھنے سے جو بھولے ہوئے گناہ سب اس مین لکھے ہوئے پاوین گے وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ۭ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ۹ اور کہین گے اے ہے خرابی ہماری یہ کیسا کاغذ حساب کا ہے جو نہین چھوڑا گناہ چھوٹا اور نہ بڑا گناہ یعنی ذرہ ذرہ گناہ سب اس مین لکھا ہے اور سب کو گنا ہے او حساب کیا ہے اور پاوین گے جو کچھ دنیا مین کیا ہے موجود سامنے اپنے اور نہین کرتا ستم اور زبردستی اور نا انصافی رب تیرا کسی پر ہرگز یعنی جیسا کسی نے کچھ کام دنیا مین کیا ہے ویسا ہی اس کا بدلا وہان پاوے گا ہرگز بدلا دینے مین کمی اور زیادتی نہو گی وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ۭ اور جب ہمنے کہا فرشتون کو جو سجدہ کرو آدم کو جو سب آدمیون کا باپ ہے سبھون نے سجدہ کیا پر ایک ابلیس نے یعنی شیطان نے سجدہ نکیا آدم کو جو تھا وہ شیطان دیون سے یعنے دیو ہے اور باہر گیا اپنے رب کے حکم سے یعنی وہ شیطان دیو کی ذات مین تھا اس سبب نافرمانی کی خدا تعالی کی اور تم لوگ آدمی ہو اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۭ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ۵ اے تم پکڑتے ہو اے آدمیو شیطان اور اس کی اولاد کو دوست اور یار سوائے میرے یعنی مجھے جو مین رب ہون تمہارا مجھے چھوڑ کر اسکے اور اسکی اولاد کے دوست ہوتے ہو یعنی اس کا کہنا مانتے ہو اور میرا کہنا نہین مانتے اور وہ شیطان اور اس کی اولاد تمہاری دشمن سخت مین بہت بڑی برا ہے کافرون کو جو خدا تعالی کا حکم نہین مانتے اور شیطان کا کہنا مانتے ہین عوض اور بدلا خدا تعالی کے بدلے ان کو دوست کرتے ہو یہ بہت برا ہے بدلا مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۠ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ۵ سو بروا و رسامنے شیطان کے اور اولاد اسکی کے نہین بنایا مین نے آسمانون اور زمین کو تو شریک کام کے ہوتے بلکہ پہلے ان کے پیدا ہونے سے آسمان اور زمین کو بنایا ہمنے اور نہ قوت پیدا کرنے آنکے کی یہ بھی یعنی یہ اپنے پیدا ہونے کے وقت بھی نتھے کافر کہتے تھے کہ جن غیب کی خبر جانتے ہین سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ انہین کچھ خبر نہین

ع ۶
۱۸

پھر تم کس سبب سے میرا شریک کرتے ہو اور شریک کہتے ہو اور نہیں ہین پکڑتا رہ سہلانیوالونکو یار اور مددگار یعنی پیدا کرنے مین خلقت کے کسی کا محتاج نہیں ہین وَیَوْمَ یَقُوْلُ نَادُوْا شُرَکَآءِیَ الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَیْنَهُمْ مَّوْبِقًا ۝ اور جس دن کہیگا خدا تعالے یا فرشتہ کہیگا خدا تعالی کے حکم سے اُن کو جو شریک کرتے خدا تعالی کا کہ پکارو میرے شریکون کو جنکو تمنے اپنے دل سے سمجھ رکھا تھا میرا شریک یعنی بتون کو جو شریک خدا تعالی کا کہتے تھے اُن کو بلاؤ تو وہ تمہین عذاب سے چھڑا دین پھر وہ بلا دینگے اور پکارین گے اور جواب نہ دینگے اُن کو اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ہم بنا دین گے مشرکون کو اور اُن کے خداؤن کے بیچ ایک جنگل میدان آگ سے بھرا ہوا وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ یَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ۝ اور دیکھین گے مشرک دوزخ کی آگ کو سامنے سے پھر جانین گے کہ اُن کو اُس مین پڑنا ہے اور نپاوین گے اُس آگ سے کوئی جگہ پھرنیکی یعنی وہ آگ مشرکون کو چارون طرف سے گھیر لیویگی اور اللہ تعالی فرماتا ہے وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ کُلِّ مَثَلٍ ؕ وَکَانَ الْاِنْسَانُ اَکْثَرَ شَیْءٍ جَدَلًا ۝ اور بیشک اچھی طرح کھولکر بیان کیا ہم نے اور سمجھایا ہمنے اس قرآن مین لوگون کو ہر طرح کی مثل اور کہاوت سے اور پچھلے گذری ہوئون کے قصون سے اور آدمی بہت چیزون سے بڑا جھگڑا کرنے والا ہے وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ یُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰی وَیَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِیَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِیْنَ اَوْ یَاْتِیَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ۝ اور نہیں منع کیا کافرون کو جو ایمان لاوین جسوقت آیا راہ دکھانے والا یعنی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یا قرآن اور منع نہین کیا کافرون کو کہ توبہ کرین اپنے گناہون سے یعنی تقصیر معاف کراوین اپنے رب سے مگر اسواسطے ایمان نہین لاتے اور توبہ نہین کرتے جو آوے اوپر اُن کے رسم پہلون کی یا یہ کہ آوے عذاب اُن کے سامنے سے یعنی جب کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا کہ قرآن پر ایمان لاؤ اور توبہ کرو خدا تعالی کے آگے اپنے گناہون سے پر اُس عذاب سے جو اُن پر آنا مقرر تھا اُسے بھی منع کیا تو بہ کرنے اور ایمان لانے سے وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ ۚ اور نہ بھیجا ہمنے پیغمبرون کو مگر بھیجا خوشخبری دینے والا مسلمانون کو اور ڈرانے والا کافرون کو وَیُجَادِلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِیُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا اٰیٰتِیْ وَمَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ۝ اور حجتین اور جھگڑے کرتے ہین وہ لوگ جو نہین مانتے قرآن کو اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حجتین جھوٹی

ع ۱۹

اور ناحق یعنی کافر ناحق اور جھوٹے جھگڑے کرتے ہین تو جھوٹا کرین اُس جھگڑنے سے اور جھوٹون سے سچی بات کو اور پکڑتے ہین یعنی جانتے ہین ہماری دلیلون اور آیتون کو اور اُسکو جسسے ڈراتے ہین یعنی پیغمبر کے معجزون کو اور قرآن کو سمجھتے ہین ہنسی اور مزاح وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ۭ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ اور کوئی ہے ظالم اُس سے زیادہ جس کو سمجھاوین اور نصیحت کرین اُس کے رب کی باتون سے جو وہ قرآن ہے اور وہ اُن باتون سے منھ پھیرے اور نمانے اور بھول جاوے اپنے کام کئے ہوؤن کو یعنی کافر اپنے گناہون کو کرکے بھول گئے ہین اور نہین سمجھتے جو اُن کا بدلا کیا ملیگا اور جو اُن کے آگے خدا تعالی کا فرمایا ہوا کہتے ہین تو منھ پھیر لیتے ہین اور نہین مانتے پھر بڑے ظالم بھی ہین بیشک ہمنے رکھا ہی اِن کے دل کے اوپر پردا جو نہین سمجھتے اُس نصیحت کو اور اُن کے کانون مین ڈالا ہے بوجھ جو نہ سُنے سچی بات کو وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ۝ اور اگر تو بلاوے اُن کو طرف سیدھی راہ کے جو وہ ایمان اور قرآن ہے پھر راہ نپاوین گے اُسوقت ہرگز یعنی جبکہ تو اُن کو ایمان کی طرف بلاتا ہے یہ ہرگز نہین مانین گے یعنی خدا تعالی کو معلوم تھا کہ یہ کافر ہی مرین گے وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ۭ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْىِٕلًا اور رب تیرا بخشش کرنیوالا ہے اور مہربانی کرنے والا ہے اسواسطے اُن کے عذاب دینے مین ڈھیل ہے اور نہین تو اگر پکڑے خدا تعالی کافرون کو اُن کامون سے جو کرتے ہین تو مقرر جلد اُن پر عذاب کرے دنیا مین لیکن اُن کے عذاب کے واسطے وعدہ کا دن مقرر ہے ۔ جو اُس دن نپاوینگے کافر بغیر خدا تعالی کے کوئی جگہہ بھاگنے کی جو وہ پناہ اور امن کی جگہہ ہو وَتِلْكَ الْقُرٰٓى اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ۝ اُن گانون کی بستیون کو اور اُن کے رہنے والون کو اُجاڑا اور نابود کیا ہمنے جنکا ذکر کیا ہمنے جب ظلم کیا تھا اُنھون نے یعنی اگلے کافرون پر بھی عذاب جلد نہ بھیجا تھا ہمنے پھر آخر کو وہ سب ہلاک کیے اور موئے بُرے حال سے اور اُن کے مکان رہنے کے اُجڑین یہ کافر کیون نہین ڈرتے یہ باتین سُنکر اور ایمان کیون نہین لاتے ۔ کہتے ہین کہ حضرت موسی علیہ السلام فرعون کے ڈوبنے سے پیچھو ایک دن بنی اسرائیل کی مجلس مین بیٹھے تھے اور باتین نصیحت کی کرتے تھے

ع ۶
۲۰

اور سننے والے بہت خوش ہوتے تھے اِن کی باتین سنکر ایک نے اُن مین سے سردار تھا کہا کہ ای
موسیٰ کلیم اللہ کوئی ایسا بھی ہے اب دنیا مین جو تجھسے زیادہ علم اور عقل رکھتا ہو۔ انہون نے کہا
مین نہین جانتا کہ ہے یا نہین اِتنے مین حضرت جبرئیل آئے اور کہا کہ اے موسیٰ حق تعالی فرماتا ہے کہ
جسجگہہ دو دریا ملے ہین وہان ایک میرا دوست ہے جو مین نے اپنا خاص علم اُسے دیا ہے تو جا
اور اُس سے مل اور کچھہ سیکھ حضرت موسیٰ نے وہان جانے کا ارادہ کیا جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے
وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ۝
اور جب کہا موسیٰ علیہ السلام نے اپنے شاگرد سے جو وہ جوان تھا نام اُن کا حضرت یوشع تھا علیہ السلام
کہ مین حکم الٰہی سے حضرت خضر کے ملنے کے واسطے جاتا ہون نہ پھرون گا وہان سے جب تک پاؤنگا
انہین اور پہنچون گا وہان جہان دو دریا ملے ہین جو اُس جگہہ اُن کے ملنے کا پتا اور وعدہ ہے
اور بغیر اُن کے ملنے کے پھرنا نہین ہین اگر گزر جائین گے چلتے چلتے بہت برس حضرت یوشع نے کہا
کہ مین تمہارے ساتھ ہون تمہارا ساتھ نہ چھوڑون گا پھر انہون نے تیاری کی سفر کی اور کئی روٹیان
اور مچھلی بھونی لیکر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہوئے اور دونو ملکر چلے فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ
بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِى الْبَحْرِ سَرَبًا ۝ پھر جب پہنچے جہان
ملتے تھے دو دریا وہان ایک پتھر تھا کنارے پر دریا کے اُس کے اوپر ساتھ دونو بیٹھے حضرت
موسیٰ علیہ السلام ذرا وہان سوئے اور حضرت یوشع وضو لگے کرنے جو ایک بوند پانی کی اُس مچھلی کو
گری وہ مچھلی جی اُٹھی یعنی زندہ ہو کر دریا مین گئی حضرت یوشع یہ حال دیکھکر حیران ہوئے اِتنے مین
حضرت موسیٰ علیہ السلام اُٹھے اور جلدی سے روانہ ہوئے اور نہایت جلدی سے حضرت یوشع مچھلی کا
ذکر کرنا حضرت موسیٰ سے بھول گئے اور مچھلی نے پکڑی تھی راہ اپنی دریا مین جیسے سرنگ یعنی وہ مچھلی
جو جاتی تھی جدھر کو تو پانی اونچا ہوتا تھا اور نیچے زمین خشک ہوتی تھی یعنی راہ سرنگ کی سی بنتی جاتی تھی
فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا ۡ لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ۝
پھر آگے جا چلے جہان دو دریا ملے تھے تو کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے جوان سے یعنے
حضرت یوشع کو کہ لاؤ ہمارے واسطے کل کی روٹیان یعنی وہ روٹیان جو کل رکھین تھین لاؤ جو اب
کھا دین کہ بھوک لگی ہے اور ذرا یہان بیٹھین اور پانی پیوین اور دم لیوین جو بیشک اُس مسافری سے
بہت محنت پائی ہنے اور خوب تھکے ہین قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّىْ نَسِيْتُ
الْحُوْتَ ۡ وَمَآ اَنْسٰىنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِى الْبَحْرِ عَجَبًا ۝

کہا حضرت یوشع نے خبر ہے تمہین ای موسی جب بیٹھے تھے ہم اور تم اُس پتھر کے پاس بیشک مین
بھول گیا کہنا تمسے وہ مچھلی کا احوال اور نہین بھلایا مجھے مگر شیطان نے یعنی مقرر شیطان ہی نے مجھے
بھلایا جو کہون مین تم سے مچھلی کا احوال اور اُس مچھلی نے پکڑی راہ دریا مین تعجب کی جو جدھر کو جاتی تھی
تہی وہ مچھلی راہ دیتا تہا دریا اُسے اور زمین سوکھ تی تہی قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۖ فَارْتَدَّا
عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ۔ کہا حضرت موسی نے کہ اُسی کی تو ہمین تلاش تہی جو حق تعالی نے کہا تہا
کہ وہ مچھلی راہ دکھانے والی ہوگی اُس کی جسکو مین ڈہونڈتا ہون پہر پیچھے پہرے دونون اپنے
پانون کے نشانون پر قدم دہرتے ہوئے تو پہنچے اُس مکان مین جہان سے مچھلی گئی تہی وہ راہ دیکھی
ابہی کہلی ہوئی چوڑی اور زمین سوکھی پہر اُسی راہ چلے اب اللہ تعالی خبر دیتا ہے اپنے حبیب کو کہ
فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا
پہر پایا موسی اور یوشع علیہما السلام نے بندے پیارے کو ہمارے بندون سے یعنی وہ ہمارے بندون مین
اچھا بندا ہے جسکو دیا ہمنے اپنے گھر سے اور سکہایا اُس کو علم اپنے پاس سے اور دی ہمنے اُسکو عقل
اور دانائی اور شعور اور سمجھ جو کسی کسی کو نہین ہے یعنی بغیر اوستاد کے سکہائے اور پڑہائے علم
اور عقل دی ہمنے ۔ کہتے ہین کہ جب یہ دونون حضرت موسی اور حضرت یوشع حضرت خضر کے
پاس پہنچے تو دیکہا کہ چادر اوڑھے ہوئے لیٹے ہین ۔ حضرت موسی نے سلام علیک کی حضرت خضر نے
منہ کہول کر سلام کا جواب دیا اور پوچھا کہ تو کون ہے اُنہون نے کہا کہ مین موسی ہون مجھے حق تعالی نے
تیرے پاس بھیجا ہے تو مین تیرے ساتھ رہون اور کچھ سیکہون قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ
عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ۔ کہا حضرت خضر کو حضرت موسی نے کہ ای خضر مین
تیری تابعداری کرون اُس شرط پر جو تو سکہا وے مجھے وہ جو سکہایا ہے خدا تعالی نے تجھے بڑا علم
قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ۔ کہا حضرت خضر نے کہ بیشک تو نہ سکیگا میرے ساتھ
رہکر صبر کرنا یعنی میرے ساتھ رہکر صبر نکر سکیگا حضرت موسی نے کہا کیون نہ صبر کر سکون گا حضرت خضر نے کہا
وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ۔ اور کیون کر صبر کر سکیگا تو اوپر اُس چیز کے جو تیری سمجھ
مین نہ آوے اُس کی بہلائی اور بہید یعنی تو پیغمبر ہے تیرا حکم ظاہر پر ہے شاید تجھے ایسا کام نظر آوے
جو ظاہر مین بُرا ہو اور در اصل اُس مین بہلائی ہو قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ
اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا ۔ کہا حضرت موسی علیہ السلام نے حضرت خضر کو کہ جلد پا وے گا تو مجھکو اگر
خدا تعالی چاہے تو صبر کرنے والا یعنی اگر خدا تعالی چاہے گا تو مقرر مین صبر کرون گا اور نافرمانی تیری

نکروں گا کسی کام میں جو تو کہیگا تیرا کہا کروں گا قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِیْ فَلَا تَسْـَٔلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰۤی
اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا۠ کہا حضرت خضر نے کہ اے موسی اگر تابعداری کرے گا
تو میری تو مت پوچھیو مجھہ سے کسی چیز کو جب تک شروع کروں میں نئے سرے سے اُس کا بیان
یعنی جب تک میں آپ سے نکہوں نہ پوچھیو کسی بات کو حضرت موسی نے قبول کیا فَانْطَلَقَا حَتّٰۤی
اِذَا رَكِبَا فِی السَّفِیْنَةِ خَرَقَهَا پہر چلے ساتھ ملکر تو پہنچے ایک دریا پر اور جب ناو پر چڑہے
اوڑ ناو چلی حضرت خضر نے سب لوگوں سے چہپ کر اُس ناو میں چھید کیا یہ حضرت موسی نے دیکہکر
قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَیْـًٔا اِمْرًا کہا خضر کو اے توڑا تو نے ناو کو
کہ ڈوبوئے تو اُس کے لوگوں کو بیشک لایا تو کچھہ اچنبے کا کام یعنی اُنہوں نے بہلائی کی اور تمہیں ناو
مین بٹھایا اور تمنے اُس ناو کو لوگوں سمیت ڈبونے کا فکر کیا یہ کام تو اچھا نہیں بلکہ بہت بُرا ہے
قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا کہا حضرت خضر نے کہ اے موسی کہا تہا
مین نے کہ تو میرے ساتھ صبر نکر سکے گا جب یہ حضرت خضر نے کہا حضرت موسی کو وہ بات یاد آئی تو
قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا نَسِیْتُ وَ لَا تُرْهِقْنِیْ مِنْ اَمْرِیْ عُسْرًا کہا مت پکڑ تو
مجکو وہ جو بہولا میں اور مت پہنچا میرے کام سے سختی اور مشکل مجکو یعنی اس بات کو جانے دے
مین نے بہول کر کہا فَانْطَلَقَا حَتّٰۤی اِذَا لَقِیَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ پہر چلے ناو سے اُتر کر
آگے تو پہنچے ایک گانو کے پاس وہاں ملا ایک لڑکا یعنی گانو کے پاس ایک لڑکا لڑکوں میں کہیلتا تہا
اُسے حضرت خضر نے وہاں سے ہیچھے ایک دیوار کے لیجا کر مار ڈالا جب حضرت موسی نے یہ دیکہا تو انکو
ایک حالت آئی اور وہ بات بہول گئے قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِیَّةًۢ بِغَیْرِ نَفْسٍؕ لَقَدْ
جِئْتَ شَیْـًٔا نُّكْرًا کہا اے خضر مار ڈالا تو نے جان سے ستہری پاکیزہ کو بغیر اُس کے
جو اُسنے کسی کو مارا ہو یعنی ناحق تو نے اُسے مار ڈالا مقرر تو لایا بہت بری چیز یعنی یہ کام تو تو نے
بہت برا کیا

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا

کہا حضرت خضر نے کہ اے موسی نکہا تہا میں نے تجہکو کہ بیشک تو میرے ساتھ صبر نکر سکیگا پہر حضرت
موسی کو وہ بات یاد آئی اور اپنے جی میں پچتائے اور قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَیْءٍۭ بَعْدَهَا
فَلَا تُصٰحِبْنِیْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّیْ عُذْرًا کہا کہ اگر اب پوچھوں میں تجہہ سے کسی چیز کو

پیچھے اِس تکرار کے تو پہر میرے ساتھ مت رہیو مقرر پہنچ چکا تو میرے پاس سے بہانا یا اُٹھنا یعنے
تیسری بار اگر مین کچھ پوچھون تجھ سے تو تو میرا ساتھ چھوڑ دینا اور میری طرف سے تیرا حق ادا
ہو چکا یعنی تو میرا حق ادا کر چکا فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَيَاۤ اَهْلَ قَرْيَةِ ِۨ اسْتَطْعَمَاۤ اَهْلَهَا
فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا پہر چلے یہان تک کہ جب پہنچے ایک گانون کے رہنے والون کے پاس
ان کا یہ دستور تھا کہ شام کے وقت سے گانو کا دروازہ بند کرتے تھے تو پہر کسی کے واسطے ہرگز
نکھولتے تھے یہ شام کے بعد پہنچے اور کہا دروازہ کھولو کسی نے نکھولا پہر انہون نے کہا کہ اگر دروازہ
نہین کھولتے تو ہم مسافر ہین کچھہ ہمین کھانے کو دو جو ہم بھوکے ہین اُن نے نمانا جو اُن کی ضیافت
کرتے یہ بھوکے رات کو باہر گانون کے رہے اور نزدیک اُس گانو کے فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا
يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ؕ پہر پائی ایک دیوار جو گرا چاہتی تہی یعنی گرنے کو تیار تہی پہر حضرت
خضر نے اُس دیوار کو کہڑا کیا یعنی اُس کی مرمت کی پتھرون اور مٹی سے اور مضبوط کیا اُس دیوار کو
جب حضرت خضر نے یہ کام کیا تب قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ کہا حضرت
موسی نے کہ اس گانو کے لوگون نے نہ ہمین جگہہ دی رہنے کو نہ کچھہ کھانے کو دیا تو نے ان کی
دیوار کیون بنائی اگر چاہتا تو مزدوری لیکر بناتا اور حضرت موسی کے دہیان سے وہ بات جاتی
رہی تہی حضرت خضر نے وہ بات سُنکر قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ۚ کہا یہ اب جدائی ہے
تجھ مین اور مجھہ مین یعنی تو نے کہا تھا کہ اگر تیسری بار کچھہ کسی بات کو پوچھون گا تو ساتھ میرے
مت رہیو سو یہ اب تیسری بار ہے پہر سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ
صَبْرًا جلد بتا دُنگا تجکو معنی اُن باتون کے جو نسکہا تو اُن پر صبر کرنا یعنی وہ کام دیکہکر چپ رہسکہا
اور پوچھا اُن کا بھید سو وہ اب بتاتا ہون مین کہ پہلے جو وہ اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ
يَعْمَلُوْنَ فِى الْبَحْرِ ناو دو بھائی غریبون کی تہی جس کو توڑا تھا مین نے وہ دونو بھائی مزدوری
کرتے تھے دریا مین اور پانچ آدمی اُن کے گھر مین بیمار تھے اور جو کچھہ ناو کی مزدوری سے ہاتھ
آتا تھا وہی اُن سب کا قوت ہے فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا ۙ پہر چاہا مین نے حکم خدا تعالی سے
جو اُس ناو کو عیب دار کرون تب اُس مین سوراخ کیا اسواسطے کہ وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ
يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا ۙ تھا اُن کی راہ کے پیچھے ایک بادشاہ جو سب ناوون کو پکڑتا تھا
زبردستی ناحق بیگار مین اور اُس ناو کو ٹوٹی جانکر چھوڑ دینگے وہ بھائی اُس کو دونو جوڑ کر
مزدوری کرکھاوینگے وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَاۤ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا

طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ اور وہ لڑکا جسے مارڈالا تھا مین نے حکم الٰہی سے پہر تھے ماباپ اسکے
مومن مسلمان اور نیک بخت پہر ڈرے ہم جا ہنے کہ وہ لڑکا انہین یعنی ماباپ اپنون کو پہنچاویگا
بدی اور ناشکری یعنی ایسا ہو جو ماباپ اسکے کمال محبت سے بیٹی کی بُرائی اور ناشکری مین
پڑین فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا پہر چاہا
ہمنے کہ بدلا دے اس بیٹے کا ان کو رب ان کا اسسے اچھا یعنی اللہ تعالی اس بیٹے کے بدلے
اور فرزند ان کو دیوے نیکبخت اور رحم دل ٭ کہتے ہین اس کے ماباپ کو خدا تعالی نے
ایک بیٹی دی جو اس کی اولاد سے کئی پیغمبر پیدا ہوئے وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ
فِى الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ اور وہ دیوار جسکو ہمنا مضبوط
کیا تھا ہمنے وہ ہی دو لڑکون کے جو اس گانون مین رہتے ہین اور ہے اس دیوار کے نیچے
خزانہ ان دونون کے واسطے اگر وہ دیوار گر پڑتی تو وہ خزانہ ظاہر ہوتا تو لوگ اور یا حاکم لیجاتا اور
انہین ہاتھ لگتا اور ہے ان دو لڑکون کا باپ نیکبخت فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا
وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ پہر چاہا رب تیرے نے کہ جب وہ لڑکے جوان ہو وین
تب نکالین وہ خزانہ اپنا یہ بخشش اور مہربانی ہے رب تیرے سے وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِىْ ۚ
اور وہ کام نہین کئے مین نے اپنے جی کے کہ خوشی سے بلکہ خدا تعالی کے حکم سے وہ سب کیا مین نے
ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ۞ یہہ ہی جو کہا مین نے بیان اور معنی ان کاموں کے
جو نسکیا تو اوپر اس کے صبر کرنا اور چپ رہنا یعنی جن باتون کو دیکھکر تو چپ نہ رہ سکا ان کے معنے اور
بھید یہ تھا جو کہا مین نے پہر حضرت موسی علیہ السلام حضرت خضر سے جدا ہوئے اب آگے **قصہ**
سکندر ذو القرنین کا ہے کہ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِى الْقَرْنَيْنِ ۭ قُلْ سَاَتْلُوْا
عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ۞ اور پوچھتے ہین تجھ سے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم احوال ذو القرنین کا
جو وہ سکندر بادشاہ تھا اور اسے **ذو القرنین** اسواسطے کہتے ہین کہ وہ مالک تھا
دو کنارے زمین کا یعنی جہان سے سورج نکلتا ہے اور جہان سورج ڈوبتا ہے اور وہ سب جگہہ
پہرا کہو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان پوچھنے والون کو کہ ابہی کہتا ہون مین اسکا احوال
جو خدا تعالی فرماتا ہے اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِى الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ سَبَبًا ۞
فَاَتْبَعَ سَبَبًا ۞ بیشک ہمنے قدرت اور قوت دی اس کو زمین مین اور دی ہمنے سب چیز اس کو
اسباب ضروری جو چاہتا تھا لڑائی مین اور رکھہ اور قلعہ کی فتح کو پہر پیچہے کیا اسباب اور سرانجام کے

ع ۱۰ / ۱۲ / ۱

قصہ سکندر ذو القرنین

یعنی باساز اور سرانجام کیا حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ مَغۡرِبَ الشَّمۡسِ وَجَدَهَا تَغۡرُبُ فِیۡ عَیۡنٍ حَمِئَةٍ
وَّوَجَدَ عِنۡدَهَا قَوۡمًا ۬ؕ تو پہنچا سورج کے ڈوبنے کی جگہہ یعنی جہان سورج غائب ہوتا ہے
وہان پہنچا جو پہر اُسے آگے زمین کے بسنے نہین اُس جگہہ پایا سورج کو صریحا یعنی روبرو آنکہوں کے
کہ سورج ڈوبتا ہے تالاب مین کہ اُس مین پانی کیچڑ کالا ہے یعنی بہت گدلا ہے اور پایا سکندر
ذوالقرنین نے وہان ایک قوم کو جو انہین ناسک کہتے ہین کہ اُن کی پوشاک کہال ہے جوانو نکی
اور خوراک گوشت ہے جانورون کا اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قُلۡنَا یٰذَا الۡقَرۡنَیۡنِ اِمَّاۤ اَنۡ تُعَذِّبَ
وَاِمَّاۤ اَنۡ تَتَّخِذَ فِیۡهِمۡ حُسۡنًا ۝ کہا ہمنے اُس کو کہ اے ذوالقرنین یا تو عذاب کرے گا
اُس قوم پر یعنی قتل کر یگا یا لیگا تو ان سے نیکی اور بہلائی قَالَ اَمَّا مَنۡ ظَلَمَ فَسَوۡفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ
یُرَدُّ اِلٰی رَبِّهٖ فَیُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّکۡرًا ۝ کہا ذوالقرنین نے کہ اگر کوئی ستم کریگا یعنی کافر
رہے گا اور ایمان نلاویگا یعنی میرا کہا نمانے گا تو جلد عذاب کرون گا مین اُس پر یعنی قتل کرونگا
دنیا مین پہر آخرت مین پہر یگا طرف اپنے رب کے پہر ہوگا عذاب اُس پر بہت بڑا جو دیسا کسی نے
نکیا ہوگا وَاَمَّا مَنۡ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ۨ الۡحُسۡنٰی ۚ وَسَنَقُوۡلُ لَهٗ مِنۡ اَمۡرِنَا
یُسۡرًا ۝ اور جو کوئی کہ ایمان لاوے گا یعنی میرا کہا مانے گا پہر اُس کو ہے بدلا دین دنیا مین
نیک اور اچہا اور جلد کہونگا اُس کو کام اپنا سہج اور آسان یعنی اُسے کچہہ مشکل کام نکہون گا اور
آرام دونگا ۔ کہتے ہین کہ جب سکندر اُس قوم پر گیا وہ طاقت مقابلہ کی نلاسکے اور تابعداری
کی اور سکندر نے اُنہین دین کی بات اور راہ خدا کی بتا کر وہان سے پہرا ثُمَّ اَتۡبَعَ سَبَبًا ۝
پہر پیچہے گیا اسباب اور سرانجام کے یعنی اسباب اور سرانجام کے سمیت وہان سے چلا جنوب کیطرف
اُس ملک کو بہی گیا اور وہان کے رہنے والون کو مسلمان کیا اور راہ خدا تعالیٰ کی بتا کر وہان سے بہی
پہرا اور آگے چلا حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ مَطۡلِعَ الشَّمۡسِ وَجَدَهَا تَطۡلُعُ عَلٰی قَوۡمٍ لَّمۡ نَجۡعَلۡ لَّهُمۡ
مِّنۡ دُوۡنِهَا سِتۡرًا ۝ تو پہنچا جگہہ نکلنے سورج کے یعنی اُس مکان مین پہنچا جہان سے سورج نکلتا ہے
اور پایا سورج کو جو نکلتا ہے ہر فجر کو اوپر ایک قوم کے یعنی اُس ملک مین ایک قوم رہتی ہے جو
نہین کیا ہمنے سوائے سورج کے اُن کی پوشاک اور پردہ یعنی اُس طرف عمارت ہوتی نہی
اور درخت بہی نہ تہا جو سایہ ہوتا اور کہیتی بہی نہ تہی وہان اُن لوگون نے بڑے بڑے گہڑے
کہود رکہے تہے جب سورج نکلتا تہا تب اُن گہڑون مین چہپ کر بیٹہہ رہتے تہے اور دریا سے
مچہلیان نکال رکہتے تہے تو سورج کی گرمی سے پک رہتی تہی وہی اُن کی خوراک تہی اُس قوم کو

منسک کہتے ہین کَذٰلِكَ ایسا کیا سلوک سکندر ذوالقرنین نے اُن سے کہ جیسا مغرب کے
رہنے والون سے کیا تھا جب وہان سے فراغت پائی تب شمال کی طرف گیا وہان کے رہنے والونکو
بہی مسلمان کیا اور خدا کی راہ سیدہی بتائی اور گرد ساری زمین کے پہرا ہے ہو اور بعضے کہتے
ہین کہ دوبار ساری زمین کے ملکون مین پہرا اسواسطے اُسے ذوالقرنین کہتے ہین۔ آب آگے خدا تعالی
فرماتا ہے کہ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا اور بیشک گھیر لیا ہمنے جو اسباب اُسکے پاس تھا
اُسکی خبر کو یعنی جو کچھہ اسباب لڑائی کا اور سلطنت کا سکندر کے پاس تھا ہمین سب خبر ہے
ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا پہر پیچہے گیا اسباب اور سرانجام کے یعنی باساز اور اسباب لڑائی کے وہان سے
اور طرف گیا حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا لَّا يَكَادُوْنَ
يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا تو پہنچا جب آخر زمین آبادی کے بیچ دو پہاڑ کی گھاٹیون کے جو اُس کے پرے
یاجوج ماجوج رہتے ہین جب سکندر ذوالقرنین اُس ملک مین پہنچا تو پایا ایک قوم کو عجب شکل کی
جو نسمجہتے تہے اُنہون کی بات کو اور یہ اُن کی بات نہ سمجہتے تھے پہر دو بہاسے کو بلایا یعنی جو شخص
یہ دونون بولیان سمجہتا تھا اور بولتا تہا اُسے بلایا اور اُس دو بہاسے نے اُس ملک کے رہنے والونکو
مطلب کو قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ کہا اُس
قوم کی زبانی کہ اے ذوالقرنین بیشک قوم یاجوج اور ماجوج کی خرابی کرتی ہین اس ملک مین اور
اسی پہاڑ کے نیچے رہتی ہین اور جسوقت اُس پہاڑ سے نکلکر اِدہر آتے ہین جو پاتے ہین سب کہاتے
اور لیجاتے ہین یہان تک کہ گہاس اور درخت بہی نہین چہوڑتے اور جتنے جانور ہین بہینس
گائے بکری اونٹ جو ہاتھ اُن کے لگتا ہے لیجاتے ہین بلکہ آدمیون کو بہی پکڑ لیجاتے ہین
کہتے ہین کہ وہ دو قوم ہین ایک یاجوج اور دوسری ماجوج یہ قوم دونو یافث بیٹے نوح
علیہ السلام کے ہین اولاد مین اور بعضے کچھہ اور بہی بات اُن کی اصل مین کہتے ہین اُن کی عجب
شکل اور صورت بتلاتے ہین بعضے کچھہ کہتے ہین بعضے کچھہ بیان کرتے ہین کہ اُس قوم مین بعضون کا
تو قد پانوگز کا ہے اور بعضون کا ایک سو بیس گز کا ہے یعنی بہت لنبا ہے تو اسقدر ہے
اور بہت چہوٹا ہے تو اُتنا اور بعضون کا اُن مین لنبان اور چکلان برابر ہے اور بعضے اُن مین
ایسے ہین جو ایک کان کو بچہاتے ہین اور دوسرے کان کو اوڑہتے ہین رات کو اور سو رہتے
ہین اور حیوانون کی طرح ما اور بہن اور بیٹی اور جورو سب اُن کو برابر ہین سوائے سونے
اور کہانے کے کچھہ کام نہین جانتے اور کوئی چیز ایسی نہین دنیا مین جو وہ اُسے کہاتے نہین

یعنی سب کچھ کھاتے ہیں یہانتک کہ گندگی بھی نہیں چھوڑتے اور کہتے ہیں کہ رنگ اُن کا سرخ ہو
اور بال زرد یعنی بھورے اور پیٹ بڑا اور پانو چھوٹے اور ڈاڑھیاں لمبی اور آنکھیں نیلی اور
دانت منھ سے نکلے ہوئے غرض کہ اُس قوم نے کہا کہ یاجوج اور ماجوج ہمیں حیران کرتے ہیں
اور اس شہر کو ویران کرتے ہیں اُس کا علاج تم کرو تو فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلَىٰٓ أَنْ تَجْعَلَ
بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا پھر مقرر کریں گے تیرے واسطے اے سکندر اپنے مال میں سے
خرچ یعنی ہم تجھے ملکر کچھ زر جمع کر دیں گے اگر تو ہمارے اور اُن کے بیچ بنا دیوے ایک دیوار
مضبوط جو وہ ادھر نہ آسکیں قَالَ مَا مَكَّنِّي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ
بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا کہا سکندر ذوالقرنین نے کہ وہ جو قدرت دی ہے میرے رب نے
مجھے اُس کام میں وہ بہت اچھی ہے اُس سے جو تم مجھے دوگے یعنی جو تم دیا چاہتے ہو وہ
چیز مجھے میرے رب نے اُس سے بہتر مجھے دی کچھ تم سے لینے کی احتیاج نہیں پر تم میری مدد کرو
قوت سے اس کام میں یعنے بہت سے آدمی زور آور اور عقلمند اور اسباب اُس کام کا تیار
کر سکو تلاش کر دو تو بناؤں میں تمہارے اور اُن کے بیچ ایک اوٹ یا دیوار مضبوط اور سخت
پھر کہا سکندر ذوالقرنین نے کہ اٰتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ حَتّٰىٓ إِذَا سَاوَىٰ بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ
لاؤ میرے واسطے تختے لوہے کی یعنی اینٹیں لوہے کی بناؤ ــ کہتے ہیں کہ کئی ہزار آدمیوں کو
واسطے بنانے لوہے کی اینٹوں کے مقرر کیا اور کئی ہزار آدمیوں کو واسطے کھودنے کے
بیچ دونوں پہاڑ کے حکم کیا تو پانی تک کھود دیں اور تفاوت بیچ اُن دونوں پہاڑ کے چہار ہزار
قدم کا تھا اور پانچ اوپر ساٹھ گز چکلی بنیاد کھود دی اور نیچے پانی تک چلے تو بڑے بڑے پتھر
برابر بچھائے اور اُن پتھروں پر سے اینٹیں لوہے کی رکھنی شروع کیں جب تک کہ زمین کے
برابر آئیں پھر کہا کہ لکڑیاں بہت سی لا کر اُن اینٹوں کو چھپا دیا اور ایک طرف ہزار روں
آدمیوں نے تانبا لا کر جمع کیا تھا اور فرمایا سکندر نے قَالَ انْفُخُوا حَتّٰىٓ إِذَا جَعَلَهٗ نَارًا
پھر کہا کہ ان لکڑیوں کو آگ دیکر پھونکو اور دھونکو یہانتک کہ وہ سب اینٹیں اور وہ تانبا
آگ ہوا پھر قَالَ اٰتُونِيٓ أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا کہا پھر سکندر نے کہ لاؤ میرے واسطے اور لا کر
ڈالو اُن اینٹوں لعل آگ سے پر وہ تانبا پگھلا ہوا پانی سا تو وہ ایک ٹکڑہ سب ہو گیا اسی طرح
وہ دیوار بنائی اونچی زمین سے ایک سو پچاس گز اور چکلی پانچ اوپر ساٹھ گز ہے تو فَمَا اسْطَاعُوٓا
أَنْ يَظْهَرُوهُ وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهٗ نَقْبًا پھر یاجوج ماجوج اُس دیوار پر نہ چڑھ سکیں اور نہ اُسکو

کھود سکین جب یہ دیوار سے اس طرح تیار ہوچکے تو پہر قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ؕ کہا سکندر ذوالقرنین نے یہ اس دیوار کا تیار ہونا بخشش اور مہربانی خدا تعالی کی سے ہے یعنی اگر فضل رب کا مجہپر نہوتا تو مجھ سے ایسی دیوار بن سکتی پہر جب آویگا وقت وعدہ کا میرے رب کا یعنی نزدیک قیامت کے اس دیوار کو گرا کر یاجوج اور ماجوج آوین گے اور ہے بیشک یہی وعدہ میرے رب کا سچ اور درست ہونیوالا یعنی یاجوج اور ماجوج کا وہان سے آنا نشانی قیامت کی ہے سو وہ مقرر ہوگی پہر اللہ تعالی فرماتا ہے وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ۙ اور چہوڑین گے ہم اس دن جو ایک پر ایک دہکیلتا ہوا چلا آویگا گہبرائے ہوئے یعنی قیامت کے دن لوگ نہایت ڈر سے ایک پر ایک گریگا اور پہونکے جاوینگے اس دن قرنائی یا نرسنگا یا تُری واسطے اٹھنے مردون کے پہر ایک جگہہ سب کو کر دینگین اکٹھا واسطے حساب لینے کو اور نیکی بدی کا بدلا دینے کو وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضَا ۙ اور دکھا دین گے ہم اس دن دوزخ کافرون کو صریحًا سامنے کہلا ہوا نظر آویگا ان کو الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ۙ جو کافر تہے کہ آنکھین ان کی ڈہنکی ہوئین تہین پردون مین میرے خدائی کی نشانیون کے دیکہنے سے یعنی دنیا مین میری نشانیون کو ندیکہتے تہے جن نشانیون سے مجکو پہچانین اور تہین وہ کافر ایسے جو نہین سن سکتے میری بات کو یعنی قرآن نہین سن سکتے اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ؕ کیا سمجھتے ہین کافر جو پکڑین گے قیامت کے دن میرے بندون کو سوائے میرے دوست اپنا یعنی یہ کافر جو مجہے چہوڑ کر حضرت عیسی اور عزیر کو خدا کہتے ہین اسواسطے کہ سمجھتے ہین کہ قیامت مین یہین وہ عذاب خدا کے سے چہٹا دین گے یہ غلط سمجھتے ہین وہ ہرگز چہٹا نہین سکین گے اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ۝ بیشک ہمنے تیار کیا ہے دوزخ کافرون کے واسطے پہلے مہانی قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ۭ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے کے رہنے والون کو کہ اے خبر دون تمکو اور بتاؤن تمکو وہ لوگ جو بہت نقصان ہے ان کا ان کے کامون مین جن لوگون کی جاتی رہی لاش اور محنت اور نیکی یعنی جنہون نے نیک کام کئے تہے دنیا مین جیسے مسافرون کو مہمان رکہنا بہوکون کو ننگون کو پہنانا یہ سب نیکیان جاتی رہین گی ان کو بتاؤن مین وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ۝ اور وہ لوگ سمجھتے ہین کہ ہم نیک اور اچھے کام کرتے ہین

ع ۱۱ ۲

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ۝ وہ لوگ یہ ہین کہ جنہون نے نمانا اپنی رب کی باتون کو یعنی قرآن کو اور اُس کے ملنے کو
جھوٹ جانا یعنی قیامت کو جو خدا تعالیٰ کا دیدار ہوگا یعنی جنہون نے قیامت کا ہونا اور قرآن کو
سچ نجانا اُن کے سب نیک کام جو دنیا مین کیے تھے خراب ہون گے اُن کا بدلا کچھ نہ ملے گا پھر نہ
کھڑی کرینگے اُن کی نیکیان تولنے کے واسطے ترازو جو وہ نیکیان گنتی مین نہین آئین اور خراب
ہوے تھے قرآن اور قیامت کے نماننے کے سبب ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَ
اتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ۝ یہ ہین وہ لوگ جو بدلا اُن کا دوزخ ہے سبب اُس کے
جو ایمان نلائے قرآن اور رسول پر اور پکڑا باتون ہماری کو یعنی قرآن کو اور پیغمبر کو مزاح اور ٹھٹھا
سمجھے اُس کا بدلا دوزخ ملیگا۔ اور اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ
جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا بیشک جنہون نے سچ جانا قرآن اور پیغمبر کو اور کیے کام اچھے ہین اُن لوگون کو
باغ جو فردوس نام اُس کا ہے ملے گا پہلی ضیافت خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا
ہمیشہ رہین گے مومن اُس باغ فردوس مین نہ ڈھونڈین گے فردوس کے بدلے کوئی اور مکان یعنی
تمام اسباب عیش کا وہان میسر اور موجود ہوگا کسی چیز کی احتیاج اور ضرورنہو گی جو وہان نہو گا یعنی
سب کچھ ہوگا کسو طرح سے تکلیف اور دکھ اور بے آرامی نہو گی قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا
لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا کہو اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کہ اگر ہووے سمندر کی سیاہی واسطے لکھنے میرے رب کے باتون کے یعنی اگر کوئی
چاہے پروردگار کی قدرت کا بیان لکھنے کو سمندر کی سیاہی بناوے تو مقرر سارے سمندر کی سیاہی
خرچ ہو جاوے پہلے اُس سے جو وہ بیان تمام ہووے اگر اُس سمندر کے ساتھ ایک اور سمندر سیاہی
لا کر سیاہی بناوے تب بھی اُس کی قدرت کا بیان نہ لکھہ سکے یعنی اُس کی قدرت کا بیان بے انتہا ہے
ہرگز کسو کی سمجھ مین اور خیال مین نہین سما سکتے اور قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ
اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سواے اسکے نہین یعنی مقرر
مین آدمی ہون تم جیسا پر آتا ہے پیغام خدا تعالیٰ کا میرے پاس کہ مقرر اور بیشک خدا تعالیٰ
تمہارا ایک خدا ہے تم سب کا فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا
پھر جو کوئی اُمید رکھے ملنے کی اپنے رب سے تو چاہیے کہ کرے کام نیک اور پہلے یعنی جو کوئی چاہے
کہ خدا کا دیدار نصیب ہو تو جو کچھ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے قرآن مین اور پیغمبر اُسکا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ع ۲

کہا ہے وہی کرے اُس کے بدلے کچھ اور نہ کرے وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ۠
اور سا جھے اور شریک نہ کرے بندگی میں اپنے پالنے والے کی کسی کو ہرگز یعنی جسوقت خدا تعالیٰ
کی بندگی کرنے لگے اُسوقت کسی چیز کا دھیان اور خیال دل میں نہ لاوے ہرگز کبھی ۱۲ ۱۲ ۱۲

قصہ زکریا علیہ السلام

سُوْرَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | ثَمَانٌ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً

كٓهٰيٰعٓصٓ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ۚ یہ سورۃ ذکر ہے تیرے رب کی مہربانی کا
جو اپنے بندے زکریا کے اوپر کی تھی اور حضرت زکریا علیہ السلام پیغمبر تھے حضرت سلیمان بن داؤد
علیہ السلام کی اولاد سے اور سردار تھے بیت المقدس کے یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنے دوست
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ قصہ زکریا کا اپنی اُمت کے آگے بیان کر کہ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ
نِدَآءً خَفِيًّا ۝ جب پکارا زکریا علیہ السلام نے اپنے رب کو یعنی آہستہ سے دعا مانگی اور مناجات
کی اکیلی خلوت میں یعنی خدا تعالیٰ کی جناب میں عاجزی سے التجا کی چھپ کے سے یہ قَالَ رَبِّ
اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا کہا زکریا علیہ السلام نے کہ اے رب
میرے بیشک سست اور ڈھیلی اور نکمی ہوئیں ہڈیاں میری اور بڑھاپے کی سفیدی سے
چمکنے لگا سر میرا یعنی بہت سفید ہوا سر اور میں بہت بوڑھا اور سست ہوا جو ایک کم سو برس کی
عمر تھی وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ۝ اور نہیں رہا میں دعا مانگ کر تجھسے اے رب میرے
نا امید اور بے نصیب کبھی یعنی جب میں نے دعا مانگی ہے تو نے اپنے فضل سے قبول کی ہے
وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ اور بیشک میں ڈرتا ہوں اپنے کنبے کے لوگوں سے یعنی
چچی تائی کی اولاد سے کہ پیچھے میرے مرنے کے میری اُمت سے کیا سلوک کریں اور دین پر مضبوط
رہیں یا نہ رہیں وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا اور ہے بی بی میری بانجھ اور بوڑھی کہتے ہیں دو کم
سو برس کی عمر تھی فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۝ پھر بخش میرے تئیں اپنے پاس سے ایک بیٹا
جو میرے مرنے کے پیچھے دین کے کام اچھی طرح کرے اور يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۖ
وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ۝ ورثہ لیوے میری امامت اور سرداری کا اور ورثہ لیوے حضرت
یعقوب کی اولاد کا علم اور دانائی میں اور اُس کو ایسا کر اے رب میرے جو تو اُس سے راضی ہو
یعنی اسے نیکبخت کر حضرت زکریا نے یہ دعا مانگ کر سر کو سجدہ میں رکھا اور عاجزی
شروع کی خدا تعالیٰ نے اُن کی دعا قبول کی اور غیب سے آواز حضرت زکریا کے کان میں آئی یہ کہ

یٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ۨ اسْمُهٗ يَحْيٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا اے زکریا بیشک ہمنے خوشخبری دی تجکو ایک بیٹے کی جو اُس کا نام ہے یحییٰ جو نہین کیا ہمنے اُس سے پہلے کوئی اُس کا ہمنام یعنی اس نام کا آجتک کوئی پیدا نہین ہوا جب حضرت زکریا نے یہ آواز غیب سے سُنی تو خوش ہوئے اور پھر جناب آلہی مین یون عرض کی اور قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا کہا اے رب میرے کیونکر مجھے بیٹا پیدا ہوگا اور ہے بی بی میری بانجھ اور بوڑھی اور مقرر پہنچا مین بہت بڑھاپے سے خرابی اور سستی کو یعنی میرا تو بڑھاپے سے بُرا حال ہے اور عورت ہے میری بانجھ اور بوڑھی ہمین جوان کرکے فرزند دیویگا یا ایسی ہی حالت مین اولاد بخشے گا پھر اور آواز غیب سے آئی کہ قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا کہا اس طرح ہوگا کہا رب تیرے نے کہ یہ مجھے آسان ہی یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے آگے کوئی چیز مشکل نہین ہے اور دھیان کر کہ بیشک پیدا کیا تجکو مین نے پہلے اس سے اور نہتا تو کچھہ چیز۔ حضرت زکریا نے جب یہ سُنا تب جانا کہ میرے بیٹا تو مقرر ہوگا پر کیا جانے کب ہوگا اسواسطے پھر جناب آلہی مین عرض کی یون اور قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ کہا اے رب میرے بنا میرے واسطے ایک نشانی یعنی کچھہ پتا بتا جس سے جانون مین کہ کب بیٹا ہوگا قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا کہا اُسے غیب کی آواز نے کہ نشانی فرزند ہونے کی تجکو وہ ہے کہ تو بول نسکے گا لوگون سے یعنی بات نکر سکیگا تین رات اور دن نکر سکیگا پھر بھلا چنگا یعنی تو تندرست رہیگا اور بات پھر قدرت خدا تعالیٰ کی سے ایک نشان اُن کی بی بی امید ہونے کی خبر کو فَخَرَجَ عَلٰي قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا باہر آئے اپنے لوگون مین عبادت کرنے کی جگہہ سے پھر اشارت سے کہا اُن لوگون کو جو خدا تعالیٰ کی یاد کرین صبح اور شام یعنی زبان بند ہو گئی تھی اور بول نسکے تو اشارت سے بات کی تین رات دن تک ایسا ہی حال رہا پھر اچھے ہوئے جیسے تھے پھر جب حمل کے دن پورے ہوئے تب حضرت یحییٰ پیدا ہوئے اور چھوٹی ہی عمر مین فقیرون کی پوشاک پہنی اور خدا تعالیٰ کی بندگی مین رات دن مشغول ہوئے یہان تک کہ اُن کو غیب سے آواز یون آئی کہ يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ۭ اے یحییٰ پکڑ کتاب توریت کو مضبوط یعنی اُس مین جو حکم ہین اُن سب کو اچھی طرح بجا لا اور فرماتا ہے خدا تعالیٰ کہ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ۭ وَكَانَ تَقِيًّا اور دیا ہمنے یحییٰ کو حکمت یعنی عقل اور دانائی بچپن مین اور مہربانی دی اپنے پاس سے اور پاکیزگی اور ستھرائی دی اور تھا حضرت یحییٰ علیہ السلام ڈرنیوالا

اور گناہوں سے بچنے والا کہتے ہیں کہ حضرت یحیی علیہ السلام سات برس کے تھے جو انہیں محلے
کے لڑکوں نے آنکر کہا کہ آؤ کھیلیں حضرت یحیی نے کہا کہ ہمیں خدا تعالی نے کھیلنے کو نہیں پیدا کیا
وَّبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُن جَبَّارًا عَصِيًّا ۝ اور نیکی کرنیوالا تھا ماباپ سے اور تابعداری
کرتا تھا ماباپ کی اور نتھا غرور کرنے والا اور کہنا نماننے والا نتھا اور نہ گنہگار تھا وَسَلَامٌ عَلَيْهِ
يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۝ اور اس پر سلام ہے خدا تعالی کا جس دن
وہ پیدا ہوا اور جس دن وہ مرے اور جس دن پھر اٹھے جیتا یعنی دن قیامت کے یعنی ہمیشہ اور
اللہ تعالی فرماتا ہے اپنے دوست محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ اور ذکر کر قرآن
میں جو آیا ہے قصہ مریم کا جو وہ ہمیشہ مسجد بیت المقدس میں رہتی تہی جو کبھی کچھ ضرور ہوتا تھا
تو گھر جاتی تھیں ایک دن واسطے نہانے کے گھر کی طرف گئیں تھیں جیسے کہ فرماتا ہے اللہ تعالی
إِذِ انتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۝ کہ جب جدا ہوئی حضرت مریم اپنے کنبے سے
ایک جگہہ جو وہ سورج کے نکلنے کی طرف تہی بیت المقدس سے فَاتَّخَذَتْ مِن دُونِهِمْ
حِجَابًا ۝ پھر پکڑا حضرت مریم نے ان لوگوں کی طرف سے پردا یعنی لوگوں سے کنارے ہو کر
نہائیں اور کپڑے لگیں پہننے جو اتنے میں فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۝
پھر بھیجا ہمنے مریم کی طرف اپنے فرشتہ کو یعنی حضرت جبریل کو بھیجا پھر اس نے اپنی شکل بدل کر حضرت
مریم کے واسطے بنا آدمی کی صورت سب ساری درست یعنی حضرت جبریل ایک جوان خوبصورت
بنکر حضرت مریم کے سامنے آنکر کھڑے ہوئے جب حضرت مریم نے اس اکیلے مکان میں خلوت کی
غیر مرد کو دیکھا قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَٰنِ مِنكَ إِن كُنتَ تَقِيًّا ۝ کہا حضرت مریم نے کہ پناہ
مانگتی ہوں خدا تعالی سے جو وہ بچاوے مجھے تیری بدی سے اگرچہ تو بھی ڈرانیوالا خدا تعالی سے
یعنی اگرچہ تو نیکبخت اور برا کام کرنے والا نہو تب بھی تیری برائی سے پناہ مانگتی ہوں خدا تعالی کی
جب یہ حضرت جبریل نے سنا تب قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا ۝
کہا سوا اسکے نہیں یعنی مقرر میں بھیجا ہوا ہوں تیرے رب کا اسواسطے جو دوں میں تجھے
ایک لڑکا ستھرا پاکیزہ یعنی مجھے خدا تعالی نے تیرے پاس اسواسطے بھیجا ہے جو میں تجھے بیٹا دیجاؤں
قَالَتْ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا ۝ کہا حضرت مریم نے کہ کیونکر ہوگا میرے
لڑکا اور نہیں مجھے ہاتھ لگایا کسی مرد نے اور نہیں ہوں میں بدکار یعنی بیٹا تو بغیر مرد کے صحبت کے نہیں
ہوتا اور میرا تو خاوند نہیں ہے اور میں بدکار نہیں ہوں مجھہ سے کیونکر بیٹا پیدا ہوگا قَالَ كَذَٰلِكِ

ع ۵ وقف لازم

نصف

کہا حضرت جبرئیل نے کہ یونہیں جس طرح تو کہتی ہے پھر قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا ۝ کہا تیرے رب نے کہ یہ کام مجھے آسان ہے یعنی بغیر باپ کے بیٹا پیدا کرنا میرے آگے سہج ہے اور اُس کے پیدا کرنے کا سبب یہ ہے جو بنا دے اُسے یعنی تیری بیٹے کو بنا دیں نشانی اپنی قدرت کی لوگوں کے واسطے اور کر دیں اُس کو سبب اپنی بخشش کا اور مہربانی کا لوگوں پر یعنی جو کوئی اُسے سچا جانکر اُس کا کہا مانے اُس پر میں بخشش اور مہربانی کروں اور یہ کام مقرر ہو چکا ہے یعنی وہ بیشک اسی طرح پیدا ہوگا یہ کہا حضرت جبرئیل نے اور حضرت مریم کے پاس آنکر اُن کے منہ میں یا گریبان میں پھونک ماری فَحَمَلَتْهُ فَانتَبَذَتْ بِهِ مَكَانًا قَصِيًّا ۝ پھر حضرت مریم کو امید ہوئی یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُسی وقت اُن کے پیٹ میں آئے اور جب مدت حمل کی پوری ہوئی اور وقت پیدا ہونے کا نزدیک آیا تو پھر باہر گئیں سمت دور حضرت عیسیٰ کے شہر سے دور جنگل میں جا کر دیکھا کہ کہیں نہ سایہ ہے نہ کوئی درخت ہے مگر ایک پرانی سوکھی کھجور کے درخت کی جڑ کھڑی ہے فَأَجَاءَهَا الْمَخَاضُ إِلَىٰ جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَٰذَا وَكُنتُ نَسْيًا مَّنسِيًّا پھر لایا یعنی اٹھا درد بچہ پیدا ہونے کا حضرت مریم کو تب ایک سوکھی کھجور کے درخت کی جڑ سے لگ بیٹھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اور کہا اے ہائے اچھا ہوتا جو میں مرتی پہلے اس حالت سے اور مجھکو لوگ بھول جاتے یعنے کوئی میرا ذکر مذکور نہ کرتا کہ ابھی یہاں کے لوگ جو واقف ہیں مجھے آنکر دیکھیں گے اس بچے کو تو کہیں گے کہ اِس لڑکی نے یعنی مریم نے جو اسے ذکریا نے پالا تھا ایسا کام کیا جو بغیر بیاہی ہوئی نے بچہ جنا اس شرمندگی سے میں مرتی تو بہتر تھی جو کوئی میرا نام نہ لیتا اور مذکور نہ کرتا فَنَادَاهَا مِن تَحْتِهَا أَلَّا تَحْزَنِي قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ۝ پھر پکارا حضرت مریم کو نیچے سے اُس کے یعنی حضرت عیسے جو اُن کے آگے تھے اُنہوں نے کہا کہ غمگین مت ہو اور مت مانگ موت جو بیشک پیدا کیا رب تیرے نے نیچے تیرے بہتا پانی جو اُس میں سے پیو اور نہاؤ یا یہ باتیں فرشتے نے کہیں تھیں حضرت مریم کو نیچے سے وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ۝ اور ہلا اپنی طرف کھجور کی جڑ سوکھی ہوئی کو جسکے ساتھ لگی ہوئی بیٹھی ہے تو اسے مریم توڑ ڈالے وہ کھجور کا درخت سوکھا ہوا تجھ پر کھجوریں پکی ہوئی نئی تازی قدرت خدا تعالےٰ کی سے فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا ۝ پھر کھا وہ کھجوریں نئی تازی اور پی وہ پانی جو تیرے آگے پیدا ہوا ہے اور ٹھنڈی اور روشن کر آنکھیں فرزند کو دیکھکر کہتے ہیں کہ حضرت مریم علیہ السلام

بھوکی اور پیاسی اکیلی جنگل مین ایک سوکھے کہجور کے درخت سے لگ بیٹھی تھین جو حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے اور قدرت خدا تعالیٰ کی سے وہان ایک سوت پانی کی پیدا ہوکر بہنے لگا اور وہ سوکہا درخت سبز ہوا اور اُس مین کہجورین لگتے ہی پک گئیان اِتنے مین کئی فرشتے حکم خدا تعالیٰ کے سے آئے اور حضرت مریم کو کہجورین کہلائین اور پانی پلایا اور کہا کہ اے مریم غم نہ کہا خاطر جمع رکھ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہلایا اور کپڑے بہشت کے پہنائے اور حضرت مریم کی گود مین دیا اور تسلّی کرکے گئے اور ایک آواز غیب سے یون آئی کہ فَاِمَّا تَرَیِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا پہر اگر دیکھے کسی آدمی کو اور وہ پوچھے کہ یہ بچہ کہان سے لائی تو فَقُوْلِیْٓ اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْیَوْمَ اِنْسِیًّا ۝ پہر تو کہیو کہ مینے منت کہی ہے خدا تعالیٰ کے واسطے روزے کی اُسوقت مین حکم روزے مین بولنے کا نتھا مگر اتنا کہے کہ مین روزے سے ہون پہر مین نہین بولنے کی آج کسی سے یعنی مین سارا دن دعا اور مناجات پڑہتی رہون گی - کہتے ہین کہ جب لوگون نے حضرت مریم کو اپنے مکان مین نپایا تب ڈہونڈہتے ہوئے حضرت مریم کے پاس پہنچے جب حضرت مریم نے دیکہا کہ یہ لوگ میرے پاس آتے ہین تو فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ؕ پہر لائین حضرت مریم حضرت عیسیٰ کو گود مین اُٹھاکر اُن لوگون مین جب اُن کے پاس آئے قَالُوْا یٰمَرْیَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَیْـًٔا فَرِیًّا ۝ کہا لوگون نے اے مریم بیشک لائی تو ایک چیز تحفہ یعنی یہ تو خوب کام کیا تو نے جو بغیر خاوند کے بیٹا جنا یعنی یہ بہت بُرا کام کیا اور تیرے کنبہ مین تو ایسا کوئی بدکار نہین ہوا یٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِیًّا ۝ اے بہن ہارون کی نہ تھا باپ تیرا بدکار اور نہ تہی تیری ماں بدکار اور حرام کار یعنی تیرے مان باپ تو نیک بخت ہین تو نے یہ کیا کام کیا فَاَشَارَتْ اِلَیْهِ ؕ پہر حضرت مریم نے اشارے سے کہا کہ اس لڑکے سے پوچھو یعنی کہا کہ مین نے تو روزہ رکھا ہے مین بولنے کی نہین آج یہ لڑکا جو میری گود مین ہے اِس سے پوچھو یہ تمہے جواب دیوے گا قَالُوْا كَیْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِی الْمَهْدِ صَبِیًّا ۝ کہا اُن لوگون نے کیونکر بات کرین ہم اُس کسی کی جو ہووے جہولی مین بچہ یعنی جو بچہ جہولے کے لایق ہو اُسے ہم کیا بات کرین اتنے مین قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ ؕ اٰتٰىنِیَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا ۝ کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صاف زبان سے کہ بیشک مین بندہ خدا تعالیٰ کا ہون دی ہے مجھے خدا تعالیٰ نے کتاب انجیل یعنی ازل مین دے چکا ہے اور ظاہر مین اب دیگا اور کیا ہے مجھے پیغمبر وَّجَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ

وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا اور بنایا اور کیا مجھہ مین نفع اور برکت جہان رہون مین
یعنی جس جگہہ رہون مین مجھہ سے فائدہ ہے دین اور دنیا کا لوگون کو اور حکم کیا ہے خدا تعالیٰ نے
مجھے جو مین نماز پڑہون اور زکوٰة دون یعنی خدا تعالیٰ کی بندگی کرون اور خیرات دون جبتک
جیتا رہون وَّبَرًّۢا بِوَالِدَتِیْ وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا ۝ اور کیا مجھے نیکی کرنے والا ماسے
اور نہین بنایا مجھکو کہا نماننے والا اور غرور کرنے والا بدبخت جو کہنا نمانے اپنی ما کا وَالسَّلٰمُ
عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا ۝ اور سلام خدا تعالیٰ کا ہو مجھہ پر
جس دن پیدا ہوا ہین اور اس دن بہی کہ مرون مین اور جس دن کہ پہر اٹھون مین جیتا یعنی قیامت
تلک ہمیشہ مجھہ پر سلام رہے گا ذٰلِكَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْهِ یَمْتَرُوْنَ
یہ احوال بیان جس کا کیا ہے وہ ہے عیسے بیٹا مریم کا سچہ ہے یہ جو کہا اور نے شبہ ہے نہ اسطرح
ہے جو یہودی اور نصاریٰ شک رکھتے ہین اور اسکے حق مین جو کہتے ہین کہ بیٹا خدا کا ہے یہ بات
نرا جہوٹہہ ہے کسواسطے کہ مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ یَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ سُبْحٰنَهٗ اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا
فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ بجا ہیئے اور لائق نہین خدا تعالیٰ کو وہ کہ اولاد رکھے یعنی پاک ہے
خدا تعالیٰ زن و فرزند سے اور ایسا ہے کہ جب چاہتا ہے کچہہ کام بناوے تب فرماتا ہے اسکو
کہ ہو وہ ہوتا ہے یعنی کسی چیز کے بنانے مین اور کچہہ پیدا کرنے مین اسے فکر اور محنت اور ڈہیل
ذرا بہی نہین وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ اور بیشک
خدا تعالیٰ پالنے والا میرا اور تمہارا ہے پہر اسی کو پوجو اور اسی کا حکم مانو سب کو چھوڑکر دل و
جان سے یہی راہ سیدہی جہٹکارے کی ہے فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْ بَیْنِهِمْ پہر جدی
جدی سمجہہ پکڑی ہر فرقے نے ان مین سے یعنی انہون نے آپسمین اپنی اپنی سمجہہ سے جدا جدا
دین پکڑا حضرت عیسےؑ کے ماننے والے تین فرقے ہوئے حضرت عیسے کو بیٹا خدا کا کہتے ہین ایک
نسطوریہ ہین اور دوسرا فرقہ جو یعقوبیہ حضرت عیسے کو خدا کہتے ہین تیسرا فرقہ ملکانیہ جو یہ
کہتے ہین کہ تین خدا مین ان تین مین سے ایک حضرت عیسیٰ ہین یہ تینون فرقہ کافر ہین اور یہ نرا
جہوٹ کہتے ہین فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ یَوْمٍ عَظِیْمٍ پہر بہت خرابی اور افسوس
ان کو جو وہ حضرت عیسے کے حق مین وہ باتین کرتے ہین اور خدا تعالیٰ کا حکم نہین مانتے
کہ حضرت عیسے بندہ خدا تعالیٰ کا ہے اور سچ نہین جانتے سامنے ہونا ہے بڑا دن یعنی قیامت
مقرر آنی ہے یعنی جو لوگ کہ قیامت کے ہونے کو سچ نہین جانتے ان پر بڑی خرابی ہوگی قیامت کو

اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ کیا خوب سنین گے
اور کیا اچھا دیکھین گے جس دن آوین گے ہمارے پاس یعنی قیامت کو لیکن وہ سننا اور دیکھنا
ان کے کچھ کام نہ آویگا اسوقت پر ظالم آج یعنی دنیا مین بہولے ہوئے ہین صریحا یعنی دنیا مین
بہکے ہوئے شیطان کے بہکانے سے جو سچ بات کو نہین مانتے وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ
اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ اور ڈرا ان کو اے محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم یعنی ڈرا مکہ کے لوگون کو دن افسوس
کرنے کے سے جب کام ہوچکے گا سب یعنی قیامت کو حکم ہوگا جو بہشتی بہشت مین جاوین اور
دوزخی دوزخ مین جاوین اور اس حکم مین تفاوت اور ڈھیل نہوگی تب افسوس کھاوین گے
کہ کیون کہا رسول کا نمانا ہمنے اور کیون برائی کی ہمنے اور بہلائی کرنے والے افسوس کرین گے
کہ بہلائی ہمنے بہت سی کیون نکی وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ اور یہ مکے کے لوگ بیخبر
ہین اس بات سے اور نہین سچ مانتے اس بات کو جو قیامت مقرر ہوگی اور خدا تعالی فرماتا ہے
اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ کہ بیشک ہم وارث اور مالک ہین
زمین کے اور جو کوئی کہ زمین کے اوپر ہے آسکے بہی مالک ہم ہین اور وہ سب ہماری طرف کو پہرے گا
یعنی وہ سب ہمارے آگے حاضر ہوگا وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا
اور بیان کر اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم لوگون کے آگے قصہ ابراہیم پیغمبر کا جو قرآن مین آیا ہی
جو بیشک وہ ہی سچ بولنے والا پیغمبر اور سچی خبر دینے والا اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ
مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْـًٔا جب کہا حضرت ابراھیم علیہ السلام نے اپنے باپ آزر کو کہ اے
بابا میرے کیون پوجتا ہے اور بندگی کرتا ہے اس کی جو نہ سنتا ہے تیری بات اور نہ دیکھتا
تیری عاجزی کرنے کو اور نہ دور کرسکتا ہے تجھسے کسی چیز کو یعنی اگر تجھے کچھ مشکل ہو تو تیرا کام
برلاوے یا فائدہ دوے کچھ تجھے سو اس سے کچھ نہین ہوسکتا او کہا کہ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ
مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْۤ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ۝ اے باپ میرے بیشک
آئی ہے مجھے دانائی اور خبر وہ جو تجھے نہین آئی پہر تو پیچھے آ تو مین راہ دکھاؤن تجھے راہ سیدھی
یعنی میرا کہا مان تو راہ خدا تعالی کی مین تجھے دکھاؤن يٰۤاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ اِنَّ
الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ۝ اے بابا میرے مت پوج شیطان کو یعنے اسکا کہا مت مان
جو بیشک شیطان ہے خدا تعالی کا گنہگار یعنی خدا تعالی کا کہا نماننے والا ہے شیطان
خدا تعالی نے اپنی رحمت سے شیطان کو دور کیا ہے تو اس کا کہا مت مان اور کہا

وقف لازم

ع ۴۵

يٰٓاَبَتِ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ۝
اے بابا میرے ڈرتا ہون مین اُس سے کہ پہنچے تجھے عذاب خدا تعالیٰ کا شیطان کے کہا ماننے سے
پھر ہو جاوے تو شیطان کا ساتھی یعنی وہ جیسا خدا تعالیٰ کے کہنا نا ماننے سے دور ہوا اُس کی رحمت سے
اور عذاب ہمیشہ کے مین گرفتار ہوا کہین ایسا ہی تیرا حال ہوگا شیطان کے کہا ماننے سے اور خدا تعالیٰ کا
کہا نا ماننے سے جب یہ باتین حضرت ابراہیم کی ان کے باپ آزر نے سُنین تب بیٹے پر غصہ ہو کر
قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ۝
کہا اُسے کیا پھرا ہوا ہے میرے خداؤن سے اور نہین مانتا تو انکو اے ابراہیم اگر تو نچھوڑیگا
ان باتون کو تو مین سنگسار کرونگا تجھکو اور دور ہو میرے پاس سے تو بہت مدت میری
غصہ سے بچے تو یہ بات محبت سے کہی کہ میرے نزدیک سے جا۔ اگر رہے گا تو مین عذاب
کرون گا تجھے تب قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ۝
کہا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کو کہ سلام تجھپر مین جاتا ہون اور جلد بخشواؤن گا تیرے گناہ
اپنے رب سے یعنی دعا مانگون گا خدا تعالیٰ سے جو تجھے توفیق ایمان کی بخشے جو سبب گناہ بخشنے کا ہے
جو بیشک خدا تعالیٰ ہے مجھپر مہربان وہ میری دعا قبول کرے گا وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور جدا ہوتا ہون مین تم سے اور جنکو تم پکارتے ہو یعنی پوجتے ہو سواے خدا تعالیٰ
کے اُن سے بھی جدا اور کنارے ہوتا ہون وَاَدْعُوْا رَبِّيْ ڮ عَسٰٓى اَلَّآ اَكُوْنَ بِدُعَاۗءِ رَبِّيْ
شَقِيًّا ۝ اور پکارون گا اور بندگی کرون گا مین اپنے رب کی اُمید ہے مجھکو جو نہون گا مین
اپنے رب کو پکار کر اور اُس کی بندگی کرکے بے نصیب اور نا امید یعنی تم اپنے خداؤن کو پوج کر
فائدہ نپاؤ گے اور مجھے اُس کی بندگی سے نفع اور فائدہ ہوگا کہتے ہین کہ یہ باتین کرکے اپنے باپ سے
حضرت ابراہیم اُس شہر سے نکل کر سات برس تک جنگل اور پہاڑون مین پھرتے رہے اس مدت
مین اُن کا باپ آزر فوت ہوا حضرت ابراہیم پھر شہر مین آئے اور بتون کو توڑا اور نمرود نے
اُنہین آگ مین ڈالا اور خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے وہ آگ اُن پر گلزار کیا پھر بی بی سارہ اور
اور حضرت لوط پیغمبر علیہ السلام کو لیکر **شام** کے ملک کی طرف گئے جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا
پھر جب حضرت ابراہیم علیہ السلام جدا ہوئے اُس قوم سے اور اُن کے خداؤن سے جنکو پوجتے
تھے سوائے خدا تعالیٰ کے اور دیا ہمنے ابراہیم کو بی بی سارہ کے پیٹ سے بیٹا اسحاق نام اور

ان کا بیٹا یعقوب پوتا حضرت ابراہیم کا یعنی خدا تعالی نے حضرت ابراہیم کو بیٹا اور پوتا دیا اور اُنکو کیا ہمنے نبی اُن سب کو پیغمبری ہوئی سب یہ وَوَهَبْنَا لَهُم مِّن رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ٥ اور بخشا ہمنے اُن سب کو اپنی مہربانی سے یعنی ظاہر میں مال اور دولت اور اولاد اور عزت اور باطن میں اپنے نزدیک کیا اُن کو اور بنائی ہمنے انکی بات سچ بولنی والی اور ذکر کرنے والی بڑے اونچی یعنی اُن کی بات سب کے اوپر رکھی یعنی جو اُنھون نے سچ کہا سوہی ہوا وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مُوسَىٰ إِنَّهُ كَانَ مُخْلَصًا وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا ٥ اور ذکر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو قرآن مین آیا ہے قصہ موسی علیہ السلام کا جو مقرر حضرت موسی تھا چنا ہوا اور تھا بھیجا ہوا ہماری طرف سے خبر دینے والا لوگون کو وَنَادَيْنَاهُ مِن جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا ٥ اور پکارا ہمنے موسی کو داہنی طرف سے پہاڑ کی اور اُسے اپنے پاس بلایا ہمنے جو باتین کرتا تھا ہمسے وَوَهَبْنَا لَهُ مِن رَّحْمَتِنَا أَخَاهُ هَارُونَ نَبِيًّا اور بخشا ہمنے موسی علیہ السلام کو اور دیا ہمنے اُسکو اپنی مہربانی سے اُسکے بھائی ہارون نبی کو یعنی حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ کا مددگار کیا جو یہ دونون آپس مین بھائی تھے وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ اور ذکر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو قرآن مین آیا ہے قصہ ذبح کرنے حضرت اسماعیل کا جو بیٹا حضرت ابراہیم کا تھا اور یہ قصہ سورہ صافات مین آویگا إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا ٥ جو مقرر حضرت اسمعیل تھا وعدہ کا سچا اور تھا بھیجا ہوا ہماری طرف سے خبر دینے والا لوگون کو وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَكَانَ عِندَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا اور تہا حضرت اسمعیل جو کہتا تھا یا سکھاتا تھا اپنے لوگون کو کہ نماز پڑہو اور زکوٰۃ دو اور تھا اپنے رب کے پاس پسند کیا ہوا یعنی حضرت اسمعیل رب کا پیارا تھا وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِدْرِيسَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا ٥ اور مذکور کر اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو قرآن مین آیا ہے قصہ ادریس علیہ السلام کا جو مقرر تھا وہ سچ بولنے والا خلقت سے اور خبر دینے والا سچی ہماری طرف سے لوگون کو وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا ٥ اور اُٹھایا ہمنے ادریس علیہ السلام کو جگہہ بلند اور اونچی پر یعنی مرتبہ اُن کا بلند کیا سبب نبوت کے یا اُن کو آسمان پر بلایا اور اُن کے آسمان پر جانے کے کئی روایتین ہین اُن مین سے ایک یہ ہے کہ کہتے ہین کہ ایک دن حضرت ادریس علیہ السلام کو دہوپ تیز لگی جو بدن اُن کا جلنے لگا اُنھون نے کہا یا الٰہی سورج کی گرمی اتنی دور سے ایسے ہی پاس سے فرشتہ جو اُسے اُٹھائے پھرتا ہے اُس کا کیا حال ہوگا ای پروردگار اُس فرشتہ پر

اُس کی گرمی سہل اور آسان کر خدا تعالی نے دعا حضرت ادریس کی قبول کی دوسرے دن اُس
فرشتہ کو گرمی سورج کی کچھ معلوم نہوئی اُس نے عرض کی کہ یا الٰہی آج کیا ہے کہ مجھے سورج کی گرمی
کچھ اثر نہین کرتی حقتعالی نے فرمایا کہ میرا ایک دوست زمین پر ہے اُس نے تیرے حق مین
دعا مانگی ہے اُس کی دعا کے سبب گرمی تجھ پر اثر نہین کرتی وہ فرشتہ خدا تعالی سے رخصت لیکر
حضرت ادریس کی ملاقات کو آیا اور ملا بعد باتون کے حضرت ادریس نے اُس فرشتہ سے کہا کہ
مجھے تو اپنا مکان رہنے کا دکھا فرشتہ حکم الٰہی سے اُن کو چوتھے آسمان پر لیگیا وہان جاکر حضرت
ادریس نے اُس فرشتہ سے کہا کہ یہان حضرت عزرائیل کا گھر کہان ہے تو جاکر اُن سے پوچھ
کہ ادریس علیہ السلام کی عمر کتنی باقی ہے اُس فرشتے نے جاکر پوچھا حضرت عزرائیل نے دریافت کرکے
کہا کہ جسکا احوال تو پوچھتا ہے اُسکے حق مین حکم یون ہے کہ جان اُس کی ابھی سورج کے پاس
قبض کرانے مین حضرت عزرائیل جاکر دیکھین تو وہین ہے موافق حکم کے جان حضرت ادریس کی
قبض کرکے پھر زندہ کیا۔ پھر حضرت ادریس نے کہا اُسی فرشتہ سے کہ دوزخ اور بہشت کی سیر
دکھا وہ فرشتہ دوزخ کو دکھاتا ہوا بہشت مین لیگیا جب حضرت ادریس بہشت مین گئے تو
وہان بیٹھ رہے اُس فرشتے نے کہا کہ اب سیر اور تماشا دیکھ چکے اب چلو حضرت ادریس نے کہا کہ
خدا تعالی کا وعدہ سچا ہے یہ کہ بندون کو مار کر جلا دیگا اور دوزخ مین سے بہشت مین لاویگا
اور پھر بہشت سے نہ نکالے گا سو مین مر کر جیا اور دوزخ پر سے بہشت مین آیا اب مین کیون
یہان سے نکلون فرشتہ نے جناب الٰہی مین التجا کی حکم الٰہی یون ہوا کہ انہین چوتھے آسمان پر رکھو
اور یہی روایتین ہین حضرت ادریس کی آسمان پر جانیکی اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ
مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ وہ لوگ جنپر بخشش کی خدا تعالی نے ان نبیون پر اولاد آدم
علیہ السلام کی سے وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ اور اولاد
اُن کی سے جنکو اُٹھا لیا یعنی چڑھا لیا ہمنے ناؤ مین ساتھ نوح علیہ السلام کے طوفان کے وقت اور
اولاد ابراہیم اور یعقوب علیہ السلام کی جو یہ دونو دادا پوتے تھے وَمِمَّنْ هَدَيْنَا
وَاجْتَبَيْنَا اور ان لوگون سے جنکو راہ دکھائی ہمنے اور چن لیا ہمنے اُن کو سب خلقت سے
یعنی بعد پیغمبرون کے اور اولیا اور مومن خالص یہ سب جن کا ذکر کیا ہمنے ایسی ہین کہ
اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا جب پڑھی جاتی ہین اُنکے آگے
آیتین خدا تعالی کی گرتے ہین سجدہ کرنے کے واسطے روتے ہوئے خوف خدا تعالی کے سے

سجدہ ۵

یعنی انبیا اور اولیا اور اُن کے دوست بسبب قرآن کو سنکر خدا تعالی کو سجدہ کرتے ہین اور روتے ہین
یہ سجدہ پانچوان ہے قرآن شریف کے سجدون سے فَخَلَفَ مِنۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ أَضَاعُواْ
الصَّلَوٰةَ وَاتَّبَعُواْ الشَّهَوَٰتِۖ فَسَوۡفَ يَلۡقَوۡنَ غَيًّا ۞ پہر اُن کے پیچھے آئی اولاد بد جو نہایت غفلت سے
چھوڑا نماز کو اور تابعداری کی اپنے جی کی چاہ کی یعنی دنیا کے مزے مین پڑے جیسے شراب خواری
اور تماش بینی کرنے لگے پہر جلد دیکھین گے بدلا اپنے کامون کا یعنی خرابی اور عذاب دیکھینگے جلد
إِلَّا مَن تَابَ وَءَامَنَ وَعَمِلَ صَٰلِحٗا فَأُوْلَٰٓئِكَ يَدۡخُلُونَ ٱلۡجَنَّةَ وَلَا يُظۡلَمُونَ شَيۡـٔٗا
مگر جو کوئی گناہون سے بیزار ہوے اور توبہ کری اور خدا اور رسول کا کہنا مانے دل سے اور اچھے
کام کرے پہر وہ لوگ توبہ کرنے والے اور مسلمان آوین گے بہشت مین ظلم اور ستم نہین دیکہنے کے
کسی چیز مین بدلے سے یعنی جیسے اُنہون نے کام کئے ہون گے پورا بدلا ملے گا کچھ کم نہو گا اور وہ
بدلا بہشت اور اُس کی نعمتین ہونگین ایسی جو وہ جَنَّٰتِ عَدۡنٍ ٱلَّتِي وَعَدَ ٱلرَّحۡمَٰنُ عِبَادَهُۥ
بِٱلۡغَيۡبِۚ إِنَّهُۥ كَانَ وَعۡدُهُۥ مَأۡتِيّٗا ۞ باغ ہین رہنے کو اُن کے جنہون کو وعدہ دیا ہے خدا تعالی نے اپنے
بندون کو بغیر دیکھے یعنی بندون نے وہ باغ دیکھے نہین اور وعدہ کو سچا جانا اور بیشک ہے وعدہ
خدا تعالی کا آنے والا اور پہونچنے والا ہے یعنی مقرر مومن بندے بہشت مین جاوین گے لَّا يَسۡمَعُونَ
فِيهَا لَغۡوًا إِلَّا سَلَٰمٗاۖ وَلَهُمۡ رِزۡقُهُمۡ فِيهَا بُكۡرَةٗ وَعَشِيّٗا ۞ نسنین گے بہشت مین جاکر
بات نکمی اور بیہودہ مگر سلام خدا تعالی کا یا فرشتون کا سلام سنین گے یا آپس مین بہشتی ایک دوسرے کو
سلام علیک کرین گے اخلاص اور محبت سے اور بہشتیون کو کھانا اور پینا ہووے گا نعمتین
بہشت کی فجر اور شام یعنی دو وقت نعمتین بہشت کی کھاوین گے یعنی تیسرا پہر دنیا کے جب
دیر ہوگی تب بہشت کی رہنے والے کھایا کرین گے کسواسطے کہ بہشت مین سورج نہین ہو گا
جس سے رات دن معلوم ہووے تِلۡكَ ٱلۡجَنَّةُ ٱلَّتِي نُورِثُ مِنۡ عِبَادِنَا مَن كَانَ
تَقِيّٗا ۞ یہ وہ بہشت ہے جس کا وارث کرین گے ہم اپنے بندون مین اُس بندے کو جو ڈرنے والا
ہوگا خدا تعالی سے ۔ کہتے ہین کہ جب مکے کے لوگون نے حضرت محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم سے
قصہ اصحاب کہف اور ذو القرنین کا پوچھا تھا حضرت نے بغیر انشاء اللہ کہے فرمایا تھا کہ
کل اس سوال کا جواب دونگا اس سبب کئی دن تک حضرت جبرئیل علیہ السلام نہ آئے تھے پھر
جب آئے تب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یا جبرئیل تم بہت دیر مین آئے حضرت
جبرئیل نے جواب دیا وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمۡرِ رَبِّكَۖ لَهُۥ مَا بَيۡنَ أَيۡدِينَا وَمَا خَلۡفَنَا وَمَا بَيۡنَ

ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ؕ اور اترتے نہیں ہم فرشتے بغیر حکم تیرے رب کے یعنی خدا تعالی کے بغیر بھیجے ہم نہیں آتے اور وہ خدا تعالی جانتا ہے جو ہمسے آگے ہوگا اور جو ہمسے پیچھے ہوا اور جو کچھ اس مدت کے بیچ مین ہوا اور ہوتا ہے وہ سب اُسے خبر ہے یعنی ہمارے پیدا ہونے سے پہلے جو کچھ تھا اور ہماری زندگی تک جو کچھ ہوا اور ہوگا اور ہماری موت کے پیچھے جو کچھ ہوگا یہ سب خدا تعالی جانتا ہے کچھ اُس سے چھپا ہوا نہین اور نہین پروردگار تیرا بھولنے والا یعنے جو کچھ کہ کسی نے کیا نیکی کو یا بدی کو ہزارون برس پیچھے اُس سے یاد دلا کر اُس کا بدلا دیگا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ؕ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا اللہ تعالی ہے پیدا کرنے والا آسمانون اور زمین کا اور جو کچھ اُن دونون کے بیچ ہے سب کا پیدا کرنے والا وہی ہے پھر اُسی کی بندگی کر اور کیے جا بندگی اُس کی اور تغافلی اور سستی نکر بندگی کرنے مین اور صبر کر اُسکے میرے سے خفا اور ملول نہوا اے پیغمبر جانتا ہے تو کسی کو جو خدا تعالی کا ہمنام ہے یعنی کسی کا بھی نام اللہ ہے سوائے اُس کے کافر اور مشرک بتون کو الہ کہتے تھے اللہ نہ کہتے تھے وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا اور کہتا ہے آدمی یعنی مشرک اور کافر کہتے ہین اے کیا جب مین مرجاؤنگا اور بدن اور ہڈیان میری گل کر خاک ہوجاوینگی پھر نہین اٹھونگا جیتا یعنی کافر کہتے ہین کہ ہم مرکر ہرگز پھر نہین اُٹھنے کے اور قیامت کو اچنبھا جانتے تھے اور خدا تعالی فرماتا ہے اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا اور کیا یاد نہین کرتا آدمی یعنی جھوٹ اور اچنبھا جانے والا قیامت کا جانتا نہین کہ ہمنے بنایا اُس کو پہلے اور وہ کچھ چیز نہ تھا یعنی یہ بات نہین سمجھتا کہ جس نے پہلے بنایا ہے وہ دوبارہ بھی پیدا کرسکتا ہے فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ؕ پھر قسم ہے رب تیرے کی اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم یعنی مجھے اپنی قسم ہے کہ سفر ہم اُٹھا کر اکٹھا کرینگے اِن کو اور شیطانون کو پھر سامنے لا دینگے گرد دوزخ کے گھٹنے ٹیکے ہوئے یعنی اُن کو کھڑے ہونے کی طاقت نہوگی نہایت سستی سے زمین پر گھٹنے رکھینگے ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ۚ پھر ہم چن کر نکالینگے ہر قوم سے جو شخص کہ اُن مین سے جو بہت خدا تعالی سے غرور کرتا ہوگا اُن کو چن چن کے نکال کر بڑا عذاب کرینگے ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ؕ پھر ہم مقرر جانتے ہین اُن کو جو لوگ لائق ہین آگ مین ڈالنے کے یعنی جو کوئی دوزخ مین جانے کے لائق ہے اُسے ہم

خوب جانتے ہین وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰی رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۞ اور کوئی نہین ہے تم مین سے اے آدمیو جو نہ لایا جاویگا دوزخ پر سے یعنی جتنے آدمی ہین سب کا دوزخ پر سے گذارا ہوگا لیکن مومنون کو آگ معلوم نہین ہونیکی ہے یہ بات اوپر رب تیرے کے مقرر کرلی یعنی دوزخ پر سے ساری خلقت کو گذرنا خدا تعالیٰ مقرر کرچکا ہے لیکن ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ۞ پھر بچاوینگے ہم اُن کو جو ڈرتے ہین خدا تعالیٰ سے اور دور رہتے ہین شرک سے یعنی دوزخ سے اُن کو نکالونگا اور چھوڑونگا ستم کرنے والون کو دوزخ مین گھٹنے ٹیکے ہوئے وَاِذَا تُتْلٰی عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ۙ اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا ۞ اور جب پڑھتے ہین مومن کافرون کے آگے آیتین قرآن کی روشن کھلی ہوئی جن آیتون کے معنی صاف ہین تب کہتے ہین کافر دولتمند غریب مسلمانون کو کہ کونسا ان فرقون مین سے اچھا ہے کہ جسکے مکان رہنے اور بیٹھنے کا اور مجلس اچھی ہے یعنی دولتمند کافر محتاج اور غریب مسلمانون کو کہتے تھے کہ دیکھو تو ہمارے گھر اور مجلس اچھی ہے جو اشراف اور سردار اور قابل ٹھہرے اچھی پوشاک پہنے ہوئے ستھرے فرش پر بیٹھے ہین یا تمھارے مکان اور مجلس اچھی ہین جو تمھین غلام اور بے جا اور غریب محتاج پھٹے پرانے میلے کپڑے پہنے ہوئے ہین اللہ تعالیٰ اُن کے جواب مین فرماتا ہے وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِئْيًا ۞ اور ہمنے بہت مار کر خراب کردیئے اِن سے کتنے فرقے جو وہ اِن کافرون سے بہت اچھے تھے دولت اور اسباب مین اور بہت اچھے تھے شکل اور صورت مین یعنی پہلے اِن سے جو وہ حسن مین اور دولت مین بہت اچھے تھے اور حویلیان اُن کی بہت اچھی اور بڑی تھین اور بڑے زور آور تھے اِن سے اُن کو ہمنے مار کر خراب کیا اور شہر اُن کا ویران کردیا یہ کہ نہ بھولین اپنی دولت اور جماعت اور مجلس اور یارون پر قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جو کوئی کہ ہے گمراہی مین پھر بڑھاتا ہے خدا تعالیٰ اُسے بہت بڑھانا یعنی جو کوئی خدا تعالیٰ کو بھولتا ہے دنیا مین اُسے زیادہ دولت اور عمر دیتا ہے حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ ۭ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا ۞ یہانتک کہ جب دیکھین اُسکو جسے دیا ہے ہمنے یعنی دوزخ یا عذاب دنیا کا جیسے قتل اور بندی یا قیامت کا عذاب پھر جلد معلوم ہوگا اور سمجھ جاوینگے کہ کون یعنی کس کا ہے بڑا مکان رہنے کا اور غریب اور عاجز اور کمزور فوج اور رفیق کس کے ہین یعنی جب وعدہ اُن پر عذاب کا دنیا مین یا آخرت مین آوے گا

اُسوقت یہ کافر معلوم کرینگے جو کس کا مکان اور مجلس اچھی ہے کیسواسطے کہ مومن بہشت مین رہین گے اور فرشتے اور حورین اور غلمان اُن کے پاس رہین گے اور کافرون کو دوزخ مین رکھین گے اور فرشتے عذاب کے بدصورت اور بدزبان سخت بولنے والے بیمروت اور بےرحم اُنکے پاس ہونگے وَيَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى ۗ وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ مَرَدًّا ۝ اور زیادہ کرتا ہے راہ دکہلانا خدا تعالی کا دنیا مین اُن کو جنہون نے راہ پائی ہے یعنی جنہون نے راہ پائی ہے خدا اور رسول کی اور ایمان لایا اُسے خدا تعالی زیادہ توفیق دیتا ہے اور راہ دکھاتا ہی دین اسلام کی اور ہمیشہ اور باقی رہین گے کام نیک اور بہت اچھا ہے خدا تعالی کے پاس بدلہ بہلے کامون کا اور بہت اچھا ہے پہر پہرنا یعنے جنہون نے اچھے کام کیے ہین اُن کو اچھا بدلا ملے گا اور قیامت کے دن اچھی طرح خدا تعالی کے پاس جاوین گے ۔ کہتے ہین کہ خبّاب صحابی بیٹا ارت کا رضی اللہ عنہ اوپر عاص بیٹے وائل کے کچھ قرض رکھتا تھا خبّاب نے جو قرض دیا تہا اپنا وہ مانگا عاص نے کہا کہ اگر تو دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا چہوڑ دیوے تو مین قرض تیرا دون خبّاب نے کہا کہ مین اس دین کو قیامت تک نچہوڑون گا اور قیامت کو اسی دین مین اُٹھونگا عاص نے کہا جب تو مرکر اُٹھے گا تب مین تیرا قرض دون گا اور اگر یہ بات سچ ہے کہ مرکر اُٹھین گے تو مین تب بہی دولت اور اولاد مین تجھ سے زیادہ ہون گا خدا تعالی نے یہ آیت بھیجی اور عاص کی بات کو جھوٹا کیا أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا ۝ پہر دیکھا تو نے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم جس نے نمانا ہمارے حکم کو یعنی عاص نے قرآن کو جھوٹھ جانکر کہا کہ مقرر مجھے دینگے مال اور اولاد میرا یہ جو دنیا مین میرے پاس ہے أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا ۝ کیا خبر رکہتا ہے غیب کی اور کیا کتاب لوح محفوظ کو پڑھ آیا ہے جو ایسی بات کہتا ہے یا اُسنے قول لیا ہے خدا تعالی سے یعنے خدا تعالی نے اسے کہا ہے کہ مین تجھے قیامت مین تیرا مال اور تیری اولاد دونگا یعنی یہ بات یہ کس سند سے کہتا ہے كَلَّا ۚ یہ جو کہتا ہے جھوٹھ ہے سچا نہین ہے عاص بلکہ سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ۝ ہم لکہتے ہین جو کچھ وہ کہتا ہے یعنی ہماری طرف سے فرشتہ لکہتا ہے جو کچھ وہ کہتا ہے اور کرتا ہے اور لنبا کرین گے ہم واسطے اُسکے عذاب کو بہت کہینچا ہوا یعنی بہت مدت اُسپر عذاب ہم عذاب رہے گا عذاب دراز وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا ۝ اور ہم سب لیلیوین گے جو کچھ وہ کہتا ہے یعنے اُسکا مال اور اولاد اُسے نہین دینگے اور آوےگا وہ ہمارے پاس اکیلا

فرزند اور مال اُسکے ساتھ کچھ نہوگا وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اٰلِھَۃً لِّیَکُوْنُوْا لَھُمْ عِزًّا
پکڑتے ہین کافر اور مشرک سوائے خدا تعالی کے اور خداؤن کو یعنی کافرون نے سوائے خدا تعالی
برحق کی اپنے واسطے اور خدا مقرر کیے ہین تو ہو وین وہ کبی خدا اُن کے جو عزت اور قوت ہو
اُن کی یعنی کافرون نے خدا اسواسطے مقرر کیے ہین جو قیامت مین اُن کو عذاب سے چہٹا وین کَلَّا
یہ نہین ہونے کا ہرگز جو وہ سمجھے ہین سَیَکْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِھِمْ وَیَکُوْنُوْنَ عَلَیْھِمْ ضِدًّا
نامین گے قیامت کو وہ اِن کے خدا کافرون کو اور اُن کے پوجنے والون کو یعنی وہ بت جب عذاب
دیکھین گے تو کہین گے یہ ہمین تو نہین پوجتے تھے وہ اپنے دل کی خوشی کو پوجتے تھے یعنی اُن کا جی
چاہتا تھا سو کرتے تھے اور ہونگے وہ بت اُن کے دشمن بڑے اَلَمْ تَرَ اَنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّیٰطِیْنَ
عَلَی الْکٰفِرِیْنَ تَؤُزُّھُمْ اَزًّا ۝ اے کیا نہین دیکہا تو نے جو ہم نے بھیجا ہے
شیطانون کو یعنی دیو دن کو غالب کیا ہے کافرون پر تو ہلاتے ہین دیو کافرون کو اور جہنجوڑتے ہین
زور سے برے کام کرواتے ہین کافرون سے اور سیدھی راہ سے پہیر لیجاتے ہین شرک
اور کفر کی طرف فَلَا تَعْجَلْ عَلَیْھِمْ اِنَّمَا نَعُدُّ لَھُمْ عَدًّا پہر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم جلدی مت کر اوپر اُن کے عذاب کے آنے مین یعنی اِن کافرون کے اوپر عذاب جلدی
مت مانگ سوائے اسکے نہین کہ یعنی مقرر ہم گنتے ہین اِن کے واسطے دن عذاب کرنے کا گنتی
پوری یعنی جس گنتی مین ہرگز بھول نہو یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ۝ جس دن اکٹھا
کرکے اُٹھاوین گے ڈرنیوالون کو فرشتے طرف بہشت خدا تعالی کی سوار کرکے بہشت کی سواریونکی
اور پر عزت اور حرمت سے وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِیْنَ اِلٰی جَھَنَّمَ وِرْدًا ۝ اور ہانکین گے فرشتے
کافرون کو دوزخ کیطرف پیاسے اور اکیلے دربیدل یعنی زور سے اور خرابی اور رسوائی سے دوزخ مین
ہانکتے بےعزتی سے لیجامین گے لَا یَمْلِکُوْنَ الشَّفَاعَۃَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَھْدًا
نسکیے گا کوئی چہٹانا کافرون کو یعنی کوئی کافرون کو عذاب سے چہٹا نسکیے گا قیامت کے دن
مگر وہ کوئی جس نے خدا تعالی سے قول لیا ہے اور وہ ایمان ہے اور نیک کام ہین یعنی ایمان
اور عمل نیک ہی چہٹاوین گے قیامت کے دن گنہگارون کو عذاب سے اور سوائے ایمان کے
کوئی چہٹا نہین سکیے گا وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۝ اور کہتے ہین کافر کہ رکہتا ہے خدا
اولاد یعنی ایک فرقہ کہتا ہے کہ حضرت عیسے بیٹا خدا کا ہے اور ایک فرقہ
کہتا ہے کہ فرشتے بیٹیان ہین خدا کی اور ایک فرقہ کہتا ہے کہ حضرت عزیر بیٹا خدا کا ہے پہر اللہ تعالی

ع ۱۷ ۵ وقف لازم وقف لازم

فرماتا ہے اپنے حبیب کو کہ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کافرون کو جو وہ ایسی بات کہتے ہین لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا لی مقرر لائے ہو تم یعنی کہتی ہو تم کچھہ بات بہت بُری اصلا اور نالائق اور بہتان ایسا کہ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا نزدیک ہے جو آسمان پھٹے اُس بہتان کے کہنے سے اور چیری زمین اور گرین پہاڑ ٹوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہون أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۝ اِس کہنے سے جو کہتے ہین کہ خدا تعالی کو ہین فرزند وَمَا يَنْبَغِي لِلرَّحْمٰنِ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا ۝ اور نہین لائق اور نچاہیے خدا تعالی کو جو رکھے اولاد یعنی خدا تعالی پاک ہے ایسی بات سے بلکہ إِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ۝ کوئی شخص نہین آسمان اور زمین مین مگر آنیوالا ہے طرف خدا تعالی کے غلام ہو کر یعنی جو کوئی ہے آسمان اور زمین مین سب اُسکے غلام اور بندے ہین اور سب اُسکو پوجتے اور سب اُسکے آگے حاضر ہونگے قیامت کو لَقَدْ أَحْصٰهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ۝ بیشک گنا ہے اِن سب کو یعنی ایک ایک کو جانتا ہے اللہ تعالی اور اِن کے بھلے اور بُرے کام ہی گنے ہین گنتی پوری یعنی ذرا بھی اِس گنتی مین بھول چوک نہین وَكُلُّهُمْ آتِيهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ۝ اور سب یہ لوگ آنیوالے ہین دن قیامت کے اکیلے یعنی یہ سب نیک اور بد آدمی قیامت کے دن میرے حضور آوین گے اکیلے کوئی بیٹا یا بھائی اور دوست آشنا یا غلام یا نفر یا الکا یہ مال اسباب یا سواری کچھہ ساتھہ نہو گا بلکہ غلام اور نفر اور صاحب سب برابر ہونگے إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ۝ بیشک وہ جو مومن مسلمان ہین اور انہون نے اچھے کام کیے ہین جلد کریگا اُن کے ساتھ خدا تعالی دوستی ظاہر یعنی مسلمانون کی محبت فرشتون کے اور مسلمانون کے جی مین ڈالیگا خدا تعالی فَإِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُدًّا ۝ پہر سوا اِسکے نہین یعنی مقرر آسان اور سہج کیا ہمنے تیری زبان پر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کو یعنی عربی زبان مین بہیجا قرآن کو تو کچھہ مشکل تجھے نہوا اُس کے معنی سمجھنے و قرآن کو اسواسطے بہیجا ہے ہمنے تو تو خبر دیوے اچھے ڈر نیوالون کو شرک سے یعنے جو لوگ کہ شرک کرنے سے ڈرتے ہین اُنہین خوشخبری دی بہشت کی اور اُس کی نعمتون کی اور ڈراوے تو اُن لوگونکو جو جھگڑتے ہین تجھسے دین کے معاملہ مین اور یہ تو کیا ہین وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْنٍ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِنْ أَحَدٍ أَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ۝ اور بہتیرون کو مار کر خراب کر دیا ہمنے پہلے اِن کافرون سے اگلے زمانہ مین اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو پاتا ہے تو اُن لوگون سے یا سنتا ہے

نصف

نصف ع ۱۶ ۹

اُن لوگون سے کسی کی آواز کچھ ذرا ہی یعنی جب عذاب ہمارا اُن لوگون پر آیا تو وہ ایسے مر کر مٹ گئے کہ کچھ اُن کے نشان اور کھوج اُن کا نہ رہا کہین کسی جگھہ دنیا مین اسی طرح یہ کافر تجھ سے جھگڑتے ہین اور مباحثہ کرتے ہین مر کر مٹ جاوین گے جو ان کا کہین دنیا مین نام اور نشان نہ رہے گا جو ایمان لاوین گے اور خدا تعالیٰ کو ایک اور رسول کو برحق جانین گے وہ ہمیشہ عیش کرین گے دین اور دنیا مین۔

سورۃ طٰہٰ مکیۃ وہی مائۃ | بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ | وخمس وثلثون اٰیۃ

طٰهٰ یعنی ان دو حرفون کے ہر ایک عالم نے کچھہ اور ہی کہے ہین بعضے کہتے ہین کہ سات نام پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے جو قرآن مین ہین جیسے کہ یٰس اور مدثر اور مزمل ویسا ہی ایک یہ بھی نام ہے اُن کا کہتے ہین کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو جو نماز تہجد کی پڑھنے کو اٹھتے تو اتنا کھڑے رہتے تو پاؤن مبارک سوجھ جاتے تھے کافر کہتے کہ قرآن محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بڑی محنت اور مشقت ہے سو خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ ای طہ یعنی ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكَ الۡقُرۡاٰنَ لِتَشۡقٰٓى ۙ نہین اتارا ہمنے تجھ پر قرآن اسواسطے جو محنت مین پڑ تو اور نہ سوئے رات کو اور کھڑا ہی رہے راتون کو بہت اِلَّا تَذۡكِرَةً لِّمَنۡ يَّخۡشٰى ۙ مگر بھیجا ہے قرآن نصیحت دینے کو جو ڈرے یعنی قرآن اسواسطے بھیجا ہے جو تو نصیحت کرے قرآن سنا کر اسکو جو ڈرے خدا تعالیٰ کے عذاب سے سنکر تَنۡزِيۡلًا مِّمَّنۡ خَلَقَ الۡاَرۡضَ وَالسَّمٰوٰتِ الۡعُلٰى قرآن اتارا ہوا ہے یعنی بھیجا ہوا ہے ایسے شخص کا جس نے پیدا کیا زمین کو ایسا کشادہ اور آسمان اونچے کو جو دیکھو تو کیسا اونچا ہے پھر اَلرَّحۡمٰنُ عَلَى الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰى ۝ وہ خدا ہے نہایت بخشش کرنے والا عرش کے اوپر رہا یعنی سب سے بلند ہے اُس کا مکان سبب بزرگی کے نہ سبب رہنے کے جو وہ کسی مکان مین نہین اور کوئی مکان اُس سے خالی نہین جیسے کہ ایک عالم نے کہا ہے کہ عرش کا مقدور نہین جو خدا تعالیٰ کو اٹھا سکے بلکہ خدا تعالیٰ نے اُسے اپنی قدرت سے سب چیز سے بلند اٹھا ہوا رکھا ہے لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا وَمَا تَحۡتَ الثَّرٰى ۝ اُسی کا ہے جو کچھ آسمانون مین ہے اور جو کچھ زمین مین ہے اور جو کچھ اُن دونون مین یعنی آسمان کے اور زمین کے درمیان مین جو کچھ ہے اور جو کچھ کہ نیچے کے زمین کے تلے ہے یہ سب خدا تعالیٰ کا مال ہے اور وہ سب کا مالک ہے اور حاکم ہے وَاِنۡ تَجۡهَرۡ بِالۡقَوۡلِ فَاِنَّهٗ يَعۡلَمُ السِّرَّ وَاَخۡفٰى ۝ اگر تو پکار کے کہے بات پھر بیشک خدا تعالیٰ جاننے والا ہے

چھپی ہوئی بات کا اور چھپے ہوئے دل کے خیال کا اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ۸
خدا تعالے کے سوائے جو نہین کوئی خدا بندگی کرنے کے لائق مگر وہی جو واسطے اُسکے ہین خاص اور ستھرے
پاکیزہ نام وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۘ اِذْ رَاٰ نَارًا اور آئی تیرے پاس بات موسی پیغمبر
علیہ السلام کی یعنی حضرت موسی عمران کے بیٹے کا احوال تو نے سنا ہے کہ جسوقت دیکھا
آگ کو کہتے ہین کہ جب حضرت موسی علیہ السلام مدین سے حضرت شعیب نبی علیہ السلام سے
رخصت ہوکر اپنے قبیلہ بی بی صفورا کو لیکر مصر کی طرف روانہ ہوئے اور ایک دن راہ مین رستہ
بھولے شام کے وقت ایک جنگل مین اُترے اور بی بی صفورا کو وہان اندھیری رات مین
درد بچہ ہونے کا اُٹھا اُسوقت برف پڑتی تھی اور آگ نہ تھی اُن بی بی نے حضرت موسی علیہ السلام کو
کہا کہ کہین سے آگ لاؤ اُنہون نے بہتیرا چکمک کو جھاڑا ہرگز آگ نہ نکلی لاچار ہوکر کھڑے ہوئے
جواتنے مین دور سے آگ نظر آئی تو فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّىْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا
بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَي النَّارِ هُدًى ۱۰ پھر کہا حضرت موسی علیہ السلام نے اپنی بی بی صفورا سے
کہ ذرا تم یہان صبر کرو مینے مقرر دیکھی ہے ایک آگ دور سے شاید لے آؤن تمہارے واسطے اُسمین سے
سلگا کر یا کوئی اُسمین سے چنگاری لے آؤن یا پاؤن مین اُس آگ پر سے راہ کو یعنی اُس آگ پاس
کوئی آدمی ہوئے تو اُسسے راہ سیدھی مصر کی پوچھ لون پھر حضرت موسی علیہ السلام نے یہ کہکر اُن کو چھوڑا
اور ہاتھ مین عصا لیکر اکیلے اُس آگ کی طرف چلے فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى ۭ اِنِّىْٓ اَنَا رَبُّكَ
فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۱۲ پھر جب آن پہنچے حضرت موسی علیہ السلام
اُس آگ کے پاس تو دیکھا کہ ایک درخت ہرا ہے اُسکے گرد ایک آگ سفید بغیر دھوین کے روشن ہے
حضرت موسی علیہ السلام یہ دیکھکر حیران ہوئے کہ ہرا درخت آگ کے بیچ مین ہے اور جلتا نہین
اتنے مین وہین سے ایک آواز آئی کہ اے موسی بیشک مین ہون پروردگار تیرا پھر تو باہر کر پاؤن
پاپوشون سے اپنی بیشک تو ستھری پاکیزہ میدان مین ہے جو اُس کا نام طوی ہے وَاَنَا اخْتَرْتُكَ
فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ۱۳ اور مین نے تجھ کو پسند کیا ہے سب آدمیون مین سے پیغام بھیجنے کے
واسطے خلقت کی طرف پھر تو سن اور کان رکھ اُس چیز کو جو حکم ہووے اور کہا جاوے تجھے
اور وہ حکم یہ ہے کہ اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ۱۴
اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا تَسْعٰى ۱۵ بیشک مین ہون خدا تعالی جو نہین ہے
کوئی خدا بندگی کرنے کے لائق مگر مین ہون پھر تو بندگی کر میری اور قائم رکھ نماز کو میرے یاد کرنیکے واسطے

وقف لازم

یعنی ہمیشہ نماز پڑہا کر اور بیشک قیامت آنیوالی ہے چاہتا ہون مین کہ چہپا ہوا رکھون مین ایسی جو کوئی اُس کے آنے کا وقت نجانے اور وہ آویگی مقرر اسواسطے جو بدلا دیا جاوے ہر شخص کو اُس چیز کا جسمین وہ دوڑا ہے اور محنت کی ہے جو اُس کی محنت ضائع نہو فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ فَتَرْدٰى ۝ پہر چاہیے کہ تجھے نہ اٹکاوے قیامت کے سچ جاننے سے وہ شخص جس نے سچ نہین جانا قیامت کے آنے کو اور تابعداری کی ہو اپنے جی کی خوشی کی یعنی جو شخص کہ اپنے جی کی خوشی کی یعنی جو شخص کہ اپنے جی کی خوشی کرتا رہا ہو اور قیامت کے ہونے کو سچ نجانتا ہو وہ تجھے اپنا سا نکرے کسواسطے کہ اگر تو ویسے کا کہا مانے گا تو ہلاک ہوگا اور میری درگاہ سے رد اور دور ہوگا جب یہ حضرت موسی علیہ السلام نے سنا ننگے پاؤ ہو کر کہڑے ہو رہے تب یہ اور حکم آیا کہ وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يٰمُوسٰى ۝ کیا ہے تیرے داہنے ہاتھ مین اے موسی قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرٰى کہا حضرت موسی علیہ السلام نے کہ یہ عصا ہے میرا سو وہ ایک درخت کی لکڑی کا تھا اور سر اُس کا دو شاخہ تھا اور نیچے اُس کے لوہے کی بھال لگی ہوئی تہی اور وہ عصا حضرت آدم کے وقت سے چلا آتا تھا جو حضرت شعیب نبی پاس ورثہ مین آیا تھا حضرت موسی نے رخصت کے وقت حضرت شعیب نبی سے مانگ لیا تھا سو حضرت موسی نے جناب الٰہی مین کہا کہ یہ عصا میرا ہے جو مین اُس پہ ٹیک کے کہڑا ہوتا ہون اور درخت کے پتے جہاڑتا ہون اس سے دُنبیون کے کہانے کو اور مجکو اس عصا سے بہت کام ہین یعنی میرے بہت کام آتا ہے یہ کہتے ہین کہ وہ عصا رستہ مین حضرت موسی علیہ السلام سے باتین کرتا تھا اور موذی جانورون کو پاس آنے ندیتا تھا اور جب موسی سوتے تو دُنبیون کے ریوڑ کی خبرداری کرتا اور جب اُسے زمین مین گاڑ دیتے تو ہرا درخت ہو جاتا اور ہر طرح کا مزیدار میوا دیتا غرض کہ بہت خوبیان اُس عصا مین تہین پہر قَالَ أَلْقِهَا يٰمُوسٰى ۝ فَأَلْقَاهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى فرمایا خدا تعالی نے کہ ڈال دے اُسے زمین مین اپنے ہاتھ سے اے موسے پہر ڈال دیا عصا کو حضرت موسی علیہ السلام نے اپنے پیچہے ڈالتے ہی ایک بڑی آواز آئی حضرت موسی نے پہر کے دیکہا تو وہ عصا ایک سانپ تھا دوڑتا ہوا ہر طرف کہتے ہین کہ پہلے تو زرد سانپ تھا اُتنا ہی جتنا عصا تھا پہر بڑا ہوا اونٹ برابر اور لنبا بہی بہت ہوا اور چار پاؤن پیدا ہوئے موٹے اور چہوٹے اور چلنے لگا اور دانت تہے بڑے بڑے اور آنکہین

بجلی کی طرح چمکتی تھین اور بڑے بڑے پتھرون کو اور درختون کو اُکھاڑ اُکھاڑ ایک نوالہ کرتا تھا پہر دیکہکر حضرت موسی علیہ السلام ڈرے اور چاہا کہ بھاگین جواتنے مین پہر قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولَىٰ فرمایا خدا تعالی نے کہ پکڑلے اسے موسے آہستہ ڈر ہم جلدی سے کردین گے اسے پہلے شکل پر یعنی جیسا وہ عصا تھا ویساہی کردینگے جب حضرت موسی علیہ السلام نے یہ سنا تب سانپ کی طرف گئے اور ہاتھ اُسکے منہ مین ڈالکر اُسکی مونچھین پکڑلین وہ سانپ پہر ویساہی عصا ہوگیا اور وہ دو شاخہ حضرت موسی علیہ السلام کے ہاتھ مین آیا حضرت موسی کی خاطر جمع ہوئی تب پہر یہ حکم آیا کہ اے موسے وَاضْمُمْ يَدَكَ إِلَىٰ جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ آيَةً أُخْرَىٰ اور ملا اپنے ہاتھ کو طرف اپنی بغل کے یعنی اپنے ہاتھ کو اپنی بغل مین رکھ تو نکلے وہ ہاتھ تیرا سفید روشن چمکتا ہوا بے عیب یعنی اُس سفیدی مین شبہہ کوڑہ کا نہووے یہ نشانی دوسری ہے تیرے پیغمبر ہونے پر پہلے نشانی عصا تھا جو اژدہا ہوا تھا۔ دوسرے ہاتھ کا روشن ہونا ایسا کہ جیسے سورج جو کسی کی آنکھ اُس پر ٹھہرتی تھی اور یہ نشانیان اسواسطے ہین کہ لِنُرِيَكَ مِنْ آيَاتِنَا الْكُبْرَى تو دکھادین ہم تجھے بڑی نشانیان پہر اب اِذْهَبْ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ جا تو اے موسی فرعون کی طرف جو وہ غرور اور تکبری مین حد سے باہر نکل گیا ہے حضرت موسی علیہ السلام نے فرعون کا جاہ وجلال اور فوج اور حشم اور غصہ دیکہا ہوا تھا اپنے دل مین سوچے کہ مین اکیلا اُسے کیونکر مقابلہ کرون گا تب جناب الٰہی مین عاجزی سے قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي کہا حضرت موسی علیہ السلام نے کہ اے پروردگار میرے کشادہ کر سینہ میرا تو اُس مین سمائی ہو ہر چیز کی اور آسان کر مجھ پر کام میرا جو پیغمبری مین مجھ پر سختیان آوین اُن سے گھبراؤ نہین اور کھول میری زبان کی گرہ کو تو سمجھین وہ لوگ میری بات کو کہتے ہین کہ جب حضرت موسی علیہ السلام دودھ پیتے تھے اُن دنون مین ایک روز فرعون نے گود مین لیا حضرت موسی نے جو اُس کی ڈاڑھی جڑاؤ دیکھی اور لعل یاقوت اچھے لگے ہاتھ مین پکڑ کر نوچ لئے کئے بال اُس کی ڈاڑھی کے ٹوٹ آئے فرعون کو غصہ آیا اور کہا کہ اسے مار ڈالو بی بی آسیہ جو فرعون کے قبیلہ مین اُنہون نے کہا کہ یہ بے سمجھ بچہ ہے اسے یہ جواہر اچھے لگے اسواسطے اُس نے ہاتھ چلایا اور اُسکے آگے آگ اور جواہر لعل یاقوت برابر ہین فرعون نے کہا کہ بہلا لاؤ تو آزماوین تب ایک طاس مین خوب انگارے دہکتے ہوئے لائے اور ایک طباق مین لعل اور یاقوت بہر کر آگے لاکر رکھا

ع ۲ ۱۰

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ہاتھ اپنا یاقوت کے طباق کی طرف چلایا و ہین حضرت جبرئیل نے ہاتھ اُنکا آگ کی طرف پھیر دیا اُنہون نے ایک چنگاری اُٹھاکر مُنھ مین رکھ لی ہاتھ اور زبان دونو جلے اُس سبب اُن کی زبان مین گرہ پڑی تھی بات درست نہ نکلتی تھی اور ہر ایک کی سمجھ مین نہ آتی تھی اسواسطے دعا مانگی کہ یارب میری زبان صاف ہووے تو ہر کوئی بات سمجھے اور یہ دعا مانگی وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ۙ هٰرُوْنَ اَخِي ۙ اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ۙ وَاَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْ ۙ اور بنا اور مقرر کر میرے واسطے یار اور مددگار میرے کنبے سے میرے بھائی ہارون کو اور اُسے مضبوط کر بیٹھ میری بھائی کو میرا شریق کر پیغمبری مین كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ۙ وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ۭ اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ۝ جو تجھے ساتھ پاکیزگی اور ستھرائی کی یاد کرین ہم بہت سا اور تیری تعریف کرین ہم بہت بیشک تو ہی ہمارے احوال کو دیکھنے والا اہر وقت جب حضرت موسیٰ نے یہ دعائین مانگین تب خدا تعالیٰ نے اپنے فضل اور کرم سے قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى فرمایا کہ بیشک دے چکے تجھے جو تو نے مانگا اے موسے یعنی یہ جتنی چیزین تو نے مانگین سب دین تجھے وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً اُخْرٰٓى ۙ اور بیشک احسان رکھا ہمنے تجھ پہ یہ نعمتین دیکر تجھے اب دوسری بار اور پہلی بار کا احسان وہ تھا کہ اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰٓى یاد کر جب کہلا بھیجا ہمنے فرشتہ کی زبانی تیری ماکو اے موسے اُس بات کو جو کہلا بھیجا تھا اسوقت کہ تو پیدا ہوا تھا اور فرعون کے لوگ ڈھونڈھتے پھرتے تھے تجھے مار ڈالنے کو اور تیری ما حیران تھی تب کہلا بھیجا ہمنے اَنِ اقْذِفِيْهِ فِي التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّيْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ۭ وہ کہ ڈال موسیٰ علیہ السلام کو صندوق مین پھر صندوق کو ڈال دریا مین پھر تو دریا ڈالدے اُسکو کنارے پر جو لیوے اُس صندوق کو دشمن میرا اور دشمن اُس کا یعنی فرعون لیوے اُس صندوق کو اور خاطر جمع رکھ جو موسیٰ کو تیرے پاس پھر پہنچا دیوینگے ہم کہتے ہین کہ جب یہ پیغام خدا تعالیٰ کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو پہنچا تب اُنہون نے ایک صندوق چھوٹا سا بنوا کے پہلے اُس مین روئی بچھائی پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اُس مین لٹایا اور اُس صندوق کا مُنھ بند کر کے قیر ایک روغن ہوتا ہے اُس سے صندوق کو خوب مضبوط کیا ایسا کہ ایک بوند پانی اندر نجاوے تب اُس صندوق کو دریا مین بہا دیا اور اپنی بیٹی مریم کو کہا کہ تو کنارے دریا کے صندوق کو دیکھتے چلے جاؤ کہ یہ کہان جاتا ہے اور اس کا کیا حال ہوتا ہے اُس دریا مین ایک نہر جدا ہو کر فرعون کے باغ مین جاتی تھی صندوق اُسی نہر کی جانب چلا اور بہتا ہوا وہان جا پہنچا

کہ جس جگہہ فرعون اور بی بی آسیہ نہر کے کنارے اپنی بیٹھک مین بیٹھی سیر کرتی تہی
جب اُنہون نے اُس صندوق کو دیکہا تو پانی مین سے لیکر اُسے کہولا دیکہین تو ایک اُس مین ہے
لڑکا جیسے چاند کا ٹکڑا خدا تعالی نے حضرت موسی کی آنکھون مین ایک خوبی دی تہی جو کوئی
دیکہتا تہا بے اختیار اُس کے دل مین اُن کی محبت پیدا ہوتی تہی جب حضرت موسیٰ کو فرعون اور
اُس کی بی بی آسیہ نے دیکہا ۔ دونون کے دل مین محبت پیدا ہوئی جیسا کہ خدا تعالی فرماتا ہی
وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّي وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ ؕ اور ڈالی مین نے تجہپر محبت اپنے پاس سے
اے موسیٰ یعنی جو کوئی تجہے دیکہتا تہا اُس کے دل مین تیری محبت پیدا ہوتی تہی اور پرورش پاوے
تو میری آنکھون کے سامنے جب حضرت موسی علیہ السلام کو فرعون اور بی بی آسیہ نے صندوق
سے نکالا اور رکہا اسے اپنا بیٹا کر کے پالین گی اُن کے واسطے جہولا بنوایا اور دائیان بُلائین
لیکن جتنی دائیان آئین اُنہون نے کسی کا دودھ نہ پیا بی بی آسیہ بہت حیران ہوئی حضرت
موسیٰ کی بہن بی بی مریم جو صندوق کے ساتھ چلی آئی تہین اُنہون نے یہ سب احوال دیکہا
کہ بہائی کسی کا دودھ نہین پیتا تب اِذْ تَمْشِيْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ
یاد کر جب چلی جاتی تہی بہن تیری اُن کی طرف پہر کہا تیری بہن نے بی بی آسیہ کو اسے بی بی بتاؤن
تمکو اسے جو اُس بچہ کو دودھ پلا دے اور اسے پالے بی بی آسیہ نے کہا کہ اگر ایسا کام کرو تو
اے مریم تجہ پر احسان کرون مین بی بی مریم وہان سے آئین اور اپنی ماکو لے گئین اور اُس نے
جاکر حضرت موسی کو گود مین لیکر دودھ پلایا سو خدا تعالی فرماتا ہے اُسے میدان مین کہ اے موسیٰ
فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ پہر پہنچایا ہمنے تجکو تیری ماکے
پاس اور وعدہ پورا کیا ہمنے تو روشن ہووین آنکھین تیری ماکی تجہے دیکہکر اور غم نکہاوے
تیری جدائی سے پہر پرورش پائی تو نے اپنی ماکے پاس اور جوان ہوا اور یاد کر وہ وقت کہ وَقَتَلْتَ
نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ۥ اور مار ڈالا تو نے ایک آدمی قبطی کو جو فرعون
کی قوم تہا اسواسطے کہ فریاد کی تہی تیرے آگے اُس کے ظلم سے ایک بنی اسرائیل نے جب تو نے
اُس قبطی کو مار ڈالا تب فرعون کے لوگون کو خبر ہوئی اور تیرے مار ڈالنے کی فکر کیا اُسکی بدلی
پہر بچایا ہمنے تجکو غم مارے جانے کے سے جو تجہے ہمنے یہ سب قصہ حضرت موسی علیہ السلام کی
تولد ہونے سے فرعون کے غرق ہونے تک تمام مفصل سورہ قصص مین آویگا پہر خدا تعالی فرماتا ہی
کہ اے موسیٰ فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى پہر رہا تو

وقف لازم

کتنے برس مدین کے لوگون مین یعنی حضرت شعیب نبی علیہ السلام کے پاس اٹھارہ برس یا اٹھائیس برس پہر آیا تو اُس میدان طُوی مین اُسوقت پر جو مقرر کیا ہمنے اے موسیٰ اور یہان تجہسے باتین کین ہمنے پاس بُلاکر وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى اور چن لیا ہمنے تمکو اپنے واسطے اور تجہے دوست کیا مین لے اپنا جا تو اور تیرے بہائی ہارون بہی ساتھ تیرے سمیت میری نشانیون کے یعنی یہ معجزے جو ہمنے تجہے دیئے ہین انہین دیکہا او رسستی مت کرو تم دونون میری یاد کرنے مین جاؤ تم دونو فرعون کی طرف جو بیشک فرعون تکبری اور غرور مین حد سے گذر گیا ہی اور جاکر فرعون سے فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى پہر کہو تم دونون اُسے بات ملائم نرمی سے اور سمجہ مین یعنی غصہ اور جہڑک کر نکہیو بلکہ راستی مین بات کہو اور اُس کی پرورش کرنے کا جو تجہے پالا تہا اُس حق کو دہیان مین رکہو اُس سے سخت نہ بولو تو شاید کہ وہ نصیحت تمہاری مانے یا ڈرے خدا تعالی کے عذابون سے حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ سب باتین سُنکر وہان سے چلے اور مصر کی راہ لی اور اپنے قبیلہ کو جو در دکہاتے چہوڑ آئے تہے اُس کا کچہہ فکر اور دہیان نکیا ۔ کہتے ہین کہ بی بی صفورا اور قافلہ کے لوگ ساری رات حضرت موسیٰ علیہ السلام کی راہ دیکہتے رہے پہر سارا دن راہ دیکہی اور حیران ہوئے اور ڈہونڈا کہین حضرت موسیٰ نہ ملے اتفاقاً مدین سے لوگ آتے تہے بی بی صفورا کو دیکہا اور حال معلوم کیا اور پہر مدین مین حضرت شعیب علیہ السلام پاس پہنچا دیا پہر جب فرعون ڈوب چکا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خبر مدین مین پہنچی تب بی بی صفورا آئین غرض کہ جب حضرت موسیٰ مصر کے نزدیک پہنچے تب حضرت ہارون نبی کو غیب سے خبر ہوئی کہ موسیٰ علیہ السلام آتے ہین بہائی کی پیشوائی کے لئے آئی اور ملاقات ہوئی حضرت موسیٰ نے سب باتین حضرت ہارون سے ظاہر کین اور کہا کہ خدا تعالی نے مجہے پیغمبر کیا اور فرمایا کہ تم دونو ملکر جاؤ اور فرعون کو سمجہاؤ یہ کہ تکبری کو چہوڑ اور خدا تعالی کو ایک جان اور اُس کی بندگی کر نہین تو تجہ پر بڑا عذاب ہوگا حضرت ہارون نے یہ سب سُنکر بہائی کو پیغمبری کی مبارکباد دی اور کہا کہ اے موسیٰ فرعون کا جاہ اور جلال جیسا تمنے دیکہا تہا اُسسے اب زیادہ ہوا ہے جو ذری سی بات مین آدمی کو مارنے کا اور سولی کا حکم کرتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ سُنکر فکرمند ہوئے پہر دونون نے ملکر یعنی حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون نے جناب الٰہی مین

قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى کہا اُن دونون نے کہ اے پروردگار
ہمارے ہم دونون ڈرتے ہین اُس بات سے جو فرعون زیادتی کرے اور جلدی کرے عذاب مین
کرتے ہین ہم پر یا بہت غرور اور تکبّری کرے اور بات ہمارے تمام نہ سنی ہوئی حکم قتل کا کر دیوے
قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى فرمایا خدا تعالی نے کہ اے موسیٰ اور ہارون
مت ڈرو تم دونون فرعون سے کہ بیشک مین تمہارے ساتھ ہون نگہبان اور مدد کرنیوالا
تمہاری اور سنتا ہون تمہاری دعا کو جو تم کہتے ہو اور دیکھتا ہون مین جو تم سے فرعون معاملہ
کرے گا تم خاطر جمع رکھو مین تم سے غافل نہین ہون تم بخطر رہو فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا
رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۥ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ۭ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ۭ
وَالسَّلٰمُ عَلٰي مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى پھر جاؤ تم دونون فرعون پاس پھر کہو دونون اُس سے کہ بیشک ہم
دونون بھیجے ہوئے ہین تیرے پروردگار کے اور یہ حکم ہے کہ پھر بھیج تو ہمارے ساتھ
حضرت یعقوب نبی کی اولاد کو جو تیرے ملک مصر مین تیری تابعداری کرتے ہین تو مین
لیجاؤن اُنھین شام کے ملک مین جو قدیم اُن کے باپ دادا کا ہے وطن اور مت دکھ دے
اُن کو مصیبت مین ڈال کر اُن کے بیٹے قتل کر کے اور اپنی خدمت مین اور محنت مین رکھکر
دکھ نہ دے بیشک ہم لائے ہین تیرے پاس معجزہ نشانی پیغمبری کے تیرے پروردگار سے
اور سلامتی ہے اُس شخص پر جو کوئی کہ تابعداری کرے سیدھی راہ دین اسلام کی یعنی جو کوئی
خدا تعالی کو ایک جانے اور پیغمبرون کو سچا جانے وہ عذاب سے سلامت رہیگا دونون
جہان مین اور یہ اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰي مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى بیشک حکم
ہوا ہے ہمین ہمارے پروردگار کا یہ کہ مقرر عذاب دنیا اور آخرت مین اُس پر ہوگا جو جھوٹ
جانے گا میری بات کو اور میرے معجزون کو اور منھ پھیریگا اُن سے یعنی بیزار ہوگا ہماری
باتون سے جب یہ باتین تسلی کی خدا تعالی سے سنین حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام
کی خاطر جمع ہوئی اور مصر کے اندر آئے اور بعد ایک مدت کے بڑی تلاش سے فرعون کی
مجلس مین پہنچے اور کہا فرعون کو دربار مین کہ ہم بھیجے ہوئے ہین خدا تعالی کے اور تجھے
نصیحت سے کہتے ہین کہ تو ایک جان خدا تعالی کو اور اُس کی بندگی کر اور جو کچھ خدا تعالے
نے فرمایا تھا سب ادا کیا فرعون نے وہ سب سنکر قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى کہا پھر کون ہے
پروردگار تم دونون کا جو تم اُس کی بندگی کرنے کو مجھے کہتے ہو اے موسیٰ فرعون نے حضرت موسیٰ کا

نام لیکر اور اُن کی طرف منھ کر کے اِسواسطے کہا کہ جانتا تھا جو بات اُن کی درست نہیں ہے
یہ بولے گا تو بات صاف نکر سکیگا مجلس میں شرمندہ ہوگا اور یہ خبر نہ تھی کہ زبان درست
ہوئی ہے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے صاف زبان سے قَالَ رَبُّنَا الَّذِیْٓ اَعْطٰی
کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی کہا کہ پروردگار ہمارا وہ شخص ہے جس نے اپنے فضل وکرم سے دیا ہے
ہر چیز کو جو پیدا کیا ہے صورت اور شکل اُس کو اُس کے لائق یعنی جیسے کہ اُسے کرنا لائق تھا
ویسا ہی اُسے بنایا اور عقل دی ہر ایک کو اُس کے لائق جو اپنے دوست اور دشمن کو
سمجھے اور اپنے روزی کو پہچانے یعنی ہر حیوان کو جو پیدا کیا اور عقل دی اتنی کہ اپنے جوڑے کو
اور اپنے پالنے والے کو اور کھلانے والے کو اور اپنے دشمن کو سمجھتا ہے فرعون نے جب صفت
پروردگار کی سنی تو ڈرا کہ ایسا ہو کہ لوگ سنکر ایسے خدا کی بندگی کرنی قبول کریں تب بات اور طرح
پھر کر چاہا کہ حضرت موسیٰ کو لاجواب کرے قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰی کہا فرعون نے کہ
بھلا کہو تو کیا حال ہے اگلے زمانہ کے لوگوں کا یعنی قوم ثمود اور عاد کا اور حضرت نوح نبی کی اُمت کا
جو انھوں نے بھی اُس خدا کی بندگی نہیں کی تھی اب وہ لوگ عذاب میں ہیں یا آرام میں قَالَ عِلْمُهَا
عِنْدَ رَبِّیْ فِیْ كِتٰبٍ لَا یَضِلُّ رَبِّیْ وَلَا یَنْسَی کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے
کہ اُن لوگوں کی خبر آگے میرے پروردگار کے لکھی ہوئی ہے کتاب میں یعنی لوح محفوظ میں تمام احوال
سب کا حاضر ہے جو نہیں چھوڑتا کسی چیز کو پروردگار میرا اور نہیں بھولتا کسی چیز کو اور میں بندہ ہوں
خدا تعالی کا جیسے تم ہو جس چیز کی خبر دی ہے وہی جانتا ہوں ہیں اور کہا حضرت موسیٰ نے کہ پروردگار
میرا الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِیْهَا سُبُلًا وہ ہے جس نے بنایا تمہارے
واسطے زمین کو بچھونا جو اُس پر بیٹھے ہو اور گھر بناتے ہو اور بنائیں تمہارے واسطے زمین میں راہیں
جو تم ایک شہر سے اور دوسرے شہر جاتے ہو سوداگری کو اور اُسی خدا تعالی نے وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ
مَآءً فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰی اور نیچے بھیجا آسمان سے پانی مینھ کا سو خدا تعالی
فرماتا ہے کہ پھر ہمنے اُگایا اُس پانی سے طرح طرح کی اُگنے والی چیزیں جو تم دیکھتے ہو کہ رنگ اور
مزے میں جدا جدا ہیں ایک دوسرے سے اور ایک پانی سے پیدا ہوتی ہیں اور بعضوں کو
اُن میں سے كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی النُّهٰی کہا کہ تم اور چراؤ اپنے
جانور چوپاؤں کو جنگل میں بیشک یہ باتیں جو کہیں ہر طرح نشانیاں خدا تعالی کی قدرت کی ہیں
واسطے صاحب عقلوں کے جو دھیان کرتے ہیں یہ سب دیکھ کر اور سمجھتے ہیں کہ بغیر خدا تعالی کے یہ کام

ع ۲ / ۱۱

کوئی نہین کر سکتا اور فرماتا ہی خدا تعالی کہ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً
اُخْرٰى ٥ اسی زمین سے پیدا کیا ہم نے تکو یعنی حضرت آدم کو جو تم سب کی پیدائش اُن سے ہے تو
گویا تم سب کو خاک سے پیدا کیا ہے۔ اور کہتے ہین کہ خدا تعالی نے ایک فرشتہ پیدا کیا ہے اور اُسے
یہ خدمت دی ہے کہ جس جگہہ آدمی کی قبر ہوتی ہو اُسی جگہہ کی خاک اُٹھا کر اُس کی ما کے پیٹ مین
ڈال دیتا ہے پھر اُس خاک کا بچہ بنتا ہے پھر جب وہ مرتا ہے اُسی مکان مین اُس کی گور ہوتی ہو
سو خدا تعالی فرماتا ہو کہ تمھین زمین سے پیدا کیا اور پھر زمین مین پہنچاؤن گا تمھین مار کر اور پھر زمین
ہی سے باہر نکالون گا تمھین دوسری بار حساب لینے کو قیامت کے دن فرعون نے جب یہ سنا
تو کہا کہ اے موسیٰ اگر تو سچا ہے تو کچھ نشانی دکھا اپنی پیغمبری کی سو خدا تعالی فرماتا ہو کہ وَلَقَدْ
اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى بیشک دکھائین ہم نے فرعون کو اپنی قدرت کی نشانیان
یعنی جتنے معجزے ہمنے موسیٰ علیہ السلام کو دی تھی وہ سب دکھائے فرعون کو جیسے عصا کا اژدہا
ہو جانا اور ہاتھ کا روشن ہونا اور سب نشانیان فرعون نے دیکھکر کہا کہ اے موسیٰ تو جھوٹا ہی
اور اُن سب نشانیون کو نمانا اور قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى کہا فرعون نے
کہ آیا ہے تو ہمارے پاس اسواسطے جو نکالے ہمکو تو ہمارے ملک مصر سے اپنے جادو کے زور
سے اے موسیٰ یعنی فرعون نے وہ عصا کا اژدہا بن جانا اور معجزہ دیکھکر کہا کہ اے موسیٰ تو بڑا جادوگر ہی
اور تیری غرض ہم نے معلوم کی تو یہ چاہتا ہے کہ ہم یہ ملک چھوڑ کے نکل جاوین اور تو اپنی قوم
بنی اسرائیل کو لیکر یہان بسے اور عیش کرے ہم بھی اُس کا علاج کرین گے دیکھ تو سہی اور
فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا پھر لاوین گے ہم تیرے مقابلہ کے واسطے
جادو ایسا ہے جیسا تو نے دکھایا تو لوگ جانین کہ جھوٹا ہے اور پیغمبر نہین ہی پھر اب مقرر کر اپنے اور
ہمارے بیچ ایک وعدہ یعنی ایک دن ٹھیراؤ جو ہرگز لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ٥
نہ ٹلین اُس وعدہ سے ہم اور نہ تو سب حاضر ہووین ایک مکان برابر کشادہ مین جس مین کہین
اونچا نیچا نہو تو سب لوگ دیکھین جب یہ فرعون نے کہا تب اُس کے جواب مین قَالَ مَوْعِدُكُمْ
يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى کہا حضرت موسیٰ نے کہ وقت تمھارے
وعدہ کا دن تمھارے تیوہار کا ہے مقرر کیا ہے اُس دن جو جمع ہوتے ہین سب لوگ دن چڑھے
ایک دن مصر کے لوگ سب عیدگاہ کو جایا کرتے تھے اور وہ دن اُن کی عید کا مقرر تھا اُس دن
اچھی پوشاک پہن کر غریب اور دولتمند سب شہر کے باہر سیر کی جگہہ جمع ہوتے تھے سو حضرت

موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ وہی دن مقرر کیا جو دن چڑھے سب لوگ وہان آوین اور دیکھین کہ سچا اور جھوٹا کون ہے اور وہ خبر دور دور شہرون مین جاوے جب یہ وعدہ مقرر ہو چکا اور حضرت موسیٰ کو رخصت کیا۔ تب آپ فَتَوَلّٰی فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى پھر گیا فرعون یعنی فرعون اُس مجلس سے اُٹھا اور خلوت مین جا کر لوگون کو بھیجا اور جادوگرون کو بلایا اور جمع کیا اُس چیز کو جیسے مکر اور فریب کرین یعنی جادوگرون کو بلا کر کہا کہ تیار کرو اسباب جادو کا تب جادوگرون نے سب اسباب اپنے جادو کا درست اور تیار کیا اور اُس وعدہ کے دن فرعون اُن جادوگرون کو لیکر اُس میدان مین آیا اور سارے شہر کے لوگ تماشا دیکھنے آئے اور مقابلہ کو کھڑے ہوئے تب قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى کہا جادوگرون کو موسیٰ علیہ السلام نے کہ اے قوم ہائے افسوس تم پر جھوٹھ اور تہمت مت باندھو خدا تعالیٰ پر اُس کی قدرت کی نشانیون کو جادو کہتے ہو اور مقابلہ کرنے آئے ہو اور اُس کے ساتھ بتون کو شریک کرتے ہو ان باتون کو چھوڑ دو اور ڈرو ایسا نہو کہ پھر مار کر ہلاک کرے تمکو عذاب سے اور بیشک نا امید رہا جس نے جھوٹھ اور بہتان کیا خدا تعالیٰ پر جب جادوگرون نے یہ بات حضرت موسیٰ علیہ السلام سے سنی تب فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى بات چیت کی جادوگرون نے اپنے کام کی آپس مین کہ یہ بات حضرت موسیٰ کی جادوگرون کی سی نہین لگتی اور اس بھید کو چھپا ہوا رکھا فرعون کے لوگون سے اور آپس مین یہ ٹھیرایا کہ اگر حضرت موسیٰ پر ہمارا جادو نچلا تو ہم اُس کا دین قبول کرین گے کہتے ہین کہ فرعون ایک اونچے مکان مین تماشا دیکھنے بیٹھا تھا دیکھا کہ حضرت موسیٰ اور جادوگرون نے کچھ جواب و سوال کیا فرعون نے لوگون سے کہا کہ جادوگرون سے پوچھو کہ کیا باتین کرتے ہین جادوگرون نے فرعون کے ڈر سے قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى کہا جادوگرون نے کہ بیشک یہ دونو یعنی حضرت موسیٰ اور ہارون جادوگر ہین چاہتے ہین کہ نکال دین تمکو تمہارے شہر سے اپنے جادو کے زور سے اور اپنا عمل دخل کرین مصر کے ملک مین اور چاہتے ہین کہ لیجاوین یعنی دور کرین چلن تمہارے دین کا جو سب چلنون سے اچھا ہے تمہارا دین اس تمہارے دین کو دور کر کے اپنے دین کو مشہور کرین اور اشراف اور دولتمندون کو تم سے پھیر کر اپنا کیا چاہتے ہین جب فرعون نے یہ بات جادوگرون سے سنی تب غصہ مین آیا اور کہا جادوگرون کو کہ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى پھر تم سب ملکر او

اور اسباب جادو کا لکا لو مقابلہ کرنے کو اور قطار باندہ کرتو ان کے دل مین تمہاری وحشت پڑسے
اور نہ بہیر کرو جو انہین ہرا دو اور تم جیتو اور بیشک وہی اپنے مطلب کو پہنچے گا آج جو لڑائی جیتے گا
اور وہی بڑا ہے یعنی تم اگر فتح پاؤ گے تو جو مانگو گے سو دون گا۔ کہتے ہین کہ یہ بات جادوگرون نے
سنکر کئی ہزار صفین باندھین اور جادو کرنے کو تیار ہوئے اور اُن کے سامنے حضرت موسیٰ اور
حضرت ہارون علیہ السلام دو شخص کہڑے ہوئے اور جادوگرون نے ہزارون رسے اور
ہزارون لکڑی بڑے بڑے میدان مین لاکر ڈالے اور قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ
اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى کہا جادوگرون نے کہ اے موسیٰ تو پہلے میدان مین ڈالتا ہے اپنے عصا کو
یا ہم پہلے ڈالین اپنا بنایا ہوا اور سحر دکہادین قَالَ بَلْ اَلْقُوْا فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ
يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ مین پہلے نہین ڈالتا اپنا
عصا میدان مین بلکہ تم ڈالو جو کچھ تم لائے ہو تب جادوگرون نے اُن اپنے رسّون اور لکڑون پر
منتر پڑھکر ایسا پھونکا کہ پھر اُسوقت رسی اُن کی اور لکڑی اُن کی اژدہون کی شکل بنکر بڑے اور دوڑی
پھنکارے مارتے دوڑتے ہین جب یہ نظر آیا تب فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى پھر ڈرپایا
اپنے دل مین وہ خوف دیکہ کر موسیٰ علیہ السلام نے اسواسطے کہ ایسا نہو جو دیکھنے والے یہ لوگ
جادو کو اور میرے معجزے کو برابر جانین سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب موسیٰ کے دل مین خیال آیا تب
قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى فرمایا ہمنے کہ مت ڈر اپنے جی مین کسی بات سے کہ بیشک تو
ہی ورر ہے گا اور تیری ہی جیت ہوگی جادوگرون پر وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا
اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى اور ڈال جو چیز کہ تیرے داہنے ہاتھ مین ہو
یعنی اپنے ہاتھ کا عصا ڈالدے میدان مین اور ان کے ہزارون رسون اور لکڑون سے
مت ڈر وہ تیرا عصا سب کو نگل جاویگا جو کچھ انہون نے بنایا ہے جادو سے اور بہلا نہین ہوتا
جادوگر کا جہان ہو یعنی جادوگر کا کہین بہلا نہین نہ دنیا مین نہ دین مین جب حضرت موسیٰ علیہ
السلام کو یہ حکم آیا تب انہون نے اپنے ہاتھ سے عصا میدان مین ڈالا وہ گرتے ہی ایک بڑا
اژدہا ہوگیا اور منہ کہولکر پھنکارا مارتا دوڑا اور سب اُن کے رسون اور لکڑون کو جو اژدہون کی
صورت بنکر پہرتے تھے اُن کو نگلنا شروع کردیا جب سب کو نگل چکا تب آدمیوں کی طرف
دوڑا لوگ بھاگے تب حضرت موسیٰ نے اُسے پکڑلیا پہر ویسا ہی عصا ہوگیا اُن جادوگرون نے
جب یہ دیکھا جانا کہ یہ جادو نہین بیشک یہ معجزہ نبی کا ہے تب فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا

قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى پھر گرے جادوگر اوندھے سجدہ مین اور کہا کہ دل سے
ایمان لائے ہم ساتھ پروردگار ہارون اور موسیٰ علیہما السلام کے جب فرعون نے یہ دیکھا
کہ جادوگر ہارے اور حضرت موسیٰ اور ہارون کے خدا تعالیٰ پر ایمان لائے تب قَالَ اٰمَنْتُمْ
لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ کہا فرعون نے جادوگرون کو اے تم ایمان لائے حضرت موسیٰ
کے خدا تعالیٰ پر اور سچا جانا تم نے موسیٰ علیہ السلام کو اُس سے پہلے جو مین تمھین حکم دون کہ تم
مانو اُسے یعنی اوّل مجھ سے پوچھتے کہ ہم موسیٰ علیہ السلام کے خدا پر ایمان لاتے ہین جب مین تمھین
رخصت دیتا تب ایمان لاتے اِس بات سے اب معلوم ہوا کہ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ
السِّحْرَ بیشک موسیٰ علیہ السلام تمھارا بڑا ہے جس نے سکھایا ہے تمھین جادو یعنی تمہارا اوستاد ہے
تم اُسی سے جادو سیکھے ہو اور تم اُس سے مل گئے ہو اسواسطے کہ ہمارے ملک کو ہم سے چھین لو
اور ہمین نکالدو اور آپ یہان رہو اور عیش کرو اسکی سزا یہ ہے کہ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ
وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰى
پھر کاٹون ہاتھ تمھارے ایک طرف کے اور دوسرے طرف کے پانو تمھارے یعنی اگر دہنا ہاتھ
کاٹون تو بایان پاؤن کاٹون اور اگر بایان پاؤن کاٹون تو داہنا ہاتھ کاٹون تمھارا پھر اس طرح
ہاتھ پاؤن کاٹ کر لٹکادون گا تمھین کھجورون کے درختون سے جو سب لوگ یہ احوال تمہارا
دیکھین اور ڈرین اور تمھارا یہ حال اسواسطے کرون گا تو جانو تم جو ہم مین سے کس کا بڑا سخت
عذاب ہے یا میرا بڑا عذاب ہے جادوگرون کو ایمان کی ایسی لذت آئی تھی اور ایسا یقین آیا تھا
جو فرعون کے ڈرانے کی کچھ پروا نتھی سو فرعون کو یہ جواب دیا اور قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا
جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ کہا جادوگرون نے ہم تجھے
قبول نہین کرتے اُس چیز پر جو آئے ہمکو نشانیون روشن سے قسم اپنی پیدا کرنے والی کی یعنی
جادوگرون نے خدا تعالیٰ کی قسم کھاکر کہا کہ ہم تیری بات نہین مانتے اور تیری دولت نہین لیتے
ہمنے دیکھی خدا تعالیٰ کی قدرت کی نشانی کہتے ہین کہ جادوگرون کو سجدہ کرنے کے وقت
خدا تعالیٰ نے بہشت اور اُس کی نعمتین دکھادین تب اُنھون نے قسم کھاکر کہا ہمنے نعمت
بے زوال دیکھی ہے اسواسطے تجھے اور تیری دولت قبول نہین کرتے ہم نے دیکھی خدا تعالیٰ
کی قدرت کی نشانی کو اور تیرے عذاب سے نہین ڈرتے ہم پر عذاب کر جو کچھ تو کر سکتا ہے یعنی
تیرا جی چاہے سو کر اب ہم نہین ڈرتے کسواسطے کہ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا تیرا حکم چلانا

اسی زندگانی دنیا کی مین ہے پھر آگے تیرا حکم نہین چلیگا اور آخرت ہمیشہ ہے سو ہمنے قبول کی اور
اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝
بیشک ہم ایمان لائے اپنے پروردگار کے ساتھ تو بخشے ہمارے گناہون کو اور بخشے یہ جادوگرنا
جو تونے زور سے ہمارے اونون جادو کروایا اور خدا تعالی بہت اچھا ہے اور ہمیشہ رہنے والا ہے
یعنی اے فرعون تو اور تیری دولت ایک دن جاتی رہے گی اور خدا تعالی ہمیشہ رہے گا
اور اس کی نعمتین بھی ہمیشہ رہین گی اسواسطے تیری دولت سے بیزار ہوئے اور اسے جان
اور دل سے قبول کیا اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ۭ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى
اور بیشک جو کوئی آوے خدا تعالی کی طرف گنہگار یعنی کوئی جو مشرک یا کافر مرے پھر اسکے
واسطے دوزخ ہے رہنے کو جو نہ مرے اس مین کہ عذاب سے چھوٹے اور نہ جیوے کہ زندگی سے
آرام مین رہے وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى اور جو
کوئی خدا تعالی کے پاس یقین سے ایمان لیکر آیا ہو اور اس نے کام اچھے کئے ہون پھر جو ایسے
لوگ ہون واسطے ایسے لوگون کے مرتبہ اونچے ہین سو وہ مرتبہ اونچے جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا مَنْ تَزَكّٰى ۝ ع باغ ہمیشہ رہنے کے ہین
یعنی جو کوئی ان باغون مین جا رہتا ہے پھر وہان سے نکلتا نہین جو بہتی ہین ان باغون مین درختون
کے تلے نہرین جو ہمیشہ رہین گی وہ مومن ان باغون مین رہینگے اور وہان کی نعمتین بدلا اس شخص کو
ہے جو پاک ہو کفر سے اور شرک سے اور اچھے کام کئے ہون گے دنیا مین یہ سب باتین
جادوگرون نے فرعون سے کہین اور یہ قصہ مفصل سورہ اعراف مین لکھا ہے کہتے ہین
کہ جب فرعون نے دیکھا کہ جادوگر ہارے اور آپ مین جھوٹا ہوا تب بہت کھسیانا ہوا۔ اور
بنی اسرائیل پر جو حضرت موسی علیہ السلام کی قوم تھی ان پر زیادہ ظلم کرنے لگا سو خدا تعالی
فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا
لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى بیشک حکم کیا ہمنے موسی علیہ السلام کو وہ کہ رات کو لیجا میرے بندون کو
مصر سے اور جب دریا کے کنارے پہنچین تب تو مار عصا کو جو کرون مین راہ واسطے ان کے
جو سوکھے چلنے کے لائق دریا مین جو آرام سے نکل جاوین مت ڈر اس بات سے جو فرعون
کے لوگ تمہین پکڑلین اور نہ ڈر ڈوبنے سے دریا مین تمہین سلامت دریا سے باہر پہنچاونگا
جب یہ حکم ہوا تب حضرت موسی علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو کہا کہ تم رات کو اس مکان مین آنا

ع ۳

حکم خدا تعالی کے سے مین تمھین سب کو لیچلونگا بنی اسرائیل یہ بات خدا تعالی سے چاہتے تھے رات کو
اُس مکان مقرر مین آئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سب کو لیکر اُسی رات مصر سے باہر نکلے
دوسرے دن یہ خبر فرعون کے لوگون کو ہوئی جو حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو جتنے اُس شہر مین تھے
سب کو لیکر بھاگے لیکن اتفاق ایسا ہوا جو اُس دن ہر ایک کے گھر مین ایسا احوال تھا اور ایک خرابی
تھی طرح طرح کی جدی جدی بنی جو اُس دن اُن کا پیچھا نکر سکے پھر تیسرے دن یہ لشکر جمع کرکے
فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُودِهِ فَغَشِيَهُم مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ وَأَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهُ وَمَا هَدَىٰ
پھر پیچھا کیا بنی اسرائیل کا فرعون نے سمیت اپنے لشکر کے پھر ڈھانک لیا فرعون کو لشکر سمیت دریا نے
جیسے ڈھانکا اُن کو یعنی ایک لہر نے دریا کے اُن سب کو ایسی طرح ڈبو دیا جو بیان مین نہین آتا
اور بہکایا فرعون نے اپنی قوم کو سیدھی راہ دین اسلام کی سے اور راہ نہ دکھائی اُن کو
چھٹکارے کی یعنی ایسی راہ نہ دکھائے جو عذاب سے چھوٹتے اب خدا تعالی اپنا احسان یاد کرتا ہے
يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ قَدْ أَنجَيْنَاكُم مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوَاعَدْنَاكُمْ جَانِبَ الطُّورِ الْأَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَىٰ
اے یعقوب نبی کی اولاد بیشک چھڑایا ہمنے تمکو تمہارے دشمن سے جو فرعون اور اُس کی قوم
تمھاری دشمن تھی اور وعدہ دیا تمکو یعنی تمہارے پیغمبر موسیٰ کو کہا کہ کتاب بھیجونگا مین ای موسیٰ
علیہ السلام تو آئیو داہنی طرف طور پہاڑ کے اور تم پر احسان کیا جو تمپر بھیجا ہمنے تمکو اے اولاد
یعقوب نبی علیہ السلام کے میٹھے کھانے کی چیز اور جانور بھونا ہوا جسوقت کہ تم جنگل مین راہ بھولے
ہوئے حیران تھے اور وہ بھیج کر کہا ہمنے کہ كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيهِ
کھاؤ اچھی ستھری پاکیزہ چیزون سے جو تمھاری روزی کی ہے ہمنے اور زیادتی نکرو اور حد سے باہر
نجاؤ اُس مین یعنی تمھین جو حکم کیا ہے کہ کھاؤ اور کل کے واسطے اُٹھا مت رکھو ہر روز بھیجے گا
اور اِس نعمت کا شکر کرنا موقوف نکرو اور حکم نمانوگے تو فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِي وَمَن يَحْلِلْ
عَلَيْهِ غَضَبِي فَقَدْ هَوَىٰ پھر اُترے گا تم پر غضب میرا اور وہ شخص کہ جس پر اُترتا ہے غضب میرا
پھر وہ شخص بیشک گرا دوزخ مین جو پھر اُسے کوئی نہین اُٹھا سکتا وہان سے اور اگر حکم بجا لاؤ گے اور
توبہ کروگے تو پھر وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَىٰ اور بیشک مین
بڑا بخشنے والا ہون اُس کو جو کوئی توبہ کرے یعنی گناہون سے بیزار ہوکر میری طرف پھرے اور ایمان
لاوے اور اچھے کام کرے پھر اُس شخص نے سیدھی راہ پائی اپنے چھٹکارے کی عذاب سے اور
غضب سے بچا کہتے ہین کہ جب فرعون دریا مین ڈوب چکا تب بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ

علیہ السلام سے کہا کہ ہمارے واسطے کوئی چلن مقرر کر اچھا سا جو اُس چلن کے کام کیا کرین حضرت
موسیٰ علیہ السلام نے جناب آلہی مین عرض کیا قوم یون چاہتی ہے جناب آلہی سے حکم ہوا کہ اُس
قوم کے کئی اشراف اور سردار اپنے ساتھ لیکر طور پہاڑ پر آؤ تجھے کتاب دیوین جو اُس مین چلن
کی باتین اور بندگی کرنے کی طرح سب لکھین ہین ایسے جو جس چلن سے خدا تعالیٰ خوش ہو اور یہ قوم
عذاب سے بچے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بہائی ہارون علیہ السلام کو اپنے بدلے
قوم مین چھوڑا اور ستر آدمی اشراف اور سردار اُس قوم کے ساتھ لیکر کوہ طور کی طرف چلے
اور قوم سے وعدہ کیا کہ مین چالیس دن کے پیچھے آؤن گا اور کتاب تمہارے واسطے لاؤن گا
جیسے تم مانگتے ہو یہ کہکر حضرت موسیٰ ستر آدمیون کو لیکر گئے جب کوہ طور کے نزدیک پہنچے
حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جو خدا تعالیٰ کی باتین کرنے کے شوق نے جوش کیا سے اختیار
اُن ستر آدمیون کو چھوڑ سب سے آگے کوہ طور پر چڑھ گئے تب حکم یون آیا کہ وَمَآ اَعْجَلَكَ
عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى کس چیز نے تجھے جلد دوڑایا پہلے اپنی قوم سے اے موسیٰ یعنی اُن کو
چھوڑکر تو آپ جلد کیون آیا قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِىْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى کہا
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ وہ قوم بھی یہ آتی ہے میرے پاؤن کی نشانیون پر یعنی میرے
پیچھے وہ بھی چلی آتی ہے اور مین جلد آیا اُن سے پہلے تیری طرف اے پروردگار میرے اسواسطے
کہ تو خوش ہو مجھ سے تب قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ
فرمایا خدا تعالیٰ بے نیاز نے کہ بیشک ہمنے خرابی مین ڈالا تیری قوم بنی اسرائیل کو تیرے پیچھے۔ اور
سبب اُن کے خراب ہونے کا وہ کہ بہکایا اُن کو سامری نے ایک شخص تھا بنی اسرائیل مین سے
سامری نام تھا جسوقت کہ فرعون بنی اسرائیل کی قوم کی بیٹون کو مار ڈالتا تھا اُن دنون سامری پیدا
ہوا تھا اُس کی مان نے فرعون کے ڈر سے پیدا ہوتے ہی سامری کو دریا کے کنارے ڈال آئی تھی
حضرت جبرئیل نے خدا تعالیٰ کے حکم سے سامری کو پرورش کیا تھا اس سبب سامری حضرت جبرئیل کو
پہچانتا تھا پھر جس دن فرعون ڈوبا تھا حضرت جبرئیل خدا تعالیٰ کے حکم سے گھوڑے پر سوار ہوکر
آئے تھے سامری نے پہچانا اور اُن کے گھوڑے کے سم کے نیچے کی خاک ایک مٹھی اُٹھا لی تھی
حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کوہ طور پر گئے پیچھے اُن کے سامری نے حضرت ہارون علیہ السلام سے کہا
کہ وہ گہنا کہ بنی اسرائیل بھاگنے کے وقت فرعون کی قوم سے مانگ لائے تھے وہ سب اُن کے
پاس ہے اُس گہنے کو اپنے کام مین لانا درست نہین ہے جو وہ پرائی امانت کا ہے اور اُس کے

وارث سب مر گئے اور اب بنی اسرائیل اس گہنے کو بعضے بیچتے ہین اور خریدتے ہین اے ہارون علیہ السلام اب تو حکم کر جو اس سب گہنے کو لا کر آگ مین جلا دیوین حضرت ہارون علیہ السلام نے فرمایا کہ اچھا سب کو لا کر جلا دو سامری کو سنارے کا کسب خوب آتا تھا اُس نے ایک مٹی کا قالب گائے کے بچے کی شکل کا تیار کیا اور اُس سب گہنے کو جو کچھ سن تھا آگ مین گلا کر پانی سا کر کے اُس قالب مین ڈالا وہ ایک سونے کا بچھڑا بنا جب اُسے قالب سے باہر نکالا وہ خاک جو حضرت جبرئیل کے گھوڑے کے پاؤن تلے کی دھری ہی تھی اُسے لا کر سامری نے اُس بچھڑے کے منھ مین لا کے ڈالی اُس خاک کے ڈالنے سے وہ بچھڑا جی اٹھا اور بولا بچھڑے کی آواز سے اور بہت لوگون نے بنی اسرائیل کی قوم سے اُس بچھڑے کو سجدہ کیا سامری کے کہنے سے سو سب یہ احوال خدا تعالیٰ نے کوہ طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا فَرَجَعَ مُوسَىٰ إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا پھر یہ خبر معلوم کر پھرے حضرت موسیٰ علیہ السلام کتاب توریت لیکر چالیس دن پیچھے کوہ طور سے اپنی قوم کی طرف غصہ کھاتے ہوئے افسوس کرتے ہوئے جب بنی اسرائیل مین پہنچے تو دیکھا کہ ایک شور اور ہنگامہ ہے اور چارون طرف اُس بچھڑے کے ڈف بجاتے ہین اور ناچتے اور خوش ہوتے ہین۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ دیکھکر غصہ سے قَالَ يَا قَوْمِ أَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا کہا اے قوم میری اے کیا تمسے وعدہ نہین کیا تھا تمھارے پروردگار نے وعدہ سچا اور اچھا جو کتاب تمہارے چلن کے واسطے دونگا سو مین تمہارے قوم کے اشرافون کو ساتھ لیکر وہ کتاب لینے گیا تھا أَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ أَمْ أَرَدْتُمْ أَنْ يَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِنْ رَبِّكُمْ فَأَخْلَفْتُمْ مَوْعِدِي اے کیا پھر لنبا ہوا وعدہ تمپر لینی وعدہ کی کیا دیر ہوئی تھی تمکو مین چالیس دن کا وعدہ کر کے گیا تھا اُسی وعدہ پر پھر آیا تم وعدہ پر کیون نرہے یا تمنے چاہا جو اُترے تمپر غضب تمہارے پروردگار کا جو اُلٹا کیا تمنے میرے وعدہ کو اور وعدہ پر تم قائم نرہے قَالُوا مَا أَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلَٰكِنَّا حُمِّلْنَا أَوْزَارًا مِنْ زِينَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنَاهَا فَكَذَٰلِكَ أَلْقَى السَّامِرِيُّ کہا اُن لوگون نے جنہون نے بچھڑے کو سجدہ کیا تھا کہ ہمنے وعدہ خلافی نہین کی تجھ سے اپنے زور اور اختیار سے لیکن ہمسے اٹھوایا تھا یعنی ہمین کہا تھا کہ اٹھا لو گہنا فرعون کے لوگون کا سو وہ ہمارے پاس تھا پھر اب اُس گہنے کو ڈالا ہمنے آگ مین حضرت ہارون علیہ السلام کے کہنے سے وہ آگ مین ڈالنے سے سب پانی سا ہو گیا پھر اُس مین کاریگری کر کے اسی طرح کچھ ڈالا سامری نے یہ کچھ ڈال کر فَأَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَهُ خُوَارٌ فَقَالُوا هَٰذَا إِلَٰهُكُمْ وَإِلَٰهُ مُوسَىٰ فَنَسِيَ پھر باہر

نکالا سامری نے بچھڑے بنی اسرائیل کے واسطے جو بدن اُس کا سونے کا اور اُس کی آواز بچھڑے کی
پھر کہا سامری نے اور اُس کے یاروں نے کہ یہی ہے خدا تمہارا اور خدا موسیٰ کا پھر بھولا حضرت
موسیٰ اپنے خدا کو جو کوہ طور پر ڈھونڈھنے گیا یا بھولا سامری جو ایسا کام کیا کہ اَفَلَا یَرَوْنَ اَلَّا یَرْجِعُ
اِلَیْهِمْ قَوْلًا وَّلَا یَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اے کیا پھر بھلا نہیں دیکھتے جنہوں نے بچھڑے کو
سجدہ کیا وہ کہ بچھڑا پھر نہیں دیتا اُن کو جواب بات کا اور نہیں کر سکتا کچھ اُن کا برا اور نہ کچھ بھلا یعنی
وہ بچھڑے کے پوجنے والے اتنا نہیں سمجھتے کہ نہ تو ہماری بات کا جواب دیتا ہے اور نہ کچھ بھلا
یا برا کر سکتا ہے یعنی کسی چیز کی بچھڑے کو قدرت نہیں اسے کیونکر پوجیے وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ
مِنْ قَبْلُ یٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ اور بیشک کہا تھا بنی اسرائیل کو ہارون علیہ السلام نے پہلے حضرت
موسیٰ کے آنے سے کہ اے قوم میری مقرر بہکے ہو تم اس بچھڑے کے پوجنے سے اور بھولے
سیدھی راہ کو وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِیْ وَاَطِیْعُوْٓا اَمْرِیْ اور بیشک پروردگار
تمہارا خدا تعالیٰ بہت بخشش کرنے والا ہے پھر ساتھ رہو تم میرے اور تابعداری کرو تم میری
کہنے کی یعنی جو میں کروں سو ہی کرو تم اور جو میں کہوں سو ہی کرو قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَیْهِ عٰكِفِیْنَ
حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَیْنَا مُوْسٰی کہا بنی اسرائیل نے کہ اے ہارون علیہ السلام ہمیشہ رہیں گے
ایسے بچھڑے کے پوجنے پر جب تک پھرے ہماری طرف موسیٰ علیہ السلام یعنی جب تک حضرت موسیٰ
ہمارے پاس نہ آویں گے تب تک بچھڑے کا پوجنا نہ چھوڑیں گے پھر جب وہ آویں گے تب
معلوم کریں کہ سامری نے جو ہمیں کہا ہے کہ یہ بچھڑا تمہارا اور حضرت موسیٰ کا خدا ہے یہ بات
سچ ہے یا جھوٹھ حضرت ہارون علیہ السلام لاچار ہو کر چپ ہوئے پھر جب موسیٰ علیہ السلام
کوہ طور سے آئے اور کتاب توریت لائے اور قوم کا وہ حال دیکھا پہلے تو وہ قوم پر غصہ کیا
جیسے کہ مذکور ہو چکا پھر نہایت غصہ اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کے بال سر کے اور ڈاڑھی
پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور غصہ سے قَالَ یٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَیْتَهُمْ ضَلُّوْٓا اَلَّا تَتَّبِعَنِ
اَفَعَصَیْتَ اَمْرِیْ ط کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ اے ہارون کس چیز نے
تجھے منع کیا جب کہ دیکھا تھا تو نے بنی اسرائیل کو گمراہ ہوتے تو میری تابعداری کیوں نہ کی
کیوں نہ سمجھایا اسے کیا پھر تو باہر ہوا میرے کہنے سے پھر قَالَ یَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْیَتِیْ
وَلَا بِرَاْسِیْ اِنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَیْنَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِیْ کہا حضرت ہارون
علیہ السلام نے کہ اے میرے ماں جائے بھائی مت پکڑ ڈاڑھی میری اور میرے سر کے بال

بیشک ڈرا مین اس بات سے کہ اگر لڑون مین ان سے تو شاید کہے تو مجھے کہ جدائی ڈالی تو نے بنی اسرائیل کی قوم مین اور دہیان مین نرکھا میری بات کو اور سمجھایا تو بھائی بیٹے پر انہون نے نمانا اور سامری کے کہنے پر چلے تب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھائی کو چھوڑ کر سامری کی طرف منھ کر کے قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ کہا کہ پھر کیا ہے یہ ایسا بڑا کام تیرا اے سامری یعنی تو نے کیا ایسا بڑا کام کیا ایسے بڑی خرابی ڈالی اور اتنا جھوٹھ طوفان بنایا تو نے قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ کہا سامری نے کہ اے موسیٰ علیہ السلام دیکھا مین نے اس چیز کو جو نہ دیکھا اس کو سونے یعنی حضرت جبرئیل کو مین نے دیکھا اور پہچانا اور لی مین نے ایک مٹھی خاک ان کے گھوڑے کی پاؤن کی نشان کی جگہہ سے اور رکھی اپنے پاس جب یہ بچھڑا اسکا تیار ہوا تب پھر ڈالی مین نے وہ خاک بچھڑے مین وہ اس خاک سے جی اٹھا اور بولا اور ایسا ہی اچھا لگا میرے جی کو یعنی میرے جی نے ایسا چاہا سو کیا مین نے کہتے ہین کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے چاہا تھا کہ سامری کو مار ڈالین خدا تعالی نے یہ فرمایا کہ سامری کو مت مار جو یہ سخی ہے قیامت کو جو کچھہ ہونا ہوگا سو ہو رہیگا قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سامری کو کہ تیرے مار ڈالنے کا جو حکم نہوا تو پھر جا دور ہو ہمارے پاس سے پھر بیشک ہے تجھے عذاب دنیا کا جب تک جیوے تو وہ کہتا رہے تو ہمیشہ جسکو دیکھے دور سے کہ میرے پاس مت آؤ اور مجھے مت چھوؤ اور مت ہاتھ لگاؤ کہتے ہین کہ جو کوئی سامری کے پاس جاتا تو اس آنے والے کو اور سامری کو دونو کو تپ چڑھتے اسواسطے اکیلا جنگل مین پھر اکرتا اور اگر کسی کو دور سے دیکھتا تو کہتا کہ میرے پاس مت آؤ سو دنیا مین تو ساری عمر یہ عذاب ہے وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا اور بیشک اے سامری تجھے وعدہ عذاب آخرت کا ہے کہ جو ہرگز تجھسے نہ ٹلیگا اور تو دیکھ اپنے اس خدا کی طرف جو تھا تو ہمیشہ اس کے پوجنے پر یعنی سدا اسی کو پوجا کرتا تھا سو مقرر اسے ہم جلا دین گے اور ریتی سے باریک برادہ کر کے اڑا دین گے دریا مین خوب اڑا دینا یا خوب بکھیر دیوین گے اسے پانی مین دریا کے جو پھر اس کا کچھہ نشان نرہے تو جانین لوگ کہ جسکو بنا سکے اور جلا سکے وہ خدا کے لائق نہین ہے اور اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا مقرر خدا تعالی تمہارا وہی خدا تعالی ہے جو نہین ہے کوئی خدا مگر وہی ایک خدا تعالی ہے سب کا جو پہنچے ہے سب چیز کو اس کی سمجھہ یعنی خدا تعالی کو سب چیز کی خبر ہے کوئی چھوٹی سی چھوٹی چیز بھی

ایسی چیز نہیں جو اسے خدا تعالی نہیں جانتا ہو کَذٰلِکَ نَقُصُّ عَلَیۡکَ مِنۡ اَنۡۢبَآءِ مَا قَدۡ سَبَقَ ۚ وَ قَدۡ اٰتَیۡنٰکَ مِنۡ لَّدُنَّا ذِکۡرًا اسی طرح بیان کرتے ہیں ہم اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خبریں جو گذریاں ہیں سچ جیسے حضرت موسیٰ اور پیغمبروں کا اور ان کی امتوں کا احوال سنایا اسواسطے جو تو اپنی امت کے آگے بیان کرے اور وہ جانیں کہ تو پیغمبر برحق ہے اور بیشک ہی ہم نے تجکو اپنے پاس سے یاد آوری یہ قرآن مَنۡ اَعۡرَضَ عَنۡہُ فَاِنَّہٗ یَحۡمِلُ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ وِزۡرًا خٰلِدِیۡنَ فِیۡہِ ؕ وَ سَآءَ لَہُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ حِمۡلًا جو کوئی کہ منہ پھیرے اس یاد آوری سے جو قرآن ہے یعنی جو کوئی قرآن سے منہ پھیرے اور نمانے اس کو پھر بیشک وہ اٹھاوے گا قیامت کے دن بوجھ بڑا گناہوں کا ہمیشہ رہیگا وہ منہ پھیرنے والا اس حال میں اور بہت برا ہے واسطے ان کے قیامت کے دن بوجھ ان کا یَّوۡمَ یُنۡفَخُ فِی الصُّوۡرِ وَ نَحۡشُرُ الۡمُجۡرِمِیۡنَ یَوۡمَئِذٍ زُرۡقًا جس دن پھونکا جاویگا قرنا میں یعنی حضرت اسرافیل جب صور پھونکینگے تو اٹھاوینگے ہم گنہگاروں کو اس دن جو ان کی آنکھیں نیلی ہونگی یعنی قیامت کو کافروں کی نیلی آنکھیں ہونگی پھر اس دن ان کا ایسا حال ہوگا جو یَّتَخَافَتُوۡنَ بَیۡنَہُمۡ اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ اِلَّا عَشۡرًا آہستہ آہستہ کہینگے آپس میں کہ نہ رہے تم دنیا میں یا گوروں میں مگر دس دن اب خدا تعالی فرماتا ہے نَحۡنُ اَعۡلَمُ بِمَا یَقُوۡلُوۡنَ اِذۡ یَقُوۡلُ اَمۡثَلُہُمۡ طَرِیۡقَۃً اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ اِلَّا یَوۡمًا ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ یہ کہتے ہیں جسوقت کوئی بڑا عقلمند ان میں کا جو نہ رہے تم گوروں میں یا دنیا میں مگر ایک دن کہتے ہیں کہ کسی شخص نے پوچھا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے جو قیامت کو پہاڑوں کا کیا حال ہوگا سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ اے میرے حبیب خاص بندے میرے وَ یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ الۡجِبَالِ فَقُلۡ یَنۡسِفُہَا رَبِّیۡ نَسۡفًا پوچھتے ہیں لوگ تجھ سے پہاڑوں کا احوال پھر کہو ان کو کہ اڑا دیگا پروردگار میرا خوب اڑا دینا جڑ سے اکھیڑ کر کے راکھ کی طرح یعنی پھر ان کا نشان بھی نہ رہے گا فَیَذَرُہَا قَاعًا صَفۡصَفًا لَّا تَرٰی فِیۡہَا عِوَجًا وَّ لَاۤ اَمۡتًا پھر چھوڑیگا زمین کو پروردگار میرا خالی پہاڑوں سے برابر صاف جو نہ دیکھے گا تو اے دیکھنے والے زمین میں نیچان اور گڑھا اور نہ اونچا اور ٹیلا یَوۡمَئِذٍ یَّتَّبِعُوۡنَ الدَّاعِیَ لَا عِوَجَ لَہٗ ۚ وَ خَشَعَتِ الۡاَصۡوَاتُ لِلرَّحۡمٰنِ فَلَا تَسۡمَعُ اِلَّا ہَمۡسًا اس دن تابعداری کرینگے سب لوگ بلانیوالے کی یعنی حضرت اسرافیل ان کو قیامت کے میدان میں جو بلا دینگے تو یہ سب لوگ بغیر حجت اور ڈھیل کیے دوڑتے جاوینگے اور کچھ بہانہ نکرینگے اسوقت اس سے اور نیچی ہو جاوینگی

ع ۱۵
۱۴

آوازین غرور کرنے والون کی خدا تعالیٰ بہت بخشش کرنیوالے کی آگے پہر نہ سنے گا تو آواز سننے والے مگر آواز آہستہ چلنے پاؤن کی یعنی مارے ڈر کے کوئی بول نسکے گا خدا تعالیٰ کے آگے اور سب جابجا آوازین سنگے آہستہ آہستہ یَوۡمَئِذٍ لَّا تَنۡفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنۡ اَذِنَ لَهُ الرَّحۡمٰنُ وَرَضِیَ لَهٗ قَوۡلًا اُس دن فائدہ نکرے گا بخشوانا کسی کا کسی کو مگر اُس کو جو رخصت دی ہوگی اُس کو بخشوانے کی اللہ تعالیٰ بہت بخشش کرنے والے نے اور راضی ہوگا خدا تعالیٰ اُس کے بخشوانے کی بات سے یَعۡلَمُ مَا بَیۡنَ اَیۡدِیۡهِمۡ وَمَا خَلۡفَهُمۡ وَلَا یُحِیۡطُوۡنَ بِهٖ عِلۡمًا جانتا ہے خدا تعالیٰ جو کچھ کہ لوگون کے آگے آوے گا آخرت مین اور جو کچھ ان کے پیچھے ہین کام دنیا کے وہ بھی جانتا ہے خدا تعالیٰ اور نہین گھیر سکتے خدا تعالیٰ کی ذات کو کسی کی عقل یعنی خدا تعالیٰ کو کوئی نہین پہچان سکتا عقل سے جیسا کہ وہ ہے وَعَنَتِ الۡوُجُوۡهُ لِلۡحَیِّ الۡقَیُّوۡمِ ؕ وَقَدۡ خَابَ مَنۡ حَمَلَ ظُلۡمًا ۝ اور خراب اور عاجز ہونگے منہ یعنی قیامت کو بہت لوگ رسوا اور بے عزت ہونگے آگے خدا تعالیٰ کے جو جیتا ہے ہمیشہ سے قائم ہے آپ سے آپ ہی اور بیشک ناامید اور نامراد ہوا جس نے اٹھا لیا ظلم دنیا مین سے یعنے جو کوئی کفر یا شرک مین مرے گا قیامت کے دن اوسی کو اپنے پر لیکر حاضر ہوگا وَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَلَا یَخٰفُ ظُلۡمًا وَّلَا هَضۡمًا ۝ اور جو کوئی کرے اچھے کام دنیا مین اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو پہر نڈرے وہ بے انصافی سے اور ٹوٹا دینے سے نیکیون کے یعنی جو مومن نیک کام کریگا دنیا مین اُسے ڈر نہین اس بات کا جو آخرت مین اُ　　سے گناہ ہونگے واسطے پکڑین یا اُسکے نیک کامون کا بدلا نہ ملے یا عذاب مین گرفتار ہو گا وَکَذٰلِكَ اَنۡزَلۡنٰهُ قُرۡاٰنًا عَرَبِیًّا وَّصَرَّفۡنَا فِیۡهِ مِنَ الۡوَعِیۡدِ لَعَلَّهُمۡ یَتَّقُوۡنَ اَوۡ یُحۡدِثُ لَهُمۡ ذِکۡرًا اور ایسا ہی نیچے بھیجا ہمنے قرآن کو عربی زبان مین اور پہیر پہیر کہی طرح سے قرآن مین جو عذاب کرنے کی باتین کہین اسواسطے کہ ڈرین لوگ اور برے کام نکرین اور شرک کو چھوڑ دین یا سمجھاوے ایسے لوگون کو نصیحت ہو پڑھنے سے قرآن کے فَتَعٰلَی اللّٰهُ الۡمَلِكُ الۡحَقُّ ۚ پہر بہت بڑا ہے خدا تعالیٰ سب تعریفون اور برائیون اور سب کی سمجہون سے بادشاہ ہے خدا تعالیٰ درست اور سچ یعنی اُس کی بادشاہت مین کچھ شک اور شبہ نہین اُسی کی بندگی کیا چاہیے سب کو چھوڑ کر۔ کہتے ہین کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام جب قرآن کی آیت لا کر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے پڑھتے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان کے بغیر تمام ہوئے

پڑھنے لگتے اسواسطے جو بھول نجاویں سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ حبیب میرے وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ
مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّقْضٰٓى اِلَیْكَ وَحْیُهٗ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا اور مت جلدی کر قرآن کے پڑھنے
میں تو یعنی قرآن پڑھنا مت شروع کر پہلے اُس سے جو جبرئیل علیہ السلام پڑھ چکے تیرے آگے آیت
قرآن کی اور کہہ یعنی دعا مانگ اور اِس طرح کہہ کہ اے پروردگار میرے زیادہ کر میری سمجھ کو اور بعضے
کہتے ہین کہ یہ آیت اِسواسطے اُترے تھے کہ ایک مرد نے اپنی عورت کو طمانچہ مارا تھا وہ فریاد لائی تھی
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ فرماوین کہ تو بھی طمانچہ مار اور بدلا لے جو اتنے مین آیت اُتری
کہ آپ حکم نکرے جب تک وحی نہ آوے اور آیت اُترنے کی راہ دیکھا کیے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اُس حکم مین صبر کیا جب تک آیت الرجال قوامون علی النساء اُتری وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ
مِنْ قَبْلُ فَنَسِیَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا اور بیشک کہلا بھیجا ہمنے آدم علیہ السلام کی طرف جس آدم سے
ساری خلقت آدمیون کی پیدا ہوئی ہے پہلے اِس زمانے سے یہ کہلا بھیجا تھا کہ گیہون کے درخت پاس
نہ جائیو اور گیہون نہ کھائیو پھر آدم علیہ السلام بھولا اُس حکم اور گیہون کا دانہ کھایا اور نپایا ہمنے آدم کو
قصد کرنیوالا گناہ پر یعنی حضرت آدم نے اپنے جی کے شوق سے نکھایا بلکہ شبہ مین اور شیطان کے بہکانے
سے کھایا تھا وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ اَبٰى ۝ یاد کر اے محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کہ جسوقت فرمایا ہمنے فرشتون کو جو سجدہ کرو آدم علیہ السلام کو پھر سب فرشتون نے
کیا سجدہ مگر ایک شیطان نے نمانا حکم اور سجدہ نکیا آدم علیہ السلام کو فَقُلْنَا یٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ
وَلِزَوْجِكَ فَلَا یُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ۝ پھر کہا ہمنے کہ اے آدم جان یہ
کہ بیشک شیطان دشمن ہے تیرا اور تیری جورو کا جو بی بی حوّا ہے یعنی تم دونون کا دشمن ہے ایسا
نہو کہ کہین نکال دے تم دونون کو بہشت سے پھر تم مصیبت مین پڑو بہشت مین بڑا عیش اور آرام
ہے اگر یہان سے باہر جاؤ گے تو تم پر بہت دکھ اور مصیبت پڑیگی اور اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِیْهَا وَلَا
تَعْرٰى ۝ بیشک یہ نعمتین ہین تیرے واسطے وہ کہ بہشت مین نہ بھوکا ہوگا تو اے آدم علیہ السلام اور
نہ ننگا رہیگا کبھی جو سب طرح کی نعمتین موجود ہین بہشت مین اور کبھی کم نہونگی اور یہ نعمتین ہین کہ
وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِیْهَا وَلَا تَضْحٰى ۝ اور وہ کہ تو نہ پیاسا ہوگا بہشت مین اور نہ دھوپ کھاویگا
جو وہان سورج نہین ہے اور ہمیشہ چھاؤن ہے کہتے ہین کہ حضرت آدم علیہ السلام تخت رواں پر
سوار ہوکر بہشت مین جہان چاہتے تھے سیر کیا کرتے تھے شیطان نے مکر اور فریب سے بہشت مین
پہنچا ایک بوڑھے نیک بخت کی شکل بنکے بی بی حوّا پاس جاکر بہکانا اور پھسلانا دوستون کی طرح شروع کیا

اور کہا یہاں کی نعمتیں دیکھو تو کیا خوب ہیں ولیکن افسوس جو تم مرگئے تو پھر یہ نعمتیں کہاں بی بی حوا نے
یہ بات حضرت آدم سے کہی کہ ایک پیر مرد بہت نیک بخت ہے وہ کہتا ہے کہ ایک دن تم مرو گے اور
یہ سب نعمتیں تم سے جاتی رہیں گی حضرت آدم نے کہا وہ کہاں ہے اتنے میں وہ موجود ہوا اور مکر کرکے
فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى
پھر بہکایا حضرت آدم علیہ السلام کو شیطان نے اور مرنے سے ڈرایا حضرت آدم موت سے ڈرے اور
پوچھا کہ اسکا علاج کیا ہے شیطان نے کہا کہ اے آدم علیہ السلام میں بتاؤں تجھے جو ایک درخت ہے
بہشت میں جو کوئی اس کا میوہ کھاوے تو ہمیشہ جیتا رہے اور اس کی بادشاہت کبھی پرانی نہو
حضرت آدم نے کہا کہ بتاؤ شیطان حضرت آدم اور بی بی حوا کو گیہوں کے درخت پاس لیگیا اور کہا کہ
اس درخت کا میوہ کھاؤ فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ
وَّرَقِ الْجَنَّةِ وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى پھر کھایا حضرت آدم اور بی بی حوا نے اس درخت کا میوہ
جو گیہوں تھا اور شیطان انہیں گیہوں کھلا کر غائب ہوگیا اور کھاتے ہی گیہوں کے کھل گیا ان دونوں کا
ستر یعنی بہشت کی پوشاک سب اتر گئی اور دونوں ننگے مادر زاد ہوگئے اور حیران ہوکر جوڑنے اور
جمانے لگے دونوں اپنے ستر پر بہشت کے درختوں کے پاتوں کو یعنی پتوں سے اپنا ستر چھپانے لگے
اور ہر طرف سے آواز آنے لگی کہ دور ہو یہاں سے اور پرے جاؤ اور گناہ کیا حضرت آدم نے اپنے
پروردگار کا اور گمراہ ہوا اپنی آرزو سے یعنی چاہا تھا ہمیشہ جیتا رہوں اور زندگی کی آرزو اس
عیش اور نعمتوں کے واسطے تھی سو وہ خدا تعالی کی نافرمانی سے سب عیش اور نعمتیں بہشت کی
جلد جاتی رہیں جب وہ حال ہوا تب حضرت آدم بہت روئے اور توبہ اور استغفار کیا تب پھر
ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى پھر نوازش اور مہربانی کی حضرت آدم پر اس کے
پروردگار نے اور توبہ قبول کی حضرت آدم کی خدا تعالی نے اور راہ دکھائی ایسی جو پھر گناہ نکیا
حضرت آدم نے پھر قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًاۢ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ فرمایا خدا تعالی نے کہ
نیچے جاؤ اے آدم اور حوا بہشت میں سے زمین پر تم سب ملکر پھر تمہاری اولاد سے بعضا بعضے کا
دشمن ہوگا یعنی تمہاری اولاد آپسمیں ایکدوسرے سے دشمن ہوگی جیسے کہ موجود ہے مدت سے
فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى پھر اگر کوئی آوے
تمہارے پاس دنیا میں میری طرف سے بھیجا ہوا راہ دکھانے والا میرے مرضی کی پھر جو کوئی تابعداری
کریگا اس راہ بتانے والے کی پھر وہ شخص راہ نہ بھولے گا اور نہ عذاب میں پڑے گا

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْمٰی ○
اور جو کوئی منھ پھیرے گا اُس میری یاد آوری سے یعنی جو کوئی قرآن کو نمانے گا پہر بیشک اُسکو ہے
گذران زندگانی کی سخت مصیبت جیسے حرام کے مال کی محبت اور حرام کاری مین رہنا دن
رہنا زندگانی مین اور مرنے کے بعد عذاب قبر کا اور اُٹھاوینگے ہم اُس کو قیامت کے دن اندھا جو
کچھ اُسے نظر نہ آوے گا سوائے دوزخ کے اور طرح طرح کے عذاب پہر قَالَ رَبِّ لِمَ
حَشَرْتَنِیْٓ اَعْمٰی وَقَدْ كُنْتُ بَصِیْرًا ○ کہے گا وہ منھ پھیرنے والا قرآن سے جو قیامت کے
اندھا اوٹھے گا کہ اے پروردگار میرے کسواسطے مجھے اُٹھایا تونے اندھا اور مقرر تھا مین
دیکھنے والا اسوقت سے پہلے قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰیٰتُنَا فَنَسِیْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ
الْیَوْمَ تُنْسٰی ○ فرماوے گا خدا تعالیٰ یا فرشتہ خدا تعالیٰ کے حکم سے کہے گا کہ اسی طرح ہے جو آئی
تہین تیرے پاس آیتین ہمارے قرآن کی اور نشانیان ہماری قدرت کی پہر تو بھولا اُنھین دیکھ کر
اور آنکھین بند کرلین اُس طرف سے اور چھوڑا تونے اُن کو جس طرح تونے بھلایا ہماری قدرت کی
نشانیون کو ویسا ہی آج بہلایا اور چھوڑا عذاب مین تجکو اُسکے بدلے وَكَذٰلِكَ نَجْزِیْ مَنْ
اَسْرَفَ وَلَمْ یُؤْمِنْۢ بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ ؕ اور ایسا ہی بدلا دیتے ہین ہم اُسکو جو حد سے گذرا یعنی
جس نے شریک مقرر کیا خدا تعالیٰ کے ساتھ اور ایمان نہ لایا اور سچ نجانا خدا تعالیٰ کی قدرت کی
نشانیون کو اس کا ایسا ہی حال کرتے ہین ہم وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰی ○ اور ہر طرح
عذاب آخرت کا بہت سخت ہے اور بڑا ہے دنیا کے عذابون سے اور ہمیشہ رہنے والا ہے
وہ عذاب آخرت کا جو کبھی موقوف نہوگا اَفَلَمْ یَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ
یَمْشُوْنَ فِیْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی النُّهٰی ع ۱۳ ۱۲ اکیا راہ نہ دکھائی مین نے مشرکون کو
اور یہ ڈرتے نہین اور سمجھتے نہین مین جو کسقدر مار کر کہپا دیئے ہمنے پہلے ان مکہ کے لوگون سے اُس
زمانے کی قومون کو جیسے عاد اور ثمود کی قوم کو اور یہ مکہ کے لوگ پہرتے چلتے ہین مسافری کے وقت
اُن کے گہرون اور شہرون مین یعنی اُن لوگون کے گھر اور شہر ایسے ویران ہوئے کہ گویا کوئی یہان
رہتا نہ تھا بیشک وہ ویران ہونا اُن کا ہر طرح نشانی ہے خدا تعالیٰ کی قدرت کی واسطے
صاحب عقلون کے یعنی جو عقلمند ہووے سو سمجھے اور دہیان کرے کہ یہ لوگ جو شرک کے سبب ایسی طرح
ہلاک ہوئے ہین یہ سمجھ کر شرک کو چھوڑین اور خدا تعالیٰ کو ایک جانکر اُسیکی بندگی کیا کرے وَلَوْلَا
كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّی ؕ اگر نہ وہ بات ہوتی جو پہلے حکم ہوچکا

پروردگار میرے سے جو عذاب ان مکے کے مشرکون کو آخرت مین ہوگا اور اب یہ لوگ عذاب سے بچین تو
ہرطرح لازم ہوتا ان پر عذاب دنیا مین جیسے اگلے کافرون پر ہوا تھا اور اُن کے عذاب کرنے کا
وقت مقرر ہوتا اب خدا تعالی اپنے دوست کی تسلی کرنے کو فرماتا ہے کہ فَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ
وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا وَمِنْ اٰنَآئِ الَّیْلِ فَسَبِّحْ
وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰی پھر صبر کر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُن باتون پر جو یہ شریک
کرتے ہین میرا میرے پیدا کیے ہوؤن کا اور تجھے جو کہتے ہین ساحر اور شاعر ان سب پر صبر کر اور
نماز پڑھ ساتھ تعریف کرنے اپنے پروردگار کے پہلے سورج کے نکلنے سے اور پہلے سورج کے
ڈوبنے سے یعنے صبح اور شام کی نماز پڑھ اور حمد اور ثنا کہو اور کسی رات کو یعنی آدھی رات یا
پچھلے پہر رات کو بھی نماز پڑھ تو شاید تو راضی اور خوش ہووے یعنے خدا تعالی ایسی نعمت اور حرمت
بے نہایت تجھ پر کریگا جو تو راضی ہو اور کوئی آرزو اور ارمان دل مین نرہے وَلَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْكَ
اِلٰی مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا لِنَفْتِنَهُمْ فِیْهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ
خَیْرٌ وَّاَبْقٰی اور لمبی نگاہ نکر اپنی آنکھون کی یعنی مت دیکھ طرف اُس چیز کے جو فائدہ دیا ہے ہمنے
ساتھ اُس چیز کے طرح طرح کے لوگون کو جو دنیا کے چاہنے والے ہین خوبی اور بہار زندگانی دنیا کی
دی ہے اُن کو اسواسطے تو آزماوین ہم اُن کو اُس مین کہ دیکھین دنیا کی دولت اور نعمت مین
کیا کیا کرتے ہین اور روزی دینا تیرے پروردگار کا یعنے تجھے جو حصہ دیا ہے نبوت کا
اور خلق کو راہ پر لانے کا یہ بہت اچھا ہے اور ہمیشہ ہے جو اسے کچھ نقصان نہین ہے کبھی۔
وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْهَا لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا اور کہو اپنے لوگون کو کہ نماز پڑھو
اور قضا نکرو اور آپ بھی نماز پڑھنے پر ہمیشہ رہ یعنی سوائے بندگی کے تجھے اور تیرے لوگون سے
کچھ اور نہین چاہتے کسواسطے کہ نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰی ہم روزی دیتے ہین
تجکو اور سب کو نماز اور بندگی کر روزی کا غم اور فکر نکر خاطر جمع رکھ اور آخر کو کام اچھا ہے ڈرنے
والون کا جو خدا تعالی سے ڈرتے ہین اور اُس کی بندگی مین قصور نہین کرتے وَقَالُوْا لَوْلَا یَاْتِیْنَا
بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَیِّنَةُ مَا فِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی ۝ اور کہتے ہین مشرک مکے کے
کیون نہین لاتا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے واسطے کوئی نشانی اپنے پروردگار سے
جیسے ہم چاہتے ہین اب خدا تعالی فرماتا ہے کہ اے کیا نہین آئی اُن پاس نشانی جو پہلی تھی پیغمبرون
کی کتابون مین یعنی توریت اور انجیل مین لکھا ہے کہ آخری زمانہ کا پیغمبر پیدا ہوگا یہ نشانی تھوڑی نہین

جو او نشانی چاہتے ہیں یہ کے کے لوگ یہ صرف اُن کی شرارت اور دشمنی اور ضد ہے وَلَوْ اَنَّا اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى اور اگر ہم مار کہپادین کے کے کافرون کو سبب اُن کے کفر اور ظلم کے جو یہ کرتے ہین پہلے پیدا ہونے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سے تو ہر طرح مقرر کہتے وہ لوگ کہ اے پروردگار ہمارے کیون نہ بھیجا تونے ہماری طرف کسی اپنے پیغمبر کو جو ہمکو تیرا پیغام پہنچاتا اور کہتا کہ خدا تعالیٰ ایک ہے اُس کی بندگی اسی طرح کرو اور بتون کو پوجنے سے منع کرتا تو پھر ہم تابعداری کرتے اور کہا مانتے اُس پیغمبر کا اور سچ جانتے اُس کو اور اُس کی لائی ہوئی چیز کو جو وہ نشانی لاتا اُسے مانتے پہلے اس سے جو خوار ہوتے دنیا مین اور رسوا ہوتے آخرت کے عذاب سے یعنے ہم اُس پیغمبر کا کہا مانتے اگر کسی کو بھیجتا تو تو کاہے کو یہ خواری اور رسوائی دوجہان کی ہوتی ہین یہ جو کچھ کفر اور شرک کیا سب بیخبری سے کیا سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسواسطے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور قرآن کو بھیجا اُن کے پاس تو کوئی حجت اور بات کہنے کی جگہہ نہ ہے اور عذاب لازم ہوا اُن پر قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن مکے کے مشرکوں کو کہ سب ہم اور تم راہ دیکھتے ہین یعنی تم ہمارے برا ہونے کی راہ دیکھتے ہو اور ہم تمہارے پر عذاب آنے کے وقت کی راہ دیکھتے ہین پھر تم راہ دیکھو میرے مرنے کی یا اپنے عذاب کے وقت کے آنے کی راہ دیکھو پھر جلد معلوم کروگے اور جانوگے قیامت کے دن جو کون ہے سیدھی راہ چلنے والا اور کون ہے وہ کہ جس نے پائی ہو وہ راہ جس راہ مین خوشی حق تعالیٰ کی ہو اور اُس راہ کے چلنے سے چھوٹے عذاب سے وہ سب احوال قیامت کو جانوگے کہ اچھی راہ عذاب چھوٹنے کی ہمنے پائی ہے یا تمنے پائی اے مکے کے اشرافو ۝ ۝ ۝ ۝ ۝ ۝ ۝

سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآءِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ مِائَةٌ وَاثْنَا عَشَرَ اٰيَةً

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۝

نزدیک پہنچا لوگون کے حساب کا وقت یعنی قیامت یا بدر کی لڑائی - جو اُس لڑائی مین مشرک بہت قتل اور قید ہوئے تھے اور یہ لوگ بیخبری مین پڑے ہوئے حکم خدا تعالیٰ کے سے - یعنے انہوں نے جو کام کئے ہین اُس کی بدی سے بے پروا ہین مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ

ع ۸ / ۱۷

مَا يَأْتِيهِم مِّن ذِكْرٍ مِّن رَّبِّهِم مُّحْدَثٍ إِلَّا اسْتَمَعُوهُ وَهُمْ يَلْعَبُونَ اَی کوئی نصیحت یا آیت قرآن کی اُن کو پروردگار اُنکا کے سے نئے جو سنتے ہین - اور وہ مزاج کرتے ہین یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آیت قرآن کی آگے اُن کے پڑھے اُنہون نے ٹھٹھے مین ڈالا لَاهِيَةً قُلُوبُهُمْ کھیل مین ہے دل اُن کا یعنی اُن کا دہیان ہرگز قرآن کے معنون پر نہین ہے - اور نہین سمجھتے وَأَسَرُّوا النَّجْوَى الَّذِينَ ظَلَمُوا هَلْ هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ أَفَتَأْتُونَ السِّحْرَ وَأَنتُمْ تُبْصِرُونَ ۝ اور چھپ کر خلوت مین صلحت کرتے ہین وہ لوگ جو کافر ہین - جو نہین ہے یہ مگر آدمی تم جیسا یعنی آپس مین کافر کہتے ہین کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرشتہ جو خدا کا بہیجا ہوا ہو وے آدمی ہے تم جیسا پر جادوگر ہے لیے پہر تم کیون جاتے ہو جادو مین اُس کے اور دیکہتے ہو کہ سب عادت آدمیون کی ہے جیسے سونا اور کہانا پھرنا چلنا اور باتین جادوگر کیسی کرتا ہے کیون اس کا کہا مانئے قَالَ رَبِّي يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ کہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے جواب مین کہ پروردگار میرا جانتا ہے - باتین اُن کی جو آسمان اور زمین مین ہین - اور خدا تعالی سنتا ہے سب کی باتین جانتا ہے - سب کے کامون کو اور مشرکون نے قرآن کو جادو کہا اور بَلْ قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ بَلِ افْتَرَاهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ بلکہ کہا کہ قرآن ایسا ہے جیسے خواب جھوٹا بیہودہ بلکہ آپ بنا کر جھوٹھ کہا کہ خدا نے بھیجا ہے بلکہ شاعر کا بنایا ہوا ہے یعنی کچھ اصل نہین قرآن اور کہتے ہین کافر کہ اگر یہ ہماری باتین سچ نہین تو بہلا فَلْيَأْتِنَا بِآيَةٍ كَمَا أُرْسِلَ الْأَوَّلُونَ پہر لادے محمد صلی اللہ علیہ وسلم معجزہ جیسا کہ اگلے پیغمبر لائے تھے معجزے کہ حضرت صالح نے پہاڑ مین سے اونٹنی نکالی اور حضرت موسی پاس عصا تھا جو اُس مین کیا کیا صفتین تھین ویسا ہے کچھ ہمین دکھا دے تب ہم جانے کہ سچ پیغمبر ہے اب خدا تعالی فرماتا ہے کہ جو کچھ مکہ کے لوگ چاہتے ہین ایسا تو ہو سکتا ہے لیکن اگلے پیغمبرون کی امت نے جو وہ معجزے دیکھے تھے وہ بھی مَا آمَنَتْ قَبْلَهُم مِّن قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَفَهُمْ يُؤْمِنُونَ ایمان نہ لائے تھے اُن سے پہلے کسی شہر کے رہنے والے پہر ہمنے مارکر ویران کردیا اُن شہرون کے لوگون کو یہ مکے کے لوگ کیا ایمان لاوینگے یعنی اگر ویسے بہی معجزے دیکھینگے تب بہی ایمان نہین لانے کے وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِي إِلَيْهِمْ فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ اور نہ بھیجا ہمنے کوئی پیغمبر پہلے تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم - مگر مرد تھے وہ سب یعنی جتنے پیغمبر بھیجے ہمنے کوئی فرشتہ نہ تھا سب آدمی تھے جو حکم بھیجا ہمنے اُن کی طرف اگر اس بات کو سچ نہین جانتے تو کہہ اُن کو کہ پہر پوچھو علما یہود اور نصاری

لیسے کہ اگلے نبی فرشتے تھے یا آدمی تھے اگر تم نہیں جانتے وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَأْكُلُونَ
الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ۝ اور نہیں بنایا تھا ہمنے اگلے پیغمبرون کا بدن ایسا جو نکھاوین
کھانا یعنی سب نبی کھاتے تھے اور نہ تھے ایسے جو ہمیشہ رہتے اور نہ مرتے ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ
فَأَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَاءُ وَأَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ پھر سچا کیا ہمنے وعدہ ان کا یعنے ہمنے جو اول وعدہ
کیا تھا پیغمبرون سے کہ ایمان لانے والے غالب ہونگے اور کافر ہلاک ہونگے سو وہ وعدہ
سچ ہوا پھر دکھ سے چھٹایا ہمنے پیغمبرون کو اور جسکو چاہا اسے بھی چھٹایا اور مار کر خراب کر دیا حد سے
زیادہ کام کرنے والون کو لَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ أَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ اور بیشک
ہمنے بھیجا تمہاری طرف اے مکے کے لوگو کتاب جو اس میں ہے نصیحت تمکو اسے پھر تم نہیں سمجھتے

ع ۱

کہتے ہیں کہ یمن کے ملک میں ایک شہر تھا خدا تعالیٰ نے وہان ایک نبی بھیجا اس شہر کے لوگون نے
اس نبی کو بہت دکھ دیا آخر کو مار ڈالا خدا تعالیٰ نے اس نبی کے خون کا بدلا لینے کو بخت نصر بادشاہ کو
بھیجا تو اس نے ان سب کو قتل کرنا شروع کیا اور آسمان سے آواز آئی کہ اے قتل کرنے والون
پیغمبر کے آؤ جواب وقت بدلے کا ہے وہ تب توبہ اور عاجزی کرنے لگے کچھ فائدہ نہوا سو اللہ تعالیٰ
ان کی خبر فرماتا ہے وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّأَنْشَأْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝
اور کتنے مار کر پیس ڈالے ہمنے شہر کے لوگ جو وہ ظالم اور کافر تھے اور پیدا کیا ہمنے ان کے
مارنے کے پیچھے اور قوم دوسری کو ان کے بدلے فَلَمَّا أَحَسُّوْا بَأْسَنَا إِذَا هُمْ مِّنْهَا
يَرْكُضُوْنَ جسوقت کہ معلوم کیا اس شہر کے لوگون نے عذاب ہمارے یعنی بخت نصر کے لشکر کو
دیکھا گھیر لیا اسوقت اس شہر کے لوگ اس شہر سے بھاگنے لگے تب فرشتون نے کہا کہ
لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْا إِلٰى مَا أُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْئَلُوْنَ مت بھاگو خدا تعالیٰ کے
عذاب سے اور پھر پھرو اپنے گھرون کی طرف جہان عیش کرتے تھے تم شاید کہ تمھین پوچھیں کہ پیغمبرون کو
کیون قتل کیا۔ جب انھون نے یہ سنا اور اپنے تئین لشکر میں گھیرا ہوا دیکھا۔ اور راہ نکلنے کی
نہ پائی قَالُوْا يٰوَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝ کہا انھون نے کہ ہے کمبختی ہماری مقرر تھے ہم ظالم
جو پیغمبرون کو ہمنے مار ڈالا فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ
پھر ہمیشہ یہی تھا ان کا کہنا اور فریاد جب تک کہ کیا ہمنے ان کو گھاس کٹی مُرجھائی ہوئی یعنی ان کو
تلوارون سے ٹکڑے کر کے اس طرح مُردون کا ڈھیر ڈالا جیسے گھاس کو درانتی سے کاٹ کر ڈال دیتے ہیں
وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ اور نہیں پیدا کیا ہمنے آسمان اور زمین اور

زمین اور جو کچھ اُن دونوں میں ہے اُن سب کو کھیلتے ہوئے۔ یعنی خدا تعالیٰ کا کام عبث نکما نہیں ہے
بلکہ بڑی حکمت اور صرف دانائی ہے اور کوئی چیز ایسی نہیں پیدا کی جس میں کچھ بھلائی نہیں
اور بری سے بری چیز میں بھی ایک خوبی ہے لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ
اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝ اگر ہم چاہتے کر لیتے یا بناتے کھلونا جو اس سے دل بہلاتے جیسے کہ اولاد
اور بی بی تو مقرر لیتے یا بناتے اپنے پاس سے یعنی اپنی عظمت کے لائق کرتے اگر ہم کرنے والے
ہوتے یعنی اگر ہم چاہتے تو اپنے مرتبہ کے لائق اولاد اختیار کرتے نہ کہ بندوں کو جو فرشتہ
اور آدمی ہیں اُن کو فرزند اپنا کرتے بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ
زَاهِقٌ ؕ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ بلکہ ڈالتے ہیں ہم سچ کو یعنی اسلام کو اور توحید کو اوپر
جھوٹ کے یعنی کفر کے تو پھر توڑ ڈالتے جھوٹ کو پھر وہ جھوٹ غائب ہوتا ہے اور جاتا رہتا ہے
اور ہزار افسوس اور پچھتانا تمہیں ان باتوں سے جو تم کرتے ہو کہ خدا تعالیٰ کی اولاد اور بی بی ہے
اس تہمت سے سخت عذاب ہوگا۔ اور پچھتاؤ گے لاکھوں برس وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ اور اُس کے بندے
ہیں سب جو کوئی کہ ہے آسمانوں اور زمین میں رہنے والا۔ یعنی تمام خلقت عام اور جو کوئی کہ ہے
اُس کے پاس یعنی خلقت خاص یہ سب سر نہیں پھیرتے خدا تعالیٰ کی بندگی سے اور نہیں
تھکتے اُس کی فرمانبرداری سے یعنی جب تک کہ جیتے ہیں اُس کی بندگی کیے جاتے ہیں يُسَبِّحُوْنَ
الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ رات دن خدا تعالیٰ کی یاد کرتے ہیں اور سستی اور کاہلی نہیں کرتے
اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ای کیا یہ جو کافروں نے خدا ایکٹھے ہیں
اپنی خوشی سے زمین کی چیزوں سے یعنی اُن چیزوں سے جو زمین سے پیدا ہوتے ہیں جیسے
سونا۔ روپا۔ پتھر۔ لکڑی۔ یہ خدا اُن کافروں کو اٹھائیں گے یعنی جلا دیں گے اے محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کہہ ان بکنے کے لوگوں کو۔ کہ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا اگر ہوتے
آسمان اور زمین میں کتنے خدا سوائے خدا تعالیٰ وحدہ لاشریک کے تو مقرر خراب ہوتے آسمان
زمین کس واسطے کہ کسی بات میں مخالفت آپس میں ہوتی وہ خراب ہوتی فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ
عَمَّا يَصِفُوْنَ پھر ساتھ پاکی کے یاد کر خدا تعالیٰ کو جو وہ پیدا کرنے والا ہے عرش کا پاک
جان اُن باتوں سے جو یہ مشرک کہتے ہیں لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ پوچھا
نجائیگا یعنی کوئی نہیں پوچھنے کا خدا تعالیٰ کو اُس کے کاموں سے جو وہ کرتا ہے کیونکہ اُس سے

غالب کوئی نہین جو حساب لیوے اور یہہ مشرک بلکہ سب بندے پوچھے جاوینگے قیامت کو
جو تمنے دنیا مین کیا کیا کسواسطے کہ خدا تعالی سب کا مالک ہے حساب سب سے لیوے گا
اَمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ۭ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ اے کیا اونہون
نے مقرر کئے اور ٹھہرائے خدائے تعالے کے سوا کے کئی اور خدا کہہ تو اے محمد صلے اللہ علیہ
وسلم کہ سند لاؤ تم اور دلیل لاؤ اپنی ان خداؤن پر اگر سچے ہے اور یہہ قرآن ہے یاد کرنا
اونکا جو ہمارے ساتھہ ہین مسلمان اور توریت انجیل یاد کرنا اونکا جو پہلے تھے ہمسے یعنے
سب کتابون مین جو نبیون پر اوترے ہین انکو دیکھو اور انکے عالمون سے پوچھو جو کسی
مین سوائے ایک خدا کے کچھہ اور ہے اور منع ہے شرک سے اور حکم ہے توحید کا اون
سب کتابون مین بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ بلکہ بہت یعنے سب کافر اور مشرک نہین جانتے
سچی بات کو جو وہ ایمان اور توحید ہے پھر یہہ مونھہ پھیرنے والے ہین اوس سچی بات سے
اور فرمان برداری پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی سے وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا
نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ اور نہین بھیجا ہمنے پہلے تجھسے اے محمد صلے اللہ علیہ
وسلم کسی نبی کو مگر کھلا بھیجا اونکو ہمنے یعنے سب نبیون کو کھلا بھیجا وہ کہ نہین ہے کوئی خدا
مگر مین تم پھر بندگی کرو میری اور حکم مانو میرا وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۭ بَلْ عِبَادٌ
مُّكْرَمُوْنَ اور کہتے ہین مشرک کہ لیا یعنے اختیار کیا خدا تعالی بہت بخشش کرنے والے نے بیٹا
فرشتے یا عیسے یا عزیر علیہم السلام کو کہ یہہ جھوٹ ہے پاک ہے خدا تعالے بلکہ وہ سب بندے
ہے بزرگی دئے ہوئے لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ نہین بڑھ کر بات کر سکتے
وہ یعنے فرشتے اور عیسے اور عزیر علیہم السلام یعنے بغیر حکم خدا تعالے کے کام نہین کرتے یعنے
فرمان بردار ہین خدا تعالے کے اور مقدور نہین جو بغیر مرضی کچھہ کر سکین یا کچھہ کہہ سکین
يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ۝
جانتا ہے خدا تعالے جو کچھہ کہ پہلے اون سے کیا تھا اور وہ جو پیچھے اونکے کرین گے یعنے
فرشتون کے پیدا ہونے سے اول جو کچھہ تھا اور جو کچھہ انکے ہونے کے بعد ہوگا سب خدا
تعالے جانتا ہی ہے اور فرشتے یا وہ نبی نہ بخشوا وینگے کسی کو مگر اوسکو جسے خدا تعالی
راضی ہوگا اور مہربان ہوگا اوسی کو بخشوا وینگے اور وہ خدا تعالی کے عذاب کے ڈر
سے کانپتے ہین وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّىْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ۭ كَذٰلِكَ

نجزیہ الظالمین اور جو کوئی کہے اُن میں سے کہ میں ہوں خدا سوائے خدا تعالیٰ کے پھر اوس کہنے والے کو بدلا دینگے ہم دوزخ ایسا ہی بدلا دیتے ہیں ہم ستم کرنے والونکو اَوَلَمْ يَرَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا اے کیا نہیں جانتے وہ لوگ جو ایمان نہیں لاتے یہہ کہ آسمان اور زمین ملی ہوئی اور بچی ہوئی تہی پھر ہمنے کھولا اور چیرا اون دونوں کو یعنے آسمان کے کھولنے سے مینہ برسنا شروع ہوا اور زمین کے چیرنے سے درخت اور گھاس کا اوگنا شروع ہوا اول نتھا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ اور پیدا کیا ہمنے پانی سے سب چیز کہ جس میں جان ہے یعنے اگر پانی نہوتا تو زندگی کسی کے نہوتی یا ابتدا پیدا ہونا جو منی کے پانی سے سبکو پیدا کیا پھر کیا یہہ اس بات کو نہیں مانتے جو کیسا خدا تعالیٰ ہے اوسکی ایسی ایسی قدرتیں ہیں سوائے اوسکے یہہ کون کر سکتا ہے وَجَعَلْنَا فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِهِمْ وَجَعَلْنَا فِيهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ۝ اور پیدا کئے ہمنے زمین میں پہاڑ تو نہ ہلے زمین اور خراب نکرے اونکو جو زمین پر رہتے ہیں اور پیدا کیں ہمنے اوسمیں راہیں کشادہ کھلی ہوئی شاید کہ راہ پاویں مسافر اور اپنی مدعا کو پہنچیں وَجَعَلْنَا السَّمَاءَ سَقْفًا مَحْفُوظًا وَهُمْ عَنْ آيَاتِهَا مُعْرِضُونَ اور بنایا ہمنے آسمان کو چھت بہت اونچی بے ستون اور بچہ رکہے سے اور پرانی ہونے سے یہہ جیزیں کیسے نشانیاں ہیں ہماری قدرت کی اور یہہ یکے لوگ ان نشانیوں کی طرف وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ اور وہ یہہ خدا تعالیٰ جس نے اپنی کمال سے پیدا کیا رات کو اندہیری جو آرام کریں اور سووین اور پیدا کیا دن کو روشن تو اوسمیں تلاش کسب کی کرکے روزی پیدا کریں اور پیدا کیا اپنی قدرت سے سورج اور چاند کو اور سب یہہ آسمان میں پھرتے ہیں کہتے ہیں کہ کافر جو دشمن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے وہ آپس میں کہتے تھے اگر ہم راہ دیکہتے ہیں اور وقت اٹکلتے ہیں جو کبہی ایسا ہو کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یاروں کو جدا جدا کیجئے اور انہیں ہلاک کیجئے سو حق تعالیٰ اپنے دوست کے تسلی کے واسطے یہہ فرماتا ہے وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۖ أَفَإِنْ مِتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ ۝ اور نہیں پیدا کیا ہمنے کسی آدمی کو تجسے پہلے جو ہمیشہ دنیا میں رہا وے پھر اگر تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مرے تو پھر کیا یہہ جو تیرے مرنے کی آرزو کرتے ہیں اور راہ دیکہتے ہیں ہمیشہ جیتے رہیں گے یہہ بہی مر جائیں گے كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَ

نَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ہر جان دار جو دنیا میں ہے سب چکھنے
کے مرنیکے مزہ کو اور ہم آزماتے ہین تمکو اے آدمیو ساتھ بدی کے اور برائی کے یعنے مصیبت
اور دکھہ مین اور آزماتے ہین ہم ساتھ نیکی اور بھلائی کے یعنے جمعیت اور تندرستی مین
جو کیون کر مصیبت مین صبر کرتے ہو اور دولت مین کیسا شکر کرتے ہو اور تم سب ہماری
طرف پھیر دوگے آخر کو جیسے کام کروگے ویسا بدلا پاوگے کہتے ہین کہ ایک دن کئی
سردار قریش کے آگے سے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چلے جاتے تھے اونمین
سے ابوجہل لعین نے بے ادبی سے مذاق کرکے کہا کہ یہہ عبد مناف کی اولاد سے جاتا ہے
خدا تعالیٰ نے یہہ آیت بھیجی وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا اور جب
دیکھتے ہین تجکو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ لوگ جو ایمان نہین لائے نہین پکڑتے
تجکو مگر مذاق سے یعنے جب دیکھتے ہین تجھے تو مذاق تجسے کرتے ہین اور آپسمین کہتے ہین
اَهٰذَا الَّذِيْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ یہہ وہ ہے جو یاد کرتا ہے
تمہارے خداون کو برائی سے اور وہ آپ خدا تعالے برحق کی یاد کرنے سے انکار کرتے ہین
اور خدا تعالے کو نہین مانتے اسی بات سے وہ آپ لایق مذاق کے ہین خُلِقَ الْاِنْسَانُ
مِنْ عَجَلٍ سَاُورِيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ پیدا ہوا ہے آدمی جلدی سے جو ہر چیز مین جلدی کرتا
ہے اور خدا تعالے سے عذاب بے جلد مانگتا ہے تو خدا تعالے فرماتا ہے کہ صبر کرو جلد دکھاونگا
تمکو نشانیان اپنی قدرت کی جو دنیا مین قتل اور قید ہوگے تم اور اوس جہان مین دوزخ
مین رہوگے پھر جلدی مت کرو عذاب کی مجسے وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ اور کہتے ہین کافر مسلمانون سے کہ کب ہوگا یہہ وعدہ عذاب کا اگر تم سچے
بولنے والے ہو خدا تعالے فرماتا ہے کہ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ
وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ اگر جانین کافر اوس وقت کو جبوقت تھام نسکین گے
اپنے منہ سے آگ کو اور نہ پیٹ اپنے سے دور کرسکین گے آگ کو یعنے جبوقت آگ اونہین
سب طرف سے گھیر لیگی اور وہ آگ کو اپنے سے دور نکرسکین گے اور نکوئی ان کی مدد
کریگا یعنے اگر جانین کافر کہ ایسا عذاب آویگا تو اسکے مانگنے مین جلدی نکرین یا اوسکا
علاج کرین پھر کچھ نکرسکین گے بَلْ تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا وَلَا
هُمْ يُنْظَرُوْنَ بلکہ آویگا وہ عذاب ان پر یکایک۔ قیامت یا بدر کی لڑائی پھر گھبرا دینگے اور

بیہوش کر دین گے وہ حالت اونہین پھیر نہ اوسے پھیر سکین گے اور اپنے سے دور نکر سکین گے اور نہ ڈھیل دئے جاوینگے عذاب کرنے مین یعنے ایکدم کی بی فرصت نہ پاوینگے اونکو اب خدا تعالے اپنی حبیب کی تسلی کو اور کافرون کے ڈرانے کو فرماتا ہے وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ اور مقرر مذاق کین کافرون نے پیغمبرون سے پہلے تجھسے پھر گھیر لیا عذاب نے اونکو جو مذاق کرتے تھے پیغمبرون سے تھا وہ عذاب بدلا اون مذاق کا پھر جو کوئی اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھسے مذاق کرتا ہے اوسکا بی ویسا ہی حال ہوگا قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ؕ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ کہوا ے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو کہ کون تمہاری رکھوالی کرتا ہے رات اور دن کو خدا تعالی کے عذاب سے بلکہ یہہ اپنے خدا تعالے کی یاد سے مُنہ پھیرنے والے ہین یعنے قرآن سے اور نصیحت سے اور خبر عذاب کے سے کچھہ پروا نہین رکھتے اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ؕ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ اے کیا انکے خدا ہین ہمارے سوا جو دور کرینگے عذاب کو وہ اتنی تو طاقت رکھتے ہی نہین جو مدد کرین اپنی اور نہ وہ ہماری عذاب سے بچین گے یعنے جن کو یہہ کافر خدا کہتے ہین ہمارے سوا انکو اگر کوئی ستاوے اور دکھہ دے تو وہ اپنے تئین بچا نہین سکتے ہ اون کافرون کو کیون کر عذاب سے بچاوینگے بَلْ مَتَّعْنَا هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ؕ بلکہ ہمنے عیش اور دولت اور تندرستی اور اولاد دی ان مکے کے لوگون کو اور انکے باپ دادا کو بہت مدت سے یہان تک کہ لمبی لمبی ہوئین اون پر عمرین اس سبب سے سمجھے وہ کہ ہمیشہ اسی طرح رہیگا اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ اے کیا نہین دیکھتے کافر یہہ کہ ہم گھٹاتے آتے ہین زمین گرد سے اور کشادہ کرتے ہین مسلمانون پر یعنے آہستہ آہستہ مسلمان ملک لیتے ہین اور قلعہ خالی کرواتے ہین کافرون سے پھر کیا یہہ کافر غالب ہونگے یعنے ہرگز کافر غالب نہو سکین گے قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ ۖ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ کہوا ے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرون سے کہ مین مقرر ڈراتا ہون تمہین ساتھہ حکم خدا تعالے کے کچھہ مین اپنی طرف سے نہین کہتا اور نہین سنتے بہرے پکارنے کو جب انکو ڈراتے ہین یہہ مکے کے لوگ بات کے مدعا کو نہین سمجھتے اور اسمین

ع ۳

فکر نہیں کرتے گویا کہ بہرے ہیں وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُولُنَّ يٰوَيْلَنَآ
إِنَّا كُنَّا ظٰلِمِينَ اور اگر پہنچے گا ان کافروں کو ذرا سا بھی عذاب خدا تعالے کا تو مقرر کہیں
کہ اے ہائے کم بختی ہماری ہم مقرر تھے ظالم جو نبی کا کہا نہ مانا اور بتوں کو پوجتے رہے
وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ
مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِينَ اور رکھینگے ہم ترازوئیں انصاف کو قیامت کے
دن پھر کسی کا نقصان ہوگا کسی چیز میں نہ نیکی میں نہ بدی میں اگر ہوگا ایک رائی
کے دانے برابر وہ بھی لا دینگے ہم اور کفایت کرینگے اور بہتر ہی ہیں ہم حساب کرنے کو
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوسٰى وَهٰرُونَ الْفُرْقَانَ وَضِيَاءً وَذِكْرًا لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ
وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُونَ اور بیشک دی ہمنے موسیٰ کو اور اوسکے بھائی ہارون کو کتاب
توریت جدا کرنے والی سچ اور جھوٹھ کی اور وہ کتاب روشن نصیحت ہے گناہوں سے
بچنے والوں کو جو ڈرتے ہیں اپنے رب کے عذاب سے بغیر دیکھے اور قیامت سے کانپتے ہیں ؛
وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ أَنْزَلْنٰهُ ط أَفَأَنْتُمْ لَهُ مُنْكِرُونَ اور یہ قرآن نصیحت ہے بہت برکت اور
نفع اور بھلائی جو ہمنے بھیجا ہے اوسکو اے پھر کیا تم نہیں مانتے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا إِبْرٰهِيمَ
رُشْدَهُ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهِ عٰلِمِينَ اور مقرر دیا ہمنے ابراہیم علیہ السلام کو راہ پانا اوس کا
طرف نیکی کے پہلے موسیٰ اور ہارون علیہما السلام سے اور تھے ہم اوسکا مرتبہ پہچاننے
والے یعنے جس لایق تھا وہ ہم جانتے تھے ویسا ہی مرتبہ اوسے دیا إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ
وَقَوْمِهِ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُونَ مذکور کر اے محمد صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کہ جب کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ آذر کو اور اپنی قوم کو
جو وہ قوم شہر بابل کی رہنے والی تھی اور وہاں کا بادشاہ نمرود تھا یہ کہا کہ کیا ہے یہ
مورتیں بنائیں ہوئیں جو ہمیشہ تم انکی سیوا کرتے ہو کہتے ہیں کہ وہ بہتر مورتیں تھیں
اور بعضے کہتے ہیں کہ نوسے تھیں اور سب سے بڑی جو اون میں ایک تھی اوسے آذر نے
بنایا تھا اور دو لعل اوسکی آنکھوں میں لگائے تھے جب یہ بات حضرت ابراہیم علیہ السلام
سے سنی اونہوں تب جواب معقول تو کچھ نہ آیا تو یہ قَالُوا وَجَدْنَا اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِينَ کہا
اونہوں نے کہ پایا ہمنے اپنے باپ دادا کو جو انہیں پوجتے تھے اونہیں دیکھکر ہم بھی لگے پوجنے
قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ أَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ کہا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہ

مقرر تم اور تمہارے باپ دادا رہے بھلاوے مین صریح یعنے صحبت جاہل نہ سکین اور اگر اونکا دین تو اوسطرح نسکین الکا یوحا صریح بہولنا ہے سیدھی راہ سے جب اونہون نے یہہ بات سنی اور اپنے باپ دادا کی نادانی سمجھہ کر کہیانے ہوئے اور قَالُوٓا اَجِئۡتَنَا بِالۡحَقِّ اَمۡ اَنۡتَ مِنَ اللّٰعِبِيۡنَ کہا اونہون نے تعجب سے اسے کیا لایا تو ہمارے واسطے اے ابراہیم کچھہ سچی بات یا تو ٹھٹولیان کرتا ہے قَالَ بَلۡ رَّبُّكُمۡ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ الَّذِىۡ فَطَرَهُنَّ ‌ۖ وَاَنَا عَلٰى ذٰ لِكُمۡ مِّنَ الشّٰهِدِيۡنَ کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہ مین جھوٹھہ نہین کہتا بلکہ رب تمہارا رب آسمانون اور زمین کا ہے جس نے بنایا ہے آسمانون اور زمین کو اور ہم اس بات کے شاہدی دیتے ہین کہ خدا تعالےٰ نے بنایا ہے آسمان اور زمین اور وہی رب تمہارا ہی کہتے ہین کہ اون شہر بابل کے رہنے والون کے ایک عید مقرر تھی جو اوس دن بادشاہ اور سارے شہر کے لوگ جنگل مین جاکر سارا دن سیر اور تماشا کرتے اور راگ ناچ دیکہتے ہنستے اور شام کو وہان سے پھر کر بتخانہ مین آتے اور بتون کو گہنا اور کپڑے پہناتے اور اونکے آگے سر ٹیکتے اور رسم جو پوجا کی تھی سب کرتے تب اپنے گہرون کو جاتے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام سے وہ باتین ہوئین تب اونہون نے کہا کہ کل ہماری عید ہے تو چل کر دیکہہ جو کیسا ہمارا چلن ہے اور کیا خوبی اور کیفیت ہے اور تماشا ہے حضرت ابراہیم نے اس بات کا کچھہ جواب ندیا جب دوسرا دن ہوا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کہا کہ چل ہمارے ساتھہ کہ آج ہماری عید ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیماری کا بہانہ کیا اور نہ گئے اور آہستہ کہا کہ وَتَاللّٰهِ لَاَكِيۡدَنَّ اَصۡنَامَكُمۡ بَعۡدَ اَنۡ تُوَلُّوۡا مُدۡبِرِيۡنَ اور قسم ہے خدا تعالےٰ کی کہ مقرر تلاش تدبیر کرونگا تمہارے بتون پر جب تم جا چکوگے یعنے تمہارے پیٹھ پیچھے مین ان بتون سے سمجھونگا کسی نے یہہ بات حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنی پر کسی سے نکہی جب وہ سب لوگ شہر کے جا چکے تب حضرت ابراہیم علیہ السلام تبر لیکر بتخانہ مین آئے فَجَعَلَهُمۡ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيۡرًا لَّهُمۡ لَعَلَّهُمۡ اِلَيۡهِ يَرۡجِعُوۡنَ پھر کردیا اون بتون کے ٹکڑے یعنے کسیکا ہاتھہ اور کسیکا پانو اور کسیکی گردن توڑی مگر ایک جو اون سب سے بڑا تھا اوسے رکھا جو شاید اوسکی طرف پھر پھرین حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ کام کرکے اپنے مکان مین جا بیٹھے جب شام کو شہر کے لوگ سب آئے تب بتخانہ مین جاکر دیکہین تو بتون کا وہ حال ہے

بہت حیران ہوئے اور قَالُوا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ کہا کسنے کیا یہ
کام ہمارے خداؤن سے مقرر وہ کرنے والا اس کام کا ظالم ہے پھر نمرود اور سب
لوگ اوسے لگے ڈہونڈہنے جنھنے وہ بات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے سنی تھی اوسنے
ایک سے کہا اوسنے اور سے کہا اسیطرح ہوتے ہوتے مشہور ہوئی وہ بات یہانتک کہ
قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ کہا نمرود سے لوگون نے کہ ہمنے سنا ہے جو
ایک جوان برائی سے یاد کرتا تھا ان بتون کو یعنے بتونکو برا کہتا تھا سو کہتے ہین اوسے
ابراہیم جب نمرود کی مجلس مین یہ بات پہنچی تب اوسکے امراؤن نے قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى
اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ کہا کہ لاؤ اوسکو سب لوگو کے سامنے شاید کہ سب گواہی
دیوین کہ یہی بتون کو برا کہتا تھا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پکڑ لائے اور آگے نمرود
کے حاضر کیا اور قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ کہا لوگون نے کیا کیا تو نے یہ کام
ہمارے خداؤن سے اے ابراہیم یعنے پوچھا کہ کیا تو نے توڑا انکو پھر قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ
هٰذَا فَسْئَلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہ مین نے کا ہیکو
کیا بلکہ کیا اس کام کو ان کے بڑے نے غصہ سے اور اگر تمہین اعتبار نہین تو پوچھو اونسے
جو تمہین جنھنے توڑا اگر یہ مین بولنے والے جب یہ بات الزام دینے کی کہی حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے تب فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ پھر سوچ مین
گئے اپنے دلون مین اور کہنے لگے آپسمین کہ مقرر تمہین نا انصاف ہو ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى
رُءُوْسِهِمْ ۚ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ پھر سب نے سر نیچے کئے اور کہا شرم سے
کہ اے ابراہیم تو جانتا ہے کہ یہ بت بولتے نہین ایسی بات جانکر پھر کیون کہتا ہے
قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ۭ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کہا پھر حضرت ابراہیم نے اسے پھر کیون پوجتے ہو سوائے
خدا تعالےٰ برحق کے اونکو جنکے پوجنے سے نفع نہو تمہین کسی چیز کا اور نہ پوجنے سے نقصان
نہو تمہین کسیطرح کا برے لگتے ہو تم اور بیزار ہون مین تمسے اور اون سے جنکو تم پوجتے ہو
سوائے خدا تعالیٰ کے اسے کیا پھر تم نہین سمجھتے کہ یہ بت لایق پوجنے کے نہین جب
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ بات کہی تب اونکو کچھ جواب نہ آیا اور کہیا نے
ہوئے اور آپس مین قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ کہا کہ جلاؤ

ربع

ابراہیم کو آگ میں اور مدد کرو اپنی خداؤں کی بدلا لینے میں اوسکے دشمنے سے اگر ہو تم مدد کرنے والے اپنے خداؤں کی پہر فرمایا نمرود نے کہ تیاری اسکے جلانے کی کرو کہتے ہیں کہ ایک مہینے تک لکڑیاں لائے اور بڑا ڈہیر کیا ساٹہہ گز کا اونچا اور اون لکڑیوں پر بہت تیل ڈالا اور گرد سے آگ لگائی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ننگا کرکے ہاتہہ اور پانو باندہ کر اور طوق گلے میں ڈالکر اور ڈہینکلے پر بٹہایا اور آگ میں پہینکا کہتے ہیں کہ ابہی حضرت ابراہیم علیہ السلام راہ ہی میں ہوا پر تہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ یا ابراہیم کہہ کہ اسوقت کیا غرض ہے تیری حضرت ابراہیم نے کہا ہے غرض پر تجہسے نہیں پہر حضرت جبرئیل نے کہا کہ جسکے ہے اوسی سے کہا کہ وہ جانتا ہے اور دیکہتا ہے کہنا کچہہ ضرور نہیں جب حضرت ابراہیم نے صرف خدا تعالےٰ پر توکل کی اور اوسکے سوا کسو سے غرض نرکہی سو خدا تعالےٰ یوں فرماتا ہے کہ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ کہا ہمنے کہ اے آگ ٹہنڈی ہو تو اور دکہہ دینیوالی نہو ابراہیم پر یعنے ایسی ہی ٹہنڈی ہو جس سے دکہہ پہنچے اب خدا تعالےٰ اس احوال کی اپنے دوست محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دیتا ہے کہ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ اور چاہا کافروں نے ابراہیم علیہ السلام سے مکر کرنا پہر کیا ہمنے اونہیں کچہہ نقصان کہایا ہوا یعنے ایسے شرمندہ ہوئے جیسے کوئی بڑا نقصان اپنا کرے اب جانکر کہتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں پہنچے وہ طوق و زنجیر سب جل گئے اور وہ آگ سب لالہ نافرمان ہو گئے اور پانی کا ٹہنڈا میٹہا حوض پیدا ہوا اور ایک مکان ستہرے سے میں جا بیٹہے اور خدا تعالےٰ نے ایک فرشتہ اونہیں کے صورت کا بہیجا پاس رہنے کو باتیں کرنے کو اکیلے نہ گہبراویں اوس جگہہ حضرت ابراہیم سات روز رہے نمرود نے اپنی محل پر چڑہکر دیکہا کہ حضرت ابراہیم باغ میں آرام سے بیٹہے ہیں اور ایک شخص سے باتیں کرتے ہیں اور باہر گرد آگ جلتی ہے جو کسی کا مقدور نہیں جو اوسکے نزدیک جاسکے اور اندر باغ کے پہول کہل رہے ہیں یہ حال دیکہہ کر نمرود حیران ہوا اور کہا پکارکے اے ابراہیم تیرا خدا بڑی قدرت رکہتا ہے جو یہ میں نے دیکہا میں تجہے تیرے خدا کی نذر قربانی کروں گا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا تعالےٰ تیری نذر قبول نکریگا جب تک تو اپنے دین پر رہیگا کہتے ہیں کہ نمرود نے چار ہزار گائیں قربانی کیں سو اب اللہ تعالیٰ عز وجل فرماتا ہے وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ۝ اور دکہہ سے چہٹایا ہمنے ابراہیم علیہ السلام کو اور اوسکے بہتیجے لوط بیٹے ہارون علیہ السلام کو

اور پہنچایا اونکو اوس شہر مین جو برکت اور زیادتی نعمت کی دہی وہان کے رہنے والونکو
کہتے ہین کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اوس احوال کے بعد اپنے کنبے سمیت سوا سے بابل
کے یعنی شہر بابل سے نکل کر شام کے ملک مین آئے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام فلسطین
شہر مین رہے اور حضرت لوط نبی بیٹے ہارون کے شہر موتفکات مین جا کر رہے سوا ون
دونو شہرون مین ایک رات بس کے راہ ہے اور فرماتا ہے خدا تعالےٰ کہ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ
اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ اور بخشا اور دیا ہمنے ابراہیم علیہ السلام
کو بیٹا اسحاق نام اوسکی بی بی سارہ سے جو وہ اسکے چچا کے بیٹے تھے اور دیا بیٹا اسحاق کا یعقوب
علیہ السلام زیادہ مانگنے سے یعنے اوسنے بیٹا مانگا تہا ہمنے بیٹا بہی دیا اور پوتا بہی دیا اور کیا
ہمنے اون سبکو نیک بخت اچھے کام کرنے والے وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا اور کیا
اون سبکو آگے چلنے والے اور راہ بتانے والے اور دور رستا دکہانے تھے ہمارے حکم سے
یعنے ہمنے جو راہ سیدہی اسلام کی اونہین بتائی تہی وہ اوس راہ مین آگے آپ ہوکر
خلقت کو بلاتے تھے اپنے پیچہے یعنے وہ آپ بہی حکم خدا تعالیٰ کے سے اچھے کام کرتے تھے اور
خلقت کو سکہاتے تھے کہ اسیطرح تم بہی خدا تعالےٰ کی بندگی کرو وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ
الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ اور کہلا بہیجا ہمنے اونکی طرف
کہ اچھے کام کرین اور قایم رکہین نماز کو اور دیوین زکوٰۃ کو اور تھے وہ سب بندگی کرنیوالے
ہماری وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ
اور لوط کو دیا ہمنے عقل اور دانائی اور سمجھ جیسے کہ پیغمبرونکو چاہئے اور دکہہ سے چہڑایا ہمنے لوط
علیہ السلام کو اوس گانو کے لوگون سے جو تھے وہ لوگ بری کام کرنے والے کہتے ہین
کہ اوس گانو کا سدوم نام تہا جو وہان کے رہنے والے اغلام کرتے تھے اور فضا کی
کرتے تھے اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ اور تھے وہ لوگ سدوم کے رہنے والے
بدکار اور شریر بہت وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ اور لائے ہم لوط علیہ
السلام کو اپنی رحمت اور مہربانی کے اندر جو سبب لوط علیہ السلام تہا نیک بختون اور اچھے
کام کرنے والون سے وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ
الْعَظِيْمِ اور یاد کر اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم نوح نبی کا کہ جب اوسنے پکارا پروردگار
اپنے کو پہلے ابراہیم اور لوط علیہ السلام سے یعنے اوسنے ہماری جناب مین التجا کی تو سمجھ

قبول کیا ہمنے اوسکی دعا کو پھر نہ کھدے سے چھڑایا ہمنے اوسکو اور اوسکے ساتھیون کو بڑی سختی
سے جو وہ طوفان تھا وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا اور مدد کی ہمنے نوح علیہ السلام
کی اور غالب کیا اوس قوم پر جس قوم نے جھوٹ جانا ہماری قدرت کی نشانیون کو اِنَّهُمْ كَانُوْا
قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ بیشک قوم نوح علیہ السلام تھی بری اور بدکار یعنے بت پرست
پھر ڈبو یا ہمنے اون سب کو جو ایک بی جیتا نہ بچا اون کافرون سے سارے عالم مین وَدَاوٗدَ
وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ط اور ذکر کرلے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم احوال داؤد نبی اور اوسکے بیٹے سلیمان نبی علیہما السلام کا کہ جب حکم کیا انہون نے کھیت
کے یا باغ کے قضیہ مین جب رات کو آئین اوس باغ مین دنبیان لوگون کی جو اون دنبیون کو
یوحنا چرایا کرتا تھا کہتے ہین کہ جب داؤد علیہ السلام انصاف کرنے بیٹھتے تو اوس مکان کے دروازے
پر حضرت سلیمان علیہ السلام بیٹھتے تو جو کوئی فریادی اندر سے نکلتا تو اوسے پوچھتے کہ بابا صاحب
نے تیرے قضیہ مین کیا حکم کیا ایک دن دو شخص آئے ایک ایلیا نام گنوار جو اوسکے باغ تھا
اور دوسرے یوحنا نام چرواہا جو لوگون کی دنبیان بکریان چرایا کرتا تھا ایلیا گنوار نے حضرت
داؤد علیہ السلام کے آگے کہا کہ اے حاکم عادل رات کو یوحنا کی دنبیان میرے باغ مین آئین
اور سب باغ میرا کھا گئین حضرت داؤد نے یوحنا سے پوچھا کہ یہہ بات کیونکر ہے اوس نے
کہا سچ ہے حضرت داؤد نے حکم کیا کہ سب دنبیان ایلیا کو دے اوس وقت کی شریعت کا حکم
یہی تھا جب یہہ دونو باہر آئے تب حضرت سلیمان علیہ السلام کی تیرہ برس کی عمر تھی اون
پوچھا کہ تمہارے قضیہ مین بابا صاحب نے کیا حکم کیا اونہون نے وہی ماجرا بیان کیا حضرت
سلیمان اون دونون کو لیکر باپ کے خدمت مین آئے اور کہا کہ یہہ حکم جو تمنے کیا اگر کچھہ
اور اسکے سوا ہوتا تو خوب تھا انہون نے کہا کہ اے بیٹا اگر اس سے اچھا تم جانتے ہو تو کہو
حضرت سلیمان نے کہا کہ دنبیون کو تو ایلیا کو دو تو وہ اون سے نفع لے اور باغ حوالے یوحنا
کے کرو تو وہ اوسے جیسا تھا ویسا ہی بنا کر درست کرکے ایلیا کے حوالے کرے اور اپنی دنبیان
اوس سے لیوے دونو برابر ہون حضرت داؤد نے یہہ بات پسند کی اور یہی حکم کیا سو حق
تعالے فرماتا ہے وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ اور تھے ہم حکم کرنے اونکے کے تئین شاہد یعنے وہ
جو داؤد اور سلیمان نے حکم کیا تھا سب ہمین معلوم ہے اور ہم جانتے اوس احوال کو فَفَهَّمْنٰهَا
سُلَيْمٰنَ ج وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا پھر سمجھایا اور سکھایا ہمنے وہ حکم سلیمان کو جو کیا تھا

ایلیا اور یوحنا کے مقدمہ مین اور دی ہمنے دونون کو یعنے حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو حکومت اور عقل اور سمجہہ جیسے وہ عدالت کرتے تھے وَّ سَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ اور فرمان بردار کیا ہمنے ساتھ داؤد کے پہاڑون کو اور پرندون کو جو یاد خدا تعالےٰ کی کرتے تھے ملکر اور ہم کرنے والے ہین ایسے کامون کے یعنے ہمین قدرت ہے جو پہاڑون کو اور جانورون کو اپنی یاد کرنے کا شعور دیا وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ اور سکہایا ہمنے داؤد علیہ السلام کو کاریگرے اور بنانا زرہ کا تمہارے واسطے تو بچاوے اور پناہ مین رکہنے تکو لڑائی مین تمہارے یعنے زخم سے بچاوے پھر کچہہ تم ایسے نعمت کا شکر کرتے ہو وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ اور فرمان بردار کیا ہمنے واسطے سلیمان علیہ السلام کے باؤ زور سے چلنے والی کو جو چلتی تھی وہ باؤ سلیمان علیہ السلام کے حکم سے اوسے تخت حضرت سلیمان کا لیجاتے تھے طرف اوس زمین کے جو برکت دی ہمنے اوس زمین میں یعنے ملک شام مین یعنے جس مکان پر کہتے تھے باؤ کو وہین وہ تخت اون کا لیجاتی تھی کہتے ہین ایک دن مین ایک مہینے کی راہ اور ایک رات ایک مہینے کی راہ تخت کو باؤ پہنچاتی تھی اور ہین ہم سب چیز سے واقف اور خبردار یعنے کوئی چیز ہے چھپی ہوئی نہین وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ اور فرمان بردار کیا ہمنے دیوون کو سلیمان علیہ السلام کا جو غوطے لگاتے تھے دریاؤ مین حضرت سلیمان کے واسطے تو دریا مین سے موتی مونگا نکالین اور کرتے تھے وہ دیو اور بے کام سوا ے غوطے مارنے کے جیسے عمارت اور سنگ تراشی اور تھے ہم دیو ونکے نگہبان جو نافرمانی نکرین حضرت سلیمان نبی کی اور بھاگ نجائین وَاَيُّوْبَ اور مذکور کر اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایوب نبی کا احوال کہتے ہین کہ خدا تعالےٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کو مال اور دولت دنیا کا بہت دیا تھا اور اولاد اور خدمتگار اور اونٹ اور باغ اور کہیتی سب کچہہ تھا لیکن آپ وہ دن رات خدا تعالےٰ کی بندگی مین مشغول تھے اور خیرات محتاجون کو اور مسافرون کو بے نہایت کرتے تھے شیطان کو اون کی بندگی کرنے پر حسد آئے اور جناب الٰہی مین عرض کی کہ اے پروردگار تونے اس بندے اپنے کو ایسی دولت دی ہے پھر عبادت اور خیرات نکرے تو کون کرے حق تعالےٰ نے فرمایا کہ یہہ بندہ ہمارا جس حال مین ہوگا ہماری

بندگی نہ بھولے گا اب دولت کا شکر کرتا ہے اگر مصیبت ہوگی تو صبر کرے گا
شیطان نے کہا اسباب کا تب مجھے یقین ہو جو تو مجھے اسکی نعمتوں پر حاکم کر
ایسا کہ جو میں چاہوں سو میں کروں حق تعالیٰ نے فرمایا کہ جا تجھے اسکے ظاہر
کی نعمتوں پر مختار کیا شیطان نے خوش ہوکر اپنے تابع دار دیووں کو کہا کہ
طرح طرح کی بلا اور محنت ان پر لاؤ کہتے ہیں کہ حضرت ایوب علیہ السلام کے
اونٹ سب یکبار بجلی سے موئے اور دنبیاں سب پانی کی رو میں بہہ گئیں
اور کہیت اور باغ اون اور آندہی سے جلکر خراب ہوئے اور سات بیٹے اور تین
بیٹیاں حویلی کے نیچے دب کر موئیں اور آپ بیمار ہوئے ایسے کہ سارے بدن میں کیڑے
پڑ گئے اور پیپ اور لہو بہنے لگا اور سارا بدن بدبو ہوا جو مسلمان تھے وہ سب
پھر گئے اور بستی میں سے سب بدبو کے نکالا اور قوت کو محتاج ہوئے اوٹھہ بیٹھنے
کی طاقت نرہی اور کوئی اون کے پاس نرہا مگر ایک قبیلہ اون کا جو بی بی رحیماں نام
تھا وہ حضرت یوسف علیہ السلام کی پوتی تھیں وہی رہیں بھیک بی بی سارا دن مزدوری
کرتیں اور قوت پیدا کرکے رات کو لا کر حضرت ایوب کو کہلاتیں اسطرح اٹھارہ یا تیرہ
برس بعضے کہتے ہیں کہ سات برس اور سات مہینے اور سات دن اور سات گھڑی
اس حال سے گزرے سو اللہ تعالیٰ واسطے تسلی دل مبارک حضرت محمد صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کے فرماتا ہے ایوب نبی کا احوال سوائے اون کے اور نبیوں کا احوال
جو گزرا کہ اون سب نبیوں نے مصیبت پر صبر کیا تو بھی اے حبیب میرے صبر کر
اور یاد کر کہ ایوب نبی اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ جب
پکارا رب کو کہ اے پروردگار میرے مقرر پہنچی مصیبت اور سختی اور تو ہے رحم کرنے
والا بہت سب رحم کرنے والوں سے کہتے ہیں کہ حضرت ایوب نے یہہ دعا تب
مانگی کہ ایک دن ایک کیڑا اون کے بدن سے زمین پر گرا حضرت ایوب علیہ السلام
نے جی میں کہا کہ خدا تعالیٰ نے اسکی روزی تو میرا گوشت کیا ہے اب یہہ زمین پر
گوشت کہاں سے کہاوے گا یہہ سمجھہ اور اوسے زمین سے اوٹھا کر جہاں سے گرا
تھا وہیں رکہا جب یہہ کام اپنی خوشی سے کیا تو اوس کیڑے نے ایسا کاٹا کہ بیقرار
ہوکر وہ دعا مانگی اور بعضے کہتے ہیں کہ ایک دن بی بی رحیما سارا دن پھری شام تک

کہین مزدوری نملی آخر کو ایک نے کہا کہ تو اپنی دونون زلفین کاٹ دیوے تو مین
روٹی دون اونہون نے لاچار ہوکر قبول کیا شیطان نے آنکر حضرت ایوب سے
کہا کہ تیری بی بی نے برا کام کیا اس واسطے اوسکی زلفین کاٹ لین حضرت ایوب نے
غصہ ہوکر کہا کہ اگر مین بیماری سے اچھا ہون تو اوسے سو مار یا نے مارون اور اس
بات سے بیقرار ہوکر وہ دعا مانگی اور بعضے کہتے ہین کہ کیڑون نے سارے بدن کا گوشت
کہا کر دل اور زبان کے کہانے کا ارادہ کیا حضرت ایوب نے کہا یا الہی دل تیری
محبت کا گہر ہے اور زبان سے تیرا ذکر کرتا ہون جب یہ حالت پہنچی سب بیقرار
ہوکر وہ دعا مانگی اور بعضے کہتے ہین کہ کمال جب محنت اور مصیبت پہنچی تب شیطان
آیا اور کہا کہ اے ایوب اگر تو مجھے سجدہ کرے تو مین بچاؤن اس مصیبت سے چہٹاون
اور سوائے ان باتون کے اور بہت روایتین ہین اونکی بیقرار ہونے کی غرض کہ
جب حضرت ایوب علیہ السلام نے عاجزی سے خدا تعالےٰ کی جناب مین وہ دعا
مانگی سو خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ جب ایوب نبی نے دعا مانگی فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ
مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ پھر قبول کی ہمنے دعا اوس کی پھر کھولا یعنے دور کیا
ہمنے وہ اوس سے دکھہ اور تندرستی دی جو اسکا احوال سورہ ص مین لکھا ہے اور زندہ
کردیا ہمنے ایوب نبی کے سب لوگون کو اور اتنی ہی اور اونکے ساتھہ دئے یعنے جتنا
کچھہ اون کو پہلے مال دولت اور اولاد اور خدمت گار تھے اوس سے دوگنے دئے اور
کے سات بیٹے اور بیٹیون کو پھر زندہ کیا اور اتنے ہی اور انعام کیا اور اونٹ اور دنبیان
جتنی تہین اونکی اور دین اور کہتے ہین کہ حضرت ایوب کے گہر مین سونے کا مینہ برسا اور
دولت بے نہایت دی اور یہہ دولت اور نعمت کا دینا ایوب نبی کو رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا
وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ مہربانی اور انعام ہے ہماری طرف سے اور نصیحت ہے بندگی کرنے
والون کو جیسے بندگی ایوب نے کی وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ۝
اور یاد کر اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم احوال اسماعیل نبی کا اور ادریس نبی کا ذا الکفل
نبی کا وہ ان سب وے مصیبتون مین صبر کئے تو بھی مصیبت مین صبر کر ذا الکفل حضرت
یوشع کو کہتے ہیں یا حضرت ذکریا کو اور بعضے اور ون کو بھی کہتے ہیں اور ان سب کا احوال
اپنی اپنی جگہہ مذکور ہوا ہے وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ اور لائے ہم

ادن سب کو اپنی بخشش اور مہربانی میں مقرر وہ سب بنی نیک بختون سے اور اچھے کام کرنے والون سے ہین وَذَا النُّوۡنِ اِذۡ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنۡ لَّنۡ نَّقۡدِرَ عَلَيۡهِ اور یاد کر مصیبت مچھلی کے صاحب کی جو وہ حضرت یونس علیہ السلام تھے جو کیسی اوس پر مصیبت پڑی اور صبر کیا اور یاد کر کہ جب چلا غصہ ہو کر اپنے اوپر یعنے حضرت یونس نے اپنی قوم کو عذاب کے آنے کا وعدہ کر کے گیا تھا اور عذاب کی نشانی پھر آ کر نہ دیکھے سمجھا کہ اب قوم مجھے جھوٹا کہنے گے اس ڈر اور شرم سے بغیر حکم الٰہی بھاگ گئے تھے اوس شہر سے پھر سمجھا یونس علیہ السلام وہ کہ ہم راہ نہ بند کرینگے کی اوس پر پھر ہمنے یونس بنی کو مچھلی کے پیٹ مین قید کیا تب مچھلی پیٹ کے اندر فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنۡ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنۡتَ سُبۡحٰنَكَ ‌ۖ اِنِّىۡ كُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِيۡنَ پھر پکارا یونس بنی اپنے رب کو بیچ تین اندہیرون کے ایک رات اندہیری دوسری دریا کا اندہیرا تیسرے مچھلی کے پیٹ کا اندہیرا وہان یون پکارا کہ نہین ہے کوئی خدا ہر گز مگر توہی ہے قادر مطلق پاک ہے تو سب طرح کی لاچاری اور عاجزی سے یعنے سب طرح کی سب چیز کی سب جگہہ سب وقت تو قدرت رکہتا ہے جو چاہے سو کرے مقرر مین ہون ظلم کرنے والا اپنے اوپر یعنے مینے اپنے اوپر آپ ظلم کیا جو بغیر تیرے حکم شہر سے چلا اور قصہ مفصل سورہ صافات مین لکہا ہے پھر جب یونس بنی نے وہ دعا اور مناجات کی تب فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيۡنٰهُ مِنَ الۡغَمِّ‌ؕ وَكَذٰلِكَ نُـنۡجِى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ پھر ہمنے قبول کی دعا اوسکی اور چھٹایا ہمنے اوسکو غم اوپر قید کے سے اور حکم کیا اوس مچھلی کو جو کنارے پر جا کر اگل دے اوسے اور اسیطرح چھٹاتے ہین ہم ایمان لانے والون کو وَزَكَرِيَّاۤ اِذۡ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرۡنِىۡ فَرۡدًا وَّاَنۡتَ خَيۡرُ الۡوٰرِثِيۡنَ اور یاد کر اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم احوال زکریا نبی کا جب پکارا وہ اپنے پروردگار کو جو اے رب میرے مت چھوڑ مجھے دنیا مین اکیلا یعنے بے اولاد مجھے مت رکھ جو فرزند ہوئے تو بعد میرے مرنے کے میری خدمت بیت المقدس کا وارث ہووے اور تو ہے بہت اچھا وارثون سے یعنے سب کا وارث آخر کو تو ہے فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ وَوَهَبۡنَا لَهٗ يَحۡيٰى وَاَصۡلَحۡنَا لَهٗ زَوۡجَهٗ ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا يُسٰرِعُوۡنَ فِى الۡخَيۡرٰتِ وَيَدۡعُوۡنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ‌ؕ وَكَانُوۡا لَنَا خٰشِعِيۡنَ پھر قبول کیا ہمنے اوسکی دعا کو اور دیا ہمنے بیٹا یحیی نام اور اچھا کیا ہمنے اوسکی بی بی کو جو وہ بانجھ تھے بیشک وہ دونو باپ اور بیٹا یعنے زکریا اور یحیی علیہما السلام تھے

ایسے دوڑتے تھے اور تلاش کرتے تھے نیک کام کرنے مین اور یاد ہماری کرتے تھے جسکی
خوشی سے اور ڈرسے ہمارے عذاب کے اور تھے وہ دونو آگے ہمارے عاجزی کرنیوالے
اور حکم ماننے والے وَالَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ
اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ اور یاد کر احوال اوس عورت کا جسنے نگہبانی کی اپنے ستر کی حلال اور حرام
سے یعنے کسی مرد کے پاس نگئی پھر پہونکا ہمنے یعنے ہمارے حکم سے فرشتے نے اوسکے گریبان
یا سینہ مین ہماری روح سے اور کیا ہمنے اوسکو اور اوسکے بیٹے کو یعنی حضرت مریم اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو نشانی اپنی قدرت کی خلقت کے واسطے
یعنی لوگ جانین کہ خدا تعالیٰ ایسا قادر ہے کہ بغیر باپ کے کنواری لڑکی سے بیٹا پیدا کر سکتا ہے . . . اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ
اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ یہہ قوم تمہاری جو خدا تعالیٰ کو ایک کہنے والی ہے
تمہین ضرور اور لایق ہے اسی راہ پر مضبوط رہنا جو یہہ راہ ایک ہے اور سب نبی اسی راہ
تھے اور خدا تعالیٰ کو ایک جانتے تھے اور مین ہون رب تمہارا پھر بندگی کرو تم میرے
سواے میری اور کسیکو نہو جو وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ۭ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ اور کاٹ ڈالا اگلے لوگون
نے اپنے دین کو آپس مین یعنے ہر ایک فرقے نے اپنا دین جدا اختیار کیا اپنی خوشی سے اور
اوس ایک راہ کو چھوڑا اور وہ سب ہمارے پاس قیامت کو پھر آوینگے ہم اونہین دیبا بدلا
دینگے جیسا اونہون نے کام کیا ہے جدا جدا دنیا مین فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ
فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ پھر جسنے کئے اچھے کام اور وہ ایمان بھی لایا ہے خدا اور
رسول پر پھر حق چھپایا نہوگا اوسکی تلاش اور محنت کا یعنے اوسکی محنت کا حق بدلا دینگے
پورا اور اگر وہ نیک کام کرنے والا ایمان نہ لایا ہوگا تو سب محنت اوسکی ضایع اور
نکمی ہے اور ہم اوسکی محنت کو لکھنے والے ہین اوسکے اعمال نامہ مین ذرہ ذرہ لکھا جاتا ہے
وَحَرٰمٌ عَلٰي قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ اور منع کیا ہوا ہے اون گانون کے رہنے والون
کو جنکو مار کر خراب کر دیا ہمنے وہ پھر پہرین دنیا مین یعنے اونکو موت کے بعد عذاب ہوتا ہے
رہیگا حَتّٰٓي اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ جب تک کہ کہلے گی
راہ یاجوج ماجوج کی جنکا ذکر سورہ کہف مین ہوا ہے جو اونکا آنا نشانی قیامت کی ہے
جو وہ سب گہاٹیون اور ٹیلون سے دوڑین گے اور سارے عالم کو گہیر لینگے اور سب
دریاؤن کا پانی پی لینگے اور سب اناج اور گہاس اور حیوان اور آدمی جو انکے ہاتھ
لگے گا اور درخت سب کہا لینگے کچھ نچھوڑین گے اور وہ ٹڈی اور چیونٹیون سے بہت زیادہ

ہون گے اور حضرت عیسے علیہ السلام دجال کے مرنے کے بعد یاجوج ماجوج ہنگامے سے
مسلمانون سمیت کوہ طور مین جاکر چھپین گے اور جب ساری دنیا مین یاجوج ماجوج کچھ
نہ چھوڑینگے تب کہینگے کہ زمین کے خلقت کو تو ہم مار چکے اب آؤ آسمان کے رہنے والون
کو بھی مار لین اور آسمان کی طرف تیر پھینکینگے وہان سے لہو بھرے تیر گرین گے اور
حضرت عیسے علیہ السلام اپنے ہمراہیون سمیت جو مصیبت مین گرفتار ہون گے عاجز ہوکے
سے خدا تعالےٰ کی جناب مین دعا کرینگے حق سبحانہ تعالےٰ حضرت عیسے کی دعا سے سبکو
ہلاک کرے گا وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَإِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ أَبْصَارُ الَّذِينَ كَفَرُوا يَا وَيْلَنَا قَدْ
كُنَّا فِي غَفْلَةٍ مِنْ هَٰذَا بَلْ كُنَّا ظَالِمِينَ اور نزدیک پہنچا وعدہ سچا جو وہ قیامت ہے پھر اوس
دن نہایت ڈر سے حیران اور کھلی ہوئی ہونگی آنکھین کافرون کی اور کہین گے کافر اے ہائے
کم بختی ہماری مقرر تھے ہم دنیا مین بے خبر اس دن سے اور اوس حال سے بلکہ تھے ہم ظلم کرنے
والے اپنے اوپر جو ہمنے ایسے کام کیے اور نبی کا کہنا نہ مانا پھر کہے گا فرشتہ اون کافرون کو
إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ أَنْتُمْ لَهَا وَارِدُونَ کہ مقرر تم اور وہ
جنکو تم پوجتے تھے سوائے خدا تعالےٰ کے ایندھن ہونگے دوزخ کے یعنے جس سے زیادہ آگ بھڑکتی
ہے اور تمہین اور بتون کو دوزخ مین جانا ہے اور رہنا ہے مقرر بتون کو اسواسطے دوزخ مین
ڈالین گے تو انکے پوجنے والے جانین کہ یہ آپ دوزخ مین جلتے ہین اور عاجز ہین ہمین کیونکر
چھڑاوینگے عذاب سے لَوْ كَانَ هَٰؤُلَاءِ آلِهَةً مَا وَرَدُوهَا اگر ہوتے وہ بت خدا جیسے کہ مشرک
سمجھے تھے دنیا مین تو نہ آتے دوزخ مین کس واسطے خدا حاکم اور زبردست چاہیے کہ ہو نہ عاجز
اب کہ اوسی پر عذاب ہو وَكُلٌّ فِيهَا خَالِدُونَ اور سب یعنے بت اور بتون کے پوجنے والے
دوزخ مین ہمیشہ رہینگے اور کبھی وہان سے نہ نکلین گے لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَهُمْ فِيهَا لَا يَسْمَعُونَ
اون سبکو یعنے کافرون کو اور بتون کو دوزخ مین جلانا ہوگا اور ہائے واے کیا کرینگے اور وہ
دوزخ مین خوشی کی بات نہ سنے گے کبھی ہرگز کہتے ہین کہ جب آیت إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ
اوتری تب کافرون کو نہایت غصہ آیا ابن الزبعری نے انکو بیقرار دیکھکر کہا کہ تم کیون
گھبراتے ہو مین اسکا جواب دیتا ہون پھر کہا ابن الزبعری نے کہ اے محمد صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم تو کہتا ہے کہ جسکو سوائے خدا تعالےٰ کے پوجتے ہو سب دوزخ مین جاوین گے
پھر یہ کیونکر ہے کہ حضرت عیسے کو نصاریٰ اور حضرت عزیر کو یہودی اور فرشتون کو

بندہ ملنے پوجتے ہین پھر اگر وہ دوزخ مین جائینگے تو ہمارے بت بھی جاوینگے خدا تعالیٰ
نے اوسکے جواب مین یہہ آیت بھیجی اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰۤى اُولٰٓئِكَ عَنْهَا
مُبْعَدُوْنَ بیشک وہ لوگ جو پہلے سے ہو چکے ہین اون کے واسطے مہربانی اور نیکی ہماری
طرف سے اونکو وہ لوگ دوزخ سے دور ہین یعنے حضرت عیسےٰ اور عزیر اور فرشتون کو
ہمنے پہلے ہی سے یعنے بہشت اور رحمت دی گئی ہے اونکو دوزخ سے کیا کام ہے لَا يَسْمَعُوْنَ
حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ نہ سنینگے وہ یعنے نبی اور فرشتے
ذرا بھی آگ کی آواز اور وہ اپنے دل کی خوشی مین ہمیشہ رہینگے لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ
الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ط هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ نہوگا کچھ غم اون کو
بڑے ہول کا یعنے قیامت کا ڈر کچھ نہوگا نبیون اور فرشتون کو اور آگے بیٹھا لینی آوینگے
اونکو فرشتے گوردن مین سے اور کہینگے کہ یہہ وہ دن ہے جو تمہین تھا وعدہ کیا
ہوا یعنے تمسے جو وعدے کیے تھے دنیا مین سو وہ آج دن ہے چلو تماشا دیکھو يَوْمَ نَطْوِي
السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ط كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ط وَعْدًا عَلَيْنَا ط اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ
جس دن ہم لپیٹینگے آسمانون کو جسطرح سے لپیٹتے ہین طومار لکھے ہوئے کو جیسے کہ شروع
کیا تھا ہمنے پہلے پیدا کرنا بغیر کسی کی مدد اور بے اصل پھر پھیر آوینگے آسمان کو اسی
طرح یعنے پیدا کرنا اور غارت کر دینا دونو ہماری قدرت کے آگے برابر ہین جسطرح پہلے پیدا
کیا تھا آسمان کو پھر ایک دن غایب کرینگے پھر دوبارا پیدا کرینگے اور یہہ غایب کرنا
اور پھر پیدا کرنے کا وعدہ کیا ہمنے اور وعدہ پورا کرنا ہم پر ہے مقرر ہم کرنے والے ہین
اس کام کے وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ
اور بمقرر لکھا ہمنے زبور مین جو کتاب داؤد نبی کو بھیجی تھی پیچھے لکھنے توریت مین جو کتاب موسےٰ
علیہ السلام کو بھیجی تھی یعنے پہلے توریت مین لکھہ بھیجا تھا پھر دوبارا زبور مین لکھہ بھیجا وہ کہ
زمین یعنے بہشت میراث لینگے ہمارے بندے نیک بخت اچھے کام کرنے والے یعنے ایمان
لانیوالون کا مکان بہشت ہے اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ مقرر اسبات مین
پہنچہ ہے اور کفایت کرنیوالی ہے وہ بات قوم بندگی کرنیوالے کو یعنے جو لوگ کہ ایمان
لائے ہین اور تابعداری رسول کی کرتے ہین اونکے کام کی ہے یہہ بات اور وہی سمجھتے
ہین اسبات کو وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ اور نہین بھیجا ہمنے تجکو اے محمد صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم مگر بخشایش اور مہربانی واسطے خلقت کے یعنے تیری ذات کو صرف انعام اور بخشش پیدا کیا خلقت کے واسطے جو تیرے طفیل تیری امت کو بخشون گا قیامت کو اور اب تیری ہونے سے کے لوگون پہ عذاب نہین ہوتا جو تو انکے بیچ مین ہے اس سبب سے یہ عذاب سے بچے ہوئے ہین قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ کہو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان مکے کے لوگون کو کہ جب مجھے پیغام اور حکم الٰہی آتا ہے تو یہی آتا ہے کہ خدا تعالیٰ تمہارا ایک خدا ہے اور کوئی اوسکا ساجھی نہین پھر اے تم ہو ماننے والے اس حکم کے فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ وَاِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ پھر اگر پھر جاؤ تم حکم الٰہی سے پھر کہو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ مین خبر دے چکا ہون برابر کسی کو کم کسیکو زیادہ نہین کہا اور مین نہین جانتا کہ نزدیک ہے یا دور ہے وہ جو تمہین وعدہ دیا ہے اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ مقرر خدا تعالیٰ جانتا ہے پکار کے کہنا تمہارا اور ہے وہ جو تم آہستہ کہتے ہو اور چھپاتے ہو وَاِنْ اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ اور نہین جانتا مین شاید تمکو عذاب کے دیر آنے مین آزمانا ہووے تمہین یا فائدہ دنیا ہو تمکو دنیا مین وقت مقرر تلک جو وہ موت ہے قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ۝ کہا پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اے پروردگار حکم کر انصاف سے مجھ مین اور مکے کے لوگون مین اور پروردگار میرا بے نہایت مہربان ہے بندون اپنے پر اور مدد دینے والا ہے یعنے چاہئے کہ اوس سے مدد مانگین اوپر اون باتون کی جو تم بناتے ہوا اے مکے کے لوگو یعنے تمہاری باتون سے

ع ۱۰ نصف

سُوْرَةُ الْحَجِّ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | ثَمَانُوْنَ وَسَبْعُوْنَ اٰيَةً

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ۝ اے لوگو ڈرو عذاب سے اپنے پروردگار کے جو مقرر بھونچال قیامت کا بڑی چیز ہے اور یہ بھونچال بھی ایک نشانیون قیامت کی سے ہے يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ جس دن دیکھینگے لوگ اوس بھونچال کو تو اوسکے ڈر سے بیہوش ہوکر بھول جاوینگے سب دودھ

پلانے والیان اپنے دودھ پینے والون کو اور ڈال دینگے سب پیٹ والیان اپنے پیٹ
کے بچون کو اوس ڈر سے اور دیکھے گا تو اے دیکھنے والے لوگون کو جو نشی بن ہین یعنے
عقل اور ہوش سب لوگون کے ڈر سے جاتے رہین گے ستون کی طرح اور نہو ینگے
وہ نشے مین دراصل اے پر عذاب خدا تعالےٰ کا سخت ہے اور بہت ڈرانے والا ہے
جو بیہوش کریگا سب کو وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ
اور لوگون سے کوئی ہے یعنے بعضے لوگ جھگڑتے ہین خدا تعالےٰ کے حکم مین بغیر سمجھے بنا دلیل
اور تابع داری کرتے ہین دیو گمراہ کی جو اول سے لوح محفوظ پر كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ
فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ لکھا گیا ہے اوس دیو کے حق مین کہ جو کوئی
اوس دیو کی تابعداری کریگا پھر مقرر وہ دیو گمراہ کریگا اپنے تابع دار کو اور راہ
دکھاویگا طرف عذاب دوزخ کے یعنے جو کوئی اوس دیو سے دوستی اور تابعداری
کرتا ہے وہ اوسے ایسی راہ بتاتا ہے جو وہ دوزخ مین جاتا ہے يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ
فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ اے لوگو اگر تم شک مین ہو پھر اوٹھنے سے قیامت کے دن کے یعنے
اگر تمہین یقین نہین کہ مر کر قیامت کو پھر اوٹھین گے تو دھیان کرو اور سمجھو اپنے احوال کو
فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ
لَكُمْ پھر ہمنے مقرر پیدا کیا تمہارے باپ آدم کو مٹی سے جو تم اوسکی اولاد ہو پھر تمہین پیدا کیا ہمنے
سے پھر جمے ہوئے لہو کی بوند سے پھر گوشت کے بوٹی سے کبھی تمام صورت جو اوس مین کچھ عیب
اور نقصان نہو اور کبھی ناقص جیسے ادھوار بنا ہوا بچہ گر پڑتا ہے یا جیسے ماکے پیٹ کا
اندھا یا لُجا یا بن ہاتھ پانو کا یا گھنا یا ہوا تو سمجھا وین ہم تمکو کہ پہلے کیونکر تم پیدا ہوئے
تھے تو اسیطرح سمجھو کہ جسنے اسطرح بنایا اوسے قدرت ہے جو گلی ہوئی ہڈیون کو بہی پھر آدمی
بنا سکتا ہے وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَاۤءُ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى اور ٹھہرا رکھتے ہین ہم ماؤن کے
پیٹ مین جو کچھ چاہتے ہین ہم وقت مقرر تک جو وہ دن بچہ ہونے کا ہے ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا
ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰۤى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْ
بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا پھر باہر لاتے ہین ہم تمکو ماکے پیٹ سے بچہ جو کچھ طاقت اور سمجھ نہین ہوتی پھر
پالتے ہین تو پہنچو تم جوانی اور قوت کو جو وہ تیس برس کی عمر ہے اور کوئی تم مین سے مرتا ہے
چھوٹی عمر مین جو اوسکی تعداد نہین اور کوئی تم مین سے جلایا جاتا ہے بڑی عمر مین یعنے بہت

بڑھاپے مین جو ہوش اور عقل جاتی رہتی ہے تو نجانے جانکر کچھ یعنے اول وقت جوانی
کے سب چیز کو سمجھکر پھر بہت بڑھاپے مین سب چیز کا ہوش جاتا رہتا ہے گویا کہ پھر بچہ
کی خلقت پیدا ہوتی ہے اس سے معلوم کرو کہ ہمین سب قدرت ہے کہ بچے سے بوڑھا کرتے
ہین پھر بوڑھے کو بچے کی خاصیت دیتے ہین اور اسیطرح سب لوگون کو مارکر قیامت کو
پھر اوٹھا دینگے وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَا أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ
وَأَنْبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ اور دیکھتا ہے تو اے دیکھنے والے زمین کو سوکھی اور بدشکل
جیسے مردہ پھر جب نیچے بھیجتے ہم اوپر زمین کے پانی مینہ کا تو پھولتی ہے اور موٹی ہوتی ہے اور زیادہ ہوتی ہے
اور اوگاتی ہے زمین سیطرح کی گھانس اور پھول اچھے اور ہری اور تازی اور خوش
رنگ اور خوشبو جسکے دیکھنے سے دیکھنے والا خوش ہو اور یہہ ہر برس ہوتا ہے پھر
سمجھو کہ جبکو یہہ قدرت ہے وہی پھر ہزارون برس کے مردون کو جلا سکتا ہے ؕ
ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّهُ يُحْيِي الْمَوْتَى وَأَنَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ یہ سمجھانا تمکو پھر کی ماکے
پیٹ سے اوسطرح جو بیان کیا پیدا کرنا اور زمین خشک مردہ سے کو پھر تازہ کرنا اور سوکھی
لکڑیون سے ہری پتی اور رنگین پھول نکالنا اسواسطے ہے کہ تو جانو یہہ کہ خدا تعالےٰ
بیشک اور درست اور جلانے والا ہے مردون کو ہزارون برس کے پیچھے اور سب چیز کر سکتا
ہے خدا تعالےٰ وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ اور اسے یعنے
جانو کہ قیامت آنے والی ہے یعنے مقرر آوے گی کچھہ شک نہین اوس مین اور یہہ جانو کہ
خدا تعالےٰ مقرر اوٹھاویگا اون کو جو گورون مین ہین مردے یعنے جو کوئی موا ہے اوسکو
خدا تعالےٰ مقرر قیامت کو پھر جلاویگا موافق اپنے وعدے کے تو اون سے حساب لیکر
بدلا دیوے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُنِيرٍ اور
لوگون سے کوئی ہے یعنے بعضے لوگ جھگڑتے ہین بیچ حکم خدا تعالےٰ کے بغیر سمجھے بنا دلیل
اور بغیر لکھے ہوئے کھلے ظاہر کے یعنے جھگڑتا ہے بغیر دست آویز اور سند کے یعنے نہایت
بے واجبی بحث کرتا ہے ثَانِيَ عِطْفِهِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ ٹیڑھا کرتا ہے دامن اپنے
کو یعنے کنارا کرتا ہے اور بھاگتا ہے واجبی بات سے اور تیار اور مضبوط ہوتا ہے تو گمراہ
کرے لوگون کو خدا تعالےٰ کی راہ سے یعنے خدا تعالےٰ کے فرمان برداری سے لوگون
کو پھیرے جب وہ ایسے کام کرتا ہے لَهُ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَنُذِيقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَابَ

ع

الْحَرِيقِ ۝ ہوگی اوسکو دنیا مین رسوائی اور چکھادینگے ہم اوسکو دن قیامت کے عذاب
آگ جلانے والی کا ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدَاكَ وَأَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ یہہ رسوائی دنیا
کی اور عذاب قیامت کا بدلا اوسکا ہے جو بھیجا ہے اپنے ہاتھون تونے اور جان یہہ کہ
خدا تعالے نہین ہے ستم کرنے والا اپنے بندون پر جو عذاب ناحق کرے وَمِنَ النَّاسِ
مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهٖ وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةُ انْقَلَبَ
عَلٰى وَجْهِهٖ اور لوگون سے کوئی ہے یعنے بعضا شخص بندگی کرتا ہے خدا تعالے کی یعنے ایمان
لاتا ہے الگ الگ اوپری دل سے اپنی غرض کے واسطے پھر اگر پہونچے اوسے بھلائی
جمعیت اور تندرستی سے تو آرام پاتا ہے اس دین سے اور ثابت رہتا ہے دین پر اور
اگر پہنچے اوسے آزمایش مصیبت کی جیسے مفلسی اور بیماری پھر جاتا ہے منہ پھیر کر دین سے
یعنے پھر کافر ہو جاتا ہے یعنے جو لوگ کہ سست ایمان رکھتے ہین اونکو اگر دولت اور تندرستی
ہوتی ہے تو کہتے ہین کہ یہہ دین ہمین مبارک ہوا اور اگر بیمار یا مفلس ہووے تو پھر کافر
ہوتا ہے اور کہتا ہے یہہ مصیبت مجھے دین کے سبب ہوئی پھر خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ط
ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ نقصان دنیا کا اور دین کا ہوا اوسکا یعنے دو جہان مین
خراب ہوا اور یہہ خرابی دو نو جہان کی ظاہر نقصان ہے کھلا ہوا يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ط ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ یاد کرتا ہے اور بندگی کرتا ہے وہ
سوائے خدا تعالے کے اوسکو جو نہ کچھ نقصان کرے اوسکو اور نہ کچھ فائدہ کرے اوسکا
یعنے کسی چیز کی قدرت نہین رکھتا وہ بت یہہ پوجنا ایسے کا گمراہی ہے بڑی دور کی جو
ہرگز بدعا کو نہ پہونچے يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗٓ أَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ط لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ
اور پوجتا ہے اوسے جو نقصان اوس پوجنے کا پہلے ہے فائدے سے یعنے کافرون کو آس
امید پر پوجتے ہین کہ قیامت کو بخشوادینگے سو اللہ تعالے فرماتا ہے کہ اونکے پوجنے سے
نقصان تو پہلے ہی ہے جو قتل مسلمانون کے ہاتھ سے اور عذاب گور مین قیامت تلک
ہر طرح بت بڑا یار ہے اور بڑا مصاحب ملنے والا ہے إِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ ط إِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ بیشک خدا
تعالے لاویگا اونکو جو ایمان لائے ہین اور اچھے کام کئے ہین باغون مین جو بہتیان ہین
نہرین اون باغون کے درختون کے نیچے مقرر خدا تعالے کرتا ہے جو چاہتا ہے مَنْ كَانَ

يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ
فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ۔ جسی یہہ گمان ہووے وہ کہ نہ مدد کریگا خدا تعالی
محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دنیا مین غالب ہو نے کا فرون پر اور دین مین امت کے
بخشوانے پر تو پھر چاہیئے اوس گمان رکھنے والے کو کہ ایک رسی آسمان سے لٹکا کے چڑہ جاوے
پھر کاٹ ڈالے اوس رسی کو پھر دیکھے کہ لیجاتا ہے مکر اوسکا اوسکو جس سے وہ غصہ ہے اور
جھنجلاتا ہے یعنے اگر آسمان سے اپنے تئین گرادیوے تب بھی اوسکا چاہا نہوگا جو خدا تعالی
نے چاہا ہے وہی ہوگا اور اپنے دوست محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مدد دنیا اور دین مین
کریگا وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ اور ایسے ہی نیچے
بھیجین ہمنے قرآن کی آیتین روشن اور خبرین سچی اور تمثیلین درست سمجھانیکو تمہاری
وہ کہ مقرر خدا تعالے راہ دیکہاتا ہے بہلائی اور چھٹکارے کے جسکو چاہتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئِيْنَ وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا ۖ اِنَّ اللّٰهَ
يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے ہین
اور وہ لوگ جو یہودی ہین اور تارونکی پوجنے والے اور نصارے اور آگ کے پوجنے والے اور
بتون کے پوجنے والے ان سبکو مقرر خدا تعالے جدا جدا کریگا اون مین سے ہر ایک فرقہ کو
قیامت کے دن تو معلوم کرے کہ سچا کون اور جھوٹا کون ہے بیشک خدا تعالے سب چیز
پر گواہ اور شاہد ہے ان سبکے کامون پر اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ
فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَاۗبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ۭ
وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۭ اے کیا نہین دیکھتا تو یعنے کیا نہین جانتا وہ کہ خدا تعالے
ہے ایسا جو سجدہ کرتے ہین سب اسکو جو کوئی ہے آسمانون مین اور جو کوئی کہ ہے زمین
مین اور سورج اور چاند اور تارے بے اور پہاڑ اور درخت اور حیوان بی اور بہت آدمیون
سے کرتے ہین سجدہ خدا تعالے اکو اور بہتون نے جو سجدے سے سر پھیر الو تو راست اور
واجبی ہوا اون پر عذاب اور کہتے ہین کہ سر اسر کو زمین پر رکہنا سجدہ نہین ہوتا کس
واسطے کہ اگر کوئی ہنسی سے کسی کے آگے سر زمین پر رکہے تو اوسے سجدہ نکہین گے بلکہ
سجدہ ہے نشانی نہایت عاجزی کے اور ڈر کے اور غریبی اور بے کسی کے اور لاچاری
کے ہے تو چاہیئے سجدہ کرنے کے وقت ویسی ہی حالت ہووے آدمی کی اور یہہ سجدہ

چہتا ہے قرآن کے سجدون سے وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
يَفْعَلُ مَا يَشَاۗءُ ۩ط اور جسکو خوار کرے خدا تعالےٰ اور بےآبرو کرے پھر نہین کوئی عزت
دینے والا اوسکو بیشک خدا تعالےٰ کرتا ہے جو کچھہ چاہتا ہے مختار ہے هٰذٰنِ خَصْمٰنِ
اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ یہہ دو قوم مومن اور کافر آپس مین دشمن ہین لڑنے اور جھگڑنے
مین بیچ حکم پروردگار اپنے کے فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ۭ يُصَبُّ مِنْ
فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ پھر جو کوئی کافر ہوا بیونتی جائین اور قطع ہون گے اون کے
واسطے پوشاک آگ سے یعنے آگ اونکے بدن سے ایسی لپٹے گی جیسے کپڑا لپٹے اور چھڑکا جاوے
گا اون کے سر پر پانی بہت گرم ایسا کہ جو يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ وَلَهُمْ
مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ پگھلیگا اوس گرم پانی سے جو کچھہ اون کے پیٹ مین ہوگا اور کہال
بھی اون کی پگھلے گی اور واسطے مارنے کافرون کے گرز ہون گے لوہے کے فرشتون کے
ہاتھہ مین كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَذُوْقُوْا عَذَابَ
الْحَرِيْقِ ۝ جب چاہین کافر کہ باہر آوین دوزخ کی آگ سے تو چہوٹین غم اوس عذاب
کے سے پہر پہیرے جائین گے اوسی مین یعنے کافر جب چاہین گے کہ دوزخ سے باہر نکلین
اور دروازے تلک پہچین گے تب فرشتے مارے گرزون کے پہر دوزخ مین لیجاوین
گے اور کہین گے کہ چکہو عذاب آگ جلانے والے کا بعد احوال دوزخیون کے اب بہشت
کے رہنے والون کا احوال فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۭ وَلِبَاسُهُمْ
فِيْهَا حَرِيْرٌ ۝ بیشک خدا تعالےٰ لاویگا اونکو جو ایمان لائے خدا اور رسول پر اور کام کیے
ہین اچہے باغون مین جو بہتی ہین اون باغون کی درختون کے نیچے نہرین اور پہناوین
گے اون باغون مین لیجا کر کنگن ہاتہون مین سونے کے اور موتیون کے اور پوشاک
ہوگی اون کی باغون مین ریشمین باریک تحفہ کپڑون کی وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ
مِنَ الْقَوْلِ وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ اور راہ پائی ہے اون بہشت کے رہنے والون
نے طرف پاکیزہ باتون کے جو وہ کلمہ شہادت ہے یا ایمان مفصل اور مجمل ہے اور
پائی ہے اونہون نے راہ طرف راہ خدا تعالےٰ تعریف کیے گئے کی اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَاۗءَ ۨ الْعَاكِفُ

سجدہ ۶

ع ۲ ۱۲ ۹

ع ۳ ۱۰

فِيهِ وَالْبَادِ وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ وہ لوگ جو ایمان
نہین لائے خدا اور رسول پر اور اٹکاتے ہین اور روکتے ہین لوگون کو خدا تعالےٰ
کی بندگی سے اور زیارت کرنے سے مسجد عزت اور حرمت کی ہوئی کے جو کیا ہمنے
اوس مسجد کو سب لوگون کے واسطے برابر رہنے والا اوس مین کا اور مسافر
یکسان ہین حج کی موسم مین یعنے لوگ جو مسافر حج کے واسطے مکے کے شہر مین
آتے ہین تو جہان چاہین رہین کوئی منع نہین کرتا کہ میرے گھر مین نہ آؤ اور جو
کوئی چاہے کہ پھرے انصاف کے بات سے طرف ظلم کے اگر کوئی مکے مین چاہے کہ
گناہ کرون تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ چکھاؤنگا مین اوسکو عذاب بڑا دکھہ دینے
والا چاہیئے کہ مکے مین کچھہ ایسا کام نکرے جو کوئی آزردہ ہو یہانتک کہ غلام اور
نوکر کو بہی گالی اور سخت نکہے کہتے ہین سوائے مکے کے کہین اور کسی کے جی مین
آوے کہ یہہ گناہ کرون جب تک وہ ہاتون سے یا بدن سے نکرے فرشتے وہ گناہ
اوس کے نام نہین لکہتے اور مکے مین یہہ حکم ہے کہ دل مین خیال گناہ کا آیا اور ابہی
ظاہر نہین کیا فرشتون نے اوسکے نام وہ گناہ لکھہ دیا اور اسیطرح اگر کوئی مکے
مین دو رکعت نماز پڑہے تو اوسکا اتنا ثواب ہے جیسے ستر رکعت اگر کسی اور شہر مین
پڑہے وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ
وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ اور جب بتلا دیا ہمنے ابراہیم علیہ السلام کو جگہہ مکے بنانے
کی کہتے ہین جبرئیل نے انکو جگہہ بتائی کہ یہان مکہ بناؤ اور بعضے سوائے اس کے
اور بہی روایتین کہتے ہین اور کہا ہمنے ابراہیم علیہ السلام کو وہ کہ شریک اور ساجھی
میرا مت کہو کسیکو اور کسی چیز کو اور ستہرا اور پاکیزہ کر میرے گہر کو واسطے گرد پہرنے
والون کے اور کہڑے رہنے والون کے اور رکوع سجدہ کرنے والون کے یعنے
نماز پڑہنے والون کے واسطے گہر پاکیزہ کر کہتے ہین کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام
مکے کو بنا کر تیار کر چکے تب غیب سے آواز آئی کہ پکار لوگون کو جو اسکی زیارت
کو آوین حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی کہ میری آواز کہان پہنچے گی حکم
آیا جناب الہی سے کہ پکارنا تیرا کام ہے اور تیری آواز کا پہنچانا میرا کام ہے تب
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بوقبیس پہاڑ پر چڑہ کر پکارا کہ اے لوگو آؤ

سکے کا حج تم پر فرض ہوا حق تعالے نے یہہ آواز حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سب ارواحوں
کو سنائی جن ارواحونکو دنیا مین آنا تھا اور جنہون نے یہ بلانا قبول کیا اور کہا لبیک
اللّٰھم لبیک جیسے کہ فرماتا ہے اللہ تعالے کہ کہا جسنے وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا
وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ۝ پکار اے ابراہیم علیہ السلام اور
آواز دی لوگون کو واسطے حج کے کہ جو آوین تیرے پاس پیدل سوار اونٹون
دبلون کے چلنے سے جو آتے ہین ہر راہ دور دور لمبون سے یعنے تو اے ابراہیم
علیہ السلام لوگون کو بلا جو دور سے آوین سوار اور پیدل لِّیَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ
وَیَذْکُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِیْٓ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰی مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِیْمَةِ الْاَنْعَامِ فَكُلُوْا
مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِیْرَ ۝ تو موجود ہوویں اپنے نفع کے واسطے جو دین اور
دنیا کا ہے فائدہ اور یاد کرین نام خدا کا بیچ دنون مقرر کے یعنے لبیک کہو دس دن
یا اوپر اوسکے جو روزی دی ہتی اونکو بے زبان حیوانون سے جیسے اونٹ اور گائے
اور دنبے یعنے قربانی کرنے کے وقت خدا تعالے کا نام لو کافر وقت ذبح کرنے کے بتون
کا نام لیتے تھے اسواسطے حکم کیا کہ تکبیر کہو پھر کہاؤ گوشت قربانی کا اور کہلاؤ غریب
محتاجون کو ثُمَّ لْیَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْیُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْیَطَّوَّفُوْا بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ ۝
پھر چلاوین اور روان کرین اپنے کام ضرورتون کو اور احتیاجون کو جیسے میل چھوڑانا
بدن سے اور حجامت اور ناخن دور کرنے اور پوری کرین منتین اور نذرین اپنی اور
گرد پھرین گہر آزاد کے یعنے مکے کے ذٰلِكَ وَمَنْ یُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ عِنْدَ
رَبِّهٖ ط یہہ باتین حکم خدا تعالے کا ہے اور جو کوئی بڑائی اور بزرگی سے رکہے کا حکم
خدا تعالے کا پھر یہ بہت بہلا ہی اوس بزرگی رکھنے والے کو نزدیک پروردگار اوسکے
کے یعنے جو کوئی حکم خدا تعالے کا بجالاویگا خدا تعالے اوسے اچھا بدلا دیگا وَاُحِلَّتْ
لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا یُتْلٰی عَلَیْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۝
حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَیْرَ مُشْرِكِیْنَ بِهٖ ط اور حلال کیا تمہارے واسطے بے زبان حیوانون کو مگر وہ
جو حکم ہوا تم پر اوسکے حرام کا یعنے حیوانون سے بعضے حلال کئے ہین اور بعضے حرام کئے ہین
پھر پرہیز کرو اور دور رہو گندگی بتون کی سے اور پرہیز کرو اور دور رہو جہوٹی بات سے جو
پوجنا بتون کا ہے یا جہوٹی گواہی ہے دینے سے پرہیز کرو صرف خدا تعالے ہی کی

بندگی کرو سب بتوں کو چھوڑ کر نہ شریک کرو کسی چیز کو اوسکے ساتھہ وَمَن يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ اور جو کوئی شریک کریگا خدا تعالے کے ساتھہ کسکو تو یہہ ایسا بڑا گناہ ہے گویا کہ گر پڑے وہ آسمان سے زمین پر اور لیجاویں گوشت اوسکا چیلیں یا پھینک دے اوسے باؤ اونچی مکان سے بیچ جگہ نیچے بہت دور کی جو کوئی فریاد اوسکی نہ سنے اور کوئی اوسکی مدد نکرے گا ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ یہ سب جو فرمایا ہے حکم خدا تعالے کا ہے اور جو کوئی بزرگی دے گا اور تعظیم کرے گا خدا تعالے کی نشانیوں کو جیسے حج کی باتیں ہیں یا قربانی کی شرطیں ہیں یہہ کہ جانور فربہ اور بے عیب ہو اور مہنگا ہو پھر مقرر وہ تعظیم کرنے والا ڈرنے والے دلوں سے ہے یعنے جو کوئی خدا تعالے سے ڈرے گا وہی تعظیم خدا تعالے کی حکم کی کرے گا لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ تمکو اون حیوانوں میں یعنے جنکو تمنے قربانی کرنے کو مقرر کر رکہا ہے اون سے منتیں فائدہ ہے مباح جیسے دودہ اور اون اور سواری اور بچہ وقت مقرر تک یعنے جب تک کہ وقت قربانی کا پہنچے تو پھر پہنچاؤ اون حیوانوں کو گہر آزاد تلک یعنے مکے میں لیجاؤ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ اور ہر قوم کو جو تمسے پہلے تھے مقرر کیا ہمنے قربانی کرنا تو یاد کریں نام خدا تعالے کا جو تمسے پہلے تھے اوپر اوسکے جو حلال کئے اون لوگوں پر بے زبان حیوانوں سے یعنے ہر پیغمبر کی امت کو حکم کیا تھا ہمنے کہ ہمارے نام پر قربانی کرو اور یہہ حکم کیا تھا کہ خدا تم سبہوں کا ایک خدا ہے پھر اوسکے حکم پر سر رکہو اور اوسی کا فرمانا بجالاؤ اور اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خوشخبری دے غریب جلد حکم ماننے والوں کو یعنے جو لوگ کہ سنتے ہی حکم خدا تعالے کا بجالاتے ہیں اور کچھہ اوس میں تکرار اور حجت نہیں کرتے اور وہ غریب الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ایسے ہیں کہ جس وقت نام لیویں خدا تعالے کا اون کے روبرو تو ڈرے دل اونکا خدا تعالے کی بزرگی سے اور صبر کرتے ہیں اور موہنہ سے نہیں گلا کرتے اوپر مصیبت کے جو اون پر پہنچے ہے اور قایم رکہتے ہیں نماز کو اور جو کچھہ روزی دی ہے ہمنے اونکو

ع ۴

اوس مین سے لوگون کو بانٹتے ہین یعنے خیرات کرتے ہین وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ط اور اونٹ جو واسطے قربانی کرنے کے مین کیا ہمنے ذبح کرنا اونکا تمہارے واسطے نشانیان دین خدا تعالیٰ کے سے اور تمکو اوس قربانی کرنے مین بہلائی ہے دین اور دنیا کی پہر لو نام خدا تعالیٰ کا ذبح کے وقت جو وہ اونٹ سب ایک کہڑے ہون یعنے اونٹون کو کہڑا ذبح کرنا سنت ہے بلکہ واجب ہے اور بعضے وقت ذبح کرنے کے پہر بیٹہتے ہین پہر جب وہ اونٹ گرے زمین پر کروٹ سے اور جان بدن سے نکل جائے تب کہاؤ گوشت اوسکا اور کہلاؤ فقیر محتاج مانگنے والے اور نہ مانگنے والے کو یعنے سبکو دو كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ ایسا ہے تابعدار کیا ہمنے اونٹ اور گاؤن کو تمہارا کہ جو کچہ اونہین چاہو سو کرو تو شاید تم ایسے احسان کا شکر کرو خدا تعالیٰ کی جناب مین کہتے ہین کہ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت سے پہلے لوگ قربانی کرکے لہو اوسکا مکے کی دیوار کو لگا کر بندگی سمجہتے تہے اور اس کام سے خدا تعالیٰ کی خوشی جانتے تہے پہر جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کو لوگون نے قبول کیا تب بہی اوسی اگلی رسم کو چاہا کہ کرین پہر حکم منع کا ہوا اور یہہ آیت آئی لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ط نہین پہنچتا خدا تعالیٰ کو گوشت اونکا اور نہ لہو اونکا لیکن پہنچتا ہے خدا تعالیٰ کو ڈر تمہارا یعنے گوشت اور لہو قربانیون کا نہین چاہتا خدا تعالیٰ تمسے اسے پر چاہتا اور مقبول کرتا ہے خدا تعالیٰ ادب تمہارا اور ڈرنا تمہارا اور فرمانبرداری تمہاری جو حکم خدا تعالیٰ کا سچا لاتے ہو دل اور جان سے یہ باتین پہنچتی ہین یعنے اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے ایسے کامون کو كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ۗ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ایسا ہی تابعدار کیا جانورون کو تمہارا تو بندگی سے یاد کرو تم خدا تعالیٰ کو اوپر اوس انعام کے جو بتلایا تمکو اور راہ دکہائی تمکو دین کے کامون کی طرف اور اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خوشخبری دے نیک کام کرنے والون کو کہ اچہا ملے گا تمکو اور اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ۝ بیشک خدا تعالیٰ دور کرے گا زور اور غلبہ مشرکون کا ایمان لانے والون سے بیشک خدا تعالیٰ

ع ۵ ثلث الرابع

دوست نہین رکہتا کسی دغاباز ناشکر کو جتنے ہین کہ مکے کے کافر مسلمانون کو بہت دکہہ دیتے تہے جو ہر روز اصحاب مار کہاکے کبہے سر پہوٹے ہوئے اور کبہی ہاتہہ بندہے ہوئے آگے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آکر اپنا حال دکہاتے تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے کہ صبر کرو مجہے حکم لڑنیکا ابہے نہین ہے پہر جب حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم مدینے مین تشریف لائے تب حکم جنگ کا ہوا پہلے آیت جو لڑائی کے حکم مین آئی سو یہ ہے اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ط وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۙ ٥ رخصت دی لڑائی کی اونکو جو لڑائی چاہتے ہین کافرون سے اس واسطے جو ظلم پہنچا ہے اونکو اور بیشک خدا تعالے مسلمانون کی مدد دے سکتا ہے یعنے مقرر مدد کریگا خدا تعالے اون لوگون کی اِلَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ط جنکو نکال دیا کافرون نے اون کے گہر سے ناحق یعنے اونہون نے کوئی ایسا کام نکیا تہا جو لایق جلاوطن کے ہوئے مگر وہ کہ کہتے تہے کہ پالنے والا ہمارا خدا ہے اور خدا تعالے کو ایک کہتے تہے وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ط وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ط اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ اگر نہ دور کرتا اور نہ نکالتا خدا تعالے بعضے لوگون کو بعضون سے یعنے اگر مشرکون کو موحدون سے دور رکہتا تو ہر طرح ڈہائی جاتین استہین جوگیون کی اور دہرے نصارے کے اوٹہاکر دوارے یہودیون کے اور مسجدین مسلمانون کی یاد کرتے ہین جن مین نام خدا تعالے کا بہت ہر زبان مین یعنے اگر خدا تعالے موحدون کو مشرکون اور کافرون سے نہ بچاتا تو کافر سب کی عبادت کی جگہہ کو ویران کرتے اور جو خدا کو ایک کہتے تہے اون کو مار ڈالتے اور مقرر مدد کریگا خدا تعالے اوسکی جو کوئی مدد کریگا دین کی بیشک خدا تعالے زبردست اور غالب ہے سب پر اور حکم لڑنے کا دیا ؛ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ط وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ٥ ایسے لوگون کو جو اگر قدرت دیوین ہم اونکو ملک مین تو وہ قایم رکہین نماز کو اور دیوین زکوۃ اور کہین لوگون کو کہ اچہے کام کرو اور منع کرین لوگون کو برے کامون سے اور خدا تعالے کے اختیار مین ہے آخر سب کامون کا یعنے کوئی بہترا کچہہ چاہے بغیر مرضی خدا تعالے کے کچہہ کام نہین ہوتا پہر خدا تعالے اپنے دوست کو دلاسا دیتا ہے کہ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ

ثلث ارباع

قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوْدُ ۙ وَقَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ وَقَوْمُ لُوْطٍ ۙ وَّاَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ
مُوْسٰى فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝ اور اگر اے محمد صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے لوگ تجھے جھوٹا کہتے ہین تو غم نکہا تو کسواسطے کہ بیشک جھوٹا کہا
تھا پہلے ان لوگون سے قوم نے نوح علیہ السلام کو اور قوم عاد نے ہود نبی
علیہ السلام کو اور قوم ثمود نے صالح نبی علیہ السلام کو اور قوم نے ابراہیم علیہ السلام
کو اور قوم نے لوط نبی علیہ السلام کو اور قوم مدین نے شعیب نبی علیہ السلام کو اور
جھوٹا کہا مصر کے لوگون نے موسیٰ علیہ السلام کو یعنے ۔ جتنے نبی ہمنے بہیجے ہین سبہون
کی قوم نے اونکو جہوٹا کہا پہر ہمنے ڈہیل دی کافرون کو جب تک کہ وقت اون کے
عذاب کا آوے جب وہ وقت آیا تو پہر پکڑا ہمنے اون کو پہر کیسا تھا خراب ہونا اون کا
یعنے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم معلوم کیا تو نے کہ اون سب امتون کا جو نبیون کو
جھوٹا کہتے تھے اونکا آخر کیا حال ہوا فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ
عَلٰى عُرُوْشِهَا پہر کتنے گانو اور شہر کے لوگون کو جو مار کر کہپا دیا ہمنے اور وہ ظالم تھے اور
شرک کرتے تھے پہر اون گانو اور شہرون کی عمارت ڈہے پڑے ہین اپنے چہتون پر یعنے اون
حویلیون کی پہلے تو دیوارین گرین پہر اوپر اوسکے چہتین گرین جو نہایت ویران ہو گئے ؛
وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ اور کوئین نکمے پڑے ہین جو کوئی پانی پینے والا نہین اور
اور محل دیکھے گچ کاری کیے ہوئے سہری خاصی تحفہ خالی پڑی ہین کوئی رہنے والا نہین اوس کوئین
اوس محل کے احوال مین یون کہتے ہین کہ جب قوم ثمود کی عذاب خدا تعالیٰ کے سے مرچکے تب حضرت صالح نبی علیہ السلام
چار ہزار مسلمانون کو لیکر یمن کے ملک مین آگئے وہان حضرت صالح علیہ السلام کو موت حاضر ہوئی اوس جگہ کا
نام اسواسطے حضر موت رکہا ہے اور وہ سب مسلمان ٹہرے رہے اور جلاس بن جلیس کو اپنے مین بادشاہ
اور سنحاریب کو وزیر کیا اور اوس جنگل مین کنوا کہودا اور ایک محل بہت مضبوط سونے
روپے کا اینٹون سے بنایا اور جواہر اوس مین جڑے اور وہان رہ کر خدا تعالیٰ کی بندگی
کرتے تھے بعد کئی سو برس کے اونکی اولاد بتون کو پوجنے لگی خدا تعالیٰ نے حنظلہ نبی
علیہ السلام کو بہیجا تو راہ دین کی بتاوے اونہون نے بڑی خرابی سے اوس نبی کو مار ڈالا
خدا تعالیٰ نے اون پر ایسا عذاب بہیجا کہ کوئی اون سے نہ باقی رہا سب مرگئے اور بعضے
یون کہتے ہین کہ ایک کافر بادشاہ نے چاہا اپنے وزیر مسلمان کو دین کے واسطے

ابھرتا ہے وہ وزیر چار ہزار مسلمان سمیت بہاگ کر نیچے پہاڑ حضر موت کے آکر رہا اور وہان جو کنوا کہودا سو کہاری نکلا آخر کو ایک مرد غیب سے آیا اور کہا کہ اس جگہہ کہود و کنوا جب وہان کہودا تو بہت ٹہنڈا اور خوب میٹھا پانی نکلا اونہون نے اوسے کشادہ کرکے باؤلی بنائی اور سونے روپے کی اینٹون سے بنایا اور اوس مین جواہر لگائے اور پاس اوسکے ایک محل بنایا بہت اونچا اور مضبوط وہان رہکر خدا تعالے کی یاد مین مشغول ہوئے کئی سو برس پیچہے شیطان ایک بوڑہیا نیک بخت کی شکل بنکر اونکی عورتون کے پاس آنکر اخلاص سے سکہایا کہ اگر مرد مسافری کو جاوین تو تم آپس مین عورت سے عورت مشغول ہوا کرو پہر ایک بوڑہی مرد نیک بخت کی صورت بنکر اون مردون سے نصیحت کی طرح سمجہا کر کہا کہ اگر کسی وقت عورت پاس نہو تو حیوان سے اور لڑکون سے ملا کرو جب یہہ دو باتین ناپاک اور بری اوس قوم مین ہونے لگین تب خدا تعالے نے حنظلہ نبی علیہ السلام کو بہیجا تو اوس قوم کو منع کرے کہ وہ برے کام چہوڑین اونہون نے نمانا اوس کنوئے کا پانی غائب ہوا تب عاجز ہوکر کہا کہ اگر پانی پہر اوسیطرح اس کنوئے مین پیدا ہووے تو ہم تیرا کہا مانے حضرت حنظلہ کی دعا سے خدا تعالے نے پہر ویسا ہی پانی اوس کنوئے مین پیدا کیا تب بہی وہ ایمان نلائے اور اوس نبی کو برے سے قتل کیا تب خدا تعالے نے اون پر عذاب ایسا بہیجا کہ سب مر گئے اور وہ کنوا اور محل خالی پڑا ہے سو فرمایا ہے خدا تعالے کہ اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَتَکُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ یَّعْقِلُوْنَ بِهَآ اَوْ اٰذَانٌ یَّسْمَعُوْنَ بِهَا فَاِنَّهَا لَا تَعْمَی الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَی الْقُلُوْبُ الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ یعنے کیا نہین جاتے مکے کے لوگ یعنے جاتے ہین شام کے اور یمن کے ملک مین پہر دیکہتے ہین نشانیان اونکی عذاب کے چاہیے کہ ڈرتے اگر ہوتے دل اون کے سمجہنے والے یا ہوتے کان سننے والے پہر مقرر نہین ہین انکی آنکہین اندہی لیکن اندہی ہین وہ دل انکے جو انکی چہاتی مین ہین اس سبب کچہہ اونکو گزرے ہوئے لوگون کا احوال نظر آتا ہے نہ سنتے ہین وَیَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ یُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ؕ وَاِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ؕ جلد چاہتے ہین مکے کے لوگ تجہسے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عذاب کو یعنے تو جو عذاب سے خدا تعالے کی انکو ڈراتا ہے تو یہہ کہتے ہین کہ کب آوے گا جلد منگا اگر تو سچا ہے تو کہہ اونکو

که ہرگز جھوٹا نکریگا خدا تعالے اپنے وعدے کو جو اوس نے عذاب کا وعدہ کیا ہے
مقرر ہوگا اور بیشک ایک دن تیرے رب کے پاس برابر ہزار سال کے ہے جو تم گنتے ہو
یعنے نزدیک خدا تعالے کے ایک دن اور ہزار برس یکسان ہے اور تھوڑا ہونا اور تھوڑی
اور بہت مدت برابر ہے جب چاہے عذاب بھیجے وَكَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَةٍ اَمْلَیْتُ لَهَا وَهِیَ ظَالِمَةٌ
ثُمَّ اَخَذْتُهَا وَاِلَیَّ الْمَصِیْرُ اور کتنی گانوں کے لوگوں کو ڈھیل دی تھی عذاب بھیجنے مین
تو توبہ کرین اپنی گناہوں سے اور وہ ظالم تھے جو اونہون نے توبہ نکی پھر پکڑا تھے اون کو
سخت عذاب مین یہان یعنے دنیا مین اور طرف ہماری پھر جاوینگے آخرت کو اور وہان
عذاب بہت ہوگا قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَاۤ اَنَا لَكُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ کہو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کہ اے مکے کے لوگو جو مین تمکو ڈرانے والا ہون کھلا ہوا یعنے کچھ بات چھپا کر نہیں
کہتا ہون فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ پھر وہ لوگ جو ایمان
لائے ہین اور کام کرتے ہین اچھے انکے واسطے بخشش ہے اور روزی پاکیزہ ٹھہری ہوئی
محنت اور بے احسان وَالَّذِیْنَ سَعَوْا فِیْۤ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ اور وہ
لوگ جو تلاش کرتے ہین ہماری آیتون کو جھوٹا کرنے کو یعنے قرآن کی آیتون کو جھوٹا کرکے
ہرا دین پیغمبر کو اور آپ سچے ہون وہ لوگ دوزخ کے رہنے والے ہین کہتے ہین کہ جب
سورہ نجم خدا تعالے نے بھیجا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکے کے مسجد مین
بیٹھ کر پڑھنا شروع کیا اور ایک ایک آیت آہستہ آہستہ ٹھہرا ٹھہرا کر پڑھتے تھے تو لوگ اچھے
طرح سمجھین جب کہ اس آیت پر پہنچے اَفَرَاَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى
پھر ٹھہر کر ذرا ٹھہرے شیطان نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز بنا کر
یہ کہا کہ تِلْكَ الْغَرَانِیْقُ الْعُلٰى وَاِنَّ شَفَاعَتَهُنَّ لَتُرْتَجٰى یہ بت لات اور عزےٰ اور
منات بڑے ہین قوم کے اور امید رکھا چاہئے ان سے جو بخشوا دینگے اور یہ شیطان
نے اسطرح کہا جو مشرکون ہی نے سنا اور اونہون نے سنکر جانا کہ یہ بھی محمد صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے کہا اور مشرک خوش ہوئے کہ آج ہمارے بتون کی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے تعریف کی اس سبب سے راضی ہوئے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے آخر سورے کا سجدہ کیا تو مشرک بھی سب ہون کے ساتھ سجدے مین گئے تب
حضرت جبرئیل نے آکر یہ احوال پیغمبر سے ظاہر کیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنکر

بہت غمگین ہوئے تب پروردگار نے اپنے دوست کی تسلی کے لئے یہ آیت بہیجی ؀
وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ
فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۙ اور نہین بہیجا ہمنے
پہلے تجہسے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی پیغمبر یا نبی جو وقت آرزو اوسکی کرے یعنے
بیان کرنے حکم الٰہی کے ڈالتا ہے اور ملاتا ہے شیطان آرزو اپنی جو چاہتا ہے یعنے سب
نبی اور پیغمبرون سے ایسا سلوک کیا ہے شیطان نے جیسا تجہسے کیا پہر دور کرتا ہے اور
مٹاتا ہے خدا تعالےٰ اوسکو جو ڈالتا اور ملاتا ہے شیطان باتین کفر اور شرک کی پہر
درستا اور مضبوط کرتا ہے خدا تعالےٰ اپنے قرآن کی آیتون کو جو پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم پڑہتا ہے اور خدا تعالےٰ جاننے والا اور مضبوط کام کرنے والا ہے اور یہ کفر اور
شرک کی بات ملانا شیطان کا اسواسطے ہے لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ
فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ۙ تو بناوے
اور کرے خدا تعالےٰ اوسکو جو ملایا شیطان نے آزمایش واسطے اون کے جنکی دلمین
بیمارے نفاق کی اور شک کی اور جنکے دل سخت ہین شرک سے یعنے خدا تعالےٰ اوس
شیطان کی بات سے مشرکون اور منافقون کو آزماتا ہے اور بیشک ظالم یعنے مشرک
اور منافق جدائی مین دور بہت ہین سیدہی راہ سمجہنے کے اور بات ملانی شیطان
کی اسواسطے وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ
قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور تو جانین وہ لوگ
جنکو سمجہ دی یعنے مومن جانین وہ کہ قرآن سچہ حکم پروردگار تیرے کا ہے پہر سچہ
جانتے ہین اور ایمان لاتے ہین قرآن پر پہر نرم ہوتا ہے قرآن سے دل اون کا
اور حکم اوسکا قبول کرتے ہین اور مقرر خدا تعالےٰ ہر طرح راہ دکہاتا ہے اون کو
جو ایمان لائے ہین طرف سیدہی راہ کے جو وہ تابع داری پیغمبر صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی ہے وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ
بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ اور ہمیشہ رہین گے وہ لوگ جو ایمان نہ لائے
شک مین یعنے کافر ہمیشہ شک مین رہین گے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم بہیجا ہوا خدا
تعالےٰ کا سچہ ہے یا جہوٹہ جب تک کہ آوے اُن کو قیامت یا موت یکایک یا اون

عذاب دن نا امید ہونے اونکے کا جو اوس دن سے انکا نشان نہ ہے اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ
لِلّٰهِ ط يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ اوس دن بادشاہی
سارے عالم کی خدا تعالیٰ کو ہے اور سب بڑے بادشاہ اور بڑے حاکم ہون گے عاجز
محتاجون کی طرح اوس دن حکم کریگا خدا تعالیٰ کافرون اور مسلمانون بیچ پہر
جو ایمان لائے ہین اور اچھے کام کئے ہین وہ بہشتون کی نعمتون مین رہین گے ۞
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ اور جو ایمان نہین لائے
اور جہوٹہہ جانا ہمارے حکم کو پھر اوس قوم کو عذاب خوار کرنے والا اور رسوا کرنے
والا ہوگا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا
حَسَنًا ط وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ اور جنہون نے اپنا وطن چہوڑا ہے خدا تعالیٰ کی راہ
مین پہر مارے گئے کافرون کے ہاتہہ سے یا ہوئے اپنی موت سے ہر طرح روزی دیگا
اون کو خدا تعالیٰ روزی اچھی جو وہ نعمتین بہشت کی ہین اور بیشک خدا تعالیٰ
بہت اچھا سب روزی دینے والون سے لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ط وَاِنَّ
اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ہر طرح لاویگا مسلمانون کو بہشت مین لانا انکی خوشی کا یعنے مسلمانون
کو بہشت مین عزت اور حرمت سے فرشتے لاوینگے اور بیشک خدا تعالیٰ ہے جاننے والا
سب کے احوال کا تامل کرنے والا عذاب کرنے مین کافرون اور تکبر کرنے والون کے
ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ط اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ
یہ حکم ہے خدا تعالیٰ کا اور جو کوئی دکہہ دے اپنے مدعی کو جیسا اوسے دکہہ دیا ہے پہر جو وہ
ظلم کیا جاہے اوس پر تو ہر طرح مدد کرتا ہے خدا تعالیٰ اوسکی یعنے ایک کو ایک نے زخمی
کیا اس زخمی نے اوسی زخم دیا تو دونو برابر ہو گئے پہر جو وہ جسنے پہلے زخمی کیا پہر چاہے
کہ اوسے دوبارہ زخمی کرے بعد برابر ہونے کے تو اوسکی مدد کریگا خدا تعالیٰ بیشک
خدا تعالیٰ ہر طرح بخشنے والا ہے مہربان ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ
النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ یہ مدد کرنا مظلوم کی اوس سبب ہے کہ خدا تعالیٰ
سب کام کر سکتا ہے جیسے کہ رات کو لاتا ہے بیچ دن کے یعنے رات تہوڑی سی سے دن
مین اگر رات چہوٹی ہوتی ہے اور دن بڑا ہوتا ہے گرمیون مین اور پہر لاتا ہے
دن کو بیچ رات کے یعنے دن سے کچہہ تہوڑا رات مین جاکر دن چہوٹا ہوتا ہے

اور رات بڑھی ہوتی ہے جاڑوں میں اور بیشک خدا تعالے سننے والا ہے سبکے
بھیدوں کا اور مصلحتوں کا اور دیکھنے والا سب کے کاموں کا ہے ذٰلِكَ بِاَنَّ
اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ
اور یہ اوس سبب سے ہے کہ خدا تعالے وہ سچ بیشک ہے اور وہ جنکو بلاتے ہو
سوائے خدا تعالے کے وہ باطل ہے اور بیشک اللہ وہی ہے اونچا سبکے اوپر اور خیال اور بڑا ہے سبکی
تعریف اور بڑائی دینے سے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَتُصْبِحُ
الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ اے کیا نہیں دیکھتا تو وہ کہ خدا تعالے
نے بھیجا نیچے پانی آسمان سے پھر ہو گئی زمین سبز اوس پانی سے جو ہزاروں طرح
کے درخت اور گھاس زمین سے اگتا ہے اور بیشک خدا تعالے مہربانی کرنے
والا ہے خبر جاننے والا سب کے احوال کی لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ
وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ اوسی کا ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں اور زمین میں اور وہ
کہ خدا تعالے ہر طرح بے پرواہ ہے تعریف کیا گیا ہوا سب خوبیوں سے اَلَمْ تَرَ اَنَّ
اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ
تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ اے کیا نہیں دیکھا
تو اے دیکھنے والے وہ کہ تابعدار کیا ہے تمہارے اختیار میں دیا اون چیزوں
کو جو زمین میں ہیں اور تابعدار کیا تمہارا ناؤ کو جو چلتی ہے دریاؤں میں حکم خدا
تعالے کے سے اور آسمان کو تھام رکھا ہے جو گر نہ پڑے زمین پر مگر اوسکے حکم سے یعنے
خدا تعالے جب چاہے تو گرے آسمان بیشک خدا تعالے ساتھ لوگوں کے یعنے اوپر
لوگوں کے مہربانی کرنے والا ہے بخشنے والا ہے وَهُوَ الَّذِيْٓ اَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ
ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ۝ اور وہ خدا تعالے وہ ہے جس نے جلایا تمکو
یعنے پیدا کیا تمکو ماؤں کے پیٹ سے پھر مارے گا تم کو جب تمہارے مرنے کا وقت
آویگا بیشک آدمی ناشکر ہے جو اوسکی نعمتوں کا شکر نہیں کرتا لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا
مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى
مُّسْتَقِيْمٍ ہر دین والے کو دی ہمنے اور مقرر کی ہمنے دین کی باتیں جو وہ دین کے کام
کرتے ہیں پھر چاہیے کہ دشمنی نکریں تجھسے دین میں اور بلا تو لوگوں کو طرف دین

ع ۸

پروردگار اپنے کے بیشک تو اوپر راہ سیدھی کے چلتا ہے وَاِنْ جٰدَلُوْكَ
فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ اور اگر تجھسے جھگڑا کریں تو تو کہہ خدا تعالیٰ جانتا ہے
جو کچھ تم کرتے ہو اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ خدا
تعالیٰ حکم کرے گا اور فیصلہ دیگا کافروں اور مسلمانوں میں قیامت کے دن جس
بات میں تم جھگڑتے ہو یعنے قیامت کے دن حکم خدا تعالیٰ سے جانو نگے کہ سچا
کون اور جھوٹا کون تھا اور بدلا اپنے کئے کا سب پا دینگے اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ
يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ط اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ ط اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ کیا
نہیں جانتا تو وہ کہ خدا تعالیٰ واقف ہے جو کچھ ہے آسمان اور زمین میں یعنے کوئی چیز
خدا تعالیٰ سے چھپی نہیں اور یہ سب لوح محفوظ میں لکھا ہے اور یہ خبر کا جاننا خدا تعالیٰ
پر سہل ہے کس واسطے کہ اوسی کا بنایا ہوا ہے سب کچھ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا
لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ط وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ۝ اور کافر پوجتے
ہیں سوا خدا تعالیٰ کے اوسکو جو نہیں بھیجا اوسکے پوجنے کیواسطے کوئی دلیل اور وہ پوجتے ہیں ایسے کو جو جسکے پوجنے
کو نہیں جانتے یعنے نہیں کہا دلیل عقلی نے پوجتے ہیں جو سوا خدا تعالیٰ کے اور چیزوں کو پوجتے ہیں وہ ظالم ہیں اونکا
کوئی مددگار نہیں جو انہیں خدا تعالیٰ کے عذاب سے چھڑا دیگا وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ
اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ط يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ
عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ط قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمْ ط اَلنَّارُ ط وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ط وَ
بِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ اور جس وقت پڑھی جاتی ہیں ان کے آگے آیتیں ہماری قرآن کی آشکارا پہچانے
تو صورتوں میں کافروں کے ناخوش ہونا اور بیزار ہونا نزدیک ہو وے کہ جوش نہایت
غصہ سے پکڑیں اور ماریں اونکو جو پڑھتے ہیں اونکے آگے آیتیں ہماری یعنے مسلمانوں
پر حملہ کریں کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں کو کہ اے پھر کیا بتاؤں
تمکو میں ایک بہت بری چیز بدلا اسکا جو تم کرتے ہو وہ آگ ہے جسکا وعدہ کیا ہے
خدا تعالیٰ نے اون سے جو کافر ہیں اور وہ آگ بری ہے جگہ پھر جانے کی يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ
ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ط اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ
اجْتَمَعُوْا لَهٗ ط وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ط ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ
اے لوگو ماری ہے اور کہی ہے ایک مثل پھر سنو تم اوس مثل کو کہ بیشک وہ لوگ

ع ۹ / ۱۲

جو پکارتے ہین اور یاد کرتے ہین یعنے پوجتے ہین سوائے خدا تعالے کے بتون کو جو وہ
بت بنا نہین سکتے اور پیدا کر نہین سکتے ایک مکھی کو بھی اگر جو اس کام کے واسطے سب بت
اکٹھے ہووین تب بھی نہ کر سکین اور اگر مکھی بتون سے کچھہ لیجاوے تو بت مکھی سے لے
نسکین کہتے ہین کہ کافر شہد اور سرکہ بتون کو لگا کر خالی مکانون کو چھوڑ کر سب
چلے جاتے تھے مکھیان اوسے کہاتین تو کہتے کہ ہمارے خداؤن نے کہایا اور خوش
ہوتے سو خدا تعالے فرماتا ہے کہ بتون کو اتنی قدرت نہین جو وہ مکھیون سے پھیر
لیوین سست اور کمزور ہین چاہنے والے ہین یعنے بت پرست اور سست اور کمزور
ہی چاہتا ہے بت کہتے ہین کہ علما یہود کے کہتے تھے کہ خدا تعالے سارے عالم چہ دن
مین بنا کر ماندہ ہوا اور ہفتے کے دن آرام کرنے کے واسطے تکیہ لگا کر بیٹھا خدا تعالے
نے اون کے جواب مین یہ آیت بہیجی مَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ ط اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ
عَزِیْزٌ نہین سمجھے خدا تعالے کو جیسا کہ اوسکو سمجھا چاہئے جو خدا تعالے کی شان مین
ایسی بات کہتے ہین جو لایق اوسکے نہین ماندہ ہونا اور تھکنا بندے کو لایق ہے نہ کہ بندون
کے پیدا کرنے والے کو سزاوار ہے بیشک خدا تعالے سب سے زور آور ہے زبردست جو
کبھی چیز سے کسی طرح کبھی عاجز نہین ہوتا اَللّٰہُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ
اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ بیشک خدا تعالے چنتا ہے فرشتون سے بہیجنے کو پیغمبرون کے
پاس اور چنتا ہے آدمیون سے نبیون کو بہیجنے کے واسطے خلقت کی طرف جسکو جانتا
لایق بہیجنے کے یعنے جسکو نبوت کے لایق جانتا ہے بہیجنے کے یعنے جسکو نبوت کے لایق جانتا
ہے اوسے نبی اور رسول کرتا ہے بیشک خدا تعالے سنتا ہے پیغمبرونکا کہنا اور
دیکھتا ہے خلقت کا سلوک جو پیغمبرون سے کرتے ہین یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا
خَلْفَھُمْ وَاِلَی اللّٰہِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ جانتا ہے خدا تعالے جو کچھہ کہ آگے لوگون کے ہے
یعنے جو کام کر چکے ہین اور جو کچھہ ان کے پیچھے ہے وہ بھی جانتا ہے خدا تعالے یعنے جو
کام کہ اب کرینگے اور طرف خدا تعالے کی ہے پھر جانا سب کامونکا یعنے جتنے کام
ہین سب ذرہ ذرہ خدا تعالے کے آگے حاضر ہون گے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْکَعُوْا وَاسْجُدُوْا
وَاعْبُدُوْا رَبَّکُمْ وَافْعَلُوا الْخَیْرَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو رکوع اور
سجدہ کرو یعنے نماز پڑہو اور بندگی کرو یعنے فرمان برداری کرو اپنے رب کی اور کرو

سجدۃ

کام اچھے شاید کہ تم چھٹکارا پاؤ عذابوں سے اور داخل رحمت میں ہو۔ یہاں امام
امام شافعی کے نزدیک سجدہ ساتواں قرآن شریف کے سجدوں سے وَجَاهِدُوْا
فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ط اور لڑو کافروں سے خدا تعالیٰ کی راہ میں جیسے کہ لڑنا چاہئے خدا
کے واسطے یعنے اوس لڑائی میں کچھ کسیطرح اپنی غرض نہ ہو صرف دین ہی کا واسطہ
ہو هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ط خدا تعالیٰ نے تمکو نوازا ہے
اور نکیا دین میں کچھ دکھ تم پر یعنے دین تمہارا تم پر آسان کیا جیسے کہ وقت ضرورت
کے تیمم اور بیماری اور سفر میں روزہ کی قضا اور نماز سفر میں آدھی اور فرمایا ہے خدا
تعالیٰ کہ قبول کرو مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ط دین اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کا حضرت
ابراہیم علیہ السلام کو مگر باپ اسواسطے کہا کہ وہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا باپ یعنے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ساری امت کے باپ ہیں تو باپ کا باپ جگہ
باپ کی ہے هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ
وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۚ خدا تعالیٰ نے نام رکھا تمہارا مسلمان پہلے اس قرآن
کے اوترنے سے اور کتابوں میں جیسے توریت اور انجیل اور اس قرآن میں بھی تمکو
مسلمان کہا تو ہووے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گواہ تم پر قیامت کے دن اور تم
گواہ کافروں پر اس بات کے جو رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو کہا کہ ایمان
لاؤ اور خدا تعالیٰ کو وحدہ لاشریک جانو اونہوں نے کہنا نمانا اور اے مسلمانوں
فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ۭ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ
پھر قایم رکھو نماز کو اور دو زکوۃ کے مال کی اور مضبوط پکڑو خدا تعالیٰ کے فضل کو یعنے
اعتقاد اور یقین درست اور پورا رکھو وہ صاحب اور والی تمہارا ہے پھر خدا تعالیٰ
بہت اچھا والی ہے اور بہت اچھا مدد کرنے والا ہے

۱۰ ع ۱۷

سورۃ المؤمنون مکیۃ وہی | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | مائۃ و ثمان عشرۃ آیۃ

الجزء ۱۸

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ بفرتر عذاب سے چھوٹے
مومن وہ جو اپنی نماز میں ڈرنے والے ہیں خدا تعالیٰ سے نماز میں چاہئے کہ ایسا
مشغول ہووے جو خبر نہ ہے کہ داہنے اور بائیں کون ہے اور کوئی کیا باتیں کرتا
ہے اور نگاہ کو سجدہ کی جگہ سے کہیں کسی طرف کو نہ پھراوے وَالَّذِيْنَ هُمْ

عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ۝ اور مومن وہ ہین جو نکمی بات سے منہ پھیر لیتے ہین یعنی اوس سے
بیزار ہین وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ ۝ اور مومن وہ ہین جو زکوۃ کے مال کو دیتے
ہین یعنی حقدارون کو دیتے جتنا مال زکوۃ کا خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے وہ سب دیتے ہین اونکو
جو اوس مال کے مستحق ہین یعنی اوس مال کو نہین خرچ کرتے وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ
حَافِظُونَ ۝ اور مومن پورے وہ ہین جو اپنی شرم کی جگہ کو تھام رکھتے ہین حرام
کرنے سے إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ مگر اپنی
جورؤن پر یا لونڈیون پر جو ہاتھ مین ہین پھر وہ لوگ نہایت ہین ملامت سے پرے اور
آزاد سے ہوئے یعنی جو لوگ کہ سوائے اپنی جوروؤن اور لونڈیون کے حرام نہین
کرتے اونکو نہی کچھ کسیطرح برا نکہے گا فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ
الْعَادُونَ پھر جو کوئی ڈھونڈے سوائے اپنی جوروؤن کے اور لونڈیون کے بغیر حرمت
کو پھر وہ لوگ ہین نکل جانے والے باہر حکم خدا تعالیٰ کے سے وَالَّذِينَ هُمْ
لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ۝ اور مومن وہ لوگ ہین جو سونپی ہوئی چیز کو اچھی
طرح احتیاط سے رکھکر مالک کو سب کے سب پہنچاتے ہین اور اپنے قول کو پورا کرتے
ہین وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ۝ اور مومن وہ لوگ ہین جو اپنی
نماز پر خبردار ہین یعنی قضا نہین کرتے یا نماز کو حضور دل سے اور محبت اور ڈر سے
اور دھیان اور ادب سے پڑھتے ہین أُولَٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ (وقف لازم)
هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ وہ لوگ جن مین یہہ صفتین ہین جو بیان کین وہ وارث
یعنی اونکو وارث کہے وہ لوگ جو وارث ہین بہشت فردوس کے وہ فردوس مین
ہمیشہ رہین گے اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ
طِينٍ اور مقرر پیدا کیا ہمنے آدم کو جو وہ سب آدمیون کا باپ ہے اچھی سی اچھی
نتھری ہوئی مٹی سے ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَكِينٍ پھر کیا ہمنے اوسکی نسل اور
اولاد کو پیدا منی سے جو بیچ ایک جگہہ کے رہنے والے ہے ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً
فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ۝ ثُمَّ أَنْشَأْنَاهُ
خَلْقًا آخَرَ ۚ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ط پھر بنایا ہمنے اوس بوند منی کو لہو جما ہوا
پھر بنایا ہمنے اوس لہو جمے ہوئے کو گوشت کی بوٹی پھر بنایا ہمنے اوس گوشت کی بوٹی کو

ہڈی سخت پر پہنایا اوس ہڈی کو گوشت اور چمڑا پھر پیدا کیا ہمنے پیدایش دوسری
یعنی جب وہ درست ہو چکا تب اوس میں اپنی قدرت سے جان ڈالی یا اسکے پیٹ سے
بچا پیدا کیا جو دودھ پینے لگا اور چلنے پھرنے لگا اور باتیں کرنے لگا پھر یہ جانو تم کہ بہت
بڑا ہے خدا تعالیٰ تعریف کرنے سے اور سمجھ میں آنے سے جو ایسی قدرتیں رکھتا ہے
بہت اچھا پیدا کرنے والا ہے سب پیدا کرنے والوں سے اور بنانے والوں سے جو
اول سے آخر تک آدمی کو اس طرح بنایا پھر کس سے ہو سکتا ہے ثم انکم بعد
ذلک لمیتون ۝ ثم انکم یوم القیمة تبعثون پھر تم پیچھے اس احوال کے مرنے والے
ہو پھر تم دن قیامت کے اوٹھنے والے ہو گوروں سے حساب کے واسطے ولقد
خلقنا فوقکم سبع طرائق ۝ وما کنا عن الخلق غفلین اور بیشک پیدا کیا ہمنے
اوپر تمہارے سات آسمان جو ہر آسمان میں راہ ہے فرشتوں کی اور نہیں ہم
پیدا کئے گئے ہو کے خلقت سے بیخبر یعنی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمیں آسمانوں او
زمین کے رہنے والوں کی سب خبر ہے وانزلنا من السماء ماء بقدر فاسکنه
فی الارض ۝ وانا علی ذهاب به لقدرون اور بھیجا ہمنے آسمان سے پانی جتنا
ضرور تھا پھر ٹھیرایا ہمنے اوس پانی کو زمین میں یعنی دریاؤں کو بہتا رکھا زمین پر اور ہم
اون دریاؤں کے لیجانے پر مقدور رکھتے ہیں یعنی جب چاہیں تب دریاؤں کو
خشک کر دیویں اسیطرح ہم کہتے ہیں کہ بعد نکلنے یاجوج اور ماجوج کے حضرت جبرئیل زمین
پر آکے قرآن شریف اور کئی دریاؤں کو اور کئی برکتوں کو لیجاویں گے فانشانا (وقف لازم)
لکم به جنت من نخیل واعناب ۘ لکم فیها فواکه کثیرة ومنها تاکلون پھر پیدا کیا
تمہارے واسطے اوس پانی سے بہت باغ کھجوروں اور انگوروں کے واسطے تمہارے بیچ ان باغوں کے میوے ہیں بہت سوا
کھجور و انگور کے اور بعضا اونمیں سے کہاتے ہو یا معاش ہی اوس سے حاصل کرتے ہو وشجرة تخرج من طور سیناء
تنبت بالدهن وصبغ للاکلین اور درخت پیدا کیا کہ وہ طور سے پر اُگتا ہے وہ
درخت ساتھ تیل اور سالن کے واسطے کھانے والوں کے یعنی اوس درخت سے
دو فائدہ ہیں جو تیل بھی اور روٹی کا سالن بھی ہے مراد وہ درخت زیتون کا ہے
وان لکم فی الانعام لعبرة ۝ نسقیکم مما فی بطونها ولکم فیها منافع کثیرة و
منها تاکلون اور بیشک تمکو چوپاؤں میں سمجھ چاہیے کہ دیکھو اور خدا تعالیٰ کی قدرت

پہنچا تو جو اون حیوانون کا دودہ پلاتے ہین ہم تکو وہ جو اونکے پیٹ مین ہے اور تمکو اون
حیوانون مین فائدہ بہت ہین جیسے کہ اونٹ پر بوجہ لادنا اور پشم اور چمڑا جو بہت کام
آتا ہے اور سواری کرتی ہو اون پر اور اون مین سے بعضون کا گوشت کہاتے ہو وَ
عَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ۝ اور اون حیوانون پر اور ناؤن پر سوار ہوتے ہو یہہ
کیا نعمتین انعام خدا نہین وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ
مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ط اَفَلَا تَتَّقُوْنَ اور مقرر بہیجا ہمنے نوح نبی علیہ السلام کو طرف اوسکی قوم
کے پہر کہا نوح نبی علیہ السلام نے اپنی قوم کو بندگی کرو خدا تعالےٰ کی جو نہین ہے تمہارے
تئین کوئی لایق پوجنے کے سوائے اوسی خدا تعالےٰ کی یعنے وہی ایسا ہے جو اوسکی بندگی
کیجے اور سوائے اوسکے کوئی لایق بندگی کے نہین اسے پہر کیا تم نہین ڈرتے اوسکے عذاب
سے جو سوائے اوسکے اور کی بندگی کیا چاہتے ہو جب یہہ بات حضرت نوح نبی علیہ السلام
نے قوم سے کہی دولتمند اور سردارون نے تو نہ مانا مگر غریبون کا کچہہ تہوڑا سا دل پہرنے
لگا تب فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُرِيْدُ اَنْ
يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ
پہر کہا دولتمند اور سردارون اوس قوم کی نے جنہون نے حضرت نوح کا کہا نمانا تہا
اونہون نے غریبون سے کہا کہ نہین ہے یہ نوح نبی مگر ایک آدمی ہے تم جیسا یعنے
جسطرح تم کہاتے پیتے ہو اور چلتے پہرتے ہو دنیا کے کامون مین ایسے ہی یہہ بہی کرتا ہے
چاہتا ہے وہ کہ زیادتی ڈہونڈہے تم پر یعنے چاہتا ہے کہ سردار بنے تمہارا اور
اگر چاہتا خدا تعالےٰ کہ رسول بہیجے تو ہر طرح بہیجتا فرشتے کو جو فرشتے اوسکے نزدیک
ہین نہین سنا ہمنے کبہی یہہ کہ آدمی کو پیغمبر کرکے بہیجے خدا تعالےٰ لوگون مین اپنے
باپ دادون سے جو گذر گئے ہین اون سے نہین سنا اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ
فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ۝ نہین ہے نوح علیہ السلام مگر ایک مرد دیوانہ ہے یعنے مقرر یہہ
دیوانہ ہے اگر دیوانہ ہوتا تو ایسی باتین نکہتا پہر تم راہ دیکہو اسکی ایک وقت
تک یعنے صبر کرو جو تہوڑے دنون مین مرے گا یا یہہ دیوانپن اسکا جاتا رہیگا اور
ہوش مین آویگا تو یہہ باتین چہوڑ دیگا جب یہہ باتین اونہون کی حضرت نوح
علیہ السلام نے سنین تب اونکے ایمان سے نا امید ہوکر خدا تعالےٰ کی جناب مین

رجوع کر سکے یہہ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا کَذَّبُوْنِ ۝ کہا حضرت نوح نبی علیہ السلام نے
کہ اے پروردگار میرے تو میری مدد کر اور انکو اسبات کی سزا دے جیسا مجھے
جھوٹا کہتے ہین خدا تعالے نے یہہ دعا قبول کی جیسا کہ فرماتا ہے کہ فَاَوْحَیْنَآ اِلَیْہِ
اَنِ اصْنَعِ الْفُلْکَ بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ لا فَاسْلُکْ فِیْہَا
مِنْ کُلٍّ زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ وَاَھْلَکَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَیْہِ الْقَوْلُ مِنْھُمْ ج وَلَا تُخَاطِبْنِیْ فِی
الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ج اِنَّھُمْ مُّغْرَقُوْنَ پہر ہمنے کہلا بہیجا نوح نبی علیہ السلام کو کہ بناؤ اور تیار کرو
ناؤ ہمارے حضور جو کہین اوس مین بہولے اور خطا نکرے اور ہمارے حکم سے یعنے سکہانے
ہمارے سے کہ جسطرح ہم کہین اوسی طرح بنا پہر جب آوے حکم ہمارا یعنے جب ہم عذاب
بہیجین اور ابلے پانی تنور مین سے یعنے تیرے گہر کے تنور گرم مین سے پانی ابلے تب
پہر جیو تا اوس ناؤ مین اپنے لوگون کو جو تیرا کہا مانتے ہین یعنے اپنی اولاد کو اور مسلمانون
کو مگر وہ لوگ جن پر ہو چکی ہے بات پہلے سے یعنے تیرے ایک بیٹے اور تیری منع ہے
تیرے کہنے سے جو وہ کافر ہین ازل سے اور مجہ سے نکہہ یعنے مجہہ سے وہ مانگ بیچ
حق اون کے کے جنہون نے ظلم کیا اپنے اوپر کفر اور شرک سے بیشک وہ ظالم سب
ڈوبنے والے ہین فَاِذَا اسْتَوَیْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَکَ عَلَی الْفُلْکِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ نَجّٰنَا
مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ پہر جب چڑہے تو اور وہ جو تیرے ساتہہ ہین دین مین اوس ناؤ پر
پہر کہو کہ ساری اچہی سے اچہی تعریف خدا تعالے ہی کو سزاوار اور لائق ہے جسنے
چہٹایا ہمکو قوم ظالمون کے سے وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَکًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ۝
اور کہہ اے نوح علیہ السلام کہ اے پروردگار میری ناؤ سے اوتار مجکو اوتارنا مبارک
اور تو سب سے اچہا اوتارنے والا ہے اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ وَّاِنْ کُنَّا لَمُبْتَلِیْنَ بیشک بیچ
ان باتون کے نشانیان ہین ہماری قدرت کے ڈرنے والون کے واسطے جو وہ سمجہ جاتے
ہین اون باتون کو اور بیشک تہے ہم آزمانے والے اوس قوم کے جو معلوم کرین کہ پیغمبر
کو کون سچا جانتا ہے اور کون جہوٹا سمجہتا ہے ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْ بَعْدِھِمْ قَرْنًا اٰخَرِیْنَ پہر
پیدا کیا ہمنے پیچہے قوم نوح نبی علیہ السلام کے اور قومون کو جیسے قوم عاد اور ثمود کے
فَاَرْسَلْنَا فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ ط اَفَلَا تَتَّقُوْنَ
پہر بہیجا ہمنے اوس قوم مین پیغمبر کو اونکی قوم سے ہود نبی کو یا صالح نبی کو اور کہا اوس

رکوع ۲

بنی کو جو کہے قوم سے کہ اے قوم میری بندگی کرو خدا تعالیٰ کی جو نہیں تمہارا
کوئی خدا سوائے اوس خدا تعالیٰ وحدہ لاشریک کے اسے پھر کیا تم نہیں درتے
اوسکے عذاب سے وَقَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِلِقَاءِ الْآخِرَةِ وَأَتْرَفْنَاهُمْ
فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا مَا هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يَأْكُلُ مِمَّا تَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُونَ
کہا سرداراور دولتمندون نے اوس قوم کے جنہون نے مانا تہا بنی کا کہنا اور جہٹہہ
جانا تہا دن قیامت کے کا آنا اور دی تہی ہمنے دولت دنیا مین اونکو یعنے دولتمند
جو عیش کرتے تہے اونہون نے آپس مین کہا کہ نہین ہے یہہ بنی مگر ایک آدمی
تم جیسا کہاتا ہے جو کچہہ تم کہاتے ہو اور پیتا ہے جو کچہہ تم پیتے ہو یعنے پہر تم مین اور
اوس مین کیا فرق ہے جو اوسے ہم بزرگی دین اگر وہ خدا تعالیٰ کا بہیجا ہوا ہوتا چاہیے
فرشتے کہاتے پیتے نہین یہہ بہی ویسا ہی ہوتا یا کسی اور طرح کی ہستی برائی ہوتی
اوسکو وَلَئِنْ أَطَعْتُم بَشَرًا مِّثْلَكُمْ إِنَّكُمْ إِذًا لَّخَاسِرُونَ اور اگر تابعداری کی تم نے
ایک آدمی اپنے جیسے کی یعنے اپنے برابر کی جو حکومت اوٹہانا تو مقرر تم تب نقصان
مین ہوگے اور احمق ہوگے کہ أَيَعِدُكُمْ أَنَّكُمْ إِذَا مِتُّمْ وَكُنتُمْ تُرَابًا وَعِظَامًا أَنَّكُم
مُّخْرَجُونَ وہ پیغمبر کہتا ہے اور وعدہ کرتا ہے تمسے وہ کہ تم جب مر گئے اور ہوگئے تم
گورون مین خاک اور ہڈیان گلی ہوئی یعنے وہ جو اپنے تئین بہیجا ہوا خدا تعالیٰ کا کہتا
ہے تمسے یون وعدہ کرتا ہے کہ جب تم مر گئے اور تمہارا بدن بہت مدت مین گل کر
مٹی ہوگا اور ہڈیان بہی گل جائین گی تب تم پہر جی اوٹہو گے گورون سے بہلا یہ
بات عقل مین آتی ہے یہ کہکر اور کہا کافرون نے هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ
دور ہے بہت دور جو وہ وعدہ کرتا ہے یعنے یہہ پیغمبر جو کہتا ہے کہ مرکر پہر جیو گے یہ
ہرگز نہین ہونا بلکہ إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ نہین
ہے پہر جینا مگر یہی زندگی دنیا کی ہے اور یہہ جہوٹہہ ہے کہ مرکر پہر جیوینگے ہم بلکہ
مرکر ہرگز اوٹہنے والے نہین ہم اور کہا کافرون نے إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ افْتَرَىٰ
عَلَى اللَّهِ كَذِبًا وَمَا نَحْنُ لَهُ بِمُؤْمِنِينَ نہین ہے یہ مرد جو دعوا پیغمبری کا کرتا ہے
خدا تعالیٰ پر یہہ جو کہتا ہے کہ مجہے خدا تعالیٰ نے بہیجا اور نہین ہم اسکو سچا جاننے والے
جب یہ باتین اون کافرون دولتمندون کی پیغمبر نے سنی اور انکے ایمان لانے سے

ناامید ہوئے تب جناب الٰہی میں یہ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ کہا کہ اے پروردگار میری مدد کر میری جوان پر غالب ہوں اور سزا دے انکو جیسا کہ یہہ مجھے جھوٹا جانتے ہیں قَالَ عَمَّا قَلِيلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نَادِمِينَ کہا خدا تعالےٰ نے اوس پیغمبر کو کہ تو صبر کر جو یہ تھوڑی دیر میں ہوں گے اپنے کئے سے پچھتانے والے فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنَاهُمْ غُثَاءً فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ پھر پکڑا اون کافرون مغروروں کو صیحہ کے عذاب نے واجبی یعنے ایک آواز حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایسی کی کہ اون سب کافرون کا جگر پھٹ گیا اور وہ سب مر گئے اور وہ عذاب اون پر واجبی آیا تھا یعنے وہ قوم اوس عذاب کے لائق تھے پھر کیا ہمنے اونکو جیسے گھاس سوکھی کٹی ہوئی خراب پھر دور ہو دین خدا تعالےٰ کی رحمت سے اور لعنت ظالموں کی قوم پر ثُمَّ أَنشَأْنَا مِن بَعْدِهِمْ قُرُونًا آخَرِينَ پھر پیدا کیا ہمنے پیچھے اوس قوم کے اور لوگوں کو مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ آگے نہ ہو سکے کوئی قوم اپنے وقت سے اور نہ پیچھے رہے یعنے جو وقت ان کے عذاب کا مقرر کیا تھا اوسی وقت عذاب اون پر آیا ایک گھڑی کی بھی کمی اور زیادتی نہ ہوئی ثُمَّ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا كُلَّمَا جَاءَ أُمَّةً رَّسُولُهَا كَذَّبُوهُ فَأَتْبَعْنَا بَعْضَهُم بَعْضًا وَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ پھر بھیجا ہمنے اپنے پیغمبر ولن کو ایک کے پیچھے ایک یعنے کئی پیغمبر بھیجے آگے پیچھے جس قوم میں جب آیا پیغمبر اوس قوم کا اونہون نے جھوٹا کہا اوسکو اور اوسکا کہا نہ مانا تو وہ قوم ہلاک ہوئی پھر پیچھے اوس قوم کے اور قوم لائے ہم ایک کے پیچھے دوسری یعنے ڈھیل نہ دی ہمنے عذاب کرنے میں ایک قوم کو عذاب کیا اور دوسری قوم جو اپنے پیغمبر سے جھگڑنے لگے تو اوسے بھی جلد عذاب سے ہلاک کر کے نابود اور نیست کیا اور کیا ہمنے اون قوموں کو کہانیاں اور قصہ اور کہاوتیں یعنے جن قوموں کو ہلاک کیا اون سے سوائے مذکور کے کچھ نشانی نہ رہی تو اونکے عذاب کا ذکر کریں لوگ اور خدا تعالےٰ سے ڈریں فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُونَ پھر دور ہو رحمت خدا تعالےٰ کی اوس قوم سے جو ایمان نہیں لائے اور پیغمبروں کو جھوٹا کہیں اور انکو سچا نہ جانیں ثُمَّ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ وَأَخَاهُ هَارُونَ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا عَالِينَ پھر بھیجا ہمنے اون قوموں کے پیچھے موسےٰ

پیغمبر علیہ السلام کو اور اوسکے بہائی ہارون علیہ السلام کو سمیت نشانیون
اور حجتون روشن اور کہلی ہوئی کے طرف فرعون کے اور اوسکے سردارون کے
پہر اوہنون نے غرور کیا اور اون پیغمبرون کا کہا نمانا اور تہے وہ لوگ بڑے غرور
کرنیوالے فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ پہر کہا فرعون اور
اوسکے امراؤن نے اے کیا ہم لاوینگے ایمان اوپر دو آدمیون کے جو ہم ہی جیسے
ہین یعنے کہا اوہنون نے کہ کیا ہم تابعداری کرینگے موسے اور ہارون علیہما السلام
کی جو وہ بہی دو آدمی ہین ہم جیسے کچہہ اونکو کسیطرح کی بڑائی نہین ہمسے بلکہ قوم
اون دونون کی ہماری بندگی اور خدمت کرتی ہے یعنے بنی اسرائیل ہمارے
تابعدار ہین فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ پہر فرعون اور اوسکے امراؤن نے
حضرت موسے اور ہارون علیہما السلام کو کہا کہ تم جہوٹے ہو اور وہ سب ہوئے
ڈوبنے والے دریا مین وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ اور دی
ہمنے بعد ڈوبنے فرعون کے موسے علیہ السلام کو کتاب توریت توشاید کہ بنی
اسرائیل راہ خداتعالے کی سیدہی پاوین وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗٓ اٰيَةً
وَّاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ اور کیا ہمنے بیٹے بی بی مریم کی حضرت
عیسے علیہ السلام کو اور اونکی ماکو جو حضرت مریم تہی اپنی قدرت کی نشانی یعنے
حضرت عیسے علیہ السلام کو اپنی قدرت کی نشانی بنایا جو اوسنے دودہ پینے کے وقت
باتین کہین اور حضرت مریم کو اپنی قدرت کی نشانی بنایا جو بغیر ملاقات مرد کے ایسا
بیٹا جنین اور رکہا ہمنے اون دونون کو اچہی جگہہ جو اوس مکان کا نام ربوہ تہا رہنے
کے لایق اور وہان پانی اچہا ستہرا بہتا ہوا کہتے ہین کہ ربوہ کسی گانو کا نام ہے
وہان حضرت مریم اور حضرت عیسے علیہ السلام اور ایک حضرت مریم کی چچی کا بیٹا تہا
یہہ تینون وہان بارہ برس تک رہے اور مزدوری کرکے گزران کرتے تہے جیسے کہ
اللہ تعالے فرماتا ہے جو کہا اونکو کہ يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّيْ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝ اے پیغمبرو کہاؤ اچہی ستہری پاکیزہ اور حلال روزی یعنے جو چیز
کہ حلال طرح سے پیدا ہو اور کرو کام نیک بیشک جو کچہہ تم کرتے ہو مین جانتا
ہون وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ اور بیشک یہہ قوم تمہاری

سب ایک قوم ہیں اور میں پروردگار تمہارا ہوں پھر ڈرو تم میرے عذاب سے
فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝ فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى
حِيْنٍ پھر کاٹ کر ٹکڑے کیا کام اپنے دین کا اون سب لوگون نے آپس میں یعنے اون
لوگون نے اپنا اپنا جدا دین اختیار کیا اپنی خوشی کا ہر ایک فرقہ نے اپنا اپنا دین
آگے پکڑا اور اوسے اپنے دین سے خوش ہیں اور اوسی کو سب دینون سے اچھا جانتے
ہین پھر چھوڑ دے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اون لوگو نکو غفلت کے گھر مین ڈوبا
ہوا جب تک کہ انکے عذاب کا وعدہ آوے اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ
وَّبَنِيْنَ ۝ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ؕ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝ کیا سمجھتے ہین کافر وہ
کہ بخشش اور مدد کرتے ہین ہم واسطے اونکے نیکیون کے جو وہ کرتے ہین مال اور اولاد
سے اور تلاش کرتے ہین ہم انکے واسطے نیکیون مین کافر کہتے تھے کہ ہم جو نیک
کام کرتے ہین جیسے قربانی اور مہمان داری اور مسافر کو رکھنا ان کامون کے
سبب خدا تعالے نے ہمین دولت اور اولاد دی ہے سو خدا تعالے فرماتا ہے
کہ غلط سمجھتے ہین بلکہ نہین سمجھتے کہ یہہ اولاد اور دولت آزمایش ہے خدا تعالی
کی طرف سے اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ بیشک وہ لوگ عذاب سے
اپنے پروردگار کے ڈرنے والے ہین وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ اور وہ لوگ
جو ساتھ آیتون اپنے پروردگار کے ایمان لاتے ہین یعنے قرآن کو سچ جان کر اوسکا
حکم بجا لاتے ہین وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ اور وہ لوگ جو پروردگار
اپنے کا کسیکو شریک نہین کرتے وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ
اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ اور وہ لوگ دیتے ہین جو دیتے ہین یعنے زکوٰۃ اور خدا تعالی کی راہ
مین سواے زکوٰۃ کے اور بھی دیتے ہین اور دل اونکا ڈرتا ہے کہ خیرات ہماری
قبول ہوئی یا نہوئی اور جانتے ہین کہ طرف اپنے پروردگار کے پھر پھرنے والے
ہین یعنے دن قیامت کے خدا تعالے کے روبرو حاضر ہونگے اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ
فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ۝ وہ لوگ جن لوگون مین وہ صفتین ہین جو بیان
کیا وہ تلاش کرتے ہین نیک کامون مین اور خدا تعالے کی بندگی مین اور
وہ نیک کامون مین سب سے آگے ہین یا وہ لوگ سب سے پہلے بہشت مین

جاوینگے اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ
يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور تکلیف اور دکھہ نہین دیتا مین کسی شخص کو مگر
جتنی اوس سے ہو سکے اور ہمارے پاس لکہا ہوا ہے جو بولتے ہین سچ یعنے اوس مین
سچ لکہا ہے وہ اعمال نامے ہر آدمی کے ہین اور اون پر ظلم نہوگا یعنے ثواب کم نہوگا
اور عذاب زیادہ نہوگا اونکے کامون سے بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِيْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ
اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ۝ بلکہ دل ان کافرون کے ہین بیخبری مین ان
باتون سے جو یہہ کہین ہمنے اور یہہ کام کرتے ہین یہہ سوائے شرک کے جن کامون
مین مشغول ہو رہے ہین اور ایسے بےخبری مین رہینگے حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ
بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْئَرُوْنَ ط لَا تَجْئَرُوا الْيَوْمَ قف اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ یہانتک
کہ جب پکڑینگے ہم انکے دولتمندون کو عذاب مین تب یہہ فریاد کرنے لگینگے اور چلانے
جاوینگے اور زاری کرینگے تب فرشتہ کہیگا اونکو آج فریاد مت کرو اور مدد
فریاد پہنچنے کی مت رکھو بیشک تمکو ہمسے مدد نہین پہنچنے کی یعنے ہم تمہاری مدد نہین
کرنے کے کس واسطے کہ قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ
مُسْتَكْبِرِيْنَ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ مقرر آیتین میری قرآن کی پڑہی جاتی تہین تمہارے آگے
اور تم نہ سنتے تہے اور اولٹے پاؤن بہاگتے تہے تکبری اور غرور کرتے ہوئے
اون سے کہانیان کہتے ہوئے بیہودہ بکتے ہوئے دور ہوتے تہے یعنے جس مکان مین
قرآن پڑہتے تہے وہان سے پیچہے کو سرکتے تہے بیہودہ اور بکے باتین کرتے ہوئے
اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَأْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ اے کیا فکر نہین
کرتے اور نہین سمجہتے دل مین اس بات کو کہ یہہ قرآن اور رسول محمد صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم بہیجا ہوا خدا تعالیٰ کا ہے سچا انکے پاس آیا ہے ان پاس جو نہین آیا
انکے اگلے باپ دادا کے پاس یعنے یہہ پیغمبر اور قرآن کچہہ اب نیا تو آیا ہے نہین جس
طرح آگے انکے باپ دادا کے وقت نبی آئے تہے ویسے ہی یہہ بہی اب آیا ہے پہر یہہ
کیون نہین سمجہ جاتے اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ اے کیا نہین
پہچانتے اپنے پیغمبر کو نشانیان اوس پیغمبر کی سب کتابون مین لکہی ہین پہر یہہ اس
پیغمبر کو نہین مانتے یعنے یہ بات ہے کہ یہہ کافر پیغمبر کو نہین پہچانتے بلکہ جانکر پہچان

کرتے ہین کہ یہہ جہوٹا ہے اَمْ يَقُولُونَ بِهٖ جِنَّةٌ ط بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَ اَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ
كٰرِهُوْنَ ٥ یا کہتے ہین کہ اس کے ساتہہ دیو ہے یعنے دیوانہ ہے یہہ جہوٹے ہین بلکہ
پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آیا ہے ان پاس ساتہہ سچی بات کے بیزار ہین یعنے بہت
مکے کے لوگ قرآن سے بیزار ہین وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ
وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ط بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ط اگر
وہی کرتا خدا تعالےٰ جو یہہ کافر چاہتے ہین یعنے اگر کئے خدا ہوتے جیسے کہ کافر کہتے ہین
تو سفر خراب ہوتے آسمان اور زمین اور جو کوئی کہ انمین ہوتا وہ بہی خراب ہوتا یہہ
نہین سمجہتے بلکہ لائے ہم انکے واسطے کتاب اور نصیحت پہر یہہ اپنی کتاب اور نصیحت
سے موہنہ پہیرنے والے ہین یعنے سنتے نہین غور سے جو سمجہین کہ یہہ کیا ہے اَمْ
تَسْئَلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ق صلے وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ یا تو اے محمد صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم مانگتا ہے ان سے کچہہ مزدوری یا خرچ یعنے تو کہتا ہے کہ کچہہ مجہے دو تو
مین دین اسلام کی بات بتاؤن جو یہہ لوگ تجہے غرض مند اور لالچی جانکر جہوٹا
کہتے ہین سو تو تو کچہہ ان سے مانگتا نہین پہر خرچ اور مزدوری تیری پروردگار کی
بہت اچہی ہے اور خدا تعالےٰ بہت اچہا ہے روزی دینے والا سب روزی دینے
والون سے وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور بیشک تو انکو بلاتا ہے بغیر
اپنی غرض کے طرف راہ سیدہی مضبوط کے جو وہ دین اسلام ہے وَاِنَّ الَّذِيْنَ
لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ اور بیشک وہ لوگ جو ایمان نہین
لاتے قیامت پر یعنے قیامت کو آنے والی سچ نہین جانتے وہ لوگ سیدہی راہ
سے پہرے ہوئے ہین وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ
يَعْمَهُوْنَ اور اگر بخشش کرین ہم ان مکے کے لوگون پر اور اوٹہا دین ہم وہ جو ان
پر سختی ہے قحط کی تو بہی لڑتے اور جہگڑتے ہی رہین گے اپنی تکبری مین حیران
سرگردان یعنے اگر ہم ان پر سے بلا دور کرین تب بہی یہہ ویسے ہی ناشکر رہین گے
وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ اور مقرر ہم نے
پکڑا انکو ساتہہ عذاب کے پہر انہون نے عاجزی نکی اپنے رب کے آگے اور نہ زاری
کی بلکہ ویسے ہی رہے حَتّٰٓى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ

ربع

مُبْلِسُوْنَ یہان تک کہ جب کہولا ہمنے ان پر دروازہ بڑے عذاب سخت کا
تب یہہ اوس عذاب مین ناامید اور عاجز بےبس ہون گے وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ
لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ط قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ اور وہ خدا تعالےٰ وہ
ہے جسنے پیدا کیا تمہارے واسطے کان جو سننے ہو اوسسے اور آنکہین جو دیکہتے
ہو تم اوسسے اور دل تمکو دیا جو سمجہتے ہو ہر چیز کو اوس سے ایسی بڑی نعمتون
کا تہوڑا شکر کرتے ہو وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ اور
وہ ہے خدا تعالےٰ جسنے تمہین پیدا کرکے پہلایا زمین مین اور قیامت کے دن
اوس خدا تعالےٰ کی طرف تم سب گورون سے اوٹہکر جمع ہوگے واسطے حساب
دینے کے وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ط اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ اور
وہ پروردگار وہ ہے جو کہ جلاتا ہے یعنے جان دیتا ہے اور مارتا ہے اور اوسکے اختیار
مین ہے دن رات کا بدلنا اور اونکا گہٹنا بڑہنا ناگرمی جاڑے کا اسے پہر نہین سمجہتے
اے فکر نہین کرتے کہ ایسے کام خدا تعالےٰ ہی کر سکتا ہے اور اوسکے بغیر کسی کو مقدور
نہین بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ بلکہ کہتے ہین جیسا کچہہ کہ کہا تہا اگلے کافرون
نے سو وہ یہہ باتین ہین جو اونہون نے قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا
ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ کہا اے کیا جب مرینگے ہم اور ہوجاینگے ہم خاک اور گلی ہوئی
ہڈیان ہماری رہین گے پہر کیا جی اوٹہین گے یعنے کافر کہتے تہے کہ یہہ بڑا تعجب
ہے کہ جب مرکر خاک اور پرانی گلی ہڈیان ہوجائین گے ہم تو پہر جیوین گے
یعنے یہ ہرگز نہین ہونا اور یہہ کہتے ہین کافر کہ لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنْ
قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ مقرر وعدہ دیتے ہین ہمکو اور ہمارے باپ دادا
کو بہی یہہ وعدہ دیتے تہے پچہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سے یعنے آگے
بہی ہمارے باپ دادا سے اسیطرح کی باتین کرتے تہے اور پیغمبر جو آتے تہے اوسیطرح
یہ پیغمبر بہی کہتا ہے نہین ہے یہہ بات مگر کہانیان ہین اگلے لوگون کی یعنے یہہ جو کہتے
ہین کچہہ ہونا نہین سرا جہوٹہہ ہے سو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اپنے حبیب کو کہ اے
دوست میرے قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ کہو کہ زمین اور اوسکے
رہنے والے کس کے ہین یعنے مالک مین کا اور جو خلقت زمین پہ رہتی ہے کون ہے

بتاؤ تم اگر جانتے ہو تو سَيَقُولُونَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ جلد کہیں گے کہ خدا تعالےٰ ہے مالک تو پہر کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پہر کیون نہین نصیحت مانتے جو وہ فرماتا ہے قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ کہو یعنے پوچہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان مشرکون سے جو کون ہے پیدا کرنے والا سات آسمانون کا اور کون ہے پیدا کرنے والا عرش بڑے کا یعنے سارے پیدایش سے وہ بڑا ہے عرش سَيَقُولُونَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ جلد کہین گے یعنے بے تامل کہین گے کہ خدا تعالےٰ ہے آسمانون اور عرش کا پیدا کرنے والا پہر جب یہہ اقرار کرین تو کہہ کہ پہر کیون نہین ڈرتے ہو خدا تعالےٰ سے قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ کہو یعنے پوچہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان مشرکون سے جو کون ہے جسکے ہات اور اختیار مین ہے بادشاہی سب چیز کی اور وہ امن دینے والا ہے اور فریاد کو پہنچنے والا ہے اور کہون مین اور نہین کوئی امن دینے والا اور فریاد پہنچنے والا اوسکا جسکو وہ عذاب دیوے بتاؤ اگر تم ہو جاننے والے یعنے اگر تم جانتے ہو تو بتاؤ جو کون ہے ایسا سَيَقُولُونَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ جلد کہین گے یہہ مشرک کہ یہہ صفتین خدا تعالےٰ کے ہین تو پہر کہو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پہر کہان سے تم جادو کئے گئے ہو یعنے جب کہ سب ان باتون کا اقرار کرتے ہو کہ خدا تعالےٰ ایسا ہے تو عقل تمہاری کہان ہے اور دیوانے کیون ہوتے ہو اور کیون اوس خدا تعالےٰ کے سات شریک کرتے ہو بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ بلکہ دی ہمنے انکو بات سچی اور درست جیسے وعدہ قیامت کا اور یہہ کہ خدا تعالےٰ کا کوئی شریک نہین اور یہہ مشرک جہوٹے ہین جو یہہ ایسی باتین کہتے ہین بغیر سند اور حجت کی مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۭ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ نہ پکڑے اور نہ اختیار کی کوئی اولاد خدا تعالےٰ نے اور نہین اوسکے ساتہہ کوئی خدا دوسرا اور اگر ہوتے کئی خدا جیسے کہ یہہ مشرک کہتے ہین تو تب مقرر لیجاتا ہر خدا اپنے پیدا کئی ہوئے کو اور اوس پر قابض متصرف ہوتا اور ہر طرح بڑائی چاہتا ایک خدا دوسرے خدا پر لیکن خدا تعالےٰ پاک ہے ان

باتون سے جو یہہ مشرک کہتے ہین اور یہہ خدا تعالے پاک ہے سب عیب اور نقصانون سے عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا یُشْرِكُوْنَ جاننے والا ہے چھپی اور ظاہر کا اون کا اور بہت بڑا اون باتون سے جو یہہ شریک کرتے ہین اوسکے ساتھہ کسیکو اب اپنے دوست محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل کی خوشی کے واسطے یہہ آیت بہیجکر منکرون پر عذاب آنے کی خبر دیکر فرماتا ہے قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِیَنِّیْ مَا یُوْعَدُوْنَ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِیْ فِی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ کہو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دعا مانگ یون کہ اے پروردگار میرے اگر دکہاوے تو مجھے جو اونکو عذاب کا وعدہ کیا ہے تونے سو وہ مقرر اون پر کرے گا تو اے پروردگار میرے مت رکہیو مجکو بیچ قوم ظالمون کے جن پر عذاب بہیجے گا یعنے مجھے اون لوگون مین سے نکال اور خدا تعالے فرماتا ہے کہ وَاِنَّا عَلٰۤى اَنْ نُّرِیَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ اور ہم اوپر اوس بات کے جو دکہاوین تجکو وہ جو وعدہ کیا ہے ہمنے ہر طرح قدرت رکہتے ہین یعنے ہمین مقرر قدرت ہے جو مشرکون پر عذاب کرین اور تو دیکہے اے دوست میرے اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ السَّیِّئَةَ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَصِفُوْنَ اور اے حبیب میرے دور کر اوس چیز سے جو اچہی ہے برائی کو یعنے بری بات کو دور کر اچہی بات سے یعنے اگر کوئی بری بات کہے غصہ سے تو اوسکو جواب سمجہہ مین اچہا دے تو وہ شرمندہ ہو اور بری بات چہوڑ دے اور ہم جانتے ہین اون چیزون کو جو وہ تجھے کہتے ہین یعنے کوئی شاعر کہتا ہے اور کوئی ساحر اور کوئی کاہن ہمین سب خبر ہے وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ ۙ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ اور کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے پروردگار میرے پناہ اور امن مانگتا ہون مین تجہسے اے رب میرے اسبات سے کہ وہ شیطان میرے سامنے آوین یعنے شیطانون کے پاس آنے سے مجھے پناہ مانگتا ہون اب خدا تعالے فرماتا ہے اپنے دوست کو کہ یہہ مشرک مجھے اور تجھے برا ہی کہا کرین گے حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ۙ لَعَلِّیْۤ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ یہانتک کہ جو آوے ہر ایک کو انہون مین سے موت تب کہو کہ اے رب میرے مجکو پہیر بہیجو دنیا مین تو شاید کہ مین کرون نیک کام اوسمین جو چہوڑ آیا ہون مین پیچہے اور نہین کئے تو پہر یہہ ہونا نہین یعنے دنیا مین

دوبارا آنا نہین اور مقرر یہ بات کہنی اوس کہنے والے کی ڈر سے ہے اور بے فایدہ
اور آگے اون مشرکون کے پردہ ہے گور کا جب تک کہ وہ پہر جی کر اوٹہین
قیامت کے دن فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ پہر
جوقت پہونکے جاوے گی تری یا نرسنگا پہر رہیگا ناتا کہنے کا اون مین اوس دن اور
نہ کوئی کسیکا حال پوچہیگا دوستدار سے کسواسطے کہ ہر ایک اپنے حال مین ایسا
گرفتار ہوگا جو اپنے عزیز کی بہی خبر نہ ہے گی فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ پہر جسکا بہاری ہوگا تول مین پلڑا ترازو کا نیک کامون سے پہر وہ لوگ
مین چہٹکارا پائے ہوئے عذاب سے وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ اور وہ کوئی جسکا ہلکا ہوگا تول مین پلڑا
ترازو کا نیک کامون سے پہر وہ قوم ہین کہ جنہون نے نقصان کیا اپنا اور عمر
ناحق کہوئی وہ دوزخ مین ہمیشہ رہین گے تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا
كٰلِحُوْنَ جلاتے ہے اور بہونتے ہے اور لپٹ مارتی ہے اونکے مونہہ کو آگ اور وہ
اونکے مونہہ بدشکل اور بدصورت جہلسے ہوئے اوس آگ مین ہون گے تب خدا تعالے
فرما دیگا اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ اے کیا نہ تہین آیتین
ہماری قرآن کے جو پڑہتے تہے تمہارے آگے پہر تہے تم اون آیتون کے جہوٹا
جاننے والے یعنے کیا تمہارے آگے قرآن کے آیتین نہ پڑہتے تہے یعنے پڑہتے
تہے قرآن تمہارے آگے اور تم جہوٹا سمجہتے تہے اسواسطے تم لایق عذاب کے ہوئے
تب وہ مشرک قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ کہین گے کہ اے
پروردگار ہمارے غالب ہوئے ہم پر کم بختی ہماری جو تیرے قرآن کو اور رسول کو
جہوٹا کہا جنے اور رہتے ہم قوم سیدہی راہ کو بہولے ہوئے رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ
عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ اے پروردگار ہمارے باہر نکال ہمکو آگ دوزخ کی سے اور دنیا
مین بہیج ہمکو تو ہم تیری بندگی کرین اور حکم تیرا بجا لاوین پہر اگر دنیا مین جاکر ویسی
ہی کام کرین جیسے اب کیے تہے تو پہر ہم مقرر گنہگار ہوونیگے ہم پہر قَالَ اخْسَـُٔوْا فِيْهَا
وَلَا تُكَلِّمُوْنِ فرماوے گا خدا تعالے غصہ سے کہ چپ رہو دوزخ کی آگ مین اور بولو
نہین مجہسے جو تم ہرگز یہان سے نکلنے کی نہین اور عذاب بہی کم ہوگا تم پر سے اور

إِنَّهُ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْ عِبَادِي يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ
بیشک وہ جو تھے ایک قوم میری بندون سے یعنے غریب اصحاب پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی جیسے کہ حضرت بلال اور عمار رحمت خدا تعالےٰ کے اون پر اور اون سے
ہے جو وہ کہتے تھے کہ اے پروردگار ہمارے ہم ایمان لائے ہین اور تجھے ایک
بغیر شریک جانتے ہین اور تیرے قرآن اور رسول کو سچا جانتے ہین پھر بخش
ہمکو اور رحم کر ہم پر اور تو ہی ہے سب سے اچھا بخشنے والا فَاتَّخَذْتُمُوهُمْ سِخْرِيًّا
حَتَّىٰ أَنسَوْكُمْ ذِكْرِي وَكُنتُم مِّنْهُمْ تَضْحَكُونَ پھر پکڑا تمنے بہرے غریب بندون کو
ہنسے سے یعنے اون سے ٹھٹھا اور مزاح شروع کیا اور اون کو کھجایا یہان تک کہ میری
یاد اور میرا ذکر بھولے اور رہتے تم اون کے احوال پر ہنسنے والے یعنے اون غریبون
پر ہنستے تھے اور اپنی بڑائی کرتے تھے إِنِّي جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوا أَنَّهُمْ
هُمُ الْفَائِزُونَ بیشک مین بدلا دیتا ہون آج اون اپنے غریب بندون کو جیسا کہ
اونہون نے دنیا مین صبر کیا تہا تمہارے دکہون پر بیشک وہ لوگ ہین مقصد
اور مراد پانے والے اپنی یعنے جو اونکی آرزو تھی سو ہمنے دی اونکو اور کافر جو کہتے
تھے کہ ہم دنیا مین ہمیشہ رہین گے سو خدا تعالےٰ اونہین اسوقت قَالَ كَمْ لَبِثْتُمْ
فِي الْأَرْضِ عَدَدَ سِنِينَ فرمائیگا یا فرشتہ اوسکے حکم سے کہے گا جو کتنی مدت رہے
تم زمین مین برسون کے گننے سے یعنے کتنے برس دنیا مین رہے تم قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا
أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَاسْأَلِ الْعَادِّينَ کہین گے دیر کی ہمنے یعنے رہے دنیا مین ایکدن یا کچھہ
دن سے بہی کم پھر پوچھہ گننے والون سے یعنے فرشتے جو شمار کرتے تھے اون سے پوچھہ
اور ہم تو جانتے ہین ایک دن یا کچھہ کم دنیا مین رہے پھر خدا تعالےٰ قَالَ إِن لَّبِثْتُمْ
إِلَّا قَلِيلًا لَّوْ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ فرمادے گا نرہے تم دنیا مین مگر تہوڑا سا اگر ہو تم
جاننے والے یعنے اگر دنیا مین ہزار برس جیوے تب بہی تہوڑا ہی بلکہ ساری عمر دنیا
کے آخرت کے حساب سے تہوڑی ہے أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا
لَا تُرْجَعُونَ اے کیا تم سمجھے کمال بے عقلی اپنی سے یہہ کہ پیدا کیا ہمنے تمکو ناحق اور نکما
جیسے کوئی کہیل کرے اور یہہ سمجھے تم کہ پھر ہماری طرف تم پھرو گے حساب کے لئے
قیامت کے دن یعنے تم جو یہہ سمجھے ہو کہ خلقت عبث پیدا کی ہے اس سے کچھہ حاصل

نہین یہہ تمہاری سمجہ غلط ہے بلکہ پیدا کرنے مین خلقت کے بیچ نہایت حکمتین
ہین جو تم نہین جانتے فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ
پہر بہت بلند اور بڑا ہے خدا تعالےٰ تمہاری سمجہ اور بوجہہ سے اور ہے وہ بادشاہ لایق
کا جیسے کہ چاہئے جو کوئی نہین ہے پوجنے اور بندگی کرنے کے لایق وحدہ لاشریک
جو پیدا کرنے والا اور مالک ہے عرش بزرگ بہت بڑے کا وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ
اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ اگر جو کوئی
پکارے یعنے یاد کرے اور بندگی کرے ساتہہ خدا تعالےٰ کے دوسرے خدا کو جو
نہین حجت اور دلیل اوس پکارنے والے کو اوس دوسرے خدا کے ثابت کرنے
پہ پہر سوا اسکے نہین یعنے مقرر حساب اوسکے کامون کا نزدیک پروردگار کے
ہے یعنے جو کام کریگا خدا تعالےٰ اسکا حساب لیکر بدلا دیوے گا اوس کام کے
موافق بیشک چہٹکارا نپاوینگے کافر جو خدا تعالےٰ اور رسول کو نہین مانتے اور
مشرک جو خدا تعالےٰ کے ساتہہ شریک مقرر کرتے ہین بغیر حجت وَقُلْ رَّبِّ
اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ اور کہہ تو اے محمد میرے خاص بندے کہ اے پروردگار
میرے بخش مجکو اور مہربانی کر اور تو ہی ہے سب سے بہت اچہا مہربانی کرنے والا
اپنے بندون مسلمانون پر الحمد للہ رب العالمین

سورة النور مدنية وهي	بسم الله الرحمن الرحيم	اربع وستون اٰية

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ یہہ سورہ ہے
کہ عالم قدس سے نیچے بہیجا ہمنے اوسکو ساتہہ وسیلہ جبرئیل کے اور فرض کیا ہمنے
اوپر تمہارے وہ حکم کہ بیچ اوسکے ہے اور نیچے بہیجا ہمنے بیچ اوسکے آیتون روشن
کو حدون احکام کے سے شاید کہ تم نصیحت قبول کرنے والے ہو اور حرام چیزون
سے پرہیز کرو اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ عورت
اور مرد زنا کرنے والا جو غیر محصن ہووے یعنے عورت خاوندوالی نہووے اور
مرد جورو رکہتا ہووے پس مارو تم اے حاکمون ہر ایک کو اون دونو مین سے
سو درّے یہہ حکم خاص اون لوگون کو ہے کہ محصنین نہووین اسواسطے کہ حد

محصنین کی سنگساری ہے اور شرح طحاوی مین شرطین محصنین کی چھ ہین
کہ آزاد ہو اور بالغ اور عاقل اور مومن ہو اور نکاح کیا ہووے اور جماع بھی کیا
ہو اور امام شافعی رحمہ اللہ شرط اسلام کی جائز نہین رکھتے اور غیر محصن کو
کہ آزاد ہووے باوجود سو درون کے ایک برس جلاوطن کرنے کو فرماتے
ہین اور امام مالک اور امام احمد رحمہا اللہ تعالیٰ بکر مین ساتھہ امام شافعی کے متفق
ہین اسواسطے کہ حدیث اس مقدمہ مین وارد ہوئی ہے مائۃ جلدۃ و تغریب عام
اور صاحب کشاف نے فرمایا ہے کہ تغریب عام نزدیک امام اعظم کے ساتھہ اسی
آیت کے منسوخ ہے وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ اور نہ پکڑے
تمکو ساتھہ اون دونو زنا کرنے والون کے مہربانی بیچ فرمان برداری اللہ کی کے
یعنے نہ بخشو تم اوپر اونکے اور حد چھوڑو اور بیچ ضرب کے قصور نکرو اگر ہو تم کہ ایمان
لائے ہو ساتھہ خدا کے اور دن قیامت کے خواہش سعی کی کرتا ہے بیچ حدون اوسکی کے اور چاہیے
کہ حاضر ہووین بیچ وقت عذاب کرنے اون دونون کے یعنے بیچ حالت اقامت
حد اونکی کے ایک گروہ مومنون سے تا شہرت ہووے اور وہ فضیحت مانع ہووے
کہ پھر مانند ایسے کامون کے نکرین ساتھہ قول امام مالک اور امام شافعی رحمہا اللہ
کے چار شاہد سے کہ حرف شاہد کے چار ہین کم نہووین اور ساتھہ قول اور امامو
کے ایک آدمی کفایت ہے اور دس بھی کہین علمٰن اسباب نزول اس آیت کے
ہین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ نام مہزول کہ ایک صاحبون آیات
سے تھا مواجر مین بیٹھہ کر نقل کرتے تہے کہ جو کوئی اوسکو چاہے مونث اوسکی
سو تمام کفایت کرے ایک مومن نے چاہا کہ ساتھہ اس طمع خام کے روٹی اپنی
پختہ کرے قصد نکاح اوسکے کا کیا اللہ تعالیٰ نے اسواسطے کہ مسلمان بدنام
نہووین آیت بھیجی کہ اَلزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا
إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ مرد زنا کرنے والا نکاح نکرے مگر عورت زنا کرنے والے کو یا شرک
لانے والی کو اسواسطے کہ جنس کو لایق ہے کہ غالب ہے کہ زنا کرنے والا عفت والی
سے پرہیز کرنے والا ہووے گا اور عورت پلید بدکار نکاح مین لاوے مگر مرد پاک

بدکار کو یا کہ شرک لانے والے کو اسواسطے کہ مناسبت سبب الفت کے ہے ~~
ہر کس مناسب گہر خود گرفت یار ٭ بلبل بباغ رفت و زغن سوی خارزار ٭ تبیان
مین لایا ہے کہ بعی لوگون نے یہود سے یا مشرکون مدینہ کے سے اختیار کیا تہا کہ
بیچ گہرون سواحرکے بیٹہہ کر ہر ایک اوپر دروازے گہر اپنے کے جہنڈا کہڑا کرتا تہا
اور لوگون کو اپنی طرف بلاکر اجرت لیتا تہا ضعیف مہاجرین کی کہ گہر اور کنبہ
نرکہتے تہے اور تنگ دستی سے اوپر اونکے ایک حال گزرتا تہا ارادہ کیا کہ اونکو
نکاح مین لاکر کرایہ نفس کا اون سے لیوین اوپر عادت جاہلیت کے معاش کرین
حقتعالے نے منع کیا اور فرمایا کہ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اور حرام کیا گیا نکاح
کرنا ساتہہ زانیون کے اوپر مومنون کے اور ایک قول یہہ ہے کہ یہ حکم بیچ اول
اسلام کے تہا اور ساتہہ آیۃ وانکحوا الایامی کے منسوخ ہوا وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ
ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً اور وہ لوگ کہ تہمت زنا
کی کرتے ہین عورتون محصنہ کو اور مرد محصن بہی اس مین داخل ہین اور محصن سے
مراد اس جاگہ آزادی ہے اور بلوغ اور عقل اور اسلام اور پاکی زنا سے ہے اور یہ
وہ لوگ کہ مرد کو یا عورت کو کہ ساتہ ان پانچ صفتون کے موصوف ہووے
ساتہہ زنا کے گالی دیوین پس نہ آوین نزدیک حاکمون کے ساتہہ چار شاہدون کے
کہ صاحب عدل ہووین یعنے چار مرد آزاد بالغ مسلمان بلادین اوپر ثابت
کرنے اوس چیز کے کہ تہمت کرتے ہین ساتہہ اوسکے پس مارو تم اونکو اسّی کوڑے
اور بیچ قذف کے کہ بغیر زنا کے ہووے یا ساتہہ زنا کے ہووے غیر محصن کو تعزیر
ہے نہ حد ہے اور حد قذف کی حد زنا کی سے اور حد شراب کی سے ہلکی ہے
اسواسطے کہ حد زنا کی ساتہہ قرآن کے ثابت ہوئی ہے جیسے کہ گذری اور ثابت
ہونا حد شراب کی کا ساتہہ قول اصحابون کے ہے رضی اللہ عنہم اور حد قذف
کے احتمال اوپر صدق کے رکہتی ہے وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْفٰسِقُوْنَ اور قبول نکرو تم اون سے کہ قذف کیا ہے اور گواہ نہین لائے اور
کوڑے کہائے ہین شاہدیکو بیچ کسی حکم کے ہمیشہ یعنے آخر عمر تلک اور کہا ہے
جب تلک کہ توبہ کرین اور وہ گروہ قذف کرنے والے وہ بدکار ہین یعنے ساتہ

فسق اون کے کے حکم کیا گیا ہے اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِکَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ مگر وہ لوگ کہ توبہ کرین پیچھے اس قذف کے اور پہر قذف نکرین اور ساتہہ صلاح کے لاوین نیت اپنی کو یعنی ترک کرنے قذف مسلمان کے کہ نام فسق کا اون سے دور ہووے لیکن رد شہادت کے بیچ مذہب امام اعظم اور امام مالک کے ہمیشہ ہووے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے رد شہادت اور فسق دونون باطل ہووین پس تحقیق کہ اللہ بخشنے والا گناہ بندون کا ہے مہربان اوپر گروہ توبہ کرنے والون کے لائق ہین کہ بعد اوترنے اس آیت کے عاصم ابن عدی رضی اللہ عنہ نے کہا یارسول اللہ شاید کوئی مرد ہم مین سے کسی بیگانہ کو ساتہ عورت اپنی کے دیکہے اگر ساتہ بلانے شاہد فنکے مشغول ہووے جمع ہونے شاہدون تلک وہ حاجت اپنی سے فارغ ہو کر چلا گیا ہووے اور اگر بے شاہد بات کہے اسی کوڑے مارتے ہین اور گناہ فسق کا اور رد شہادت ثابت ہووے کیا کرے حضرت رسالت پناہ نے فرمایا کہ خدا نے یہی حکم بہیجا ہے عاصم باہر آیا عویمر بیٹا اوسکے چچا کا ساتہہ اوسکے ملا اور کہا اے عاصم شریک ابن سحما کو اوپر پیٹ جورو اپنی کے کہ خولہ نام ہے دیکہا ہمینے عاصم نے کہا واویلا گرفتار ہوا مین ساتہہ اوس چیز کے کہ اندیشہ کرتا تہا مین پس پہرا اور صورت حال کی سید عالم کو عرض کی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خولہ کو بلایا اور اوس سے پوچہا انکار کیا اور آیت لعان کے اوتری کہ وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَہُمْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہُمْ شُہَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُہُمْ فَشَہَادَۃُ اَحَدِہِمْ اَرْبَعُ شَہٰدٰتٍ بِاللّٰہِ اِنَّہٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ اور وہ لوگ کہ تہمت زنا کی کرتے ہین جورون اپنی کو اور نہووین اونکو گواہ مگر نفس اونکے پس واجب ہے گواہ ہے دینے ایک کی اون مین سے چار گواہے ساتہہ قسم خدا کی کے مضمون اسکا یہ کہ تحقیق وہ یعنے خاوند البتہ سچون سے ہے بیچ نسبت کرنے زنا کے ساتہہ اوس عورت کے اور جو گواہی مضبوط ساتہہ قسم کے ہے سچا کے شاہد کے ہے وَالْخَامِسَۃُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰہِ عَلَیْہِ اِنْ کَانَ مِنَ الْکٰذِبِیْنَ اور گواہی پانچوین وہ کہ لعنت اللہ کی اوپر اوسکے اگر ہووے جہوٹہ بولنے والون سے بیچ اوس تہمت زنا کے لعان مرد سے اسطرح ہے کہ چار بار کہے کہ گواہی دیتا ہون

قسم اللہ کی کے کہ مین سچ بولنے والون سے ہون بیچ اوس چیز کی کہ تہمت کی مین نے
خاص اس عورت کو ساتھہ اوسکے اور ہر بار اشارہ طرف عورت کی کرے اور پانچوین
بار کہے کہ لعنت اللہ کی اوپر میرے اگر ہون مین جھوٹھہ بولنے والون سے بیچ اس
چیز کی کہ تہمت کی مین نے خاص اس عورت کو اور ہر بار اشارہ طرف عورت کے
کرے اور حکم اس لعان کا وہ ہے کہ حد قذف کی مرد سے دور ہووے اور درمیان
مرد اور عورت کے فرق کرین فرقہ طلاق کا ساتھہ قول امام اعظم رحمہ اللہ علیہ کے
اور فرقہ فسخ کا ساتھہ قول امام شافعی رحمہ اللہ کے اور حد زنا کی اوپر عورت کے
ثابت ہوتی ہے ساتھہ قول شافعی کے اگر انکار کرے لعان سے اور بیچ مذہب امام
اعظم رحمہ اللہ کے اوسکو قید کرین وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ
بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ اور دور کرے اور بازرکہے اوس عورت سے قید کو یا حد کو
وہ کہ گواہی دیوے چار گواہیان ساتھہ اللہ کے اس مضمون سے کہ تحقیق وہ
یعنے خاوند میرا البتہ جھوٹھہ بولنے والون سے ہے بیچ اوس چیز کے کہ ڈالا مجکو ساتھ
اوسکے وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ اور شاہدی پانچوین
وہ کہ غصہ اللہ کا اوپر اوس عورت کے اگر ہووے مرد سچ بولنے والون سے بیچ
تہمت ڈالنے کے لعان عورت کا وہ ہے کہ چار بار کہے گواہی دیتے ہون مین قسم اللہ
کی کہ یہہ مرد جھوٹھہ بولنے والا ہے بیچ اوس چیز کے کہ ساتھہ میری تہمت کرتا ہے اور
پانچوین بار کہے خشم یعنے غصہ اللہ کا اوپر میرے اگر سچ بولنے والا ہووے یہہ مرد
بیچ تہمت زنا کی اور ہر بار اشارہ طرف مرد کے کرے اور موضح مین لایا ہے کہ آنحضرت
نے پیچہے ادا کرنے نماز دیگر کے عویمر اور خولہ کو بلایا اور ساتھہ اسطرح کے کہ مذکور ہوا
مرد عورت نے گواہی دی اور نزدیک ذکر لعنت اور غضب کے پیغمبر صلے اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے اور قوم نے آمین کہا اور ایک جماعت نے مفسرون کی بجائے
عویمر کے ہلال بن امیہ کو ذکر کیا ہے وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ
اللَّهَ تَوَّابٌ حَكِيمٌ اور اگر نہ فضل خدا کا ہوتا اوپر تمہارے اور بخشایش اوسکی اور
تحقیق اللہ قبول کرنے والا توبہ کا ہے حکم کرنے والا بیچ حدون کے اور احکام
شریعت کے البتہ تمکو فضیحت کرتا اور جھوٹھہ بولنے والے کو ساتھہ عذاب بڑی کے

گرفتار کرتا اور کہتے ہین اگر نہ فضل اوسکا اور رحمت اوسکی ہوتی ساتھہ تاخیر
عذاب کے تم ہلاک ہوتے یا اگر نہ فضل فرماتا ساتھہ اقامت زجر اور نہی کے تو امر
سے البتہ نسل منقطع ہوتی اور آدمی ایک دوسرے کو ہلاک کرتے یا اگر نہ خدا بخشتا
اوپر تمہاری توبہ قبول کرنے سے بیچ جنگل ناامیدی کے سرگردان ہوتے تم پس تمکو
ساتھہ مدد رفیق توبہ کے اوپر منزل امید کے پہنچایا ۵ گر توبہ مددگار گنہگار نبودے
ور اکہ بے حد کرم راہ ننمودے ۵ در توبہ نبودے کہ در فیض کشودے ۵ زنگ
غم از آئینہ عاصی کہ زدودے ۵ بیچ ان آیتون کے قصہ بہتان اور پاک ہونے
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ہے اور وہ حکایت دور دراز ہے اسواسطے مجمل
مذکور اوسکا یہ ہے کہ پانچوین برس مین ہجرت سے غزوہ مریسیع کا اتفاق پڑا
صدیقہ بیچ اس سفر کے ساتھہ تہین ایک دن واسطے کسی حاجت کے گئی تہین اور
منزل سے دور رہین خادمون ہودج کے کو خبر جانے اون کے کی نہ تھی اونہون نے
کوچ کیا اور عائشہ رضی اللہ عنہا وہان سے پہر آئین دیکہا منزل خالی پائی اوس جگہہ
توقف کیا تو صفوان ابن معطل کہ ساتھہ حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کے پیچھے سارے لشکر کے آتا تہا پہنچا اور صدیقہ اوپر اونٹ اوسکے کے سوار ہوکر بیچ
لشکر ہمراہیون کے آئین اور ابن ابی نے اونکو اوپر اونٹ صفوان کے دیکہکر وہ بات
کہ لایق حرم محترم سید عالم کے نہ ہووے اوپر زبان خیانت نشان کے جاری کی اور
جس وقت مدینہ مین پہنچی یہ خبر جناب آنحضرت مین عرض ہوئی اور عائشہ رضی اللہ
عنہا بیمار ہوئین تہین اور خبر اسبات کی نہ رکہتی تہین لیکن آنحضرت کو خفا پاتی تہین
اجازت لیکے گہر مین آئین اور اوس جگہہ اسبات کی اطلاع پائی بیماری زیادہ ہوئی
اور رات دن رونے کا شغل تہا اور کہتی تہین ۵ چشم نرگسیہ بر سر آب ست
روز شب جانم ز نالہ در تب و تاب ست ۵ روز شب اور آنحضرت ساتھہ جستجو احوال
عائشہ رضی اللہ عنہا کے توجہ کرکر عورتون سوننے اور اصحابون سے پرسش
کرتے تہے اور سب ساتھہ پاک دامنی اوسکی کے اقامت شہادت کی کرتے تہے ایک
دن آنحضرت بیچ گہر صدیقہ رضی اللہ عنہا کی آئی اور عائشہ کو روتے دیکہا فرمایا
کہ اے عائشہ اگر گناہ کیا ہے تو نے طرف اللہ کے توبہ کر اور بخشش مانگ عائشہ نے

ماں باپ اپنے سے چاہا کہ آنحضرت کا جواب دیوین اونہوں نے جواب نہ دیا اور
صدیقہ نے نہایت دہشت سے فرمایا کہ دشمنوں نے کچھہ چیز ڈالی ہے اور جو کچھہ کہ
مین کہتی ہوں کوئی باور نہیں رکہتا پس مین وہی کہتی ہوں کہ یوسف کے باپ
نے کہا فصبر جمیل واللہ المستعان علی ما تصفون نزدیک اس حال کے اثر
وحی کا اوپر آنحضرت کے ظاہر ہوا اور آیتین پاک رہنے عائشہ کے نازل ہوئی کہ
إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَّكُم بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ
لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُم مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ وَالَّذِي تَوَلَّىٰ كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ
تحقیق وہ لوگ کہ لائے جہوٹہہ بڑی کو بیچ عائشہ کے ایک گروہ مین تم مین سے اور
وہ پانچ تہے عبد اللہ ابن ابی اور زید ابن رفاعہ اور حسان بیٹا ثابت شاعر کا اور مسطح ابن اثاثہ
بیٹا صدیق کی خالہ کا اور حمنہ بیٹی جحش کی بہن ام المومنین زینب رضی اللہ
عنہا کی مت جانو تم اوس جہوٹہہ کو کہ برا ہی واسطے تمہارے خطاب حضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہے اور عائشہ اور صفوان فرماتے ہین کہ اوس جہوٹہہ کو ساتہہ
نسبت اپنی کے برا مت جانو تم بلکہ وہ بہتر ہے خاص تمکو اسواسطے کہ ثواب بڑا پایا تمنے
اور بیچ پاک رہنے کے آیتین اوتریں اور بزرگی اور تعظیم شان تمہاری کے اوپر سبکے
ظاہر ہوئی اور وعدہ تمام بیچ مقدمہ جہوٹہہ بولنے والوں کے واقع ہوا خاص
ہر ایک کو جہوٹہہ کہنے والوں سے جزا اوس چیز کی ہے کہ کسب کیا گناہ سے اوس قدر
کہ فکر کیا اسواسطے کہ بعضے ہنستے تہے اور بعضوں نے باتین فاحشہ کہی تہین اور بعضے
چپ رہتے تہے اور منع نکیا اور واوس کسی نے کہ پکڑا بڑی اوس بات کو اوپر بدتر اوسکے
کو اوس جماعت مین سے مراد ابن ابی لعنۃ اللہ ہے خاص اوسکو ہے عذاب بڑا بیچ
آخرت کے یا بیچ دنیا کے کہ یہ حد قذف کے کہائی اور رسوا ہوا اور کہتے ہین حسان تہا
کہ آخر عمر مین اندہا ہوا یا مسطح کہ تہا اوسکے شل ہوئے لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ
وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنفُسِهِمْ خَيْرًا وَقَالُوا هَٰذَا إِفْكٌ مُّبِينٌ کیوں نہ اوس وقت کہ سنا تمنے
اصحاب کو گمان لیجاتے مرد اور عورتین مومن ساتہہ ہم دینوں اپنی کے نیکی کو جیسے
اوپر ذاتوں اپنی کے گمان لیجاوین اسواسطے کہ ایمان چاہنے والا گمان نیک کا ہے
ساتہہ اہل ایمان کے یعنے چاہئے تہا کہ مومن بعد سننے اس جہوٹہہ کے گمان نیک

لیجاتے ساتھہ عائشہ اور صفوان کے اور کہتے جیسے کہ ایک آدمی یقین کرنے والا
کہ اوپر حال کے خبردار ہووے کہے کہ یہہ بات جھوٹھہ روشن ہے اور اللہ تعالے
جورؤن پیغمبرون کی کو نگاہ رکھتا ہے مانند اس حال کے سے واسطے تعظیم اور بزرگی
اونکی کے لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ
عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝ کیون نلائے اوپر اسبات کے چار شاہد کہ گواہی دیوین
کہ اوس چیز کی کہ قذف کرتے ہین ساتھہ اوسکے پس اب کہ نلائے شاہد چار پس وہ
گروہ نزدیک اللہ کے یعنے بیچ حکم اوسکے کے وہ جھوٹھہ بولنے والے ہین ظاہر مین اور
باطن مین اسواسطے کہ اگر گواہ لاتے بیچ ظاہر حکم کے کاذب نہوتے لیکن باطن مین
جھوٹے ہوتے کہ یہہ صورت اوپر جورؤن پیغمبرون کی منع کی گئی ہے اور جب شاہد
نلائے ظاہر مین بہی جھوٹے ہوئے وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
لَمَسَّكُمْ فِيْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ اگر نہ زیادتی کرم اللہ کی کے ہوتی اوپر تمہارے
اور مہربانی اوسکی بیچ دنیا کے ساتھہ توفیق توبہ کی اور بیچ آخرت کے ساتھہ بخشنے
کے البتہ پہنچتا تمکو بیچ اوس چیز کی کہ آئے تم بیچ اوسکے جھوٹھہ سے اوپر صدیقہ
رضی اللہ عنہا کے عذاب بڑا کہ حد قذف کے اور ملامت لوگون کی روبرو اور اوس
عذاب کے حقیر ہوتے اور تمکو وہ عذاب پہنچتا اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ
بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ۝
اوس وقت کہ لیتے تھے تم اوسبات کو ساتھہ زبانون اپنی کے کہ بعضا بعضے سے
پوچھتا تہا اور کہتے تھے تم ساتھہ موہنون اپنے کے وہ چیز کہ نہ تہا تمکو ساتھہ اوسکے
کچھہ علم یعنے بات ازروئی جہل کے کہتے تہے اور جانتے تہے تم اوس چیز کو کہ کہی ہے
یعنے سہل اور آسان اور حالانکہ وہ بات نزدیک اللہ کے بڑی ہے اور عذاب
بہت اوپر اوسکے ملنے والا اسواسطے کہ لگانا عار ہے ساتھہ اہل بیت نبوت کے
اور جھٹلانا قرآن کا اور شک منصب رسالت کے احادیث مین مذکور ہے کہ ماں
ایوب کی جورو ابو ایوب انصاری کی نے رضی اللہ عنہما ساتھہ اوسکے کہا کہ سنتا تو نے
اسبات کو کہ لوگ بیچ مقدمہ عائشہ کے کہتے ہین ابو ایوب نے فرمایا کہ سنا ہے
مین نے اور وہ جھوٹھہ ہے اسواسطے کہ تو ساتھہ نسبت میرے کے یہہ کام روا رکہتی ہے

ام ایوب نے کہا نہین قسم اللہ کی ابو ایوب نے کہا قسم اللہ کی کہ عائشہ بہت بہتر ہے سے ہے پس ساتھہ نسبت پیغمبر کے کب یہہ عمل روا ہووے یہہ بہتان ہے سبحانہ حق تعالیٰ فرمایا کہ وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ اور کیون نہ جسوقت سنا تمنے کہا تمنے یعنے جب یہہ بات سنی تمنے کیون نہ کہا تمنے مانند ایوب کے کہ نہین لایق ہے ہمکو یہ بات کہ کہین ہم ساتھہ اسکے پاک ہے اللہ تہمت اس سے کہ بیچ حرم محترم پیغمبر اوسکی کے برائی اور زبون سکے کریا یہہ تہمت ہے بڑی جوڑے ہوئے منافقون کے يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ نصیحت کرتا ہے تمکو اللہ اس سے کہ پہر پہرو تم واسطے مانند ایسی بات کی ہمیشہ تلک یعنے جب تلک کہ جیتے رہو تم اگر ہو تم ایمان لانے والے اسواسطے کہ ایمان منع کرنے والا ہے طعنہ مسلمانون کے سے حضوصاً بیچ مقدمہ مان مومنون کے وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ اور بیان کرتا ہے اور روشن کرتا ہے اللہ واسطے تمہارے آیتین کہ دلالت رکھین اوپر نیکیون آداب کے تو نصیحت پکڑو تم اور راہ ادب کے سے نہ پہرو تم اور اللہ جاننے والا ہے ساتھہ پاکدامنی عائشہ کے حکم کرنے والا ہے ساتھہ بیزاری ذمہ اوسکے کے عیب اور عار سے ۵ تا گریبان دامنش پاک ست از لوث خطاء و زمذمت عیب جو آلودہ از سر تا پا اور یہہ بیت خوب کہا ہے کسی نے ؎ گرد رسد کہ عیب دامن پاک کہ ہیچ قطرہ کہ بر برگ گل چکد پاکی اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ تحقیق وہ لوگ کہ دوست رکہتے ہین یہہ کہ ظاہر ہووے بدنامی یعنے نسبت فاحشہ بیچ حق اون لوگون کے کہ ایمان لائے ہین اور چاہین کہ اونکو طعن کرین خاص اونکو ہے عذاب دکہہ دینے والا بیچ دنیا کے ساتھہ حد قذف کے اور بدنامی کے اور بیچ آخرت کے ساتھہ آگ کے اور اللہ جانتا ہے برائی اوس چیز کی کہ تہمت کے ہے تمنے بیچ اوسکے اور تم اوسکو نہین جانتے ہو وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ اور اگر نہ فضل خدا کا ہوتا ساتھہ بردباری کے اوپر تمہارے اور بخشایش اوسکی ساتھہ مہربانی کے اور تحقیق اللہ مہربان ہے بارت قصہ مقذوف کو ظاہر کرنے بخشنے والا ہے ساتھہ توبہ کے گناہ قذف کے سے درگزر نے البتہ عذاب تمام ساتھہ

ع ۸ نصف

تمہارے اوپر ۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ
الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم پیروی نکرو تم
قدموں شیطان کے یعنے راہوں اوسکے کی ساتھ گناہوں کے یا وسواسوں اوسکے
کے بیچ قذف عائشہ اور جو کوئی پیروی کرے قدموں شیطان کے کے اور نشانیوں
اوسکے کے متابعت کرے پس تحقیق کہ شیطان حکم کرتا ہے اوسکو ساتھ اوس
کام کے کہ برا ہے بیچ عقل کے اور ساتھ اوس عمل کے کہ ناپسند ہے بیچ حکم شریعت
کے ۔ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ
مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اور اگر نہ کرم اللہ کا ہوتا اوپر تمہارے ساتھ توفیق توبہ کی
اور مہر کرنے حد کے کہ کفارت گناہ کے ہے اور بخشش اوسکے ساتھ پاک کرنے گناہ
تمہارے کے پاک ہوتی تم سے کسی ایک کے آخر عمر تک عیب جوئی اور بدگوئی ولیکن
اللہ پاک کرتا ہے ساتھ قبول توبہ کی کسیکو کہ چاہتا ہے اور اللہ سننے والا ہے ساتھ
گفتگو لوگوں کی جاننے والا ہے ساتھ نیتوں اونکی کے کہتے ہیں صدیق رضی اللہ
عنہ نے قسم کہائی تھی کہ نفقہ نکرے اوسکی ہرگز نکرے ساتھ خالہ زادے اپنے
کے کہ مسطح تہا اور اس بہتان میں ایک وہ بھی داخل تہا اللہ تعالے نے آیت بہیجی کہ
وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ وَلْيَعْفُوْا وَ
لْيَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور چاہئے کہ سوگند نکہاویں صاحب فضل کی تم بیچ
مال کے مراد ابوبکر صدیق ہے رضی اللہ عنہ حقتعالی نے فرمایا کہ اب چاہئے کہ ایسی
آدمی قسم نکہاویں اوپر اسبات کے کہ نہ دیوں نفقہ ناتے داروں کو اور فقیر
محتاجوں کو اور وطن چھوڑنے والوں کو بیچ راہ اللہ کے کے اور مسطح ناتے والا ہے
ہے اور فقیر بھی ہے اور ہجرت کرنے والا بھی ہے اور چاہئے کہ بخشیں گناہ کو بھی
کہ اون سے ہوا ہے اور چاہئے کہ معاف کریں اور درگذری کریں تقصیروں اوسکے
سے آیا دوست نہیں رکھتے ہو تم یہ کہ بخشے اللہ واسطے تمہارے پس تم بھی اونکے
گناہ بخشو اور اللہ بخشنے والا ہے ساتھ کمال قدرت انتقام کے مہربان ہے اوپر
گناہ گاروں کے اور گناہوں تمہارے کے بھی پیدا کئے گئے ساتھ خلقوں اوسکے
کے ہو تم علماؤں نے اس آیت سے دلیل اوپر بزرگی صدیق رضی اللہ عنہ کی کے

ہے اور حکیم ثنائی قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ ع بود چندان کرامت و فضلش
کہ اولو الفضل خواند ذو الفضلش ؛ صورت و سیرتش ہمہ جان بود ؛ زان جہت شد
عوام پنہان بود ؛ روز و شب سال ماہ در ہمہ کار ؛ ثانی اثنین اذ ہما فی الغار ؛ اِنَّ
الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۪ وَلَهُمْ عَذَابٌ
عَظِيْمٌ ۙ تحقیق جو لوگ کہ تہمت زنا کی کرتے ہین عورتون محصنہ کو کہ بیخبر ہین زنا سے ایمان
لانے والیان ہین ساتھ خدا اور رسول کی مراد جورو ہین پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے ہین اور وسیط مین کہتا ہے کہ خاص عائشہ مراد ہے اور بعضون نے یہہ مہاجرون
کے کہا ہے اور بعضے حق عام مین رکھتے ہین اور اوپر تقدیر کے وہ لوگ کہ قذف اسی
جماعت کا کرتے ہین دور کئے گئے ہین بیچ دنیا کے نام نیک سے اور بیچ آخرۃ کے رحمت
سے یعنے بیچ دنیا کے ملعون اور مردود ہین اور بیچ آخرت کے بغض کئے گئے اور واسطے
اون کے ہے عذاب بڑا بسبب گناہ بڑے کے اور وہ عذاب اونکو ہووے يَّوْمَ تَشْهَدُ
عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ جسدن کہ شاہدی دیوینگے
اوپر اون کے زبانین اونکی ساتھ تہمت اور بہتان کے یعنے ساتھ زبان اپنی کے اقرار
کرینگے اور گواہی دیوینگے ہاتھ اونکے اور پانؤ اونکی ساتھ اوس چیز کی کہ عمل
کرتے تھے گناہون سے يَوْمَئِذٍ يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ
اوسدن تمام دیویگا اللہ اونکو بدلا اونکا لائق اونکے اور جانینگے یہہ اوسدن کے کہ
تحقیق اللہ وہی ثابت ہے ساتھ ذات اپنی کے ظاہر ہے ساتھ الوہیت اور قدرت
کے اوپر عذاب اور ثواب کے اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ
لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ ناپاک عورتین ناپاک باتین واسطے ناپاک مردون کے
ہین یعنے انسے ظاہر ہوتی ہین اور ساتھ اوسکے بولنے والے ہوتے ہین اور ناپاک مرد واسطے ناپاک
عورتون کے ہین اسواسطے کہ دل اون کے چاہنے والے ہین بسبب ناپاکی کے اور
پاک باتین اور پاک عورتین واسطے پاک مردون کے ہین اور پاک مرد پاک باتین واسطے
پاک عورتون کی ہین موافق اس حدیث کے کہ كُلُّ اِنَاءٍ يَتَرَشَّحُ بِمَا فِيْهِ مصرع از کوزہ ہمان
برون تراود کہ در وست ؛ اور کہا ہے کہ عورتین ناپاک واسطے مردون ناپاک
کے ہین اور مرد ناپاک رغبت کرنے والے اونکی اور عورتین پاک واسطے مردون پاک کے

اور مرد پاک واسطے اون کے حاصل کلام یہہ کہ بیچ حرم محترم آنحضرت کے کہ پاکیزہ
تر سارے عالم کے ہین محرم پاکیزہ مانند عائشہ رضی اللہ عنہا کی سزاوار ہے کہ
ہمجنس سبب الفت اور صحبت کے ہے اور اسطرف اشارہ ہے مثنوی معنوی مین
مثنوی ؎ ذرہ ذرہ کاندرین ارض وسماست ٭ جنس خود را ہمچو کاہ کہربا ست
ناریان مر ناریان را جاذب اند ٭ نوریان مر نوریان را طالب اند ٭ اہل باطل باطلان را
می کشند ٭ اہل حق از اہل حق ہم سرخوشند ٭ طیبات آمد بہر طیبین ٭ للخبیثات الخبیثون
ست یقین ٭ ذکر بزرگی اور خصوصیت حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیچ رسالہ مرات
الصفا کے مذکور ہوا ہے اسواسطے اس جاگہ اوپر ترجمہ آیات کے گھٹایا ہے اولئک
مبرؤن مما یقولون لہم مغفرۃ ورزق کریم ٭ وہ گروہ پاک کئے گئے ہین اور بیزار
ہین اوس چیز سے کہ کہتے ہین تہمت والے منصب رسالت کا اوس سے بلند زیادہ ہے
کہ دامن عصمت زوجہ طاہرہ اوسکی کا ساتھ بلندی ایسی شبہ کے آلودہ ہووے
اور صفوان ایک مرد پاکیزہ اور اولیا صحابہ سے اوسکو بہی یہہ تہمت نکر سکے واسطے
اون کے بخشش ہے اللہ سے اور روزی ہمیشگی کے اور نیک یعنے بہر بخ اور بہت
مراد نعمتین بہشت کی ہین یا ایہا الذین امنوا لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتی
تستانسوا وتسلموا علی اہلہا ٭ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم ساتھ خدا اور
رسول کے اندر نہ آؤ تم اور کسیکے گہر مین سوائے اپنے گہرون کے کہ بیچ اوسکے رہتے ہو تم
یعنے بیگانہ کے گہرون مین نہ آؤ تم جب تلک دیکھو تم اور حکم مانگو تم اور سلام علیک
کرو اوپر رہنے والون گہر کے اور بیچ روایت کے آیا ہے کہ کہو تم السلام علیک ادخلہا
امام ثعلبی نے فرمایا ہے کہ ایک عورت انصاری نے بیچ جناب نبوتمآب کے عرض کی کہ ہم بیچ گہرون
اپنے کے اوپر اوس صفت کے ہوتی ہین کہ چاہتے ہین کوئی ہمکو اوپر اوس حال کے
نہ دیکہے اور یکایک کوئی لوگون ہمارے سے چلا آتا ہے گہر مین اور ہمکو اوپر اوس حد
کے کہ نہ چاہیئے دیکہتا ہے اللہ تعالے نے یہہ آیت بہیجی اور حکم ہوا کہ بیچ گہر نا کے دار ان
اپنے کے بے خبر کئے نہ آؤ تم ذلکم خیر لکم لعلکم تذکرون ٭ وہ اذن لینا اور خبر کرنا
واسطے تمہارے بہتر ہے اوس سے کہ بیحکم آؤ تم اور کہا ہے جو کوئی اوپر عیال اپنی کے
آوے چاہیئے کہ بول کر یا ٹونکی آواز کرکے یا کہنکہار کے خبر کرے تو اوس گہر والے ساتھ

ستر عورات کے اور دفع مکروہات کے ہمیشگی کریں اور یہہ حکم کیا ہمنے شاید کہ تم نصیحت
پکڑو فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا
فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ پس اگر نپاؤ تم بیچ گہرون کے کسی کو
کہ حکم مانگو اوس سے پس نہ داخل ہو تم اوس گہر مین جب تلک کہ حکم دیا جاویگا تمکو
یعنے کوئی پیدا ہووے اور اجازت دیوے تمکو اسواسطے کہ داخل ہونا خالی گہر مین
بے حکم کسی کی جگہہ تہمت چوری کی ہے اور اگر کہا جاوے تمکو بعد حکم مانگے کے کہ پہر جاؤ
تم پس پہر جایا کرو تم بے توقف اور زاری اور منت نکرو تم اور اوپر دروازے گہر کے
نہ بیٹہو تم کہ وہ ضرر گہر والے کا ہے یہہ پہر جانا پاکتر ہی واسطے تمہارے اور اللہ ساتہہ
جس چیز کے کہ عمل کرتے ہو تم جاننے والا ہے ساتہہ اوسکے جزا دیوے گا بعد اوترنے اس
آیت کے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ شام اور عراق
کی راہ مین سوداگرون کو اتفاق ہوتا ہے کہ بیچ خان اور رباط کے بچہونا اقامت کا
بچہاتے ہین اور جو کوئی بیچ اوس جگہہ کی رہنے والا نہین کس سے اجازت اور حکم مانگے
یہ آیت آئی کہ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ نہین ہے اوپر تمہارے کچہہ گناہ اوس بات سے کہ
آؤ تم بے حکم بیچ گہرون غیر اقامت کے یعنے کوئی اوسمین نرہتا ہو بلکہ آتا ہو اور جاتا ہو
جیسے کاروان سرا اور رباط بیچ اون گہرون غیر اقامت کے فائدہ مندی ہے
اور نفع ہے واسطے تمہارے سردی سے اور گرمی سے ساتہہ اوسکے پناہ پکڑتے ہو
تم اور اسباب اور جانور تمہارے بیچ اوسکے محفوظ رہتے ہین اور اللہ جانتا ہے جو چیز
کہ تم ظاہر کرتے ہو حکم مانگنے سے اور جو چیز کہ چہپاتے ہو تم نیت داخل ہونے گہر کے
سے ساتہہ فساد کے قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ کہہ تو اے محمد صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم واسطے مسلمانون کے کہ بند کرین آنکہین اپنی دیکہنے نامحرم کے سے کہ نظر
سبب فتنہ کا ہے اور ذخیرۃ الملوک مین لایا ہے کہ جلد دوڑنے والا پیک شیطان کا
بیچ وجود انسان کے نظر اور آنکہہ ہے اسواسطے اور حواس بیچ جگہہ اپنی رکے ہوئے
ہین جب تلک کوئی چیز ساتہہ اونکے نہ پہنچے ساتہہ اپنے ادراک کے مشغول نہو سکین
لیکن دیدہ ایک حواس ہے کہ دور اور نزدیک سے بلا اور گناہ کا شکار کرتا ہے ۰

ف این ہمہ آفت کہ بتن میرسد ٭ از نظر توبہ شکن میرسد ٭ دیدہ فروپوش چو در در صدف ٭ تا نشوی تیر بلا را ہدف ٭ اور نفحات میں شبلی قدس اللہ سرہ سے نقل کرتا ہے کہ یہ تو بند کرین دیدہ سر کو حرام چیزون سے اور دیدہ دل کو ماسوا اللہ سے وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذٰلِكَ أَزْكٰى لَهُمْ إِنَّ اللّٰهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ اور نگاہ رکہین شرمگاہون اپنی کو حرام سے وہ ڈہانکنا آنکہون کا اور نگاہ رکہنا شرمگاہ کا پاکتر اور فائدہ مند زیادہ ہے واسطے اونکے بیچ دنیا اور آخرت کے تحقیق اللہ خبردار ہے ساتہہ اوس چیز کے کہ کرتے ہین آدمی نظر سے ساتہہ حلال اور حرام کے وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا اور کہہ تو اے محمد واسطے مسلمان عورتون کے کہ بند کرین آنکہین اپنی دیکہنے مردون نامحرم کی سے اور نگاہ رکہین شرمگاہین اپنی زنا سے اور ظاہر نکرین آرایش اپنی گہنے اور رنگون اور سواد نکے مگر جو چیز کہ ظاہر ہووے یعنے ہاتہہ اور موہنہ اوس آرایش سے بیچ وقت کام کرنے کے جیسے انگوٹھی اور کنارہ کپڑے کا اور سرمہ آنکہونکا اور مہندی ہاتہہ کی اور کہا ہی مراد زینت سے جگہہ اوس زینت کی ہے وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ اور چاہئے نیچے چہوڑین اوڑہنیون اپنی کو اوپر گریبانون اپنے کے یعنے گردن اپنی ساتہہ اوڑہنی کے ڈہانکین تو بال اور لو کان کی اور گردن اور سینہ اونکا ڈہکا رہے اور ظاہر نکرین آرایش اپنی کو جیسے سر اور مونڈہا اور سینہ اور پنڈلی مگر واسطے خاوندون اپنے کے کہ آرایش واسطے اونکے ہے یا واسطے باپون اپنے کے اور دادا بہی حکم باپ کا رکہتا ہے یا واسطے باپون خاوندون اپنے کے اور پوتے بہی اس حکم مین داخل ہین یا واسطے بیٹون خاوندون اپنے کے کہ وہ بہی بیجگانے بیٹے کے ہین خاص عورت کو یا واسطے بہائیون اپنے کے یا واسطے بیٹون بہائیون اپنے کے کہ حکم بہائی کا رکہتے ہین یا واسطے بیٹو بہنوا اپنی کے اور یہہ ایک جماعت ہین کہ نکاح عورت کا ساتہہ انکے درست نہین اور یہی حکم ناتے دارون دائی دودہ پلانے والی کا ہے اور ذکر چچا اور خالو کا نکیا اسواسطے کہ وہ بیچ حکم بہائیون کے ہین

اور انوار مین فرمایا ہے کہ احوط وہ ہے اعضاء زینت کے ساتھہ چچا اور خالو کے نہ کہلاوے شاید کہ وہ نزدیک اپنے بیٹون کے تعریف کرین اور سبب فتنہ کا ہووے اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ یا واسطے عورتون اہل دین اپنی کے یعنے مومنات کو آرایش اپنی دکہلادین اور تبیان مین لایا ہے کہ عورتین یہودیہ اور نصرانیہ اور مجوسیہ اور بت پرست یعنے کافرہ حکم مرد بیگانہ کا رکہتے ہین اور مسلمان عورت کو ظاہر کرنا آرایش پوشیدہ کا واسطے اونکے روا نہین اسواسطے کہ حکم دین کے نے درمیان اہل اسلام اور اہل کفر کی رسم آشنائی کے دور کی ہے اور پاک عورتون کو فاسقہ عورتون سے پرہیز چاہیے کرنا اور بعضے اوپر اسکے ہین کہ مراد سب عورتین ہین کہ اون سے پرہیز نہ چاہیے کرنا یا واسطے اوس چیز کے کہ مالک ہوئے ہین اوسکے ہاتھہ اونکے یعنے نہ پرہیز کرین عورتین اوہنون سے کہ مالک اونکی ہووین لونڈیون سے خواہ مومنہ ہووین خواہ کافرہ ہووین اور باوجودیکہ وہ بہی عورتون مین داخل ہین اس جگہہ ذکر کیا تو معلوم ہووے کہ امت غیر مسلمہ سے پرہیز لازم نہین ہے اور ایک قول یہہ ہے کہ اگر غلام صالح ہووے دیکہنا اوسکا طرف عورت کے کہ مالک اوسکے ہے چاہنے والا نہین اور احقاف مین لایا ہے کہ ابن المسیب رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ مغرور نکرے تمکو لفظ او ما ملکت ایمانہن کا کہ وہ بیچ مقدمہ اماکے ہے نہ عبید کے اور غلام عورت کا حکم مرد بیگانہ کا رکہتا ہے اور جایز نہین دیکہنا اوسکا طرف بی بی کے اور نہ طرف اعضا آرایش اوسکی کے اَوِ التَّابِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ یا واسطے تابعداری کرنے والون کے سواے صاحب حاجت عورت کے مردون سے یعنے وہ لوگ کہ واسطے طلب کہانے کے گہر مین آتے ہین اور ساتھہ عورتون کے کچھہ حاجت نہین رکہتے یعنے دغدغہ شہوت کا نہین ہے اونکو جیسے بوڑہا اور نامرد وہ کہ مطلق جماع سے خبر نہین رکہتے اور ہمت اونکے سوا اپنے کہانے کے نہین ہے اور اکثر ائمہ حنفی اوپر اسکے ہین کہ خوجہ اور مجبوب اور زنانہ بیچ صحبت فسق کے حکم بیگانہ مرد کا رکہتے ہین اسواسطے کہ اونکو آرزو جماع کی ہے لیکن قوت اوسکی نہین رکہتے اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ

لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ یا لڑکی ایسی لڑکی کہ خبردار نہین ہوئی اوپر شرمگاہ عورتون کے
یعنے تمیز نہین رکھتے اور حال جماع کے سبب بچپن یا بالغ نہین ہوئی اور اوپر حد شہوۃ
کے نہین پہنچی ہین اور چاہیے کہ نارین عورتین پانو زیب کو اوپر زمین کے وقت
چلنے کے تا جانا جاوے جو کچھہ کہ چھپاتے ہین آرایش اپنی سے کہ پازیب ہے
یعنے چاہیے کہ آواز پازیب اپنی کے بیچ کان مردون کے
نہ پہنچاوے کہ سبب خواہش مردون کے ساتھہ اونکے ہووے اور توبہ کرو تم
گناہون سے طرف اللہ کے تمام اے وہ کوئی کہ مومن ہو شاید کہ تم چھٹکارا پاؤ
ساتھہ توبہ کے عذاب سے سب کو ساتھہ توبہ کے فرمایا کہ کوئی گناہ سے خالی
نہین امام قشیری نے فرمایا ہے کہ محتاج زیادہ ساتھہ توبہ کے وہ کوئی ہے کہ اپنے
تئین محتاج توبہ کا سمجھانے اور کشف الاسرار مین فرمایا ہے کہ سب کو کیا فرمان برادار
اور کیا گناہگار ساتھہ توبہ کے فرمایا تا گنہگار شرمندہ ہووے فرمایا کہ اے گنہگار
توبہ کرو تم سبب رسوائی اونکی کا ہو تا جب دنیا مین اونکو رسوا نہین چاہتا امیدوار
ہین کہ عاقبت مین بھی رسوا نکرے ؎ چو رسوا نکردی بجندی خطا ٭ درین عالم
پیش شاہ گدا ٭ دران عالم ہم بر خاص و عام ٭ بیامرز و رسوا مکن والسلام ٭٭
وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ وَالصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ وَاِمَآئِکُمْ ط اِنْ یَّکُوْنُوْا فُقَرَآءَ یُغْنِهِمُ اللّٰهُ
مِنْ فَضْلِهٖ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ اور نکاح کرو تم عورتون بے شوہر کا اور مرد بے زن کا
تم مین سے اور نکاح نیک بختون کا غلامون اپنے سے اور لونڈیون اپنی سے خاص
کرنا نیک بختون کا واسطے اہتمام کے ہے ساتھہ شان اونکی کے اور وہ کہ ساتھہ
سبب نکاح کے بیچ پردہ عفت کے رہین اگر ہووین ایامی اور نیک بخت غلام اور
لونڈی فقرا و محتاج مالدار کریگا اونکو اللہ فضل اپنے سے اور پاوین وہ چیز کہ ساتھ
اوسکے صاحب خانہ ہوسکین اور اللہ کشادہ بخشش ہے معاش بہت دیوے جاننے
والا ہے ساتھہ استحقاق فقیرون کے کتادگی روزی اوسکی کے کرے وَلْیَسْتَعْفِفِ
الَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ نِکَاحًا حَتّٰی یُغْنِیَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ط وَالَّذِیْنَ یَبْتَغُوْنَ الْکِتٰبَ
مِمَّا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ فَکَاتِبُوْهُمْ اور چاہیے کہ باز رہین زنا سے وہ لوگ کہ نہین پاتے
ہین اسباب نکاح کا مہر سے اور خرچ سے جب تلک کہ مالدار کرے اونکو اللہ فضل

اپنے سے اور یا دین وہ چیز کہ جدا ہو سکین اور جو غلام کہ مانگتے ہین تمسے نوشتہ کو
اوس چیز سے کہ مالک ہین اوسکے تا نہہ تمہارے بیشے وہ لوگ کہ غلاموں تمہارے سے
نوشتہ آزادیکا ٹہونڈتے ہین پس مکاتب کرو تم اونکو امر استحباب کا ہے اور
مکاتب وہ ہووے کہ خواجہ غلام اپنے کو کہے کہ تجکو مکاتب کیا چاہئے اوپر اس مقدار مال
کے پس جبوقت بندہ اوس مال کو ادا کرے آزاد ہووے لائے ہین کہ صبیح غلام نے
خویطب بن عبدالعزی سے کہ مالک اوسکا تہا مکاتبت مانگا اور وہ انکار لایا
آیت اوتری اور حقتعالے نے فرمایا کہ اگر غلام یا لونڈیاں تمہاری مکاتبہ طلب
کرین اونکو مکاتب کرو تم إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا اگر جانو تم بیچ اونکے نیکی کو یعنے وفا
کو اور امانت کو یا قوت کسب کے کو اور قدرت کو اوپر ادا کرنے مال کے یا وہ کہ بخشم
کتابت لوگون سے سوال نکرے کہ بہت مکروہ ہے کہ غلام ساتہہ گدائے مال کتابت کا
بہر دیوے ایک نے غلاموں سلمان رضی اللہ عنہ کے سے مکاتبت مانگا سلمان نے
فرمایا کہ مال رکہتا ہے تو کہا اوس نے نہین کہا تجکو قوت کسب کے ہے کہا نہین پہر
چاہتا ہے تو کہ مجکو اوساخ اور ادناس لوگون کے سے جکہاوے تو مین تجہے ہرگز مکاتب
نکرون وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي آتَاكُمْ اور دو تم مکاتبون کو کچہہ مال اللہ کے سے
کہ دیا ہے اللہ نے تمکو خویطب نے صبیح کو ساتہہ سو دینار کے مکاتب کیا تہا جب یہہ
آیت سنی بیس دینار معاف کئے امام شافعی اور امام احمد حنبل رحمہ اللہ فرماتے
ہین کہ وآتوهم خطاب ہے ساتہہ مالکون کے اور واجب ہے مال کتابہ کچہہ ساتہہ
مکاتب کے بخشین امام احمد رحمہ اللہ چوتہائی مال مکاتب کے سے بخشنے کو فرماتے ہین اور
امام شافعی رحمہ اللہ ساتہہ خواجہ کے سونپتے ہین کہ جتنا چاہے معاف کرے اور امام
اعظم اور امام مالک رحمہ اللہ دینا مال کا بخشنا واجب نہین جانتے اور فرماتے ہین کہ
خطاب وآتوهم ساتہہ عام مسلمانون کے ہے کہ مدد کرین مکاتب کو اور زکوٰۃ ساتہہ اوسکے
دیوین تا مال کتابت کا ادا کرے اور گردن اپنی طوق بندگی مخلوق کے سے باہر لاوے
اور ساتہہ اس سبب کے اس خیر کو ذکر تبہ کہتے ہین ؎ بشنو از من نکتۂ اے زندہ دل
وز لبس ہر گم بہ نیکی یاد کن ؏ گہ بلطف آزادہ را بندہ ساز ؏ گہ باحسان بندۂ آزاد
کن ؏ لائے ہین کہ عبداللہ بن ابی چہہ لونڈیاں خوبصورت رکہتا تہا اونکو اوپر زنا کے

زبردستی کرتا تہا اور اوپر اوہ خرچی کے کچہہ لیتا تہا معاذ اللہ اور وہ لونڈیان اسمین کہتے نہین کہ اگر یہہ کام بہتر ہے بہت کیا ہمنے اور اگر برا ہے وقت آیا کہ چھوڑین ہم پس بیچ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اگر عرض احوال کا کیا ایت آئے کہ وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ اور زبردستی نکرو تم لونڈیون اپنی کو اوپر زنا اور بدکاری کے اگر چاہین بچنے کو زنا سے ذکرارادہ بچنے زنا کا ساتہہ خواہش حال کے ہے اور زبردستی بیچ حال کے منع کئے گئے ہے پس حفتعال کہتا ہے نکو کہ زبردستی نکرو تم اسواسطے کہ لو تم مال زندگی دنیا کا کسب اونکے سے اور بچے اولاد اونکی سے اور جو کوئی زبردستی کرتا ہے اوپر لونڈیون کے ساتہہ زنا کے پس تحقیق کہ اللہ بیچے زبردستی کرنے صاحبون کے لونڈیون کو بخشنے والا گناہون اونکے کا ہے مہربان اوپر اونکے اور وبال اوسکا ہمین ہے مگر بیچ گردن زبردستی کرنے والون کے وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ آيَاتٍ مُبَيِّنَاتٍ وَمَثَلًا مِنَ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِلْمُتَّقِينَ اور البتہ تحقیق بیچے اوتاری ہمنے طرف تمہارے آیتین روشن اور حفص ساتہہ زیری کے بینت پڑہتا ہے یعنے روشن کرنے والے حلال اور حرام کے اور حدون احکام کی اور اوتاری ہمنے ایک مثل مثالون اون لوگون کی سے کہ گذرے ہین آگے تم سے یعنے قصہ عجائب مانند قصہ اون کے کے اور وہ قصہ عائشہ کا ہے رضی اللہ عنہا کہ مانند رکہتا ہے ساتہہ قصہ مریم رضی اللہ عنہا کے بیچ واقع ہوتی تہمت کے اور ساتہہ قصہ یوسف کی مانند بری الذمہ ہونے مین اور اوتارا ہمنے نصیحت کو بیچ ان آیتون کے واسطے پرہیزگارون کے تخصیص پرہیزگارون کے واسطے فائدہ اون کے کے ہے ساتہہ نصیحتون قرآن کے اَللّٰهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اللہ نور آسمان کا اور زمین کا ہے یعنے ہستے اون دونون کی ہے نور نام ہے ایک ناموں اللہ کی سے امام زاہد رحمۃ [illegible] نے فرمایا ہے کہ اللہ کو نور سکتے کہنا لیکن فارسی مین روشنی بخشا ہے [illegible] کہ دستی بمعہ اندھیرے کی ہے اور اللہ پیدا کرنے والا [illegible] دونون [illegible] [illegible] جانتا کہ نور پہچاننے والا کیفیت کا ہے کہ دیکھنے والا پہلا اوسکو

ع ۹

یا واسطے اور بواسطہ اوسکے کے دوسرا سب مبصرات کو دریافت کرے جب کیفیت کیفیت کرتا لبض ہو وے مثلاً نیر اعظم یعنے آفتاب سے اور پر اجرام کیفیت کے کہ روبرو اوسکے ہو وے اور ساتھہ اس معنے کے لگانا نور کا اوپر حق سبحانہ کے روا نہیں ہے اوپر سبب اپنے تیقن ساتھہ اس نام کے کہا بتقدیر مضاف سے علاج نہووے اور اسی سے ہے کہ صاحب کشاف کہتا ہے کہ ذو نور السموات والارض وہ ہے صاحب نور آسمان اور زمین کا یا نور اہل اوسکے کا جو کچھہ چیزین عالم ہستی کے بیچ جائے نظر بلندی کے اور پستی کے نور رکہتے ہین ذاتی یا عرضی سبب بخشش فیض اور فضل اوسکے کی ہے ے در ظلمت عدم ہمہ بودیم بیخبر ؛ نور وجود سر شہود از تو یافتیم ؛ یا ساتھہ تجویز کے مصدر کو ساتھہ معنے فاعل کے چاہئے لینا مانند زید عدل کے پس مضمون کلام کا یہہ ہے کہ منور السموات والارض روشن کرنے والا آسمان کا ہے ساتھہ فرشتون بڑون کے اور نور دینے والا زمین کا ساتھہ پیغمبرون کے یا روشنی بخشنے والا آئینہ دلون رہنے والون زمین کا اور آسمان کا ساتھہ نورون معرفت کے اور توحید کے اور تیسیر مین لایا ہے کہ آراستہ کرنے والا آسمان اور زمین کا ہے اور امام یعقوب چرخی قدس سرہ بیچ شرح اسمون اللہ کے معنے نور کے اسوجہہ پر لایا ہے کہ جہان آراستہ کرنے والا اور دلکشا تائید کرنے والا اس قول کا ہے وہ کہ امام نسفی رحمۃ اللہ بیچ بیان آرایش آسمان اور زمین کے لکہتے ہین کہ آراستہ کیا آسمانون کی ساتھہ عبادت خانون پاک کے کہ مکان بندگی فرشتون بزرگ کا ہے اور زمین کو ساتھہ مسجدون انسان کے کہ جائے عبادت اہل اسلام کی ہے یا آسمانون کو ساتھہ آفتاب اور چاند اور ستارون کے اور زمین کو ساتھہ پیغمبرون اور عالمون اور مومنون کی یا آسمان کو ساتھہ بیت المعمور کے اور زمین کو ساتھہ کعبہ زاد اللہ قدرہ کے اور کہا ہے مدبر السموات والارض کام اہل آسمان اور زمین کے اوپر جسطرح کے کہ سزاوار ہین بنائی ہوئی ساتھہ تدبیر اوسکی کے ہین مدبر امور یعنے تدبیر کرنے والے کامون کے کو کہ ساتھہ عقل اوسکی کے کام کرین اور ساتھہ تدبیر اوسکی مہم کرین نور القوم اور نور البلد کہتے ہین جیسے قول ایک شاعر کا ہے ے نور القبائل سالکب بن محل ؛

اور اوپر اس تقدیر کے وہ ہی ہے کہ کام سب آسمان والون کا اور زمین والون
کا بنا دے اور سب کو ساتھہ بخشش کل حزب بما لدیہم فرحون کی نور ہی سے
از نہانخانۂ احسان تو ہر جا ہمہ کس ٭ کل حزب بما فرحون نہ نہ ہے لطف عمیم ٭ اور بیان
مین لایا ہے کہ مدلول السموات والارض اسواسطے کہ جو دلیل دلیلون قدرت
اور عجائبات حکمت کی سے کہ بیچ دایرہ آسمان اور مرکز زمین کے واقع ہے ایک دلیل
روشن رکہتے ہے اوپر ہونے قدرت اور علم اور حکمت اوسکی کے ففی کل شی لہ آیۃ تدل علی انہ واحد
سے وجود جملۂ اشیا دلیل قدرت اوست ٭ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
منقول ہے کہ ہادی اہل السموات والارض راہ دکہلانے والا اہل آسمان اور زمین
کا ہے کہ ساتھہ رہنمائی اوسکی کے طرف ہستی اپنی کے راہ لیجاوین اور ساتھہ
اصلاح اوسکی کے مصلحتین دین اور دنیا کے پہنچاوین بعضے علما دین نے کہا ہے
نور وہ ہے کہ روشن کرے ہر چیز کو تا باصرہ یعنے آنکہہ دریافت کرے اور ساتھہ اوسکے
راہ پاوے پس جب حقتعالے نے بیان کیا ہے واسطے ہمارے جو کچہہ بیچ معاش اور
معاد کے کام آوے اور ہم ساتھہ اوسکے راہ لے گئے ہین اوسکو نور رسکہئے کہنا اور
نزدیک محققون کے یعنے حقیقت جاننے والون کی نور حقیقی ہے حقتعالی کی ہے کہ
سب موجودات بسبب اوسکے ظاہر ہین اور وہ سبب پوشیدہ ہے نظم ہمہ عالم بنور
اوست پیدا کجا او گردد از عالم ہویدا ٭ زہے نادان کہ او خورشید تابان ٭ بنور شمع
جوید در بیابان ٭ تفسیر اس آیت کی بہت ہے اگر مفصل چاہیے تفسیر حسینی مین دیکہیے
مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ صفت اوس نور کی کہ منسوب طرف اسکے ہے
مانند طاق کے ہے دیوار کے کہ راہ باہر کی نہین رکہتا ہے اوس طاق کے چراغ
روشن کیا ہوا اور خوب روشن اور کہا ہے مشکوۃ چراغدان لوہے کا ہے کہ
درمیان قندیل کے اور فانوس کے ہووے اور ساتھہ اس قول کے مصباح
روشن ہووے بیچ چراغ دان کے اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا
كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ وہ
چراغ روشن کیا ہوا بیچ قندیل شیشہ کے وہ شیشہ نہایت صفائی اور پاکیزگی
سے گویا ایک ستارہ ہے چمکنے والا مانند زہرہ اور مشتری کے اور وہ شیشہ یعنے وہ چراغ

کہ بیچ اوسکے ہے روشن کیا گیا ہے بیچ ابتدا کے تیل درخت بابرکت بہت فائدہ والے
کے ہے کہ وہ زیتون ہے بیچ زمین پاک کے اوگا ہے اور ستر پیغمبرون نے اوپر اوسکے
دعا برکت کی پڑہی ہے نہ طرف شرق کے ہے آبادی سے اور نہ طرف غرب کے اوس
سے بلکہ جگہہ اوگنے اوسکے کی زمین اور پہاڑ ولایت شام کے ہے یا نہ ملا ہوا بیچ
آفتاب کے ہے تو گرم ہووے اور نہ ہمیشہ سایہ مین تو میوہ اوسکا کچا ہے بلکہ بہی
رعایت آفتاب کی سے بہرہ مند ہے اور بہی حمایت اور نگہبانی سایہ کی سے محفوظ
حسن بصری رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اصل اوس درخت کا بہشت سے دنیا میں
لائے ہین پس درختون دنیا کے سے نہیں ہے کہ وصف شرقی اور غربی کا ساتھہ
اوسکے اطلاق سکیے کریا یَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ۚ نُورٌ عَلَىٰ نُورٍ ۗ يَهْدِي
اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ترجمہ نزدیک
ہے کہ روغن اوس درخت کا روشنی دیوے ساتہہ ذات اپنی کے اور اگرچہ نہ پہنچے
ہووے ساتہہ اوسکے آگ یعنے بیچ چمکارے کے چمک اس مانند ہے کہ بغیر آگ کے
روشنی بخشے روشنی کی یعنے صفائی روغن کی ملے ساتہہ روشنی چراغ کے اور
لطافت شیشے کے اوپر اوسکے زیادہ ہووے بیچ طاق کے ضابطہ چمکارے کا اور
جامع روشنی کا ہے راہ دکہاتا ہے اللہ ساتہہ نور معرفت اپنی کے جسکو کہ چاہتا
ہے اور بیان کرتا ہے اللہ مثالون کو واسطے آدمیوں کے تو شتابی دریافت کرین
اور مقصود سخن کا اوپر اون کے ظاہر ہووے اور خدا اوپر سب چیز کے معقولات
اور حقیقت ظاہر اور پوشیدہ کی سے جاننے والا ہے علماؤن کو بیچ مقدمہ اس
تمثیل کی باتین بہت ہین علامۃ العلما امام فخر الدین رازی قدس سرہ نے بیچ اسرار
التنزیل کے فرمایا ہے کہ مراد نور سے ایمان ہے کہ حق سبحانہ نے تشبیہ کی ہے سینہ مومن
کو ساتہہ طاق کے اور دل اوسکے کو ساتہہ قندیل کے اور قندیل کو ساتہہ ستارے
چمکنے والے کے اور کلمہ اخلاص کو ساتہہ درخت مبارک کے کہ تاب آفتاب خوف کے
سے اور سایہ بخشش امید کی سے بہرہ رکہتا ہے اور نزدیک ہے کہ فیض کلمہ کا بغیر اسکے
کہ اوپر زبان مومن کے گزرے عالم کو روشن کرے جو اقرار ساتہہ اوسکی اوپر زبان
کے جاری ہووے اور تصدیق دل کے ساتہہ اوسکے ملے نمود اری نور علی نور کے کہ ظاہر

ہوئی اور یہی کلمات امام کے سے ہے کہ نور ایمان کو ساتھ چراغ کے مشابہت کے
واسطے کہ بیچ جس گھر کے کہ چراغ ہووے چور گھر واوسکے نہ آوے اور اسیطرح بیچ
دل کے کہ نور ایمان ہووے شیطان کو بیچ اوسکے راہ نہووے یا یہہ ساتھ چراغ
کے اندر گھر کا روشن ہووے اور سوراخون گھر کے سے روشنی باہر پڑی اور اوسکو
بہی روشنی بخشے اسیطرح نور ایمان کا دلکو روشن کرے اور اس جگہہ سے چمکار معرفت
کا اوپر سوراخون حواس کے پڑے اور روشنی طاعتون کے اوپر اعضا کے ظاہر
آوے ۵ سیائے ہر کس از دل او پید بچہرہ او ہ تشبیہ فرمایا ہے دل مومن کے کو
ساتھ شیشے کے تو اوسکو ساتھ پتھر ظلم کے نہ توڑین کہ شیشہ ٹوٹا ہوا جس جگہہ
کہ پہنچے کاٹے اور جو زخم کہ دل شکستہ کو ہے مرہم پذیر نہووے ۵ چون آئینہ
این دل مجروح نازکم ٭ ہر چند بیشتر شکنی تیز تر شود ٭ ایک قول وہ ہے کہ وہ نور
قرآن ہے دل مومن کا شیشہ ہے اور زبان اوسکی طاق ہے اور قرآن چراغ ہے
اور درخت سے مراد وحی ہے کہ نہ پیدا کئے ہوئے ہے اور نہ جہوٹھہ جوڑی ہوئے
نزدیک ہے کہ ابہی قرآن نہ پڑہنے کے دلیلین اوسکے اوپر سب کے ظاہر اور روشن
ہووین پس جب اوسکو پڑہین نور علیٰ نور ہووے اور روح الارواح مین لایا ہے کہ وہ
نور محمدی ہے طاق آدم ہے اور شیشہ نوح اور زیتون ابراہیم کہ نہ ساتھ دین یہود یون
کے مائل ہے کہ یہود نے غرب کو قبلہ بنایا تہا اور نہ نصرانیون کے ہے
کہ نصرانیون نے شرق کو قبلہ سمجہا تہا اور چراغ ذات مبارک حضرت رسالت کے
ہے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یا مشکوٰۃ یعنے طاق ابراہیم ہے اور شیشہ اسمعیل اور
چراغ حضرت پیغمبر اور شجرہ شجرۂ نبوت کہ نہ جہوٹہہ ہے اور نہ یہودیہ یا طاق سینہ
کہلا ہوا آنحضرت کا ہے اور شیشہ دل صاف پاک کیا گیا اوسکا اور چراغ علم کامل
اوسکا اور درخت خلق شامل اوسکا کہ نہ طرف بلندی اور افراط کی ہے اور نہ طرف
تقصیر اور تفریط کے بلکہ اوپر طریقہ اعتدال کے ہے کہ خیر الامور اوسطہا واقع ہوا
ہے عین المعانی مین فرمایا ہے کہ نور محبت حبیب کا ہے یا نور دوستی خلیل کی ہے
اوسکو نور علیٰ نور کہا ہے ۵ پدر نور و پسر نور است مشہور ٭ ازینجا فہم کن نور علی
نور ٭ بہت بلکہ لکہا متعلق آیت نور کی جواہر التفسیر مین مذکور ہین اگر چاہے ملاحظہ کرے ٭

فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ لا يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ تسبیح
کہین اسکو بیچ اون گہرون کے کہ حکم کیا ہے اللہ نے وہ کہ بلند کیا جاوے مرتبہ اوسکا ساتہ
تعظیم کی یعنے اوسکو بلند قدر اور بزرگ مرتبہ کہین یا اوٹہا دین بیچ اوسکے آوازون کو یا
اوٹہائی جاوین طرف حق تعالی کے حاجتین بیچ اون گہرون کے اور ذکر کیا جاوے
بیچ اون گہرون کے نام اوسکا اور مراد گہرون سے مسجدین ہین اور اوس مین ساتہہ
ذکر نماز کی شغل چاہیے کرنا اور بات دنیا کی سے اور کلمات بیہودہ سے پرہیز چاہیے کرنا
یا گہر انبیا علیہم السلام کے یا گہر مدینہ منورہ کے یا گہر حجرات طاہرہ کے اور بعضے رفع کو
یعنے بلند کرنے گمان کرتے ہین اور بنائی کی اور بلند کرنے کی بنیاد کو جیسے واذ یرفع
ابراہیم القواعد اور کہتے ہین بیوت عبارت چار گہرون سے ہے کہ ساتہہ حکم آلہی کے
بنانے والی عمارت اوسکی کے پیغمبر ہوئے ہین کعبہ معظمہ کہ ساتہہ سعی خلیل کے اور
مدد اسماعیل کی تمام ہوا اور بیت المقدس کہ بلند ہونا قواعد اوسکے کا بیچ دنون بادشاہت
داؤد علیہ السلام کے اور تمام ہونا اوسکا ساتہہ ناتہہ سلیمان علیہ السلام کے اتفاق پڑا
اور مسجد مدینہ کی اور مسجد قبا کی کہ عمارت دونون کے ساتہہ اشارہ پیغمبر صلے اللہ علیہ
واٰلہ وسلم کے تہی تسبیح کی جاوے یا نماز ادا کی جاوے خاص اللہ کو بیچ اون گہرون
کے بیچ صبح کے اور بیچ شام کے رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ
الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ تسبیح کہنے والے یا نماز پڑہنے والے مرد ہین کہ نہایت مستغرق
ہونے سے بیچ مقام شہود کے مشغول نہین کرتے اور باز نہین رکہتے اونکو سوداگری
یعنے خریدنا اوس چیز کا کہ اوس سے امید فائدہ کی ہووے اور نہ بیچنا اوسکا یعنے خریدنا
اور بیچنا اونکو مانع نہین ہوتا ذکر اللہ کے سے اور قایم رکہنے نماز کے سے اور دینے زکوۃ
کے سے محقق اوپر اوسکے ہین کہ جب خریدنا اور بیچنا کہ بڑے شغلون دنیا کے سے ہے
اونکو ذکر سے مانع نہووے باقی اور شغل کب مانع ہووین صاحب کشف الاسرار نے فرمایا
ہے کہ ظاہر اونکا ساتہہ خلق کے ہے اور باطن اونکا بیچ شہود اسمون اور صفتون حق
کے اور بیچ حقیقت کی یہہ طریقہ جیہ [illegible] ان یعنے صاحبون ماوراء النہر کا ہے لائے ہین کہ
ملک حسین کرد　کہ مالک ہرات کا تہا حضرت قطب الاقطاب خواجہ بہاء الدین
نقشبند قدس سرہ سے پوچہا کہ بیچ طریقہ تمہارے کے ذکر جہر کا اور خلوۃ اور سماع

ہوتا ہے فرمایا کہ نہیں ہوتا پس کہا کہ بنا طریقہ ہمارے کے اوپر کس چیز کے ہے فرمایا خلوت بیچ مجلس کے ظاہر میں ساتھ خلق کے اور باطن میں ساتھ حق کے ﴿ از درون شو آشنا و ز بیرون بیگانہ وش * این چنین زیبا روش کم می بود اندر جہان ﴾ جو کچھ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ اشارت ساتھ اس مقام کے ہے اور حضرت حقایق پناہی قدس سرہ کے بیچ بیان اس طریقہ کے فرماتے ہے ﴿ سررشتہ دولت اے برادر بکف آر * وین عمر گرامی بخسارت مگذار * دایم ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ کار * می دار نہفتہ چشم دل جانب یار ﴾ یَخَافُونَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ لِیَجْزِیَهُمُ اللّٰهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَیَزِیدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ ط وَاللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ یَشَاءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ڈرتے ہیں وہ مرد باوجود ایسی توجہ اور استغراق کے اوس دن سے کہ پہرین بیچ اوس دن کے دل یعنے ہول سے حیرت زدہ ہوئیں اور صفت آرام کے ساتھ گہبراہٹ کے بدلے جاوے اور پہرین آنکہین اور طرف سے دیکہتے ہین

تو دیکہین کہ نامہ اوسکا کہاں سے ساتھ اوسکے آتا ہے ڈرتے ہین تا جزا دیوے اللہ اونکو سبب اوس ڈر کے بہترین جزا کی وہ چیز کہ عمل کئے ہین اونہوں نے یعنے بہشت وعدہ کیا گیا اور زیادہ کرے بیچ بدلہ اونکے کے فضل اپنے سے یعنے سوا جزا وعدہ کی گئی کی اونکو بخشش کرامت فرماوے کہ ہرگز بیچ خاطر اون کے کی نگذرے ہووے اور اللہ روزی دیتا ہے بیچ دنیا کے جس کسی کو کہ چاہتا ہے بحساب یعنے اپنے اوس روزی کے حساب نہین کرتا یا زیادہ دیتا ہے اوس سے بیچ آخرت کے کہ بیچ قید گنتی کے آوے وَالَّذِینَ كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِیعَةٍ یَحْسَبُهُ الظَّمْآنُ مَاءً ط حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُ لَمْ یَجِدْهُ شَیْئًا وَوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهُ فَوَفَّاهُ حِسَابَهُ ط وَاللّٰهُ سَرِیعُ الْحِسَابِ اور وہ لوگ کہ ڈہانکا اونہوں نے حق کو اور کافر ہوئے ساتھ اللہ کے عمل اون کے کہ بیچ ظاہر کے اچھی دکہائی دیوین مانند صلہ رحم کے اور آزاد کرنے غلام کے اور کہلانے فقیروں کے مانند سراب کے ہین بیچ زمین یکسان کے اور سراب وہ ہے کہ جبکہ آفتاب دوپہر کے بیچ زمین ہموار کے پڑے چمکارا اوسکا روشن مانند چشمہ پانی کے دکہلائی دیوے گمان کرے اوسکو پیاسا پانی صاف اور متوجہ اوسکی طرف ہووے تو جب تلک کہ پہنچے بیچ اوس جگہہ کے کہ اوس مین گمان پانی کا کیا تہا نپاوے وہ گمان کیا ہوا

اپنا اور پاوے عذاب اللہ کا نزدیک عملون اپنے کے یا خدا کو حساب کرنے والا اپنا
پاوے پس پورا دیوے اللہ اوسکو بدلہ عملون اوسکے کا اوپر اوس طرح کے حساب نے
خواہش کی ہووے اور اللہ شتاب حساب ہے حساب ایک کا اوسکو حساب دوسرے
کے سے مانع نہووے مثال دی عملون کافر کے کو ساتھ سراب کے اور اوسکو ساتھ
پیاسے جگر سوختہ کے پس جیسے کہ پیاسا سراب سے ناامید ہووے شدت پیاس کی
اوسکو زیادہ ہووے کافرون کو ساتھ بدلہ عملون اپنے کے جو بنیا دین حسرت اور
افسوس زیادہ ہووے اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ
فَوْقِهٖ سَحَابٌ ط ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ط اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ط وَمَنْ
لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ع یا عمل اون کے ہو دین مانند تاریکیون کے بیچ
دریا گہرے کے کہ دمبدم ڈھانکے ہے اوس دریا کو ایک موج اوپر اوس موج کے
ایک موج دوسرے اوپر موج دوسری ایک ابر کہ روشنی ستارون کے کو ڈھانکے
یہہ اندھیرے ہین بعضے اوپر بعضون کے یعنے اندھیرا ڈر کا اور اندھیرا موج پہلے کا اور
اندھیرا موج دوسری کا اور اندھیرا ابر کا جو باہر نکالے کوئی ہاتہہ اپنے کو کہ اور اعضا
سے نزدیک ہے ساتہہ آنکہون کے نزدیک نہین ہے کہ دیکھے اوسکو بیان تاکید
شدت اندھیرے کا ہے یعنے ہاتہہ کو نہ دیکھے اور نزدیک نہین ہے کہ دیکھے اور جس کسکو
کہ نہ دیا اور مقدور اور مقرر نکیا اللہ نے واسطے اوسکے روشنی کو بیچ وقت قسمت ازلی
کے پس نہین ہے خاص اوسکو کوئی روشنی یہہ مثال دوسری ہے خاص عملون
کافرون کی کے ظلمات عمل بسیاہ اوسکے ہین اور دریا گہرا دل اوسکا اور موج جنکہ دل
اوسکے کو ڈھانکے جہل اور شرک ہے اور سحاب آفتاب رسوائی کا اوپر اوسکے پس گفتگو
اور عمل اوسکے ظلمت ہین اور جگہہ داخل ہونے کے اور باہر نکلنے کی ظلمت ہے اور
پہرنا اوسکا دن قیامت کے بھی ساتہہ ظلمت کی ہی پس برعکس ہے مومن کا کہ نور علی
نور ہے اور اسکو ظلمات نہوے بعضا اوپر بعضے کے ؎ مومنان از تیرگی دور اند و نذ
لاجرم نور علی نور آمدند کافر ار یکسا ول را مکر نیست حال وکارش ظلمت اندر
ظلمت ست اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ آیا
ندیکھا تونے اور نجانا تونے وہ کہ اللہ تسبیح کہتا ہے خاص اوسکو جو کوئی بیچ آسمانون کے

اور زمین کی ہے اور جانور بھی تسبیح کہتے ہین اوسکو جس حال مین کہ بازو کشادہ
ہو وین بیچ ہوا کے اور صف باندہے ہوئے تخصیص جانورون کے اسواسطے
ہے کہ وہ درمیان زمین اور آسمان کے ہین یا دلیلین کاریگری کے بیچ اونکے ظاہر اور
ہین کُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ہر ایک نے اہل آسمان اور
زمین کے سے یا جانورون سے یا سب مخلوقات سے تحقیق کہ جانا ہے دعا اپنی کو یا پاکی
اپنی کو یاد عا اور تسبیح اللہ کی کو یا خدا جانتا ہے نیاز اور نماز سب کی کو اور اللہ جانتے
والا ہے ساتھہ اوس چیز کے کہ کرتے ہین سب بندگیون سے وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ اور خاص اللہ کو ہے بادشاہی آسمانون کی اور
زمینون کے کہ پیدا کرنے والا اونہون کا وہ ہے اور طرف اللہ کے ہے بازگشت سبکے
اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ
مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ آیا نہین دیکھتا ہے تو کہ اللہ ہانکتا ہے اور اوٹھاتا ہے بادلون کو ٹکڑے ٹکڑے
پس تالیف کرتا ہے درمیان اوسکے یعنے ملا دیتا ہے بعضے اوسکی سے ساتھہ بعضے کی
پس کرتا ہے اوسکو آپس مین ملا ہوا اور تہ بتہ پس دیکھتا ہے تو مینہ کو باہر نکلتا ہے درمیان
اوسکے سے وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْۢ بَرَدٍ اور نیچے بھیجتا ہے ابر سے یا آسمان
سے کہ بیچ اوسکی ہے یعنے ٹکڑون بڑی کے سے کہ مانند پہاڑون کے ہین بیچ بزرگی کے
اون اولون سے کہ کاین ہے اور بیچ اسکے مفعول حذف کیا ہوا ہے بقدر اوسکے اسطرح
ہے کہ بھیجتا ہے اون اولون سے کہ بیچ ابر کے ہے اولی کو اور کہتے ہین اس جگہہ معنے
سما کے آسمان ہے نہ ابر اور بیچ آسمان کے پہاڑ ہین اولون سے جیسے بیچ زمین کے
پہاڑ ہین پتھر سے اور حق تعالے اوس مین سے اولی اوتارتا ہے فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ
وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ۭ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ۞ پس پہنچاتا ہے اون
اولون کو ساتھہ کہیتی اور باغ جس کسی کے کہ چاہتا ہے اور پھیرتا ہے اوسکو سوے
اور محصول جس کسی ہی ہے کہ چاہتا ہے نزدیک ہے کہ روشنی بجلی اوس ابر کے
کی لیجاوے آنکھون کو زیادتی روشنی کے سے اور یہہ بہت قوی دلیل ہے اور بر
کمال قدرت کی کہ شعلہ آگ کا درمیان ابر پانی رکھنے والے کے سے باہر آتا ہے
يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ پھیرتا ہے اللہ

رات اور دن کو ساتھہ جانے اور آنے کے پیچھے ایک دوسرے کے سے یا ساتھہ
گھٹانے ایک کے اور زیادہ کرنے دوسرے کے یا بدلتا ہے احوال اونکا ساتھہ گرمی
اور جاڑے کے یا ساتھہ اندھیرے اور روشنی کے تحقیق بیچ اسکے کہ مذکور ہوا
البتہ وہشت اور دلیل ہے خاص صاحبون آنکھون کے اور بینائی کے وَاللّٰہُ
خَلَقَ كُلَّ دَآبَّۃٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ اور اللہ نے پیدا کیا ہے ہر چلنے والے کو کہ بیچ زمین کی ہے
پانی سے کہ جز یادہ اوسکے کا ہے یا پانی مخصوص سے یعنے منی اور یہہ اوپر راہ تغلیب
کے ہووے اسواسطے کہ بعضے حیوانات منی کے پانی سے پیدا نہین ہوتی - تبیان مین
ابن عباس سے نقل کرتا ہے کہ اللہ تعالے نے ایک جوہر پیدا کیا اور نظر ہیبت کی
اوپر اوسکے ڈالے وہ جوہر گلا اور پانی ہوا بعضے اوسکے کو بدلہ ساتھہ آگ کے اور
اس سے جن پیدا کئے پس تھوڑا ایک بدلہ کیا ساتھہ باد کے اور اوس سے فرشتہ پیدا
کئے پس تھوڑا سا بدلہ ساتھہ خاک کے اور اوس پانی سے آدمی اور سارے حیوانات
پیدا کئے اور اصل سبھون کا پانی ہے فَمِنْهُم مَّن يَمْشِي عَلَىٰ بَطْنِهِ ۚ وَمِنْهُم مَّن
يَمْشِي عَلَىٰ رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُم مَّن يَمْشِي عَلَىٰ أَرْبَعٍ ۚ يَخْلُقُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ پس ان چلنے والون سے وہ کوئی ہے کہ چلتا ہے اوپر پیٹ اپنے کے
جیسے سانپ اور بچھو اور گزندہ اور بعضا اونمین سے ہے کہ چلتا ہے اوپر دو پاؤن کے
جیسے آدمی اور جانور پرندہ اور بعضا اونمین سے کہ چلتا ہے اوپر چار پاؤن کے
جیسے وحشی اور حیوانات پہلے مذکور کیا اوسکو کہ بیچ قدرت کے ابلغ ہے اور وہ چلنے
والا ہے بے اعضا چلنے کے پیچھے دو پاؤن والا بعد اوسکے چار پاؤن والا کہ قائمہ کہتا ہو
اور حیوانات سے وہ کہ زیادہ چار پاؤن سے رکھتا ہے اعتماد اوسکا اوپر چار پاؤن کی
زیادہ نہین ہے پیدا کرتا ہے اللہ جو کچھ کہ چاہتا ہے اوس چیز سے کہ ذکر کیا اور
اوس چیز سے کہ یاد نفرمایا ساتھہ اختلاف صورتون کے اور اعضا کے اور قوی اور
فعلون کے باوجود دوستی عنصرون کے اور صاحب حدیقہ نے فرمایا ہے ؎
اوست قادر بہرچہ خواہد خواست ٭ ہرچہ خواہد کند کہ حکم اوست ٭ نقشبند برون
گلہا اوست ٭ نقش دان درون دلہا اوست ٭ تحقیق کہ اللہ اوپر سب چیز کے
صاحب قدرت ہے پس جو چیز چاہے پیدا کرے لَقَدْ أَنزَلْنَا آيَاتٍ مُّبَيِّنَاتٍ ۚ وَاللَّهُ

يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ قسم اللہ کی البتہ تحقیق بھیجے ہیں ہمنے آیتوں
روشن کی ہوئیں اور ظاہر کرنے والیاں اور اللہ راہ دکھاتا ہے جسکو چاہتا ہے ساتھ سبب
فکر کرنیکے بیچ اونکی طرف راہ سیدھی کے اور درست کے کہ راہ بہشت کی ہے
لائے ہیں کہ درمیان بشر منافق کے اور یہودی کے مقدمہ تھا یہودی نے
کہا آؤ تو جھگڑا بیچ حکم محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیجاوین ہم اور منافق
نے کہا کہ ساتھ کعب بن اشرف کے رجوع کرتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ نے آیت بھیجی کہ
وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ
وَمَاۤ اُولٰۤئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ اور کہتے ہیں منافق کہ ایمان لائے ہم ساتھ خدا کے اور
ساتھ پیغمبر اوسکی کے اور تابعداری کرتے ہیں ہم دونوں کے پس پھر جاتے ہیں
ایک گروہ اون میں سے اور منع کرتے ہیں قبول حکم اوسکے سے پیچھے اقرار ایمان
اور تابعداری کی سے اور نہیں ہیں وہ گروہ ایمان لانے والے اخلاص مندیا
ثابت او پر ایمان کے اور کہتے ہیں درمیان مرتضیٰ علی رضی اللہ عنہ کے اور مغیرہ
بن وائل کے جھگڑا تہا بیچ مقدمہ پانی اور تہوڑی زمین کے جو کچھہ علی رضی اللہ
عنہ نے چاہا کہ اوسکو نزدیک پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیجاوے پیغمبر تہا اور
مغیرہ نے کہا کہ پیغمبر واسطے تیرے حکم کریگا کہ تو اوسکے چچا کا بیٹا ہے حق تعالیٰ آیت
بھیجی کہ اقرار ساتھہ ایمان کے اور تابعداری کے کرتے ہیں اور حکم خدا اور پیغمبر کے
سے سر پہیرتے ہیں اور سرگردانی کرتے ہیں وَاِذَا دُعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ
بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ اور جسوقت بلائے جاتے ہیں طرف کتاب اللہ
کے اور طرف حکم پیغمبر اوسکے کے تو حکم کرے پیغمبر ساتھ راستی کی درمیان اونکے اوسوقت
ایک گروہ اون میں سے کہ بشر ہے یا مغیرہ مونہہ پہیرنے والے ہیں حکم عالی پیغمبر کے
سے وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْۤا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ اور اگر ہووے واسطے اون کے
حکم یعنے واسطے اونکی ہووے کہ اونکو سچا کرے آویں طرف پیغمبر کے تابعداری کرتے
ہوئے یعنے اگر جانیں کہ واسطے ہمارے حکم واقع ہوویگا سر پہیریں انکار کرین اَفِيْ
قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْۤا اَمْ يَخَافُوْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ؕ بَلْ
اُولٰۤئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ آیا بیچ دلوں اونکے بیماری ہے یعنے کفر یا بیچ شک کے

ع ١٠
٦

ثلث الربع

پڑے ہین بیچ مقدمہ پیغمبر کے اور اوس سے تہمت دیکہے کہ اوپر اوسکے اعتماد رکہتی کی شرع یا ڈرتے ہین وہ کہ حیف کرے اللہ بیچ بہیجنے حکم کے اور ظلم کرے اوپر اونکے اور رغبت کرے پیغمبر اوسکا بیچ حکومت کے نہ اسطرح ہے کہ پیغمبر جانبے ہمت ہو وسے یا خدا اور پیغمبر اوسکا حکم کرے ساتہہ حیف کے بلکہ وہ گروہ وہی ستم کرنیوالے ہین اوپر دشمنون کے یا اوپر دا نرن اپنی کے اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ سوا اسکے نہین ہے کہ ہے گفتار مسلمانون کے جبوقت بلائے جاوین طرف کتاب اللہ کی کے اور طرف پیغمبر اوسکے کے تو حکم کرے درمیان اونکے وقت دشمنی اور جہگڑے کے وہ کہ کہین سنا ہمنے بات تیرے کو اور تابعداری کی ہمنے حکم تیرے کی اور وہ گروہ کہ اسطرح کہین وہی ہین چہٹکارا پانے والے عذاب سخت الٰہی کے سے اور پہنچنے والے ہین ساتہہ درجون رضائے حق تعالےٰ کی وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ اور جو کوئی فرمان برداری کرے اللہ کی بیچ فریضون کے اور فرمانبرداری کرے پیغمبر اوسکے کی بیچ سنتون کے یا جو کچہہ کہ فرماوے پیغمبر اور ڈرے عذاب اللہ کے سے اوپر گناہون گزرے ہوئے کے اور پرہیز کرے غضب اوسکے سے اور گناہ نکرے بیچ زمانہ آیندہ کے پس وہ گروہ وہی ہین فیروزی پانے والے ساتہہ نعمتون قایم رہنے والیون کے کشاف مین لایا ہے کہ ایک نے بادشاہان مین سے التماس کیا ایک آیت کا کہ اوس پر عمل کرے اور محتاج اور آیتون کا نہو وے علماؤن زمانے کے نے ساتہہ آیت کے اتفاق کیا اسواسطے کہ حاصل ہونا فیروزی اور فلاح کا سوا فرمان برداری اور ڈر کے اور پرہیزگاری کے متصور نہین ہے سے اینک اگر مقصود اقتضے طلبی ﴿ و اینک عمل از رضائے مولی جوئی وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ۭ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور قسم کہائی منافقون نے ساتہہ اللہ کے سخت تر سوگندون اپنی کے کہ بیچ راہ فرمان برداری کے ایسے ہین کہ بیشک اگر فرما دے تو اونکو واسطے باہر آنے کے شہر اور مال اپنے سے البتہ باہر آوین اور ایک ساعت دیر نکرین کہہ تو اسے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ یہ سب کہنا ہے یا کرو قسم اور سوگند جہوٹی نکہاؤ کہ تم مطلب کم ہے

ع ۱۲

تابعداری ہے پہچانے گئے ساتھہ اخلاص کے اور صدق نیت کے نہ سوگند نہاون
جہوٹی اوپر تابعداری نفاق کے تحقیق کہ اللہ جاننے والا ہے ساتھہ اوس چیز کے کہ
تم کرتے ہو نفاق سے اور سوائے اوسکی سے قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ
فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ
وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ کہہ فرمابرداری کرو تم اللہ کی اور تابعداری
کرو تم پیغمبر کی ساتھہ صاف نیت کے پس اگر روگردانی کروگے تم اے آدمیون پس سوائے
اسکے نہین ہے کہ اوپر پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے وہ چیز کہ اوپر اوس کے
حمل کی ہے پہچانے احکام کے سے اور اوپر تمہاری ہے وہ چیز کہ یاد کئے گئے ہو
فرمابرداری سے اور اگر تابعداری کرو تم پیغمبر خدا کے بیچ حکم اوسکے کے راہ پاؤ تم
ساتھہ راستے کے اور نہین ہے اوپر پیغمبر کے مگر پہچانا ظاہر اور دعوت روشن اور
پیغمبر میرا جو کچھہ اوپر اوسکے ہے بجالایا اور جو کچھہ کام تمہارا تہا باقی رہا یعنے فرمان
برداری کا کام تمہارا تہا سو نکلے تمنے وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
وعدہ کیا ہے اللہ نے اون لوگون کو کہ ایمان لائے ہین تم مین سے اور کئے کام اچہے
مراد ساتھہ قول مشہور کے فقیر لوگ ہجرت کرنے والون کے ہین کہ بعد ہجرت کے مدینہ
مین بیچ گہرون انصاریون کے جاگہہ پکڑی اور قریش اکثر قبیلون عرب کے سے
کہ بیچ مکہ اور یثرب کے تہے اوپر لڑائی اونکی کے اتفاق کرکر شب و روز پیغام سختی ملی
ہوئی اور باتین فتنہ اوٹہانے والین بہیجتے تہے ہجرت کرنے والے اکثر اوقات ہتیار
ساتھہ اپنے رکہتے تہے اور زمانہ ساتھہ خوف کے گزارتے تہے ایکون آپس مین کہا آیا کوئی
وقت اور زمانہ اوپر ہمارے ایسا بہی آوے کہ اپنے تئین ساتھہ دلجمعی کے دیکہین
ہم اور ساتھہ فراغت خاطر کی اور بچہونے امن اور سلامتی کے بیٹہین ہم یہہ آیت نازل
ہوئی اور اللہ تعالےٰ نے وعدہ دیا اور قسم کہائی کہ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ البتہ اونکو خلیفہ کرے بیچ زمین کافرون کے عرب اور عجم سے جیسے
کہ خلیفہ کئے گئے وہ لوگ کہ تہے اور حفص استخلف کو فعل معلوم پڑہتا ہے یعنے جیسے
کہ خلیفہ کیا اللہ نے اون لوگون کو کہ تہے آگے ان سے یعنے بنی اسرائیل کہ زمین
مصر اور شام کے ساتہہ اون کے دی لودحل کیا بیچ اوس زمین کے جیسے کہ

بادشاہ بیچ ملکون اپنے کے کرتے ہین اور تہوڑی فرصت کو ہی ساتہہ وعدہ موثوق کے وفا فرمائے جیسے کہ جزیرہ عرب کے اور شہر کسرا کے کا اور ملک روم کا ساتہہ اونکے بخشا اور امید ہے کہ تمام اطراف شرق اور مغرب کے ساتہہ حکم لیظہرہ علی الدین کلہ کے بیچ قید حکم خادمون شرع نبوی کے آوے یہہ آیت دلیل معجزہ قرآن کے ہے اور بحست صحت نبوت کی اور دلیل خلافت خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی ہے اور آیت دوسری فرماتا ہے کہ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۚ وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ اور البتہ مضبوط اور ثابت کرے واسطے اون کے دین اون کے کو وہ دین کہ پسند کیا ہے خاص اونکو یعنے دین اسلام مراد وہ ہے کہ اوسکو اوپر سب دینون کے غالب کرے اور بدلہ دیوے اونکو پیچہے ڈرنے اونکے سے امن کو پرستش کرین میرے تئین بیچ وقت خلافت کے شریک نکرین ساتہہ میرے کسی چیز کو یعنے اختیار اور دولت اونکو عبادت اور توحید میری سے باز نرکہے اور جو کوئی کافر ہووے بیچ اس نعمت کے پیچہے سچ ہونے وعدہ کے سے پس وہ گروہ یعنے کفر نعمت کرنے والے وہ ہی کامل ہین بدکاری مین امام ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ قبیلہ ذوالنورین ایک گروہ ہے کہ کفر اس نعمت کا کیا تہا اونہون نے وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ اور قایم رکہو تم نماز فرض کئے گئے کو اور دو تم زکوۃ واجب کو اور تابعداری کرو تم پیغمبر کی ساتہہ جس چیز کے کہ حکم کرے شاید کہ تم رحمت کئے جاؤ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ ۚ وَمَأْوَاهُمُ النَّارُ ۖ وَلَبِئْسَ الْمَصِيرُ نجان تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اون لوگون کو کہ کافر ہوئے عاجز کرنے والے ہین خاص اللہ کو عذاب کرنے سے بیچ زمین کے یا سبقت کرنے والے ہین اوپر اوسکے یعنے نہ قدرت رکہین کہ اوپر اللہ تعالی کے آگے پڑہین اور عذاب اوسکے کو اپنی سے فوت کرین اور جاگہہ بازگشت اونکی کے آگ دوزخ کے ہے اور بری بازگشت ہے دوزخ بیچ شان اوترنے اس آیت کے مین لایا ہے کہ حضرت رسالت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک غلام انصاری کو کہ مدلج بن عمرو نام تہا واسطے بلانے فاروق کے دوپہر کو بہیجا مدلج بیخبر اور بے اجازت گہر مین اون کے گیا اور عمر رضی اللہ

ع ۱۲

عند سوتے تھے اور کپڑا بعضے اعضا اون کے سے دور ہوا تھا اور ایک قول یہہ ہے کہ
جاگتے تھے اور ساتھہ جورو اپنی کے کنار و بوسہ کرتے تھے آنے غلام کے سے کراہیت کام
بیچ خاطر اون کے کے گذری اوپر زبان مبارک اون کے کے جاری ہوا کہ کیا ہوتا کہ
حق تعالیٰ فرماتا کہ باپ اور بہائی اور خادم اور غلام ہمارے بیچ مانند اس ساعتون
کے بے اجازت بیچ گہرون ہمارے کے نہ آوین تو اوپر بہید امرون پوشیدہ کی خبردار
ہووین بعد اوس کے بیچ خدمت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئے یہ آیت
اوتری یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِیَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِیْنَ مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ وَ الَّذِیْنَ لَمْ یَبْلُغُوا
الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ط اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم چاہیے کہ حکم مانگین تم سے
وہ لوگ کہ مالک اون کے ہین ہاتہہ تمہارے یعنے غلام کہ مرد ہووے یا سب غلام
اور لونڈیان اور وہ لوگ بہی تم مین سے کہ نہین پہنچے ہین حد بلوغ کو قوم تمہاری سے
یعنے غلام اور لڑکے کہ واقف جماع سے نہین ہوئے چاہیے کہ اذن طلب کرین تم سے
واسطے آنے کے بیچ گہرون تمہارے کے تین بار بیچ رات اور دن کے مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ
الْفَجْرِ وَ حِیْنَ تَضَعُوْنَ ثِیَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِیْرَةِ وَ مِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ط ایک بار
پہلے نماز فجر کی سے کہ آدمی سونے سے اوٹہتا ہے اور کپڑے رات کے دور کر کے جامہ
ہے کہ لباس صحبت کا پہنے اور ایک بار اسوقت کہ رکہتے ہو تم کپڑے اپنے کو بیان و
کا ہے یعنے وہ وقت دوپہر ہے اور ایک بار بعد نماز عشا کے کہ وقت تنہائی کا ہے
لباس سے اور وقت آنے خواب گاہ کا ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ط لَیْسَ عَلَیْكُمْ وَ لَا
عَلَیْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ط طَوّٰفُوْنَ عَلَیْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ط كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ
اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰیٰتِ ط وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ نگاہ رکہو تم یہہ تین وقت ننگی ہونے کے
کہ خاص تمکو ہے نہین ہے اوپر تمہارے اور نہین اوپر غلامون کے اور لڑکون نابالغ کے کچہہ
گناہ اور تنگی بیچ چہوڑنے اذن مانگنے کے پیچہے ان تین وقتون سے غلام پہرنے والے
ہین یعنے آنے والے ہین اوپر تمہارے واسطے خدمت کی پس ہمیشہ ہر وقت نہ سکین
کہ رخصت مانگین آتے ہین بعضے تم مین سے اوپر بعضے کے یعنے غلام اوپر صاحب
کے مانند اس روشن کرنے کے روشن اور بیان کرتا ہے اللہ واسطے تمہارے
دلیلین حق کے اور احکام شرع کے اور اللہ دانا ہے ساتہہ مصلحت بندون کے

ع ۱۳

حکم کرنے والا ہے ساتھہ مناسب ادب مراسم کے نزدیک بعضے علما کے یہہ آیت منسوخ ہے اور ساتھہ قول بعضون کے عکرمہ ابن جبیر کو پوچھا کہ بعضے آدمی بیچ نسخ اس آیت کے سخن کہتے ہین جواب دیا کہ قسم اللہ کی یہہ آیت منسوخ نہین لیکن لوگ اس مین تغافل کرتے ہین وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ اور جسوقت پہنچین لڑکے تم مین سے ساتھہ خواب دیکھنے کے یعنے صاحب احتلام ہووین مراد وہ ہے کہ بالغ ہووین اور احتلام روشن تر دلیل ہے ساتھہ بالغ ہونے کے پس چاہیے کہ رخصت مانگین بیچ سب وقتون کے جیسے کہ رخصت مانگتے ہین وہ لوگ بالغ ہوئی ہین آگے اون سے یعنے وہ حکم تمام مرد و نکار کہتے ہین بیچ حکم مانگنے کے جیسے کہ بیان کیا اس حکم کو روشن کرتا ہے اللہ واسطے تمہارے نشانیون اپنی کو اور اللہ جاننے والا ہے ساتھہ احوال تمہارے کے حکم کرنے والا ہے ساتھہ حکمت کے بیچ تعین کرنے رفتار شریعت کے تکرار اس حکم کے بیچ آخر ان دو آیتون کے پہلے واسطے زیادتی تاکید کے ہے وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ ۖ اور بیٹھنے والیان بیچ گہرون کے عورتون سے وہ عورتین کہ امید نہین رکھتی ہین نکاح اپنے کی تئین یعنے طمع نہین کرتے ہین کہ کوئی اونکو نکاح کرے یعنے بڑہیان پس نہین ہے اوپر اون کے کچہہ گناہ اور وبال اوس سے کہ رکہین کپڑے ظاہر اپنے کو مانند چادر کے جس حال مین ظاہر کرنے والے ہووے جگہہ زینت اپنی کو یعنے غرض دور کرنے چادر کے سے ظاہر کرنا سر اور گردن اور کان کا اور مانند اوسکے کا ہووے وَأَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَهُنَّ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ اور وہ عورتین کہ طلب پردہ کی کرین اور ڈہانکین اپنے تئین بہتر ہے اونکو اور دور تر ہے تہمت سے اور اللہ سننے والا ہے گفتگو اون کے ساتھہ مردون کے جاننے والا ہے ساتھہ مقصود کے گفتگو اونکی سے امام واحدی رحمہ اللہ لایا ہے کہ تندرست اصحابون کہ ساتھہ بیمار اور اندہون کے نکہاتے پیتے یا یہہ جماعت ہم پیالہ ہونے سے ارباب صحت کے گناہ کرنے والے تہے خطرہ اسکے سے کہ مبادا طبیعتون تندرستون کے کو اونہون سے نفرت اور کراہیت آوے یا وہ کہ

کہ بعضے اصحابون سے جب سفر کو جاتے تھے کنجیان گہرون کی اور غلون کی بیچ ہاتھ
ارباب عاہات کے دیتے تھے تو بیچ وقت حاجت کے طعام اونکے سے کہادین اور
یہہ محتاج ساتھہ وہم نارضامندی اونکی کے اوس سے پرہیز کرتے تھے یا اگر اونکو کوئی
اقرباؤن سے دعوت کرتا تھا قبول نکرتے تھے اللہ تعالیٰ نے آیت بھیجی کہ لَیْسَ عَلَی الْاَعْمٰی
حَرَجٌ وَّلَا عَلَی الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَی الْمَرِیْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰۤی اَنْفُسِکُمْ اَنْ تَاْکُلُوْا
مِنْ بُیُوْتِکُمْ اَوْ بُیُوْتِ اٰبَآئِکُمْ اَوْ بُیُوْتِ اُمَّهٰتِکُمْ اَوْ بُیُوْتِ اِخْوَانِکُمْ اَوْ بُیُوْتِ اَخَوٰتِکُمْ
اَوْ بُیُوْتِ اَعْمَامِکُمْ اَوْ بُیُوْتِ عَمّٰتِکُمْ اَوْ بُیُوْتِ اَخْوَالِکُمْ اَوْ بُیُوْتِ خٰلٰتِکُمْ اَوْ مَا مَلَکْتُمْ
مَّفَاتِحَهٗۤ اَوْ صَدِیْقِکُمْ نہین ہے اوپر اندہے کی کچہہ گناہ اور ثواب اور نہ اوپر لنگڑے
کے کچہہ گناہ اور نہ اوپر بیمار کے کچہہ گناہ اور نہ اوپر ذاتون تمہارے کے یہہ کہ کہاؤ تم
اے اہل مصیبت کہانا گہرون اپنے سے کہ اہل اور عیال تمہارے بیچ اوسکے ہین اور
گہر بیٹون کے بہی اوسمین داخل ہین موافق حکم اس حدیث شریف کے کہ اَنْتَ وَمَا
لَکَ لِاَبِیْکَ اور حدیث صحیح وہ ہی کہ اکثر جو کچہہ کہ کہاتا ہے مرد کسب اوسکا ہے یعنی کسب
سے روزی پیدا ہوتی ہے فَاِنَّ وَلَدَہٗ مِنْ کَسْبِہٖ یا گہرون باپون اپنے کے سے یا کہاؤ تم
گہرون ماؤن اپنے کے سے یا کہاؤ تم گہرون بہائیون اپنے کے سے یا کہاؤ تم گہرون بہنون
اپنی کے سے یا کہاؤ تم گہرون چچاؤن اپنے کے سے یا کہاؤ تم گہرون پہپہیون اپنی کے
سے یا کہاؤ تم گہرون ماموؤن اپنے کے سے یا کہاؤ تم گہرون خالاؤن اپنی کے سے یا اون گہرون
سے کہ مالک ہوئے ہو تم خزانون اوسکے کو نقد اور جنس سے اور طعام سے غلامون کے
رضامندی گہر والے کسکے کہانے مین لازم ہے یا گہرون دوستون کے سے اور اوسمین
بہی رضامندی دوست کی شرط ہے اور حقیقت وہ ہے کہ اگر دوست حقیقی ہووے
اس صورت مین خوش زیادہ ہووے فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ اوپر دروازے گہر ایک
دوست کے آیا اور وہ گہر مین نتہا تہلی اوسکی لونڈی سے مانگے اور دو پیسے نکال کر
باقی لونڈی کو پہیر دئے جس وقت مالک گہر مین آیا اور صورت حال کی سنی ساتھہ شکرانہ
اوس خوشی کی لونڈی کو مال دیا اور آزاد کیا نگارستان مین لایا ہے ۔ شعر ۔ شنیدم
جہان فرسودۂ راکہ بود آسودہ در کنج رباطی ۔ نلندیها چہ خوشتر در جہان گفت ؛
میان دوستداران انبساطی ۔ اور عوارف المعارف مین لایا ہے کہ دوستدار کو چاہیے

کہ کچھ کچھ رکہنا ہو درمیان رکہے اور پیشکش تہوڑی بہت کی سے درگزرے اسواسطے کہ
دوست جانی بہتر ہے مال فانی سے اور جیسے کہ کہا ہے ؎ اے دوست برو بہر چہ
داری یاری بخر و بہیچ مفروش ۶ اور اوپر قول پہلے کے کر سبب اوترنے اس آیت
کے نفرت اصحابون کی تہی ساتہہ کہانے بیمارون کے عملی کو یعنے فی کے چاہئیے رکہنا
یعنے نہین ہے بیچ کہانے کے ساتہہ ہر ایک کی انمین سے کچھہ گناہ لاگنے مین بیچ شان
بنی لیث بن عمرو کے قبیلہ کنانہ سے کہ اکیلا اطعام کہانا حرام جانتا تہا اور صبح سے
شام تلک خوان رکہہ کر مہمان ڈہونڈہتا تہا اور جب تیسرا حصہ رات گزرنے تہی اور
مہمان نہ پاتے آتا تہا کچہہ تہوڑا سا کہاتا تہا بیچ مقدمہ ایک جماعت کے انصار سے
ہے کہ محنت اوپر ذات اپنی کے رکہکر سوائے مہمان کے کہانا نکہاتے تہے یا بیچ بیان
اوس گروہ کے کہ جماعت کی ساتہہ کہانے سے پرہیز کرتے تہے یہ آیت آئی کہ لَیْسَ عَلَیْکُمْ
جُنَاحٌ اَنْ تَاْکُلُوْا جَمِیْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ط فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ
نہین ہے اوپر تمہارے کچہہ گناہ اس سے کہ کہاؤ تم کہانے کو آپس مین اکہٹے ہوکر یا جدا
ہوکر پس جسوقت آؤ تم بیچ اون گہرون کے کہ مذکور ہے یا بیچ گہرون اپنے کے یا گہرون خالی
یا مسجدون مین پس سلام کہو تم اوپر ہم دینوں اپنے کے جیسے کہ حدیث ہے المؤمنون کنفس
واحدۃ اور بیچ گہرون اپنے کے اوپر اہل اپنی کے اور مسجدون مین ہے سلام کہو
سلام کہنا فرض ہے بیچ ہر گہر اور بیچ ہر مسجد کے کہ جاوے اور کہا ہے کہ اگر گہر یا
مسجد خالی ہووے کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا مِنْ رَّبِّنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اور ہر حضرہ
نوضکہ سلام کہے تَحِیَّۃً مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ مُبٰرَکَۃً طَیِّبَۃً ط کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمُ
الْاٰیٰتِ لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ سلام کرنا ثابت اور مشروع ہے نزدیک اللہ یا برکت پاک ہے
سے کہ ذات سننے والی کے ساتہہ اوسکے خوش ہووے جیسے کہ بیان سلام کا فرمایا کہ تم
سمجہو بیچ اوسکے اور حق اور صواب کو پاؤ تم اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ
وَاِذَا کَانُوْا مَعَہٗ عَلٰٓی اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ یَذْہَبُوْا حَتّٰی یَسْتَاْذِنُوْہُ ط سوائے اسکے نہین ہے کہ
ایمان لانے والے کامل وہ لوگ ہین کہ ایمان لائے ساتہہ اللہ کے اور ساتہہ پیغمبر اوسکے
کے اوپر کسی کام کے جمع لانے والے یعنے وہ مہم کہ مشتہر ہین اونکو جمع چاہئے ہونا جیسے
جمعہ اور عیدین اور حرب اور مشوری اور نماز استسقا مین بیچ اوس نزدیک اوسکے سے

ربع

اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ تحقیق وہ لوگ
کہ حکم مانگتے ہین تجھسے وہ گروہ وہی ہین کہ ازروی صدق کے ایمان لاتے ہین ساتھ
اللہ کے اور پیغمبر اوسکے کے اور تصدیق کرتے ہین اعتراض ساتھ ایک جماعت منافقون
کی ہے کہ بیچ غزوہ تبوک کے ساتھ پیچھے رہنے کے جہاد سے حکم ڈھونڈھتے
تھے اور اون کے حق مین اوتری کہ انما یستاذنک الذین لا
یومنون باللہ ورسولہ . . . . فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ
لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
پس جسوقت حکم مانگین یہہ مومن اخلاص مند تجھسے واسطے اصلاح اور تمام کرنے بعضو
کامون اپنی سے پس حکم دے تو جسکو چاہئے تو اونہین سے کہ عذر روشن رکھتا
ہووے اور باوجود اجازت کے بخشش مانگ تو واسطے اونکے اللہ سے اسواسطے
کرنا کام دنیا کا اوپر کام دین کے خلل سے نہین ہے اگرچہ ساتھ عذر کے ہووے اور
گویا کہ باہر ہونے سے جماعت کے گنہگار ہین پس واسطے اونکے بخشش مانگ تحقیق
کہ اللہ بخشنے والا ہے تقصیرین بندون کی مہربان ہے اوپر تخفیف تکلیف کی اونکے
لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا نکرو تم اور سمجھو تم بلانا
رسول کا خاص تمکو درمیان اپنے مانند بلانے بعضے تمہارے سے بعضے کے تئین
یعنے قیاس نکرو تم بلانے رسول کے کو اوپر بلانے آپس کے اعراض کر سکو تم یا بیچ
جواب کے ڈھیل سکو کرنا کہ دلیری ساتھ حکم اوسکے کے واجب ہے اور لازم اور
پھرنا بغیر اذن اوسکے کے حرام اور ناروا یا دعا اوسکی اوپر تمہارے یاد اسواسطے تمہارے
مانند دعا آپس کے نجانو کہ وہ دعا بیشک قبول ہے درگاہ خدائی کے تو پکارنا تمہارا
خاص رسول کو چاہئے کہ مانند پکارنے آپس کے نہووے کہ اکیلا نام لو تم بلکہ چاہئے
کہ ازروے تعظیم کی ہووے جیسے کہ یا رسول اللہ یا نبی اللہ اسواسطے کہ خدائے سب
پیغمبرون کو ساتھ ندا کے نشان خطاب کا کیا ہے اور حبیب اپنے کو ساتھ ندائی
کرامت کے ٥ یا آدم ست یا پدر انبیا خطاب یا ایہا النبی خطاب محمد ست
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لاتے ہین کہ جسوقت حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
خطبہ پڑھتے تھے منافق عاجز ہوکر مسجد سے باہر جاتے تھے آیت آئی کہ

قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ تحقیق جانتا ہے اللہ اون لوگون کو کہ ازرو ئے کراہت کے باہر جاتے ہین تھوڑے تھوڑے درمیان تمہارے سے جس حال مین کہ پناہ ڈھونڈھتے ہین اور چہپانا سب کو پس چاہیئے کہ ڈرین وہ لوگ کہ مخالفت اور روگردانی کرتے ہین فرمان اللہ کے اور رسول کے سے کہ پہنچے ساتھہ اونکے آزمایش اللہ سے کہ گمراہی ہے یا محنت بیچ نفس اور مال اور بیٹے کے یا غلبہ بادشاہ زبردست کا یا مہر غفلت کے اوپر دل کے یا رد ہونا توبہ کا جنید قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ فتنہ سختی دل کی ہے اور اثر پانی والا ہونا اوسکا معرفت الٰہی سے یا پہنچے اونکو عذاب دکھہ دینے والا آخرہ مین اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قَدْ يَعْلَمُ مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ؕ وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ جانو تم تحقیق کہ خاص اللہ کو ہے جو کچھہ بیچ آسمانون کے اور زمین کے ہے یعنے سب ملک اوسکے ہین اور مالک سب کا وہ ہے اسواسطے کرنے والا سب کا وہ ہے تحقیق کہ جانتا ہے وہ چیز کہ اسے تکلف کرکے والو تم بیچ اوپر اوسکے موافقت سے اور مخالفت سے اور نفاق سے اور اخلاص سے اور فرمان برداری اور گناہ سے اور جانتا ہے اوس دن کو کہ پھیرے جاوینگے منافق طرف اوسکے واسطے جزا کے پس خبر دیتا ہے اونکو ساتھہ اوس چیز کے کہ کرتے ہین عملون بری سے اوپر اوسکے بدلہ دیوے اور اللہ ساتھہ سب چیزون کے جاننے والا ہے اور کوئی چیز اوپر اوسکے پوشیدہ نہین ہے مصرع آنکس کہ بیافرید پیدا و نہان ٭ چون نشناسد نہان و پیدا جہان

سورۃ الفرقان مکیۃ وھی	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	سبع وسبعون اٰیۃ

تَبٰرَكَ الَّذِىْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا ۙ لا ایسے برکت والے نے معنے کہ تفسیر والون نے خاص لفظ تبارک کے کئے ہین تین معنے اختیار کئے ہین پہلے وہ کہ برکت اوس سے ہے اور یہہ اشارا ساتھہ کارسازی اور بندہ نوازی حق کی ہے دوسرے وہ کہ بہت بزرگوار اور برتر ہی اور یہہ بیان صفت ہمیشگی اوسکی سے ہے وہ ذات پاک ہے کہ بھیجا قرآن کو جدا کرنے والا ہے حق کو اور باطل کو اور حلال اور حرام کو اوپر بندہ اپنے کے کہ محمد ہے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

ع ۹ ۱۵

تا ہووے بندہ اوسکا خاص آدمیونکو اور پریون کو ڈرانے والا عذاب الٰہی سے
یا ہووے قرآن اہل قرن کے کو بیچ ہر وقت کے ڈرانے والا غضب
اور دبدبہ الٰہی کے سے الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ
يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا اللہ وہ ذات پاک ہے
کہ خاص اوسکے تئین ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمینوں کی اسواسطے کہ وہ یکہ
ہے ساتھہ پیدا کرنے اونکے کے پس اوسیکو پہنچے تصرف بیچ اونہون کے اور نہین ہے
خاص اوسکو کوئی شریک بیچ بادشاہی کے جیسے کہ ثنویہ اور ثلثیہ کہتے ہین یعنے
اوسکو ہے بادشاہی یا تہ قریب ہی کی کہ قایم مقام اوسکا ہوئے یا ساتھ شریک کے کہ
برابر ہے سکے کرنا اور پیدا کیا سب چیزون کو ہمواد مخصوصہ سے ساتھہ صورتون
طرح طرح کی کے پس اندازہ کیا اون چیزون کو اندازہ کرنا یعنے اوسکو تیار کیا واسطے
خصوصیت کے اور اوس فعل کے کہ اوس سے چاہتا تہا یا اندازہ کیا بقا اوسکے کو
وقت معلوم تلک وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ آلِهَةً لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ اور پکڑے
کافرون نے سوائے اللہ کے پیدا کرنیوالے اور خدا کہ نہ پیدا کرین کسی چیز کو اور قادر
نہووین اوپر پیدا کرنے کسی چیز کے اور حالانکہ وہ پیدا کئے گئے ہین اور ہر پیدا کیا
ہوا محتاج ہے ساتھہ پیدا کرنے والے کے اور محتاج خدائی کو نہین لایق پس بت کہ
بنائی اوسکی اونکو تراشتے ہین اور جسطرح کہ چاہتے ہین تصویر کرتے ہین کسطرح
لایق پرستش کے ہووین وَلَا يَمْلِكُونَ لِأَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَلَا يَمْلِكُونَ
مَوْتًا وَلَا حَيٰوةً وَلَا نُشُورًا اور باوجود پیدا ہونے کے نہین قدرت رکہتے واسطے
ذاتون اپنی کے باز رکہنا نقصان کا اور پہنچانا نفع کا یعنے نہ فایدہ اپنے تئین
سکین پہنچا اور نہ نقصان اپنے سے دور سکین رکہنا اور حالانکہ خدا ضرر کرنے
والا اور نفع دینے والا چاہیے اور قادر نہین خدا باطل اوپر مارنے کسی کے اور
نہ اوپر جلانے کسی کے پہلے یا اوپر باقی رکہنے زندگی اوسکی کے اور نہ اوپر پہر اٹہانے
حشر اون کے کے دوسرے بار اور ایسے جلانے والا اور مارنے والا اور بعث کرنے والا
چاہیے وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هٰذَا إِلَّا إِفْكٌ افْتَرٰىهُ وَأَعَانَهُ عَلَيْهِ قَوْمٌ آخَرُونَ
اور کہا اون لوگوں نے کہ کافر ہین نہین ہے یہ فرقان کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

ساتھ ہمارے لایا ہے مگر جھوٹھ ہے کہ آپ جوڑا ہے اوسکو اور یاری دی ہے اوسکو
اوپر بنانے اوس جھوٹھ کے ایک گروہ اور نے جیسے جبر اور یسار یا عداس مانند یعنے
وہ چیزین اگلی اوپر اوسکے پڑھتے ہین اور وہ ساتھ عبارت عربی کے اوپر ہمارے
القا کرتا ہے فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا پس تحقیق کہ آئے ہین یہہ گروہ ساتھ ستم اور
جھوٹھ کے یعنے یاری دینے والے اوسکے اور اوپر اس تقریر کے باقی کلام کافرون
کا ہووے ظاہر وہ ہے کہ یہہ سخن حضرت حقتعالی کا ہے فرماتا ہے کہ کافر بیچ اسکے
کہ کہتے ہین قرآن جھوٹھ ہے اور ساتھ مدد ایک قوم کے جوڑا جاتا ہے آئے ہین ساتھ
شرک اور ستم اور تہمت کے وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّ
اَصِيْلًا اور دوسری کہتے ہین کلام اوسکا کہانیان پہلون کے ہین کہ بیچ کتابون کی
لکھی ہین لکھواتا ہے اوسکو اسواسطے کہ آپ نہین لکھ سکتا پس وہ لکھا ہوا املا کیا
جاتا ہے اوپر اوسکے فجر کے وقت اور شام کیوقت یعنے بیچ دو طرف دنکے یا رات اور
جن اوسکو اوپر اوسکے پڑھتے ہین تو یاد کرتا ہے اسواسطے کہ آپ نہ سکے پڑھنا اور جسوقت
یاد کیا اوپر ہمارے پڑھتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ وحی ہے قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ
فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا کہہ تو اے محمد جواب مین اون کے کہ
بہیجا ہے قرآن کو اوس کسی نے کہ بھید جانتا ہے پوشیدہ کو بیچ آسمان کے اور زمین
کے ساتھ اوس دلیل کے کہ یہہ کلام ملا ہوا ہے اوپر چیزون غیب کے اور علم غیب خاص
حقتعالی کا ہے اور دوسرے دلیل وہ کہ سب صاف زبان تمہارے باوجود علم کے
لانے مانند اوسکے سے عاجز ہین اور ایسا کلام سوا نزدیک اللہ کے سنی نہجا ہے تحقیق
کہ وہ ہے بخشنے والا کہ پردہ کرم کا اوپر گناہون بندونکی ڈھانکتا ہے مہربان ہے
کہ اوپر گنہگارون کے عذاب شتابی نہین کرتا وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ
الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ اور کہتے ہین سردار کافرون قریش کے جیسے ابو جہل
اور عتبہ اور امیہ اور عاص اور مانند اونکے کیا ہے اس پیغمبر کو اوپر راہ طعن کے کہتے ہین
کیا ہوا ہے اوس شخص کو کہ دعوی پیغمبری کا کرتا ہے کہ مانند اور آدمیون کے کہانا
کہانیکو اور پھرتا ہے واسطے طلب معیشت کے مانند اورون کے بیچ بازارونکی اگر دعوے
اوسکا درست ہے چاہئے کہ حال اوسکا برخلاف حال اورونکی ہووے وہ بسبب

وقوف بیچ مرتبہ محسوسات کے حال آنحضرت کے سے غافل ہوئے اور جانا کہ تمیز پیغمبر کے
سوائے اونکی سے ساتھہ امور جسمانی کے ہووے اور سمجھا کہ پیغمبری نفی کرنے والے بشریت
کے نہیں ہے بلکہ خواہش کرنے والے اوسکی ہے تو ہم جیسے سب فائدہ پانی کے ہووے
سے جنس پایتا اور آمیزد بجنس ؛ انس کے گیرند با جن جنس ز انس ؛ القصہ مشرکون
نے کہا چاہیے تہا کہ وہ فرشتہ ہوتا اور اگر فرشتہ نہیں ہے لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ
فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا ۝ اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ؕ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ
اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا کیون نہیں بہیجا طرف اوسکی فرشتہ پس ہو ساتہہ اوسکے
ڈرانے والا اور مدد کرنے والا بیچ ڈرانے کے اوپر کام اوسکے یا یہہ کہ ڈالا جاوی
طرف اوسکی ایک خزانہ تو ساتہہ اوسکے غالب ہو کر تردد تحصیل معاش کے سے بے پرواہ
ہووے یا ہووے واسطے اوسکے ایک باغ کہ کہاوے میوے اوسکے اور تحصیل اوسکے سے اور
ساتہہ اوسکے معاش اوسکے گذرے اور کہا ظالمون نے رکہنا مظہر کا بیچ جاگہ ضمیر کے
حکم ساتہہ ظلم اون کے کے ہے یعنے ستمگار ہین بیچ اس سخن کے کہ مومنون کو کہتے ہین
کہ نہین پیروے کرتے ہو تم مگر ایک مرد جادو کیے گئے کے یعنے وہ کوئی کہ اوسکو جادو
کیا ہے اور عقل اوسکی پوشیدہ ہو گئے ہے اور تفسیر ماوردی مین مسحور کو ساتھہ معنے
ساحر کے جانتا ہے یعنے پیروے جادوگر کے کرتے ہو کہ تمکو اور سبکو ساتہہ جادو کے فریب دیتا
ہے اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا دیکہہ تو اے
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتہہ آنکہون بینائی کے تو دیکہے تو کہ دشمنی کرنے والے
کیونکر بیان کرتے ہین واسطے تیرے مثالون کو یعنے کہین اُنہون نے باتین ناخوش
اور تشبیہ کیا تجکو ساتہہ مسحور کے اور ساتہہ تعریف جہوٹہہ چڑانے والے کے اور املا
کرنے والے وصف کے پس گمراہ ہووے اوس راہ سے کہ ملانے والا ہے ساتہہ
معرفت پیغمبرون کے پس قدرت نہین رکہتے ہین اور نہین پاتے ہین کوئی راہ اتنہ
دلیل کے اوپر اوس چیز کے کہ کہتے ہین تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا بہت بزرگ وہ کوئی کہ محض
فضل سے اگر چاہے بخشے تیری تئین بیچ دنیا کے بہتر خزانہ سے اور باغ سے کہ وہ کہتے
ہین اور وہ کیا ہووے وہ باغ کہ جاتے ہین نیچے درختون اوسکے سے نہرین اور دیوے

ع ۹
۱۴

تجکو بہتر اون باغون سے محل بلند اور گہر بیچ تفسیر اسباب نزول کی مذکور ہے کہ
جب مالدار قریش کے ساتہ آنحضرت کے طعنہ فقر فاقہ کا کرتے تہے رضوان کہ آراستہ
کرنے والا باغون بہشت کا ہے ساتہہ اس آیت کے نازل ہوا اور ایک ڈبہ نور سے
آگے آنحضرت کے رکہا اور فرمایا کہ پروردگار تیرا فرماتا ہے کنجیان خزانون دنیا کے
اسمین ہین اونکو بیچ ہاتہہ اختیار تیرے کے دیتے ہین ہم اوس شرط پر کہ وہ بزرگیان
اور نعمتین کہ نامزد تیرے کے ہین بیچ آخرت مین برابر پر پشہ کے کم ہووے آنحضرت
نے فرمایا کہ اے رضوان میرے تئین ساتہہ ان کنجیون کے حاجت نہین ہے الفقر
فخری فقر کو دوست بہت رکہتا ہون مین اور چاہتا ہون مین کہ بندہ شکر کرنے
والا اور صبر کرنے والا ہوون مین رضوان نے کہا اصبت اصاب اللہ بک سمجہ لیجیے کہ ستائش
ہمت آنحضرت کی کا ہے ایسی ہمت ہے کہ ناچیز دیکہی اور احتیاج کے نظر التفات کے اوپر خزانون روے
زمین کے نڈالے اوسکو بیان چاہیے کیا کہ بیچ شب معراج کے ہرگز نظر ساتہہ ماسوی
اللہ کے نکہولے اور ساتہہ کسی چیز کے عجائبات ملکوت کے سے اور تحفون عرصہ جبروت
کے سے التفات نفرمایا تو عبارت اوسے یہ آئی کہ مازاغ البصر وماطغی ۵ رنگ
آمیزی ریحان آن باغ ۔ نہادہ چشم خود در مہر مازاغ نظر چون برگرفت از نقش
کونین ۔ قدم زد در حریم قاب قوسین ۔ بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ وَأَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ
بِالسَّاعَةِ سَعِيرًا ۔ نہ فقر اور احتیاج تیری مانع کافرون کے ہے ایمان سے ساتہہ
تیرے بلکہ جہٹلاتے ہین قیامت کو اور وعدہ اونکا ساتہہ انکار نبوت کے جہٹلانا
قیامت کا ہے اور تیار کیا ہے ہمنے واسطے اوس کسی کے کہ جہوٹہہ جانے قیامت کو
آگ روشن کو اور کہتے ہین سعیر ایک نام ہے نامون دوزخ کے سے إِذَا رَأَتْهُم
مِّن مَّكَانٍ بَعِيدٍ سَمِعُوا لَهَا تَغَيُّظًا وَزَفِيرًا جسوقت دیکہے اونکو یعنے منکرون قیامت
کے کو آگ دوزخ کی جگہہ دور کے سے کہ سو برس کی راہ کا اور ساتہہ ایک قول کے
پانچ سو برس کی راہ کا مسافت ہووے درمیان اونکے سنین خاص آگ کی آواز
جوش کرنے کی غصہ سے اور ایک آواز جیسے دل غصہ بہرے ہوئے کی سے آوتے
سنو لیتے اور بڑی کرین کہ یہ دیکہنا اور سنو کرنا ان دونو کا ہوگا کہ گہمان ہیں اور صاحب انوار لکہتا ہی کہ آگ کو حقتعالے زندگی دیگا
دیکہیگی اونکو غصہ کریگی وَإِذَا أُلْقُوا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِينَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُورًا اور جسوقت ڈالے جاوین کافر

دوزخ سے بیچ جگہہ تنگ کے کہ سبب زیادتی سختی کا ہووے اور تفسیر مین لایا ہے کہ
دوزخ اوپر کافرون کے ایسا تنگ ہووے گا جیسے لوہا اوپر نیزہ کے اور اون کو
بیچ ایسی مکان تنگ کے ڈالین نزدیک کرکے ہاتھ اون کے اوپر گردن اونکی کے
ساتھ زنجیر کے یا ہر ایک اونکی کو ساتھ نزدیکی اوسکی کے ساتھ زنجیر آتشین کے
آپسمین باندہ کر ملا دین نزدیک اپنی بیچ اوس مقام ہلاکت کے یعنے نفرین کرین
اوپر اپنے ساتھ ہلاکت کے یا کہین یا ثبوراہ اور یہہ کلمہ وہ کوئی کہے کہ آرزو ہلاک
ہلاک اپنی کا ہووے زاد المسیر مین اور بعضے اور تفسیرون مین مذکور ہے کہ اول
جس کسی کو کہ اہل دوزخ سے جامہ پہناوین شیطان ہووے لباس آگ سے پہناویں
اور وہ اوسکو اوپر ماتھے کے رکہے اور اولاد اوسکی یا تابعدار اوسکے پیچھے اوسکے
سے فریاد یا ثبوراہ کہتے ہوئے جاوین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا
وَّاحِدًا وَّادْعُوا ثُبُورًا كَثِيرًا نہ بلاؤ تم آجکی دن ایک ہلاکت کو اور بلاؤ تم ہلاکیان
بہت یعنے ایکبار نفرین نکرو تم اوپر اپنے اور نفرین بہت کرو اسواسطے کہ تمکو عذاب
طرح طرح کا ہووے اور ہر نوع کی شدت سبب ایک ہلاکی کے واقع ہووے گی قُلْ أَذَٰلِكَ
خَيْرٌ أَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ كَانَتْ لَهُمْ جَزَاءً وَمَصِيرًا کہہ تو
اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اون لوگون کو کہ ساتھ فقر کے طعن تجکو کرتے ہیں
آیا خزانہ اور باغ دنیا کا بہتر ہے کہ یا وہ بہشت ہمیشگی کا کہ وعدہ دئے گئے ہیں
پرہیزگار ساتھ داخل ہونے اوسکے کے ہے بیچ علم اللہ کے خاص پرہیزگارون کو
وہ بہشت بدلہ اوپر اعمال اونکے کے اور بازگشت کہ ساتھ اوسکے رجوع کرینگے آخرت
مین لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ خَالِدِينَ كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ وَعْدًا مَسْئُولًا واسطے
اون کے ہے بیچ بہشت کے جو چیز کہ چاہین نعمتون بہشت سے لائق حق اونکے
سواسطے ضعیفون مومنون کو ساتھ آرزو اونکی کے مرتبہ کلی سے نصیبہ نہینگا
بلکہ وہ مراد کہ مناسب حال اپنے کے ڈہونڈہین پاوین جس حال مین کہ ہمیشہ ہوویں
بیچ بہشت کے ہے داخل ہونا اور بہشت ہمیشہ رہنا اونکا بیچ بہشت کے اوپر
پروردگار تیرے کے وعدہ چاہا ہوا یعنے لائق اوسکے کہ اللہ سے چاہین یا مومنون
نے چاہا ہے رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا یا فرشتے واسطے اونکی درخواست کرین کہ

ربنا واد خلھم جنات عدن التی وعدتھم ویوم یحشرھم وما یعبدون من
دون اللہ فیقول ء انتم اضللتم عبادی ھؤلاء ام ھم ضلوا السبیل اور
یاد کر اوس دن کو کہ حشر کرینگے ہم اور حفص ساتھ یا کی پڑھتا ہے یعنے اللہ حشر
کریگا کافرون کو اور اونکے بھی کہ پرستش کرتے تھے سوائے اللہ کی عام ہے سب
معبودون کو ذوالعقول سے اور سوائے اونکے سے اور کہا ہے مراد بت ہین کہ
خدا اونکو بیچ بولنے کے لادے اور خطاب کیا گیا کرے پس کہے آیا گمراہ کیا
تمنے بندون میرون کو اس گروہ کو یا اونہون نے گم کیا راہ کو قالوا سبحانک
ما کان ینبغی لنا ان نتخذ من دونک من اولیاء ولکن متعتھم واباءھم
حتی نسوا الذکر وکانوا قوما بورا کہین بہت جواب مین پاک ہے تو اور ہم تجکو
ساتھ پاکی کے یاد کرتے ہین اور پاک جانتے ہین شریک اور مانند سے نہین لایق
ہے ہمارے تئین اور روا ہووے کہ پکڑین ہم اوس کسی کو کہ ہمکو پوجے سوائے
تیرے سے یعنے تجکو پوجین حاصل کلام یہہ کہ وہ لوگ کہ بندگی تیری چھوڑین
اور ہمکو پوجین نہین لایق ہمارے تئین کہ پکڑین ہم اونکو دوست ولیکن تونے
اونکو فائدہ مند کیا اور باپ دادون اونکے کو ساتھ مال اور اولاد اور
عمر دراز اور تندرستی اور سب نعمتون کے جبتک کہ بھول گئے وہ اوس چیز کو
کہ پیغمبر اون کے تئین ساتھ اوسکے دعوت کرتے تھے اور تھے بیچ حکم ازلی تیرے کے
ایک گروہ ہلاک ہوئے یا تباہ ہووے پس حقتعالے بت پرستون کے مخاطب
کرکے کہے فقد کذبوکم بما تقولون فما تستطیعون صرفا ولا نصرا پس
تحقیق کہ جھٹلایا خدا اون تمہارے نے تمکو ساتھ اوس چیز کے کہ کہتے ہو تم کہ وہ
شریک اللہ کے ہین اور اونہون نے میرے تئین شریک سے پاک جانا پس
نہین قدرت رکھتے خدا تمہارے ساتھ پھرنے عذاب کے تئے اور نہ یاری
کرنے تمہارے ساتھ نجات کی اور حفص یستطیعون ساتھ تے پڑھتا ہے
یعنے تم کہ مشرک ہو نہین قدرت رکھتے عذاب میرے کو اپنے سے دور کرنے کے
اور ایک دوسرے کو یاری دینے کے اور عذاب سے چھڑانے کے ومن یظلم منکم
نذقہ عذابا کبیرا اور جو کوئی ستم کرے یعنے شرک لاوے تم مین سے چکھاوین

ہم اوسکو عذاب بڑا کہ آگ دوزخ کی ہے اور ہمیشگی بیچ اوسکے وَمَآ اَرْسَلْنَا
قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ وَجَعَلْنَا
بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ۭ اور نہین بہیجا ہمنے آگے تجہسے کسی کو پیغمبرون سے مگر وہ
البتہ کہاتے تہے کہانیکو اور جاتے تہے بیچ بازارون کے واسطے کامون اپنےکے اور بنایا
ہمنے بعضے تمہارے کو واسطے بعضون دوسرونکی آزمایش جیسے آزمایش فقیرون کو ساتھ
دولتمندون کے اور پیغمبرونکو ساتھ امتون کے یا بیمارون کو ساتھ تندرستون کے
اور اندہون کو ساتھ آنکہون والون کے خلاصہ بات کا وہ کہ دنیا گہر ہے امتحان
کا پس مخالفت لوگونکی سے بیچ اوسکے علاج نہووے اور ہم ساتھ اوسکے آزماتے
ہین انکو تو اہل صبر اور شکر اہل جزع اور کفر سے جدا کئے گئے ہوویں مثلا اسکے ہین کہ
ابوجہل اور ولید اور مانند انکی جسوقت بلال اور عمار اور صہیب اور تمام فقیر اصحاب
کو دیکہتے تہے ایسہی کہتے تہے آیا اسلام دین ہم کو مانند انکے سنہ دین حق لتا نازل ہوئی یہ
آیت بیچ اور فقیرون کو مخاطب کرکے فرمایا کہ ہم آزماتے ہین فقیر کو ساتھ امیر کے اور امیر کو ساتھ فقیر کے اَتَصْبِرُوْنَ ۚ
وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ۧ آیا صبر کرتے ہو تم اور مصیبت کے اور یاد کرتے ہو اور ہے پروردگار تیرا دیکہنے والا صبر کرنیوالا اور جزع کرنیوالیکے

الجزء ۱۹ ع ۱۱

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَاۗءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰۗىِٕكَةُ

اَوْ نَرٰي رَبَّنَا ۭ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا اور کہا اون لوگون نے
کہ امید نہین رکہتے ہین دیدار ہمارے کو یعنے منکر حشر اور بعث کے ہیں یا نہین ڈرتے
ہین دیکہنے عذاب ہمارے سے مراد اہل مکہ ہین کہ کہتے تہے کیون نازل نہین بہیجے جاتے
اوپر ہمارے فرشتے ساتھ پیغمبرونکے آیا ساتھ خبر صدق محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے یا کیون نہین دیکہتے ہم بیچ ظاہر کے پروردگار اپنے کو تو ساتھ ہمارے بات
کہے اور ساتھ تصدیق اور پیروی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرماوے البتہ تحقیق
کہ تکبر کیا انہون نے بیچ ذاتون اپنی کے اور گزرے حد سے گزرنا بڑا کہ چاہتے ہیں دیکہنے حضور
کے دیکہنا فرشتون کا اور دیدار اللہ کا چاہا اور وہ غمگین ہوویں يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰۗىِٕكَةَ
لَا بُشْرٰى يَوْمَىِٕذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا اوسدن کہ دیکہین فرشتون کو اور
وہ دن مرنے کا یا قیامت کا ہووے کچہہ خوشخبری نہین ہے اوسدن واسطے کافرون
کے اہل مکہ نے دو چیزین مانگین دیکہنا فرشتون کا اور دیدار اللہ کا حقتعالی نے خبر دی

فرشتون کو دیکہین اور وعدہ لا بشریٰ کا سنین اور کہین فرشتے خاص اون کو کہ
دیدار اللہ کا اوپر تمہارے حرام منع کیا گیا ہے اور کہتے ہین یہہ قول کافرونکا ہے جسوقت
یہہ فرشتے اوپر اونکے ظاہر ہووین ساتہہ اس کلمہ کے پناہ ڈہونڈین طرف اللہ کے دیدار
اونکے سے زاد المسیر مین لایا ہے کہ جب کفار بیچ شہر حرام کے اوس کسی کو دیکہتے کہ
اوس سے ڈرتے کہتے تہے حجرا محجورا تو شر اوسکی سے بیخطرہ ہوتے تہے اس جاگہ
بہی خیال کیا کہ مگر ساتہہ اس کلمہ کے سختی موت کے سے یا ہول قیامت کے سے چہٹکارا
پاوین وَقَدِمْنَآ اِلٰی مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا اور قصد کرین ہم طرف
اوس چیز کے کہ کیا ہے کافرون نے عملون سے کہ بیچ ظاہر کے اچہا دکہائی دیوے جیسے
صلہ رحم اور کہلانا فقیرون کو اور بزرگ رکہنا تیمون کا اور فریاد کو پہنچنا مظلومون کے
اور مانند اوسکے پس کیا ہمنے اوس عمل کو مانند ذرّون پریشان کے بیچ ہوا کے یا غبار
پریشان بارا کہہ برباد کیے ہوئے یعنے محو کرین عملون اونکی کو اسواسطے کہ شرط بیچ
قبول ہونے ان عملون کے ایمان ہے اور اونکو ایمان نہ تہا اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ
مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا اصحاب بہشت کے اوس دن یعنے قیامت کو بہتر ہین ازروے
قرارگاہ کے یعنے جگہہ رہنے اونکے کے بیچ آخرت کے بہتر جاگہہ کافرون کے سے ہے کہ بیچ
دنیا کے رکہتے تہے اور نیک زیادہ ہے ازروے مکان آرام کے مراد قیلولہ سے طلب راحت
ہے اسواسطے کہ بہشت مین نیند نہوگی وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا
اور یاد کر اوس دن کو کہ بیچ اوسکے پہٹ جاوے آسمان ساتہہ سبب ابر سفید کے کہ اوپر
ساتون طبقون آسمان کے ہے اور گہرائی اوسکی برابر سب آسمانون کے ہے اور بہاری
زیادہ ہے سب آسمانون سے حقتعالیٰ نے اوسکو آجکے دن ساتہہ قدرت کی نگاہ رکہا ہے
دن قیامت کے اوسکو اوپر آسمانون کے گرداوے اور اوپر جس آسمان کے کہ پہنچے وہ
پہٹ جاوے اور نیچے بہیجے جاوین فرشتے اوس جگہہ سے اوپر زمین کے حق نیچے بہیجے
کا کہ تمام روے زمین فرشتون سے بہر جاوے اور موضح مین لایا ہے کہ فرشتے ساتہہ
صف گرد عالم کے آوین اور کہتے ہین یا ساتہہ معنے عن کے ہے یعنے آسمان پہٹ
جاوے غمام سے اور دور ہووے تو غمام نیچے آوے اور یہہ وہ غمام ہے کہ حق سبحانہ
نے فرمایا ہے کہ فی ظلل من الغمام اور عین المعانی مین لایا ہے کہ یہہ وہ غمام ہے

کرسا تہہ بنی اسرائیل کا تہا جنگل مین اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ط وَكَانَ يَوْمًا
عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا بادشاہی بیچ اوس دن کے ثابت ہے واسطے خدا بخشنے والے
کے اسواسطے کہ مدعی زبان دعوی کے مالکیت سے بند کئے ہودین اور ہو وےگا وہ
ایک دن اوپر کافرون کے مشکل سخت ہو لوگونکی سے وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ اور
یاد کر اوس دنکو کہ زیادتی حسرت کے سے چباتا ہے ظالم اوپر ہاتہون اپنے کے یعنی
ساتہہ دانتونکی کاٹتا ہے ہاتہہ اپنے جیسے کہ صاحب حسرت کاٹتے ہین مراد جنس ظالم
کے ہے اور کہا ہے عقبہ بن معیط سفر سے آیا اور ضیافت لوگونکی کے اور بسبب ہمسایہ
کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلایا تہا آنحضرت نے فرمایا کہ جب تلک کلمہ شہادت
کا نکلے تو طعام تیرے سے نکہاؤن ہین عقبہ نے کلمہ اوپر زبان کے جاری کیا اور یہہ بات
ساتہہ ابی بن خلف کے کہ ساتہہ عقبہ کی دوستی رکہتا تہا پہنچے نزدیک اوسکے آیا اور
کہا مگر دین باپ دادون کے سے پہرا تو بات محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سنتا ہے
اور کلمہ کہتا ہے تو کہا نہین عار ر کہا مینے کہ مہمان طعام بیر انکہائے ہوئے باہر جاوے
ابی نے کہا راضی تجہسے نہون ہین جب تلک کہ تہوک اوپر موہنہ اوسکے کے نڈالے تو تو
عقبہ نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا آنحضرت دار الندوہ بین بیچ
سجدہ کے تہے اور اس ملعون نے روئے مبارک پر تہوکا بیچ ترجمہ اسباب نزول کے
لایا ہے کہ تہوک اوسکا دو شعلہ جانسوز اوسکے ہوئے اور ساتہہ آنحضرت کے نہ پہنچا اوپر
اوسیکے پہرا اور دونون کنارے موہنہ وسکے کے جلے جب تلک جیتا تہا وہ داغ دیکہائی
دیتے تہے القصہ آنحضرت نے فرمایا کہ اے عقبہ باہر مکے کے نپاؤن مین مگر کہ سر تیرا
ساتہہ تلوار کے کاٹون مین اور غزوہ بدر مین حکم حضرت رسالت کا واسطے قتل
اوسکے کے صادر ہوا اور ہاتہہ مرتضے علی کرم اللہ وجہہ کے سے مارا گیا اور یہہ آیت بیچ شان
اوسکے کے اوتری مضمون اوسکا وہ کہ وہ ظالم دن قیامت کے مصرع بسیار بخاید سر
انگشت ندامت صاحب احقاف لایا ہے کہ چار ہزار بار چباوے کنارے انگلیون کے
کہنے تلک لور اللہ تعالے پہر ہاتہہ اوسکا پیدا کرے اور پہر چباوے اور خبر نرکہے يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي
اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا کہتا ہے کاشکے پکڑتا مین ساتہہ پیغمبر کے ایک راہ کہ اوسے
پکڑتے تہے اور وہی راہ نجات کی ہے يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا اے

افسوس میرے کاشکے نہ پکڑتا مین فلانے کو یعنے ابی کو دوست اور اوسکو نہ پہچانتا مین
لَقَدْ اَضَلَّنِیْ عَنِ الذِّکْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِیْ وَکَانَ الشَّیْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا البتہ تحقیق
کہ گمراہ کیا مجکو اور باز رکہا یاد خدا کی سے یعنے کلمہ شہادت سے یا نصیحت پیغمبر صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے سے پیچہے اوسی کہ آیا تہا ساتہہ میرے اور ہی شیطان دور رحمت سے
یعنے گمراہ کرنے والا کہ شیطان الانس ہے خاص آدمی کو چہوڑنے والا یا ابلیس کہ وسوسہ
کرتا ہے آدمیون کو ساتہہ مخالفت خدا اور رسول کے اور جسوقت آدمی بیچ دام ہلاکت
کے پڑین چہوڑتا ہے اور نفع نہین پہنچاتا بلکہ اوس سے تبرا کرتا ہے وَقَالَ الرَّسُوْلُ
یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا اور کہا رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے
بیچ دنیا کے یا کہے آخرت مین اے پروردگار میرے تحقیق کہ قوم میری نے پکڑا اس قرآن
کو نسبت کیا گیا ساتہہ ہزیان کے یا چہوڑا ہوا کہ ساتہہ اوسکے ایمان نہین لاتے اور سننے
اوسکی سے موہنہ پہیرتے ہے وَکَذٰلِکَ جَعَلْنَا لِکُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِیْنَ وَکَفٰی
بِرَبِّکَ هَادِیًا وَّنَصِیْرًا اور اسیطرح کہ ان کافرون کو دشمن تیرا کیا ہمنے اور مقرر
کیا ہمنے واسطے ہر پیغمبر کے دشمن کافرون سے جیسے نمرود خاص ابراہیم کو اور فرعون
خاص موسی کو اور اہنون نے صبر کیا تو بہی صبر کر اور کافی ہے پروردگار تیرا راہ دکہلانے
والا تیرے تئین اوپر طریق صبر کے اور یاری دینے والا اوپر دشمنون کے وَقَالَ
الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَیْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً اور کہا ان لوگون نے کہ
کافر ہوئے یہود اور نصارے سے یا مشرکون سے کیون یکجے نہین بہیجا جاتا اوپر
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرآن سب یگانہ یعنے ایک بار جیسے کہ توریت اور
انجیل کَذٰلِکَ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَکَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِیْلًا اسیطرح بہیجا ہمنے پریشان تو
ثابت کرین ہم اور قوت دیوین ہم ساتہہ تواتر وحی کے بیچ ہر وقت کے دل تیرے
کو یا ساتہہ تفریق وحی کے دل تیرے کو اوپر یاد کرنے اوسکے کے ممکن کرین ہم اور
اوپر تیرے پڑہا ہمنے قرآن کو بعضے کو پیچہے بعضے کے پڑہنا ساتہ مہلت کے اور دیر کے
اس اعتراض مشرکون کے نے کچہہ حاصل نہ رکہا کسواسطے کہ اعجاز قرآن کا ساتہ اسکے
کہ تہوڑا یا ایک بار اوترے مختلف نہین ہوتا اور بیچ تفریق کے فائدہ ہین ایک آسانی
یاد کرنیکے اسواسطے کہ موسی اور داؤد اور عیسے کہ کتاب اونکی ایکبار گئے اوتری پڑہنے والے

اور لکھنے والے تھے اور آنحضرت امّی تھے اگر کتاب اونکی ایکبارگی آتی یاد کرنا اوسکا
مشکل ہوتا اور ایک یہہ کہ اوترنا جبرئیل علیہ السلام کا ہر آن سبب تسلی خاطر آنحضرت
کا تھا اور یہہ کہ بیچ قرآن کے ناسخ اور منسوخ ہے اور البتہ ناسخ پیچھے منسوخ سے چاہیے
اور جمع ہونا دونوں کا ایک آیتمین نہ چاہیے اور یہہ کہ قرآن لایا ہوا اوپر سوال اور رد کے ہے
جواب پیچھے سوال کے آوے وَلَا یَأْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِیْرًا
اور نہیں لاتے مشرک واسطے تیرے کوئی مثل یعنی بیچ بیان مذمت نبوت تیرے کے اور
طعن کا کچھ نہیں کہنے مگر لاتے ہین ہم واسطے تیرے ایک جواب راست اور درست کہ ساتھ
دلیل روشن کے قول اونکا رد کرے اور لاتے ہین ہم اوس چیز کو کہ نیک تر ہے از
روئے بیان کے اَلَّذِیْنَ یُحْشَرُوْنَ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ اِلٰی جَهَنَّمَ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا
وَّاَضَلُّ سَبِیْلًا مشرک وہ لوگ ہین کہ حشر کئے جاوینگے اوپر موہنوں اپنی کے یعنے منہ
اوپر زمین کے رکھہ کر چلتے ہین طرف دوزخ کے وہ گروہ مشرکون کے بدتر ہین از روے
مکان کے یعنے مکان اونکی بدتر ہین مکانوں مسلمانوں کے سے بیچ دنیا کے رکھتے تھے
اور وہ طعنہ مارتے تھے کہ اے الفریقین خیر مقاما و احسن ندیا اور سخت تر بہت ہین اور
گمراہ زیادہ ہین طرف راہ کی سے اسواسطے کہ راہ اونکی پہنچانے والے ساتھ آگ دوزخ
کی ہے وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِیْرًا اور البتہ تحقیق
دی ہمنے موسی کو کتاب توریت پیچھے غرق ہونے فرعون کے اور گردانا ہمنے آگے اوسکے ساتھ
اوسکے بھائی اوسکی ہارون کو یار اور مددگار بیچ دعوت کے اور ظاہر کرنے کلمہ حق کے
فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَی الْقَوْمِ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِیْرًا پس کہا ہمنے جاؤ تم طرف
گروہ قبط کے یعنے طرف فرعون اور اہل اوسکے کے اون لوگوں کے کہ جھوٹھہ جانا انہوں
نے آیتوں ہماری کو وہ ساتھ حکم ہماری کے گئے اور اوس قوم کو طرف خدا کے دعوت
کے اور انہوں نے ساتھ اوسکے تکبر کیا پس ہلاک کیا ہمنے اونکو اور نیست کیا ہمنے ہلاک کرنا
اور نیست کرنا ساتھہ غرق کرنے کے بیچ دریا قلزم کے وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ
اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰیَةً وَّاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ عَذَابًا اَلِیْمًا اور گروہ نوح علیہ
السلام کے نے اوسوقت کہ جھٹلایا پیغمبروں کا کیا یعنے نوح کا اور اون پیغمبروں کا کہ
آگے اوس سے تھے جیسے شیث اور ادریس علیہ السلام یا یہی نوح کے کے اور تکذیب

ع

ایک پیغمبر کی تکذیب سب پیغمبرون کے ہے یا سطانقاً بعثت پیغمبر کے کا انکار کیا غرق
کیا تہا اونکو ساتہ طوفان عذاب کے اور گردانا ہمنے اونکو ساتہ طوفان کے بڑی آیت اور گردانا ہمنے قصہ اونکا واسطے آدمیون کے نشانی قدرت کے
تو ادس سے عبرت پکڑین اور تیار کیا ہمنے واسطے ظالم کرنیوالون کے عذاب دکہہ دینے والا ۔ وَّعَادًا وَّثَمُوْدَا۟ وَاَصْحٰبَ
الرَّسِّ وَقُرُوْنًۢا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا اور ہلاک کیا ہمنے قوم عاد کو واسطے تکذیب ہود علیہ
السلام کے اور گروہ ثمود کو ساتہہ تکذیب صالح علیہ السلام کی اور رہنے والون رس کے
کو اور رس نام ایک کوئین کا ہے بیچ آذربیجان کے یا بیچ انطاکیہ کے کہ صاحب یاسین کو
یعنے حبیب نجاری کو بیچ اوسکے مارا یا چشمہ اور ایک نخلستان تہا اوسی نہی اسد ہین یاد نہ ہی
اخدود ہے کہ سورہ بروج مین مذکور ہودیگا اور کہتے ہین ایک گاؤن تہا بیچ زمین قلم کے
ولایت یمن سے اور اصحاب رس باقیاندہ ایک جماعت ثمود سے تہے ایک پیغمبر طرف
اونکی مبعوث ہوا اور اوسکو مارا اور بعضے تفسیرون مین ہے کہ پیچہے قتل کے گوشت اوسکے
کو کہایا اور عذاب ساتہہ اونکے پہنچایا ایک جماعت بت پرست تہی کہ شعیب علیہ السلام
کے ساتہ اونکی آیا اور تکذیب اوسکی کے ایک دن گرد کوئین کے کہ رہتے تہے ساتہ ایذا
شعیب علیہ السلام کے مشغول تہے کہ ناگاہ وہ کنوان گرا اور سب وہ ساتہہ حویلیون
اور مواشی اپنی کے بیچ زمین کے گئے یا ایک قوم تہی کہ درخت صنوبر کا کہتے ہے اور
اوسکو شاہ درخت نام رکہہ کر پوجتے تہے ایک پیغمبر نسل یہودا بیٹے یعقوب کے سے
ساتہ اونکی مبعوث ہوا اور اوسکو تکذیب کرکے مارا اور بیچ کنوئین کے ڈالا ابر سیاہ
نے اوپر اون کے سایہ ڈالا اور اوس سے ایک بجلی باہر آئی اور سب کو جلا یا یا اہل
بیر معطلہ تہے جیسے کہ قصہ اونکا گزرا اور صحیح وہ ہے کہ اصحاب حنظلہ ابن صفوان ہین
اور جب تکذیب پیغمبر اپنی کے کے اللہ تعالے نے اونکو ساتہہ ایک مرغ دراز گردن کے
گرفتار کیا کہ باز داوسکے ساتہہ سب رنگو نکی رنگین تہے اور بسبب گردن لبنی کے اوسکو
عنقا کہتے تہے اور اوپر ایک پہاڑ کے کہ نام فتح نام تہا مقام رکہتا تہا آتا اور لڑکوں کو
اور مواشی چہوٹے کو اوس زمین سے لیجاتا تہا اور اسی سبب سے مغرب لقب کیا تہا
یعنے نکلنے والا اور غیبت کرنے والا ایک دن ایک لڑکی کو کہ نزدیک بلوغ کے پہنچے
تہے اوس زمین سے لے گیا اور وہ گلہ آگے پیغمبر کے لائے شرط کے کہ اگر شر اسکا دور ہووے
ایمان لاوین پیغمبر نے دعا کی کہ الٰہی اس مرغ کو لے لے اور نسل اوسکی منقطع کر دعا

جیسے کی قبول ہونی اور دفع فاسد ہوا اور پہر اوس سے تغیر اور اثر ظاہر ہوا اور
رواتب ناقص اوسکے نشان نرہا اور جیسے جیہون نایاب کے اوس سے مثال دیتے ہین
ایسے کسی نے کہا ہے ؎ منسوخ شد مروت معدوم شد وفا ؛ زین ہر دو نام ماند چو عنقا
دیکہا ؛ اور صاحب لمعات نے عشق کے سبب اوپر اسی طرح کے نشان دیا ہے
؎ عشقم کہ در دو کون مکانم پدید نیست ؛ عنقاے مغربم کہ نشانم پدید نیست آخر قصہ
یہہ قوم بھی غائب ہوئی عنقا کے جیسے مترددہ دشمنی کے پیچہے اور حنظلہ کو شہید کیا اور
خدا نے فرمایا کہ اصحاب رس کو ہلاک کیا ہمنے اور اہل قرنونکو کہ بیچ درمیان اس قبیلہ عاد
اور ثمود کے اور اہل رس کو قرن بہت کہ سوائے خدا کے کوئی اونکو نہین جانتا وَكُلًّا
ضَرَبْنَا لَهُ الْأَمْثَالَ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا اور ہرایک ان امتون مین سے کہ مارے ہمنے
واسطے اونکے مثل یعنے بیان کئے ہمنے قصون اگلون کے سے ساتہہ اون کے اور جز کی ہمنے
اونکو اور حجت پکڑی ہمنے ساتہہ اونکے ساتہہ بہیجنے پیغمبرون کے جب نسنا اُنہون نے اور
انکار کیا عذاب بہیجا اور سب کو نیست کیا ہمنے نیست کرنا وَلَقَدْ أَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِي
أُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ اور البتہ تحقیق آئے اور گذرے قریش اوپر اوس گانوکے کہ
برسائے گئے اوپر اوسکے مینہ بری یعنے مینہ پہترون کے مراد اس سے سدوم ہے کہ
شہر بڑا تہا مؤتفکات سے اور لوط علیہ السلام اوس جگہہ بستی تہے اور بیچے الفاظ
اوسکے کے اللہ تعالے نے پہتر برسائے اوپر رہنے والون اوسکے کے اور کفار قریش کے
اوپر اوس شہر کے گذرتے تہے أَفَلَمْ يَكُونُوا يَرَوْنَهَا بَلْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ نُشُورًا آیا پہر
نہین کہ بیچ گذرنے اپنے کے دیکہتے اوسکو ساتہہ آنکہون اپنی کے اور آثار اوس عذاب
کے سے عبرت پکڑتے نہ وہ ہی کہ ندیکہا بلکہ ہین وہ کہ از روئے کفر کے امید نہین
رکہتے ہین اُٹہنے کو یعنے حشر پر ایمان نہین لاتے وَإِذَا رَأَوْكَ إِنْ يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا
هُزُوًا اور جسوقت دیکہتے ہین تجکو نہین پکڑتے تجکو مگر ٹہٹہا کیا گیا یعنے وہ کوئی کہ ساتہ
اوسکے ٹہٹہا کرین اور ازروئے زبردستی کے کہتے ہین أَهَٰذَا الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ رَسُولًا
آیا یہہ آدمی وہ ہے کہ اوسکو اٹہایا خدا نے اور بہیجا ساتہہ پیغمبری کے إِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا
عَنْ آلِهَتِنَا لَوْلَا أَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ۚ وَسَوْفَ يَعْلَمُونَ حِينَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ أَضَلُّ
سَبِيلًا تحقیق کہ نزدیک ہووے کہ دے ساتہہ باتون دلفریب کے اور زیادتی سعی کے

بیچ دعوت کے اور ظاہر کرنے دلیلوں کے اوپر مدعا اپنے کے کہ گمراہ کرے اور باز رکھے ہمارے تئین پوجنے خداؤن ہمارے سے اگر نہ ہوتا کہ صبر کرتے ہم اوپر عبادت خداؤن کے اللہ تعالیٰ نے جواب اونکے بیچ فرمایا اور شتابی ہو وے کہ جانئین اوس وقت کہ دیکھینگے عذاب کو کہ مومنون سے اور اونون سے کون ہے گمراہ زیادہ گمراہی راہ کی حمل کئے گئے اوپر گمراہی اہل اوسکی کے ہے لائے ہیں کہ کافر ایک پتھر کو یا ایک کلوخ کو یا ایک چوب کو پوجتے تھے جو پتھر خوب صورت یا کلوخ اور چوب خوب صورت بہت دیکھتے تھے معبود اپنے کو چھوڑ کر ساتھ پرستش اوسکی کے مشغول ہوتے تھے اور کہتے تھے یہ خدا ہمارا ہے حقتعالیٰ نے فرمایا اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًاۙ آیا دیکھا تو نے اوس کسی کو کہ پکڑا ہو یعنے خواہش اپنے کو خدا اپنا یعنے آرزو اپنے کو پوجتا ہے تقدیم مفعول ثانی کیواسطے کثرت اہتمام کے ہے اسواسطے صاحب تاویلات نے فرمایا ہے کہ جو کوئی چیز دوست رکھے اور اوسکو پوجے حقیقت میں آرزو اپنی کو پوجتا ہے اسواسطے کہ آرزو اوسکی اوسکو اوپر محبت غیر خدا کے رکھتی ہے اور سید حسینی قدس سرہ نے بیچ طرب المجالس کے لایا ہے کہ جب آدم صفی اللہ کو ساتھ حوا کے عقد باندھا ابلیس اور دنیا بھی ساتھ ایک دوسرے کے ملے اور ایسا ہی ملنے اونکے سے آپس میں آدمی نے وجود پکڑا اور ملنے اونکے سے آپس میں ہوا پیدا ہوئی اور بیچ مہد طبیعت کی جوشش خلط اربعہ کی سے ترتیب پائی سبب اوصاف بری کہ بازار دنیا کے رواج اور رونق اون سے ہے ہوا سے مدد پاتی ہیں رسمین اور عادتین مردودہ اور مذہب اور دین مختلف سبب تاثیر اوسکے سے ظاہر ہوتی ہیں ؎ غبارے کہ خیزد میان راہ اوست ٭ چہ گویم کہ ہر یوسفی را چہ اوست ٭ قوت غلبہ اوسکے کے اوس حد تلک ہے کہ نکتہ الہوا اول الہ عبد فی الارض کا بیچ شان اوسکے کی وارد ہوا ہے اور زبان قرآن کی نے بیچ بیان اوسکے کی ایسا فرمایا کہ ارایت من اتخذ الٰہہ ہواہ یہ کہتے تو کہ اصل ہوا ہے اور خدا باطل سب فرع اوسکے ہیں اور کسی جگہہ سے ہے کہ مخالفت ہوا کے سبب ملنے جنت الماوے کا ہے ؎ سر زہوا تا فتن از سروریست ٭ ترک ہوا قوت پیغمبریست ٭ آیا ہوتا ہے تو اوپر اوس کسی کے کہ ہوا کو خدا اپنا بنایا ہے نگہبان کہ اوسکو ہوا سے منع کرتا ہے تو یہ کلام منسوخ ہے ساتھ آیت قتال کے اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ

اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ اَوْ يَعْقِلُونَ بلکہ گمان لیجاتا ہے تو وہ کہ بہت کافرون سے سننے
ہین ساتھہ گوش ہوش کے یا سمجھتے ہین ساتھہ دل کی خاص دلیلون توحید کے کو
ساتھ قید اکثر عقلمندون دشمن کے اور وہ کہ ایمان لاوین گے خارج ہین اِنْ هُمْ اِلَّا
كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا نہین ہین وہ لوگ مگر مانند چارپایوں کی بیچ نہ لینے نفع
کے ساتھہ سننے کلام کے اور تدبیر نکرنے کے بیچ دلیلون قدرت اللہ کے بلکہ وہ گمراہ زیادہ
ہین از روے راہ کے چارپایون سے اسواسطے کہ وہ فرمان برداری مالک اپنے کی کرتے
ہین اور یہہ عبادت پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہین اور دوسری چارپائے طالب
اوس چیز کے ہین کہ اونکو فائدہ سکہے اور کنارا کرنے والے اوس سے کہ اونکو نقصان پہنچاوے
اور کافر ثواب سے کہ بڑا فائدہ ہے بہاگتے ہین اور بیچ بدی کے کہ سبب نقصان سخت
کا ہے مشغول ہوتے ہین اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ آیا نہین دیکھا تو طرف
کاریگری پروردگار اپنے کے کہ محض قدرت سے کسطرح کھینچا اور کشادہ کیا سایہ کو طلوع
صبح سے آفتاب نکلنے تلک اور وقت اوس سایہ کا بہترین وقتونکا ہے اسواسطے کہ
اندھیرا خالص نفرت طبع کے ہے اور بند کرنے والا روشنی آنکھون کے اور روشنی
آفتاب کی توڑنے والے نظر کی ہے اور اوسوقت دو نو نہین ہوتے اسواسطے ایک
نعمت بہشتی ہے کہ سایہ دراز ہوویگا یعنے بہشت مین نہ دن ہوگا نہ رات ہوگی ایسا ہی
وقت ہوویگا جیسے صبح صادق وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا
ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا اور اگر چاہتا اللہ البتہ کرتا اوس سایہ کو ثابت رہنے
والا اوپر ایک طرح کے پس کیا ہمنے آفتاب کو اوپر پہچاننے سایہ کے راہ دکہلانے والا
اسواسطے کہ سایہ سوائے سایہ آفتاب کے پہچانا نجاوے پس پکڑا ہمنے سایہ کو طرف
اپنے پکڑنا آسان یعنے تہوڑا تہوڑا جمکار سے آفتاب کے کو موافق بلندی اوسکی کے
بیچ جگہہ سایہ کے لائے ہم اور اوسکو پکڑا ہمنے اسواسطے کہ اگر ایک بار گے پکڑا جاتا بہتیز
لوگون کے کہ ساتھہ سایہ کے تعلق رکھتے ہین معطل رہتین اور نزدیک بعضون کے مراد
ظل کے زمین ہے یعنے اندھیرا رات کا اور ضمیر قبضناہ کی پہرنے والی ہے طرف رات کے
اور معنے وہ ہی کہ خدانے بیچ رات کے کشادگی سایہ کے اوپر زمین کے اور عالم کو سیاہ
کیا اور اوسکو ہمیشگی ندے بلکہ آفتاب کو روشن کر کر دلیل پہچان اوسکی کے بتائی کہ

تشبیہن الاشیاء باضدادہا اور اوقات ونکو بہی ہمیشہ نکیا بلکہ اوس لیل کو کہ آفتاب
سے قبض کیا تو پہر رات آئی اور ان دو وقتون کو یعنے دن اور رات کو واسطے آرام
اور آرایش خلق کے مقرر کیا اور عین المعانی مین لایا ہے کہ مد ظل اشارت ساتھہ
وقت پیدایش کے ہے کہ لوگ بیچ اندہیری حیرت کے تہے اور شمس اشارہ ہے ساتھہ
نور اسلام کے کہ ساتھہ طلوع جمال پیغمبر علیہ السلام کے کہ کنارے بزرگی کے سے
طالع ہوا اور اگر وہ سایہ ہمیشہ ہوتا خلق بیچ اندہیرے غفلت کے رہکر ساتھہ روشنی
آگاہی کے نہ پہنچتے سے گر نہ خورشید جمال یار گشتی رہنمون ٭ از شب تاریک غفلت
کس نبردی رہ بیرون ٭ دلیلین اور مثالین اس آیت مین بہت ہین اگر مفصل
چاہیے تفسیر حسینی مین دیکہی واسطے طول کے مختصر لکہا وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ
لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُورًا اور وہ ذات پاک ہے کہ بنایا واسطے تمہارے
رات کو ایک پوشش اور پردہ تو بیچ اوسکے آرام پکڑو تم اور خواب کو ایک راحت تو پاتے
اسکو آرام پاتے ہو اور بنایا دن کو واسطے اوٹہنے کے اور طلب معاش کے اور بیچ کے اور کہا ہے خواب مشابہ موت کے ہے اور اوٹہنا خواب سے مشابہ
اوٹہنے کے ہی بہتیری بیچ حکمت لقمان حکیم کے مذکور ہے کہ کما تنام فتوقظ کذلک تموت وتنشر وَهُوَ
الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ اور اللہ وہ ذات پاک ہے کہ بہیجا باؤنکو
بشارت دینے والیان آگے اوترنے رحمت اوسکے سے کہ مینہہ ہے یعنے چلنا اون باؤنکا
غالبًا دلالت کرتا ہے اوپر آنے مینہ کے بیچ وقت اوسکے کے وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً
طَهُورًا لِنُحْيِيَ بِهِ بَلْدَةً مَيْتًا وَنُسْقِيَهُ مِمَّا خَلَقْنَا أَنْعَامًا وَأَنَاسِيَّ كَثِيرًا اور بہیجا ہمنے آب
سے یا آسمان سے پاک کرنے والا تا زندہ کرین ہم ساتھہ اوس پانی کے شہر مردہ کو یعنے وہ
مکان کہ بیچ اوسکے خشک سالی ہتی یا وہ مکان کہ بیچ جاڑے کے خشک ہوا تہا اور پلا
دیوین ہم اوس پانی کو اوس چیز سے کہ پیدا کیا ہے ہمنے چارپایونکو اور آدمیون بہت کو
جنگل والون سے اسواسطے کہ گانوٗن والون کو اور شہر والون کو نہرین اور چشمے ہین کہ
سبب اونکے پانی مینہ کے سے بے پرواہ ہین وَلَقَدْ صَرَّفْنَاهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوا فَأَبَى أَكْثَرُ النَّاسِ
إِلَّا كُفُورًا اور البتہ کہ مکرر کیا ہمنے باران کو درمیان آدمیون کے بیچ شہرون کے مختلف اوقات
متغیر ساتھہ صفتون تفاوت والیون کے بعضے بڑا بوندونکا اور بعضا چہوٹا یا مکرر کیے
ہمنے سخن ابر اور باران کے بیچ قرآن کے تا یاد کرین قدرت ہماری کو اور فکر کرین بیچ

اوس نعمت کے اور شکر اوسکا بجا لاوین پس انکار کیا بہت آدمیون نے اور قبول
کیا مگر ناشکری اور کفران نعمت کو وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيرًا فَلَا تُطِعِ
الْكَافِرِينَ وَجَاهِدْهُم بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا اور اگر چاہتے ہم البتہ اٹھاتے ہم ہر گاؤن کے اور
جماعت کے ایک پیغمبر ڈرانے والا لیکن واسطے تعظیم اون کی کے اور بلندی مکان
تیرے کے نبوت کو اوپر تیرے ختم کیا ہمنے اور تیرے تئین ساتھ گروہ آدمیون کے دن
قیامت تک اٹھایا ہمنے پس تابعداری نکر تو کافرون کے کہ تجکو ساتھ دین باپ
دادون اپنے کی دعوت کرتے ہین اور جہاد کر ساتھ اونکے ساتھ قرآن کے یا ساتھ
اسلام کے یا ساتھ تلوار کے یا ساتھ ترک طاعت اونکی کی جہاد کرنا بڑا یعنے سخت اور
بہت وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هَٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَهَٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا
بَرْزَخًا وَحِجْرًا مَّحْجُورًا اور اللہ وہ پاک ذات ہے کہ ساتھ حکمت شاملہ کے آپسمین چھوڑا
دو دریاؤنکو یعنے الگ رکھا ایک دوسرے کو بے اس کے کہ آپسمین ملین یہہ ایک پانی
میٹھے کا پیاس بجھانے والا اور یہ دوسرا کھاری تلخی مارنے والا یعنے دریاؤ فارس اور
روم کا اور بنایا درمیان ان دو دریاؤنکے پردہ قدرت اپنی سے اور ایک حد مقرر اور
پاکیا حرام اور ناروا کہ ایک اوپر دوسرے کے غلبہ کرے اور کتاب مین کہتا ہے کہ عذب آب
نہرین میٹھی ہین جیسے نیل اور سیحون اور دجلہ اور جیحون اور ملح اجاج ساری دریا اور
برزخ درمیان انہون کے جنگل اور شہر کہ واقع ہین اور اہل حقیقت اوپر اسکے ہین
کہ بحرین خوف اور رجا ہین کہ بیچ دل مومن کے کوئی ایک اوپر دوسری کے غلبہ نہین
رکہے اور برزخ حمایت الٰہی اور عنایت نامتناہی ہے وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ
بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا ط اور اللہ وہ پاک ذات ہے کہ پیدا کیا
پانی سے آدم علیہ السلام کو یعنے وہ پانی کہ مٹی اوسکے گوندہے اوس سے اور وہ ایک
جز ہے مادہ اوسکے کے اور پیدا کیا آدمی کو پانی منی کے سے پس گردانا اوسکو صاحب
نسب کا یعنے آدمی کو دو قسم کیا مرد کہ نسبت نسب کے اس سے ہو اور زن کہ رشتہ
مصاہرت کا اس سے ہو اور کہتے ہین نسب وہ ہے کہ نکاح ساتھ اوسکے روا نہووے اور صہر
وہ ہے کہ نکاح ساتھ اوسکے حلال ہووے وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا اور ہے پروردگار تیرا
قدرت رکہنے والا اوپر پیدا کرنے بیٹون اور بیٹیون کے وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا

يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًا اور پوجتے ہیں کافر سوائے اللہ کے
وہ چیز کہ اونکو نفع نہ پہنچاوے جو پرستش اوسکی کریں اور نقصان نکریں اگر اوسکو نہ پوجیں
مراد بت ہیں یا جو معبود کہ ہووے سوائے اللہ کے اور ہے کافر اوپر نافرمانی پروردگار اپنے کے
ہم پشت شیطان کا اور مددگار اوسکا وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا اور نہیں بھیجا ہمنے
تجکو طرف گروہ خلق کے مگر خوشخبری دینے والا مومنوں کو ساتھہ ثواب کے اور
ڈرانے والا کافروں کو ساتھہ عذاب کے قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ
اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا کہہ تو اے محمد کہ نہیں چاہتا ہیں تمسے اوپر پہنچانے پیغام کے کچھہ
مزدوری مگر ایمان جو کوئی کہ چاہے یہہ کہ پکڑے طرف رضا اور قرب پروردگار اپنے کے
ایک راہ یعنے اجر امیرا ایمان اور بندگی مسلمانوں کی ہے اسواسطے کہ مجکو اوپر اوسکے
نزدیک اللہ کے ایک ثواب مقرر ہے اور ثابت ہوا ہے کہ ہر پیغمبر کو برابر عابدوں اور
صالحوں امت اوسکے کے ثواب ہوویگا وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ
اور توکل کر بیچ پورا کرنے اجرت اپنی کے اوپر اوس زندگی کہ ہرگز نہ مرے کہ توکل کرنے
والا اوپر زندوں اور کے ساتھہ مرنے اونکے کے بے حاصل رہے اور ساتھہ پاکی کے یاد
کر خدا کو صفتوں نقصان کی سے جس حال میں کہ تعریف کہنے والا ہووے تو اوپر اوسکے
ساتھہ وصفوں کمال کے وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا ۚ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ اَلرَّحْمٰنُ فَسْـَٔلْ
بِهٖ خَبِيْرًا اور کفایت کرنے والا ہے اللہ ساتھہ گناہوں پوشیدہ اور ظاہر بندوں
اپنے کے جاننے والا اور خبردار اوپر اونکے وہ اللہ ایسا ہے کہ ساتھہ قدرت اپنی کے
پیدا کیا آسمانوں کو اور زمینوں کو اور جو کچھہ درمیان اون دونوں کے ہے بیچ اندازہ
چھہ دن رات کے دنوں دنیا کے سے پس غالب ہوا حکم اوسکا اوپر عرش بزرگ کے
کہ سب مخلوقات سے بڑا ہے وہ اللہ ہے بڑی بخشایش والا پس پوچھ ذات اور صفات
اوسکی سے یا یعنے عن کے ہے جیسے کہ سَاَلَ سَآئِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ دانا ہے گویا سوال کر
خلق سے اور استوا اوس کسی کو کہ دانا ہووے ساتھہ اوسکے وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا
لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا اور جس وقت کہا جاوے
واسطے کافروں کے کہ سجدہ کرو تم واسطے خدا بخشنے والے کے کہتے ہیں اور کون ہے رحمٰن

سجدہ
ع ۳

یعنے ایک اسم ہے کہ اوس اسم والے کو نہیچانتے ہم اسواسطے کہ کافر قریش کے اسم
رحمن کو اوپر خدا کے اطلاق نہین کرتے تھے پس جب اسواسطے سجدہ کے حکم کیا گیا کہا کہ
ہم رحمن کو نہین جانتے آیا سجدہ کرین ہم یعنے نکرین خاص اوس چیز کو کہ فرماتا ہے تو ہمکو
ساتھہ سجدہ اوسکے کے اور زیادہ کرتا ہے ذکر رحمن کا یا حکم ساتھہ سجدہ اوسکے کے
خاص کافرون کے بھاگنا ایمان سے اور دور ہونا راہ حق سے یہہ سجدہ ساتوان ہے
ساتھہ قول امام اعظم کے اور آٹھوان ساتھہ قول امام شافعی رحمہ اللہ اور
فتوحات مین اس سجدہ کو نفور اور انکار کہتا ہے اور فرماتا ہے جب مؤمن بیچ تلاوت
اس کے سجدہ کرے جدا ہووے اہل انکار سے اور نفور سے پس نام اس سجدہ کا سجدہ
امتیاز بہی سکتے کہنا تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا
مُّنِيْرًا بزرگ ہی ذات پاک کہ ساتھ قدرت کامل کے پیدا کیا بیچ آسمان کے بارہ برج کو یا محل کہ حقیقت انکو سوائے اوسکے کوئی نہین جانتا اور پیدا کیا
بیچ آسمان کے یا برجونکی ایک چراغ کو کہ آفتاب ہے اور چاند روشن کو یا روشنی بخشنے والا کو وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ
الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا اور اللہ وہ ذات پاک ہے کہ
ساتھہ حکمت تمام کے گردانا رات اور دنکو صاحب اختلاف کے یعنے خلاف ایک دوسریکا
بیچ صفتون کے اور احوال کے یا اختلاف ایک دوسریکا بیچ آنے اور جانے کے اور یہہ دیا دلیل
ہے خاص اوس کسی کو کہ چاہتے وہ کہ یاد کرے عجایب قدرت کے بیچ ایجاد لیل ونہار
کے یا چاہے شکر گزاری اوپر نعمتون حق تعالی کے وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى
الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا اور بندے یا پوجنے والے خدا بزرگ
رحمت کے اضافت واسطے تخصیص اور تفضیل کے ہے اور فصول مین لایا ہے کہ جیسے
اسم رحمن کا خاص ہے واسطے حقتعالے کے یہہ بندی بھی خاص بارگاہ قرب اوسکے
کے ہین اور یہہ بندے وہ لوگ ہین کہ چلتے ہین اوپر روئے زمین کے اور روئے تواضع
اور وقار کے یا چلتے ہین بردبار اور نیکوکار اور جسوقت خطاب کرین خاص اونکو نادان
اور بات بے ادبانہ کرین اونکو جواب مین ایک قول ساتھہ سلامتی کے یعنے ایک بات
کہین کہ بیچ اوسکے سالم رہین گناہ سے مراد ترک کرنا اعتراض احمقون کا ہے اور نہ
پھیرنا جہر گوہ سے اور کلام کرنے اونکی سے جیسے کہ کہا ہے محقق رومی قدس سرہ اگر گوید
رزاقی وسالوسی بگو ہستم صد چندان وہیرو بہ دگر از خشم در دشنامی دہند

دعا کن خوشدل و خندان در میردہ اور حبیب مجاود لا اونکی سے ساتھہ خلق کیجیو بیچ صحبت
کے خبر دے معاملہ اونکی سے ساتھہ حقکی بیچ خلوت کے ساتھہ اسی آیت دوسری کے
خبر دیتا ہے وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا اور وہ لوگ کہ رات ساتھہ دن کے
لاتے ہین واسطے پروردگار اپنے کے سجدہ کرنے والے بیچ اوسوقت کے اور اوپر پاؤن
کے کہڑے ہونے والے بیچ وقت دوسرے کے مراد سجدہ اور کہڑے رہنا نماز کا ہے وَالَّذِیْنَ
یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا إِنَّهَا سَاءَتْ
مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا اور وہ لوگ وہ ہین کہ باوجود کوشش کیے بیچ طاعت کی کہتے ہین از
روئے خوف کے کہ اے پروردگار ہمارے پہیر ہمسے عذاب دوزخ کا تحقیق کہ عذاب دوزخ
کا ہے ہمیشہ اور لازم ہے تحقیق دوزخ بُرے آرام گاہ ہے وَالَّذِیْنَ إِذَا أَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا
وَلَمْ یَقْتُرُوْا وَکَانَ بَیْنَ ذٰلِکَ قَوَامًا اور وہ لوگ وہ ہین کہ جسوقت خرچ کرتے ہین یادی نہین کرتے بیچ گناہ کے یعنی
اور حرام کے خرچ نہین کرتے اور تنگ نہین کرتے اونپر اور بخل نہین کیا یعنی خرچ اللہ کو جو حق ہے باز نہین رکہا اور تہا انکو درمیان اسراف
کے اور تنگ پکڑنے کے راست کہڑے ہونا یعنی طریقہ اعتدال کا مرعی رکہا اور دونو طرف
سے کہ مذموم ہے پرہیز کیا ۝ وسط را لکن ہرگز از کف رہا نکہ خیر الامور اوساطہا
لائے ہین کہ بعضے مشرکون سے بیچ جناب حضرت رسالت پناہ کے آئے اور کہا اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم شرک لائے ہین اور خون ناحق بہت کیے ہین ہمنے اور زنا
اور فجور ہمسے ہوا ہے اگر یہہ خدا کہ ہمکو واسطے پرستش اوسکے کے بلاتا ہے تو گناہون سے
بخشتا ہے ایمان لا سکتے ہین ہم یہہ آیت آئی کہ وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ
إِلٰهًا آخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ اور بندے
رحمن کے وہ لوگ ہین کہ بلاتے نہین اور پوجتے نہین ساتھہ خدا برحق کے خدا دوسرے
کو اور نہ قتل کرین اوس آدمی کو کہ حرام کیا ہے اللہ نے قتل اوس آدمی کا یعنی مومن
کا مگر ساتھہ حقکی یعنے ساتھہ واجبات قتل کے کہ وہ روشن ہے اور زنا ہے اور قتل
ناحق اونکے بیچ زمین کے ساتھہ فساد کے اور زنا نکرین اسواسطے کہ بڑی سب گناہون
کے یہہ تین گناہ ہین صحیحین مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے لائے ہین کہ رسول خدا سے
پوچھا مینے کہ کون سا گناہ بڑا بہت ہے فرمایا کہ ساتھہ خدا کے شریک سمجہے تو اور حالانکہ
اوسنے تجکو پیدا کیا کہا مینے کہ اور کونسا گناہ ہے فرمایا کہ بیٹے اپنے کو مارے تو اوس ڈر

ڈرسے کہ ساتہہ تیرے طعام کہا دیگا کہا مین نے اور کون گناہ ہے فرمایا وہ کہ زنا
کرے تو ساتہہ جورو ہمسایہ کے پس واسطے تصدیق قول آنحضرت کے حقتعالے نے
یہ آیت بہیجی کہ بندے اچہے شرک نلاوین اور قتل ناحق اور زنا نکرین وَمَنْ یَّفْعَلْ
ذٰلِكَ یَلْقَ اَثَامًا اور جو کوئی کرے جو کچہہ کہ مذکور ہوا گناہ کبیرہ سے دیکہے جزا گناہ
اپنی کے اور کہا ہے آثام ایک جنگل ہے بیچ دوزخ کے کہ زنا کرنے والون کو بیچ اوسکے
عذاب کرینگے یا ایک چیز ہے کہ جاری ہوتی ہے بدن دوزخیون کے سے جیسے لوہو
اور پیپ یا آثام اور غیّ دو کنوئین ہین بیچ دوزخ کے واسطے ایک جماعت کے یُّضٰعَفْ
لَهُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَیَخْلُدْ فِیْهٖ مُهَانًا دوچند کیا جاوے خاص کرنے والون اسکے
کلام کے کو عذاب دن قیامت کے اور ہمیشہ رہینگے بیچ عذاب کے جس حال مین کہ خوار
اور بے اعتبار ہووین اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ
سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ مگر وہ کوئی کہ توبہ کرے شرک سے اور ایمان لاوے ساتہہ خدا اور
رسول کے اور کرے عمل اچہے یعنے ساتہہ ارکان اسلام کے عمل کرے پس وہ گروہ بدل
کرتا ہے اللہ گناہون اونکے کو ساتہہ نیکیون کے یعنے اگلے گناہون کو ساتہہ
توبہ کے بخشے اور لواحق بندگیون کے بیچ جگہہ اوسکے کے قدیم کرے یا توفیق دیوے اوسکو
ساتہہ زیادتی ایمان کے یا دنیا مین بدل کرے کفر اوسکا ساتہہ ایمان کے اور آخرت
مین بدل کرے برائیان اوسکی ساتہہ نیکیون کے وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا اور ہے
اللہ بخشنے والا گناہگارونکا ساتہہ توبہ کے مہربان اوپر اونکے ساتہہ ثابت کرنے
توبہ کی بیچ دل اون کے کے وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ یَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا
اور جو کوئی توبہ کرے گناہون سے مراد غیر شرک اور قتل اور زنا ہے یعنے جو کوئی
گناہون اور سے سوائے انکے توبہ کرے اور باز رہے اور کرے عمل اچہے یعنے بدلہ اون
گذرے ہوؤن کا کرے پس تحقیق کہ وہ پہرتا ہے طرف ثواب اللہ کے پہرنے والا یا رجوع
کرتا ہے طرف حق کے رجوع کرنا اچہا وَالَّذِیْنَ لَا یَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ
مَرُّوْا كِرَامًا اور بندے رحمٰن کے وہ لوگ ہین کہ حاضر نہین ہوتے ساتہہ عید مشرکون
کے اور یہود اور نصاریٰ کے یا بیچ بازی گاہ اونکے کے یا بیچ مجلس راگ اور ناچ کے
کے یا بیچ صحبت بدعت کرنے والون کے یا گواہی جہوٹہہ کے نہین دیتے اور جو وقت گذرتے

باین طرف جیز بیہودہ کی گزرنے مین بزرگی کرنے والے اور پرہیز کرنے والے یا نہی کرنے والے اوس سے وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا
اور وہ لوگ ہین کہ جسوقت نصیحت دیجاوے اونکو ساتہہ آیتون پروردگار اون کے کے ساتہہ نہین گرتے اوپر اوسکے یعنے نہ کہرے ہین نزدیک سننے اوسکے کے بہرے ہین کہ نہ سنین اسرار اوسکے کو اور اندہے ہین نہ دیکہین انوار اوسکے کو بلکہ ساتہہ گوش ہوش کے اوسکو سنا اور ساتہہ آنکہون بینا کے جلوے جمال اوسکے کو دیکہا حاصل وہ کہ آیات الہی سے تغافل نکیا وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا اور وہ لوگ ہین کہ کہتے ہین کہ اے پروردگار ہمارے بخش ہمارے تئین جورؤ ہمارے سے اور اولاد ہمارے سے وہ کہ ہوی کہ روشنی آنکہون کی ہووے مراد اہل اور اولاد صالح ہین کہ جو اولاد اور اہل اپنا صالح اور پاک معیشت ہووے دل مومن کا اوسکو دیکہہ کر شاد اور آنکہین اوسکی روشن ہوتی ہین اور کر ہمکو واسطے پرہیزگارون کے پیشوا یعنے ہمکو اپنے پرہیزگاری دی کہ لایق امامت پرہیزگارون کے ہووین ہم اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا خٰلِدِيْنَ فِيْهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا اور وہ گروہ کہ مذکور ہوئے بدلہ دیے جاوین ساتہہ غرفہ بہشت کے یعنے ساتہہ بلند تر مکان کے اوسمین اور کہا ہے غرفہ ایک نام ہے نامون بہشت کے سے اور قول عبداللہ بن رباب مین لایا ہے کہ محل ہین بیچ ہوا کے اٹہائے گئے اور چار ستونون کے رکہے ہوئے سونے سے اور روپے سے اور موتی سے اور مونگے سے اور ایسے محل ساتہہ اوسکے دیوین بسبب اوس چیز کے کہ صبر کیا انہون نے اوپر مشقت دنیا کی بیچ ایذا کافرون کی اور چہوڑنے لذتون کے یا اوپر فقیر اور احتیاج کے یا اوپر ادا کرنے فرضون کے اور ملین یعنے پاوین بیچ بہشت کے زندگی ہمیشہ کی اور سلامتی آفتون سے اور خوفون سے یا دعا زندگی اور سلامتی کے سنین یا فرشتے اوپر اونکے درود اور سلام کہین یا درود فرشتون سے پاوین اور سلام خدا سے سنین حسب حال ہین کہ ہمیشہ رہین بیچ غرفہ کے یا بہشت کے اچہا قرارگاہ ہے بہشت اور جگہہ رہنے کی قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ

لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا کہہ تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاص مکے والونکو کیا وزن رکہے خدا تمکو یعنے کیا قدر ہووے نزدیک اللہ کے تمکو اگر نہ بلانا اور نہ پوجنا تمہارا ہووے خاص اوسکو اسواسطے کہ بزرگی انسان کے ساتہہ پہچاننے اور بندگی خدا کی کے ہے پس تحقیق کہ تمنے جہٹلایا محمد کو اور قصور کیا بیچ بندگی اللہ کی کے پس شتابی ہووے گا یہہ تمہارا ملنے والا کہ ترک نکرے تمکو اور بپا ہووے عذاب جہٹلانے کا ملنے والا تمہارا اوس وقت تلک کہ تمکو بیچ دوزخ کے پہنچادین اور اوس جگہہ بہی ساتہہ تمہارے ہووین اور کہتے ہین لزام دن قتل بدر کے کا ہے واللہ اعلم بالصواب

تمام شد منزل چہارم

الحمد للہ والمنۃ کہ بتوفیق مسبب الاسباب تفسیر موضح القرآن تصنیف منیف فاضل اجل عالم باعمل زبدۃ المحققین عمدۃ المفسرین جناب مولانا شاہ عبد القادر صاحب ابن مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کی جو آجتک کبہی چہپی نہین تہی سو اب منزل بنی اسرائیل و منزل شعرا و منزل صافات و منزل ق چہپ کر تیار ہین اور ہدیۂ ناظرین اولی الابصار ہین جن صاحبان کو مطلوب ہو شہر دہلی پہاٹک حبش خان مدرسہ جناب مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب مد ظلہ العالی ہم عاجزان کے نام سے یا مطبع خادم الاسلام کٹہرہ غلام محمد خان سے طلب فرمائین خواہ ویلو پی ایبل خواہ نقد منگائین منزل الحم - منزل ماں منزل یونس زیر طبع ہین المشتہر ابو محمد ثابت علی اعظم گڈہی و سید غلام حسین

مطبع خادم الاسلام دہلی مین منشی محمود عزیز اخان کے اہتمام سے چہپی

فہرست مختصر کتب موجودہ

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت	کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
قرآن شریف واضح بدو ترجمہ	للعہ ۸/	مظاہر الحق	لعہ	مکتوبات مع مناقب	۲/	نسائی شریف "	سے
قرآن شریف سہ ترجمہ	سے ۸/	دلائل الخیرات مترجم	۶/	ابی عبد اللہ محمد بن اسمعیل		بلوغ المرام "	عہ ۸/
فاروقی		" کاغذ ولایتی	۸/	البخاری و فضیلت ابن تیمیہ		فضل الباری شرح بخاری سپارہ ۱	عہ ۴/
قرآن شریف مع تفسیر حسینی	سے ۴/	شرح الیاس	سے ۸/	مجموعہ ارشاد و تراجم	۳/	ترغیب الترہیب	للعہ
قرآن شریف مترجم حمائلے	عہ	فصول شرح اصول	عہ/	بخاری وغیرہ		ریاض الصالحین مترجم	سے/
قرآن مترجم کاغذ گندہ		الشاشی	۱۲/	در ثمین مترجم	۱۰/	کشف المغطا موطا	سے
نولکشوری	عہ ۴/	طحاوی ہر دو جلد	عہ/	انصاف مترجم	۶/	تفسیر شاہ عبد القادر	
قرآن شریف تفسیر جلالین		ابن ماجہ	عہ	عقد الجید مترجم	۵/	صاحب اردو	
وعباسی بدو ترجمہ	للعہ ۴/	فصول اکبری	۵/	فوز الکبیر مع فتح الخبیر	۵/	منزل ق	عہ/
مؤطا امام مالک	عہ ۴/	بستان فقیہ ابو اللیث		ہوامع شرح حزب البحر	۴/	منزل والصافات	عہ
مشکوۃ شریف	سے/	مترجم	۱۲	مسلسلات مع مصفی	سے	منزل شعراء	عہ/
ہدایہ مع الکفایہ	عہ ۸/	کبیری	عہ ۸/	تصنیفات شاہ		منزل بنی اسرائیل	عہ
حاشیہ بیضاوی	عہ ۸/	صغیری شرح منیہ	۹	عبد العزیز صاحب		اول کی منزلیں ہیں	
درالمختار	عہ ۴/	شرح فقہ اکبر	۱۰/	تفسیر عزیزی کامل	سے ۸/	طبع ہیں	
علاج الامراض قطب کلاں		مسند امام اعظم مترجم	۱۴	بستان المحدثین	۶/	معیار الحق	عہ/
حکیم محمود خان صاحب	سے/	غایت التحقیق	۱۴	عجالہ نافعہ	۱/	بحر ذخار	عہ/
شرح موجز فارسی	۸/	کافیہ	۱۲/	مجموعہ فتاوے	۰/	گیارہ سوالات	۳/
تفسیر حقانی مصری	للعہ ۸/	تخریج ہدایہ	۴/	سر الشہادتین	۲/	رسالہ زیور	۱/
تفسیر مظہری	عہ	شرح ہدایت الحکمت	۱۰/	کمالات عزیزی	۲/	غایۃ الاوطار	لعہ
حاشیہ میر ایساغوجی	۹/	ہدیہ سعدیہ	عہ	تقویۃ الایمان	۱/	ظفر المبین حصہ دوم	۱۲/
ظفر جلیل شرح اردو		تصنیفات شاہ ولی اللہ صاحب		ایضاح الحق مترجم	۷/	نفحۃ الیمن	۱۲/
حصن حصین	۱۰/	فیوض الحرمین مترجم	۱۰/	تنویر العینین	۳/	ہر قسم کی کتابیں شہر دہلی کی	
توفیر الحق تصنیف	۵/	الطاف القدس	۴/	مسلم شریف مترجم	عہ	آنے پر بکفایت	
نواب قطب الدین خان		سطعات مع جزا للطیف	۲/	ترمذی شریف "	سے	روانہ کیجا سکتی	
صاحب محدث دہلوی		وصیت نامہ مترجم	۱/	ابوداؤد "	سے	ہیں	

اشتہار

قطعہ تاریخ مِن تاریخ طبع جناب مولوی محمد محمود صاحب متخلص برونق دہلوی

کہاں ہو چلو دوڑو اے اہلِ ایمان ۔ یہ دیکھو تو کیا دولتِ سرمدی ہے
کلامِ الٰہی کی تفسیر اردو ۔ خدا کی عنایت سے ہاتھ آگئی ہے
پڑھو اور پڑھاؤ سنو اور سناؤ ۔ عمل جو کرے اسپہ وہ مہتدی ہے
سمجھنا نہین اسکا کچھ ایسا مشکل ۔ کہ سکے۔ نہ تازی نہ کچھ فارسی ہے
تمہاری ہدایت کو اہلِ ہدا نے ۔ تمہاری زبان مین یہ اردو لکھی ہے
مصنف ہیں وہ اسکا صاحب فضیلت ۔ کہ فاضل بھی کہتے تھے جسکو ولی ہے
مصحح ہین اسکے جو ثابت علی ہیں ۔ تو مطبع بھی نامِ خدا احمدی ہے
صحیح اور خوشخط ہے اور کاغذ اچھا ۔ بہت چھوٹی تختی نہ ایسی بڑی ہے
کروں اس کی تعریف کیا دیکھ لوگے ۔ کہ اب ایسی ہوگی نہ پہلے ہوئی ہے
سوا اسکے اور اسمین ہے ایک خوبی ۔ کہ تاریخ رونق نے اسکی لکھی ہے
لبِ واعظین سے سنو سالِ طبع ۔ یہ کیا عمدہ تفسیر قرآن چھپی ہے

للہ الحمد ہر آن جلوہ کہ میخواست درون ۔ آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر بیرون

حضراتِ اہلِ ایمان و عاشقانِ تفسیر کلامِ رحمان و واعظانِ خوش الحان و اہلِ مطابع و سوداگران کو یہ مژدہ جان فزا ہو کہ تفسیر بے نظیر لائقِ دید و قابلِ شنید مفید ہر برنا و پیر کہ عالموں کو علامہ بناتی ہے اور جاہلوں کو علم سکھاتی ہے ہر ایک متنفس حسب استعداد اس سے فیض و ہدایت استفادہ کرتا ہے شعر؎ درین میخانہ گر آری تہی پر سازد از فیضش ٭ وگر پیمانہ آری پر تو پیمانہ پیمانہ ہمنے وارثانِ مصنف رحمہ اللہ علیہ سے اجازت لیکے بعد ازان بکمال سعی و اہتمام مدت مدید مین چند نسخہ بہم پہنچا کے مقابلہ و صحت درست کرکے جابجا حواشئے و فوائد چڑھائے اور بصرف زر کثیر مطبع احمدی مین چھپوائی ہے اور رجسٹری ہمارا نام ہوگئی ہے کوئی صاحب بلا اجازت ہمارے طبع نکریں جنکو نسخہ مطلوب ہو بنام عاجزان طالع یعنی شہر دہلی پھاٹک حبش خان مدرسہ مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب سلمہ اللہ تعالی سے طلب فرمائیں - خواہ ویلیو پی ایبل - خواہ بذریعہ نقد منگائیں ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

المشتہران

ابو محمد ثابت علی اعظم گڈھی + و سید غلام حسین مونگیری

تفسیر لسان الصادق

المعروف

موضح الفرقان

تقریظ دلپذیر نتیجہ طبع سحر آمد نشان رفیع سلطان اقلیم سخن زبدۃ ادیبان سلف یادگار سخنوران خلف طبیب فائق حکیم حاذق جناب مولوی سید شاہ جہان حسین صاحب فیض خویش جناب مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی مدظلہ

اے شائقین اے شائقین اے مومنان پاک دین　　اک بحر بتلادوں تمھین لینے ہوں گر در ثمین

تم بیشتر سنتے رہے ہوگے کہ ایک تفسیر موضح القرآن اسم بامسمے عالم با عمل فاضل اجل زبدۃ المحققین عمدۃ المفسرین مولانا شاہ عبد القادر صاحب خلف مولانا شاہ ولی اللہ محقق و محدث دہلوی رحمہما اللہ تعالی کی تصنیف منیف سے ہے مگر کبھی چھپی نہین قلمی بھی بہت پہلی نہین کیونکہ جسکی ہاتھ لگی اسنے اس کو عظیم و موہبت کبری کو خانہ دل مین چھپا کے رکہا اور اس مخدرہ نورانی کو پردہ چشم مین قرۃ العین بنا کے رکہا آؤ اب مین تمکو اسکی کیفیت سناؤن اور اسکا صاف صاف پتا بتاؤن ترجمہ شاہ عبد القادر صاحب اسی کا متن ہے اور اکثر مترجم قرآن شریفون کے حاشیون پر جو فائدے بر مائدے بڑی وضاحت اور فصاحت سے لکھے ہوے دیکھے ہونگے بہی تفسیر اسکا ماخذ ہے متاخرین معتبرین کی اکثر تصنیف مین جابجا اسکی عبارت منقول ہے علما و فضلا مین بہی یہ کتاب مقبول ہے تفسیر آیات الاحکام مین اکثر جا اسکے حوالہ دیے ہین اور عبارت لی ہے نواب قطب الدین خانصاحب مرحوم نے جامع التفاسیر مین بہت سی جگہہ اس سے عبارت نقل کی ہے نواب صدیق حسنخان مرحوم نے تفسیر ترجمان القرآن مین اکثر مواقع پر اس سے عبارت لی ہے۔ مولوی خرم علی صاحب مرحوم نے تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار مین بہت سی اسکی تعریف و توصیف کی ہے اور صفحہ ۹ مین یہ عبارت لکھی ہے کہ مولانا شاہ عبد القادر دہلوی کی ہندی تفسیر اور یہ کتاب طالب علم کے واسطے کافی ہے و نیز اسکے حق میں یہ دو لفظ کتابین گویا دو آنکھین ہین جنسے دونون جہان کا انجام نظر پڑے یا دو پر ہین جنسے عرش تک اڑ سکے اسلئے آخرہ یہ کتاب نایاب عالمون کو علامہ بناتی ہے نکات و اسرار قرآن شریف منکشف کر دیتی ہے اور عامیون کو عالمون کے مرتبہ پر پہونچاتی ہے اور زبان ایسی آسان اور معانی کا ایسا بیان کہ ہر اردو خوان بلکہ عورتین اور بچے حسب استعداد مطلب سمجھہ جاتے ہین اور معانی عبارت کی تہ کو پہنچ جاسکتے ہین پس بہار عالم حسن دل جان تازہ میدار و بہ رنگ اصحاب صورت را ارباب معنی را اسکا ملجانا اور چہپ جانا بجز اسکے نہین کہ فیض رحمان سے ہے　اسکا ہزار ہزار شکر اور لاکہہ لاکہہ احسان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

طٰسٓمٓ کہتے ہین کہ یہ نام خدا تعالیٰ کا ہے یا ان تین حرفون سے خدا تعالیٰ کے تین نامون کا
اشارہ ہے جیسے طاہر اور ستار اور مجید اور کشف الاسرار مین لکہا ہے کہ خدا تعالیٰ قسم کہاتا ہے ان تین
حرفون کی جو تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ یہ سورۃ آیتین ہین کتاب روشن کی جو سب ہمین حق اور ناحق ظاہر
کیا ہے سمجہنے والون کے واسطے مکے کے لوگ قران کو سچ کلام خدا تعالیٰ کا نجانتے تہے اس سبب
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت دق ہوئے اور گہبرائے خدا تعالیٰ نے انکی تسلی کے واسطے یہ آیت
بہیجی کہ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ پہر کیا تو اپنے تئین ہلاک کریگا اور جان کہو دیگا اسی
واسطے کہ مکے کے لوگ قران کو سچ نہین جانتے اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ
اگر ہم چاہین تو بہیجے اُتارین ان مکے کے لوگون پر آسمان سے ایک نشانی قیامت کی بڑی بلا جو پہر ہوین
گردنین اُن نشانی والون کی جہکنے والی اور تابعداری اور عاجزی کرنے واسطے وَمَا يَأْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ
الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ اور نہین آتی کوئی نصیحت نئی اُن پاس خدا تعالیٰ بہت بخشش کرنے والے سے
مگر وہ کہ ہوتے ہین اُس سے منہ پہیرنے والے یعنی نصیحت نہین مانتے کسیطرح فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَيَأْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا
مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ پہر سو جہوٹ جانا قران کو اور نہ مانا پہر جلد آویگی پاس انکی وہ بات جسکو ٹہٹہا
کیا کرتے تہے یعنی عذاب دیگا ان پر تب پہچانینگے اور کچہہ فائدہ نہوگا اُسوقت کے پہچاننے سے اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى
الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ کیا نہین دیکہتے یہ مکے کے لوگ زمین کی طرف جو ہمنے اپنی قدرت سے
کس قدر اُگایا اسمین سب طرح کی اُگنے والی چیزون سے جوڑا اچہا خاصہ ستہرا ایسا کیرہ فائدہ دینے والا طرح طرح کا
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ بیشک اسمین ہر طرح نشانی ہے خدا تعالیٰ کی قدرت کی اور بہت

لوگ نہین مانتے قرآن کو وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ اور بیشک پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ہر طرح ہے وہ زور آور جو عذاب کر سکتا ہے نا نتے والوں پر رحم کرنے والا ہے یقین لانے والوں پر
وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰٓى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ قَوْمَ فِرْعَوْنَ اَلَا يَتَّقُوْنَ ۝ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ
علیہ آلہ وسلم کہ جب پکار کر کہا تیرے پروردگار نے موسی علیہ السلام کو کہ آ و ظالم قوم کے پاس یعنی ظالم کر
پاس سو وہ ظالم قوم فرعون کی ہی اُنکو جاکر کہہ کہ ای کیا تم نہین ڈرتے خدا تعالی کے عذاب سے جو بنی اسرائیل
پر ظلم کرتے ہو اور اُنکی بیٹون کو مار ڈالتے ہو اور خدا تعالی کو وحدہ لاشریک نہین سمجھتے جب یہ حکم پہچانا تو اسکے
جواب مین قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ کہا حضرت موسی علیہ السلام نے کہ اے پروردگار میرے بیشک
مین ڈرتا ہون اُس بات سے کہ جو مجھے کہین گے تو جھوٹا ہے اور میرا کہنا سچ نجانین گے وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ
وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ۝ وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْبٌ فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۝
اور تنگ ہوگی چہاتی میری یعنی جی میرا گہبراویگا اور دق ہوگا دل میرا اور نہ کہلی گی زبان میری ڈر سے پھر
بہیج اے پروردگار پیغام بہائی ہارون کی طرف اور اُسے میرا شریک کر جو اُسے ساتھ لیکر جاؤن مین اور فرعون
کی قوم کا مجھپر گناہ ہے یعنی مجھسے اُنکا گناہ ہوا ہے جو مین نے اُنکا ایک آدمی مار ڈالا ہے پھر ڈرتا ہون
مین جو اسکی بدلے مجھے مار ڈالین پہلے ہی تیرا پیغام پہنچانے سے قَالَ كَلَّا فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ
مُّسْتَمِعُوْنَ فرمایا خدا تعالی نے کہ نہین نہی یہ بات اے موسی جس سے تو ڈرتا ہے پھر جاؤ تم دونون بہائی
ساتھہ ہماری قدرت کی نشانیون کے جیسے عصا کا اژدہا ہو جانا اور ہاتھہ جھمجھماتا نکالنا بغل مین رکھہ کے
بیشک ہم ساتھہ تمہارے ہین سُننے والے اُن باتون کے جو تم مین اور فرعون مین ہونگی فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ
فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پھر آؤ تم دونون بہائی فرعون کے پاس یعنی جاؤ اور کہو تم دونو
کہ بیشک ہم بہیجے ہوئے ہین سارے عالم کے پروردگار کے یعنی ساری خلقت کا جو پروردگار ہے
اُسنے ہمین بہیجا ہے تیرے پاس اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اسواسطے کہ ہمارے ساتھ بہیج دے
سب بنی اسرائیل کی قوم کو یعنی اُنکو رخصت دے اور منع نکر جو ہمارے ساتھہ چلین شام کے ملک کو جو اُنکے
باپ دادا کا قدیم وطن ہے یہ حکم سنکر حضرت موسی علیہ السلام اپنے بہائی ہارون علیہ السلام کو ساتھ
لیکر فرعون سے ملنے کا ارادہ کیا بڑی تلاش سے ایک برس کے بعد ملاقات میسر آئی فرعون نے حضرت
موسی علیہ السلام کو پہچانا اور اپنا احسان اس طرح جتانے لگا قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ فِيْنَا
مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ۝ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝
کہا کہ اے موسی علیہ السلام اے کیا نہین پالا ہمنے تجھے اپنی گہر مین بچا سا اور رہا تو ہم مین کتنی برس اپنی عمر

سو گزارے تو نے یعنی تیس برس تک رہا تمہارے گھر میں اور کیا تو نے وہ کام جو کیا تو نے یعنی ہمارے
نان بائی کو مار ڈالا تو نے اور تو ہے ناشکری کرنے والا جو ہم نے تجھے تنہا سا پالا اور تو نے
ہمارے خدمتگار کو مار ڈالا اور اب ہم سے مقابلہ کرنے آیا پھر اسکے جواب میں قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّاَنَا مِنَ
الضَّآلِّيْنَ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام
نے کہ کیا میں نے وہ کام یعنی اُسے مار ڈالا اُسوقت اور تھا میں بے خبر راہ تہ جانتا تھا عقل کی یعنی نجانا
میں نے ایک مُکّے سے مرجاوے گا پھر بھاگا میں اسوقت ڈر اتمسے جو مجھے مار ڈالوگے تم پھر دی مجھے
پروردگار میرے نے سمجھ اور عقل اور دانائی اور کیا مجھے پیغمبروں سے جیسے آگے پیغمبر آئے تھے ویسا ہی
مجھے کیا خدا تعالیٰ نے وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اور یہ نعمت جسکا احسان رکھتا ہے
تو مجھپر وہ سبب اسکی ہے جو غلام بنا کر رکھا تو نے بنی اسرائیل کی قوم کو یعنی اگر تو بنی اسرائیل کی قوم کو
بند ہوا نہ کر رکھتا تو کاہیکو میری ماں مجھے صندوق میں ڈالکر دریا میں بہاتی جو تو پالتا مجھے پھر جب
فرعون نے سنا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یعنی سارے عالم کے پروردگار نے ہمیں بھیجا ہے
قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ کہا فرعون نے کیا چیز ہے پروردگار سارے عالم کا قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ عالم کا پروردگار پیدا کرنے والا ہے
آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ اُن دونوں میں ہے اُس سب کا پیدا کرنیوالا وہی ایک ہے اگر ہو تم
یقین لانے والے حضرت موسیٰ نے خدا تعالیٰ کی صفتیں بیان کیں اور فرعون نے ذات پوچھی تھی اس
سبب قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ کہا فرعون نے اُن لوگوں سے جو گرد اسکے بیٹھے تھے امراء اور
خواص بھاری پوشاک اور زیور پہنے ہوئے کہ اے تم نہیں سُنتے اس مرد کی بات جو میں نے
کیا پوچھا اور یہ کیا جواب دیتا ہے یعنی میں نے ذات اُسکی پوچھی اور وہ صفت بتاتا ہے پھر قَالَ رَبُّكُمْ
وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ پروردگار تمہارا اور تمہارے باپ دادا
اگلوں کا وہی ایک ہے قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ کہا فرعون نے تعرض کر
اپنے خواص اور امراؤں کی طرف منہ کر کے جو پیغمبر تمہارا وہ جو بھیجا ہے تمہاری طرف یعنی یہ جو
کہتا ہے کہ مجھے پیغمبر کر کے تمہارے پاس بھیجا ہے یہ تو دیوانہ ہے جو پوچھتے ہیں کچھ اور جواب دیتا
ہے کچھ اور پھر قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام
نے کہ پروردگار مشرق اور مغرب کا ہے اور جو کچھ مشرق اور مغرب کے بیچ میں ہے اُس سب کا پروردگار
وہی ایک ہے اگر ہو تم دریافت کرنے والے سمجھنے والے کہ جواب تمہارے سوال کا سوائے اس طرح کے

نہین دیا جاتا اسواسطے کہ خدا تعالی کی ذات کسی کی سمجھ اور بیان مین نہین آتی سبکے ہوش اور خیال اور فکر اور اندیشہ مین آنے سے پاک ہے جو وہ ہوش اور حواس کا پیدا کرنے والا ہے تب قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ۝ کہا فرعون نے کہ اگر پکڑا تو نے ای موسی علیہ السلام کوئی خدا میرے سوا تو البتہ کرونگا مین تجھکو قیدیون مین سے کہتے ہین کہ قید فرعون کی مار ڈالنے سے بھی بدتر تھی تب حضرت موسی علیہ السلام نے قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ۝ کہا اگر لاؤن تیرے آگے کچھہ چیز کھلی ہوئی یعنی دکھاؤن تجھے کوئی معجزہ صریحا جو سب دیکھین قَالَ فَاْتِ بِهٖۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ کہا فرعون نے کہ پھر لا وہ چیز کھلی ہوئی روشن اگر ہے تو سچا فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ۝ پھر ڈالا حضرت موسی نے عصا اپنا فرعون کے آگے پھر اُسوقت ڈالتے ہی اژدہا ہوا صریحا سبکے روبرو جو سب دیکھکر ڈرے پھر وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ۝ اور باہر نکالا حضرت موسی علیہ السلام نے ہاتھ اپنا گریبان مین ڈال کر پھر اُسوقت نکالتے ہی سفید تہا چمکتا دیکھنے والون کے سامنے یہ دو معجزے دیکھکر قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗۤ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ کہا فرعون نے سردارون کو اور اشرافون کو اپنی قوم کے جو اسوقت گرد اگرد اسکے حاضر تہے کہ مقرر یہ موسی علیہ السلام جادوگر ہے بڑا عقلمند جو اسنے یہ دکہلایا کہ آجتک کسی نے ایسا کام نہین کیا تھا يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ چاہتا ہے وہ کہ نکالدے تمکو تمہارے شہر سے اپنے جادو کے زور سے پھر تم کیا مصلحت بتاتے ہو جو اُسکا کیا علاج کیجیے قَالُوْۤا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ کہا اُنہون نے کہ ڈھیل دے موسی اور اُسکے بہائی علیہما السلام کو یعنی اُنکو قید اور قتل نکر جو لوگ جانین کہ یہ جہوٹے اور جادوگر ہین اور اُٹھا یعنی بھیج شہرون مین لوگ جمع کرنیوالون کو یعنی قاصدون کو بھیج ہر شہر کے حاکم پاس جو يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ۝ لے آوین تیرے حضور ہر شہر سے جمع کر کر سب بڑے جادوگر عقلمند اپنے ہنر مین پھر فرعون نے ہر شہر سے جادوگر بلوائے فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ پھر اکٹھے ہوئے جادوگر واسطے وقت ایکدن مقرر کیے ہوئے کے وَّقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ اور کہا فرعون نے اُس شہر کے لوگون کو کہ تم سب اکٹھے ہو آؤ اُس دن لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ شاید کہ ہم سب ملکر جادوگرون کی راہ پہ چلین یعنی مدد کرین انکی اگر یہ جادوگر فتح پاوین موسی اور ہارون علیہما السلام پر یہ بات سب نے قبول کی فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ۝ پھر جب آئے جادوگر حضور مین تو کہا فرعون کو کچھہ ہمکو انعام ملیگا اگر ہوئے ہم فتح پانے والے تیرے دشمنون پر اے بادشاہ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ

إِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِينَ کہا فرعون نے ہان البتہ بہت کچھہ دونگا مین تمکو اور مقرر تم جب فتح پاؤ گے تو ہوگے
میرے مصاحب پاس رہنے والے جادوگر یہ بات سنکر بہت خوش ہوئے اور اپنا جادو تیار کر کے
اُس مقرر کئے ہوئے دن میدان مین اور سامنے حضرت موسی علیہ السلام کے صف باندھکر کھڑے ہوئے
اور کہا کہ اے موسی علیہ السلام پہلے تو اپنا جادو ڈالتا ہے یا ہم پہلے ڈالین میدان مین قَالَ لَهُم مُّوسَىٰ
أَلْقُوا مَا أَنتُم مُّلْقُونَ کہا حضرت موسی علیہ السلام نے جادوگرون کو کہ ڈالو تم اُس چیز کو جو اسکو ڈالنے والے
ہو تم اور تیار کر کے لائے ہو میدان مین فَأَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ
إِنَّا لَنَحْنُ الْغَالِبُونَ پھر ڈالے جادوگرون نے رسّے اپنے بنائے ہوئے اور لکڑی اپنی جادو سے بنی ہوئی
کہ ستر ہزار تھی کئی کوس کے پھیر مین وہ سب رسے اور لکڑی اژدہون کی صورت بنکر چلنے لگی میدان میں
اور ایک شور اُٹھا دیکھنے والون سے اور کہا جادوگرون نے کہ قسم ہے فرعون کی بڑائی کی جو مقرر ہماری
فتح ہے تب فَأَلْقَىٰ مُوسَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ پھر ڈالا حضرت موسی علیہ السلام نے
خدا تعالی کے حکم سے عصا اپنا پر وہ عصا ڈالتے ہی وہان اژدہا بنکر نگل گیا جو وہ جادوگرون نے
جھوٹ مکر سے بنا کر اژدہون کی صورت وکھایا تھا اُن سب کو وہ نگل گیا جب دیکھا جادوگرون نے
کہ وہ ایک عصا حضرت موسی علیہ السلام کا ہزارون رسون اور لکڑیون کو نگل گیا اب جانا کہ جادو
اور جھوٹا نہین پیغمبر سچا ہے اور یقین لائے اور فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ ۝ قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ
الْعَالَمِينَ ۝ رَبِّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ۝ پھر اوندہے گر پڑے جادوگر زمین پر سجدہ کرتے ہوئے
حضرت موسی علیہ السلام کے سامنے اور کہا کہ ایمان لائے ہم ساتھہ پروردگار سارے عالم کے جو
پروردگار حضرت موسی اور ہارون کا ہے جب فرعون نے دیکھا کہ جادوگر ہار گئے اور حضرت موسی کے
خدا تعالی پر ایمان لائے اور مجھسے پھر گئے قَالَ آمَنتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ إِنَّهُ لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي
عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝ کہا فرعون نے اُن جادوگرونکو اے تمنے مانا موسی علیہ السلام کے
خدا تعالی کو اور ملگئے تم اُس سے پہلے اُس بات سے کہ رخصت دون مین یعنی پہلے مجھسے پوچھا ہوتا جب مین
تمہین حکم دیتا تب ایمان لاتے موسی علیہ السلام کے خدا تعالی پر اس سبب سے معلوم ہوا کہ مقرر
موسی علیہ السلام تمہارا بڑا سردار ہے وہ کہ اُسنے سکھایا ہے تمکو جادو کا علم اور تم لوگ آپسمین اور میرے
دشمن ہوئے پھر البتہ جلد جانوگے کہ کیا تمپر عذاب کرونگا جو لَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُم مِّنْ خِلَافٍ
وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِينَ البتہ کاٹونگا مین ایک طرف کا ہاتہہ تمہارا اور دوسری طرف کا پانو تمہارا اور
سولی پر چڑہاؤنگا مین تم سبکو قَالُوا لَا ضَيْرَ ۖ إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُنقَلِبُونَ ۝ کہا جادوگرون نے کہ کچھہ

دکھہ اور نقصان نہین تیرے عذاب کرنے سے ہمکو جو ہم مرنے سے نہین ڈرتی ہم بیشک اپنی پروردگار
کی طرف پہرنے والے ہین یعنی تجہسے بیزار ہوکر اپنے پروردگار کی طرف ایسے پھرے ہین جو ہمین کسی چیز
کی پرواہ اور خطرہ نہین رہا اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰیٰنَآ اَنْ کُنَّآ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۵
بیشک ہم امید رکہتے ہین وہ کہ بخشیگا پروردگار ہمارا گناہ ہمارے اسواسطے جو ہوئے ہم سب سے پہلے
ایمان لانے والے خدا تعالی پر جو وہ ایک ہے اور اُسکا شریک کوئی نہین کہتے ہین کہ فرعون نے
اُن جادوگرونکا ایک ایک طرف کا ہاتھہ اور دوسری طرف کا پانو کاٹ کر سولی پر چڑہایا ایسے عذاب سے
اُن کو مار ڈالا حضرت موسی علیہ السلام اُنکا یہ حال دیکھکر روئے خدا تعالی نے پردے اُٹہا کر اُنکی
ارواح کے مقام بہشت مین دکہائے تب اُنہین تسلی ہوئی۔ پہر بعد اُسکے حضرت موسی علیہ السلام
کتنے برس ملک فرعون کی قوم کو نصیحت کرتے رہے کہ خدا تعالے جو وحدہ لاشریک ہے ایمان لاؤ کسی نے
نہ مانا بلکہ اور دشمنی اور عداوت زیادہ کرنے لگے جب تلک کہ حضرت موسی علیہ السلام کو حکم خدا تعالی کا
آیا جو اپنے قوم بنی اسرائیل کو رات کے وقت لیکر مصر کے شہر سے باہر جاوے جیسے کہ فرمایا ہے وَاَوْحَیْنَآ
اِلٰی مُوْسٰٓی اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِیْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ اور کہلا بہیجا ہمنے موسی علیہ السلام کو جو لیجا رات
کے وقت میرے بندون کو جو بنی اسرائیل ہین بیشک تمہارا پیچہا کرینگے فرعون کے لوگ قصہ
کہتے ہین کہ حضرت موسی علیہ السلام نے بنی اسرائیل کی ساری قوم کو کہا کہ جو فرعون کی قوم سے
کسی کا آشنا ہو اُنکا گہنا بہانہ سے مانگو جو کل ہماری عید ہے ہم پہنکر عیدگاہ جاوینگے جب وہان سے
آوینگے تو تمہاری امانت لا دیونگے پہر جب دن کو گہنا اُنسے لے چکو تو تم سب اپنا اسباب باندھکر
تیار ہو ایک مکان کا پتہ بتایا جو وہان آن کر جمع ہو جو ہمارا ارادہ ہے اس شہر سے نکل چلین
اور فرعون کی قوم کو خبر نہو سب بنی اسرائیل نے اسی طرح کیا جب وقت شہر سے نکلنے کا ہوا تو
دروازہ شہر کا ایسا بند ہوا جو کسی طرح نہ کہلتا تہا حضرت موسی علیہ السلام نے جناب الہی مین یہ حال
عرض کیا تب معلوم ہوا کہ حضرت یوسف نبی نے دعا کی تہی کہ جب تک میرا تابوت نہ لے لیوین بنی اسرائیل
مصر سے باہر نجا سکین اس سبب دروازہ نہین کہلتا حضرت موسی علیہ السلام نے تلاش کی جو
کسیکو حضرت یوسف کے تابوت کا مکان معلوم تہا حضرت موسی علیہ السلام نے ساری قوم
مین آواز دی کہ جو کوئی اسوقت حضرت یوسف کا تابوت بتادے جو مانگے سو دون ساری قوم
مین سی ایک بڑہیا نے کہا کہ اسے موسی شرط کر مجہسے جو بہشت مین مین تیرے نکاح
مین ہون تب مین حضرت یوسف کا مکان بتاؤن حضرت موسی نے قبول کیا اور حضرت یوسف کے

جنازہ کا صندوق دریا کے بیچ مین سے نکال کر آدہی رات کے وقت روانہ ہوئے فجر کو جو بنی اسرائیل
کی قوم سے کسی بنی اسرائیل کو نہ دیکہا جانا کہ عید گاہ گئی ہین پہر شام کو معلوم ہوا کہ بہاگ گئے ہین دوسرے
دن جانا کہ بنی اسرائیل کے پیچہے جاوین ہر ایک محلہ مین ایک اشراف سردار مرگیا اُسمین رہے اور جانگو
کہتے ہین کہ بنی اسرائیل چہہ سو اور ستر ہزار اور نو مرد لڑنے والے اشراف تھے اور سب عورت مرد
بوڑہے بچے بارہ لاکہ تہے اس وہ دن کی فکر و تردد مین فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ۚ
اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ۙ ﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ پہر بہیجا فرعون نے لوگونکو شہرون مین
جو نزدیک تھے فوج کے جمع کرنے والے یعنی فوج کو جمع کر کے کہا کہ یہ قوم بنی اسرائیل کی جماعت
تھوڑی سے ہین شمار بنی اسرائیل کا اوپر لکہا ہے لیکن فرعون نے اُنکو تھوڑا اسواسطے کہا جو اُسکا لشکر
اُنسے بہت تہا وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ۙ وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ۙ اور مقرر ہر کہ بنی اسرائیل ہمکو غصہ مین لانیوالے
ہین اور ہم یعنی ہمارا لشکر سب ہتہیار بند ہین اور لڑائی کے ہنر سے واقف ہین اور بنی اسرائیل نہ لڑائی کا
ہنر جانتے ہین اور نہ اُنکے پاس ہتہیار ہین سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۙ
وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ۙ پہر باہر نکالا ہمنے فرعون کو لشکر سمیت باغون اور حوضون اور چہلیون اور نہرونسے
اور خزانون اور دولت سے اور شہر کے پاکیزہ مکانون سے جو اُنمین رہتے تہے كَذٰلِكَ ۭ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ
اِسْرَآءِيْلَ ۭ فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ۝ اور وارث اور مالک کر دیا ہمنے بنی اسرائیل کو اُن سب حویلیون
اور باغون کا اور مال دولت کا جو مصر کے شہر مین تہا۔ پہر جب کہ فرعون بارہ لاکہہ سوار پیادہ لیکر
نکلا شہر سے بنی اسرائیل کے قتل کو پہر آیا پیچہے سے اُن پر دن نکلتے اُسوقت حضرت موسی
علیہ السلام ساری قوم سمیت دریا کے کنارہ پہنچے اور وہان کوئی کشتی نہ تھی جو فرعون کی فوج
جا پہنچی فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ۚ پہر جب سامنے ہوئے دونون لشکر اور
ایک دوسرے کو نظر آنے لگے تو کہا حضرت موسی علیہ السلام کے لوگون نے جو بنی اسرائیل تھے کہ
مقرر ہمکو لے لیا اُنہون نے یعنی فرعون کے لشکر نے ہمین آلیا اب کیا کرین قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ
رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ۝ کہا حضرت موسی علیہ السلام نے کہ وہ بات نہین ہے جو تم سمجہتے ہو خاطر جمع رکہو
اور مت ڈرو جو بیشک میرے ساتہہ ہے پروردگار میرا اب راہ بتاتا ہے مجہو اُنسو بچنے کی اور
امن مین رہنے کی کہتے ہین کہ جب لشکر فرعون کا بنی اسرائیل کے نزدیک پہونچا خدا تعالیٰ
نے ایک غبار اور دہوان جیسے کو ہر صبح کی بہیجا دونون لشکر کے بیچ جو نظر آنے سے رہے
فرعون نے اپنے لشکر کو کہا کہ یہان اُترو ماندگی بہی جاوے اور دن چڑہے جو سورج اونچا

ہوگا تو یہ غبار جاتا رہیگا ان سب کو قتل کرینگے اب یہ کہاں جا سکتے ہیں جو آگے دریا ہے اور
پیچھے ہم ہیں اور بنی اسرائیل کا ڈر سے بُرا حال تہا اور نہایت بیقرار تھے جو حضرت موسی
علیہ السلام نے اُنکا یہ حال دیکھکر بے اختیار ہوکر جناب الہی میں دعا مانگی کہ یا الہی انکو بچا
حق سبحانہ تعالی نے کہلا بہیجا کہ اے موسی دریا کو تیرے حکم میں کر دیا جیسا کہ فرماتا ہے فَاَوْحَیْنَاۤ
اِلٰی مُوْسٰۤی اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاکَ الْبَحْرَؕ فَانْفَلَقَ فَکَانَ کُلُّ فِرْقٍ کَالطَّوْدِ الْعَظِیْمِ پھر ہمنے کہلا بہیجا موسی کو جا خدا تعالی کے
حکم سے دریا کے کنارے پر عصا مار اور کہہ اے دریا مجھے راہ دے خدا تعالی کی قدرت سے دریا
پہٹا اور بارہ راہیں اُسمیں پیدا ہوئیں اور تہا وہ ہر ٹکڑا پانی کا جیسے بڑا پہاڑ بنی اسرائیل کے بارہ فرقے
تھے ہر فرقہ ایک راہ سے چلا گیا جب یہ سارے دریا سے نکلکر اس کنارے پہونچے اور دن چڑہا اور
سورج نکلا اور اونچا ہوا اور بخار غبار کا جاتا رہا وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِیْنَ ۚ اور پاس پہونچا دیا ہمنے پھر
اُن دوسروں کو ف فرعون کے لشکر کو کنارے دریا پہونچا دیا ہمنے جو انہوں نے دریا میں راہ اُس طرح کی
دیکھی فرعون نے دیکھکر دریا کو اس طرح پر حیران ہوا اتنے میں حضرت جبرئیل گھوڑی پر سوار ہوکر فرعون کے آگے
سے ہو سے دریا کی راہ چلے فرعون جو عربی شوخ گھوڑے پر سوار تہا گھوڑی کو دیکھکر اُسکی بو پیچھے
اسکے چلا فرعون نے بہتیرا تہانبا ہرگز نہ تھمبا فوج نے دیکھا کہ فرعون بہی دریا میں ایک راہ سے
جاتا ہے ساری فوج نے گھوڑے ڈالے جب فرعون ساری فوج سمیت دریا کے بیچ میں آچکا بنی اسرائیل
نے دیکھا کہ یہ بھی ہمارے پیچھے پیچھے چلے آتے ہیں اور نزدیک آپہونچے پھر غل کیا اور گھبرائے اور کہا کہ اے
موسی علیہ السلام اب کسی طرح نہیں بچنے کے یہ لشکر آکر ہم سبکو قتل کریگا حضرت موسی علیہ السلام نے
عصا اُٹھاکر دریا کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ اب مل جا یکبارگی دریا مل گیا اور سارا لشکر فرعون سمیت
ڈوب گیا اب خدا تعالے فرماتا ہے وَاَنْجَیْنَا مُوْسٰی وَمَنْ مَّعَهٗۤ اَجْمَعِیْنَ ۚ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِیْنَ ؕ
اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَةً ؕ وَمَا کَانَ اَکْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ اور بچایا ہمنے موسی علیہ السلام کو اور اُن
سب کو جو اُسکے ساتھ تھے پھر ڈوبا ہمنے دوسروں کو جو اُنکے دشمن تھے یعنی فرعون کو لشکر سمیت
ڈوبا ہر طرح اس بات میں نشانی ہے خدا تعالے کی قدرت کی اور نہ تھے بہت لوگ فرعون کی قوم
ایمان لانے والے وَاِنَّ رَبَّکَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ۠ اور بیشک پروردگار تیرا ہر طرح زبردست
ہے سب سے مہربانی کرنے والا وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ اِبْرٰهِیْمَ ۘ اور پڑہ یعنی خبر سنا
اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکے کے لوگوں کو ابراہیم علیہ السلام پیغمبر کی جو وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت
ابراہیم کی اولاد میں ہیں یہ خبر سنا کہ اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ کہ جب کہا حضرت

ع ۷
۸
وقف لازم

ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کو جو آزر تہا اور اُسکی قوم کو جو شہر بابل کے رہنے والے تھے اُنسے
پوچہا کہ تم کیا پوجتے ہو قَالُوا نَعْبُدُ أَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عَاكِفِينَ ۝ کہا اُنہوں نے کہ ہم پوجتے ہیں بتوں کو
پہر ہمیشہ رہتے ہیں ہم جو انہیں کو پوجا کرتے ہیں یعنی سوائے بتوں کے اور کسیکو نہیں پوجتے قَالَ هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ
إِذْ تَدْعُونَ أَوْ يَنْفَعُونَكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ ۝ کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ا سے کیا وہ بت سنتے
ہیں تمہارا بلانا جب تم اُنہیں پکارتے ہو یا تمہیں کچہہ فائدہ پہنچاتے ہیں جو تم پوجتے ہو اُنہیں یعنی کچہہ
بخشش یا انعام کرتے ہیں تم پر یا کچہہ کسی طرح سے نقصان کرتے ہیں تمہارا اگر تم اُنکا پوجنا موقوف
کرو جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ باتیں پوچہیں تب اُسکے جواب میں حیران ہوئے آخر کو
یہ قَالُوا بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَنَا كَذَلِكَ يَفْعَلُونَ کہا اُنہوں نے کہ یہ باتیں جو پوچہیں تمنے اُنمیں تو کوئی
نہیں پر ہمنے پایا ہے اپنے باپ دادا کو جو وہ اسی طرح کیا کرتے تھے یعنی بتوں کو پوجا کرتے
تھے قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمُ الْأَقْدَمُونَ ۝ کہا ابراہیم علیہ السلام
نے کہ دیکہتے ہو یا جانتے یا سمجہتے ہو جسکو پوجتے ہو تم اور اگلے باپ دادے تمہارے فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِي إِلَّا رَبَّ
الْعَالَمِينَ پہر وہ جنکو تم اور تمہارے بڑے اگلے پوجتے تھے اور وہ میرے دشمن ہیں یعنی میں دشمن
ہوں اُنکا اس سبب وہ البتہ دشمن ہیں میرے یا یوں معنی ہیں کہ بت اپنی پوجنے والیکی دشمن ہیں یعنی
جو کوئی اُنہیں پوجے گا سو اُسے دوزخ میں لیجاوینگے یہ بت دشمن ہیں مگر دوست ہے میرا پروردگار
ساری خلقت کا الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ وہ پروردگار جسنے پیدا کیا مجہکو پہر وہی مجہے راہ کہاویگا
سیدہی وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ ۝ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ۝ وَالَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ يُحْيِينِ اور وہ
پروردگار جو کہلاتا ہے مجہے اور پلاتا ہے مجہے اور جب بیمار ہوتا ہوں پہر وہی تندرستی دیتا ہے اور وہ
پروردگار جو مار ڈالیگا مجہے جب چاہے گا مجہے دنیا میں پہر جلاویگا مجہے قیامت کو وَالَّذِي أَطْمَعُ أَنْ
يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ اور وہ پروردگار جسسے اُمید رکہتا ہوں میں یہ کہ بخشے گناہ میرے انصاف
کرنے کی دن یہ کہکر قوم سے پہر جناب الہی میں یہ مناجات کی اور کہا کہ رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَأَلْحِقْنِي
بِالصَّالِحِينَ اے پروردگار میرے بخش مجہے عقلمندی اور دانائی اور پہونچا سب اچہے کاموں
نیکبختوں میں یعنی مجہے توفیق اچہے کاموں کی دے تو میں نیک بختوں میں ملوں وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ
فِي الْآخِرِينَ ۝ وَاجْعَلْنِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ ۝ اور کر واسطے میرے زبان کو سچا پچہلے
لوگوں میں یعنی پچہلے لوگ مجہے سچا کہیں اور تعریف کریں میری اور کر مجہے وارث اور مالک بہشت کا
جو بہرا ہوا ہے نعمتوں سے وَاغْفِرْ لِأَبِي إِنَّهُ كَانَ مِنَ الضَّالِّينَ ۝ وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ

اور بخش میرے باپ کو یعنی اسکے گناہ بخش بیشک وہ تہا راہ بھولا ہوا تیری خوشی کی یعنی جس راہ سے
تو خوش ہے اسکو وہ بھولا ہوا تہا دنیا مین اور رسوا مت کر مجھے تو جس دن سب مردے گوروں سے
جی اٹھین گے وہ ہوگا یَوۡمَ لَا یَنۡفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوۡنَ اِلَّا مَنۡ اَتَی اللّٰہَ بِقَلۡبٍ سَلِیۡمٍ اس دن فائدہ نکریگا کسیکو
مال اور نہ اولاد یعنی اس دن نہ اولاد کام آویگی اور نہ دولت کام آویگی مگر جو کوئی کہ آوے خدا تعالیٰ کے
پاس ساتھ دل سلامت کے جو اسدل مین دنیا کی کسی چیز کی محبت نہ ہووے یعنی دنیا کی سب
چیزون سے اسکا دل بھرا ہوا ہووے اور اس دن جو وَاُزۡلِفَتِ الۡجَنَّۃُ لِلۡمُتَّقِیۡنَ ۙ۝ وَ
بُرِّزَتِ الۡجَحِیۡمُ لِلۡغٰوِیۡنَ ۙ۝ نزدیک کیجاویگی بہشت پرہیزگارون کے واسطے جو بچے رہتے ہین
برے کامون سے بہشت انکی پاس آویگی قیامت کو اور کہلا اور بے حجاب ہوگا دوزخ واسطے
گمراہ لوگون کے جنہون نے پیغمبر کا کہنا نہین مانا وَقِیۡلَ لَہُمۡ اَیۡنَمَا کُنۡتُمۡ تَعۡبُدُوۡنَ ۙ۝ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ ؕ
ہَلۡ یَنۡصُرُوۡنَکُمۡ اَوۡ یَنۡتَصِرُوۡنَ ؕ۝ + اور کہین گے فرشتے ان گمراہ لوگون کو کہ کہان ہین
وہ جنکو تم پوجتے تھے دنیا مین سوائے خدا تعالیٰ کے یعنی فرشتے کہینگے کہ بتون کو جو تم پوجتے تھے
بتاؤ انکو کہان ہین وہ اب بلاؤ جو کچھ مدد کرین تمہاری اس وقت یا بچار کہین اپنے تئین عذاب سے
سو وہ آپ ایسے عاجز ہونگے جو فَکُبۡکِبُوۡا فِیۡہَا ہُمۡ وَالۡغَاوٗنَ ۙ۝ وَجُنُوۡدُ اِبۡلِیۡسَ اَجۡمَعُوۡنَ ؕ
پھر اوندھے ڈالے جاوینگے بت دوزخ مین اور گمراہ بھی انکے ساتھہ جو بتون کو پوجتے تھے اور لشکر
شیطان کا بھی یہ سب دوزخ مین جاوینگے قَالُوۡا وَہُمۡ فِیۡہَا یَخۡتَصِمُوۡنَ ۙ۝ — کہینگے بت
پوجنے والے اور وہ دوزخ مین جھگڑتے ہونگے ایک دوسرے سے اور کہینگے تَاللّٰہِ اِنۡ کُنَّا لَفِیۡ
ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ۙ۝ اِذۡ نُسَوِّیۡکُمۡ بِرَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۝ قسم ہے خدا تعالیٰ کی جو ہم تھے صریح
گمراہی مین جبکہ ہم برابر کرتے تھے تمکو اے بتو ساتھہ پروردگار سارے عالم کی وَمَاۤ اَضَلَّنَاۤ اِلَّا
الۡمُجۡرِمُوۡنَ ۝ فَمَا لَنَا مِنۡ شَافِعِیۡنَ ۙ وَلَا صَدِیۡقٍ حَمِیۡمٍ اور نہ گمراہ کیا ہمکو مگر بدکارون نے
یعنی مقرر ہمین بدکارون نے بہکایا پھر نہین ہے اب ہمین کوئی بخشانے والا اور نہ کوئی دوست
مہربان محبت کرنے والا فَلَوۡ اَنَّ لَنَا کَرَّۃً فَنَکُوۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۝ پھر کیا اچھا ہوتا اگر
پھر جاتے ہم دنیا مین دوبارہ تو پھر ہوتے ہم ایمان لانے والے لیکن یہ افسوس کہنا
اسوقت کا کچھہ کام نہ آویگا اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً ؕ وَمَا کَانَ اَکۡثَرُہُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ۝ بیشک اس احوال
کے بیان کرنے مین ہر طرح نشانی ہے خدا تعالیٰ کی قدرت کی اور تھے بہت لوگ حضرت ابراہیم
علیہ السلام کی قوم سے ایمان لانے والے اور سچ جاننے والے انکی باتونکی وَاِنَّ رَبَّکَ لَہُوَ

الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ اور بیشک پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہر طرح وہ زبردست ہے جو مشرکون پر عذاب کریگا مہربانی کرنیوالا ہے توبہ کرنے والون پر جو انکی توبہ قبول کریگا كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ الْمُرْسَلِيْنَ جھوٹا کہا نوح نبی علیہ السلام کی قوم نے پیغمبرون کو یعنی حضرت نوح علیہ السلام نے کہا کہ مجھسے پہلے جو پیغمبر آئے تھے ویسا ہی مین بھی ہون خدا تعالے کا بھیجا ہوا اس قوم نے اس بات کو سچ نہ جانا اور کہا تو جھوٹا ہے اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب کہا اس قوم کو انکی بھائی نوح علیہ السلام نے کہ اے قوم نہین ڈرتے تم خدا تعالے کے عذاب سے جو اسکا حکم نہین مانتے بیشک مین تمہارے پاس بھیجا ہوا ہون امانت پوری پہنچانے والا یعنی خدا تعالی کے حکم پہنچانے مین کمی اور زیادتی نکرونگا پھر ڈرو تم خدا تعالی کے عذابون سے اور کہا مانو تم میرا جو مین خدا تعالی کے حکم سے تمہین نصیحت کرتا ہون اگر نمانو میرا کہا تو تم پر عذاب آویگا وَمَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ اور نہین مانگتا کچھ مین تمسے اس پیغام پہونچانے پر مزدوری جو نہین مزدوری مگر خدا تعالی پر جو وہ پروردگار سارے عالم کا ہے پھر کہتا ہون مین کہ ڈرو خدا تعالی کے عذابون سے اور میرا کہا مانو جو تمہین تمہارا بھلا ہے قَالُوْا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ کہا اس قوم کے لوگون نے حضرت نوح علیہ السلام کو کہ اے ہم کیا مانین کہا تیرا اور تجھے کیا جانین سچا تیرے تابعدار تو نیچ قوم مین جو انہین کچھ شعور نہین یعنی تیرا کہا احمق ہو سو مانے اور ان رذیلون نے جو ظاہر مین تیرا کہا مانا ہے دل مین وہ بھی یقین نہین لائے قَالَ وَمَا عِلْمِيْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰى رَبِّيْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ کہا حضرت نوح علیہ السلام نے کہ مجھے خبر نہین ہے اس بات کی جو وہ کرتے ہین یعنی میرے روبرو تو ایمان لائے ہین پیچھے خدا جانے جو کیا کرتے ہین نہین ہے انکی چھپی ہوئی کامون کا حساب مگر اوپر پروردگار میرے کے یعنی خدا تعالی جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہین سب کا حساب لیویگا اگر تم جانتے ہو اس بات کو تب اس قوم کے اشرافون نے کہا کہ اے نوح جو ان رذیلون کو جو تیری پاس ہمیشہ حاضر رہتے ہین اپنی مجلس سے دور کرا اور نزدیک آنے نہ دے تو تیرے پاس ہم آوین اور تیری باتین سنین تب حضرت نوح علیہ السلام نے کہا کہ وَمَا اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اور نہین ہون مین نکال دینے والا اپنے پاس سے ایمان لانیوالون کو مین ہون ڈرانے والا خدا تعالی کے عذاب سے لوگون کو کہا ہوا سب کو قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ کہا قوم نے کہ اگر تو موقوف کریگا یہ باتین جو کرتا ہے تو اے نوح علیہ السلام

نصف

تو البتہ تجھکو پتھر اوینگے سب ملکر جب بات سنی حضرت نوح علیہ السلام نے قوم سے تو ناامید ہوئے
اُنکے ایمان لانے سے تب جناب الٰہی میں یون دعا کی قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوۡمِیۡ کَذَّبُوۡنِ فَافۡتَحۡ بَیۡنِیۡ وَ
بَیۡنَہُمۡ فَتۡحًا وَّ نَجِّنِیۡ وَ مَنۡ مَّعِیَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ کہا اے پروردگار میرے بیشک میری قوم نے مجھے جھوٹا
جانا پھر اب حکم کر میری اور میری قوم کے بیچ میں حکم اچھا اور لائق کا اور بچا مجھکو اور انکو جو میرے
ساتھ ہیں ایمان لانے والون سے اس قوم کے دکھ دینے سے امن میں رکھ اب خدا تعالی فرماتا ہے
فَاَنۡجَیۡنٰہُ وَ مَنۡ مَّعَہٗ فِی الۡفُلۡکِ الۡمَشۡحُوۡنِ ثُمَّ اَغۡرَقۡنَا بَعۡدُ الۡبٰقِیۡنَ پھر بچا دیا ہمنے نوح علیہ السلام کو اور جو انکے
ساتھ تھے کشتی میں جو بھری ہوئی تھی آدمیون اور جانورون سے اور اجناس سے پھر ڈبو دیا ہمنے انکو جو
باقی تھے قوم سے یعنی جو اُس کشتی میں تھے اُنکو بچایا اور باقی سبکو ڈبو دیا طوفان میں اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً ؕ
وَ مَا کَانَ اَکۡثَرُہُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ اس احوال کے ہونے میں ہر طرح نشانی ہے خدا تعالی کی قدرت
کی اور نہ تھے بہت لوگ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم سے مسلمان یعنی کئی آدمی جو کشتی
میں حضرت نوح نبی کے ساتھ تھے وہی تو ایمان لائے تھے اور باقی سب کافر تھے کہتے ہیں کہ اسّی آدمی عورت
اور مرد تھے کشتی میں وَ اِنَّ رَبَّکَ لَہُوَ الۡعَزِیۡزُ الرَّحِیۡمُ اور بیشک پروردگار تیرا ہر طرح زبردست ہے
کافرون پر عذاب کر سکتا ہے مہربانی کرنے والا ہے جلدی عذاب نہیں بھیجتا اُنپر کَذَّبَتۡ عَادُ ۣالۡمُرۡسَلِیۡنَ
جھٹلایا عاد کی قوم نے پیغمبرون کو اِذۡ قَالَ لَہُمۡ اَخُوۡہُمۡ ہُوۡدٌ اَلَا تَتَّقُوۡنَ اِنِّیۡ لَکُمۡ رَسُوۡلٌ اَمِیۡنٌ فَاتَّقُوا
اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوۡنِ یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب کہا عاد کی قوم کو اُنکے پیغمبر ہود علیہ السلام نے اے کیا
تم نہیں ڈرتے خدا تعالی کے عذاب سے بیشک مین تمہارے واسطے بھیجا ہوا ہون پوری امانت پہنچانے والا
پھر ڈرو خدا تعالی کے عذاب سے اور کہا مانو میرا جو میرا کہا مانو گے تو تمہارا بھلا ہوگا خدا تعالی کی رحمت اور
بہشت ملیگی اور نہ مانوگے تو تم پر عذاب ہوگا وَ مَاۤ اَسۡـَٔلُکُمۡ عَلَیۡہِ مِنۡ اَجۡرٍ ۚ اِنۡ اَجۡرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ
الۡعٰلَمِیۡنَ اور نہیں مانگتا میں تمسے کچھ مزدوری اس پیغام پہنچانے پر جو مزدوری میری خدا تعالی پر
ہے یعنی میں اُسی سے امید رکھتا ہون کچھ تمسے لینے کی توقع نہیں ہے مجھے اَتَبۡنُوۡنَ بِکُلِّ رِیۡعٍ اٰیَۃً تَعۡبَثُوۡنَ
وَ تَتَّخِذُوۡنَ مَصَانِعَ لَعَلَّکُمۡ تَخۡلُدُوۡنَ اے تم مکان بناتے ہو بہت اونچی ٹیلہ پر ناحق کھیل اور ہنسی کو
[illegible] سامنے ہر اونچی جگہہ بیٹھکین بناکر بیٹھتے تھے اور آتے جاتے سے ٹھٹھا مزاح کرتے تھے
اور بکرتے ہو یعنی عمارت کے بنانے میں مشغول ہوتے ہو اور حوضون کی بنانے میں اور اچھے مکانون کے
بنانے میں ایسی طرح مشغول ہو گویا کہ تم ہمیشہ جیتے رہو گے وَ اِذَا بَطَشۡتُمۡ بَطَشۡتُمۡ جَبَّارِیۡنَ فَاتَّقُوا اللّٰہَ
وَ اَطِیۡعُوۡنِ اور جسوقت کہ غصہ کرتے ہو یا مارتے ہو کسیکو تو غصہ کرتے ہو تکبر کرنے والون کی طرح

ع ۶ / ۱۰

منزل ۵

بیرحم ہو کر حد سے گزر جاتے ہو پھر ڈرو خدا تعالیٰ کے عذاب سے ان باتون کو چھوڑ دو اور کہا
مانو میرا مین تمہارے بھلے کی کہتا ہون وَاتَّقُوا الَّذِي أَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُونَ أَمَدَّكُمْ بِأَنْعَامٍ وَبَنِينَ ۝
وَجَنَّاتٍ وَعُيُونٍ اور ڈرو اُس خدا سے کہ جس نے امداد کی تمکو وہ چیزین جو تم جانتے ہو امداد کی تمکو
حیوان جیسے اونٹ اور بیل اور بکری دنبی اور فرزند اور باغ اور نہرین ان نعمتون کا شکر کرو اور اسکا حکم
بجا لاؤ واسطے کہ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ بیشک ڈرتا ہون تمہارے حال پر بڑے
دن کے عذاب سے یعنی اگر میرا کہا نمانو گے تو تمپر قیامت کے دن بڑا عذاب ہوگا قَالُوا سَوَاءٌ عَلَيْنَا
أَوَعَظْتَ أَمْ لَمْ تَكُنْ مِنَ الْوَاعِظِينَ کہا اس قوم نے حضرت ہود علیہ السلام کو کہ برابر ہے ہمپر کہ نصیحت کرے
تو یا نہوے تو نصیحت کرنیوالون سے ہم نہین مانینگے تیرا کہا اور اپنے باپ دادا کی راہ نہیں چھوڑینگے کو
إِنْ هَٰذَا إِلَّا خُلُقُ الْأَوَّلِينَ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ نہین ہین یہ کام جنکو تو منع کرتا ہے مگر یہ عادت تھی اگلی لوگون کی
ہمنے کچھ آپ اپنے جی سے نہین نکالی اگلی لوگ اسی طرح کرتے تھے ہم بھی کرتے ہین اور ہمپر عذاب
نہین ہونیکا ہم بے تقصیر ہین اب خدا تعالیٰ فرماتا ہے فَكَذَّبُوهُ فَأَهْلَكْنَاهُمْ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ
أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ پھر اُس قوم نے جھوٹا کہا ہود علیہ السلام کو اور اُسکا کہا نہ مانا پھر ہمنے ہلاک کیا
اُن سب کو باؤ کے عذاب سے بیشک اُنکی ہلاک کرنے مین ہر طرح نشانی ہے خدا تعالیٰ کی قدرت کی
اور نہ تھے بہت لوگ ہود علیہ السلام کی قوم سے ایمان لانے والے وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝
بیشک پروردگار تیرا ہر طرح وہ زبردست ہے کافرونکے عذاب سے کسی طرح نہین بچینگے مہربانی کرنیوالا
ایمان لانے والون پر جو اُنکے گناہ بخشدیگا كَذَّبَتْ ثَمُودُ الْمُرْسَلِينَ ۝ جھوٹا کہا ثمود کی قوم نے پیغمبرون
کو یعنی جتنے پیغمبر گزرے تھے اُس قوم نے سبکو جھوٹا جانا إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ صَالِحٌ أَلَا تَتَّقُونَ إِنِّي لَكُمْ
رَسُولٌ أَمِينٌ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۝ یاد کر یعنی بیان کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قوم کے
آگے جب کہا قوم ثمود کو انکی بھائی صالح علیہ السلام نے کہ اے کیا تم ڈرتے نہین خدا تعالیٰ کے عذاب سے
بیشک مین تمہارے واسطے بھیجا ہوا ہون امانت دار یعنی خدا تعالیٰ نے جو فرمایا ہے اُس سے کم زیادہ نہین کہنیکا
تمسے پھر ڈرو خدا تعالیٰ کے عذاب سے اور کہا مانو تم میرا وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا
عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ اور نہین مانگتا ہون مین تم سے اس پیغام پہونچانے پر کچھ مزدوری جو نہین ہے
مزدوری میری مگر اوپر پروردگار عالم کے ہے یعنی مجھکو خدا تعالیٰ سے امید ہے کہ وہی مجھپر انعام
کریگا کچھ تمسے بدلا مین نہین چاہتا أَتُتْرَكُونَ فِي مَا هَاهُنَا آمِنِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ وَزُرُوعٍ
وَنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيمٌ ۝ اے کیا تمہین چھوڑ رکھیں گے یعنی نہین چھوڑنے کے تمکو اس عیش

ع ۸ / ۱۱

مین جواب ہو تم بے ڈر خوف سے باغون مین اور نہرون مین اور کہیتون مین اور کھجورونکی باغ مین
اور کھجورون کا گابہا بہت نازک اور پاکیزہ مزے وار ہے ایسے عیشون مین تم دنیا مین یہ سب نعمتین
چھوڑ کر مروگے وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا فٰرِهِيْنَ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ اور گھڑتے ہو اور تراش کر پہاڑونکو
ہو گھر اپنے رہنے کو جو واقف ہو اُس ہنر مین اسواسطے کہ پہاڑ کا گھر مضبوط اور بیخطر ہے سب آفت سے یعنی تم جانتے ہو کہ ہمیشہ
اسی طرح اس گھر مین عیش کیا کرینگے پھر ڈرو خدا تعالی کے عذاب سے اور تابعداری کرو میری جو مین اچھی
بات تمہارے بہلے کی کہتا ہون وَلَا تُطِيْعُوْٓا اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ
اور تابعداری مت کرو کافرون کی حکم کی جو وہ حد سے باہر نکل گئے ہین وہ کافر جو خرابی کرتے ہین
شہرون مین اور اچھے کام نہین کرتے اُنکا کہا مت مانو جو تمہارے حق مین برا ہے قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ
مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا فَاْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ کہا قوم ثمود نے حضرت صالح نبی علیہ السلام کو کہ سوا
اسکے نہین یعنی مقرر تو جادو کیا ہوا ہے تجھکو کسی نے جادو کیا ہے جو تیری عقل جاتی رہی ہے جو دیوانون
کی سی باتین کرتا ہے نہین ہے تو مگر ایک آدمی ہے ہمین جیسا یعنی ہم مین اور تجھ مین کچھ فرق اور
کچھ بڑائی نہین نظر آتی کسے چیز مین پھر کیونکر ہم جانین کہ خدا تعالی نے تیرے ہاتھ پیغام بھیجا
ہے پھر لاؤ اور دکھلاؤ کچھ نشانی پیغمبری کی اگر تو سچا ہے تب حضرت صالح نے کہا کہ تم کیا نشانی
چاہتے ہو انہون نے کہا کہ اس پہاڑ سے اُونٹنی نکال جو وہ نکلتی ہی بچہ دیوے حضرت صالح
علیہ السلام نے جناب الہی مین دعا مانگی خدا تعالی نے انکی دعا قبول کی اور اپنی قدرت سے جسطرح
اُنہون نے کہا تہا اُسی طرح اُونٹنی پہاڑ پھٹ کر نکلی اور نکلتی ہی بچہ جنی تب حضرت صالح علیہ السلام نے
قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ کہا یہ اونٹنی ہے جو چاہتے تھے تم اب واسطے اُسکے باری ہے
ایک دن پانی پینے کی اور واسطے تمہارے ہے باری پانی پینا ایکدن مقرر کیا ہوا یعنی تمہاری باری
کے دن وہ نہین پئیگی اور اُسکی باری کے دن تم بھی مزاحم اُسکے نہو وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ
عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ اور مت چھیڑو اونٹنی کو بری طرح سے یعنی اُسکے مارنے کا قصد نکرو اور اگر اُسکے
مار ڈالنے کا قصد کروگے تو پھر پہونچیگا تمکو عذاب سخت دنیا مین بھی اور آخرت مین اب خدا تعالے
فرماتا ہے کہ فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ پھر کہونچین کاٹین اُس اُونٹنی کی ثمود کی قوم نے یعنی
مار ڈالا پھر ہوئی صبح کو اونٹنی مار کر پچتانے والے جب عذاب نظر آنے لگا فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ اِنَّ فِيْ
ذٰلِكَ لَاٰيَةً وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ پھر پکڑا انکو عذاب نے اور پچتانا اُسوقت کا کچھ کام
نہ آیا اور وہ ایکبار گی ہلاک ہوئے بیشک اُنکی ہلاک ہونے مین بڑی نشانی ہے خدا تعالے

کی قدرت کی اور نہ تھی بہت لوگ قوم ثمود سی ایمان لانے والے۔ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ
اور بیشک پروردگار تیرا ہر طرح سے زبردست ہے کافروں کے ہلاک کرنے میں مہربان ہے
بغیر گناہ کر نیکے عذاب نہیں کرتا كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ۨالْمُرْسَلِيْنَ کہا پیغمبروں کو کہ تم جھوٹے ہو لوط
نبی علیہ السلام کی قوم نے اور انکو سچا نہ جانا اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ
اَمِيْنٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ جب کہا اس قوم کو انکے بھائی نبی لوط علیہ السلام نے کیا نہیں ڈرتے تم
خدا تعالیٰ کے عذاب سے جو گناہ کرتے ہو بیشک میں تمہارے واسطے بھیجا ہوا ہوں امانت دار یعنی
جو خدا تعالیٰ کا حکم ہے اسکے پہنچانے میں کمی اور زیادتی نہیں کرتا ہوں پھر ڈرو تم خدا تعالیٰ کے
عذاب سے اور کہا مانو تم میرا تمہاری بہتری کی بات کہتا ہوں وَمَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ
اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور نہیں مانگتا میں تمسے اس پیغام کے پہنچانے پر کچھ مزدوری جو نہیں ہے
مزدوری میری مگر خدا تعالیٰ پر جو وہ پروردگار سارے عالم کا ہے اور اسکا بدلا وہی مجھ دیگا
اپنے فضل و کرم سے اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ
بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ۵ اے تم آتے ہو مردوں پر خلقت کے یعنی تم مردوں سے بدفعلی
کرتے ہو اور چھوڑتے ہو انکو جو پیدا کی ہیں تمہارے واسطے تمہارے پروردگار نے عورتیں تمہاری
یعنی عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے ملتے ہو یہ بہت برا کرتے ہو بلکہ تم لوگ ہو حد سے باہر نکلے ہوئے بدکاری
میں یعنی حد سے زیادہ گناہ کرتے ہو قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ کہا قوم
نے حضرت لوط علیہ السلام کو کہ اگر تو نہ چھوڑیگا ان باتونکو جو ہمسے کرتا ہے تو البتہ ہو یگا تو نکلے ہوؤں
سے یعنی اگر ہماری کاموں کی اور چلن کی مزاحمت کریگا تو ہم اس شہر سے تجھ نکالدیویں گے
کہا قَالَ اِنِّيْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ ۵ کہا حضرت لوط علیہ السلام نے کہ بیشک میں تمہارے
کاموں سے اور چلن سے بہت بیزار ہوں اور انکا دشمن ہوں یہ بات قوم کو کہکر تب خدا تعالیٰ
کی جناب میں عرض کی اور کہا رَبِّ نَجِّنِيْ وَاَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ اے پروردگار میرے بچا اور
امن میں رکھ مجھے اور میرے گھر کے لوگوں کو سو وہ دو بیٹیاں اور کئی مسلمان تھے انکو بچا
اس چیز سے جو یہ قوم کرتی ہی یعنی یہ قوم برا گناہ کرتی ہے اس گناہ کے سبب ان پر عذاب دیگا
اس عذاب سے مجھ اور میرے گھر کے لوگوں کو بچا خدا تعالیٰ نے حضرت لوط علیہ السلام کی دعا قبول
کی جیسے کہ فرماتا ہے فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ پھر بچایا ہمنے لوط نبی علیہ السلام
کو اور انکے گھر کے لوگونکو عذاب سے مگر ایک بڑھیا عورت لوط نبی کی رہ گئی باقی رہنے ہوؤں

ہیں عذاب کے بیچ کہتے ہیں کہ عذاب آنے سے پہلے حضرت لوط کو حکم ہوا کہ تو اپنے لوگوں کو لیکر اس شہر سے نکل جا حضرت لوط نے اسوقت اپنی بی بی سے کہا کہ تو بھی چل ہمارے ساتھ اسنے کہا میں تمہارے ساتھ نہیں چلتی جو سارے شہر کے لوگوں کا حال ہوگا سو مجھے بھی قبول ہے اس سبب سے وہ بھی عذاب میں انکی شامل رہی ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِیْنَ وَاَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ مَّطَرًا فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِیْنَ پھر ہمنے ہلاک کردیا دوسروں کو یعنی اس شہر کے سب لوگوں کو اور برسایا ہمنے انپر مینہ عذاب کا یعنی پتھر برسے انپہ پھر برا ہے برسنا ڈرائے ہوؤں کا جو آگ اور پتھر برسے تھے انپر اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ بیشک اس عذاب کے کرنے میں نشانی ہے خدا تعالی کی قدرت کی اور نہ تھے بہت لوگ اس قوم کے ایمان لانے والوں سے وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ بیشک پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہر طرح زبردست ہے کافروں کے ہلاک کرنے میں مہربان بھی ہے مقرر جو بغیر گناہ کئے عذاب نہیں کرتا کسی پر كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْـَٔیْكَةِ الْمُرْسَلِیْنَ جھوٹا کہا ایکہ کے رہنے والوں نے پیغمبروں کو ایکہ جنگل کا نام ہے جو وہاں درخت میوہ دار بہت تھے سو اس جنگل میں چار گاؤں تھے آباد خدا تعالی اپنے حبیب کو فرماتا ہے کہ ان کافروں کے رہنے والوں کا احوال اپنی قوم کے آگے بیان کر جو اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَیْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ جب کہا ایکہ کے رہنے والوں کو حضرت شعیب علیہ السلام نے اے کیا نہیں ڈرتے تم خدا تعالی کے عذاب سے اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ بیشک میں تمہاری لئے بھیجا ہوا ہوں امانت دار پھر ڈرو خدا تعالی کے عذاب سے اور کہا مانو تم میرا وَمَا اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور نہیں مانگتا میں تمسے اس امانت پہونچانے پر مزدوری جو وہ پیغام ہے خدا تعالی کی طرف سے تمکو اس پیغام کے پہونچانے پر کچھ مزدوری نہیں چاہتا نہیں ہے مزدوری میری مگر خدا تعالی پر جو وہ پروردگار سارے عالم کا ہے یعنی خدا تعالی مجھے اسکا بدلا دیوگا اپنے فضل سے میں تمسے کچھ نہیں چاہتا اور وہ امانت یہ پیغام ہے خدا تعالی کا جو اسنے فرمایا ہے کہ اَوْفُوا الْكَیْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِیْنَ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ پورا کرو ماپنے کو اور مت ہو کمی کرنیوالے کسکا حق اور تولو ترازو سیدھی سے یعنی جس ترازو میں پاسنگ نہو اس سے تولو وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ اور کمی کرکے مت دو لوگوں کی چیزوں کو تول میں اور مت پھرو خرابی کرتے ہوئے ایکہ کے گرد ہی میں یعنی رہزنی مت کرو اور چوری موقوف کردو وَاتَّقُوا الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِیْنَ اور ڈرو اس خدا تعالی سے جسنے تمہیں پیدا کیا ہے اور تمسے پہلے

ع ۱۰

پہلی قوم کے لوگونکو پیدا کیا ہے سو وہ ایک ہی سبکا پیدا کرنے والا قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ کہا ایکہ کے رہنے والون نے حضرت شعیب علیہ السلام کو کہ سوا اسے اسکے نہیں یعنی مقرر تو جادو کیا ہوا ہے یعنی کسی نے تجھ جادو کیا ہے جو تیری عقل جاتی رہی ہے دیوانون کی سی باتین کرتا ہے اور نہیں تو مگر ایک آدمی ہم ہی جیسا سارے بدن اور صورت مین کچھ کسی بات مین ہمسے تجھ بڑائی نہیں اور مقرر ہماری سمجھ مین تو جھوٹ بولنے والونسے اگر سچے جانتے تجھی تو شاید تیری بات سنتے فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ پھر اگر تو سے ہمپر اور ڈالدے ایک ٹکڑا آسمان سے اگر تو ہے سچ بولنے والون سے یعنی جو تو کہتا ہے کہ مین خدا تعالی کا بھیجا ہوا ہون اور ہم تیرا کہنا نہیں مانتے ہین تو خدا تعالی سے کہو جو ہم پر آسمان تھوڑا سا ٹوٹ پڑے تب ہم تجھے سچا جانین قَالَ رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ کہا حضرت شعیب علیہ السلام نے کہ پروردگار میرا خوب جانتا ہے جو کچھ کہ تم معاملہ ونیا مین اور ان سب کاموں کا بدلا دیوےگا تمکو کہتے ہین کہ حضرت شعیب علیہ السلام نے بہتیرا سمجھایا انہین پر کچھ اثر نہ ہوا انکو بلکہ شرارت زیادہ کرنے لگے خدا تعالی نے ایک ہوا گرم ایسی بھیجی جو انکے گردون کا پانی بھی کھولنے لگا اور وہ باد سات دن رات رہی ایسی جو آدمیونکا دم رکنے لگا تب گھبرا گھبرا کر گھرون مین گھسے وہان زیادہ دق ہوئے پھر گھرون سے نکلکر جنگل مین درختون کے نیچے جا پڑے اور گرمی سے تڑپتے تھے جو ایکا ایک کالی بدلی اٹھی اور ہوا ملایم چلنے لگی اس ہوا اور بدلی کو دیکھکر خوش ہوئے اور آپسمین پکارنے لگی کہ آؤ میان اس بدلی کے نیچے آرام کرین جب وہ سب لوگ اس بدلی کے تلے اکٹھے ہوئے ایک آگ اس بدلی سے پیدا ہوئی جو سبکو جلا کر ہلاک کیا جیسا کہ خدا تعالی فرماتا ہے فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ پھر جھوٹا کہا حضرت شعیب علیہ السلام کو ایکہ کے رہنے والون نے پھر پکڑا ان لوگون کو اس بدلی نے عذاب کے دن جو وہ بدلی سائبان کی طرح آئی تھی انکو عذاب کے واسطے جو سبکو ہلاک کیا بیشک وہ عذاب ظلہ کا تہا بڑے عذاب کا دن اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ بیشک اس طرح کے عذاب کرنے مین جو بدلی سے آگ نکلکر انکو ہلاک کیا ہر طرح نشانی ہے خدا تعالی کی قدرت کی اور نہ تھے بہت ایکہ کے رہنے والون سے ایمان لانے والے وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ اور بیشک پروردگار تیرا زبردست ہے جو پیغمبرون کے مدد کرکے کافرون پر فتح دیتا ہے جو ایک آدمی ہزارون پر

ع ۱۶ ۱۴

غالب آتا ہے مہربان ہے اپنے پیغمبرون پر جو ہزارون کافر اُس اکیلے کا کچھہ نہین کر سکتے
یہ احوال اگلے پیغمبرون کا اور انکی اُمتون کا اپنے حبیب کے آگے بیان کرکے تسلی فرماتا ہے
اور کافرون کو ڈراتا ہے کہ جس قوم نے پیغمبر کا کہنا نہ مانا اُس قوم پر عذاب بھیجکر ہلاک کیا وَاِنَّهٗ
لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ۝ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ
مُّبِيْنٍ وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ اور بیشک یہ قرآن مقرر نیچے بھیجا ہے سارے عالم کے پروردگار نے اور
یہ قران اُترا ہے ساتھہ جبرئیل علیہ السلام کے تیرے دل پر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسواسطے
کہ ہووے تو ڈرانے والا خلقت کو یعنی مکے کے لوگون کو ساتھہ زبان عربی کے آشکارا اور کہلا ہوا
ڈرانا جو یہ مکے کے لوگ جلد سمجھین اور یہ ذکر لکھا ہے کتابون مین اگلے پیغمبرون کی یعنی تورت
اور انجیل مین تعریف اور ذکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا لکھا ہوا ہے اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا
بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ کیا نہین ہے مکے کے لوگون کے واسطے نشانی وہ کہ جانتے ہین پڑھے بنی اسرائیل
کی قوم کے یعنی وہ لوگ جو تورت پڑھے ہوئے ہین اُنہین معلوم ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی
صفتین وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ۝ فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ۝ اور اگر ہم نیچے بھیجتے
قران کو کسی اور پر جو سوائے عرب کے ہوتا پھر وہ پڑھتا قران کو عرب کے لوگون پر تو یہ عرب کے
لوگ اُسپر ایمان نہ لاتے اور کہتے کہ ہمین غیرت آتی ہے جو ہم اپنی قوم کے سوا اور کسیکی تابعداری
کرین کسواسطے کہ كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝ ایسا ہی لائے ہم
نہ ماننا کافرون کے دلون مین یعنی یہ پیغمبرون کو جھوٹا کہنا اور اُنکا کہنا نہ ماننا ہمنے کافرون کے
دلون مین ڈالا جو نہین مانتے قران کو اور پیغمبرونکو جبتک کہ دیکھین عذاب دُکھہ دینے والا
فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ فَيَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ۝ پھر آوے عذاب اُنپر ایکبار
اور وہ بے خبر ہون پھر جب دیکھین گے کہ عذاب آیا تو پھر کہنے لگین کہ ہمین ذرا ڈھیل بھی ہے
اسوقت تو یہ حال ہوگا جو ڈھیل کی آرزو کرین اور فرصت نہ ملی گی اور اب اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ
کیا ہمارے عذاب کی جلدی کرتے ہین یعنی پیغمبرونکو کہتے ہین کہ اگر سچے ہو تو ہم پر عذاب لاؤ اَفَرَءَيْتَ
اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ ۝ ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝ مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ۝
اسے دیکھہ تو اور سمجھہ کہ اگر عیش دیوین ہم انکو بہت برس اور یہ جیتے رہین اور عیش کرتے رہین
پھر ان پاس وہ چیز جسکا وعدہ دیا ہے یعنی جب موت آوے نہ دور ہووے اُنسے وہ دُکھہ
اُسوقت اُس چیز سے جسکی سبب عیش کرتے تھے دنیا مین یعنی مال اور دولت کچھہ کام نہ آویگا

۹ من تقلہ المنقل صعا عنال

اسوقت انکی وَمَآ اَهۡلَكۡنَا مِنۡ قَرۡيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنۡذِرُوۡنَ ۚ ذِكۡرٰى ۚ وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيۡنَ ﴿﴾ اور نہین ہلاک
کیا ہمنے کسی گاؤن کے لوگون کو مگر وہ واسطے اُن لوگونکو ڈرانے والے تھے اور نصیحت دینے والے
یعنی پیغمبر آنکر نصیحت کرتے ہین اور خدا تعالی کے عذاب سے ڈراتے ہین جب یہ لوگ پیغمبرونکا کہنا
نہین مانتے تب اُنپر عذاب سخت آتا ہے اور نہین ہین ہم ستم کرنے والے بندونپر جو بغیر پیغام بھیجے
اور ڈرانیکے عذاب کرین انکو کافر لوگ کہتے تھے کہ ایک دیو ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آنکر قران بتا جاتا ہے سو خدا تعالی فرماتا ہے وَمَا تَنَزَّلَتۡ بِهِ الشَّيٰطِيۡنُ وَمَا يَنۡۢبَغِىۡ لَهُمۡ وَمَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ
اِنَّهُمۡ عَنِ السَّمۡعِ لَمَعۡزُوۡلُوۡنَ + اور نہین نیچے لاتا دیو قران کو اور نہ لائق ہے دیوون کو
جو قران لاوین اور نہ وہ لا سکتے ہین کس واسطے کہ بیشک دیو فرشتون کی باتین سننے سے دور کئے
ہوئے ہین یعنی دیوون کو نکال دیا ہے آسمانون سے اور جب آسمان مین جاتے ہین باتین سننے کو تو
فرشتے مارتے ہین اُنکو خدا تعالی کے حکم سے فَلَا تَدۡعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوۡنَ مِنَ الۡمُعَذَّبِيۡنَ
پھر مت بلا ساتھہ خدا تعالی کے جو برحق وہ ایک ہے اور کسی دوسرے خدا کو یعنی خدا تعالی کے
ساتھہ کسیکو شریک مت کر اور اگر کریگا تو پھر ہوگا تو عذاب دیے ہوؤن سے یعنی تجھپر عذاب ہوگا اگر
بندے میرے اگر شرک کریگا تو اور اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو وَاَنۡذِرۡ عَشِيۡرَتَكَ الۡاَقۡرَبِيۡنَ اور ڈرا
خدا تعالی کے عذاب سے اپنے نزدیک ناتے دارون کو کہتے ہین کہ جب یہ آیت اُتری تب حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہاڑ پر جو اسکا نام صفا ہے اُسپر چڑہ کر اپنے کُنبے کے لوگون کا ایک ایک کا
نام لیکر پکارے جب سب جمع ہوئے اور اُنہون نے کہا کہ ہمین کیون بلایا جب حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اُنسے کہا کہ اگر مین تمہین کہون کہ اس پہاڑ کے نیچے ایک جماعت ہے سوارون کی
اور وہ نکلکر تم سب کو ابھی مار ڈالینگے تم میری اس بات کو سچ جانوگے یا نہین اُن سب نے
کہا کہ ہم البتہ سچ جانینگے جو کبھی ساری عمر ہمنے تمسے جھوٹی بات نہین سُنی تب حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین ڈرانے والا ہون تمکو خدا تعالی کے عذاب سے یعنی اگر تم ایمان
نہ لاؤ گے تو تمپر بڑا عذاب ہوگا قیامت کے دن یہ بات سنتے ہی سب پھر گئے اور بیزار ہوکر
چلے گئے اور ابولہب نے جو چچا تہا بے ادبی کی اور خدا تعالی اپنے دوست محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو فرماتا ہے وَاخۡفِضۡ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۚ اور نیچے جھکا بازو اپنے
یعنی مہربانی کر اُسکے واسطے جو تابعداری کرتا ہے تیری ایمان لانے والون سے فَاِنۡ عَصَوۡكَ
فَقُلۡ اِنِّىۡ بَرِىۡٓءٌ مِّمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ۚ پھر اگر تیرا کہنا نمانے تیرے کُنبے کے لوگ تو پھر کہو تو اُنکو کہ مین بیزار

بیزار ہون اُس چیز سے جو تم کرتے ہو اُسکا حساب مجھسے نہین پوچھینگے تم جانو تمہارا کام جانے
وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ۝ الَّذِي يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ ۝ وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ ۝ اور تو سونپدے
اپنے کام خدا تعالی زور آور اور مہربانی کرنے والے پر وہ خدا تعالے جو دیکھتا ہے تجھکو جس وقت کہ
کھڑا ہوتا ہے تو تہجد کی نماز کو اکیلا اور دیکھتا ہے خدا تعالی تجھکو جس وقت پھرتا ہے تو نماز کے
واسطے نماز کرنے والون بیچ سجدہ اور رکوع کے وقت اور اُٹھنے بیٹھنے کے وقت دیکھتا ہے خدا تعالی
تجھکو کہ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ بیشک وہ خدا تعالی سننے والا ہے سبکی باتین جاننے والا ہے
سبکے دلون کے خیالون کو هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ ۝ اے لوگون بتاؤن مین تمکو
جو شیطان کس پر اُترتے ہین یعنی جونسی لوگو پر دیو آتے ہین آسمان سے اُنکی نشانی اور پتہ
بتاون سو وہ دیو تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ۝ يُلْقُونَ السَّمْعَ وَأَكْثَرُهُمْ كَاذِبُونَ اُترتے ہین اوپر
ہر جھوٹ بہتان بولنے والے گنہگار پر جو لوگ کہ کان لگا رکھتے ہین دیوون کی باتون پر اور بہت
اُن لوگون سے جھوٹے ہین وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ ۝ اور شعر کہنے والے جو تابعداری اُنکی
کرتے ہین احمق کمینے لوگ یعنی شاعرونکا کہنا اجلاف اور رذالے احمق مانتے ہین اور اُنکو سچا جانتے
ہین أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ ۝ اے نہین دیکھا تو شاعرون کو جو ہر ایک میدان مین
یعنی ہر ایک قافیہ کے ضلع مین اور اُسکی سعین درست کرنے کے واسطے حیران اور خراب پھرتے ہین
خیال مین وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ ۝ اور وہ جو یہ لوگ کہتے ہین اور آپ نہین کرتے
ہین یعنی شعر مین جو خیال باندہتے ہین سو وہ در اصل نہین ہوتا جیسے کہ آپ عاشق نہین ہوتے
اور عاشقون کی طرح بیان کرتے ہین شعر مین کہ ہم حد سے زیادہ عاشق ہین إِلَّا الَّذِينَ
آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا مگر وہ شاعر جو ایمان لائے ہین اور اچھی کام کرتے
ہین اور خدا تعالے کی یاد کرتے ہین بہت یعنی مناجات مین خدا تعالی کی تعریف اور پیغمبر صلی
علیہ وسلم کی صفت بیان کرتے ہین بہت طرح طرح سوا اپنے شعر مین وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا
ظُلِمُوا ۗ وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ ۝ اور یہ مومن شعر کہنے والے
بدلا لینے والے ہین پیچھے ظلم دیکھنے کے یعنی شاعر کافر جو ہجو حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی اور اصحابون کی اور مسلمانون کی کرتے تھے تو یہ شاعر مومن صالح اُسکے عوض اُنکی ہجو کرتے
ہین اور جلد جانینگے جنھون نے ظلم کیا ہے جھوٹ بولکر اور ہجو کہکر شعر مین یعنی جنہون نے
ہجو پیغمبر صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی کی ہے اور کرتے ہین وہ لوگ جلد جانین گے بعد مرنے کے

جو کس کروٹ پلٹ جاوینگے یعنی آگ مین لوٹین گے سدا دوزخ کے اندر ؂

سُوْرَةُ النَّمْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | ثَلٰثٌ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً

طٰسٓ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۙ یہ سورہ آیتین ہین قرآن کی اور کتاب روشن کی
هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ
يُوْقِنُوْنَ ۝ راہ دکہانے والا ہے سیدہی اور خوشخبری دینے والا ہے وہ قرآن خدا تعالیٰ
کی رحمت کے واسطے اُن ایمان لانے والون کے جو قایم رکہتے ہین پانچون وقت کی نماز کو
اور دیتے ہین زکوٰۃ کے مال کو محتاجون کے تئین اور وہ ایمان لانے والے ایسے ہین جو وہ آخرت کے
دن کو یقین جانتے ہین کہ بیشک آویگا وہ دن اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ
اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ بیشک وہ لوگ جو ایمان نہین لائے یعنی سچ نہین جانتے آخرت کے
دن کو اُن لوگون کے واسطے ہمنے اچہے بناکر دکہائے ہین کام اُنکے یعنی اُنکے دلون مین اور
اُنکی آنکہون مین ایسی غفلت ہمنے ڈالی ہے جو اُنہین اپنے بُرے کام اچہے کام دکہائی دیتے
ہین پہر وہ لوگ خراب پہرتے ہین دنیا کے کامون مین جو صرف نکمے ہین اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ
الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ۝ وہ لوگ وہی ہین جو اُنکے واسطے ہے بُرا عذاب دنیا
جیسے حکم قتل کا اور لوٹ کا اور وہی لوگ آخرت مین بہی نقصان کہائے ہوئے جو ذرا بہی کام
نہ آوینگے اُن کے کام کئے ہوئے دنیا کے یعنی کافر جو دنیا مین خیرات اور قربانی اور مسافر کی مہمانداری کی
اور نیکیان اُنکی اور بتون کا پوجنا اور مال جمع کرنا ان سب باتون سے کوئی کام نہ آویگی اُس دن
اُنکے اس سبب وہ نقصان پائے ہوئے ہونگے وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ۝
اور بیشک تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن سیکہتا ہے نزدیک سمجہنے والے مضبوط کام
کرنے والے سب کچہہ جاننے والے سے یعنی خدا تعالیٰ کے پاس سے آتا ہے قرآن جو تو سیکہتا ہے
جبرئیل علیہ السلام سے اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ۭ سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ
قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝ یاد کر یعنی بیان کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اُمت کے آگے کہ جب
کہا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی بی بی کو جو ساتہہ تہی کہ بیشک مین نے دیکہی ہی آگ سو جلدی لاتا ہون
مین تمکو وہان سے آگ کی خبر یا لا دیتا ہون تمکو ایک انگارا دہکتا ہوا اُس آگ سے شاید کہ تم آگ
سینک کر گرم ہو جاؤ اُسوقت کی کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت شعیب کی

ثلثة ارباع

رخصت ہو کر اپنی بی بی کو لئے آتے تھے اور بی بی انکی حاملہ تہین راہ مین ایک رات ایسا اتفاق ہوا
سو عہ لی اور بہتہ اور سردی اور باؤ چلتی تھی اور انکی بی بی کو اسی وقت بچہ ہونیکا درد اُٹھا اور آگ
نہ تھی اور چقماک سے بہتیرا نکالا آگ نہ نکلی اور جنگل میدان مین کہین بستی نہ تھی بی بی نے کہا یا موسی
کہین سے آگ پیدا کرو یہ حیران ہوئے جو جنگل مین کہان سے آگ لاؤن بارے ایک اونچی جگہہ کہڑے
ہو کر ہر طرف نگاہ کی جو ایک طرف روشنی نظر آئی تب کہا کہ آگ لاتا ہون مین تمہارے واسطے یا خبر
لاتا ہون جو وہ روشنی کیا ہے یہ تسلی دیکر بی بی کو روشنی کی طرف چلے فَلَمَّا جَآءَهَا نُودِيَ أَنْ
بُورِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ پھر جب آئے حضرت موسی
علیہ السلام نزدیک اُس آگ کے تو دیکھا کہ ایک ہرا درخت ہے جو اُسمین سے آگ دہکتی ہے
بتیر وہوئین کے سفید جب دیکھا تو تعجب کیا کہ اتنے مین آواز ہوئی یہ کہ برکت دیا ہوا ہے جو کوئی
آگ مین ہے اور جو کوئی اُس آگ کے گرد ہے یعنی آگ مین حضرت موسیٰ ہے جو اور گرد آگ کی جو فرشتے ہے سبکو برکت دی ہے اور پاک ہے اللہ
جو پروردگار سارے عالم کا ہی کہیں جب یہ آواز آئی تب حضرت موسی نے اپنے دل مین کہا کہ یہ بات کہنے والا کون ہے تب پھر آواز
آئی کہ يٰمُوسٰى إِنَّهٗ أَنَا اللّٰهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ای موسی بیشک وہ بات کہنے والا مین ہون
خداتعالے زبردست ہے حکم کرنے والا اچھا وَأَلْقِ عَصَاكَ ط اور ڈال دے تو زمین پر
عصا اپنے ہاتھہ کا حضرت موسی علیہ السلام نے موافق حکم الہی کے عصا ڈالدیا سو وہ عصا
زمین مین گرتے ہی سانپ کی شکل بنکر چلنے لگا ہر طرف فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا
وَّلَمْ يُعَقِّبْ ط پھر جب حضرت موسی علیہ السلام نے دیکھا کہ ہلتا اور دوڑتا ہے گویا کہ وہ سانپ
ہے ہر طرف دوڑتا ہوا پھرتا ہے یہ دیکھکر ڈرے اور پیٹھہ پھیر کر بہاگے اور پھر نہ پھرے
حضرت موسی اُسکی طرف تب پھر یہ آواز آئی يٰمُوسٰى لَا تَخَفْ إِنِّي لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ
اے موسی مت ڈر سوا اے عصا کے کسی سے جو بیشک نہین ڈرتے میرے پاس بھیجے ہوئے
پیغمبر انکو میری طرف سے مہربانی اور بخشش ہے ایسی کوئی چیز نہین جس سے ڈرین إِلَّا مَنْ ظَلَمَ
ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًا بَعْدَ سُوٓءٍ فَإِنِّي غَفُورٌ رَّحِيمٌ مگر جو کوئی ظلم کرے یعنی ظالمون کو چاہیے جو مجھسے
ڈرین کہ انکو واسطے عذاب تیار ہے پھر اگر وہ ظالم ظلم کے بدلے نیک کام کرے ظلم کے
پیچھے یعنی ظلم کرکے توبہ کرے اور نیکیاں کرے تو پھر بیشک مین بخشنے والا مہربان ہون
بخشدون گا مین انکے وہ سب گناہ پچھلے سبب توبہ کے اور نیک کامون کے وَأَدْخِلْ يَدَكَ
فِي جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوٓءٍ اور اندر لا اپنے ہاتھہ کو اپنے گریبان مین جو باہر آوے

گریبان میں سے ہاتھ تیرا سفید جیسے یعنی وہ سفیدی بیماری اور مرض کی نہوگی حضرت موسی علیہ السلام نے موافق حکم الہی کے گریبان میں ہاتھ اپنا ڈالکر باہر جو نکالا تو حد سے زیادہ روشن نکلا پھر آواز آئی حضرت موسی علیہ السلام کو کہ یہ دونوں معجزے فِي تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝ نو معجزوں میں سے ہیں سو یہ تو معجزے پیغمبری کی نشانی تجھکو تو جا فرعون کی اور اسکی قوم کی طرف جو بیشک فرعون اور اسکی قوم میں ایک گروہ باہر نکلے ہوئے حکم کی حد سے فَلَمَّا جَاۗءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ پھر جب آئے نزدیک فرعون کی اور اسکی قوم کے ہماری نشانیاں قدرت کی صریحًا اور آشکارا جو سب نے دیکھے معجزے حضرت موسی علیہ السلام کے تب کہا فرعون کے لوگوں نے کہ یہ جادو ہے کھلا ہوا جو سب جانتے ہیں کہ یہ مقرر جادو ہے وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ۭ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ اور نہ مانا سچ اُن معجزوں کو اور یقین جانتے تھے انکو دل اُنکے یعنی دل میں سچ جانتے تھے کہ یہ پیغمبر خدا تعالی کے بھیجے ہوئے ہیں جادوگر نہیں ہیں اور یہ جو دکہاتے ہیں سو معجزے ہیں جادو نہیں ہے پہر وہ نماننا اور انکار کرنا ظلم سے اور تکبر سے تہا پھر دیکھہ آخر کو کیسا ہوا انجام بدکاروں کا جو وہ دنیا میں سب دریا میں ڈوب موئے اور آخرت کو آگ میں جلا کرینگے ہمیشہ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰي كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ اور بیشک ہمنے دیا داؤد پیغمبر کو اور اسکے بیٹے سلیمان پیغمبر کو عقل اور سمجھہ اور اُن دونوں نے بعد ہماری انعام اور بخشش کے کہا کہ تمامی تعریفیں اور شکر کرنا خدا تعالی ہی کو لائق ہے اور جو زیادتی اور بزرگی دی ہمکو اوپر بہت اپنے بندوں مومنوں کے وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ اور وارث اور مالک ہوا سلیمان پیغمبر اپنے باپ داؤد پیغمبر کا بعد مرنے باپ کے پیغمبری اور بادشاہی کا قصہ کہتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے اونیس بیٹے تھے ہر ایک کے دل میں تہا کہ باپ کے پیچھے میں بادشاہ ہونگا خدا تعالی نے ایک طومار لکھا ہوا سربمہر بھیجا حضرت داؤد کے پاس اور کہلا بھیجا جو اسمیں کئی مسئلے ہیں جو کوئی تیرے بیٹوں سے ان مسئلوں کا جواب دیگا وہی تیرے پیچھے تیری جگہہ بیٹھےگا اور بادشاہ ہوگا حضرت داؤد علیہ السلام نے دربار کیا اور سب امراؤں کو اور سرداروں کو جمع کیا اور سب اپنے بیٹوں کو بلا کر کہا کہ حکم الہی یوں ہوا ہے کہ جو کوئی تم میں سے ان مسئلوں کا جواب دیویگا وہی میرے بعد بادشاہ ہوگا پھر مسئلہ

پوچھنی شروع کئے کہ بتاؤ کہ سب چیزون سے کونسی چیز نزدیک ہے اور کونسی چیز سب سے دور ہے اور کونسی دو چیزین ناموافق ہین اور کونسی چیز بہت ڈراونی ہے اور کونسی دو چیزین قایم ہین اور کونسی چیز ہے جس سے محبت بہت ہے اور کون سے دو دشمن ہین اور کونسا کام ہے جو آخر اسکا بُرا ہے حضرت داؤد کے بیٹے یہ مسئلہ سنکر سب حیران ہوئے اور کسیکو جواب نہ آیا تب حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا اگر فرماؤ تو مین جواب ان سوالون کا دون حضرت داؤد نے کہا اچھا بتاؤ پھر حضرت سلیمان نے شروع کیا کہ آدمی کو سب چیزون سے نزدیک مرگ ہے اور سب سے دور وہ چیز ہے جو گزر جاوے اور بہت محبت بدنسے روح کو ہے اور بہت ڈراونا مردہ بیجان بدن ہے اور قایم زمین اور آسمان ہین اور ناموافق آپسمین رات دن ہین اور دشمن آپسمین موت اور زندگی ہین اور وہ چیز جسکا آخر اچھا ہے وہ صبر کرنا ہے اور وہ کام جسکا آخر بُرا ہے سو وہ غصہ کے وقت تند ہونا اور بے اختیار بولنا جب یہ سب جواب سئلون کے موافق اُس لکھے ہوئے کے بتائے تب سب بنی اسرائیل اشرافون سرداروں نے کہا کہ اے داؤد نبی تمہارے سب بیٹون مین سلیمان بڑا عقلمند ہے اور لائق بادشاہت کے بھی ہے تب حضرت داؤد نے حضرت سلیمان کو بادشاہت سونپکر کنارے جا بیٹھے اسکے دوسرے دن وفات پائی حضرت سلیمان نے باپ کو اول گاڑ پیچھے بادشاہ کے تخت پر جلوس فرمایا وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنطِقَ الطَّيْرِ وَأُوتِينَا مِن كُلِّ شَيْءٍ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِينُ ۝ اور کہا اے لوگو سیکھے ہم بولیاں سب جانورون کی اور دیا ہمکو خدا تعالے نے ہر چیز سے جو ضروری پادشاہت کے واسطے تھوڑا تھوڑا بیشک یہ انعام ہر طرح بزرگی ہے کھلی ہوئی میری حق مین خدا تعالی کے فضل و کرم سے اب خدا تعالی فرماتا ہے وَحُشِرَ لِسُلَيْمَانَ جُنُودُهُ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوزَعُونَ اور اکٹھی کین سلیمان علیہ السلام کے واسطے فوجین دیوؤن سے اور آدمیون سے اور اُڑتے جانورون سے پھر یہ سب لشکر اپنی اپنی مثل سے برابر جدا جدا درست ہو کر ترتے. نقل کہتے ہین کہ حضرت سلیمان کا ایسا تخت تہا جو کسی بادشاہ کو میسر نہین ہوا تفسیرون مین لکھا ہے جو دیوؤن نے ہزارون من ریشم لاکر ایک بساط بنی ایک کوس کی لمبی اور ایک کوس کی چکلی اُس بساط پر وہ تخت رکھا اور کئی ہزار کرسیان امیرون کی دیوؤن اور آدمیون سے گرد تخت کے بچھین تھین اس بساط کو باؤ سمیت تخت اور کرسیون کے اُٹھا کر لئے پھرتی تھی ایک مہینے کی راہ مدین

مین اور اوپر اُس تخت کے سب طرح کے جانور اپنی اپنی جگہ سے اور باری سے اپنے پرون کو جوڑ کر تخت کے ساتھ اُڑتے ہوئے سایہ کئے جاتے تھے حَتّٰیٓ اِذَآ اَتَوْا عَلٰی وَادِ النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ یّٰٓاَیُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ لَا یَحْطِمَنَّكُمْ سُلَیْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ وَهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ تب تک کہ آئے اوپر جنگل چیونٹیون کے یعنی اس جنگل پر سے تخت حضرت سلیمان کا ہوا پر چلا جاتا تھا چیونٹیون مین جو سردار تھا اپنی قوم کا کہ اے چیونٹیون گھس جاؤ اپنے گھرون مین جو ہیں اور مل نڈالین تمکو سلیمان علیہ السلام اور لشکر اسکا اور وہ نجانینگے کہ تم پس جاؤگے کہتے ہین کہ سردار چیونٹیون کا لنگڑا تھا اور مرغ کی برابر تھا اور بعض کہتے ہین کہ دُنبے کی برابر تھا جب اُسنے وہ بات کہی اپنے لشکر سے تو اس بات کو باؤ نے تین کوس سے لا کر حضرت سلیمان کو سنا دیا یہ بات سنکر فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا پھر مسکرا کر ہنسے حضرت سلیمان علیہ السلام تعجب سے اس چیونٹے کی بات سے کہتے ہین کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس چیونٹے کو بلا کر کہا کہ تو جانتا نہ تھا کہ لشکر میرا کسیکو نہین ستاتا اُسنے کہا یا سلیمان نبی علیہ السلام مین یہ بات جانتا ہون لیکن مین اُن کا سردار ہون مجھے انکو نصیحت کرنا اور خبردار کرنا ضرور ہے پھر حضرت سلیمان نے پوچھا کہ میرا لشکر ہوا پر جاتا ہے تیری قوم کو کیونکر دکھ پہونچاتا اُسنے کہا میری غرض اس کہنے سے یہ تھی کہ ایسا نہو جو میری قوم تمہارے لشکر کے دیکھنے مین مشغول ہو اور یاد خدا کی بھولے یا اُس دولت اور حشمت تمہاری کو دیکھکر اُنہین بھی دنیا کی محبت آوے تو اس سبب خدا تعالی کی ناخوشی سے پائمال ہووین پھر حضرت سلیمان نے پوچھا کہ تیرے لشکر کا شمار کیا ہے اُسنے کہا کہ میرے حکم مین چار ہزار سرہنگ ہین جو ہر ایک کے تابعدار چالیس ہزار نقیب ہین اور ہر نقیب کے حکم مین چالیس ہزار چیونٹا ہے پھر حضرت سلیمان نے پوچھا کہ تو اپنے لشکر کو زمین کے اوپر کیون نہین نکالتا اُسنے کہا ہمنے زمین کے اندر اسواسطے گھر قبول کیا ہے جو ہمارے احوال سوا خدا تعالی کے کوئی نجانے حضرت سلیمان نے اس چیونٹے کی باتون سے خوش ہوئے وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ اور کہا حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہ اے پروردگار میرے ڈال میرے دل مین یہ کہ شکر کرون مین تیری اُن نعمتون کا جو نعمتین دین ہین مجھی اور میرے ماں باپ کو جو اُنسے یہ دولت اور بادشاہت مجھے ورثہ ملا وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ اور ڈال میرے دل مین وہ کہ نیک کام کرون مین تیری

فضل سے جو راضی ہو تو مجھسے اور اندر لا مجھکو اپنی مہربانی اور بخشش سے اپنے نیک بخت بندون
مین یعنی جو بندے تیرے کہ وہ نیک بخت ہین انہین داخل کر مجھکو اپنے فضل سے کہتے ہین کہ ہر روز سب
جانور اپنی اپنی باری سی آکر حضرت سلیمان کے تخت کی اوپر برابر برابر جڑکر ہوا مین سایہ کیے ہوئے
اڑتے جاتے تھے ایکدن ذری سی دیر یہ حضرت سلیمان کے چہرے پر آئی حضرت سلیمان نے
اوپر دیکھا وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَالِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ ۝
اور ڈھونڈا اور معلوم کیا احوال جانورون کا دیکھا کہ سب جانور اپنے اپنے مکان مین حاضر ہین
لیکن ہدہد کی جگہہ خالی تھی تو پھر کہا حضرت سلیمان نے کہ کیا ہوا مجھے کہ مین نہین دیکھتا ہدہد
یعنی یہ جو ہزارون طرح کے جانور ہین انمین میری نظر ہدہد پر نہین پڑتی یا وہ آج ان سب مین
سے غائب ہوا ہے جو حاضر نہین لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَأَذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي
بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ۝ ہر طرح برا عذاب کرونگا مین ہدہد کو اور تنبیہ کرونگا مین جو اسکی ساری بدن
کے پر اکھیڑ ڈالونگا یا ذبح کرونگا مین جو اور کوئی جانور کبھی ایسی تقصیر نکرے یا آوے ہدہد
میرے پاس ساتھہ حجت روشن کے یعنی سبب اپنی غیر حاضر ہونے کا کوئی معقول بتادے تو یہ تقصیر معاف
کرونگا فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ وَجِئْتُكَ مِن سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَقِينٍ ۝ پھر ہدہد نے دیر
بہت نکی اور تھوڑی سی دیر مین آیا پھر کہا حضرت سلیمان کو مین نے معلوم کیا مین نے اس چیز کو جسکی خبر معلوم
نہ کی تو نے اور آیا مین تیرے پاس ایک شہر سے جسکا نام سبا ہے ساتھہ خبر سچی تحقیق کی اور خبر سچی یہ ہے کہ مین
آسمان کی ہوا مین اڑا جاتا تھا جو ایک ہدہد اس شہر کا رہنے والا مجھے راہ مین ملا اور اپنے
بادشاہ کی اور اس شہر کی بے نہایت تعریف کی جو مین بے اختیار وہان کی سیر کو گیا تھا
حضرت سلیمان نے پوچھا کہ وہان بادشاہ کون ہے اور اسکا دین کیا ہے تب ہدہد نے
کہا کہ جب مین شہر سبا مین گیا تو إِنِّي وَجَدتُّ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ وَأُوتِيَتْ مِن كُلِّ شَيْءٍ
وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ ۝ بیشک مین نے پایا اس شہر مین ایک عورت کو جو اسکا نام بلقیس ہے
وہ بادشاہت کرتی ہے اس شہر کے لوگونکی اور دیا ہے خدا تعالیٰ نے اس عورت کو سب
اسباب بادشاہت کا اور اس عورت کا ہے ایک تخت بہت بڑا کہتے ہین کہ بلقیس کے
تخت کی چکلان اور لمبان ساٹھہ ساٹھہ گز کی تھی اور اس تخت کی سونے روپے کی چھت
تھی اور بہت بیش قیمت جواہر سے جڑا ہوا تھا وَجَدتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِن
دُونِ اللَّهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ ۝ اور پایا مین نے

بلقیس کو اور اُسکے سب لوگون کو جو پوجتے ہین اور سجدہ کرتے ہین سورج کو سوا حق تعالی کے اور اچہا
بنایا ہے اُنکے واسطے شیطان نے اُنکے کامون کو یعنی شیطان نے اُنہین اسلیے بہکایا ہے جو اُنہین وہ
اپنے کام اچھے لگتے ہین اور پہیر رکہا ہے سیدہی راہ سے اُن لوگون کو شیطان نے اس سبب
سیدھی راہ خداتعالی کی کو ایک جاننے کے نہین پاتے اور شیطان اُنہین بہکایا کرتا ہے اَلَّا
يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ
تو سجدہ نکرین اُس خدایتعالی کو جو باہر لاتا ہے چھپی ہوئی چیزون کو جو آسمان اور زمین میں ہین یعنی آسمان
سے مینہ ظاہر کرتا ہے اور زمین سے ہزارون طرح کی چیزین اُگاتا ہے آپنی قدرت سے اور جانتا ہے
جو کچھ تم چہپائے رکھتے ہو اپنے دلون مین اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو زبان سے سب خدایتعالی جانتا ہے
کوئی بات اس سے پوشیدہ نہین ہے اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۩ خدایتعالی
برحق ہے جو نہین ہے کوئی ایسا جسکی بندگی کیجے مگر وہی خدایتعالی برحق جو پیدا کرنیوالا ہے اور
صاحب عرش بڑے کا ہے جو عرش سے بڑی کوئی چیز خدایتعالے نے نہین پیدا کی یہ سجدہ آٹھوان
ہے قران شریف کے سجدون سے۔ کہتے ہین کہ جب ہدہد نے یہ تعریف بلقیس کی اور اُسکے
شہر کی اور اُسکے تخت کے تمام بیان کی تب قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ
کہا حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہ اب دیکھینگے ہم اس بات مین کہ تو نے یہ سبب اپنے غائب رہنے
کا سچ کہا ہے یا ہے تو جہوٹ بولنے والون سے پھر حضرت سلیمان نے ایک خط لکھکر ہدہد کو
دیا اور کہا کہ اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ۝
لیجا یہ میرا خط پھر ڈالدے اس خط کو بلقیس اور اُسکے لوگون کے پاس پھر سرک کر اُنکے پاس سے
کہین بیٹھ کر دیکھ اُنکو جو کیا جواب دیتے ہین اور اُنکے فکر کدہر پھرتے ہین اور کیا مصلحت کرتے
ہین اس خط کے جواب مین کہتے ہین کہ ایک یمن کے بادشاہ کا نام شراحیل تہا اور اُسکے گہر مین
پری سے ایک بیٹی ہوئی تھی اُسکا نام بلقیس رکہا تھا اور سوائے بلقیس کے اولاد نہ تھی جب
شراحیل اس جہان سے گیا تب بلقیس باپ کی جگہہ بادشاہ ہوئی اور اسکی مان کا کنبہ جو جن
تھی وہ بھی رفیق ہوئی اور بلقیس کے واسطے ایک تخت بہت بڑا سونے کا اور جڑاؤ تیار کیا
اور وہ لوگ وہان کے جن اور آدمی سورج کی پوجا کیا کرتے تھے سو ایک دن بلقیس دربار سے
اُٹھکر اپنی خوابگاہ مین اکیلی لیٹی تھی جو ہدہد نے وہ خط بلقیس کی چھاتی پر ڈالدیا بلقیس نے
اُس خط کو اُٹھا کر پڑہا اور خوابگاہ سے نکلکر پھر دربار کیا اور سب وزیر اور اُمرا حاضر ہوئے

سجدۃ

خط انکو دیا قَالَتْ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّیْۤ اُلْقِیَ اِلَیَّ كِتٰبٌ كَرِیْمٌ کہا اے اُمرا اور وزرا اور سردار و مجھہ پاس یہ خط آیا ہے بڑا یعنی ایک جانور نے لاکر دیا اور اسمین لکھی ہے بڑی بات یعنی الشخص کا لکھا ہوا ہے جسکے تابعدار جانور ہین امراؤن نے یہ بات سنکر اس خط کو پڑھایا تو یون لکھا تھا اِنَّهٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَ اِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِۙ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ وَ اْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ۠ ۵ بیشک یہ خط سلیمان نبی کی طرف سے ہے اور خط لکھا ہے خدا تعالی کے نام سے جو وہ خدائے تعالی بڑا مہربان رحم کرنے والا ہے اور مدعا خط کا یہ ہے جو بڑائی اپنی نکر مجھپر اور آنکر حاضر ہو تابعدار حکم ماننے والی ہوکر جب بلقیس کے امراؤن اور وزراؤن نے خط کا احوال معلوم کیا جو لفظ تھوڑے ہین اور بہت معنی سمجھے جاتے ہین سوچ مین جاکر حیران ہوئے تب پھر قَالَتْ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِیْ فِیْۤ اَمْرِیْ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ۵ کہا بلقیس نے کہ اے سردارو کہتے ہین کہ بلقیس کے اُمرا تین سو تھے اور ہر ایک امیر کی دس ہزار فوج تھی سب تین لاکھ فوج ہوئی اور جن علیحدہ تھے اُن تینسو امراؤن سے کہا کہ تدبیر بتاؤ تم میرے کام کی جو اس خط کا جواب کیا لکھون اور مین آپ اپنی تدبیر سے کام فیصل نہین کرتی تمہارے ہوتے یعنی تمسے مصلحت کرکے کام کرتی ہون جو بھلائی برائی سمجھکر کام کیجے پیچھے پچھتانا نہو قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّ اُولُوْا بَاْسٍ شَدِیْدٍ ﳔ وَّ الْاَمْرُ اِلَیْكِ فَانْظُرِیْ مَا ذَا تَاْمُرِیْنَ ۵ کہا امراؤن نے کہ ہم بڑے زبردست ہین فوج اور لشکر بہت ہے اور سامان لڑائی کا درست اور تیار ہے اور حکم تیرا ہے ہم سب تابعدار ہین تیرے پھر تو دیکھ اور غور کر جو تیری مصلحت ہو سو حکم کر ہم حاضر ہین بلقیس نے امراؤن کی گفتگو سنکر معلوم کیا کہ لڑنے کو تیار ہین تب قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَةً اَفْسَدُوْهَا وَ جَعَلُوْۤا اَعِزَّةَ اَهْلِهَاۤ اَذِلَّةً ۚ وَ كَذٰلِكَ یَفْعَلُوْنَ ۵ کہا کہ بادشاہ جب کسی شہر مین آتے ہین تو لوٹ مار سے خراب کرتے ہین اُس شہر کو اور کرتے ہین اُس شہر کی عزت حرمت والون کو خراب اور رسوا اور قیدی اور یہی دستور ہے بادشاہون کا جو یون ہی کرتے ہین پھر اب مصلحت یہ ہے کہ پہلے وَ اِنِّیْ مُرْسِلَةٌ اِلَیْهِمْ بِهَدِیَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ یَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ۵ اور مین بھیجتی ہون اُنکی طرف تحفہ اور پیشکش ایلچی کے ہاتھ پھر دیکھون مین جو کیا جواب لیکر ایلچی پھرتے ہین اگر اُسنے یہ میرا بھجوایا ہوا لیا تو وہ بادشاہ ہے اور اگر پھیر بھیجا تو وہ نبی ہے کہتے ہین کہ بلقیس نے ہزار اینٹ سونے کی اور تاج جڑاؤ بادشاہون کے لائق اور صندوقچہ بند ہے موتیون کا اور مشک اور کافور بہت سا اور ایک بڑا موتی بیچھ سے سوراخ

کہا ہوا منذر بیٹے عمر کے ہاتھہ بھیجوایا جو منذر بڑا امراؤ بلقیس کا تھا اور بہت لوگ اور فوج لشکر
ساتھ کر دی اور وقت رخصت کے بلقیس نے منذر کو کہدیا کہ دھیان کیجو کہ اگر اُسنے تیری طرف
غصہ سے دیکھا تو نڈر ہوا اور جانیو کہ بادشاہ ہے اور اگر خوشی سے دیکھے اور مہربانی سے باتین
کرے تو جانیو کہ وہ نبی ہے اور نشانی اُسکے پیغمبر ہونیکی وہ ہے جو اگر اُس موتی کی جسکا کج
سوراخ ہے اُسمین ڈورا پرو دیویگا یہ سب سمجہا کر رخصت کیا جب منذر روانہ ہوا پہلے سے
آنکر حضرت سلیمان علیہ السلام سے وہ سب احوال کہا حضرت سلیمان نے دیوؤن کو بلوا کر
کہا جو بارگاہ سے سات کوس تک سونے روپے کی اینٹون کا فرش کر دو دیو حکم بجا لائے پھر
منذر ملازمت کے دن دریائی گھوڑے لاکر اور جہانتک فوج تھی دیو ونکی اور آدمیونکی
اور جنگل کے جانور اور شیر اور گینڈے سے لیکر لومڑی تک سب اپنی اپنی مثل سے پرے
باندھکر کھڑے ہوئے جب منذر آیا اور اُس سونیکی اینٹون کا فرش دیکھا اور وہ جاہ و جلال
نظر آیا اپنے جی مین بہت شرمندہ ہوا کہ مین کیا لیکر اُسکی نظر کو آیا جب منذر حضرت سلیمان کے تخت کے
نزدیک آیا تب سلیمان نے خوشی سے ہنسکر فرمایا کہ ای منذر لا وہ ڈبا موتیون کا اور وہ
موتی ٹیڑھے سوراخ کا اُسنے سب جو کچھہ لایا تھا حاضر کیا حضرت سلیمان علیہ السلام نے
چیونٹی کو حکم کیا جو منہ مین ڈورا پکڑکر اُس موتی کے سوراخ مین جاکر دوسری طرف سے نکلی دو دانا
پرو کیا تب اُس موتی کو بھی اور سب وہ تحفے لایا تھا حضرت سلیمان نے پھیر دیئے فَلَمَّا جَآءَ سُلَیْمٰنَ قَالَ
اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ فَمَآ اٰتٰنِیَ اللّٰهُ خَیْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِیَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ۵
پھر جب آیا منذر بلقیس کا ایلچی سلیمان نبی کے پاس سو کہا حضرت سلیمان نے کہ اے منذر
کیا تم میری مدد کرتے ہو مال سے پھر جو کچھہ دیا ہے مجھے خدا تعالیٰ نے بے نہایت دولت
اور علم اور پیغمبری بہت اچھی ہے اس مال و دولت سے جو تمہین دیا ہے بلکہ تم اپنے تحفے لانے سے
پر خوشی اور شیخی کرتے ہو یعنی اتراتے ہو اور کہا منذر کو حضرت سلیمان علیہ السلام نے
اِرْجِعْ اِلَیْهِمْ فَلَنَاْتِیَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ اَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ۵
پھر جا طرف بلقیس کی اور اُسکی امراؤن کی طرف جاکر کہو کہ یہان آنکر حاضر ہوا ور اگر نہ حاضر
ہوگے تو پھر لاؤنگا مین اُنپر لشکرون کو جو ایسے زور آور ہونگے وہ لشکر جو سامنے نہ آسکین گے اُنکے
بلقیس کے لشکر اور البتہ نکال دینگے ہم اُنکو اُس شہر سے خوار اور رسوا کرکے جو ہو وینگے وہ خراب
اور پریشان اور قیدی یہ باتین حضرت سلیمان کی سنکر منذر پھر آیا بلقیس کے

پاس اور سارا وہان کا احوال بلقیس کے آگے بیان کیا بلقیس نے وہ سب سنکر جلد چلنے کی تیاری کی اور اپنے تخت کو ایک اچھی جگہہ بہت محافظت سے رکہا اور اُسکے دروازے کو قفل مضبوط دیا اور کنجی اپنے پاس رکہی اور بہت لوگ اُسکی خبرداری کو چہوڑے اور سارے لشکر سمیت حضرت سلیمان کی طرف روانہ ہوئی۔ یہ خبر حضرت سلیمان کو پہونچی دیوؤن نے معلوم کیا کہ بلقیس آتی ہے اور وہ بہت خوب صورت ہے جب اُسے حضرت سلیمان دیکہیں گے تو البتہ اُسسے نکاح کرکے رکہیں گے اور بلقیس سب ہمارے بہید ونسے واقف ہے حضرت سلیمان سے کہوگی پہر ہمین بڑی مشکل پڑے گی پہر کچہہ ایسا فکر کیجے جو بلقیس کے حسن کو کوئی عیب لگائیے تو سلیمان کا جی اُس سے پہر جاوے اور اُسکی طرف محبت کی نظر سے نہ دیکہے یہ مصلحت کرکے کئی اُمرا دیوؤن کے حضرت سلیمان کے پاس آئے جو ہمیشہ خدمت مین مصاحب تھے اور آنکر کہا کہ بلقیس نہایت احمق ہے اور گفتگو نامعقول کرتی ہے اور پاؤن اُسکے کہوڑی کے سے ہین یعنی پانو کی اُنگلیان اور پنجے اور پاشنہ نہین ہے اور بدشکل پانو ہین حضرت سلیمان نے یہ عیب سنکر دل مین کہا کہ اسے معلوم کیا چاہیے جو وہ کیسی ہے اور قَالَ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ کہا حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہ اے سردار عقلمند کون ہے تم میں سے ایسا جو لاوے میرے پاس تخت بلقیس کا پہلے اُس سے جو آوے بلقیس میرے پاس حکم بردار ہوکر یعنی جب وہ آپ تابعدار ہوکر آوے تو تخت اُسکا البتہ میرے پاس آویگا اور پہلے اُسکے آنے سے اسواسطے چاہتا ہون جو اُسکی صورت بدل ڈالینگے پہر دیکہین بلقیس کی عقل جو پہر اُس تخت کو پہچانتی ہے یا نہین قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ۝ کہا ایک بڑے زورآور نے دیوؤنکی قوم مین سے کہ مین لاتا ہون تیرے پاس اُس تخت کو پہلے اُس سے جو تو اُٹھے اپنی جگہہ سے بیٹہہ کے اور مین اُس تخت کے اُٹھالانے مین زبردست ہون اعتباری یعنی اُس تخت کے جواہرون سے کچہہ چُرانے والا نہین ہون مین کہتے ہین کہ حضرت سلیمان اپنی بیٹہک مین حکومت کی عدالت کرنے کو دوپہر بیٹہتے تھے سو اُس دیو نے کہا دوپہر کے اندر اندر بلقیس کا تخت لادونگا حضرت سلیمان نے فرمایا کہ مین اس سے جلدی چاہتا ہون تو پہر قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ کہا اُس شخص نے جو پاس اُسکے تہا علم کتاب سے یعنی آصف نے کہا جو وزیر تہا

حضرت سلیمان کو اور آصف کو اسم اعظم یاد تھا اُسنے کہا کہ مین لاؤنگا تجھے تخت بلقیس کا پہلے
اُس سے جو پھر سے تیری نظر کسی چیز کو دیکھکر تیری طرف یعنی اتنی دیر مین تخت لادون جو تو ایک
چیز کی طرف دیکھے اور اُس سے دیکھکر نظر اٹھا وے تب حضرت سلیمان نے کہا اچھا لاؤ فَلَمَّا
رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا
يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ پھر جب دیکھا حضرت سلیمان نے تخت سامنے دھرا ہے تب کہا
کہ یہ بزرگی فضل میرے رب کے سے ہے نوازتا ہے مجھکو میرا پروردگار ایسے کامون مین
جو مین شکر ادا کرون اُسکی نعمتون کا یا ناشکری کرون اُنکو جو کوئی شکر کریگا خدا تعالیٰ کی نعمتونکا
پھر سوا اسکے نہین یعنی مقرر جو کوئی شکر کرے گا اپنے واسطے اور
جو کوئی ناشکری کریگا تو بیشک خدا تعالیٰ بے پروا ہے شکر کرنے والے اور ناشکری کرنے والے سے
کرم کرنے والا ہے جو شکر کرنے والون کو زیادہ نعمت دیتا ہے قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا
نَنْظُرْ اَتَهْتَدِيْٓ اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِيْنَ لَا يَهْتَدُوْنَ ٭ کہا حضرت سلیمان نے کاریگرون کو کہ الٹ
ڈالو بلقیس کے دکھانے کو اُسکی تخت کے جواہر سب یعنی جو جواہر اوپر تھے انہین اکھیڑ کے نیچے جڑ دو
اور آگے کے پیچھے کر دو اور سرخ کی جگہہ سبز اور زرد کی جگہہ نیلا اور سیاہ کی جگہہ سفید
جواہرون کو جڑ دو غرض کہ اُس تخت کی اور ہی شکل بدل ڈالو تو دیکھین ہم کہ بلقیس اپنے
تخت کو پھر پہچانتی ہے یا ہوتی ہے اُن لوگون سے جو نہین پہچان سکتے کاریگرون نے
موافق حکم کے تیار کی فَلَمَّا جَآءَتْ قِيْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ
مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِيْنَ ٭ پھر جب کہ آئی بلقیس حضرت سلیمان کے پاس وہ تخت بلقیس کا
آگے دھرا تھا حضرت سلیمان نے پوچھا کہ اے بلقیس ایسا ہی ہے تیرا تخت کہا بلقیس نے
گویا کہ وہ ہی ہے یعنی ویسا ہی ہے یہ نہ کہا کہ وہی ہے اسواسطے کہ شاید میرا سا تخت اور بھی
کہین ہو اس بات سے عقل اسکی معلوم کی کہ احمق نہین ہے اور کہا بلقیس نے کہ دیا ہے ہمکو
علم اور عقل خدا تعالیٰ کی قدرت پر اور تیری پیغمبری پر یعنی مین نے جانا کہ تو پیغمبر بیشک ہے
اور خدا تعالیٰ سب چیز پر قدرت رکھتا ہے پہلے اس قدرت کے دیکھنے سے یعنی یہ تخت اپنا
جو یہان دیکھا اس کے پہلے مین نے جانا تھا کہ تو نبی مقرر ہے اور ہون مین فرمانبردار خدا تعالیٰ
کے حکم کی وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ
اور پھر کہا بلقیس کو خدا تعالیٰ نے اپنی توفیق اور مدد سے اُس چیز سے جو وہ پوجتی تھی سوا

خدائے تعالیٰ کے یعنی خدائے تعالیٰ نے بلقیس کو سورج کے پوجنے سے چھڑایا بیشک
جو تھی بلقیس کافروں کی قوم سے کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے دوبارہ بلقیس کی عقل
آزمانے کو اور اُسکے پاؤں دیکھنے کو ایک محل بنوایا جو زمین اُسکی صاف ستھرے شیشے کی تھی سلیں
پانی پتھر کا وہ ایسا ہوا جیسے دریا نظر آتا تھا حضرت سلیمان نے اپنا تخت وہاں بچھوا کر بیٹھے اور
بلقیس کو بلوایا جب بلقیس آئی تو قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَكَشَفَتْ عَنْ
سَاقَيْهَا قَالَ إِنَّهُ صَرْحٌ مُمَرَّدٌ مِنْ قَوَارِيرَ ۵ کہا لوگوں نے بلقیس کو کہ اندر جا اس محل کے پھر جب
دیکھا بلقیس نے اُس محل کے صحن کو تو سمجھی کہ یہ پانی ہے اور اوپر کھینچا دامن کو پنڈلیوں پر
تو پانی میں چلے حضرت سلیمان نے دیکھا کہ اُسکی پاؤں میں کچھ عیب نہیں وہ دیوؤں کی بات
جھوٹی ہو تب کہا حضرت سلیمان نے بلقیس کو مت اُٹھا دامن کو جو یہ محل کا ہے صحن بنا ہوا درست
اور صاف شیشے سے تب قَالَتْ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَأَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۵

ع ۳ (۱۳) ۱۸

کہا بلقیس نے کہ اے پروردگار میرے بیشک میں نے ظلم کیا اپنے اوپر آپ سورج کے پوجنے کے
سبب اور مسلمان ہوئی میں سلیمان نبی کے ساتھ خدائے تعالیٰ کے واسطے جو پروردگار سارے
عالم کا ہے پھر حضرت سلیمان کے پاس آ کر بیٹھی اور حضرت سلیمان نے بلقیس سے نکاح کیا وَلَقَدْ
أَرْسَلْنَا إِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ فَإِذَا هُمْ فَرِيقَانِ يَخْتَصِمُونَ ۵
اور مقرر بھیجا ہمنے ثمود کی قوم کی طرف اُنکی بھائی صالح نبی کو اسواسطے جو صالح نبی نے جا کر اس قوم
کو کہا کہ بندگی کرو خدائے تعالیٰ کی اور اُسکے سوا کسی کو نہ پوجو پھر دو فرقہ ہو کر جھگڑنے لگے یعنی بعضے
ایمان لائے اور حضرت نبی کا کہا مانا اور بہتوں نے نہ مانا اُنکے کہنے کو اور کافر رہے اور جھگڑنے
لگے جب تکرار اور بحث میں ہارے اور جواب نہ آیا کافروں کو تب کہا اے صالح جو تو عذاب سے
ہمیں ڈراتا ہے اگر سچا ہے تو جلد لا اُس عذاب کو قَالَ يَا قَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُونَ بِالسَّيِّئَةِ
قَبْلَ الْحَسَنَةِ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ کہا حضرت صالح علیہ السلام نے کہ اے
میری قوم کیوں جلدی کرتے ہو عذاب کے آنے میں جو تمہارے حق میں بہت بُرا ہے پہلے
ایمان لانے اور توبہ کرنے سے جو یہ تمہارے حق میں بہت بھلا ہے یعنی کفر اور ظلم سے توبہ کرنا
بہتر ہے اسے چھوڑ کر تم عذاب مانگتے ہو کیوں نہیں بخشواتے اپنے گناہ خدائے تعالیٰ سے
شاید خدائے تعالیٰ تم پر مہر کرے اور تمہارے گناہ بخش دے قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَعَكَ قَالَ طَائِرُكُمْ
عِنْدَ اللَّهِ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُونَ کہا قوم نے حضرت صالح نبی کو بدقدم اور بدشگن پایا

تجھکو اور تیرے ساتھ والون کو کہ جب سے تو نے یہ باتین شروع کی ہین تب سے سارے شہر کے لوگون پر ہر طرح کی مصیبت ہے تب کہا حضرت صالح نبی نے اونہین کہ بد شگنی تمہاری خدا تعالیٰ کے پاس ہے مقرر کی ہوئی یعنی خدا تعالیٰ تمہین توفیق ایمان کی نہین دیتا تمہارے تکبر اور ظلم کے سبب نہ تم کفر اور تکبر کو چھوڑو گے نہ تم پر سے یہ آفتین اور مصیبت جاویگی بلکہ تم لوگ آزمائے جاتے ہو عیش اور مصیبت مین وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ اور تھے اس شہر مین نو شخص دولتمند اس قوم کے اور بہت شریر تھے جو خرابی کرتے تھے اس شہر مین اور بھلائی نکرتے تھے جب اونٹنی کو مار چکے اور حضرت صالح نے انکو کہا کہ اب تین دن کے پیچھے عذاب آویگا تب انہون نے آپسمین مصلحت کر کے قَالُوا تَقَاسَمُوا بِاللَّهِ لَنُبَيِّتَنَّهُ وَأَهْلَهُ ثُمَّ لَنَقُولَنَّ لِوَلِيِّهِ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ أَهْلِهِ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ کہا قسم کہا کر خدا تعالیٰ کی جو البتہ رات کو جا پڑینگے مار ڈالینگے صالح کو اور اسکے لوگون پر پھر جو کوئی انکے خون کا دعوی کرے تو کہین ہم جو ہم نہین تھے اس جگہ جہان وہ مارے گئے ہمین خبر نہین جو کسنے اسے مار ڈالا وَمَكَرُوا مَكْرًا وَمَكَرْنَا مَكْرًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ اور مکر کیا ان لوگون نے مکر کرنا جو صالح نبی کو چھپ کر مار ڈالین اور جب کوئی انکا وارث پوچھے تو کہین ہمین خبر نہین اور ہمنے مکر کیا مکر کرنا جو بدلا انکے مکر کا انہین پہنچایا جو اسی کام مین وہ آپ ہی ہلاک ہوئے اور وہ نہ جانتے تھے کہ اس طرح ہوگا نقل کہتے ہین کہ حضرت صالح علیہ السلام نے اس شہر سے باہر ایک مسجد پہاڑ کے کھوہ مین بنائی تھی رات کو ہمیشہ وہان جا کر نماز اور بندگی کیا کرتے تھے جب انہون نے قوم سے وعدہ کیا کہ تین دن کے پیچھے عذاب آویگا ان نو شخصون نے آپسمین مل کر کہا کہ صالح کا کہنا سچ ہے جو وعدہ عذاب کا دیتا ہے سو وہ وہین ہوگا پر ایسا کام کیجے کہ تین دن سے پہلے ہی اسکو آج مار ڈالیے یہ مصلحت کر کے وہ نو شخص سویرے سے اس پہاڑ کی کھوہ مین جا بیٹھے اس ارادہ پر کہ جس وقت حضرت صالح آوین بغیر بات پوچھے انہین مار ڈالیے خدا تعالیٰ کی قدرت سے ایک ٹکڑا پہاڑ کا اس کھوہ کے منہ پر اوپر سے آپڑا اور راہ بند ہوئی وہ نو شخص اسی جگہ موئے اور باقی شہر کے لوگ حضرت جبرئیل کی چنگھاڑ سے سب مر گئے فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ أَنَّا دَمَّرْنَاهُمْ وَقَوْمَهُمْ أَجْمَعِينَ پھر دیکھ جو کیسا ہوا آخر کو کام انکے مکر کا جو بیشک ہمنے ہلاک کیا ان نو شخصون کو اس غار مین اور باقی انکی قوم کو عذاب سے مارا فَتِلْكَ بُيُوتُهُمْ خَاوِيَةً بِمَا ظَلَمُوا إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ پھر یہ ہین گھر انکے حجر کے شہر مین ڈھہے ہوئے ویران پڑے ہین بسبب انکے ظلم کے اور پیغمبر کا کہا نہ ماننے کے بیشک اس احوال مین ہر طرح

نشانی ہے خدا تعالیٰ کی قدرت کے واسطے اُس قوم کے جو جانتے ہین اور سمجھتے ہین اور عقل
رکہتے ہین وَاَنْجَیْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۵ اور بچالیا ہمنے اُن لوگون کو جو ایمان
لائے تھے خدا تعالیٰ پر اور صالح نبی کو سچا جانا تھا اور تھے وہ لوگ پرہیز کرنے والے کفر سے اور
شرک سے اُن سب کو عذاب سے بچایا وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ
تُبْصِرُوْنَ ۵ اور بہیجا ہمنے لوط نبی کو اسکی قوم کی طرف جب اُسنے جاکر کہا اپنی قوم کو کیا تم آتے ہو
بدکام کرنے بے ملاحظہ اور تم دیکھتے ہو اور شرماتے نہین ہو اور ڈرتے نہین خدائے تعالیٰ سے
اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ کیا تم آتے ہو بدکام کرنے
مردون سے عورتین چھوڑ کر جو خدا تعالیٰ نے عورتون ہی کو بنایا ہے اس کام کے واسطے بلکہ تم
ای قوم بڑے احمق ہو جو انجام اپنے کام کا نہین سمجھتے فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا
اَخْرِجُوْٓا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ پھر نہ تھا جواب اُس بات کا حضرت لوط
کی قوم کو مگر وہ کہ کہتے تھے کہ نکالدو لوط کے لوگون کو لوط سمیت اپنے شہر سے جو یہ لوگ مرد
پاکیزہ ہین یعنی اپنے تئین ستھرا اور پاک جانتے ہین اور ہمین عیب کرتے ہین فَاَنْجَیْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا
امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ پھر ہمنے بچایا لوط علیہ السلام کو اور اُسکے لوگون کو عذاب
سے مگر عورت اسکی یعنی بی بی لوط نبی کی جو وہ قوم مین سے نہ نکلی سو مقرر کیا ہمنے اُس عورت
کو پیچھے رہنے والون مین عذاب کے درمیان یعنی اُسکو کافرون کے ساتھ عذاب سے ہلاک کرنا
مقرر کیا تھا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ۵ اور برسایا ہمنے اُس شہر
کے لوگون پر مینہ پتھرون کا پھر بہت بُرا ہے مینہ برسنا ڈرائے ہوؤن پر جب وہ سب
ہلاک ہوچکے تب لوط علیہ السلام کو ہمنے فرمایا قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ط
آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ کہہ تمامی تعریف اور شکر خدا تعالیٰ ہی کو لائق ہے اور سلام اُن بندون خدا تعالیٰ
کے جو چنے ہوئے ہین اُسکے اسے اب خدائے تعالیٰ اچھا ہے یا وہ جنکو تم شریک کرتے ہو اُسکا
یعنی خدا تعالیٰ اچھا ہے یا بت اچھے ہین سمجھو تو سہی اسے مشرکو
اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ
مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ۵ بھلا جسنے پیدا کیا آسمانون کو
اور زمین کو اور بہیجا تمہارے واسطے آسمان سے یا بدلی سے پانی یعنی مینہ پھر اُگایا ہمنے
اُس مینہ کے پانی سے باغ بہت میوون کے بھرے ہوئے اور بہار اور پہلواری والے باغ

سو تمسے نہین ہو سکتا تھا یہ کہ اُگاتے تم درختون کو باغون مین اور وہ درخت میوے اور
پھولون سے بھرے ہی کیا ہے کوئی اور خدا ساتھ خدا تعالی وحدہ لاشریک کے جو ایسے
کام کرے بلکہ یہ مشرک پھرے جاتے ہین سیدھی راہ سے سمجھ کے أَمَّنْ جَعَلَ الْأَرْضَ قَرَارًا
وَجَعَلَ خِلَالَهَا أَنْهَارًا وَجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۗ أَإِلَٰهٌ مَعَ اللَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ
لَا يَعْلَمُونَ ۝ بھلا کسنے بنایا زمین کو ٹھہرنے کی رہنے کی جگہہ خلقت کے واسطے اور پیدا کین زمین کے بیچ مین ندیان
بہتی ہوئین اور بنایا زمین کی مضبوطی کے واسطے پہاڑ بھاری اور پیدا کیا دو دریاؤن کو جو میٹھے
اور کھاری بہتی ہین پردا جا آپسمین وہ دو دریا مل نجاوین ایے کیا ہے کوئی اور خدا ساتھ خدا
تعالی کے جو اُسکی مدد کرے یا کام بٹا لیوے یعنی ہرگز نہین کوئی مددگار اُسکا بلکہ بہت لوگ
جو کافر یا مشرک ہین نہین جانتے احمق ہین أَمَّن يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ
وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ۗ أَإِلَٰهٌ مَعَ اللَّهِ ۚ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ ۝ یا کوئی ہے ایسا پہنچتا ہے عاجزی اور
بیکسی کے وقت پر جب اُسکو پکارے اور وہ اُٹھا دیتا ہے بُرائی کو مصیبت کی لاچاری کے
وقت اور بنایا تمکو نائب ملکون مین ایے کیا ہے کوئی اور خدا ساتھ خدا تعالی کے یعنی کوئی
نہین ہے تھوڑے ہین وہ لوگ جو نصیحت مانتے ہین یقین لاکر اور خدا تعالی کی یاد کرتے ہین
اُسے ایک جان کر أَمَّن يَهْدِيكُمْ فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَن يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۗ
أَإِلَٰهٌ مَعَ اللَّهِ ۚ تَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ یا کوئی ہے جو راہ دکھاوے تم کو اندھیرون مین جنگل
کی اور دریاؤن کی اور کون بھیجتا ہے باؤن کو بہار کی خوشخبری دینے والے کو پہلے باران رحمت
کے آنے سے یعنی جو باؤ مینہ برسانے والی چلتی ہے سواے خدا تعالی کے کون چلاتا ہے اُس
باؤ کو ایے کیا ہے کوئی اور خدا ساتھ خدا تعالی وحدہ لاشریک کے بہت اوپر اور اونچا ہے
خدا تعالی اُن چیزون سے جن چیزون کو اُسکا شریک کرتے ہین یعنی جو بات کہ یہ مشرک کہتے ہین
اُس بات سے خدا تعالی پاک ہے اور بہت بلند ہے أَمَّن يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَمَن يَرْزُقُكُم
مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۗ أَإِلَٰهٌ مَعَ اللَّهِ ۚ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ ۵ + بھلا کسنے
پہلے پیدا کیا خلقت کو جبکہ کچھ نتھا پھر دوبارہ پھیر لاویگا قیامت کے دن سبکو جو مرینگے اور
کون روزی دیتا ہے تمکو آسمان سے مینہ کے سبب اور زمین مین اناج اُگانے کے سبب
ایے کیا ہے کوئی اور خدا ساتھ خدا ے تعالی وحدہ لاشریک کے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ان شریک کرنے والونکو کہ لاؤ کوئی دلیل کسیکے شریک ہونیکی خدا تعالی کے ساتھ اگر تم سچے

ہو تو یعنی تم جو کہتے ہو کہ خدائے تعالیٰ کے شریک ہیں اگر یہ بات سچی ہے تو کوئی دلیل کھلی ہوئی
لاؤ بس یہ معلوم ہو تمہارا سچ سو کوئی دلیل نہیں ہو تم جھوٹے ہو قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ
الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہیں جانتا
جو کوئی کہ ہے آسمانوں اور زمین میں چھپی بات کو جو پردے میں ہے یعنی فرشتے اور جن اور آدمی
ان سب سے کسیکو غیب کی خبر نہیں مگر خدائے تعالیٰ ہی کو ہے جو وہی جانتا ہے غیب کی خبر
اور خدائے تعالیٰ کے سوائے کوئی نہیں جانتا ہے کہ کسوقت یہ مردے سب جی اُٹھیں گے
یعنی کسیکو غیب کی خبر نہیں کہ قیامت کب ہوگی بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ مِّنْهَا
بَلْ هُم مِّنْهَا عَمُونَ بلکہ کیا معلوم کیا بلکہ معلوم نہ کیا انکی عقل نے آخرت کے احوال میں
بلکہ یہ شبہہ میں ہیں قیامت کے ہونے سے بلکہ یہ لوگ قیامت کے احوال سے اندھے ہیں
یعنی دلیلیں قیامت کے ہونے کی دیکھتے نہیں وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَإِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَاٰبَاؤُنَا
أَئِنَّا لَمُخْرَجُونَ ۝ اور کہا کافروں نے اے کیا جب ہم ہو جاوینگے خاک اور ہمارے باپ
دادا بھی خاک ہو جاوینگے کیا ہم تب پھر نکلیں گے گوروں میں سے لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ
وَاٰبَاؤُنَا مِن قَبْلُ إِنْ هٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝ بیشک یہ وعدہ دیا تھا ہمیں اور ہمارے
باپ دادا کو اس سے پہلے بھی اگلے پیغمبروں نے آگے بھی ایسی ہی باتیں ہم سن چکے ہیں پر
نہیں یہ باتیں مگر یہ کہانیاں ہیں اگلے لوگوں کی یعنی یہ بات یونہی سنتے ہیں کچھ اصل نہیں قُلْ
سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ جاؤ سیر کرو ملکوں میں
قوم ثمود اور قوم عاد اور قوم لوط کی ان قوموں کے شہروں میں جاکر دیکھو انکے گھروں کا احوال
کہ کیسا ہوا آخر کام گنہگاروں کا یعنی جنہوں نے پیغمبروں کا کہنا نہ مانا انکا حال دیکھو تو آخر کو کیا
ہوا وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُن فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ ۝ اور مت غمگین ہو اے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کافروں کے جھٹلانے پر اور سچ نہ جاننے پر اور خفا مت ہو ان باتوں سے جو یہ
مکے کے لوگ فن فریب کرتے ہیں وَيَقُولُونَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صٰدِقِينَ اور کہتے ہیں
کافر مسلمانوں کو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کب ہوگا اور کہاں ہے وعدہ عذاب آنے کا تم
اگر تم سچے ہو قُلْ عَسٰى أَن يَكُونَ رَدِفَ لَكُم بَعْضُ الَّذِي تَسْتَعْجِلُونَ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
عذاب جلد مانگنے والوں کو کہ شاید وہ کہ ہووے جو تمکو پیچھے سے آلگا بعض اُس چیز سے جسکو
تم جلدی کرتے ہو یعنی عذاب کو جو تم جلد مانگتے ہو شاید کچھ اُسمیں سے تم پر جلد آوے جیسے

ع ۶

اناج کا یا بدر کی لڑائی ہوئی وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝
اور بیشک پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہرطرح صاحب بزرگی اور مہربانی کا ہے
لوگوں پر جو جلد عذاب نہیں بھیجتا لیکن بہت لوگ شکر خدا کا بجا نہیں لاتے اور اُسکی نعمتونکا
احسان نہیں مانتے وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝ اور بیشک پروردگار
تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہرطرح جانتا ہے جو کچھہ چھپی ہوئی ہے کافرون کے
دلون مین دشمنی اور حسد مسلمانون کے اور تیری اور وہ بہی جانتا ہے خدا تعالے
جو کچھہ ظاہر کرتے ہین بیر اور جھٹلانا اور سوائے اُسکے چھپی اور کہلی سب باتین جانتا ہے
وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ اور نہین کوئی چیز چھپی آسمانون
اور زمین مین مگر لکھی ہوئی یعنی سب چیزین جو کسیکو معلوم نہین ہین وہ سب لوح محفوظ مین
لکھی ہوئی ہین خدا تعالیٰ کی قدرت سے اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ
الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ بیشک یہ قرآن سناتا ہے بنی اسرائیل کو بہت ان چیزون سے
جن باتونمین بنی اسرائیل جھگڑتے ہین جیسے احوال قیامت کا اور گورون مین پہر جی اُٹھنا
حساب دینے کو اور قصہ عزیر نبی کا جو تیسرے سپارے مین ہے ذکر اُنکا ان سب باتون کو پورا
مفصل بیان کرتا ہے اُن پر وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور بیشک قران ہرطرح
راہ دکھاتا ہے اور بخشش ہے سچ ماننے والون کو یعنی جو کوئی قران کو سچ کلام الٰہی جانتے اور
اُسکے حکم کے موافق کام کریگا بیشک اُس نے راہ پائی خدا تعالیٰ کی خوشی کی اور اُس پر مہربانی
مقرر ہے اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ۝ بیشک پروردگار تیرا انصاف کرنیوالا
ہے بنی اسرائیل کے جھگڑے میں اپنے حکم سے انصاف کریگا اور خدا تعالیٰ زبردست ہے
سب کچھہ جاننے والا جو کچھہ اُس سے چھپا ہوا نہین ہے فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۗ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ۝
پھر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھروسا کر اُسی پر اپنے کام سب سوپ دے دشمنون سے
مت ڈر جو تو بیشک ہے اوپر سیدھی کہلی راہ کے جس مین ہرگز کوئی بھولے نہین کافرون کی باتونپر
دہیان مت رکہہ اور وہ جو تیری بات نہین سنتے اور نہین مانتے اسواسطے غمگین مت ہو جو
اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝ بیشک تو اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نہ سنا سکیگا بات مردون کو یعنی یہ کافرون کے دل مردہ ہیں تیری بات نہین سمجھ
سکتے اور نہین سنا سکیگا تو پکارنا بہرونکو جس وقت کہ وہ پیٹھ پھیر کے جاوین یعنی اگر بہرہ

روبرو ہو تو اشارہ سے کچھ سمجھ بھی جبکہ اُسنے پیٹھ پھیری پھر وہ آواز ہرگز نہین سننے کا ویسے ہی یہ کافر ہین جو اُنکے دل کے کان بہرے ہیں اور تجھسے بیزار ہین پھر کیونکر تیری باتین سنین اور سمجھینگے وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِي الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ اور نہین تو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہ پر لانے والا اندھون کو بھٹکنے اور بہکنے کے سبب اُنکے یعنی یہ کافر جو اندھون کی طرح بہکتے پھرتے ہین اُنکو راہ خدا کی نہ دکھا سکیگا اور نہ سناویگا ہماری باتین مگر اُسے کو جو سچ مانے گا اور تابعداری کریگا یعنی تیری بات مسلمان ہی سمجھینگے پھر وہی حکم ماننے والے ہین جو ہماری آیتون کو سچا جانین وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ اور جب ٹھہر چکیگی بات یعنی عذاب کا آنا مقرر ہو چکیگا کافرون پر تب باہر نکالین گے ہم کافرون کے دکھانے کے واسطے ایک حیوان زمین مین سے سو وہ جانور باتین کریگا اُنسے کہ وہ لوگ یہ ہین جو ہماری باتون کو جیسے قیامت کا آنا اور مرکر دوبارہ اُٹھنا حساب دینے کو ان باتون پر یقین نہین لاتے کہتے ہین کہ دابۃ الارض کا نکلنا ایک بڑی نشانی ہے قیامت کے آنیکی نشانیون سے جو سورج کا نکلنا مغرب کی طرف سے اور دابۃ الارض کا نکلنا زمین سے آگے پیچھے نزدیک ہونگی اور وہ دابہ زمین سے نکلکر لوگون سے باتین کریگا اور اُسکی شکل اسطرح لکھی ہے کہ ساٹھ گز کا لمبا ہوگا اور چار پانو ہونگے اُسکے اور سارے بدن پر زرد سے رونگٹے ہونگے اور دو بازو ہونگے اُسکے اور ایسا جلد چلیگا کہ کوئی پرندہ اُسکے برابر نہ چل سکے گا اور کوئی ڈھونڈنے والا اُسے نپاویگا اور اُسکا مُنہ آدمی کا سا ہوگا بہت روشن اور چمکتا ہوا ہوگا اور سینگ ماوند بیل گائے کے سے اور کان ہاتھی کے سے اور رنگ چیتے کا سا اور گردن اور ٹانگین اونٹ کی سی اور چھاتی شیر کی سی اور دم دنبہ کی سی اور مکے کے گرد سے بین سے نکلے گا بعض کہتے ہین کہ سر اور گردن ہی اُسکی باہر نکلیگی اور سارا بدن اُسکا چھپا رہے گا زمین مین اور مشہور یون ہے کہ حضرت موسی کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی کا نگینہ اُسکے پاس ہوگا جسکو عصا لگا ویگا وہ سفید مُنہ ہو جاویگا اور جسکے ماتھے کو وہ نگینہ چھواویگا اُسکا مُنہ کالا ہو جاویگا پھر کافر اور مسلمان کی یہی نشانی ظاہر رہیگی کہ سیاہ رو اور سفید رو جسکا مُنہ سفید ہوگا اُسے بہشتی اور جسکا مُنہ کالا ہوگا اُسے دوزخی کہین گے بعد اسکی سوا ان دونون فرقون کے تیسرا فرقہ نرہیگا غرض کہ جب کافرون پر عذاب مقرر ہو چکیگا اور توبہ کا وقت نرہیگا تب یہ دابۃ الارض پیدا ہوگا وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا

ع ۱۶

فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۵ اور جس دن کہ اٹھاوینگے ہم گوروں سے ہر ایک دین والوں سے لشکر
ان لوگوں سے جو جھوٹا کہتے تھے ہماری آیتوں کو جو پیغمبر بیان کرتا تھا انکی آگے پھر وہ لشکر ہر ایک
دین کے انہی اپنے ٹھکانے رہیں گے یعنی قیامت کو ہر ایک دین کے اشرافوں اور سرداروں کو
علیحدہ علیحدہ کرکے کھڑا کرینگے جو اس ہر ایک دین والوں کے غریب اور انکی تابعدار آچکیں پھر
سب اکھٹے جب ہو چکیں گے حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِيْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّاذَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ جب تک کہ آویں حضور میں فرماوے خداے تعالی اسے تم جھوٹ جانتے تھے میری
آیتوں کو سنتے تھے بغیر دہیان کیئے بن سمجھے بغیر غور کیئے ان آیتوں کو عقل سے یعنی ذرا عقل
سے اول ان آیتوں کے معنوں کو نہ سمجھے سنتے ہی کہا کہ یہ جھوٹ ہے سب اسے کیا تہا جو تم پیر کرتے
تھے یعنی السا برا کام کرتے تھے جو خدا اور رسول کی باتوں کو جھوٹا کہتے تھے وَوَقَعَ الْقَوْلُ
عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ۵ اور مقرر ہوئی انپر بات عذاب آنیکی یعنی ان پر عذاب کا آنا مقرر
ہوا بسبب اسکے جو انہوں نے ظلم کیئے تھے پھر وہ کچھ بول نہیں سکتے عذاب کو دیکھکر یعنی
اس عذاب کے ہول سے بات کا ہوش اور اوسان نہیں اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا
فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۵ اسے نہیں دیکھتے جو ہم نے بنائی
اور پیدا کی رات تو آرام کریں رات کو نیند میں سو کر اور دن بنایا اجالا روشن تو دن کو تلاش
روزی کی کرتے ہیں بیشک اس رات دن کے پیدا کرنے میں ہر طرح نشانی قدرت خداے
تعالی کی ہے واسطے اس قوم کے جو ایمان لاتے ہیں اور سمجھتے ہیں غور کرکے یعنی جو لوگ
کہ یہ سمجھتے ہیں کہ رات کو جو سوتے ہیں تو کچھ خبر نہ اپنی نہ کسی کی خبر کسی طرح رہتی ہے گویا
کہ مردے ہیں پھر فجر کو ویسی ہی اٹھتے ہیں یہی بات دلیل ہے جو قیامت کے دن اٹھاویگا
خداے تعالی قادر ہے وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ
اللّٰهُ ۭ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ۵ اور جس دن پہونکیگا فرشتہ قرنائی میں پھر ڈریں گے
اور گھبراویں گے ہول اور دہشت سے اس آواز کی جو کوئی ہوگا آسمانوں میں اور جو کوئی
کہ ہوگا زمین میں مگر وہ نہ گھبراویگا جسے خدا تعالی چاہے گا اور سب آوینگے قیامت کے میدان
میں عاجز اور بے بس ہوکر وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ۭ صُنْعَ اللّٰهِ
الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ۭ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ اور دیکھیگا تو اسدن پہاڑوں کو تو دیکھکر سمجھیگا تو انکو جمے ہوئے
اور وہ پہاڑ چلے جاتے ہیں چلنا بدلی کا سا یعنی پہاڑ تو دوڑے جاتے ہوں گے اور چلنا

معلوم نہین ہوتے کا کاریگری ہی اُس خداے تعالی کی جسنے سب چیزین درست جیسی چاہیے
تمھین ویسی ہی بنائین بیشک خدا تعالی جاننے والا ہے جوکچھ تم کرتے ہو کوئی کام اور کوئی بات
تمہاری اس سے چھپی ہوئی نہین مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِّنْهَا وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ
جو کوئی آوے خداے تعالی کے پاس ساتھہ بھلائی کے یعنی بھلے کام لیکر آوے جیسے ایمان
اور عمل نیک پھر واسطے اُسکے بھلائی ہے اچھی اُسکے کامون سے یعنی بہشت اور اُسکی نعمتیں
جو کبھی تمام نہوں اور وہ لوگ قیامت کے دن کے ڈر سے امن مین ہونگے بے خطرہ
وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ اور جو کوئی
آوے خدا تعالی کے پاس ساتھہ برائی کے یعنی کفر اور شرک لیکر آوے پھر اوندھے منہ
ہووین گے اُنکی آگ مین یعنی اُن کو اوندھے منہ دوزخ مین ڈالین گے بدلا دیا جاویگا قیامت کے
دن مگر اُسی چیز کا جو تم دنیا مین کرتے تھے جو یہی انصاف ہے إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ
هَذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝
سواے اسکے نہین یعنی بے شک مجھے فرمایا ہے یہ کہ پوجا کرون مین ہمیشہ اس شہر کے صاحب
کو یعنی مکے کے صاحب خداے تعالی ہی کی بندگی کیا کرون وہ صاحب جسنے حرام کیا یعنی حرمت
دی اس شہر کو جو نہ گھاس کاٹین نہ شکار کرین نہ کسیکو مارین مکے کے شہر مین اور واسطے اُسی
صاحب کے ہے سب چیز یعنی سب چیز کا مالک وہی ہے اور فرمایا ہے مجھے کہ رہون مین
مسلمان سب دینون کو چھوڑ کر وَأَنْ أَتْلُوَ الْقُرْآنَ فَمَنِ اهْتَدَى فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ
وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ إِنَّمَا أَنَا مِنَ الْمُنْذِرِينَ اور پھر فرمایا مجھے کہ قرآن پڑھا کرون مین ہمیشہ اور حکم
قرآن کے سنایا کرون سب کو پھر جو کوئی راہ پاوے سیدھی اور حکم مانے مقررہ وہ راہ
پاتا ہے واسطے اپنے یعنی اُس حکم ماننے کا فائدہ اُسی کو ہوتا ہے اور جو کوئی راہ بھولا اور
حکم نمانا پھر کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین مقرر ڈرانے والا ہون نماننے والون کو اور بھلی بری
بتا دینے والا ہون جو کوئی بھلائی کریگا اپنے واسطے اور برائی کریگا اپنے واسطے سواے سنانے
اور سمجھانے کے میرا ذمہ کچھہ نہین وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ سَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَتَعْرِفُونَهَا ط وَمَا رَبُّكَ
بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝ اور کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ تمامی تعریف اور سراہنا خداے
تعالی ہی کو لائق ہے جو یہی نعمتین دیتا ہے اسے حکم نہ ماننے والو جلد دیکھو گے اُسکی
قدرت کی نشانیان پھر پہچانو گے تم اُن نشانیون کو کہ یہ ہمارے کامون کا بدلا ہے

پھر اسوقت کچھہ فائدہ نہوگا اور نہین ہے خدا تیعالی بے خبر اُن چیزون سے جو تم کرتے ہو چھپا کر
اور ظاہر کام تمھارے دیکھتا ہے اور جانتا ہے اُن سب کا بدلا تمھین دلوے گا ۞

سُورَةُ الْقَصَصِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ ثَمَانٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً

طٰسٓمٓ ۝ ان ہر ایک حرفون سے اشارہ ہے ایک چیز کا چھپا ہوا سو خدا تعالی قسم یاد کرتا ہے
کہ قسم ہے طسم کی تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ
جو یہ سورہ آیتین ہین کہلی ہوئی کتاب کی ہم پڑہتے ہین یعنی ہمارے حکم سے جبرئیل علیہ السلام کہتا ہے تیرے
آگے خبر موسی علیہ السلام کی اور فرعون کی سچی واسطے قوم ایمان لائے ہوؤن کے یعنی جبرئیل
وہ خبر کہتا ہے اسواسطے جو تو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنا اُن لوگون کو جو قران کو کلام
الہی بیشک جانتے ہین اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً
مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ بیشک فرعون نے بڑائی اور غرور کیا جو
وہ بادشاہ مصر کا تہا اور کیا فرعون نے مصر کے لوگون کو کئی فرقے اور ہر ایک فرقہ کو ایک
کام مقرر کیا پھر غریب اور عاجز مزدور کمترین مقرر کیا بنی اسرائیل کی قوم کو جو اُس فرقون کو مارڈالتا
تھا یعنی بنی اسرائیل کی قوم کی بیٹون کو اسواسطے جو نجومیون نے اُس سے کہا تہا کہ اس قوم مین
سے ایک لڑکا اس برس مین پیدا ہوگا پھر جوان ہوکر تیرے راج کو کھو دیگا اور جیتا چھوڑتا تہا اُنکی
عورتون کو کام خدمت کے واسطے بیشک تہا فرعون خرابی کرنے والون سے جو کتنا بچون
کو مارڈالتا تہا اور بنی اسرائیل کی قوم کو ناحق زبردستی بندہ گیری اور بیگار مین پکڑتا تہا وَنُرِيْدُ اَنْ
نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۝ اور چاہا ہم نے
وہ کہ احسان رکہین اُس قوم پر جو عاجز اور غریب تہی مصر مین یعنی بنی اسرائیل کی قوم کو چاہا کہ اُسکو
عذاب سے چھڑاوین اور کرین ہم بنی اسرائیل کو سردار مصر مین اور کرین ہم اُن کو وارث اور مالک
اس شہر کے مال اور دولت جو لیون باغون کا اور چاہا کہ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ
وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۝ صاحب ملک کا کرین
ہم بنی اسرائیل کو مصر کے شہر مین اور دکھلاوین فرعون اور ہامان کو جو وزیر تھا فرعون کا
اور ان دونون کے لشکر کو بنی اسرائیل سے یعنی بنی اسرائیل کو دکھاوین احوال اُنکا اسیر کہ
بنی اسرائیل ڈرنے والے تھے اُن سے جب فرعون وزیر اور لشکر سمیت دریا مین ڈوبنے لگا
تب بنی اسرائیل دریا کے کنارہ آکر اُنکی ہلاک ہونے کا تماشا دیکھتے تھے ۞ نقل قصہ کہتے ہین

کہ جب نجومیون نے فرعون کو کہا کہ اس برس مین بنی اسرائیل کی قوم مین سے ایک لڑکا
پیدا ہوگا پھر وہ جوان ہوگا اُسکے سبب تیری بادشاہت جاویگی فرعون نے سارے شہر کی
دائیون کو بلوا کر سب بنی اسرائیل کی عورتون پیٹ والیون پر مقرر کیا اور کہا کہ جو بیٹا جنے
اُسی وقت بیٹے کو مار ڈالیو اور بیٹی ہو تو رہنے دیناجو دائی کہ حضرت موسی کی مان پر مقرر تھی
جسوقت حضرت موسی پیدا ہوے وائے صورت دیکھتی ہی انکی حسن پر عاشق اور فریفتہ ہوگئی اور انکی
ما کو کہا کہ اے بی بی تو غم نکہا مین تیرا بہید کسی سے نہین کہنی کی اور فرعون کے لوگون سے
کہدونگی کہ اس بی بی کے گھر بیٹی پیدا ہوئی تھی سو ہوتے ہی مرگئی پر تو ایسا کیجیو جو کوئی ہمسایہ
اور کوئی تیری کنبے کا بہی اس بچہ کو نہ دیکھے اُس بی بی نے قبول کیا یہ بات کہکر دائی چلی گئی پھر
کئی دن پیچھے جو ایکدن حضرت موسی کی مان اپنے بچہ کو گود مین لئے گھر مین تندور پر روٹی پکا
رہی تہین جو یکبارگی کچہ خبر پاکر فرعون کے لوگ بچہ کی تلاش کو گھر مین گہس آئے انہون
نے جلدی سے حضرت موسی کو تنور جلتے مین ڈالکر اُسکا منہ ڈہانک دیا لوگون نے انکے بچہ کو
ڈہونڈا کہین نپایا آخر خالی چلے گئے پھر انکی مان نے جو تنور کہولا دیکہین تو حضرت موسی
آگ مین جیسے پھولون مین کھیلتے ہین انہون نے اُٹھا لیا اور پھر تب وَاَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّ مُوسَىٰ أَنْ
أَرْضِعِيهِ فَإِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَأَلْقِيهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِي وَلَا تَحْزَنِي إِنَّا رَادُّوهُ إِلَيْكِ وَجَاعِلُوهُ
مِنَ الْمُرْسَلِينَ ۞ کہلا بھیجا ہمنے موسی کی مان کی طرف یہ کہ دودہ پلا اپنے بچہ
موسی کو اور پال اُسے پھر جب تو ڈرے اُسکے واسطے کہ ایسا نہو جو فرعون کے لوگ اُسے
ڈہونڈکر مار ڈالین تو پھر ڈالدے موسی کو دریا مین صندوق مین رکھکر اور مت ڈر جو اُسے
کوئی مار ڈالے اور غمگین مت ہو اُسکی جدائی سے جو بیشک ہم پہنچا دینگے تیرے بچے
کو تیرے پاس اور کرینگے ہم اُس کو پیغمبرون سے جیسے پیغمبر آگے گزرے ہین ایسا ہی
یہ بہی ہے پھر جب حضرت موسی کی مان کو معلوم ہوا کہ فرعون کے لوگ بہت تلاش مین ہین
تب ایک بڑھئی جو حضرت موسی کے باپ عمران کا آشنا تہا اُسسے کہا کہ ایک صندوق
چھوٹا سا سب سے چھپاکر بنا لاوے اُس بڑھئی کا نام خرقیل تہا اور وہ فرعون کے
چچا کا بیٹا تھا اُس نے سوداگر کا صندوق بناکر حضرت موسی کی مان کو لادیا اور اُس
بڑھئی نے جی مین جانا کہ اسکا بیٹا ہے اور چاہتی ہے کہ اس صندوق مین رکھکر کہین
بہگا دیوے اور چاہا کہ اس بات کا چرچا کرے زبان اُسکی منہ مین بند ہوگئی پھر اپنے

گھر مین گیا وہان چاہا کہ فرعون سے جاکر کہے اندھا ہو گیا دل مین جانا کہ وہ لڑکا جسے
نجومی کہتے ہین یہ وہی ہے پھر توبہ کی اور بغیر دیکھے ایمان لایا قرآن مین جو اشارہ ہے کہ
یعنی ایمان لایا فرعون کے لوگون سے وہ یہی ہے پھر حضرت موسی کی مانے اُس صندوق کو
لیکر روغن قیر سے خوب درست کر کے بنایا جو ذرا بھی پانی کہین سے اُسین نجاوے
پھر حضرت موسی کو اُسمین رکھکر ایک تختہ اُس کے منھ پر ڈہانک کر سب طرف سے مضبوط بند کر کے
دریائے نیل مین جو مصر کے شہر مین جاری ہے خدا تعالی پر بھروسہ کر کے بہا دیا اُس دریا سے ایک نہر فرعون کے گھر
باغ مین جاتی تھی یہ صندوق اس نہر کی طرف چلا فرعون کی ایک بیٹی کوڑہ کی بیماری مین گرفتار تھی
نجومیون نے کہا تھا کہ فلانی تاریخ فلانی ساعت ایک بچہ دریا مین بہتا آویگا اسکے منہ کا پانی سے اس لڑکی کا مرض
جاویگا اور سوا اسکے کچھ علاج نہین سو فرعون نے اُن نجومیونکی بتانے سے اُس لڑکی کو لیکے بیٹھا تھا اور اس فرعون کی بی بی اور
لوگ سب اُس بچہ کی راہ دیکھتے تھے جو اتنے مین وہ صندوق بہتا ہوا سامنے فرعون کے آیا اور فرمایا کہ اُس
صندوق کو لاؤ اُسی وقت لوگ دوڑے فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ط
اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِئِيْنَ پھر اُٹھا لائے صندوق حضرت موسی کا پانی
مین سے فرعون کے لوگ تو ہوئے حضرت موسی اُنہون کے واسطے دشمن اور غم یعنی فرعون کے لوگ
حضرت موسی کے سبب ہلاک ہوئے اور غمگین رہے کہتے ہین کہ اس صندوق کو لاکر کھولا
تو دیکھین کیا ایک لڑکا بہت ہی خوبصورت اُسمین ہے جو اُسکی صورت دیکھتے ہی سب
کے دل مین اسے نہایت محبت پیدا ہوئی اور فرعون کے جی مین خلل آیا کہ بچہ مار ڈالنے
سے کیونکر بچا ایسا نہو کہ وہ جو نجومی کہتے تھے کہ تیری بادشاہت کھونے والا اس
برس پیدا ہوگا وہ یہی نہو اسے مار ڈالنا چاہیے فرعون کی بی بی آسیہ نے کہا کہ مین نے
سنا ہے کہ نجومی کہتے تھے کہ فلانی تاریخ سے وہ خطرہ گیا اور خاطر جمع ہوئی اس بچہ پر وہ
خیال مت رکھو اور اپنی بیٹی کا علاج اس سے کر لیوین پھر حضرت موسی کے منہ کا لعاب
لیکر اس لڑکی کے بدن کو لگایا فی الفور لگاتے ہی بدن کا رنگ پھر گیا اور لڑکی اچھی
ہونے لگی وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَلَكَ ط لَا تَقْتُلُوْهُ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ
وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ اور کہا فرعون کی بی بی آسیہ نے فرعون کو کہ
یہ لڑکا آنکھون کی ٹھنڈک ہے میری اور تیری جو اس کے سبب اس بیٹی کی بیماری گئی اسکو
مار ڈالنے کا قصد نکر شاید یہ بچہ فائدہ پہنچاوے ہمکو جو سمجھتا ور معلوم ہوتا ہے یا فرزندی

مین ڈوبین ہم اُسکو اور وہ لوگ نجانتے تھے کہ اسکے ہاتھ سب ہلاک ہونگے جب بی بی آسیہ
نے یہ بات کہی تب فرعون نے کہا کہ یہ بچہ مین نے تجھکو بخشا وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰی فٰرِغًا
اِنْ کَادَتْ لَتُبْدِیْ بِهٖ لَوْلَآ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰی قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۵ ـــ
پھر صبح کو حضرت موسی کی ماں کا دل خالی صبر اور عقل سے ہوا یعنی جب سنا کہ ایک صندوق
اس طرح کا بہتا ہوا فرعون کے لوگون نے پکڑا اور اُس صندوق مین سے بچہ نکلا اور
فرعون نے دیکھا اور چاہتا ہے فرعون کہ اُس بچہ کو مار ڈالے یہ سُنکر بیقرار ہوئی اور ہوش
جاتے رہے اور نزدیک تہا جو ظاہر کردے کہ یہ بچہ میرا ہے اسے مت مارو اگر نہ ہم روکتے
اُسکے دل کو اور صبر نہ دیتے تو بے اختیار کہدیتی سو صبر ہم نے اسواسطے دیا کہ تو ہو وے
وہ یقین لانے والون سے ہمارے وعدہ کو وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّیْهِ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ
وَّهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ اور کہا حضرت موسی کی ماں نے حضرت موسی کی بہن کو کہ جا
اپنے بہائی کے پیچھے خبر لینی اور اُسکی خبر لاؤ وہ ماں کے کہنے سے گئی اور جاکر دیکھا اپنے
بہائی کو دور سے غیرون کی طرح گود مین بی بی آسیہ کے اور وہ لوگ نجانتے تھے کہ
یہہ بچہ اُسکا بہائی ہے اور وہ اُسکی بہن خبر لینے آئی ہے اور وہ دیکھا حضرت موسی کی بہن نے
کہ دائیان بہت سی دودہ پلانے کو آئین ہین پر حضرت موسی کسی کا دودہ نہین پیتے جیسا
کہ فرماتا ہے خدا ے تعالی وَحَرَّمْنَا عَلَیْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰٓی اَهْلِ
بَیْتٍ یَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ۵ اور حرام کیا ہم نے موسی علیہ السلام پر دودہ اور
سب دائیون کا پہلے سے کہتے ہین تین دن تک حضرت موسی نے کسی کا دودہ نہ پیا اور
اپنی انگلیان چوستے رہے تب بی بی آسیہ اور اُنکی دوستدار سب حیران اور لاچار ہوئے جب
حضرت موسی کی بہن نے اُنکو دیکھا یہ سب حیران ہین اُسکو دودہ نہ پینے پر تب کہا اے بی بی
مین بتاؤن تمکو انہین جو اُس بچہ کو پال دین تمہارے واسطے اور وہ اسکے چاہنے والی ہون
یعنی اچھی طرح محبت سے چاہین اس بچہ کو انہون نے کہا جا جلدی سے لی آ اُسے
حضرت موسی کی بہن خوش ہوکر ماں کے پاس دوڑی آئی اور احوال کہا اور ماں کو لیگئی
اُسوقت حضرت موسی فرعون کی گود مین تھے اور دائیان آتی تھین کسی کا دودہ نہ پیتے
تھے اتنے مین اُنکی ماں آئین اور اپنے بچے کو گود مین لیا حضرت موسی نے اپنی ماں کی
بو پہچان کر دودہ پینا شروع کیا جو فرعون نے کہا سچ کہو تو کون ہے جو اس بچے نے

اتنی دائیون سے کسی کا دودہ نہ پیا اور تیرا دودہ خوشی سے پینے لگا حضرت موسی کی مان نے
کہا کہ میرا دودہ بہت میٹہا اور ستہرا اور خوشبودار ہے سب بچے میرا دودہ خوش ہوکر پیتے
ہین پھر فرعون نے اُن کو دودہ پلانے پر نوکر رکہا اور کہا آٹھوین دن میرے پاس
لے آیا کر حضرت موسی کی مان خوشی خوشی اپنے بچہ کو گھر مین لے آئین اور پالنے لگین
سو خدا تعالی فرماتا ہے فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ
حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ؏ پھر پہنچا دیا ہم نے موسی علیہ السلام کو اُسکی مان کی
طرف تو آنکہین اُسکی روشن ہوئین اپنے بچہ کو دیکھکر اور غمگین نہ ہووے اُسکی جدائی
سے اور جانے وہ کہ وعدہ خدا تعالی کا سچا ہے اور پر بہت لوگ نہین جانتے اس بات
کو وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰٓى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝
اور جب پہونچا حضرت موسی جوانی کی زور قوت کو اور پورا مرد ہوا یعنی چالیس برس کی عمر کو پہونچے
تب دیئے ہمنے اُسے عقل اور سمجھ اور یونہین ہم بدلا دیتے ہین نیک کام کرنے والون کو یعنی جس طرح
موسی علیہ السلام سے سلوک کیا اسی طرح ہر ایک پیغمبر کو صبر کا بدلا دیتے ہین اور
کافر ہمیشہ مغلوب رہتے ہین پھر ایکدن وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ ۫
هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ
فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ۖ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ۝
اندر آئے حضرت موسی شہر مین جس وقت کہ اس شہر کے لوگ بیخبر تھے جیسے دو پہر گرمی کی جو ہر ایک سو رہتا اور راستہ
کم چلتا پھر پایا بازار مین آدمیونکو جو لڑتے تھے آپسمین یہ ایک حضرت موسی کی قوم سے اور یہ
دوسرا دشمن کی قوم سے یعنی وہ شخص جو لڑتے تھے ایک بنی اسرائیل تھا اور دوسرا
فرعون کی قوم سے اور اُسی کے گھر کا نان بائی تھا سو بنی اسرائیل کو وہ نان بائی بیگار مین
پکڑتا تھا پھر فریاد چاہی موسی علیہ السلام سے اُس نے جو اُنکی قوم سے تھا یعنی بنی اسرائیل
نے کہا اے موسی مجھے چھٹا دو بیگار سے اس فرعون کے نان بائی سے حضرت موسی نے
کہا اُس نان بائی سے کہ اسے چھوڑ دے اُس نے نہ مانا تب حضرت موسی نے اُسے مکا مارا وہ نان بائی
حضرت موسی کے مکے سے مر گیا اُسی مردہ دیکھکر کہا حضرت موسی نے کہ یہ کام شیطان کا ہوا بیشک شیطان گمراہ کرنیوالا
کہلا ہوا صریح تھا پھر خدا تعالی کی جناب مین التجا کرکے قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَغَفَرَ لَهٗ ؕ
اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ کہا حضرت موسی نے اے پروردگار میرے بیشک ستم کیا

۱۳ ع ربع

مین نے اپنے اوپر آپ جو اُسے مار ڈالا مین نے پھر بخش مجکو پھر بخشا خدا ے تعالی نے
موسی کو اور اُسکی دعا قبول کی بیشک خدا ے تعالے بخشنے والا ہے اپنے بندو نکو مہربان ہے
اُنپر جو توفیق توبہ کی دیتا ہے اور پھر قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ ۝
کہا حضرت موسی نے کہ اے پروردگار میرے جیسا تو نے مجھپر انعام کیا ہے اور میرا گناہ
بخشا میں اب توبہ کرتا ہون مین اس بات سے کہ پھر نہونگا مین مدد کرنے والا گناہ کرنیوالو
کا یعنی ایسی کی مدد نہین کرنیکا کہ جسکی مدد کیے سے گناہ مین گرفتار ہون مین جیسے اُسکی حمایت
کرنے سے گناہ گار ہوا تہا فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ
يَسْتَصْرِخُهٗ قَالَ لَهٗ مُوْسٰٓى اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ پھر فجر کو اُٹھی حضرت موسی اُس شہر مین ڈرتے
ہوئے کہ گویا کوئی ابھی پکڑیگا اور اُس نان بائی کے بدلے مار ڈالیگا اسی حال مین کسی
کام کو بازار مین نکلے تو دیکھا اُسوقت کہ وہی شخص فریاد کرتا ہے اور حمایت چاہتا ہے حضرت
موسی سے جیسے پہلے روز چھڑایا تہا بیگار سے سو اُسے اور ایک فرعون کے نوکر نے
بیگار مین پکڑا تہا اُسے دیکھکر کہا حضرت موسی نے کہ مقرر تو بد چلن ہے کہلا ہوا صریح ہے
کل تجہے اُسکی بیگار سے چھڑایا اور وہ مرگیا آج تو پھر فریاد کرتا ہے فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ
بِالَّذِيْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ پھر چاہا حضرت موسی نے وہ کہ اُسکو جو دشمن تہا ان دونوں کا یعنی حضرت
موسی کا اور اُس فریاد کرنے والے بنی اسرائیل کا دونوں کا دشمن تہا فرعون کا نوکر اور اُس فریاد کرنیوالے اسرائیلی جانا
حضرت موسی نے میرے مارنے کا قصد کیا ہے یہ سمجھکر قَالَ يٰمُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِيْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْاَمْسِ
بولا کہ اے موسی چاہتا ہے تو کہ مجھے مار ڈالے جیسے کہ مار ڈالا تو نے ایک آدمی کو کل اِنْ
تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِي الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ۝ اور نہین
چاہتا تو مگر وہی چاہتا ہے تو کہ ہووے زبردست نا انصاف بے رحم مصر مین اور نہین
چاہتا وہ کہ ہووے نیک کام کرنے والون سے جب کہ یہ بات سنی اوس فرعون کے
نوکر نے جانا کہ کل اُس نان بائی کو حضرت موسی ہی نے مار ڈالا ہے جاکر فرعون سے کہا
فرعون نے امراؤن سے مصلحت پوچھی سبھون نے کہا کہ انصاف اور عدالت یہی ہے
کہ نان بائی کو ناحق مار ڈالا ہے اُسکی بدلی اُسے مار ڈالیے فرعون نے کہا اچھا اُسے لاکر
مار ڈالو وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ
فَاخْرُجْ اِنِّيْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ اور آیا خرقیل نرسی جس نے اول صندوق حضرت موسی کے واسطے

بنا یا تھا اور بغیر دیکھی ایمان لایا تھا یہ بات سنکر دوڑا شہر کے کنارے سی یعنی فرعون کے
دربار سے جلد آیا حضرت موسی کے پاس اور کہا اے موسی مقرر سرداروں نے مشورت
کی ہے تیرے مارڈالنے کی پھر بھاگ جا تو اس شہر سے تیرے حق مین بھی بہتر ہے بیشک
مین تجھی نصیحت کرنے والا ہون فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ
الظّٰلِمِيْنَ ۞ پھر باہر نکلا اس شہر سے موسی علیہ السلام ڈرتا ہوا خبردار کہ ایسا نہو
جو کوئی پیچھے سے آنکر پکڑ لیوے اور کہا اسوقت کہ اے پروردگار میرے چھپا اور بچا مجھے
ظالمون کی قوم سے کہتے ہین کہ حضرت جبرئیل نے آنکر کہا کہ اے موسی مدین کے شہر کی طرف
چلا جا حضرت موسی اسی طرف کو روانہ ہوئے وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ
يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۞ اور جب چلنا شروع کیا حضرت موسی نے مدین کے شہر کی طرف
اور راہ نجانتے تھے اور مصر سے مدین آٹھ دن کی راہ تھی تب کہا حضرت موسی نے کہ امید
ہے جو شاید پروردگار میرا مجھے سیدھی راہ بتاوے جو مین مدین مین جا پہنچون اور راہ نہ بھولون
نہ پھیر کھاؤن حضرت موسی نے راہ مین آٹھ دن تک سوائے گھاس جنگلی کے کچھ نہ کھایا
پھر بعد آٹھ دن کے وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ اور جب پہونچے
حضرت موسی مدین کے پانی پر سو وہ ایک کنوان تھا شہر کے باہر جو سارے شہر کے لوگ
اور جانور اسی کنوئین کا پانی پیتے تھے اور پایا حضرت موسی نے اس کنوئین پر بہت سے
لوگون کو جو پانی پلاتے تھے اپنی جانورون کو حضرت موسی اس کنوئین کے سامنے ایک درخت کے
تلے بیٹھ گئے دیکھنے لگے وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا قَالَتَا لَا نَسْقِيْ
حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ۞ اور پایا حضرت موسی نے دو عورتون کو سوائے
ان لوگون کے سو وہ دونون عورتین روکے رکھتی تھین اپنی ذہبون بھیڑون بکریون کو
جو اور لوگون کی ذہبون مین مل نہ جاوین پانی پینے کو یہ دیکھکر حضرت موسی نے کہا ان دونو
عورتون کو کہ کیا حال ہے تمہارا جو اپنی ذہبون کو پانی پینے نہین دیتین تب کہا انہون نے کہ ہم
پانی نہین پینے دیتی اپنی ذہبون کو جب تک کہ یہ لوگ اپنی جانورون کو پلا لیجاوین پھر جو پانی
بچ رہیگا اُس سے تب ہم اپنے جانورون کو پلاوینگے جو ہمارا کوئی پانی کہینچنے والا نہین ہے
اور باپ ہمارا بہت بوڑھا ہے اور صاحب عزت ہے جو اس سے محنت کا کام نہین ہو سکتا
کہتے ہین وہ دونون عورتین حضرت شعیب نبی کی بیٹیان تھین بڑی کا نام صفیرا اور چھوٹی کا

نام صفورا تھا حضرت موسیٰ نے یہ بات سنی تو اُن عورتوں کے حال پر رحم آیا اور اُن
لوگوں سے کہا پاس جا کر کہ یہ غریب محتاج عورتیں ہیں انہیں کیوں کھڑا رکھا ہے پہلے انکی
دنبیوں کو پانی پلا دو جو وہ جلدی سے اپنے گھر چلی جاویں اُنہوں نے گھرک کر کہا کہ ہم
انہیں پانی نہیں پلاتے تو اگر پلا سکتا ہے تو آ حضرت موسیٰ غصہ سے آگے گئے اُنہوں نے
حضرت موسیٰ کو دیکھکر ڈول چھوڑ کر کنارے ہو گئے اسواسطے کہ وہ ڈول دس آدمیوں
سے کھنچتا تھا حضرت موسیٰ نے اُس ناطاقتی پر جو آٹھہ دن سے اناج نکھایا تھا اکیلے نے وہ ڈول
بھر کر کھینچا فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّىْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَىَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ۝
پھر پانی پلا دیا اُن دو عورتوں کی دنبیوں کو پھر وہ اپنے گھر دنبیاں لے گئیں اور حضرت موسیٰ
کنوئیں سے پھر کر سایہ کی طرف جہاں پہلے بیٹھے تھے وہیں بیٹھکر پھر کہا کہ اے پروردگار میرے
بیشک میں اُس چیز کا جو میری طرف بھیجے تو بھلائی سے محتاج ہوں میں یعنی میں محتاج ہوں
میرے واسطے بھیج کچھہ کھانیکو اور وہاں جو وہ دونوں عورتیں تھیں حضرت شعیب کی بیٹیاں
سویرے اپنے گھر میں دنبیوں کو پانی پلا کر لیگئیں تو انکے باپ نے کہا کہ آج تم سویرے
کیونکر آئیں اُنہوں نے وہ تمام احوال کہا کہ ایک جوان اسطرح کا مسافر آیا ہے اُسنے
یہ سلوک کیا حضرت شعیب نے کہا ایک بیٹی کو کہ جا اور اس جوان مسافر کو لے آ فَجَآءَتْهُ
اِحْدٰىهُمَا تَمْشِىْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ قَالَتْ اِنَّ اَبِىْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ؕ پھر آئی
حضرت موسیٰ کے پاس ایک عورت اُن دونوں میں سے جو چال چلتی تھی شرم حیا سے
اور آنکر کہا حضرت موسیٰ کو کہ باپ میرا بلاتا ہے تجھکو تو بدلا دیوے تجھے عوض اسکے جو پانی
پلایا تو نے ہماری دنبیوں کو حضرت موسیٰ انکے باپ کے ملنے کو شوق سے چلے اور راہ میں اُس
بی بی کو کہا کہ تو میرے پیچھے پیچھے آ اور زبان سے راہ بتاتی آ فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ ۙ
قَالَ لَا تَخَفْ ٚ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ پھر جب آئے حضرت موسیٰ حضرت
شعیب کے پاس اور بیان کیا حضرت موسیٰ نے اپنا سارا احوال اول سے آخر تک حضرت
شعیب نے جانا کہ نبیوں کی گھرانے سے ہے اور کہا کہ اے موسیٰ اب مت ڈر جو چھوٹا تو بے انصاف
لوگوں سے یعنی فرعون کے لوگوں کا یہاں کچھہ نہیں چلتا تو خاطر جمع سے یہاں رہو حضرت
شعیب نے کھانیکو تیار تھا سو منگوا کر آگے رکھا حضرت موسیٰ نے کہا کہ میں نے جو پانی پلایا
خدا کے واسطے اُسکے بدلے یہ نہیں کھاتا حضرت شعیب نے کہا کہ یہ اُسکے بدلے نہیں ہے

بلکہ ہمارا دستور ہے کہ مسافر کو کھلاتے ہیں ہم یہ بالفعل موجود ہے تب حضرت موسی
سے کہا یاتے ہیں قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ
کہا اُن دونوں عورتوں سے ایک نے کہ اے بابا صاحب اس جوان کو کام کے واسطے
رکھ لے جو دنبیاں بھی چرایا کریگا جو بہت اچھے کام کرنے والوں سے ہے زور آور
اور اعتباری اپنی حضرت موسی زور آور بھی ہیں اور اعتباری بھی ہیں کہتے ہیں کہ حضرت شعیب نے
بیٹی سے پوچھا کہ تو نے اسکو اعتباری اور زور آور کیونکر جانا اُسنے کہا کہ دس آدمی جس ڈول
کو کھینچتے تھے اسنے اکیلے کھینچا اور راہ میں آتے وقت مجھے کہا کہ پیچھے میرے چلی آ تو زبان لیکر
راہ بتا اس سبب زور آور اور اعتباری ہونا اُسکا معلوم ہوا جب حضرت شعیب نے دریافت کیا
قَالَ اِنِّيْۤ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِيْ ثَمٰنِيَ حِجَجٍ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ
عِنْدِكَ وَمَاۤ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ سَتَجِدُنِيْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ کہا حضرت
موسی کو کہ بیشک میں چاہتا ہوں کہ تجھسے نکاح کر دوں ایک بیٹی کا ان دونوں سے اوپر اس
مہر کے کہ تو میرا کام کرے آٹھ برس تلک پھر اگر دو برس اور رہے اور پورے کرے تو دس برس
تو وہ تیری طرف سے ہے اور نہیں چاہتا میں یہ کہ محنت رکھوں میں تجھپر اگر خدا تعالی چاہے گا تو پاویگا
تو مجھکو نیکبختوں سے جو اپنا وعدہ پورا کروں گا اور تجھے آزردہ خاطر نہیں کرنے کا حضرت موسی
نے یہ قبول کیا قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ وَاللّٰهُ
عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ کہا حضرت شعیب سے کہ یہ وعدہ ہے میرے اور تیرے بیچ میں سو کوئی
ان دونوں مدت سے تمام کروں میں یعنی آٹھ برس یا دس برس کے وعدہ میں سو کسی عہد
کو پورا کروں میں پھر زیادتی چاہنا نہیں ہے مجھپر یعنی اس وعدے کے بعد میں مختار ہوں اپنی
بی بی کو جہاں چاہوں لیجاؤں اور خدا تعالی اوپر اس بات کے جو کہتا ہوں میں گواہ ہے یعنی خدا نے
تعالی کو اپنے کام میں نے سونپ دیا ہے اُسی کی مدد سے وعدہ کو تمام کرونگا میں فَلَمَّا قَضٰى
مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖۤ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّيْۤ اٰنَسْتُ
نَارًا لَّعَلِّيْۤ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ پھر جب پورا کر چکے
موسی علیہ السلام مدت وعدہ کے یعنی دس برس تک حضرت شعیب کی خدمت کی اور دنبیاں
چرائیں پھر جب وہ وعدہ تمام ہوا تب حضرت موسی نے ارادہ کیا مصر کی طرف جانیکا اور حضرت
شعیب سے رخصت ہو کر اپنی بی بی کو لے کر چلے جاڑے کے موسم میں اتفاقاً راہ میں ایک رات

اندھیری کو بھول کر جنگل میں اُترے اور اُنکی بی بی کو درد بچہ پیدا ہونے کا اُٹھا اور آگ نہ تھی
اُنکی بی بی نے کہا کہ کہیں سے آگ پیدا کرو جو سردی اور درد کی شدت سے برا حال ہے
چقماق سے چاہا کہ آگ نکالیں ہرگز نہ نکلی لاچار ہوئے تب کوہ طور کی طرف سے آگ دکھائی
دی تب کہا حضرت موسیٰ نے اپنی بی بی کو کہ ٹھیری رہو تم یعنی صبر کرو میں نے دیکھی ہے
آگ شاید کہ لاؤں میں تمہارے واسطے اُسے خبر یا کوئی انگارا آگ کا لاؤں میں وہاں سے
جو شاید تم گرم ہو اُس سے سینک کر یہ کہکر حضرت موسیٰ اُس آگ کی طرف چلے فَلَمَّآ اَتٰىهَا
نُوْدِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰٓى اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ
پھر جب پہنچے اُس آگ کے نزدیک تب آواز ہوئی حضرت موسیٰ کو کنارے جنگل کے داہنی
طرف سے بیچ مکان بابرکت کے کہ ایک درخت سے یعنی جب حضرت موسیٰ آگ کے نزدیک
پہنچے تو دیکھتے کیا ہیں کہ ایک درخت بہت بڑا ہے اور وہ تمام آگ سے بغیر دھوئیں کے روشن
ہے یہ دیکھکر حضرت موسیٰ حیران ہوئے اتنے میں ایک آواز آئی وہاں سے یہ کہ ای موسیٰ
بیشک ہم ہیں خدائے تعالیٰ پیدا کرنے والے سارے عالم کے حضرت موسیٰ یہ سنکر چپکے ہو رہے
تب وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ اور یہ حکم ہوا کہ ڈال دے عصا اپنے ہاتھ میں کا حضرت موسیٰ
نے موافق حکم کے عصا ہاتھ سے ڈالدیا اُسی وقت وہ سانپ ہو گیا فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا
جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ پھر جب حضرت موسےٰ نے دیکھا اُسکو کہ ہلتا ہے اور
چلتا ہے گویا کہ سانپ ہے یہ دیکھکر حضرت موسیٰ پھر وہاں سے پیٹھ پھیر کر ڈرے اور پھر
اُس سانپ کی طرف منہ نکیا اور اپنی لوگوں کی طرف بھاگ چلے پھر آواز آئی يٰمُوْسٰٓى اَقْبِلْ
وَلَا تَخَفْ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ۝ اے موسیٰ آگے آؤ اور مت ڈر اس سانپ سے بیشک
تو امن دئے ہوؤں سے ہے یعنی تجھ کو کسی چیز کا خطرہ نہیں ہے اور اس سانپ کو پکڑ لے
حضرت موسیٰ پھر آئے اور اُسکے سر پر ہاتھ ڈالکر پکڑ لیا پھر ویسا ہی عصا ہو گیا اور حکم ہوا
یہ کہ اے موسیٰ اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ
الرَّهْبِ چلا اپنے ہاتھ کو اپنے گریبان میں جو باہر آوے سفید چمکتا ہوا بغیر برائی
اور عیب کے یعنی سفید نکلے جو سبکو اچھا لگے نہ سفیدی کوڑھی کی ہو جو بُری لگے اور ملالو
اپنے ساتھ اپنے بازو ڈر کے واسطے یعنی اگر ڈرے تو تو اپنے بازو کو اپنے بدن سے
لگا لے یا ہاتھ کو اپنی بغل میں داب لے تو نہ ڈرے فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ

إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَائِهِ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ پھر یہ دو چیزیں ایک عصا کا سانپ بن جانا اور
وہ سر سے ہاتھ کا سفید چمکتا نکلنا یہ دونون دلیل اور نشانی ہیں تیرے پروردگار کی طرف
سے تیرے پیغمبر ہونے پر اور جا تو ای موسی علیہ السلام طرف فرعون کی اور اسکی امراؤن
کی جو وہ سب ایک قوم حد سے باہر نکلی ہوئی ہین پھر یہ حکم سنکر قَالَ رَبِّ إِنِّي قَتَلْتُ
مِنْهُمْ نَفْسًا فَأَخَافُ أَنْ يَقْتُلُونِ ٥ کہا حضرت موسی نے کہ اے پروردگار میرے بیشک
مین نے مار ڈالا ہے اُن مین سی ایک آدمی کو پھر ڈرتا ہون مین اُس سے کہ مجھے مار ڈالین
اُسکے بدلے اور مین تیرے حکم سے باہر نہین ہون پر یہ میری دعا قبول کر وَأَخِي هَارُونُ
هُوَ أَفْصَحُ مِنِّي لِسَانًا فَأَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْءًا يُصَدِّقُنِي إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُكَذِّبُونِ ٥
اور میرے بھائی ہارون کو جو وہ باتین اچھی طرح صاف کہتا ہے زبان سے میری نسبت سو
جو حضرت موسی کی زبان تتلاتی تھی بات اچھی صاف نہ کہہ سکتے تھے پھر بھیج ہارون کو
ساتھ میرے مدد کرنے والا رفیق میرا جو مجھکو سچا کرے بات مین یا میرے مدعا کو درست
کرکے بیان کرے جو وہ سمجھین جو مین ڈرتا ہون اُس بات سے جو مجھے جھٹلاوین اور
کہوین کہ تو پیغمبر خدا تعالی کا نہین ہے جھوٹا دعوے کرتا ہے قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ
بِأَخِيكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطَانًا فَلَا يَصِلُونَ إِلَيْكُمَا بِآيَاتِنَا أَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغَالِبُونَ
فرمایا خدا تعالی نے کہ ہم مضبوط کرینگے اور قوت دینگے تیرے بازو کو تیرے
بھائی ہارون سے یعنی تیرا رفیق کرینگے اُسکو اور کرینگے ہم تم دونون کو زور آور دشمنون
پر جو پھر نپہنچیگا تم دونو پر کچھ اُنکا زور یعنی تمہارا زور اُنپر چلیگا اور وہ تمہارا کچھ نکر سکینگے
بسبب ہماری نشانیون کے تم اور تمہارے رفیق آخر کو غالب ہونگے اور دشمن تمہارے
خراب اور ہلاک ہونگے جب حکم تمام ہوچکا تب حضرت موسی وہان سے چلے اور مصر
کی راہ لی اور بی بی کا کچھ دھیان اور فکر نکیا اُنکو خدا کے حوالے کیا پھر کئی دن مین
مصر مین آپہنچے اور اپنے بھائی ہارون سے ملے اور سب احوال بیان کیا کہ خدا تعالی
نے مجھے پیغمبر کیا اور یہ دو معجزے دیئے اور فرعون اور اُسکی قوم پر یون حکم ہوا پھر حضرت
موسی اور حضرت ہارون کو ایک برس کی تلاش سے فرعون کی ملاقات میسر آئی فَلَمَّا جَاءَهُمْ
مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا بَيِّنَاتٍ قَالُوا مَا هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُفْتَرًى وَمَا سَمِعْنَا بِهَٰذَا فِي آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ ٥
پھر جب آئے فرعون کے اور اُسکے امراؤن کے پاس موسی علیہ السلام ہماری نشانیان

لیکر یعنی معجزے جتنے جو دیئے تھے سو موسی علیہ السلام نے اُنہیں دکھائے انہوں نے وہ معجزے دیکھکر کہا کہ یہ سب جادو ہے بنایا ہوا جو ایسا کسی نے دیکھا نہیں بلکہ سُنا نہیں اپنے باپ دادا سے جو گزر گئے یعنی ہمارے باپ دادا جو مر گئے اُنہوں نے بھی ایسا نہ دیکھا ہوگا اگر دیکھتے تو بیان کرتے ہمارے بھی سُننے میں آتا وَقَالَ مُوسٰى رَبِّيٓ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ اور کہا موسی علیہ السلام نے کہ پروردگار میرا خوب جانتا ہے اُسکو جو آیا ہے ساتھ راہ دکھانے کے یعنی جو شخص کہ معجزے لیکر آیا ہے پروردگار کے پاس سے یعنی پیغمبر کو اچھی طرح جانتا ہے اور اُسے بھی خوب جانتا ہے خدائے تعالیٰ جسکو ہوگا آخرت کا گھر یعنی جو دنیا سے ساتھ ایمان کے جاویگا سچ ہے وہی کہ اچھا کام نہوگا آخر کو ستمگاروں کا پھر اور گفتگو بہت ہوئی آخر فرعون کو جواب معقول کوئی نہ آیا تب کھسیانہ ہوا وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ اور کہا فرعون نے ای سردار عقلمند وہ نہیں جانتا میں تمہارے واسطے کوئی خدا سوائے اپنے اور موسی کہتا ہے کہ خدا آسمان کا اور ہے فَاَوْقِدْ لِيْ يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ پھر سلگا آگ اے ہامان اور بھٹی لگا کر اینٹیں پکوا میرے واسطے پھر بنوا ایک محل بہت بلند میرے واسطے کہ ویسا دوسرا نہو اور آسمان تک پہونچے شاید معلوم کروں اور دیکھوں میں موسی کے خدا کی طرف جو مجھے گمان ہے جو موسی جھوٹھ بولنے والوں سے ہے یعنی مجھ موسی کی کہنے کا اعتبار نہیں اپنی آنکھ سے دیکھوں کہ سچ ہے یا نہیں فرعون نے جانا کہ حضرت موسی کی خدا تعالیٰ کا بھی شکل اور صورت بدن ہوگا اور یہ سمجھا تھا آسمان نزدیک ہے جو عمارت بلند سائی تو جا پہنچی یہ سمجھ کر محل بنوانے لگا کہتے ہیں کہ فرعون کے وزیر ہامان نے پچاس ہزار کاریگر سوائے مزدوروں کے جمع کئے اور کہا کہ چونہ اور اینٹیں پکاؤ اور ایک محل بہت اونچا تیار کرو جب کتنی برسوں میں تیار ہوا کہتے ہیں کہ ایک برس کی راہ بلندی تھی اُس محل کی فرعون اُس محل پر چڑھنے لگا اور دل میں سمجھا تھا کہ آسمان تک پہنچا ہوگا جب اوپر جاکر آسمان کو دیکھا تو ویسا ہی دکھائی دیا جیسا زمین سے نظر آتا تھا یہ دیکھکر شرمندہ ہوا اور ایک تیر آسمان کی طرف پھینکا خدائے تعالیٰ کی قدرت سے وہ تیر اُسکا لہو سے بھر کر نیچے گرا فرعون احمق نے کہا کہ میں نے موسی کے خدا کو مارا پھر خدا تعالیٰ نے حضرت جبرئیل کو

حکم کیا جو انہوں نے ایک پر ایسا مارا کہ اُس محل کے تین ٹکڑے ہوئے ایک دریا مین اور
دوسرے کے تلے ہزاروں تابعدار فرعون کے موئے اور تیسرے ٹکڑے سے کوئی کاریگر
اُسکا بنانے والا اور مزدور عتاب زدہ یہ حال دیکھکر بھی فرعون ایمان نہ لایا اور اپنی غرور کو
نہ چھوڑا وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُودُهُ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ إِلَيْنَا لَا يُرْجَعُونَ
اور تکبر کیا فرعون نے اور اسکے لشکروں نے مصر مین ناحق اور وہ سب سمجھے تھے کہ ہمارے
پاس پھر نہ پھرینگے یعنی نجانتے تھے کہ قیامت کے دن گوروں سے اُٹھکر حساب نیکی اور
بدی کا دینا ہے فَأَخَذْنَاهُ وَجُنُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ ۝
پھر غضب سے عذاب مین پکڑا ہمنے فرعون کو اور اُسکے لشکروں کو پھر ڈالا ہمنے اُن
سب کو دریا مین پھر دیکھ کہ کیا حال ہوا آخر کو ستم کرنے والونکا وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَدْعُونَ
إِلَى النَّارِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يُنْصَرُونَ ۝ اور کیا ہمنے فرعون کو اور اُسکی قوم کو آگے چلنے والے
عذاب مین اور گمراہی مین بلانے مین طرف آگ کے یعنی وہ ایسے کام کر گئے ہین کہ جو
کوئی ویسے کام کریگا تو اُنکے پیچھے آگ مین جاویگا اور دن قیامت کے وہ اور
ویسے کام کرنے والے مدد نہ کئے جاوینگے یعنی اُنکو کوئی نہ بخشوا ویگا اُنسے کچھ عذاب کم نہو گا
نہ اونپر رحم کیا جاویگا وَأَتْبَعْنَاهُمْ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ هُمْ مِنَ الْمَقْبُوحِينَ ۝
اور پیچھے سے لائے ہم اُنکو اس دنیا مین لعنت یعنی دنیا مین ہمنے اُن پر لعنت رکھی ہے
ہمیشہ اور قیامت کے دن وہ ہونگے بہت خوار اور بدشکل وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ
مِنْ بَعْدِ مَا أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ الْأُولَى بَصَائِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةً لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ اور بیشک
دی ہمنے موسی علیہ السلام کو توریت پیچھے اُسکے جو ہلاک کر چکے اگلے زمانہ کے لوگونکو
جیسے حضرت لوط اور حضرت صالح اور حضرت ہود کی قوموں کو ہلاک کر چکے تب حضرت
موسی کو پیدا کیا اور توریت اونپر اُتری دی اُنکو سو وہ کتاب سوجھ ہے اور روشنائی
آنکھوں کی ہے بنی اسرائیل کے واسطے اور راہ پانا ہے خدائے تعالے کی یعنی اُس
کتاب سے راہ خدائے تعالی کی پائی جاتی ہے اور مہربانی سے خدا تعالی کی وہ
کتاب جو شاید یہ بنی اسرائیل سمجھین اور نصیحت مانین وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ إِذْ قَضَيْنَا
إِلَى مُوسَى الْأَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشَّاهِدِينَ ۝ اور نہ تھا تو اے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم جدہر کو سورج ڈوبتا ہے سواس گردے مین کوہ طور ہے جہان خدا تعالی فرماتا ہے

اپنے حبیب کو کہ یہ مکے کے لوگ جو تجھے کہتے ہیں کہ قرآن اپنے جی سے بناتا ہے تو
سو تو اسوقت کہاں تھا جسوقت حکم بھیجا ہمنے موسی علیہ السلام کی طرف تجھ کیا خبر
ہے وہاں کی اور نہ تھا تو اس حال کا دیکھنے والا یعنی تیرے روبرو کچھہ نہوا تھا و لکنا
وَلٰكِنَّآ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا
وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۝ ولیکن ہمنے بھیجیں وہ خبریں تجھ اسواسطے جو پیدا
کئے ہمنے کئی زمانہ کے لوگ پیچھے حضرت موسی علیہ السلام کے اور کئی طرح کی قوم پھر
لمبی کی ہمنے اُنکی عمریں اور وہ زمانہ مدت تک رہا جو پھر لوگوں نے نیک کام اور دین کی
راہ چھوڑ دی اور علم پڑھے ہوئے نیکبخت لوگ سب جاتے رہے اور دین کا علم پرانا ہو گیا
اور جاہل انجان پیدا ہوئے اسواسطے اب تجھے پیدا کیا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
تیری پاس اُسوقت کی خبریں بھیجیں ہمنے جو تو نہ تھا رہنے والا مدین شہر کے رہنے والوں
میں جہاں حضرت شعیب رہتے تھے اور حضرت موسی بھاگ کر مصر سے وہاں پہونچے
تھے وہاں تو نہ رہتا تھا جو پڑھتا ان پر باتیں ہماری اور وہاں کا احوال بیان کرتا کیونکہ
تجھے وہانکی خبر نہ تھی پر ہم ہیں بھیجنے ہیں احوال وہاں کا اور خبریں اسوقت کی تجھے درست
کہلا بھیجتے ہیں وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ
نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ اور نہ تھا تو اے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم طرف کوہ طور کے جسوقت پکارا ہمنے موسی علیہ السلام کو اور توریت دی اُسے
جو تجھ اُسکی قصہ کی خبر ہوتی لیکن بخشش اور انعام ہے تیرے پروردگار کا جو تجھے
یہ قصہ وہاں کا بھیجا ہے اسواسطے جو تو ڈراوے اُس قوم کو جن پاس نہیں آیا کوئی
ڈرانے والا پہلے تجھسے شاید جو یہ قوم یعنی مکے کے لوگ سمجھیں اور نصیحت مانیں وَلَوْلَآ اَنْ
تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ
وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اگر نہ یہ واسطہ ہوتا کہ پہونچتا اُنپر عذاب سبب اُسکے جو
بھیجا ہے اُنکی ہاتھوں نے آگے اپنے مرنے سے یعنی اُنھوں نے جو کام عذاب
میں گرفتار ہونے کے کئے ہیں اُس سبب اُنپر عذاب ہوگا تو پھر کہتے یہ لوگ کہ اے
پروردگار ہمارے کیوں نہ بھیجا تو نے ہماری طرف کوئی پیغمبر جو ہم تابعداری کرتے
تیری نشانیوں کی اور آیتوں کی اور اُس پیغمبر کو سچا جانتے ہم اور ہوتے ہم ایمان لانے

والوں سے اسواسطے بھیجا ہے تو انکو بات کہنے کی جگہہ نرہے اور شرمندہ ہو وین عذاب کے وقت اور پچتاوین کہ ہائے ہمنے پیغمبر کا کہنا سچ کیوں نہ جانا قصہ کہتے ہین کہ ایک قریش کی قوم نے یہودیون کو کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو دعوی پیغمبری کا کرتا ہے یہ کیونکر ہے یہودیون نے توریت سے تعریف اور صفت اور شکل سب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیان کی اور کہا یہ مقرر پیغمبر ہے قریش نے توریت کا بھی حکم نہ مانا اور کہا کہ اگر یہہ سچ پیغمبر ہوتا تو حضرت موسی کے سے انکے بھی معجزے ہوتے تب یہ آیت اتری فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا لَوْلَآ اُوْتِيَ مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى پھر جسوقت آیا مکے کے لوگون پاس سچ اور درست یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیا ہمارے پاس سے تو کہا ان لوگون نے کہ کیون نہ دیا معجزہ ویسا انکو جیسا کہ دیا معجزہ موسی علیہ السلام کو کہ عصا اژدھا ہوتا تھا اور ہاتھ بغل مین سے چمچماتا نکلتا تھا سو خدائے تعالی فرماتا ہے کہ اس پر کیا موقوف ہے اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظَاهَرَا وَقَالُوْٓا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ اے کیا کافر ہوئے تھے اسوقت کے ساتھ اس چیز کے جو دیا تھا موسی علیہ السلام کو پہلے اس سے یعنی حضرت موسی کے معجزہ کو نمانا تھا اسوقت کے لوگون نے اور کہتے تھے فرعون کی قوم کہ موسی اور ہارون علیہما السلام دونون جادوگر ہین جو ایک کی مدد ایک کرتا ہے جادو دکھانے مین ویسی ہی یہ مکے کے لوگ کہتے ہین کہ ہم اس سب کو نہین مانتے یعنی توریت کو اور قرآن کو نہین سچ جانتے سو تو قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَآ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لاؤ کوئی کتاب خدا تعالی کے پاس سے جو وہ راہ دکھانے والی زیادہ ہووے توریت اور قرآن شریف سے تو مین تابعداری کرون اس کتاب کی اگر ہو تم سچے اس بات مین کہ توریت اور قرآن جادو ہین تم ان دونون سے کوئی اچھی کتاب لاؤ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ۗ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ پھر اگر نمانین تیری بات کو یہ لوگ تو پھر مقرر جان تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تابعداری کرتے ہین اپنے جی کی خوشی کی بغیر سند اور دلیل کے اور کون ہے اس سے گمراہ زیادہ جو اپنے جی کی خوشی کی تابعداری کرے ناحق بغیر راہ دکھائے سیدھی خدا تعالی سے سو خدائے تعالی راہ سیدھی نہین دکھاتا نا انصاف لوگون کو وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ

اور بیشک ہم لائے جاتے ہین اُنکو واسطے بات کہ یعنی احوال اور مثالین پچھلے لوگون
کی اور دلیلین کہتے جاتے ہین کہ شاید یہ لوگ نکو کے نصیحت مانین اور ایمان لاوین ٭
الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ مِن قَبْلِهِ هُم بِهِ يُؤْمِنُونَ ۝ وہ لوگ جنکو ہمنے کتاب دی ہے یعنی
توریت یا انجیل پہلے قرآن سے وہ لوگ ایمان لاتے ہیں ساتھ قرآن کے سو کئے یہودی
اور نصرانی ایمان لائے ہین وہ ایسے ہین وَإِذَا يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ قَالُوا آمَنَّا بِهِ إِنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّنَا
إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلِهِ مُسْلِمِينَ اور جبکہ پڑھتے ہین اُنکے روبرو قرآن کو تو کہتے ہین وہ لوگ کہ
ایمان لائے ہم قرآن پر اور جانا ہمنے کہ وہ کلام خدائے تعالی کا ہے سچ اُترا ہوا ہے ہمارے
پروردگار کے پاس سے اور ہم تو پہلے ہی اُسکے آنے سے ماننے والے ہین جو اگلی کتابون مین
اُسکے آنے کی خبر پڑھی تھی ہم نے تب سے ہم واقف ہین اور سچا جان چکے ہین ہم قرآن کو
أُولَٰئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُم مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ
يُنفِقُونَ ۝ وہ لوگ یہودی اور نصاری جو قرآن پر ایمان لائے اُنکو دیا جاویگا دوہرا بدلا
ایک توریت اور انجیل پر ایمان لانیکا ثواب اور دوسرا قرآن پر ایمان لانے کا ثواب ملیگا اُنکو
بسبب اُسکے جو صبر کیا اپنے قوم کے طعنون پر اور ثابت اور مضبوط رہے ایمان پر اور اگلی
کتابون کو اور قرآن کو سچ کلام الہی جانا اور ہٹاتے ہین اور دور کرتے ہین ساتھ بھلائی کے
برائی کو اُس چیز سے جو اُنکو روزی دی ہے خدائے تعالی نے اُسمین سے بانٹتے ہین محتاجون
کو خدائے تعالی کی راہ مین کہتے ہین کہ کئی نصرانی ایمان لائے تھے اُنکو کافر اور مشرک
طعنے دیتے تھے اور برا کہتے تھے اور وہ مومن اُنکے طعنے سُنکر سہج مین کہتے کہ خدائے تعالی
تمکو توفیق ایمان کی دیوے اور اُنکی برائی پر صبر کرتے اور نرمی سے جواب دیتے تھے
سو خدائے تعالی فرماتا ہے کہ ساتھ بھلائی کے دشمنون کی بری بات کو ٹال دیتے تھے
وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ وَقَالُوا لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي
الْجَاهِلِينَ ۝ ک ک ک اور جب سنتے ہین وہ مسلمان بیہودہ بات یعنی کافرونکے
طعنے اور برا کہنا اُنکا تو مُنہ پھیر لیتے ہین اور دھیان نہین کرتے اُنکی باتون پر اور کہتے ہین
اُن طعنے دینے والون کو کہ ہمارے واسطے ہین کام ہمارے اور تمہارے واسطے ہین کام
تمہارے یعنی ہمارے کامون کی بھلائی برائی ہمارے واسطے ہے اور تمہارے کامون
کی تمہارے واسطے سلام تمپر یعنی ہمین کچھ تمسے کام نہین جاؤ اپنے کام لگو ہم نہین

ہم نہین چاہتے جو ملا کرین اور پاس بیٹہا کرین بے سمجہون کے کہتے ہین کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم یہ نہایت چاہتے تھے ہمیشہ سو کہ ابوطالب چچا انکی ایمان لاوین جب ابوطالب کا
وقت آخر کا آیا اور حالت جان کندنی تک پہنچی حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر پہنچی اور
انکے سرہانے آنکر فرمایا کہ اے چچا اتنا کہو کہ لا الہ الا اللہ تو مین اسی دلیل سے خدا تعالی
سے بخشواؤن ابوطالب نے کہا کہ اے بہتیجے میرے مین جانتا ہون کہ تو سچا ہے پر اتنی
بات کی غیرت آتی ہے مجہکو جو مکے کے لوگ کہینگے کہ ابوطالب نے موت سے ڈر کر کلمہ پڑہا اگر
یہ نہوتا تو البتہ مین تیری خوشی کرتا تب یہ آیت اتری کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ۵ بیشک تو نہین راہ
دکہا سکتا ایمان کی طرف جسکو چاہتا ہے تو اور اسکے مسلمان ہونیکی آرزو رکہتا ہے تو لیکن
خدا تعالے راہ دکہاتا ہے ایمان کی طرف جسے چاہتا ہے وہ آپ اور خدا تعالی ہی خوب
جانتا ہے انکو جو راہ پانے والے ہین اور مسلمان ہونے والے ہین کہتے ہین کہ حارث
بیٹا عثمان کا اور پوتا نوفل کا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آیا اور کہا کہ
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتا ہون مین تیری بات سچی ہے اور جو کچہہ کہتا ہے تو ہمارے
بہلائی کی کہتا ہے اور تیری کہنے مین ہماری عاقبت کی بہلائی ہے پر تابعداری تیری دشمنی
ہے مکہ کے لوگون سے ڈرتا ہون مین کہ اگر تیری راہ پر چلون تو مجہے یہ لوگ مکہ کے شہر سے
نکال دیوینگے اور مین انسے برابری نہین کر سکتا کہ جو میرا حمایتی کوئی نہین میرے کہنے سے تب
یہ آیت اتری وَقَالُوا إِن نَّتَّبِعِ الْهُدَىٰ مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ أَرْضِنَا ۚ أَوَلَمْ نُمَكِّن لَّهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْبَىٰ إِلَيْهِ
ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّن لَّدُنَّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۵ اور کہتے ہین بعضے کافر کہ اگر تابعداری کرین
ہم سیدہی راہ اسلام کی ساتہہ تیرے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اگر ایمان لاوین ہم تجہپر
تو جلد لیجا دین ہمکو ہمارے شہر سے یعنی مکے کے لوگ اسی وقت نکال دین زور سے سو خدا تعالی
انکے جواب مین فرماتا ہے کہ کیا ہمنے نہین جگہہ دی انکو مکے مین امن سے یعنی یہ کافر جو ڈرتے
نہین اپنی قوم سے جو مکے سے نکال دین کیا انہون نے بسایا ہے انکو نہین یہ بات انکا بہانہ ہے
بلکہ چاہیے کہ ہم سے ڈرین جو ہمنے بسایا ہے انکو امن کے شہر مین جو کہنچتا ہوا آتا ہے اس
شہر کی طرف ہر جگہہ سے سب طرح کا میوہ انکے کہانے کو اور ہر طرح کی جنس جو روزی ہے
انکو واسطے ہماری طرف سے بہی نہایت اگر یہ ایمان لاوین تو البتہ انکی قوم سے کیے عذاب سے

نہین بچالیوین لیکن بہت لوگ نہین جانتے اس بات کو وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ بَطِرَتْ
مَعِيشَتَهَا فَتِلْكَ مَسَاكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَن مِّن بَعْدِهِمْ إِلَّا قَلِيلًا وَكُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِينَ ۝ اور بہت مار کہپائے ہمنے لوگ
گاؤن اور شہرون کے جو اتراے تھے اور غفلت سے خوش تھے اپنی گزران اور جمعیت پر پہر
پڑے ہین یہ انکی گہر ویران جو نہ بسا کوئی ان گہرون مین پیچہے انکے ہلاک ہونے کے مگر تہوڑے
سے مسافر راہ گیر جو آنکر کوئی دم یا کوئی دن رہتے تھے اور آخر کو ہمین وارث اور مالک ہین
اون شہرون کے اور ان گاؤن کے وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِي أُمِّهَا رَسُولًا
يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ إِلَّا وَأَهْلُهَا ظَالِمُونَ اور نہین ہے پروردگار تیرا ای محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ایسا جو مار کہپاوے گاؤن کے لوگون کو جب تلک نہ اٹہاوے انکے بڑے
شہر سے ایک پیغمبر تو پڑہے اُس شہر کے لوگو نپر آیتین ہماری یعنی اول ہم ایک بڑے شہر
مین جو وہان عقلمند اور اشراف دانا بستے ہون وہان پیغمبر کے ہاتہ پیغام بہیجتے ہین جب
وہ نہین مانتے اوس پیغمبر کا کہنا تب اُس شہر کو اور اسکے گردکے گاؤن سمیت سب وہانکے
رہنے والون کو ہلاک کرتے ہین اور نہین ہم ہلاک کرنے والے گاؤن اور شہر کے لوگون کو
مگر اُس شہر کے لوگ ظلم کرنے والے ہون اور پیغمبرون کو جہوٹا کہنے والے ہون اور ستانیوالے
ہون یعنی سوائے ظالم اور کافرون کی بستی کے کسی بستی کو نہین مار کہپایا ہمنے وَمَا أُوتِيتُم مِّن
شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا ۚ وَمَا عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ اور وہ چیزین جو
تمہین دی ہین پہر وہ چیزین دنیا کی زندگانی کے مزے کی ہین اور دنیا کے بناؤ کی اور
آرایش کی اور شیخی اور بڑائی کی ہین اور وہ جو خدا ے تعالی کے پاس ہے سو بہت اچہا ہے
اُس سے دراصل اور ہمیشہ رہنے والا ہے ای کیا نہین تم سمجہتے عقل سے اور نہین معلوم کرتے
کہ دنیا کے عیش رہنے والے نہین ہین اور آخرت کی نعمتین ہمیشہ رہنے والی ہین أَفَمَن وَعَدْنَاهُ
وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيهِ كَمَن مَّتَّعْنَاهُ مَتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْمُحْضَرِينَ ۝
اسے پہر کیا جسکو وعدہ دیا ہمنے بہشت مین جانے کا آخرت مین اور فتح پانے کا دنیا مین وعدہ اچہا
جو اُسمین جہوٹہ نہین وہ کیا اُسکے برابر ہے جسے مقصود دیا نا اور کام چلانا دنیا کا دیا ہمنے اور دنیا
کی زندگانی کا عیش پہر یہ دنیا مین عیش کرنے والا قیامت کے دن سامنے پکڑ آویگا عذاب کے
واسطے وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ۝ اور جس دن پکاریگا خدا ے
تعالے کافرون کو اور فرماویگا کہ کہان ہین شریک میرے جن کو تمنے سمجہا تہا کہ وہ شریک

ع ۱۰ ۶

خدا ے تعالی کے ہین اب لاؤ انکو قَالَ الَّذِیْنَ حَقَّ عَلَیْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ اَغْوَیْنَا
اَغْوَیْنٰهُمْ كَمَا غَوَیْنَا تَبَرَّاْنَاۤ اِلَیْكَ مَا كَانُوْۤا اِیَّانَا یَعْبُدُوْنَ ۝ کہینگے وہ لوگ جن پر ٹھیک
اور ثابت ہوئی بات عذاب کی کہ اے پروردگار ہمارے یہ وہ لوگ ہین جنکو بہکایا ہمنے اسلام
کی راہ سے اور مسلمان ہونے ندیا بہکایا ہمنے انکو جیسے ہم آپ بہکے اور بھولے ہوئے
تھے سیدھی راہ اسلام کی اب بیزار ہوئے ہم اُن سے اور تیری طرف کو پھرے ہم اور تھے
وہ دراصل ہم کو پوجنے والے بلکہ اپنے جی کی خوشی کرتے تھے وَقِیْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ
فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا یَهْتَدُوْنَ اور کہینگے کافرون کو کہ پکارو اپنے شریکونکو
یعنی جن کو تم شریک خداے تعالی کا سمجھتے تھے انکو اپنا حمایت کرنے کو بلاؤ پھر پکارینگے کافر بتونکو
جو آؤ اور ہمین عذاب سے چھڑاؤ وہ بت انکا پکارنا نہ مانین گے اپنی لاچاری سے اور دیکھینگے
بت اور کافر عذاب کو اور آرزو کرینگے کہ کیا اچھا ہوتا جو اگر یہ ہوتے راہ پانے والے امن کی تو
عذاب سے چھوٹتے وَیَوْمَ یُنَادِیْهِمْ فَیَقُوْلُ مَاذَاۤ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ اور جس دن پکاریگا خدا ےتعالی
انکو جو پیغمبرون کو جھوٹا جانتے تھے پھر فرماویگا کہ کیسا مانا اور قبول کیا تمنے میرے بھیجے ہوؤنکو
فَعَمِیَتْ عَلَیْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ یَوْمَىٕذٍ فَهُمْ لَا یَتَسَآءَلُوْنَ پھر چھپ جاوینگے انپر خبرین اُس دن
یعنی کچھہ یاد نرہے گا انکو جو اُسدن جواب دیوین جو مارے ڈر کے کسی کو ہوش نرہے گا یعنی
آپس مین ایکدوسرے سے کچھہ سوال نکر سکے گا فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰۤى
اَنْ یَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِیْنَ پھر اگر جو کوئی توبہ کرے شرک سے اور ایمان لاوے خدا اور رسول پر اور
اچھے کام کرے یعنی پیغمبر کے تابعداری کرے پھر ایسا شخص توبہ کرنے والا البتہ ہوویگا عذاب
سے چھٹکارا پانے والون سے کہتے ہین کہ سردار اشراف عرب کے طعنہ اور حسد سے کہتے تھے
کہ خداے تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیغمبری کیون دی لائق وہ تھا جو کسی سردار
طائف کے یا مکے کو پیغمبر کرتا سو خدا ےتعالی فرماتا ہے وَرَبُّكَ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ وَیَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ
الْخِیَرَةُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا یُشْرِكُوْنَ اور پروردگار تیرا پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے اور پسند کرتا ہے جسے
چاہتا ہے پیغمبری دینے کے واسطے نہ لائق ہے اور نہ لائق ہے ان لوگون کو جو اپنی پسند کا
پیغمبر چاہین یعنی یہ نہین لائق جو آدمی ملکر اپنی خوشی سے ایک شخص کو پیغمبری دیوین اور نبی
مقرر کرین اور اُنسے نہو سکے ایسا کام بلکہ خداے تعالی ہی مختار ہے کہ جسے چاہے اُسے
پیغمبر کرے پاک ہے خداے تعالی سب عیب اور نقصانون سے اور بلند ہے سب کی سمجھ سے

اور فہم سے اور اس چیز سے جو یہ لوگ شریک کرتے ہین وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝ اور پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتا ہے جو کچھ چھپا رکھتے ہین سینے کافرون کے اور جو کچھ صریحا کرتے ہین برائی اور عداوت تجھسے یعنی کافر جو تیرے دشمنی دل مین چھپی ہوئی رکھتے ہین اور بھی جانتا ہے خداے تعالی اور جو برائی ظاہر مین کرتے ہین وہ بھی جانتا ہے خداے تعالی سے کچھہ چھپا ہوا نہین ہے وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ اور وہی خداے تعالی جو نہین کوئی لائق پوجنے کے مگر وہی وحدہ لاشریک ہے اُسیکے لائق ہین تمامی تعریف کرنا دنیا مین اور دین مین جو ہی ہے وونون جہانکا مالک اور اُسیکا حکم چلتا ہے سب جگہہ اور اُسکی طرف سب پھروگے آخرکو اور جاکر اُسیکے روبرو حاضر ہوگے قیامت کے دن قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگون کوکہ اے بہلا دیکھو تو اور دہیان کرو توکہ اگر کرے خداے تعالی تمپر رات ہی ہمیشہ قیامت کے دن تک جو سورج زمین سے اوپر آوے نہین تو کونسا خدا ہے سواے خداے تعالی برحق کے جو آوے تمہارے واسطے روشنی یعنی پیدا کرے جو تم اجالے مین چلو پھرو اپنے کاروبار کو اے پھر تم نہین سُنتے عقل کی کانون سے اور قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ اور کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن مشرکون کو کہ اے بھلا دیکھو تو سمجھہ کر کہ اگر کرے خداے تعالے تمپر دن ہی ہمیشہ قیامت کے دن تک جو ہرگز کبھی سورج ڈوبے نہین زمین مین جو شام اور رات ہووے تو کونسا خدا ہے سواے خداے تعالی وحدہ لاشریک کے جو لاوے تمہارے واسطے رات جو تم آرام کرو اور ساری دن کی ماندگی جاوے اسے پھر نہین دیکھتے ہوش اور عقل کی آنکھون سے جو شریک کرتے ہو بتون کو خداے تعالی کے ساتھہ وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ اور خداے تعالی نے اپنے مہربانی سے پیدا کیا تمہارے واسطے رات اور دن تو آرام کرو اور سوؤ رات کو جو ساری دن کی ماندگی جاتے اور دنکو پیدا کیا تو ڈہونڈھو اور تلاش کرو اپنی روزی کو خداے تعالی کے فضل سے جو تمہارے نصیب مین لکھی ہے اور تو شاید کہ شکر بجالاؤ

خدا تعالی کی نعمتونکا جو رات دن بنایا ہے تمہارے واسطے اور یاد کر یعنی بیان کر ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرکون کے آگے کہ وَیَوۡمَ یُنَادِیۡهِمۡ فَیَقُوۡلُ اَیۡنَ شُرَکَآءِیَ الَّذِیۡنَ کُنۡتُمۡ تَزۡعُمُوۡنَ ۝ اور جس دن پکاریگا خدا تعالی بت پوجنے والون کو پکار کر پھر فرماویگا کہ کہان ہین وہ شریک میرے جنکو تم دنیا مین میرا شریک سمجھتے تھے بلاؤ انکو جواب تمہین عذاب سے چھڑاوین اور مدد اُن کی کرین وَنَزَعۡنَا مِنۡ کُلِّ اُمَّةٍ شَهِیۡدًا فَقُلۡنَا هَاتُوۡا بُرۡهَانَکُمۡ فَعَلِمُوۡۤا اَنَّ الۡحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنۡهُمۡ مَّا کَانُوۡا یَفۡتَرُوۡنَ ۝ اور نکالین گے ہم باہر قوم مین سے شاہدی دینے والا جو اُس قوم کے کامونپر اور باتونپر گواہی دیوی یعنی پیغمبر ہر ایک قوم کا گواہی دیویگا جو کچھ اُنہون نے کیا ہوگا پھر کہینگے ہم اُس قوم کو لاؤ دلیل اپنی بات کی جو تمنے شریک مقرر کر رکھا تھا اور پیغمبرون کو جھوٹا کہتے تھے اسکی دلیل لاؤ پھر جانینگے کافر اور مشرک اُسوقت وہ کہ سچ اور ٹھیک ہے جو خدا ے تعالی کا کوئی شریک نہین ہے اور غائب اور ناپید ہو جاویگا ان مشرکون سے جو کچھ وہ جھوٹھ بناتے تھے کہ بت ہمین چھڑا دینگے عذاب سے قیامت کے دن اِنَّ قَارُوۡنَ کَانَ مِنۡ قَوۡمِ مُوۡسٰی فَبَغٰی عَلَیۡهِمۡ وَاٰتَیۡنٰهُ مِنَ الۡکُنُوۡزِ مَاۤ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوۡٓءُ بِالۡعُصۡبَةِ اُولِی الۡقُوَّةِ ۝ بیشک قارون تھا موسی علیہ السلام کی قوم سے کہتے ہین حضرت موسی کا بھائی یا چچا کا بیٹا تھا اور توریت خوب پڑھتا تھا اور مفلسی کے وقت نیکبخت تھا جب خدا ے تعالی نے اُسے دولت دی تو پھر زور کرنے لگا اور حکم چلانے لگا بنی اسرائیل پر یعنی چاہا قارون نے کہ سب بنی اسرائیل میری تابعدار رہین اور خدا تعالی فرماتا ہے کہ دیا ہمنے قارون کو خزانون سے یعنی کئی خزانے دولت کے دیے ایسے جو کنجیان اُن خزانون کی بھاری تہین جو تھک جاتے تھے انکو اُٹھانے والے زور اور یعنی بیس پچیس آدمی زور آور اُن کنجیون کو اُٹھا سکتے تھے اور یاد کر کہ اِذۡ قَالَ لَهٗ قَوۡمُهٗ لَا تَفۡرَحۡ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الۡفَرِحِیۡنَ جب کہا قارون کو اُسکی قوم نے یعنی بنی اسرائیل کے مسلمانون نے نصیحت کی کہ ای قارون خوشی اور شادی مت کر دنیا کی دولت پر بیشک خدا ے تعالی نہین چاہتا ہے دنیا کی دولت پر خوشی کرنے والون کو اور یہ نصیحت کی اُنہون نے وَابۡتَغِ فِیۡمَاۤ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الۡاٰخِرَةَ وَلَا تَنۡسَ نَصِیۡبَكَ مِنَ الدُّنۡیَا لیلے اور کمائی کر لے اے قارون اُس چیز سے جو دی ہے تجھکو خدا ے تعالی نے دنیا کی دولت کمائی آخرت کو یعنی دنیا مین اس دولت کے سبب آخرت مین عیش کرنے کا کام کر لے اور مت بھول اپنا حصہ

ع ۵ ۱۰

دنیا سے مرنے کے وقت کا یعنی دنیا سے سوائے کفن کے کچھ ساتھ نہ لیجاوے گا وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ اور نیکی کر خدا تعالی کے بندوں سے یعنی محتاجوں کو دے اور مت ستا کسیکو جیسے کہ نیکی کی خدا تعالی نے تجھ سے جو یہ خزانہ بے محنت دے اور مت ڈہونڈہ خرابی اور تکبر زمین میں بیشک خدا تعالی دوست نہیں رکھتا خرابی کرنے والوں کو قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰي عِلْمٍ عِنْدِيْ اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّاَكْثَرُ جَمْعًا وَلَا يُسْـَٔلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ٥ کہا قارون نے کہ مقرر ہمکو دیا ہے یہ مال اور دولت اور عقل کے جو میں جانتا ہوں کہتے ہیں کہ حضرت موسے علیہ السلام نے کیمیا اپنی بہن کو سکہائی تھی اُسنے قارون کو بتائی قارون نے سیکھکر وہ خزانے جمع کئے تھے اسواسطے کہا قارون نے کہ خزانے میں نے کیمیا کے علم سے پیدا کئے ہیں اب خدا تعالی فرماتا ہے کہ اسے کیا نہ جانا قارون نے اور توریت میں کیا نہ پڑہا تھا وہ کہ خدا تعالی نے مقرر مار کہپائے پہلے قارون کے پیدا ہونے سے زمانے کے لوگ جو وہ زور آور زیادہ تھے قوت میں اور بہت زیادہ تھے دولت میں جیسے شداد اور نہ پوچھیں گے گنہگاروں سے گناہ اُنکے جو بغیر پوچھے اُنکے صورت سے معلوم ہوگا کہ یہ دوزخی ہیں فَخَرَجَ عَلٰي قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ قَارُوْنُ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ٥ پھر باہر نکلا قارون بنی اسرائیل کے سامنے اپنے ٹھاٹھ اور بناؤ سے کہتے ہیں کہ قارون ایک گھوڑے نقرہ پر جو اُسکو سنہری ساز اور زین تھا سرخ پوشاک پہنے ہوئے سوار نکلا اور کئی ہزار سوار تحفہ گھوڑوں پر جو سنہری روپہلی اُنکی ساز تھے ساتھ اُسکے نکلے اور اُن سب کے سنہری ہتہیار اور رنگین پوشاکیں اور خاص ابراق اور ساز تھے جب اُس تیاری اور ٹہاٹہہ سے نکلا اور لوگوں نے دیکہا تو کہا اُن لوگوں نے جو چاہتے تھے دنیا کی زندگانی کو کیا خوب ہوتا جو ہم پاس بھی ہوتا ایسا مال جیسا قارون کو دیا ہے البتہ قارون بڑے مزے اور عیش کرتا ہے وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا وَلَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ٥ اور کہا اُن لوگوں نے جنکو دی تہی عقل اور سمجھ اور آخرت کا احوال جانتے تھے اور قناعت اور توکل رکھتے تھے سب جیسے حضرت یوشع اور یار اُنکے کہ افسوس اور کمبختی تمہیں جو آرزو

کرتے ہو قارون کے سے مال کی اچھا بدلا آخرت میں خوب ہے ایمان لانے والون
کو اور اچھے کام کرنے والون کو اور یہ بات نمانے گا اور نسیکھیگا اس نصیحت کو مگر صبر کرنے
والا مصیبتون اور محنتو نپر دنیا کی قصہ قارون نقل کرتے ہین جو قارون حضرت موسی
اور حضرت ہارون پر حسد لیجاتا تھا کہ یہ پیغمبر کیون ہوئے میں پیغمبر کیون نہ ہوا جو ایسا
عقلمند اور دولتمند ہون مین اور ہمیشہ طرح طرح سے حضرت موسی علیہ السلام کو ستاتا
تھا اور عداوت کرتا تھا حضرت موسی علیہ السلام درگزرا ور صبر کرتے تھے جب تلک کہ خدا تعالے
کا حکم آیا کہ اے موسی دولتمندون کو کہو کہ موافق اپنے مال کے دولت کے زکوۃ دیوین
حضرت موسی علیہ السلام نے موافق حکم الہی کے قارون کو بہی کہا قارون نے کہا کتنا
مال زکوۃ کا دیا چاہئے دسوان حصہ یا بیسوان حصہ مال کا چاہئے تہا حضرت موسی نے
قارون کو کہا کہ تو سو دینار سے ایک دینار زکوۃ دے مین خدا ے تعالے سے معاف
کرا لون گا قارون نے حساب کیا تو بہت دینار دینے آئے زر کی محبت اُسے آئی اور
زکوۃ کا مال اُسکے جی نے نچاہا کہ دیوے اور وہ زکوۃ کا مانگنا اُسے بُرا لگا تب اپنے آشنا اور
دوستون کو جمع کرکے کہا کہ اے قوم بنی اسرائیل انصاف کرو تم کہ موسی علیہ السلام نے جو
کچھہ کہا ہمنے سب اُسکا کہا مانا اب چاہتا ہے کہ تمسے تمہارا مال لیوے سبھون نے
کہا کہ تو ہمارا سردار ہے جو تو کہے سو کرین اسکا علاج بتلا قارون نے کہا کہ مین چاہتا ہون
کہ موسی کو ساری قوم بنی اسرائیل کی مین رسوا کرون ایسا کہ پھر کچھہ بات نہ کہہ سکے لوگون
نے کہا کہ تو جان جو اچھا جانے سو کر تب قارون نے ایک عورت بدکار کو بلا کر ایک تھیلی
زر کی دی اور کہا کہ ایک اور دونگا اس شرط سے جو تو کل آنکر سب چھوٹے بڑے لوگون میں
یہ بات کہو کہ موسی نے مجھہ سے بُرا کام کیا ہے وہ عورت راضی ہوکر تھیلی زر کی لیگئی
دوسرے دن حضرت موسی علیہ السلام موافق معمول کے آنکر قوم مین بیٹھے اور نصیحت
کرنے لگے اور فرمایا کہ جو کوئی چوری کرے تو اُسکا ہاتھ کاٹو اور جو کوئی پرائی عورت
سے بُرا کام کرے اگر کوارا ہوئے تو سو دُرّے مارون اور اگر بیاہا ہوا ہو وے سنگسار
کرون یعنی مارے پتھرون کے مار ڈالون اتنے مین قارون اُٹھہ بولا کہ اے موسی
اگر تو ہی ہو حضرت موسی علیہ السلام نے کہا کہ اگر مین ہون تب بھی یہی حکم ہے قارون
نے کہا کہ قوم کو گمان ہے کہ تو نے فلانی عورت سے برا کام کیا ہے تب حضرت موسی

علیہ السلام نے کہا کہ پناہ مانگتا ہون مین خدا تعالی سے بلاؤ اُس عورت کو جب وہ عورت سامنے
آئی تب حضرت موسی علیہ السلام نے کہا کہ اے عورت تجھے قسم ہے اُس پروردگار کی کہ جس نے
دریا کو پھاڑ کر فرعون کو لشکر سمیت ڈبویا اور توریت بھیجی مجھ پر تو سچ کہہ کہ یہ کیا ماجرا ہے وہ
عورت خدا تعالی کے خوف سے ڈر کر کانپی اور کہا اے موسی قارون نے مجھے ایک تھیلی
زر کی دی ہے اور دوسری کا وعدہ کیا ہے اسواسطے کہ تجھپر مین بہتان اس بات کا کرون
اگرچہ مین بدکار ہون لیکن مجھ سے نہ ہوسکے گا کہ تجھپر بہتان کرون اور وہ تھیلی نکال کر سبکے
روبرو دھری لوگون نے اُس تھیلی پر مہر قارون کی دیکھی اور شرارت اور فریب قارون
کا سبپر کُھلا حضرت موسی علیہ السلام نے سر اوپر زمین کے رکھکر جناب الہی مین عاجزی سے
التجا کی کہ اے پروردگار قارون نے مجھے بہت ستایا ہے جناب الہی سے حکم آیا اے موسی
زمین کو تیرے حکم مین کردیا ہے جو چاہے سو کر حضرت موسی علیہ السلام نے زمین پر سے
سر اُٹھا کر کہا کہ اے بنی اسرائیل خدائے تعالی نے مجھے قارون پر مختار کیا ہے جیسے فرعون
پر مختار کیا تھا اب جو کوئی کہ قارون کا ساتھی ہے وہ تو اُسکے پاس رہے اور جو کوئی میرے ساتھ
ہے وہ اُسکے پاس سے ہٹ کر کنارے ہوجاوے یہ بات سنکر لوگ اسکے پاس سے سرک کر کنارے
ہوگئے مگر دو ایک شخص قارون کے پاس کھڑے رہے پھر فرمایا حضرت موسی علیہ السلام
نے زمین کو کہ پکڑ انکو زمین نے اُنکے ٹخنون تک پاؤن پکڑ لئے یعنی وہ تینون شخص ٹخنون
تک زمین مین دھس گئے اور عاجزی سے فریاد کرنے لگے اور کہنے لگے کہ یا موسی ہمین بچا
حضرت موسی علیہ السلام نے انکی فریاد پر دھیان نہ کیا اسواسطے کہ وہ جھوٹا تھا اور اُسوقت
کی توبہ قبول نہین اور پھر زمین کو کہا حضرت موسی علیہ السلام نے کہ پکڑ انکو تب گھٹنون
تک زمین مین دھسنے گئے پھر کمر تلک پھر چھاتی تلک پھر گلے تک دھسے اور فریاد کرتے رہے
حضرت موسی علیہ السلام کا غصہ کم نہ ہوا یہانتک کہ زمین کے اندر سب غائب ہوئے
پھر کئی دن گئے بعد بعضی بنی اسرائیل سست ایمان والون نے کہا کہ موسی علیہ السلام نے
دعا کرکے قارون کو زمین مین جیتا دھسایا اسواسطے کہ اسکا خزانہ اور دولت ہاتھ آوے
حضرت موسی علیہ السلام نے یہ سنکر جناب الہی مین التجا کی کہ اے پروردگار قارون کے خزانہ
اور دولت بھی زمین مین دھس جاوین خدائے تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام کی دعا
قبول کی جیسے کہ فرماتا ہے کہ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ

اللّٰہِ ق وَمَا کَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِیْنَ پھر ہمنے دہسا دیا زمین مین قارون کو اوسکے گہر کو سمیت
اُسکے خزانون اور مال کے کہتے ہین ہر روز قارون سمیت اپنے خزانون اور گھر کے اسی
قد کے برابر نیچے زمین کے دہستا ہے قیامت تلک نیچو کی زمین مین جو ساتوین ہے پہونچیگا
اور تہا قارون کو کوئی یارون سے جو اُس وقت حمایت کرتا اُسکے سوا اے خدا تعالی
کے یعنی اگر خدا تعالی کی جناب مین فریاد کرتا اور توبہ دل سے کرتا تو البتہ خدا تعالی اوسے
بچاتا اور نہ وہ آپ تہا ایسا کہ اپنے تیئن اُس عذاب سے بچاتا جب لوگون نے دیکھا کہ اس طرح
قارون جیتا خزانون سمیت زمین مین دہس گیا تب وَاَصْبَحَ الَّذِیْنَ تَمَنَّوْا مَکَانَهٗ بِالْاَمْسِ یَقُوْلُوْنَ
وَیْکَاَنَّ اللّٰہَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَیَقْدِرُ لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰہُ عَلَیْنَا لَخَسَفَ
بِنَا وَیْکَاَنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الْکٰفِرُوْنَ اور دوسرے دن فجر کو وہ لوگ جو آرزو کرتے تھے قارون کی
سی جگہہ ہو نیکو دولت اور مال مین یعنی وہ جو چاہتے تھے کہ قارون کی سی دولت ہمین ہووے
وہ لوگ کہتے تھے قارون کا حال دیکھکر کہ ادسے نہین دیکھا تو وہ کہ خدا تعالی روزی
کی کشایش کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اپنے بندون سے اور تنگ روزی کرتا ہے جسپر
چاہتا ہے یہ دونون حکمت سے خالی نہین اگر خدا تعالے نہ احسان کرتا ہمپر اور دولت
قارون کی سی دیتا تو البتہ دہساتا ہمکو بھی زمین مین یعنی اگر قارون کی سی دولت ہمارے
پاس ہوتی تو ویسی ہی دولت کی محبت ہوتی اور زکوۃ نہ دیتی ہم بھی تو پھر مقرر زمین مین
ہم بھی دہس جاتے یہ بڑا احسان ہے خدا تعالی کا جو ایسی دولت نہ ہوئی ہمکو ارے
دیکھا تو نے وہ کہ چھٹکارا نہین پاتے عذاب سے خدا تعالی کا شکر نکرنے والے
نعمتون کا تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ط وَ
الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ٥ وہ گہر دوسرا یعنی بہشت کو بنایا ہے ہمنے واسطے اُن لوگون کے جو نہین
چاہتے بڑائی اور شیخی ملکون مین لوگو پر اور نہ خرابی اور ظلم غریبون پر جیسے قارون نے کیا
تہا اور آخر کو بہلائی ہے پرہیز کرنے والون کو اور بچنے والون کو برے کامون سے مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ
فَلَهٗ خَیْرٌ مِّنْهَا ج وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزَی الَّذِیْنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ اِلَّا مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ٥
اور جو کوئی کہ آوے ساتہہ نیک کامون کے یعنی نیک کام اپنے ساتہہ لاوے پھر اُسکو واسطے
نیکی اُس سے اچھی جیسے ایک نیکی کے بدلے ستر نیکی ملین گی اور جو کوئی آدمی ساتہہ برے
کامون کے جیسے شرک اور پیغمبرون کو جھوٹا جاننا پھر نہ بدلا ملے گا اُن لوگون کو جنہون نے کہ برے

کام کئے ہین مگر وہی جو اُنہون نے کیا ہے اُسے کا بدلا ملے گا یعنی عذاب زیادہ نہ ہوگا
اُنکے گناہون سے کہتے ہین کہ جب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے ہجرت کے کئی دن
بعد مکے کی زیارت کو اُنکا جی چاہا تب یہ آیت اُتری اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ
قُلْ رَّبِّیْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰی وَمَنْ هُوَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ بیشک جسنے فرض کیا تجھپر قرآن
البتہ پھر پہنچاویگا تجکو پھرنے کی جگہہ یعنی خداے تعالی تجھے پھر مکے مین پہنچاویگا کہہ تو
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگون کو کہ پروردگار میرا خوب جانتا ہے اُسکو جو کوئی لایا ہی راہ
سیدھی سوجھہ کی یعنی ایمان کی راہ اور جو کوئی کہ ہووے وہ بیچ گمراہی ظاہر کے جیسے شرک کُفر
بھی جانتا ہے خداے تعالی یعنی خداے تعالی سے کسی شخص کا احوال چھپا ہوا نہین ہے وَمَا
كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ یُّلْقٰٓی اِلَیْکَ الْکِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّکَ فَلَا تَکُوْنَنَّ ظَهِیْرًا لِّلْکٰفِرِیْنَ اور نہ تہا تو اے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم امیدوار اُسکا کہ اُترے تجھہ پر قرآن اور سب بھیجے قرآن کا اور کچھہ نہین تہا مگر رحمت اور
مہربانی ہے اور بخشش تیرے پروردگار کی تجھپر اور تیری اُمت پر پس نہ رہ تو مددکرنے والا اور
دوستدار کافرون کا یعنی کافرون سے مدارات مت کر اور اُنکا کہا مت مان وَلَا یَصُدُّنَّکَ
عَنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَیْکَ وَادْعُ اِلٰی رَبِّکَ وَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اور نہ روک رکھینگے تجکو
اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ روک سکین گے خداے تعالی کی آیتون سے اور آیتون
کے حکم پر چلنے سے منع نکر سکین گے جب کہ وہ آیتین اُتر چکینگی تجھپر اور بلا خلقت کو خداے
تعالی کی راہ پر جو ایمان اور اسلام ہے اور مت ہو مشرکون کا ساتھی یعنی مشرکون کا کہا مت
قبول کر وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كُلُّ شَیْءٍ هَالِکٌ اِلَّا وَجْهَهٗ لَهُ الْحُکْمُ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝
اور مت پکار خداے تعالی وحدہ لاشریک کے ساتھہ دوسرے خدا کو جو دراصل نہین ہے
کوئی خدا جسکی بندگی کیجے مگر وہی ایک خداتعالی ہے لائق جو اُسکی بندگی کیجے سب چیزین
جہان ملک کہ پیدا ہوئی ہین اور پیدا ہونگی سب جاتی رہینگی اور کچھہ نرہے گا مگر ذات خدا
تعالی کی جو وہی ایکسا رہے گا ہمیشہ اور ہمیشہ سے ہے اور کبھی کچھہ کسی طرح تفاوت
نہوا ہے اُسمین اور نہ ہوگا کبھی اُسی کا حکم ہمیشہ سے اور سدا اُسی کا حکم رہے گا اور اُسی کی
طرف تم سب پھر کر جاوگے اور رجوع کروگے مقرر قیامت کے دن اور وہی خداتعالی
تم سب سے ذرہ ذرہ نیکی اور بدی کا حساب لیوے گا اور ہر ایک کو موافق اُسکے کام کے
بدلا دیوی گا اسمین کچھہ شک نہین

ع ۹ ۱۲

سورۃ العنکبوت مکیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وہی تسع وستون آیۃ

الٓمّٓ ۚ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ بیچ حرف اول اس سورت کے کہا ہو الف سو اشارہ ہے ساتھ نام اللہ کے اور لام سے ساتھ لطیف کے اور میم سے ساتھ مجید کے کہ میں ہوں اللہ بندگی میری کرو اور مراد لطیف سے عبادت پاکیزہ اور مجید یعنی سوا میرے بزرگ اور کو نہ جانو آیا جانا لوگوں نے یہ کہ چھوڑیں جاویں ساتھ اسکے کہ کہیں ایمان لائے ہم اور حالانکہ وہ آزمائے نہ جاویں ساتھ امر اور نہی کے وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْکٰذِبِیْنَ ۝ اور تحقیق کہ ہمنے امتحان کیا انکے تئین کہ آگے ان مومنوں سے تھے پس ظاہر کرتا ہے خدا انکے تئین کہ سچ کہا انہوں نے یعنی بیچ دعوی ایمان کے اور البتہ جانتا ہے جھوٹھ کہنے والوں کو یعنی جون سے جھوٹھ کہتے ہیں کہ ایمان لائے ہم اور احکام دین کے دل سے نہیں مانتے ہیں اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ اَنْ یَّسْبِقُوْنَا ؕ سَآءَ مَا یَحْکُمُوْنَ ۝ بلکہ جانتے ہیں وہ لوگ کہ کرتے ہیں برائیاں وہ کہ بھاگ رہے ہے اور سبقت پکڑیں اوپر ہمارے برا حکم ہے وہ کہ کرتے ہیں مَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰہِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ لَاٰتٍ ؕ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ جو کوئی کہ امیدر کھو دیکھنے خدا کے کو یعنی بہشت میں پس تحقیق وہ مدت کہ اللہ نے مقرر کی ہے البتہ آنے والی ہے اور وہ سننے والا جاننے والا ہے یعنی جو کچھ کہ کہتے ہو اور دل میں رکھتے ہو وَمَنْ جَاھَدَ فَاِنَّمَا یُجَاھِدُ لِنَفْسِہٖ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَغَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اور جو کوئی لڑائی کرے کفار سے پس سوائے اسکو نہیں ہے کہ لڑائی کرتا ہے واسطے اپنے تحقیق کہ اللہ تعالی البتہ بے پرواہ ہے عالموں سے یعنی بندگی اور لڑائی کرنے انکے سے بے پرواہ ہے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُکَفِّرَنَّ عَنْھُمْ سَیِّاٰتِھِمْ وَلَنَجْزِیَنَّھُمْ اَحْسَنَ الَّذِیْ کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ اور جو کوئی کہ ایمان لائے ہیں اور کئے ہیں کام اچھے البتہ دور کریں ہم ان سے برائیاں انکی اور البتہ جزا دوں میں انکو بہت اچھی اسواسطے کہ تھے وہ عمل کرتے یعنی اچھے عمل کرتے تھے ڈر سے میرے وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ حُسْنًا ؕ وَاِنْ جَاھَدٰکَ لِتُشْرِکَ بِیْ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْھُمَا ؕ اِلَیَّ مَرْجِعُکُمْ فَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اور حکم کیا ہمنے آدمی کو واسطے باپ اور ماں اسکی کے نیکی کرنا اور جو سعی کریں ماں باپ اور لڑائی کریں ساتھ تیرے تو شریک لاوے تو ساتھ

میرے اُس چیز کو کہ نہیں ہے تیرے تئیں ساتھ اُلوہیت اُسکے کے خبر یعنی اگر ماں باپ کہیں تجھکو شرک کرنے کو ساتھ الوہیت اور کے پس حکم اُنکا مان طرف میری ہے پھر نا تمہارا پس خبر دونگا مین تمکو ساتھ اُس چیز کے کہ تم کرتے تھے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ۝ اور وہ کہ ایمان لائے ہین پیچھے کفر کے اور کئے ہین کام اچھے البتہ داخل کرونگا مین اُنکو بیچ گروہ نیکون کے یعنی بہشت مین داخل کرونگا وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ۭ وَلَئِنْ جَاۗءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ۭ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اور لوگون مین سے کوئی ہے کہ کہتا ہے ایمان لائے ہم ساتھ خدائے تعالیٰ کے مراد منافق ہین پس جب کہ ایذا دئے جاوین بیچ راہ خدا کے ساتھ سبب دین اُسکے کے کرے رنج اور عذاب لوگون کے تئین مانند عذاب خدا کے یعنی ایمان چھوڑ دیوے ڈر اور عذاب خلق کے سے اور جو آوے یاری نزدیک پروردگار تیرے کے سے یعنی فتح البتہ کہین تحقیق کہ ہم ہین ساتھ تمہارے دین اور مذہب مین آیا نہیں ہے خدا جاننے والا زیادہ ساتھ اُسکے کہ جو کچھ بیچ سینہ عالمون کے ہے صفائی اخلاص کی سے اور کدورت نفاق کی سے وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ اور البتہ جانتا ہے خدا اُن لوگون کو کہ ایمان لائے ہین ساتھ دل کے اور جانتا ہے منافقون کو وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ۭ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ ۝ اور کہا اُنہون نے کہ ایمان نہ لائے یعنی کافرون نے کہا خاص اُنہون کو کہ ایمان لائے یعنی مسلمان کہ پیروی کرو راہ ہماری کی یعنی تم بھی ہمارے مشرب مین مل جاؤ اور چاہیے کہ ہم اُٹھالیوین گناہ بوجہ تمہارے کو اور حالانکہ نہین ہین وے اُٹھانے والے مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ گناہون موسنون کے سے کوئی چیز تحقیق کہ وہ جھوٹھ بولنے والے ہین وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ۡ وَلَيُسْـَٔــلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ اور تحقیق اُٹھاوینگے بیچ قیامت کے بوجھ بھاری گناہون اپنے کے اور بوجھ بھاری اُن اورون کے کہ ساتھ بوجھون بھاریون اپنے کے اور تحقیق سوال کئے جاوینگے دن قیامت کے اُس چیز سے کہ جھوٹھ جوڑتے تھے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ۭ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ اور تحقیق کہ بھیجا ہمنے حضرت نوح

علیہ السلام کو طرف قوم اُسکے کی پس ڈہیل کی درمیان اُنکے یعنی واسطے دعوت اُنکی کے
طریق حق میں ہزار برس مگر پچاس برس روایت مشہور یہ ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام
چالیسویں برس میں پیغمبر ہوئے اور نوسو پچاس برس خلق کو دعوت طرف خدا کے کی اور پیچھے طوفان
کے ساٹھہ برس جئے اور اختلاف میں وہب نے کہا ہے کہ ایک ہزار اور چار برس کے تھے اور
معالم التنزیل اور جامع البیان میں ہے کہ تین سو ستر برس کے تھے کہ پیغمبر ہوئے اور نو سو اور پچاس برس
دعوت کی اور پیچھے طوفان کے ساڑھے تین سو برس جئے اور بھی روایتیں ہیں اس قصہ میں
لیکن ضعیف صحیح یہی ہیں پس پکڑا قوم اُسکی کو طوفان عذاب نے اور وہ ستمگار تھے یعنی ساتھہ
کفر کے فَاَنْجَیْنٰہُ وَاَصْحٰبَ السَّفِیْنَةِ وَجَعَلْنٰهَآ اٰیَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ پس نجات دی ہمنے
نوح کو اور یاروں کشتی کو یعنی اہل اُسکے کو مومنوں سے اور جانوروں سے اور گردانا
ہمنے کشتی کو یا قوم نوح کو نشانی واسطے عالموں کے یعنی تو ساتھہ اُسکے نصیحت پکڑیں
وَاِبْرٰهِیْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝
اور یاد کر ابراہیم کو کہ جسوقت کہا واسطے قوم اپنے کو کہ پوجو تم خدا کو اور ڈرو عذاب اُسکے سے
یہ بندگی اور ڈرنا بہتر ہے خاص تمکو اگر ہو تم کہ جانتے ہو یعنی خیر کو شر سے بہتر جانتے ہو
اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا اِنَّ الَّذِیْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
لَا یَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا
لَهٗ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ سوا اسکے نہیں ہے کہ پوجتے ہو بتوں کو سوا خدا کے اور
جوڑتے ہو جہوٹھ کو یعنی اُن بتوں کو خدا کہتے ہو تحقیق کہ اُن بتوں کو پرستش کرتے ہو سوا
خدا کے قدرت نہیں رکہتے یعنی روزی دینی کی یا اور کسی چیز کی خاص تمہارے تئیں پس تم تلاش
کیا ہیں ڈہونڈہو تم نزدیک خدا کے روزی کو اور پوجو تم خدا کو اور شکر کہو تم خاص اسکو
طرف اُسکی پھر پھیرے جاؤ گے تم یہاں تک کلام حضرت ابراہیم صلوات اللہ کا تہا اب آگے
خدا تعالیٰ فرماتا ہے قریش کے تئیں وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ وَمَا عَلَى
الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ۝ ع اور جو جھٹلاتے ہو تم یعنی پیغمبری کو پس تحقیق کہ جھٹلا
چکا ہے گروہوں نے آگے تم سے پیغمبروں اپنے کو اور نہیں ہے اوپر بھیجے ہوئے کے
مگر پہنچانا ظاہر یعنی دعوت کرنا طرف خدا کی اور ڈرانا عذاب سے اَوَلَمْ یَرَوْا كَیْفَ یُبْدِئُ
اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرٌ ۝ کیا نہیں دیکہتے ہو تم یہ خطاب منکروں کا

طرف منکرون بعث کے ہے کہ کیونکر ظاہر کرتا ہے خدائے تعالی یعنی نیست سے ہست کرتا ہے پس پھر پھیرے گا اُن کو یعنی بعد موت کے طرف حیات کے تحقیق کہ پیدا کرنا اور جلانا بعد مرنے کے اوپر خدا کے آسان ہے قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللَّهُ يُنشِئُ النَّشْأَةَ الْآخِرَةَ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ٥ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاص اُن منکرون کو کہ راہ تفکر سے سیر کرو تم زمین میں پس دیکھو تم کہ کیونکر پیدا کیا ہے خدا نے خلق کو پس خدا ظاہر کرتا ہے پیدا کرنے دوسری بار کے کو حاصل کلام کا یہ ہے کہ جب دیکھا تم نے غور سے پیدائش کو اور جانا کہ پیدا کرنے والا انکا خدا ہے پس تم پر حجت لازم ہوئی یہ کہ پیدا کرنے والا خلقت کا پھر بھی دوبارہ پیدا کر سکتا ہے تحقیق کہ خدا اوپر سب چیز کے قدرت رکھنے والا ہے يُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ وَيَرْحَمُ مَن يَشَاءُ ۖ وَإِلَيْهِ تُقْلَبُونَ ٥ عذاب کرے جس کسی کو چاہے یعنی عذاب کرنا اسکا اور بخشے جس کسی کو چاہے یعنی رحمت اسکی اور اُسیکی طرف پھیرے جاؤ گے تم بیچ دن قیامت کے اور کہا ہے کہ عذاب کریگا واسطے رسوا ہونے اُس بندے کے اور بخشے گا ساتھ توفیق ایمان کے اس آیت میں بیچ بیان رحمت اور عذاب کے روایتیں بہت ہیں جو کوئی چاہے تفسیرون میں ملاحظہ کرے وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ۖ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ٥ اور نہیں ہو تم اے آدمیو عاجز کرنے والے یعنی خاص خدا کو عذاب اپنے سے بیچ زمین کے اور نہ آسمان میں یعنی بر تقدیر اگر اوپر آسمان کے ہو تو بھی عاجز نہیں کر سکتے اور نہیں ہے تمہارے تئیں سوائے خدائے تعالے کے کوئی دوستدار یعنی ایسا کہ بچاوے عذاب خدا کے سے اور نہ کوئی مدد کرنے والا وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَلِقَائِهِ أُولَٰئِكَ يَئِسُوا مِن رَّحْمَتِي وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ٥ اور وہ لوگ کہ ایمان نہ لائے ساتھ آیتون خدا کے اور دیدار اُسکی کے وہ گروہ ہیں کہ نا امید ہوئے بخشش میری سے دنیا میں یا عاقبت میں نا امید ہونگے اور وہ گروہ کہ خاص انکے تئیں ہے عذاب سخت یعنی ہمیشہ بسبب کفر انکے کے فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَن قَالُوا اقْتُلُوهُ أَوْ حَرِّقُوهُ فَأَنجَاهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ٥ پس نہ تھا جواب قوم اسکی میں یعنی ابراہیم علیہ السلام کی قوم کو بعد توڑنے بتون کے مگر یہ کہ کہا بعض انکے نے ساتھ بعض کے کہ مارو اسکو یا جلاؤ اسکو پس آگ میں ڈالا پس چھڑایا اُسکو خدائے تعالی نے آگ سے یعنی ضرر آگ کے سے تحقیق کہ بیچ اس چھڑانے کی نشانیاں

حضرت نوح علیہ السلام کا ... برس کی عمر ... جب ملک الموت ... دنیا کو کیسا پایا ... ایک دروازہ سے ... دروازہ سے ... ۱۲

اقوال حضرت ... عبرت ... ۱۲

ہیں قدرت کی واسطے اُس گروہ کے کہ ایمان لائے ہیں وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اَوْثَانًا مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّ
يَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۚ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ اور کہا ابراہیم علیہ السلام نے
سوا اسکے نہیں ہے کہ پکڑا تمنے سواے خدا تعالی کے بتون کو ساتہہ خدا کے واسطے دوستی
درمیان اپنی کے بیچ زندگانی دنیا کے پس دن قیامت کے کافر اور بیزار ہووے بعض تمہارا
بعض سے اور لعنت کریں تھوڑے تمہارون سے خاص تھوڑون کے تئین اور پھرنے کی
جگہہ تم سب کی دوزخ ہے اور نہیں تمکو بیچ اُسکے یار اور مددگار کہ چھٹکارا پاؤ تم مدد اُنکی سے جب
حضرت ابراہیم اُس آگ سے سلامت باہر آئے لوط کہ بھتیجا یا بہانجا تہا ایمان لایا چنانچہ خدا تعالی
فرماتا ہے فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ
پس ایمان لایا لوط علیہ السلام اور کہا ابراہیم نے خاص اُسکے تئین اور سارہ بیٹی چچا کی تہی
اور ایمان لائی تہی تحقیق کہ میں جدائی کرنے والا ہون اس قوم سے اُس جگہہ کہ حکم خدا میرے
کا ہے تحقیق کہ خدا غالب ہے میرے تئین مغلوب دشمنون کا نکر بگاڑ دانا ہے ساتہہ حکمت کے
کام میرا بنا دیتا ہے پس لوط۔ اور سارہ نے ساتھ اُسکے اتفاق کیا اور ہجرت کر کے ولایت شام
میں گئے اور لوط مؤتفکہ میں گیا۔ صاحب کشاف نے کہا ہے کہ ہجرت کے وقت پچہتر برس کی عمر
تھی کہ اُس برس اسمعیل علیہ السلام ہاجرہ سے کہ لونڈی سارہ کی تھی پیدا ہوئے اور جب عمر
انکی ایک سو بارہ برس کی یا ایکسو بیس برس کی ہوئی خدا نے سارہ کو بیٹا دیا جیسے کہ فرماتا
ہے وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ
فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ اور بخشا ہمنے خاص اُسکے تئین یعنی
بیچ بڑہاپے کے بیٹا اسحق نام اور پوتا دیا ہمنے یعقوب نام اور کیا ہمنے بیچ اولاد اُسکی کے پیغمبری
کو اور کتابون کو یعنی توریت اور انجیل اور زبور اور قرآن کو اور دی ہمنے اُسکے تئین مزدوری
ہجرت کی بیچ اس جہان کے اور تحقیق کہ وہ اس جہان کے نیکون سے ہے وَلُوْطًا اِذْ قَالَ
لِقَوْمِهٖٓ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۡ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ اور یاد کر لوط علیہ السلام
کو جب کہا خاص گروہ اپنے کو یعنی وہ جو رہنے والے موتفکات کے تہے ایا تم آتے ہو ساتہہ
اُس بُرے کام کے اور ساتہہ سبب قباحت اُسکے کے سبقت نہ پکڑی اوپر تمہارے کسی نے
عالمون سے یعنی کسی نے آگے تمسے ایسا بُرا کام نہیں کیا کہ برا ہے نزدیک اچھی آدمیونکے

وقف لازم

أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُونَ السَّبِيلَ ۵ وَتَأْتُونَ فِي نَادِيكُمُ الْمُنكَرَ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَن قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللَّهِ إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۵
ایا آتے ہو تم ساتہہ مردون کے بطریق جماع کے اور کاٹتے ہو تم راہ گزرون کے یعنی مال انکا چہین لیتے ہو اور مارتے ہو انکے تئین اور اس سبب سے آنا موقوف کیا ہے لوگون نے اور راستہ بند ہوا ہے اور آتے ہو بیچ مجلس اپنی کی بیچ کامون برے کے۔ پس تہا جواب قوم اسکی کو بات اسکی کا مگر یہ کہ کہا انہون نے لا عذاب خدا کی کو اوپر ہمارے اگر ہے تو سچ کہنے والون سے یعنی تو جو کہتا ہے کہ یہ کام برے ہین اور بسبب ان کامون کے عذاب آویگا پس خدا کو کہہ کہ عذاب بہیجے اوپر ہمارے قَالَ رَبِّ انصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِينَ کہا لوط نے بطریق مناجات کے اے خدا یاری دے میرے تئین ساتہہ بہیجنے عذاب کے اوپر گروہ بدکارون کے وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَىٰ قَالُوا إِنَّا مُهْلِكُو أَهْلِ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۖ إِنَّ أَهْلَهَا كَانُوا ظَالِمِينَ اور جس وقت کہ آئے بہیجے ہوتے ہمارے یعنی فرشتے طرف ابراہیم کی واسطے خوشخبری بیٹے کے کہا انہون نے تحقیق کہ ہم مارنے والے ہین لوگون اس قریے کو کہ سدوم نام تہا اس واسطے کہ بہا نجے تیرے کو جہٹلاتے ہین تحقیق کہ صاحب اس گانون کے ستم کرنے والے ہین ساتہہ کفر کے قَالَ إِنَّ فِيهَا لُوطًا ۚ قَالُوا نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَن فِيهَا ۖ لَنُنَجِّيَنَّهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ ۵ کہا ابراہیم علیہ السلام نے تحقیق کہ بیچ اس گانون کے لوط ہے اور وہ ظالمون سے نہین ہے کہا فرشتون نے ہم جاننے والے زیادہ ہین ساتہہ اسکے کہ بیچ اس گانو کے ہے مومن سے اور کافر سے البتہ اسکو نجات دیوینگے ہم اور لوگون اسکے کو مگر جورو اسکی کو کہ وہ ہووے باقی ماندون سے یعنی عذاب مین یا گانون مین یعنی کہینگے ہم لوط ساتہہ قوم اپنی کے گانون سے باہر جاوے مگر جورو اسکی دریں اس قوم کے رہی اور ساتہہ انکی ہلاک ہووے وَلَمَّا أَن جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالُوا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ۖ إِنَّا مُنَجُّوكَ وَأَهْلَكَ إِلَّا امْرَأَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ ۵ اور اسوقت کہ آئے بہیجے ہوتے ہمارے طرف لوط کے غمگین ہوا ساتہہ انکی اور تنگ ہوا ساتہہ سبب انکے دل کے طرف سے یعنی تنگدل ہوا کہ مبادا قوم سے انکو ایذا پہنچے اسواسطے کہ وہ قوم غریبون کو

غریبوں کو ایذا دیتے تھے جب فرشتوں نے لوط کو آزردہ پایا تسلی کی اُسکی اور کہا فرشتوں نے
مت ڈر اور غم مت کہا تحقیق کہ ہم نجات دینے والے ہین تیرے تئین اور تیری اہل کو مگر عورت
تیری کہ وہ ہووے پیچھے رہی ہوؤن سے اور ہلاک ہونے والون سے اِنَّا مُنۡزِلُوۡنَ عَلٰۤى اَهۡلِ
هٰذِهِ الۡقَرۡيَةِ رِجۡزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوۡا يَفۡسُقُوۡنَ تحقیق کہ ہم اُتارنے والے ہین اوپر
لوگون اُس گانو کے ایک عذاب آسمان سے یعنی پتھر برساوین بسبب اُسکے کہ بدکاری
کرتے تھے پس ساتھ حکم الٰہی کے لوط کو ساتھ اہل اُسکی کے نجات دی اور کافرون مولفکو
ہلاک کیا اور شہرہ خرابی اُنکی کا عبرت اورون کی ہوئی جیسے خدا ے تعالیٰ فرماتا ہے وَلَقَدۡ تَّرَكۡنَا
مِنۡهَاۤ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ اور تحقیق کہ چھوڑا ہمنے اُس گانو سے نشانیان روشن واسطے
اس گروہ کے جو سمجھنے والے آب تلک کہتے ہین کہ پانی وہان کا سیاہ ہے وَاِلٰى مَدۡيَنَ
اَخَاهُمۡ شُعَيۡبًا ۙ فَقَالَ يٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ وَارۡجُوا الۡيَوۡمَ الۡاٰخِرَ وَلَا تَعۡثَوۡا فِى الۡاَرۡضِ
مُفۡسِدِيۡنَ ۝ اور بھیجا ہمنے طرف لوگون مدین کے بھائی اُنکا شعیب
کو پس کہا اے گروہ میری پوجو تم خدا کو اور اُمید رکھو ثواب عاقبت کی کو یعنی عمل کرو کہ ساتھ اُنکے
اُمید ثواب کی سکھو رکھو یا ڈرو تم سختی روز قیامت کی سے اور نہایت تباہی نڈھونڈو تم
بیچ زمین مدین کے بیچ اُس حالت کے کہ قصد کرنے والے فساد کے ہو تم فَكَذَّبُوۡهُ
فَاَخَذَتۡهُمُ الرَّجۡفَةُ فَاَصۡبَحُوۡا فِىۡ دَارِهِمۡ جٰثِمِيۡنَ ۝ پس جھوٹا جانا اُس کو یعنی شعیب
علیہ السلام کو پس پکڑا انکو زلزلہ سخت نے یا آواز جبرئیل نے کہ دل انکے کانپے پس فجر کی
اُنہون نے بیچ گھرون اپنے کے اوندھے پڑے ہوئے یعنی موئے ہوئے رہ گئے زانو
پر پڑے ہوئے ہیبت آواز کی سے یا آنے زلزلہ کی سے وَعَادًا وَّثَمُوۡدَا۟ وَقَدۡ تَّبَيَّنَ
لَـكُمۡ مِّنۡ مَّسٰكِنِهِمۡ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيۡطٰنُ اَعۡمَالَهُمۡ فَصَدَّهُمۡ عَنِ السَّبِيۡلِ وَكَانُوۡا مُسۡتَبۡصِرِيۡنَ
اور یاد کر قوم عاد اور ثمود کو یعنی ہلاکت انکی کو اور تحقیق کہ روشن ہوئے ہے یعنی ہلاکت اُنکی
خاص تمہارے تئین گھرون اُنکی سے کہ حجاز اور یمن ہے یعنی جسوقت تم وہان گزرتے ہو تو آثار
عذاب اُنکے کو دیکھتے ہو اور بنایا واسطے اُنکے شیطان نے اعمالون اُنکے کو یعنی کفر اور
جھوٹھ سے پس دور رکہا اُنکو راہ سیدھی سے اور تھے دیکھنے والے یعنی اچھا برا دیکھتے تھے
اور عمل اچھے پر نکرتے تھے وَقَارُوۡنَ وَفِرۡعَوۡنَ وَهَامٰنَ وَلَقَدۡ جَآءَهُمۡ مُّوۡسٰى بِالۡبَيِّنٰتِ
فَاسۡتَكۡبَرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ وَمَا كَانُوۡا سٰبِقِيۡنَ اور یاد کر قارون اور فرعون اور ہامان کو اور تحقیق

کہ آیا ساتھ اُنکے موسیٰ علیہ السلام ساتھ معجزون روشن کے پس غرور کیا اُنھون نے بیچ زمین مصر کے اور نہ تھے سبقت لے جانے والے یعنی اوپر حکم خدا کے فَکُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ج فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا وَّمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ پس اُن سب کو پکڑا ہمنے ساتھ عذاب کے بسبب گناہ کے پس بعض اُن سے وہ کوئی تھا کہ بھیجی ہمنے اوپر اُسکے باو سخت کہ اُسمین کنکر تھے یعنی قوم لوط پر اور بعض اُن سے وہ کوئی تہا کہ پکڑا اسکو عذاب آواز کے نے یعنی قوم ثمود اور لوگ مدین کے اور بعض اُن سے وہ تھا کہ غرق کیا ہمنے اسکو بیچ زمین کے یعنی قارون کو اور بعض اُن میں سے کوئی تہا کہ ڈبویا ہمنے انکو بیچ پانی کے یعنی قوم نوح اور فرعون کو اور نہ تہا خدا ایسا کہ ستم کرے اوپر انکے یعنی بے گناہ عذاب کرے ولیکن تھے وہ اوپر جانون اپنی کے ستم کرتے تھے ساتھ کفر اور گناہ کے مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۭ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ مانند اُن لوگون کے کہ پکڑا اُنہون نے سوائے خدا کے دوستون کو یعنی بتون کو خدا جانا مانند مکڑی کے ہے کہ واسطے اپنے پکڑے گہر کو اور تحقیق کہ بودا زیادہ گھرون سے گھر مکڑی کا ہے کہ نہ چھت ہے نہ دیوار ہے اور نہ جاڑا رُکے نہ گرمی اگر ہووین کافر کہ جانین البتہ یہ مثل اسواسطے ہے کہ جیسے گہر مکڑی کا سست اور بے بنیاد ہے اسی طرح دین اُنہون کا بھی سست اور خوار ہے خلاصہ تفسیر کا یہ تھا جو لکھا گیا اور تفسیر اسکی بہت ہے زیادتی کے واسطے نہین لکھی جو کوئی مفصل چاہے تفسیر حسینی مین یا بحر الحقایق مین ملاحظہ کرے اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ تحقیق کہ خدا جانتا جو کچہہ کہ بلاتے ہو تم سوا سے اسکے ہر چیز سے مانند بتون کے یا فرشتون کے یا ستارون کے اور وہ غالب ہے یعنی بیچ مُلک اپنے کے شریک نہین رکہتا محکم ہے ساتھ حکمت عذاب کافرون کے یعنی ڈھیل کرتا وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ اور یہ مثالین لاتے ہین ہم اور بیان کرتے ہین واسطے آدمیون کے اور نہین پاتے ہین یعنی فائدہ اسکا مگر دانا اور عقلمند خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ پیدا کیا اللہ نے آسمانون کو اور زمین کو واسطے اظہار کرنے سچ کے نہ واسطے جھوٹھ کے اور بازی

وقف لازم

۴ ع ۱۴ ۱۶

کے تحقیق بیچ اس پیدا کرنے کے نشانی ہے واسطے ایمان لانے والون کے

اُتْلُ مَا اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ

۲۱ جز

پڑھ جو کچھ بھیجا جاتا ہے طرف تیری قرآن سے اور قایم رکھ نماز کو تحقیق نماز باز رکھتی ہے
کام برے سے اور اس عمل سے کہ ساتھ حکم شرع کے منع ہووے یعنی اُسکے سبب سے
آدمی گناہ سے باز رہتا ہے اور روایت ہے کہ ایک جوان انصاریون سے ساتھ
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز ادا کرتا تھا اور کوئی کام بدکاریون سے ایسا نہ تھا کہ وہ
نکرتا تھا جب یہ باتین اُسکی حضرت سے عرض ہوئین حضرت نے فرمایا کہ قریب ہے کہ نماز
باز رکھے اُسکو اُن باتون سے کہ بدی کرتا ہے تھوڑی مدت مین اُسنے توفیق توبہ کی پائی
اور صحابیون سے ہوا اور وسیط مین انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حضرت رسالت پناہ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی باز نرکھے اُسکو نماز اُسکی بدکاری سے
زیادہ نہووے اُسکو ساتھ اُسکی نماز کے مگر دوری اور تاویلات مین مذکور ہے کہ ہر ایک سے
یعنی تن سے اور نفس سے اور دل سے اور سر سے اور روح سے اور خفی سے ایک
نماز ہے باز رکھنے والے نماز تن کی منع کرنیوالی ہے گناہون سے اور نماز نفس کی مانع ہے
علایق سے اور نماز دل کی باز رکھتی ہے زیادتی غفلت سے اور نماز سر کی منع کرے
متوجہ ہونے سے ماسواے کے سے اور نماز روح کی منع کرے دیکھنے غیر کے سے اور نماز
خفی کی بچاوے آدمی کو مرتبہ انانیت مین کہ اوپر اُسکی ظاہر ہووے حقیقت جیسے
کسی نے کہا ہے سے جز یکی نیست نقد این عالم ٭ بازمین و بعالمش مفروش
وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۝ اور البتہ ذکر خدا کا بڑا ہے یعنی اور چیزون
سے بڑا ہے اسواسطے کہ ذکر اُسکا بندگی ہے اور ذکر اور ونکا بندگی نہین ہے اور
خدا جانتا ہے جو کچھ کہ کرتے ہو تم نماز سے اور سواے اُسکے پس ویسی ہی جزا دیوے گا وَ
لَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ق اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا
اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ اور لڑائی
نکرو تم ساتھ اہل کتاب کے مگر ساتھ اُس خصلت کے کہ اچھی ہے مگر اُنہون نے کہ
ستم کیا اُنہین سے یعنی عہد توڑا اور کہتے ہین ظالم اہل کتاب سے وہ ہین کہ ثابت کرتے

ہین واسطے خدا کے بیٹا اور کہو تم اُنسے کہ ساتھہ صدق تمام کے ایمان لاتے ہین ہم ساتھہ
اِس چیز کے کہ نیچے بہیجی گئی ہے طرف ہماری یعنی قرآن اور ساتھہ اس چیز کے جو بہیجی ہے
طرف تمہاری یعنی توریت اور انجیل اور زبور اور خدا ہمارا اور خدا تمہارا ایک ہے اور ہم خاص
خدا کے تئین اسلام لانے والے ہین وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الْكِتٰبَ فَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ
الْكِتٰبَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَمِنْ هٰٓؤُلَاۗءِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ
اور اسی طرح یعنی بہیجا ہمنے اور پیغمبرون کے کتابون اپنی کو بہیجا ہمنے اوپر تیرے قرآن کو
پس وہ لوگ کہ دیا ہمنے اُنکو علم کتاب کا ایمان لاتے ہین ساتھہ قرآن کے اور اس گروہ عرب سے
کوئی ہے کہ ایمان لاتا ہے ساتھہ قرآن کے یا ساتھہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور منکر نہین
ہوتے ساتھہ آیتون کتاب ہماری کے مگر کافر لوگ کافرون سے مراد کعب بن اشرف اور ابو جہل
اور مانند اُنکے ہین وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ
الْمُبْطِلُوْنَ اور نہ تہا تو کہ پڑہتا تو آگے قرآن سے کتابون اُتری ہوئی سے اور نہین لکہتا
ہے تو کسی کتاب کو ساتہہ ہاتھہ سیدھے اپنے کے یہ لفظ تاکید ہے کہ ہرگز پڑہنا لکھنا نجانتا تہا
تو اگر جانتا ہوتا اسوقت شک مین پڑتے تباہ کار یعنی مشرک عرب کے کہتے کہ پڑہا لکھا ہوا ہے
قرآن کے تئین بہی کتابون اگلی سے نکال کر پڑہتا ہے یا یہودی اس شک مین پڑتے
کہ ہمنے اپنی کتابون مین پڑہا ہے کہ پیغمبر آخر زمانہ کا ناخواندہ ہو وے گا جو پڑہتا لکہتا ہے پس
وہ پیغمبر نہین ہے بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ
اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ بلکہ قرآن آیتین روشن ہے بیچ سینون اُنکی کے کہ دئے گئے ہین علم
یعنی مسلمان کتاب والے اور منکر نہین ہوتے خاص آیتون ہماری کو مگر جو ن سے کہ ظالم
ہین ظلم مین کہ دلیلین واضح دیکھتے ہین اور جہگڑتے ہین وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ
مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ اور کہا کافرون نے کیون نہیجا
نہین جاتا اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نشانی پروردگار اسکے سے یعنی معجزہ مانند اُونٹنی
حضرت صالح اور عصا موسی کے اور ید علیسی کے صلواۃ اللہ علیہم کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سوا اسکے نہین ہے کہ آیتین اور معجزے نزدیک اللہ کے ہین جسوقت جس کسی پر
چاہے بہیجے میرے اختیار مین نہین ہے اور سوا اسکے نہین ہے کہ مین ڈرانے والا
ہون ظاہر یعنی ڈراتا ہون مین تمکو اس نعمت مین کہ سمجہو تم اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ

الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ کیا کفایت نہین کرتا انکو بیچ
معجزہ یہہ کہ بہیجا ہمنے اوپر تیرے قرآن کو پڑہا جاتا ہے اوپر انکو بیچ زبان اُنکی کے اور وہ
فصیح گو ہین اور چہوٹی سے سورۃ برابر قرآن کے اُن سے مانگتا ہے تو مقابلہ تیرے لشکر آرائی
کرتے ہین اور مال اور جان خرچتے ہین اور سورہ ویسی نہین بنا سکتے ہین اس سے زیادہ
روشن معجزہ کیا ہوگا تحقیق کہ بیچ اس کتاب کے البتہ ایک بخشش ہے یا نعمت بڑی ہے اور
نصیحت ہے واسطے اُس گروہ کے کہ تصدیق سے ایمان لاتے ہین قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ
بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا
بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بس ہے خدا درمیان میرے اور تمہارے
گواہ یعنی ساتھہ بات میری کے جانتا ہے جو کچہہ بیچ آسمانون کے اور زمین کے ہے پس حال
میرا اور تمہارا بہی اُس سے چہپا نرہیگا اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین ساتھہ باطل کے اور کفر کیا ہے
ساتھہ خدا کے وہ گروہ وہی ہین نقصان کرنے والے کہ بدل کیا ہے ایمان کو ساتھہ کفر کے
وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَاۗءَهُمُ الْعَذَابُ ۭ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً
وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ اور جلدی کرتے ہین کافر تجہکو ساتھہ اُتارنے عذاب کے اور جو
نہوتی مدت مقرر کی گئی واسطے عذاب ہر قوم کے البتہ آتا ساتھہ اُن شتاب مانگنے والون کے
عذاب وعدہ کیا گیا اور بے شبہ آویگا وہ عذاب ساتھہ اُنکی ناگاہ یعنی بیچ دنیا کے یا وقت مرنے کے
یا آخرت مین اور وہ نجانین آنے اُسکے سے يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ
بِالْكٰفِرِيْنَ شتابی کرتے ہین تیرے تئین واسطے آنے عذاب کے اور حالانکہ دوزخ
نے پکڑا ہے اور گہیر لیا ہے ساتہہ کافرون کے یعنی جو گناہ کہ لائق جہنم کے ہین اُنہون نے
گہیرا ہوا ہے کافرون کو يَوْمَ يَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ
ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اس دن کہ آوے عذاب ساتھہ اُنکے اوپر سرون اُنکے کے اور
نیچے پاؤن اُنکے سے اور کہے اللہ یا فرشتہ حکم اُسکے سے دوزخ والون کو کہ چکہو تم بدلہ
اُس چیز کا کہ کرتے تھے دنیا مین عمل کی تہی اور عاقبت سرا سے بدلہ کی نقل ہے کہ ایک گروہ
نے مومنون سے بیچ مکہ کے اقامت کی تہی اور واسطے قلت خرچ کے یا محبت وطن کے یا
صحبت بہائیون کے مکہ سے جدا نہوتے تھے اور ساتھہ خوف کے عبادت خدا کی کرتے تھے
خدا تعالیٰ نے یہ آیت بہیجی کہ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ

اے بندے میرے وہ کہ ایمان لائے تم یعنی اہل شرک سے کنارے ہو جاؤ تم اور جس شہر میں کہ
عبادت ظاہر نکر سکو تم تحقیق کہ زمین میری کشادہ ہے یعنی سفر کرو تم اس خوف کے شہر سے
پس خاص میرے تئین بندگی کرو تم اور اس جگہہ کہا ہے شعر سفر کن جو جائیست ناخوش بود
کزین جا ار رفتن بدان تنگ نیست و گر تنگ گردد ترا جایگاہ ؛ خدائے جہان را جہان تنگ نیست
اگر جور وطن سے یا شہر سے دوستی ہے پس ایک دن آخر جدائی ہو وےگی كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ
الْمَوْتِ ثُمَّ إِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ہر نفس چکھنے والا موت کا ہے اور جس وقت موت آوےگی لاچار سب سے
جدائی ڈالےگی پس طرف ہماری پھرنے والے ہوگے تم وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا نِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ
اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں ساتھہ خدا کے اور پیغمبر کے اور کئے ہیں عمل اچھے البتہ اتارین
ہم انہوں کو بہشت میں بیچ مکانوں بلند کے کہ جاری ہیں نیچے ان مکانوں کے نہریں
بیچ اس حالت کے کہ ہمیشہ رہیں بیچ ان منزلوں کے یا بہشت کے اچھا اجورہ ہے خاص
عمل خیر کرنے والوں کو الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ان لوگوں نے کہ صبر کیا اوپر
ایذا کافروں کے یا جدائی وطن کے اور اوپر پروردگار اپنے کے توکل کرتے ہیں اور کام
اپنے ساتھ اسکے سونپتے ہیں کہتے ہیں مسلمانوں مکہ کے نے ان آیتوں کو سن کر قصد ہجرت
کا طرف مدینہ کے کیا اور یہہ وسواس انکو آیا کہ بیچ اس شہر کے اسباب معاش ہمارے کے
موجود نہووین کس طرح جا سکین یہ آیت آئی کہ وَكَأَيِّنْ مِنْ دَابَّةٍ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللَّهُ
يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ اور بہت جانوروں سے کہ کسی طرح نہیں اٹھاتے
روزی اپنی کو اللہ روزی دیتا ہے انکو اور تمہارے تئین بھی پس اندیشہ نکرو معاش کا
بیچ شہروں سفر کے اور وہ سننے والا ہے خاص قول تمہارے کو جو تم کہتے ہو کہاں سے کھاوینگے
ہم جاننے والا ہے ساتھ اسکے جو تمہارے تئین رزق کہاں سے دیوے وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ
خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ اور جو پوچھے
تو اہل مکہ کو کہ کس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو اور تابعدار کیا سورج اور چاند کو البتہ کہیں
کہ اللہ نے پس کہاں پھیرے جاتے ہیں توحید سے یعنی کیوں منہ راہ حق سے پھیرتے
ہیں اور طرف راہ باطل کی دوڑتے ہیں اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ
إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ اللہ کشادہ کرتا ہے روزی کو جس کسی کے واسطے چاہتا ہے بندوں سے

اپنے سے اور تنگ کرتا ہے خاص اُن کو کہ چاہتا ہے تحقیق کہ خدا ساتھ ہر چیز کے یعنی کشادگی اور تنگی کے جاننے والا ہے وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَّن نَّزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ مِن بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُولُنَّ اللَّهُ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ؏ اور اگر پوچھیو تو کافرون عرب کے سے کہ کسنے نیچے بھیجا ہے آسمان سے یا ابر سے پانی کو پھر جلا دیا ساتھ اُسکے زمین کو پیچھے مرنے اُسکے سے البتہ کہتے ہیں اللہ نے یعنی اقرار کرتے والے ہین کہ ایجاد کرنے والا اسکا اور دونون جہان کا وہ ہے اور پھر بعض چیزون کو بیچ بندگی کے شریک اُسکا کرتے ہین کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شکر خاص خدا کو کہ اس گمراہی سے بچایے اور بہرے تابعدارون کو نگاہ رکھا بلکہ بہت کافر نہین سمجھتے ہین وَمَا هَٰذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَهْوٌ وَلَعِبٌ وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ؏ اور نہین ہے یہ زندگانی دنیا کی مگر کھیل اور کام اور تحقیق کہ سرائے دوسری یعنی عاقبت وہ ہے گھر زندگانی ہمیشہ کی کا یعنی زندگانی ہمیشہ کی اُسمین ہووئیگی اگر ہووین آدمی کہ جانین یعنی اختیار نکرین دنیا کو کہ جانے والی ہے اور عاقبت کے کہ ہمیشہ رہنے والی ہے فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۚ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ پس جسوقت کہ بیٹھیں کافر بیچ کشتی کے اور بسبب موج کے بیچ بھنور بیقراری کے پڑین پکارین خدا کو یعنی رجوع کرین اُس حالت مین کہ خالص کرنے والے ہووین واسطے خدا کے دین اپنے کے تئین پس اُسوقت کہ نجات دیوے خدا انکو یعنی ڈوبنے سے اور سلامت باہر لاوے طرف خشکی کے اُسوقت وہ شریک لاوین یعنی پھر کافر ہووین لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ وَلِيَتَمَتَّعُوا ۖ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ تو کافر ہووین ساتھ اُس چیز کے کہ دی ہے ہمنے انکے تئین نعمت نجات کی سے اور تو برخوردار ہووین یعنی جمع ہووین واسطے بندگی بتون کے پس شتابی ہووے کہ جانین یعنی عاقبت کام اپنے کی وقت عذاب کے أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا آمِنًا وَيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۚ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَةِ اللَّهِ يَكْفُرُونَ آیا نہین دیکھا مکہ والون نے وہ کہ کیا ہمنے شہر انکا ایک حرم صاحب امن یعنی قتل اور غارت سے اور حالانکہ لئے جاتے ہین مال لوگون کا گرد اسکے سے جو اُس پاس اُسکے لوٹ لیتے ہین لوگون کو اور مارتے ہین اور قید کرتے ہین گردمیش مکہ کے اور کوئی مزاحم اُنکا نہین ہوتا آیا ساتھ باطل کے کہ بت ہین ایمان لاتے ہین اور ساتھ نعمت خدا کے کافر ہوتے ہین اور دلیل کافر ہونے انکی کی شرک ہے

نصف (۱۲)

وقف لازم

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ؕ اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًی لِّلْكٰفِرِیْنَ ۝ اور کون ہے ظلم کرنے والا زیادہ اُس کسی سے کہ جوڑے اوپر اللہ کے جوٹھہ کو یعنی گمان کرے کہ اُسکے تئین شریک یا جھوٹھ جانے قرآن کو یا پیغمبر کو اسوقت کہ آوے ساتھہ اسکے آیا نہین ہے بیچ دوزخ کے جائے مقام واسطے کفر کرنے والونکے

وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَاِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ اور وہ لوگ کہ سعی کرتے ہین بیچ کام ہمارے کے اور قایم کرتے ہین دین ہمارا البتہ راہ دکھلاوین ہم انکو ساتھہ راہ اپنے کے اور تحقیق کہ اللہ ساتھہ نیک کام کرنے والونکے ہے شیخ سہیل نے فرمایا ہے جو کوئی سعی کرے قایم ہووے سُنّت پر دکھلاوین ہم اُسکو راہ جنّت کی اور روایتین اس آیت کی تفسیر مین بہت ہین جو کوئی طالب ہووے تفسیر حسینی مین دیکھے

سورۃ الروم مکیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وھی ستون آیۃ

الٓمّٓ ۝ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۝ فِیْۤ اَدْنَی الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَیَغْلِبُوْنَ ۝ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ ابوالجوزا رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عباس سے نقل کی ہے کہ حرف جدا کہے گئے صفت ثنا خدا کے ہین جیسے ان کلمون سے اشارہ ہے کہ الف الوہیت کا ہے اور لام لطف سے ہے اور میم ملک سے ہے اور بعضے کہتے ہین کہ الف اللہ کا اور لام جبریل اور میم اسم محمد کا ہے صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اللہ نے بواسطہ جبریل کے وحی بھیجی طرف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلبہ کئے گئے ہوئے رومی یعنی فارس والے اوپر انکی غالب ہوئے بیچ نزدیک تر زمین کے کہ نسبت عرب کی ساتھہ زمین روم کے ہووے قصہ اسکا یہ ہے کہ خسرو پرویز ایک بادشاہ تہا شہریار اور فرخان دونون امیرون کو بہت لشکر سے بہیجا کہ انہون نے بہی بعض مکان کہ متعلق روم کے تھے اپنے تصرف مین کئے اور لوگ روم کے بھاگے اور نوین برس مین پیغمبر ہونے کے بعد حضرت محمد کی یہ خبر پہونچے کافر مکہ کے خوش ہوئے اور از راہ طعن کے ایمان والون کو کہا کہ تم اور قوم ترسائیون کی اہل کتاب ہو اور ہم اور فارس والے جاہل ہین پس غلبہ فارس والون کے سے اوپر اہل روم کو شگون لیتے ہین کہ ہم اوپر تمہارے غالب ہووینگے پس خدائے تعالی نے یہ آیت بھیجی

پہنچی کو رومی نیچے غالب ہوئے انکے یعنی فارس والوں کے قریب ہے کہ غالب ہووینگے
بیچ تھوڑے برسوں کے یعنی تین برس یا نو برس میں قصہ اس آیت کا بہت تھا مختصر کیا کہ
پڑھنے والوں کو آسان ہووے جو کوئی چاہے تفسیر حسینی میں دیکھے لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ
بَعْدُ وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ خاص اللہ کو ہے حکم آگے غلبہ فارس کے سے اور روم
کے اور پیچھے غالب ہونے روم کے سے اوپر فارس کے یعنی ہر وقت حکم اسکا جاری ہے
اوپر کاموں کے اور اس دن کہ رومی اوپر فارسیوں کے غلبہ کریں خوش ہووینگے مسلمان
بِنَصْرِ اللّٰهِ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ساتھ مدد کرنے اللہ کے یاری
دیتا ہے اللہ جس کسی کو کہ چاہتا ہے اور وہ غالب ہے بدلہ لینے میں مہربان ہے غلبہ
دیوے ایک گروہ کو اوپر دوسرے گروہ کے وَعْدَ اللّٰهِ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ
النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ وعدہ کیا اللہ نے حق وعدہ کرنے کا یعنی رومیوں کو غالب کرے
اوپر فارسیوں کے خلاف نہیں کرتا ہے اللہ وعدہ اپنے کو لیکن بہت آدمی نہیں جانتے
ہیں سچا وعدہ اسکے کو يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ
جانتے ہیں چیز ظاہر کو زندگانی دنیا کی سے اور وہ کاموں آخرت کے سے غافل اور بے خبر
ہیں اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ
مُّسَمًّى وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ کیا فکر نہیں کرتے بیچ ذاتوں اپنی
کے کہ نہیں پیدا کیا اللہ نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ کہ بیچ آسمانوں اور زمین کے ہے
مگر واسطے اظہار حق کے یعنی ثواب اور عذاب اور واسطے وقت مقرر کیے گئے کے کہ جب وہ وقت
پہنچے آخر ہووے یعنی روز قیامت اور تحقیق کہ بہت آدمیوں سے یعنی کافر ساتھ دیدار
پروردگار انکے کافر ہیں اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ
عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَا
اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانَ اللّٰهُ
لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ کیا سیر نہیں کرتے بیچ زمین کے یعنی جگہ گزرنے قوم عاد
اور ثمود کے تو دیکھیں کہ کیونکر تھا آخر کار ان لوگوں کا کہ تھے آگے انکے امت گزری ہوئی
سے تھے وہ گروہ سخت زیادہ مکہ والوں سے قوت میں مانند عادیوں کے اور مانند انکے
اور پھیرا انہوں نے زمین کے تئیں واسطے کھیتی کے اور عمارت کے خاص اسکے تئیں بہت

اس چیز سے کہ عمارت کی مکہ والون نے اور آئے ساتھ اُنکے پیغمبر اُنکے ساتھ آیتون روشن کے یا معجزون ظاہر کے اور وہ ساتھ اُنکے ایمان نہ لائے پس نہین ہے اللہ ایسا کہ ظلم کرے ساتھ اُن کے ولیکن تھے کہ اوپر جانون اپنی کے ستم کرتے تھے یعنی بسبب کفر کے اور جہوٹھ جاننے کے ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِينَ أَسَاءُوا السُّوأَىٰ أَن كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَكَانُوا بِهَا يَسْتَهْزِئُونَ پس ہے آخر کار اُن لوگون کا کہ بُرا کیا اُنہون نے یعنی کفر کیا نتیجہ بُرا یعنی عذاب ہووےگا اُنکو بسبب اسکے کہ جہٹلایا اُنہون نے آیتون کو اللہ کی کہ اعتقاد نلائے ساتھ قرآن کے یا دہشت نہ پکڑی ساتھ دلیلون قدرت کے اور تھے جو ساتھ اُن آیتون کے ٹھٹھا کرتے تھے اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ اللہ پیدا کرتا ہے خلق کو نطفہ سے یعنی پانی منی کے سے پس دوسری بار جلاتا ہے اور اُٹھاتا ہے پیچھے مرنیکے پس طرف حکم اُس کے کو پھیرے جاتے ہین وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُونَ ۝ اور بیچ اُس دن کے کہ قایم ہووے قیامت چپکے ہووین کافر یعنی از روے شرمندگی کے کہ جواب نہ آویگا اُن کو وَلَمْ يَكُن لَّهُم مِّن شُرَكَائِهِمْ شُفَعَاءُ وَكَانُوا بِشُرَكَائِهِمْ كَافِرِينَ ۝ اور نہ ہووے واسطے اُنکے تئین شریکون اُنکے سے کہ بت تھے جو انکو اللہ مقرر کیا تھا شفاعت کرنے والا یعنی دنیا مین کہتے کہ خدا ہماری شفاعت کرنے والے ہمارے ہوینگے اُسدن شفاعت اُنکی سے نا امید اور محروم رہین اور ہووین کافر ساتھ اُن شریکون کے نامعتقد وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَتَفَرَّقُونَ ۝ اور جسدن کہ قایم ہووے قیامت اُسوقت پریشان ہووین گے لوگ اور آپس سے جدا ہووین ایک گروہ مونہہ اپنے طرف اعلیٰ علیین کے لاوین اور ایک جماعت بیچ اسفل السافلین کے پڑین فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَهُمْ فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ ۝ پس اسے پر وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین اور عمل اچھے کئے ہین پس وہ بیچ باغون کے خوش کئے جاوین وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ فَأُولَٰئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُونَ ۝ اور اسے پر وہ لوگ کہ کافر ہین اور جہوٹھا جانا ساتھ آیتون ہماری کے یعنی قرآن کے اور دیکھنے قیامت کے کو پس وہ گروہ بیچ عذاب کے حاضر ہونے والے ہین فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ ۝ تو مصدر ہے ساتھ معنی امر کے یعنی تسبیح کہو اللہ کی یا نماز ادا کرو وقت رات کے مراد نماز مغرب کی اور عشا کی ہے اور اُسوقت کہ بیچ فجر کے آو مراد نماز صبح کی ہے وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ

اور خاص اُس کو ہے تعریف اور بیچ آسمانوں کے اور زمین کے یعنی جو کوئی کہ بیچ آسمان اور زمین کے ہے شکر اُسکا کرتا ہے اور نماز ادا کرو تم آخر دن کی مراد نماز عصر کی ہے اور جس وقت کہ آتے ہو بیچ وقت ظہر کے یعنی نماز پیشین ادا کرو یُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ط وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۵ باہر لاتا ہے خدا زندہ کو مردہ سے جیسے مرغ بیضہ سے اور آدمی منی سے یا مسلمان کافر سے اور اچھا بُرے سے یا عالم جاہل سے اور باہر لاتا ہے مردے کو زندہ سے برعکس انہوں کے کہ مذکور ہوئے اور جلاتا ہے زمین کو یعنی گھانس اُگاتا ہے پیچھے مرنے اُسکے کے اور اسی طرح باہر نکالے جاؤ گے تم قبروں سے وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ اور نشانیوں قدرت اُسکی سے ایک یہ ہے کہ پیدا کیا اصل تمہاری کو یعنی آدم علیہ السلام کو خاک سے پس اب تم آدمی ہو پراگندہ ہوتے ہو بیچ زمین کے واسطے تصرف اسباب معیشت کے وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ اور نشانیوں قدرت اُسکی سے وہ ہے کہ پیدا کیا واسطے تمہارے ہم جنس تمہاری سے عورتوں کو تو کہ خواہش کرو بسبب جانسیت کے ساتھ اُنکے اور آرام پکڑو تم ساتھ اُنکے اسواسطے کہ ایک جنس ہونا سبب محبت کا ہے اور خلاف ہونا سبب نفرت کا اور کیا یعنی ظاہر لایا درمیان تمہارے اور جوروں تمہاری کے دوستی اور مہربانی تحقیق کہ بیچ اُس پیدائش کے البتہ دلیلیں ہیں خاص اس گروہ کو کہ فکر کرتے ہیں اور او پر حکمت اس صورت کے خبردار ہوویں وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ۵ اور نشانیوں قدرت اسکی سے ہے پیدا کرنا آسمانوں اور زمین کا ہے اور اختلاف زبانوں تمہاری کا بیچ بات کہنے کے یعنی کوئی بلند آواز ہے اور کوئی پست آواز ہے یا کوئی فصیح گو اور کوئی ہکلاتا ہے اور اختلاف رنگوں تمہارے کا کہ کوئی سفید ہے کوئی سرخ کوئی زرد کوئی کالا ہے تحقیق کہ بیچ مخالفت زبانوں اور رنگوں آدمیوں کے حالانکہ ایک ماں باپ سے پیدا ہوئے ہیں البتہ نشانیاں قدرت اور حکمت کی ہیں تمام عالموں کو ہے یعنی اور کسی عالم کے فرشتوں اور آدمیوں اور جنوں سے پوشیدہ نہیں ہے کہ بیچ اس اختلاف کے حکمت کلی ہے اسواسطے کہ اگر سب آدمی صورتوں میں اور گفتگو میں یکساں ہوتے امتیاز ایک دوسرے میں نہ رہتا اور اس سبب سے بہت کام دنیا کے خراب موقوف ہوتے

وَمِنْ اٰیٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ
اور نشانیاں قدرت کاملہ اسکی سے ہے سونا تمہارا بیچ رات کے اور دن کو آرام واسطے
قوت نفسانی کے اور ڈھونڈنا تمہارا روزی کو بخشش اسکی سے یعنی جستجو معاش کی دن
میں اور رات میں اور کہا ہے سونا کیا گیا ہے ساتھ رات کے اور ڈھونڈنا روزی کا تعلق
کیا گیا ہے ساتھ دن کے اور بیچ آیت کے پس وپیش ہے موافق معنی کے تحقیق کہ بیچ
خواب شب کے اور تلاش روزی کے البتہ دلیلیں ہیں واسطے اس گروہ کے کہ سنتے
ہیں ساتھ کانوں ہوش کے وَمِنْ اٰیٰتِهٖ یُرِیْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّیُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً
فَیُحْیٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝
اور نشانیوں حکمت اسکی سے ہے کہ دکھلاتا ہے ساتھ تمہارے بجلی کو واسطے ڈرانے کے
اور بیچ لالچ کے ڈالتا ہے کہ مینہ برسے اور بھیجتا ہے طرف آسمان کی سے بادل کی
طرف سے پانی کو پس جلاتا ہے ساتھ اس پانی کے زمین کو یعنی گھاس ترو تازہ اگاتا ہے پیچھے
مرجانے اسکے کے تحقیق کہ بیچ اس بجلی اور مینہ کے نشانیاں ہیں اور قدرت الہی کے خاص
اس گروہ کے تئیں جو سمجھتے ہیں وَمِنْ اٰیٰتِهٖ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ۭ ثُمَّ اِذَا
دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِّنَ الْاَرْضِ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ۝ اور نشانیوں قدرت اسکی سے وہ ہے کہ ٹھہرا رہنا
ہے آسمان بے ستون اور زمین اوپر پانی کے ساتھ حکم اسکے کے پس جس وقت بلاوے
تمکو یعنی اسرافیل ساتھ نفخہ اخیر کے حق بلانے کا یعنی آواز دیوے کہ اے مردو باہر آؤ زمین
سے اس وقت تم باہر آؤ قبروں اپنی سے اور وہ باہر آنا قبروں سے ایک نشانیوں قدرت
اسکی سے ہے وَلَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ۝ اور خاص اسکو سب
ہے جو کوئی بیچ آسمانوں کے اور زمین کے ہے خاص اسکے فرمانبردار ہیں بیچ موت اور
زندگی کے اور اس احوال میں حکم اسکے سے پھر نہیں سکتے کے وَهُوَ الَّذِیْ یَبْدَؤُا
الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَیْهِ ۭ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ
الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ اور وہ ایسا ہے کہ پہلی بار پیدا کیا خلقت کو پس مارے پس پھر جلاوے
اسکو اور وہ یعنی پھر جلانا آسان زیادہ ہے اوپر اللہ کے اور خاص اسکے تئیں ہے صفت
بلند بیچ آسمانوں کے اور زمین کے اور وہ غالب ہے جاننے والا ہے ساتھ صواب کے
کہ فعل اسکی اوپر حکمت کے ہووین ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ۭ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ

ربع

ایمانکم من شرکاء فی ما رزقنٰکم فانتم فیہ سوآء تخافونہم کخیفتکم انفسکم
کذٰلک نفصل الاٰیٰت لقوم یعقلون ۝ بیان کرتا ہے خدا واسطے تمہارے ایک مثل احوال
نفسون تمہارے سے کیا ہے تمہارے تئین اسکے زر خریدون تمہارے کہ ملک ہین تمہارے
کوئی شریک بیچ اس چیز کے کہ دیا ہے ہمنے تمہارے تئین مال اور اسباب سے پس تم اور وہ
بیچ اس چیز کے یکسان ہو ڈرو تم انسے جو بیچ دخل کرنے کے محکم ہووین مانند ڈرنے تمہارے کے
آزادون سے ذاتون تمہاری سے یعنی شریکون آزادو سے حاصل کلام بات کا یہ ہے کہ
اے صاحبو تم غلامون کو بیچ مال اور ملک اپنے کے شریک نہین کرتے محکم ہونے انکے
سے ڈرتے جیسے بیچ عین المعانی کے اور تفسیرون مین ہے کہ جب حضرت رسالت پناہ نے اوپر
کافرون قریش کے یہ آیت پڑھی کہنے لگے یہ ہرگز نہین ہونے کا پس حضرت نے فرمایا کہ
تم غلامون اپنے کو اپنے مال مین شراکت نہین دیتے پس کس طرح پیدائش کیے ہوئے
اللہ کے کو بیچ ملک اسکے کے شریک کرتے ہو مانند اس تفصیل کے بیان کرتے ہین ہم دلیلین
قدرت وحدت کی واسطے اس گروہ کے جو عقلمند ہین اے پر جاہل اور ستمگار حقیقت ان
باتون کے سے بیخبر ہین بل اتبع الذین ظلموا اھوآءھم بغیر علم فمن یھدی من
اضل اللہ وما لھم من نٰصرین ۝ بلکہ تابعداری کرتے ہین وہ لوگ کہ ستم کرتے ہین اوپر اپنے
ساتھ شرک کے آرزوؤن ذاتون اپنی کو ناداستہ پس کون ہے کہ راہ دکھلاوے اسکو
کہ چھوڑا اللہ نے اور نہین مشرکون گمراہ کو کوئی یاری دینے والا کہ عذاب دوزخ کو
سے انکو چھڑاوے فاقم وجھک للدین حنیفا فطرت اللہ التی فطر الناس علیھا
لا تبدیل لخلق اللہ ذٰلک الدین القیم ولٰکن اکثر الناس لا یعلمون ۝
پس قایم رکھ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم منہ اپنا واسطے بندگی خدا کے بیچ اس حالت کے
کہ رغبت کرنے والا ہووے تو سب دینون سے طرف دین اسلام کے اور اسپر رہو کہ
پکڑی کر سب دین اللہ کی کو ایسا اللہ کہ ساتھ حکمت کے پیدا کیا آدمیون کو واسطے اسکی
یعنی بندگی کے اور کہتے ہین مراد فطرت سے پہچاننا صانع کا ہے تبدیل نہین تم خاص
پیدائش اللہ کی کو یعنی دین کو کہ خدا نے خلق کو واسطے اسکے پیدا کیا وہی دین سیدھا
اور راہ مضبوط و لیکن بہت لوگ نہین جانتے منیبین الیہ واتقوہ واقیموا الصلٰوۃ ولا
تکونوا من المشرکین ۝ یعنی اے پیغمبر منہ طرف دین کی لا ساتھ امت اپنی کے بیچ اس حال کے

سے کہ پھرنے والے ہوویں طرف اُسکے یعنی اللہ کی خبر اُسکے سے اور ڈرو تم اُس سے
اور قایم رکھو نماز کو اور نہو تم شرک لانے والوں سے یعنی جو کوئی نماز قصداً چھوڑی مشرک ہوتا
ہے مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ اور نہو تم اُن لوگوں
سے کہ جدا کیا دین اپنے کو اور ہو گئے گروہ گروہ مراد کافر ہیں کہ دین اسلام کو چھوڑ کر کسی نے
بت پوجے اور کسی نے فرشتے اور کسی نے تارے ہر گروہ جو کچھ کہ نزدیک اُنکے ہے دین
سے خوش ہیں اور ان کو یہ گمان ہے کہ دین ہمارا خوب ہے وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا
رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ
اور جب پہونچے آدمیوں کو یعنی مشرکوں کو سختی یا بیماری یا فقر یاد کریں ساتھ زاری کے
پروردگار اپنے کو پھرتے ہوئے طرف حق کی پس جب چکھا دے خدا اُنکو نزدیک اپنے سے
آسانی یا صحت یا دولتمندی اسوقت ایک گروہ ساتھ پروردگار اپنے کے شریک لاویں لِيَكْفُرُوْا
بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۭ فَتَمَتَّعُوْا ۣ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ تو کفر کریں ساتھ اُسکے جو کچھ بخشا ہے اُنکو نعمت
عاقبت کی سے پس اے کافرو پھل کھاؤ دو دن ان نعمتوں دنیا کی سے پس شتابی ہووے
کہ حکم جانو تم سرانجام کام اپنے کا اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ
آیا بھیجا ہے ہمنے اوپر کافروں کے کتاب کو یا پیغمبر کو پس وہ پیغمبر بات کہے یا کتاب سے
بات کرے ساتھ اُس چیز کے کہ ہیں ساتھ اُسکے شرک لاتے ہیں یعنی دلیل ہووے اوپر شرک
لانے کے وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ۭ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ
اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ اور جسوقت چکھاویں ہم مشرکوں کو کوئی نعمت صحت سے یا وسعت سے خوش ہوویں
ساتھ اُسکے اور جو پہنچے اُنکو کوئی زحمت مرض سے یا قحط سے ساتھ سبب اُسکے کہ آگے بھیجا
ہے ہاتھوں اُنکے نے اسوقت نا اُمید ہوتے ہیں یعنی نہ شکر نعمت کا کرتے ہیں اور نہ صبر
اور سختی کے اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ آیا نہیں جانا ہے یہ کہ اللہ کشادہ کرتا ہے روزی واسطے جس کسی کے چاہتا ہے
اور تنگ کرتا ہے اور جسکے چاہتا ہے تحقیق کہ بیچ اس کہولنے اور تنگ کرنے کے البتہ
نشانیاں عبرت کی ہیں خاص اُس گروہ کو کہ ایمان لاتے ہیں فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ
وَابْنَ السَّبِيْلِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۡ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ پس دے تو اے محمد صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم صاحب قرابت کو یعنی بنی ہاشم کو حق اُنکا یعنی لوٹ سے یہ خطاب طرف

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے لیکن سب مومن داخل ہیں اسمین کہ حق قرابت والون کا دوین
اور دو حق محتاج کا اور مسافر کا یعنی زکوٰۃ میں سے حق انکا دو یہ دینا حقوق کا بہتر ہے
نہ دینے سے واسطے اُن لوگون کے کہ چاہتے ہین دیدار اللہ کا یا رضامندی اُس کی اور
وہ گروہ یعنی جو لوگ سے یہ حق ادا کرتے ہین وہ ہین چھٹکارا پانے والے وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا
لِّيَرْبُوَا فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ اور جو کچھ دیتے ہو تحفے سے اور عطیہ سے تو زیادہ کرے مال تمہارا مال
لوگون کے سے پس زیادہ نہین ہوتا وہ مال نزدیک اللہ کے اور برکت اسکی اٹھ جاتی ہے
مراد اس سے سود کھانا ہے اور جو کچھ دیتے ہو زکوٰۃ سے کہ فرض ہے چاہتے ہو اُس
دینے سے ثواب اللہ کا پس وہ گروہ کہ زکوٰۃ اور صدقہ دیتے ہین واسطے ثواب کے وہ ہین پانے
والے زیادتی کے کہ ایک کے دس زیادہ پاوین اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ
ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ
خدا برحق وہ ہے کہ پیدا کیا تمکو باوجودیکہ نہ تھے تم پس روزی دی تمکو اور دیتا ہے جب تک کہ
زندہ رہو گے پس مارے گا تمکو پھر زندہ کرے گا تمکو یعنی اٹھا دیگا قبرون سے قیامت کو
آیا ہے شریکون تمہارے سے یعنی بتون سے وہ کوئی کہ کرے ان چیزون سے یعنی خلقت
کر سکے یا روزی دے سکے یا مارے یا جلاوے کوئی چیز کہ اُس سبب سے لایق پرستش کے
ہووے اور جو کوئی کام اُن سے نہووے پس وہ بندگی کے نہین لایق ہے پاک ہے خدا
اور بلندتر ہے اس چیز سے کہ شریک لاتے ہین ساتھ اُسکے ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ
بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ظاہر ہوئی تباہی بیچ جنگل
کے یعنی خشکی میں مرنے چارپایون کے سے اور بیچ دریا کے ساتھ طوفان کے اور غرق
ہونے کشتی کے بسبب اُس چیز کے کہ کیا ہے ہاتھون نے آدمیون کے یعنی بسبب گناہون انکے
اکثر علما اوپر اسکے ہین کہ مراد فساد سے خشک سالی ہے اور بھی روایتین ہین تا چکھاوے انکو
تھوڑی سی جزا اس چیز کی کہ کیا ہے شاید وہ ساتھ چکھنے اس تھوڑی کے پھرنے والے
ہووین یعنی شرک سے توحید کی طرف قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مشرکون کو کہ سیر کرو
تم زمین میں پس دیکھو تم کہ کیونکر تھا آخر کار اُن لوگون کا کہ آگے ان سے تھے بیشتر انکے

یعنی پاک ہوئے والون سے شرک لانے والے فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ
يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ○ پس قایم کرا پنے تئین واسطے دین راستکے
یا مُنہہ لا طرف دین درست کے آگے اس سے کہ آوے وہ دن کہ پھرنا نہین ہے حاصل اسکو
تئین نزدیک اللہ کے ہے یعنی اللہ اسکو نہ پھیرے یا کوئی نہ پھیر سکے اس دن کو وہ دن
کہ جدا ہووین آدمی آپس سے یعنی اوپر دو راہون کے ایک گروہ بیچ بہشت کے اور ایک گروہ
بیچ دوزخ کے مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ جو کوئی کہ کافر ہووے
پس اوپر اسکے ہے جزا کفر اسکی اور جو کوئی کہ کام کرے نیک پس واسطے ذات اپنی کے
بچھاتے ہین یعنی جگہہ اپنی راست کرتے ہین بیچ بہشت کے اور تفرقہ لوگون کا بیچ قیامت
کے واقع ہووے لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ
تو اللہ جزا دیوے اُن لوگون کو کہ ایمان لائے ہین اور کئے ہین کام نیک بخشش اپنی سے
ذکر جزا کافرون کا نہ کیا اسواسطے کہ مقصود بالذات مسلمان ہین تحقیق کہ اللہ دوست نہین
رکھتا کافرون کو کہ ساتھہ مسلمانون کے جمع کرے بلکہ اُن کو جدا کرکے دوزخ مین بھیجے
وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيٰحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَ
لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ اور نشانیون قدرت اسکی سے ہے کہ بھیجتا ہے
باوَن کو خوشخبری دینے والی ساتھہ مینہہ کے تو فرمایا کو تمہاری پہنچے اور تو چکھاوے تمکو
اُس نعمت سے کہ تابع مینہہ کے ہے اور واسطے اسکے یعنی بسبب باوٗن کے جاوے کشتی
بیچ دریا کے ساتھہ حکم خدا کے اور تو ڈھونڈو یعنی بیچ سوداگری دریا کے روزی کہ اللہ محض
فضل اپنے سے دیتا ہے اور تو شاید کہ تم شکر کہو اوپر اُن نعمتون کے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا
مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا
وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ اور البتہ بھیجا ہے آگے تجھسے اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پیغمبرون کو آدمیون سے طرف گروہ انکے کے پس آئے بھیجے ہوئے تمہاری
طرف قوم اپنی کے ساتھہ معجزون روشن کے یا حکامون ظاہر کے حلال اور حرام سے
بعضے قوم انکی سے ساتھہ انکے ایمان لائے اور بعض کافر ہوئے پس ہمنے بدلا لیا اُن
لوگون سے کہ کافر ہوئے یعنی اُنکو ہلاک کیا ہمنے اور مددگاری کی اُنہون کی کہ ایمان
لائے تھے اور ہے لایق اوپر ہمارے مدد کرنی مومنون کی اسواسطے کہ وہ حق اللہ ذکر ...

اللّٰهُ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهُ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهُ كِسَفًا فَتَرَى
الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهِ فَإِذَآ أَصَابَ بِهِ مَنْ يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ اللہ جو کہ
بھیجتا ہے باؤن کو پس اٹھاتی ہین باوین ابر کو اور بیچ ہوا کے لاتے ہین پس اللہ پھیلاتا
ہے انکو طرف آسمان کے جس طرف چاہتا ہے یعنی چلنے والا یا کھڑا ہوا اور کر دیتا ہے
اسکو کئی ٹکڑے ٹکڑے پس تو دیکھتا ہے مینہ کو کہ ساتھ حکم اللہ کے باہر آتا ہے ابر مین
سے پس جسوقت پہنچاتا ہے اللہ مینہ کو بیچ زمین کے اور شہر جسکو کہ چاہتا ہے بندون
اپنے سے اس وقت وہ خوش ہوتے ہین وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلِ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِنْ قَبْلِهِ
لَمُبْلِسِيْنَ ۵ اور تحقیق کر تھے آگے اس سے کہ بھیجا جاوے اوپر انکے مینہ آگے ظاہر ہونے
ابر کے ناامید مینہ سے فَانْظُرْ إِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا إِنَّ
ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۵ پس دیکھہ طرف نشانیون رحمت اللہ کے کہ کیونکر اللہ
ان نشانیون سے جلاتا ہے زمین کو یعنی ساتھہ درختون میوہ دار کے اور گھاس کے
پیچھے مرنے اور مرجھانے اسکے کے تحقیق وہ جو قادر ہے اوپر جلانے زمین کے بعد مرنے
اسکے کے البتہ جلانے والا مردون کا ہے اور اللہ اوپر سب چیز کے زور آور ہے بیچ
حقایق کے لایا ہے کہ نشانی رحمت کی ظاہر ہے مینہ سے کہ زندگی سب کی بسبب اسکے ہے
وَلَئِنْ أَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَأَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْ بَعْدِهِ يَكْفُرُوْنَ اور اگر بھیجیں ہم باد
کو ایذا دینے والی ہون ساتھہ ہلاک کے پس دیکھین کھیتی زرد رنگ ہوئے پیچھے سبز ہونے کے
ایسی کہ اس سے نفع نہ لے سکتے البتہ ہووین پیچھے زرد ہونے کھیتی کے کافر ہووین ساتھ
نعمتون گزری ہوئیون کے اور چاہئے تھا کہ التجا طرف خدا کے کرتے اور رحمت اسکی سے ناامید
نہ ہوتے اور اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کافرون سے یہ طمع نہ رکھہ کہ باتین تیری سمجھین او
اور کہا تیرا قبول کرین فَإِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ۵
پس تحقیق کہ تو بات نہ سنا سکیگا مردون کو اور کافر حکم انکا رکھتے ہین اسواسطے کہ دل
انہون کے مردے ہین اور نہ سنا سکیگا تو بہرون کو پکارنا جب پھرین پیٹھ پھیرنے والے
یعنی والے کلام کرنے والے سے قصد پھرنے کی اور دوبارہ واسطے انکی تاکید حکم کی ہے وَمَآ
أَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ إِنْ تُسْمِعُ إِلَّا مَنْ يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ اور نہین ہے تو راہ کہلانے
والا اندھے دلون کا گمراہی انکی سے یعنی قادر نہین ہے اوپر اسکے کہ توفیق ایمان کی دیوے

ع ۵

تو مشرکون کو نہین سنوا تا ہے تو نصیحتین قرآن کی مگر اسکی تئین کہ ایمان لایا ہے ساتھ آیتون کتاب ہماری کے پس وہ گردن رکھنے والے ہین خاص امر اور نہی کے تئین اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَیْبَةً یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ وَهُوَ الْعَلِیْمُ الْقَدِیْرُ اللہ برحق وہ ہے کہ پیدا کیا تمکو بیچ سست سے یعنی منی بیچ پس دی تمہارے تئین پیچھے سستی لڑکپن کی کے قوت یعنی جوانی پس دی پیچھے قوۃ جوانی کے سستی اور بڑھاپا پیدا کرتا ہے جو کچھ کہ چاہتا ہے سستی اور قوۃ اور جوانی اور بڑھاپا سے اور وہ جاننے والا ہے اوپر احوال بندون کے قدرت رکھنے والا ہے اوپر بدلنی صفتون انکی کے وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ یُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ مَا لَبِثُوْا غَیْرَ سَاعَةٍ كَذٰلِكَ كَانُوْا یُؤْفَكُوْنَ اور جسدن کہ قایم ہووے قیامت قسم کہاوین کافر اس مضمون سے کہ دیر نہین کی ہمنے بیچ دنیا یا قبرون مین سوائے ایک ساعت کے اور سب مسلمان جانین کہ یہ جھوٹھ کہتے ہین اسی طرح پھرتے تھے اُس پھرنے کے راستی سے آخرة مین پھرینگے بیچ دنیا کے ساتھ انکار قیامت کے اور اُنہون کو پھیرے جاتے ہین یعنی راہ راستی سے کہ کلام اُنکا جھوٹھ کہنا ہے دنیا مین بھی اور آخرۃ مین بھی وَقَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِیْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰی یَوْمِ الْبَعْثِ فَهٰذَا یَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ اور جبھی سوگند اُنکے کے اوپر دیر نکرنے بیچ دنیا کے کہین وہ کہ دیا ہے اُنکو علم اور ایمان کہ کیون جھوٹھ کہتے ہو تحقیق کہ ڈھیل کی تمنے بیچ دنیا کے اور دیر تمہاری لکھی ہوئی ہے بیچ لوح محفوظ کے یا قرآن مین دن اٹھانے تلک پس یہی ہے دن اُٹھانے کا کہ انکار کرتے تھے ولیکن تھے تم کہ زیادتی نادانی کی سے نہین جانتے تھے کہ اُٹھنا برحق ہے پس کافر عذر شروع کرکے طلب دنیا کی پھیرنے کی کرین اور اجازت نہ پاوین فَیَوْمَئِذٍ لَّا یَنْفَعُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ یُسْتَعْتَبُوْنَ ۝ پس اُسدن مین فائدہ نکرے اُن لوگون کو کہ ستم کیا اوپر اپنے ساتھ کفر کے عذر خواہی اُنکی اور نہ وہ بلائے جاوینگے ساتھ اس چیز کے کہ دور کرنے والی عذاب انکی کی ہووے یعنی اُنکو نکہین کہ رضامندی خدا کی کرو اسواسطے کہ خدا اُنسے راضی نہ ہوگا وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰیَةٍ لَّیَقُوْلَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ۝ اور البتہ بیان کیا ہمنے واسطے لوگون کے بیچ اس قرآن کے ہر مثال سے کہ کام آوے بیچ بیان توحید کے اور قیامت کے اور صدق پیغمبر کے اور

اگر لاوے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ اُنکے یعنی منکروں کے کہ معجزہ مانگتے ہیں البتہ کہیں وہ لوگ کہ کافر ہیں نجل سے اور دشمنی سے نہیں ہو تم یعنی پیغمبر اور مسلمان مگر تباہ کار اور جھوٹھ بولنے والے کَذٰلِکَ یَطْبَعُ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ اسی طرح مہر رکھتا ہے اللہ تعالی اوپر دلوں اُن لوگوں کے کہ نہیں جانتے ہیں فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ وَّلَا یَسْتَخِفَّنَّکَ الَّذِیْنَ لَا یُوْقِنُوْنَ ۝ پس صبر کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوپر ایذا اُن کی بے تحقیق کہ وعدہ اللہ کا ساتھ مددگاری کے اور غالب ہونے دین تیرے کے سچا ہے اور خدا تعالی ساتھ اُس وعدہ کی وفا کرے گا اور تیرے تئیں سبک نہ جانیں اور پراسکے کہ بیگمان نہیں ہوتے ہیں اوپر وعدہ کے اور اُسکے تئیں اوپر اُسکے نہ لاوں کہ شتابی کرے تو بیچ دعا عذاب کے اوپر اُنکے کہ وہ اوپر وقت مقرر کے موقوف ہے اور جب وہ وقت آوے حکم الہی ظاہر ہووے جیسے کسی نے کہا ہے ؎ نگہدار یہ وقت کار ہار کہ ہر کارے بوقتی باز بستہ است

ؕ ؕ ؕ ؕ ؕ ؕ ؕ ؕ ؕ

سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | اَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰیَۃً

الٓمّٓ ۝ تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْحَکِیْمِ ۝ حروف مقطعہ ابتدا کرنا سورہ کا اور کنجی خزانے نعمت کی ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ الف سے اشارہ انا کا ہے کہ میں ہوں اور لام سے لی کے کہ واسطے میرے ہے اور میم سے اشارہ منی یعنی مجھسے ہے حاصل یہ کہ ہم ہیں خدا تعالی جو ہمارے واسطے ہیں سب صفائیں بزرگ اور مجھسے ہیں بخشش اور احسان یہ آیتیں قرآن کی ہیں صاحب حکمت یا محکم کہ شکست اسکو نہیں ہے یا صاحب حکم کہ حلال اور حرام میں حکم کرے ھُدًی وَّرَحْمَۃً لِّلْمُحْسِنِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ راہ سیدھی دکہانیوالا ہے اور بخشایش ہے خدا سے خاص اچھے کام کرنے والوں وہ لوگ کہ قایم رکھتے ہیں نمازوں فرض کی گئے کو اور دیتے ہیں زکوۃ واجب کو اور وہ ساتھ قیامت کے یقین لانے والے ہیں یعنی اُنہیں کو بعد مرنے کے اور جزائے اعمال کو سچ جانتے ہیں اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وہ گروہ کہ ساتھ ان صفتوں کے اوپر راہ سیدھی کے ہیں پیدا کرنے والے اپنے سے وہی گروہ ہے چھٹکارا پانے والی ہیں لاتے ہیں کہ نضر بن حارث واسطے سوداگری کے فارس کی طرف

کیا تہا اور قصہ رستم اور اسفندیار کا خرید کر بیچ مجمع قریش کے سناتا کہ سب شیفتہ اسکے ہوتے تھے اور لاف مارتا تھا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قصہ عاد و ثمود کے سے اور بزرگی ملک سلیمان اور داؤد کی سی خبر دیتا ہے مین کشادگی مملکت اور زیادتی دبدبہ بادشاہون عجم کے سے باتین کہتا ہون اللہ تعالی نے آیت بہیجی کہ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ اور آدمیون سے کوئی ہے کہ خریدتا ہے باتین بیہودہ یعنی اختیار کرتا ہے کہانی بے اعتبار کو تو گمراہ کرے لوگون کو راہ خدا کی سے یعنی دین اسکے سے یا باز رکہنے کو سے یا پڑہنے قرآن کے سے بغیر عقل کے بیچ علم کے اور پکڑتا ہے قرآن کو بازی وہ گروہ خاص انکی تئین ہے عذاب خوار کرنے والا کہ قتل ہے بیچ دنیا کے اور عذاب اور خواری ہے بیچ آخرت کے اور کہتے ہین آیت بیچ شان انہون کے ہے کہ لونڈیان خوش آواز خریدتے تھے اور لوگون کو ساتھ سنانے آواز اور الحان کے سننے حق کے سے باز رکہتے تھے وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ اور جب پڑہی جاوین اوپر اس کسی کے کہ کہانی خریدی ہے اسنے آیتین کلام ہماری کی مونہہ پہیرے اس حال مین کہ تکبر کرنے والا ہووے یعنی دہیان سے نہ سنے گویا کہ ہرگز نہین سنا گویا دونون کان اسکے مین گرانی ہے یعنی بہرے ہین پس ڈراتا اسکو یعنی بجائے خوشخبری کے ڈرا عذاب درد دینے والے سے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ تحقیق وہ لوگ ایمان لائے ہین ساتھ خدا کے اور رسول اسکے اور کئے ہین عمل اچہے خاص انکو ہین بہشتین نعمت والی بیچ اس حال کے ہمیشہ رہو.ین بیچ اسکے وعدہ کیا ہے اللہ نے وعدہ کرنا درست اور راست اور وہ صاحب ہے غالب کہ کسی کے تئین وفا وعدہ سے منع نکرے راست کار ہے کہ جو کچہہ کرے طریق حکمت سے نہ بیچ وعدہ اسکے کے نقصان ہے اور نہ خلاف ہے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۭ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ پیدا کیا آسمانون کو بے ستون دیکہتے ہو تم اسکی تئین اٹھا ہوا اور رکہی بیچ زمین کے یعنی پیدا کئے بیچ اسکے پہاڑ بلند اور پایدار

تو تمہارے تئین حرکت نہ ہووے اور ہراسان نہ کرے اسواسطے کہ زمین اوپر پانی کے ہلتی تھی مانند کشتی کے اور ساتھ پہاڑوں کے آرام پایا اور پراگندہ کیا بیچ زمین کے ہر جانور چارپائے سے اور نیچے بھیجا ہمنے ابر سے یا آسمان سے پانی کہ مینہ ہے پس اُگاوین ہم بیچ زمین کے ساتھ اُس پانی کے ہر طرح سے گھانس اچھا اور بہت فائدہ هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَأَرُونِي مَاذَا خَلَقَ الَّذِينَ مِن دُونِهِ بَلِ الظَّالِمُونَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ یہ کہ مذکور ہوا آسمان اور زمین اور پہاڑ اور حیوان اور گھانس سے پیدا کیے ہوئے خدا کے ہین پس دکھلاؤ مجھکو بیچ عالم کے کونسی چیز پیدا کی اُنھون نے کہ سوائے اُسکے ہین مراد بتون سے ہے کہ کافر اُن کو شریک خدا کا کہتے ہین بلکہ شریک کرنے والے بیچ گمراہی ظاہر کے ہین کہ عاجز کو ساتھ قادر کے اور پیدا کیے گئے کو ساتھ پیدا کرنے والے کے شریک کرتے ہین اور لاتے ہین کہ قصہ لقمان حکیم کا یہود کے نزدیک شہرت بہت رکھتا تھا اور عرب جس مہم مین کہ رجوع ساتھ اُسکے کرتے تھے حکمتون لقمان کے سے واسطے اُنکے مثل مارتے تھے اللہ تعالی نے حال اُسکے سے خبر دی اور فرمایا کہ وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ وَمَن يَشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ۝ اور تحقیق کر دی ہمنے لقمان بیٹے باعورا کو حکمت اور کہا ہمنے اُسکو کہ شکر کیجیو تو اللہ کو اوپر نعمت حکمت کے اور جو کوئی کہ شکر کہے پس سوا اسکے نہین ہے کہ شکر کہتا ہے واسطے اپنے اسواسطے کہ نفع شکر کا کہ دوام نعمت ہے ساتھ اُسکے پہنچے اور جو کوئی کہ ناشکری کرے پس تحقیق کہ اللہ بے پرواہ ہے شکر آدمیون کے سے لائق حمد کے ہے اگرچہ کوئی حمد نہ کہے قصہ لقمان کا یہ ہے کہ حکمت سے مراد قول صائب سے یا فعل کامل سے یا پہچان توحید کی اور ترک ناشکر کا علماؤن کو بیچ نبوت لقمان کے اختلاف ہے سدی اور عکرمہ اور شعبی رحمہم اللہ کہتے ہین کہ پیغمبر تھا اور مراد حکمت سے بیچ اس آیت کے نبوت ہے اور وہ بھانجا حضرت ایوب پیغمبر علیہ السلام کا تھا یا خالہ زاد اونکا تھا اور تیسیر مین کہا ہے کہ لقمان حکیم بیٹا باعورا بیٹا ناخور بیٹا تارح کا ہے اور تارح کا لقب آزر چچا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تھا اور عین المعانی مین لایا ہے کہ دسوین برس مین سلطنت داؤد علیہ السلام کی سے پیدا ہوا اور یونس علیہ السلام کے عہد تک عمر پائی اور بعضے کہتے ہین ہزار برس جیا اور اکثر علما کہتے ہین پیغمبر نہ تھا حکیم تھا اور کہتے ہین غلام کسی کا تھا اور چرواہی کرتا تھا

نصف ع ۱۱

یا درزی یا بڑھی تھا اور کہتے ہیں کہ حبشی تھا اور بقول امام سجاوندی کے نوبہ کے غلاموں میں تھا سیاہ رنگ اور ہونٹ لٹکے ہوئے موٹے تھے ایک دن دوپہر کو وقت سونے کے ایک جماعت فرشتوں کی گھر میں اُسکے آئی اور سلام کیا اُنہوں نے اور جواب دیا لقمان نے لیکن دیکھا نہ تھا کہ کون ہے کہا فرشتوں نے کہ اے لقمان ہم بھیجے ہوئے پروردگار تیرے کے ہیں تجھکو بادشاہ زمین کا کرتے ہیں ہم تو حکم کرے تو لوگوں میں ساتھہ راستی کے لقمان نے جواب دیا کہ اگر حکم مقرر ہے پروردگار میرے سے ساتھہ اُس کام کے از راہ فرمانبرداری کے قبول کرتا ہوں میں اور امیدوار ہوں کہ میرے تئیں توفیق اور یاری دیوے والا فتنہ اٹھانے والا نہیں ہوتا میں فرشتوں کو اس بات سے تعجب آیا اور اللہ نے قول اُسکا پسند کیا اور حکمت اور اُسکو اسقدر بڑہائی کہ دس ہزار کلمہ حکمت کے اُس سے منقول ہیں قصہ بہت ہے مفصل تفسیر حسینی سے معلوم ہووے وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ۗ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝ اور یاد کر جب کہا لقمان نے خاص بیٹے اپنے کو کہ انعم نام تھا اُسکا اور نام میں اختلاف ہے اور لقمان نصیحت دیتا تھا اُسکو اور کہتا تھا اے بیٹے میرے شرک نلا ساتھہ اللہ کے تحقیق کہ شرک لانا البتہ ستم بڑا ہے اسواسطے کہ برابر کرتے ہیں پیدائش کو ساتھہ پیدا کرنے والے کے وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ۗ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۝ اور وصیت کی ہمنے آدمی کو اور فرمایا ہمنے ساتھہ نیکی کرنے کے ماں باپ کے ساتھہ اور موجب نیکی کرنے کا ایک یہ ہے کہ اُٹھایا بچے کو ماں اُسکی نے کتنے وقت اور سست ہوتی ہے اٹھانے اُسکے سے سست ہونا اوپر سست ہونے کے باز رکھنا اُسکے تئیں دودھ سے بیچ مدت دو برس کے اور بیچ اس مدت کے دودھ پلانا اور وصیت کی ہمنے آدمی کو یہ کہ شکر کیے تو میرے تئیں اور خاص ماں اپنی کو طرف حکم میرے کے ہے پھرنے کی جگہہ سب کی اور شکر اور شرک پر جزا دونگا میں وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۡ وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اور اگر کوشش کریں ماں باپ تیرے اوپر اس بات کے کہ شرک لاوے تو ساتھہ میرے اس چیز کو کہ نہیں ہے تیرے تئیں ساتھہ استحقاق شرکت اُسکی کے عقل پس حکم نہ مان اُنکا اور مصاحبت کر ساتھ اُنکے بیچ زندگانی

مصاحبت اچھی کہ پسند شرع کے اور موافق خواہش کرم کے ہووے اور پیروی کر
بیچ دین کے راہ اُسکے کہ پھرا ہے طرف میرے ساتہہ توحید کے اور اخلاص کے پس طرف
مجازات میری کے ہے باز گشت تمہارے پس آگاہی دونگا مین تمکو ساتہہ اُس چیز کی
کہ ہو تم کرتے بھلائی اور بُرائی سے اُترنا اس آیت کا بیچ شان سعد بن وقاص کے ہے جیسے
سورہ عنکبوت مین مذکور ہوا اور ذکر اس قصہ کا بیچ مقدمہ لقمان کے ساتھ مناسبت
منع کرنے کے ہے شرک سے لائے ہین کہ سعد کی ماں تین روز دانہ پانی نہ کہایا تو منہ
اُسکے کو ساتھ لکڑی کے چیرا اور پانی منہ مین ڈالا۔ اور سعد کہتا تہا کہ اگر اُس کو ستر روح
ہووین اور ایک ایک اُنہین سے قبض کرین یعنی اگر بالفرض ستر بار مرے مین دین
اسلام سے نہ پھرون پس دوسری بار وصیت لقمان کی سے خبر دیتا ہے کہ بیٹے اپنے کو
کہا یٰبُنَیَّ اِنَّهَآ اِنْ تَکُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ
یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ۝ اے بیٹے میرے تحقیق کہ وہ عمل کہ آدمی کو ہووے
اچھی سے اور بُری سے اگر ہووے لڑکین مین برابر دانہ کے اسپند سے کہ چھوٹا بہت
ہے اور چیزون سے پس ہووے وہ بیچ صخرہ سبز کے کہتے ہین کہ صخرہ بعد ہفت
زمین کے ہے یا وہ عمل بیچ آسمانون کے ہووے یا بیچ زمین کے مکان پوشیدہ
مین لاوے اللہ اسکو اور حاضر کرے اور اوپر اُسکے حساب کرے تحقیق کہ اللہ باریک بین
ہے یعنی علم اسکا ہر چیز چھپی ہوئی کو جانتا ہے دانا ہے ساتہہ مکان ہر چیز کے یٰبُنَیَّ اَقِمِ
الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَآ اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ
اے بیٹے میرے قائم رکھ نماز کو اور حکم کر ساتہہ نیکی کے اور باز رکہہ منکر سے یعنی بُرے
کام سے تا اور تجہسے کامل ہووین معروف اُسکو کہتے ہین موافق سنت کے اور شرع کے
ہووے اور منکر وہ ہے کہ مخالف عقل اور نقل کے ہووے اور صبر کر اوپر اس چیز کے
کہ ساتہہ تیرے پہنچے سختی سے خصوصا امر اور نہی سے تحقیق کہ جو کچھہ حکم کیا گیا واجبات
حکمون سے ہے وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ
كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۝ اور ایک طرف نہ لیجا مونہہ اپنے کو واسطے لوگون کے یعنی تکبر کی طرح
سے منہ نہ پھیر بلکہ تواضع اختیار کر اور نہ چل بیچ زمین کے واسطے بازی کے یعنی مانند
جاہلون کے بازی مین نہ رہ تحقیق کہ اللہ دوست نہین رکہتا ہر چلنے والے کو کہ متکبر ہووے

ع ۱۱

فخر کرنے والا کہ بسبب دولتمندی کے ہے اوپر لوگون کے زیادتی کرے وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ
وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ اور میانہ رہ بیچ چلنے اپنے
کے یعنی سرعت اور دیر مین میانہ رہ نہ جلدی کر اور نہ دیر کر اسواسطے کہ جلدی چلنے مین
سبکساری ہے اور دیر کرنے مین تکبر معلوم ہوتا ہے پس قدم تواضع سے رکھہ اور نیچا لا اور کم کر
آواز اپنی سے یعنی فریاد کرنے والا اور چلانے والا اور زبان دراز اور سخت گو نہ ہو تحقیق
کہ بدترین آوازون کی آواز گدہون کی ہے یعنی بلندی آواز مین کچہہ بزرگی نہین ہے کہ
آواز گدہے کی باوجود بلندی کے مکروہ ہے عین المعانی مین لایا ہے کہ مشرک عرب
کے بلندی آواز پر فخر کرتے تھے ساتھہ اس آیت کے رد فخر انکا کیا اور روایتین
اس آیت مین بہت ہین تفسیر حسینی سے معلوم کرے یہان زیادہ ہونے کے واسطے
نہین لکہا أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ
نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً ۗ وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُّنِيرٍ
آیا نہین دیکہتے اے آدمیون اس کے تئین کہ اللہ نے تابعدار کیا واسطے نفع تمہارے
کے جو کچہہ کہ بیچ آسمانون کے ہے یعنی چاند سورج تو روشنی انکی سے فائدہ پاتے ہو
اور تارے کہ ساتہہ انکے راہ چلتے ہو اور جو کچہہ کہ بیچ زمین کے ہے یعنی پہاڑ اور جنگل اور
حیوانات اور گہانس اور دریا اور کہانین تا ان سے نفع لیتے ہو اور تمام کیا اوپر تمہارے
نعمتین چہپی ہوئی اور ظاہر اور باطن مین علماؤن نے بہت باتین کہی ہین اور تیسیر والا
لایا ہے کہ بحر العلوم مین نعمت کی تین تئین سے تفسیر کہی ہے اور جو کچہہ کہ مشہور ہے مین نعمت
ظاہر سے مراد نصرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نعمت باطن سے مدد فرشتون کے
ساتہہ پیغمبر علیہ السلام کے اور ساتہہ ایک قول کے نعمت ظاہرہ اور باطنہ حسن خلق اور
نیکوئی خلق سے یا اقرار اور تصدیق یا گویائی اور عقل یا یاد کرنا قرآن کا اور سمجہنا اسکا
یا دن اور رات یا نماز اور روزہ یا تقی اور وہان بہت ہین جواہر التفسیر سے معلوم
کرے اور لوگون سے کوئی ہے کہ لڑائی کرے بیچ مقدمہ کتاب اللہ کے یعنی
بیٹا حارث کا کہتا تہا کہ کہانیان اگلون کی ہین بے علم اور بے بیان نزدیک اللہ
کے ہے اور بغیر کتاب روشن کے بلکہ محض تقلید کرتے ہے جیسے کہ فرماتا ہے وَإِذَا
قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا

اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ اور جب کہیں خاص اُن کو کہ ساتھ صدق کے پیروی کرو اس چیز کی کہ اُتارا ہے اللہ نے یعنی قرآن اور ساتھ اُسکے ایمان لاؤ کہیں کہ نہیں گرویدہ ہوتے ہم اور متابعت نہیں کرتے ہم بلکہ پیروی کرتے ہیں ہم اس چیز کی کہ پایا ہمنے اوپر اُسکے باپ دادوں اپنے کو۔ اگر شیطان ساتھ وسواس کے بلاوے انکی ہمیں طرف عذاب دوزخ کے وہ ایسی پیروی کریں اُسکے تئیں اور تقلید سے نگزریں وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۭ وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ اور جو کوئی خالص کرے دین اپنا یا عمل اپنا ساتھ اخلاص کے توبہ کرے بیچ درگاہ اللہ کے اور حالانکہ وہ نیکوکار ہووے پس البتہ ہاتھ مارا ہووے ساتھ دستاویز مضبوط کے کہ کلمہ شہادت کا یا اسلام ہے یا قرآن ہے اور طرف اللہ کے ہے بازگشت سب کاموں کی یعنی اہل امور کو کہ خلقت ہیں بازگشت طرف اسکے ہووے گی وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ۭ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ اور جو کوئی کہ کافر ہووے پس چاہیے کہ غمگین نکرے تجھکو کفر اُنکا طرف ہماری ہے بازگشت اُنکی پس خبردار کرے اللہ انکو ساتھ اس چیز کے کہ کیا ہے یعنی تنبیہ انکو ساتھ عذاب کے ہووے گی تحقیق کہ اللہ جاننے والا ہے ساتھ اس چیز کے کہ بیچ سینوں کے ہے خیر و شر سے نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ فائدہ مندی دونں ہیں اُنکو ساتھ نعمت اور خوشی کے تھوڑا زمانہ پس لاویں ہیں اُنکو ساتھ بیچارگی کے یعنی ناچار آویں طرف عذاب سخت اور بھاری کے کہ ہرگز ہلکا نہووے وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ اور اگر پوچھے تو خاص کافروں سے کس نے پیدا کیا آسمان اور زمین البتہ کہیں اللہ نے کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شکر خاص اللہ کے تئیں کہ اقرار کرتے ہیں ساتھ اُسکے کہ موافق اعتقاد انکے کے باطل ہے بلکہ بہت اُنکے نہیں جانتے ہیں کہ ساتھ اس اقرار کے قایل اور لازم ہوتے ہیں لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ خاص اللہ ہی کو ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے اور زمینوں کے ہے یعنی سب مخلوقات اُس کی ہیں پس آسمانوں میں اور زمین میں سوا اُسکے لائق عبادت کے

اسکی لایق عبادت کے ہووے تحقیق کہ وہ بے نیاز ہے اور لایق تعریف کے ہے بیچ
صفات اپنی کے یا بے پروا ہے تعریف تعریف کرنے والوں کی سے اور ستودہ ہے
بغیر تعریف کرنے انکے سورہ کہف کے آخر مین ہے کہ جہودون نے اعتراض کیا
اوپر قرآن کے کہ کہین کہتا ہے کہ تمکو ساتھ حکمت کے خبر بہت دی ہے اور کسی
جگہہ فرماتا ہے کہ وما اوتیتم من العلم الا قلیلا یعنی نہین دیا ہے علم سے مگر تھوڑا اور آیت
آئی کہ قل لو کان البحر مدادا یعنی کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر ہووے دریا بجائے
سیاہی کے اور درخت قلم ہووین نہ لکہہ سکین کلمات پروردگار میرے کے اس سورہ
مین بھی واسطے تاکید اسکی کے خبر دیتا ہے کہ وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَۃٍ اَقْلَامٌ
وَّالْبَحْرُ یَمُدُّہٗ مِنْۢ بَعْدِہٖ سَبْعَۃُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ کَلِمٰتُ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ
اور اگر وہ کہ ہوتا جو کچھ بیچ زمین کے ہے درختوں سے قلمین اور دریا محیط ساتھ کشادہ
اپنی کے روشنائی ہوتا روشنائی دیتا دریا محیط کو پیچھے فنا ہونے پانی اسکے کے
سات دریاؤں اور کے مانند اسکی اور ساتھ اُن قلموں اور روشنائی کے کتابت کرنے
آخر نہ پہونچتے علم اللہ کے تحقیق کہ اللہ غالب ہے بیچ فرمان بے نہایت اپنے کے
دانا ہے کہ کوئی چیز علم اور حکمت اسکی سے خارج نہیں ہے مَا خَلْقُکُمْ وَلَا بَعْثُکُمْ
اِلَّا کَنَفْسٍ وَّاحِدَۃٍ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ نہین ہے پیدا
کرنا تمہارا اے اہل مکہ اور نہ اُٹھانا تمہارا یعنی بیچ مرنے کے مگر مانند پیدا کرنے اور اُٹھانے
ایک تن کے اسواسطے کہ حق تعالی بیچ پیدا کرنے کے ساتھ ہتھیاروں اور اوزاروں کے
محتاج نہین ہے بلکہ ساتھ کلمہ کن کے لاکھ عالم کو پیدا کرے اور اسی طرح بیچ اُٹھانے
کے قبروں سے ساتھ ترتیب کرنے مقدمات کے احتیاج نہیں رکھتا بلکہ اسرافیل علیہ السلام
کو فرماوے کہ کہہ اُٹھین قبروں سے پس ساتھ بلانے اسکے کے ساری خلایق قبروں
باہر آوین تحقیق کہ اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ
وَیُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ کُلٌّ یَّجْرِیْٓ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی وَّاَنَّ اللّٰہَ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۹ آیا نہ دیکھا تو نے کہ تحقیق اللہ لاتا ہے اندھیری رات کی کو بیچ روشنی
دن کے یعنی دن سے رات کرتا ہے اور داخل کرتا ہے روشنی دن کے بیچ سیاہی رات
کے یعنی رات سے دن کرتا ہے اور فرمانبردار کیا سورج اور چاند کو کہ منفعت خلقت

کی ہیں ہر ایک ان سے یعنی سورج اور چاند سے جاتے ہیں بیچ آسمان اپنے کے وقت مقرر تک کہ دن قیامت کا ہے اُس دن پھرنا اُنکا موقوف ہووے اور تحقیق اللہ ساتھ اسکے کہ کرتے ہو جاننے والا ہے ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ یہ کشادگی علم کی اور شامل ہونا قدرت کا بسبب اسکے ہے کہ اللہ وہ ہے ثابت بیچ ذات اپنی کے اور جو کچھ کہ تم دعوت کرتے ہو یعنی مشرک پوجتے ہیں سوائے اللہ کے باطل اور بے ہودہ اور ناحق ہے اور بسبب اسکے ہے کہ اللہ وہ ہے بلند تر یعنی غالب اوپر سب کے بزرگ کہ اُس سے بزرگتر نہیں ہے أَلَمْ تَرَ أَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِنْ آيَاتِهِ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ آیا نہ دیکھی تو نے کہ کشتی جاتی ہے بیچ دریاؤں کے ساتھ احسان اسکے کے کہ اُسکو اوپر پشت پانی کے نگاہ رکھتا ہے اور پانی کو واسطے چلنے اُسکے کے بہتا ہے تو دکھلاوے تمکو بعض نشانیاں قدرت اپنی سے تحقیق کہ بیچ امر کشتی کے اور دریاؤں کے البتہ نشانیاں ہیں اوپر شامل ہونے قدرت کے اور کمال حکمت کے اور زیادتی نعمت کے خاص کر صبر کرنے والے کو اوپر بلا اسکی کے شکر کرنے والے کو اوپر نعمتوں اسکی کے وَإِذَا غَشِيَهُمْ مَوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۵ اور جسوقت ڈھانکے اہل کشتی کو اور چلے اُن کے سے آوے موج دریا کے بیچ بزرگی کے مانند سایہ بانوں کے یا مانند پہاڑوں کے یا ابروں کے دعوت کرتے ہیں اللہ کی اُس حالت میں کہ پاک کرنے والے ہیں واسطے اللہ کے دین اپنے کو فَلَمَّا نَجّٰهُمْ إِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُورٍ پس جسوقت کہ چھوڑایا اُن کو اور سلامت پہنچایا طرف جنگل کے پس بعض اُن سے رستے ہیں اوپر طریق توحید کے اور بعض پھرے ہوئے ہیں راہ حق سے یعنی مسلمان کشتی والے ثابت ہیں اوپر دعا اور نیاز کے اور مشرک منکر ہیں اور انکار کرتے نشانیوں قدرت ہماری کے تئیں مگر ہر مکر کرنے والا عہد توڑنے والا ناشکر نعمتوں پروردگار کا مراد کافر ہیں يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَا يَجْزِي وَالِدٌ عَنْ وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَالِدِهِ شَيْئًا إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُورُ ۵ ندائے عام ہے یعنی اے سب آدمیوں ڈرو تم عذاب پروردگار اپنے کے سے اور ڈرو تم اس دن سے کہ وہ نزدیک ہے عذاب کے تئیں اور نہ بدلہ دے گا کبھی باپ بیٹے اپنے سے اور نہ بیٹا وہ بدلہ دینے والا ہو

ع ۳ ۱۲

باپ اپنے سے کسی چیز کو عذاب سے کہتے ہین یہ خبر خاص کفار کو ہے اسواسطے کہ اولاد اور
مان باپ مومنون کے بعضے بعضون کی شفاعت کرین تحقیق کہ وعدہ اللہ کا ساتھ ثواب
اور عذاب کے راست ہے اسمین خلاف نہووےگا پس چاہیے کہ فریب نہ دیوے تمکو زندگی
دنیا کی اور چاہیے کہ مغرور نکرے تمکو ساتھ بخشایش اور مہربانی اللہ کی یا مہلت دینی
اُس کی کی کہ شیطان فریب دینے والا ہے اور لاتے ہین کہ حارث یا وارث بیٹا عمر کا بیچ
جناب حضرت رسالت پناہ کے آیا اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کب ظاہر
ہووےگی اور مین نے زمین مین تخم بویا ہے ابر و مینہ کب برسےگا اور عورت میری حاملہ
ہے بیٹا ہووےگا یا بیٹی ہووےگی اور کل کے دن مین کیا کام کرونگا اور کونسی جگہہ میرے مرنے
کی ہے حق تعالی نے آیت بھیجی کہ ان پانچون علم کی کنجی بیچ خزانہ تقدیر میری کی ہے کسی کو خبر
ان باتون کی نہین ہے إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي
الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ
إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ تحقیق کہ اللہ نزدیک اُسی کے ہے جاننا وقت قیامت کا اور بھیجتا ہے مینہ سو
جسوقت اور جس جگہہ مقرر اور مقدر ہے اور جانتا ہے جو کچھہ بیچ بچہ دانون کے ہے بیٹا اور بیٹی
اور نہین جانتا کوئی نفس کہ کس جگہہ مریگا اور کس وقت مریگا تحقیق اللہ جاننے والا ہے ان
باتونکا خبردار واقف ہے غیب کا ﴿

سُورَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	وَهِيَ ثَلٰثُونَ اٰيَةً

الٓمٓ ۚ تَنزِيلُ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِن رَّبِّ الْعَالَمِينَ نقل ہے علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے کہ جو کتاب
خدا کی ہے اُس مین ایک بات خلاصہ ہے اور خلاصہ قرآن کا حروف مقطعات ہین نہی بھیجا
کتاب کا یعنی قرآن کا کہ نہین کچھہ شک بیچ اُسکی نزدیک پروردگار عالمون کے ہے اس واسطے ہے
کہ اہل مکہ ~~کیا~~ سچ جانتے ہین اسکو أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ لِتُنذِرَ
قَوْمًا مَّا أَتَاهُم مِّن نَّذِيرٍ مِّن قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ یا کہتے ہین جوڑا ہے
اسکو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلکہ قرآن درست ہے پروردگار تیرے سے تاکہ
ڈراوے تو اُس قوم کو کہ نہین آیا ہے ساتھ اُنکے کوئی ڈرانے والا یعنی عذاب خدا کے
سے آگے تجھہ سے شاید کہ وہ تیرے ڈرانے سے راہ پاوین نیک ﴿

ع ۱۳

اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَھُمَا فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ مَا لَکُمْ مِّنْ دُوْنِہٖ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا شَفِیْعٍ اَفَلَا تَتَذَکَّرُوْنَ خدا وہ ہے کہ پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو بیچ چھہ دن کے پس غالب ہوا حکم اُسکا اوپر عرش کے نہیں تمہارے تئین سواے اُسکے کوئی دوست اور نکوئی چاہنے والا یعنی چھٹکارا چاہنے والا تمہارا عذاب اُسکو سے کوئی نہین ہے آیا نصیحت قبول نہین کرتے ہو تم یعنی قران سے اوپر سے یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی الْاَرْضِ ثُمَّ یَعْرُجُ اِلَیْہِ فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُہٗٓ اَلْفَ سَنَۃٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ تدبیر کرتا ہے کام دینی کی یعنی حکم کرتا ہے ساتھہ اُسکے اور بھیجتا ہے فرشتہ کو تعینات ہے اوپر اُس کام کے آسمان سو طرف زمین کے پس بلند ہوتا ہے وہ فرشتہ طرف آسمان کی بیچ اُس دن کے کہ ہے اندازہ اُسکا ہزار برس اُس سے کہ تم گنتے ہو یعنی فرشتہ نیچے آتا ہو آسمان سے اور اوپر جاتا ہے بیچ اتنی مدت کے کہ اگر آدمی آے اور جاے پانچسو برس آئے اور پانچسو برس جانے لگین کہ آسمان سو زمین تلک پانچسو برس کی راہ ہے آدمی کے ذٰلِکَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّہَادَۃِ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ وہ خدا ہے جاننے والا چھپے ہوے کا اور ظاہر کا اور غالب ہے مہربان ہے اوپر بندون اپنے کے تدبیرین ہر کام کے الَّذِیْٓ اَحْسَنَ کُلَّ شَیْءٍ خَلَقَہٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِیْنٍ وہ خدا ایسا ہے کہ اچھا کیا ہر چیز کے تئین کہ پیدا کیا اُسکو اور شروع کیا پیدا کرنا آدم کا مٹی سے ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَہٗ مِنْ سُلٰلَۃٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّہِیْنٍ پس پیدا کیا اولاد اُسکی کو خلاصہ باہر لاکر پھیر پانی کمزور گندے سے کہ منی ہے ثُمَّ سَوّٰىہُ وَنَفَخَ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِہٖ وَجَعَلَ لَکُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَۃَ قَلِیْلًا مَّا تَشْکُرُوْنَ پھر برابر کیا اُسکو یعنی قالب آدم علیہ السلام کے کو اور پھونکا اُس مین روح اپنی سے اور بنایا واسطے تمہارے کانون کو اور آنکھون کو اور دلون کو یعنی اسواسطے کہ دیکھو تم اور سنو تم اور پاؤ تم تھوڑا شکر کرتے ہو تم یعنی اوپر ایسی نعمتون کے وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِی الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ اور کہا منکرون نے جو بعد مرنے کے اُٹھنے سے منکر ہین آیا جسوقت گم ہووین ہم بیچ زمین کے یعنی خاک ہووین آیا ہم بیچ پیدایش کے نئے ہووین ہم یعنی پھر پیدا ہوونگے نہین ہونے کے بَلْ ہُمْ بِلِقَآءِ رَبِّہِمْ کٰفِرُوْنَ اس طرح سے ہے کہ وہ سچ کہتے ہین بلکہ وہ یعنی منکر ساتھہ دیکھنے پروردگار اپنے کے

اپنے کے منکر ہین یعنی ساتھ آخرت کے ایمان نہین رکھتے ہین قُلْ يَتَوَفّٰكُمْ مَّلَكُ
الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اُن منکرون کو کہ قبض کریگا تمہاری روحون کو فرشتہ موت کا یعنی عزرائیل کہ وہ مقرر
کیا ہوا ہے واسطے قبض ارواح تمہاری کے پس طرف پروردگار اپنے کے پھیرے والے
ہوگے تم واسطے حساب کے اور جزا کے وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ
رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ۝ اور جو دیکھے تو جسوقت مشرک اور منکر ڈالنے
والے ہوویں سرون اپنے کو یعنی نہایت شرمندگی سے نزدیک پروردگار اپنے کے کہ
اے رب ہمارے دیکھا ہم نے یعنی جو کچھ وعدہ کیا تھا اور سنا ہمنے یعنی آواز صور کی سنی ہم
پس پھیر ہمکو یعنی بیچ دنیا کے تو کرین ہم عمل نیک تحقیق کہ بے گمان ہین ہم یعنی آخرۃ دیکھی
ہمنے اسوقت حق تعالے فرماویگا وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ
لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ اور اگر چاہتے البتہ دیتے ہم ہر ایک کے تئین
وہ چیز کہ راہ پاتا ساتھ اسکی طرف ایمان کے ولیکن ثابت ہوا ہے یہ حکم مجھسے کہ البتہ بھرونگا
مین دوزخ کو دیوون کافرون سے اور آدمیون کافرون سے سب وہ فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ
لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝
پس چکھو تم یعنی عذاب کو بسبب اسکے کہ بھول گئے تم دیکھنا اس دن کے کو کہ ایمان نہ لائے
قیامت آنے پر تحقیق ہم بھی بھول گئے تمکو اور چھوڑا ہمنے بیچ عذاب کے اور چکھو تم عذاب
ہمیشہ کا جو کچھ کہ تھے تم عمل کرتے اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا
وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ سوا اسکے نہین ہے کہ ایمان لاتے ہین ساتھ
آیتون ہماری کے وہ لوگ کہ جسوقت نصیحت دئے جاتے ہین ساتھ ان آیتون کے
گر پڑتے ہین اوپر منہ کے سجدہ کرنے والے اور پاک کرتے ہین یعنی پروردگار اپنے کو نالائق
چیزون سے ساتھ تعریف پروردگار انکے کے اور وہ سرکشی نکرین یعنی سجدہ کرنے سے
اور بندگی کرنے سے تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا
رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ دور رہتے ہین پہلو انکے جگہ خواب کی سے پکارتے ہین
پروردگار اپنے کو خطرہ غصے کے سے اور ساتھ امید خوشنودی کے اور ابو الدرداء رضی اللہ
عنہ نے فرمایا ہے کہ یہ آیت انکی شان مین ہے کہ نماز عشا کی اور صبح کی جماعت سے

ادا کرتے ہیں یا یہ کہ تہجد پڑھنے والوں کی شان میں ہے اور روایتیں بہت ہیں اس آیت کے شان نزول میں فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ پس نہیں جانتا ہے کوئی شخص آدمی نہ فرشتہ نہ نبی وہ چیز کہ پوشیدہ رکھی ہوئی ہے واسطے انکے یعنی وہ جو نہ کور ہوئی ہیں روشنی آنکھوں کی ہے یعنی ایسی چیز کہ آنکھیں روشن ہو دیں اُس سے جزا دئے جاویں جو کچھ کہ عمل کرتے تھے اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ۭ لَا يَسْتَوٗنَ ۝ آیا وہ کوئی ہے ایمان لایا ساتھ خدا اور رسول کے مراد اس جگہ حضرت مرتضی علی ہیں مانند اُس کسی کے کہ سے باہر گیا ہو فرمان سے مراد ولید ہے برابر نہیں ہیں یعنی بیچ مرتبہ اور ثواب کے اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ۡ نُزُلًۢا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اے پروہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں اور کام اچھے کئے ہیں پس خاص انکو بیٹھنے ہے جنت الماوے یعنی بہشت بیچ اس طرح کے جیسے واسطے مہمان کے پیش کش لاتے ہیں ساتھ اس سبب کے جو تھے عمل کرتے لائق بزرگی کے وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝ اور اے پروہ لوگ کہ بدکار ہیں پس پھرنے کی جگہ انہوں کی دوزخ ہے جس وقت چاہیں کہ باہر آویں اُس سے یعنی دوزخ سے پھر پھیرے جاویں بیچ آتش کے اور کہیں یعنی فرشتہ خاص انکو تئیں کہ چکھو عذاب آگ کا وہ عذاب کہ تھے تم ساتھ اسکے جھٹلانے والے یعنی کہتے تھے کہ جب مر گیا آدمی پھر کہاں جیوے گا کہ عذاب ہووے گا وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ اور البتہ ہم چکھاویں گے اہل مکہ کو عذاب سے کیسا عذاب کہ نزدیکتر دنیا میں سوا اسکے عذاب بڑے کے کہ پیچھے ہمیشہ آگ ہیں شاید کہ وہ یعنی جو باقی رہیں گے اُن میں سے پھریں راہ حق میں اور کفر سے توبہ کریں وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ۭ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ۝ اور کون ہے ستمگار زیادہ اُس کسی سے کہ نصیحت کیا جاوے ساتھ آیتوں پروردگار کے پس وہ منہ پھیرے اُس سے یعنی اس نصیحت کو نہ مانے تحقیق کہ ہم گنہگار سے بدلا لینے والے ہیں ساتھ عذاب کے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَاۗىِٕهٖ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۝ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَىِٕمَّةً

وقف غفران

وقف غفران

نصف القرآن ع ۱۱ ۱۵

يَهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ اور تحقیق دی
ہمنے موسی کے تئین توریت جیسے دیا ہمنے تیرے تئین قرآن پس نہ رہ بیچ شک دیکھنے موسی
کے سے اور کیا ہمنے توریت کو راہ دکھلانے والی خاص بنی اسرائیل کو اور کیا ہمنے بنی اسرائیل
کو پیشوا کہ راہ دکھلاوین خلق کو ساتھ حکم توریت کے موافق فرمان ہمارے کے اسوقت کہ صبر
کیا انہون نے یعنی اوپر ایمان کے یا اوپر سختیون قوم کے کہ ساتھ آیتون ہماری کے
بے گمان تھے اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ
تحقیق کہ پالنے والا تیرا وہ حکم کرے درمیان لوگون کے دن قیامت کے درمیان اس
چیز کے کہ تھے تم بیچ اسکے خلاف کرنے والے امر دین بین پس حکم خدا کا جدا کرے حق کو
باطل سے اور موافق اس عمل کے جزا دیوے اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ
قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ کیا نہین راہ دکھائی انکی
واسطے جو عذاب دکھایا ہمنے منکرون کا جو بہت ہلاک کئے ہمنے پہلے انکے کے لوگون
سے اگلے قرن کے لوگون کو قوم عاد اور ثمود کی جاتے ہین وہ بیچ گہرون انکے کے
تحقیق کہ یہ ہلاک کرنا انکا نشانی ہے عبرت کی واسطے لوگون آنے والون کے
یعنی جو نسل پیچھے انکے پیدا ہوئے ہین کیا نہین سنتے ہین وہ احوال انکا اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا
نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ
کیا نہین دیکھتے اسکے تئین کہ ہم پانی کو جاری کرتے ہین یعنی مینہ برساتے ہین ہم
طرف زمین خالی کی گہاس سے پس باہر لاتے ہین ہم اس زمین سے ساتھ اس پانی
کے کہیتی کہاتے ہین اس کہیتی سے چارپاے انکی اور کہاتے ہین وہ یعنی آدمی
کیا نہین دیکھتے ہین اثر اس قدرت کا وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ اور کہتے ہین یعنی کفار مکہ کے کہ کب ہووےگی یہ فتح کہ مومن کہتے ہین جلدی
دکھلاؤ ہمکو اگر ہو تم سچے قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ
کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دن فتح کا نفع نہ دیوے گا ان لوگون کو کہ کافر
ہین ایمان لانا انہون کا نہ ڈہیل دئے جاوین گے یعنی جو کوئی فتح بدر مین یا مکہ مین
ایمان لاوینگے فائدہ نہ ہوئیگا وہ ایمان اور ڈہیل نہ ہووے گی آخرت مین عذاب
کرنے انکے بین فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ

ع ۸
۱۶

بس منہ پھیر لے یعنی اہانت سے اُن کافروں کی یعنی جب تک کہ آدمی آیۂ سیفنا کی اور راہ دیکھو وا
تو تحقیق کہ وہ بھی راہ دیکھنے والے ہیں یہ کہ غلبہ کریں اوپر تیرے اور خدا غالب کرے تجکو ؛

سورۃ الاحزاب مدنیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وھی ثلث وسبعون آیۃ

کہتے ہیں کہ ابوسفیان پہلے مسلمان ہونے سے اور عکرمہ مکے سے مدینہ میں آکر ابی منافق
کے گھر میں اترے اور دوسرے دن یہ سب ملکر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی مجلس میں آئے اور جان کی امان مانگ کر کہا کہ ہمکو بتوں کے پوجنے سے منع نہ کرو
کہو کہ یہ بت قیامت کو بخشواوینگے تو ہم بھی تیرے مزاحم ہوویں تو اپنے خدا کو خاطر جمع سے
پوجا کر اور ابی منافق اور اسکے یاروں نے کہا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ اشراف
ہیں مکے کے انکی بات کو مان جو اس میں بہت بھلائیاں ہیں یہ باتیں اُن مشرکوں اور
منافقوں کی حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بُری لگیں اور رنگ منہ مبارک کا سرخ
ہوا غصہ سے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دین کی غیرت آئی اور چاہا کہ اُن کافروں کو
قتل کریں حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کمال تحمل اور جوانمردی سے فرمایا کہ اے
عمر صبر کر جو میں نے انکو جان سے امان دی ہے قول کا توڑنا روا نہیں اتنے میں آیت
اتری کہ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا
اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثابت رہ قول پر اور ڈر خدائے تعالی سے قول توڑنے
میں اور تابعداری مت کر اور کہا مت مان کافروں کا اور منافقوں کا یعنی جو کچھ ابوسفیان
اور عکرمہ مشرک اور ابی منافق کہتے ہیں مت مان بیشک خدائے تعالی جانتا ہے انکی باتوں
کو حکم کرنے والا ہے کہ عہد نہ توڑو یعنی نہ انکو قتل کرو اور نہ اُن سے دوستی کرو
وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا اور اُسپر چل جو
حکم آوے تیری طرف پروردگار تیرے سے یعنی جو خدائے تعالی کا حکم آوے وہ کر
بیشک خدائے تعالی ہی جاننے والا اُس چیز کا جو تم کرتے ہو وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ
وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا اور بھروسا کر خدائے تعالی پر یعنی اپنے کام
سب اُسے سونپ دے بس ہے خدائے تعالی کام بنانے والا نقل ہے
کہ ایک شخص کافروں میں بہت عقلمند تھا اور علم پڑھا تھا اور استادی کرتا تھا نام

اُسکا ابو معمر جمیل تہا باپ یا قبیلہ کوس تہا وہ ہمیشہ کہتا تہا کہ میرے دو دل ہین جو مین محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ سمجہہ کہتا ہون عرب کے لوگ اُسے ذو قلبین کہتے تھے پہر
جمیل بدر کی لڑائی مین سے بہاگ کر مکے مین آیا تو نہایت بے حواسی سے ایک نعلین پاؤن
مین اور ایک ہاتھہ مین لئے جاتا تہا آگے ابو سفیان ملا اور پوچہا کہ قوم کا کیا حال ہوا اُسنے
کہا کتنے مارے گئے اور کتنے بہاگے ابو سفیان نے کہا تیرا کیا حال ہے جو ایک جوتی
پاؤن مین اور ایک ہاتھہ مین جمیل نے اپنا حال دیکہا اور کہا مجھکو اب تک اس حال کی خبر
نہین خداے تعالی نے اُسے جہوٹا کیا اور سب نے جانا جو اُسکے دو دل نہ تھے اور یہ آیت
اُتری کہ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهٖ ۚ نہین پیدا کئے خداے تعالی نے
کسی مرد کے اندر دو دل منافق جو آپس مین مصلحت کرتے تو خداے تعالی اپنے حبیب کو اُس
مصلحت کی خبر کہلا بہیجتا اس سبب وہ کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو دل ہین
ایک سی ہماری باتون کی خبر کہتا ہے اور دوسرے سی اپنے یارون مین مشغول رہتا ہے
سو خداے تعالی نے فرمایا کہ وہ جہوٹے ہین کسی آدمی کے دو دل نہین بناے اور اسی طرح
وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ اور نہین بناے جورون تمہاری ان
عورتون کو جنکو ماں کہہ بولتے ہو کبہی مائین تمہاری نہین ہوتین یعنی اگر جورو کو کہی کہ تیری پیٹہ
یا کوئی بدن تیرا مان کا سا ہے تو وہ مان نہین بن جاتی عرب مین دستور تہا کہ جو کوئی اپنی
جورو کو کہتا کہ انتِ علیّ کظہر امی یعنی مجھپر تیری پیٹہ میری مان کی سی ہے اسے ظہار کہتے
ہین تو وہ جورو اُسپر حرام ہوتی تھی جیسے طلاق دی سو خداے تعالی فرماتا ہے کہ جن جورون
سے ظاہر کرتے ہو اُنکو تمہاری مائین نہین بنائی اور ایسا ہی وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ۚ
ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ۝ اور نہ بنایا تمہارے منہ بولے
بیٹون کو بیٹے تمہارے عرب مین یہ دستور تہا کہ لے پالک بیٹا سگے بیٹے کے برابر حصہ ورثہ لیتا تہا سو خداے تعالی
فرماتا ہی کہ یہ بات تمہارے منہ کی کہی ہوئی ہے دراصل نہین جو لے پالک سگے بیٹے کے برابر ہو یا جورو نکاحی
مان ہو اور خداے تعالی فرماتا ہے سچ اور درست اور راہ بتاتا ہے سیدہی یہ آیت واسطے زید بیٹے حارثہ کے اُتری ہے
جو زید حضرت بی بی خدیجہ کا غلام تہا اُنہون نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشا تہا حضرت نے زید کو آزاد کر کے بیٹے کی
طرح پالا تہا اس سبب سے لوگ زید کو حضرت کا بیٹا کہتے تھے سو خداے تعالی نے یہ آیت بہیجی
اور فرمایا کہ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ

فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ط پکارو اُن کو اُن کے باپ کے نام سے
یعنی ان بالکون کو اصل باپ کا نام لے کر پکارو کہ اے فلانے کے بیٹے جو اسی طرح کا پکارنا
اچھا ہے اور انصاف ہے خدائے تعالی کے آگے پھر اگر تم نجانون اُنکا اصل باپ کا نام تو بھی
وہ تمہارے بھائی ہین دین اسلام کے اور دوست ہین تمہارے یعنی بھائی کہکر پکارو یا دوست
آشنا کہکر پکارو وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَا اَخْطَاْتُمْ بِهٖ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ وَكَانَ
اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا اور نہین ہے تم پر کچھ گناہ اُس کام مین جو انجانی سے گناہ کرتے ہو جیسے
کہ کہتے تھے زید بن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وہ گناہ جو جانکر کرین دل تمہارے اور ہے
خدائے تعالی بخشنے والا جو انجانی سے گناہ کرنے والے کو بخشتا ہے مہربان ہے جو توبہ
قبول کرتا ہے اُس گنہگار کے جو گناہ کرکے شرمندہ ہوا اور پچھتاوے اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ
مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتر اور لائق تر ہے مسلمانون
کو اپنے جان اور تن سے یعنی جیسی محبت اور محافظت اپنی کرین مسلمان اُس سے زیادہ
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی کرنی چاہئے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیان مائین ہین
سب مسلمانون کی بزرگی اور درجہ مین جب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے سے مدینہ
مین آئے تھے تو مسلمان بھی اپنا گھر اور کنبہ کافر مکے مین چھوڑکر مدینہ مین آ بسے تھے حضرت
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنمین سے ہر ایک کو ایک مدینہ کے رہنے والے سے آپسمین بھائی
کر دیا تھا ان منہ بولے بھائیون مین ایسی یگانگت اور اخلاص ہوا جو موت اور زندگانی مین
ایک دوسرے کا وارث ہوا پھر وہ جو مکے مین کنبا کافر چھوڑکر آئے تھے وہ بھی مسلمان ہوکر
مدینہ مین آئے اور اپنے سگے بھائیون کا ورثہ چاہنے لگے ان منہ بولے بھائیون نے اس بات
کو نمانا تب یہ آیت اتری وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَفْعَلُوْۤا اِلٰۤى اَوْلِيٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ
مَسْطُوْرًا ۱ اور سگے ناتے دار آپسمین بہتر ہین لکھے ہوئے خدائے تعالی کی کتاب
مین منہ بولے بھائیون مسلمانون سے جو مدینہ کے رہنے والے ہین اور جو مکے سے گھر چھوڑکر
مدینہ مین آ بسے ہین یعنی خدائے تعالی نے یون حکم کیا ہے کہ مسلمان مدینہ کے رہنے والے
اور مکے سے آئے ہوئے جو آپسمین منہ بولے بھائی ہین اُن منہ بولے بھائیون سے اپنے
سگے ناتے دار بہتر ہین ورثہ لینے مین پر وہ چاہئے کہ نیکی کرو اپنے دوستون سے لوگ کہہ منہ بولے

بھائیون سے نیکی یہ بات لکھی ہوئی ہے لوح محفوظ مین یعنی نیکی کرین پر ورثہ نہ سکے ناتے دار
ہی لیوین منہ بولے بھائیون کو ورثہ نہین پہونچتا وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ
وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا اور جب کہ ہمنے لیا قول پیغمبرون
سے اس بات کا جواب خدا تعالی کی بندگی کرین اور خلقت کو کہین کہ خدا سے تعالی کو ایک جانو
اور اپنی اُمت کو خبر دو کہ میرے بعد اور پیغمبر آویگا اور تجھسے بھی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
قول لیا ہے اور نوح پیغمبر سے اور ابراہیم پیغمبر سے اور موسی پیغمبر سے اور عیسی مریم کے
بیٹے پیغمبر سے بھی قول لیا ہمنے ان سب سے قول مضبوط اور پکے جو اُس قول مین کسیطرح خلل
نہ آوے اور قول تاکید سے اسواسطے لیا ہے کہ لِيَسْئَلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ
عَذَابًا اَلِيْمًا تو پوچھیگا خدا سے تعالی سچون سے یعنی پیغمبرون سے سچ اُن کا
یعنی تم سے جو قول لیا تھا کہ خلقت کو کہو خدا تعالی کو ایک جانو پیغمبر جواب دینگے کہ اے
پروردگار ہمنے کہا تھا کتنون نے مانا اور کتنون نے قبول نکیا پھر جنہون نے پیغمبرون
کا کہنا نمانا وہ کافر ہین اور تیار کر رکھا ہے کافرون کے واسطے عذاب دکھ دینے والا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
ع ۸ ۱۷
اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا
لَّمْ تَرَوْهَا وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا اے لوگو جو ایمان لائے ہو یاد کرو خدا سے تعالی کی
نعمت کو جو تمپر ہوئی جسوقت کہ آئے تم پر کئی لشکر جمع ہو کر کتنے قبیلون کے پھر بھیجا ہم نے
اُن لشکرون پر باؤ کو سحر کے وقت اور لشکر بھیجے ہم نے تمہاری مدد کو جو تم نہ دیکھتے تھے اس
لشکر کو یعنی فرشتون کا لشکر بھیجا تھا اور ہے خدا سے تعالی دیکھنے والا جو کچھ تم کرتے ہو تمہارے
سب کام دیکھتا ہے اس آیت سے اشارہ ہے احزاب کی لڑائی کا اور قصہ اُس لڑائی کا
تھوڑا سا اس طرح ہے کہ قصہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہودیون بنی نضیر کو
جلاوطن کیا تو انہین سے حی بن اخطب کا جو سردار یہودیون کا تھا اور کئی سردار یہودیون کو
لیکر مکے مین جا کر ابوسفیان اور وہان کے سردارون سے ملے اور آپسمین قول و قسم مضبوط
کیا کہ ہم سب ملکر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لڑین ایسا کہ جب تلک ہم مین سے ایک بھی جیتا
رہے تو بھی لڑین لڑائی سے منہ نہ پھیرین مکے کے سردار سب اس بات سے خوش ہوگئے اور تیاری لڑائی
کی کرنے لگے اور ہر طرف سے لوگ بلا کر اپنے ساتھ جمع کئے غرض کہ دس ہزار سوار اور پیادے
کافر لڑنے مرنے واسطے لیکر مدینہ کی طرف روانہ ہوئے جب یہ خبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ

والہ وسلم کو پہونچی اُنہون نے بھی تیاری مقابلہ کرنیکی کی اور تین ہزار مسلمان ساتھ لیکے
اور مدینہ سے باہر نکلے لیکن کافر بہت تھے اور مسلمان تھوڑے حضرت سلمان فارسی
صحابی نے عرض کی کہ یا حضرت ہمارے ملک مین دستور ہے کہ جب ایسا اتفاق ہوتا
ہے کہ دشمن بہت چڑھ آوین تو اپنے گرد خندق کہود لیتے ہین یہ تدبیر حضرت محمد صلی اللہ علیہ
والہ وسلم کو پسند آئی اور تیاری کو حکم فرمایا صلاح یون ٹھری کہ پہاڑ سلع کو پشت پر رکھکر
گرد خندق کہودنی شروع کی تین ہزار آدمی نے چھ روز مین خندق کہودی اور حضرت
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ بھی اصحابون کے ساتھ خندق کہودنے مین شریک تھے اور بہت
معجزے حضرت سے اُس چھ دن مین ظاہر ہوئے جو مفصل احوال کتابون مین لکھا ہے ابھی
خندق ایک جگہ سے کچھ ناتمام تھی جو کافرون کے لشکر آپہونچے اور یہودی بنی قریظہ جو
مدینہ کے پاس رہتے تھے اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُنہون نے صلح کا
قول و قسم کیا ہوا تھا یہ بھی حی بیٹے اخطب کے بہکانے سے اور کفار کے لشکر کا انبوہ دیکھکر
اُن لشکرون مین کافرون کے جا ملے اور عہد اور قول صلح جو حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے کیا تھا توڑا جب لشکر کافرون کا خندق کے کنارے پر آیا خندق کو دیکھکر تعجب کیا
جو کبھی اس طرح نہ دیکھا تھا غرض کافرون نے خندق کو گھیر لیا اور مسلمان لشکر کا انبوہ دیکھکر
ڈرے اور بہت گھبرائے اور بنی قریظہ کے جاملنے سے نہایت خوف کھایا جیسے کہ خدا تعالیٰ
فرماتا ہے کہ اے مسلمانون یاد کرو اسوقت کو کہ اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ
مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا جب آئے تمپر کہ
لشکر کافرون کے کوئی لشکر اوپر کی طرف سے اور کوئی نیچی کی طرف سے تمہارے یعنی سطح فرش
لشکر آئے تھے اور یاد کرو کہ جب پھرین آنکھین تمہاری حیرت سے اور آپہنچے دل تمہارے حلقون تک گھبرا ہٹ
سے اور ڈر سے یعنی تمہاری جان نکلنے لگی ڈرسے اور حیران رہین آنکھین تمہاری اور گمان کرتے
لگے تم خدا تعالیٰ پر گمان طرح طرح کے یعنی خالص مسلمانون کو گمان تہا کہ آخر فتح اور مدد کریگا
خدائے تعالیٰ اپنے رسول کی اور مسلمانون کی اور منافق کہتے تھے کہ مسلمان اس
لڑائی کی طاقت نہین لا سکین گے اور سب مارے جاوین گے اور قید ہووینگے
هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ۝ وہان آزمائے گئے
مسلمان خالص مضبوط دین مین اور سست ایمان والے ہول دلی اور لرزہ

لرزہ دیا لرزہ دینا سخت جو نام اوا سوقت کہتے تھے اب کہاں اور کس طرح یہاں سے بہاگ جاوے
اور یاد کرو اسوقت کو کہ وَاِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ
وَرَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا ۵ جب کہتے تھے منافق اور وہ لوگ جنکے دل مین بیماری تھی یعنی
سست مسلمان بد اعتقاد کہ نہین دیا وعدہ ہمکو خداے تعالی نے اور رسول اُسکے نے
مگر فریب یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم جو قرآن کی آیتین پڑہتے ہین کہ خداے تعالی مسلمانون
کی مدد کرتا ہے یہ بات کچھہ ہنسی اور فریب سا ہے اور یاد کر اسوقت کو جو وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ
مِّنْهُمْ یٰۤاَهْلَ یَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۲۷۲ ۵ اور جب کہا ایک قوم نے منافقون
مین سے کہ اے مدینہ کے رہنے والو تمہارے رہنے کی جگہہ نہین ہے یعنی تمہارا ٹھکانا نہین
ہے اس لشکر مین پھر جاؤ اپنے گھرون کو نہین تو مارے جاؤ گے یا قید مین پڑو گے
وَیَسْتَاْذِنُ فَرِیْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِیَّ یَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُیُوْتَنَا عَوْرَةٌ ؕۛ وَمَا هِیَ بِعَوْرَةٍ ؕۛ اِنْ
یُّرِیْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ۵ اور رخصت گھر مین جانے کی مانگتے ہین

نصف
المتقدمین

ایک قوم اُنہین سے پیغمبر صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے جو کہتے ہین یا رسول اللہ مقرر ہمارے گھر
خالی ہین دشمن جا پڑین گے ہمین رخصت دے جو ہم جا کر اپنے گھر کی خبرداری کرین اور
دراصل گھر اُنکے خالی نہ تھے یعنی الیسے نہ تھے جو دشمنون سے اُن کے گھرون
کی خرابی ہو تی بلکہ مضبوط تھے گھر اُن کے کچھہ اندیشہ اور خطرہ نہ تہا نہ چاہتے تھے
اس رخصت مانگنے سے مگر بہاگ جانا یعنی چاہتے تھے کہ اس بہانہ سے بھاگ جائے
وہ رخصت مانگنے والے بنی حارث اور بنی سلمہ تھے وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَیْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا
ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَاۤ اِلَّا یَسِیْرًا اور اگر گھس آوین دشمن یعنی
اگر فوج کافرون کی گھس آوے منافقون پر کنارون سے مدینہ کے اور گہیر لیوین انکو
پھر چاہین کافر ان سے ہنگامہ اور خرابی یعنی اگر منافقون کو کافر کہین گھبرا کر کہ تم بھی ہمارے
ساتھہ ہو اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑو تو البتہ آوین اُس پر اور راضی ہووین اور کافرو
کہنا مانے اور دیر نکرین اُنکی بات ماننے مین مگر تھوڑا سا یعنی جلد کافرون کے رفیق ہو کر مسلمانون
سے لڑائی کو تیار ہووین وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا یُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ؕ وَكَانَ
عَهْدُ اللّٰهِ مَسْـُٔوْلًا ۵ اور بیشک تھے وہ رخصت مانگنے والے یعنی بنی حارث اور بنی سلمہ
جو اُنہون نے عہد اور قول کیا تہا خداے تعالی سے پہلے اس لڑائی خندق کی سے جنگ احد

کے دن کہ پیٹھ نہ پھیرینگے لڑائی مین اور ہے قول خدا تعالی کا پوچھا جاویگا یعنی
قیامت کے دن پوچھینگے کہ تم نے قول کرکے کیون توڑا قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ
اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اُن رخصت مانگنے والون کو کہ ہرگز فائدہ نکریگا تمکو بھاگنا اگر بھاگو تم موت سے یا مارے
جانے سے کس واسطے کہ جس طرح موت تقدیر مین لکھی ہے پھر نے کی نہین اور اسوقت
کہ جو بھاگو تم مقصود دنیا دیگے اپنا مگر ذرا سا جو آخر مرنا مقرر ہے قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ
مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ؕ وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا
وَّلَا نَصِيْرًا ۱۵ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کو کہ کون ہے ایسا
جو بچاوے تم کو عذاب خدا تعالی کے سے اگر چاہے تمکو برائی یا چاہے خدا تعالے
ساتھ تمہارے بھلائی تو کون منع کر سکے اور نپاوینگے یہ لوگ اپنے واسطے سوا خدا
تعالی کے کوئی دوست اور نہ مدد کرنے والا ف کہتے ہین کہ بعضے اس لڑائی سے کنارہ کر کر
اپنے گھرون مین آپ تو جا بیٹھے تھے اور اپنے دوستون کو بھی کہتے تھے کہ تم بھی ہمارے
ساتھ آکر بیٹھ رہو اور اپنے تئین ہلاکت مین مت ڈالو جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور یار
اُسکے اس لڑائی سے سلامت نرہینگے جیسے کہ خدا تعالی فرماتا ہے قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ
الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ۱۸
بیشک خدا تعالی جانتا ہے روکنے والون کو تم مین سے جو منع کرتے ہین لوگون کو جو
لڑائی مین شریک نہو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اور انکو بھی جانتا ہے خدا
تعالی جو کہتے ہین اپنے بھائیون کو کہ آؤ ہمارے پاس بیٹھ رہو اور لڑائی مین مت جاؤ اور آپ
نہین آتے لڑائی مین مقابلہ دشمن کے مگر تھوڑا سا لوگون کے دکھلانے کو ظاہر مین اور جی
نہین چاہتا اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۖ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ
كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ بخیلی کرنے والے ہین مدد کرنے مین تمپر یا بخیلی کرتے ہین تمپر
کہ لوٹ نہ ہاتھ لگے تمہارے پھر جب آوے ڈر دشمن کا تو اُسوقت دیکھے تو انکو نہایت نامردی
سے جو دیکھ رہین ہر طرف گھبرائے ہوئے سی اور پھرنے لگین انکی آنکھین جیسے کوئی بیہوش
ہوا اور غش آوے اسپر موت سے جان کندنی کے وقت فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ
بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ

علی اللہ یسیرا ۝ پھر جب جاوے ڈر دشمنوں کا یعنی جب فتح ہووے تو سخت گفتگو
کریں تیز زبانی سے اور جھگڑیں بخیلی کرتے ہوئے لوٹ کے مال پر یعنی جب لڑائی کا وقت
تو ڈریں اور گھبراویں اور چاہیں کہ کسی طرح یہاں سے نکل جاویں اور جب فتح ہوا اور لوٹ
بانٹنے کا وقت آوے تو حصہ لینے میں جھگڑیں اور سخت باتیں بناویں وہ لوگ ایمان نہیں لائے
ہیں پھر ناچیز اور ناکارہ کئے خدائے تعالے نے کام انکے انہیں کچھ لڑائی کا اجر نہوگا اور ہے یہ بات اللہ
تعالی پر آسان یحسبون الاحزاب لم یذھبوا ۚ وان یات الاحزاب
یودوا لو انھم بادون فی الاعراب یسالون عن انبائکم ولو کانوا فیکم ما قاتلوا الا قلیلا ۝
سمجھتے ہیں منافق کہ یہ لشکر کافروں کے نہیں پھر گئے یعنی منافق ایسے ڈرتے ہیں کہ جو لشکر
کافروں کے پھر گئی ہوں تو بھی انہیں یقین نہ ہووے اور اگر پھر آویں لشکر کافروں کے لڑنے
کو تو چاہیں منافق کہ جو جنگل میں رہتے ہوتے تو کیا اچھا ہوتا تو پوچھتے خبریں تمہاری اور دشمنوں
کی اور اگر ہوویں وہ منافق تم میں لڑائی کے وقت نہ لڑیں کافروں سے مگر تھوڑا سا شرماشرمی
لاچاری سے لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم
الآخر وذکر اللہ کثیرا ۝ بیشک تمہارے واسطے اسے ڈرنے والو نامرد و چلن
اچھا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یعنی تمہارے حق میں یہی بہتر ہے جو پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی چال چلے جاؤ یعنی جو وہ کریں یا فرماویں وہی کرو اور محنت اور مصیبت پر صبر کرو اور
یہ بات اسکے واسطے ہے جو امیدوار ہے خدائے تعالی کی رحمت کا اور آخر کے دن کے آرام کو چاہتا
اور یاد خدائے تعالی کی کرتا ہے بہت یعنی ہمیشہ یاد الہی میں رہتا ہے حضرت سرور کائنات صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ان لشکروں کے آنے سے پہلے خبر دی تھی اصحابوں کو کہ کافروں کے
لشکر جمع ہو کر آویں گے اور تم پر مشکل پڑیگی پھر آخر کو تمہاری فتح ہوگی ولما را المؤمنون
الاحزاب قالوا ھذا ما وعدنا اللہ ورسولہ وصدق اللہ ورسولہ وما زادھم الا ایمانا
وتسلیما ۝ اور جب دیکھا مسلمانوں خالص نے لشکر کافروں کے خندق کی لڑائی کے دن اور
مقابلہ ہوا تو کہا یہ وہ وعدہ ہے جو ہمکو دیا تھا خدا تعالے نے اور اسکے پیغمبر نے اور
سچ کہا خدائے تعالی نے اور اسکے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور
زیادہ نہ ہوا اور نہ بڑھا خالص مسلمانوں کو لشکروں کے دیکھنے سے مگر
ایمان اور فرمانبرداری اور یقین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ

ع ۲ ۱۴ ۱۸

صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے پر کہتے ہیں کہ کئی صحابیوں نے جیسے حضرت حمزہ اور حضرت مصعب اور حضرت عثمان اور حضرت طلحہ اور حضرت انس نے اور کئی ایسوں نے رضی اللہ تعالے عنہم منت مانی تھی کہ جو اگر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ لڑائی میں ہوں تو ایسی لڑیں جو شہید ہوں خدا ے تعالیٰ کی راہ میں اور جیتے نہ رہیں ان اصحابوں کی صفت میں یہ آیت آئی مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۙ خالص مسلمانوں سے وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کیا وہ جو قول قرار کیا تھا خداے تعالیٰ کے ساتھ اُس پر یعنی خداے تعالیٰ کی راہ میں لڑنے کا جو قول کیا تھا سو سچا کیا پھر اُن مسلمانوں سے کوئی ہے جو ادا کرتا ہے منت جو شہید ہووے جیسے حضرت حمزہ اور حضرت مصعب اور حضرت انس جو شہید ہوئے اور اُن مسلمانوں خالص سے کوئی ہے جو راہ دیکھتا ہے جیسے حضرت عثمان اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہم اور بدلتے نہیں اپنے قول کیے ہوئے کو بدلنا کسی طرح اسواسطے کہ لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۚ تو بدلا دیوے خداے تعالیٰ سچوں کو جو قول اپنا پورا کرتے ہیں انکے سچ بولنے کا اور قول پورا کرنے کا اور عذاب کرے خداے تعالیٰ منافقوں کو اگر چاہے اس حال میں ماری یا توبہ کی توفیق دیکر توبہ قبول کرے انکی بیشک خداے تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے قصہ خندق کہتے ہیں کہ وہ لشکر کافروں کے خندق کے گرد بیس دن یا ستائیس دن رہے اور ہر روز چڑھ آتے اور لڑائی ہوتی اور ہر رات ارادہ شبخون کا کرتے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابیوں کو ساتھ لیجا کر اُنہیں دفع کرتے تھے ایک دن عمرو بیٹا عبدوُد کا جو بڑا بہادر سارے عرب میں مشہور تھا ایسا جو اُسے ہزار مرد کے برابر کہتے تھے اور بڑا زور آور تھا ایک یہ اور تین بہادر اسکے ساتھ سوار خندق کے اندر گھس آئے اور عمرو عبدود نے کہا کہ ہے کوئی جو ہمارے مقابل ہو مسلمانوں کی صف میں سے کوئی اُسکے سامنے نہ نکلا جو جانتے تھے کہ بڑا بہادر اور بڑا شہ زور ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہے کوئی ایسا جو اسکو یہاں سے ہٹاوے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ بولے یا حضرت مجھے رخصت دیجئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دم چپ ہو کر پھر فرمایا کہ کوئی ہے ایسا جو اس دشمن کو دفع کرے

پھر حضرت اسد اللہ غالب نے کہا کہ مجھے رخصت فرمائیے تو میں اس سے جا کر مقابلہ کروں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے شمشیر ذوالفقار حضرت شاہ ولایت کے گلے میں حمائل کی اور اپنی زرہ پہنائی اور دستار خود اپنا خاص انکے سر پر رکھا اور جناب الہی میں دعا مانگی کہ اے پروردگار علی کی مدد کر اور اسے غالب کر عمرو عبدود کے بیٹے پر یہ دعا مانگکر رخصت کیا حضرت حیدر کرار پیادے اسکی طرف روانہ ہوئے نزدیک جا کر فرمایا کہ اے بیٹے عبدود کے تین باتیں ہیں ایک مان اسنے کہا کہو فرمایا کہ اول یہ کہ گواہی دے کہ خدا تعالی ایک ہے اور محمد اسکا بھیجا ہوا ہے اور فرمانبرداری کر رسول اللہ کی اسنے کہا یا علی اس بات کی توقع مجھسے نہ رکھ پھر حضرت شاہ ولایت نے کہا یہ نہیں تو پھر جا اپنے گھر اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مت لڑ جو انکو اگر خدا تعالی نے فتح دی تو بھی مت ایمان لا یو اگر مقدمہ انکا تو تیرا مدعا بغیر لڑائی کے حاصل ہوگا اسنے کہا یہ بھی مجھسے نہ ہوگا پھر حضرت شاہ ولایت نے فرمایا کہ تو پھر آ لڑ یہ سنکر وہ ہنسا اور کہا یا علی کسی عرب کے بہادر کا مقدور نہیں جو مجھسے لڑنے کو آوے اور تو ابھی لڑنے کے لائق نہیں تجھپر رحم آتا ہے حضرت شاہ مردان نے فرمایا کہ میں تجھے لڑنے کو نہیں بلاتا بلکہ چاہتا ہوں میں کہ خدا تعالی کی خوشی کے واسطے تجھے قتل کروں یہ بات سنتے ہی اسی غصہ آیا اور گھوڑے سے اتر کر گھوڑے کی کوچیں کاٹیں اور حضرت شاہ ولایت کی طرف آیا حضرت عبداللہ انصاری کہتے ہیں کہ جب یہ دونوں لڑنے لگے تو ایسی گرد اٹھی جو نظر آنے سے رہ گئے غرض کہ بہت ردوبدل کے بعد عمرو عبدود کے بیٹے نے تلوار چلائی اور حضرت شاہ ولایت نے سپر رو کی اس تلوار نے سپر کو کاٹ کر اثر زخم کا حضرت شاہ مردان کی گردن پر پہونچایا حضرت اسد اللہ غالب نے اللہ اکبر کہکر اسی گرمی میں ایسی ایک تلوار ماری کہ اسکی دو ٹکڑے ہو گئے اور تکبیر کی آواز سب یاروں نے سنی اور جانا کہ علی مرتضی نے اسے مار ڈالا اسکے مرتے ہی اسکے رفیق ضرار اور ہبیرہ حضرت علی مرتضی کی طرف دوڑے حضرت شاہ ولایت انکی طرف متوجہ ہوئے ضرار تو حضرت شاہ مردان کی صورت دیکھتے ہی بھاگا اور طاقت مقابلہ کی نہ لایا اور ہبیرہ ایکدم ٹھہرا اور زخمی ہوکر بھاگا اور اسروز بڑی فتح مسلمانوں کی ہوئی اور عبدود کے بیٹے کے مارے جانے سے سب کافروں نے خوف کھایا اتفاقا نعیم بیٹے مسعود عطفانی کے دل میں خدا تعالی نے ڈالا جو وہ مسلمان ہوا اور سب سے چھپ کر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ

میرے ایمان لانے کی کسی کو خبر نہین اگر مجھے فرمایئے تو مین جا کر ان لشکرون مین جدائی
کر دون حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رخصت دی نعیم نے جا کر ایسی تدبیر کی جو لشکر کافرون
کے آپس مین بے اعتبار ہو گئے اور بیدل ہوئے پھر ایک رات خدا نے تعالیٰ نے ایک ہوا سرد
اس لشکر پر ایسی بھیجی کہ انکے خیمون کو اکھیڑ کر پھینک دیا لاچار اور حیران ہو کر بھاگ گئے کوچ
کیا جیسے کہ خدا نے تعالیٰ فرماتا ہے وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ۭ وَكَفَى
اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ۝ اور پھیر دیا خدا نے تعالیٰ نے
کافرون کے لشکرون کو مدینہ سے جو مسلمانون سے لڑنے آئے تھے اور خندق کو گھیر لیا
تھا سو وہ پھر گئے اپنے غصہ مین جو نپایا انہون نے بھلائی کو یعنی فتح اپنی اور لوٹ اور سہج
اور آسان کیا خدا نے تعالیٰ نے مسلمانون سے لڑائی کو فرشتونکا لشکر انکی مدد کو بھیجکر اور ہے
خدا نے تعالیٰ زبردست زور آور سب کچھ کر سکنے والا جب لشکر کافرون کے خندق کی لڑائی
چھوڑ کر شرمندہ ہو کر گئے اپنے اپنے مکان مین اور یہود بنی قریظہ جو عہد قول حضرت پیغمبر صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا ہوا توڑ کر کافرون کے شریک ہوئے تھے یہ بھی اپنے گھر مین
گئے اُسی دن پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم پروردگار کا آیا کہ یہود بنی قریظہ سے لڑنی
کو جاؤ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم موافق حکم الٰہی کے اصحابون کو لیکر یہود بنی قریظہ پر تشریف
لے گئے اور پندرہ دن اُس گڑہی کو مسلمان گھیرے رہے آخر کو یہود ہیبت الٰہی سے
لاچار ہو کر راضی ہوئے اس بات پر کہ جو سعد بیٹا معاذ کا انکی حق مین حکم کرے سو قبول ہے
اس بات کو مقرر کر کے گڑہی سے نکل کر سب قیدی ہو کر آئے حضرت سعد نے حکم کیا
جو سب مردون کو اُنکے قتل کرو اور انکی بچون اور عورتون کو لونڈی غلام کرو اور مال
اُنکا مسلمانون کو بانٹ دو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے سعد تو نے
وہ حکم کیا جو خدا نے تعالیٰ نے عرش پر اُنکے حق مین حکم کیا جیسے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے
وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ
الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ۝ اور اتارا خدا نے تعالیٰ
نے اُن لوگون کو جو حمایت اور مدد کرتے تھے کافرون کی جو کتاب توریت والے
تھے یعنی یہود بنی قریظہ کو اتارا انکے گڑہیون سے اور ڈالا انکو دلون مین خدا نے تعالیٰ
نے ڈر مسلمانون کا جو ایک قوم کو انہین سے مار ڈالا تمنے جو مرد انکی نو سو یا سات سو کو

قتل کیا اور ایک قوم کو قیدی کیا تمنے جو عورتین اور بچے انکے تھے وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ
وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۵
اور وراثہ دیا تمکو اے مسلمانو زمین یہودیون کی یعنی باغ اور حویلیان اور مال انکا نقد اور
جنس اور اونٹ گھوڑے اور دنبیان اور اسکے سوا اور زمین دی تمکو جہان تم کبھی پاما لک
نہوئے تھے شہر کے سو وہ زمین شہر اور قلعہ خیبر کے ہے اور ہے خدائے تعالی سب چیز پر
قدرت رکہنے والا جسے چاہے فتح اور ملک بخشے اور جسے چاہے ہلاک کرے تفسیر لکھنے والے
یون لکھتے ہین کہ ہجرت سے نوین برس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی نکاحیون کو
جو بیبیان تہین سب سے کنارے ہوئے اور قسم کہائی تہی جو ایک مہینے تک انسے نہ بولین اور
اُسکا سبب یہ تہا کہ بیبیان خرچ اور پوشاک زیادہ مانگتی تہین ایسا کہ جو حضرت پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے پاس نہ تہا اور سوا اسکے اور بھی سبب لکھتے ہین غرض کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قسم کہا کر مسجد کے ایک مکان مین اکیلے ملول بیٹھ بعد انتیس دن کے
جو مہینہ تمام ہوا حضرت جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لیکر آئے کہ خدا یتعالی نے فرمایا ہے
يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَ
اُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۵ اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ اپنی نکاحیون کو کہ اگر تم چاہتی ہو دنیا
کی زندگانی اور بناؤ یعنی پوشاک اور زیور عمدہ تو پھر آؤ دون مین تمکو خرچ اور حق تمہارا جیسے
طلاق دی ہوئی عورتون کو دیتے ہین اور چھوڑ دون تمکو چہوڑنا اچھی طرح سے وَاِنْ كُنْتُنَّ
تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ۵
اور اگر چاہتی ہو خدائے تعالی کو اور اسکے بھیجے ہوئے کو یعنی اگر محبت خدا اور رسول کی
ہے اور چاہتی ہو وہان کے گہر کو یعنی بہشت کو پھر بیشک خدائے تعالی نے تیار کر رکہا
ہے واسطے نیکبخت عورتون کے تم مین سے جو خدا اور رسول کو چاہتے ہین بدلا بہت بڑا
جو اسکی نسبت ساری دنیا کی نعمت اور دولت جمع کیجئے تو بھی کچھہ نہین کہتے ہین کہ سب
بیبیون سے پہلے حضرت بی بی عائشہ نے قبول کیا خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ؕ وَكَانَ
ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۵ اے نکاحیون پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو کوئی تم مین سے
آویگی واسطے برے کام کہلے ہوئے کے یعنی تم مین جو کوئی فرمان برداری خدا اور رسول

کی نکر یگی تو اسکو دوہرا عذاب ہوگا یعنی اور عورتون گنہگار سے دوچند عذاب ہوگا اور یہ دو حصہ عذاب دینا خداے تعالیٰ پر آسان ہے کسی کا کچہہ خطرہ اور لحاظ نہین ۞

وَمَن يَقْنُتْ مِنكُنَّ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَا أَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ وَأَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيمًا

اور جو کوئی ہمیشہ حکم مانے اور تابعداری کرے تم مین سے خدا اور رسول اللہ کی اور کریگی اچھے پاکیزہ کام دیوینگے ہم اسکو بدلا اُسکا دوہرا جیسے گناہ کا عذاب دوگنا ہے انکو ویساہی نیکی کا بدلا بہی دوچند ہے اور عورتون سے اور تیار کی ہے ہمنے اسکے واسطے روزی اچھی خاص بہشت مین يَٰنِسَآءَ ٱلنَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ ٱلنِّسَآءِ ۚ إِنِ ٱتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِٱلْقَوْلِ فَيَطْمَعَ ٱلَّذِى فِى قَلْبِهِۦ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۞ اے نکاحیو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہین ہو تم مانند اور عورتون کی جو نہین ٹرابیان اور سب عورتون سے بہت ہین اگر ڈرنے والی ہو تم خداے تعالیٰ سے پھر نرمی اور عاجزی نکرو بات کرنے مین لوگون سے جو لالچ کرے وہ کوئی جسکے دل مین بیماری ہے نفاق کی یا شرارت کی اور کہو بات نیک اور بہلی صاف اور سیدہی وَقَرْنَ فِى بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ ٱلْجَٰهِلِيَّةِ ٱلْأُولَىٰ ؕ اور ٹہیر رہو اپنے گھرون مین اور مت بناؤ کرکے اپنے گہر سے نکل کر دکھائی پھرو اپنا گہنا جیسے بناؤ کرکے گہر سے نکل کر دکھائیان پھرتی تھین اگلی نادانی کے وقت میں سو وہ وقت　حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پہلے تھا جو عورتین گہنا اور پوشاک عمدہ پہن کر مردون کو دکھاتی پھرتی تھین وَأَقِمْنَ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتِينَ ٱلزَّكَوٰةَ وَأَطِعْنَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥٓ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ ٱلرِّجْسَ أَهْلَ ٱلْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ۞ اور قایم رکھو نماز کو اور دیا کرو زکوٰۃ کو اور تابعداری کرو خداے تعالیٰ کی اور اسکے پیغمبر کی اور خداے تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ دور کرے تمسے گندگی اور ناپاکی یعنی تمسے گناہ دور کیا چاہتا ہے اے پیغمبر کی گھر والیون اور چاہتا ہے پاک کرے خداے تعالیٰ تمکو سب گناہون سے پاک کرنا سب طرح سے اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل بیت ازواج مطہرات ہین اور روایتون مشہور سے یون ہے کہ اہل بیت حضرت فاطمہ اور حضرت مرتضی علی اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہین اسے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نکاحیو وَٱذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِى بُيُوتِكُنَّ مِنْ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ

ع ۱

وَالْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ؒ اور یاد کرو اسکو جو پڑھا جاتا ہے تمہارے گھرون مین خدا تعالیٰ کی ایتون سے یعنی قران کی آیتین یاد کرو اور عقلمندی کی باتین یاد کرو یعنی حدیث جو کلام پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ہے مبشک خدائے تعالیٰ اچھے کام کرنے والا جاننے والا سب چیزون کا کہتے ہین کہ جب یہ آیتین ازواج مطہرات کی شان مین آئین تب اور مسلمان عورتون نے کہا کوئی آیت ہمارے حق مین نہین آئی حق سبحانہ تعالیٰ نے یہ آیت انکی واسطے بھیجی اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصّٰٓئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ؕ مبشک حکم ماننے والے مرد اور حکم ماننے والیان عورتین اور یقین لانیوالے مرد اور ایمان لانیوالیان عورتین اور حکم پر مضبوط رہنے والے مرد اور حکم پر مضبوط رہنے والیان عورتین اور سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والیان عورتین اور صبر کرنے والے بندگی مین مرد اور صبر کرنے والیان بندگی مین عورتین اور تواضع کرنے والے مرد اور تواضع کرنے والیان عورتین اور خدا تعالیٰ کی راہ خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والیان عورتین اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والیان عورتین اور نگہبانی کرنے والے مرد اپنی شرم کی جگہہ کی برے کامون سے اور نگہبانی کرنیوالیان عورتین اپنی شرم کی جگہہ کی برے کامون سے اور خدائے تعالیٰ کی یاد بہت کرنے والے مرد اور خدائے تعالیٰ کی یاد کرنے والیان عورتین ایسی خو اور عادت رکھنے والون کے واسطے تیار کر رکھا ہے خدائے تعالیٰ نے بخشنا انکے گناہون کا اور بدلا بہت بڑا انکے کامون کا جو بہشت اور اُسکی نعمتین بے نہایت ہین کہتے ہین کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بی بی زینب بیٹی جحش کی کو واسطے زید بیٹے حارث کے جو اُسے آزاد کر کے بیٹے کی طرح پالا تہا نکاح کا پیغام بہیجا بی بی زینب نے جانا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے واسطے پیغام بھیجا ہے قبول کیا پھر جب جانا کہ یہ پیغام زید کے واسطے ہے نہ مانا اور کہا مجھے قبول نہین کسواسطے کہ بی بی زینب بہت عمدہ مزاج اور صورت مین نفیس اور پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پہوپی کی بیٹی تہین اور عبداللہ اُنکا بہائی بہی بہن کے ساتھ موافق تہا اس بات مین کہ آزاد کئے ہوئے سے کیون نکاح کرے تب یہ آیت اُتری وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا

مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ یَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَ مَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا ؕ

اور نہ چاہیے اور لایق نہین کسی مسلمان مرد کو اور نہ کسی مسلمان عورت کو کہ جب حکم کرے خدائے تعالی اور پیغمبر اُسکا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کام کو وہ بچاہے کہ رہے پھر اختیار اُس اپنے کام مین اُنکو یعنی جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکا نکاح مقرر کیا تو پھر نچاہیے بی بی زینب اور اُنکی بہائی عبداللہ کو جو کچھہ اُسمین اختیار رکھین بلکہ راضی رہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مرضی پر اور اگر نا فرمانی کرین خدا اور اُسکے پیغمبر کی پھر بیشک گمراہ ہوئے گمراہ ہونا صریح کہلا ہوا جب یہ آیت اتری تب بی بی زینب خدائے تعالی کے حکم پر راضی ہوئین اور زید سے نکاح ہوا خدائے تعالی نے اپنے حبیب کو کہلا بہیجا کہ زینب تیری نکاحیون مین داخل ہوگئی اور پہر بی بی زینب مین اور زید رضی اللہ تعالی عنہما مین ذرہ موافقت نہوئی یہانتک کہ زید نے چاہا کہ طلاق دیوے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا جیسے کہ خدائے تعالی فرماتا ہے وَ اِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْۤ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِ اَمْسِكْ عَلَیْكَ زَوْجَكَ وَ اتَّقِ اللّٰهَ وَ تُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ وَ تَخْشَى النَّاسَ ۚ وَ اللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ اور جب کہا تو نے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس شخص کو یعنی زید کو جو انعام کیا خدائے تعالے نے اُسپر جو توفیق ایمان کی اور تیری خدمت کی دی اُسکو اور انعام کیا تو نے اُسپر جو آزاد کیا اور بیٹا کرکے پالا یعنی کہا تو نے زید کو کہ رکہہ اپنے واسطے اپنی نکاحی کو یعنی طلاق نہ دے زینب کو اور ڈر خدائے تعالی سے اُسکے طلاق دینے مین اور چہپاتا ہے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے جی مین اس بات کو جسکو خدائے تعالے ظاہر کیا چاہتا ہے کہ بی بی زینب تیری نکاحیون مین داخل ہو اور تو ڈرتا ہے لوگون کے طعنون سے جو کہینگے کہ بہو سے نکاح کیا اور خدائے تعالے بہت لایق ہے اس بات کے جو اُس سے ڈرے تو کہتے ہین زید رضی اللہ تعالی عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے صبر کیا اور طلاق نہ دی لیکن پھر آخر کو موافقت نہوئی لاچار ہوکر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اجازت لیکر طلاق دی جب مدت عدت کی جو چار مہینے اور پندرہ دن ہوتے ہین ہو چکی تب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے نکاح کا پیغام زید کی ہی ہاتہہ بہیجا اسواسطے تو کہ معلوم ہووے کہ اُسکے

ع

ولیکن ہی زینب کی محبت نہیں ہی جب یہ دے وہ پیغام دیا تو بی بی زینب نے دو رکعت نماز شکرانہ کی جناب الہی میں ادا کی اور دعا مانگی کہ اے پروردگار اگر میں تیرے حبیب کی صحبت کے لائق ہوں تو مجھے پہنچا خدائے تعالی نے یہ آیت بھیجی فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَیْ لَا یَكُوْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ فِیْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآىِٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝ پھر جس وقت جو پہنچا زید بی بی زینب سے اپنی آرزو کو جو طلاق تہی یعنی جب زید طلاق دے چکا اور مدت عدت کی تمام ہوئی تو نکاح کر دیا ہمنے تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زینب سے تو نہ ہووے اس مقدمہ کے بعد مسلمانوں پر دکھ اور گناہ اور انکا اپنے لے پالکوں کی جوروؤں سے نکاح کرنے میں جبکہ یہ لے پالک پہنچیں اُن اپنی جوروؤں سے اپنی آرزو اور مراد کو یعنی جب طلاق دے چکیں اور مدت عدت کی ہو چکی اور ہے خدائے تعالی کا کام ہونے والا یعنی جو خدائے تعالی نے چاہا وہ مقرر ہونے والا ہے مَا كَانَ عَلَی النَّبِیِّ مِنْ حَرَجٍ فِیْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ سُنَّةَ اللّٰهِ فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا ۝ نہیں ہے اوپر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کچھ گناہ اور انکا اس چیز میں جو مقرر کر دیا ہے خدائے تعالی نے اسکے واسطے اور یہ بات تو رسم خدائے تعالی کی ہے اُن لوگوں میں ہی جو گزر گئے ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اگلے پیغمبر علیہ السلام اُنپر بھی حرج تہا اور ہے حکم خدائے تعالی کا ہونے والا اور وہ گزرے ہوئے لوگ اِلَّذِیْنَ یُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَیَخْشَوْنَهٗ وَلَا یَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ وَكَفٰی بِاللّٰهِ حَسِیْبًا ۝ وے تھے جو پہونچاتے تھے پیغام خدائے تعالی کے اپنے اُمتوں کو اور ڈرتے تھے آپ خدائے تعالی سے اور نہ ڈرتے تھے کسو سوائے خدائے تعالی کے اور بس ہے خدائے تعالی حساب لینے والا جب بی بی زینب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں آگئیں تب بے دین لوگوں نے طعنے دینے شروع کئے کہ یہ شخص ہمکو تو منع کرتا ہے کہ بیٹوں کی جوروئیں تمپر حرام ہیں اور آپ کرتا ہے جو وہ لوگ لے پالک بیٹوں کو اصل بیٹے کے برابر سمجھتے تھے تب یہ آیت اُتری مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۝ نہیں ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باپ کسی ایک مرد کا تم میں سے پر بھیجا ہوا ہے خدائے تعالی کا اور سب پیغمبروں کا تمام کرنے والا ہے جو اُنکے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور ہے خدائے تعالی سب چیزوں سے خبردار

ع ۵

یعنی سب چیز کی اسکو خبر ہے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً
وَّاَصِیْلًا ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو یاد کرو خداے تعالیٰ کی یاد کرنا بہت اور تسبیح
پڑہو یا نماز ادا کرو صبح اور شام یعنی ہمیشہ خداے تعالیٰ کی یاد میں ہو هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ
وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِیُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا ۝ وہ خداے تعالیٰ ہو
جو بہیجتا ہے رحمت تمپر اور فرشتے بھی اُسکے تمپر رحمت بہیجتے ہین اے مومنو تو باہر نکالے تمکو
اندہیری شک کی سے طرف روشنائی یقین کی اور ہے خداے تعالیٰ مومنون پر رحم کرنیوالا
جو فرشتون کو فرمایا ہے جو مومنو نکی بخشوانے کی دعا مانگین تَحِیَّتُهُمْ یَوْمَ یَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚ
وَّاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِیْمًا ۝ مبارکباد ہوگی مومنوں کو خداے تعالیٰ کی طرف سے جس دن کہ
دیدار خداے تعالیٰ کا میسر ہوگا حالت سلامتی کی مین یعنی اُس دن مومن سب آفت اور ڈر
سے سلامت ہونگی اور تیار کیا ہے خداے تعالیٰ نے مومنون کے واسطے بدلا اُنکے کامونکا
بڑا اور خاصا جو بہشت اور اُسکی نعمتین ہین جو تعریف انکی لائق اُنکی نہین ہوسکتی یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّآ
اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ۝ وَّدَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۝
اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیشک ہمنے بہیجا تجہکو گواہی دینیوالا اُمت کا اور خوشخبری دینیوالا
مومنون کو بہشت مین داخل ہونیکی اور ڈرانے والا کافرون کو دوزخ کے عذاب سے اور
بلانے والا خداے تعالیٰ کی طرف اُسی کے حکم سے اور چراغ روشن ایسا جو کبہی اُسکی روشنی
کم نہو یہ سب صفتین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مین ہین وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ
مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِیْرًا اور خوشخبری دے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان والون کو اس
چیز کی جو اُنکے واسطے ہے خداے تعالیٰ سے بخشش اور بڑائی بہت بڑی جو امیدواری دیدار
خداے تعالیٰ کی ہے وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِیْنَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى
اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِیْلًا ۝ اور کہا مت مان کافرون کا اور منافقون کا اور
چہوڑ دے اور موقوف کر انکا دکہ دینا جیسے وہ دکہ دیتے ہین یعنی اُنسے بدلا لینے کا ارادہ نکر
مین سمجہ لونگا اور بہروسہ کر خداے تعالیٰ پر اور بس ہے خداے تعالیٰ ہی کام بنانے والا
یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ
عَلَیْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے
جب تم نکاح کرو مسلمان عورتون سے پہر طلاق دو تم اُنکو پہلے ہاتھ لگانے سے یعنی اگر

صہ

پہلے صحبت سے دو تو پھر نہیں تمکو اُن عورتون پر کچھ شمار دنون کا یعنی مدت عدت کی جو چار
مہینے اور دس دن ہین تب لازم نہیں پھر دو مہر مقرر کیا ہوا اُنکا آدہا اور چھوڑ دو اُنکو چھوڑنا اچھا
یعنی اپنے گھرون سے رخصت کرو خوشی یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِیْۤ اٰتَیْتَ اُجُوْرَهُنَّ
وَمَا مَلَكَتْ یَمِیْنُكَ مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَیْكَ اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیشک ہمنے حلال کیا تیرے
واسطے نکاحیان تیری وہ نکاحیان جو دیچکا تو مہر اُنکا اور وہ بھی حلال کین جو مالک ہوا اُنپر تیرا
ہاتھ جیسے بندی مین آئی ہوئین وہ جو پہنچائین خدا تعالی نے تجھپر اور حلال کین تجھپر ذکر
وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِیْ هَاجَرْنَ مَعَكَ بیٹیان تیرے
چچا کی بھی اور بیٹیان تیری پھوپھیون کی بھی اور بیٹیان تیرے ماموں کی بھی اور بیٹیان تیری
خالاؤنکی بھی جو وہ وطن اور اپنے گھر چھوڑ کرکے سے تیرے ساتھ آئین یہ سب حلال ہین
اور انکے سوا حلال کین تجھپر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ
نَفْسَهَا لِلنَّبِیِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِیُّ اَنْ یَّسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اور وہ عورت
ایمان لائے ہوئی جو بخش دیوے اپنے آپ کو واسطے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اگر
چاہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کہ نکاح کرے اُس سے تو وہ عورت تیرے واسطے
ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوائے اور مسلمانون کے یعنی جس عورت سے
حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہین کہ نکاح کرین وہ عورت خاص اُنہین کو ہے
اور کسی مسلمان کو نچاہیے جو اُس سے نکاح کرے قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَیْهِمْ فِیْۤ اَزْوَاجِهِمْ
وَمَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ لِكَیْلَا یَكُوْنَ عَلَیْكَ حَرَجٌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ہمنے جانا ہم جو کچھ مقرر
کرچکے مسلمانون پر شرطین نکاح کی اُنکی جورون کے حق مین جیسے مہر اور گواہ اور ذمہ
نان نفقہ کا اور جن عورتون پر مالک ہوا ہے ہاتھ اُنکا جیسے لونڈیان تو نہووے تجھپر
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ اٹکاؤ اور ہے خدا تعالی بخشنے والا رحم کرنے والا
تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُــْٔوِیْۤ اِلَیْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَمَنِ ابْتَغَیْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ
عَلَیْكَ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤی اَنْ تَقَرَّ اَعْیُنُهُنَّ وَلَا یَحْزَنَّ وَیَرْضَیْنَ بِمَاۤ اٰتَیْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ
مَا فِیْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَلِیْمًا ۝ پیچھے رکھ اُن عورتون
اپنی سے جسکو چاہے تو اور پاس بلا اپنے جسکو چاہے تو اور جسکو چاہے پھر ڈھونڈے
یعنی پاس بلا اُنمین جنکو پرے رکھا ہے اور چھوڑ رکھا ہے پھر نہین کچھ گناہ تجھپر اس بات

اور چھوڑ رکھنے میں نزدیک ہے جو ٹھنڈی ہوں آنکھیں انکی اور غمگین نہوں اور خوش رہیں سب ساتھ اس چیز کے جو دیوے تو انکو اور خدا ئے تعالی جانتا ہے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اور ہے خدا ئے تعالی جاننے والا تحمل کرنے والا جو گنہگاروں پر جلد عذاب نہیں کرتا

لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ رَقِيبًا ۵ حلال نہیں تیرے واسطے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد ان نو بیبیوں کے جو تیری کاحیان ہیں اب موجود ہیں اور نہ وہ حلال ہے جو انکے بدلے اور نکاح کرے اگرچہ پسند آوے حسن اور صورت انکا یعنی ان نو بیبیوں سے کسی کو طلاق دیکر اور کسی کی صورت خوش آوے اور چاہے اس سے نکاح کرے تو یہ بھی حلال نہیں مگر وہ جسپر مالک ہوا ہے ہاتھ تیرا یعنی لونڈیاں اور ہے خدائے تعالی سب چیز کی نگہبانی کرنے والا یعنی سب چیز خدا ئے تعالی کے دھیان میں ہی کہتے ہیں کہ جب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدائے تعالی کے حکم سے بی بی زینب کو قبول کرکے گھر میں لائے اور کچھ کھانا پکوایا اور مومنوں کی مہمانی کی لوگ کھا کے پھر باتوں میں مشغول بڑی دیر تلک بیٹھے رہے اور بی بی زینب ایک کونے میں گھر کے دیوار کی طرف منہ اور لوگوں کی طرف پیٹھ کئے بیٹھی رہیں اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہا کہ لوگ اب باہر جاویں کوئی نہ گیا اور شرم سے کسیکو رخصت نکیا آپ ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجلس سے اٹھے کتنے لوگ تو ساتھ اٹھے تین آدمی اسی طرح باتیں کرتے رہے پھر آپ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دروازے پر کھڑے رہے اور چاہتے انھیں نہ اٹھایا آخر کو جب وہ بھی گئے تو حضرت انس صحابی نے چاہا کہ اندر آوے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجرے کے دروازے پر پردا ڈالا تب یہ آیت حجاب کی اتری

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ ۚ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو خدا اور رسول پر مت چلے آویں پوچھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھروں میں مگر جب کہ بلاویں تمکو تب آؤ کھانے کے واسطے نہ راہ دیکھو کھانا پکنے کی بعضے لوگ ایسے تھے کہ جب کھانے کا وقت ہوتا تو آنکر بیٹھے رہتے حکم ہوا کہ یوں نکیا کرو اور بغیر بلائے نہ آیا کرو لیکن جب بلاویں تمکو تب چلے آؤ پھر جب کھانا کھا چکو تب چلے جاؤ بیٹھے نہ رہا کرو آرام سے باتیں

کرنے کو لیتین کسواسطے کہ اِنَّ ذٰلِکُمْ کَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ فَیَسْتَحْیٖ مِنْکُمْ وَاللّٰہُ لَا یَسْتَحْیٖ
مِنَ الْحَقِّ ط بیشک کھانا کھا کے بیٹھے رہنا تمہارا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
گھر میں ستاتا ہے اور بے آرام کرتا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شرماتا ہے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم جو کہے تمکو کہ باہر چلے جاو اور خدائے تعالے نہین شرماتا سچی بات
سے وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ط ذٰلِکُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِکُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ط
وَمَا کَانَ لَکُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلَآ اَنْ تَنْکِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ط
اِنَّ ذٰلِکُمْ کَانَ عِنْدَ اللّٰہِ عَظِیْمًا ۝ اور جب کچھ مانگو تم اے مومنو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
بیبیون سے تو مانگو پردے کے پیچھے سے جو بات بہت پاکیزہ اور ستھری ہے تمہارے دلوں کے
واسطے اور اُن بیبیون کے بھی دلون کے واسطے اور نچاہیئے تمکو اے مومنو وہ کہ آزردہ کرو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یعنی وہ کام نکرو جس سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آزردہ اور
ناخوش ہوویں اور نچاہیئے تمکو اے مومنو کہ نکاح کرو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیون
سے بعد اُنکی وفات کے کبھی ہرگز جو وہ تمہاری ماں کی برابر ہین درجہ مین یہ بات یعنی
ستانا اور آزردہ کرنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا خدائے تعالی کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے
اِنْ تُبْدُوْا شَیْئًا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۝ اگر تم اے مومنو ظاہر کرو گے
کوئی بات یا چھپاؤ گے بیشک ہے خدائے تعالے سب چیز سے خبردار کچھ چھپا نہین رہتا
اُس سے جب یہ آیت اُتری تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ عورتین سب مردون
سے چھپا کرین پھر عورتون کے باپ اور بھائی اور نزدیک ناتے دارون نے پوچھا کہ
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم بھی پردے کے باہر ہو کے باتین کیا کرین یا نہین
ہمین کیا حکم ہے تب یہ آیت اُتری لَا جُنَاحَ عَلَیْهِنَّ فِیْٓ اٰبَآئِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ
وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُهُنَّ ج
وَاتَّقِیْنَ اللّٰہَ ط اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدًا ۝ نہین ہے
گناہ عورتون پر بیچ اسکے جو منہ دکھاوین اپنے باپون کو اور نہین گناہ انکو اپنے بیٹون
کے منہ دکھانے مین اور نہین گناہ انکو بھائیون کے منہ دکھانے مین اور نہین گناہ
انکو اپنے بھتیجون کے منہ دکھانے مین اور نہین گناہ انکو اپنے بھانجون کے منہ
دکھانے مین اور نہین گناہ انکو اپنی عورتون کے منہ دکھانے مین اور نہین گناہ انکو

اپنی لونڈیوں اور غلاموں کے منہ دکھانے میں اور سوائے اُن بیان کئے ہوؤن کے سب سے منہ اپنا چھپایا کرین اور ڈرو خدائے تعالی سے اے مسلمان عورتون جو بیشک خدائے تعالی سب چیز پر گواہ ہے یعنی جو کچھہ تم کہتی ہو اور کرتے ہو اور جو تمہارے دلون مین خیال آتے ہین سب اُسکے سامنے ہین کسی چیز سے بیخبر نہین اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ بیشک خدائے تعالی اور فرشتے اُسکے رحمت بھیجتے ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی درود بھیجو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر اور سلام اور دعا بھیجو تابعداری سے سلام بھیجنا ادب سے خدائے تعالی کی طرف سے درود اور سلام اور صلوۃ بندون پر رحمت ہے اور سوائے خدائے تعالی کے جیسے ہر ایک شخص پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر یا کسی اولیا پر درود بھیجے تو رحمت چاہی خدائے تعالی سے اس آیت سے معلوم ہوا کہ درود اور صلوۃ اور سلام پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھیجنا واجب ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ بیشک وہ لوگ جو آزردہ کرتے ہین اور ستاتے ہین خدائے تعالی کو یعنی خدائے تعالی کو غصہ دلاتی ہین نالایق باتون سے جو اسکی شان کے لایق نہین جیسے شریک اور فرزند اسکا کہنا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ستاتے ہین شاعر اور ساحر کہکر ایسے لوگون کو دور کیا اور نکالدیا خدائے تعالی نے اپنی رحمت سے دین اور دنیا مین اور تیار کیا ہے خدائے تعالی نے ان لوگون کے واسطے عذاب خوار اور خراب کرنے والا وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝ اور وہ لوگ جو ستاتے ہین مسلمان مردون کو اور مسلمان عورتون کو بغیر اُسکے جو اُنہون نے کچھہ گناہ اور تقصیر کی ہو پھر وہ لوگ ستانے والے اُٹھاتے ہین جھوٹ اور بہتان اور گناہ صریح کھلا ہوا یعنی عذاب کے لایق آپ ہوتے ہین اُس وقت دستور تھا کہ بیبیان اور نیک بخت عورتین منہ اور سر ڈہانک کے بازار مین نکلتی اور لونڈیان سر منہ کھلی پھرتی تھین سو بدکار شریر مرد راہ مین لونڈیونکو چھیڑتے تھے اور بیبیون کو بھی جو سر منہ اپنا ڈہانک کر پھرتی تھین اُنہین کچھہ نکہتی تھی تب یہ نصیحت اس آیت مین آئی يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نکاحیونکو اور اپنی بیٹیون کو اور مسلمان کی عورتون
کو کہ جب گہر سے باہر نکلین تو نیچے چھوڑین سر سے اپنی چادرون کو جو منہ اور بدن ڈہکے یہ بدن
اور منہ کا ڈہانکنا نزدیک ہے جو پہچانے نہ جاوینگے نیک بختین پھر ستائی نجاوینگے
اور ہے خدا ے تعالیٰ بخشنے والا گزرنے ہوئے گناہون کا توبہ کے سبب سے مہربان
ہے جو بھلائی کا چلن اور نیکی کی بات سکہاتا ہے اپنے بندون کو لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ
الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا
يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا ۚ اگر نچھوڑینگے نفاق کرنے والے اپنے نفاق کو یعنی وہ
لوگ جو ظاہر مین دوست اور دل مین مخالف ہین اور اپنی مخالفت کو نچھوڑینگے اور وہ لوگ
جنہون کے دلون مین بیماری ہے یعنی قصد شرارت کا رکہتے ہین وہ اپنی شرارت اگر نچھوڑینگے
اور جھوٹی اور بری خبرین کہنے والے مدینے کے شہر مین جھوٹی خبرین اڑانی نچھوڑینگے تو
البتہ تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہون پر مقرر کرکے بہیجین گے اور غالب کرینگے
تجکو حکم قتل کا اور شہر بدر کرینگے انکو پھر وہ تیرے ہمسایہ نرہینگے مدینے کے شہر مین مگر
تھوڑے دن یعنی جلد شہر مدینہ سے نکالے جاوینگے مَّلْعُوْنِيْنَ ۚ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا
اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ۝ نکلین گے مدینے کے شہر سے ساتھ خرابی اور رسوائی کے
جس جگہہ پاوینگے پکڑے جاوینگے اور مارے جاوینگے مارا جانا خواری اور رسوائی اور
بے حرمتی سے اور یہ بات کچھہ انہین کافرون اور منافقون پر نہین بلکہ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي
الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۝ رسم رکہی ہوئی ہے خدا ے تعالیٰ
کی اُن لوگون مین جو گزر گئے ہین پہلے تجسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی یہ
مقرر کئے ہوئے ہے اگلی امت مین بہی جو منافق اور مشرکون کے حق مین حکم قتل کا
تہا اور نپاویگا تو خدا ے تعالیٰ کی رسم رکہی ہوئی بدلتی یعنی جو رسم خدا ے تعالیٰ نے مقرر کر رکہی
ہے ہرگز وہ بدلی نجاویگی اور اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ۭ قُلْ اِنَّمَا
عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ۝
پوچھتے ہین تجسے لوگ کافر آزمانے کو مزاح سے قیامت کے آنیکا وقت جو کب آویگا کہو
اور جواب دے انکو کہ خبر قیامت کے آنیکی خدا ے تعالیٰ ہی کے پاس ہے اور سوا خدا ے
تعالیٰ کے کسو کو خبر نہین جو کب آویگی اور کس چیز نے تجہے خبردار کیا جو کب آویگی قیامت

نصف
عند المتاخرین

ربع

یعنی تو ہرگز نہین جانتا اُسکی آنیکا وقت شاید کہ قیامت نزدیک ہے ہوئی اور جلد آوے
کے خبر ہے اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ۙ بیشک خدا ے تعالی
نے نکالا اور دور کیا اپنی رحمت سے کافرون کو اور تیار کیا ہے خدا ے تعالی نے کافرون
کے واسطے عذاب بھڑکتی آگ کا خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۚ
ہمیشہ رہنگی کافر اُس بھڑکتی آگ مین کبھی نہ چھٹین گے وہانسے نپاوینگے کوئی دوست جو نکالے
وہان سے اُنہین اور نہ کوئی مددگار پاوینگے جو کچھہ بھی عذاب کم ہو اُن پر سے يَوْمَ تُقَلَّبُ
وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝ جس دن اُلٹے جاوینگے
کافرون کے منہ آگ مین یعنی کروٹین دیوین گے یا اوندھا سیدھا کرینگے دوزخ مین تو
کہینگے کافر کہ ہاے کیا اچھا ہوتا جو ہمنے کہا مانا ہوتا خدا ے تعالی کا اور فرمانبرداری کی ہوتی
ہمنے دنیا مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی قرآن اور پیغمبر کو سچا جان کر ایمان لاتے ہم تو
کیا خوب ہوتا اور یہ عذاب ہمپر آج نہوتا وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا
السَّبِيْلَا ۝ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا اور کہین گے غریب کافر تابعدار
کافرون کے دوزخ مین کہ اے پروردگار ہمارے بیشک ہمنے تابعداری کی دنیا مین اور
کہا مانا اپنے سردارون کا اور اشرافون کا پھر راہ سیدھی اسلام کی سے بھلایا ہمکو انہون نے
اے پروردگار ہمارے دے ان کو دونا عذاب ہمسے جو وہ آپ راہ بھولے ہوے تھے
اور ہمکو بھی بہکایا اور نکال دے اُنکو اور دور کر عزت حرمت اُنکی نکالنا بڑا یعنی بہت بے عزت
کر اور خوار کر عذاب مین اُنکو يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ
مِمَّا قَالُوْا ۭ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لاے ہو مت ہو تم مانند
ان لوگون کے جنہون نے ستایا بہتان کر کے موسی علیہ السلام کو جیسے قارون نے
ایک عورت کو رشوت دیکر سکھایا تھا جو اپنے سے زنا کی تہمت کرے اور اسی طرح کئی
شخصون نے حضرت موسی علیہ السلام کو ستایا تھا پھر پاک کیا خدا ے تعالی نے موسی
علیہ السلام کو اُن تہمتون سے اور تھا موسی علیہ السلام خدا ے تعالی پاس مقبول اور
حرمت والا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۙ اے وہ لوگو جو ایمان
لاے ہو ڈرو خدا ے تعالی کے عذاب سے گناہون کے کرنے مین اور پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ستانے مین یعنی ایسا کام نکرو جسمین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ناخوش

ع ۴

ہو وین اور کہو بات سچی اور درست اور سیدھی جسمین کسی طرح کا فریب نہو اور نقصان نہو مسلمانونکے
حق مین اور نہ بہتان ہو اور نہ مزاح ہو بلکہ ایسی بات کہو کہ جو يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ
ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ۝ سانتھ بہلائی کے لاوے
تمہارے واسطے کامون کو یعنی تمہارے دین دنیا کا بہلا ہو اور بخشے جاوین تمہارے گناہ اور جو کوئی
فرمان برداری کرے خدائے تعالی کی اور اُسکے بھیجے ہوئے کی پھر وہ بیشک مقصود کو پہونچا
اور تمامی برائیون سے اور سب ڈرون سے چھوٹا اور بڑا مدعا حاصل کیا اُسنے إِنَّا عَرَضْنَا
الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا
الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا بیشک ہمنے امانت سونپنی کو کہا آسمانون کو اور زمین کو اور پہاڑون
کو یعنی ان سبکو ہمنے کہا کہ ہماری امانت تم رکھہ سکوگے اور اُسے اُٹھا سکوگے پھر اُن سب
نے نمانا اور ڈرے اُسکے اُٹھانے سے اور کہا کہ ہم مین مقدور نہین اس امانت کی رکھوالی کا
امانت سے بعضون نے اشارہ نماز روزہ اور حج زکوٰۃ لیا ہے اور بعضے کچھہ اور سمجھتے ہین غرض کہ اُس
امانت کو وہ سب نہ اُٹھا سکے اور اُٹھایا اس امانت کو آدم علیہ السلام نے جو سب آدمیونکا
باپ تھا بیشک آدمی ستم کرنے والا ہے اپنے اوپر جو ایسی امانت کے اُٹھانے کا ذمہ کیا جسے
آسمان اور پہاڑ نہ اُٹھا سکے اور ڈرے انجان ہے جو نہ سمجھا کہ آخر کو کیونکر تھام سکے گا اور
امانت بی خیانت کیونکر درست پہونچاویگا اور خدائے تعالی نے یہ امانت اسواسطے سونپائی کہ
تو ازما وے لوگون کو جو کون اس امانت کو پورا پہونچاتا ہے اور جو کوئی اُس مین خیانت کریگا
تو پھر لِيُعَذِّبَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ وَيَتُوبَ
اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝
تو عذاب کرے خدائے تعالے منافق مردون کو اور منافق عورتون کو اور مشرک مردون کو
اور مشرک عورتون کو اور توبہ قبول کرے خدائے تعالی مسلمان مردون کی اور مسلمان عورتونکی
اور ہے خدائے تعالے بخشنے والا توبہ کرنے والون کو مہربان ہے اُنپر ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊

سُورَةُ السَّبَا مَكِّيَّةٌ وَهِيَ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝	أَرْبَعٌ وَخَمْسُونَ آيَةً

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْآخِرَةِ وَهُوَ
الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ۝ تمامی تعریف اور سراہنا خدائے تعالی ہی کو لائق ہے وہ خدا ہے

وہ خداے تعالی جو واسطے اُسکے ہے جو کچھہ آسمانون مین اور جو کچھہ زمین مین ہی یعنی سب آسمان
اور زمین کی چیزین اور رہنے والے خدا کا مال ہین ان سب کا مالک اور حاکم خداے تعالی ہے
اور خداے تعالی ہی کے واسطے ہے سب سراہنا اور تعریفین دوسرے گھر مین یعنی آخرت مین خداے
تعالی کے سوا کسی کی تعریف نہین سب اُسی کی حمد و ثنا کرینگے اور کرتے ہین اور وہی ہے حکم کرنیوالا
سب کچھہ جاننے والا يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ
فِيهَا وَهُوَ الرَّحِيمُ الْغَفُورُ ۝ ۲ جانتا ہے خداے تعالی وہ جو نیچے جاتا ہے
یعنی اندر گھستا ہے زمین کے بیچ جیسے مینہ کا پانی اور سب طرح کے بیج اور جو کچھہ باہر نکلتا ہے زمین سے
جیسے گھانس اور درخت اور کھیتی اور جو کچھہ نکلتا ہے زمین سے جیسے سونا لوہا جواہر اور جو کچھہ اُترتا ہے
آسمان سے جیسے باران رحمت جو سب خوبیان اور آبادی زمین کی اُسی سے ہے اور فرشتے
اور حکم پیغمبرون کو اور روزی بندون کو اور جو کچھہ اوپر جاتا ہے آسمان مین زمین کی طرف سے جیسے
اعمال بندون کے اور دعائین اور تسبیح اور کلمہ اور ذکر کرنا خداے تعالی کا اور پاک مومنون کی
روحین یہ سب جانتا ہے خداے تعالی اور وہ خداے تعالی مہربان ہے بخشنے والا گناہون کا اپنی
مہربانی سے وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَأْتِينَا السَّاعَةُ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتَأْتِيَنَّكُمْ عَالِمِ الْغَيْبِ
لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَلَا أَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ
وَلَا أَكْبَرُ إِلَّا فِي كِتٰبٍ مُبِينٍ ۝ اور کہا کافرون نے ضد سے کہ ہمپر قیامت
نہ آویگی کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکو کہ ہان آویگی اور قسم ہے اپنے پروردگار کی جو البتہ
قیامت آویگی تمپر خداے تعالی جاننے والا ہے چھپی ہوئی چیزون کا اور چھپی باتون کا چھپا رہے گا خداے
تعالی سے ذرہ بھی آسمانون کا اور زمین کا احوال اور نہ چھوٹا اور نہ بڑا کام اُس سے چھپا رہے
یہ سب ذرہ ذرہ مگر وہ کہ لکھا ہے لوح محفوظ مین کوئی بات ایسی نہین جو اُسمین لکھی ہوئی نہو
ہے اور وہ لوح محفوظ خداے تعالی کے آگے ہے اور یہ سب کا احوال اسواسطے لکھا ہے
لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ أُولٰئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ تو بدلا دیوے
خداے تعالی اُن لوگون کو جو ایمان لائے ہین اور اچھے کام کئے ہین اُس قوم نیک کام کرنیوالے لوگون کے
واسطے بخشش گناہون کے اور روزی ہے خاصی اور اچھی بہت بڑی وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيٰتِنَا
مُعٰجِزِينَ أُولٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِنْ رِجْزٍ أَلِيمٌ ۝ اور وہ لوگ جو دوڑتے ہین اور تلاش
کرتے ہین ہماری آیتون مین ہرانے کے واسطے یعنی کافر کوشش کرتے ہین کہ قرآن شریف

کی آیتوں کے حکم کو ٹالیں اس قوم کے واسطے ہے عذاب بڑا دکھ دینے والا نزدیک وَیَرَی الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ ھُوَ الْحَقَّ وَیَھْدِیْٓ اِلٰی صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ
اور جانتے ہیں وہ لوگ جنکو عقل اور سمجھ دی ہے یعنی اصحاب جانتے ہیں اُس چیز کو جو نیچے
اُترا ہے تیری طرف ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے پروردگار کے پاس سے سو وہ سچ ہے
اور درست ہے اور راہ دکھاتی ہے اور سوجھاتی ہے طرف زبردست تعریف کیے ہوئے کی یعنی
مومن جانتے ہیں کہ قرآن شریف سچ کلام الہی ہے اسمیں کچھ شبہ اور غلط نہیں اور سچ جانا
اور اُسکے حکم کو ماننا خدائے تعالی کی راہ پاتا ہے وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ھَلْ نَدُلُّکُمْ عَلٰی رَجُلٍ
یُّنَبِّئُکُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ اِنَّکُمْ لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ۝ اور کہتے
ہیں کافر یعنی وہ لوگ جو قیامت کے آنے کو جھوٹ جانتے ہیں آپسمیں کہتے ہیں کہ ہم بتاویں
ایک مرد یعنی محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بتاویں ہم جو خبر کہتا ہے تمکو کہ جب تم مر کر گوروں
میں جاؤگے اور وہاں بدن تمہارے گل کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوینگے اور ذرہ ذرہ ہو کر رہینگا
تب پھر نئے سر سے پیدا ہوگی یعنی پھر دوبارہ نئے سر سے پھر جیو گے اور بدن سب تمہارا
پھر درست ہوگا اور وہ کافر کہتے ہیں کہ یہ سب اَفْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَمْ بِہٖ جِنَّۃٌ ؕ بَلِ
الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ فِی الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِیْدِ ۝ بنالی ہوئی باتیں ہیں
خدائے تعالی پر جھوٹی یا اسکے ساتھ کوئی دیو ہے یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
حق میں کافر کہتے تھے کہ کوئی دیو اُسے یہ باتیں سکھاتا ہے یا دیوانہ کہ سمجھ کر بات نہیں کہتا
یعنی ایسی بات کہتا ہے جو کسیکی عقل میں نہیں آتی سو اب خدائے تعالے فرماتا ہے کہ
کافر یہ جھوٹی بات کہتے ہیں بلکہ وہ لوگ سچ نہیں جانتے آخرت کو اور قیامت کے آنے
ایمان نہیں لاتے اسی سبب سے وہ عذاب میں ہیں اور بڑے گمراہ ہیں اور بہکاوے
میں پڑے ہیں اَفَلَمْ یَرَوْا اِلٰی مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنْ نَّشَاْ
نَخْسِفْ بِھِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَیْھِمْ کِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ
لَاٰیَۃً لِّکُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ ۝ اسے کیا پھر نہیں دیکھتے کافر اُسکے جو اُنکے آگے ہے اور
جو پیچھے ہے آسمان اور زمین سے یعنی آسمان زمین میں سے نکل نہیں سکتے اور
اُسمیں قید ہیں اگر چاہیں ہم تو دھنسا دیویں اُنکو زمین میں یا ڈال دیویں ہم اُنپر ایک
ٹکڑا آسمان سے تو پھر کہاں بھاگ کر جا سکیں گے بیشک اس بات میں ہر طرح نشانی

ع ۹

واسطے ہر بندے رجوع دار کے حکم ماننے والے کے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ۭ يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ
مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ۝ اور بیشک دیا ہمنے داؤد پیغمبر علیہ السلام
کو اپنے پاس سے زیادتی اور بڑائی یعنی پیغمبری دی ہمنے اور کہا ہمنے کہ اے پہاڑوں آواز کرو
اُسکے ساتھ اور اے جانورو تم بھی آواز کرو اُسکے ساتھ کہتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام
یاد الٰہی کرتے اور زبور پڑھتے تو پہاڑ اور جانور بھی اُنکے ساتھ ذکر کرتے تھے اور نرم کر دیا
ہمنے داؤد علیہ السلام کے واسطے لوہا ایسا جو بغیر آگ اور اوزاروں کے موم کی طرح اُنکے
ہاتھ میں نرم ہو جاتا تھا پھر حکم کیا ہمنے داؤد علیہ السلام کو اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي
السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّىْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ یہ کہ بناوے زرہیں کشادہ
گھیردار اور موافق اور درست رکھ کڑیاں زرہ کی آپسمیں جوڑ کر بنانے کے واسطے اور اے
داؤد علیہ السلام تو اور تیری اولاد تم سب کرو اچھے کام میں دیکھتا ہوں سب کچھ جو تم کرتے ہو
اور تمہارے کاموں کے موافق تمہیں بدلا دونگا قیامت کے دن وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ
غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ۭ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ
بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۭ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝ اور واسطے
سلیمانؑ کے باد کو تابعدار کیا یعنی اُنکے حکم میں باد کو کیا خدا تعالیٰ نے جو دن چڑھتے
ایک مہینہ کی راہ لے جاتی تھی اور دن اُترتے ایک مہینے کی راہ لے جاتی تھی باد تخت
کو حضرت سلیمان علیہ السلام کے اور بہا دی ہمنے ندی تانبے کی سلیمان علیہ السلام کے
واسطے کہتے ہیں کہ یمن کے ایک گانوں کی طرف ایک جگہ سے تانبا پانی کی طرح بہکر نکلتا
تھا پھر اس سے جو چاہتے تھے بناتے تھے اور کتنے دیوؤں کی قوم سے تابعدار تھے
حضرت سلیمان علیہ السلام کے سو وہ دیو کام کرتے تھے آگے حضرت سلیمان اور جو
حضرت سلیمان خدا تعالیٰ کے حکم سے دیوؤں کو فرماتے تھے وہ بجا لاتے تھے
اور یہ مقرر کیا ہوا تھا کہ جو کوئی دیوؤں کی قوم سے پھرتا اور نافرمانی کرتا ہمارے حکم سے
اور حضرت سلیمانؑ کی تابعداری سے تو چکھاویں ہم اُس دیو کو عذاب آگ کا کہتے ہیں کہ
ایک فرشتہ آگ کا چابک لیے اُن دیوؤں پر تعینات تھا کہ جو دیو حکم نمانتے تو وہ فرشتہ
اُنکے آگ کا چابک مار کر اسی وقت جلا دیتا يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَاۗءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ
كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ۭ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ۭ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ

الشَّكُورُ ۝ کام اور خدمت کیا کرتے تھے دیو حضرت سلیمان علیہ السلام کے واسطے جو کچھ چاہتے تھے حضرت سلیمان اور فرماتے تھے جیسے کہ قلعہ مضبوط اور بالاخانہ جہروکے دو منزلہ اور سہ منزلہ اور تصویریں پیغمبروں کی اور بڑے بڑے قدحے اور پیالے لگن کے جیسے حوض اور دیگیں پتھر کی بڑی بڑی جیسے پہاڑ جنمیں کئی کئی ہزار من کھانا پکے پیغمبر نے فرمایا کہ کرو اے آل داؤد پیغمبر علیہ السلام کی شکر ان نعمتوں کا اور تھوڑے ہیں میرے بندوں سے شکر کرنے والے کہتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے خدائے تعالی کے حکم سے بیت المقدس کا بنانا شروع کیا تھا اور کچھ تھوڑی سی بنی تھی جو حضرت داؤد علیہ السلام کا وصال ہوا بعد انکے حضرت سلیمان علیہ السلام نے خدائے تعالی کے حکم سے دیوؤں کو فرمایا کہ بیت المقدس کو بنا کر پورا کرو دیو بیت المقدس کو بنانے لگے یہاں تک کہ ایک برس کا کام اسمیں باقی رہا تھا جو حضرت سلیمان کا بھی وقت آخر آپہونچا اور زندگانی تمام ہوئی تب حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے محرم لوگوں کو یہ وصیت کی کہ میری عمر اب تمام ہوئی ہے اور بیت المقدس میں ایک برس کا کام باقی ہے جب میری روح بدن سے قبض کر چکے کسی کو خبر نہ کرنا اور مجھ شیشے کے بنگلے میں عصا کے سہارے سے کھڑا کر دینا جو دیو دیکھیں اور جانیں کہ حضرت سلیمان کھڑے ہیں یہ جانکر کام کئے جاویں اور محرم لوگوں نے موافق حضرت سلیمان کی وصیت کے کیا پھر جب بعد ایک برس کے بیت المقدس بھی تیار ہو چکی تھی جو خدائے تعالی کی قدرت سے دیمک یا گھن نے حضرت سلیمان کے عصا کو زمین کی طرف کھایا اور وہ لکڑی گل کر حضرت سلیمان علیہ السلام سمیت زمین پر گر پڑی اور سب نے جانا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا وصال ہوا یہ حال دیکھتے ہی سب دیو بھاگ گئے جیسے کہ خدائے تعالی فرماتا ہے فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَن لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ ۝ ز پھر جب ہمنے مقرر کیا حضرت سلیمان پر موت کو یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام کی جان قبض ہوئی اور عصا کے سہارے کھڑے رہے ایک برس تلک تو کسی نے خبر دار نہ کیا حضرت سلیمان علیہ السلام کے مرنے پر مگر دیمک نے جو کھایا نیچے سے انکی عصا کو پھر جب عصا گل کر حضرت سلیمان سمیت گر پڑا تب جانا دیوؤں نے کہ حضرت سلیمان نے وفات پائی اگر دیو ہوتے جاننے والے غیب کے خبر کے تو دیر نہ کرتے ایک برس کی دکھ میں خراب ہوتے یعنی اگر دیو غیب کی خبر جانتے تو انہیں معلوم ہوتا کہ حضرت

سلیمان کا وصال ہو چکا تو پھر گرد بیت المقدس کے بنانے کی محنت میں گرفتار اور خراب رہتے دیو جو
بات کسی کو فرشتوں سے سنکر کسی اپنے دوست آدمی کو کہتے تھے اور وہ بات اُسی طرح
ہوتی تھی تو وہ لوگ جانتے تھے کہ دیو غیب کی خبر جانتے ہیں سو یہ بات جھوٹ ہے اگر غیب
کی خبر دیوؤں کو ہوتی تو اُس محنت میں نہ رہتے کس واسطے کہ جب حضرت سلیمان کو دیکھا کہ گرے
زمین پر اور جانا کہ اُنکا وصال ہوا تو اُسی وقت سب بھاگ گئے لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكَنِهِمْ آيَةٌ
جَنَّتَانِ عَنْ يَمِينٍ وَشِمَالٍ كُلُوا مِنْ رِزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ
غَفُورٌ ۞ بیشک جو تھا سبا کی اولاد کو انکی شہر میں نشانی خدا ئے تعالیٰ کی قدرت کی دو باغ
ایک داہنی طرف اور ایک بائیں طرف شہر کے کہتے ہیں کہ سبا حضرت ہود نبی علیہ السلام کے
پوتے کا پوتا تھا اُسنے اپنے نام پر شہر سبا یمن کی طرف آباد کیا تھا اس قوم میں خدا ئے تعالیٰ
نے کئی پیغمبر بھیجے پھر کہا اُن پیغمبروں نے کہ کھاؤ اُن باغوں کے میوے جو یہ روزی انعام
ہے خدا ئے تعالیٰ کی طرف سے اور شکر کرو خدا ئے تعالیٰ کا کہتے ہیں کہ اسقدر میوہ دار درخت
دور رستہ راہ میں تھے جو اگر کوئی ٹوکری سر پر رکھ کر تھوڑی راہ بھی چلتا تو ٹوکری بغیر توڑے
بھر جاتی سو کہا پیغمبروں نے کہ اس نعمت کا شکر یہ ادا کرو جو خدا ئے تعالیٰ نے دی ہے تمکو
اور یہ شہر ہے پاکیزہ اور ستھرا جو اُس شہر میں مچھر اور پسو اور سانپ بچھو اور کوئی موذی
جانور نہ تھا بلکہ اگر کوئی مسافر اس شہر میں غریب آتا اور اُسکے کپڑوں میں جوئیں ہوتیں تو سب
مر جاتیں ایسی ہوا تھی اُس شہر کی اور پروردگار مہربان بخشندہ ہے نقل ہے کہ قوم
سبا کی اولاد یمن کے ملک کی طرف آباد تھے سو وہ بستی دو پہاڑوں میں تھی پاؤ کوس کا
میدان میں اور اُسکی اوپر کی طرف ایک تالاب سرچشمہ تھا اُسی سے کھیتی اور باغوں کو
پانی پہونچتا تہا کبھی وہ تالاب جو بھر جاتا تھا تو اُنکو بہت نقصان ہوتا تھا اسواسطے اُن لوگوں
نے اُن دونوں پہاڑوں کے بیچ میں ایک بند باندھا تھا اور اُسکے میں دہانے رکھے تھے
جو سب پانی اُس میں جمع ہوتا تہا اول اوپر کا منہ کھولتے جو پانی موافق کھیتوں اور باغوں
کے آتا جب پانی اُترتا تو درمیان کا منہ کھولتے جب اُسمیں سے بھی کم ہوتا تو سب سے نیچے
کا موتھہ کھولتے اور اپنی خاطر خواہ اس تالاب سے پانی لیتے جب پیغمبر نے انہیں کہا
کہ خدا ئے تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر کرو اس قوم نے انکا کہنا نہ مانا جیسے کہ خدا ئے تعالیٰ
فرماتا ہے فَأَعْرَضُوا فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنَاهُم بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ

اُکُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَیْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِیْلٍ ۵ پھر نانا اور منہ پھیر اُس بستی کے لوگون نے پیغمبرون کے کہنے سے پھر بھیجا ہمنے اُن لوگون پر رو پانی کی بڑی کہتے ہین کہ خدا اے تعالیٰ کے حکم سے جنگلی چوہون نے اُس سد کو کاٹ دیا اور رات کے وقت جو یہ سب لوگ سوتے تھے جو پانی کی رو آئی ایسے زور سے جو گھر اُنکے او ر جانور اور باغ اور بہت لوگ اُس قوم کے ہلاک ہوئے اور بجگیہ اور سب بستی خراب ہوئی خدا اے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور بدلے اُن باغون کے جو تھے اُس قوم کو اور دو باغ دیے ہمنے اُنکو جن باغون مین کڑوے اور کسیلے پھل تھے اور جھاؤ اور کچھہ بیر کے درخت تھوڑے سے ذٰلِکَ جَزَیْنٰہُمْ بِمَا کَفَرُوْا ؕ وَھَلْ نُجٰزِیْٓ اِلَّا الْکَفُوْرَ یہ سزا دی ہمنے اُنکو بسبب اُنکی ناشکری کے اور سزا دیتے ہین ہم یعنی سزا نہین دیتے ہم مگر شکر نکرنے والون کو او شکر کرنے والون پر نعمت زیادہ کرتے ہیں کہتے ہین کہ وہ لوگ جو اُس پانی کی رو کے عذاب سے بچے تھے اپنے وقت کے پیغمبر سے کہا کہ ہمنے توبہ کی اور جانا ہمنے کہ ہماری ناشکری سے یہ عذاب آیا ہمپر اگر خدا اے تعالیٰ ہمین پھر نعمت دیوے اور رحمت کرے تو ہم ویسی ناشکری نکرینگے بلکہ ایسا شکر بجالاوینگے جو کسی قوم نے اس طرح کا شکر ادا نکیا ہوگا خدا اے تعالیٰ نے پھر دوبارہ اُن پر دروازہ رحمت کا کھولا جیسے کہ فرماتا ہے وَجَعَلْنَا بَیْنَہُمْ وَبَیْنَ الْقُرَی الَّتِیْ بٰرَکْنَا فِیْہَا قُرًی ظَاہِرَۃً وَّقَدَّرْنَا فِیْہَا السَّیْرَ ؕ سِیْرُوْا فِیْہَا لَیَالِیَ وَاَیَّامًا اٰمِنِیْنَ ۵ اور کیا ہمنے سبا کی قوم کے بیچ اور ان گاؤن والون بیچ مین جنکو برکت دی ہمنے اُن گاؤن مین شام کے ملک کے گاؤن آباد اور نزدیک نزدیک راہ کے سرون پر تھے کہتے ہین کہ جس مکان مین سبا کی اولاد رہتی تھی وہان سے شام کے ملک تک چار ہزار سات سو گاؤن آباد پاس پاس ہوئے اور مقرر کیا اُن گاؤن کے بیچ راہ چلنا اور مسافری راتون کی اور دنون کی امن میں بے ڈر یعنی گاؤن ایسے آباد تھے جو رات دن مسافر چلے جاوین کہین جنگل نہ آوے او کچھہ خطرہ کسی طرح چور قزاق کا نہ شیر چیتے کا تھا اور نہ بھوک پیاس کا اندیشہ آبادی کے سبب مین سے شام تک ایسی بستی تھی تب ذی مقدور لوگ غریب لوگون پر حسد آئے کہ ہم اور یہ برابر ہیں جیسے ہمین مسافرت مین آرام ہے اُنکو بھی کچھہ دکھ اور محنت نہین گویا شہر ہی مین چلے جاتے ہین اور جس جگہہ رات آتی ہے گویا اپنے گھر مین آرام سے رہتے ہین اس حسد سے خدا اے تعالیٰ سے دعا کی اور فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَیْنَ اَسْفَارِنَا وَظَلَمُوْٓا اَنْفُسَہُمْ فَجَعَلْنٰہُمْ اَحَادِیْثَ وَمَزَّقْنٰہُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ اِنَّ فِیْ

ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝ پھر کہا اے پروردگار ہمارے مسافت لمبی کر بیچ مسافر
ہماری کے یعنی منزلوں کے بیچ میں جنگل اور ویرانہ ہو تا کہ جو لوگ بغیر سواری کے چل سکیں اور
محنت سے منزل پر پہنچیں تکلیف سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسی دعا مانگ کر ستم کیا
اُنہوں نے اپنے اوپر آپ پھر کیا ہم نے اُنکی ناشکری سے انکو کہانیاں اور تعجب کی باتیں یہ کہ اُنہوں
نے ایسی عیش اور آرام کی قدر نہ جانی اور گھبرا کر آبادی سے ویرانہ کی طرف آرزو کی اور چیرے پھاڑ
کر ڈالا سب کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا یعنی اُنکا ایسا حال ہوا جو کوئی کسی شہر میں اور ملک میں اور
کسی گاؤں میں وہاں سے سب اُجڑ کر جا رہے اور وہ آبادی سب جنگل ہو گئی بیشک بیچ اس
طرح نشانیاں ہیں خدائے تعالیٰ کی قدرت کی واسطے سب صبر کرنے والوں شکر کرنے والو
کے وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيْسُ ظَنَّهُ فَاتَّبَعُوْهُ إِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور
بیشک سچ پایا سبا کی قوم پر یا سب کافروں پر شیطان نے اپنے گمان کو یعنی شیطان جو سمجھا
تھا کہ میں بنی آدم کو ورغلاؤں گا اور خدائے تعالیٰ کی راہ سے اُنہیں بہکاؤں گا سو اُن
لوگوں پر سچ ہوا جو پھر تابعداری کی سبا کی قوم نے شیطان کی مگر ایک قوم نے مومنوں
کی جو ایمان لائے خدائے تعالیٰ پر اور اُسکے پیغمبروں کا کہا مانا اور نعمتوں پر شکر کیا اور مصیبت
میں صبر کیا وہ قوم شیطان کی فریب اور مکر میں نہ آئے وَمَا كَانَ لَهُ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ
إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ ۗ وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ۝
اور نہ تھا شیطان کا مومنوں پر کچھ غلبہ اور زور مکر کا اسواسطے کہ تو جانیں ہم یعنی آزماویں اور
جدا کریں گے ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے آخرت پر اور سچ جانا قیامت کے آنے کو اُن لوگوں
سے جو وہ لوگ آخرت سے شک میں ہیں یعنی قیامت کے آنے کو سچ نہیں جانتے اُنکو
مومنوں سے جدا کرینگے قیامت کے دن اور پروردگار تیرا سب چیزوں پر نگاہبان ہے
یعنی سب چیز کی اُسے خبر ہے قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهُ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ کہہ اے محمد صلے
اللہ علیہ وسلم کافروں کو کہ بلاؤ اور پکارو اُنکو جنکو گمان کرتے تھے کہ وہ خدا ہیں سوائے خدا
تعالیٰ کے یعنی جنکو تم خدا سمجھتے تھے اُنہیں پکارو تو جواب دیویں نہیں اور کیونکر جواب
دیویں جو ہرگز مالک نہیں ذرہ بھر بھی آسمان میں اور زمین میں اور نہیں اُنکو آسمان
اور زمین میں کچھ شرکت اور نہ خدائے تعالیٰ کو ہے اُنمیں سے کچھ مدد یعنی سب کچھ کام

نہین بناسکے وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ؕ حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝ اور فائدہ نہین کرتا بخشوانا کسیکا
کے وی خدا ئے تعالی کے آگے مگر واسطے اُس شخص کے جو رخصت اور پروانگی دی ہوئی
ہو و سے اُسکے بخشوانے کی قیامت کے دن بہت دیر تلک راہ دیکہین گے بخشوانے والے
کی در گہبراوینگے اور بیقرار ہون گے کہ حکم خدا ئے تعالی کا کیا ہونا ہے یہان تلک کہ گہبراہٹ
اُٹہی گی انہون کے دلون سی اور پروانگی ہوگی بخشوانے کی کہین گے کہ کیا فرمایا تمہارے
پروردگار نے بخشوانے کے حق مین کہین گے وہی بات ٹہیک ہے اور سچ ہے اور درست
جو مسلمانون کو بخشواوینگے اور مشرکون کو نہین اور وہی خدا ئے تعالی جو بہت اونچی ہے
شان اُسکی بہت بڑی قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ
لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرکون کو یعنی پوچھہ اُنسے جو
کون روزی دیتا ہے تمکو آسمان سے مینہ برساکر اور زمین سے کہیت اُگاکر کہہ کہ خدا ئے
تعالی دیتا ہی روزی بہ قدرت اُسی کو ہے اور ہم مسلمان جو خدا ئے تعالی کو ایک جانکر
بندگی کرتے ہین یا تم مشرکون جو خدا ئے تعالی کے ساتہہ شریک مقرر کرتے ہو سیدہی
راہ پر ہین یا راہ بہولے ہوے ہین صریحا یعنی تم دل مین غور کرو اور انصاف سے کہو کہ
ہم سیدہی راہ پر ہین یا تم اور ہم تم مین سے کون گمراہ ہے صریحا قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّآ
اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم پوچہے نجاوگے یعنی تمہین نپوچہینگے
اُس چیز سے جو ہم برے کام کرتے ہین اور ہم بہی نہ پوچہے جاوینگے اُس چیز سے جو تم کرتے
ہو ہر ایک شخص کو اُسی کے کام سے پوچہین گے اور اُسی کے کامون کے موافق جزا اُسکو
دینگے قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ؕ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کہ اکہٹا کریگا ہم سبکو پروردگار ہمارا قیامت کے دن پہر حکم کریگا ہم سب مین
سچا اور ٹہیک اور وہ خدا ئے تعالی جو ہمارا پروردگار ہے حکم کرنے والا ہے سب کچہ
جاننے والا کہلی اور ڈہکی باتونکا اور کامون کا اور قُلْ اَرُوْنِىَ الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ
كَلَّا ؕ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بہلا دکہاؤ تو
مجہکو اُنہیں جسکو تمنے ملالیا ہے خدا ئے تعالی کے ساتہہ شریک یعنی کس بات سے تمنے
بتون کو شریک کیا ہے وہ بات مجہے بتاؤ یہ غلط ہے درست نہین بلکہ وہ خدا ئے تعالی

زبردست ہے سب سے ایسا جو کوئی اُسکا شریک نہیں ہو سکتا حکمت والا حکم کرنے والا سب چیزیں اُسیکی پیدا کی ہوئی ہیں وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ اور نہیں بھیجا ہے ہمنے تجھو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر ساری خلقت پر آدمیون سے خوشخبری دینے والا بہشت میں جانیکی ایمان لانے والون کو اور ڈرانے والا دوزخ سے مشرکون کو اور لیکن بہت لوگ نہیں جانتے تیری قدر اور مرتبہ کو وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اور کہتے ہیں نماننے والے نہایت احمق پنے سے جو کب ہوگا یہ وعدہ یعنی قیامت کونسی دن آویگی بتاؤ تو اگر تم سچے ہو اے مسلمانو قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکے جواب میں کہ تمہارے واسطے ایک دن مقرر کیا ہوا ہے جب اُسپر پہونچیگا تو نہ پیچھے رہےگا ایک گھڑی وہ وقت اور نہ آگے ہوویگا ایک گھڑی کہتے ہیں کہ مکے کے لوگ یہودی اور نصاری سے احوال حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پوچھتے تھے اُنہون نے کہا کہ ہمنے توریت اور انجیل میں اُنکی تعریف لکھی ہوئی دیکھی ہے یہ مقرر پیغمبر ہیں ابوجہل نے اور ایسی ہی کتنی لوگون نے کہا کہ ہم تمہاری کتابون کو بھی نہیں مانتے تبھی خدائے تعالی فرماتا ہے کہ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ اور کہتے ہیں وہ لوگ جو کافر ہیں کہ نہیں ایمان لانے ہم ساتھ اس قرآن کے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اُترا ہے اور نہ اس پر ایمان لاتے ہیں ہم جو اس قرآن سے آگے کتابیں آئیں ہیں یعنی توریت اور انجیل پر بھی ایمان نہیں لاتے ہم وَلَوْ تَرٰى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ اِۨالْقَوْلَ اور دیکھو تو اے دیکھنے والے جس وقت کہ ظالم یعنی مشرک پھر رکھے جاوینگے اپنے خدائے تعالی کے آگے جانے سے یعنی بہت دیر کھڑے رہینگے قیامت کے میدان میں اور اُنکو حساب کی باری نہ آویگی اور بخشے جانیکی اُمید نہوگی اپنے پروردگار کے آگے تب پھر آویگی یعنی اُلٹی بعضون کی طرف بات کو یعنی اُس مصیبت میں باتیں کرینگے يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَآ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ کہیں گے وہ لوگ جو غریب اور تابعدار تھے دنیا میں اُن لوگون کو جو زبردست تکبر کرنے والے تھے یہ بات کہینگے کہ اگر تم نہوتے یعنی تم اگر ہمیں منع نکرتے تو ہم البتہ ایمان لاتے یعنی تمنے ہمکو کافر رکھا قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ کہینگے وہ لوگ جو تکبر اور بڑائی کرتے تھے دنیا میں اُن لوگون سے جو غریب اور کم زور تھے

دنیا میں کیا ہمنے روک رکھا تھا تمکو سیدھی راہ سے یعنی ایمان لانے سے جب تم پاس حکم آیا
تھا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلکہ تم آپ ہی تھے گنہگار یعنی تم آپ ہی نہ مانتے تھے پیغمبر کو پھر وہ جواب
دیوینگے وَقَالَ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِذْ تَأْمُرُونَنَا
أَنْ نَكْفُرَ بِاللَّهِ وَنَجْعَلَ لَهُ أَنْدَادًا اور کہینگے غریب اور عاجز اُن لوگوں کو جو بڑائی اور تکبر کرتے
تھے دنیا میں کہ نہیں یہ بات جو تم کہتے ہو بلکہ تمہاری مکر رات دن کی نے پھیر رکھا ہمکو ایمان
لانے سے جو تم کہتے تھے ہمکو وہ کہ نہ مانیں اور کافر ہو ویں ہم خدائے تعالیٰ سے اور ٹھہرائیں
اور بناویں ہم خدائے تعالیٰ کے ساتھ برابر کے شریک یہ باتیں تم سکھاتے تھے ہمیشہ ہمکو
تب ہم کافر ہوئے اس طرح جھگڑینگے کافر قیامت کے دن آپس میں وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ
لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ وَجَعَلْنَا الْأَغْلَالَ فِي أَعْنَاقِ الَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ
اور چھپاوینگے اپنا پچھتانا اس دن دولتمند تکبر کرنے والے بھی اور غریب انکی تابعدار بھی جس وقت
دیکھیں گے عذاب کو اور ڈالیں گے ہم اُسدن طوق اُنکی گردنوں میں جو کافر تھے اور نہ مانتے
تھے دنیا میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہنا ای کیا جزا دیئے جاوینگے یعنی جزا نہ دیئے جاوینگے
مگر وہی کہ جو کام کرتے تھے دنیا میں اونہیں کاموں کا بدلا ملے گا آپ واسطے حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی تسلی کے فرماتا ہے وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِنْ نَذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا بِمَا
أُرْسِلْتُمْ بِهِ كَافِرُونَ اور نہیں بھیجا ہمنے کسی گاؤں اور کسی شہر میں کوئی ڈرانے وا
پیغمبر مگر جو کہا یعنی سب پیغمبروں کو کہا اُس شہر کے دولتمندوں نے اور جو عیش کرنے والے
تھے کہ ہم اُس چیز سے جو تمہارے ساتھ بھیجی کافر ہیں یعنی جو حکم تم لیکر آئے ہو اُسے ہم نہیں
مانتے وَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ۵ اور کہا کہ ہمارے پاس مال
اور دولت اور اولاد بہت ہے تم سے اور ہمکو عذاب نہیں ہونے کا جیسی ہماری یہاں
عزت اور بڑائی ہے اسی طرح وہاں بھی ہوگی قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ
وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۵ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیشک پروردگار
میرا کشادہ کرتا ہے روزی جسکی چاہتا ہے اور تنگ روزی کرتا ہے جسکی چاہتا ہے لیکن بہت
لوگ نہیں جانتے کہ اس میں حکمت کیا ہے وَمَا أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ بِالَّتِي تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا
زُلْفَىٰ إِلَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ جَزَاءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوا وَهُمْ فِي الْغُرُفَاتِ
آمِنُونَ ۵ اور نہ مال تمہارے اور نہ اولاد تمہاری وہ چیز ہے جس سے تمکو درجہ نزدیک ملے

ہمارے مگر وہ کہ جو کوئی ایمان لاوے اور اچھے کام کرے جیسے بندگی خدائے تعالی کی اور تابعداری
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اور محتاجوں کو دینا خدا تعالی کی راہ میں پھر ایسی لوگوں کے واسطے
ہے بدلا دو حصے بسبب ان کاموں کے جو انہوں نے کیے ہیں دنیا میں اور وہی لوگ بالاخانوں
جھروکوں میں بیٹھیں گے امن اور آرام سے وَالَّذِیْنَ یَسْعَوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓئِکَ
فِی الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ اور وہ لوگ جو دوڑتے ہیں اور تلاش کرتے ہیں ہمارے قرآن کی آیتوں
میں اور طعنہ اور نقص نکالتے ہیں اسمیں ہمیں عاجز کرنے کے واسطے اور ہرانے کے واسطے وہ
قوم قیامت کے دن دوزخ کے عذاب میں حاضر اور موجود ہونے والے ہیں قُلْ اِنَّ رَبِّیْ
یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَیَقْدِرُ لَهٗ ط وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ ج
وَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۵ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ بیشک پروردگار میرا کشادہ اور
کھولتا ہے روزی جسکے واسطے چاہتا ہے اپنے بندوں سے اور جسکی چاہتا ہے تنگ کرتا ہے
مختار ہے اور وہ چیز کہ خرچ کرتے ہو اور بانٹتے ہو خدائے تعالی کی راہ میں پھر خدائے تعالی
بدلا دیتا ہے اسکا انہیں اور خدائے تعالی بہت اچھا روزی دینے والا ہے سب روزی دینے والوں
سے وَیَوْمَ یَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ثُمَّ یَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِکَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِیَّاکُمْ کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ ۵ اور
جس دن اٹھاویگا خدائے تعالی گروہوں سے سب فرشتوں کے پوجنے والوں کو قیامت کے
دن پھر کہے گا خدائے تعالی فرشتوں کو کہ اے یہ وہ قوم ہیں جو تمہیں پوجا کیا کرتے
تھے یعنی یہ لوگ تمہاری بندگی کرتے تھے دنیا میں قَالُوْا سُبْحٰنَکَ اَنْتَ وَلِیُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ
بَلْ کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ اَکْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ۵ کہیں گے فرشتے کہ پاک ہے تو
سب عیبوں سے اور بلند زیادہ ہے سب تعریفوں سے تو ہی ہے صاحب ہمارا ہم سب
تیرے بندے ہیں پیدا کیے ہوئے اور تو ہی دوست ہمارا ہے سوائے انکی یعنی ان
لوگوں سے ہمیں کچھ کام نہیں اور انکی پوجنے سے ہم راضی نہ تھے بلکہ یہ پوجتے تھے
دیووں کو یعنی انکا کہا مانتے تھے اور انکی بہکانے پر بہکتے تھے بہت ان لوگوں سے
یعنی آدمیوں کی خلقت سے دیووں کو مانتے تھے فَالْیَوْمَ لَا یَمْلِکُ بَعْضُکُمْ لِبَعْضٍ
نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ط وَنَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِیْ کُنْتُمْ بِهَا تُکَذِّبُوْنَ
پھر آج کے دن خدائے تعالی ہی کا حکم ہے صرف نہیں مالک ہوسکتا کوئی تم میں سے کسی کے واسطے نفع
یعنی تم میں سے کوئی کسی کو فائدہ اور نقصان نہیں پہونچا سکتا سب عاجز ہیں آجکے دن

اور کہینگے ہم ان لوگون کو جنہون نے ستم کیا جو سواے خداے تعالی کے اورون کی
بندگی جو وہ اس لائق نہ تھے جو انکی بندگی کیجئے کہ چکھو تم عذاب اس آگ دوزخ کی کا جسکے تم
منکر تھے اور نہ مانتے تھے اور جھوٹ جانتے تھے دوزخ کو وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ
قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ اور جسوقت پڑہی جاتی ہین
اُنکے آگے ہمارے قرآن کی آیتین روشن جنکے معنی کہلے ہوئے صاف ہین تو کہتے ہین کہ
نہین ہے یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مگر ایک مرد ہے کہ جو چاہتا ہے کہ پھیر رکھے تمکو اس چیز
سے جس چیز کو ہمیشہ پوجتے تھے تمہارے باپ اور دادا یعنی بتون کا پوجنا موقوف کرانا
چاہتا ہے وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ۭ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ
اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ کہا کافرون نے کہ یہ قرآن جو پڑہتا ہے نہین ہے یہ مگر بہتان باندہا ہوا ہے
یعنی نرا جھوٹ بنایا ہے اور کہتا ہے کہ خداے تعالی کا کلام ہے میرے پاس بہیجا ہوا
اور کہا کافرون نے قرآن کو جو سچی بات ہے جبکہ آیا انکے پاس کہ یہ نہین ہے مگر جادو ہے
صریحا سو خداے تعالی فرماتا ہے سو ان لوگون نے کیونکر اور کس دلیل سے اس قرآن
کو بہتان باندہا ہوا اور جادو صریحا سمجھے ہین وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ
اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ۝ اور نہین دی ہے کوئی کتاب جو وہ لوگ پڑہین اس
کتاب کو اور اسمین کوئی دلیل ہو جس سے قرآن کو جھوٹ جانین اور نہین بہیجا تجھسے پہلے
کے لوگون کی طرف پہلے تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی ڈرانے والا یعنی
کوئی پیغمبر انمین نہین آیا جو خداے تعالی کی راہ بتاتا انہین اور نہ مانتے پر خداے تعالی
کے عذاب سے ڈراتا وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا
رُسُلِيْ ۣ وقفہ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝ اور جھوٹا جانا پیغمبرون کو ان لوگون نے جو پہلے تھے
مکے کے لوگون سے اور نہ پہنچا مکے کے لوگون کو دسوان حصہ بھی اس چیز سے جو ان
اگلے لوگون کو دیا تہا ہمنے زور اور مال اور عمر پھر ان لوگون نے جھوٹا جانا ہمارے پیغمبر
بہیجے ہوؤن کو پھر کیسا ہوا انکار میرا انکو جو عذاب سے وہ سب ہلاک ہوگئے اور وہ مال
اور دولت اور زور اور قوت اور حیات انکی کچھ کام نہ آئی پھر چاہیئے کہ مکے کے لوگ
سمجھین جو ویسون کا عذاب سے وہ حال ہوا یہ سنکر ڈرین کہ کہین ایسا حال ہمارا
نہ ہو قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا وقفہ ما

ع ۵ ۱۱

بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ط إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان
کے لوگوں کو کہ مین تمکو ایک نصیحت کرتا ہون یہ کہ اوٹھو تم خدا ے تعالے کے کام پر یا خدا
تعالی کے واسطے دو دو آدمی کنارے مین بیٹھکر مشورہ کرو اور ایک ایک جدا جدا اپنے دل
مین غور اور وہیان کرو اول سے آخر تک یعنی بچپن سے آجکے دن تلک میرے احوال مین
فکر کرو تو جانو کہ نہین ہے تمہارے پاس بیٹھنے والا دیوانہ یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو کچھہ اثر نہین ہے دیوانہ پن سے یعنی تم جو کہتے ہو کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیوانہ ہے
پھر اچھی طرح دو دو یا ایک ایک آدمی علیحدہ بیٹھکر دلون مین انصاف سے فکر کرو جو کوئی بات
بھی دیوانہ پن کی ظاہر ہوتی ہی نہین ہے مگر وہ ڈرانے والا ہے واسطے تمہارے آگے سے
سخت عذاب سے یعنی تم جو یہ شرک کرتے ہو اس سبب سے سخت عذاب آویگا تمہارے آگے
قُلْ مَا سَأَلْتُكُمْ مِّنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ط إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝ کہ
کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ وہ جو مین مانگتا تھا تم سے بدلا اس پیغام پہنچانے کا سو وہ
بدلا تمہارے ہی پاس رہے یعنی مجھی نہین چاہیے تم اپنی ہی پاس رہنے دو نہین ہے
میرا بدلا مگر خدا ے تعالی پر یعنی اُسی سے مجھے اُمید ہے اور خدا ے تعالی سب چیز پر گواہ
ہے یعنی یہ سب احوال اُسکو آگے ہے اُس سے کچھہ چھپا ہوا نہین ہے قُلْ إِنَّ رَبِّي يَقْذِفُ
بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لوگون کو
کہ بیشک پروردگار میرا ڈالتا ہے سچی بات یعنی وحی بھیجتا ہے خدا ے تعالی جس پر چاہتا ہے
خدا ے تعالی جاننے والا ہے چھپی چیزون اور باتون کا اُسے سب خبر ہے قُلْ جَاءَ الْحَقُّ
وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آئی سچی بات یعنی
قران یا اسلام اور نہین پیدا کر سکتا جھوٹ کچھہ چیز یعنی یہ بت جنکو تم پوجتے ہو یہ جھوٹ اور
ناحق مین یہ کچھہ پیدا کر سکتے اور نہ پھیر لا سکتے ہین قُلْ إِنْ ضَلَلْتُ فَإِنَّمَا أَضِلُّ عَلَىٰ نَفْسِي ۖ
وَإِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوحِي إِلَيَّ رَبِّي ۚ إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ و
سلم کہ اگر مین بھولا سیدھی راہ سے پھر سوا ے اسکے نہین جو بھولا مین اپنے آپ پر یعنی
میری خطا اور تقصیر کی برائی مجھی پر ہے اور اگر سیدھی راہ چلتا ہون مین تو پھر سبب
ہے کہ جو پیغام بھیجے ہوئے سے جو آتا ہے میری طرف میری پروردگار سے یعنی خدا ے
تعالی اپنے فضل سے مجھے پیغام بھیجتا ہے اُسی کے حکم کے موافق مین چلتا ہون

اور تم میں کہتا ہوں بیشک خدائے تعالیٰ سننے والا ہے پاس اور نزدیک اپنے بندوں کی
دعا کو وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۙ اور اگر دیکھو تو کافرو
کو جسوقت ڈریں اور گھبراویں پھر نہو گا کچھ عذاب کم بھاگنے سے یا پناہ کے ڈھونڈنے
سے یعنی کہیں بھاگ نہ سکیں گے اور پکڑے آوینگے پاس کی جگہہ سے یعنی کچھ تردد اور
تلاش انکی پکڑنے میں نہو گا سہج میں جلد پکڑ لینگے عذاب کے واسطے وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَاَنّٰى
لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ۚ اور کہینگے کافر جسوقت کہ عذاب سامنے دیکھیں گے کہ ایمان
لائے ہم خدائے تعالیٰ پر اور قیامت کو سچ جانا ہمنے ہمیں دنیا میں پھر بھیج تو بندگی کریں
خدائے تعالیٰ کی اور فرمان بجالاویں پیغمبر کا لیکن اسوقت کا ایمان کیا فائدہ اور کب ہووے
انکو پھر پھرنا دنیا میں اور کہاں ہووے انکو ایمان لینے دور کی جگہہ سے جو آخرت سے پھر
دنیا میں آنا بہت دور ہے اور اسوقت کا ایمان لانا بے فائدہ ہے وَّقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ
وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ۚ اور پہلے تو کافر ہوئے خدائے تعالیٰ سے اور
پیغمبر کا کہنا نہ مانا جب وقت تھا حکم ماننے کا اور ایمان لانے کا تب پھینکتے باتیں بغیر دیکھے
اور بغیر سمجھے اپنے گمان سے جو قرآن پر اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن کرتے تھے
دور کی جگہہ سے یعنی دور تھے ان باتوں سے اور نہ سمجھتے تھے باتوں کو اور اسمیں
فکر نکرتے تھے وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ۚ
اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ۠ اور روک ہوگی اور اوٹ کیجاویگی کافروں میں اور
کافروں کی آرزو میں جو آرزو کہ وہ چاہیں گے یعنی کافر چاہینگے کہ ایمان کو قبول کریں یا دنیا
میں پھر دوبارہ آویں اس آرزو سے دور اور جدا رہینگے جیسے کہ کیا انکے ساتھیوں سے
اور ہمراہیوں سے یعنی اگلے کافروں سے بھی اسی طرح کیا پہلے اُن سے جو تھے وہ کافر
دنیا میں گمان اور شبہہ سے دھوکے میں پڑے ہوئے تھے اُنسے بھی یہی سلوک کیا
جو اسوقت کا ایمان انکا بھی قبول نہوا اور پشیمان ہی رہے ۶ ۶ ۶ ۶ ۶ ۶ ۶ ۶ ۶

ع ۹

سُوْرَةُ فَاطِرٍ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | خَمْسٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَ
ثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۭ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تعریفیں سب طرح کی جتنی کچھ ہیں

تمامی خداے تعالیٰ ہی کو لایق ہین جو بنانے والا آسمانون اور زمین کا ہے فرشتون کے
ہاتھہ پیغام بھیجنے والا ہین فرشتون کے پر دو دو ہین اور بعضون کے تین تین پر ہین اور
بعضون کے چار چار پر ہین خوبصورتی کے واسطے اس سے زیادہ کرتا ہے خداے تعالیٰ
پیدایش مین جو چاہتا ہے یعنی چاہے تو چار سے زیادہ بھی فرشتون کو دے بیشک خداے
تعالیٰ سب چیز کر سکتا ہے کسی چیز مین عاجز نہین ہے مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ
فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهُ مِنْ بَعْدِهِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ جو کچھہ
کہ کھولے یعنی جو چیز کہ بھیجے خداے تعالیٰ واسطے آدمی کے اپنی مہربانی سے تو پھر کوئی نہین
روکنے والا اُس چیز کو اور جو کچھہ کہ اٹکا رکھے خداے تعالیٰ پھر کوئی نہین بھیجنے والا اُسکا خداے
تعالیٰ کے اٹکائے کے پیچھے یعنی جو چیز کہ خداے تعالیٰ کسی کو دیا چاہے تو کوئی روک نہین
سکتا اور اگر نہ دیوے تو کوئی دے نہین سکتا اور خداے تعالیٰ ہے زبردست ہے
سب سے حکمت والا جو کام کرتا ہے حکمت سے خالی نہین يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ
اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ فَاَنّٰى
تُؤْفَكُوْنَ اے لوگو یاد کرو خداے تعالیٰ کی نعمتون کو جو انعام کی ہین تمپر سو وہ بے انتہا
ہین اے کیا کوئی پیدا کرنے والا سواے خداے تعالیٰ کے جو روزی دے تمکو آسمان سے
مینہ برسا کر اور زمین سے کھیت اُگا کر نہین ہے کوئی خدا ایسا جسکی بندگی کیجے مگر وہی وحدہ
لاشریک ہے پھر کہان اُلٹے جاتے ہو اور بہکے پھرتے ہو وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ
رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ۗ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۵ اور اگر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تجھکو لوگ کہتے ہین کہ تو جھوٹا ہے تو پھر مقرر پیغمبرون کو جھوٹا کہا ہے پہلے اس زمانہ
سے اُس وقت کے لوگون نے یعنی یہ بات کچھہ ان کافرون نے نئی نہین کہی بلکہ ہر وقت کے
کافرون نے اپنے وقت کے پیغمبرون کو جھوٹا کہا ہے تو غم نکہا اور صبر کر اور خداے تعالیٰ
کی طرف پھر پھرتے ہین سب کام اور خداے تعالیٰ انصاف کریگا آخر کو يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ
اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۥ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۶ اے لوگو بیشک وعدہ
خداے تعالیٰ کا سچا ہے جو قیامت ایکدن ہونے والی ہے اور سبکو اپنے اپنے
کامون کی اور باتون کی جزا اور سزا ملیگی پھر چاہیے کہ نہ بہکاوے تمکو دنیا کی زندگانی
جو آخرت کو بھول جاؤ تم اے مسلمانون اور نہ بہکاوے تمکو ساتھہ خداے تعالیٰ کے کرم

اور رحم کے بہکانے والا شیطان یعنی شیطان تمہارے دلوں میں ڈالتا ہے کہ اب تو بیشتر گناہ کر لے
گناہ کرنے سے مت ڈر پھر توبہ کر لیجیو خدا تعالی کریم اور رحیم ہے بخش دیوے گا
اس بہکانے پر گناہ نکیجیو اگرچہ خدا تعالی بخشنے والا مقرر ہے شاید موت جلد پہنچے تو
توبہ کرنے سے آ پہنچے یہ مثل ایسی ہے جو کسی پاس تریاق ہووے اور اسکے بھروسے پر
زہر کہاوے تو احمق ہو تو چاہیئے کہ شیطان کے بہکانے سے ہرگز قصد کر کے گناہ
نکرے اور اگر گناہ اتفاقا ہو جاوے تو اسی وقت جلد پشیمان ہو اور پچتاوے اور توبہ
کرے کہ پھر نکروں گا اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَکُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا یَدْعُوْا
حِزْبَهٗ لِیَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے پھر تم بھی اسکو دشمن ہی
جانو اور اسکا کہا نہ مانو اور شیطان اسی واسطے بلاتا ہے اور یہی چاہتا ہے کہ تو مانی
کو یعنی لوگ کہ اسکا کہا مانیں آخرت میں اسکے ساتھ دوزخ میں ہو دیں یعنی شیطان چاہتا
ہے کہ میں آدمیوں کو بھی اپنے ساتھ دوزخ میں لیجاؤں پھر تم بھی اس سے دشمنی کرو نقل ہے
بزرگ سے کسی نے پوچھا کہ شیطان سے کیونکر دشمنی کیجے جواب دیا کہ جو کچھ خلاف
شرع جی چاہے کیجے اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ؕ۬ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِیْرٌ۠ ؑ وہ لوگ جو کافر ہوئے اور شیطان کے کہنے پر چلے
ان لوگوں کے واسطے عذاب سخت ہے اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور شیطان
سے مخالفت کی اور اچھے کام کئے یعنی متابعت کی حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی ان لوگوں کے واسطے بخشش ہے انکے پروردگار کی اور بدلا ہے بہت بڑا انکو کاموں کا
اَفَمَنْ زُیِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ؕ فَاِنَّ اللّٰهَ یُضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ۫ۖ
ای پھر وہ شخص جسکے واسطے سنوارا کام برا کام اسکا پھر دیکھا اسنے اپنا برا کام اچھا یعنی جو
شخص اپنے برے کام کو اچھا جانے وہ گمراہ ہے بیشک خدا تعالی گمراہ کرتا ہے
جسے چاہتا ہے اور سیدھی راہ دکہاتا ہے جسے چاہتا ہے اور توفیق نیک دیتا ہے
جسے چاہتا ہے فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَیْهِمْ حَسَرٰتٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ
پھر چاہیئے کہ نہ جاتا رہے جی تیرا رحمدلی سے ان کافروں پر افسوس سے ای محمد
صلی اللہ علیہ وسلم یعنی تو ان کافروں کا مونپر افسوس اور غم سے بیجا ہلاک کر بیشک خدا تعالی جانتا ہے
جو کچھ یہ کافر بناتے ہیں سب کاموں کی جزا دیوےگا ۔ وَاللّٰهُ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ

ع ۱ / ۱۳

سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ۝
اور خدا ے تعالی وہ ہے جسنے بھیجی ہے باؤن کو پھر اُٹھایا اُن باؤن نے بدلی کو پھر ہانکا
ہمنے اُس بدلی کو موے ہوئے شہر کی طرف یعنی جس شہر کی زمین سوکھی بغیر ہری گھاس
کے پڑی تھی اس طرف بدلی کو باؤ مین چلا کر بھیجا پھر وہان جاکر مینہ برسا اُس مینہ کے سبب
پھر ہمنے جلایا زمین کو موے پیچھے زمین کے جو اس زمین مین سبزہ اور کھیت اُگے اور
اسی طرح جی اُٹھنا ہے قیامت کے دن گوروں مین سے سبکو بعد موت کے جیسے مردہ زمین
کو جلاتی ہین اسی طرح آدمیون کو گورون سے جلا کر اٹھاوینگے مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ
فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ؕ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ؕ جو کوئی کہ چاہتا ہے
عزت اور آبرو کو اُسے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ عزت خدا ے تعالی کے حکم ماننے
مین ہی جو پھر خدا ے تعالی ہی کو تمامی عزت جسے چاہتا ہے اُسے دیتا ہے خدا ے تعالی
ہی کی طرف اوپر جاتے ہین ستھری پاکیزہ باتین اور بھلے کام اُنکو اوپر چڑہاتے ہین
یعنی فقط بات اچھی بغیر عمل نیک کے فائدہ نہین رکھتی پھر چاہیے کہ مُنہ سے تسبیح
اور حمد اور یاد الٰہی ہی اور ہاتھ سے خیرات بھی کیجیے یعنی زبان سے اور ہاتھ پاؤن سے
خدا ے تعالی کے کامون مین مشغول ہوا چاہیے وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ
عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ ۝ اور وہ لوگ جو بُرے فریب کرتے ہین
اُنکو واسطے عذاب سخت ہے اور فریب اس قوم کا انکا اور بے رونق ہے وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ
مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ؕ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ
اور خدا ے تعالی نے پیدا کیا تمکو یعنی تم سب کے باپ آدم علیہ السلام کو خاک سے
پھر تمکو یعنی آدم علیہ السلام کی اولاد کو پیدا کیا بوند سے جو مان کے پیٹ مین جاتی ہے
پھر تمکو بنایا جوڑا عورت اور مرد اور نہین اُٹھاتی کوئی عورت پیٹ والی اپنے پیٹ مین
بچے کو اور نہ کوئی عورت بچہ جنتی ہے مگر ساتھ جاننے خدا ے تعالی کے ہے یعنی
جو بچہ پیدا ہوتا ہے یا پیٹ مین پڑتا ہے سبکی خدا ے تعالی کو خبر ہے وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ
وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖۤ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ اور نہین عمر دی جاتی کسو
بڑے عمر والے کی اور نہ کم کیجاتی ہے اسکی عمر سے مگر بیچ کتاب کے لکھا ہے یعنی
کم ہونا عمر کا اور زیادہ ہونا یعنی بوڑھا ہونا یا چھوٹی ہی عمر مین مرجانا سب یہ لوح محفوظ

ثلثہ ارباع

بیچ کتاب لکھا ہے اُس لکھے ہوئے سے نہ کسی کی عمر زیادہ ہوتی ہے اور نہ کم ہوتی ہے بیشک یہ کم کرنا
عمر کا اور کسی کی زیادہ بہت کرنی یعنی بوڑہا کرنا یعنی بوڑہا کر کے مارنا یا جوان یا بچہ ہی کو
مارنا خدا ے تعالی پر آسان ہے جو چاہے سو کرے وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرَانِ هٰذَا عَذْبٌ
فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُهُ وَهٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَمِنْ كُلٍّ تَأْكُلُونَ لَحْمًا طَرِيًّا اور برابر نہیں ہیں دو
دریا دو یہ ایک کا پانی میٹھا مزیدار ہے اور یہ دوسرے کا کہاری کڑوا پانی ہے اور دونوں سے
کہاتے ہو تم گوشت تازہ یعنی مچھلی کا وَتَسْتَخْرِجُونَ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ فِيهِ
مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ اور ان دونوں دریاؤں سے نکالتے ہو
اور باہر لاتے ہو گہنے پہننے کو موتی مونگا جو پہنتی ہو یعنی اپنی عورتوں کو پہناتی ہو اور
دیکھتا ہے تو اے دیکھنے والے ناؤں کو ان دونوں دریاؤں میں جو پھاڑتی چلتی ہیں
پانی کو تو ان ناؤں میں چڑھکر ڈھونڈو تم خدا ے تعالی کے فضل سے نفع سوداگری کا
یہ انعام ہے تمہارا سواسطے کہ شاید تم ان نعمتوں کا شکر بجا لاؤ اور دیکھو قدرت خدا ے
تعالی کی جو اپنی قدرت سے يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُسَمًّى سما دیتا ہے اور داخل کرتا ہے تھوڑے سے رات
دن میں گرمی کی موسم کے اندر جو دن بڑے ہوتے ہیں اور راتیں چھوٹی اور سما دیتا ہے
تھوڑا سا دن رات میں جاڑے کے موسم میں جو راتیں بڑی ہوتی ہیں اور دن چھوٹے
اور تابع دار کیا سورج اور چاند کو جو خدمتیں انپر مقرر کی ہیں جو یہ سب چلے جاتے ہیں
واسطے ایک وقت مقرر کی یعنی قیامت تلک تو دن اور رات اور برس اور مہینے معلوم
ہوتے ہیں ذٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ط وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ
مِنْ قِطْمِيرٍ یہ ہے خدا ے تعالی پروردگار تمہارا اسکے واسطے ہے بادشاہی
سب زمین اور آسمان کی اور وہ جو جنکو پکارتے ہو سوائے خدا ے تعالی کے مالک
نہیں ہو سکتی کھجور کی ایک گٹھلی کے چھلکے کے بھی یعنی ایک چھلکے پر مالک نہیں ہو سکتے
تب بھلا پھر ایسے مقدور خدا ے تعالی کی شریک کیونکر ہو سکتے ہیں إِنْ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا
دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ ط وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ وَلَا يُنَبِّئُكَ
مِثْلُ خَبِيرٍ اگر پکارو یعنی دعا مانگو بتوں سے جنکو شریک کرتے ہو خدا ے تعالی کے
ساتھ ان سے جو دعا مانگتے ہو تو وہ نہیں سنتے تمہارے پکارنے کو جو وہ بے جان ہیں

ع ٢ ١٤

اور اگر بھلا قبول کیا کہ سنیں تمہارا پکارنا تو قبول نکریں تمہاری دعا یعنی تمہاری دعا پورا نکر سکیں
جو انہیں قدرت نہیں نفع پہونچانے کی اور نقصان دور کرنے کی اور قیامت کے دن
کی اور منکر ہو وینگے بت تمہاری شریک کرنے سے یعنی بت کہینگے قیامت کو جو یہ آدمی تو ہم
تھے بلکہ اپنی جی کی خوشی کرتے تھے اور خبر نکریگا کوئی تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اصل کام کی جیسے کہ خبر دیوے خبر جاننے والا یعنی جیسے خبر خدا تعالی نے تجھے سنا دی
سچی قیامت کے احوال کی ایسی خبر کوئی نہیں کہنے کا يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ
وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝ اے لوگو تم محتاج اور منگتا ہو خدا تعالی کے یعنی روزی
اور گناہ معاف کروانے ہمیشہ اُس سے چاہتے ہو اور خدا تعالی بے پرواہ ہے تعریف
کیا گیا خوبیوں والا إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ۝ وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ
بِعَزِيزٍ ۝ اگر چاہے تو لیجاوے تمکو دنیا سے نابود کرے اور لے آوے یعنی پیدا کرے
نئی خلقت ایسی جو حکم سب خدا تعالی کے بجالاویں اور نہیں ہے یہ بات یعنی تمکو فنا کرنا
اور نئی خلقت کا پیدا کرنا خدا تعالی پر بھاری اور مشکل یعنی بہت آسان ہے وَلَا تَزِرُ
وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ وَإِن تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَىٰ حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَوْ كَانَ
ذَا قُرْبَىٰ ۗ اور نہ اٹھاویگا بوجھ کوئی بوجھ اٹھانیوالا بوجھ کسی اور کا اور اگر پکارے کوئی بوجھل کسی کو جو بوجھ
اٹھا لے اسکا تو ہرگز نہ اٹھایا جاویگا اس بوجھ سے ذرا بھی اگرچہ ہووے نزدیکی ناتے والا
یعنی کیسا ہی عزیز اور پیارا ناتے دار اسکا ہو تو بھی کسی کے گناہ کا بوجھ قیامت کے دن
نہ اٹھاویگا بلکہ سب اپنی اپنی حالت میں گرفتار ہونگے إِنَّمَا تُنذِرُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم
بِالْغَيْبِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ ۚ وَمَن تَزَكَّىٰ فَإِنَّمَا يَتَزَكَّىٰ لِنَفْسِهِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ
الْمَصِيرُ ۝ سوائے اسکے نہیں یعنی مقرر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ڈراتا ہے اُن
لوگوں کو جو ڈرتے ہیں اپنے پروردگار سے بغیر دیکھے یعنی وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں یعنی
وہی تیری بات سچی جانتے ہیں اور قایم رکھتے ہیں نماز کو جو وقت پر ادا کرتے ہیں اور
جو کوئی پاک ہووے گناہوں سے تو وہ البتہ پاک ہوا اپنے واسطے یعنی فائدہ اُسکا اُسی کے
واسطے ہے اور خدا تعالی کی طرف پھر کر جانا ہے سب کو اور پانا اپنے کاموں کی
جزا پانی ہے وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۝ وَلَا الظُّلُمَاتُ وَلَا النُّورُ ۝ وَلَا الظِّلُّ وَلَا
الْحَرُورُ ۝ وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُسْمِعُ مَن يَشَاءُ ۖ وَمَا أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي

الْقُبُوْرِ ﴿۲۲﴾ اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ ﴿۲۳﴾ اور نہین یکسان اندہا یعنی کافر گمراہ اور دیکھنے والا یعنی
مومن جو سیدہی راہ چلتا ہے اور نہ برابر ہے اندہیرا یعنی نادانی اور جہالت کفر کی اور
اجالا یعنی جاننا خداے تعالی کی راہ کا اور علم دین کا اور یکسان نہین چہاؤ بہشت کی
اور نہ گرمی دوزخ کی اور برابر نہین جیتے ہوے اور مردے یعنی مومن جو حکم خداے تعالی
کا اور اُسکے پیغمبر کا بجالاتے ہین وہ زندہ ہین اور کافر جو سمجھتے نہین سچی بات اور دیکھتے نہین
نشانیان قدرت کی اور معجزے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سو مردے ہین بیشک خداے
تعالی سنواتا ہے اور سمجھ دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور نہین ہے تو اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم جو سنا سکے بات اُس شخص کو جو گور مین مردہ پڑا ہے یعنی یہ کافر تیری بات ہرگز نہین
سُنتے جیسے گور مین کے مردے نہین سنتے اور نہین ہے تو ڈرانے والا خداے
تعالی کے عذاب سے یعنی تیرا کام ڈرانا ہے اور کچہہ تیرا ذمہ نہین اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ
بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۭ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ﴿۲۴﴾ بیشک ہمنے بھیجا تجھکو اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ساتھہ دین سچے کے جو اسلام ہے خوشخبری دینے والا ثواب کی مومنون کو بدلے
نیک کامون کے اور ڈرانے والا عذاب سے گناہ کرنے کے سبب اور نہ تہا کوئی فرقہ
گروہ جو گذرا اُس فرقہ مین ڈرانے والا یعنی ہر ایک قوم مین ہمنے پیغمبر بھیجا تہا ڈرانے کو
وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ
وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿۲۵﴾ اور اگر یہ لوگ تجھکو جہوٹا کہین تجھکو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
تو تعجب مت جان اور غمگین نہو جو مقرر جہوٹا کہہ چکے ہین پیغمبرون کو وہ لوگ جو اُنسے پہلے
تہے جو آئے تہے اُن پاس اُسوقت کے پیغمبر سمیت نشانیون اور معجزون روشن کی اور
ساتھہ ورقون کے یعنی چہوٹی کتابین جیسی حضرت ادریس اور حضرت شیث اور حضرت
نوح علیہ السلام کے صحیفہ تہے اور کتابون بڑی اور روشن کی جیسے توریت اور انجیل
وہ پیغمبر ایسی نشانیان لیکر آئے تہے سو اُس وقت کے کافرون نے اُن سب پیغمبرون
کو جہوٹا کہا تہا سو وہ اپنی سزا کو پہونچے یہ کافر بہی اپنے کامون کی سزا پاوینگے ثُمَّ
اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۲۶﴾ پہر پکڑا ہمنے اُن کافرون کو
عذاب مین جنہون نے پیغمبرون کو جہوٹا کہا تہا پہر کیسا ہوتا ہے نہ ماننا ہمارے حکم کا جو
پیغمبرونکی زبانی بہیجا تہے جو حال اُن کافرون کا مشہور ہے جو کسطرح عذاب مین

ع ۳ ۱۴ ۱۵

ہلاک ہوئے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ؕ
وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ۝ کیا نہین
دیکھا تو نے جو خداے تعالی نے نیچے بہیجا آسمان سے پانی پھر باہر نکالی ہمنے اُس پانی سے
میوے طرح طرح کے رنگ کے اور پہاڑون سے راہین سفید اور لال کئی رنگ کی
اور کالی بہت سیاہ یا جواہر سفید اور سرخ کئی رنگ کے اور سیاہ کین وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ
وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ
اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ۝ اور آدمیون کی خلقت سے اور چوپائے جانور اور بیل گائے اونٹ
طرح طرح کے رنگ کے یعنی مقرر ڈرتے ہین خداے تعالی سے بندے عقلمند یعنی جن
لوگون کو عقل اور سمجھ ہے وہی ڈرتے ہین تو گناہ نہین کرتے اور حکم رسول کا اچھی طرح
بجالاتے ہین بیشک خداے تعالی زبردست ہے جو کسی سے نہین ڈرتا بخشنے والا ہے
ڈرنے والون کے گناہون کو اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا
مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ۙ بیشک وہ لوگ جو پڑہتے ہین
خداے تعالی کی کتاب کو یعنی قرآن پڑہتے ہین اور قایم رکھتے ہین نماز کو اور بانٹتے ہین ہم
ہماری راہ مین اس چیز سے جو ہمنے روزی دی ہے اُنکو اسمین سے خیرات کرتے ہین چھپ
محتاجون کو دیتے ہین اور سب کے روبرو اور حق دارون کو دیتے ہین جو امید رکھتے ہین ایسی
سوداگری مین جو ہرگز نقصان اور ٹوٹا نہوا اور اس امید پر یہ کام کرتے ہین لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ
وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝ تو پورا دیوے خداے تعالی
اُنکو بدلا اُنکے کامون کا اور زیادہ دیوے اپنی بخشش سے بیشک خداے تعالی بخشش کرنیوالا
ہے اُن بندون پر جو اُسکا حکم بجالاتے ہین اور بدلا شکر کا دینے والا ہے شکر کرنے والونکو
وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ۝ اور وہ جو کہلا بہیجا ہمنے تیری طرف قرآن سے یعنی قرآن کہ اسکو
جو ہمنے بہیجا تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو سچ ہے اور درست ہے موافق اگلی
کتابون کی یعنی بہت باتین توریت اور انجیل کی اور قرآن کے موافق ہین جو غور کرو تو بیشک
خداے تعالی اپنی بندون کے احوال سے خبر رکہتا ہے اور اُنکے کامون کو دیکھتا ہے ثُمَّ
اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ

وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللَّهِ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ
پھر وارث کیا ہمنے قرآن کا اُن لوگون کو جنکو چُن لیا ہمنے اپنے بندون سے یعنی مومن
اور مسلمان اُمت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھر اُن مین سے کوئی ظلم کرنے والا
ہے اوپر اپنے جو گناہ کرتے ہین اور اچھے کام نہین کرتے اور انہین سے بعضے بیچ کی
حال مین ہین یعنی اچھی کام بھی کرتے ہین تھوڑے اور گناہ بھی کرتے ہین پھر توبہ کرتے ہین
پھر گناہ ہوتے ہین اُن سے پھر پچھتاتے ہین اپنے گناہون پر اور انہین سے بعضی اللہ
تعالی کے فضل سے آگے بڑھ گئے ہوئے ہین نیک کامون مین یعنی اُنسے گناہ بڑے اور
چھوٹے شریعت کے نہین ہوتے اور رات دن نیک کام ہی کرتے ہین حکم خدائے تعالی
کے سب بجالاتے ہین یہی ہے وہ بخشش اور فضل و کرم خدائے تعالی کا بڑا پھر وہ جنی ہوئے
لوگ جو اُمت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے انکے واسطے جَنّٰتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا
يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ
باغ ہین ہمیشہ رہنے کو جولا وینگے اُن باغون کے اندر انکو پہناوینگے ان باغون مین لیجاکر
کنگن سونے کے اور موتی پہناوینگے اور پوشاک اُنکی ہوگی بہشت مین ریشمی باریک
سنہری عمدہ پھر وہ لوگ بہشت مین عیش کرینگے وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا
الْحَزَنَ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ اور کہینگے کہ تمامی تعریف خدائے تعالی ہی کو
لائق ہے جسنے کھویا ہم سے عذاب کے غم کو بیشک پروردگار ہمارا ہر طرح بخشنے والا ہے
گناہونکا بدلا دینے والا ہے شکر کا شکر کرنے والون کو الَّذِي أَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ
مِنْ فَضْلِهِ لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ وہ خدائے تعالی
جسنے اُتارا ہمکو ہمیشہ رہنے کے گھر مین اپنی بخشش سے نہین پہونچتی اس گھر مین محنت اور
دکھ کھانے پینے کا اور نہ یہان ہمکو تھکنا ہے کسی کام سے اور نہ دلگیری ہے اور نہ کچھ
اندیشہ ہے کسی چیز سے وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ
فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِنْ عَذَابِهَا كَذَٰلِكَ نَجْزِي كُلَّ كَفُورٍ اور وہ لوگ جو ایمان نہ لائے
اور کافر رہے واسطے انکے آگ ہے دوزخ کی حکم نہوگا اُنپر موت کا یعنی دوزخ میں کافر
نہ مرینگے جو آگ کے عذاب سے چھوٹین اور وہ عذاب کچھ کم ہوگا اُنسے بلکہ زیادہ ہی ہوتا
جاویگا ایسا ہی بدلا دیتے ہین ہم ہر کافر کو جسنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا نمانا اور اُنسے دشمنی کی

وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ۭ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاۗءَكُمُ النَّذِيْرُ ۭ اور کافر فریاد کرتے ہیں دوزخ میں اور کہتے ہیں اے پروردگار ہمارے باہر لا ہمکو دوزخ سے اور دنیا میں بھیج تو کرین ہم ایسے کام سوائے اُن کاموں کے جو کرتے رہے ہم اب تلک دنیا میں جواب عذاب دیکہا ہمنے اور جانا ہمنے کہ جو کیا تہا دنیا میں اُسکا بدلا ایسا ہی ہوتا ہے پھر خدائے تعالیٰ کے حکم سے فرشتہ کہیگا اُنکو کہ اے کیا زندگانی ندی تہی ہمنے دنیا میں اتنی جو نصیحت مانتے اس زندگانی میں جو کوئی چاہے کہ نصیحت مانے تو غنیمت سمجھے اس زندگانی کو اور آیا تمہارے پاس ڈرانے والا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر جب اس زندگانی میں تم نصیحت نہ مانی اور اب دوبارہ دنیا میں پھر جانا نہیں فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ۧ پھر چکھو عذاب دوزخ کا اور نہیں واسطے ظالموں کے کوئی یار مدد کرنے والا جو عذاب سے چھٹاوے یا کچھ عذاب میں کمی کروا دے اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ بیشک خدائے تعالیٰ جاننے والا ہے چھپی آسمانوں اور زمین کی باتوں کا مقرر خدائے تعالیٰ واقف ہے دلوں کے بھیدوں کا هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰۗىِٕفَ فِي الْاَرْضِ ۭ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۭ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ۝ وہی ہے خدائے تعالیٰ جس نے کیا تمکو نائب یعنی بادشاہت دی تمکو زمین میں پھر جو کوئی نافرمانی کرے اور شکر اس نعمت کا بجا لاوے پھر اُسی پر ہے خرابی اور شکر نکرنے کی اور زیادہ نہیں کرنے شکر نکرنے والوں کو انکی ناشکری انکے پروردگار کے پاس سوائے بیزاری کے اور غصہ کے اور نہیں زیادہ کرتا کافروں کو کفران کا مگر نقصان اور ٹوٹا یعنی اُنکی ناشکر نکرنے سے اور کافر ہونے سے دو چیزوں کے سوا کچھ اور فائدہ نہیں ہے ایک تو بیزار ہونا اور غصہ خدائے تعالیٰ کا اور دوسرے نقصان اور ٹوٹا اُنکا آخرت میں قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَاۗءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰي بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہلا دیکھو تو اپنے ان شریکوں کو جنکو پکارتے ہو سوائے خدا تعالیٰ کے دکھاؤ تو مجھکو جو اُنھوں نے کیا پیدا کیا ہے زمین میں سے یا کچھ اُنکا ساجھا ہے آسمانوں میں یا دی

ہے ہمنے کوئی کتاب اُن شریک کرنے والون کو جو پھر وہ حجت اور دلیل پر ہووین اُس کتاب
سے وہ اصل نہین ہے جو وہ کہتے ہین بلکہ وعدہ نہین دیتے یہ بعضے مشرک بعضون کو کہ
بت بخشواوینگے ہمکو قیامت مین مگر فریب اور دغا اور دہوکا ہے یعنی یہ وعدہ نرا جہوٹھ ہے
کسواسطے کہ بت قیامت کو آپہی عاجز و حیران ہون گے عذاب مین اور بیزار ہون گے
اپنے پوجنے والون سے اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ
اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۚ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝ بیشک خداے تعالیٰ تہامے رکھتا
ہے آسمانون کو اور زمین کو اسواسطے کہ اپنی جگہہ سے جاتے نرہین یعنی ڈہینو اور گرنے
ہی پجین اور اگر آسمان اور زمین اپنی جگہہ سے جاتے رہین تو کوئی اُنہین تھام نہین سکتا
تھے اُسکے کہ یہودی حضرت عزیز کو اور نصاری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے
تھی تو یہ ایسی سخت بات ہے کہ آسمان گر پڑے اور زمین پھٹے سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے
کہ مین نے انہین تھام رکہا ہے نہین تو ایسی باتون سے گر پڑے تو ایک بھی ایسا
نہ تھا اور نہ ہے جو انہین تھام رکھتا بیشک خدائے تعالیٰ تحمل کرنے والا ہے جو ایسونکے
عذاب کرنے مین جلدی نہین کرتا بخشنے والا ہے اگر توبہ کرین ایسی باتون سے مکے کے
لوگ پہلے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے سے سُنتے تھے کہ یہود اور نصاریٰ
نے اپنے پیغمبرون کو جہوٹا کہا تہا یہ سُنکر قسم کہا کر کہتے تھے کہ اگر کوئی پیغمبر ہمارے پاس
آتا تو ہم البتہ اُس پیغمبر کو سچا جانتے اور اسکی تابعداری کرتے جیسی کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے
وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ
فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ۝ اور قسم کہاتے تھے خدائے تعالیٰ کی بڑی
سخت قسم اپنی اس بات پر کہ اگر آوے اُن پاس کوئی ڈرانے والا پیغمبر تو ہر طرح ہوتے
راہ پانے والے زیادہ کسی اور دین والون سے یعنی جیسے اگلی لوگ ایمان لائے ہم
اُنسے بہت اچھی تابعداری کرتے اپنے پیغمبر کی یہ بات قسمین سخت کہا کر کہتے مین پھر جب
کہ آیا ان مکے کے لوگون کے پاس ڈرانے والا یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو نہ زیادہ
کیا ان مکے کے لوگونکو اُنکے آنے نے مگر بے ہٹنا اور دور بہاگنا ایمان سے اور زیادہ
ہوا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنے سے مکے کے لوگون کو اِسْتِكْبَارًا فِی الْاَرْضِ وَ
مَكْرَ السَّيِّئِ ۚ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ۚ تکبر خدائے تعالیٰ کے حکم سے زمین مین یعنی دنیا مین

اور فریب کرتے ہین بُری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہلاکی کے واسطے اور پھر نہین
پھرتا بُرا فریب مگر اُسی پر جو فریب کرتا ہے یعنی دغا کرتا ہے اُلٹ پڑتا ہے دغا بازون پر آخر کو
فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَبْدِيلًا وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلًا پھر یہ لوگ کچھ نہین راہ
دیکھتے مگر پہلے لوگونکی ریت رسم کی کہ جیسے پہلے لوگون پر جنہون نے اپنے وقت کے پیغمبرونکو
جھوٹا کہا اور دشمنی کی اُن پر مقرر عذاب آیا ویسا ہی یہ لوگ بھی عذاب کی راہ دیکھتے ہین پھر
نپاوے تو خدا تعالی کی ریت کو بدلتا اور نپاوے تو خدا تعالی کی رسم کو پھرجاتا یعنی جو رسم خدا تعالی
کی ہے کہ جس قوم نے اپنے وقت کے پیغمبر کو ستایا اور جھوٹا کہا اُس قوم پر مقرر عذاب آیا جو وہ سب
ہلاک ہوئے أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً
اے کیا نہین مسافری کرتے ہین مکہ کے لوگ ملک مین جو دیکھین شام اور یمن کی راہ مین
جو کیسا ہوا آخر کام ان لوگونکا جو پہلے اُن لوگون سے تھے جیسے قوم عاد اور ثمود کی جو تھی وہ
بہت زیادہ زور آور مکہ کے لوگون سے یعنی زور آور جنکی عمر بھی بڑی اور دولت بھی بہت تھی اُنسے
دلیسون کو عذاب سے مار کر ہلاک کیا چاہئے کہ یہ لوگ اُنکا حال سُنکر اُنکے مکان ویران دیکھکر ڈرین
اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا جانکر تابعداری کرین تو اُنکی حق مین بھلائی ہے یہ وَمَا كَانَ
اللَّهُ لِيُعْجِزَهُ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ إِنَّهُ كَانَ عَلِيمًا قَدِيرًا ۝ اور نہین ہے خدائے
تعالی ایسا جو کوئی چیز اُسے عاجز کر سکے آسمانون مین اور زمین مین پھر جو چاہے خدا تعالے
سو کر سکتا ہے بیشک خدا تعالی جاننے والا ہے سب چیز کا سب کچھ کر سکنے والا زبردست ہے
وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا مَا تَرَكَ عَلَىٰ ظَهْرِهَا مِنْ دَابَّةٍ وَلَٰكِنْ يُؤَخِّرُهُمْ
إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِعِبَادِهِ بَصِيرًا ۝
اور اگر پکڑے خدا تعالی لوگون کو بسبب اُن کامون کے جو وہ کرتے ہین تو نچھوڑے زمین
کی پیٹھ پر ایک چلنے پھرنے والے کو بھی لیکن ڈھیل دیتا ہے اُنکو خدا تعالی اپنے فضل سے ایک وقت
مقرر کئے ہوئے تک جو موت ہے پھر جب آوے وقت اُنکی موت کا تو پھر بیشک خدا تعالی ہی اپنے بندوں کے
احوال دیکھنے والا یعنی دیکھتا ہے اور جانتا ہے سبکی احوال کو پھر جیسا کچھ وہ بھلا اور بُرا کام کرتے
ہین سو ہر ایک کو اُسکی کام کے موافق بدلا دیویگا قیامت کے دن

سورۃ یٰس مکیۃ وھی | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | ثلث وثمانون اٰیۃ

یٰسٓ حرف جدا جدا جو قرآن میں ہیں یہ بھید ہیں خدا تعالی اور رسول کے بیچ جو کوئی اس بھید سے واقف نہیں مگر عالموں نے کچھہ کچھہ کہا ہے بعضے کہتے ہیں کہ یہ نام خدا تعالی کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ نام سورہ کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ سات نام جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرآن میں ہیں اُن میں سے ایک یہ بھی ہے جیسے کہ اہل بیت کو آل یٰس کہتے ہیں تفسیر کرنے والے کہتے ہیں جو کافر کہتے کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہتے تھے کہ تو بھیجا ہوا خدا تعالی کا نہیں ہے سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ یٰسٓ ای سید یعنی ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ قسم ہے قرآن حکم کرنے والے کی یعنی قرآن جو حکم کرتا ہے سچا اور مضبوط اُسکی قسم ہے کہ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ بیشک تو بھیجے ہوؤں سے ہے عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اوپر راہ سیدھی کے جو دین اسلام ہے یعنی جو حضرت ابراہیم اور حضرت عیسی اور حضرت موسی علیہ السلام آئے تھے تو بیشک ویسا ہی اور قرآن جسکی قسم کھائی تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۝ نیچے بھیجا ہے خدا تعالی زبردست مہربانی کرنے والے نے تجھ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسواسطے بھیجا ہے لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ۝ جو تو ڈراوے ایک قوم کو عذاب سے خدا تعالی کے جو نہیں ڈرایا کسو پیغمبر نے اس قوم کے باپ دادا کو یعنی جب کہ انکے باپ دادا کو کسی نبی نے خدا کی راہ نہیں بتائی اس سبب یہ واقف نہیں اور بیخبر ہیں خدا تعالی کی صفتوں سے اور اُسکی رحمت اور عذاب سے تو انہیں خبردار کر تو جانیں اور حکم خدا تعالی کا بجا لاویں اور اُسکے عذاب سے ڈرتے رہیں کہ لوگوں میں بعد حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے کوئی نبی نہیں آیا تھا لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ بیشک ثابت اور درست ہوئی بات عذاب کی اوپر بہت اُن کافروں کی پھر یہ ایمان نہیں لاتے یعنی ہمیں یقین ہے کہ یہ بہت سے لوگوں سے ایمان نہیں لانے کے اسواسطے اُن پر عذاب ثابت ہوا اور مقرر ہوا اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۝ مقرر ہم نے ڈالی ہیں اُنکی گردنوں میں طوق جو وہ طوق ٹھوڑیوں تک ہیں پھنسی ہوئی پھر وہ کافر سر نہیں ہلا سکتے اور نہیں کسی طرف اس طوق کے سبب وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝ اور بنایا ہم نے روبرو اُنکے ایک دیوار اور پیچھے اُنکے ایک دیوار پھر ڈھانکا ہم نے اُنکی آنکھوں کو پھر کچھہ انکو نظر نہیں آتا وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اور برابر ہے اُن پر جن پر عذاب مقرر ہو چکا ہے کہ تو ڈراوے یا نہ ڈراوے تو اُن کو وہ ایمان نہیں لانے کے اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ

الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ۝ اور سواے اسکے نہین یعنی سفر تو ڈراویگا اُسکو جو تابعداری کریگا قرآن کی اور ڈریگا خدا تعالیٰ سی بغیر دیکھے اُسکے عذاب کے اپنے دل مین الیسے شخص کو خوشخبری دے گناہ معاف ہونیکی اور بدلا ملنے بڑے کی یعنی خوشخبری دے اس ڈرنے والے کو جو تیرے گناہ بخشے جاوینگے اس ڈرنے کا بہت بڑا بدلا ملیگا جو تیری سمجھہ مین نہ آوے اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۚ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝ اور ہم جلاتے ہین مردے کو اور لکھتے ہین ہم جو آگے بھیجتے ہین نیکی اور بدی سزا ور نشانیان بھی انکی لکھی ہین جنکو چھوڑ گئے ہین اور سب چیز کا حساب کیا ہے پہلی کتاب مین کھلا ہوا یعنی لوح محفوظ مین سب لکھا ہوا ہے وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝ اور بیان کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور کہہ انکے لوگون کو کہاوت اور خبر گانون کے رہنے والونکی جسوقت کہ آئے اُس گانون مین بھیجے ہوئے کہتے ہین کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر گئے تو پیچھے اُنکے حضرت شمعون الصفا اُنکی جگہہ خلیفہ ہوے یون کہتے ہین کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پہلے آسمان پر جانے سے یا حضرت شمعون نے بعد اُنکے دو آدمیون کو اپنے یارون مین سے انطاکیہ شہر مین بھیجا تو خلقت خداے تعالیٰ کی کو راہ بتاوین وہ دونون جب شہر کے نزدیک پہنچے تو ایک بوڑھے کو دیکھا کہ دنبیان چراتا تھا اس نے پوچھا کہ تم کون ہو انہون نے کہا کہ ہمین حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھیجا ہے تو خلقت کو بت پرستی سے منع کرین اور خداے تعالیٰ وحدہ لاشریک کی راہ بتاوین اس بوڑھے نے کہا کہ کیا دلیل ہے تمہارے اس سچ بولنے پر اور ہمین سچا کیونکر جانے اُنہون نے کہا کہ ہم ماں کے پیٹ کے اندھون کو اور کوڑھیونکو اچھا کرتے ہین اُس نے کہا کہ کئی برس سے میرا بیٹا بیمار ہے اور کسی حکیم کی دوا اُسپر اثر نہین کرتی اور وہ تندرست نہین ہوتا اگر تم اُسے اچھا کر دو تو مین تمہارے خدا کو مانون وہ دونون اُس بیمار کے سرہانے آگئے اور دعا مانگی خداے تعالیٰ نے اُسی وقت اُسکو شفا دی اور وہ بوڑھا مسلمان ہوا اُسکو حبیب نجار کہتے ہین پہہ خبر اُن دونون شخصون کی اُس شہر مین مشہور ہوئی اور وہان کے بادشاہ کا نام انطخس رومی تھا اور بت پرستی کرتا تھا اُسنے اُنکا احوال معلوم کرکے اُن دونون کو قید کیا پھر حضرت شمعون الصفا نے آن کر انطخس سے دوستی اور یارانہ پیدا کرکے اُنہین چھڑایا جیسے کہ خداے تعالیٰ فرماتا ہے اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ۝

ع ۱۲ وقف لازم

وقف لازم

جب بھیجا ہمنے شہر انطاکیہ کے رہنے والوں کی طرف دو پیغمبر ہمارے حکم سے جو عیسی علیہ
السلام نے بھیجے تھے پھر اُس شہر کے لوگوں نے اُن دونوں کو جھوٹا جانا یعنی اُنکو کہا کہ
تم جھوٹے ہو اور اُنہیں قید کیا پھر ہمنے قوت اور مضبوطی دی تیسرے سے پھر کہا اُن پیغمبروں نے
کہ ہم بیشک تمہاری طرف بھیجے ہوئے ہیں حضرت عیسی علیہ السلام کے قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ
مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ۝ کہا اُس شہر کے لوگوں نے
نہیں ہو تم مگر آدمی ہم جیسے یعنی جیسے ہم ہیں ویسے تم ہو اور نہیں بھیجی خدا سے تعالی نے کوئی چیز
یعنی خدا تعالی نے کچھ نہیں بھیجا تم جھوٹے ہو قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ۝ وَمَا عَلَيْنَآ
اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ کہا اُن بھیجے ہوؤں نے کہ پروردگار ہمارا جانتا ہے کہ بیشک ہم تمہاری طرف
بھیجے ہوئے ہیں اور نہیں ہم پر مگر پیغام پہونچانا کھلا ہوا یعنی ہمارا ذمہ یہی تھا جو حکم تمکو پہنچا دیا آگے تم جانو
اگر نمانو گے ہمارا کہنا تو تم پر عذاب آویگا کہتے ہیں کہ اُس شہر میں اناج مہنگا ہوا تو پھر قَالُوْٓا
اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ کہا اُس
شہر کے لوگوں نے کہ ہمنے شگون بُرا جانا تمہارے آنے سے یعنی جب سے تم آئے ہو مینہ نہیں برستا
اور کھیت سوکھ گئے اگر تم اپنی بات کو نہ چھوڑو گے تو ہم تمہیں پتھراؤ کرینگے اور ہر طرح پہنچیگا
تمکو ہم سے بڑا عذاب سخت قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ۭ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝
کہا اُن بھیجے ہوؤں نے کہ شگون بد تمہارا تمہارے ساتھ ہے یعنی تم جو ہمیں جھوٹا جانتے ہو اور
حکم پیغمبر کا نہیں مانتے اس سبب سے مینہ نہیں برستا اور ہم پر یہ سختی ہے ای کیا نصیحت جو کرتے
ہیں تمکو یہ شگون بد جانتے ہیں اور ہمیں تم ڈراتے ہو کہ ہم عذاب کرینگے تمکو یعنی ہم تمہیں نصیحت
کرتے ہیں اُسکو شگون بد جانتے ہو اور کہتے ہو کہ پتھراؤ کرینگے اور دکھ دیوینگے تمہیں انصاف
نہیں بلکہ ہو تم لوگ حد سے بڑھے ہوئے کہتے ہیں کہ پہلے دو شخص آئے تھے اُنکو بعد اس گفتگو
کے قید کیا پھر جو حضرت شمعون الصفا آئے اور الطجش بادشاہ سے ملے اور اُسکے مصاحب ہوئے اور
بادشاہ کے ساتھ بتخانہ میں جاتے تھے اپنے خدا تعالی کو سجدہ کرتے تھے وہ جانتے تھے کہ ہمارے
بتوں کو سجدہ کرتا ہے یہانتک بادشاہ سے دوستی پیدا کی جو بادشاہ کوئی کام بغیر مصلحت اُنکی نکرتا تھا
ایک دن حضرت شمعون الصفا نے بادشاہ سے پوچھا کہ مینے سنا ہے کہ دو مسافروں کو قید کیا ہے
لیکن قید کرنے کا سبب معلوم نہیں بادشاہ نے کہا کہ وہ کہتے ہیں کہ ان بتوں کے سوا اور
ایک خدا ہے حضرت شمعون نے کہا کہ یہ تعجب کی بات ہے بھلا بلاؤ تو سہی اُنکو میں بھی سنوں

جو وہ کیا کہتے ہین بادشاہ نے اُنکو بلوایا جب اُنہون نے آنکر حضرت شمعون کو دیکھا تو خوش ہوئے اور دبے ڈر ہوکر خاطر جمع سے بیٹھے حضرت شمعون نے پوچھا کہ تم کسی کو پوجتے ہو اُنہون نے کہا کہ جس نے آسمان زمین بنایا ہے اُسی ہم پوجتے ہین پھر حضرت شمعون نے پوچھا کہ تمہارا خدا کیا کرتا ہے اُنہون نے کہا کہ ہمارا خدا اندھون کو آنکھین دیتا ہے حضرت شمعون نے کہا بادشاہ کو کہ ایک اندھے کو بلاؤ اندھا آیا اور کہا اُنکو کہ اپنے خدا کو کہو کہ اسکی آنکھین اچھی ہون اُنہون نے دعا مانگی اُسی وقت وہ اچھا ہوا حضرت شمعون نے کہا کہ ہم بھی اپنے اُن خداؤن سے کہین تو یہ بھی اسی طرح اندھے کو آنکھین دیوین بادشاہ نے حضرت شمعون سے آہستہ کہا کہ بتون کو کچھ قدرت نہین نہ وہ سُنتے ہین نہ کچھ دیکھتے ہین حضرت شمعون نے پھر اُن دونون سے کہا کہ خدا تمہارا اور کیا کرتا ہے اُنہون نے کہا کہ اور مردے جلاتا ہے حضرت شمعون نے کہا کہ اگر یہ بات ہو تو ہم تمہارے خدا کو سب پوجا کرین ایک بیٹی بادشاہ کی کئی دن کی موئی ہوئی تھی اُسکو اُنہون نے حکم خداے تعالی سے جلایا بادشاہ اور کئی آدمی اُسکے ساتھ مسلمان ہوئے اُس شہر کے لوگون نے ان سب کے مار ڈالنے کا فکر کیا یہ خبر حبیب نجار نے سُنا اور دوڑے جیسے کہ خداے تعالی فرماتا ہے وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ رَجُلٌ یَّسْعٰی قَالَ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِیْنَ ۝ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا یَسْئَلُکُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ اور آیا دور سے شہر کے ایک مرد یعنی حبیب نجار جلد جلد اُس حال مین اور کہا کہ اے قوم میری تابعداری کرو پیغمبرون کی اور کہا مانو اُنکا اس قوم نے یہ بات سُنکر حبیب سے کہا کہ تو اُنکے خدا پر ایمان لایا ہے پھر حبیب نے اُنکو کہا کہ جو نہین مانگتے تم سے کچھ مزدوری اس پیغام پہنچانے پر اور وہ آپ راہ پائے ہوئے ہین یعنی واقف ہین خداے تعالی کی سیدھی راہ سے تو

وَمَا لِیَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

اور کیا ہوا مجھکو جو نہ پوجون مین اس کو جسنے پیدا کیا مجھکو اور تم بھی اُسی کو پوجو کس واسطے کہ تم سب کو اسی کی طرف پھرنا ہے قیامت کو حساب کے واسطے اور جیسا کام تم نے کیا ہوگا ویسا ہی بدلا پاؤ گے اے احمقو تمہاری طرح ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنْ یُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّیْ شَفَاعَتُهُمْ شَیْئًا وَّلَا یُنْقِذُوْنِ ۝ کیا پکڑون مین اور پوجون مین سوا اس خداے تعالی کے اور خداؤن کو جو اگر چاہے وہ خداے تعالی میرے ساتھ برائی تو نہ دور ہو مجھ سے وہ برائی اُن خداؤن کی بخشوائی سے ذرا بھی

یعنی اگر خدائے تعالی مجھ پر غصہ ہو اور عذاب کیا چاہے تو تبت بختنو اسکین مجھ کو اور نہ چھڑا سکیں مجھ کو پھر اگر و پیسو زبردست خدا کو چھوڑ کر ایسی بے طاقتوں اور کم زوروں کو پوجوں تو انی اذاً لفی ضلل مبین ہ مقرر تب مین ہر طرح بڑا گمراہی مین ہوں کہا ہوا یعنی جان بوجھکر سیدھی راہ چھوڑو جب قوم نے جانا کہ حبیب نجار مقرر بتوں سے پھر اب قصد کیا اسکی قتل کا اور لگے پتھر مارنے تب حبیب نے ان پیغمبروں کی طرف منہ کیا اور کہا انی امنت بربکم فاسمعون ہ بیشک مین ایمان لاہون تمہارے پروردگار پر تم سُنو اور میرے ایمان کے گواہ رہو یہ بات حبیب نجار کہتا تھا اور کافر پتھر مارتے تھے یہانتک کہ وہ مرگیا اور بازار مین شہر انطاکیہ کے حبیب نجار کی قبر ہے کہتے ہین فرشتون نے انکو وقت مرنے کے قیل ادخل الجنۃ ط کہا کہ آو بہشت مین حبیب نجار نے بہشت مین جا کر وہان کی نعمتین دیکھین تو قال یلیت قومی یعلمون ہ بما غفر لی ربی وجعلنی من المکرمین ہ کہا کیا خوب ہوتا اگر جانتی قوم میری جو کس سبب بخشا مجھکو میرے خدا تعالی نے اور کیا مجھکو بڑے عزتون سے یعنی خدائے تعالی نے بڑی عزت اور مرتبہ دیا مجھکو کہتے ہین کہ ان کافرون نے پیغمبرون کو اور بادشاہ کو اور جو کوئی ایمان لایا تھا سب کو مار ڈالا اور بعض کہتے ہین حبیب کو مار ڈالا باقی سب بھاگ کر بچے وما انزلنا علی قومہ من بعدہ من جند من السماء وما کنا منزلین ہ اور نہ بھیجا ہمنے اوپر قوم حبیب نجار کے اُسکی مرنے کے پیچھے کوئی لشکر آسمان سے یعنی جب وہ قصبہ ہو چکا تو کوئی فوج آسمان سے نہین بھیجی اُن پر اور نہین ہم بھیجنے والے یعنی کافر اس لائق نہین جو انکی مارنے کو فرشتے بھیجین اور یہ جو حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کو حنین کی لڑائی مین فرشتون کا لشکر بھیجا تھا سو واسطے بڑائی اور بزرگی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے آیا تھا ان کانت الا صیحۃ واحدۃ فاذا ہم خامدون ہ نہ تھا واسطے عذاب اُس قوم کے مگر ایک چنگھاڑ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی پھر وہ وہان بجھی ہوئے پڑے تھے یعنی آواز سے سب مر گئے جیسے آگ بجھکر راکھ ہو جاتی ہے یحسرۃ علی العباد ما یاتیہم من رسول الا کانوا بہ یستہزءون ہ افسوس ان بندو پر جو نہ آیا کوئی پیغمبر جو انہون نے اُس سے ٹھٹھا ہی کیا یعنی جتنے نبی آئے سب سے مسخری اور ٹھٹھا انہون نے کیا الم یروا کم اھلکنا قبلہم من القرون انہم الیہم لا یرجعون ہ کیا نہ دیکھا اور جانا جو کتنے شہروالے لوگونکو مارکھپا دیا ہمنے پہلے ان لوگون سے یہ کہ وہ لوگ اس بات کو نہین سمجھتے کہ انسے پہلے کتنی شہرون کی لوگون کو مار کھپا دیا اور نہین سو ان پاس کوئی نہ پھرا یعنی مرکر پھر دنیا مین نہین آیا

وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۵ اور یہ سب جمع ہوکر ہمارے آگے حاضر آویں گے یعنی وہ جو آگے ہوئے اور یہ جو ہیں اور آگے جو پیدا ہونگے قیامت کو سب اکٹھے ہوکر آوینگے ہمارے حاضر ہونگے وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۚ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ۵ اور نشانی ہے ہماری قدرت کی مردے کے جلانے پر واسطے انکے زمین ہے موئی یعنی خشک بغیر گھانس کے اور سبزی کے جلایا ہمنے اُسے بسبب مینہ کے پانی کے اور باہر لائے ہم اُس زمین سے یعنی اُگایا ہمنے زمین سے اُسنے اناج اور میوے کے پھر اُن دانون سے تم کہاتے ہو وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ۙ لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ۭ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ اور پیدا کیا ہم نے اُس زمین میں باغ جو نہیں درخت ہیں کہجورون کے اور انگورون کے اور زمین میں بہائیں ہمنے نہرین پانی کی تو کہاؤ تم میوے باغون کے اور ان میوون کو نہیں بنایا تمہارے ہاتھون نے یعنی خدا تعالیٰ کی قدرت سے پیدا ہوتے ہین ای پھر یہ لوگ شکر نہیں کرتے ایسی نعمتون کا سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ پاک ہے خدا تعالیٰ سب عیبون اور نقصانون سے جسنے پیدا کیا جوڑا سب چیز کا جو اگتا ہے زمین سے اور جوڑا پیدا کیا آدمیون سے یعنی عورت مرد اور اس خلقت کا بھی جوڑا پیدا کیا جنکو یہ نہیں جانتے وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۚ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ اور نشانی ہماری قدرت کی انکے واسطے رات ہے حکمت سے کھینچ لیتے ہیں اُس سے دن کو پھر تب یہ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ اور نشانی قدرت کی سورج ہے جو چلا جاتا ہے اپنے ٹھہرنے کی جگہہ تلک یہ ٹھہراؤ مقرر کرنا خدا تعالیٰ زبردست خبردار سے ہے وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ۵ اور نشانیون قدرت خدا تعالیٰ کی سے چاند ہے جو مقرر کیا ہم نے اسکی منزلیں یہانتک کہ پھر ہوتا ہے جیسے ڈالی سوکھی پرانی کھجور کی لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۭ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ نہ سورج کو چاہئے کہ پاوے چاند کو دوڑنے میں کس واسطے کہ چاند ایک مہینے میں بارہ برجون کی سیر کرتا ہے اور سورج ایک برس میں اور نہ رات آگے بڑھتی ہے دن سے روشنی میں یعنی چاندنی دہوپ سے زیادہ روشن نہیں ہوسکتی بلکہ برابر بھی نہیں ہے خدا تعالیٰ نے ہر چیز کو جیسا بنایا ہے اُس سے کم اور زیادہ نہیں ہوسکتا اور سب تارے اور چاند سورج آسمان جوڑے میں تیرتے ہیں جیسے مچھلیان دریا میں وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۵ اور نشانیان

اور نشانیوں سے ہماری قدرت کی انکی واسطے وہ ہے کہ اٹھایا ہم نے انکی اولاد کو ناؤ میں بھری
یعنی دریا میں ناؤ کا چلنا نشانی ہے خدا تعالی کی قدرت سے وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِنْ مِثْلِهِ
مَا يَرْكَبُونَ ۝ اور بنا یا ہم نے انکے واسطے ناؤ سا جس پر چڑھتے ہیں یعنی اونٹ جو جنگل کی ناؤ ہیں
وَإِنْ نَشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُونَ ۝ اور اگر چاہیں ہم کہ ڈوبائیں ناؤ کی بیچ انکو
تو پھر کوئی نہیں جو انکی فریاد کو پہنچنے والا ہو اور نہ یہ چھوٹنے والے ہیں ڈوبنے سے إِلَّا رَحْمَةً مِنَّا وَمَتَاعًا
إِلَى حِينٍ ۝ مگر بخشش اور مہربانی ہمیں سے ہو اور کارروائی انکی ہے ایک وقت مقرر تک یعنی ہم نے
جو انکی عمر مقرر کر رکھی ہے تب تلک ہماری مہربانی اور بخشش سے اپنا مقصود کر لیں وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ
اتَّقُوا مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝ اور جب کہتے ہیں انکو کہ ڈرو عذاب سے جو
آگے تمہارے ہوا اگلے کافروں پر اور پیچھے تمہارے جو چلا آتا ہے قیامت کے دن کا شاید تم پر مہربانی
ہو ڈرنے سے وَمَا تَأْتِيهِمْ مِنْ آيَةٍ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ۝ اور
نہ آئی کوئی نشانی نشانیوں پروردگار انکی سے مگر یہ تھے اس نشانی سے منہ پھیرنے والے یعنی جو آیت
قرآن کی اور بھیجے رسول کے آئے سب سے منہ پھیرا کافروں نے اور کسی کو نہ مانا وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ
أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ مَنْ لَوْ يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ
إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝ اور جب کہتے ہیں انکو کہ محتاجوں کو بانٹو اور خیرات کرو اس میں سے
جو روزی دی ہے تمکو خدا تعالی نے تب کہتے ہیں کافر مسلمانوں کو کیا کھلاویں ہم انکو جو خدا
تعالی اگر چاہتا تو کھلاتا انکو یعنی کافر مسلمانوں سے کہتے تھے کہ تم کہتے ہو کہ خدا تعالی سب کو روزی
دیتا ہے جب خدا نے انکو نہ دی تو ہم کیوں دیں تم اے مسلمانوں مقرر کھلی گمراہی میں ہو صریح جو
ہمیں کہتے ہو کہ خیرات کرو وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ اور کہتے ہیں
کافر پیغمبروں سے کہ کب ہوگا یہ وعدہ جو تم کہتے ہو کہ قیامت آویگی بتاؤ کب آویگی اگر سچے ہو اب خدا تعالی
فرماتا ہے مَا يَنْظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ ۝ نہیں راہ دیکھتے یہ
مگر ایک چنگھاڑ کی جو پکڑے انکو اور یہ آپس دنیا کے معاملہ میں جھگڑتے ہونگے یعنی مشغول ہونگے
فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلَى أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ۝ پھر نہ سکیں گے جو کچھ کہہ مریں اور نہ اپنے گھر کو
پھر سکیں گے یعنی اتنی بھی فرصت نہ ہوگی جو بات کریں یا کسی عزیز سے ملیں وَنُفِخَ فِي الصُّورِ
فَإِذَا هُمْ مِنَ الْأَجْدَاثِ إِلَى رَبِّهِمْ يَنْسِلُونَ ۝ اور جب پھونکا جاویگا تیسری بار نرسنگھ پھر اسی وقت
یہ لوگ قبروں سے باہر آکر اپنے پروردگار کی طرف دوڑینگے اور قَالُوا يَا وَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَرْقَدِنَا

ع ۳ (۱۸) ۲

وقف لازم　وقف غفران

هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ۝ کہین گے اسے خرابی اور کم بختی ہماری کس نے ہمکو اٹھایا ہماری سوتے کی جگہہ سی تب فرشتے کہین گے کہ یہ وہ جو وعدہ کیا تھا خدا اسے تعالیٰ نے اور سچ کہے پیغمبر اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝ ہوگی بس ایک جھنگھاڑ پھر یہ اُسوقت سب ہمارے آگے حاضر ہونے والے ہین فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ پھر آجکے دن کسی پر کچھ ظلم نہوگا اور بدلا نہ ملیگا مگر وہی جو کرتے تھے تم دنیا مین نیکی اور بدی سی اُسی کا بدلا ملیگا کم اور زیادہ نہوگا اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ۝ بیشک بہشت کے رہنے والے آج کام مین خوش ہو کر کہاتے ہوئے عیش مین ہونگی هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ۝ بہشت کے رہنے والے اور اُنکی نکاحیان بی بیان چھاؤن مین محلون کے اندر تختون کے اوپر تکیے لگا کر بیٹھین گے عزت اور شان سے لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ۝ صلے واسطے بہشتیون کے بہشت مین طرح طرح کے میوے ہین اور اُنکو ہوگا جو چاہین گے سب موجود اور تیار رکھا ہوا سَلٰمٌ (وقف صلے) قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ۝ سلام کا فرمانا ہوگا پروردگار مہربان سے قیامت کو بعد حساب کے حکم ہوگا کہ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝ جدا ہو جاؤ آج اے کافرو مسلمانون سے اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ لا ہم کیا نکہا تہا تمکو اے اولاد آدم کی وہ کہ نہ پوجو شیطان کو یعنی شیطان کا کہا نہ مانیو جو بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے کہلا ہوا صریح وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ۚ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ اور وہ کہ بندگی کرو میری جو یہ سیدھی راہ تمہارے چھٹکارے کی اور بہشت مین جانے کی یعنی اُن دونون باتون کا تمسے قول کیا تھا سو تمنے دونون کا اُلٹا کیا کہ میری بندگی نکی اور شیطان کا کہا مانا وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ۭ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ۝ اور بیشک بہکایا اور بھلایا شیطان نے تم مین سے بہت خلقت کو ہی پھر کیا تم نہین سمجھتے تھے اور اُسکی فریب سے بچ سکتے تھے پھر کافرون کو مسلمانون سے جدا کر کے کہین گے هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ یہ دوزخ وہ ہے جس کا دنیا مین تمہین وعدہ دیتے تھے پیغمبر اور تم جھوٹ سمجھتے تھے آؤ اُسمین آج اس سبب سے جو تھے تم دنیا مین نہ مانتے والے پیغمبر کا کہنا اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ آج مہر کرین گے ہم اُنکی مونہوں پر اور باتین کرینگے ہم سے ہاتھ اُنکے اور بتاوینگے پاؤن اُنکے جو کچھ کہ کرتے تھے

وقف غفران

دنیا میں یعنی ساری عمر کی نیکی اور بدی کی ہوئی ہاتھ پانو تو کہہ دینگے قیامت کو وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا
عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ۝ اور اگر ہم چاہیں تو دنیا میں غائب ہووے اور مٹا دے
کا حکم کریں انکی آنکھوں پر تو پھر یہ دوڑیں راہ چلنے کو جیسے عادت ہے انکی پھر کیونکر دیکھیں راہ
وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ۝ اور اگر چاہیں ہم تو صورت
بدل دیں انکی اوپر جگہ انکی کے یعنی جس مکان پر ہوں وہیں رہ جائیں پھر نہ سکیں آگے
چلنا اور نہ پیچھے پھرنا وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ۝ اور جس کو بوڑھا کرتے
ہیں ہم پھیر دیتے ہیں اسکے بدن میں یعنی قوت کے بدلے سستی اور عوض جوانی کے بڑھاپا
پھر کیا نہیں سمجھتے اس بات کو اور خدائے تعالیٰ کی قدرت نہیں دیکھتے کہتے ہیں کہ مکہ کے لوگ حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے تھے کہ شاعر ہے اور قرآن کو اپنے دل سے بناتا ہے سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ
وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ۝ اور نہیں
سکھایا ہمنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شعر یعنی ہم نے اسے علم کہنے کا نہیں دیا اور نہیں لائق ہے پیغمبر محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو شعر کہے نہیں ہے یہ قرآن مگر نصیحت ہے اور کتاب ہے کھلی ہوئی جو اسکی معنی روشن
ہیں اور اسواسطے بھیجا ہے لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ تو ڈراوے تو خدا اسکے عذاب
سے جو جیتا ہے یعنی مسلمان ہووے اور کافر تو مثل مردے کے ہیں اور ثابت اور مقرر ہو چکی بات عذاب کی کافروں پر
اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ۝ کیا نہیں دیکھتے اور نہیں
سمجھتے یہ کہ ہمنے پیدا کر دیے انکے واسطے اپنے ہاتھوں کے بنائے حیوان جیسے اونٹ اور گائے اور دنبے اور بکریاں پھر
یہ لوگ اب انکے مالک ہیں وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ۝ اور اختیار میں کیا ہمنے
حیوانوں کو آدمیوں کے پھر یہ لوگ ان حیوانوں میں سے سواری بھی کرتے ہیں اور انہیں سے کھاتے بھی ہیں
وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝ اور واسطے ان لوگوں کے حیوانوں میں فائدہ ہیں جیسے اون
اور کھالیں اور پینے کو دودھ ہے پھر شکر نہیں کرتے ایسی نعمتوں کا بلکہ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً
لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ اور پکڑتے ہیں سوائے خدائے تعالیٰ کے اور خداؤں کو یعنی بتوں کو
اسواسطے کہ جو شاید مدد کریں وہ بت پر وہ خدا انکے یعنی بت لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ
جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ۝ نہیں کر سکتے مدد انکی کس واسطے کہ وہ آپ ہی کچھ طاقت نہیں رکھتے بلکہ انہیں کے
محتاج ہیں جو اٹھاویں تو اٹھیں نہیں تو پڑے رہیں بے اختیار اور یہ بت پوجنے والے ان اپنے
خداؤں کی فوج میں حاضر ہونے والے اب تو انکی نگہبانی کے واسطے فوج ہیں تو کوئی

توڑتی نہین اور قیامت کو انکو ساتھ دوزخ مین جائین اب خدا تعالی اپنے حبیب کی تسلی
کے واسطے فرماتا ہے کہ فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ إِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۝
پھر چاہیے کہ غمگین نہ کرے تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرون کی بات
بیشک ہم جانتے ہین وہ جو چھپا رکھتے ہین دل مین اور جو کچھ ظاہر مین کرتے ہین ہم سب جانتے
ہین اور سب کا بدلا دینگے ہم انکو کہتے ہین کہ ایک دن پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی
مجلس مین بیٹھے تھے اور کئی سردار قریش کے بھی حاضر تھے جو ابی بیٹا خلف کا ایک ہڈی
پرانی گلی ہوئی ہاتھ مین لیکر ملتا ہوا آیا اور کہا کہ کون ہے جو اسی پھر دوبارہ درست کر کر
اور بناوے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پروردگار بناوے گا جس نے
پہلے اسی اور تجھے بنایا تھا خدا تعالے نے یہ آیت بھیجی أَوَلَمْ يَرَ الْإِنْسَانُ أَنَّا
خَلَقْنَاهُ مِنْ نُطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُبِينٌ ۝ اسے کیا نہین دیکھا آدمی یعنی ابی
وہ بیشک پیدا کیا ہم نے اسکو بوند منی کی سے جو اصل پیدائش آدمی کی ہے پھر آپ
اسوقت جھگڑتا ہے سامنے کھلا ہوا صریحا اور اپنے تئین نہین سمجھتا ہے کہ مین کیا تھا
اور کیونکر پیدا ہوا وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ قَالَ مَنْ يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ
رَمِيمٌ ۝ اور مارے یعنی کہے ہمارے واسطے مثل کہ پرانی گلی ہوئی ہڈی کو ہاتھ
مین ملکر پھونک سے اڑاوے اور بھلا یا پیدا ہونے اپنے کو یعنی نہین سمجھتا کہ مین کیونکر
پیدا ہوا تھا اور کہا کہ کون جلاویگا ہڈی کو جو یہ گل کر خاک ہو گئے تھے قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي
أَنْشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اسکو کہ جلاویگا اس گلی ہوئی ہڈی کو وہ پروردگار جس نے اپنی قدرت سے پیدا کیا پہلی
بار اور سب خلقت سے خبردار ہے الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ مِنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا
أَنْتُمْ مِنْهُ تُوقِدُونَ ۝ وہ پروردگار جس نے پیدا کیا تمہارے واسطے ہرے درخت
سے آگ کو پھر وہان تم اس ہرے درخت سے آگ سلگاتے ہو عرب کے ملک مین بہت
جگہہ درخت ہین ایک کا نام مرخ ہے اور دوسرے کا نام عفار ہے جب مرخ کے
ڈالی عفار کی ڈالی پر زور سے پھیرتے ہین تو آگ نکلتی ہے سو خدا تعالی فرماتا ہے
کہ جو ہرے درخت سے آگ نکال سکتا ہے البتہ وہ مردون کو جلا سکتا ہے دوبارہ
أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَنْ يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ بَلَىٰ

وقف غفران

وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ ۝ اسے کیا نہین ہے وہ شخص جس نے پیدا کیا آسمانون اور
زمین کو بناسکنے والا اُن جیسون کو یعنی جس نے آسمانون اور زمین کو پیدا کیا ہے وہ
کیا مانند انکی اور نہین پیدا کرسکتا ہان پیدا کرسکتا ہے اور وہی ہے بہت خلقت
پیدا کرنے والا سب کے احوال کا جاننے والا اُس سے کچھ چھپا ہوا نہین ہے
اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْـًٔا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ۝ سوا اسکے نہین کام اور حکم اُسکا
جب چاہتا ہے کسی چیز کے پیدا کرنے کو تو فرماتا ہے اُسکو کہ بن جا بن جاتی ہے
اُسی وقت کچھ اسباب اور مصالح کی اور مدد کرنے والے کی اور وسیلہ کی احتیاج
نہین ہے فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝
پھر پاک ہے خداے تعالے سب عیبون اور نقصانون سے وہ خدا تعالے
جس کی قدرت کے ہاتھ مین ہے بادشاہی سب
چیزون کی اور اُسی کی طرف تم سب پھیرو گے
قیامت کے دن حساب کے واسطے مقرر
تمام شد منزل پنجم

985

الحمد للہ والمنت کہ بتوفیق مسبب الاسباب تفسیر موضح القران تصنیف منیف فاضل اجل
عالم باعمل زبدۃ المحققین عمدۃ المفسرین جناب مولانا شاہ عبدالقادر صاحب ابن مولانا شاہ ولی اللہ صاحب
محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی جو آجتک کبھی　　چھپی نہین تھی اب منزل شعراء منزل صافات
و منزل ق چھپ کر تیار ہین اور ہدیہ ناظرین اولی الابصار ہین جن صاحبان کو مطلوب ہو شہر دہلی
پھاٹک حبش خان مدرسہ جناب مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب مدظلہ العالی ہم عاجزان کے نام سے
طلب فرمائین خواہ ویلوپی ایبل خواہ نقد منگائین منزل بنی اسرائیل زیر طبع ہے

المشتہر
ابو محمد ثابت علی اعظم گڈہی و سید غلام حسین مونگیری
صراط مستقیم مع ترجمہ اردو مولانا اسمعیل شہید رح زیر طبع ہے یہ کتاب قابل دید ہے
اعلان کتاب ہذا موجب قانون ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ء داخل ہی رجسٹری گورنمنٹ بنام عاجز
ہو گئی ہے لہذا کوئی صاحب بغیر اجازت احقر قصد چھاپنے کا نفرمائین المشتہر ابو محمد ثابت علی و سید غلام حسین
شہر صفر تاریخ ۲۸ یوم دوشنبہ　　کتبہ محمد عبدالغفور عفی عنہ　　سنہ ۱۳۰۸ ہجری

اشتہار

قطعہ تاریخ مسمن تاریخ طبع جناب مولوی محمد محمود صاحب متخلص بہ رونق دہلوی

کہاں ہو چلو دوڑو اے اہل ایمان ۔ ہو کچھ تو کیا دولت سرمدی ہے

کلام الٰہی کی تفسیر اردو ۔ خدا کی عنایت سے اب مفت آگہی ہے

پڑھو اور پڑھاؤ سنو اور سناؤ ۔ عمل جو کرو اس پہ وہ مہتدی ہے

سمجھنا نہیں اسکا کچھ ایسا مشکل ۔ کہ ترکی نہ تازی نہ کچھ فارسی ہے

تمہاری ہدایت کو اہل ہدا نے ۔ تمہاری زبان میں یہ اردو لکھی ہے

مصنف ہے وہ اسکا صاحب فضیلت ۔ کہ فاضل ہی کہتے تھے جس کو ولی ہے

مصحح ہیں اسکے جو ثابت علی ہے ۔ تو مطبع بھی نام خدا احمدی ہے

صحیح اور خوشخط ہے اور کاغذ اچھا ۔ بہت چھوٹی تختی نہ ایسی بڑی ہے

کہوں اسکی تعریف کیا دیکھ لو گے ۔ کہ اب ایسی ہوگی نہ پہلے ہوئی ہے

سوا اسکے اور اس میں ہے ایک خوبی ۔ کہ تاریخ رونق نے اس کی کہی ہے

لب واعظین سے سنو سال طبع ۔ یہ کیا عمدہ تفسیر قران چھپی ہے ۱۳۰۴

سد الحمد ہر آن جلوہ کہ میخواست درون ۔ آخر آمد ز پس پردہ تقدیر برون

حضرات اہل ایمان عاشقان تفسیر کلام رحمان و شائقین حق سبحان اہل مطابع و سوداگران کو یہ مژدہ رحمت جان ہو کہ یہ تفسیر بے نظیر الحق دید و قابل شنید مفید بے نظیر ہے جو عالموں کو علامہ بناتی ہے اور جاہلوں کو علم سکھاتی ہے ہر ایک متنفس جس سے مستفید ہو اس کے فیض و ہدایت مستفاد و کتابی شش تر کو در پی خمخانہ گرامی کو سر پر سایہ داد بخشش ۔ وگر پیمانہ آرمی نو پیمانہ پیمانہ ۔ ہمنے وارثان مصنف رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت لیکے بعد ازان بحال سعی و اہتمام مدت میں چند نسخہ بہم پہنچا کے مقابلہ و صحت درست کرکے بابجا حواشی و فوائد چڑہائے اور بصرف زر کثیر مطبع احمدی میں چھپوائی ہے اور رجسٹری ہمارے نام ہو گئی ہے کوئی صاحب بلا اجازت ہمارے طبع نکرائیں ۔ جنہیں نسخہ مطلوب ہوں بنام عاجزان اطلاع بہ پتہ محلہ کے شہر دہلی پھاٹک حبش خان مکان مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سے طلب فرمائیں خواہ ویلیو پے ایبل خواہ بذریعہ نقد منگائیں ۔

المشتہر

محمد ثابت علی اعظم گڈہی و سید غلام حسین مونگیری

منزل ۱
ولقد یسرنا القرآن للذکر فهل من مدکر
المعروف
موضح القرآن

تقریظ دلپذیر نتیجہ طبع سحر آفرین عالیشان نخس سلطان اقلیم سخن بدیع البیان سلف عمدۂ سخنوران خلف طبیب فائق حکیم حاذق جناب مولوی سید شاہ جہان صاحب خویش جناب مولانا سید محمد ظہیر حسین صاحب دہلوی مدظلہ

اے مسلمانو تمہیں اے مومنان پاک دین   اک بحر شادی و تحسین لیجیے ہاں لگا کر دین
تم مشتری سے بری ہو گئے کہ ایک تفسیر موضح القرآن اسم بامسمی عالم باعمل فاضل اجل جید العصر حضرت
مولانا شاہ عبد القادر صاحب خلف مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمہما اللہ تعالی کی تصنیف
لطیف ہے اگرچہ پہلے بھی چھپی تھی بہت کھلی ہیں کیونکہ جسکے ہاتھ لگی اسنے اس دولت عظمی کو
کو جان و دل میں چھپا رکھا اور اس مخدرہ نورانی کو پردۂ حسن میں قید ایسا رکھا کہ ہر کسی کی دسترس نہ ہوئی
اور اسکا اصل صاحبزادہ شاہ ولی اللہ ترجمہ شاہ عبد القادر صاحب اسکا متن ہے اور اکثر مترجم قران شریف کے
حاشیوں پر جو فائدے بڑے بڑے فصاحت و صاحب اور فصاحت سے لکھے ہوئے دیکھو ہوئے گے تھی
تفسیر اسکا ماخذ ہے متاخرین مفسرین کی اکثر تصنیفات میں جا بجا اسکی عبارت منقول ہے۔ علماء
و فضلا میں بھی یہ کتاب مقبول ہے تفسیر آیات الاحکام میں اکثر جا بجا اسکے حوالے دیے ہیں اور
عبارت لی ہے نواب قطب الدین خان صاحب مرحوم نے جامع التفاسیر میں بہت سی جگہ اسکی
عبارت نقل کی ہے نواب صدیق حسن خان مرحوم نے تفسیر ترجمان القرآن میں اکثر مواقع پر اسکی عبارت لی
مولوی خرم علی صاحب مرحوم نے تحفۃ الاخیار فی ترجمۃ مشارق الانوار میں بہت سی اسکی تعریف
و توصیف کی ہے اور صفحہ چہارم میں یہ عبارت لکھی ہے کہ مولانا شاہ عبد القادر دہلوی کی ہندی
تفسیر اور یہ کتاب طالب خدا کے واسطے کافی ہے دیندار کے حق میں یہ دونوں کتابیں گویا دو
آنکھیں ہیں جن سے دونوں جہان کا انجام نظر پڑے یا دو پر ہیں جن سے عرش تک اڑ سکے انتہی آخرہ
یہ کتاب نایاب عالموں کو علامہ ثانی ہے نکات و اسرار قرآن منکشف کرتی ہے اور
نامیوں کو عالموں کے مرتبہ پر پہنچاتی ہے اور زبان ایسی آسان اور معانی کا ایسا بیان
کہ ہر اردو خوان ملکہ عورتیں اور بچے حسب استعداد مطلب سمجھ جاتے ہیں اور معانی عبارت کی
تہ کو پہنچ جاتے ہیں سو بہار عالم حسن دل و جان تازہ میدار دو برنگ اصحاب صورت را بو ارباب معنی را
اسکا ملنا اور چھپ جانا بجز اسکے نہیں کہ فضل رحمان ہو اسکا شکر ہزار ہزار شکر اور لاکھ لاکھ احسان ہے
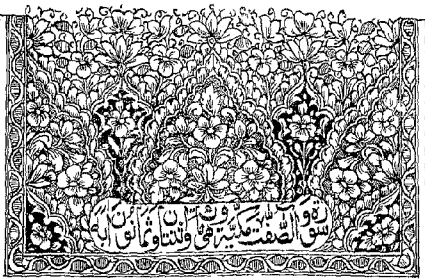
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

منزل ۶

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۙ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۙ قسم ہے ساتھ فرشتوں صف باندھنے والوں کے واسطے بندگی کی پس قسم ہے فرشتوں دور کرنے والوں کی کہ شیطانوں کو دور کرتے ہیں پس قسم ہے فرشتوں پڑھنے والوں کی کہ وحی اللہ کی پڑھتے ہیں اوپر پیغمبروں کے حق تعالیٰ قسم کھاتا ہے فرشتوں کی کہ صف میں کھڑے ہیں درمیان ہوا کے ساتھ جس چیز کے حکم پہنچے قیام کریں یا قسم کھاتا ہے ساتھ غازیوں کے کہ صفیں جہاد میں باندھتے ہیں یا مومنوں کی کہ جماعت کی صف میں کھڑے ہوویں یا ساتھ علماؤں کے کہ بیچ صف فیض لینے کے قائم ہوویں یا ساتھ جانوروں کے کہ درمیان ہوا کے صف باندھیں اگر مراد فرشتے ہیں پس زاجرات بھی وہی ہیں کہ بادلوں کو ہانکتے ہیں اور تالیات ہیں کہ ہمیشہ ساتھ حمد اور تسبیح اللہ کے مشغول ہیں اور اگر جماعت جماعت غازیوں کی ہیں زجران کا ہانکنا گھوڑوں کا ہووے یا دور کرنا دشمنوں کا ہووے اور پڑھنا ان کا ادا کرنا تکبیر کا اور اگر مومن ہوویں ساتھ انوار خدمت کے زجر کرنے والے شیطانوں کے ہیں اور درمیان نماز کے پڑھنے والے قرآن کے ہیں اور اگر اہل علم ہیں کفر اور فسق سے ساتھ دلیل اور حجت کے اور پر خلق کے پڑھتے ہیں احکام شریعت کے اور اگر جانور ہیں ساتھ کہنے ذکر اللہ کے طرح طرح کی آفتوں کو اپنے سے دور کرتے ہیں اس آیت میں دلیلیں علماؤں نے بہت کی ہیں واسطے طول کے یہیں لکھا اگر مفصل چاہے تفسیر حسینی میں دیکھے لائے ہیں کہ کفار مکے کے ازراہ تعجب کے کہتے تھے کہ محمد سب خداؤں کو ایک خدا کہتا ہے حق تعالیٰ نے بیچ اس آیت کے قسم یاد کی کہ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۗ

تحقیق کہ اللہ تمہارا سچ ذات اپنی کے ایک ہے رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ اور پیدا کرنے والا آسمانوں کا اور زمین کا اور پیدا کرنے والا اس چیز کا کہ درمیان اُن دونوں کے ہے حیوانات سے اور اشجار سے اور پہاڑوں سے اور پیدا کرنے والا مشرقوں ستاروں کا کیونکہ ہر ستاروں کو ایک مشرق ہے کہ اُس جگہ سے نکلتا ہے یا مراد مشارق آفتاب ہے کہ ہر روز اور مشرق سے نکلتا ہے اور مغرب اُس کی بھی مختلف ہیں کہ ہر روز اور مغرب میں چھپتا ہے اور ساتھ مشارق کے اکتفا کی مغربوں کا مذکور نہ کیا اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَةِ ٍالْكَوَاكِبِ تحقیق ہمنے آرایش دی ہے آسمان دنیا کے کو یعنے جو آسمان کہ نزدیکتر ہے زمین سے ساتھ آرایش ستاروں کے اور حفص ساتھ اضافت کے پڑھتا ہے یعنے آرایش دی ہمنے آسمان دنیا کے کو ساتھ آرایش ستاروں کے وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ اور نگاہ رکھا ہمنے آسمان کو نگاہ رکھنا ہر شیطان سرکش نافرمان سے نہیں سنتے اور طاقت سننے کی نہیں رکھتے طرف باتوں گروہ بلند تر کی کہ اشراف فرشتے واقف اسرار ہیں اور ڈالے جاتے ہیں شیطان یعنے اوپر اُن کے چنگاریاں آگ کی ڈالتے ہیں یا دور کئے جاتے ہیں ہر طرف سے خواری اور رسوائی کو دور کرنا اور واسطے شیطانوں کے عذاب ہے دکھ دینے والا آخرت میں یا ہمیشہ بیچ دنیا کے اور اُن کو قوت سننے کلام فرشتوں کے نہووے مگر جو شیطان کہ اچک لے جاوے بات فرشتہ کی اچک لے جاوے یعنے چرا وے بات کو فرشتے سے پس پیچھے سے آتا ہے اُس کے ستارہ روشن یا آگ جلانے والی اور راندے ہوئے کو ایذا کرے یا جلا دے لائے ہیں کہ رکانہ ابن زید اور ابو الاشدین کہ منکر بعث اور حشر کے تھے ہمیشہ دعویٰ حملہ اور قوت کا کرتے تھے اور درمیان قریش کے از روئے تکلف کے نشان بزرگی کا بلند کرتے تھے حق تعالیٰ نے آیت بھیجی کہ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ + + پس پوچھ اے محمد مشرکوں سے کہ آیا وہ سخت زیادہ ہیں از روئے پیدایش کے یا جو کچھ کہ پیدا کیا ہے ہمنے فرشتوں سے اور آسمانوں سے اور زمین اور ستاروں سے اور مشرقوں اور انگاروں آگ کے سے تحقیق ہم نے پیدا کیا ہے آدمیوں کی اصل کو مٹی چپکنے والی سے پس مادہ اصلی انکا

مٹی ہے اور وہ حاصل ہووے ملنے جز پانے کے سے اور بیچ معالم کے آیا ہے کہ گمان پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ تھا کہ جو کوئی قرآن سُنے ساتھ اُس کے ایمان لاوے مشرکوں نے سُنا
اور ساتھ اُس کے ٹھٹھا کیا پیغمبر نے اس حال سے تعجب کیا آیت آئی کہ بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ
واسطے قطع کلام اول کے ہے اور زاد المسیر میں لایا ہے معنی بل کے جیسے کہ دع یعنے
چھوڑ کلام کفار کو تعجب کیا تو نے اے محمد اُن کے ایمان نہ لانے پر ساتھ قرآن کے اور وہ
ٹھٹھا کرتے ہیں ساتھ اُس کے یا تعجب رکھتا ہے تو کہ وجود قدرت الٰہی کی کیوں انکار
بعث کا کرتے رہیں اور وہ افسوس رکھتے ہیں تعجب تیرے سے وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ
وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ اور جسوقت نصیحت دی جاتی ہے ساتھ کسی چیز کے نہیں
یاد کرتے اُس کو اور ساتھ اُس کے نصیحت پکڑنی نہ ہو ویں اور جسوقت دیکھتے ہیں کسی معجزہ کو
کہ سبب صحیح ہونے گفتگو تیری کا ہے جیسے شق ہو جانا چاند کا ٹھٹھا کرتے ہیں ساتھ اُسکے آپسمیں
وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ
اور کہتے ہیں نہیں ہے یہ معجزہ کہ دیکھا ہے مگر جادو ظاہر آیا جسوقت مر جاویں گے ہم
دنیا سے اور ہو جاویں گے مٹی خشک اور ہڈیاں بے گوشت اور پوست آیا ہم البتہ
اُٹھائے گئے ہوں گے آیا اور باپ دادے ہمارے بھی کہ پہلے تھے قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ
دَاخِرُوْنَ ۚ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ○ ∴ + کہہ تو اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کہ ہاں اُٹھائے جاؤ گے تم ساتھ باپ دادوں کے جس حال میں کہ خوار ہو گے
اور جسوقت کہ قیامت آوے بس سوائے اس کے نہیں ہے کہ وہ ایک ہانکنا ہے کہ
صور پھونکیں گے پس یکایک تمام آدمی زندہ ہو کر قبروں سے دیکھیں گے وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا
هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ○ اور کہیں گے کہ افسوس اوپر ہمارے یہ دن قیامت ہے کہ ہمکو
وعدہ دیتے تھے اور فرشتے کہیں گے کہ ہاں هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ
تُكَذِّبُوْنَ یہ دن جدا کرنے نیکوں کا بدوں سے ہے یا دن حکم کا وہ دن کہ تھے تم ساتھ
اُس کے جھوٹ جانتے تھے اور یقین نہ کرتے تھے پس اللہ تعالیٰ سے حکم پہنچے ساتھ فرشتوں
کے کہ اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ○ کہ جمع کرو تم اُن لوگوں
کہ ظلم کیا انہوں نے اوپر اپنے ساتھ شرک کے اور مانند اُن کی کو یعنے بت پرست کو
ساتھ بت پرست کے اور ستارہ پرست کو ساتھ ستارہ پرست کے اور اسی طرح کی

ع ۱ ربع ۵

یا نزدیکیوں اُن کی کو یعنی شیطانوں سے یا جوروں اُنکی کو کہ کافر تھیں اور کہتے ہیں مراد ظلم کرنے والوں سے ستمگار ہیں اوپر خلق کے ساتھ ظلم کے اور اوپر اپنے اور حشر وہ ہے کہ اُن کو موقف میں رکھیں یا مانندوں اُن کی کے جیسے زانی کو ساتھ زانی کے اور شرابی کو ساتھ شرابی کے یا مددگاروں اُن کے کو کہ ظلم کرنے میں شریک تھے جیسے نوکر **قوت القلوب** میں لایا ہے کہ ایک نے عبد اللہ مبارک قدس سرہ کو پوچھا کہ میں درزی ہوں اور اتفاقاً کپڑے ظلم کے سیتا ہوں ہیں مبادا مددگاروں اُن کے سے نہوں ہیں ابن مبارک قدس سرہ نے فرمایا کہ تو مددگاروں سے نہیں ہے بلکہ ظالموں سے ہے مددگار ظالموں کے وہ لوگ ہیں کہ سوئی تاگہ تیرے ہاتھ بیچتے ہیں **ف** یار ظالم مباش تانشوی ✤ روز حشر از شمارہ ایشان ✤ اور صحیح تر وہ ہے کہ یہ ظلمہ مشرک ہیں ساتھ دلیل اس کی کہ کہتا ہے جمع کرو تم اُن کو اور اُس چیز کو بھی کہ پوجتے تھے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ۝ سوائے اللہ کے سے بتوں سے یا شیطان اور لشکر اسکو سے اور یہ عام ہے اختصاص پایا ہوا ساتھ آیت ان الذین سبقت لہم منا الحسنی اولئک عنہا مبعدون کے پس راہ دکھاؤ تم ظلمہ کو اور خداؤں اُن کے کو طرف راہ دوزخ کے وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْـُٔوْلُوْنَ ۝ اور کھڑا کرو اُن کو اوپر کنارے دوزخ کے یا اوپر پل صراط کے تحقیق یہ لوگ پوچھے گئے ہیں عقائدوں سے اور اعمالوں سے اور انکو کہیں مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ۝ کیا ہے تمکو ای کافرو کہ یاری ایک دوسرے کی نہیں کرتے ہو اور قید سے نہیں چھڑاتے وہ جواب نہ دیویں اور حق تعالیٰ ساتھ فرشتوں کے کہے کہ وہ ایک دوسرے کو یاری نہ دیوے بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ۝ بلکہ کافر آج کے دن تابعدار ہیں وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ۝ اور متقابل ہوگا بعضا اُن کا اوپر بعضے کے یعنی سردار قوم کے اور ضعیف اُن کے آپس میں سوال کریں گے کہ یہ کیا حال ہے کہ ہمکو پیش آیا یا سرزنش کریں ایک دوسرے کو قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ۝ تابع کہیں گے سرداروں کو تحقیق کہ تم تھے کہ آتے تھے ہمارے پاس قسم سے از روئے نصیحت کے یا از روئے قوت کے اور قہر کے کہ ہم اوپر راہ سیدھی کے ہیں قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ سردار کہیں گے بلکہ نتھے تم ایمان لانے والے یعنی تم اوپر راہ سیدھی کے نتھے کہ ہمنے تمکو گمراہ کیا ہو وے وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ بَلْ كُنْتُمْ

قَوْمًا طٰغِيْنَ ✤ اور نتھا ہمکو اوپر تمہارے کچھ غلبہ کہ زبردستی تمکو گمراہ کرتے ہم بلکہ تھے تم گروہ حد سے گذرنے والے فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ ۖ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ✤ پس واجب ہو گیا اوپر ہمارے کہنا پروردگار ہمارے کا یعنے لاملان جہنم کہ کلمہ عذاب ہے ساتھ عتاب کے تحقیق ہم البتہ چکھنے والے ہیں عذاب کے بیچ اُس دن کے فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ✤ پس بہکایا ہمنے تمکو اسواسطے کہ تحقیق ہم بھی گمراہ تھے چاہا ہمنے کہ تم بھی مانند ہمارے ہو جاؤ جیسے کہ کہا ہے ؎ من قسم وخواہم کہ تو ہم مست شوی ✤ تا ہمچو من سوختہ از دست شوی ✤ حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا کہ فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ پس تحقیق تابع اور متبوع اُس دن بیچ عذاب کے شریک ہونے والے ہوں گے جیسے گمراہی میں شریک تھے اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ✤ تحقیق ہم اسی طرح کرتے ہیں ساتھ مشرکوں کے اور کافروں کے اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ ✤ ✤ ✤ ✤ تحقیق شرک تھے کہ جسوقت کہا جاتا تھا اُن کو کہ نہیں ہے کوئی خدا سوائے اللہ کے یعنے جسوقت کلمہ توحید کو سنتے ہیں سرکشی کرتے ہیں کہنے اُسکے سے وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ط اور کہتے ہیں آیا تحقیق ہم البتہ چھوڑنے والے ہیں بندگی خداؤں اپنے کے واسطے ایک شاعر پوشیدہ عقل یعنے دیوانہ کی یعنے ساتھ کہنے اُس کے کے بندگی خداؤں اپنے کی یعنے بتوں کی نہ چھوڑیں ہم کافر آنحضرت کو ساتھ شعر اور جنوں کے نسبت کرتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ✤ نہ اسطرح ہے بلکہ آیا ہے محمد ساتھ دین سچ کے اور سچ دیا ہے پیغمبروں کو کہ آگے اُس سے تھے اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ۚ تحقیق تم اے کافر والبتہ چکھنے والے عذاب دکھ دینے والے کے ہو دوزخ میں بسبب شرک کے اور جھٹلانے کے وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اور جزا نہ دیئے جاؤ گے تم مگر اُس چیز کی کہ تھے تم عمل کرتے تھے اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ مگر بندگی اللہ کی پاک کئے گئے ناپاکی شک اور شرک کی سے جزا اُن کی دو چند ہووے گی اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ۙ فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ۙ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۙ عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ وہ گروہ واسطے اُن کے ہے رزق جانا گیا یعنے ظاہر نہ پوشیدہ یا معلوم ہے خاصیت اُس کی ہمیشگی باقی رہنے کے سے اور لذت محض اور وہ میوے ہیں ہر طرح کے تر اور خشک اور بہشتی بہشت میں تعظیم کئے گئے ہوں گے بیچ بہشتوں ناز و نعمت کے اوپر تختوں

آراستہ کے بیٹھے ہوئے مونہہ ایک دوسرے کی طرف کئے ہوئے تا ساتھ دیدار
ایک دوسرے کے خوشوقت ہوویں یُطَافُ عَلَیْهِمْ بِکَأْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ ۝ بَیْضَآءَ لَذَّةٍ
لِّلشّٰرِبِیْنَ ۝ لَا فِیْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا یُنْزَفُوْنَ ۝ پھرایا جاویگا اوپر ان کے پیالہ
بھرا ہوا شراب چشمہ جاری ہونے والی سے سفید رنگ لذت دار واسطے پینے والوں کے
نہ بیچ اس شراب کے بہکنا ہوگا جیسے شراب دنیا کے میں ہے کہ فساد کرے اور عقل
کھو دیوے اور نہ بہشتی اس شراب سے بے عقل ہوں گے اور عقل ہوش ان کا دور
نہووے وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِیْنٌ ۝ کَاَنَّهُنَّ بَیْضٌ مَّکْنُوْنٌ ۝ اور نزدیک
ان کے لیتے بیچ مکانوں کے حوریں کوتاہ کرنیوالی آنکھوں کی ہوں گی کہ سوائے شوہر کے
نہیں دیکھتے ہیں کشادہ چشم گویا کہ تحقیق وہ حوریں انڈے ہیں چھپائے گئے صفا کے ہیں
مثال دیتا ہے حوروں کی بیچ لطافت اور خوشرنگی کے ساتھ انڈے جانور کے اس واسطے
کہ مقرر ہے کہ شتر مرغ بیضہ اپنے کو نیچے پروں اپنے کے چھپاتا ہے کہ گرد آلود نہووے
اور بیضہ اس کا سفید ہوتا ہے سبزی ملا ہوا اور نیکتر ہے رنگوں بدن کا نزدیک عرب کے
وہ ہووے فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ ۝ پس مونہہ کریگا بعضا ان کا اوپر بعضے کے
سوال کریں گے آپس میں ایک دوسرے سے احوال دنیا کا یا دوست دشمن کا ——
قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّیْ کَانَ لِیْ قَرِیْنٌ ۝ یَّقُوْلُ اَئِنَّکَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِیْنَ ۝ کہے گا ایک کہنے والا ان میں سے
کہ تحقیق میں تھا میرا ایک دوست کہ منکر بعث کا تھا مقاتل کہتا ہے کہ وہ دو بھائی ہیں کہ
سورہ کہف میں ذکر ان کا ہے یہودا مومن ہے اور کہے ساتھ بہشتیوں کے کہ میرے تئیں
ایک بھائی تھا فطروس کہ بیچ دنیا کے سرزنش کر کے کہتا تھا کہ آیا تو باور رکھنے والوں سے ہے
خاص قیامت کو ءَاِذَا مِتْنَا وَکُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِیْنُوْنَ ۝ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ۝
آیا جسوقت مرجاویں گے ہم اور ہوجاویں گے ہم قبر میں مٹی خشک اور ہڈیاں پرانی آیا تحقیق ہم
البتہ جزا دیئے گئے ہیں یعنے ہمکو جلاویں اور بدلہ دیویں کہے گا یہودا بہشتیوں کو کہ آیا تم
بھی جھانکنے والے ہو دوزخیوں کو مراد وہ ہے کہ دیکھو تم دوزخیوں کو تو حال بھائی میرے کا
معلوم کرو تم کہ بیچ کس درکہ کے ہے اور ساتھ کس طرح کے عذاب میں گرفتار ہوا ہے
بہشتی کہیں گے کہ تو اس کو خوب پہچانتا ہے تو ہی دیکھ طرف دوزخ کے فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ
فِیْ سَوَآءِ الْجَحِیْمِ ۝ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ کِدْتَّ لَتُرْدِیْنِ ۝ پس جھانکے گا یہودا طرف دوزخ کے

یعنے دیکھے گا پس دیکھے قطروس کو بیچ درمیان دوزخ کے کہے گا یہودا ساتھ اُس کے
کہ اے قطروس کہ قسم ہے اللہ کی کہ تحقیق قریب تھا کہ ہلاک کرے مجکو اپنے وسواس سے
اور گمراہ کرے تو وَلَوۡلَا نِعۡمَةُ رَبِّي لَكُنتُ مِنَ الۡمُحۡضَرِينَ أَفَمَا نَحۡنُ بِمَيِّتِينَ إِلَّا مَوۡتَتَنَا
الۡأُولَىٰ وَمَا نَحۡنُ بِمُعَذَّبِينَ اور اگر نہوتی بخشش پروردگار میرے کی کہ مجکو ایمان
دیا اور فتنہ تیرے سے نگاہ رکھا البتہ ہوتا میں حاضر کئے گیوں سے دوزخ میں ساتھ
تیرے پس یہودا ساتھ فرشتوں کے کہے اس طرح کہ بھائی اُس کا سنے آیا پس نہیں
ہیں ہم مرنے والے بہشت میں یعنے کہ ہم ہمیشہ رہیں گے اور مریں گے مگر مرنا ہمارا
پہلی بار دنیا میں اور نہیں ہیں ہم عذاب کئے گئے فرشتے کہیں گے کہ ہاں ہرگز نہ مرو گے
اور عذاب دیئے گئے نہوگے إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيمُ کہے گا یہودا تحقیق یہ ہمیشگی کی
نعمت اور بے خطرہ ہونا عذاب سے البتہ وہی مطلب پائی ہے بڑی لِمِثۡلِ هَٰذَا
فَلۡيَعۡمَلِ الۡعَٰمِلُونَ واسطے اس نعمت کے پس چاہیئے کہ عمل کرنے والے نہ واسطے دولت
اور مرتبہ دنیا کے کہ او پر زوال اور انتقال کے ہے أَذَٰلِكَ خَيۡرٞ نُّزُلًا أَمۡ شَجَرَةُ
الزَّقُّومِ آیا یہ نعمت بہتر ہے از روئے تحفہ کے یا درخت زقوم کا اور وہ ایک درخت ہے
بیچ ولایت تہامہ کے کہ پتے چھوٹے رکھتا ہے اور میوہ اُس کا نہایت بیمزہ اور کڑوا ہے
حق تعالیٰ نے اُسے درخت کو کہ میوہ اُس کی مہانی دوزخیوں کی ہووے اور زبردستی اُن کو
کھلا دیں ساتھ اس اسم کے نام رکھا اور فرمایا کہ إِنَّا جَعَلۡنَٰهَا فِتۡنَةٗ لِّلظَّٰلِمِينَ تحقیق ہمنے
کیا ہے اُس درخت کو آزمائش واسطے ظالموں کے اسواسطے کہ جب اُنہوں نے سُنا
کہ زقوم ایک درخت ہے دوزخ میں کہا کہ یہ کس طرح ہوسکے حالانکہ آگ لوہے کو
گلاتی ہے اور نہ جانا کہ جو کوئی قادر ہے اوپر پیدا کرنے حیوان آتشی کے جیسے سمندر صاحب
قدرت ہے اوپر پیدا کرنے درخت کے بیچ آگ کے اور نگاہ رکھنے اُسکے سوزش سے
معالم میں لایا ہے کہ ابن الزبعری نے بُت پرستوں قریش کو کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ہمکو ڈراتا ہے ساتھ زقوم کے اور زقوم بیچ لغت بربر کے مسکہ اور خرما کو کہتے ہیں۔
ابوجہل اُٹھا اور کابر عرب کو گھر میں لاکر لونڈی اپنی کو کہا کہ زقمینا یعنے زقوم دے ہمکو
لونڈی مسکہ اور خرما لائی۔ ابوجہل نے کہا کہ کہا ؤ تم کہ یہ وہ زقوم ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم ہمکو ساتھ اُس کے وعدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے آیت بھیجی کہ زقوم وہ نہیں کہ وہ

گمان کرتے ہیں اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ تحقیق وہ درخت زقوم کا نکلتا ہے
بیچ جڑ اور تھاہ دوزخ کی کے اور شاخیں اس کی بلند ہو کر پہنچ سب درکوں کے
بیچ میں طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِــُٔوْنَ
خوشہ اس درخت کے گویا کہ وہ شیطانوں کا ہے بدشکل ہیں اور بدرنگی میں اور کہتے ہیں
شیاطین سانپ بدصورت اور پُرہول ہیں اور کہا ہے پتھر سیاہ تھے گردش
کے کہ ان کو رؤس الشیاطین کہتے تھے پس تحقیق کافر البتہ کھانے والے ہیں اس
درخت سے پس بھرنے والے ہیں اس درخت سے پیٹوں اپنے کو نہایت بھوک سے
یا کھلاویں ان کو زبردستی ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ پس تحقیق واسطے ان کے
اوپر زقوم کے یعنے پیچھے کھانے اس کے ہے البتہ ملونی ہوگی پانی گرم سے ایسا گرم
پانی کہ انتڑیوں کے ٹکڑے کرے یعنے جب زقوم کھاویں پانی گرم اوپر اس کے
ساتھ ان کے دیویں تو ساتھ زقوم کے ملجاوے ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ پھر تحقیق
بازگشت ان کے پیچھے کھانے زقوم کے اور پانی گرم پینے کے البتہ طرف دوزخ کے ہے
اور یہ مہمانی اور تحفہ واسطے ان کے تھا اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ
يُهْرَعُوْنَ تحقیق انہوں نے پایا تھا باپ داداوں اپنے کو گمراہ راہ سیدھی سے اور وہ
اوپر نشانوں قدموں باپ داداوں اپنے کے دوڑتے ہیں یعنے نقل ان کی کرتے ہیں
وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ
عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ اور جانا کہ البتہ تحقیق گمراہ ہوئے تھے
آگے ان سے بہت پہلے لوگ جیسے قوم نوح کی اور عاد کی اور ثمود کی اور البتہ تحقیق بھیجا
ہمنے بیچ پہلوں کے ڈرانے والوں کو پیغمبر تھے کہ ان کو عذاب بد سے ڈرایا اور
انہوں نے قبول نکیا پس دیکھ تو اے محمد کیونکر ہوا آخر کار ڈرائے گیوں کا یعنے
جھٹلانے والوں کا کہ عذاب ان پر اترا مگر بندے اللہ کے پاک کیے گئے شرک اور شبہ
سے کہ ساتھ ڈرانے کے فائدہ لینے والے ہوئے وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ
اور البتہ تحقیق پکارا ہمکو نوح علیہ السلام نے اور ہلاک ہونا قوم کا چاہا اور ہم نے
قبول کیا دعا اسکی کو پس ہم نیک قبول کرنے والے ہیں کہ غرق کیا بیٹے کافر اور قوم
اسکی کو وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ اور نجات دی ہمنے اس کو اور اہل

اُس کی کو غم بڑے سے کہ غم غرق ہونے کا تھا یا آزار قوم کا وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿ۡ﴾
اور مقرر کیا ہمنے اولاد نوح کی کو وہی باقی رہیں واسطے نسل کے قیامت تلک حدیث میں ہے
کہ کشتی والوں سے سوائے حام اور سام اور یافث اور جوروؤں اُن کی سے کوئی نرہا اور
اور ساری خلقت نسل اُن کی ہیں سام باپ عرب اور فارس اور روم کا ہے اور یافث
باپ ترک اور خزر اور سقلاب کا اور حام باپ ہند اور حبش اور زنگ اور بربر کا ہے
وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿ۡ﴾ اور باقی چھوڑے ہمنے اوپر نوح کے تعریف نیک بیچ
پچھلے لوگوں کے کہ اُمت محمد کی ہے سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ سلام او پر نوح کے
بیچ تمام عالم کے ایک قول ہے کہ ابتدا کلام کا ہے خدا سلام کہتا ہے اوپر نوح علیہ السلام کے
اور فرماتا ہے کہ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ تحقیق ہم نے جس طرح نوح کو جزا دی اسی طرح
جزا دیتے ہیں ہم نیکی کرنے والوں کو اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ تحقیق نوح ہماری بندوں
مومنوں سے ہے ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ پس دعا نوح کی سے غرق کیا ہمنے دوسروں کو
کہ قوم اُس کی تھی کافروں کو وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ اور تحقیق تابعداری کرنے والوں
نوح کی سے البتہ ابراہیم ہے یعنے اصول شرع کی میں اور طریقہ توحید کے میں تابعدار
اُس کا تھا اور بیچ لباب کے فراء رحمہ اللہ سے نقل کرتا ہے کہ ضمیر پھرنے والا طرف حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے کنایہ غیر مذکور اور ابراہیم صلوٰۃ اللہ اگرچہ ساتھ ظاہر کے
آگے ہے لیکن بیچ معنے کے تابعدار اُس کا ہے اسواسطے کہ مانند تابعوں کے ساتھ فضل اُس کے کے
بھیجا گیا ہوا ہے اور دین اُسکے کو اچھا کیا ہے اور واسطے اُس کے دعا کی کہ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ
رَسُوْلًا مِّنْهُمْ آخر آیہ تلک جیسے کہا ہے ۵ پیش از تو آمد نسب انبیا و تو ٭ گر آخر
آمدی ہمہ را پیشوا توئی ٭ خوان خلیل ہست نمکدان خوان تو ٭ بر خوان اصطفا نمک انبیا توئی ٭
اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿ۡ﴾ یاد کر جسوقت آیا ابراہیم نزدیک پروردگار اپنے کے ساتھ
دل سلامت کے پاک کی علایق دنیا کے سے یا خالی محبت دنیا اور اغیار کے سے یعنے
مونہہ رکھا بیچ درگاہ خدا کی کے ساتھ اُس دل کے کہ تعلق دونوں جہان کے سے آزاد تھا
اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ جسوقت کہا باپ اپنے کو اور قوم اپنی کو کہ کس
چیز کو پوجتے ہو تم اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ آیا از روئے جھوٹھ کے اور خدا ان کو سوائے
اللہ تعالیٰ کے چاہتے ہو تم فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پس کیا ہے گمان تمہارا ساتھ

پروردگار عالموں کے کہ تمکو عذاب نکرے اوپر اس کے کہ بندگی اس کی کہ لائق عبادت کے
ہے ترک کی ہے تمنے اور غیر اس کے کو پوجتے ہو قوم نے باپ ابراہیم کے کا یہ جواب دیا
کہ کل عید ہماری ہے اور طرف جنگل کے جاویں گے ہم آج کھانے پکاتے ہیں ہم اور گرد
بتوں کے چھوڑتے ہیں ہم تو جسوقت جنگل سے پھریں ہم بتخانہ میں آکر ساتھ رسم تبرک کے
اس کھانے کو بانٹیں ہم تو بھی آؤ او مجمع ہمارے کو تماشا کرو اور اس جگہہ سے ہمارے ساتھ
بتخانہ میں آ زیب اور زینت بتوں کی اور صورت اور شکل ان کی دیکھے تو اور جانتے ہیں ہم
کہ بعد تماشا دیکھنے ان کے زبان ملامت کی بند کرے تو اور ہمارے تئیں بیچ پرستش
انکی کے معذور رکھے تو ؎ کوئے کہ چرا ز عاشقی رنجور ہی ٭ تو روئے صنم ندیدۂ
معذور ہی ٭ ابراہیم علیہ السلام نے جواب ندیا۔ دوسرے دن باپ اور یار دل
اس کے نے کہا اے ابراہیم آ تا چلیں ہم فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ ۙ پس دیکھا ابراہیم نے
ایک دیکھنا بیچ ستاروں کے یا بیچ تقویم اور ان کو فرمایا فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ ۝ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ
مُدْبِرِينَ پس کہا کہ تحقیق میں بیمار ہوں یعنے استدلال کرتا ہوں میں کہ میرے تئیں طاعون
جان لیوے گا وہ گروہ طاعون سے بری تھے پس پھرے ابراہیم سے مونہہ پھیرنے والے
اس ڈر سے کہ جو طاعون بیماریوں متعدیہ سے ہے ناگاہ ساتھ ان کے نہ دوڑے اور جب
قوم ابراہیم کو چھوڑ کر طرف جنگل کے گئے آنحضرت طرف بتخانہ کے متوجہ ہوئے فَرَاغَ إِلَىٰ آلِهَتِهِمْ
فَقَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ۚ مَا لَكُمْ لَا تَنطِقُونَ پس پوشیدہ گیا ابراہیم طرف بتوں انکے
بتوں کو دیکھا آراستہ اور خوان طعام کے آگے ان کے رکھے ہوئے پس کہا بتوں کو از روئے
ٹھٹھے کے آیا نہیں کھاتے ہو تم اس کھانے کو اور جب جواب نسنا از روئے زور کے
دوسری بار کہا کیا ہے تمکو کہ نہیں بولتے ہو تم اور مجھکو جواب نہیں دیتے فَرَاغَ عَلَيْهِمْ
ضَرْبًا بِالْيَمِينِ ۝ پس پوشیدہ گیا ابراہیم اوپر بتوں کے مارا ان کو مارنا ساتھ داہنے ہاتھ کے
بازو سے یا بسبب سوگند کے کہ کھائی تھی اور فرمایا تَاللَّهِ لَأَكِيدَنَّ أَصْنَامَكُم القصہ
ابراہیم علیہ السلام نے بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کیا جیسے کہ سورہ انبیا میں گذرا اور نمرودی
عیدگاہ سے بیچ بتخانہ کے آئے صورت حال کو دیکھ کر جانا کہ کام ابراہیم کا ہے فَأَقْبَلُوا
إِلَيْهِ يَزِفُّونَ ۝ ٭ پس متوجہ ہوئے طرف اسکے کہ شتابی کرتے تھے تو اس کو پکڑ کر
نزدیک نمرود کے لائے اور بیچ جھگڑے بہت کے کہ تھوڑا سا اس میں سے آگے مذکور

ہو چکا ہے قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ۝ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ کہا ابراہیم نے کہ آیا بندگی
کرتے ہو تم اُس چیز کی کہ اپنے ہاتھ سے تراشتے ہو تم اُس کو اور اللہ نے پیدا کیا ہے تمکو اور
جو چیز کہ بناتے ہو اپنے ہاتھ سے اس آیت میں دلیل ہے اوپر اُس کے کہ افعال بندوں
کے بھی پیدا کئے ہوئے پروردگار کے ہیں اور جب ابراہیم نے اُن کو الزام کیا
قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ کہا نمرود نے اور خواص اُن کے نے کہ بنا کر وہم
واسطے جلانے ابراہیم کے ایک بنیاد کو پس ڈالو تم ابراہیم کو بیچ آگ جلانے والی کے
فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ پس چاہا نمرودیوں نے ساتھ ابراہیم کے مکر کو کہ
جلا دیں اُس کو پس کر دیا ہمنے اُس کو پست زیادہ اور خوار زیادہ کہ آگ اُن کی اوپر
اُس کے باغ کیا ہمنے اور وہ ایک دلیل روشن ہوئی اوپر سچ اُسکے اور جھوٹھ اُنکے
وَقَالَ اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ اور کہا ابراہیم نے کہ تحقیق میں جانیوالا ہوں
طرف پروردگار اپنے کے یعنے جس طرف پروردگار میرے نے فرمایا ہے وہ زمین
شام کی ہے قریب ہے کہ راہ دکھاویگا مجکو ساتھ مقصود کے یا ساتھ نیکی کے دنیا
میں اور آخرت میں پس ابراہیم علیہ السلام متوجہ طرف شام کے ہوئے اور بیچ راہ کے
ہاجرہ بی بی سارہ کے ہاتھ آئی اور اُس کو ابراہیم علیہ السلام کو دیا اور جب ہاجرہ ملک
اُس کی ہوئی دعا کی کہ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ اے پروردگار میرے بخش تو مجکو بیٹا
نیکبختوں سے کہ مددگار میرا ہووے اوپر بندگی کے اور دوست ہووے اوپر غربت کے
فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ پس خوشخبری دی ہمنے اُس کو ساتھ بیٹے برداشت کرنیوالے کے
یعنے جب بالغ ہووے برداشت کرنے والا ہووے اور وہ اسمٰعیل تھا کہ اُس کو
ہاجرہ علیہ السلام سے دیا ہمنے اور ساتھ حکم سبحانی کے ہاجرہ اور بیٹی اُس کی کو زمین شام
کی سے بیچ مکے کے لایا اور اسماعیل علیہ السلام نے اُس جگہہ نشو و نما پایا ایک وقت ابراہیم
شام سے واسطے دیکھنے بیٹے کے آیا تھا تین رات پیہم خواب میں دیکھا کہ بیٹے اپنے کو قربان
دن عید نحر کا تھا کہ ابراہیم اسماعیل علیہ السلام کو ہمراہ لیکر متوجہ منا کا ہوا فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ
قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى قَالَ يٰاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ
سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ پس جسوقت پہنچا ابراہیم ساتھ
اُس کے مقام دوڑنے کے میں یعنے درمیان صفا اور مروہ کے کہ دو پہاڑ ہیں اور کہا ہے مراد

جاتا ہے طرف کوہ منا کے کہا ابراہیم نے کہ اے بیٹے میرے تحقیق میں دیکھتا ہوں خواب میں
ہمیشہ یہ کہ ذبح کرتا ہوں میں تجھکو منا میں یعنے خواب میں دیکھتا ہوں میں کہ جیسے ہیں بیٹے کو ذبح کر
پس دیکھ تو اس کام میں کہ کیا چیز دیکھتا ہے تو اور عقل تیری کیا چاہتی ہے کہا اسمٰعیل نے
کہ اے باپ میرے کر تو جو چیز کہ حکم کیا گیا ہے ذبح کرنے سے قریب ہے کہ پاویگا تو مجھکو
اگر چاہے گا اللہ صبر کرنے والوں سے ذبح میں یا حکم قضا میں فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ
پس جسوقت گردن رکھی دونوں نے اور بیٹا ساتھ فدا کرنے سر کے خوش ہوا ظاہر ہوا جو کچھ
کہ ظاہر ہوا اور لٹایا ابراہیم نے بیٹے کو اوپر ماتھے کے یعنے پیشانی اس کی اوپر زمین کے رکھی
ساتھ التماس اس کی کے **معالم** میں لایا ہے کہ جسوقت ابراہیم نے قصد ذبح کرنے
اسمٰعیل کا فرمایا اسمٰعیل نے کہا اے باپ ہاتھ پاؤں میرے مضبوط باندھ تو بیقراری
نکروں میں اسواسطے کہ وقت اضطراب کے شاید کہ جامہ تیرا خون آلودہ ہووے اور
میں اس بے ادبی سے بدنام ہوں **ب** ؎ اگر خونم بریزی غم ندارم زاں ہمی ترسم ؎
کہ ناگہ دامن پاکت شود از خونم آلودہ ؎ دوسرے جب گھر میں پھر جاوے تو سلام میرا
مادر دل افگار میری کو پہنچا اور پیراہن میرا اسکو دے تو اس کو تسلی ہووے تیسرے منھ
میرا اوپر خاک کے رکھ تو وقت چھری چلانے کے نظر تیری اوپر منھ میرے کے نہ پڑے اور
سلسلہ محبت پدری کا حرکت میں نہ آوے مبادا کہ بیچ امر الہی کے تاخیر اور تقصیر ہووے
ابراہیم نے ساتھ دل قوی کے ہاتھ پاؤں بیٹے کے باندھے اور چھری اوپر حلق اس کی کے
رکھی حق تعالیٰ نے ٹکڑا تانبے کا بیچ حلق اسمٰعیل کے ظاہر لایا تا چھری کو کاٹنے سے باز رکھا
اور کہا ہے حلق اس کا کاٹتا تھا اور پھر درست ہوتا تھا پس حق سبحانہ فرماتا ہے کہ ہمنے کام
ابراہیم کا پسند کیا وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي
الْمُحْسِنِيْنَ اور پکارا ہمنے کہ اے ابراہیم تحقیق سچ کر دیا تو نے اس خواب کو کہ دیکھا
تھا وسیط میں لایا ہے کہ اس نے خواب میں دیکھا تھا کہ بیٹے کو ذبح کرتا ہے لیکن اثر
خوں سے نہ دیکھا تھا بیچ بیداری کے بھی وہی صورت ظاہر ہوئی تحقیق ہم اسی طرح
بدلہ دیتے ہیں نیکی کرنے والوں کو اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ
تحقیق یہ البتہ وہی آزمائش ظاہر ہے کہ ساتھ اس کے مخلص اور غیر مخلص جدا ہووے
اور بدلہ دیا ہمنے اسمٰعیل کو دنبا موٹا کہ سینگ دور کھتا تھا اور چالیس برس بیچ چراگاہ بہشت کے

جنگا تھا اور کہتے ہیں وہ دنبا تھا کہ ہابیل نے قربان کیا اور خدا نے قبولا یا ایک دنبا تھا
کہ پہاڑ ثبیر کے سے اترا اور آگے ابراہیم کے کھڑا ہوا اور مشہور بہت یہ ہے کہ جبرئیل علیہ السلام
آسمان سے لایا اور قصہ قربان اسکے کا ساتھ شرح لایق اور بیان موافق کے جواہر التفسیر میں
مذکور ہوا ہے اگر چاہے ملاحظہ کرے وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ اور باقی چھوڑی ہمنے
اوپر ابراہیم کے تعریف نیک بیچ پچھلوں کے کہ امت محمد کی ہے یا اس کو باقی رکھا ہم نے کہ
آدمی کہیں سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ سلام اوپر ابراہیم کے یا ہم سلام کہتے ہیں اوپر اسکے كَذَٰلِكَ
نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ہم نیکی کرنے والوں کو
تحقیق ابراہیم ہمارے خاص بندوں مومنوں سے ہے وَبَشَّرْنَاهُ بِإِسْحَاقَ نَبِيًّا مِّنَ
الصَّالِحِينَ اور خوشخبری دی ہمنے اسکو ساتھ اسحاق پیغمبر کے نیکبختوں سے کہ پیچھے اسمٰعیل کے ہوا
وَبَارَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلَىٰ إِسْحَاقَ ۚ وَمِن ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ مُبِينٌ
اور برکت کی ہمنے اوپر ابراہیم کے اور اوپر اسحاق کے کہ صلب اس کی سے انبیاء بنی
اسرائیل کی اور سوائے اس کے مانند ایوب علیہ السلام کے باہر لائے ہم اور اولاد ان
دونوں کی سے نیکی کرنے والا ہے بیچ عمل اپنے کے ساتھ ایمان اور طاعت کے
اور ظالم ہے اوپر ذات اپنی کے ساتھ کفر اور گناہوں کے ظاہر میں یعنی نسل اس کی سے
کبھی ایمان لانے والے نیکی کرنے والے ہووین اور کبھی کافر اور ظالم وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَىٰ مُوسَىٰ
وَهَارُونَ وَنَجَّيْنَاهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ اور البتہ تحقیق احسان کیا تھا
ہمنے اوپر موسیٰ اور ہارون کے ساتھ نعمت نبوت کے اور نجات دی ہمنے ان دونوں کو
اور قوم ان کی کو یعنی بنی اسرائیل کو دکھ بڑے سے کہ فرعون کے ہاتھ سے چھڑا دیا
وَنَصَرْنَاهُمْ فَكَانُوا هُمُ الْغَالِبِينَ وَآتَيْنَاهُمَا الْكِتَابَ الْمُسْتَبِينَ اور یاری کی ہمنے ان کے ساتھ قوم ان کی
پس تھے وہ غلبہ کرنے والے اوپر دشمنوں کے اور دی ہمنے موسیٰ کو اور ہارون کو کتاب
روشن کہ توریت ہے وَهَدَيْنَاهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْآخِرِينَ
اور راہ دکھائی ہمنے ان دونوں کو راہ سیدھی پہنچانے والے ساتھ مقصود کے اور
چھوڑی ہمنے اوپر دونوں کے تعریف نیک بیچ پچھلوں کے کہ امت محمد کی ہے تا جو کچھ
کہ باقی چھوڑا ہمنے یہ تھا کہ کہیں سَلَامٌ عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَارُونَ سلام ہمارا اوپر موسیٰ اور
ہارون کے یا کہتے ہیں ہم سلام اوپر دونوں کے إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ تحقیق ہم اسی طرح

بدلہ دیتے ہیں نیکی کرنے والوں کو اِنَّہُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ تحقیق کہ موسیٰ اور ہارون
بندوں ہمارے مومنوں سے ہیں وَاِنَّ اِلْیَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ اور تحقیق کہ الیاس بیٹا
یاس کا یا الیاس بیٹا بینی بیٹا فنحاص بیٹی عیزار بیٹی ہارون علیہ السلام کی البتہ پیغمبروں
سے ہے واسطے دعوت خلق کے اِذْ قَالَ لِقَوْمِہٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ یاد کر جس وقت کہا واسطے
قوم اپنی کے آیا نہیں ڈرتے ہو تم عذاب الٰہی سے اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِیْنَ
اللّٰہَ رَبَّکُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِکُمُ الْاَوَّلِیْنَ ۝ آیا پرستش کرتے ہو تم بعل کے ساتھ خدا کی اور وہ
ایک بت تھا بیس گز قد اُسکا اور چار منھ رکھتا تھا اور ایک نام زمین کا ہے ولایت شام
کی سے اور بعل جو اُس میں تھا اُس کو بعلبک کہا اور ساتھ اس نام کے مشہور ہے **قصہ**
الیاس نے کہا پرستش کرتے ہو تم بعل کی اور چھوڑتے ہو تم بندگی نیکترین پیدا کرنے والی کی اللہ
پروردگار تمہارا ہے اور پروردگار باپ دادوں تمہارے کا پہلے تھے پس اس کو پوجو
اور ساتھ اُس کے شرک نہ لاؤ تم اللہ تعالیٰ نے الیاس کو بعلبک والوں پر بھیجا اور وہ ایک
بادشاہ رکھتے تھے کہ **اجب** نام تھا اور پہلے مسلمان تھا اور آخر ساتھ بہکانے جورو
اپنی **اربیل** کے بت پرست ہوا اور الیاس علیہ السلام نے دعا کی تو تین برس ساتھ
قحط کے گرفتار ہوئی اور ساتھ الیاس کے رجوع کی اور علاج خلل اپنے کا پوچھا الیاس نے
فرمایا کہ ایمان چاہیے لانا اور خدا کی یگانگی پر اقرار چاہیے کرنا وہ متامل ہوئے الیاس نے کہا
اگر چاہتے ہو تم کہ جھوٹھ اور سچ دین تمہارے کا ظاہر ہووے آؤ تو میں خدا اپنے کو بلاؤں
اور تم خداؤں اپنے کو جونسا قبول کرے لائق بندگی کے ہووے وہ اس بات پر راضی ہوئے
اور بت اپنے کو آراستہ کر کے اور تعریف بہت کر کے اُس سے مینھ مانگا اثر قبول کا ظاہر نہوا
اور الیاس نے دعا مانگی اُسی وقت مینھ آیا اور قوم اُس کی انکار میں زیادہ ہوئی فَکَذَّبُوْہُ
فَاِنَّہُمْ لَمُحْضَرُوْنَ اِلَّا عِبَادَ اللّٰہِ الْمُخْلَصِیْنَ پس جھٹلایا الیاس کو پس تحقیق کہ وہ یعنی کافر
قوم اُس کی البتہ حاضر کئے گئے ہیں بیچ عذاب کے اور سب قوم نے جھٹلایا مگر بندگی اللہ کی پاک
کی گئی شرک اور شبہہ اور نفاق سے لائے ہیں کہ الیاس نے آزردہ ہو کر خدا سے چاہا کہ آگے
عذاب سے اُسکو قوم میں سے باہر لیجاوے حکم پہنچا کہ فلانے دن فلانی جگہہ جا اور جو کچھہ اوپر
تیرے ظاہر ہووے اوپر اُس کے سوار ہو الیاس اُس دن اُس جگہہ گیا اور صورت
شیر کی یا گھوڑے کی آگ سے آگے اُس کے آئی اوپر اُس کے سوار ہوا اور **الیسع** کو خلیفہ بنایا گیا

اور اللہ نے اُس کو پر و بال دیکر شہوت یعنی خواہش کھانے اور پینے کی اُس سے دور کی اور ساتھ
فرشتوں کے بیچ پرواز کی آیا اور تعریف اُس کی میں کہا ہے کہ یہی آدمی ہے اور یہی فرشتہ ہے
اور یہی زمین پر ہے اور یہی آسمان پر ہے اور وہ تعینات ہے اوپر جنگلوں کے جیسے خضر
اوپر دریاؤں کے اور بیچ عرفوں کے آپس میں ملتے ہیں اور رمضان میں اکٹھے بیت المقدس میں
روزہ کھولتے ہیں اور ایک جماعت نیکوں امت کی سے اُن کو دیکھتے ہیں وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ
فِي الْآخِرِينَ اور چھوڑی ہمنے تعریف نیک اوپر الیاس کے بیچ پچھلوں کے کہ اُمت محمد کی ہے
یا وہ کہ چھوڑی ہمنے کہ کہیں سَلَامٌ عَلَىٰ إِلْ يَاسِينَ سلام اوپر قوم الیاس کے اور کہا ہے
الیاسین یہی نام اُسکا ہے جیسے کہتے ہیں میکال اور میکائل إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ
تحقیق ہم اسی طرح بدلہ دیتے ہیں نیکی کرنے والوں کو إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ تحقیق الیاس
بندوں ہمارے مومنوں سے ہے ایمان ایک اسم جامع ہے سب کمالات ظاہر اور باطن کا
اور نام بندگی بزرگ کا ہے خاص واسطے خاص لوگوں کے ہے ۵ اگر بندۂ خویش خوانی
مرا ٭ بہ از شاہی جاودانی مرا ٭ شہانی کہ با تخت فرخندہ اند ٭ ہمہ بندگان ترا بندہ اند
وَإِنَّ لُوطًا لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ٭ اور تحقیق لوط بیشک البتہ پیغمبروں بھیجے ہوؤں سے ہے
إِذْ نَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ یاد کر جسوقت نجات دی ہمنے اُس کو
اور سب اہل اُسکو مگر ایک بڑھیا کہ جورو اُس کی تھی قرار پکڑا اُس نے بیچ باقی رہنے والوں
عذاب کے اور ساتھ لوط علیہ السلام کے موافقت نکی ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ ۵ پس ہلاک کیا
ہمنے اوروں کو قوم اُس کی سے اور شہر اُن کا اُلٹ دیا ہمنے وَإِنَّكُمْ لَتَمُرُّونَ عَلَيْهِم مُّصْبِحِينَ
وَبِاللَّيْلِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ اور تحقیق تم اے گروہ قریش کے البتہ گذرتے ہو اوپر مکانوں اُن کے
جسوقت واسطے تجارت شام کے جاتے ہو تم جس حال میں داخل ہو تم بیچ صبح کے اور بیچ رات کے
یعنے اوپر مکانوں اُنکے گذرتے ہو تم دن کو اور رات کو آیا نہیں سمجھتے تم اور اندیشہ نہیں کرتے
کہ آخر کار جھٹلانے والوں کا سوائے ہلاکت کے نہیں ہوتا وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ اور تحقیق
یونس بیٹا متی کا البتہ پیغمبروں بھیجے گیوں سے ہے اُس کو اللہ تعالیٰ نے اوپر اہل
نینوں کے کہ ایک شہر ہے شہروں موصل کے سے بھیجا جیسے کہ سورۂ یونس میں گذرا قوم اُسکی نے
اُسکو جھٹلایا اُس نے عذاب مانگا اور قوم سے باہر گیا اور پیچھے ظاہر ہونے عذاب کے قوم یونس
کی ایمان لائی اور عذاب دور ہوا یونس علیہ السلام نے اس حال سے خبر پائی اور اُس نے وعدہ

ع ۵ ۸

دیا تھا کہ عذاب ساتھ تمہارے آتریگا پس اندیشہ اس بات کے سے کہ لوگ اسکو ساتھ جھوٹ کے
کے نسبت ندیویں متوجہ طرف دریا کے ہوا اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ یاد کر جسوقت
کہ بھاگا یونس قوم اپنی سے طرف کشتی کے کہ بھرے ہوئے تھے آدمیوں سے اور جنس سے
لائے ہیں کہ جب یونس اوپر کنارے دریا کے پہنچا ایک سوداگروں سے کشتی پر سوار
ہوتے تھے یونس بھی اُن کے ساتھ کشتی میں سوار ہوا اور جسوقت کشتی درمیان دریا کے
پہنچی کھڑے ہوئے ملاحوں نے کہا ایک بندہ بھاگا ہوا اس کشتی میں ہے کہ کشتی نہیں چلتی
یونس علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ بھاگا ہوا میں ہوں کہا کشتی والوں نے کہ قسم اللہ کی کہ تو
بندہ نہیں ہے کہ پیشانی تیری سے آزادی اور صلاحیت ظاہر ہے یونس نے تکرار کی کہ
بھاگا ہوا میں ہوں اور دستور اُس قوم کا یہ تھا کہ بندے بھاگے ہوئے کو دریا میں ڈالتے
تھے تو کشتی چلتی تھی جب یونس نے اُس بات میں مبالغہ بہت کیا اور قوم نے یقین نجانا فرمایا
کہ قرعہ نکالیں ہم فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ پس قرعہ ڈالا ملاح نے تین بار
کہ کونسا غلام بھاگا ہوا ہے پس تھا یونس قرعہ اوپر اُس کے پڑنے والوں سے لیکن تینوں بار
قرعہ اوپر نام اُسکے کے نکلا کشتی والوں نے اُسکو اٹھا کر قصد کیا کہ بیچ دریا کے ڈالیں اللہ تعالیٰ
نے مچھلی کو وحی بھیجی تا آگے کشتی کے آکر موتھ کھولا ملاح اُسکو دوسری طرف لے گئے
مچھلی اُسی طرف کو ظاہر ہوئی پس لاچار اُسکو دریا میں ڈالا فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ وَهُوَ مُلِيمٌ
پس نگل گئی اُسکو مچھلی اور یونس ملامت کرنے والا تھا نفس اپنے کو کہ کیوں قوم اپنی سے بھاگا
حکم بھیجا مچھلی کو کہ میں نے اُس کو لقمہ تیرا کیا ہے بلکہ پیٹ تیرا قید خانہ اُسکا بنایا ہے چاہیے
کہ صورت اُس کی مبدل نہووے مچھلی بیچ محافظت اُسکے کے سعی کرتے تھے جیسے ماں بیچ
نگاہ رکھنے فرزند کے رعایت کرتی ہے اور سر پانی سے باہر نکالے ہوئے پھرتی تھی اور
یونس پیٹ میں اُس کے دم مارتا تھا سات دن تک یا تین دن تک اور مشہور یہ ہے
کہ چالیس دن بیچ پیٹ مچھلی کے رہا اور وہ مچھلی ساتوں دریا میں پھری اور اللہ تعالیٰ نے
گوشت اور پوست اُس کا نازک اور صاف کیا تھا مانند شیشہ کی تو یونس علیہ السلام نے
عجائب اور غرائب دریا کے دیکھے اور ہمیشہ ساتھ ذکر خدائے تعالیٰ کے مشغول تھا فَلَوْلَا أَنَّهُ
كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ پس اگر نہوتا یہ کہ یونس تسبیح کرنیوالوں سے محتاج بیچ پیٹ مچھلی کے اور کہتا تھا

لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین　　یا اگر نہوتا یہ کہ یونس آگے اُس سے کہ پیٹ مچھلی کے جاتا

ذکر کرنے والوں سے اور نماز پڑھنے والوں سے لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ البتہ دیر لگاتا بیچ
پیٹ مچھلی کے اُس دن تلک کہ اُٹھائے جاویں آدمی قبروں سے لیکن برکت ذکر کے ساتھ حال
اُسکے کے پہنچنے شتاب اُس کو خلاصی دی ہمنے فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِيمٌ پس ڈالا ہم نے
یونس کو مچھلی کے پیٹ سے یعنے مچھلی کو حکم کیا ہمنے تو اُسکو پیٹ اپنے سے باہر ڈال بیچ جنگل
بے آب و دانے کے یعنے بیچ اُس جنگل کے درخت اور گھانس اور پہاڑ کچھ نہ تھا اور جس حال میں کہ
یونس بیمار تھا یعنے ناتوان ایسا تھا جیسے لڑکا ماں کے پیٹ سے پیدا ہووے وَأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِنْ
يَقْطِينٍ اور اُگایا ہمنے اوپر یونس کے درخت کدو کا کہ سایہ کرے اور مکھیوں سے بچے اور زاد المسیر
میں لایا ہے کہ خاصیت کدو کے پتوں کی یہ ہے کہ مکھی پاس اُس کے نہ آوے اللہ تعالیٰ نے اُس کو
ساتھ درخت یقطین کے یعنے کدو کے ڈھانکا تا خلل مکھیوں سے اور گرمی دھوپ کے سے بخطرہ ہوا اور
پہاڑ والی بکری کو حکم کیا تو آتی تھیں اور چوچی اپنی یونس کے منھ میں رکھتی تھیں اُس وقت تلک کہ گوشت
اور پوست یونس کا اوپر حالت اصلی کے ہوا وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ اور بھیجا تھا
ہمنے یونس کو طرف لاکھ آدمی کے یا زیادہ تھے بیس ہزار یا ستر ہزار جب خبر یونس کی نینوی والوں کو
پہنچی بادشاہ ساتھ تمام لشکر کے واسطے استقبال اُسکے کے باہر آیا فَآمَنُوا فَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ
پس ایمان لائے ساتھ یونس علیہ السلام کے نئے سر لیے پس فائدہ مندی دی ہمنے اُن کو تا مدت
اجل تلک فَاسْتَفْتِهِمْ أَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُونَ پس پوچھ تو مشرکوں سے مراد بنو خزاعہ اور بنو
ملیح اور جہنیہ ہیں کہ فرشتوں کو بیٹیاں خدا کی کہتے تھے یعنے وجہہ قسمت سے سوال کر آیا واسطے
پروردگار تیرے کے بیٹیاں ہیں اور واسطے اُن کے بیٹے ہیں أَمْ خَلَقْنَا الْمَلَائِكَةَ إِنَاثًا وَهُمْ
شَاهِدُونَ یا یہ کہ پیدا کیا ہے ہمنے فرشتوں کو عورتیں اور وہ حاضر تھے پیدا کرتے وقت
أَلَا إِنَّهُمْ مِنْ إِفْكِهِمْ لَيَقُولُونَ وَلَدَ اللَّهُ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ خبردار ہو جا تحقیق مشرک جھوٹھ اور
بہتان اپنے سے البتہ کہتے ہیں کہ جنا ہے اللہ نے بیٹیوں کو اور تحقیق مشرک بیچ نسبت ولدیت
خدا کے کے البتہ جھوٹھ بولنے والے ہیں أَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِينَ آیا پسند کیا ہے اللہ نے
بیٹیوں کو کہ تمہارے نزدیک مکروہ اور برے ہیں اوپر بیٹوں کے کہ اسباب فخر کا ہے
اور پشت گرمی تمہاری وہ ہیں مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ کیا ہے تمکو بیچ اس قسمت کے کیونکر
حکم کرتے ہو تم اور نسبت دیتے ہو ساتھ اللہ کے اُس چیز کو کہ آپ پسند نہیں کرتے ہو تم
أَفَلَا تَذَكَّرُونَ آیا نصیحت نہیں پکڑتے اور اندیشہ نہیں کرتے ہو تم کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے

جورو اور بیٹی سے اس واسطے کہ بیٹا اس سے ہوتا ہے کہ وہ بھی بیٹا کسی کا ہووے اور اللہ تعالیٰ
اس بات سے پاک ہے کہ مثل اور مانند اپنے نہیں رکھتا نہ باپ ہے کسی کا نہ بیٹا ہے اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ
مُّبِيْنٌ فَأْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ یا واسطے تمہارے اس بات میں حجت روشن ہے
یا کتاب اتری ہے آسمان سے اوپر ثابت ہونے اس بات کے کہ فرشتے بیٹیاں اللہ کی ہیں پس لاؤ تم
اس کتاب اپنی کو اگر ہو تم سچ بولنے والے اپنے دعوے میں لائے ہیں کہ بعضوں نے بنو خزاعہ میں سے
کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ساتھ جن کی خوشی کے اور بعضوں کو سرداروں ان کے سے پسند فرمایا اور فرشتے
ان سے پیدا ہوئے ہیں یا اس بات پر تھے کہ خدا اور شیطان بھائی ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ
وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ اور مقرر کیا مشرکوں نے درمیان
اللہ کے اور درمیان جنوں کے کہ شیطان ان میں ہے ناتے کو اور البتہ تحقیق جانا ہے جنوں نے اور
پریوں نے کہ روز قیامت کے کہ تحقیق وے یعنے کہنے والے اس بات کے یا وہی جن اور پری البتہ حاضر
کیے گئے ہیں واسطے عذاب کے ایک گروہ اوپر اس بات کے ہیں کہ مراد جنوں سے فرشتے ہیں
اس واسطے کہ جو چیز کہ آنکھ سے پوشیدہ ہوتی ہے عرب اس کو جن کہتے ہیں اور کافروں نے حق سبحانہ تعالیٰ
سے اور ان سے نسبت کی یعنے کہا کہ بیٹیاں اس کی ہیں اور فرشتے جانتے ہیں کہ ان کو واسطے سوال کے
حاضر کریں گے اور پرستش کافروں سے خاص ان کو پوچھینگے اور وہ جواب دیویں گے کہ بل کانوا یعبدون الجن
جیسے سورہ سبا میں پہلے ذکر ہوا سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ پاک ہے اللہ اس چیز سے کہ صفت
کرتے ہیں کافر یعنے نسبت خویشی کے سے اور جننے بیٹی کے سے اور بیزار ہے اللہ گفتگو کافروں کی سے
اور شریروں کی سے اور سب وہ خدا کو اسی طرح تعریف کرتے ہیں اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ٥
فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مَا اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ٥ مگر بندے اللہ کے پاک کیے گئے ناپاکی شک
اور شرک کے سے کہ وہ لائق اسکے تعریف اس کی کرتے ہیں پس تحقیق تم اے کافرو اور جو چیز کہ پوجتے ہو تم
اس کو بتوں سے نہیں ہو تم سب اوپر اللہ کے فتنہ کرنے والے اور تباہ کرنے والے اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ
الْجَحِيْمِ ٥ مگر جو کوئی کہ آنے والا ہے دوزخ میں یعنے روز ازل سے لکھا گیا ہے دوزخیوں میں کہ
وہ بے شبہ دوزخ میں جاویگا اور واسطے رد کرنے بات انہی کے کہ فرشتوں کو پوجتے ہیں ذکر
بیان نے فرشتوں کا ساتھ بندگی کے کرتا ہے کہ وہ کہتے ہیں وَمَا مِنَّا اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ اور
نہیں ہے ہم میں سے کوئی فرشتہ مگر واسطے اس کے مقام مقرر ہے بندگی کا کہ اس جگہہ سے
تفاوت نہیں کر سکتے ہیں شیخ ابوبکر وراق قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ مراد مقامات سے رستہ ہے

جیسے بیم اور امید اور محبت اور رضا کہ ہر ایک مقربون سے بیچ ایک مقام کے اُسکے قرار پکڑنے والے ہین
وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ۝ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ۝ اور تحقیق ہم البتہ صف باندھنے والے ہین
بیچ ادا کرنے بندگی کے اور تحقیق ہم البتہ تسبیح کرنے والے ہین واسطے اللہ کے لباب مین لایا ہے
کہ یہ کلام آنحضرت کا اور سوسون کا ہے کہ کہتے ہین کہ ہر ایک ہین سے قیامت کے دن مقام معلوم
رکھتے ہین بہشت مین اور آج کے دن لیجئے دنیا مین صف باندھ کر کھڑے ہونے والے ہین
نماز مین اور ساتھ پاکی کے یاد کرنے والے ہین خدا کو وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ۙ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا
مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۙ لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ اور تحقیق کافر قریش کے تھے کہ کہتے تھے
آگے آنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ اگر تحقیق نزدیک ہمارے کتاب ہوتی کہ سبب نصیحت کا
ہووے کتابون پہلون کی سے یعنے اگر ہمارے تئین بھی کتاب ہوتی اور حکم اوپر ہمارے آترتا
البتہ ہوتے ہم بندے اللہ کے پاک کئے گئے شرک سے اور جسوقت آئے اُن کے پاس وہ
کتاب کہ بزرگتر کتابون آسمانی کی سے ہے فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝ وَلَقَدْ سَبَقَتْ
كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ۝ پس کفر کیا اُنہون نے ساتھ کتاب کے پس قریب ہے کہ جانینگے کافر کفر اپنے کا
کہ عذاب اور عاجزی ہے اور البتہ تحقیق آگے ہوگیا کہنا ہمارا یعنے وعدہ فتح کا کہ کیا ہے ہمنے واسطے
بندون ہمارے کے کہ پیغمبر ہین اور حکم اس وعدہ کا لوح محفوظ مین لکھا ہوا ہے جیسے کہ کہا ہے
اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ۝ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ تحقیق پیغمبر البتہ وہی یاری دی گئے
ہین ساتھ حجت کے یا ساتھ نصرت کے اور غلبہ کافرون کا اوپر اُن کے باعث تعجب ہے اور
تحقیق کہ لشکر ہمارا یعنے تابعدار پیغمبرون کے البتہ وہی یاری دیئے گئے ہین فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ
وَّاَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ پس روگردانی کر تو اے محمد کافرون سے تا وقت حکم قتال کے
یا وقت وعدہ نصرت کے تلک کہ دن بدر کا ہے یا دن فتح مکہ کا اور دیکھ تو حال اُن کا اُس دن
پس قریب ہے کہ دیکھینگے فتح تیری دنیا مین اور بلندی مرتبہ تیری کی آخرت مین لائے ہین
کہ جب کافرون نے وعدہ فسوف یبصرون کا سُنا کہنے لگے یہ کب ہووے گا آیت آئی کہ
اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ آیا پس ساتھ عذاب ہمارے کے جلدی کرتے ہین کافر اور وقت اُترنے
اُسکے کا پوچھتے ہین فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ پس جسوقت اُترے وہ عذاب
بیچ صحن گھر اُنکے کے پس بُری ہوگی صبح ڈرائے گیون کی لائے ہین کہ بیچ عرب کے قتل اور
لوٹ بہت تھی جو لشکر کہ قصد قبیلہ کا رکھتا تھا راتون رات راہ قطع کرکے وقت فجر کے کہ سونے کا

گرد پیش اُن کے آتے تھے اور ہاتھ ساتھ قتل اور لوٹ کے اور قید کے کھولکر قوم کو ویران کرتے
تھے اور ساتھ اسی سبب کے کہ اغلب قتل اور لوٹ صبح کو واقع ہوتی تہی غارت کا صبح نام کیا
جو اور وقت بہی واقع ہوتے تھے وہی صباح کہتے تھے اس آیت مین مثال دی عذاب ساتھ
اُس لشکر کے کہ ایکا ایک اُن پر اکٹھا ہو ویگا اور ساتھ غارت کرنے اُنکے کے آوے گا وہ
کہ وہ عذاب جڑھ اکھیڑنے کا ہے۔ روایت ہے کہ بیچ اُس صباح کے کہ آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم بیچ زمین خیبر کے پہنچے اور قلعون اُن کے کو دیکھا فرمایا کہ اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا
بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین پس حق سبحانہ دوسری بار واسطے تاکید کے فرمایا ہے کہ وَتَوَلَّ
عَنْهُمْ حَتّٰی حِیْنٍ ۝ وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ یُبْصِرُوْنَ اور روگردانی کر تو ای محمد اُن سے اُس وقت تک
کہ آیت سیف اُتری اور دیکھ تو اُس عذاب کو کہ ساتھ اُنکے آوے پس قریب ہے کہ دیکھین گے
کافر عذاب طرح طرح کے دنیا مین اور آخرت مین سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۝
پاک ہے پروردگار تیرا صاحب غلبہ اور قوت کا اُس چیز سے کہ صفت کرتے ہین کافر وَسَلٰمٌ
عَلَى الْمُرْسَلِیْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور سلام ہے اوپر تمام رسولون کے اور تمام تعریفین
ثابت ہین واسطے اللہ کے کہ پروردگار عالمون کا ہے اس آیت مین بندون کو تعلیم تسبیح
کرنے کی اور حمد کرنے کی دی ہے اور امام محی السنتہ رحمہ اللہ علیہ معالم التنزیل مین ساتھ اسناد
اپنی کے امیر المومنین کرم اللہ وجہہ سے نقل کرتا ہے کہ جو کوئی دوست رکھتا ہے یہ کہ پورا دیوین
ثواب اُس کا چاہیئے کہ آخر کلام اُس کا مجلس اُسکے سے یہ آیت ہووے یعنے ہر وقت یہ آیت پڑہے

والله اعلم بالصواب

سورۃ ص مکیۃ وھی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | ثمان وثمانون آیۃ

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّکْرِ ۝ صاد نام دریا کا ہے کہ عرش اوپر اُس کے ہے یا قسم ہے
صاد صمدیت اور صدق کے یعنے اس حرف کے بہت معنے ہین اگر چاہے تفسیر حسینی مین
ملاحظہ کرے اور قسم قرآن صاحب شرف کی اور بزرگی کی یا صاحب شہرت کی بَلِ الَّذِیْنَ
كَفَرُوْا فِیْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ۝ جواب قسم کا یہ کہ کام نہ وہ ہے کہ کافر جانین بلکہ جن لوگون نے کفر کیا ہے
سردارون قریش کے سے بیچ سرکشی ہین قبول کرنے حق کے سے اور بیچ مخالفت اور جدائی
کے ہین خدا سے اور دشمن ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کے کَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا

وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ۵ کتنے ہلاک کیے ہمنے آگے کفار کے مکے کے سے ایک زمانہ کے لوگون کو یعنے اُنمین گذری ہوئین واسطے سرکشی اور بدبختی اُن کی کے پس پکارا اُنہون نے تو کوئی اُن کو ساتھ فریاد کے پہنچے اور نہین ہے وہ وقت بھاگنے کا اور معالم مین لایا ہے کہ عادت مکے کے کافرون کی وہ تہی کہ جسوقت بیچ لڑائی کے اُن پر تنگی ہوتی تہی کہتے تھے مناص مناص یعنے بھاگو بھاگو اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہے کہ وقت آنے عذاب روز بدر کے مناص مناص کہین گے اور اُس جگہ بھاگنے کو جگہہ نہووے گی وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ۡ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۵ اور تعجب کیا کافرون نے اس سے کہ آوے ساتھ اُن کے پیغمبر ڈرانیوالا اُن کے جنس سے یعنے آدمی اور کہا کافرون نے کہ یہ پیغمبر جادوگر ہے یعنے اُس چیز مین کہ ہمکو دکھاتا ہے جھوٹا ہی بیچ دعوت نبوت کے یا اسناد قرآن مین قسم خدا کی کہ کیا تیرہ رنگ ہین کہ روشنی چمکاری وحی کی کوتاریکی جادو کی سے جدا نہین سمجھتے اور کیا اندہ لاپن ہے کہ نشانی روشن سچ کی کو جھوٹ سے جدا نہین جانتے ۵ گشت طالع آفتاب عالم افروز این چنین ۞ دیدۂ خفاش را بگذرہ دروی نور نہ ۞ از شعاع روز روشن روی گیتی مستنیر ۞ تیرگی شب ہنوز از دیدۂ وی دور نہ ۞ ۞ ۞ لائے ہین کہ بعد مسلمان ہونے حمزہ اور عمر رضی اللہ عنہما کے اشراف قریش کے اضطراب سے نزدیک ابوطالب کے گئے اور کہا ای بیٹے عبد مناف کے تو بزرگتر اور سردار ہمارا ہے آئے ہین ہم تیرے پاس تا درمیان ہمارے اور بھتیجے اپنے کے حکم کرے تو کہ ایک ایک کو احمقون قوم ہمارے کی سے بہکاتا ہے اور دین نئے اپنے کو درمیان اُن کے ظاہر کرتا ہے پریشانی درمیان جماعت ہماری کے ڈالی ہے اور نوبت یہان تک پہنچی کہ علاج اِس کا مشکل ہووے ابوطالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا کر کہا ای محمد قوم تیری آئی ہین اور تجھسے ایک مدعا ہے ایک بارگی راہ سے نہ پھیر اور بیچ خواہش اُنکی کے تامل کر آنحضرت نے فرمایا کہ ای گروہ قریش کے مطلوب تمہارا مجھسے کیا ہے کہا اُنہون نے یہ کہ ہاتھ تو اُٹھانے دین ہمارے کے سے باز رکھے تو اور برا کہنا خداؤن ہمارے کا چھوڑ دے تو ہم بھی مزاحم تیرے اور تابعدارون تیرے کے نہووین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین بھی تم سے ایک چیز چاہتا ہون کہ ساتھ ایک کلمہ کے متفق میرے ہو تم تو ممالک عرب کا تمہارا محکوم ہووے اور اکابر عجم کے کمر فرمانبرداری تمہاری پر باندہین کہا اُنہون نے کہ وہ کونسا کلمہ ہے سید عالم نے فرمایا کہ کہو تم لا الہ الا اللہ ایکبارگی اشراف قریش نے آنحضرت سے

منہ پھیر کر آپسمین کہا اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ ۵ آیا کر دیا اُس نے تمام خداؤن کو ایک خدا اکیلا تحقیق ایک ہونا اللہ کا البتہ ایک چیز ہے اچنبے کی اسواسطے کہ تین سَو ساٹھ بت کہ ہم رکھتے ہین کام ایک شہر کے کا نہین کر سکتے ایک خدا کہ محمد کہتا ہے کام تمام عالم کا کیونکر سرانجام کریگا وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓی اٰلِهَتِكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ یُّرَادُ ۵ اور چلا گیا گروہ اشراف قریش کا ابوطالب کے گھر سے جماعت قریش کی سے آپسمین ایک دوسرے کو کہتے تھے کہ چلو تم اور صبر کرو اوپر بندگی خداؤن اپنی کے تحقیق مخالفت محمد کی ہم سے البتہ ایک چیز ہے کہ چاہی گئی ہے ساتھ ہمارے حادثہ زمانہ کے سے اور واقع ہونے اُسکے سے کچھ علاج نہین ہے یا رفعت اور غلبہ محمد کا ایک چیز کا ہے کہ چاہی گئی ہے یعنے سب چاہتے ہین کہ بلند اور غالب ہووے مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚ سنا نہین اب تلک ایک ہونا خدا کا بیچ مذہب آخر کے کہ ہمارے باپ دادے اُس مین تھے یا بیچ مذہب عیسے علیہ السلام کے کہ آخر مذہبون کا وہ تھا اسواسطے کہ وہ تین خدا کے قائل ہین نہ ایک کے نہین یہ ایک ہونا اللہ کا مگر جھوٹھ باندھا ہوا یعنے ایک جھوٹھ ہے کہ محمد آپ جوڑتا ہے اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۵ ءَاُنْزِلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَیْنِنَا ۚ بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِیْ ۚ بَلْ لَّمَّا یَذُوْقُوْا عَذَابِ ۵ آیا نیچے اتارا گیا ہے اوپر محمد کے قرآن درمیان ہمارے سے یعنے کیون وہ ہمارے سے وہ خاص ہوا ساتھ وحی کے اور بزرگ قوم کے اُس سے محروم رہین اور اُنہون نے یہ بات حسد سے کہی بلکہ وہ یعنے کافر بیچ شک کے ہین وحی میری سے بلکہ کافرون نے نہین چکھا ہے عذاب میرے کو جب چکھین گے شک دور ہو جائیگا کہ جو کچھ پیغمبر میرے نے طریقہ حق کا ادا کیا تھا سچ تھا یعنے وقت اُترنے عذاب کے دم صدق کا مارین گے اور فائدہ نہ دیوے گا اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِیْزِ الْوَهَّابِ ۵ آیا نزدیک اُن کے ہے خزانہ رحمت پروردگار تیرے کی پروردگار غالب کہ عاجز نہووے بخشنے والا کہ جو کچھ بخشے ساتھ حقدار اُسکے کے بخشے یعنے کنجیان نبوت کی بیچ ہاتھ کافرون کے نہین ہین کہ جسکو چاہین دیوین بلکہ ایک بخشش خدا تعالی کی ہے کہ ساتھ فضل اپنے کے جسکو چاہے دیوے ؎ چون زحال مستحقان آگہی ٭ ہر چہ خواہی ہر کرا خواہی دہی ٭ دیگران را این تصرف کے روا ست ٭ اختیار این تصرف ما تراست ٭ اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا ۟ فَلْیَرْتَقُوْا فِی الْاَسْبَابِ ۵ یا واسطے اُن کے ہے بادشاہی

آسمانون کی اور زمینون کی اور جو کچھ درمیان اُن دونون کے مخلوقات سے اور اگر وہ مالک
اس ملک کے ہین پس چاہیئے کہ اوپر چڑہین بیچ سبیون کے کہ ساتھ اُس کے اوپر آسمان کے
جاتے ہین لباب مین لایا ہے کہ اسباب وہ ہے کہ لا نگیے بیچ وقت چڑہنے آسمانون کے اوپر
اُسکے اعتماد کرکے چڑہتے ہین حاصل کلام کا یہ کہ اگر کافرون کو بیچ ملک آسمان اور زمین کے
اختیار اور قدرت ہی چاہیئے کہ جاوین اوپر آسمان کے اور عرش پر قرار پکڑین اور ساتھ
تدبیر کامون عالم کے مشغول ہو وین اور وحی جس سے چاہین پہیرین اور جسکو چاہین دیوین
جُندٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ مِّنَ الْأَحْزَابِ کا فر ایک لشکر ہین اُس جگہہ بھاگا ہوا یعنے روز بدر
کے لشکرون پیغمبر کے سے ایک دلیل معجزون قرآن کے سے یہ ہے کہ اللہ نے خبر دی ہے
پیغمبر اپنے کو کہ مکہ مین عنقریب لشکر قریش کا قتل کیا گیا اور بھاگا ہوا ہو وے گا جیسے کہ
كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَفِرْعَوْنُ ذُو الْأَوْتَادِ ۝ وَثَمُودُ جھٹلایا آگے مکہ والون سے
قوم نوح کی نے نوح کو اور قوم عاد کی نے ہود کو اور جھٹلایا فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کو کہ
صاحب میخون کا تھا صفت فرعون کی ہے اور مراد ان میخون سے ملک ثابت ہے تشبیہ کیا
ملک اُسکے کو ساتھ خیمے کے کہ طنابین اُس کی ساتھ میخون کے مضبوط ہوتے ہین اور کہتے ہین
مراد چار میخین ہین کہ مومنون کو ساتھ اُن کے عذاب کرتا تھا اور جھٹلایا ثمودون نے صالح
علیہ السلام کو اٰیکۃ مین اور بعضون مین لایا ہے کہ جھٹلانا قوم کا صالح کو بیچ وقت دعوت دوسری
کے تھا اسواسطے کہ پہلی بار جو صالح علیہ السلام نے دعوت فرمائی سب ایمان لائے اور
جب اُس نے وفات کی کافر ہوئے اللہ تعالیٰ نے پھر اُس کو جلا کر اُن کے پاس بھیجا اور اُنہون نے
اُس کو نہ پہچانا اور معجزہ مانگا اور نکلنا اونٹنی کا واقع ہوا بعضے ایمان لائے اور بعضون نے
جھٹلایا اور بسبب پے کرنے اونٹنی کے ہلاک ہوئے وَقَوْمُ لُوطٍ وَأَصْحَابُ لْئَيْكَةِ أُولَٰئِكَ
الْأَحْزَابُ اور جھٹلایا قوم لوط کی نے لوط علیہ السلام کو اور صاحبون نیستان کے نے شعیب کو وہ
گروہ جھٹلانے والون کے لشکر مین شکست پائے ہوئے اور کتنے قریش بھی اُن مین سے ہونگی
إِن كُلٌّ إِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ۝ نہ تھا کوئی اُن کا مگر جھٹلایا اُس نے پیغمبرون کو پس
لائق ہوا اُن کو عذاب میرا اور اُترا اوپر اُن کے عذاب میرا وَمَا يَنظُرُ هَٰؤُلَاءِ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً
مَّا لَهَا مِن فَوَاقٍ اور انتظار نہین کرتا گروہ قوم تیری کا مگر ایک آواز تند کی کہ اسرافیل
پھونکیگا اور وہ پہلا نفخہ ہے کہ سب مر جاوین نہوگا اُس آواز کو کوئی پہیرنے والا کہ رد کرے

ع ۱۴ / ۱ / ۱۰

وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ہ اور کہا کافرون قریش کے نے جیسے نضر
بن حارث اور مانند اُس کے کہ ای پروردگار ہمارے جلدی دے تو واسطے ہمارے
حصہ ہمارا عذاب سے کہ محمد ہمکو وعدہ کرتا ہے یا جلدی دے تو ہمکو اعمالنامہ ہمارا تو دیکھلین ہم آگے
دن حساب کے سے یہ جلدی از روئے ٹھٹھہ کے کرتے تھے اور خاطر مبارک آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی آزردہ ہوتی تہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا
دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ صبر کر تو ای محمد اوپر اُس چیز کے کہ کہتے ہین کافر یہ حکم ساتھ آیت
سیف کے منسوخ ہے اور یاد کر تو ای محمد بندے ہمارے داؤد کو کہ صاحب قوت کا دین مین
یا لڑائی مین یا ملک داری مین اور کہا ہے عبادت مین صاحب قوت کا تھا کہ آدہی رات
عبادت مین گزارتا تھا اور ایک دن روزہ رکھتا تھا اور ایک دن افطار کرتا تھا تحقیق داؤد
بہت رجوع کرنے والا تھا توبہ سے اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ تحقیق ہم نے
تابعدار کیا تھا پہاڑون کو ساتھ داؤد علیہ السلام کے جسجاگہ چاہتا تھا جاتے تھے ساتھ اُس کے
تسبیح کرتے تھے رات کے وقت اور وقت نکلنے آفتاب کے کشف الاسرار والا فرماتا ہے کہ تسبیح
پہاڑون کی اگرچہ عقل مین نہین آتی ولیکن قدرت اللہ تعالیٰ سے دور نہین ایک نے اولیاؤن مین سے
ایک پتھر کو دیکھا کہ مانند قطرون مینہہ کے اُس مین پانی ٹپکتا تھا ایک ساعت توقف کر کر ساتھ
تامل کے اُسکو دیکھا تو وہ پتھر بولا کہ ای ولی اللہ کے کتنے برس ہوئے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے مجھکو پیدا
کیا ہے خطرے سیاست اُسکے سے اشک حسرت ٹپکاتا ہون مین اُس ولی نے مناجات کی
کہ اے خدا اِس پتھر کو بیخوف کر وہ دعا اُس کی قبول ہوئی اور خوشخبری امان کی اُس پتھر کو پہنچی
اور وہ ولی بعد ایک مدت کے پھر اُس جگہہ وارد ہوا اور اُسی پتھر کو دیکھا کہ بہت قطرے گراتا تھا
فرمایا کہ ای پتھر جب بیخوف ہوا تو یہ گریہ کیا ہے ۔ جواب دیا کہ اوّل روتا تھا مین خوف سے قطیعت کے
اور اب روتا ہون مین خوشی امن اور سلامتی کے سے مجھکو اوپر اُس درگاہ کے سوائے
رونے کے کام نہین ہے وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً ؕ كُلٌّ لَّهٗۤ اَوَّابٌ ہ وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ + اور تابعدار کیا
ہمنے جانورون کو جمع کئے گئے نزدیک اُس کے اور صف باندھنے والے اوپر سر اُسکے کے ہر ایک
پہاڑون سے اور جانورون سے واسطے داؤد کے تابعدار تھا پھیرنے والا آواز اپنی کا ساتھ اُسکی
واسطے تسبیح کے اور محکم کیا تھا ہمنے ملک اُسکے کو ساتھ دعا مظلومون کے یا ساتھ وزیرون نصیحت
کرنے والون کے یا ساتھ کوتاہ کرنے ہاتھ ظلم کے رعیت سے یا ساتھ ڈالنے ڈر اُسکے کے بیچ دل دشمنون کے

یا ساتھ بنانے زرہ کے اور بنانے اسباب لڑائی کے یا ساتھ زیادتی لشکر کے یا ساتھ کثرت نگہبانون کے اور چوکیدارون کے کہ ہر رات کو چھتیس ہزار آدمی نگہبانی گھر اُسکے کے رکھتے تھے امام ابو اللیث رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ مضبوطی ملک اُسکے کی ساتھ سبب کے تہی کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے ایک زنجیر بھیجی اور وہ زنجیر اوپر محکمہ داؤد علیہ السلام کے استادہ تہی دو جھگڑنے والون سے جو کوئی سچا ہوتا ہاتھ اُسکا اُس تلک پہنچتا اور وہ دوسرا پکڑنے اُسکے کی قدرت نرکھتا واللہ اعلم بالصواب وَاٰتَیْنٰهُ الْحِکْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ اور دیا تھا ہمنے داؤد کو تمام علم اور کمال عمل اور دیا تھا ہمنے داؤد کو علم قضیہ چکانے کا اور چاہیے جاننا کہ بیچ قصہ داؤد علیہ السلام کے اور نکاح کرنے جورو اوریا کے مین اختلاف بہت ہے اور بعضے تفسیر والون نے اس قصہ کو اوپر اس طرح کے وارد کیا ہے کہ شرع اور عقل قبول کرنے سے اُس کے انکار کرے اور جو کچھ ساتھ حجت کے نزدیک دکھلائی دیتا ہے وہ یہ ہے کہ اوریا نے ایک عورت کو منگنی کی تہی اپنے ساتھ اور نزدیک تھا کہ ساتھ اُس کے نکاح باندھین وارثون عورت کے بیچ ساتھ اُسکے مخالفت پڑی اور اُس کونڈی اور حضرت داؤد علیہ السلام نے مانگی اور اُن کو آگے اس سے ننانوین یعنے ایک کم سو جورو وین تھین اُس کو بھی درخواست کیا اور زاد المسیر مین لایا ہے کہ عتاب اللہ کا اوپر اُس کے یہ تھا کہ بعد مانگنے اوریا کے اُس کو چاہا اور صورت عتاب کی قرآن مین اوپر اس طرح کے ہے کہ وَهَلْ اَتٰكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ اور آیا ہی تیرے پاس خبر جھگڑا کرنے والون کے تبیان مین بیان کیا ہے کہ جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام ساتھ صورت دو جھگڑا کرنے والون کے نزدیک داؤد علیہ السلام کے آئے اور حضرت داؤد علیہ السلام نے دنون کو مقرر کیا تھا۔ ایک دن عبادت کرتے تھے اور ایک دن حکومت اور عدالت فرماتے تھے اور ایکدن وعظ کہتے تھے اور ایک دن ساتھ کامون خاص اپنے کے مشغول ہوتے تھے عبادت کے دن بالاخانہ مین آتے تھے اور چوکیدار لوگون کو اُن کے پاس آنے سے منع کرتے تھے فرشتے اُس دن ساتھ صورت آدمی کے بیچ گھر داؤد علیہ السلام کے آئے اور عبادت خانہ مین اوپر سے آئے جیسے کہ فرماتا ہے اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ۝ اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوْا لَا تَخَفْ خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَآ اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ یاد کر جس وقت چڑھ گئے اوپر دیوار فصیل محراب داؤد کے جس وقت داخل ہوئے اوپر داؤد کے اور داؤد علیہ السلام نے اُن کو دیکھا پس ڈر گیا داؤد اُن سے کہ کیون بے اجازت دروازہ سے آئے کہا اُنہون نے

دقف لازم

مت ڈر تو ای داؤد ہم دو جھگڑالو ہین ظلم کیا ہے بعضے ہمارے نے اوپر بعض کے پس حکم کر تو درمیان ہمارے ساتھ سچ کے اور ظلم نکر تو اوپر حکم اپنے کے اور راہ دکھا ہمکو نو طرف میانہ راہ کے کہ عدل ہے پس داؤد علیہ السلام نے فرمایا کہ بات کہو تم ایک نے اشارہ طرف دوسرے کے ساتھ داؤد کے کہا اِنَّ هٰذَآ اَخِیْ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِیَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ فَقَالَ اَكْفِلْنِیْهَا وَعَزَّنِیْ فِی الْخِطَابِ تحقیق یہ مرد بھائی میرا ہے دین مین اس کے ایک کم سو بھیڑین ہین اور میرے تئین ایک بھیڑ ہے پس کہا اس نے کہ سونپ دے تو وہ بھیڑ مجھکو اور غلبہ کیا ہے اوپر میرے مانگنے مین اور فرصت ندے کہ دیر کرون مین اس مین قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰی نِعَاجِهٖ وَاِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَیَبْغِیْ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِیْلٌ مَّا هُمْ وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ کہا داؤد نے کہ البتہ تحقیق ظلم کیا اوپر تیرے ساتھ مانگنے بھیڑ تیری کے اور جمع کرنے مین اپنے پاس طرف بھیڑون اپنی کے اور تحقیق بہت شریکون سے کہ مالون کو ملا دیتے ہین البتہ ظلم کرتا ہے بعضا اُن کا اوپر بعضے کے اور زیادہ حق اپنے سے چاہتے ہین مگر وہ لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کیے ہین نیکون کے اور تھوڑے ہین وہ لوگ درمیان شریکون کے مانند داؤد علیہ السلام کے یہ بات کہے وہ اُٹھے اور نظر اس کی سے غائب ہوئے داؤد علیہ السلام فکرمند ہوا اور گمان لیگیا داؤد علیہ السلام کہ تحقیق ہمنے آزمایا ہے اسکو ساتھ اس حکومت کے تاخبردار ہووے اور جانے پس استغفار کی پروردگار اپنے سے اور گر پڑا داؤد رکوع کرنے والا جس حال مین کہ سجدہ کرنے والا تھا اور رجوع کی اللہ کی طرف پس سجدہ مین اختلاف ہے نزدیک امام اعظم رحمہ اللہ کے سجدہ عزیمت ہے اور کہتا ہے کہ بیچ تلاوت کے سجدہ چاہیے کرنا نماز مین اور سوائے نماز کے اور نزدیک شافعی کے سجدہ عزیمت نہین اور امام احمد حنبل سے اس سجدہ مین دو روایتین ہین اور یہ سجدہ دسواں ہے ساتھ قول امام اعظم رحمہ اللہ علیہ کے فتوحات مکیہ مین اس سجدہ کو سجدہ انابت کا کہا ہے فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰی وَحُسْنَ مَاٰبٍ پس بخشی ہمنے اس کی یہ خطا اور تحقیق واسطے داؤد کے نزدیک ہمارے نزدیکی ہے بعد بخشش کے اور نیک بازگشت ہے بہشت مین یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰی فَیُضِلَّكَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِیْنَ یَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌۢ بِمَا نَسُوْا یَوْمَ الْحِسَابِ کہا ہمنے کہ ای داؤد تحقیق ہمنے تجھکو کیا ہے خلیفہ بیچ زمین کے یعنے بادشاہی

سجدہ عند ابی حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی

ع ۲ ۱۲ ۱۱

روئے زمین کی تجھکو بخشی ہمنے یا تجھکو خلیفہ پیغمبرون کا کہ آگے تجھسے تھے کیا ہمنے پس حکم کر
درمیان آدمیون کے ساتھ حق کے اور عدل کے اور پیروی نکر تو خواہش نفس کی پس گمراہ
کریگی تجھکو خواہش راہ اللہ کی سے تحقیق جو لوگ کہ گمراہ ہوتے ہین راہ اللہ کی سے واسطے اُن کے
ہے عذاب سخت بسبب اُس چیز کے کہ بھول گئے تھے دن حساب کا اور واسطے اُس دن کے کوئی
کام نہین کیا **فوائد السلوک** مین آیا ہے کہ دیکھ بادشاہی کیا سخت کام ہے اور بادشاہت
کیا بوجھ بھاری ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام ساتھ کمال درجہ نبوت کے ساتھ خطاب بھاری
کے مخاطب ہوا کہ **فاحکم بین الناس بالحق** کہ حکم کر درمیان آدمیون کے ساتھ عدل کے
اور انصاف کے اور پاؤن اوپر راہ حق کے رکھ نہ اوپر راہ باطل کے اور پیروی خواہش
نفس کی اوپر مراد اپنی کے اختیار نکر کہ تجھکو راہ رضامندی ہماری سے گمراہ کرے
وما خلقنا السماء والارض وما بینھما باطلا اور نہین پیدا کیا ہمنے آسمانون کو اور
زمین کو اور جو چیز کہ درمیان اُن دونون کے ہے جھوٹھ اور عبث بلکہ اسواسطے کہ دلالت
کرین ساتھ اُس کے اوپر قدرت کاملہ اور حکمت کے **ذلک ظن الذین کفروا فویل للذین
کفروا من النار** یہ گمان اُن لوگون کا ہے کہ کافر ہوئے ساتھ پیدایش کے کھوج نہ لیکے
پس افسوس ہے واسطے اُن لوگون کے کہ کافر ہوئے اور اِس طرح گمان لیگئے آگ دوزخ کی سے
لائے ہین کہ کافر قریش کے کہتے تھے مومنون کو کہ ہمکو آخرت مین برابر تمہارے یا زیادہ تم سے
عطا دیوینگے آیت آئی کہ **ام نجعل الذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت کالمفسدین فی الارض
ام نجعل المتقین کالفجار** ۝ نہ اِس طرح ہے کہ آیا کر دین ہم اُن لوگون کو کہ ایمان لائے ہین
اور عمل کئے نیکون کے بیچ جزا اور عطا کے مانند خرابی کرنے والون کے بیچ زمین کے جیسے مانند
کافرون کی یا کر دینگے ہم پرہیزگارون کو مانند بدکارون کی جیسے نہین کرتے ہم **کتٰب انزلنٰہ
الیک مبٰرک لیدبروا اٰیٰتہ ولیتذکر اولوا الالباب** ۝ یہ کتاب ہی
یعنے قرآن کہ اُتارا ہے ہمنے اُس کو طرف تیری اے محمد بہت برکت دیا ہوا اسواسطے کہ اندیشہ
کرین بیچ آیتون اُسکی کے اور فکر کرین بیچ معنی اور حقیقت اُسکی کے اور اسواسطے کہ نصیحت
پکڑنے والے ہووین صاحب عقلون کے کہ صاف اور خالص ہین **ووھبنا لداود سلیمٰن
نعم العبد انہ اواب** ۝ اور بخشا ہمنے واسطے داؤد کے سلیمان بیٹا نیک بندہ تھا سلیمان
تحقیق وہ رجوع کرنیوالا تھا ساتھ خدا کے حسب حال مین لائے ہین کہ سلیمان علیہ السلام نے ساتھ

کافرون دمشق کے لڑائی کی اور ہزار گھوڑے اُن سے لئے اور کہتے ہین داؤد علیہ السلام نے
ساتھ عمالقہ کے غزا کی تھی اور ہزار گھوڑے لئے تھے اور سب میراث ساتھ سلیمان علیہ السلام کے
پہنچے تھے اور معالم مین لایا ہے کہ گھوڑے دریائی تھے اور پر رکھتے تھے اور دیو واسطے
سلیمان علیہ السلام کے لائے تھے غرض کہ سلیمان علیہ السلام نے چاہا کہ اُن کو دیکھے بعد نماز ظہر کے
ساتھ دیکھنے اُنکے کے مشغول ہوئے اور سلیمان علیہ السلام کو اس سببسے نماز عصر کی قضا ہوئی
اُن سب گھوڑون کو قربان کیا جیسے حق تعالی فرماتا ہے اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصَّافِنٰتُ
الْجِيَادُ ۙ فَقَالَ اِنِّیْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّیْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۟ یاد کر جسوقت
ظاہر کی گئی اوپر سلیمان کے آخر روز ہزار گھوڑے تین پاؤن پر کھڑے ہونے والے تیز رو
اور یہ خوبی گھوڑون کی ہے یا دراز گردن اور سلیمان دیکھنے اُنکے مین مشغول ہوئے
تا وردا اُن کا فوت ہوا پس کہا کہ تحقیق مین نے دوست رکھا دوستی مال بہت کی کو یعنے
گھوڑون کی کو اس حدتلک کہ باز رہا مین ذکر پروردگار اپنے کے سے اُس وقت تلک
کہ چھپ گیا آفتاب پردی رات کی مین رُدُّوْهَا عَلَیَّ ؕ فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَ الْاَعْنَاقِ ۝
کہا سلیمان نے کہ پھیر لاؤ گھوڑون کو اوپر میرے پس کھڑا ہوا اور لیتا تھا تلوار کو ملتا ساتھ
پنڈلیون گھوڑون کی کے کہ بی کرتا تھا اور ساتھ گردنون کے کہ کاٹتا تھا سر اُن کے اور
اُسوقت مین گوشت گھوڑے کا حلال تھا اور اُن کو بیچ راہ خدا کے واسطے قربان کے
ذبح کرتے تھے اور بعضے علما اوپر اس کے ہین کہ مراد ذکر سے نماز عصر کی ہے کہ سلیمان
علیہ السلام سے بسبب دیکھنے اُنکے کے فوت ہوئے اور آفتاب چھپ گیا سلیمان علیہ
السلام نے ساتھ حکم پروردگار کے فرشتون کو کہ آفتاب پر تعین تھے فرمایا ردوہا علی
یعنے پھیر دو تم آفتاب کو واسطے میرے اللہ تعالی نے فرمایا تو آفتاب کو پھر پھیرا تو سلیمان نے
اُس نماز کو ادا کیا اور ایک بار آفتاب ساتھ دعا پیغمبر ہمارے صلے اللہ علیہ وسلم کے بیچ
جنگل خیبر کے بعد غروب کے پھر پھیرا اور جگہہ عصر کی آیا تو مرتضی علی کرم اللہ وجہہ نے نماز عصر
کی ادا کی نزدیک صاحب حدیثون کے مشہور ہے روایت اس آیت کی تفسیر مین بہت ہین
تفسیر عینی سے معلوم کیجے ۔ لائے ہین کہ اللہ تعالی نے سلیمان کو ایک بیٹا بخشا ایک
گروہ دیوون کے نے اِس ڈر سے کہ وہ بھی مانند باپ کے اُن کو محکوم کرے جمع ہو کر اوپر
قتل اُسکے کے اتفاق کیا سلیمان علیہ السلام نے اس بات سے خبر پا کر اُس لڑکے کو ساتھ

سحاب کے سونپا کہ دودھ پلاوے اُس کو قضا آئی وہ لڑکا موا اُس موئے ہوئے کو اوپر تخت
سلیمان کے ڈالا جیسے اللہ نے خبر دی وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ
اَنَابَ ٥ اور البتہ تحقیق آزمایا تھا ہمنے سلیمان کو اور فتنہ مین ڈالا اور ڈالا تھا ہمنے اوپر تخت اُسکیکے بدن
مردہ جو کچھ کہ کیا تھا اُس سے پشیمان ہوا کہ بیٹے کو ساتھ ابر کے سونپا اور اوپر اللہ تعالی کے
توکل نکیا پس رجوع کی سلیمان نے اللہ کی طرف اور اوپر لوگون کے ظاہر ہوا کہ توکل سوائے
اوپر اللہ کے نچاہیئے کیا اور لباب مین لایا ہے کہ سلیمان بیمار ہوا اسقدر کہ نہایت ضعف سے
بدن مردہ دکھائی دیتا تھا اور اُس کو اوپر تخت کے بیٹھاتے تھے تو کام ملک کے خلل پاوین
پس پھر اطرف صحت کے ارادے اللہ کے سے اور مشہور وہ ہے کہ بسبب ترک بے ادبی کے
انگوٹھی بادشاہ کے ہاتھ صخرہ جنی کے پڑی اور صخرہ چالیس دن اوپر تخت سلیمان کے بیٹھا پھر وہ
انگوٹھی سلیمان علیہ السلام کے ہاتھ آئی ساتھ بادشاہت کے ممتاز ہوا اور از روئے نیاز کے
ساتھ دعا کے مشغول ہوا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ
کہا کہ ای پروردگار میرے بخش تو مجکو گناہ میرا اور دے تو مجکو ایسی بادشاہت کہ لایق نہووے واسطے
کسی کے پیچھے میرے تو ایسا ملک معجزہ میرا ہووے یا کوئی مجھ سے چھین نسکے مانند صخرہ جنی کے
• بحر الحقایق مین فرمایا ہے کہ مجھکو ایسا ملک دے کہ کوئی ہوس اُس کی طلب نکرے اور بیچ فتنہ
کے نہ پڑے اسواسطے کہ بیچ ملک اتنے بڑے کے سوائے قوت نبوت کے فتنہ سے بیخطر نہوسکو
اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ٥ تحقیق تو بخشنے والا ہے جو کچھ چاہتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بخشتا ہے
امام **قشیری** رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ سلیمان علیہ السلام ساتھ الہام الٰہی کے جانا تھا
کہ حضرت پیغمبر ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ ملکون دنیا کے التفات نفرماوینگے اسواسطے
ساتھ اس دعا کے دلیری کی کہ برابر اُس کے دنیا در جو چیز کہ بیچ اُس کے ہے پر پشہ کی قدر
نہین رکھتے ٥ ؎ عارفان ہرچہ ثباتی و بقائے نکند ؎ گرہمہ ملک وجہان است بہیچش
نخرند ؎ اور **صاحب فتوحات** نے فرمایا ہے کہ مراد سلیمان کی وہ تھی کہ مجھکو وہ ملک بخش
کہ ظاہر ہونا اُس کا اب کسی کو نہ لایق ہووے اسواسطے کہ باطن مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
وہ ملک حاصل تھا جیسے صحیحین مین مذکور ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ ایک دیو جنات سے پاس میرے آیا تو نماز میری توڑی اللہ تعالی نے مجھکو قوت دی تو اُس کو
پکڑا مین نے اور چاہا مین نے کہ اوپر ایک ستون کے ستونون مسجد کے باندھون مین تو تم اُس کو دیکھو

پس یاد کی ہین نے دعا سلیمان علیہ السلام کی رب اغفر لی وہب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی اوسکو
چھوڑا مین نے توبے فائدہ اور ناامید پھر گیا فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ
وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ ۙ وَآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ پس تابعدار کیا ہمنے
واسطے سلیمان کے باؤن کو کہ جاری ہوتی تہی ساتھ حکم اُسکے کے نرم اور خوش جسجاگہ قصد کرتا تھا
پہنچتا تھا اور تابعدار کیا ہمنے اُسکا شیطانون کو ہر ایک بنا کرنے والا عمارت کا تھا اور ہر غوطہ کھانے والا
دریا مین جواہر نکالنے کو اور تابعدار کئے ہمنے باقی شیطان پاس پاس جکڑے ہوئے تھے لوہے
کی زنجیرون مین یعنے ہر ایک شیطانون مین سے کہ کارندہ تھے واسطے اُسکے کام کرتے تھے اور ایک گروہ
کہ مردہ ہوتے تھے بیچ زنجیرون کے بند ہوتے تو ایذا کسی کو نہ پہنچا دین پس کہا ہمنے سلیمان کو
هَٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ یہ بخشش ہماری ہے اے سلیمان ساتھ تیری
کہ ایسا ملک دیا ہمنے تجھکو پس احسان کر اوپر خلق کے جسپر چاہے تو یا بند کر بخشش اپنی جس سے
چاہے تو بغیر حساب کے دینے مین اور نہ دینے مین وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ
اور تحقیق واسطے سلیمان کے نزدیک ہمارے البتہ قرب ہے ساتھ بندگی اُسکی کے یا آخرت مین
نزدیکیون درگاہ ہماری کے سے ہو ویگا باوجود اس ملک بڑے کے کہ دنیا مین رکھتا تھا اور نیک
بازگشت ہے یعنے بہشت وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَ
عَذَابٍ اور یاد کر بندے ہمارے کو کہ ایوب ہے جسوقت دعا مانگے پروردگار اپنے سے
کہ تحقیق پہنچایا ہے مجھکو شیطان نے دکھ اور عذاب اور قصہ اس طرح ہے کہ شیطان طعنے دیتا تھا
ایوب علیہ السلام کو کیا کیا تو نے کہ اللہ تعالی نے فائدہ اچھے تجھسے چھینے اور سختیان دکھ کی اوپر
تیرے بھیجے اور کہا ہے کہ بہکاتا تھا ایوب اُسکے کو اس حد تک کہ انہون نے ایوب کو شہر اپنے سے
نکال دیا اور تھوڑا سا وجہ شکایت ایوب کی سے سورہ انبیا مین گذرا ہے القصہ اللہ تعالی نے
دعا اُس کی قبول کر کہ جبرئیل علیہ السلام کو اُسکے پاس بھیجا جبرئیل علیہ السلام آیا اور ایوب کو کہا
ارْكُضْ بِرِجْلِكَ هَٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ کہ مار تو پاؤن کو اپنے اوپر زمین کے جسوقت
ایوب نے ساتھ کہنے جبرئیل کے مارا پاؤن کو اوپر زمین کے اور چشمہ پانی کے نیچے پاؤن اُسکے
جوشش مارنا شروع کیا ایک گرم اور ایک سرد جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ چشمہ گرم جائے غسل
کے ہے یعنے پانی ہے کہ اُس مین نہاوین اور دوسرا چشمہ سرد پانی کا ہے کہ پیوین پس ایوب
علیہ السلام نے ساتھ اُس چشمہ گرم کے غسل فرمایا تمام مرض ظاہری اُس سے دور ہوئے اور اوس

ع ۱۲ ۳ ۱۲

وقف لازم

چشمہ سرد سے پیا تمام بیماریاں باطن کی جاتی رہیں اور کہا ہے کہ چشمہ ایک ہی تھا وقت پینے کے سرد اور وقت غسل کے گرم ہوتا تھا وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِی الْاَلْبَابِ اور بخشا ہم نے ایوب کو ناتے داروں اسکے کو یعنے بیٹوں اسکے کو جلایا کہ شیطان نے ہلاک کیے تھے اور مانند ان کی ساتھ ان کے تو اولاد اس کی اس سے دوچند ہوئی کرنے واسطے بخشش کے کہ پہنچے ہماری طرف سے اور واسطے نصیحت پکڑنے صاحب عقلوں کے تو چاہیے کہ بلا اور مصیبت کے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگیں کہ رحمت الٰہی نے خوشی کو ساتھ صبر کے ملایا ہے جیسے کہ حدیث ہے اصبر فالصبر مفتاح الفرج شعر ٭ کلید صبر کسی را کہ باشد اندر دست ٭ ہر آئینہ در گنج مراد بکشاید ٭ بشام تیرہ محنت بساز و صبر نمائی ٭ کہ صبح سحر از پردہ روی بنماید ٭ لاتے ہیں کہ بیچ وقت مرض ایوب علیہ السلام کے جورو اس کی کہ نام اسکا رحمت تھا واسطے کسی کام کے گئے تھے اور دیر لگائی ایوب نے قسم کھائی کہ اسکو سو لکڑیاں مارے جب تندرست ہوا اور ایوب بحالت جوانی کے ہو گیا چاہا کہ قسم اپنی ادا کرے خطاب آیا کہ وَخُذْ بِیَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ٥ اور لے تو بیچ ہاتھ اپنے کے ایک مٹھا گھانس کا کہ سو تنکے ہوویں گنتی میں پس مار تو ساتھ اسکے عورت اپنی کو اور قسم نہ توڑ تحقیق ہم نے پایا ایوب کو صبر کرنے والا اسمیں کہ ذات اسکی کو اور مال اسکے کو اور بیٹوں اسکے کو پہنچا نیک بندہ ہے ایوب تحقیق وہ رجوع کرنے والا ہے بیچ درگاہ ہماری کے دمبدم وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ اُولِی الْاَیْدِیْ وَالْاَبْصَارِ ٥ اور یاد کر بندوں ہمارے کو ابراہیم خلیل اللہ کو اور بیٹے اسکے اسحاق اور پوتے ان کے یعقوب کو کہ صاحب ہاتھوں کے اور آنکھوں کے تھے مراد اعمال اچھے اور علم نافع ہیں ظاہر کیا ساتھ ہاتھ کے عمل سے کہ اکثر عمل ہاتھوں سے ہوتے ہیں اور ساتھ آنکھوں کے معرفت سے مراد ہے کہ قوی تردد گار دون معارف کے سے آنکھیں ہیں یا مراد ہاتھوں سے قوت ہے بیچ طاعت کے اور مراد آنکھوں سے دیکھنا بیچ دین کے اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ٥ تحقیق ہم نے خالص کیا تھا ان کو ساتھ ایسی خصلت کے کہ پاک تھے ملونی عیبوں کے سے وہ خصلت یاد کرنا آخرت کے گھر کا ہے اسواسطے کہ مد نظر انبیا کا سوائے دیدار اللہ کے نہیں ہے اور وہ آخرت میں میسر ہوگا جیسے اس مضمون میں کسی نے کہا ہے شعر ٭ نہ جنت خواہم و نے حور لی نہ باری خواہم ٭ ہوا ز زانی ای زاہد ہمین یار می خواہم ٭ وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَیْنَ الْاَخْیَارِ اور تحقیق کہ یہ پیغمبر نزدیک ہمارے البتہ قبول کیے گیوں سے ہیں اور

نیکون سے ہین وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ط اور یاد کر تو اسمٰعیل ذبیح اللہ کو
اور یاد کر الیسع بیٹے اخطوب کے کو اور صاحب ضامنی کے کو کہ بشیر بیٹا الیعف کا تھا اور رسو
پیغمبرون کے قتل سے بھاگے ہین ضامن ہوا اور تبیان مین فرمایا ہے کہ وہ بیٹا ایوب کا ہے
اور پیچھے باپ کے مبعوث ہوا طرف ایک قوم شام کے اور اللہ تعالیٰ نے اُسکا ذوالکفل نام رکھا اور
بعضے کہتے ہین الیسع اور ذوالکفل دونو نام ایک ہی کے ہین کہ الیاس علیہ السلام کا ضامن ہوا
کہ اوپر حکم دین کے قیام کرے وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ۝ اور سب یہ پیغمبر نیکون سے ہین هٰذَا ذِكْرٌ ؕ
وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝ یہ خبر پیغمبرون کی سبب ذکر کا ہے ای محمد تجھکو اور قوم تیری کو اور
تحقیق واسطے پرہیزگارون کے البتہ نیک بازگشت ہے جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ
الْاَبْوَابُ ۝ باغ ہمیشگی کے ہین جس حال مین کہ کھولے گئے ہین واسطے اُن کے دروازہ بہشت کے
مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ۝ تکیہ لگائے ہوئے اوپر تختون کے
بیچ بہشت کے مانگین گے بیچ اُس کے میوون بہت کو اور پینے کی چیزون کو وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ
الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ۝ اور نزدیک بہشتون کے ہونگی حورین کوتاہ کرنے والیان آنکھ اپنی کو کہ سوائے
خاوند کے کسی کو نہ دیکھین ہمزاد اور ہمعمر یعنے سب وہ ایک عمر ہووین اور کہا ہے کہ تمام عورتین
بہشت کے برابر عمر خاوندون کی ہووین سب تینتیس ۳۳ برس تک اور بعضے اوپر اس کے ہین
کہ مراد اتراب سے عورتین برابر کی ہین جس مین یعنے ایک کو اوپر دوسری کے بزرگی نہووے
بیچ اس کے تو طبیعت طرف نیکتر کے کھچے اور اُس سے پھر جاوے هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝
کہین فرشتے بہشتیون کو کہ یہ وہ چیز ہے کہ وعدہ دی گئی تھی تم دن حساب کے پس بہشتی از روے
خوشی کے کہین اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ۝ هٰذَا ؕ وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ۝
تحقیق یہ چیز کہ دیکھتے ہین ہم نعمت سے البتہ روزی ہماری ہے کہ حضرت رزاق نے بے منت
ہمکو دی ہے کہ نہین ہے ہونا اسکو تمام اور کم یہ نعمت بہشتیون کی ہے اور تحقیق واسطے
بیفرمانون کے یعنے کافرون کے البتہ بری بازگشت ہے جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝
هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ۝ وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖۤ اَزْوَاجٌ ۝ دوزخ ہین کہ داخل ہونگے
تنگی سے بیچ اُس کے پس برا بچھونا ہے دوزخ یہ عذاب ہے پس چاہیئے کہ اب چکھو اوسکو وہ عذاب
گرم پانی ہے نہایت گرمی ہین کہ جسوقت آگے لبکے پہنچے اوسکو جلا دے اور جب پیٹ مین
انتڑیان جلاوے اور ٹکڑے کرے اور پیپ ہے کہ دوزخیون کو ساتھ سردی کے جلاوے جیسے

ثلثة ارباع

جیسے آگ گرمی سے جلاتی ہے اور کہتے ہین عشاق گندی چیز کو بیچ لغت ترک کے جیسے
مذکور ہوئی پہلے کہ پیپ اور خون ہے اور یہان مراد پیپ ہے کہ گوشت اور پوست اور ستر گاہ
دوزخیون کی سے جاری ہووے پس اُسکو جمع کرکر دوزخیون کو کہلاوین اور اُن کو دوسرا
عذاب مانند عذاب مذکور کے طرح طرح کا ہووے بیچ عذاب کرنے کے لائے ہین کہ جب
سردارون کافرون کے کو دوزخ مین لاوین تابعدار اُن کے کو بھی ساتھ اُن کے لاوین اور
فرشتے سردارون کو کہین هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ۝
یہ گروہ کافرون کا آنے والا ہے مشقت سے دوزخ مین ساتھ تمہارے پس وہ کہین
کچھ مرحبا نہین ہے اُن کو یعنے خوش آنا تحقیق وہ لوگ داخل ہونے والے آگ کے ہین سبب
عملون اپنے کے جیسے کہ ہم آئے ہین مرحبا ایک لفظ ہے کہ واسطے تعظیم مہمان کے کہین
سردار تابعدارون اپنے کو سرزنش کرین ساتھ حرف لا مرحبا کے اور جب تابع سردارون سے
یہ بات سنین قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا فَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝ کہین گے بلکہ تم
اے سردار کافرون کے نہین کچھ خوش آنا تمکو اور تم ساتھ سرزنش کے لائق زیادہ ہو تمنے آگے
رکھا سبیون عذاب کے کہ واسطے ہمارے کہ گمراہ کیا تم سبب ہونیکے دوزخ مین آئے ہم پس
بُری قرار گاہ ہے دوزخ قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِی النَّارِ ۝
دوسری بار تابع کہین گے اے پروردگار ہمارے جس کسی نے آگے رکھا ہووے واسطے
ہمارے کفر کو اور گمراہی کو پس زیادہ کر تو اُسکو عذاب دوچند بیچ آگ کے گمراہی اُن کی کا
اور ہماری کا اور کہتے ہین سانپ بچھو دوزخ کے ساتھ اُن کے چھوڑین وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰی
رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ۝ اور کہین سردار قریش کے دوزخ مین کہ کیا ہے ہمکو
کہ آج نہین دیکھتے ہم اُن مردون کو کہ دنیا مین کہتے تھے ہم اُن کو بُرے اور مردود یعنے بلال
اور صہیب اور عمار اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ۝ پکڑا تھا ہمنے اُن کو دنیا مین
مسخری دوزخ مین نہین آئے یا ٹہیری ہوکہین اُن سے آنکھین ہماری یعنے ہم نہین دیکھتے اُنکو
آثار مین لایا ہے کہ حق تعالیٰ اس وقت فقیرون کے کو فرماوے تو اوپر بالاخانون بہشت کے
دکھلائی دیوین تو کافر اُن کو دیکھین اور حسرت اُن کو زیادہ ہووے اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ
اَهْلِ النَّارِ ۝ تحقیق یہ حکایت دوزخیون کی البتہ سچ ہے وہ جھگڑا کرنا دوزخ والون کا ہی
دوزخ مین قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ کہہ تو اے محمد کہ سوائے اسکے

ع ۳

نہین ہے کہ مین ڈرانیوالا ہون عذاب اللہ کے سے اور نہین ہے کوئی خدالایق بندگی کے مگر اللہ ایک
ذات کہ شریک قبول نکرے اور کثرت کو ساتھ وحدانیت اُسکی کے راہ نہو وے قہر کرنے والا
اوپر دشمنون کے ۵ غیرتش غیر در جہان نگذاشت ٭ وحدتش رسم این وآن برداشت ٭
گم شود جملہ ظلمت پندار ٭ تروا نوار واحد قہار ٭ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ
الْغَفَّارُ ۵ پروردگار اور پیدا کرنے والا آسمانون کا اور زمینون کا اور جو چیز کہ درمیان ان دونون کے
ہے مخلوقات سے خدا غالب بخشنے والا دوستون کو قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ۙ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ
کہہ تو اے محمد کہ جو چیز کہی ہمنے خبر بزرگ ہے کہ تم اُس چیز سے روگردانی کرنے والے ہو
نہایت غفلت سے یا نبوت میری شان بزرگ رکھتی ہے اور تم اُس سے روگردانی کرتے ہو
آخر غور کرو کہ اگر مین نبی نہوتا وحی مجکو نہ آتی مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۵
نہوتا مجکو کچھ علم سے ساتھ گروہ بلند تر کے یعنے فرشتون کی جسوقت جھگڑتے تھے بیچ شان آدم کی کے
کہ آیا بناتا ہے تو بیچ زمین کے پس اوپر نبوت میری کے دلیل روشن تر ہے کہ قصہ فرشتون کا اور
آدم کا بیان کرتا ہون اوپر اس طرح کے کہ اگلی کتابون مین مذکور ہے بغیر پڑھنے کتاب کے اور
بے سننے اوستاد کے اِنْ يُّوْحٰٓى اِلَيَّ اِلَّآ اَنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۵ نہین وحی کی جاتی ہے طرف میرے
مگر وہ کہ سوائے اسکے نہین ہے کہ مین ڈرانے والا ہون ظاہر سبب عذاب کے سے اِذْ قَالَ رَبُّكَ
لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ۵ جسوقت کہا پروردگار تیرے نے خاص فرشتون کو کہ تحقیق مین
پیدا کرنے والا ہون آدم کا کیچڑ سے مراد حضرت آدم علیہ السلام ہین فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ
مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ۵ پس جسوقت سیدھا بناؤن مین اُس کو اور قالب اُس کا خوبصورت
تیار کرون مین اور پھونکون مین بیچ اُس کے روح اپنی سے اللہ تعالیٰ نے روح کو بزرگی بخشنی یعنی
ساتھ ذات اپنی کے بزرگی اضافت کی دی واسطے پاکیزگی اور حاصل کلام کا یہ کہ جب روح بیچ
قالب اُسکی کے ڈالون مین اور زندہ ہووے پس بے اختیار گر پڑو تم اُسکو سجدہ کرنے والے
واسطے تکریم اُسکی کے فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۙ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ
الْكٰفِرِيْنَ ۵ پس سجدہ کیا فرشتون نے تمام یکمرتبہ خاص آدم کو پیچھے پھونکنے روح کے بیچ اُس کے
مگر شیطان نے سجدہ نکیا بڑا جانا اپنے تئین اور فرمان بجا نلایا اور تھا شیطان روز ازل مین کافرون سے
قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ۭ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ۵
کہا اللہ نے کہ اے شیطان کس چیز نے باز رکھا تجھکو اس سے کہ سجدہ کرے تو اُس چیز کو کہ پیدا کیا ہے

مین نے اسکو ساتھ دونون ہاتھ اپنے کے ذکر ہاتھ کا واسطے تحقیق اضافت خلقت آدم کے ہے
ساتھ حق سبحانہ تعالی کی یعنے ساتھ ذات اپنی کے پیدا کیا اُس کو مین نے بے مادر اور پدر کے انوار مین
لایا ہے کہ ذکر بیدیّ کا خبردار کرتا ہے اوپر زیادتی قدرت کے بیچ پیدایش آدم کے اور بعضی تفسیرن
مین آیا ہے کہ مراد ید قدرت اور ید نعمت ہے اور فتوحات مین فرمایا ہے کہ قدرت اور نعمت
ملی ہوئی ہے سب موجودات کو پس ساتھ اس تاویل کے آدم کو کچھ شرف حاصل نہووے پس ضرور
ہے اُس سے کہ بیچ بیدیّ کے معنے ہووین کہ دلالت کرین اوپر بزرگی آدم کے پس احتمال اوپر
دو نسبتون کے تنزیہ اور تشبیہ کے کہ آدم جمع کرنے والا دونون صفتون کا ہے مناسب دکھائی
دیتا ہے اور بحر الحقایق مین لایا ہے کہ مراد دو صفتون سے لطف اور قہر ہے اسواسطے کہ یہہ
دو صفتین اوپر سب صفتون اللہ کی کے ملی ہوئی ہین کیونکہ کوئی صفت نہین ہے کہ لطف سے
یا قہر سے خالی ہووے بعضے جلالی اور بعضے جمالی ہین تبارک اسم ربک ذی الجلال والاکرام اور کوئی
مخلوق نہووے کہ ان دونون صفتون سے ایک رکھتا ہووے جیسے کہ فرشتے لطف کرنیوالا ہے
اور شیطان قہر اور آدمی جائے ظاہر ہونے دونون صفتون کا ہے اور ساتھ جمع ہونے دونون
قابلیت کے سجدہ قبول کیا ہے اور اس معنی مین کہا ہے ؎ آمد آئینہ جملہ کون شلے ۔ آدمی
ز آئینہ نکردہ جلے ۔ گشتہ آدم جلائے این مرآت ۔ شد عیان ذات او بجملہ صفات ۔ مظہرے
گشت کلی و جامع ۔ سر ذات و صفات او لامع ۔ القصہ حق سبحانہ تعالی نے شیطان کو کہا
کیون سجدہ نکیا تو نے پیدا کئے ہوئے ہاتھون میرے کو آیا غرور کیا تو نے یا ہے تو بلند ہونیوالون سے
کہ لایق فوقیت کے ہین قال انا خیر منہ خلقتنی من نار و خلقتہ من طین ۵ —
شیطان نے دوسری قسم کو اختیار کر کے کہا کہ مین بہتر ہون آدم سے پس وجہ بہتر ہونے کی
بیان کرتا ہے کہ پیدا کیا ہے تو نے مجکو آگ سے کہ پاک اور نورانی ہے اور پیدا کیا آدم کو
کیچڑ سے کہ اُس مین کثافت اور سیاہی ہے اور اس قیاس مین خطائی اور تھوڑا سا
اس مذکور سے سورہ اعراف مین گذرا ہے اور کشف الاسرار مین فرمایا ہے کہ آگ سبب
جدائی کا ہے اور خاک وسیلہ ملنے کا آگ سے بھرنا آتا ہے اور خاک سے ملنا آدم کہ خاک سے
تھا ملگیا تو خلعت فاجتباہ کی پائی شیطان کہ آگ سے تھا پھر گیا تو ساتھ کہنے فاہبط منہا کے
مردود ہوا ایک دن ایک سودائی نے ساتھ سلطان العارفین کے کہا کیا ہوتا اگر یہ خاک نہوتی
ابو یزید نے شور کیا اُسکو اور کہا کہ اگر یہ خاک نہوتی آگ عشق کی روشن نہوتی اور سوز سینون کا

اور پانی آنکھوں کا ظاہر نہوتا اگر خاک نہوتی تو مہر ازل کی کون سنتا اور آشنا قرب لم یزل کا کون ہوتا ۵ ای خاک چہ خوش طینت قابل داری ۵ گلہائے لطف ہست کہ در گل داری در مخزن کنت کنز سر نقد کہ بود ۵ تسلیم تو کردہ اند در دل داری ۵ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ کہا اللہ نے کہ پس باہر نکل تو بہشت سے یا آسمان سے یا صورت فرشتون کی سے پس تحقیق تو راندہ گیا ہے اور سنگسار کیا گیا ہے رحمت سے اور مرتبہ کرامت کی سے وَاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۵ اور تحقیق اوپر تیرے لعنت میری ہے تا دن قیامت تلک قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۵ کہا شیطان نے کہ ای پروردگار میرے پس فرصت دے تو مجکو تا اس دن تلک کہ اٹھائے جائین آدمی قبرون سے غرض شیطان کی یہ تھی کہ شربت موت کا نہ چکھے قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۵ کہا اللہ نے کہ پس تحقیق تو ای شیطان فرصت دی گیون سے ہے تا اس دن تلک بیچ وقت معلوم کے کہ پہلی بار صور مین پھونکنا ہے کہ سب مر جاوین قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ کہا شیطان نے کہ پس قسم ہے ساتھ عزت تیری کے البتہ گمراہ کرونگا مین ان سب کو یعنے اولاد آدم کو مگر بندے تیرے ان مین سے کہ پاک کیے گئے ہین ناپاکی شرک اور شبہ سے قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۵ کہا اللہ نے کہ پس سچ میری طرف سے ہے اور سچ کہتا ہون مین کہ البتہ بھرون گا مین دوزخ کو تجھسے اور ان سے کہ تابعداری تیری کرینگے آدمیون اور جنون سے سب ان کی قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ کہہ تو ای محمد کہ نہین مانگتا ہون مین تم سے اوپر پہنچانے احکام کے مزدوری کو اور نہین ہون مین تکلف کرنے والون سے کہ اپنی طرف سے کچھ جوڑون اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ۵ نہین ہے قرآن مگر نصیحت اور شرافت واسطے عالمون کے جن اور آدمیون سے اور البتہ جانوگے تم خبر قرآن کی یعنے جو کچھ کہ اس مین ہے وعدہ وعید سے یا جانوگے تم خبر محمد کی اور سچ کہنے کی اس کے بعد وقت مرنے کے یا دن قیامت کے یا وقت ظہور اسلام کے واللہ اعلم بالصواب

سورۃ الزمر مکیۃ وھی | بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ | خمس وسبعون آیۃ

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۵ اوتارنا ہے کتاب کا یعنے قرآن شریف اور اتارنا

کاموں کا بدلا دیوے گا بیشک خدا تعالے جانتا ہے وہ کچھ جو کچھ دلون مین بہری ہین نیتین اور ارادے تمہارے کچھ اوس سے چھپا ہوا نہین وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ اور جس وقت پہنچی کافر کو سختی مصیبت یا بیماری یا فقر فاقہ کی تب پکارے پروردگار اپنے کو سب کی طرف سے پہر کر اوسی کی طرف التجا کرے یعنے مصیبت کے وقت بتون کا پوجنا بہول کر خدا تعالے کی طرف دل سے رجوع ہو کر دعا مانگے پہر جب دیوے خدا تعالے نعمت صحت کی یا جمعیت کی اپنے پاس سے اور رحم کرے اوسپر اپنے فضل سے اور رفع ہو مصیبت جاتی رہے تو بہول جاوے وہ کافر اوس اپنے پکارنے کو اور رجوع کرنے کو جس واسطے پکارتا تہا پہلے نعمت کے آنے سے اور بناوے خدا تعالے کے واسطے شریک برابر کے عبادت کرنے مین یعنے بتون کو پوجنا شروع کرے تو گمراہ کرے سیدہی راہ اسلام کی سے وہ بت کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اوس کافر کو کہ مزے اور عیش کرے اپنے کفر مین تہوڑا سا جیتا ہے تو آخر کو رہنے والون دوزخ کے سے ہے تو ہزار برس کا عیش قیامت کے عذاب کے مقابلہ جو ہمیشہ رہیگا تہوڑا ہے اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ بہلا وہ شخص جو تابعداری اور فرمان برداری کرے یعنے بندگی مین حاضر ہے گہڑیون پہر دن رات کے سجدہ کرتا ہوا یا کہڑا ہوا نماز مین ہے ڈرتا ہے آخرت کے عذاب سے اور امید رکہتا ہے اپنے پروردگار کی مہربانی سے کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کیا برابر ہو وین وہ جو جاننے والے ہون اور نہ جاننے والے ہون البتہ عقلمند ہی نصیحت پاتے ہین قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اون لوگون کو جو ایمان لائے ہین کہ اے میرے بندو ڈرو تم اپنے پروردگار سے یعنے بندگی کرو اور نافرمانی مت کرو واسطے اون لوگون کے نیکی ہے آخرت مین جنہون نے بہلائی کی ہے اس دنیا مین یعنے جو کوئی ایمان لایا اور اچہے کام کئے اوسکے واسطے آخرت مین بہلائی ہے بہشت بہرا ہوا نعمتون سے اور زمین خدا تعالے کی بہت چوڑی ہے البتہ صبر کرنے والون کو پورا دیا جاویگا بدلا اون کو بیشمار یعنے جو لوگ مصیبت مین یا عبادت کی سختی مین صبر کرتے ہین اور گلہ مصیبت کا اور کاہلی عبادت مین نہین کرتے اون کو بے نہایت نعمتین ملین گی کہتے ہین کہ کافر مکے کے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو کہتے تھے کہ

ع ۱
۹
۱۵

کس واسطے اپنے باپ دادا کے دین قدیم بتون کا پوجنا چھوڑ کر نیا دین پیدا کیا تب یہ آیت اوتری کہ
قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ وَأُمِرْتُ لِأَنْ أَكُونَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ
کہدے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ان مکے کے لوگون کو کہ بیشک مجکو حکم کیا ہے وہ کہ پوجون اور بندگی کرون
نری خدا تعالے ہی کی پاک کرکے اوسکے واسطے دین کو سب دینون کو چھوڑ کر اور حکم کیا ہے مجکو
وہ کہ ہون مین سب سے پہلے حکم بجا لانے والا تابعدار اور قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي
عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ کہہ کہ مین مقرر ڈرتا ہون کہ اگر نافرمانی کرون مین اپنے پروردگار کی اور
تمہارا کہا مانون تو گرفتار ہون عذاب مین بڑے دن کے جو وہ دن قیامت کا ہے اور قُلِ اللَّهَ
أَعْبُدُ مُخْلِصًا لَهُ دِينِي فَاعْبُدُوا مَا شِئْتُمْ مِنْ دُونِهِ کہہ خدا تعالے ہی کی بندگی کرتا ہون مین
نری اوسی کے واسطے پاک کرکے اپنے دین کو سب دینون سے پھر تم بندگی کرو جس کی چاہو سوائے
خدا تعالے کے اپنی سزا پاؤ گے جب کافرون نے یہ سنا تو کہا کہ نقصان کیا محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے
اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ کر تب یہ آیت آئی قُلْ إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَ
أَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَلَا ذَٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ کہدے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہ بیشک
نقصان پائے ہوئے وہ ہی لوگ ہین جنھون نے نقصان کیا اپنا آپ اور اپنے لوگون کا قیامت
کے دن یعنے قیامت کے دن دیکھے گا کافر ایمان لانے والون کو کیا کچھ نعمتین ملین گی اون کے
عزیزون سمیت اگر وہ ایمان لاتا تو ویسی ہی نعمتین اوسے بھی ملتین تب اپنا نقصان جانے گا اور اپنے
عزیزون سے جدا پڑے گا جانو لے تو کہ یہی ہے بڑا نقصان صریح جو اوس وقت سب دیکھین گے رسوائی
اور خواری اون کی اور لَهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ذَٰلِكَ يُخَوِّفُ اللَّهُ
بِهِ عِبَادَهُ يَا عِبَادِ فَاتَّقُونِ واسطے اون نقصان پائے ہوؤن کے اس طرح کا عذاب ہے جو سر پر
اون کے سائبان ہے آگ سے اور نیچے سے بھی اون کے آگ چھا رہی ہے ایسے عذاب سے ڈراتا ہے
خدا تعالے اپنے بندون کو تو بچین ایسے عذاب سے یعنے کفر شرک کو چھوڑ دین تو اوس عذاب مین
گرفتار نہون اے بندو میرے ڈرو مجھسے اور حکم مانو میرا کئی شخص پہلے ہی سے خدا تعالے کو ایک
جانتے تھے اور بتون کے پوجنے سے بیزار تھے جیسے حضرت سلمان فارسی اور حضرت ابو ذر غفاری انکے
حق مین یہ آیت اوتری کہ وَالَّذِينَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتَ أَنْ يَعْبُدُوهَا وَأَنَابُوا إِلَى اللَّهِ لَهُمُ
الْبُشْرَىٰ فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ
اللَّهُ وَأُولَٰئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ اور وہ لوگ جو بچے ہین اور کنارے ہوتے ہین شیطانون سے اور

بتون سے کہ پوجین اونہین اور رجوع کرتے ہین خدا تعالے کی طرف اون کو خوش خبری ہے دین اور
دنیا مین پھر اب اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم تو خوش خبری دے میرے اون بندون کو جو سنتے ہین بات
دین کی پھر تابعداری کرتے ہین اچھی سے اچھی اوس کی وہ لوگ جنکو دکھائی سیدھی راہ اسلام کی
خدا تعالے نے اور وہی لوگ عقلمند ہین جو اچھی بات سنکر مانتے ہین اور تیری بات سے بیزار نہین ہوے
اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ۝ اے پھر وہ کوئی جس پر لازم
اور ثابت ہو چکا حکم عذاب کا اے پھر تو اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ایسا ہے جو چھڑا دے اوس کو جو پڑا ہوا ہے
آگ مین یعنے جسے توفیق ایمان کی نہین دی ہے اوسے تو مسلمان نہین کر سکتا لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا
رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۝ وَعْدَ اللّٰهِ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ
اے پر وہ لوگ جو ڈرتے ہین اپنے پروردگار سے اور حکم بجا لاتے ہین خدا تعالے کا اور برے کامون سے
بیزار ہین اون کے واسطے بہشت مین ہین بالاخانے جھروکون کے اور اون بالاخانون پر اور
مکان ہین جھروکونوالے یعنے دو منزلہ سہ منزلہ مکان ہین بنائے ہوئے قدرت کے جو بہتی ہین نیچے
اون مکانون کے نہرین پاکیزہ ہمیشہ وعدہ کیا ہے خدا تعالے نے ایسی نعمتونکا مومنون سے خلاف
نکرے گا خدا تعالے اپنے وعدہ کو ہرگز اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ
ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا اِنَّ فِيْ
ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ اے کیا نہین دیکھا تو نے وہ کہ خدا تعالے نے نیچے بھیجا آسمان
پانی مینہ کا پھر چلایا اوس پانی کو زمین کے سوتون مین پھر باہر نکالا اور پیدا کیا اوس پانی سے کھیت طرح
طرح رنگ کے پہر بہار کا سبز یعنے اناج کئی رنگ کا پھر خشک ہوتے ہین اور پکنے پر آتے ہین دہ کھیتی
پھر دیکھتا ہے تو اوس کھیتی کو زرد ہو گئی ہوئی پھر کرتا ہے اوسکو خدا تعالے تو ٹے آپس مین ونہے ہوئے
بدشکل بیشک ان باتون مین البتہ سمجھوتی اور نصیحت ہے عقلمندون کے واسطے اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ
صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ فِيْ
ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ اے پر جس کا کھلا ہوا ہے سینہ واسطے دین اسلام کے یعنے جو شخص ایمان لایا اور محمد
صلے اللہ علیہ وسلم کی تابعداری اختیار کی پھر وہ روشنی مین ہے اپنے خدا تعالے کی مہربانی سے پھر
بڑا عذاب ہوتا ہے سخت دلون کی واسطے جن دلون مین مہر نہین اور بھرے ہوئے ہین خدا تعالے کی
یاد سے وہی لوگ ہین سیدھی راہ بھولے ہوئے صریحا اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا
مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ

ع ۲ ۱۴

خداتعالیٰ نے بھیجی بہتر اچھی سے اچھی بات سو وہ کتاب ہے یکسان دوہرائی ہوئی یعنے قرآن جو اُس کی
آیتوں میں خلاف اور ضد نہیں اور مقابلہ ہے دو دو چیزوں کا جیسے رحمت اور عذاب کا اور بہشت و
دوزخ اور مومن کافر کا جس اچھی بات کے سننے سے رونگٹے کھڑے ہوں اُن لوگوں کی کھال کے جو لوگ کہ
ڈرتے ہیں اپنے پروردگار سے پھر نرم اور ملائم ہو جاوے کھال اور دل اُن کو خدا کے یاد کرنے کے
واسطے یعنے مومن قرآن کو سنکر خوف سے کانپتے ہیں اور خداتعالیٰ کی رحمت سنکر اُس کی یاد میں محبت سے
مشغول ہوتے ہیں ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝
یہی راہ دکھانا خداتعالیٰ کا راہ دکھاتا ہے خداتعالیٰ سبب اس قرآن کے جسے چاہتا ہے اور جسے
گمراہ کرے خداتعالیٰ پھر نہیں اُسکے واسطے کوئی راہ دکھانے والا جو آوے راہ پر لاوے سواے
خداتعالیٰ کے اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا
كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝ کیا پھر وہ شخص جو روکتا ہے اپنے منہ پر بری طرح کا عذاب قیامت کے دن اور
کہیں گے ستم کرنے والوں کو جو لوگ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جادوگر اور جھوٹا کہتے تھے اُن ظالموں
کہیں گے کہ چکھو مزہ تم اُن کاموں کا جو دنیا میں تم کرتے تھے كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ
الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ جھوٹا کہا اُن لوگوں نے جو اُن مکے کے لوگوں سے پہلے تھے
اپنے وقت کے پیغمبروں کو پھر آیا اُن پر عذاب خداتعالیٰ کا اُس جگہ سے جو وہ لوگ نجانتے تھے
کہ اس جگہ سے اس طرح کا عذاب آوے گا فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ
الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ پھر چکھائے اُن لوگوں کو جو پیغمبر کو جھوٹا کہتے تھے وقف لازم
خداتعالیٰ نے رسوائی اور خرابی دنیا کی زندگانی میں یعنے قتل ہوئے اور جلاوطن ہوئے اور بند میں
پکڑے گئے اور بعضوں کی صورتیں حیوانوں کی ہوگئیں یہ عذاب دنیا کا تھا اور عذاب آخرت کا
تو بہت بڑا ہے اگر وہ ہوتے جاننے والے اس بات کے تو اُن کے حق میں بھلا تھا وَلَقَدْ ضَرَبْنَا
لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ اور مقرر ہم نے تمثیلیں ماریں اور
کہاوتیں کہیں اس قرآن میں سب چیزوں سے مکے کے لوگوں کے واسطے جو شاید کہ نصیحت مانیں
اور سوچ کریں اُس قرآن کی صفت بیان فرماتا ہے جس قرآن میں تمثیلیں ماریں کہ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ
ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ قرآن ہے عربی زبان میں جو اس میں کچھ کسی طرح کی کجی اور مروڑ نہیں
یعنے کچھ عیب اور نقصان نہیں شاید کہ مکے کے لوگ خوف الٰہی سے ڈریں اور کفر اور شرک کو چھوڑیں
ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ بیان کرتا ہے خدا تعالی ایک مثل مشرکون کی اور خدا کو ایک جاننے والون کی
سچ یہ مثل ہے کہ ایک آدمی جو اُس مین کئی ساجھی ہو وین جھگڑالو بد مزاج یعنے ایک غلام کئی شریکون کا
ہو وے اور شریک آپس مین موافق نہو وین ہر ایک اُس غلام کو کام خدمت کہین وہ غلام ایک کا بھی
حکم پورا نکر سکے کوئی خاوند اُس غلام سے راضی نہو وے اور ایک مرد نرا ایک شخص کا غلام ہو وے
اور یہ غلام اپنے ایک مالک کا حکم بجا لاوے راضی کر سکے پھر یہ مثل ان دونون غلامون کی برابر ہے
ایسی مثل مشرک کی ہے جو کئی خدا کو پوجتا اور بندگی کرتا ہے جو ایک کی پوجا کرتا ہوئے دوسرے
خدا اور تیسرے خدا کی طرف درمیان رہتا ہے اور جو شخص خدا تعالی کو وحدہ لاشریک سمجھ کر دل
لگا کر درمیان سے بندگی کرتا ہے یہ اور وہ کب برابر ہو سکتے ہین تمامی تعریفین اور سراہنا اچھے سے اچھا
اول سے آخر تک خدا تعالی ہی کو لائق ہے پر بہت لوگ نہین جانتے اس بات کو کہتے ہین کہ کافر
کہتے تھے کہ ہم راہ دیکھتے ہین کہ محمد صلی علیہ وسلم مر جاوین تو ہم چھوٹین خدا تعالی نے یہ آیت بھیجی
کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ ۵ بیشک تجھکو مرنا ہے اور مقرر
یہ سب مرنے والے ہین جلد پھر جبکہ سب کو مرنا ہے دوسرے کی موت کا دیکھنا نادانی ہے ثُمَّ إِنَّكُمْ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ۵ ع پھر تم مقرر قیامت کے دن اپنے پروردگار
کے آگے جھگڑو گے آپس مین جیسے کوئی کسی کا قرضدار ہو یا کسی کا کسی نے کسی طرح چورایا ہو
یا ستایا ہو تو دعوی کرے گا اور خدا تعالی اسے داد کو پہنچا ویگا اور سب کا حق دلاوے گا
جو وہ دن انصاف کا ہے اب خدا تعالی فرماتا ہے

ع ۱۰ ۱۴

۲۴ جز

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن كَذَبَ عَلَى اللَّهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ إِذْ جَاءَهُ أَلَيْسَ فِي

جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَافِرِينَ پھر کون ہے اُس سے بڑا ظالم جو جھوٹھ کہے خدا تعالی پر کہ اوسے
جورو اور بچے مقرر کیے یعنے سب سے بڑا ظالم وہی ہے اور جھوٹھ جانے قرآن کو جو سچ ہے
یعنے جب قرآن کو آگے اُس کے پڑہین تو کہے خدا کا کلام نہین یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو کہے جھوٹا
وہ بڑا ظالم ہے ای کیا نہین ہے دوزخ مین ٹھکانا اور رہنے کی جگہہ کافرون کو یعنے مقرر کافر
دوزخ ہی مین رہین گے وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ۵
اور وہ شخص جو آیا سچی لیکر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ شخص جس نے سچ جانا اوسے یعنے حضرت
صدیق اکبر یا حضرت مرتضی علی رضی اللہ عنہما یہی لوگ ہین ڈرنے والے جو خدا تعالی سے ڈرتے ہین

لَهُمْ مَّا يَشَاۤءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذٰلِكَ جَزٰۤؤُا الْمُحْسِنِيْنَ واسطے اُن لوگون کے ہے جو کچھ چاہین اُن کے پروردگار کے پاس سب طرح کی نعمت موجود ہے یہ ہے بدلا بھلائی کرنیوالون کا لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ تو دور کرے گا اور دور کرے خدا تعالیٰ اُن لوگون سے وہ برائی جو کی تھی اُنہون نے دنیا مین اور بدلا دیوے اُن کو بہت اچھے کامون کا اُن کے جو کئے تھے اُنہون نے دنیا مین اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ط ای کیا نہین ہے خدا تعالیٰ کام بنانے والا اپنے بندہ کے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو اُس کے دشمنون کو زیر کرے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو بتون کا عیب ظاہر کرتے تھے تو مشرک کہتے تھے کہ ایسی بات مت کہو ایسا نہو کہ ہمارے خداؤن سے تجھے دکھ پہنچے اور تیرا برا حال ہووے سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۚ اور ڈراتے ہین تجھکو یہ مشرک ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُن سے جنکو پوجتے ہین وہ سوائے خدا تعالیٰ کے یعنے بتون سے تجھے ڈراتے ہین اور جس کو گمراہ کرے خدا تعالیٰ پھر اُس کو کوئی راہ دکھانے والا نہین جو سیدھی راہ پر لاوے وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ۭ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ اور جسکو راہ سیدھی دکھاوے خدا تعالیٰ پھر نہین کوئی اُسے گمراہ کرنے والا اور بہکانے والا ای کیا نہین ہے خدا تعالیٰ زور آور بدلا لینے والا دشمنون سے جو اُس کے بھیجے ہوئے کو ستاتے ہین اور جھوٹا کہتے ہین وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ط اور اگر پوچھے تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان مشرکون سے جو کس نے پیدا کیا ہے آسمانون اور زمین کو البتہ کہین گے خدا تعالیٰ نے پیدا کیا ہے پھر تو قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ط کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ بھلا تم دیکھو غور کرکے جو کس کو پکارتے ہو سوائے خدا تعالیٰ کے اور اُن کو پوجتے ہو سمجھو تو کہ وہ کیا ہین اور کون ہین اگر چاہے خدا تعالیٰ جو مجھ پر سختی اور محنت اور تنگی ڈالی تو وہ تمہارے خدا ایسے ہین جو کھول دین میری سختی تنگی کو یا خدا تعالیٰ چاہے کہ مجھپر مہر کرے اور نعمت دیوے تو پھر وہ ایسے ہین۔ کہ روک رکھین خدا تعالیٰ کی نعمت کو مجھ سے یہ سنکر مشرکون کو جواب نہ آیا چپ ہو رہے تب خدا تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۭ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ہ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کفایت کرے اور بس ہے مجھکو خدا تعالیٰ وحدہ لا شریک اُسی پر بھروسا کرتے ہین بھروسا کرنیوالے

اور اپنے کام اُسے سونپ دیتے ہین قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ فَسَوْفَ
تَعْلَمُوْنَ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم مکے کے لوگون کو کہ اے قوم میری کرو تم کام اپنے جگہ جو تمہارا جی چاہتا ہے اور مین بھی
کرتا ہون اپنا کام پھر سویرے جانوگے جو کس کے اوپر عذاب رسوا کرنے والا آتا ہے اور کس پر
اُترتا ہے عذاب ہمیشہ رہنے والا اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ فَمَنِ اهْتَدٰى
فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ بیشک ہم نے آتاری
تجھپر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کتاب سچ اور درست یعنے قرآن واسطے لوگون کے پھر جو کوئی راہ پر
آیا اور قرآن کا حکم مانا پھر فائدہ اُس کا اُسی کے واسطے ہے اور جو کوئی گمراہ ہوا اور قرآن سے
منہہ پھیرا پھر ٹھیک گمراہی اُس کی اُسی پر ہے اور تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہین اُن پر ذمہ دار
تیرا کام سنادینا ہے اور بس اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا
فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ خدا تعالی کھینچ لیتا ہے جانون کو اُن کے مرنے کے وقت
اور وہ جانین جو نہین مرتے ابھی اُن کو نیند مین کھینچتا ہے پھر رکھ چھوڑتا ہے اُن جانون کو
جن پر موت مقرر ہو چکی ہے اور پھر بھیجتا ہے اُن جانون کو جو موئی نہین ہے ایک وقت مقرر
کئے ہوئے تک یعنے موت کے وقت تک اِن باتون مین البتہ نشانیان ہین خدا تعالی کی
قدرت کے واسطے اُس قوم کے جو غور سے فکر کرتے ہین اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ
قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ۝ اے کیا مشرکون نے پکڑے ہین
سوا خدا تعالی کے سفارشی چھوٹانے والے عذاب سے کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ اگرچہ
نہو وے کچھ اُن کو اختیار چھوٹانے کا اور سمجھ نہین اور انہین خبر نہو کہ ہماری پوجا کون کیا کرتا تھا
قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝
کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ خدا تعالی ہی کو ہے سفارش اور بخشوانا تمامی یعنے وہی مالک ہے
اور اُس کے حکم بغیر کوئی نہ بخشوا ویگا خدا تعالی ہی کو ہے بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی
پھر اُسی کی طرف تم سب پھر جاؤگے وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ
لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ اور جب مذکور ہوتا ہے
خدا تعالی وحدہ لاشریک کا لوٹ جاتے ہین اور اوداس ہوتے ہین دل اُن لوگون کے جو آخرت پر

ایمان نہین لائے اور قیامت کو سچ نہین جانا اور جب مذکور ہووے اُن کا جو سوائے خدا تعالیٰ
کے ہین اسیوقت خوش ہووین اُن کے جی اُس ذکور سے قُلِ اللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
عٰلِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِکَ فِیْ مَا کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ ہ کہہ اے محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کہ اے پروردگار بنانے والے آسمانوں کے اور زمین کے جاننے والے
چھپے ہوئے کے اور کھلے ہوئے کے تو ہی حکم کریگا اپنے بندوں مین قیامت کے دن
جس چیز مین وہ جھگڑتے ہین بیچ دین مین وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّمِثْلَہٗ
مَعَہٗ لَافْتَدَوْا بِہٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَبَدَا لَھُمْ مِّنَ اللّٰہِ مَا لَمْ یَکُوْنُوْا یَحْتَسِبُوْنَ
اور اگر ہووے اُن لوگون کو جنہون نے ظلم کیا یعنے ایمان نہ لائے جو کچھ کہ ہے زمین مین مال ساری
دنیا کا یعنے کافر اگر ساری دنیا کے مال پر مالک ہووین اور اتنا ہی اور بھی اُن پاس ہووے
اُس کے ساتھ یہ سب مال اپنے چھڑوائی کے بدلے مین دیوین جو اُس سب مال کو دیکر چھوٹے
بُرے عذاب سے قیامت کے دن اور ظاہر ہوگا اُن کے سامنے خدا تعالیٰ کی طرف سے
جو اُن کے خیال مین نہ تھا یعنے مشرک سمجھتے ہین کہ بتون کے طفیل ہم خدا تعالیٰ کی نزدیکی ہون گے
قیامت کے دن سو اُس دن اُلٹا اُن کی سمجھ سے اُنھین نظر آویگا جو انہین بتون کے سبب سے
خدا تعالیٰ کے غضب مین گرفتار اور خدا تعالیٰ سے دور ہون گے وَبَدَا لَھُمْ سَیِّاٰتُ مَا کَسَبُوْا
وَحَاقَ بِھِمْ مَّا کَانُوْا بِہٖ یَسْتَھْزِءُوْنَ اور ظاہر ہوگا سامنے اُن کے بُرائی اُن کامون
کی جو وہ کرتے تھے اور گھیرلے گا اور آ پڑے گا اُن پر وہ جو اُس سے ٹھٹھا کرتے تھے یعنے قیامت
کے دن کے عذاب کو جھوٹھ جانکر ٹھٹھا کرتے تھے سو اُس مین گرفتار ہون گے فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ
ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰہُ نِعْمَۃً مِّنَّا قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِیْتُہٗ عَلٰی عِلْمٍ بَلْ ھِیَ فِتْنَۃٌ وَّلٰکِنَّ
اَکْثَرَھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ہ پھر جب پہنچی کافر کو سختی تنگی یا بیماری سے تو پکارے ہمکو اور دعا مانگے
اور عاجزی کرے ہماری درگاہ مین پھر جب دیوین ہم اُس کو بخشش اپنے پاس سے اور اُس
بلا اور سختی سے چھوٹے تو کہے کہ البتہ یہ نعمت مال مجھے دیا ہے سو میری عقل کے سبب دیا ہے
یعنے اپنے جی مین سمجھتا ہے کہ مین اس دولت کے لائق ہون اور اپنی دانائی سے پیدا کیا ہے
مین نے جیسے کہ ایسا ہی قارون نے کہا تھا یہ بات غلط سمجھا ہے بلکہ یہ مال دولت آزمایش کو
دی ہے تو جانین لوگ کہ خدا تعالیٰ کا شکر بجا لاتا ہے یا ناشکری کرتا ہے پر بہت لوگ اس بات کو
نہین جانتے قَدْ قَالَھَا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ فَمَآ اَغْنٰی عَنْھُمْ مَّا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ

تحقیق جو کہا اُس بات کو اِن لوگوں نے جو پہلے تھے جیسے قارون نے کہا تھا کہ میں نے
یہ دولت اپنی عقل اور قابلیت سے پیدا کی ہے اور میں ہی اِس لایق تھا اور اُس کے دوستوں نے
بھی اُس بات کو سچ جانا سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ پھر اُن کے کام نہ آئی وہ دولت اور عذاب
اُن پر سے دور نہ کیا اُس دولت نے جو انھوں نے کمائی کر کے پیدا کی تھی فَاَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ
مَا كَسَبُوا وَالَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ هٰؤُلَاءِ سَيُصِيبُهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ
پھر پہنچی اُن کو برائی اُن کاموں کی جو وہ کرتے تھے اور وہ لوگ جنہوں نے
ستم کیا ناشکری کر کے اسوقت کے لوگوں سے سو یہ اُن کو بھی پہنچے گی برائی اُن
کے کاموں کی جو انہوں نے کیے ہیں اور نہیں یہ لوگ عاجز کرنے والے خدا تعالیٰ کو جو
اُن پر عذاب نہ کر سکے اَوَلَمْ يَعْلَمُوا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيَقْدِرُ اِنَّ
فِي ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ای کیا کے لوگ نہیں جانتے وہ کہ خدا تعالیٰ کشادہ کرتا ہے
روزی جس پر چاہتا ہے مختار ہے بیشک ان باتوں میں البتہ نشانیاں ہیں واسطے اُن لوگوں کے
جو ایمان لائے ہیں اور خدا تعالیٰ ہی کو روزی دینے والا جانتے ہیں بعضے کافر اور مشرک
جو بہت طرح طرح کے گناہ کرتے تھے وہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے
اور عرض کی کہ یا رسول اللہ جو تم کہتے ہو کہ ایمان لاؤ یہ بہت اچھی بات ہم
پر ایک طرح ہم قبول کرتے ہیں کہ ہمیں بتاؤ جو ہم نے آج تک گناہ کیے ہیں یہ سب خدا تعالیٰ
بخشے گا یا نہیں تب یہ آیت اتری کہ ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا
عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ
الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ کہہ کہ ای وہ بندو میرے جنہوں نے بہت گناہ بے اندیشہ کیا ہے
اور کرتے چلے گئے اپنے جی کی خوشی اُن کو کہہ کہ نا امید مت ہو تم خدا تعالیٰ کی مہر سے بیشک
خدا تعالیٰ بخشدیوے گا سارے گناہ بغیر شرک کے یعنے مشرک نہ بخشے جاویں گے بیشک
خدا تعالیٰ وہی بخشنے والا مہربانی کرنے والا ہے اپنے بندوں پر جو شرک اور کفر
چھوڑ دیویں وَاَنِيْبُوْا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ
لَا تُنْصَرُوْنَ اور رجوع کرو سب کو چھوڑ کر اپنے پروردگار کی طرف اور حکم مانو اپنے خدا تعالیٰ کا
پہلے اُس سے جو آوے تم پر عذاب یعنے جب عذاب آوے گا تو پھر کوئی تمہاری مدد نہ کریگا
اور عذاب سے بچھڑا سکے گا اور اسوقت توبہ بھی نہ قبول ہوگی وَاتَّبِعُوْا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ

ع ۵

مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ اور پیروی تابعداری
کرو بہت اچھی اُس چیز سے جو تمہاری طرف اُتارا ہے تمہارے پروردگار نے یعنے قرآن مین
جو لکھا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو فرماوین وہی کرو پہلے اُس سے جو آوے
تم پر عذاب ایکا ایک اور تم نجانو اس کے آنے کو جو علاج کرو اگرچہ نہ کر سکو گے اور تابعداری
کرو پہلے اُس سے اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ
لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ۝ جو کہ کہے کوئی شخص کہ ہائے افسوس اسواسطے جو کسی تقصیر کی مین نے
خدایتعالی کے نزدیک ہونے کاموں مین اور رہا مین ہنسی ہین یعنے خدایتعالی اور رسول کی
باتون کو ہنسی اور ٹھٹھے مین ڈالا اور اُن کو سچ جانکر نمانا اور تابعداری کرو اوس سے پہلے جو
اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ
اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ یا کہے کہ اگر خدایتعالی راہ دکھاتا تو البتہ مین ہوتا ڈرنیوالون سے
اور شرک نکرتا مین یا کہے جسوقت کہ عذاب سامنے صریحا نظر آئے کہ ای اچھا ہوتا جو کسی
طرح پھرنا ہوتا مجھے دنیا مین دوبارا تو پھر جاکر وہان ہوجاؤن مین نیک کام کرنیوالون سے
یعنے نیک بختون مین داخل ہوتا مین ہی تب اُس پچتانے والے کو کہین گے کہ بلٰی
قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ
ہان مقرر آیا تھا تجھ پاس ہمارا حکم پیغمبر کی زبانی پھر تو نے جھٹلایا اُس کو اور تکبری کی اور نمانا
اُسے اور تھا تو کافرون سے وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ
اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ اور قیامت کے دن دیکھیگا تو اُن کو جنہوں نے جھوٹھ کہا
خدایتعالی پر یعنے کہا کہ اُسے جورو اور بچے ہین مُنہ اُن کا کالا ہوا دیکھے گا تو جو پہچانے جاوینگے
کہ یہ دوزخی ہین ای کیا نہین دوزخ مین گھر اور مکان ہمیشہ رہنے کا تکبری کرنیوالون کے
واسطے وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝
اور بچالیویگا اور چھڑا دیویگا خدایتعالی سب طرح کے عذاب سے اُن لوگون کو جو
ڈرتے تھے اور بچے رہتے تھے دنیا مین شرک سے سب چھٹکارے اُن کے
یعنے انھون نے عذاب سے چھوٹنے کے کام کئے تھے نہ کھینچینگے اُن تلک برائی
اور نہ وہ لوگ غمگین ہونگے اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ خدایتعالی
پیدا کرنے والا ہے سب چیز کا اور وہی سب چیز پر اختیار رکھتا ہے لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ اسی پاس ہین کنجیان آسمانون کی اور زمین کی یعنی وہی مالک ہے آسمان اور زمین کا اور وہ لوگ جو نہین مانتے خدا یتعالی کے قرآن کو اور آیتون کو اور اُس کی قدرت کی نشانیون کو وہی لوگ نقصان پائے ہوئے ہین کافر کیسے کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے تھے کہ اپنے باپ دادا کا دین قبول کرا ور یہ نیا دین چھوڑ دے سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ کہہ تو کہ ای کیا سوائے خدا یتعالی کے کہتے ہو تم مجھکو کہ بندگی کرون مین اور کسو کی ای احمقو وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ٥ اور مقرر پیغام بھیجا تیری طرف اور اُن کی طرف جو تجھسے پہلے پیغمبر تھے ہر ایک کو کہا تھا کہ اگر شریک پکڑا تو نے کسی کو خدا یتعالی کے ساتھ تو البتہ نکمی اور خراب ہوجاوینگے سب نیک کام تیرے اور البتہ ہووے گا تو نقصان پایون ہوؤن سے بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ بلکہ خدا یتعالی ہی کی بندگی کرا ور ہو تو شکر کرنے والون مین سے جو ہمیشہ اُس کی نعمتون کا شکر کرتا رہ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ٥ اور قدر نہین جانتے اور تعظیم اور تعریف نہین کرتے خدا یتعالی کی یہودی جیسے کہ تعظیم اور تعریف اُس کے لائق ہے اور زمین ساری اور سب اُس کی مٹھی مین ہون گے قیامت کے دن اور آسمان لپٹے ہوئے ہونگے اُسکے داہنی ہاتھ مین سو ان باتون کو خدا یتعالی ہی جانے جو کیونکر ہین پاک ہے خدا یتعالی اور بلند ہے وہم اور خیال سب کے سے اور جو کچھ کہ یہ شریک بناتے ہین اُس سے بے لاگ ہے وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ٥ اور پھونکیگے قرنائی مین پہلی بار پھر اُس کی آواز سے بیہوش ہوکر گر پڑیگا جو کوئی کہ ہوگا آسمانون مین اور جو کوئی کہ ہوگا زمین مین یعنے اُس قرنائی کی پہلی آواز سے آدمی اور فرشتے جن اور پری حیوان جو کوئی اُسوقت ہوگا سب بیہوش بلکہ بیجان ہوجائے گا مگر وہی جسکو چاہے خدا یتعالی جیسے عرش کے اُٹھانے والے فرشتے اور بہشت دوزخ کے دربان ہوش مین رہین گے پھر کئی ہزار برس پیچھے پھونکا جاوے گا قرنائی مین دوسری بار تو پھر اُسوقت سب وہ جو بیہوش ہوئے تھے اور سب مُردے گورون سے اُٹھ کھڑے ہوکر دیکھین گے ہر طرف حیران سے وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور روشن ہوگی زمین قیامت کے دن

اوّل سے آخر تلک اُسی خدا تعالی کو لائق ہے جس نے ہم سے سچ کیا اپنے وعدہ کو اور ورثہ دیا ہم کو زمین بہشت کی جو مکان لیتے ہین بہشت مین جس جگہہ چاہتے ہین یعنے بہشت مین جہان چاہتے ہین وہان رہتے ہین کسی کی مزاحمت نہین پھر کیا خوب ہے بدلا اچھے کام کرنے والون کا وَتَرَى الْمَلَٰئِكَةَ حَافِّينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۖ وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْحَقِّ وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَٰلَمِينَ اور تو دیکھتا ہے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرشتون کو جو گھیرے ہوئے ہین گرد عرش کا یعنے طواف کرتے ہین تسبیح کرتے ہوئے اپنے پروردگار کے تعریف کی اور انصاف ہوگا خلقت مین ساتھ واجبی کے قیامت کے دن ناحق عذاب کسی پر نہوگا اور کہین گے سب کہ تمامی تعریف اور سراہنا خاص سے خاص خدا تعالی ہی کو لائق ہے جو پروردگار سارے عالم کا پیدا کرنے والا ہے

ع ۸ ربع ۵

سورة المؤمن مکیة وهی خمس وثمانون آیة　بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

حٰمٓ یہ حرف جدا جدا بھید ہے خدا تعالی کی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان اور بعضے علما کہتے ہین کہ حا سے اشارہ ساتھ حکم خدا تعالی کے جو ہرگز ٹلتا نہین اور میم سے اشارہ ہے ساتھ ملک خدا تعالی کے جو اُسے ہرگز کبھی کمی اور زیادتی نہین سو خدا تعالی قسم یاد فرماتا ہے اپنے حکم اور ملک کی اسبات پر کہ تَنزِيلُ الْكِتَٰبِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ بھیجنا قرآن کا خدا تعالی کے پاس سے ہی کیا خدا تعالی جو بڑا زبردست سب کچھ جاننے والا ہے اور وہ خدا تعالی غَافِرِ الذَّنبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ بخشنے والا گناہون کا اور قبول کرنے والا توبہ کا مسلمانون کی جنہون نے صدق دل سے کلمہ پڑھا سخت عذاب کرنے والا ہے کافرون پر صاحب ہے نیک کامون کا اور بڑائی کا نہین کوئی خدا ایسا جس کی بندگی کیجئے مگر وہی وحدہ لاشریک جو اُسی کی طرف سب کو پھر کر جانا ہے اپنے اپنے کامون کا حساب دیکر موافق اُن کامون کے بدلا لینے کو مَا يُجَٰدِلُ فِيٓ ءَايَٰتِ اللَّهِ إِلَّا الَّذِينَ كَفَرُوا۟ فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَٰدِ نہین جھگڑتے آیتون مین جو خدا تعالی نے بھیجی ہین مگر وہی لوگ جو ایمان نہین لائے یعنے سوائے کافرون کے اور کوئی قرآن کی آیتون مین کسی طرح کی تکرار نہین کرتا پھر چاہیئے تجھے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ بہکاوے پھرنا کافرون کا جو شہرون مین سوداگری کو جاتے ہین یعنی یہ اپنے جی مین نہ سمجھو کہ کافر سوداگری

وولتمند ہونگے یہ بات نہین بلکہ آخر کو انہین نقصان اور خرابی ہوگی كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ
قَوْمُ نُوحٍ وَالْأَحْزَابُ مِنْ بَعْدِهِمْ وَهَمَّتْ كُلُّ أُمَّةٍ بِرَسُولِهِمْ لِيَأْخُذُوهُ وَجَادَلُوا
بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ فَأَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۵ جھٹلا چکے پہلے اِن مکے کے
لوگون سے قوم نوح نبی علیہ السلام کی انہین کو اور کئی قوم جھٹلا چکین اپنے اپنے وقت کے پیغمبرون کو
نوح علیہ السلام کی قوم سے پیچھے اور ہر ایک قوم نے قصد کیا اپنے اپنے وقت کے پیغمبر پر واسے
پکڑلین تو کہ دینے کو اور لڑے جھگڑے پیغمبرون سے ناحق اسواسطے کہ نکما اور عبث کرین اوس
جھگڑنے سے سچی بات یعنے اسواسطے جھگڑتے تھے جو خدا اور رسول کے حکم کو نکما کرین سو یہ کیونکر
ہوتا پھر پکڑا مینے ان کافرون کو عذاب مین جو ناحق لڑتے تھے پیغمبرون سے عذاب مین پکڑ کے
ہلاک کیا ان سب کو پھر کیسا ہے ہمارا عذاب کرنا دیکھو تو دہیان کرکے وَكَذَٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ
رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ أَصْحَابُ النَّارِ ۵ اور ایسے ہی درست اور
ثابت ہو حکم تیرے پروردگار کا اوپر ان لوگون کے جو ایمان نہ لائے اور کافر ہی رہے یہ حکم
کہ کافر رہنے والے دوزخ کے ہین اور الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ
رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا وہ فرشتے جو اٹھاتے ہین عرش کو اور وہ
فرشتے جو عرش کے آس پاس رہتے ہین تعریفین اور بڑائیان ہمیشہ کرتے ہین اپنے پروردگار کی اور
ایمان لائے ہین خدائیتعالی پر اور بخشواتے ہین خدائیتعالی سے ان لوگون کو جو ایمان لائے ہین اور کہتے
ہین وہ سب فرشتے کہ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا
سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ۵ اے پروردگار ہمارے پہنچ گئی ہے سب چیز پر تیری بخشش اور سمجھ بوجھ
تیری یعنی سب چیز کی تجھے خبر ہے اور سب پر تیری مہر ہے پھر بخش تو گناہ ان لوگون کے جنہون نے توبہ
کی اور تابعداری کرتے ہین تیرے راہ کی جو دین اسلام ہے اور اپنی پناہ مین رکھ ان توبہ کرنیوالون کو
عذاب سے دوزخ کے اور کہتے ہین وہ سب فرشتے کہ رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدتَّهُمْ
وَمَن صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ
اے پروردگار ہمارے پہنچادے ان توبہ کرنے والون کو باغون مین ہمیشہ رہنے کے اپنے
فضل سے یعنی اس بہشت مین داخل کر ان کو جس بہشت کا وعدہ دیا ہے تونے ان کو قرآن مین اور
لاؤ بہشت مین ان کے باپ دادا سے اسکو جو نیکبخت ہوا اور ان کی جورون سے اور ان کی اولاد جو
کہ نیک بخت اچھے کام کرنے والے ہو وین ان کو بہشت مین داخل کر بیشک تو بڑا زبردست ہے سب کچھ

سمجھنے جاننے والا اور کہتے ہین وہی فرشتے وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ۭ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ اور اپنی پناہ مین رکھ اُنھین توبہ کرنے والون کو بُری چیزون سے اور بُرے کامون سے اور جسکو بچاوے بُرائیون سے اس دن دنیا مین پھر بیشک کے بخشش کی تو نے اُس پر آخرت مین اور یہ بات وہی پاتی ہے اور بڑے مدعا کو پہنچنا ہی اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ بیشک وہ لوگ جو کافر ہوئے پکارے جاوین گے یعنے جسوقت کہ کافر دوزخ مین جانے لگین گے تو اپنے اوپر آپ غصہ کرین گے کہ کیون ہم دنیا مین ایمان نہ لائے اور دشمنی کرین گے اپنے سے آپ۔ تب فرشتے اُن کو پکار کر کہین گے کہ ہر طرح بیزاری اور دشمنی خدایتعالیٰ کی تم پر بہت زیادہ ہے اِس دشمنی اور بیزاری تمہاری سے جو تم اپنے سے آپ کرتے ہو اِس واسطے کہ جب تمکو دنیا مین بلاتے تھے ایمان کی طرف یعنے کہتے تھے کہ ایمان لاؤ پھر اُسوقت تم نہ مانتے تھے اور ایمان نہ لاتے تھے تب پھر قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ کہین گے کافر اے پروردگار ہمارے مارا تو نے ہمین دو بار اور جلایا تو نے ہمین دو بار ایکبار مارا موت کے وقت پھر قبر مین جلایا ہمکو فرشتون سے جواب کرنے کو پھر مارا قبر مین دوسری بار پھر جلایا اب قیامت کے دن پھر ہمنے اقرار کیا اور پہچانا اپنے گناہون کو پھر اب کہین راہ باہر نکلنے کی ہے دوزخ سے یعنی ہمنے قبول کیا کہ ہم مقرر گنہگار ہین ہماری تقصیر معاف کر یہان سے نکلنے کی راہ بتا تب فرشتے اُن کو نکلنے سے نا امید کر کے کہین گے ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗٓ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ۭ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ یہ عذاب شدید کا تم پر اِس سبب سے ہے کہ جسوقت تمہارے سامنے پکارتے تھے خدایتعالیٰ کو جو وہ ایک ہے تو تم کافر ہوتے تھے اور نہ مانتے تھے اور اگر خدا کے ساتھ شریک کرتے تو تم ایمان لاتے تھے اور مان لیتے تھے اس بات کو تم دنیا مین پھر اب حکم خدایتعالیٰ بہت بڑے بزرگوار کا ہے کہ تم سدا دوزخ مین رہو هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ رِزْقًا ۭ وَمَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ۝ وہ ہی خدایتعالیٰ جو دکھاتا ہے تمکو نشانیان اپنی قدرت کی اور بھیجتا ہے تمہارے واسطے آسمان سے روزی یعنی مینھ برساتا ہے آسمان سے تو اناج پیدا ہوتا ہے اور نصیحت نہین مانتا مگر وہی جو پھرے خدایتعالیٰ کی طرف سب گناہون کو چھوڑ کر چاہیے تمکو اے لوگو فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ پھر بندگی

کرو تم سب خدا تعالیٰ کی نری جو صرف اسی کی خوشی کے واسطے بندگی ہو اور کچھ کسی طرح کی غرض نہ رکھو اگرچہ کافر برا بھی مانین تو بھی تم اس کی بندگی نہ چھوڑو ہرگز جو وہ خدا تعالیٰ جل جلالہ رفیع الدرجٰت ذو العرش یلقی الروح من امرہ علیٰ من یشاء من عبادہ لینذر یوم التلاق ۝ یوم ھم بٰرزون ۵ لا یخفیٰ علی اللہ منھم شیء لمن الملک الیوم للہ الواحد القھار ۝ اونچے کرنے والا ہے درجے نیک بندون کے اور صاحب ہے عرش کا یعنے پیدا کرنے والا اور مالک ہے عرش کا بھیجتا ہے روح الامین کو یعنے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بھیجتا ہے اپنے حکم سے جس پر چاہتا ہے اپنے بندون سے یعنے جسے چاہتا ہے پیغمبری دیتا ہے اور پیغام اپنے بھیجتا ہے تو وہ بندہ یعنے پیغمبر ڈراوے دن ملاقات کے سے یعنے پیغمبر کہے اپنی امت کو کہ ڈرو اس دن سے جس دن تم اپنے کئے کامون کو روبرو پاؤ گے ایسے کام نکرو جو اس دن شرمندہ ہو جس دن کہ لوگ نکل پڑین گے اپنی گورون سے باہر یعنی قیامت کو سو اس دن چھپے نرہین گے خدا تعالیٰ پر ان لوگون کے کامون سے کوئی چیز اور پکاریگا پکارنے والا اس دن جو کس کی بادشاہت ہے آج کے دن اور حکم کس کا جاری ہے تب سب بندے کہین گے کہ خدا تعالیٰ ہی کا حکم جاری ہے اور اسی کی بادشاہت ہے جو وہ ایک بڑا زبردست ہے الیوم تجزیٰ کل نفس بما کسبت لا ظلم الیوم ان اللہ سریع الحساب ۝ آج کے دن بدلا دیا جاویگا ہر آدمی کو اس کام کا جو اس نے کیا ہے دنیا مین نہ ظلم ہوگا آج کے دن یعنی نہ کسی کے بدلے کسی کو عذاب ہوگا اور نہ کسی کو گناہ سے زیادہ عذاب ہوگا اور نہ کسی کے نیک کام کے بدلے برائی ملیگی بیشک خدا تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے یعنی ایک شخص کے حساب لینے کی دوسرا شخص راہ نہ دیکھے گا بلکہ سب کا حساب برابر ایک وقت مین لیا جاویگا وانذرھم یوم الاٰزفۃ اذ القلوب لدی الحناجر کٰظمین ۝ ما للظٰلمین من حمیم ولا شفیع یطاع ۝ اور ڈرا ان لوگون کو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پاس کے دن سے جس وقت کہ پہنچین گے دل ان کے نزدیک گلون کے یعنی قیامت کے دن نہایت خوف اور دہشت اور گھبراہٹ سے جا مین حلق تلک آن پہنچین گی اور سب لوگ غم و غصہ مین ہونگے نہین کوئی ظالمون کا اس دن دوست مہربان اور نہ کوئی بخشانے والا جس کی باتون کو مانین یعنی اس دن کافرون کو کوئی بڑا دوست بخشانے والا ایسا نہوگا جس کے بخشانے سے بخشے جاوین اور ان کی بات قبول ہووے یعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور ۝ جانتا ہے خدا تعالیٰ آنکھون کی چوری کو یعنے جس چیز کا دیکھنا حرام ہے اس پر نگاہ کرنا اور جانتا ہے خدا تعالیٰ وہ جو تم چھپاتے ہو اپنے سینون مین عداوت مسلمانون کی واللہ یقضی بالحق

ع ۱۱ ۷

وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَقْضُونَ بِشَيْءٍ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ اور خدا تعالی حکم
چلاتا ہے سچا اور درست اور وہ جو جنکو پکارتے ہین بت پوجنے والے سوائے خدا تعالی کے وہ حکم
نہین چلاتے کچھ بھی یعنی بتون کو کچھ مقدور اور قدرت نہین جو کچھ بھی حکم چلا سکین بیشک خدا تعالی
سننے والا ہے سب کی باتون کا دیکھنے والا ہے سب کے کامون کا أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ كَانُوا مِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوا هُمْ أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ
فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَاقٍ ۝ اور کیا سافری نہین کرتے
مکے کے لوگ ملک مین شام اور یمین کی طرف سوداگری کرنے کو پھر دیکھین جو کیسا ہوا آخر کام اُن لوگون کا
جو تھے ان سے پہلے جیسے عاد اور ثمود کی قوم جو تھے وہ بہت سرکش اور زیادہ زور آور اور قوت
اور ڈیل اور قدین مکے کے لوگون سے اور نشانیان چھوڑ گئے وہ ملک مین جیسے قلعہ بڑے بڑے
مضبوط اور حویلیان بڑی بڑی جو یہ اجڑے ہوئے دیکھتے ہین راہ مین اُس طرف کے پھر جب
ویسے لوگون کو پکڑا خدا تعالی نے عذاب مین سبب اُن کے گناہون کے جو کرتے تھے وہ سلوک
پیغمبرون سے نہ تھا کوئی اُن کو خدا تعالی کے عذاب سے بچانے والا ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانَتْ
تَأْتِيهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَكَفَرُوا فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ إِنَّهُ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ پکڑنا عذاب مین اِس
سبب تھا جو آئے اُن پاس پیغمبر اون کے وقت کی نشانیان روشن ساتھ لیکر اپنے پیغمبر ہونے
کی پھر وہ لوگ کافر ہوئے اور پیغمبرون کو کہا کہ تم جھوٹے ہو پھر پکڑا عذاب مین اُن کو خدا تعالی نے
بیشک خدا تعالی زبردست سخت عذاب کرنے والا ہے کافرون کو وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَى بِآيَاتِنَا
وَسُلْطَانٍ مُبِينٍ ۝ إِلَى فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَقَارُونَ فَقَالُوا سَاحِرٌ كَذَّابٌ اور بیشک ہمنے
بھیجا موسی علیہ السلام کو سمیت اپنی نشانیون کی اور دلیلون روشن کی فرعون کی طرف اور ہامان کی
طرف جو وزیر تھا فرعون کا اور قارون کی طرف جو نزدیک رہنے والا اور مصلحت مین بیٹھنے والا تھا
فرعون کے حضرت موسی علیہ السلام نے معجزہ دکھائے اور کہا کہ خدا تعالی کو برحق ایک جان کر
اُسی کی بندگی کرو اُنہون نے نہ مانا اور کہا یہ معجزہ جو دکھاتا ہے یہ جادو ہے اور یہ جو باتین کہتا ہے
کہ خدا ایک ہے اور اُس کے پیغام لایا ہون یہ سب جھوٹ ہے فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا
اقْتُلُوا أَبْنَاءَ الَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ وَاسْتَحْيُوا نِسَاءَهُمْ وَمَا كَيْدُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ پھر جب پاس فرعون کے
پاس اور اُس کی قوم کے پاس پیغام سچا ہماری طرف سے یعنی جب حضرت موسی علیہ السلام اُن پاس
آئے اور پیغام خدا تعالی کا اُن سے کہا تب کہا اُنہون نے آپس مین مصلحت کر کے کہ مار ڈالو بیٹے اُن لوگون کے

جو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ایمان لائے ہین تو حمایت نکرین موسیٰ علیہ السلام اور بیٹیان انکی
چھوڑ دو جو ہماری قوم کا کام خدمت کیا کرین اب خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ انہون نے فند کیا
اور نہین ہے فند اور مکر کافرون کا مگر بیچ گمراہی کے یعنے جو تدبیر کرتے ہین آپ ہی اس مین گرفتار
ہوتے ہین وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُونِي أَقْتُلْ مُوسَىٰ وَلْيَدْعُ رَبَّهُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُبَدِّلَ دِينَكُمْ
أَوْ أَنْ يُظْهِرَ فِي الْأَرْضِ الْفَسَادَ اور کہا فرعون نے چھوڑو مجھکو تو مین مار ڈالون حضرت موسیٰ
علیہ السلام کو اور وہ پکارے اپنے پروردگار کو جو چھڑاوے اوسے میرے ہاتھ سے اور بچاوے
مارے جانے سے یعنے فرعون نے اپنا زور بیان کیا جو کسی طرح مین اسے نچھوڑونگا اور مار ہی
ڈالونگا کس واسطے کہ ڈرتا ہون مین اس بات سے کہ موسیٰ علیہ السلام بدل ڈالے دین تمہارا
اور میری بندگی کرنے سے چھڑاوے تمکو تو تمپر آفت آوے یا وہ کہ ظاہر کرے نیا دین نکال کر
ملک مین خرابی یعنی لوگون کو نئے دین مین لیکر جمع کرے پھر تمسے لڑائی آوے ہنگامہ اٹھے یہ بات
فرعون کی سنی وَقَالَ مُوسَىٰ إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ مِنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ
اور کہا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم بنی اسرائیل کو کہ مین نے پناہ پکڑی ہے اپنے اور پر تمہارے
پروردگار کی ہر ایک تکبری اور غرور کرنے والے سے جو اپنے غرور کے سبب نہین مانتے حساب کے
دن کو اور نہین ڈرتے ظلم کرنے سے نہین سمجھتے کہ قیامت کے دن حساب دینا ہوگا جبکہ فرعون نے
کہا کہ مین حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مار ڈالونگا تو دشمن خوش ہوے اور دوست حضرت موسیٰ کے
غمگین ہوے تب دوستون مین ایک نے جرأت کی وَقَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ
إِيمَانَهُ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ وَإِنْ يَكُ
كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ وَإِنْ يَكُ صَادِقًا يُصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي
مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ اور کہا ایک مرد مومن نے جو فرعون کے لوگون سے تھا وہ چھپائے
رکھتا تھا اپنے ایمان لانے کو یعنی چھپکر سب سے ایمان لایا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام پر سو وہ مرد
حزقیل تھا جس نے صندوق بنا دیا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے کے دن اس
مرد نے کہا فرعون کو ای کیا مار ڈالتے ہو تم ایک مرد کو اس واسطے جو وہ کہتا ہے کہ پروردگار
میرا خدا تعالیٰ ہے اس پر کہ لایا ہے وہ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام معجزے روشن لایا ہے
تمہارے پروردگار کے پاس سے اور اگر وہ جھوٹا ہے تو پھر اسی پر پڑیگا اسکا جھوٹھ بولنا
اور اگر وہ سچا ہے تو تم پر پہنچیگا کچھ اسکا ڈر کا جو تمہین دیتا ہے یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام

جو کہتے ہین کہ اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو تم پر عذاب آویگا اگر وہ سچا ہے تو کچھہ عذاب مقرر ہی آوے گا
بیشک خدا تعالیٰ راہ نہین دیکہاتا سیدہی دین اسلام کی اُس کو جو کوئی حد سے زیادہ بے ادب ہو
جھوٹھہ بولنے والا یعنے بہت بے ادب جھوٹے کو خدا تعالیٰ توفیق اسلام کی نہین دیتا جس سے ہمیشہ
کے عذاب سے چھوٹے اور کہا اُسی مومن نے کہ یٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ
فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ط اے قوم میری آج تمہاری سلطنت ہے بنی اسرائیل
کی قوم پر زور سے تمہارا مصر کے ملک مین پہر کون ہے جو مدد اور حمایت کرے تمہاری خدا تعالیٰ
کے عذاب سے اگر آوے عذاب تم پر جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کہتا ہے پہر بہتر یہی ہے
کہ موسیٰ علیہ السلام کے مار ڈالنے کا قصد نہ کرو جب یہ بات فرعون نے سُنی تب امراؤن سے
قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۵
کہا فرعون نے نہین دکھاتا مین تمکو مگر وہی جو دیکھتا ہون مین اچھا تمہارے حق مین اور نہین راہ
بتاتا مین تمکو مگر راہ مضبوط سیدہی یعنے مین تمہین اچھی بات بتاتا ہون کہ موسیٰ علیہ السلام کو مار ہی ڈالو
یہی مصلحت اچھی ہے اُس مومن نے یہ بات فرعون کی سُنی پہر اُسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی محبت
نے جوش کیا وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ۵ مِثْلَ
دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ اور کہا اُس نے جو چھپے سے
ایمان لایا تھا کہ اے قوم میری بیشک مجھکو ڈر لگتا ہے تمہارے حال پر جو تم موسیٰ علیہ السلام کو جھوٹا
کہتے ہو کہین تمہارا ویسا حال ہو جیسا اُن لشکرون کا ہوا تھا پیغمبرون کے جھوٹا کہنے سے جیسے چلن
نوح علیہ السلام کی قوم کا جو سب طوفان مین ڈوب موئے اور جیسے ثمود کی قوم کا چلن جو حضرت
جبرئیل کی چنگھاڑ سے سب مر گئے اور جیسے حال اُن لوگون کا ہوا جو پیچھے اُن سے پیدا ہوئے
وہ بھی عذاب سے ہلاک ہوئے اور خدا تعالیٰ نہین چاہتا جو ظلم کرے بندون پر جو ناحق عذاب
کرے پہلے بندے ظلم کرتے ہین اور خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کو جھوٹا کہتے ہین اور اُسے دکھ دیتے
ہین تب خدا تعالیٰ اُن پر عذاب کرتا ہے اور کہا اُسی مومن نے وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ
التَّنَادِ ۵ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ
مِنْ هَادٍ ۵ اور اے قوم مین ڈرتا ہون اوپر تمہارے دن پکارنے کے سے ایک دوسرے کو یعنی
دن قیامت کے سے کہ بعضے پکارین گے ساتھ فریاد کے بعضون کو اور کوئی کسی کی فریاد کو نہین پہنچیگا
یا اہل بہشت اور دوزخ ایک دوسرے کو ندا کرینگے چنانچہ سورہ اعراف مین گذرا بعد ذبح کرنے موت کے

لَاجَرَمَ اَنَّمَا تَدۡعُوۡنَنِیۡۤ اِلَیۡہِ لَیۡسَ لَہٗ دَعۡوَۃٌ فِی الدُّنۡیَا وَلَا فِی الۡاٰخِرَۃِ وَاَنَّ مَرَدَّنَاۤ اِلَی اللّٰہِ وَاَنَّ الۡمُسۡرِفِیۡنَ ہُمۡ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۝ غرضکہ سچ ہے کہ تم بلاتے ہو مجھے اُس کی طرف یعنی کہتے ہو فرعون کو خدا جان سو نہیں ہے فرعون کی بات جو کہتا ہے کہ میری بندگی کرو یہ بات کچھ اعتبار نہیں رکھتی دنیا میں اور نہ آخرت میں اور بیشک ہمیں پھر جانا ہے خدائے تعالیٰ کی طرف وہ ہم سے حساب لے دیگا ہمارے کاموں کا اور موافق اُن کاموں کے بدلا دیویگا اور مقرر بے ادبی دوزخ میں رہنے والے ہیں فَسَتَذۡکُرُوۡنَ مَاۤ اَقُوۡلُ لَکُمۡ ؕ وَاُفَوِّضُ اَمۡرِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیۡرٌۢ بِالۡعِبَادِ ۝ پھر تم جلد یاد کروگے میری نصیحت کو جو کہتا ہوں میں تمہیں جب سامنے عذاب کو دیکھوگے تو کہوگے کہ سچ کہتا تھا اور میں نے تو سونپ دیا اپنا سب کام خدائے تعالیٰ کی طرف جو تمہاری برائی سے مجھے بچاوے بیشک خدائے تعالیٰ دیکھنے والا ہے سب کام بندوں کے میرا یہ جواب سوال اور تمہارا سلوک سب دیکھتا ہے اُسے کچھ چھپا نہیں۔ کہتے ہیں کہ جب حزقیل نے ایسی باتیں کہیں تو فرعون نے حکم کیا کہ اسے مار ڈالو وہ بھاگ کر پہاڑ پر چڑھا اور نماز میں مشغول ہوا خدائے تعالیٰ نے شیروں کو اور بھیڑیوں کو اُس کی رکھوالی کو بھیجا فرعون کے لوگ جو اُسکے پیچھے مار ڈالنے کو آئے تھے یہ حال دیکھا اور کچھ بس نہ چلا لاچار ہو کر پھر آئے اُس نے جو اپنے تئیں خدائے تعالیٰ کو سونپا تھا خدائے تعالیٰ نے اوسے ظالموں کے ہاتھ سے اس طرح بچایا جیسا کہ فرماتا ہے کہ فَوَقٰىہُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِ مَا مَکَرُوۡا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرۡعَوۡنَ سُوۡٓءُ الۡعَذَابِ ۝ پھر بچا لیا اُس کو یعنی حزقیل کو خدائے تعالیٰ نے برائی سے جو فرعون کے لوگوں نے فکر کی تھی اُس کے مار ڈالنے کی اور گھیر لیا فرعون ہی کے لوگوں کو بڑے عذاب نے سو وہ بڑا عذاب اَلنَّارُ یُعۡرَضُوۡنَ عَلَیۡہَا غُدُوًّا وَّعَشِیًّا ۚ وَیَوۡمَ تَقُوۡمُ السَّاعَۃُ ۟ اَدۡخِلُوۡۤا اٰلَ فِرۡعَوۡنَ اَشَدَّ الۡعَذَابِ آگ ہے جو دکھائی جاتی ہے فرعون کی قوم کو صبح اور شام کے وقت ہمیشہ اور جب قیامت قایم ہوگی تو فرشتے کہیں گے اُن کو خدائے تعالیٰ کے حکم سے کہ اندر جاؤ ای فرعون کے لوگو بہت بڑے عذاب میں یعنی ابتک تو تھوڑا عذاب تھا تم دور سے دیکھتے تھے آگ کو لیکن اب بڑا عذاب ہے کہ آگ کے اندر جاؤگے اور ہمیشہ اُس میں رہوگے اور خبر دے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اپنی قوم کو وَاِذۡ یَتَحَآجُّوۡنَ فِی النَّارِ فَیَقُوۡلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِیۡنَ اسۡتَکۡبَرُوۡۤا اِنَّا کُنَّا لَکُمۡ تَبَعًا فَہَلۡ اَنۡتُمۡ مُّغۡنُوۡنَ عَنَّا نَصِیۡبًا مِّنَ النَّارِ ۝ ع ۱۰ جس وقت جھگڑیں گے دوزخ کے رہنے والے آگ میں پھر کہیں گے غریب تابعدار اون لوگوں کو جو غرور اور تکبری کرنے والے تھے دولتمند دنیا میں کہ بیشک ہم تھے دنیا میں تمہارے تابعدار

پھر تم ایسے ہو جو دور کرو ہمسے تھوڑی سی آگ یعنی ایک دن یا پہر دو پہر تو اس عذاب سے
چھوٹین اتنا تو کرو دنیا مین تو ویسے زبردست تھے تب قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ
اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ۝ کہین گے وہ لوگ جو زبردست اور دولتمند غرور کرنیوالے
تھے دنیا مین کہ ہم سب پڑے ہین آگ مین تمہین کیونکر چھڑادین اگر ہمین کچھ قدرت ہوتی تو پہلے
اپنے تئین چھڑاتے کوئی گھڑی آرام کرتے بیشک خدا تعالیٰ حکم کر چکا بندون مین اس کا حکم پہنچا ہین
ہر ایک کو اس کے لائق کی جگہ بھیج چکا جب آپس مین کی حمایت سے ناامید ہون گے تب پھر
وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ۝
اور کہین گے وہ لوگ جو دوزخ کی آگ مین ہون گے دوزخ کے دربانون سے کہ پکارو اپنے
پروردگار کو یعنی دعا مانگو ہمارے واسطے جو کم کرے ہمسے ایک دن عذاب تو آرام کرین ایک
دن پہر قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا بَلٰى قَالُوْا فَادْعُوْا وَمَا دُعٰٓؤُا
الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝ کہین گے دوزخ کے دربان کہ اجی کیا تمہارے پاس نہ آئے تھے تمہارے
وقت کے پیغمبر اور تمہین راہ چھٹکارے کی یہان سے نہ بتائی تھی کہین گے کہ ہان آئے تھے
پر ہمنے انہین جھوٹا جانا اور ان کا کہا نہ مانا تھا پھر کہین گے دوزخ کے دربان کہ تمہین پکارو
اور دعا مانگو خدا تعالیٰ سے تو ایک دن عذاب سے چھوڑے اور ہمین تو حکم نہین کہ تم جیسون کے
واسطے دعا مانگین پھر دوزخ کے رہنے والے دعا مانگین گے قبول نہین ہونے کی کسو واسطے کہ
اور نہین ہے دعا کافرون کی مگر بیچ گمراہی کے یعنے ہرگز قبول نہین ہے اب خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ
اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ۝
بیشک ہے کہ ہم البتہ مدد کرین گے اپنے بھیجے ہوؤن کی اور ان لوگون کی جو ایمان لائے ہین
اور پیغمبرون کی تابعداری کی ہے دنیا کی زندگی مین یعنی دنیا مین مدد کرین گے پیغمبرون کی اور
مسلمانون کی اور اس دن بھی مدد کرین گے ہم جس دن کھڑے ہونگے گواہی دینے والے
قیامت کے دن يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۝
جس دن کہ فائدہ نکریگا ظالمون کو جنہون نے پیغمبرون کا کہا نمانا اور ستایا ان کو فائدہ نکریگا
کوئی بہانہ انکا یعنی کوئی بات ان کی قبول نہوگی اور انہین دور رہنا ہے رحمت اور بخشش سے
خدا تعالیٰ کی اور انکے واسطے برا گھر ہے ہمیشہ کے رہنے کو یعنی دوزخ ہی مین رہین گے سدا وَلَقَدْ اٰتَيْنَا
مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ اور بیشک ہمنے

ع ۱۳
۱۰

دیا موسیٰ علیہ السلام کو راہ دکھانا اور ورثہ دیا ہمنے یعقوب نبی کی اولاد کو توریت راہ دکھانے والی اور نصیحت دینے والی عقلمندون کے واسطے جو اُس پر یقین لائے اور اُس کے حکم مانے فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝ پھر صبر کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کافرون کے دکھ دینے پر بیشک وعدہ خدا تعالیٰ کا سچا ہے کہ کافرون کو ہلاک کرے گا اور پیغمبر کی مدد کرے گا اس بات مین جھوٹھ نہین اور بخشوا گناہ اپنے امت کے اور پاکیزہ اور ستھرائی سے تعریف کر اپنے پروردگار کی شام کے وقت اور فجر کے وقت اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝ بیشک وہ لوگ کہ جھگڑتے ہین خدا کی بھیجی ہوئی آیتون مین یعنی کہتے ہین کہ قرآن خدا تعالیٰ کا کلام نہین بغیر دلیل کے جو آئے ہو اُن پاس نہین ہے اُن کے دلون مین مگر غرور ہی بھرا ہے ارادہ سرداری کا اور حکومت کا سو نہین پہنچین گے اُسکو یعنی اُن کو وہ حکومت اور سرداری جو چاہتے ہین میسر نہو گی پھر تو پناہ پکڑ ساتھ خدا تعالیٰ کی ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم اُن کی بُرائی سے بیشک خدا تعالیٰ وہ سننے والا ہے سب کی باتون کا دیکھنے والا ہے سب کے کامون کا لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ہر طرح پیدا کرنا آسمانون اور زمین کا بہت بڑا ہے آدمیون کے پیدا کرنے سے پھر جس نے پہلے بنایا پھر دوبارہ قیامت کے دن پیدا کرنا کیا مشکل ہے لیکن بہت لوگ نہین جانتے اور اس بات پر یقین نہین لاتے وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْٓءُ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ اور برابر نہین ہے اندھا اور دیکھنے والا اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین اور اچھے کام کرتے ہین اور نہ بدکار کافر برابر ہین یعنی جیسا اندھے اور دیکھنے والے مین تفاوت ہے ایسا ہی مسلمان اور کافر مین فرق ہے تھوڑی سمجھ کرتے ہین یعنی خوب طرح غور کر کے نہین سمجھتے کافر اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ بیشک قیامت آنے والی ہے نہین کچھ شبہ اور شک اسکے آنے مین لیکن بہت لوگ نہین مانتے اور یقین نہین لاتے اس بات پر اور خبر دی ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قوم کو کہ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ۝ اور فرماتا ہے پروردگار تمہارا کہ پکارو مجھے یعنی دعا مانگو مجھسے تو قبول کرون مین تمہاری بندگی اور دعا بیشک وہ لوگ جو تکبر اور غرور کرتے ہین

میری بندگی کرنے سے جلد آوین کہین وہ لوگ دوزخ مین خوار اور لاچار بے بس لینی اُن کو بُری طرح گھسیٹ کر دوزخ مین ڈالین گے اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ وہ ہے خدا تعالی جس نے بنائی تمہارے واسطے رات تو آرام کرو تم اُس مین اور دن بنایا تمہارے واسطے دیکھنے کا یعنی دن کو سب کچھ دیتا ہے بیشک خدا تعالی ہر طرح بخشش کرنے والا ہے لوگون پر اور بہت آدمی شکر نہین کرتے اُس کے فضل اور بخشش اور نعمتون کا ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۡ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ وہ خدا تعالی ہے پالنے والا تمہارا پیدا کرنے والا سب چیز کا ہے نہین ہے کوئی خدا ایسا جو اُس کی بندگی کیجئے مگر وہی وحدہ لاشریک ایسا ہے جو اُسی کی بندگی کیجیے پھر کہان بہکے پھرتے ہو كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝ یون ہی بہکے پھرتے ہین وہ لوگ جو خدا تعالی کی آیتون کو نہین مانتے ہین اور جھگڑتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ شاعر کا بنایا ہوا ہے اور دل سے جوڑا ہوا ہے اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَاۗءَ بِنَاۗءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ښ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ خدا تعالی وہ ہے جس نے بنائی تمہارے واسطے زمین جگہ ٹھیرنے کی جس پر تم چلتے پھرتے ہو بیٹھتے سوتے ہو رہتے آرام سے اور آسمان بنایا تمہارے واسطے محل بڑے اونچی چھت کا اور صورت بنائی تمہاری پھر اچھی شکل بنائی تمہاری خوبصورت سب حیوانون سے اور سب بدن موافق بنایا اور روزی دی تمکو پاکیزہ ستھری مزیدار چیزون سے یہ ہے خدا تعالی تمہارا پروردگار جس کی یہ صفتین اور نعمتین ہین اور احسان بیان کئے ہین اُس کی بندگی کرو اور سوائے اُس خدا تعالی کے سب کی بندگی سے بیزار رہو پر وہ خدا پروردگار تمہارا بہت بڑا برکت کا صاحب ہے خدا تعالی پروردگار سارے عالم اور سب خلقت کا ہے هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وہی خدا تعالی جیتا ہے ہمیشہ سے اور سدا جیتا رہے گا جو نہین کوئی خدا اُس کے سوا ایسا جو اُس کی بندگی کیجیے مگر وہ ہے پھر کرو تم بندگی نری اُسی کی دل اور جان کی محبت سے اُسی کی خوشی کے واسطے اور کچھ کسی طرح کی غرض نہ رکھو دین مین اور کہو کہ تمامی تعریفین اور ستائشین خدا تعالی ہی کو لائق ہین جو پالنے والا اور پیدا کرنے والا ساری خلقت جہان تلک دیو پری پرند اور چرند جانور اور آدمی سب کا وہ ایک پروردگار ہے

قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِیَ الْبَیِّنٰتُ مِنْ رَّبِّیْ
وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ — کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قوم کو
جو وہ کہتے ہین تجھکو کہ اپنے باپ دادا کے دین پر رہ اُن کو یون کہے کہ بیشک مجھے منع کیا ہے اُس
بات سے کہ پوجون مین اُن کو جنکو تم بلاتے ہو سوائے خدائیتعالی کے یعنی جنکو تم خدائیتعالی کے سوا
پوجتے ہو مجھے اُن کی بندگی کرنے کو منع کیا ہے جب سے کہ آئی میرے پاس دلیل روشن میرے
پروردگار کے پاس سے اور فرمایا مجھے وہ کہ تابعداری کرون اور حکم بجالاؤن سارے
عالم کی خلقت کے پالنے والے کا یعنے ساری خلقت کے پالنے والے کا حکم بجالاؤن اور
اُس کے حکم کے سوائے کچھ نکرون هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ
عَلَقَةٍ ثُمَّ یُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُیُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰی
مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّی وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ + + + وہ خدائیتعالی پالنے
والا ساری خلقت کا ہے جس نے پیدا کیا تم سب کے باپ آدم علیہ السلام کو مٹی سے جو تم سب
اُس سے پیدا ہوئے پھر تمکو پیدا کیا بوند پانی سے جو ماں کے پیٹ مین جاتی ہے پھر اُس سے گوشت کی بوٹی
پیدا کی پھر باہر نکالتا ہے خدائیتعالی ماں کے پیٹ سے تمکو بچہ پھر عمر دیتا ہے تو تم پہنچتے ہو جوانی کی
قوت کو پھر ہوتے ہو تم بوڑھے اور کوئی تم مین سے مر بھی جاتا ہے پہلے بوڑھے ہونے سے اور
پہنچتے ہو تم وقت مقرر کیے ہوئے تک جو موت کا وقت ہے اور پیدا کیا اسی طرح تمکو شاید تم
فکر کرو اس پیدا ہونے کی احوال کا اور پہچانو اپنے پیدا کرنے والے کو هُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ۚ فَاِذَا
قَضٰٓی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ۝ وہ خدائیتعالی ہے جو وہی سب کو جلاتا ہے اور
مارتا ہے اپنے حکم سے پھر جب چاہے کہ حکم کرے کسی کام کو تو پھر یہی ہے کہ کہے اُس کام کو کہ
ہو وہ ہو جاوے اُسی وقت اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِ اللّٰهِ ۭ اَنّٰی یُصْرَفُوْنَ ۝
ای کیا نہ دیکھا تو نے اُن لوگون کی طرف جو جھگڑتے ہین آیتون مین جو خدائیتعالی نے بھیجی ہین کیونکر کہان
پھر جاتی ہین انصاف سے اور سیدھی سچی راہ سے اور پھرنے والے الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ
وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ڗ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ۝ وہ لوگ نہین جو جھوٹا کہتے ہین
قرآن کو یعنے کہتے ہین کہ کلام الہی نہین آدمی کا بنایا ہوا ہے اور نہین مانتے اُس چیز کو
جو بھیجی تھی اپنے پیغمبرون کے ہاتھ یعنے پیغمبرون کے معجزون کو نہین مانتے کہتے ہین کہ یہ جادو ہے
پھر جلد جانین گے اپنا سچ اور جھوٹ تب پچتاوین گے اور پچتانا اُسوقت کا کچھ کام نہ آوے گا

اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ يُسْحَبُوْنَ فِي الْحَمِيْمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ۝
جس وقت کہ طوق پڑین گے اُن کی گردنون مین اور زنجیرون سے بندھے ہون گے اوندھے کھینچ کر
ڈالین گے کھولتے پانی مین پھر وہان سے گھسیٹتے لیجاوین گے آگ مین بھنین گے اور جلین گے
طرح طرح کا عذاب ہوگا اُن پر ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۝ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا ضَلُّوْا
عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَيْـــًٔا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ۝ پھر کہین گے فرشتے انکو
کہ کہان ہین وہ جنکو تم شریک کرتے تھے دنیا مین سوائے خدائیتعالی کے اب بلاؤ اُن کو جو چھڑاوین تمکو
اِس عذاب سے کہین گے اور جواب دین گے کہ وہ تو اب کھوئے گئے ہمسے ہم اُنہین نہین پاتے
بلکہ ہم پکارتے ہین نہ تھے اُن کو گویا کہ پہلے اُن سے دنیا مین یعنی ہمین اب معلوم ہوا کہ وہ کچھ چیز
ہی نہ تھے جس کو ہم بلاتے تھے دنیا مین اسی طرح بہلاتا ہے خدائیتعالی کافرون کو ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ
تَفْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ۝ یہ سوال
اور عذاب آج تمکو اِس سبب سے ہے جو تھے تم خوشیان کرنے والے شہرون مین ناحق اور اُس
سبب سے یہ عذاب کہ تم اتراتے تھے اپنی دولت اور مال پر اور پیغمبرون پر شیخی اپنی اور بڑائی
اپنی کرتے تھے اور اُس کا کہنا نہ مانتے تھے پھر اب اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ
فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ گھسو اور جاؤ دوزخ کے دروازے کے اندر ہمیشہ رہا کرو اُس مین
پھر کیا بُرا گھر ہے غرور کرنے والون کا جس مین بہت طرح کا دُکھ ہے اور کسی طرح کا آرام نہین
فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا
يُرْجَعُوْنَ ۝ پھر صبر کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کافرون کے دُکھ دینے پر بیشک وعدہ
خدائیتعالی کا سچ ہے جو پیغمبرون کی اور مومنون کی مدد کریگا اور اُن کے دشمنون کو عذاب سے ہلاک
کریگا آخر کو پھر اگر دکھاوین تجھے کوئی عذاب جو کافرون پر آنے کا وعدہ کیا ہے ہمنے یعنی
تیرے روبرو اُن پر عذاب آوے یا تیری جان قبض کرلیوین ہم پہلے اُن پر عذاب آنے سے
ہر طرح ہماری طرف سب کو آنا ہے قیامت کے دن اور اپنے کامون کا بدلہ پانا ہے ۝ و
لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ
اور بیشک ہمنے بھیجے پیغمبر پہلے تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُن مین سے کسی کا قصہ اور
احوال بیان کیا تجھسے اور اُن مین سے کسی کا قصہ نہ کہا تجھسے یعنے تھوڑے پیغمبرون کا
احوال کہا اور بعضون کا نام بھی کہا اور قصہ نہ کہا اور بعضون کا احوال اور نام کچھ ذکر نہین کیا تجھسے

وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَنْ يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ فَإِذَا جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُونَ ۝ اور نہتا اور نچاہیے کسی پیغمبر کو کہ لاوے معجزہ اور نشانی اپنے پیغمبر ہونے کی بغیر حکم خدائیتعالیٰ کے پھر جب آوے حکم خدائیتعالیٰ کا کافروں پر عذاب کے واسطے حکم جاری ہووے سچا یعنے پھر وہ حکم نہ پھیرے پھر ٹوٹا اور نقصان ہوا اُس جگہ جھوٹوں کا اَللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَنْعَامَ لِتَرْكَبُوا مِنْهَا وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ وہ ہے خدائیتعالیٰ جس نے بنائے تمہارے واسطے چوپائے جانور تو سوار ہو تم بعضوں پر اُن جانوروں سے جیسے اونٹ اور گھوڑا اور بعضوں کو اُن میں سے کھاتے ہو جیسے دُنبے بکری گائے وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوا عَلَيْهَا حَاجَةً فِي صُدُورِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ۝ اور واسطے تمہارے کئی فائدے ہیں اُن حیوانوں میں جیسے دودھ اور گھی جو غذا ہے تمہاری اور اون جس سے پوشاک بناتے ہو اور یہ فائدہ ہے کہ تو پہنچو تم اُن پر سوار ہوکر اپنے کاموں جن ور کاکو جہاں تمہارا جی چاہتا ہو اُن پر سوار ہو جنگلوں میں اور کشتیوں میں سوار ہوتے ہو دریاؤں میں وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَأَيَّ آيَاتِ اللَّهِ تُنْكِرُونَ اور دکھلاتا ہے خدائیتعالیٰ تمکو اپنی قدرت کی نشانیاں یعنی معجزہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پھر کونسی نشانی کو خدائیتعالیٰ کی نشانیوں سے نہیں مانتے تم أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْهُمْ وَأَشَدَّ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَمَا أَغْنَى عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ ای پھر کیا مسافری نہیں کرتے شہروں میں عاد اور ثمود کے جو دیکھو کیا حال ہوا آخر کو اُن لوگوں کا جو پہلے اُن سے تھے اور وہ لوگ تھے اُن لوگوں سے بہت زور آور قوت اور دولت میں اور نشانیوں میں عمارت کی شہروں میں پھر اُس قوت اور دولت پر بھی نہ دور کیا اُن سے عذاب کو اُس نے جو انہوں نے کام کئے تھے یعنی اُن لوگوں نے جو مال اور رفیق جمع کئے تھے کچھ کام نہ آیا عذاب کے وقت فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَرِحُوا بِمَا عِنْدَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝ پھر جس وقت آئے اُن پاس پیغمبر اُن کے وقت کے ساتھ معجزوں روشن کے پھر وہ لوگ خوش ہوئے اُس چیز پر جو اُن پاس تھے سمجھ اور دانائی دنیا کے کاموں کی جیسے سوداگری کے ہنر اور حکمت نجوم کا علم جو اُس پر بھروسہ کرکے معجزوں پر ٹھٹھے مارتے تھے پھر گھیر لیا انھیں کو اُس چیز نے جس کے سبب ٹھٹھے مارتے تھے اور مسخری کرتے تھے پیغمبروں سے فَلَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا قَالُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَحْدَهُ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا

بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ۝ پھر جسوقت دیکھا ہمارے عذاب کو صریح تو کہا انہون نے کہ ایمان
لائے ہم ساتھ خدا تعالیٰ کے جو وہ ایک ہے اور نہ ماننے والے ہوئے ہم اُن چیزون سے جو تھے ہم
کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ شریک کرتے تھے فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ط
پھر نہ تھا جو فائدہ کرتا اُن کو ایمان اُن کا جسوقت کہ دیکھا عذاب ہمارا یعنی عذاب دیکھکر ایمان لانا
فائدہ نکیا اُن کو اور یہ بات سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ
الْكٰفِرُوْنَ رسم رکھی ہوئی ہے خدا تعالیٰ کی وہ رسم جو گذری خدا تعالیٰ کے بندون مین کہ عذاب کو
صریح دیکھکر ایمان لانا فائدہ نہین کرتا اور ٹوٹا اور نقصان ہوا اُس جگہہ کافرون کا جو ساری عمر کی
کمائی اُن کے کچھ کام نہ آئی اور اُن پر سے نہ کچھ کم ہوا عذاب ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَةُ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ اَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً

حٰمٓ ۚ یہ حروف جدا جدا بھید ہے خدا تعالیٰ کا اپنے حبیب سے اس بھید کو سوائے
حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی کم واقف ہے پر بعضے عالمون نے کہا ہے کہ
حا سے اشارہ ساتھ نام رحمٰن کے اور میم سے اشارہ ہے ساتھ نام محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کے اور کوئی کم واقف ہے جو اِن دونون نامون کے بیچ ہین یہ دو حرف ہین سو خدا تعالیٰ
قسم یاد فرماتا ہے ان دونون نامون کی اِس بات پر جو یہ قرآن تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
اُترا ہے پروردگار کی طرف سے جو وہ بہت بخشش کرنے والا نہایت مہربان ہے اپنے بندون پر
اور یہ قرآن كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ
اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ایک کتاب ہے کھلی باتین ہین اُس کی صاف پڑھنے والون کو عربی
زبان مین سمجھنے والے لوگون کے واسطے جو عرب کے لوگ جلد سمجھین اور وہ قرآن خوشخبری دینے
والا ہے بہشت کی اُن کو جو اُس کے حکم مانین اور ڈرانے والا ہے دوزخ سے اُسکو جو اُسے نمانے
اور جھوٹا جانے پر بہت لوگون نے اُس سے منھ پھیرا ہے اور نہین مانتے پر وہی لوگ جو نہ سننے
والے ہین قرآن کو یعنے حکم اُس کا نہین مانتے وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا
وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ۝ ✤ اور کہتے ہین وہ
نماننے والے اپنے پیغمبر کو کہ دل ہمارا اوجھل اور اوٹ مین اُن باتون سے جن باتون کی طرف
تو ہمین بلاتا ہے اور ہمارے کانون مین بھرا ہے بوجھ جو نہین سنتے تیری بات اور ہمارے

تیرے بیچ مین پردہ ہے جو وہ تجھسے ملنے نہین دیتا پھر کہ جو تجھسے ہو سکے اور ہم بھی کرنیوالے ہین اپنے کام یعنے تو اپنے دین پر رہ اور ہم اپنا دین نہین چھوڑنے کے قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُم بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُن نمانتنے والون کو کہ سوائے اسکے نہین یعنی مقرر مین آدمی ہون تمہین جیسا پر بیسا پیغام خدا تعالی کا آتا ہے میری طرف وہ پیغام کہ خدا تعالی تم سب کا خدا اکیلا ہے تو سیدھے تم چلے جاؤ اُسی کی طرف اور ہرگز منھ نہ پھیرو اُس سے اور کی طرف یعنی کسی کو سوائے خدا تعالی کے اور خدا نجانو اور شریک اُس کا کسی کو نسمجھو اور اپنے گناہ اُسے بخشواؤ اور سختی عذابون کی بھی شریک کرنے والون کے واسطے جو لوگ کہ مال زکوۃ نہین دیتے اور وہ آخرت کے دن کو نہین مانتے وہ لوگ کہتے ہین کہ یہ جھوٹ ہے قیامت نہو گی حساب دینا اور مرکر پھر جینا نہوگا إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ۵ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے ہین اور کئے اُنہون نے اچھے کام اُن لوگون کے واسطے ہے بدلا بے حساب ہمیشہ جو کبھی کم نہو وے یعنی بہشت اور اُس کی نعمتین جو اُسے کبھی زوال اور کمی نہین ہے قُلْ أَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ بِالَّذِي خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ لَهُ أَندَادًا ۚ ذَٰلِكَ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۵ کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم مشرکون کو کہ آیا کیا تم نہین مانتے اُسکو یعنی خدا تعالی کو جس نے بنایا زمین کو دو دن مین اور بناتے ہو تم خدا تعالی کے واسطے ساتھی یعنے شریک مقرر کرتے ہو اُس خدا تعالی کے جس نے زمین کو پیدا کیا وہی ہے پیدا کرنے والا سارے عالم کی خلقت کا اور روزی دینے والا ہے اُسے خدا تعالی نے وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِن فَوْقِهَا وَبَارَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ سَوَاءً لِّلسَّائِلِينَ ۵ اور پیدا کیا زمین مین پہاڑون کو اونچا زمین پر تو سب دیکھین خدا تعالی کی قدرت کو اور برکت کی اُس مین جو بہت طرح کے فائدے ہین اُس مین اور مقرر کیا زمین مین کھانے کی چیزون کو یعنے سب چیز کو زمین سے پیدا کیا خدا تعالی نے اپنی قدرت سے بغیر کسی کی مصلحت اور تدبیر کے چار دن کی باقیمین یعنے دو دن مین زمین کو پیدا کیا اور دو دن مین تمامی سب طرح کے درخت اور کھیت اناجون کے اور سب طرح کے حیوان چرند اور پرند پیدا کئے جو کھانے کی چیزین ہین حیوان اور انسان کے برابر صاف کھولدیا سب پوچھنے والون کو جو کوئی پوچھے کہ کتنی مدت مین یہ سب کچھ زمین کے اوپر ہے اور اُس سے پیدا ہوتا ہے خدا تعالی نے پیدا کیا

پیدا ہوا سے کہتے ہین کہ یکشنبہ کے دن آسمان کو پیدا کیا اور دوشنبہ کے دن بچھایا زمین کو اور سہ شنبہ چہار شنبہ کو جو ×

ثُمَّ اسْتَوٰۤی اِلَی السَّمَآءِ وَ هِیَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَ لِلْاَرْضِ ائْتِیَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا قَالَتَاۤ اَتَیْنَا طَآىٕعِیْنَ
پھر قصد کیا طرف آسمان کے بنانے کے اور وہ دھواں تھا یعنے ایک بخار سا تھا جس سے آسمان بنے
پھر فرمایا خدا تعالیٰ نے آسمان کو اور زمین کو کہ آؤ میری حکم برداری میں خوشی سے یا ناخوشی سے
یعنی تمھیں تابعداری کرنا ضرور ہے سوائے فرمانبرداری کے تم کچھ نہ کر سکو گے تمھیں کچھ مقدور
نہیں میری قدرت کے آگے تب کہا آسمان اور زمین نے آئے ہم خوشی سے دونو یعنی ہم جانتے
ہیں کہ تو پروردگار اسی لائق ہے کہ تیری فرمانبرداری کرنے میں عزت اور بڑائی ہے کہتے ہیں کہ اول
خدا تعالیٰ اپنی قدرت سے ایک جوہر سبز پیدا کیا پھر اس پر ایک نظر ہیبت سے کی وہ جوہر
خوف سے پانی ہو گیا اس پر آگ کو مقرر کیا ایسا کہ پانی نے جوش کھایا اور اس پر کف آئے اور
بھاپ اٹھی اس کف کی زمین بنی اور اس بھاپ سے آسمان بنے جیسا کہ فرمانا ہے فَ
قَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِیْ یَوْمَیْنِ وَ اَوْحٰی فِیْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا وَ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا
بِمَصَابِیْحَ وَ حِفْظًا ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ پھر مقرر کیا ان کو سات آسمان دو دن میں پنجشنبہ
اور جمعہ کے دنوں میں چھ روز میں خدا تعالیٰ نے تمام موجودات کو پیدا کیا ظاہر اور حکم کیا
سب آسمانوں کی خلقت میں کام ان کے یعنے ہر ایک کو ایک خدمت مقرر کر دی جیسے تاروں کو
فرمایا تم پھرا کرو فرشتوں کو فرمایا تم عبادت کیا کرو طرح طرح کے کتنے فرشتے سبحان اللہ ہی کہتے ہیں
کتنے الحمد للہ ہی کہتے ہیں اور بناؤ کر دیا ہمنے دنیا کے آسمان کو چراغوں سے دن کا چراغ
آفتاب ہے اور رات کو چاند اور تارے دیئے اور بناہ میں رکھا آسمان کو خوب ایسا کہ وہ
کہ میرا نہ پرانے ہوں نہ کوئی وہاں تک جا سکے نہ کچھ آسیب پہنچا سکے کوئی یہ جو بیان کیا ہے
مقرر کر رکھنا ہے زبردست سب کچھ جاننے والے کا فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً
مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ وَ مِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا
تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ پھر اگر منہ پھیریں مکے کے لوگ اور کہا نمانے تیرا اے محمد صلے اللہ علیہ
وسلم تو پھر کہہ ان کو کہ میں نے ڈرایا تمکو عذاب بیہوش کرنیوالے سے جیسا عذاب بیہوش کرنے والا
عاد اور ثمود کی قوم پر آیا تھا جس وقت کہ عاد اور ثمود کی قوم پاس آئی پیغمبر ان کے یعنے حضرت ہود
نبی عاد کی قوم میں اور حضرت صالح نبی ثمود کی قوم میں آگے سے اور پیچھے سے یعنی سب
طرح سے جیسے کہ غصہ اور دلاسا اور نصیحت سے مجلس میں اور اکیلے سمجھا کر کہا وہ کہ نہ پوجو سوا کو
خدا تعالیٰ کے تب قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓىٕكَةً فَاِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ کہا عاد اور

ثمود کی قوم نے اپنے اپنے پیغمبرون کو کہ تم جھوٹے ہو کسواسطے کہ اگر چاہتا پروردگار ہمارا کہ پیغام بھیجے تو البتہ بھیجتا فرشتہ کے ہاتھ تم آدمیون کو نہ بھیجتا پر جو کچھ کہ تمہارے ہاتھ بھیجا ہے اسے ہم نہین مانتے جو تم بھی آدمی ہو جیسے ہمین بڑائی کیا ہے جو ہم تمکو پیغمبر جانین اب خدا تعالیٰ ان کا احوال فرماتا ہے کہ ان کو کس طرح آخر کو ہلاک کیا پیغمبرون کے جھوٹھ جاننے کے سبب فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ط اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ط وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝ پھر قوم نے عاد کی تکبری کی تھی یمن کے ملک مین رہ کر ناحق اور کہتے تھے کون ہے ہمسے بڑا زور آور قوۃ مین وہ اپنے زور پر مغرور ہوئی جو ان کے قد اور عمرین بڑی تھین اور زور ایسا تھا جو پہاڑ سے ہاتھ مار کر پتھر توڑ لیتے تھے یہ نہ دیکھا انھون نے کہ وہ خدا تعالیٰ جس نے انھین پیدا کیا وہ زبردست زیادہ ان سے اور تھی وہ قوم عاد ہماری آیتون کو نہ ماننے والی فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ط وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝ پھر بھیجا ہمنے اس قوم پر باؤ ٹھنڈی ڈراونی آواز کی سخت دنون مین۔ کہتے ہین وہ باد صرصر آخر مہینہ مین بدھ کے دن فجر سے شروع ہوئی تھی اور آخری چہارشنبہ کی شام کو بند ہوئی آٹھ دن اور آٹھ رات چلا کی اسواسطے تو چکھین قوم عاد رسوائی کی عذاب کا مزا زندگانی مین دنیا کے سو وہ سب برے حال سے ہلاک ہوئے اس باؤ سے اور عذاب آخرت کا تو بہت رسوا کرنے والا ہے اور عاد کی قوم کا اسوقت کوئی مدد کرنے والا نتھا جو دور ابھی عذاب ان سے کم ہوتا وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ اور ثمود کی قوم کو دکھائی ہمنے راہ امن کی یعنی صالح نبی نے ہمارے حکم سے ان کو سیدھی راہ عذاب سے چھٹنے کی بتائی پھر قوم ثمود نے چاہا اور اختیار کیا اندھا ہی رہنے کو راہ دیکھنے پر یعنی کفر اور گمراہی قبول کی اور ایمان کو چھوڑا پھر پکڑا انکو صاعقہ کے عذاب نے جو رسوا کرنیوالا تھا یعنی ایک چنگھاڑ حضرت جبرئیل نے ایسی کی جو سب بیہوش ہو کر سوختہ ہوئے سبب ان کامون کے جو وہ کرتے تھے حضرت صالح علیہ السلام کو ستاتی تھی اور اونٹنی کی کونچین کاٹین وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ اور بچا یا ہمنے اس صاعقہ کے عذاب سے ان لوگون کو جو ایمان لائے تھے صالح نبی علیہ السلام کے ساتھ اور وہ ڈرتے تھے شرک کرنے سے اور پیغمبر کی نافرمانی وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝ اور جسوقت کہ اکھٹے کیے جاوین گے دشمن

خدا تعالی کے یعنی جب کافر جمع ہونگے دوزخ کی آگ کی طرف پھر آن سب کو ٹھہرا رکھینگے دوزخ کے آگے جب سب اول آخر کے کافر آ چکینگے تب سب کو دوزخ میں ڈالینگے حَتّٰۤی اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ یہانتک کہ جب آویں دوزخ کے پاس تب گواہی دیوینگے کافروں پر کان اُنکے کہ ہمنے یہ ایسی باتیں سنتے تھے اور پیغمبر کی بات نہ سنتے تھے اور آنکھیں اُنکی گواہی دیوینگی کہ جو سلوک پیغمبر سے کرتے ہم دیکھتے تھے اور کھال اُنکی یعنی سارا بدن اُنکا گواہی دیگا اُس چیز پر جو کچھ وہ کرتے تھے وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ؕ قَالُوْۤا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِیْۤ اَنْطَقَ كُلَّ شَیْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ اور کہینگے اپنی کھال کو یعنی اپنے بدن کو کہینگے کہ کیوں گواہی دی تمنے ہمارے کاموں پر اور ہمیں رسوا کیا کہینگے ہاتھ پاؤں آنکھ کہ ہم آپ سے نہیں بولتے تھے ہمیں خدا تعالی نے بلوایا اپنی قدرت سے وہ خدا تعالی جس نے بات کرنیکی قدرت دی سب چیز کو اور اُس نے تمکو پیدا کیا تھا پہلی بار دنیا میں اور اُسکی طرف تم پھیرنے والے ہو اپنے کاموں کا بدلا پانے کو پھر فرشتے کہینگے اُنکو وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَاۤ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ اور نہ تھے تم ایسے چھپ رہتے اُس بات سے جو نہ گواہی دیتے تمپر کان تمہارے اور نہ گواہی دیتیں آنکھیں تمہاری اور نہ گواہی دیتا سارا بدن تمہارا اور لیکن تمہیں گمان تھا وہ کہ خدا تعالی نہیں جانتا بہت باتیں جو تم کرتے ہو یعنی تمہیں گمان تھا وہ کہ جو کام کرتے ہیں کوئی ایک دو کام کی خبر ہے خدا تعالی کو اور سب کاموں کی خبر نہیں وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِیْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ اور اُسی تمہارے گمان نے وہ جو گمان کرتے تھے تم اپنے پروردگار سے کہ ہمارے کاموں کی خدا تعالی کو خبر نہیں اور اُسی گمان نے تمکو ہلاک اور دور کیا خدا تعالی کی رحمت اور مہر سے آخرت میں پھر ہوئے تم نقصان پانے جو دنیا کے سارے کام ضایع ہوئے اور تمہارے اسوقت کام نہ آئے فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ۝ پھر اگر صبر کریں یا واویلا کریں پھر آگ ہے اُنکے رہنے کی جگہہ اور چاہیں کہ غصہ نکرے خدا تعالی پھر وہ ایسے نہیں جو غصہ جاوے اُن پر سے وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِیْۤ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ۝ اور اٹھا دیے اور

لگا دیئے ہیتے کافرون کے واسطے دوست پاس رہنے والے اُن کے بدلینی برے لوگون کو کافرون
کی ہم صحبتی کے ہینے پھراُن برے لوگون نے سنوارا اور اچھا بنایا کافرون کے واسطے اُن کے آگے
پیچھے کی چیزین یعنی اُن پاس بیٹھنے والون نے یہ مصلحت بتائی کہ دنیا کا عیش خوب ہے اور آخرت
کس نے دیکھی ہی وہ دراصل کچھ بھی نہین جھوٹا ڈر کا ہے اِس سبب درست اور ثابت ہوئے
کافرون پر عذاب کی بات اور لوگون کی طرح جو گذر گئے اُنسے پہلے دیو اور آدمی کی خلقت سے یعنے
جیسا اُن اگلے دیوون اور آدمیون پر عذاب ہونا ثابت اور لائق ہوا ویسا ہی اِس پر بھی لازم
ہوا پر وہ سب قومین نقصان پائی ہوئی تھین کہتے ہین کہ کافرون نے ملکے کے آپسمین مصلحت کی
کہ جسوقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پڑھین تو اُسیوقت ایسا کچھ کیا چاہیئے کہ وہ پڑھنا بھول جاوین
یا بہک جاوین جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا
فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ۝ اور کہا کافرون نے آپس مین کہ مت سنو اور دھیان نکرو
اِس قرآن کی طرف جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہین اور اُسوقت بکّی بیہودہ باتین پکار پکار
کے کرو شاید کہ تم اِس تدبیر سے غالب ہو اور یہ بات بن آئی اِن کافرون کے حق مین فرماتا ہے
فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝
پھر ہم چکھاوین گے اُن لوگون کو جو کافر ہوئے سخت عذاب کا مزا اور بدلا دیوین گے ہم اُن کو
بُرے سے برا جیسا کہ وہ کام کرتے تھے ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ۭ
جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝ ۞ ذٰ یہی بڑا عذاب سزا ہے خدا تعالیٰ کی دشمنون کو
آگ کا واسطے کافرون کے آگ مین گھر ہے ہمیشہ رہنے کا یہ سزا اُس سبب ہے جو تھی وہ کہ
ہماری آیتون کو نمانتے تھے وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ
نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ اور کہین گے وہ لوگ جو کافر ہوئے دوزخ مین
جاکر وہان کے نکلنے سے نا امید ہو کر کہین گے کہ اے پروردگار ہمارے دکھلا ہمکو وہ دو شخص
جن دونون نے بہکایا ہمکو اور ایمان نہ لانے دیا دیوون اور آدمیون کی خلقت سے دیوون
کی خلقت سے شیطان جو اُس نے پہلے سب سے نافرمانی کی اور آدمیون سے اول قابیل نے
ناحق خون اپنے بھائی ہابیل کا کیا سو سب گنہگارون سے سری وہ ہین اُن دونون کو
دکھا تو کرین ہم اُن دونون کو اپنے پاؤن کے نیچے جو اُنھون نے اول نافرمانی کی سب نے اُن سے
سیکھی تو ہوئے وہ سب سے نیچے دوزخ مین اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ

عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝
بیشک وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ پروردگار ہمارا خدا تعالیٰ ہے پھر اسی بات پر ٹھیرے رہے
مضبوط اُن لوگوں پر اُترتے ہیں فرشتے رحمت کے تسلّی دینے کو آخرت کے عذاب سے موت کے وقت
یا گور میں حساب کے بعد کہتے ہیں کہ مت ڈرو تم آخرت کے عذاب سے اور غم نہ کھاؤ تم دنیا کے مال اور
اولاد کا جو چھوڑ آئے ہو تم اور خوش ہو تم ساتھ خوشخبری کے اُس بہشت کی جو تھے تم دنیا میں
اُس بہشت سے وعدہ دیے گئے یعنی جس بہشت کا دنیا میں تم سے وعدہ کیا تھا سو تم اُن میں
اُس بہشت میں جا کر رہو گے ہمیشہ اور یہ کہیں گے فرشتے کہ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ
رَّحِيْمٍ ۝ اور ہم دوست تھے تمہارے جب تم جیتے تھے دنیا میں جو بلاؤں سے بچاتے تھے
اور بھلے کاموں کی طرف تمہارے دلوں کو پھیرتے تھے اور اب آخرت میں بھی ہم تمہارے
دوست ہیں جو تمہاری عزت کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے تمہارے گناہ بخشواتے ہیں
اور ہے تمہارے واسطے آخرت میں جو تمہارا جی چاہے سب موجود ہے اور ہے آخرت میں
جو تم مانگو یہ مہربانی ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے تمہاری وہ خدا تعالیٰ جو بخشنے والا مہربان ہے
وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝
اور کون ہے اچھی بات کرنے والا اُس سے جو بلاتا ہے لوگوں کو خدا تعالیٰ کی طرف اور آپ اچھے کام
کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مقرر میں فرمانبردار ہوں خدا تعالیٰ کے حکم کا یہ آیت حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے شان میں ہے کہ آپ بھی خدا تعالیٰ کی بندگی کرتے تھے اور لوگوں کو بھی خدا تعالیٰ کی
بندگی کے واسطے بلاتے تھے اور سکھاتے تھے وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۭ اِدْفَعْ
بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ۝ اور برابر نہیں بھلائی
اور برائی ٹال دے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم برائی کو اُس بات سے جو بہت اچھی ہو یعنی جب
کافروں کے سلوک پر غصہ آوے تو صبر کر کے سمجھ سا لیجئے آہستہ جواب دے اور بیہودہ بات سے
تغافل کر پھر جب سلوک ایسا کیا کریگا تو تجھ میں اور جس میں دشمنی تھی دوستی گرم اور اپنا ہت ہو جاوے گی
وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝ اور نہیں سکھاتے
وہ بات یعنی غصہ کے وقت سمجھ سے نرم جواب دینا اُسی کو سکھاتے ہیں جو کوئی
صبر کرتا ہے مصیبت کے وقت اور نہیں ڈالی جاتی ایسی صبر مگر جو بڑے نصیب والا ہو

ع ۴
۱۹

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ اور اگر پہنچے تجھے خطرہ شیطانی یعنے اگر شیطان تیرے جی مین ڈالے کہ غصہ کے وقت صبر نکر تو اسوقت پناہ مانگ خدایتعالی سے بیشک خدایتعالی سننے والا جاننے والا ہے سب کچھ وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ اور خدایتعالی کی قدرت کے ہین رات اور دن اور سورج اور چاند تم ای لوگو سجدہ نکرو سورج کو اور نہ چاند کو اور سجدہ تم سب کرو اس خدایتعالی کو جس نے پیدا کیا چاند اور سورج کو اگر ہو تم خدایتعالی ہی کی بندگی کرنے والے فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْئَمُوْنَ ۩ پھر اگر تکبر ہی کرین یہ لوگ اور سجدہ نکرین خدایتعالی کو تو پھر وہ تیرے پروردگار کے پاس ہین یعنے فرشتے تسبیح پڑھتے ہین خدایتعالی کی رات دن اور وہ ملول نہین ہوتے تسبیح پڑھنے سے ہمیشہ کی خدایتعالی کو کیا پروا ہے اِن لوگون کے سجدہ کرنیکی یہ سجدہ گیارواں ہے قرآن کے سجدون سے وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اور خدایتعالی کی قدرت کی نشانی ہے وہ کہ تو دیکھتا ہے زمین کو جو عاجز اور خشک پڑی ہے۔ پھر جب ہمنے اتارا اُس زمین پر پانی مینھ کا تو پہلے اور پھولے اور کاٹنے کے واسطے اور گھاس اور کھیت بڑھنے لگا بیشک وہ شخص جس نے زمین مردہ کو جلایا ہر طرح جلاویگا سب مردون کو قیامت کے دن بیشک خدایتعالی سب چیز پر قدرت رکھتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ بیشک وہ لوگ جو برے چلتے ہین ہماری قرآن کی آیتون مین یعنی طعن اور عیب کرتے ہین یا معنی اُلٹے سمجھتے ہین ایسے لوگ ہمسے چھپے ہوئے نہین ہین اب پھر وہ کیا کوئے جو ڈالا جاوے آگ مین یہ اچھا ہے یا جو کوئی کہ چلا آوے بے ڈر دوزخ سے قیامت کے دن وہ اچھا ہے کرو تم ای کافرون جو تمہارا جی چاہے بیشک خدایتعالی جو کچھ کہ تم کرتے ہو دیکھتا ہے اُس سے کچھ چھپا ہوا نہین سب تمہارے کامون کا بدلہ دیویگا اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ۝ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ۝ بیشک وہ لوگ جو کافر ہوئے قرآن شریف سے جسوقت

السجدۃ

کہ آیا وہ قرآن اُن پاس اور وہ قرآن شریف کتاب ہے بڑے صاحب عزت حرمت خدا تعالیٰ
کے پاس جو ویسی اور کوئی نہین نہ آیا اُس کتاب مین کوئی ذرا جھوٹ آگے سے نہ پیچھے سے
یعنے جو خبر اگلی یا پچھلی اُس مین مذکور ہے ذرا جھوٹ نہین سب سچ ہے سو وہ قرآن اُترا ہوا ہی
سب کچھ سمجھنے والے تعریف ہوئے کے پاس سے آپ خدا تعالیٰ اپنے حبیب کی تسلی کے واسطے
فرماتا ہے کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم تو ملول نہو کافرون کی باتون سے کسو سطے کہ مَا يُقَالُ لَكَ
إِلَّا مَا قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِن قَبْلِكَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ وَذُو عِقَابٍ أَلِيمٍ ۝ نہین کہتے تجکو
یہ مکے کے لوگ مگر وہ ہے کہ جو کہہ چکی ہین اگلے پیغمبرون کو اُن کی قوم پہلے تیرے پیدا ہونے سے
یعنے جو کچھ اگلون نے اپنے وقت کے پیغمبرون کو کہا تھا ویسی ہی باتین تیری قوم تجسے کہتی ہے
تو صبر کر بیشک پروردگار تیرا البتہ بخشنے والا پیغمبرون کو اور اُن کے تابعدارون کو ہے اور صاحب
عذاب دکھ دینے والے کو کھینچنے والا ہے کافرون پر جو پیغمبر اور مسلمانون کو ستاتے ہین وَلَوْ
جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا أَعْجَمِيًّا لَّقَالُوا لَوْلَا فُصِّلَتْ آيَاتُهُ ۖ أَأَعْجَمِيٌّ وَعَرَبِيٌّ ۗ اور اگر کرتے ہم
اس قرآن کو سواے عرب کے اور زبان مین تو البتہ کہتے مکے کے لوگ کہ کیون نہ کھول کر بیان کین
آیتین اُس کی ایسی جو ہم سمجھ سکتے ای کیا زبان اور کوئی اور پری بھیجی عرب کے لوگون پاس پھر کیونکر
سمجھین ہم قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ ۖ وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِي آذَانِهِمْ وَقْرٌ
وَهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ۚ أُولَٰئِكَ يُنَادَوْنَ مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ ۝ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ع ۱۲

کہ وہ قرآن واسطے اُن لوگون کے ہے جو ایمان لائے ہین راہ دکھانا اور تندرستی یعنے مومنون کے
دل کی بیماری قرآن کھوتا ہے اور راہ خدا تعالیٰ کی خوشی کی دکھاتا ہے اور وہ لوگ جو اُسے
نہین مانتے اُن کے کانون مین بوجھ ہے جو قرآن کے معنے نہین سُنتے اور وہ قرآن کی خوبی دیکھنے سے
اندھے ہین یہ لوگ اندھے اور بہرے پکارے جاتے ہین دور کی جگہ سے یعنے یہ کافر
جو قرآن کو نہ دیکھتے ہین نہ سُنتے ہین تو گویا کہ اندھے اور بہرے ہین دور کی آواز کیونکر سُنین
وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتُلِفَ فِيهِ ۗ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۚ
وَإِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ ۝ ای بیشک دی ہمنے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب
توریت پھر اُسے کسی نے سچ جانا اور کسی نے نمانا کہ یہ خدا تعالیٰ کا کلام نہین ہے اور ایمان نلائے
اُس پر اور اگر ایک بات پہلے ہی مقرر نکر چکتا تیرا پروردگار کہ نماننے والون پر قیامت کے دن
عذاب ہوگا اور دنیا مین وہ لوگ ویسا عذاب ہلاک ہونے کا نہ دیکھین گے تو البتہ حکم ہوتا اُن مین

ہلاک ہونیکا یعنے یہ کافر اس لائق ہیں اور ایسے کام کرتے ہیں کہ انہیں ابھی سبکو ہلاک کیجے لیکن ان پر عذاب مقرر ہوچکا قیامت ہی کے دن جو اس عذاب سے کبھی کسی طرح نہ چھوٹیں گے اور بیشک یہ کافر شک میں ہیں اس کتاب سے کہ سچ خدا تعالیٰ کا کلام ہے یا آدمی کا بنایا ہوا ہے اس شبہ میں حیران ہیں مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَاۗءَ فَعَلَيْهَا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ؁ جس نے کیا اچھا کام پھر وہ اپنے واسطے اچھا کرتا ہے جو اسے نیک بدلہ ملے گا اور جو کوئی برے کام کرے پھر اسے پر ہے برائی ان کاموں کی اور نہیں ہے پروردگار تیرا ظلم کرنے والا اپنے بندوں پر جو اس کے کام کے موافق بدلہ نہ دیوے

اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۭ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۭ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَاۗءِيْ ۙ قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ ۙ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ ؀ خدا تعالیٰ ہی کی طرف پھرتی ہے خبر قیامت کی یعنی اگر کوئی پوچھے کہ قیامت کب آویگی جواب یہی دیجے کہ خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا جو کس وقت آویگی اور کتنی مدت پیچھے ہوگی اور نہیں نکلتا کوئی میوہ اپنے غلاف اور گھونگھٹ سے اور کوئی پیٹ والی مادہ بچہ نہیں جنتی مگر ساتھ جاننے خدا تعالیٰ کے یعنے خدا تعالیٰ کو سب چیز کی خبر ہے اور جس دن پکاریگا خدا تعالیٰ مشرکوں کو غصہ سے کہ کہاں ہیں وہ شریک میرے جو تمنے دنیا میں مقرر کر رکھے تھے اپنی سمجھ سے کہ عذاب سے چھٹا دیں گے بلا ان کو جو آویں اور تمہیں ہمارے عذاب سے چھٹا دیں تب کہیں گے مشرک کہ ہمنے سنا دیا تجھکو کہ نہیں ہے ہم میں سے کوئی اقرار کرنے والا تیرے ساتھ شریک ہونے کا یعنے آج کوئی دکھائی نہیں دیتا جسے کہیں کہ تیرا شریک ہے یہ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ؀ اور غائب ہوگئے سب وہ ان سے جنکو پکارتے تھے مشرک پہلے اس سے دنیا میں اور جانیں گے کہ نہیں ہے مشرکوں کو آج کے دن کہیں بھاگنے کی جگہہ جو عذاب سے بچیں اور امن میں رہیں لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَاۗءِ الْخَيْرِ ۡ وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَـــُٔوْسٌ قَنُوْطٌ ؀ نہیں تھکتا اور نہیں ملول ہوتا آدمی بھلائی مانگنے سے یعنی دولت مانگنے سے بس نہیں کرتا دنیا میں اور اگر پہنچے اسے برائی جیسے مفلسی یا بیماری تو پھر ناامید ہوتا ہے خدا تعالیٰ کی رحمت سے آس توڑ دیتا ہے یہ صفت کافروں کی ہے اور مومن خدا تعالیٰ کی رحمت سے ہرگز ناامید اور بےآس نہیں ہوتا وَلَىِٕنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّاۗءَ مَسَّتْهُ

لَيَقُولَنَّ هٰذَا لِيْ ۙ وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْٓ اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى
اور اگر چکھاوین ہم کافرون کو مزا اپنی مہربانی کا اپنی طرف سے پیچھے سختی کے اُسے جو پہنچی ہوئی ہو تو
البتہ کہے وہ کافر کہ یہ بھلائی میرے واسطے ہے۔ یعنے میں اس لایق ہون اور یہ نعمت میرا حق ہے
اور میرے گمان مین قیامت آنے والی نہین ہے اور اگر شاید اپنے پروردگار کی طرف پھر جاؤن
مین یعنی اگر قیامت ہوئی تو مقرر مجھے ہے خدایتعالی کے پاس سے بھلائی جیسے دنیا مین مجھے دولت
دی ہی تو وہان مجھے ایسا ہی کچھ دیویگا اب خدایتعالی فرماتا ہے کہ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
بِمَا عَمِلُوْا وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۝ پھر البتہ ہم جتادین گے اور خبردار کرینگے اُن لوگون کو
جو کافر ہوئے اُس چیز کو جو اُنہون نے کیا ہے دنیا مین یعنی کافرون نے جو دنیا مین کام کئے ہین ـــ
قیامت کے دن جانین گے جو ہمنے کیا کیا تھا اور چکھاوین گے ہم اُن کو عذاب گاڑھا جو قیامت کے
آنے کے شبہ مین ہین وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ
فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ۝ اور جب نعمت دیوین ہم کافر پر تو منھ پھیرے شکر سے اور ٹلا دیوے
اور سرک جاوے تنگ کرنے کے وقت اور جب پہنچی برائی یعنی کوئی محنت یا مصیبت اُس پر آوے
تو پھر وہ دعا مانگنے گا چوڑے اور چکلے یعنے بہلا کر یعنی فراخی سے مانگے گا دعا کو قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ
مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ۝ کہو ای محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کہ بھلا بتاؤ تو تم مجھے کہ اگر در اصل ہوئی قرآن خدایتعالی کے پاس سے سچ پھر تم اُسے نہین مانتے
نہ غور کئے اُس مین پھر کون گمراہ زیادہ ہے اُس سے جو وہ دور پھٹا پڑے ہے قرآن سے یعنے
پھر تمہین بڑے گمراہ ہو سو خدایتعالی فرماتا ہے۔ کہ سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ
حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ۭ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ جلد دکھادینگے ہم
کافرون کو اپنی قدرت کی نشانیان جہان مین اور اُن کی جانون مین اور بدنون مین دکھاوین گے
قدرت کی نشانیان جب تک کہ ظاہر اُن کو کہ سچ ہے اور درست ہے قیامت آئی کیا نہین
کفایت کرتا پروردگار تیرا اُس بات کو کہ وہ سب چیز پر گواہ ہے یعنے اگر کافر تیرے معجزے نہین
مانتے تو خدایتعالی ہی بس ہے گواہ تیری پیغمبری پر اَلَآ اِنَّهُمْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ ۭ اَلَآ
اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ۝ اور سمجھ اور رجان کہ بیشک کافر شبہ مین ہین اپنے پروردگار کے دیدار سے
یعنے کافرون کو یقین نہین کہ ہمین خدایتعالی کے حضور جانا ہے قیامت کے دن حساب دینے کو
اور رجان کہ بیشک خدایتعالی سب چیز کو گھیرنے والا ہے یعنے کوئی اُسکے علم سے باہر نہین ❊ ❊ ❊

سورۃ الشوری مکیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وہی ثلث وخمسون آیۃ

حٰمٓ ۝ عٓسٓقٓ یہ حرف جدا جدا اشارے ہین اُن انعامون سے جو خدا تعالی نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر مقرر کر رکھا ہے جیسے کہ حا سے حوض کوثر اور میم سے ملک مشرق سے مغرب تلک اُن کی امت کے تصرف مین آویگا۔ اور عین سے عزت جو سب چیز سے اُن کو بہتر خدا تعالی نے بنایا اور سین سے سنا اور قاف سے مقام محمود جو معراج کی رات وہان پہنچے تھے اور قیامت کے دن اُس مقام مین کہڑے ہو کر امت کو بخشواوین گے سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ كَذٰلِكَ يُوحِيٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ جیسا کہ اس سورت مین احوال ہے ایسا ہی بھیجا کرتا ہے تیری طرف ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور جو تجھ سے پہلے تھے پیغمبر اُن کی طرف بھی بھیجا تھا خدا تعالی زبردست سب کچھ جاننے والے نے لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ اُسی کا مال ہے جو کچھ کہ ہے آسمانون مین اور زمین مین اور وہ ہی ہے سب سے اوپر بہت بڑا صاحب بزرگ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ نزدیک ہے جو پھٹ جاوین آسمان اوپر سے خدا تعالی کی بزرگی اور بڑائی سے اور فرشتے تسبیح پڑھتے ہین ساتھ تعریف اپنے پروردگار کے اور بخشواتے ہین اُن کو جو زمین مین رہتے ہین مسلمان نیکبخت جانو کہ بیشک خدا تعالی وہ ہی ہے بخشنے والا مہربان اپنے بندون پر وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ۖ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝ اور وہ لوگ جنہون نے پکڑے ہین سوائے خدا تعالی کے دوست جیسے بت پوجنے والون نے بتون کو سمجھا جو ہمین بخشواوینگے خدا تعالی نگہبان ہے اُن کی باتون پر اور کامون پر سب کا بدلا دیویگا اور تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہین ہے اِن کا ذمہ دار تیرا کام اتنا ہی ہے کہ پیغام ہمارے سنادے اور بس جیسا وہ کرین گے ویسا پاوینگے وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ۝ اور ایسا ہی بھیجا ہمنے تیری طرف ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرآن عربی زبان مین جو عرب کے لوگ جلد بغیر غور کئے سمجھین اسواسطے بھیجا قرآن جو تو ڈراوے مکے کے لوگون کو اور اُس کے گرد کے رہنے والون کو اور ڈراوے قرآن کی آیتین سنا کر اکٹھے ہونے کے دن سے جو قیامت کا دن ہے اُس دن سب اگلے پچھلے لوگ جمع ہونگے اور سب سے حساب لیوینگے شک نہین اُس دن کے ہونے مین

مقرر وہ دن آویگا پھر اُس دن ایک قوم بہشت مین جاویگی اور ایک قوم دوزخ مین پہنچیگی وَ
لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ
مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ اور اگر چاہتا خدا تعالی تو البتہ کرتا سارے عالم کی خلقت کو
ایک قوم یعنی سب کو بہشتی کرتا یا دوزخی کرتا ای پر لے آتا ہے جسے چاہتا ہے اپنی رحمت اور
اور مہربانی مین یعنی توفیق اچھے کامون کی دیتا ہے جو اُن کامون کے سبب پھر اُن پر ہوا در ظالمون کو
نہوگا کوئی دوست اور نہ کوئی حمایتی مدد کرنے والا جو عذاب سے چھڑاوے اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ
اَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى ۡ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ ای کیا پھر پکڑتے ہیں سوائے
خدا تعالی کے دوست بتون کو پھر خدا تعالی جو وہی ہے اصل دوست اور وہی جلاتا ہے مُردون کو
اور وہ سب چیز پر قدرت رکھتا ہے اور بُت کچھ نہین کر سکتے اور کہہ ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم
ان لوگون کو وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ڰ وَ
اِلَيْهِ اُنِيْبُ ۝ اور جس چیز مین کہ تم سب جھگڑتے ہو پھر اُس چیز کا انصاف خدا تعالی کے پاس ہے
یہ خدا تعالی ہے پروردگار میرا اُسی پر بھروسہ کیا ہے مین نے سب کام اپنے اُسی کو سونپ دیئے
ہین اور اُسی کی طرف ہے رجوع ہے سب کامون مین فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ
اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ۭ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ
وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ پیدا کرنے والا آسمانون کا اور زمین کا سو بنایا تمہارے واسطے تمہاری ہی
جنس سے جوڑی تمہاری یعنی مرد اور عورت اور حیوانون سے بھی جوڑی بنائی یعنی نر مادہ تمہارے
واسطے اس سبب بڑھاتا ہے اور زیادہ کرتا ہے خلقت تمہارے جوڑے بنانے سے اولاد بڑھتی ہے
نہین ہے مانند اُسکے کوئی چیز اور وہ ہی ہے سُننے والا سب کی باتون کا دیکھنے والا سبکے کامون کا
لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ
اُسی پاس ہین کنجیان آسمانون کی اور زمین کی کشادہ کرتا ہے روزی جس کے واسطے چاہتا ہے
اور تنگ کرتا ہے روزی جسے چاہتا ہے بیشک خدا تعالی سب چیز کی خبر رکھتا ہے دولتمند اور
مفلس اُس سے چھپے ہوئے نہین ہین شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ
اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ۭ
نسیحہ طراہ دکھاوے تمکو دین کی وہ راہ جو کہہ دیا تھا اُس راہ چلنے کو نوح نبی علیہ السلام سے
اور وہ جو پیغام بھیجا ہمنے تیری طرف ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ جو کہہ دیا ہمنے ابرہیم اور موسی

اور عیسی علیہم السلام کو وہ کہ قایم اور پایدار رہو دین پر اور جدا جدا پھوٹ کر مت ہو اس دین مین
یعنے در اصل ایک دین رکھو کہ خدا تعالی ایک ہے اور اسکا ساجھی کوئی نہین کسی بات مین نہ کسی
چیز مین کَبُرَ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ مَا تَدْعُوْھُمْ اِلَیْہِ ؕ اَللّٰہُ یَجْتَبِیْٓ اِلَیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَیَھْدِیْٓ اِلَیْہِ
مَنْ یُّنِیْبُ ۝ بھاری ہے اور بڑی مشرکون پر وہ بات جس کی طرف تو بلاتا ہے اُن کو یعنے تو اے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو مشرکون کو کہتا ہے کہ خدا تعالی کا کوئی شریک نہین تم اسے ایک اکیلے کی
بندگی کرو یہ بات مشرکون پر بھاری ہے وہ نمانینگے خدا تعالی چن لیتا ہے اس دین کی طرف
جسے چاہتا ہے اور راہ دکھاتا ہے اسی دین کی طرف اسکو جو شخص خدا تعالی کی رجوع کرتا ہے
اور التجا کرتا ہے وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَھُمُ الْعِلْمُ بَغْیًۢا بَیْنَھُمْ ؕ وَلَوْلَا کَلِمَۃٌ سَبَقَتْ
مِنْ رَّبِّکَ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی لَّقُضِیَ بَیْنَھُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِیْنَ اُوْرِثُوا الْکِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِھِمْ
لَفِیْ شَکٍّ مِّنْہُ مُرِیْبٍ ۝ اور جدے جدے ہوئے آپسمین اگلے زمانے کے لوگ
مگر پیچھے اس سے جو آئے اُن پاس خبر پیغمبر کی سبب یعنے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے
یہود اور نصاری موافق توریت اور انجیل کی آیتون کے راہ دیکھتے تھے کہ جب وہ پیغمبر
پیدا ہوگا تو ہم سب ایمان لاوینگے جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو اس بات سے
پھٹ گئے اور توریت انجیل کی آیتون کو پھیرا بے واجبی اور سرکشی سے آپس مین اور اگر نہ ایک
بات پہلے ہی مقرر ہو چکی ہوتی تیرے پروردگار کے پاس سے ٹھہرے ہوئے وقت مقرر تلک
یعنے ان کے عذاب آنے مین اگر ڈھیل موت کے وقت تلک مقرر نہو چکتی تو البتہ حکم جاتا ان مین عذاب کا
جو مقرر عذاب سے ہلاک ہوتے اور بیشک وہ لوگ جنکو دی ہے کتاب یعنے قرآن پیچھے اگلی
قومون کے یعنے یہود اور نصاری کو جو توریت اور انجیل دی بعد اُن کے قرآن مجید ملکے کے لوگون پر
اُترا ہے تو یہ شک مین ہین قرآن کے اُترنے سے دہوکے مین پڑے ہین حیران یعنے یقین نہین
اُن کو کہ یہ قرآن کلام الہی ہے فَلِذٰلِکَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ کَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَھْوَآءَھُمْ ۚ
وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنْ کِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَیْنَکُمْ ؕ پھر اسیواسطے جو یہ
جدا جدا ہو کر پھٹ گئے ہین دین مین تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلا ایک دین برحق کی طرف
اور اسی بات پر قایم اور مضبوط رہ جیسا کہ حکم ہوا تجکو کہتے ہین ولید بیٹا مغیرہ کا کہتا تھا
کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہمارے دین مین آوے تو آدھا مال تجھے اپنا بانٹ دون اور شیبہ
بیٹا ربیعہ کا کہتا تھا کہ اگر یہ اپنا نیا دین چھوڑ دے تو مین اپنی بیٹی سے تیرا بیاہ کر دون

سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی دین پر قایم اور مضبوط رہ اور تابعداری مت کر کافروں کی جی کی خوشی کی اور کہہ کہ ایمان لایا مین اس چیز پر جو اتاری خدا تعالی نے کتاب اور حکم کیا مجکو کہ انصاف کرون مین تمہارے بیچ مین اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ خدا تعالی پروردگار ہے ہمارا اور تمہارا ہمارے واسطے ہمارے کام ہین اور تمہارے واسطے تمہارے کام ہین یعنے نہ تمہارے کامون کا حساب مجھ سے لیوین گے نہ میرے کامون کا تمسے نہین جھگڑا ہمارے تمہارے بیچ مین خدا تعالی اکٹھا کریگا ہم سب کو قیامت کے دن اور اسی کی طرف پھر پھرنا ہے سب کو مقرر وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ فِى اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ اور وہ لوگ جو جھگڑتے ہین خدا تعالی کے دین مین بعد اسکے جو قبول کر چکے خدا تعالی کا حکم یعنے یہود توریت پڑھ کر قبول کر چکے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین مین آوینگے اور انھین پیغمبر برحق جانین گے سو اب جھگڑنا انکا جھوٹا اور بے بنیاد ہے ان کے پروردگار کے پاس اور ان پر غضب خدا تعالی کا ہے اور ان کے واسطے عذاب سخت مقرر کیا ہوا ہے قیامت کے دن اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ط وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ○ وہ خدا تعالی ہے جس نے اتارا قرآن شریف سچ اور برحق اور ترازو اتاری جو کسی کا حق کسی کی طرف سجاوے اور کس چیز نے جتایا تجھے جو کب اور کسوقت قیامت ہوگی شاید کہ نزدیک ہی ہووے قیامت کا دن يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ط اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِى السَّاعَةِ لَفِىْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ جلدی کرتے ہین قیامت کے دن کی وہ لوگ جو ایمان نہین لائے یعنے جنہون نے قیامت کا آنا سچ نہین جانا وہ لوگ مزاح سے کہتے ہین کہ جلدی آوی اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین اس پر اور سچ جانتے ہین کہ مقرر قیامت آوے گی وہ ڈرتے ہین اس دن سے اور برے کام نہین کرتے اور یقین ہے ان کو جو قیامت کا دن چلا آتا ہے جانو بیشک کہ وہ لوگ جو جھگڑتے ہین قیامت کے دن آنے مین البتہ وہ ہی گمراہ ہین اور بھولے پھرتے ہین دور اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ خدا تعالی بہت مہربان ہے اپنے بندون پر روزی دیتا ہے فراخ جسے چاہتا ہے اور قوت اور قدرت رکھنے والا ہے بڑا زبردست سب چیز پر مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِىْ حَرْثِهٖ

ع ۲ ۳

وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ جو کوئی چاہے اور آرزو رکھے آخرت کی کھیتی کی یعنی دنیا میں جو کام اچھے کرے اس کے ثواب کی توقع آخرت میں رکھیں تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم افزود کرین اس کی کھیتی یعنی اس کے کام سے زیادہ پھل دیوین گے آخرت میں اور جو کوئی چاہے اپنے کامون کی بدلے دنیا کی کھیتی یعنی اُن نیک کامون کا بدلہ یہین مانگین اور آخرت کا دھیان نکرین تو دیتے ہین ہم اُسے دنیا مین اور نہین اُسے آخرت مین حصہ أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ای کیا ان کے ساتھ شریک ہین یعنی کافرون کے ساتھ دیو گناہ کرنے مین شریک ہین جو راہ بتاتے ہین انہین بُرے دین کی جو شریک مقرر کرنا خدا تعالیٰ کے ساتھ ۔ یوم قیامت کو سچ نجاننا یہ بری راہ ہے نہین فرمایا خدا تعالیٰ نے اس راہ چلنا اور اگر نہ ایک بات ہو چکی ہوتی کہ ان پر عذاب کے آنے مین ڈھیل ہے تو البتہ حکم ہوتا ان کے ہلاک ہونے کا اور بیشک ظالمون کے واسطے عذاب مقرر کیا ہوا ہے دُکھ دینے والا جو کبھی کم نہوے گا تَرَى الظَّالِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا كَسَبُوا وَهُوَ وَاقِعٌ بِهِمْ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي رَوْضَاتِ الْجَنَّاتِ لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ دیکھے گا تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ظالمون کو نہایت ڈرتا ہوا قیامت کے دن سبب اُن کامون کے جو کئے ہین اُنھون نے دنیا مین اور وہ دن اُنھین پہنچتا ہے اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور سچ جانا قیامت کے دن کو اور اچھے کام کئے وہ لوگ بہشت کے باغون مین ہونگے خوش اُن لوگون کے واسطے ہے جو چاہین اپنے پروردگار کے پاس سے کسی چیز کی کمی نہین یہ بہشت کے باغ اور وہان کا عیش اور نعمتین خدا تعالیٰ کے انعام سے یہی ہے بڑی بڑائی ذَلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ اللَّهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْنًا إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ شَكُورٌ یہ خبر بہشت کی نعمتون کی وہ ہے کہ خوشخبری دیتا ہے خدا تعالیٰ اپنے اُن بندون کو جو ایمان لائے ہین قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا جانتے ہین اور اچھے کام کرتے ہین اُن کو خوشخبری ہے کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مکے سے مدینہ مین تشریف لائے تو مدینہ کے لوگون نے کہا کہ ہم دیکھتے ہین کہ خرچ تمہارا بہت ہے اور آمدنی کم اگر فرماؤ تو ہم اپنے جی کی خوشی سے سب ملکر اپنے اپنے مال سے لاکر حاضر کرین تو خرچ مین تنگی نہو سو اللہ تعالیٰ نے

یہ کہلا بھیجا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو کہ نہین چاہتا مین تمسے کچھ نذر و ہی خدا تعالی کی پیغام پھنچانے پر مگر چاہتا ہون مین کہ تم دوستی کرو کنبے سے یعنی قریش جو ایمان لاکر اپنے گھر کے بین سب چھوڑ آئے ہین صرف دین کے واسطے اُن سے دوستی کرو اور خدا تعالی فرماتا ہے کہ جو کوئی بھلی کمائی کرے یعنی پیغمبر کا فرمانا بجا لاوے تو زیادہ کرون مین اُس کے واسطے اُس کی کمائی مین بھلائی یعنی اس کا ثواب بڑا اون گا بیشک خدا تعالی بخشنے والا ہے بے نہایت قبول کرنے والا ہے شکر کرنیوالون کی بندگی اَمْ يَقُولُونَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ ؕ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ اور کیا کہتے ہین کافر کہ آپ بناتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالی پر جھوٹھ یعنی کافر کہتے ہین کہ اپنے جی سے بنا کر کہتا ہے کہ یہ آیت خدا تعالی نے بھیجی ہے پھر اگر چاہتا خدا تعالی تو مہر کرتا تیرے دل پر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر تو جھوٹھ بولتا اور مٹا دیتا ہے خدا تعالی جھوٹھ کو اور سچ کو سچا کر دیتا ہے اپنی باتون سے بیشک خدا تعالی جاننے والا ہے اُن باتون کو جو اندر دلون مین چھپی ہوئی وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اور وہی خدا تعالی قبول کرتا ہے توبہ اپنے بندون کی اور معاف کرتا ہے اُن کی تقصیرین اپنے کرم سے اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو کام وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ اور مان لیتا ہے اور قبول کرتا ہے خدا تعالی دعا اُن لوگون کی جو ایمان لائے ہین اور اچھے کام کرتے ہین اور زیادہ دیتا ہے اُن کی آرزو اور مراد اپنے فضل و کرم سے اور کافرون کے واسطے مقرر کر رکھا ہے عذاب سخت قیامت کے دن جو کبھی کم نہووے گا وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ اور اگر کھولتا اور فراخ کرتا خدا تعالی روزی اپنے بندون کے واسطے تو البتہ بندے نافرمانی کرتے ملک مین اور ظلم اُٹھاتے اور دھوم مچاتے پر اُتارتا ہے روزی خدا تعالی موافق ہے جتنی چاہتا ہے اور جس پر چاہتا ہے بیشک خدا تعالی اپنے بندون کے حال سے خبر رکھتا ہو دیکھتا ہی اُن کے کامون کو وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ؕ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ اور وہی ہے خدا تعالی جو بھیجتا ہے مینھ پیچھے ناامید ہونے کے مینھ سے اور پھیلا دیتا ہے اپنی رحمت کو یعنی بدلی کو پھیلا کر پھر سب جگہ مینھ برساتا ہے اور وہی دوست ہے بندون کا تعریف کیا گیا سب زبانون مین وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا

مِنْ دَآبَّةٍ ۚ وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ ۝ خدا تعالیٰ کی قدرت کی نشانی ہے پیدا کرنا آسمانون کا اور زمین کا اور جو کچھ بکھیرا ہے آسمانون اور زمین مین ہلنے چلنے والون سے جیسے فرشتے اور دیو اور آدمی اور سب جانور یہ نشانی ہے اُس کی قدرت کی اور وہی اُن کے اکٹھا کرنے پر قدرت رکھتا ہے قیامت کے دن سب کو جمع کریگا جب چاہے گا وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۝ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ ۚ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ اور جو کچھ پہنچتی ہین تمکو مصیبتین سو سب تمہارے کامون کے سبب ہین جو اپنے ہاتھون سے کرتے ہو اور معاف کرتا ہے خدا تعالیٰ تمہارے گناہون کو اور نہین ہو تم ایسے جو عاجز کرو خدا تعالیٰ کو جو وہ تمکو عذاب نہ کر سکے دنیا مین یا آخرت مین اور نہین ہے واسطے تمہارے سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی دوست اور نہ کوئی مدد کرنے والا وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِى الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۝ اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ ۚ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝ اور خدا تعالیٰ کی قدرت کی نشانی سے ہے جو ناوین چلتی ہین پانی مین جیسے پہاڑ اگر چاہے خدا تعالیٰ تو باؤ کو تھام دے پھر رہین ناوین چلنے سے پانی کو پیٹ پر ٹھیری ہین اور ناؤ کے اندر بیٹھنے والے گھبراوین بیشک ناؤ کے چلے جانے مین دریاؤ کے اوپر اس سے البتہ قدرت کی نشانی ہین سب صبر کرنے والون شکر کرنے والون کو اور اگر چاہے تو پار لگا دے اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ۝ وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِىْ اٰيٰتِنَا ۗ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ۝ یا ہلاک کرے کشتی کے بیٹھنے والون کو سبب اُن کے گناہون کے جو وہ کرتے ہین یعنی چاہے تو خدا تعالیٰ ناؤ کو ڈبو دے اور معاف کرتا ہے اور اگر ڈبو دیوے تو جانین وہ لوگ جو جھگڑتے ہین ہماری قرآن کی آیتون مین کہ نہین ہے اُن کو کہین بھاگنے کا مکان جو وہان بھاگ کر عذاب سے بچین سو کہین نہین فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَىْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ پھر وہ چیز جو تمہین دی ہے اُن کا فرو جیسے اولاد اور دولت پھر وہ کام چلانا اور عیش دنیا کے جینے کا ہے اور وہ جو خدا تعالیٰ کے پاس ہے جیسے ثواب آخرت کا اور نعمتین بہشت کی یہ بہت اچھا ہے اور ہمیشہ ہے واسطے اُن لوگون کے جو ایمان لائے ہین اور خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہین وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ۝ اور وہ لوگ جو پرہیز کرتے ہین اور بچے رہتے ہین بڑے گناہون سے اور برے کامون سے اور جب غصہ

ہوتے ہین تو معاف کر دیتے ہین تقصیرین تابعدارون کی وَالَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰی بَیْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ اور وہ لوگ جنہون نے مان لیا حکم اپنے پروردگار کا اور قائم رکھا نماز کو یعنی ہمیشہ پڑھتے رہے اور کام اُن کا آپس کی مصلحت کا ہے اور جو کچھ ہمنے اُن کو روزی دی ہے اُس مین سے بانٹتے ہین غریب محتاجون کو دیتے ہین وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْیُ هُمْ یَنْتَصِرُوْنَ اور جب اُن لوگون پر پہنچتا ہے ستم کافرون سے تو وہ بدلا لیتے ہین دشمنون سے وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَی اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ اور بدلا برائی کا ویساہی برائی ہے اور جس نے معاف کیا اور صلح کی پھر بدلا اُس کا خدا تعالیٰ پر ہے بیشک خدا تعالیٰ دوست نہین رکھتا ستم کرنے والون کو جو ناحق غریبون کو ستاتے ہین وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَیْهِمْ مِّنْ سَبِیْلٍ اور جو کوئی بدلا لیوے ظلم اُٹھانے کے پیچھے یعنی پہلے کوئی اُسے ناحق ستا دے بعد اُس کے اگر وہ بدلا لیوے تو پھر ایسے لوگون پر کچھ کسی طرح کا اُلٹھنا اور الزام نہین اِنَّمَا السَّبِیْلُ عَلَی الَّذِیْنَ یَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَیَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ البتہ الزام اور اولہنا اُن ہی لوگون پر ہے جو ستاتے ہین اور ظلم کرتے ہین لوگون پر اور بربادی کرتے ہین ملک مین ناحق وہ لوگ جو اُن کے واسطے ہے عذاب دکھ دینے والا وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ اور جس نے صبر کیا لوگون کے دکھ دینے پر اور معاف کیا اور بدلا لینے کا ارادہ نکیا یہ کام بڑی ہمت کے کامون سے ہے وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِیٍّ مِّنْ بَعْدِهٖ وَتَرَی الظّٰلِمِیْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ یَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰی مَرَدٍّ مِّنْ سَبِیْلٍ اور جس کو گمراہ کرے اور راہ بہلا دے خدا تعالیٰ پھر نہین کوئی دوست اُس کو کام بنانے والا نیک راہ دکھانے والا اُسکو پیچھے راہ بہلانے خدا تعالیٰ کے اور دیکھے گا تو کافرون کو جس وقت کہ دیکھین گے عذاب کو سامنے قیامت کے دن کہین گے الٰہی کہین ہے پھر پھرنیکی دنیا مین راہ جو وہان دنیا مین جاکر بندگی کرین اور ایمان لاوین تو اس عذاب سے چھوٹین وَتَرٰىهُمْ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا خٰشِعِیْنَ مِنَ الذُّلِّ یَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِیٍّ اور دیکھے گا تو کافرون کو قیامت کے دن جو اُن کو آگ پر لاوین گے لاچار عاجز ہوئے چلے آوین گے خواری اور رسوائی سے اُسوقت دیکھین چھپی نگاہ سے دوزخ کو ڈر کے مارے وَقَالَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ

ع ۵

فِیْ عَذَابٍ مُّقِیْمٍ اور کہتے ہین وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں کہ بیشک نقصان پائے ہوئے وہی لوگ ہین جنھون نے اپنا نقصان آپ کیا اور جو جان کر اور سمجھ کر خدا سے ایمان نہ لائے اور پیغمبر سے عداوت رکھے اور اپنے لوگون کا نقصان کیا قیامت کے دن اپنا نقصان بتون کو پوجکر کیا اور کہنے کو مسلمان ہوئے نہ یا اس سبب اپنے لوگون کا نقصان انہون نے کیا جانو کہ بیشک ظالم جنہون نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اور قرآن کو اور قیامت کو سچ نجانا وہ عذاب مین ہمیشہ رہین گے کبھو چھوٹین گے اس عذاب سے وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَاءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ اور نہو گا کوئی اُن کا دوست مدد کرنے والا جو عذاب سے چھڑا دے اُن کو ایک دن یا ایک گھڑی بھی سوائے خدا تعالیٰ کے اور جس کو گمراہ کرے سیدھی راہ سے یعنی توفیق ایمان کی نہ دے خدا تعالیٰ پھر نہین اُسے کوئی کہین راہ چھٹکارا پانے کی عذاب سے کسی طرح ہرگز اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَئِذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ قبول کرو اور مان لو اے لوگو اپنے پروردگار کا حکم پہلے اس سے جو آوے ایک دن ایسا جو اُس دن کو پھرنا نہین ہے خدا تعالیٰ کے پاس یعنی خدا تعالیٰ نے جو اُس دن کا آنا مقرر کر رکھا ہے وہ پھرنے کا نہین اُس دن نہین ہے تمہارے واسطے کہین پناہ بھاگنے کی جگہہ اور تمکو اُس دن کچھ نکرنا ہے کسے اپنے کام سے یعنے فرشتے سب کام تمہارے دن اور رات کے لکھتے رہتے ہین اُس دن تمہارے سامنے لاکر رکھین گے ہرگز مکر نکر سکو گے فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَا اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ پھر اگر نمانین مشرک اور منھ پھیرلین حکم ماننے سے تو پھر نہین بھیجا ہمنے تجھکو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُن پر ذمہ دار نگہبان نہین ہے تجھپر ذمہ مگر پیغام پہنچا دینا پھر جو کوئی مانے اُس کو بھلائی ہے اور جو نمانے اُس پر عذاب ہے وَاِنَّآ اِذَآ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ اور ہم جب چکھاتے ہین آدمیون کو اپنے پاس سے مزہ مہربانی کا یعنے دولت اور عیش جب دیتے ہین تو خوش ہوتے ہین اُس عیش سے اور اگر پہنچے انھین برائی جیسے مفلسی یا مصیبت اُن برے کامون کے سبب جو اُن کے اُنھون نے آگے بھیجے ہین بیشک آدمی بڑا ناشکر ہے لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ خدا تعالیٰ کو بادشاہی ہے آسمانون کی اور زمین کی وہی پیدا کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے بخشتا ہے جسے چاہتا ہے بیٹیان اور جسے

چاہتا ہے بخشتا ہے بیٹے یعنی کسی کو نری بیٹیان ہی دیتا ہے بیٹا ہوتا ہی نہین یا جیتا ہی
نہین اُنہین بیٹی کی آرزو ہے کسی کو بیٹے ہی دیتا ہے بیٹی ہوتی ہی نہین یا مرجاتی ہین اُنہین
بیٹے کی آرزو ہے اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَاۗءُ عَقِيْمًا ط اِنَّهٗ
عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ یا جوڑوان دیوے بعضے لوگون کو بیٹے اور بیٹیان دونو ہوتے ہین اور جسے
چاہے بانجھ کرے یعنے بعضون کے اولاد ہی نہین ہوتی بیشک خدا تعالی جاننے والا ہے سب کے
حال کا قدرت رکھتا ہے سب چیز پر جو چاہے سو کر سکتا ہے ؕ کہتے ہین کہ مکے کے کافر پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہتے تھے کہ خدا تعالی تم سے روبرو ہو کر باتین کیون نہین کرتا جیسے
حضرت موسیٰ علیہ السلام سے باتین ہوتی تھین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا
کہ موسیٰ علیہ السلام خدا تعالی کی آواز سُنتے تھے خدا تعالی کو دیکھتے نہ تھے حجاب مین باتین
ہوتی تھین تب یہ آیت اُتری وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ
وَّرَاۗئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَاۗءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ
اور نہ لائق ہے اور نہ بچا ہے آدمی کے واسطے وہ کہ بات کرے خدا تعالی اُس سے
مگر پیغام چُھپا ہوا دل مین یا پردہ کے پیچھو سے پیغام بھیجے یا بات کرے اوجھل ہین جیسے حضرت
موسیٰ علیہ السلام سے ہوتا تھا یا فرشتے کے ہاتھ پیغام بھیجے پھر وہ فرشتہ پیغام پہنچاوے
خدا تعالی کے حکم سے جو پیغام چاہے خدا تعالی سو بھیجے جیسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس حضرت جبرئیل آتے تھے بیشک خدا تعالی بہت بڑا ہے سب کی سمجھ اور عقل سے مضبوط
کام کرنے والا ہے وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ط مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ
وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّكَ
لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور اسی طرح چھپا پیغام بھیجا ہمنے تیری طرف ای محمد صلی اللہ
علیہ وسلم قرآن کو اپنے حکم سے تُو نہ تھا تو کہ معلوم کرتا اور جانتا پہلے بھیجنے سے کہ کتاب کیا ہے
اور نہ ایمان کو جانتا تھا جو لوگون کو بتاتا راہ اسلام کی بنا پیغام بھیجے ہمارے اور لیکن کیا ہمنے قرآن کو
روشنائی اور اُجالا جو راہ دکھائی ہمنے ایمان لانے والون کو قرآن کے سبب جسکو چاہا اُس کو ایمان کی
توفیق دی اپنے بندون سے اور بیشک تو بھی ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُسے چُھپے پیغام کے سبب
راہ دکھاتا ہے اسلام کی راہ مضبوط خدا تعالی کی طرف کے خلقت کو سو وہ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا
فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ راہ خدا تعالی کی ہے

وہ خدا تعالیٰ جو اُسی کا مال ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں میں اور زمین میں جانو کہ خدا تعالیٰ ہی کی طرف پھر پھرتا ہے سب کاموں کا آخر کو

سُورَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّة | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وہی نسعہ و ثمانون آیۃ

حٰمٓ اصل معنی ان حرفوں کے جدا جدا سوائے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ایک کو معلوم نہیں پر بعضے عالموں نے کہا ہے کہ حا سے اشارہ ہے ساتھ حیات خدا تعالیٰ کے جو ہمیشہ سے ہمیشہ تک زندہ ہے اور میم سے اشارہ ہے اسکے ملک بے انتہا سے کہ کسی کی سمجھ میں نہیں آتا سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قسم ہے اُس حیات اور ملک کی وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ اور قسم ہے کتاب روشن بیان کرنے والے کی اس بات پر قسم ہے کہ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ بیشک ہمنے کیا اس کتاب کو قرآن عربی زبان میں شاید کہ تمام عرب کے لوگو سمجھو جلد بے اندیشہ اُسکے مضمون اور مدعا کو وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ اور بیشک وہ قرآن لوح محفوظ میں ہمارے پاس لکھا ہوا سب سے اوپر مستحکم اور مضبوط کیا ہوا جو اس میں نقص اور عیب نہیں اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ اسے کیا پھر ماریں گے ہم یعنی کیا موقوف کریں گے ہم تم پر سمجھنا قرآن کا اسواسطے کہ تم ایک قوم ہو حد سے باہر گئے ہوئے بے ادب یعنے مشرک ہو سو ہرگز موقوف نہیں کرنے کے وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ اور کتنے بہت بھیجے ہمنے پیغمبر پہلے لوگوں میں جو گزر گئے اگلے زمانے میں اُن مکے کے لوگوں سے پہلے وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ اور نہ آیا ان کے بیچ بیچ کوئی پیغمبر مگر تھے جو اُسوقت کے لوگ اُن سے ٹھٹھے مزاح کرنے والے یعنے سب پیغمبروں کو اُن کے وقت کے لوگوں نے ستایا اور اُن سے مسخری کی جیسے تجھسے اسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ مشرک سلوک کرتے ہیں تو غمگین مت ہو فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ پھر ہلاک کیا ہمنے اُن سب کو جنہوں نے پیغمبروں کو ستایا اور مسخری کی سو وہ زور اور بہت تھے اِن مکے کے لوگوں سے قوت میں اور گذر گیا احوال اُن کے بیان کا یعنے کئی جگہہ اُن کا قصہ قرآن میں کہہ چکے جیسے قوم عاد اور ثمود کا احوال جو پہلے یہ لوگ گذر گئے پھر اگر یہ لوگ ستانا پیغمبر کا نچھوڑیں گے اور ایمان نہ لاویں گے تو ان پر بھی مقرر عذاب کرینگا اور لاویگا آخر کو خاطر جمع رکھو وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ

خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ اور اگر پوچھے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لوگون سے جو کسنے بناسے ہین یہ آسمانون کو اور زمین کو البتہ کہین گے خدا تعالی زبردست سب کچھ جاننے والے نے یعنے یہ جانتے ہین کہ یہ سب خدا تعالی نے پیدا کیا اس پر بھی خدا تعالی کی بندگی نہین کرتے اور اسکے ساتھ بتون کو شریک کرتے ہین پھر اب خدا تعالی اپنی صفت آپ فرماتا ہے الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ جس نے بنایا تمہارے واسطے زمین کو پنگوڑا جسمین پرورش پاتے ہو تم اور بنائین تمہارے واسطے زمین مین راہین جو تم راہ پاؤ ایک شہر کی دوسرے شہر سے وہان جاکر سوداگری کرو اور فائدہ پاؤ وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ اور وہ ہے خدا تعالی جس نے اتارا آسمان سے پانی جتنا کہ ضرور تھا اور چاہتا تھا پھر اٹھایا ہمنے اس پانی سے شہرون مووُن ہووُن کو یعنی زمین خشک مردہ سے تھی اسے پانی برسا کر زندہ کیا جو اس مین سبزہ اگا اسی طرح تم بھی زمین سے باہر نکلوگے قیامت کے دن وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ اور وہ ہے خدا تعالی جس نے پیدا کیا جوڑا سب چیز کا اور پیدا کیا تمھارے واسطے ناؤون کو دریا مین اور جنگلون کے مسافری کے واسطے چوپائے جس پر تم سوار ہوتے ہو لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ تو درست ہو کر خاطر جمع سے بیٹھو تم ان سواریون کی پیٹھ پر پھر یاد کرو فضل اور کرم اور انعام اپنے پروردگار کا جب آرام سے بیٹھ چکو تم کشتی کے اوپر یا چوپائے پر اور کہو تم کہ پاک ہے خدا تعالی شریک سے یعنے کوئی شریک نہین اس خدا تعالی کا جس نے تابعدار کر دیا ہمارے واسطے ایسی سواریون کو اور نہ تھے ہم جو ان سواریون کو اپنے قابو مین لاسکتے بغیر مدد اور انعام خدا تعالی کے اور یہ کہو کہ ہم اپنے پروردگار کی طرف البتہ پھرنے والے ہین سو یہ لوگ شکر نہین کرتے بلکہ وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ اور بناتے ہین اپنے دل سے خدا تعالی کے واسطے اسی کے بندون سے ٹکڑے اسکے یعنے کہتے ہین بغیر دلیل اور سند کے کہ فرشتے اس کی بیٹیان ہین بیشک آدمی ہر طرح ناشکر ہے صریحا اور یہ لوگ اس بات کے کہنے والے

ع ۵

ایسے احمق ہین جو اتنا نہین سمجھتے کہ اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصْفٰكُمْ بِالْبَنِيْنَ
امی کیا اختیار کیا خدا تعالی نے اپنے واسطے پیدا کیے ہوئے چیز یعنی فرشتون کو اپنی بیٹیان کیا
جو عیب دار ہین جس کے پیدا ہونے سے ماباپ کو غیرت آوے وہ خدا تعالی نے آپ لین اور تمکو
چنکہ بیٹے دیے جو مرد کی ذات بے عیب مشہور ہے یعنی بری چیز جو بیٹی ہے خدا تعالی نے آپ لی او
اچھی چیز جو بیٹا ہے تمھین دیا اور بیٹی کو تم ایسا برا جانتے ہو کہ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ
لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ اور جس وقت خبر دیوین ایک کو ان مین سے
ویسی بات کی جیسی خدا تعالی کی شان مین کہتے ہین کہ فرشتے خدا کی بیٹیان ہین یعنی اگر کوئی ان مین سے
کسی کو کہے کہ تیرے گھر بیٹی پیدا ہوئی تو غیرت اور شرمندگی سے منھ اس کا کالا ہو جاوے
اسی وقت اور وہ آپ غصہ اور غم مین ہووے بہرا ہوا کہ کیون بیٹی ہوئی یعنی بیٹی کے پیدا
ہونے سے ایسی غیرت آتی ہے سو وہ بات خدا تعالی پر ٹھیراتے ہین اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ
فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ او وہ جو پرورش پاوے گہنے مین اور آرام اور لاڈ مین پلے یعنی بیٹی وہ جو
لڑائی جھگڑے مین جواب سوال مین میدان مین اگر ظاہر نہو گھر مین بیٹھ رہے یعنی بیٹی سو اسے خدا
سے نسبت دیتے ہین اور جو میدان مین نکل کر لڑین جھگڑین یعنی مرد سو اس کی آپ آرزو
رکھتے ہین اور احمق پنا دوسرا یہ ہے ان کا کہ وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ
اِنَاثًا ؕ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ؕ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْئَلُوْنَ اور بناتے ہین اپنے خیال مین فرشتون کو
وہ فرشتے جو بندے ہین خدا تعالی بہت بخشش کرنے والے کے انہین مقرر کرتے ہین عورتین امی کیا
یہ لوگ کہنے والے موجود تھے جب فرشتون کو پیدا کیا تھا خدا تعالی نے وہ کہان تھے جو دیکھا فرشتون کو
کہ وہ عورتین ہین لکھا جاتا ہے گواہی دینا ان کا فرشتون پر کہ عورتین ہین اور پوچھا جاویگا ان سے
قیامت کے دن کہ تمنے کیونکر جانا تھا کہ فرشتے عورتین ہین وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ؕ
مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۗ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ اور کہتے ہین وہی لوگ کہ اگر چاہتا
خدا تعالی تو ہم نکرتے بندگی فرشتون کی سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ یہ بات شرارت سے کہتے ہین جو
نہین ان کو خبر اس بات کی جو کہتے ہین نہین ہین یہ لوگ مگر جھوٹے ہین نرے اور مدعا ان کا اس
بات کہنے سے یہ ہے کہ ہم خدا تعالی کی مرضی سے فرشتون کو پوجتے ہین اس سبب ہم پر عذاب
نہین کریگا بھلا یہ بات کس دلیل اور سند سے کہتے ہین اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ
بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ امی کیا ہمنے کوئی کتاب دی ہے ان کو پہلے اس قرآن سے جو یہ لوگ اس کی

سند سے اور دلیل سے کہتے ہین کہ خدا تعالی نے فرشتون کو پوجنے کو حکم کیا ہے اور عذاب کریگا فرشتون کے پوجنے والون کو جو کتاب اُن پاس کوئی آئی نہین جس کی سند سے کہین بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ بلکہ کہتے ہین کہ مقرر پایا ہمنے اپنے باپ دادا کو اوپر ایک چلن کے اور ہم پیچھے اُن کے راہ پاوینگے یعنے ہمارے باپ دادا جس راہ پر تھے اور جو وہ کیا کرتے تھے اُسی راہ پر ہم چلے جاوینگے اُس راہ کو چھوڑنے کی نہین تو خدا تعالی فرماتا ہے کہ یہ بات کچھ انہین کافرون نے نہین کہی اور یہ پکے کے لوگ ہی نہین کہتے بلکہ وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ اور اسی طرح جس پیغمبر کو ہمنے بھیجا پہلے تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک بستی مین ڈرانے والا تو کہا اُس بستی کے لوگون نے جو دولتمند تھے اور عیش کرتے تھے یہ کہا کہ پایا ہمنے اپنے باپ دادا کو ایک چلن پر اور پیچھے اُن کے یعنے اُسی چلن پر چلنے والے ہین اُس دین اور چلن اپنے باپ دادا کے کو نہین چھوڑنے کے جب یہ بات کافرون نے کہی تب قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ۭ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ کہا پیغمبر نے کہ اگر لاؤن مین تمہارے واسطے اچھی راہ زیادہ اِس راہ سے جو پایا تمنے اس راہ پر اپنے باپ دادا کو تب تو مانو گے اور اچھی راہ پر آؤ گے ـ جواب دیا کافرون نے اور کہا کہ بیشک ہم اُس چیز کو جو تمہین بھیجا ہے اُس واسطے ہم نہیں مانتے جو تم لیکر آئے ہو اُسے ہم نہین مانتے اور اپنے باپ دادا کا دین نہین چھوڑتے پیغمبرون نے بہت سمجھایا اُنہون نے نمانا اور ستایا پیغمبرون کو اور کہا تم جھوٹے ہو فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ پھر بدلا لیا ہمنے اُن کافرون سے اُس پیغام کے نہ ماننے کا اور پیغمبرون کے ستانے کا پھر دیکھ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کیسا حال ہوا آخر کو جھٹلانے والون کا جو پیغمبرون کو جھوٹا کہتے تھے وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ اور یاد کر یعنی بیان کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت کے آگے کہ جب کہا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کو اور اپنی قوم کو کہ بیشک مین بیزار ہون اُس چیز سے جس کو تم پوجتے ہو پر جس نے مجھے پیدا کیا سو وہی مجھے راہ دکھا دیگا چھٹکارے کے عذاب سے وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ اور بنایا یعنے چھوڑا ابراہیم علیہ السلام نے کلمہ توحید کا باقی

النصف ع ۹

اپنے پچھلے لوگون مین شاید کہ وہ پچھلے لوگ پھرین شرک سے اور سیدھی راہ پر آوین
بَلْ مَتَّعْتُ هٰؤُلَاءِ وَآبَاءَهُمْ حَتّٰى جَاءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ بلکہ فائدہ پانا
دیا مینے اُس قوم کو اور اُن کے باپ دادا کو جب تلک آئے اُن پاس سچی بات یعنی قرآن
اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم صریحا ساتھ دلیل اور معجزون کے وَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا
سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ اور جب آئے اُن مکے کے لوگون کے پاس وہ سچی بات
یعنی قرآن تو کہا اُنہون نے کہ یہ جادو ہے اور ہم اُسکو نہین مانتے وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ
هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ اور کہتے ہین کافر مکے کے کیون
نہ آترا یہ قرآن اوپر ایک بڑی دولتمند آدمی پر ان دو گانون مین سے جو طائف اور مکہ ہے
یعنی یہان کے کسی دولتمند کو پیغمبری کیون نہوئی سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ
رَحْمَتَ رَبِّكَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ
بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ
اسے کیا یہ لوگ بانٹتے ہین تیری پروردگار کی رحمت اور انعام کو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم
بلکہ ہم بانٹتے ہین ان کی بیچ روزی ان کی دنیا کی زندگانی مین اور بلند کرتے ہین ہم بعضون
کے درجے ان مین سے بعضون کے درجون پر تو بکے ہین اور رلیوین بعضے شخص آن مین سے
بعضون کو کام خدمت اور مزدوری کے واسطے یعنی بعضون کو دولتمند اور بعضون کو غریب
بنایا اسواسطے جو غریب دولتمند کی نوکری یا مزدوری اس سبب ایک کو ایک پر عزت اور
بڑائی دی اور بخشش تیرے پروردگار کی بہتر ہے اُس چیز سے جو یہ جمع کرتے ہین دنیا کا
مال اور اُس دنیا کے مال کے سبب اپنے تئین بڑا سمجھتے ہین سو خدا تعالی فرماتا ہے
وَلَوْلَا اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا
مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ اور اگر وہ بات نہوتی کہ ہوجاتے بہت آدمی
ایک قوم اور پر حرص دنیا کے دولت کے یعنی خدا تعالی جانتا ہے کہ بہت آدمی دولت کی
آرزو رکھتے ہین اگر یہ بات نہوتی تو البتہ بناتے ہم واسطے اُن لوگون کے جو کافر ہین اور نہین
مانتے خدا تعالی بہت بخشش کرنے والے کو دیتے چھتین اُن کی گھرون کے واسطے روپے کی
اور سیڑھیان جس پر سے چڑھین کوٹھے پر وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ
وَزُخْرُفًا اور اُن کے گھرون کے واسطے دروازے اور تخت جو اُن پر تکیہ لگا بیٹھین روپے

اور سونے کی جگمگاتی چھتین اور دروازے دیتا کافرون کو یعنی مال دنیا کا ایسا بیقدر ہے اور نا چیز البتہ کافرون کو دیتا پر اسواسطے نہین دیا جو اورون کو بھی آرزو ان ہوگی اور اُسی کی تلاش مین رہین گے اور عبادت بندگی خدا تعالیٰ کی چھوڑ دین گے کافرون کا عیش دیکھکر وَاِنۡ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ؕ وَالۡاٰخِرَةُ عِنۡدَ رَبِّكَ لِلۡمُتَّقِيۡنَ اور یہ سب دولت اور مال جو بیان کیا عیش کرنا دنیا کی زندگی کا ہے پھر بعد مرنے کے کچھ کام نہ آوے گا سب نہین رہے گا ساتھ کچھ نہ جاوے گا اور آخرت یعنی دین کی دولت اور بہشت تیرے پرور دگار کے پاس ہے واسطے پرہیزگارون کے جو شرک سے اور نافرمانی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے سے بچے رہین وَمَنۡ يَّعۡشُ عَنۡ ذِكۡرِ الرَّحۡمٰنِ نُقَيِّضۡ لَهٗ شَيۡطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيۡنٌ اور جو کوئی آنکھ موندے اور مُنھ پھیرے خدا تعالیٰ کی یاد سے اور اُس کے عذاب سے نڈر ہے اور رحمت کا امیدوار نہو تو اُس پر مقرر کرتے ہین ہم شیطان کو جو وہ شیطان اُس کے ساتھ رہتا ہے بدراہ اور خوار کرنے کو ایسا کہ دوزخ مین جاوے وَاِنَّهُمۡ لَيَصُدُّوۡنَهُمۡ عَنِ السَّبِيۡلِ وَيَحۡسَبُوۡنَ اَنَّهُمۡ مُّهۡتَدُوۡنَ اور وہ شیطان اُن لوگون کو پھیر رکھتا ہے سیدھی راہ سے جو خدا تعالیٰ کی خوشی کی ہے اور وہ سمجھتے ہین اُس گمراہی کو شیطان کے بہکانے سے کہ سیدھی راہ پائے ہوئے ہین اور اُسی سمجھ مین رہے گا حَتّٰٓى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيۡتَ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنَكَ بُعۡدَ الۡمَشۡرِقَيۡنِ فَبِئۡسَ الۡقَرِيۡنُ جب تک کہ پہنچے ہم پاس وہ جس نے آنکھین بند کین تھین پھر ہمارے پاس آنکر آنکھین کھلین گی اور وہ شیطان بدراہ کرنیوالا نظر آوے گا اور جانے گا اصل بات کو تب کہے گا اُس شیطان کو کہ کیا اچھا ہوتا جو میرے اور تیرے بیچ ہوتی جدائی دو مشرق کی جو مین تجھے نہ دیکھتا اور تو مجھے نہ دیکھتا پھر بُرا ساتھی ہے تو میرا وَلَنۡ يَّنۡفَعَكُمُ الۡيَوۡمَ اِذۡ ظَّلَمۡتُمۡ اَنَّكُمۡ فِى الۡعَذَابِ مُشۡتَرِكُوۡنَ اور فائدہ نکرے گا تمکو آج کے دن جب کہ ظلم کیا تمنے اور گنہگار ہوئے تم وہ کہ تم عذاب مین شریک ہو یعنی جیسے کہ تم دنیا مین شریک تھے ویسے اب شریک ہو تو کچھ عذاب مین کمی نہو گی کہتے ہین کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بہت آرزو رکھتے تھے کہ مکے کے لوگ ایمان لاوین اور طرح طرح سے انہین سمجھاتے تھے پر وہ نمانتے تھے حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجکر تسلی دی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اَفَاَنۡتَ تُسۡمِعُ الصُّمَّ اَوۡ تَهۡدِى الۡعُمۡىَ وَمَنۡ كَانَ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ اے کیا تو سناوے گا بہرون کو جنہون کے دل کے کان پھوٹے ہوئے ہین یا راہ دکھاویگا

نصف ۳ ع ۱۰ ۹

اندھوں کو جو دل کی آنکھیں نہیں رکھتے اور جو کوئی کہ ہے گمراہ صریح یعنے جسے ہم توفیق نہ دیوین گے اُسے کوئی ہرگز مسلمان نہ کر سکے گا فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ پھر اگر تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے جاوین گے ہم دنیا سے اپنی رحمت میں پہلے اُسے جو اُن لوگوں پر عذاب دیکھے تو تو بھی ہم پھر اِن سے بدلا لینے والے ہیں اور اُن پر عذاب کرینگے اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ یا دکھا دیں ہم تجھے وہ چیز جس کا وعدہ دیا ہے ہم نے اُن لوگوں کو کہ اُن پر عذاب آوے گا پھر ہم اُن پر عذاب کرین گے قدرت رکھتے ہیں یعنی ان کافروں پر ہر طرح کا عذاب ہونا ہے تیری حیات جو تو دیکھے اُن پر عذاب ہونا یا بعد تیرے وفات کے اُن پر سے عذاب ٹلنے کا نہیں تجھے چاہیے کہ فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ اِنَّكَ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ پھر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پکڑے رہو مضبوط اُس چیز کو جو بھیجا جاتا ہے طرف تیرے یعنی قرآن کے حکم قائم رہ بیشک تو سیدھی راہ پر ہے وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ اور بیشک البتہ قرآن عزت اور بزرگی ہے تیری اور تیری قوم کی یعنی عرب کے لوگوں کے جو اِن کی زبان میں اُتارا ہے اور تم سے پوچھا جاوے گا کہ ایسی نعمت کا شکر کیا کیا تمنے وَسْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ اور پوچھ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لوگوں سے کہ احوال اُن پیغمبروں کا جو ہمنے بھیجا تھا اُن کو پہلے تجھسے یعنے اگلے جتنے پیغمبر آچکے ہیں کسی پیغمبر کے وقت بھی ہمنے ٹھیرایا تھا اور مقرر کیا تھا سوائے خدا تعالیٰ کے اور کسی خدا کی بندگی کرنا یعنی سب پیغمبروں نے اوسے ایک خدا تعالیٰ کی بندگی کرنے کو کہا وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰي بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىِٕهٖ فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور بیشک بھیجا ہمنے موسیٰ علیہ السلام کو ساتھ معجزوں اور نشانیوں روشن کے فرعون کے اور اُسکی قوم کی طرف پھر جا کر کہا موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو اور اُس کی قوم کو کہ میں بھیجا ہوا ہوں سارے عالم کے پروردگار کی طرف سے فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ پھر جب لایا موسیٰ علیہ السلام فرعون کے اور اُسکے لوگوں پاس معجزے اور نشانیاں ہماری قدرت کی جیسے عصا کا اژدہا ہونا اور ہاتھ بغل میں سے چمچماتا نکلنا جب یہ معجزے اُنہوں نے دیکھے اُسی وقت اُن معجزوں کو ہنسنے لگے مسخری کی سی کہ یہ بھی نئی طرح کا جادو ہے اسے معجزہ کہتا ہے موسیٰ علیہ السلام

ع ۱۰

وَمَا نُرِيهِم مِّنْ آيَةٍ إِلَّا هِيَ أَكْبَرُ مِنْ أُخْتِهَا وَأَخَذْنَاهُم بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ
اور نہ دکھایا ہمنے معجزہ اُن کو مگر بہت بڑا اُسے جو آگے ہو چکا تھا یعنے ایک سے ایک معجزہ بڑا دکھایا
جب اُنھون نے نمانا تو عذاب مین پکڑا اُن کو کہ شاید پھر پھرین اپنی عادت سے اور ایمان لاوین
اور خدا تعالی کو ایک اور پیغمبر کو سچا جانین اور بتون کا پوجنا چھوڑین جب اُن لوگون نے عذاب دیکھا
تو حضرت موسی علیہ السلام کو وَقَالُوا يَا أَيُّهَ السَّاحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِندَكَ إِنَّنَا
لَمُهْتَدُونَ اور کہا کہ ای بڑے جادوگر استاد سب جادوگرون کے پکار اپنے پروردگار کو
ہمارے واسطے جیسا کہ قول کیا ہے تجھ سے تیرے پروردگار نے جو تو دعا کرتا ہے خدا تعالی
قبول کرتا ہے اب ہمارے واسطے دعا مانگ تو یہ عذاب ہم پر سے جاوے تو ہم راہ پانیوالے
ہون یعنے اگر اب ہم اِس عذاب سے چھوٹین تو البتہ ایمان لاوین اور تجھے سچا جانین سو خدا تعالی
فرماتا ہے فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِذَا هُمْ يَنكُثُونَ پھر جب اُٹھا لیا ہمنے اُن لوگون پر
سے عذاب موسی علیہ السلام کی دعا کے سبب پھر اُن لوگون نے اُسی وقت یعنے عذاب کے
دفع ہوتے ہی قول توڑا اور پھر گئے یعنے وہ جو کہتے تھے کہ عذاب جاویگا تو ہم ایمان لاوینگے
سو عذاب کے جاتے ہی پھر گئے اور ایمان نہ لائے اور حضرت موسی علیہ السلام کی دعا
کے قبول ہونے سے فرعون گھبرایا کہ ایسا نہو جو لوگ مجھ سے پھر جاوین اور حضرت موسی علیہ السلام
پر ایمان لاوین اِسواسطے سارے لوگون کو اکٹھا کیا وَنَادَىٰ فِرْعَوْنُ فِي قَوْمِهِ قَالَ
يَا قَوْمِ أَلَيْسَ لِي مُلْكُ مِصْرَ وَهَٰذِهِ الْأَنْهَارُ تَجْرِي مِن تَحْتِي أَفَلَا تُبْصِرُونَ اور پکارا فرعون
اپنی قوم مین اور کہا کہ اے قوم میری کیا نہین دیکھتے تم کہ میرا یہ ملک مصر ہے اور یہ نہرین اور
دریا نیل بہتا ہے میرے محلون کے نیچے سو اسے کیا نہین دیکھتے تم یہ میری دولت اور بڑائی اور عیش
اور موسی علیہ السلام پاس کیا ہے أَمْ أَنَا خَيْرٌ مِّنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ مَهِينٌ وَلَا يَكَادُ يُبِينُ
بلکہ ہم اچھے ہین اِس شخص سے یعنے موسی علیہ السلام سے جو وہ مصر کے ملک مین خوار اور غریب
اور مفلس ہے اور بات بھی نہین کہہ سکتا صاف جو اُس کی بات کوئی نہین سمجھ سکتا حضرت
موسی علیہ السلام کی زبان پہلے صاف نہ تھی اور بعد اُسکے خدا تعالی نے اُن کی زبان
کھول دی تھی فرعون کو خبر نہ تھی اور کہا فرعون نے اپنی قوم کو کہ اگر اسے پیغمبری یا سرداری
ہوتی تو فَلَوْلَا أُلْقِيَ عَلَيْهِ أَسْوِرَةٌ مِّن ذَهَبٍ أَوْ جَاءَ مَعَهُ الْمَلَائِكَةُ مُقْتَرِنِينَ
پھر کیون نہ ڈالے اُس کے ہاتھون مین کنگن سونے کے اُس وقت دستور تھا کہ جس کو سرداری دیتے تھے

تو اُس کے ہاتھوں میں سونے کے جڑاؤ کنگن اور گلے میں سونے کا جڑاؤ ہانس پہناتے تھے اِس سبب
فرعون نے کہا کہ اگر یہ پیغمبر ہوتا تو اِس کے ہاتھوں میں کنگن سونے کے ہوتے یا آتے اُس کے ساتھ
فرشتے لگے ہوئے مدد کرنے والے جیسے بادشاہ کہیں ایلچی کرکے بھیجے تو اُس کے ساتھ فوج کر دیتے
ہیں سو خداے تعالیٰ کی فوج فرشتے ہیں اگر یہی پیغمبر کو بھیجتے تو فرشتے اِس کے ساتھ ہوتے کیا خدا تعالیٰ
ایسا ہے جو ایک غریب مفلس اکیلے کو پیغمبر کرکے بھیجتا جب یہ باتیں فرعون نے کہیں تو × ×
فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ پھر ہلکی عقل پایا فرعون نے اپنی
قوم کو جو ایسی بات سے پھسلا لیا اور فریب دیا پھر لوگوں نے فرعون کی بات مانی اور تابعداری
کی اُس کی بیشک فرعون کی قوم تھی بدکار بے ادب فَلَمَّاۤ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ
اَجْمَعِيْنَ پھر غصہ دلایا ہمکو اُنہوں نے حکم نہ ماننے سے اور موسیٰ علیہ السلام کے ستانے
سے تو پھر بدلا لیا ہم نے اُن سب لوگوں سے پھر ڈبو دیا دریا میں ہم نے اُن سب کو سمیت فرعون
فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ پھر کیا ہم نے اُن لوگوں کو آگے چلنے والا
کافروں میں یعنے کافروں کا پیشوا کیا اُن کو اور بنایا ہم نے کہاوت پچھلوں کے واسطے
یعنے عجائب مثل ہے اُن کے احوال کی جو اُس قوت اور فوج پر سب ہلاک ہوئے اور یہ کہ
فرعون دریا اور نہروں کو اپنا لکھ کر شیخی اور بڑائی کرتا تھا خداے تعالیٰ نے اُسے دریا ہی میں
ہلاک کیا اب چاہیئے کہ پچھلے لوگ اُن کا احوال سُنکر ڈریں اور تابعداری کریں
پیغمبر کی ✤ کہتے ہیں کہ جب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چیز کہ تم سواے
خداے تعالیٰ کے پوجتے ہو سو وہ در اصل کچھ نہیں بلکہ وہ چیز یعنے بُت دوزخ کا ایندھن ہے
مشرکوں سے ایک نے کہا کہ نصرانی جو حضرت عیسےٰ کو پوجتے ہیں سواے خداے تعالیٰ کے
اور تم کہتے ہو کہ عیسے علیہ السلام کیفیت خاص بندہ خداے تعالیٰ کا ہے پھر اگر وہ کچھ نہیں
اور دوزخ کا ایندھن ہے تو یہ بُت بھی ہمارے دوزخ کا ایندھن ہوں اِس بات
سے سب مشرک قریش خوش ہوئے اور جانا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو الزام دیا تب
یہ آیت اُتری کہ وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ اور جب
مثل کہی مریم کے بیٹے کی یعنے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے اُسوقت تیری قوم اے محمد صلی اللہ علیہ
وسلّم اُس مثل سے دھوم مچاتے ہیں خوش ہوتے ہیں اور چیخیں مارتے ہیں وَقَالُوْۤا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ
اَمْ هُوَ ؕ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ اور کہتے ہیں مشرک

ع ۱۱ ۱۱

کہ ہمارے خدا جو بت ہین یہ اچھے ہین یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اچھے ہین یعنے اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کچھ چیز نہیں اور دوزخ کا ایندھن ہین تو یہ بت بھی کچھ نہون اور دوزخ مین جاوین سو یہ مثل مشرک سب تیری ضد کی کہتے ہین اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم بلکہ مشرک ایک قوم ہین جھگڑالو ناحق جھگڑنے والے ہین بے حجت اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ عیسی علیہ السلام ایک بندہ ہے جو نعمت دی اور کرم کیا اور نوازا اُسے ہمنے اور کیا ہمنے عیسے علیہ السلام کو نشانی اپنی قدرت کی بنی اسرائیل کی قوم کے واسطے جو بغیر باپ اُسے پیدا کیا اور پیدا ہوتے ہی باتین کین قوم سے اور اگر چاہین ہم تو کرین تمہارے بدلے فرشتے زمین مین خلیفہ یعنے تمھین ہلاک کرین اور فرشتون کو بھیجین زمین مین تو بسین اور بادشاہت کرین اور نائب رہوین وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ اور بیشک عیسیٰ علیہ السلام خبر دینے والا ہے قیامت کی یعنے اُن کا اترنا آسمان سے ایک نشانی ہے قیامت کی۔ دجال کے پیدا ہونے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام آوین گے اور دجال کو قتل کرین گے پھر یاجوج ماجوج پیدا ہو کر سارے عالم کو خراب کرین گے حضرت عیسے علیہ السلام مومنون کو لیکر کوہ طور مین جا کر چھپین گے غرض کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نشانی ہین قیامت کی پھر تم اسے سکنے کے لوگو شک نکرو اور مت جھگڑو قیامت کے آنے مین وہ مقرر آوے گی اور کرو تابعداری میرے حکم کی جو قرآن ہے سیدھی راہ اور مضبوط ہے جو اس مین کوئی نہ بھولے وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ اور چاہیئے کہ شیطان پھر نہ سکے تمکو سیدھی راہ سے بہکا کر جو بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے صریحا وَلَمَّا جَآءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ اور جب آیا عیسے علیہ السلام ساتھ نشانیون اور دلیل سچون کے اور کہا عیسے علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو کہ بیشک آیا ہون مین تم پاس ساتھ دانائی اور حکمت کے اور اسواسطے آیا ہون تو ظاہر کردون اور کھول کر بیان کرون تمہارے واسطے کتنی چیزین جن چیزون مین تم جھگڑتے ہو پھر ڈرو تم خدا تعالیٰ سے جو وہ پروردگار تمہارا اور سب کا ہے اور تابعداری کرو میری جو کچھ مین تمھین کہون سو تم مانو اور سمجھ جانو اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا

صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ بیشک خدا تعالی وہی ہے پیدا کرنے والا میرا اور پیدا کرنے والا تمہارا پھر اُسی کی بندگی کرو تم سب یہی ہے سیدھی راہ مضبوط جو اصل مدعا کو پہنچاوے فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ أَلِيمٍ پھر جدے جدے فرقے ہوئے حضرت عیسے علیہ السلام کی قوم مین ایک دوسرے کی ز دسے پھر ہائے افسوس کرین گے ظلم کرنے والے عذاب دکھ دینے والے کے دن هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَن تَأْتِيَهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ یہ سب فرقہ نصاری کی راہ دیکھتے ہین قیامت کی وہ کہ آوے قیامت اُن پر ایکا ایک اور اُنہین خبر نہو اُس کے آنے کی اپنے دنیا کے کامون کے مشغول ہونے کے سبب الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ سب دوست قیامت کے دن دشمن ہونگے آپس مین ایک دوسرے کے مگر پرہیزگار ڈرنے والے مسلمان جن کی دوستی صرف خدا تعالی کے واسطے وہ دشمن نہ ہون گے جیسے پیر اور مرید مین محبت ہے بغرض دنیا کے کامون کو پھر قیامت کے دن فرشتے پکار کے کہے گا ڈرنے والون ایمان لانے والون کو کہ خدا تعالی تمہین فرماتا ہے کہ يَا عِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا أَنتُمْ تَحْزَنُونَ اے میرے بندو کچھ ڈر اور خطرہ کسی طرح کا نہین ہے تم پر آج کے دن اور نہ تم غمگین ہو آج میرے کرم سے اور فضل سے ڈرنے والے الَّذِينَ آمَنُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا مُسْلِمِينَ وہ لوگ ہین جو ایمان لائے ہین ہماری قرآن کی آیتون پر اور اُنھین سچا جانا اور اُس حکم کو بجالائے اور تھے وہ لوگ دنیا مین حکم ماننے والے خدا تعالی اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کرتے تھے اور کہے گا فرشتہ اُنہین ڈرنے والون کو کہ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنتُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُونَ چلے جاؤ تم بے خطرے بہشت مین تم اور تمہاری جورو ئین مسلمان خوش و خورم آرام سے عیش کرو وہان پھر جب بہشت مین جاوینگے تو يُطَافُ عَلَيْهِم بِصِحَافٍ مِّن ذَهَبٍ وَأَكْوَابٍ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ وَأَنتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ پھرین گے گرد بہشتون کے حورین اور غلمان رکابیان گہری سونے کی اور آبخورے طرح طرح شربت اور نعمتون سے بھرے ہوئے اور بہشت مین تمہارے واسطے جو تمہاری جی چاہے اور اُن کو نظر آوے گا جس سے بڑا مزا آوے آنکھون کو اور تم بہشت مین ہمیشہ رہوگے کبھی نہین نکلنے کے یہان سے وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ

ع ۱۱ ۱۲

اور یہ بہشت وہی جو تمکو ورثہ دیا سبب اُن کامون کے جو تم کرتے تھے دنیا مین لَكُمْ فِيهَا
فَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ مِّنْهَا تَأْكُلُونَ تمہارے واسطے بہشت مین میوے ہین سب طرح کے
بہت اُن مین سے کھایا کرو ہمیشہ جتنا جی چاہے تمہارا۔ اور إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي عَذَابِ جَهَنَّمَ
خَالِدُونَ بیشک گنہگار جو خدا تعالی کا حکم نا مانین سو عذاب مین دوزخ کے رہین گے ہمیشہ
لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ہلکا نہوگا اُن پر سے عذاب کبھی اور وہ لوگ پڑے رہینگے
دوزخ مین نا امید چھوٹنے سے اور خدا تعالی کی رحمت سے وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا هُمُ
الظَّالِمِينَ اور نہین کیا ہمنے اُن پر ظلم پر وہ آپ ہی ظلم کرنے والے تھے اونہی او پر دنیا مین
جو شریک بناتے تھے خدا تعالی کے ساتھ اُس کا بدلا پاوینگے دوزخ مین اور جب جانین گے
کہ عذاب سے چھٹکارا نہین ہوتا تب وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۖ قَالَ إِنَّكُم
مَّاكِثُونَ اور پکارینگے دوزخ کے دربان کو کہ ای مالک ہمارے واسطے عرض کر اپنے پروردگار کی
جناب مین تو حکم کرے ہمپر یعنے مار ڈالے ہمکو پروردگار تیرا اے تو عذاب سے چھوٹین تب
مالک اُن کو جواب دیوے گا کہ تم یہین رہنے والے ہو اسی طرح ہمیشہ تمہین اب موت نہین
یہان اور نہ چھٹکارا ہے تمہین عذاب سے اسواسطے کہ خدا تعالی فرماتا ہے لَقَدْ جِئْنَاكُم
بِالْحَقِّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُونَ مقرر بھیجے ہمنے تم پاس پیغمبر ساتھ سچی باتون کے جو
قرآن ہے پر تم اُس سچی بات سے یعنے قرآن سے کراہیت کرتے تھے اور ناخوش ہوتے اور نہ سنتے
تھے اُس کو أَمْ أَبْرَمُوا أَمْرًا فَإِنَّا مُبْرِمُونَ بلکہ مضبوط کیا مشرکون نے کام اپنا
قرآن کے جھوٹھ بہنے مین پھر ہمنے بھی مضبوط کر رکھنے والے ہین اُن کے واسطے بدلا اُن کے مکر کا
یعنے اُن کے واسطے بڑا سخت عذاب مقرر کر رکھا ہے جو قرآن کو جھوٹھ جانتے ہین أَمْ يَحْسَبُونَ
أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُم ۚ بَلَىٰ وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُونَ یا یہ مشرک سمجھتے ہین وہ کہ
ہم نہین سنتے اُن کی چھپی باتین اور مصلحت اُن کی یہ اُن کی سمجھ غلط ہے بلکہ ہمکو سب خبر ہے
اور فرشتے ہمارے بھیجے ہوئے اُن کے پاس ہین سب لکھتے جاتے ہین جو کچھ کہ وہ کرتے ہین
او کہتے ہین قُلْ إِن كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدٌ فَأَنَا أَوَّلُ الْعَابِدِينَ کہو ای محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کہ اگر ہوتا خدا تعالی کے کوئی فرزند تو پھر مین سب سے پہلے اوس کا پوجنے والا ہوتا
سو خدا تعالی کی اولاد ہی نہین سُبْحَانَ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا
يَصِفُونَ پاک ہے خدا تعالی اولاد سے پیدا کرنے والا ہے آسمانون اور زمین کا پیدا کرنیوالا ہے

عرش کا اور اُن باتوں سے پاک ہے جیسی باتیں مشرک کہتے ہیں اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ پھر چھوڑ دے
کافر اور مشرکوں کو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو کوشش کریں اپنی باتوں میں اور کھیل میں
یعنے دنیا کے نکمے کاموں میں مشغول رہنے دے جب تک کہ دیکھیں یہ لوگ اُس دن کو جس
دن کا وعدہ اُنہیں دیا ہے یعنے قیامت کے دن کو دیکھیں وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَٰهٌ
وَفِي الْأَرْضِ إِلَٰهٌ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ اور وہی خدا تعالیٰ آسمان میں ہے اور
وہی ہے زمین میں اور وہی ہے جاننے والا بندوں کی مصلحت کا سب کے احوال کی
خبر رکھتا ہے کسی کا حال اُسے چھپا نہیں وَتَبَارَكَ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَمَا بَيْنَهُمَا وَعِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ اور بڑا زبردست اور برکت دینے والا ہے
وہ خدا تعالیٰ جو اُسی کے واسطے لائق ہے بادشاہت آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ کہ
اُن دونوں میں ہے سب کا مالک ہے اور اُسی کے پاس ہے خبر قیامت کے آنے کی اور
اُسی خدا تعالیٰ کی طرف تم سب پھر جاؤ گے وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الشَّفَاعَةَ
إِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ اور وہ یعنی بُت جنکو پکارتے ہو تم سوائے
خدا تعالیٰ کے نہ بخشوا سکیں گے اُس دن مگر وہ شخص بخشوا سکیں گے جس نے گواہی دی سچی
بات کی یعنے خدا تعالیٰ ایک ہے سو وہ شخص فرشتہ ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور
وہ جانتے ہیں دل میں سچ جس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا کوئی شریک اور
اولاد نہیں وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۖ فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ اور اگر
اُن مشرکوں کو پوچھے تو کس نے پیدا کیا ہے اُن کو تو البتہ کہیں کہ خدا تعالیٰ نے پیدا کیا پھر کیوں
اور کی بندگی کرتے ہو یعنے جبکہ تم اقرار کرتے ہو کہ خدا تعالیٰ نے پیدا کیا پھر اُسی کی
بندگی کرو وَقِيلِهِ يَا رَبِّ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ قَوْمٌ لَا يُؤْمِنُونَ اور خدا تعالیٰ
جانتا ہے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کو جو وہ کہتا ہے کہ اے پروردگار یہ لوگ
ایک قوم ہیں جو کسی طرح ایمان نہیں لاتے عداوت سے فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ
سَلَامٌ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ پھر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم منہ پھیر اُن سے اور کہو
کہ صاحب سلامت یعنی جب کہ تم نہیں ایمان لاتے اور مجھے سچا نہیں جانتے تو تم رخصت ہو اور
تو اُن سے کنارے ہو اور جدا رہ پھر وہ لوگ البتہ جانیں گے آخر کو انجام اپنے

کام کا قیامت کے دن اور عذاب میں گرفتار ہوں گے

سورۃ الدخان مکیۃ ‖ بسم اللہ الرحمن الرحیم ‖ وہی تسع وخمسون آیۃ

حٰمٓ ۚ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ یہ حروف مقطعات ہیں تفسیریں اس کی بہت ہیں لیکن صحیح یہ ہے کہ ح سے مراد حکم اللہ تعالیٰ کا اور م سے ملک مراد ہے یعنی قسم ہے حکم اور ملک اللہ کے کی اور قسم ہے اس کتاب روشن کی کہ قرآن ہے کہ محض کرم اپنے سے تحقیق بھیجا ہم نے اس کو بیچ رات بزرگ بابرکت کے کہ شب قدر ہے اور کون سی برکت برابر اس کے ہے کہ بیچ اس رات کے کتاب بزرگ کو کہ سبب نفع دین اور دنیا کے ہے لوح محفوظ سے اوپر آسمان دنیا کے اتارا تحقیق کہ ہیں ہم ڈرانیوالے ساتھ اتارنے قرآن کے اس رات میں اور ایک جماعت اوپر اس بات کے ہیں کہ لیلۃ مبارکۃ سے مراد شب برات ہے کہ پندرھویں شعبان کے ہوتی ہے اور برکت اس کے اترنا فرشتوں کا اور قبول ہونا دعا اور تقسیم ہونا نعمت کا ہے فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ بیچ اس رات کے جدا کیا جاوے جو کام کہ حکم کیا گیا ہے تمام برس میں روزی سے اور موت سے اور شب برات سب راتوں سے بزرگ ہے کہ اس امت کو دی ہے اور حدیث میں ہے کہ اس رات میں بخشش گناہگاروں سے برابر بالوں بکری کے اور اس شب میں پانی زمزم کا زیادہ میٹھا ہووے اور کشاف میں لایا ہے کہ حدیث میں ہے کہ جو کوئی اس رات میں سو رکعتیں نماز ادا کرے حق تعالیٰ سو فرشتے بھیجے ساتھ اس کے رہیں تیس ان میں سے خوشخبری دیتے ہیں اس کو ساتھ بہشت کے اور تیس ان میں سے بیخطر کرتے ہیں اس کو عذاب دوزخ کیسے اور تیس ان میں سے آفتیں دنیا کی اس سے باز رکھتے ہیں اور دس مکر شیطان کا اس سے دور کرتے ہیں اور اس رات میں روزی نعمت کی قسمت کرتے ہیں اوپر بندوں کے اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ۭ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ حکم کیا ہم نے ساتھ فیصل کرنے قضیوں کے اس رات میں نزدیک اپنے سے تحقیق کہ ہیں ہم بھیجنے والے تجھکو کہ محمد ہے تو بخشش پروردگار تیری سے اوپر خلق کے جیسے اور جگہہ فرمایا ہے وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین ــــ در دو عالم بخشش بخشا لست از خلق را از بخشش آسائش است ــ خواجہ چون قدر بیچ خویش سفت ــ انما انا رحمۃ مہداۃ گفت

یا بھیجنے والے ہین ہم جبرئیل کو ساتھ قرآن کے اوپر حبیب اپنے کے یا فرشتون کو اس رات ہین ساتھ سلام کے اوپر مومنون کے اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ تحقیق کہ اللہ سننے والا ہے سب باتین بندون کی جاننے والا ہے نیت اور قصد اُن کے رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ پروردگار آسمانون کا اور زمینون کا اور جو چیز کہ درمیان آسمانون کے اور زمین کے ہے پس جانو تم اے کافرو اگر ہو تم یقین کرنیوالے لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ ؕ رَبُّكُمْ وَ رَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ کوئی معبود نہین ہے لائق بندگی کے مگر وہ کہ جلاتا ہے مردون کو اور مارتا ہے زندون کو یعنے وہی ایجاد کرنیوالا موت اور زندگی کا وہ ہی پروردگار تمہارا اور پروردگار باپ دادون تمہارے کا کہ پہلے تھے بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ بلکہ کافر ساتھ اس بات کے یقین کرنے والے نہین بیچ شک کے ہین قرآن سے بازی اور ٹھٹھا کرتے ہین ساتھ اُس کے پس تو منتظر رہ واسطے اُن کے اُس دن کو کہ آوے آسمان ساتھ دہوئین ظاہر کے ۔ عرب شر غالب کو دخان کہتے ہین مراد وہ عذاب ہے کہ نازل ہووے ساتھ ٹھٹھا کرنے والون کے اور عین المعانی مین کہتا ہے کہ مراد غبار ہے کہ دن فتح مکے کے بلند ہوا ایسا کہ ہوا کو ڈہانکا ۔ اور کہتے ہین مراد زمانہ قحط اور بھوکھ کافرون کی ہے کہ ساتھ دعا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بھوکھ اور سختی اوپر اُن کے غالب ہوئی تو کتے موئے ہوئے مت ہڈیون کے کھاتے تھے اور دخان عبارت ہے تیرے آنکھون کی بھوک سے کہ آدمی بھوکا درمیان اپنے اور درمیان آسمان کے ضعف بصارت سے ساتھ صورت دخان کے دیکھتا ہے اور قول بعضون کا یہ ہے کہ یہ دخان علامت قیامت کے سے ہوگا جیسے کہ حدیث شرطون قیامت کے مین آیا ہے فذکر الدخان والدجال اور وہ ایک دہوان ہووے کہ مشرق سے مغرب تلک يَّغْشَى النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ڈہانکے لوگون کو اور چالیس دن ہووے مومنون کو مانند زکام کی ایک حالت واقع ہووے لیکن کافرون کو بیہوشی اور سراسیمہ کرے فرشتے اُن کو کہین یہ ہے عذاب دکھ دینے والا کہ حق تعالی نے وعدہ کیا تھا وہ زاری سے کہین رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ کہ اے پروردگار ہمارے دور کر اس عذاب کو ہم سے تحقیق کہ ہم ایمان لانے والے ہین پیچھے دور ہونے عذاب کے یعنے جب یہ بلا دور ہووے ہم ایمان لاتے ہین ۔

حق تعالیٰ فرماتا ہے اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ کس طرح ہووے واسطے اُن کے نصیحت پکڑنا اس قدر عذاب کے اور حالانکہ آئے اوپر اُن کے بھیجے ہوئے یعنے پیغمبر ظاہر کرنے والے معجزون کے اور وہ ساتھ اُن کے نصیحت پکڑنے والے نہ ہوئے پس منھ پھیرے ایمان سے اور کہا وہ سکھایا گیا ہے یہ دیوانہ یعنے بعضون نے یون کہا اور بعضون نے یون اور باوجود اس سب کے جھوٹمت وعدہ ایمان کا دیتے ہین اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ تحقیق ہم دور کرنے والے عذاب کے ہین تھوڑی دیر تک یعنی قحط کو دور کرین ہم ساتھ دعا پیغمبر کے لیکن کچھ فائدہ نہ ہووے تحقیق تم پھرنے والے ہو کفر مین۔ لائے ہین کہ ابوسفیان ساتھ ایک جماعت کے قریش سے بیچ مدینہ کے آیا اور ساتھ خدا کے سوگند پیغمبر کو دی اور آنحضرت نے دعا فرمائی بلا قحط کی دور ہوئی اور وہ ویسی ہی اوپر کفر کے مضبوط تھی اور ساتھ قول بعضون کے کہ دخان کو علامت قیامت کی سے مراد رکھتے ہین جب لوگ دعا اور زاری کرین پیچھے چالیس دن کے دخان دور ہووے اور وہ پھر بھرین ساتھ اُس حال کے کہ رکھتے تھے شرک سے اور فسق سے يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ یاد کر اُس دن کو کہ پکڑینگے ہم کافرون کو پکڑنا بڑا تحقیق ہم بدلا لینے والے ہین کافرون سے قیامت کے دن ساتھ عذاب بڑے کے قتل سے اور قید سے وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ اور البتہ تحقیق آزمایا ہے ہمنے آگے کافرون مکے کے قوم فرعون کی کو اور آیا ساتھ اُن کے پیغمبر بزرگوار حسب اور نسب اور خلق مین یعنی موسیٰ بیٹا عمران کا اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ اسواسطے آیا کہ بھیج دو طرف اللہ کے بندون کو کہ بنی اسرائیل ہین تحقیق مین واسطے تمہارے پیغمبر امانت دار ہون اور پر وحی کے اور مین بہی ہون نیکخواہی خلق کی بیچ وَاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِنِّيْٓ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ اور آیا ہون مین اسواسطے کہ بلندی اور سرکشی نکرو تم اوپر اللہ کے تحقیق مین لایا ہون تمہارے پاس معجزہ نبوت روشن کہ یہ دلالت ہی کا تم فرعون کی نے بعد سننے اس بات کے قصد ایذا موسیٰ علیہ السلام کا کیا موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ وَاِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ اور تحقیق مین نے پناہ پکڑی ہے ساتھ پروردگار اپنے کے اوپر پروردگار تمہارے کے اس سے کہ سنگسار کرو تم مجکو یا مارو تم یا گالیان دو تم وہ نگہدار میرا ہے وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِيْ فَاعْتَزِلُوْنِ اور اگر

ایمان نہ لاؤ تم ساتھ میرے پس کنارہ کرو مجھ سے اور ایذا نہ دو مجھ کو فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ
قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ پس دعا کی موسیٰ نے پروردگار اپنے کو کہ تحقیق یہ گروہ قبطیان کا قوم قائم اوپر کفر کے
ہین سے ہلاک کر تو ان کو کہ مشرک ہین حق تعالی نے دعا اسکی قبول کی اور کہا فَاَسْرِ بِعِبَادِیْ لَیْلًا
اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ پس لیجا تو اے موسیٰ رات کو بندون میرے کو مصر سے تحقیق تم پیچھا کئے گئے
ہو فرعون پیچھے آتا ہے اور جب دریا پر پہنچے تو عصا مار تو دریا پھٹے اور راہین ظاہر ہون تو بنی
اسرائیل گذرین وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ؕ اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ اور چھوڑ دے تو دریا کو
کھلا ہوا یعنی اوپر اسی طرح کی کہ راہین بیچ اس کے ظاہر ہو وین دوسری بار اور پر اس کے نہ مار تو
اوپر حالت اپنی کے جاوے تو قبطیان بیچ اس کے آوین اور نہ ڈر تحقیق قوم فرعون یعنے
لشکر غرق کئے گئے ہین کہ سب بیچ دریا کے غرق ہو وین گے پس فرعونیان تمام غرق ہوئے
كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِیْمٍ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِیْهَا فٰكِهِیْنَ
بہت چھوڑ گئے فرعون والے باغون سے اور چشمون اور نہرون سے اور کھیتیان اور مکان
نیک آراستہ کئے گئے اور اسباب نعمت کے تھے بیچ اس کے خوش حال اور شادکام
كَذٰلِكَ ۫ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِیْنَ ہمارا کام ساتھ کافرون کے ایسا ہی ہے اور میراث
دی ہمنے ان مکانون کی قوم دوسرون کو کہ بنی اسرائیل ہین فَمَا بَكَتْ عَلَیْهِمُ السَّمَآءُ
وَالْاَرْضُ نہ روئی اوپر ان کے آسمان اور زمین یعنے ہلاک ان کی سے کسی کو حساب نہووے
اور معالم مین لایا ہے کہ جب مومن مرے چالیس دن رات زمین آسمان اوپر اس کے رووین
اور انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ کوئی بندہ نہووے مگر کہ اس کو دو دروازہ ہو وین ایک دروازہ کہ روزی اس کی اس جگہ
سے نیچے اترے اور ایک دروازہ کہ عمل اس کا ادہر سے اوپر جاوے اور جب بندہ مرجاوے
یہ دونو دروازے نازل ہونے رزق کے سے اور بلند ہونے عمل کے سے محروم رہین
اوپر اس کے رووین عطار رحمہ اللہ علیہ کہتا ہے کہ رونا آسمان کا سرخی کنارون اسکے کی
ہے اور معالم مین لایا ہے کہ جب حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے آسمان اوپر ان کے رویا
اور رونا اس کا وہ تھا کہ کنارون سے سرخ ہوا اور اسی مقدمہ مین کہا ہے ؎
این سرخی شفق کہ برین چرخ بیوفاست ۔ ہر صبح و شام بہر شہیدان کربلاست ۔ گر چرخ خون
ببارد ازین غصہ در خورست ۔ در خاک خون بگرید ازین ماجرا رواست ۔ اور کہا ہے رونا آسمان

اور زمین کا مانند رونے آدمیون کے ہے اور بعضے اوپر اس بات کے ہین کہ ستانی اور
اُن کے ظاہر ہووے کہ دلیل اوپر غم اور غصہ کے ہووے ہے جیسے رونا کہ اکثر دلالت کرنیوالا
ہوتا ہے اوپر غم کے اور اوپر ہر طرح کے جو فرعونیون کو کوئی عمل السا نہ تھا کہ اوپر آسمان
کے جاتا اور اوپر روے زمین کے کوئی کام نیک نہ کیا تھا آسمان اور زمین اوپر اُن کے
تروے وَمَا كَانُوا مُنْظَرِينَ اور نہ تھے فرعون والے فرصت دیئے گئے ایک وقت سے
دوسرے وقت تک وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ اور البتہ تحقیق
نجات دی ہم نے بنی اسرائیل کو عذاب رسوا کرنے والے سے کہ بد گی فرعون کی تھی اور قتل
بیٹون کا مِنْ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ كَانَ عَالِيًا مِنَ الْمُسْرِفِينَ قید فرعون کی سے تحقیق کہ
وہ تھا سرکشی اور بلندی کرنے والا زیادتی کرنے والون سے یعنے کافروں سے وَلَقَدِ
اخْتَرْنَاهُمْ عَلَىٰ عِلْمٍ عَلَى الْعَالَمِينَ اور البتہ تحقیق پسند کیا ہمنے موسی کو اور مومنوں بنی
اسرائیل کو اوپر عالم کے یعنے جانا ہمنے کہ موسی اور بنی اسرائیل لائق پسند کرنے کے ہیں
اوپر عالمون زمانہ اُن کے کے وَآتَيْنَاهُمْ مِنَ الْآيَاتِ مَا فِيهِ بَلَاءٌ مُبِينٌ اور دیا ہمنے اُن کو
نشانیون قدرت کیسی جو چیز کہ بیچ اُس کے نعمت ظاہر تھی جیسے پھٹنا دریا کا اور اترنا من
اور سلوے کا إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَيَقُولُونَ إِنْ هِيَ إِلَّا مَوْتَتُنَا الْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِينَ
تحقیق یہ گروہ قریش کا البتہ کہتے ہین نہین ہے آخر کار مگر مرنا ہمارا پہلی بار کا دنیا مین
اور پھر پیچھے اُس کے جینا نہین ہے اور نہین ہین ہم اُٹھائے گئے قبرون سے پیچھے مرنے کے
فَأْتُوا بِآبَائِنَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ پس لاؤ تم باپ دادون ہمارے کو قبرون سے زندہ
کر کر اگر ہو تم سچے بیچ حیات ہونے کے اور بیچ اُٹھنے کے پیچھے موت کے یہ بات اُن سے
جہل تھی اس واسطے کہ جو کچھ نہ جائز ہووے ظاہر ہونا اُس کا خدا سے بیچ وقت خاص کے
لازم ہووے ظاہر اُس کا ہونا بیچ وقت اور کے کہ ہر کوئی چاہے میسر نہ اووے پس وعدہ
بعث کا بیچ آخرت کے ہے اگر دنیا مین واقع نہووے کسی کو اوپر اُس کے زور
نہ پہنچے أَهُمْ خَيْرٌ أَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ أَهْلَكْنَاهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا
مُجْرِمِينَ آیا قوم قریش کی بہتر ہین بیچ قوت کے اور مال کے اور شوکت کے یا قوم
تبع حمیری کی کہ ایک لشکر تھے ساتھ دبدبہ اور نہایت کثرت کے اور وہ لوگ بھی کہ
تھے آگے قوم تبع کی سے مانند عاد اور ثمود کی اور سوائے اُن کے بے ایمان نہ لائے ہلاک کیا ہمنے

اُن کو تحقیق تھے وہ ایک گروہ کفر کرنے والے اور منکر بعث اور حشر سے اور نحو ای کلام اخبار کے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک بادشاہ حمیر سے اور کنیت اُس کی ابو کرب اور نام اُس کا سعد بن ملیکا کرب تھا ساتھ حشمت اور تبع کے مشرق سے مغرب تک عالم مین پھرا اور حیرہ کو بنا گیا اور سمرقند بھی ساتھ قول مشہور کے اُس نے بنایا ✤ ✤ اور ایک **روایت** ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے کہ وہ پیغمبر تھا اور حدیث مین آیا ہے کہ نہیں جانتا ہون کہ تبع پیغمبر تھا یا یا کوئی اور تھا اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ گالی نہ دو تم تبع کو کہ اسلام لایا ہے اور واسطے اللہ تعالی نے مذمت قوم اُسکے کی کی نہ اُس کی ✤ ✤ اور **معالم** مین لایا ہے کہ ایک وقت مدینہ مین بیٹے اُسکے کو مارا اور اُس نے ساتھ قصد اہالی اُسکے کی لشکر جمع کیا وہ اور خبر بنی قریظہ سے کہ کعب اور اسد نام رکھتے تھے یہ خبر سنکر نزدیک اُس کے گئے اور کہا یہ جرت نگر مدینہ ہجرت آخری زمانہ کے پیغمبر کی ہے اور تعریف آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی کی اور وہ قتل اور غارت اہل مدینہ کی سے گذرا اور آتش پرست تھا اور پر ہاتھ اُن دونون زاہدون کے مسلمان ہوا اور ساتھ ایک جماعت کے اہل کتاب سے متوجہ یمن کا ہوا ✤ ✤ **ایک شخص** نے ہزیل سے اوپر سر راہ اُس کی کے آکر کہا کہ راہ دکھلاؤن مین تجکو ساتھ ایک گھر کے کہ بیچ اُس کے خزانہ ہے چاندی سے اور موتیون سے مونگے اور زمرد سے کہا اُس نے کہان ہے کہا کہ بیچ مکہ کے اور غرض اُن کی وہ تھی کہ وہ قصد خانہ کعبہ کا کرے اور ہلاک ہووے۔ تبع نے قصد گنج اور خانہ کعبہ کا درمیان لایا کہا اُس کو اور لوگون نے کہ ای بادشاہ وہ بزرگترین مکان ہے اوپر روئے زمین کے اور کوئی قصد اُس کا نکرے مگر کہ ہلاک ہووے تجکو وہان جاکر تعظیم اور قربانی چاہیے کرنی۔ تبع گیا اور اُس کو جامہ پہنایا اور چھ ہزار اونٹ قربان کئے اور وہان سے یمن کو متوجہ ہوا قوم اُس کی نے کہ حمیر تھی مخالفت شروع کی کہ تو دین ہمارے سے پھرا ہے ہم ساتھ تیرے موافقت نہیں کرتے تبع نے دلیلین خدا پرستی کی اوپر اُن کے پڑھین اور اُنہون نے اُس سے دشمنی زیادہ کی اور کہا ہم ساتھ آگ کے امتحان کرتے ہین اور آگ تھی بیچ دامن ایک پہاڑ کے پہاڑون یمن کے سے جب دو آدمیون کا آپس مین جھگڑا ہوتا تھا بیچ اُس آگ کے ڈالتے تھے جھوٹا جلتا تھا اور سچا سلامت نکلتا تھا القصہ اخبار ساتھ مصحفون اپنے کے بیچ آگ کے گئے اور سلامت باہر آئے اور آتش پرست اُس مین جاکر سب جلے

واللہ اعلم بالصواب ۔ روایتیں اس میں بہت ہیں بسبب طول کے نہیں لکھے اگر چاہے
تفسیر حسینی میں ملاحظہ کرے وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ اور نہیں
پیدا کیا ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ کہ بیچ اُن دونوں کے ہے بازی کرنا اور کھیلنا
یعنی ساتھ حکمت کے پیدا کیا ہے ہمنے اور نہ ساتھ بازی کے اور حکمت سے نہیں لائق
ہے کہ آدمیوں کو معطل چھوڑیں ہم بے ثواب کے اور عذاب کے مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ نہیں پیدا کیا ہمنے اہل آسمان اور زمین کو مگر ساتھ حق اور راستی
کے کہ وہ ثواب دینا ہے اوپر بندگی کے اور عذاب ہے اوپر گناہوں کے ولیکن بہت
کافروں کے ساتھ سبب غفلت کے نہیں جانتے ہیں کہ کام حکم کا ساتھ حق کے ہووے
اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ تحقیق وہ دن جدا ہونے حق کا باطل سے باجدائی
کرنے والا درمیان مومن اور کافر کے اور عبادت کرنے والے اور گنہگار کے وقت جمع
ہونے سب آدمیوں کا ہے يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْئًا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ
وہ دن ایسا ہے کہ دور نکرے کوئی دوست کسی دوست اپنے سے کسی چیز کو عذاب
ہمارے سے یا فائدہ نہ پہنچاوے کوئی آدمی کسی آدمی کو ساتھ کسی چیز کے اور نہو وین
دوست کہ یاری دیجا دیں اور دوستوں سے اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ
مگر وہ کوئی کہ بخشا ہو وے اللہ نے اوپر اس کے یعنے مومن وہ یاری کریں ایک دوسرے
کے ساتھ شفاعت کی تحقیق اللہ غالب ہے جس کسی کو کہ وہ عذاب کرے یاری نہ کر سکے
مہربان ہے اوپر جس کسی کے رحمت کرے اُسکو بہ شفاعت کا دیوے اِنَّ شَجَرَتَ
الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِيْمِ تحقیق کہ درخت زقوم کا یعنے میوہ اس کا کھانا گنہگاروں کا ہے
یعنی ابوجہل کا اور یہ زقوم تھوہر کھا دین سے کَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ
كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ مانند تانبے اور قلعی گلی ہوئی کے جوش مارے بیچ پیٹوں کے جوش
مارنا پانی گرم کے یعنی ٹکڑے کرے انتڑیوں کو اُن کی اور گلا دیوے پس اللہ تعالی شعلہ
آگ کے کو کہے خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَاۗءِ الْجَحِيْمِ پکڑ تو اس گنہگار کو پس کھینچ اُسکو ساتھ
غضب اور غصہ کے طرف میانہ دوزخ کے ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ
الْحَمِيْمِ پس اُس وقت ڈالو تم اوپر سر اُس کے کے عذاب پانی گرم کے سے تا تمام بدن
باہر سے اُس کا عذاب پانے والا ہو وے جیسے اندر اُسکا زقوم سے معذب ہے کہیں

ع ۱۳
۱۵

معانقہ عبداللطیف

فرشتے حاس اُس گنہگار کو ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ چکھ تو اور کھینچ تو تحقیق اب کو
تحقیق کہ تو عزیز اور پیارا ہے نزدیک قوم اپنی کے بزرگوار ہے ساتھ گمان اپنے کے ابو جہل
کہتا تھا کہ مین عزیز تر اور بزرگتر اہل وادی کا ہون اور بطحان مین عزیز تر اور بزرگتر مجھ سے
نہین ہے اُس دن یعنی قیامت کو اللہ تعالیٰ فرماوے کہ اُس کو کہو عذاب کھینچ کہ تو دعویٰ
کرتا تھا کہ عزیز تر اور بزرگتر ہون مین اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ تحقیق یہ عذاب
وہ ہے کہ تم تھے ساتھ اُس کے شک لاتے تھے تو اب اُس عذاب کو ظاہر دیکھا تم نے
اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ تحقیق پرہیزگار بیچ مکان امن کے ہون گے یعنے اُس
مکان مین کہ بیچ اُس کے آفت اور خوف نہووے فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ يَّلْبَسُوْنَ مِنْ
سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ بیچ باغون کے اور چشمون کے پہنتے ہین حریر نازک
اور موٹی جس حال مین کہ مقابل ایک دوسرے کے ہون گے بیچ مجلسون کے تو آپس مین دوستی
کرتے ہووین اور تفسیر سورآبادی مین لایا ہے کہ یہ مقابلہ دن مہمانی کے ہووے
بیچ دار الجلال کے کہ اللہ تعالیٰ مومنون کو اوپر ایک خوان کے بٹھاوے اور سبھون کا منھ
روبرو ایک دوسرے کے ہووے كَذٰلِكَ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ اسی طرح
اوپر اُس حال کے ہووین بے تغیر اور تبدیل کے اور نزدیک کرتے ہین ہم پرہیزگارون کو
ساتھ عورتون سفید کشادہ چشم کے اور اختلاف ہے اس مین کہ وہ عورتین دنیائی ہووین
یا حورین بہشت کی يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ چاہتے ہین یعنی مانگتے ہین
بیچ بہشت کے جس میوہ سے کہ آرزو رکھتے ہین جس حال مین کہ بےخوف ہین نقصان سے
لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى وَوَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ نہ چکھین
بیچ آخرت کے موت کو مگر موت پہلے کہ بیچ دنیا کے چکھی ہے اور جو مقرر کیا گیا نزدیک
آدمیون کے ہے کہ سب زندگی کو موت پیچھے ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ زندگی بہشت
کی کو موت نہین ہے اور نگاہ رکھتا ہے اللہ بہشتیون کو اور اُن سے دور کرتا ہے
عذاب دوزخ کا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ از روے فضل کے
اور کرم کے کہ واقع ہے پروردگار تیرے سے وہ پھیرنا عذاب کا اور زندگی ہمیشگی کی
بہشت مین وہی ہے مطلب پانی اور چھٹکارا بڑا فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ
يَتَذَكَّرُوْنَ پس سوائے اس کے نہین ہے کہ آسان کیا ہمنے قرآن کو تجھے سمجھا ہمنے ساتھ

زبان تیری کے شاید کہ قوم تیری سمجھین اور ساتھ اُس کے نصیحت پکڑین اور وہ تحقیق نصیحت
پکڑنے والے ہووے فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ پس انتظار کر تو ساتھ اُس چیز کے کہ
اوپر اُن کے اُترے تحقیق کہ وہ بھی منتظر ہین تو کیا چیز ساتھ تیرے نازل ہووے لیکن
تیری طرف نصرت آلہی ہووے گی اور اُن کی طرف عذاب خدا کا ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

ع ۱۷ | ۱۶

سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ سَبْعٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

حٰمٓ یہ حروف جدا جدا اشارہ ہے خدا تعالیٰ کے نامون سے جیسے کہ حا سے اشارہ
ہے ساتھ نام حفیظ اور حی کے اور میم سے اشارہ ہے ساتھ نام ملک اور مجید کے سو خدا تعالیٰ
فرماتا ہے کہ قسم ہے اِن دو نامون کی جو تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ
اُترا ہوا ہے قرآن خدا تعالیٰ کے پاس سے جو وہ بڑا زبردست اور مضبوط حکم کرنے والا ہے
جو اُس کا حکم ہرگز کسی طرح پھرتا نہین اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ بیشک
آسمانون مین تارے اور چاند سورج اور زمین مین دریا اور پہاڑ اور درخت اور چرند
اور پرند ہر طرح نشانی ہے خدا تعالیٰ کے قدرت کی واسطے ایمان لانے والون کے جو یہ
نشانیان دیکھ کر جانین جو اِن چیزون کا پیدا کرنے والا بہت بڑا ہے اور نشانیان
خدا تعالیٰ کی قدرت کی وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ
اور تمہارے پیدا کرنے مین جو ایک بوند پانی سے کس کس طرح سے بنایا تمکو اور وہ جو
پھیلائے اور بکھیرے ہین جانور چھوٹے جانور طرح طرح کے صورت شکل اور رنگ کے
نشانیان ہین واسطے اُس قوم کے جو یقین لاتے ہین وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ
اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ
اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ اور بدلنا رات دن کا جو کبھی رات بڑی اور کبھی دن بڑا ہوتا ہے
اور وہ جو اُتاری خدا تعالیٰ نے آسمان سے روزی مینھ کے سبب پھر جلایا اُس مینھ سے زمین کو بعد
مرنے زمین کے اور پھرانا بادلون کا جو کبھی مشرق کی طرف سے اور کبھی مغرب کی طرف سے
آتی ہین کہ بعضی مینھ کو لاتی ہین اور بعضے مینھ کو لیجاتے ہین یہ سب چیزین طرح طرح کی نشانیان ہین خدا تعالیٰ کی
قدرت کے واسطے غور کرنے والون کی جو عقلمند ہین اور سوچ کرتے ہین تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ
نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ یہ اٰیتین سب نشانیان

خدا تعالی کی قدرت کی ہین جو پڑھتے اور سناتے ہین ہم تجھکو اے محمد صلی اللہ وسلم سچی باتین جو آئین کچھ شک و شبہ نہین پھر اب کونسی بات ہے بعد خدا تعالی کے قرآن کے اور معجزے پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جو اُس پر ایمان لاؤگے اور آسے یقین کر سچ جانوگے وَيْلٌ لِّكُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ يَسْمَعُ آيَاتِ اللَّهِ تُتْلَىٰ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ بہت بڑا عذاب ہوتا ہے سب جھوٹون بڑے گنہگارون پر ایسے کہ جو ان مین ایک سنتا ہے خدا تعالی کے قرآن کی آئین جو پڑھی جاتی ہین اُس پر پھر نہین چھوڑتا اپنے گناہ کو اور آنہین گناہون مین مشغول ہے اور کئے جاتا ہی تکبری سے گویا کہ وہ قرآن کی آیتین سنتا ہی نہین شرارت سے پھر خبر دی اُسے تو اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ساتھ عذاب دکھ دینے والے کے وَإِذَا عَلِمَ مِنْ آيَاتِنَا شَيْئًا اتَّخَذَهَا هُزُوًا أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ اور جب جانین یعنی جسوقت سُنے ہمارے قرآن کی کوئی آیت تو ٹھٹھون مین پکڑتا ہے اُس آیت کو تو وہ ٹھٹھے ارنے والے جو انھین کے واسطے ہے عذاب خوار کرنے والا ایسا کہ مِن وَرَائِهِمْ جَهَنَّمُ وَلَا يُغْنِي عَنْهُم مَّا كَسَبُوا شَيْئًا وَلَا مَا اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ اُن کے منھ کے آگے دوزخ ہے اور دور نکریگا اُس دوزخ کو ذرا بھی اُن سے اُن کا کام وہ جو انہون نے کمائی کی تھی دنیا مین اور نہ وہ چیز دور کر سکے گی عذاب کو جسکو پکڑتے تھے سوائے خدا تعالی کے دوست یعنی بتون کو جو خدا تعالی کے سوائے دوست رکھتے تھے اور جانتے تھے کہ قیامت کو عذاب سے چھڑا دین گے سو وہ کچھ کام نہ آوین گے اور ذرا بھی عذاب دور نکر سکین گے اور اُن پر عذاب ہوگا حد سے زیادہ بڑا هَٰذَا هُدًى وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّن رِّجْزٍ أَلِيمٌ یہ قرآن سبب راہ پانے کا ہے اور جو کوئی نمانے اپنے پروردگار کے قرآن کی آیتون کو اُن لوگون کے واسطے عذاب بہت سخت ہے دکھ دینے والا اللَّهُ الَّذِي سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيهِ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ خدا تعالی وہ ہے جس نے تابعدار کر دیا تمہارا دریاؤن کو جو چلے جاتے ہین اُس کے اوپر بھی ہوئی کشتی خدا تعالی کے حکم سے اور تو تلاش کرو کمائی کی خدا تعالی کے فضل سے کشتیون مین بیٹھ کر سوداگری کرنے جاؤ اور تو شاید کہ ان نعمتون کا شکر بجالاؤ وَسَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ

ع ۱۱ ۱۷

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ اور تابعدار کردیا خدا تعالیٰ نے تمہارے واسطے جو چیزیں
کہ آسمانوں میں ہیں جیسے چاند سورج چھتہ بجلی باؤ اور جو کچھ کہ زمین میں ہے جیسے کہ
پہاڑ دریا درخت یہ سب تمہارے واسطے پیدا کئے ہوئے ہیں نعمتیں خدا تعالیٰ کی طرف
بیشک ان چیزوں میں نشانیاں ہیں خدا تعالیٰ کی قدرت کی واسطے اس قوم کے جو فکر کرتے ہیں
خدا تعالیٰ کی نعمتیں دیکھ کر کہتے ہیں کہ ایک منافق نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مکہ میں
زبون کہا تھا انہوں نے سنکر چاہا کہ اس سے بدلا لیویں خدا تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ ای
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قُلْ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَغْفِرُوْا لِلَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ اَیَّامَ اللّٰهِ لِیَجْزِیَ
قَوْمًۢا بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ کہہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں تو معاف کریں اور درگذر کریں
یعنی بدلا لینے کا ارادہ نکریں ان لوگوں سے جو امید نہیں رکھتے خدا تعالیٰ کی دنوں کی اور ان
دنوں سے نہیں ڈرتے جو وہ دن ان کے عذاب کے ہیں تو بدلا دیوسے خدا تعالیٰ اس قوم کو
ساتھ ان چیزوں کے جو وہ دنیا میں کمائی اور کسب کرتے تھے گناہوں کا مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ
وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَیْهَا ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ　　جو کوئی کریگا اچھے کام پھر وہ اپنے
واسطے ہیں جو ان اچھے کاموں کا ثواب اسے ملیگا اور جس نے برا کام کیا اس برے کام کی
برائی اسی پر ہے پھر تم اپنے پروردگار کی طرف پھرو دل اور جان سے وَلَقَدْ اٰتَیْنَا بَنِیْٓ
اِسْرَآءِیْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ
اور بیشک دی ہمنے یعقوب نبی کی اولاد کو کتاب توریت اور انجیل اور حکومت اور پیغمبری
یعنی بنی اسرائیل کی قوم سے بہت پیغمبر پیدا ہوئے اور بہت بادشاہ ہوئے اور دی
ہمنے روزی ان کو پاکیزہ ستھری چیزسے یعنی من وسلوی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی
امت کو اور مائدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت کو اور بڑائی دی ہمنے ان کو بہت
خلقت پر وَاٰتَیْنٰهُمْ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْیًۢا
بَیْنَهُمْ اِنَّ رَبَّكَ یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ　　اور دی ہمنے بنی اسرائیل کو
دلیل روشن دین کی پھر اختلاف نکیا اور نہ پھٹے آپس میں مگر پیچھے اسکے جو آئی ان پاس سمجھ
یعنی اول توریت کی سب آیتوں سے جان چکے تھے کہ آخری زمانے کا پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پیدا ہوگا اور کہتے تھے کہ ہم اس پر ایمان لاوینگے جب وہ پیدا ہوا ساتھ دلیل
روشن کے تو نمانا اور عداوت کی اور آپس میں پھٹ گئے بیشک خدا تعالیٰ حکم کریگا ان کے بیچ

قیامت کے دن اُس چیز مین یہ جھگڑتے ہین اور توریت کی آیتون کو بدلتے ہین ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِیْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ پھر بنی اسرائیل کے بعد مقرر کیا تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک راہ پر دین کے کام کی پھر تو اُسی دین کی راہ پر چل اور تابعداری ست کر اُن لوگون کی جنکی خوشی کی جو نہین جانتے کہ بہتر اور سچا دین کونسا ہے اِنَّهُمْ لَنْ یُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا وَاِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ وَاللّٰهُ وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ بیشک وہ لوگ جو کہتے ہین کہ نیا دین یہ چھوڑ دے وہ دور نکر سکین گے تجھسے کچھہ ذرا بھی عذاب خدا تعالیٰ کا اگر تجھپر ہووے یعنی اگر تو اُن کا کہا مانے تو تجھپر عذاب آوے تو وہ دور نکر سکینگے اور ظالم جو ایمان نہین لاتے دوست ہین آپسمین ایکدوسرے کے اور خدا تعالیٰ دوست ہے ڈرنے والون کا جو خدا تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے ہین اور گناہ نہین کرتے هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ یہ راہ دین اسلام کی سوجھہ کی بات ہے اور راہ دکھاتا ہے لوگون کو اور بخشش ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے واسطے اُس قوم کے جو یقین لاتے ہین کہتے ہین کہ بعضے مشرک مکے کے مسلمانون کو کہتے تھے کہ تم جو کہتے ہو کہ قیامت ہوگی یعنی سب مُردے گورون سے اُٹھین گے حساب دینے کو اگر یہ بات سچ ہے تو تب بھی ہم تم سے بہتر اور صاحب عزت اور دولتمند ہونگے جیسے اب ہین تب یہ آیت اُتری اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْیَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ اور کیا سمجھتے ہین اپنے حساب مین وہ لوگ جو کرتے ہین بُرائیان یعنی مشرک سمجھتے ہین کہ کرینگے ہم اُنکو برابر اُن لوگون کی جو ایمان لائے اور اُنہون نے اچھے کام کئے ہین یعنی یہ بات مشرک غلط سمجھتے ہین کہ مسلمان اچھے کام کرنے والے اور کافر برابر ہون گے قیامت کے دن برابر ہے زندگانی اُن کی اور موت اُن کی یعنی یہ مسلمان جو مومن پاک مرین گے ویسے ہی اُٹھین گے کو دن سے پھر برابر کیونکر ہون گے۔ کافرون کی بُری بات ہے یہ جو کہتے ہین جو کافر اور مسلمانون کو اُس جہان مین برابر جانتے ہین وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ اور پیدا کیا خدا تعالیٰ نے آسمانون کو اور زمین کو ٹھیک اور ٹھیک ساتھ درستی اور انصاف کے اور تو بدلا ملتا ہے ہر ایک شخص کو ساتھ اُس چیز کے جب اُس نے کام کیا دنیا مین اور یہ سب لوگ ظلم نکئے جاوین گے یعنی کسی پر ذرا بھی ظلم نہوگا

ع ۲ ۱۴ ۱۸

ہرگز جیسے جیسے کام کیے ہیں اُسی کے موافق بدلا ملے گا اُس کے بُرے کام کیے ہوئے سے
زیادہ عذاب نہوگا ہرگز کسی پر اَفَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ
عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا
تَذَكَّرُوْنَ ای بھلا دیکھتا ہے تو اُس کو جس نے پکڑا اپنا خدا اپنے جی کے خوشی کا یعنی
جس چیز کو چاہا اُسے اپنا خدا بنا لیا جیسے کہ ایک پتھر کو پوجتے تھے پھر جو کوئی اور پتھر اچھا نظر آیا
اُسے پوجنے لگے تو ویسے شخص کو گم کیا خدا تعالیٰ نے سیدھی راہ سے جان بوجھ کر اور مُہر کی خدا تعالیٰ
نے اُن کے کانوں پر اور دل پر اُن کے مُہر کی اور اُن کی آنکھوں پر پردہ ڈالا۔ جو کچھی بات
نہ سنیں اور سمجھیں اور نہ دیکھیں پھر کون سیدھی راہ بتاوے اُن کو بعد اُس کے جو خدا تعالیٰ
گمراہ کرے اُسے یہ بات نہیں سمجھتے اور اُس بات میں فکر نہیں کرتے جو ہم کس چیز کو
پوجتے ہیں جو یہ خدا تعالیٰ کے لائق نہیں وَقَالُوْا مَا هِیَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا
وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ اور کہتے ہیں وہ لوگ جو
قیامت کو سچ نہیں جانتے کہ نہیں ہے زندگانی مگر یہی دنیا میں مرنا اور جینا ہے ہمارا
اور نہیں مارتا ہمکو مگر زمانہ اور نہیں ہے اس بات کہنے والے کو اُس بات سے کچھ خبر
نہیں گمان سے اور وہم خیال سے کہتے ہیں یعنی نہیں جانتے کہ زمانہ کا بدلنا اور پھرنا اور
لوگوں کو مارنا اور جلانا اور پیدا کرنا یہ سب خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے اِس بات سے
بے خبر ہیں وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ
كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اور جب پڑھی جاتی ہیں ہماری قرآن کی آیتیں روشن اُن کے
آگے نہیں ہیں دلیل اُن کو یعنی لاجواب اور لاچار ہوتے ہیں جواب نہیں دیتے مگر وہ کہ
یہ بات کہیں کہ لاؤ اور جلاؤ ہمارے باپ دادا کو اگر تم سچے ہو یعنی تم جو کہتے ہو کہ مرکر
جیویں گے ہم اس بات کو تب سچ جانیں جو ہمارے باپ دادا موئے ہوؤں کو جلا کر لا دو
گوروں میں سے یہ بات دشمنی اور جہالت سے کہتے تھے کس واسطے کہ مرکر جی اُٹھنے کا
ایک دن مقرر کیا ہوا ہے جو قیامت کو سب مُردے گوروں سے اُٹھیں گے قُلِ اللّٰهُ
يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ
کہو اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ خدا تعالیٰ جلاتا ہے یعنی پیدا کرتا ہے تمکو ماؤں کے
پیٹ سے پھر مارتا ہے تمکو دنیا میں پھر اکٹھا کر رکھتا ہے تمکو قبروں میں قیامت کے دن تک

ع ۳
۱۹

یعنی قیامت تک تمکو بعد مرنے کے ایک مکان مین اکٹھا کر رکھتا ہے جو قیامت کے آنے مین کچھ شبہ نہین ہے پر بہت لوگ نہین جانتے اس بات کو جہالت سے وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ اور خدا تعالی ہی کو لائق ہے بادشاہت آسمانون کی اور زمین کی اور قیامت کے دن کی بہی بادشاہت اوسی کے لائق ہے وہ دن قیامت کا جو اُس دن خراب اور رسوا ہون گے جہوٹے جو اُس دن کو جہوٹ سمجہتے تہے وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اور دیکہے گا اے دیکہنے والے اُس دن ہر قوم کو دو زانو بیٹہے ہوئے خوف الہی سے جو سب قوم بلائی جاوین گی حساب کے کاغذون کی طرف یعنی جو کچہ دنیا مین اُنہون نے کام کئے ہین ہمارے فرشتے لکہتے جاتے ہین اُس دن وہ سب کے کاغذ موجود ہون گے اور ہر ایک شخص کو اُس کا اعمال نامہ دیوین گے اور کہین گے کہ آج بدلا دیا جاوے گا تمکو اُن کامون کا جو تمنے دنیا مین کئے تہے هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ یہ کتاب یعنی تمہارے اعمال نامہ بات کرین گے تم سے سچ جو تمنے دنیا مین کام کئے ہین وہ سب سچ اُس مین موجود لکہے ہوئے ہین ذرا ذرا دیکہ لو بیشک ہم لکہواتے رہین فرشتون سے جو جو تم کرتے رہے دنیا مین فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ پہر وہ لوگ جو ایمان لاے اور اُنہون نے اچہے کام کئے یعنی خدا تعالی اور اُس کے بہیجے ہوئے پیغمبر کا حکم بجا لائے پہر اُن لوگون کو لے آوے گا اور داخل کرے گا پروردگار اُن کا اپنی بخشش اور مہربانی مین جو بہشت ہے یہ بہشت مین لانا ہے یہ ہی بڑی مرادپانی ہے صریحًا جو اُس سے بڑی نعمت کوئی نہین وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ اور وہ لوگ جنہون نے نمانا حکم خدا اور رسول کا اُن کو کہین گے فرشتے خدا تعالی کے حکم سے کہ اے کیا تمہارے آگے نہ پڑہتے تہے ہمارے قرآن کی آیتون کو پیغمبر ہمارے بہیجے ہوئے پہر تمنے غرور اور تکبری کی اور رہے تم لوگ گنہگار برے کام کرنے والے جو پیغمبر کو جہوٹا کہتے تہے اور خدا تعالی کے ساتھ شریک مقرر کرتے تہے بغیر سند اور دلیل کے وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ

بِمُسْتَيْقِنِيْنَ اور جب کہتے تھے تمہارے آگے کہ بیشک وعدہ خدا تعالیٰ کا ہونا اور
سب سے حساب لینا سچ ہے کچھ اُس مین شبہ نہین ہے تم کہتے اُس وقت کہ ہم نہین
سمجھتے کہ قیامت کیا ہے اور ہمارے گمان مین بھی نہین مگر تمہارے گمان مین یعنے ہم
جانتے ہین کہ تمہین بھی گمان ہے قیامت کے آنے کا یقین تمہین بھی نہین اور ہم تو
بے گمان ہین یعنی ہمین تو یقین ہے کہ قیامت ہرگز نہو گی وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا
وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ اور ظاہر ہون گے اُن کے سامنے قیامت کے دن
برائیان اُن کے کامون کی جو دنیا مین کرتے تھے اور اُلٹ پڑیگا اُن پر وہ چیز جسکو وہ
ٹھٹھے مارتے تھے دنیا مین یعنی دہ عذاب کو جھوٹ جانتے تھے اور ہنسی مین ڈالتے تھے
اُسی عذاب مین گرفتار ہون گے اور آرزو کرین گے وہان سے نکلین تب وَقِيْلَ الْيَوْمَ
نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ کہین گے
اُن کو آج بھلا دیوینگے تمکو اور پڑا رہنے دینگے آج کے دن تمکو عذاب مین جیسے کہ
تمنے بھلایا تھا اور سچ نجانتے تھے تم دیکھنا اس دن کا اور تیاری نکی تم نے آج کے
دن کی عذاب کی چھوٹنے کی سوائے جگہ تمہارے رہنے کی آگ ہے اور نہین ہے
تمہارے واسطے آج کوئی حامی مدد کرنے والا جو تمہارا وے اس آگ کے عذاب سے تمکو
ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ
یہ عذاب مین ڈال کے بھولنا تمکو اسواسطے ہے جو تم پکڑتے تھے خدا تعالیٰ کی آیتون کو
ٹھٹھے میں اور مسخری کرتے تھے اُن سے یعنے قرآن کی آیتون کی حرمت نکرتے تھے اور
اُنہین بزرگ نجانتے تھے اور مغرور ہوتے تھے تم دنیا کی زندگی پر پھر آج باہر نکالے
جاوینگے کافر آگ کے عذاب سے اور نہ اِس لائق ہین جو کوئی اُنہین خوش چاہے
یعنی کوئی اُنہین نکہیگا کہ تم تقصیر معاف کرواؤ اپنے یا کوئی ترس کھاوے اُن کا حال دیکھکر
فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پھر خدا تعالیٰ ہی کو لائق ہے
تمامی تعریفین اور بڑائیان جو پیدا کرنیوالا ہے آسمان کا اور پیدا کرنیوالا ہے زمین کا اور پیدا کرنیوالا ہے
سارے جہان کی خلقت کا وہی ایک ہے وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اور اُسی خدا تعالیٰ کو لائق سب طرح سے بڑائی اور بزرگی سمانون
میں اور زمین یعنی آسمانون کے رہنے والے اور زمین کے رہنے والے سب اُسی کی بڑائی اور تعریف کرتے ہین

ع ۴ ۱۱ ۲۰

جو سب کو اس نے پیدا کیا ہے اور وہی ہے سب سے بڑا زبردست مضبوط کام کرنے والا جو اس کے کام مین کسی طرح کا نقصان اور عیب نہین ہے اور کوئی چیز حکمت سے خالی نہین

سورۃ الاحقاف مکیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم وھی خمس و ثلثون ایۃ

حٰمٓ معنی ان حرفون کے جدا جدا اشارات ہین خدا اور رسول کے درمیان بعضون نے کہا ہے کہ حا سے اشارہ ہے ساتھ حکم خدا تعالیٰ کے جو بہت درست اور محکم ہے اور میم سے اشارت ہے ساتھ نام مجید کے جو یہ ایک نام خدا تعالیٰ کا ہے سو فرماتا ہے خدا تعالیٰ کہ حکم مجید کا یعنی کلام اللہ کا

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ

اُترنا جو کتاب ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے جو خدا تعالیٰ بہت زبردست مضبوط کام کرنیوالا ہے اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ط وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ نہین پیدا کیا ہمنے آسمانون کو اور زمین کو اور جو کچھ اُن دونون مین ہے مگر ساتھ درستی اور راجی کے یعنے اُن کو اسی طرح سے بنانا لائق تھا اور یہی حکمت ہے اور ایک وقت مقرر کیا ہوا ہمنے بنا رکھا ہے یعنے قیامت کے آنے کا ایک وقت مقرر کر رکھا ہے جو اپنے وقت پر مقرر آوے گی اور وہ لوگ جو نہین مانتے اور سچ نہین جانتے قیامت کے آنے کو وہ لوگ اُس چیز سے جس سے ڈرایا ہے لوگون کو یعنے قیامت کے دن کے عذاب سے ڈرایا ہے سو وہ لوگ اُس سے منھ پھیرتے ہین یعنے نہین مانتے قیامت کو اور اُس دن کے عذاب کو سچ نہین جانتے قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ط اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مشرکون کو بھلا بتاؤ تو سوا اے خدا تعالیٰ کے جنکو پوجتے ہو دیکھاؤ تو مجھے جو انہون نے کیا پیدا کیا ہے زمین مین سے یا انہون کو کچھ ساجھا ہے آسمانون کے بنانے مین جو تم اُن کو پوجتے ہو یعنی خدا تعالیٰ کا شریک کرتے ہو بندگی مین اُن کو سو کچھ کسی طرح کسے چیز کے پیدا کرنے مین

ساجھا نہین اور نہ کوئی چیز انہوں نے پیدا کی ہے پھر وہ کیونکر شریک ہو دیں بالاؤ کوئی سند لکھی ہوئی جو قرآن سے پہلے تم پاس آئے ہو یا کوئی نشانی لاؤ عقل سے اگلوں کی جو کوئی اگلون پیغمبرون سے کوئی دلیل ہو کر خدا تعالی کے شریک ہین تو بتاؤ یعنی کسی پیغمبر اگلے نے نہین کہا کہ خدا کا کوئی شریک ہے اگر کسی نے کہا ہو یا کوئی سند ہو تو لاکر دکھاؤ اگر تم سچے ہو تو کوئی دلیل نہین تم جھوٹے ہو وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَاۗىِٕهِمْ غٰفِلُوْنَ اور کون ہے گمراہ زیادہ اُسے جو پوجے سوائے خدا تعالی کے اس چیز کو جو قبول نکرے اُن کے پوجنے کو قیامت کے دن تلک یعنی اگر قیامت تلک اُن کو پوجا کیا کرین وہ ہرگز جواب ندوین اور بت اُن کے پوجنے سے بیخبر ہیں اور نہین سنتے اُن کے پکارنے کو ہرگز وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَاۗءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ اور جس وقت کر گورون سے اٹھکر اکٹھے ہون گے سب لوگ قیامت کے دن بت اُن سے دشمن ہوں گے اور اُن کے پوجنے سے منکر ہون گے کہینگے تب کہ تم ہمیں نہین پوجتے تھے بلکہ تم نے اپنے جی کی خوشی کی تھی وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اور جب پڑھے جاتے ہین ان کافرون کے آگے ہماری آیتین قرآن کی روشن تو کہتے ہین کافر اس سچی بات کو جس وقت کہ آئی ہے اُن پاس کہ جادو ہے کھلا ہوا صریحا اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَـيْـــًٔا ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ۭ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۭ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ بلکہ کہتے ہین کہ آپ اپنے دل سے جوڑتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کو اور کہتا ہے کہ خدا تعالی نے بھیجا ہے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو کہ اگر مین اسے اپنے دل سے جوڑتا ہون اور خدا تعالی کی طرف نسبت دیتا ہون تو بڑا گناہ ہے جو البتہ عذاب آوے ایسے گناہ کے سبب تو پھر تم کچھہ نکر سکو گے علاج میرے واسطے جو خدا تعالی کے عذاب سے ذرا بھی کم ہو یعنی تم تو ہرگز ذرا بھی عذاب سے نہ بچا سکو گے پھر کس بھروسہ پر اور کسکی حمایت پر مین ایسا کرون جس کے سبب سے مقرر عذاب آوے خدا تعالی ہی خوب جانتا ہے جو کچھہ کہ تم فکر مین دوڑاتے ہو قرآن مین کفایت کرتا ہے خدا تعالی اس چیز مین گواہ ہمارے دینے والا میرے اور تمہارے بیچ اور وہی بخشنے والا ہے مہربانی کرنیوالا ہے قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ۭ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہیں ہون مین نیا پیغمبرون سے یعنے مجھ سے آگو بہت پیغمبر آچکے ہین تم اچنبہ کیون کرتے ہو میری باتون سے اور نہین جانتا ہین جو کیا کریگا خدا تعالی مجھ سے اور نہین جانتا جو کیا کریگا تم سے یعنی خدا تعالی کی مرضی کی خبر نہین مجھے جسقدر جو حکم آتا ہے سو آتنا ہی وہ کہتا ہون مین اور اُسی حکم پر چلتا ہون اور نہین ہون مین مگر ڈرانے والا خدا تعالی کے عذاب سے کہلا ہوا سناتا ہون کہ جو کوئی حکم نمانے اُس پر عذاب آوے گا قیامت کو قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَكَفَرْتُمْ بِهِ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى مِثْلِهِ فَآمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ بہلا دیکہو تو یعنی غور کرو کہ اگر ہوے کہ قرآن خدا تعالی کے پاس سے آیا ہوا اور تم اُسے نہین مانتے اور گواہی دی گواہی دینے والے نے بنی اسرائیل کی قوم سے کہ ایسا ہی جیسا یعنی حضرت موسی علیہ السلام نے توریت مین گواہی دی جو توریت کے مانند کلام الہی قرآن آویگا اور موسی علیہ السلام تہین ایمان لایا اور سچا جانا اور تم غرور کرتے ہو تو کہو کہ کیا حال ہوگا تمھارا بیشک خدا تعالی راہ نہین دکہاتا ظالم قوم کو وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَا سَبَقُونَا إِلَيْهِ وَإِذْ لَمْ يَهْتَدُوا بِهِ فَسَيَقُولُونَ هَذَا إِفْكٌ قَدِيمٌ اور کہتے ہین وہ لوگ جو قرآن کے حکم کو نہین مانتے اُن کو جو حکم مانتے ہین یعنی کافر مسلمانون کو کہتے ہین کہ ایمان لانا اور پیغمبر کو سچا جاننا نیک ہوتا تو ہمسے پہلے کوئی ایمان نلاتا یعنے یہ لوگ غریب اور بے علم جو ایمان لائے ہین ہم اِن سے پہلے ایمان لاتے اگر وہ اچھی بات ہوتی جو ہم عقلمند اور اشراف ہین بہلی بری بات خوب سمجھتے ہین پہر جب کافرون نے راہ نپائی قرآن کی طرف اور اُس کی خوبی نسمجھی تب پہر کہتے ہین کہ یہ قرآن جھوٹ اور بہتان ہے پرانا یعنی آگے بھی اگلے لوگون مین اِس طرح کہتے تھے وَمِنْ قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَى إِمَامًا وَرَحْمَةً وَهَذَا كِتَابٌ مُصَدِّقٌ لِسَانًا عَرَبِيًّا لِيُنْذِرَ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَبُشْرَى لِلْمُحْسِنِينَ اور پہلے قرآن سے کتاب توریت موسی علیہ السلام کی تہی آگے چلنے والے دین مین اور مہربانی سچ ماننے والون کے واسطے اور یہ قرآن لکہا ہوا ہے سچا کرنے والا اگلی کتابون کو عربی زبان مین تو ڈراوے یہ قرآن اُن لوگون کو جو ستم کرتے ہین اپنے اوپر قرآن کو جھوٹ سمجھکر اور خوشخبری دینے والا ہے یہ قرآن نیک کام کرنے والون کو جو اسے سچ جانکر اُسکا حکم مانتے ہین سو وہ نیک کام کرنے والے وہ لوگ ہین جو إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ بیشک وہ لوگ جو کہتے ہین کہ

ع ۱۰

پروردگار ہمارا خدا تعالی ہی ہے پھر اسی بات پر ٹھیرے ہوئے ہیں پھر اُن لوگوں پر نہیں ہے ڈر اور نہ وہ لوگ غمگین ہوں گے اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ وہ لوگ رہنے والے ہیں بہشت میں سو ہمیشہ بہشت میں رہینگے وہ لوگ یہ بہشت میں ہمیشہ رہنا اور وہاں کی نعمتیں بدلا ہے اُن کاموں کا جو وہ دنیا میں کرتے تھے یعنے قرآن کو اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا جانکر حکم بجالاتے تھے وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ۭ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۭ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ړ اِنِّىْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اور فرمایا ہمنے آدمیوں کو جو ساتھ ماباپ کے بھلائی کریں جو اُٹھایا ہے آدمی کو اُس کی ماں نے یعنی پیٹ میں رکھا ہے محنت اور سختی سے اور جنا ہے آدمی کو اُس کی ماں نے مشکل اور مصیبت سے اور مدت پیٹ میں رکھنے کی اور دودھ چھڑانے کے تیس ۳۰ مہینے ہیں جو نو ۹ مہینے پیٹ میں رکھا اور پورے دو برس دودھ پلانا یا چھ ۶ مہینے پیٹ میں رکھنا اور دو برس دودھ پلانا پھر جب تک وہ پہنچے جوانی کے زور اور قوت پکڑے اور پہنچے چالیس ۴۰ برس عمر کو مفسرین کہتے ہیں کہ یہ آیت حضرت ابابکر صدیق کی شان میں ہے جو وہ نو ۹ مہینے ماں کے پیٹ میں رہے اور پورے دو برس دودھ پیا اور اٹھارہ برس کی عمر سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں رہے اُس وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیس ۲۰ برس کی عمر تھی اور جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چالیس برس کی عمر ہوئی تب خلعت پیغمبری کی ملی تب حضرت صدیق اکبر اڑتیس ۳۸ برس کے تھے سب سے پہلے ایمان لائے اور کہا اے پروردگار میرے ڈال میرے دل میں اور توفیق دے مجکو کہ شکر بجالاؤں میں تیری اُن نعمتوں کا جو کی ہیں تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر جو میں ایمان لایا اور میرے ماباپ نے بھی قبول کیا ایسا کوئی قریشیوں میں نہ تھا جو سمیت ماباپ کی اسلام میں آیا ہو سواے حضرت ابابکر کے رضی اللہ عنہ اور دعا مانگی کہ اے پروردگار توفیق دے مجکو جو اچھے کام کروں میں ایسے کہ اُن کاموں سے تو خوش ہو اور نیکبخت کر اولاد میری بیشک میں سب چیز چھوڑ کر رجوع ہوں تیری طرف اور میں حکم بردار ہوں تیرے فرمانے کا خدا تعالی نے اُن کی دعائیں قبول کیں جو اُن سے نیک کام ایسے ہوئے جو نو ۹ غلام مول لیکر خدا تعالی کی راہ میں آزاد کئے

ان مین ایک حضرت بلال ہین اور اولاد ان کی ایسی نیک ہوئی ۔ جو بیٹی ان کی حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا ام المومنین حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے محلون مین داخل ہوئی سو خدا تعالیٰ
فرماتا ہے أُولَٰئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَنَتَجَاوَزُ عَن سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحَابِ
الْجَنَّةِ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ اور وہ لوگ ہین جو بھلائی کرتے ہین
ماں باپ اپنے سے اور شکر بجا لاتے ہین نعمتون کا قبول کین ہم نے ان کی بھلائیان اور نیک کام
جو کئے انھون نے دنیا مین اور چھوڑ دین برائیان اور گناہ ان کے معاف کئے وہ لوگ
کہ جا رہینگے بہشت کے رہنے والون مین یہ وعدہ دیا ہوا خدا تعالیٰ کا سچا جو وہ لوگ
وعدہ دیئے گئے ہین یعنی ان سے جو وعدہ کیا ہے کہ بہشت مین داخل کرین گے اور گناہ
ان کے معاف کرین گے اور نیکیان ان کی قبول کرین گے یہ سب سچ ہے وَالَّذِي قَالَ
لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَا أَتَعِدَانِنِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُونُ مِن قَبْلِي وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ
اللَّهَ وَيْلَكَ آمِنْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَيَقُولُ مَا هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝ اور وہ شخص
جس نے کہا اپنے ماں باپ کو اُف یعنی جب اس کے ماں باپ نے کہا کہ ایمان لاؤ قرآن اور پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم پر تب اس نے کہا اپنے ماں باپ کو کہ بیزار ہون مین تم دونون سے اے تم
مجھ کو وعدہ دیتے ہو کہ باہر نکالونگا مین گور سے جیتا یعنی مرنے کے بعد پھر جی اٹھین گے قیامت کو
اور گذر گئے بہت قرن پہلے میرے پیدا ہونے سے جو کوئی موا ہوا ابھی نہ اٹھا گور سے اور نہ قیامت
آئی یہ بات نری جھوٹ ہے مین تم سے بیزار ہون تب اور ماں باپ اس بیٹی کی وہ بات سنکر
فریاد کرتی تھی خدا تعالیٰ سے اور کہتی تھی کہ اے بیٹا ہائے افسوس تجھ کو یہ بات نکہہ کہ قیامت
جھوٹ ہے ایمان لا کہ مر کر گورون سے مقرر اٹھین گے قیامت کے دن یہ وعدہ خدا تعالیٰ کا
سچ ہے بیشک ہووے گا پھر کہا اس بیٹی نے کہ یہ باتین جو تم کہتے ہو پرانے قصہ ہین اگلے
لوگون کی ایسی باتین مدت سے سنتے ہین کہ آگے بھے اس طرح کہتے تھے جھوٹ سا معلوم ہوتا
ہے سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم
مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ویسے شخص جو ماں باپ کا کہا نمانے اور قیامت کو
سچ نجانے انھین لوگون پر ثابت اور درست ہو چکی بات عذاب کی اگلی امتون کے ساتھ
جو گذر گئین پہلے ان سے دیوون اور آدمیون کی قوم سے یعنی جیسے آگے دیو اور آدمی
قیامت کو سچ نجانتے تھے ان پر عذاب ثابت ہوا ویسا ہی حال ان کا بھی ہوگا بیشک وہ

اگلے لوگ دیو اور آدمیون کی قوم سے تھے بدکار خراب ہونے والے وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ اور ہر ایک کو اُن دو فرقون سے یعنی دیو اور آدمیون کے واسطے درجہ ہین موافق اُن کے کامون کے اور البتہ پورا دیا جاوے گا بدلا اُن کے کامون کا کچھ کمی نہوگی اور وہ لوگ نہ ستائے جاوین گے یعنی اُن پر کچھ ظلم نہوگا اور بدلا دینے ہین کچھ قصور نہوگا جیسے اُنہون کے کام ہون گے اچھے اُسی قدر اُن کو نعمتین ملین گی وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ اور جس دن کافرون کے سامنے روبرو لاوین گے آگ دوزخ کی اور کہین گے اُن کو کھوئین تم نے اپنے مزے کی پاکیزہ چیزین دنیا کی زندگانی ہین اور فائدہ پاچکے تم اُن مزے کی پاکیزہ سنہری چیزون سے دنیا مین اور آچکے واسطے کچھ نچھوڑا تم نے پھر آج بدلا پاوئے جاؤ گے یعنی تمھین ملے گا عذاب خوار کرنے والا خواری اور رسوائی ملیگی تمکو اب جیسے تمنے تکبری کی تہی دنیا مین ناحق اور عذاب ہوگا اُس سبب جو تم دنیا ہین کرتے خرابیان اور حکم سے پیغمبر کے باہر جاتے تھے وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ۭ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖٓ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ اور یاد کرا و محمد صلے اللہ علیہ وسلم عاد کے بھائی کے احوال کو یعنی حضرت ہود نبی علیہ السلام کا ذکر کر اپنی اُمت کے آگے کہ جب ڈرایا ہود علیہ السلام نے اپنی قوم عادیون کو جو شہر ہین احقاف کے رہتے تھے اور آگے ڈرانے والے پیغمبر ہوگئے تھے پہلے ہود علیہ السلام سے اور پیچھے بہی آئے تھے یعنی ہود علیہ السلام نہ سب سے پہلے تھے نہ سب سے پیچھے اُن سے پہلے بھی پیغمبر جیسے حضرت نوح اور حضرت ادریس علیہ السلام آئے اور اُن سے پیچھے بہی بہت پیغمبر آگئے تھے پھر جب ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈراکر کہا وہ کہ مت پوجو اور بندگی نکرو کسو کی مگر خدا تعالی ہی کو نرا پوجا کرو اور اُسی اکیلے کی بندگی کرو ہو مین ڈرتا ہون تمپر عذاب سے بڑے دن کے یعنی کسوائے خدا تعالی کے کچھ اور پوجوگے تو قیامت کے دن تمپر بڑا عذاب ہوگا اسواسطے ڈرتا ہون مین اور نصیحت

ع ۲

کرتا ہون مین تمکو کہ خبردار سوا سے خدا تعالی کے کسی کو نہ پوجو نہین تو بڑا عذاب ہوگا تب قوم عاد نے یہ سنکر قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ کہا اے ہود علیہ السلام اسے کیا تو آیا ہے ہمارے پاس اسواسطے جو ڈرا کر پھیرے ہمکو ہمارے خداؤن سے سو ہم تو نہین پھرینگے اپنے خداؤن سے تیرے ڈرانیکے سبب پھر لاؤ ہمارے سامنے اُس عذاب کو جسے ڈراتا ہے اور وعدہ کرتا ہے اُس عذاب کا اگر سچا ہے اپنی بات مین قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ کہا حضرت ہود علیہ السلام نے کہ تم جلدی نکرو عذاب کے آنے مین اور عذاب کے آنے کی وقت کی خبر خدا تعالی ہی کے پاس ہے مجھے کچھ خبر نہین جو کس وقت آوے گا عذاب مین خبر پہنچاتا ہون تمکو جو مجھ پاس آتی ہے پر مین دیکھتا ہون تمکو جو تم ایک قوم بڑی احمق ہو جو عذاب کے آنے کی جلدی کرتے ہو ❊ — ❊ یہ قصہ سورہ اعراف مین مفصل گذرا ہے کہ احقاف مین مینھ نہ برسا اور گرمی کی شدت سے وہ لوگ حیران ہو کر قیل نام سردار قوم عاد کا اپنی قوم کے اشراف لیکر مکہ کی طرف مینھ مانگنے گیا وہان جاکر عاجزی کی اور دعا مانگی خدا تعالی نے تین ٹکڑے بدلی کے ایک سرخ دوسرا سفید تیسرا سیاہ ایک طرف سے نظر آئی اور آواز آئی جو اِن مین سے جونسا چاہو اختیار کر لو انہون نے اپنی عقل سے سیاہ ٹکڑے بدلی کو خوب برسنے والا سمجھکر اختیار کیا وہ کالی بدلی اُنکے ساتھ احقاف تک آئی اور یہ سب خوش ہوئے جیسا کہ خدا تعالی فرماتا ہے فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ۭ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ۭ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ پھر جس وقت دیکھا عاد کی قوم نے اُس سیاہ بدلی کو آتے ہوئے سامنے سے اپنے جنگل کے جہان اُن کے کھیت تھے تو کہا کہ یہ کالی بدلی برسے گی ہم پر اور خوش ہوئے اُسے دیکھکر تب حضرت ہود علیہ السلام نے کہا کہ یہ بدلی مینھ برسانے والی نہین ہے بلکہ یہ وہ عذاب ہے جس کی تم جلدی کرتے تھے یہ آندھی ہے جو اُس مین بڑا عذاب ہے دکھ دینے والا اور یہ آندھی تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۢ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ہلاک اور فنا کرنے والی ہے ہر چیز کو یعنی آدمی اور حیوانون کو اُکھیڑ مارے گی اپنے پروردگار کے حکم سے سو وہ آندھی آٹھ دن اور رات ایسے زور سے چلی جو سب کو مار کر دریا مین پھینک دیا ۔ پھر ایسا حال اُن کا ہوا جو نظر نہ آتا تھا اُن کی بستی مین

سوائے اُن کے گھرون کے یعنی اُن کے گھر ہی خالی پڑے رہے اور وہ سب مرگئے ایسا ہی
بدلا دیتے ہین ہم گنہگار قوم کو جو ہمارے پیغمبر کا کہا نہ مانے وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ
فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً ۖ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ
وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا
بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ اور ہمنے قرار پکڑنا اور ٹھہراؤ دیا عاد کی قوم کو بیچ اُس مکان کے جو قرار پکڑنا
اور ٹھہراؤ نہ دیا تمکو اے مکے کے لوگو یعنی وہ مکان ان کے بہت اچھے تھے جو اُس مین
سب طرح کی کھیتی ہوتی تھی اور دولت اور قوت اور عمرین بڑی بڑی تھی اُن کو سو تمھین نہین
ہین وہ نعمتین اور قوت اور شوکت اور دیا ہمنے عاد کی قوم کو کان سُننے والے اور آنکھین
دین دیکھنے کو اور دل دیا بری بھلی سمجھنے کو پھر جب عذاب ہمارا اُن پر اُترا تو کچھہ دور نکیا اُن سے
اُن کے کانون نے جو عذاب کے آنے کی خبر سُنکر اپنا بچاؤ کرتے اور نہ اُن کی آنکھون نے
جو عذاب دیکھکر عذاب کو دور کرتے اور نہ اُن کے دل نے جو عقل سے تدبیر کرتے عذاب سے
چھٹنے کی ذرا بھی کوئی کچھہ کام نہ آیا جسوقت کہ وہ نہ مانتے تھے خدا تعالی کی آیتون کو اور گھیر لیا
اور اُلٹ پڑا اُن پر وہ اُن کا ٹھٹھا مارنا یعنی جیسے وہ عذاب کا آنا ٹھٹھا جانتے تھے ویسے ہی
ہلاک ہوئے وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ
يَرْجِعُوْنَ اور بیشک ہلاک کیا اور مار کھپایا ہمنے گرد تمھارے کے سب گانو یعنے تمھاری
آس پاس جو لوگ بستے تھے اُن سب کو ہلاک کیا اور پھیر پھیر یعنی بہت بار ہمنے بھیجین نشانیان
اپنی قدرت کی اُن بستیون مین جو شاید کہ پھرین کفر سے اور ایمان لاوین اُنہون نے
نشانیون کو اور پیغمبرون کو نمانا اور جھوٹ جانا پھر ہمنے اُن سب کو ہلاک کیا فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ
الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ۭ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ
وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ پھر کیون نہ مدد اور حمایت کی اُنہون نے جنکو پوجتے تھے سوائے خدا تعالیٰ
کے درجہ پانے کو خدا سمجھہ کر اُن کو یعنی اُن کو خدا سمجھہ کر پوجتے تھے درجہ پانے کو سو وہ کچھہ
کام نہ آئے بلکہ غائب ہوگئے اُن سے عذاب کے وقت اور یہ بتون کو خدا سمجھنا بُہتان تھا
مشرکون کا اور مشرک اپنے جی سے بنا کر اُنہین خدا کہتے تھے یعنے دراصل وہ بت کچھہ
ہی نہ تھے مشرکون نے اپنے دل سے یہ بات جوڑی تھی کہتے ہین کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم جب طائف سے مکے کی طرف آتے تھے راہ مین ایک باغ کے پاس رات کو

وہی لوگ نہ ماننے والے حکم رسول اللہ کا گمراہین صریحاً اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ یَعْیَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ یُّحْیِ َۧ الْمَوْتٰى بَلٰۤى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کیا نہین دیکھتے اور نہین سمجھتے اسے نہ ماننے والو قیامت کے وہ کہ وہ ہی خدا تعالی جس نے پیدا کیا اپنی قدرت سے آسمانون کو اور زمین کو اور ماندہ نہوا اور نہ تھکا اُن کے بنانے سے اور پیدا کرنے سے اور جو ایسی بڑی چیزین بنائین بغیر محنت اور بغیر مدد کرنے والے کے جو کوئی اور اُن کے بنانے مین شریک او . ایکہ بنانے والا نہ تھا وہ خدا تعالی قدرت رکھتا ہے اوپر اُس کے جو پھیر دوبارہ جلا وے سب موئے ہوؤن کو گورون سے ان وہ خدا تعالی قدرت یہی رکھتا ہی بیشک خدا تعالی سب کام اور سب چیز کرسکتا ہے وَیَوْمَ یُعْرَضُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ اَلَیْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ اور جس دن سامنے ہون گے وہ لوگ جو کافر ہین اور حاضر ہون گے آگ پر یعنے آگ دوزخ کی اُن کے روبرو ہوگی اور رہ جائین گے کافر ایسےہین آگ مین ڈالین گے اُسوقت کہینگے کافرون کو کہ کیا یہ عذاب سچ نہین ہے جو تم جھوٹھ جانتے تھے اسکو دنیا مین اور پیغمبرون کو جو اُس عذاب سے خبر دیتے تھے اُنہین جھوٹھا کہتے تھے اب دیکھو یہ سچ ہے یا جھوٹھ ہے تب کہینگے آگ کو سامنے دیکھکر کہ ہان سچ ہے قسم خدا تعالی کی عذاب جھوٹھ نہین ہے پھر کہیگا خدا تعالی کہ پھر اب چکھو مزا عذاب کا سبب اُسکے جو تم نہ مانتے تھے اسکو اور جھوٹھ جانتے تھے اب خدا تعالی اپنے دوست محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی فرماتا ہے فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَ مَا یُوْعَدُوْنَ پھر صبر کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان قریشیون کے دُکھ دینے پر جیسا کہ صبر کیا اولوالعزم نے جو پیغمبرون سے تھے اپنی اُمت کے ستانے پر اولوالعزم پیغمبر پانچ مشہور ہین جیسے حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ابراہیم اور حضرت موسی علیہ السلام اور حضرت عیسے علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم اور مت جلدی کر ان کے عذاب کے آنیکے واسطے گویا کہ کے لوگ جس دن دیکھین گے اپنے وعدے دیئے ہوئے عذاب کو تو جانین گے لَمْ یَلْبَثُوْۤا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ بَلٰغٌ فَهَلْ یُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ع ربع کہ ڈھیل نہین کی رہنے دنیا مین مگر ایک گھڑی دن کی یعنی جب ان پر عذاب آوے گا تو ایک دم کی فرصت نہوگی اور یہ ایسا سمجہین گے کہ گویا ہم دنیا مین ایک گھڑی رہے تھے یہ سب احوال مفصل پہنچا دیا او رسنا دیا تمام ای کافرو پھر عذاب نہوگا مگر بدکار لوگون کو جو پیغمبر کا

اور چھوڑو جب تک کہ دین اسلام سب جگہ پہنچے اور کافر رہیں یا مسلمان ہوئیں ویا مطیع الاسلام
ذٰلِكَ ۛ وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا۟ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ یہ حکم ہے اسے کرو
اور اگر چاہے خدا تعالیٰ تو ہر طرح بدلا لیوے کافروں سے ای پر یہ حکم لڑائی کا اسواسطے
کیا تو آزماوے تم میں سے بعضے مسلمانوں کو یعنے ظاہر کرے تم میں سے سچے مسلمانوں کو اور
محنت لڑائی کی دیوے تو ویسا ہی نیک بدلا دیوے دنیا اور دین میں اور کافروں کا کفر
اور ظلم ظاہر کرے جو ویسے ہی گوشمالی اور عذاب دیوے تو کفر کو چھوڑیں وَالَّذِيْنَ
قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ اور وہ مسلمان جو مارے گئے ہیں خدا تعالیٰ کی راہ
میں پھر ہرگز ضائع اور خراب نکریگا خدا تعالیٰ نیک کام انکے سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ
اور جلد راہ دکھاویگا خدا تعالیٰ ان کو نیکی کی عاقبت میں سو وہ بہشت ہے اور سنوار دیگا
کام ان کے وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ اور ان کو بہشت کے اندر لاوے گا جو تعریف
اس بہشت کی ہے ان کے واسطے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ
اَقْدَامَكُمْ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اگر تم مدد کروگے خدا تعالیٰ کے دین کی جو اسلام ہے
تو مدد کریگا خدا تعالیٰ تمہاری اور مضبوط کریگا پاؤں تمہارے لڑائی میں یعنی اگر تم ہمت
کروگے کافروں سے لڑنے کا تو خدا تعالیٰ تمہیں دلیری اور بہادری دیوے گا جو فتح
پاؤ تم کافروں پر وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ اور وہ لوگ جو کافر ہیں پھر ان کو
خواری اور شرمندگی پہنچی اور ناامیدی ہے اور ضائع اور نکمی ہیں نیکیاں ان کی ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ یہ کافروں کی نیکیوں کا خراب ہونا اس سبب ہو
جو برا لگا ان کو وہ جو کچھ بھیجا خدا تعالیٰ نے یعنی قرآن سے بیزار تھے اسواسطے کھو اور ناچیز
ہوئیں نیکیاں ان کی اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۡ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا کیا پھر کیا سیر نہیں کرتے ملک کے لوگ شہروں
میں عاد اور ثمود کے تو دیکھیں جو کیسا ہوا آخر کام ان کا جو پہلے ان سے تھے ان کو خراب
کرکے مارا خدا تعالیٰ نے اور بڑا عذاب بھیجا ان پر اور ان کافروں کے واسطے بھی ویسا ہی
ہووے گا ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ یہ عذاب
کافروں پر اسواسطے ہے کہ خدا تعالیٰ دوست ہے مسلمانوں کا ان کی مدد کرے گا بیشک
کافروں کا کوئی دوست نہیں جو مدد کرے اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ

ع ۱۱

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ بیشک خدا تعالی اپنے فضل و کرم سے ان لوگون کو جو ایمان
لائے ہین اور کیے اچھے کام ان کو بہشت مین داخل کرے گا اس بہشت مین بہتی ہین نہرین
یعنے خدا تعالی مسلمانون کو باغ مین بھیجے گا وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ
الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ اور وہ لوگ جو کافر ہوے اور عیش کیے دنیا مین اور
کھاتے ہین حیوانون کی طرح آگ دوزخ کی ہے ان کے واسطے آرام کی جگہہ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ
هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ اور کتنے شہر
اور گاؤن سے جو تھے بہت زور آور وہان کے رہنے والے تیرے گاؤن کے لوگون سے
جنہون نے نکال دیا تجھے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنے مکے کے لوگون سے بہت
زبردست تھے جنکو مار کر کھپا دیا ہمنے پھر کوئی مدد کرنے والا نہ تھا ان کو اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ
مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ کیا پھر جو کوئی ہے اوپر دلیل روشن
کے پروردگار اپنے سے جیسے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور مسلمان مانند اور برابر ان کے
ہین جنکے واسطے بنائے شیطان نے برے کام ان کے اور تابعداری کی انہون نے
اپنے دل کی خواہش کی یعنی کیا یہ کافر اور وہ مسلمان برابر ہین بلکہ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ
الْمُتَّقُوْنَ مثل اور احوال یہ ہے بہشت کا وہ بہشت جس کا وعدہ دیا ہے پرہیزگارون کو
یعنے پرہیزگار اس بہشت مین جاوین گے جو فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ
لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى وَلَهُمْ فِيْهَا
مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ اس بہشت مین نہرین ہین پانی کی جس کا رنگ اور بو پھری
نہین اور اس بہشت مین نہرین ہین دودھ کی جس کا مزا بگڑا نہین اور اس بہشت مین
نہرین ہین شراب کی جو مزیدار ہے پینے والون کو خوش رکھے اور خمار نکرے

اور اس بہشت مین نہرین ہین شہد صاف کی اور پاکیزہ ستھرے کی بنتے ہین بہشتیون کے
واسطے اور ان کے واسطے بہشت مین سب طرح کی اور سب بہار کے ہر وقت میوے
موجود ہین اور بخشش اور مہربانی ہے ان کی پروردگار کی ان پر پھر کیا یہ بہشتی كَمَنْ هُوَ
خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ مانند اس کے ہین جو وہ ہمیشہ رہے
دوزخ کی آگ مین اور پلایا جاتا ہے ان کو پانی بہت گرم جو نہایت گرمی سے ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہے

آنون کو ان کی کہتے ہین کہ جب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خطبہ پڑھتے اور دین کی
باتین اور نصیحت فرماتے اور منافقون کو عیب کرتے تو منافق اس مجلس سے باہر آکر مزاح
اور ٹھٹھے کی طرح سچے مسلمانون سے پوچھتے کہ آج محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یہ کیا کہا تھا
جو ہماری سمجھ مین نہ آیا سو خدا تعالی اس بات کی خبر دیتا ہے وَمِنْهُمْ مَنْ يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ حَتَّى
إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوا لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ آنِفًا اور بعضے ان لوگون
سے یعنی منافق وہ ہین جو کان رکھتے ہین تیری طرف اور تیری باتین سنتے ہین جب تک
کہ باہر جاتے ہین تیرے پاس سے تو کہتے ہین ان سے جنکو دیا ہے علم یعنی کامل مسلمانون سے
پوچھتے ہین کہ کیا کہا اب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ہم سمجھے نہین یہ پوچھنا مزاح سے ہے سو
خدا تعالی فرماتا ہے ان کے حق مین أُولَئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَاتَّبَعُوا
أَهْوَاءَهُمْ وہ لوگ پوچھنے والے وہ ہین جو مہر رکھی ہے خدا تعالی نے ان کے دلون پر
اس سبب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت کو نہین سمجھتے اور تابعداری کرتے ہین
اپنے دل کی خوشی کی وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ اور وہ لوگ
جنہون نے راہ پائی ہے ان کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بات زیادہ کرتی ہے راہ پانا
اور یقین افزود ہوتا ہے اور دیتا ہے خطبہ پڑھنا حضرت رسول کا پرہیزگاری ان کو یعنے
مسلمانون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ اور نصیحت کے سننے سے ایمان اور یقین
زیادہ ہوتا ہے فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا ۚ
فَأَنَّى لَهُمْ إِذَا جَاءَتْهُمْ ذِكْرَاهُمْ پھر گویا کہ راہ نہین دیکھتے کافر اور منافق مگر قیامت کی جو آوے
ان پر قیامت ایکا ایک پھر بیشک ظاہر ہوا نشان اس کا جو آخری زمانے کے پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے پھر جب آویگی قیامت تو کیونکر پھر اس وقت مانے گی
یعنے جب قیامت آویگی تب کچھ فائدہ نکریگا ان کا توبہ کرنا فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ
اسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوَاكُمْ پھر یقین جان بیشک کہ
نہین کوئی لائق بندگی کے مگر وہی خدا تعالی وحدہ لا شریک سب کو چھوڑ کر اسی کی بندگی
کر اور گناہ بخشوا اپنے اور سب مسلمان مرد اور عورتون کے اور خدا تعالی جانتا ہے
جگہہ پھرنے چلنے تمہارے کی کو اور آرام کرنے کی جگہہ تمہاری کو احوال دن رات کا ذرہ ذرہ خدا کو
سب معلوم ہے وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُورَةٌ ۖ فَإِذَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ مُحْكَمَةٌ وَذُكِرَ فِيهَا الْقِتَالُ ۙ

ع ۸ ۹

اور کہتے ہین مسلمان جو کیون نہین اُترتی سورہ یعنی حکم لڑائی کے پہر جب اُترتی ہے سورہ قرآن کی روشن اور بے شبہ اور مذکور ہوتا ہے اُس مین لڑائی کا یعنی حکم ہوتا ہے لڑنے کا تو رَاَیْتَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ یَّنْظُرُوْنَ اِلَیْكَ نَظَرَ الْمَغْشِیِّ عَلَیْهِ مِنَ الْمَوْتِ فَاَوْلٰى لَهُمْ طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ دیکھتا ہے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو جنکے دلون مین بیماری ہے نفاق دیکھتے ہین دیکہنا بیہوشون کا گویا کہ اُن پر بیہوشی ہے موت کی پہر بہتر ہے اُن کو فرمانبرداری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اچھی بات کہنی پہر لازم اور مقرر ہوا حکم لڑائی کا تو چاہیے کہ نہ نہین پہر اگر سچ بولتے تھے خدا تعالی سے جو لڑائی چاہتے تھے تو پہر ہر طرح بہتر ہے اُن کو کہ تابعداری کرین حکم خدا تعالی کے کی فَهَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ تَوَلَّیْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ پہر شاید کہ تم سے توقع ہے اے منافقو کہ اگر مالک اور والی ہو تم لوگون کے پہ توقع ہے کہ خرابی اور ہنگامہ کرو ملک مین غرور اور تکبری سے اور کاٹو محبت اپنے ناتے دارون سے یعنے اگر تم کو مقدور ہو تو حق اور دوستی اپنے کنبے کی موقوف کرو اور لڑائی اور دشمنی شروع کرو اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰۤى اَبْصَارَهُمْ وہ قوم ہنگامہ کرنے والی وہ ہین جن پر لعنت کی خدا تعالی نے اور اپنی رحمت سے دور کیا اُن کو پہر وہ لوگ بہرے ہین جو سچی بات نہین سنتے اور اندھے ہین دل کی آنکھون سے جو معجزے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھتے ہین اور یقین نہین لاتے اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا پہر کیون نہین فکر کرتے قرآن کے معاملہ مین اور اُسکے فائدے کیون نہین سمجھتے یا اُن کے دلون پر قفل لگے ہین جو سمجھ کا دروازہ بند ہے اِنَّ الَّذِیْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْهُدَى الشَّیْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ وَاَمْلٰى لَهُمْ بیشک وہ لوگ جو پھر گئے اپنے پیٹھ پر یعنے اُلٹے پہر ہے بعد اُسکے جو ظاہر اور روشن ہوئی اُن پر اُن کی راہ پائی سیدھی دین اسلام کی یعنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو برحق جانکر پہر کافر ہو گئے تو شیطان نے درست کیا اور بنایا اُن کے واسطے کام اور ڈھیل دکھائی اُن کو بُری ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِیْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِیْعُكُمْ فِیْ بَعْضِ الْاَمْرِ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ اُس سبب سے ہے جو کہا یہودیون نے اُن کو جو بیزار رہتے بھیجے ہوئے خدا تعالی کے سے یعنے قرآن سے جو بیزار تھے مکے کے لوگ سو اُن سے کہا یہودیون نے کہ ہم اب تابعداری کرین گے تمہارے بعضے کامون مین یعنے یہودیون نے مکے کے لوگون سے

اقرار کیا کہ اگر تم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑوگے تو ہم تمہارے رفیق ہونگے اور اللہ تعالی
جانتا ہے بھید اُن کے اور چھپی صلاحین اُن کی فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُونَ
وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ پھر کیسا حال ہوگا جب اُن کی جان نکالینگے فرشتے
مارتے ہوئے اُن کے موہون کو اور پیٹھ پر اُن کے ذٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اتَّبَعُوا مَا أَسْخَطَ اللّٰهَ
وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ یہ جان نکلنا اس طرح اسواسطے ہے کہ انہون نے
تابعداری کی اُس چیز کی کہ جس سے خدا تعالی غصہ ہوا اور بیزار ہوئے خوشی خدا تعالی کی سے
یعنے جس بات سے خدا تعالی غصہ ہوتا ہے وہ کام کیے اور جس بات سے خدا تعالی خوش
ہوتا ہے اُس سے وہ لوگ بیزار ہوئے اسواسطے ضائع اور نابود ہوئے نیک کام اُنکے
أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ أَنْ لَنْ يُخْرِجَ اللّٰهُ أَضْغَانَهُمْ کیا یہ لوگ سمجھتے ہین جنکے دلون
مین بیماری ہے نفاق کی وہ کہ نہ ظاہر کریگا خدا تعالی دشمنی چھپی ہوئی اُن کے دل کی یعنی
منافق جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنی چھپی ہوئی ہودین رکھتے تھے اور سمجھتے تھے کہ خدا تعالی
اُس کو ظاہر نکرے گا وَلَوْ نَشَاءُ لَأَرَيْنَاكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيمَاهُمْ ۚ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ
الْقَوْلِ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ اور اگر ہم چاہین تو ہر طرح دکھاوین تجکو منافقون کے تئین یعنے
اُن کی نشانیان بتاوین تجھے پھر ہر طرح پہچانے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم منافقون کو اُن کے
ماتھے سے اور بات کے پھیرنے سے اور خدا تعالی جانتا ہے تمہارے کامون کو
وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِينَ مِنْكُمْ وَالصَّابِرِينَ ۙ وَنَبْلُوَا أَخْبَارَكُمْ اور ہر طرح
ہم آزماتے ہین تمکو لڑتے ہین کافرون کے تو جانین ہم کافرون سے لڑنے والون کو تمسے
اور جانین جوکون لڑنے والا ہے لڑائی مین اور آزماوین ہم تمہاری باتون مین جو تم کہتے تھے
إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ وَشَاقُّوا الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى
لَنْ يَضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا ۗ وَسَيُحْبِطُ أَعْمَالَهُمْ اور وہ لوگ جو کافر ہوئے یہودیون سے اور
لوگون کو پھیر رکھا خدا تعالی کی راہ سے جو دین اسلام ہے اور جدا ہوئے اور پہٹے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے بعد اُس کے جو روشن ہوئی اُن کو راہ سیدھی یعنے یہودیون نے
توریت سے احوال معلوم کرکے یقین جانا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیشک رسول خدا کا
ہے اور آخری زمانہ کا پیغمبر ہے یہ جانکر نمانا آپ اور لوگون کو بھی مسلمان ہونے دیا اور
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی شروع کی پھر ہرگز نقصان نکر سکین گے خدا تعالی کا کچھ بھی

اور (خدا تعالیٰ جلد) ان کی نیکیاں نابود کر گیا یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو کہا مانو خدا تعالیٰ کا اور کہا مانو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور نہ خراب اور نہ ضائع کرو نیکیاں اپنی اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ بیشک وہ لوگ جو کافر ہوئے آپ اور پھیر رکھا اور لوگوں کو خدا تعالیٰ کی راہ سے جو دین اسلام ہے یعنے لوگوں کو بہکایا اور مسلمان ہونے نہ دیا پھر اسی حالت میں موئے اور وہ کافر تھے مرنے کے وقت تک یعنے توبہ مرنے کے وقت تک نصیب نہوئی پھر ہرگز نہ بخشے گا اللہ تعالیٰ ان کے گناہ فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ یَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ پھر سست اور نیچے مت ہو تم اے مسلمانوں اور مت چاہو صلح کافروں سے اور تم غالب اور اونچے ہو ان سے اور خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے اور ضائع اور کم نکرے گا خدا تعالیٰ تمہارے کام نیکوں کو اِنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا یُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا یَسْـَٔلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ سوائے اسکے نہیں جو زندگی دنیا کی کھیل ہے اور شغل ہے نکما اور جی بہلانا ہے اور اگر تم ایمان لاؤ خدا پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا بھیجا ہوا سچا جانو اور ڈرو خدا تعالیٰ سے اور گناہ نکرو اور پچھلے گناہوں سے توبہ کرو تو دیوے خدا تعالیٰ تمکو بدلا تمہارے نیک کاموں کا اور ایمان لانے کا اور اس ڈر کا اور نہیں مانگتا خدا تعالیٰ تمسے تمہارا مال اور دولت اِنْ یَّسْـَٔلْكُمُوْهَا فَیُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَیُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ اگر مانگے خدا تعالیٰ تمسے مال تمہارا پھر زیادتی کرے مانگنے میں تمسے یعنے فرماوے کہ سب اپنا مال خیرات کردو تب بخیلی کروگے تم اور نہ دوگے خوشی سے اور ظاہر ہو وینگی چھپی ہوئی برائیاں تمہاری هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ یَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ یَّبْخَلْ فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ تم اے لوگو جو تمہیں بلایا ہے اسواسطے جو خیرات کرو اور بانٹو خدا تعالیٰ کی راہ میں مال یعنی زکوٰۃ دو پھر تم میں سے جو کوئی بخیلی کرے پھر جو کوئی بخیلی کرتا ہے سوائے اسکے نہیں کہ بخیلی اپنی سی کرتا ہے یعنے اگر زکوٰۃ دے گا تو خدا تعالیٰ اسے دین اور دنیا میں بدلا دیگا اور نہیں تو نقصان میں رہیگا پھر گویا اس نے اپنی سی بخیلی کی وَاللّٰهُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا یَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ۝ اور اللہ تعالیٰ بے پروا

اور رب بے نیاز ہے اور تم محتاج اور سنگتا ہو اسی کے اور اگر تم منہ پھیرو گے حکم خدا تعالیٰ سے تو بدلے گا ایک قوم کو سوائے تمہارے یعنی تمہیں مار کر اور ایک قوم پیدا کریگا جو نہ ہو وے وہ قوم تم جیسی یعنی تم جو حکم کو نہیں مانتے وہ ویسے نہونگے بلکہ وہ تابعدار اور فرماں بردار ہوں گے خدا تعالیٰ کے اور اس کے رسول کے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم * * * * * * * *

سورۃ الفتح مدنیۃ وھی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | تسع وعشرون آیۃ

صحیح روایت ہے کہ چھٹے برس ہجرت سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے خواب میں دیکھا جو کے معظمہ کی زیارت کو گئے یاروں سمیت تشریف لیگئے ہیں اور زیارت کی اور کسی یاروں نے حجامت کی ہے * صبح یہ خواب یاروں میں بیان فرمایا یہ خواب سنکر خوش ہوئے اور جانا کہ نبی کا خواب تو ہرگز جھوٹا نہیں ہوتا شاید اس خواب کی تعبیر اسی برس ہووے یہ سمجھکر تیاری چلنے کی سب نے کی اور دوشنبہ کے دن پہلی تاریخ ذیقعدہ کے اسی برس مدینہ منورہ سے باہر نکلے اور نیت عمری کی باندھی اور ستر اونٹ قربانی کے واسطے ساتھ لئے اور ایک ہزار پانچسو آدمی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو کر مکہ معظمہ کی طرف کو کوچ کیا یہ خبر مکے میں پہنچی کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اپنے یاروں سمیت اس طرف کو آتے ہیں وہ سب جمع ہو کر مکے معظمہ سے باہر آئے جو انہیں آنے نہ دیجیے اُن کی راہ روک کر ایک مکان میں اُترے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کئی منزل چلکر ایک جگہ اُترے تھے جو اُس مکان کا نام حدیبیہ تھا وہاں سُنا کہ مکے کے لوگ اس ارادے سے آئے ہیں جو ان کو مکے میں آنے نہ دیجیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سُنکر وہیں مقام فرمایا اور مشورہ کیا جو اب کیا کیجیے یاروں نے کہا کہ اگر یہ کسی طرح ہمیں زیارت نکرنے دینگے تو ہم مدینے سے ہتھیار منگوا کر ان سے لڑیں گے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیجا جو اُن کے بہت کنبے کے لوگ مکہ میں رہتے تھے تو یہ جا کر انہیں سمجھا دیں اور کہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم سے لڑنے نہیں آئے اسی واسطے ہتھیار بھی ساتھ نہیں لائے صرف زیارت کعبۃ اللہ کو آئے ہیں اور قصد عمری کا کیا ہے ۔ حضرت عثمان مکے کے لوگوں میں آئے اور سب یہ کہا اور بہتیرا سمجھایا پر وہ کسی طرح راضی نہوئے جو یہ زیارت کریں ہاں اور کہا مکے کے لوگوں نے کہ اے عثمان تو کعبۃ اللہ کی زیارت کر جا انہوں نے کہا کہ میں بغیر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز اکیلا

زیارت نکرونگا اُن کو یہ بات بُری لگی اور حضرت عثمان کو آنے ندیا اور اپنے پاس زور سے رکھا اور یہاں خبر آئی کہ مکے کے لوگون نے حضرت عثمان کو شہید کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ خبر سنکر بہت غصہ کھایا اور ایک درخت کے تلے بیٹھکر فرمایا کہ جتنے لوگ یہان موجود ہین سب نئے سرے سے بیعت کرو سبھون نے کی اسی بیعت کو **بیعت الرضوان** کہتے ہین جو اُس کا ذکر آگے مفصل آویگا اتفاقاً مسلمان مکے کے کئی کافرون کو پکڑلائے اور قید کیا تب مکے کے لوگون نے ایک شخص کی زبانی کہلا بھیجا کہ تم اِن کو چھوڑ دو تو ہم عثمان کو تمہارے پاس بھیج دین۔ یہان سے جواب گیا جب تک تم حضرت عثمان کو نہ بھیجو گے ہم اِن کو ہرگز نہین چھوڑنے کے جسوقت یہ جواب مکے کے لوگون پاس پہنچا اور خبر اُس بیعت الرضوان کی سُنی تو اندیشہ کیا اور کئی سردارون کو بھیجا اُن سردارون نے آنکر کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکے کے قریش تم سے صلح کرتے ہین اِن شرطون پر کہ ابکے برس یہین سے پھر جاؤ اور اگلے برس آنکے زیارت کعبۃ اللہ کی کیجیو اور دس برس تک ہمارے تمہارے درمیان لڑائی موقوف اور جو کوئی تم مین سے ہمارے دین مین آوے تو ہم ندین تمہین اور جو کوئی ہم مین سے تمہارے اسلام مین آوے تو تم اُس کو پھیر دو اُسے ہم جو چاہین سو کرین اسی طرح اور کئی شرطین تھین جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کین اور حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ کو فرمایا کہ موافق اِن کی مرضی کے عہدنامہ لکھدو اُنہون نے لکھدیا اور صلح کی اور سب یار دلگیر تھے اور اِس صلح سے ناخوش تھے اور لاچار تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قربانی اور حجامت کرو اور اوّل آپ حجامت بنوائی اور قربانی کی پھر سب نے لاچار ہوکر کہا۔ بیسؔ دن وہان مقام کرکے مدینہ کی طرف پھر پھرے راہ مین ایک رات یہ سورہ اُتری اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یارون سے فرمایا کہ سورہ فتح مجھ پر اُتری ہے یہ سب سنکر مسلمان خوش ہوئے اور آپس مین مبارکباد ہوئی اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝ بیشک ہم نے فتح دی تجھکو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتح ظاہر اور روشن جو وہ صلح تھی مکے کے لوگون سے جو اُس مین بہت بھلائیان اور حکمتین تھین ایک تو یہ کہ مکے مین مسلمان چھپے ہوئے تھے ڈر سے اپنا اسلام ظاہر نکرتے تھے اُنہون نے اسلام ظاہر کیا اور قرآن لگے پڑھنے اور اُنکے سبب بہت کافر مسلمان ہوئے جو یہی سبب فتح مکہ کا ہوا اور بعضے کہتے ہین مراد فتح خیبر کی ہے جو وہ کئی قلعہ تھے اس صلح کے سبب

فتح ہوئی غرضکہ فرماتا ہے خدا تعالی کہ تجھے دی ہمنے فتح اور گناہ تو بخشوا اور دعا مانگ لِّيَغْفِرَ
لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا تو بخشے
خدا تعالی تیرے گناہ اگلے اور پچھلے سب اور تمام کرے نعمت اپنی تجھ پر ظاہر اور باطن کی
اور راہ دکھا دے تجھے راہ سیدھی جو اُس میں کسی طرح کجھ پھیر نہو وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا
اور مدد کرے تیری خدا تعالی مدد کرنا قوت اور زور سے هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ
الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ۭ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ
اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا خدا تعالی وہی ہے جس نے بھیجا آرام اور چین دلون مین مسلمانون کے
تو زیادہ ہووے یقین پر یقین اور مالک خدا تعالی ہے لشکرون آسمانون اور زمینون کا
اور ہے خبردار خدا تعالی سب کے احوال سے مضبوط کام کرنے والا ہے مومنون کا اور
یقین اُن کا زیادہ اسواسطے کرتا ہے کہ لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا تو در آمد کرے مسلمان اور مومنون مردون اور عورتون کو
باغون مین جو بہتی ہین نیچے بیٹھکون اُن کی کے نہرین ہمیشہ رہین گے وہ مسلمان اُن باغون مین
وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا اور اسواسطے جو دور کرے
اُس یقین کے سبب مسلمانون سے گناہ اُن کے اور ہے یہ بات نزدیک خدائے تعالی کے پاس بڑا مدعا
پانا اور کمال آرزو ہونی جو گناہ بخشے جاوین اور عیش مین رہین ہمیشہ باغون مین وَّيُعَذِّبَ
الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّاۗنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۭ عَلَيْهِمْ دَاۗىِٕرَةُ
السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا اور عذاب کرے
خدا تعالی منافق مردون اور عورتون کو منافق اُسے کہتے ہین جو ظاہر مین دوست ہو
اور دشمنی رکھتا ہو دل مین اور عذاب کرے مشرک مردون اور عورتون کو مشرک اُسے
کہتے ہین کہ جانین جو خدا تعالی کا کوئی شریک ہے یا بیٹا بیٹی خدا کی ہے استغفر اللہ اس بات سے
پھر مشرک اور منافق جو گمان لیجاتے ہین خدا تعالی پر گمان برا یعنے مشرک اور منافق
کہتے ہین کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ سے سلامت نہ پھرینگے اور یہ مسلمان بھاگ
جاوینگے سو بدگمان انکے انہین کی گرد پھیر گئے یعنے وہی خراب اور رسوا ہو وینگے
اور رحمت سے خدا تعالی کی دور رہینگے اور تیار کیا ہے اُن کے واسطے دوزخ
اور بہت برا ہے دوزخ مکان جا پہنچنے کا یعنے یہ مشرک اور منافق جہان جاکر پہنچینگے وہ بہت

نصف

بڑی جگہ ہے وَلِلّٰہِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا ۝ اور خدا تعالی کو
ہین لشکر آسمانون کے فرشتون کے اور زمین کے لشکر مسلمانون کے جو خدا تعالی کی راہ مین
لڑتے ہین اور ہے خدا تعالی زبردست مضبوط کام کرنے والا اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّ
مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ۝ اور بیشک ہمنے بھیجا ہے تجھکو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم گواہ ان پر یعنی جو
مشرک اور منافق کہتے اور کرتے ہین اس سب کا تو گواہ ہے اور خوش خبری دینے والا
مسلمانون کو بہشت کا اور ڈرانے والا اُن کا اور یہ خوشخبری دینی دنیا مین اور ڈرانا تمہین
اسواسطے ہے اے مسلمانو لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُکْرَةً
وَّاَصِیْلًا ۝ تو ایمان لاو خدا تعالی پر اور سچا جانو اُسکے بھیجے ہوئے کو اور مضبوطی اور
قوت دو اُس کے دین کو اور عزت اور بزرگی دو اُسکے حکم کو اور یاد کرو اُسکی صبح اور شام
یعنی اُسکو یاد ہمیشہ کیا کرو اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ ؕ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ۚ
بیشک جنہون نے بیعت کی ہے تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مقرر بیعت کی ہے
خدا تعالی سے گویا کہ ہاتھ خدا تعالی کا ہے اوپر ان کے ہاتھ کے یعنے خدا تعالی جو فرماتا ہے
بیعت جو کی ہے صرف میری خوشی کے واسطے کی ہے تو گویا کہ میرے ہاتھ سے کی ہے اور
وہ جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ بجاے میرے ہاتھ کے ہے خدا تعالی نے اپنے دوست
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی نزدیکی اور یگانگت بیان فرمائے فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ
عَلٰی نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰهَدَ عَلَیْهُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝ پھر جو کوئی توڑے

ع ۱۰ / ۹

قول کو سواے اسکے نہین یعنے مقرر توڑتا ہے اپنے اوپر یعنے اُس قول توڑنے کا
نقصان اُسی پر پڑیگا اور جس نے پورا کیا اُس چیز کو جس پر قول کیا تھا خدا تعالی سے پھر جلد
دیویگا خدا تعالی اُس کو بدلا اُس پورا کرنے قول کا بدلا بہت بڑا خیال اور دھیان مین نہ آوے
کہتے ہین کہ جب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ مکے کی زیارت کا کیا تھا تو کئی لوگون کو
جو گرد مدینہ منورہ کے رہتے تھے اُن کو کہا کہ تم بھی اِس سفر مین ہمارے رفیق ہو وہ لوگ
ڈرے مکے کے قریشیون کی لڑائی سے اور بہانہ کر کے نگئے سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ اے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سَیَقُوْلُ لَکَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا
فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ شتاب کہینگے تجھسے وہ لوگ جنہون نے تیرا ساتھ نکیا گانون کے رہنے والون
یعنے اُن گوارون نے جو تیرا ساتھ نکیا تھا وہ یہ بات کہینگے جو کام مین لگا دیا ہمکو مال نے اور کنبے نے

یعنے اگر ہم چلتے تمہارے ساتھ تو مال کا نقصان ہوتا اور گہر کے لوگ حیران ہوتے پہر اب یہ
گناہ ہمارا بخشوا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالی سے سو خدا تعالی فرماتا ہے يَقُولُونَ
بِأَلْسِنَتِهِم مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ۚ قُلْ فَمَن يَمْلِكُ لَكُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ
نَفْعًا ۚ بَلْ كَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا یہ کہتے ہین اپنی زبانون سے جو نہین ہے انکے
دلون مین یعنے یہ تیرے روبرو بہانہ کرتے ہین اور ان کے دلون مین اسبات کے کچہ پرواہ
نہین پہر تو انکے جواب مین کہو کون ہے ایسا جو مالک ہووے تمہارے واسطے یعنی کسی کا
اختیار اور بس نہین چلتا جو تمہارے واسطے پہیر رکہے حکم خدا تعالی کا کچہ بہی یعنی کوئی بہی ایسا نہین
جو خدا ہی حکم خدا تعالی کا پہیر سکے اگر چاہے خدا تعالی تمہارے حق مین برائی یا چاہے تمہاری
بہلائی کسی کی تلاش سے نہ پہریگا بلکہ ہے خدا تعالی جو کچہ کہ تم کرتے ہو واقف اور خبردار
کوئی کام تمہارا اس سے چہپا ہوا نہین بَلْ ظَنَنتُمْ أَن لَّن يَنقَلِبَ الرَّسُولُ وَالْمُؤْمِنُونَ
إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ أَبَدًا بلکہ تم گمان کرتے تہے وہ کہ نہ پہریگا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان بہی
نہ پہرین گے اپنے لوگون کی طرف ہرگز یعنے تمنے سمجہا تہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان
سلامت اپنے گہرون مین نہ پہرینگے وَزُيِّنَ ذَٰلِكَ فِي قُلُوبِكُمْ وَظَنَنتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ وَكُنتُمْ
قَوْمًا بُورًا اور بنایا اور تیار کیا یہ گمان شیطان نے تمہارے دلون مین اور گمان کیا
تمنے گمان بد کہ پہر سلامت نہ پہرین گے اور ہوئے تم اس گمان سے قوم خراب اور رسوا ہونیوالی
وَمَن لَّمْ يُؤْمِن بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا اور جو کوئی ایمان نہ لاوے
خدا اور رسول پر یعنے جو کوئی خدا تعالی کو وحدہ لاشریک نہ سمجہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
خدا تعالی کا بہیجا ہوا نجانے تو خدا تعالی فرماتا ہے کہ ہمنے تیار کی ہے کافرون کے واسطے
آگ بہڑکی ہوئی وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ۚ
وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا اور خدا تعالی کے ہین ملک آسمانون اور زمین کی یعنی بادشاہت آسمانون
اور زمین کی خدا تعالی کو سزاوار ہے بخشے گا اور مہربانی کریگا جسکو چاہے گا اور عذاب کریگا
جسکو چاہے گا اور اللہ تعالی ہی بخشنے والا مہربان سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انطَلَقْتُمْ إِلَىٰ مَغَانِمَ
لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ [illegible] کہین گے جو اس سفر مین ساتھ نہ گئے تہے جسوقت چلو گے تم
طرف لوٹ کے جو لوگے تم اس لوٹ کو یعنے جب تم خیبر کا مال لوٹنے چلوگے تب وہ کہین گے
چہوڑو اور منع نکرو تو ہم بہی چلین تمہارے ساتھ اس سفر مین کہتے ہین حضرت پیغمبر

صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ سے مدینہ منورہ میں ذوالحجہ کے مہینہ میں تشریف لائے اور بعد ا.
برس کے محرم کے مہینہ میں خیبر کے قلعوں کی طرف چلنے کو حکم فرمایا کہ جو کوئی حدیبیہ کے سفر
میں تھا وہی لوگ ہو دین سوائے انکے کوئی اور نچلے اِس سفر میں جب خیبر کی طرف چلنا
مقرر ہوا تو وہ لوگ جو حدیبیہ کے سفر میں نگئے تھے اُنہوں نے کہا کہ ہمین مت روکو ہم بھی چلتے
ہیں تمہارے ساتھ خدا تعالی فرماتا ہے کہ گویا یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ چاہتے ہیں
وہ کہ بدلیں اور پھیرین خدا تعالی کی بات کو یعنی غرض اُن کی یہ ہے کہ جو خدا تعالی فرماتا ہے
کہ پہلے حدیبیہ کے سفر میں گئے تھے سوائے اُن کے کوئی نہ جاوے اِس حکم کو پھیرین تو خدا تعالے
فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ج
کہہ تو اُن کو کہ تم ہرگز نچلو گے ہمارے ساتھ جیسا کہ خدا تعالی × × × × ×
فرما چکا پہلے اِس تمہارے کہنے سے کہ ہم چلتے ہیں تمہارے ساتھ پھر جب تم یہ کہوگے تو
وہ لوگ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا پھر شتاب کہیں گے
کہ خدا تعالی نے ہمیں ساتھ چلنے کو نہیں منع کیا بلکہ بخیلی تمنے ہمیں ساتھ نہیں لے چلتے تم پھر خدا تعالی
فرماتا ہے کہ یہ بات نہیں ہے جو وہ کہتے ہیں بلکہ وہ قوم کہ نہیں سمجھتے مگر تھوڑا سا قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ
مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ
کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اُن کو جو حدیبیہ کے سفر میں تیرے ساتھ نگئے تھے گنواروں سے
یعنی وہ گنوار جو تیرے رفیق نہوئے تھے اُن کو کہہ جلد بلاوین گے تمکو طرف لڑائی ایک قوم کے
جو بڑے سخت لڑنے والے ہیں تو لڑو اور قتل کرو اُن کو یا وہ مسلمان اور تابعدار ہوں - یا
مطیع الاسلام ہوں اور جزیہ قبول کریں فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ج وَاِنْ تَتَوَلَّوْا
كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا پھر اگر اس وقت تابعداری کروگے تو دیگا خدا تعالے
تمکو بدلا بہت اچھا اور اگر منہ پھیروگے اُس لڑائی سے جیسے پھر گئے تھے تم پہلے اِس سے
حدیبیہ میں تو عذاب کریگا خدا تعالی تمکو عذاب دکھ دینے والا یعنی بہت بڑا سخت عذاب
دیویگا اس حکم سے یعنی اِس آیت کے اُترنے سے غریب اور محتاج اور بیمار مسلمان
بہت ڈرے تب یہ آیت اُتری لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا
عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ط وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا نہیں ہے اندھے پر گناہ اور نہیں ہے لنگڑے پر گناہ اور نہیں ہے

نصف ع ۲

بیمار پر دکھ جو اگر لڑنے نجاوین کافرون سے مسلمانون کے رفیق ہو کر تو ایسون کو جو بے اختیار اور لاچار ہون تو گناہ نہین اور جو کوئی تابعداری کرے خدا اور رسول کی تو خدا تعالیٰ اُسے لاویگا باغون مین جو بہشت ہی مین نیچے بیٹھکون اُن باغون کے نہرین اور جو کوئی پھریگا حکم خدا اور رسول کے سے اُسے عذاب کرے گا خدا تعالیٰ عذاب دکھ دینے والا جو کبھی وہ عذاب تمام نہوگا ❊ **کہتے ہین** کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم منزل حدیبیہ مین پہنچے تب ایک شخص کو مکے کے لوگون پاس بھیجا تو کہے اُن کو کہ ہم عمرے کو آئے ہین اور ارادہ لڑائی کا نہین اُنہون نے اُس شخص کو آنے ندیا اور اُس کی بات نہ سُنی تب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیجا اُن کو مکے کے لوگون نے پکڑ رکھا اور یہان اُن کے قتل کی خبر آئی جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درخت کے تلے بیٹھے اور سب یارون کو بلایا جو وہ سب یار ایک ہزار پانچ سو پچیس [۱۵۲۵] آدمی تھے اِن سب نے بیعت کی اِس بات پر کہ مکے کے لوگون سے لڑین اور ہرگز منھ لڑائی سے نہ پھیرین جب بیعت کر چکے تب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کے حق مین فرمایا کہ تم سارے عالم سے اچھے آدمی ہو اور تم مین سے کوئی دوزخ مین ہرگز نہین جانے کا جیسے کہ خدا تعالیٰ ان کی خوبی مین فرماتا ہے لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ٭ بیشک اور تحقیق خدا تعالیٰ راضی اور خوش ہوا مسلمانون سے جس وقت بیعت کی دل اور جان سے تری ساتھ نیچے درخت کے پھر جانا خدا تعالیٰ نے جو کچھ اُن کے دلون مین ہے محبت دین اسلام کی پھر اُتارا اپنے آرام اور چین اُس پر اور انعام کیا اُن کو فتح جلد اور شتاب جو فتح خیبر کی ہے وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّأْخُذُوْنَهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ٭ اور اُس فتح میں بہت جو لیوین گے اُس لوٹ کے مال سلمان اور ہے خدا تعالیٰ زبردست مضبوط کام کرنے والا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَأْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ ٭ اور وعدہ دیا تمکو خدا تعالیٰ نے بہت لوٹون کا مال کی جو لوگے تم اُس لوٹون کے مال کو پھر جلدی تمہارے واسطے یہ مال لوٹ کا جو آپ جسکا وعدہ کیا ہے وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ٭ اور روک رکھا ہاتھ لوگون کا تم سے یعنے خیبر کے لوگون کو کسی کی مدد اور کمک نہ پہنچ سکے وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ٭ اور تو ہو وسے وہ فتح اور لوٹ نشانی

قدرت خدائتعالی کی سب مسلمانون کو اور تو دکھاوے تمکو راہ سیدھی جو یقین جانو کہ خدائتعالی
زبردست ہے جو اپنے فضل سے جب چاہتا ہے تو بڑے کام مشکل آسان کر دیتا ہے ۔

کہتے ہین کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے موافق وعدہ کے **خیبر** کی طرف چلنے کی
تیاری کی اور کوچ فرمایا کئی روز مین نزدیک اُن قلعون کے پہنچے تو ایک دن وقت صبح کا
تھا جو وہان کی کھیتی کرنے والے کدال اور بیل اور ہل لیکر باغون مین آئے تھے جو یکبارگی
یہ فوج اسلام کی انہین دکھائی دی انہون نے دور سے دیکھتے ہی پہچانا کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم فوج لیکر آئے اور بھاگ کر قلعہ بند ہوئے فوج اسلام نے اس قلعہ کو گھیر لیا
جو یہ ایکہزار چار سو آدمی مومن مسلمان تھے اول قلعہ ناعم فتح کیا پھر قلعہ قطاۃ پھر قلعہ وشق
فتح کیا اور بہت مال مسلمانون کے ہاتھ لگے پھر ایک اور قلعہ مضبوط تھا بڑی لڑائی سے اسے بھی
فتح کیا اور بہت مال لوٹا پھر قلعہ قموص کو جا کر گھیرا کسی طرح فتح نہوتا تھا اور حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو درد سر شدت سے تھا جو آپ سوار نہو سکتے تھے آخر کو شیر خدا حضرت مرتضی کرم اللہ
وجہہ کو بھیجا انہون نے جاتے ہی اس قلعہ کا دروازہ لوہے کا جو کئی سو من کا تھا ولایت کے زور سے ایک ہاتھ
کی چٹکی سے اکھاڑ کر پھینکدیا ۔ اور بعضے کہتے ہین کہ اس کواڑ کو اکھاڑ کر سپر کی جگہ ہاتھ
مین پکڑ کر کافرون سے لڑتے تھے تو وہ بھی قلعہ ان کی قدم کی برکت سے فتح ہوا اور بیشمار
دولت اور مال اس مین سے مسلمانون کے ہاتھ لگا اور انہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو
ایک عورت نے دنبے کے گوشت مین زہر ملا کر دیا تھا ۔ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
وہ گوشت دہن مبارک مین اپنے رکھا تو اس گوشت نے کہا کہ یا رسول اللہ مجھہ مین زہر ملا ہوا
ہے مجھے نہ کھائیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ لقمہ تھوک دیا ولیکن تب بھی اس زہر نے
کچھ اثر کیا تھا غرضکہ قلعہ خیبر کے سب فتح ہوئے اور مال دولت خزانہ اور دنبیان اور اونٹ
اور ہتھیار بیشمار ہاتھ لگے اور وعدہ خدائتعالی کا سچا ہوا اب سوائے اسکے اور خدائتعالی
فرماتا ہے وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا اور دوسرا وعدہ کیا خدائتعالی نے تم سے دوسری لوٹ کا یا فتح کا جو تمہین
قدرت نہین اس پر جو مقرر گھیر لیا ہے خدائتعالی نے اسے یعنے سوائے فتح خیبر کے اور
فتح کا جو وعدہ دیا ہے سو وہ مقرر ہونی ہے یہ فتح **فارس** کی یا **روم** یا **شام** کی ہے
اور ہے خدائتعالی اوپر سب چیزون کے صاحب قدرت وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا یَجِدُوْنَ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا اور اگر لڑتے تم سے حدیبیہ میں کافر یعنے مکے کے لوگ لڑتے تو ہر طرح پیٹھ لڑائی سے پھیرتے اور بھاگتے پھر نہ پاتے وہ مکے کے لوگ کافر کوئی دوست اور مدد کرنے والا سُنَّةَ اللّٰہِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰہِ تَبْدِیْلًا چلن اور رسم رکھی ہے خدا تعالیٰ نے وہ چلن جو گذرا پہلے اس وقت سے اگلے زمانہ میں کہ پیغمبر ہمیشہ کافروں پر غالب ہوئے ہیں اور نہ پاویگا تو رسم اور چلن خدا تعالیٰ کے تئیں پھرنا اور بدلنا یعنے جو رسم خدا تعالیٰ نے رکھی ہے ہرگز پھیرنے اور بدلنے کی نہیں ۔ کہتے ہیں کہ جب حدیبیہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام کیا تھا مکے کے لوگوں میں سے اسّی ۸۰ سوار شب خون کا ارادہ کر کے آئے تھے اور چاہا کہ ان کو بے خبر ماریں خدا تعالیٰ کی قدرت سے اتفاق ایسا ہوا کہ یہ خبردار ہوئے اور ان سب کو فجر کی وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور پکڑ لائے اور قید کیا کئی دن پیچھے اور نہیں چھوڑ دیا خدا تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی وَھُوَ الَّذِیْ کَفَّ اَیْدِیَھُمْ عَنْکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ عَنْھُمْ بِبَطْنِ مَکَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَکُمْ عَلَیْھِمْ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا اور وہ ہے خدا تعالیٰ جس نے کمال فضل اپنے سے بچایا اور پھیر رکھا کافروں کا ہاتھ تم سے جو تمہیں خبردار کیا تو غالب تم پر نہونے پائے اور پھیرا اور بچایا تمہارے ہاتھ کو ان سے مکے کے بیچ میں جب تمکو انپر غالب کر چکا یعنی جب تم ان اسّی سواروں کو پکڑ لاکر قید کیا تھا تب تمہارے دل میں ڈالا کہ انہیں چھوڑ دیجئے مکے کی حرمت سے اور ہے خدا تعالیٰ جو کچھ کہ تم کرتے ہو دیکھنے والا یعنی تمہارے سب کام دیکھتا ہے ھُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْکُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْھَدْیَ مَعْکُوْفًا اَنْ یَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ وہی لوگ کافر ہیں جنھوں نے پھیر رکھا مسجد صاحب عزت سے یعنی منع کیا کعبۃ اللہ کی زیارت سے اور منع کیا جو قربانی کے واسطے لائے تھے مجاصرے دیا جو قربانی کے مکان میں لیجاکر ذبح کریں جس جگہہ قربانی کرتے ہیں اُس مکان کا نام منیٰ ہے وہاں کافروں نے اونٹوں کو لیجانے نہ دیا جو وہاں لیجاکر قربانی کرتے تو پھر یہ کافر یعنی مکے کے لوگ لائق قتل کے ہیں لیکن تمکو اس برس حکم لڑنے کا نہ دیا جو کتنے مسلمان مرد اور عورت چھپے ہوئے مکے میں تھے اور تمہیں ان کے ایمان لانے کی خبر نہ تھی وَلَوْ لَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْھُمْ اَنْ تَطَئُوْھُمْ فَتُصِیْبَکُمْ مِّنْھُمْ مَّعَرَّةٌ ۢ بِغَیْرِ عِلْمٍ ۚ اور اگر نہوتے مسلمان مرد اور عورتیں مکے میں سو وہ ستر آدمی تھے اور تم نجانتے تھے کہ وہ مسلمان

ہوئے ہین اور اپنی ایمان چھپائے ہوئے رکھتے تھے اور نہ مارے جاتے یعنے کے ہین
مسلمان تھے اگر تم لڑتے تو وہ مارے جاتے تو پھر پہنچتا تمکو اُن کے قتل کے سبب غم اور
خرابی انجانی اور بیخبری کے سبب سے یعنی اگر تمہارے ہاتھ سے وہ مسلمان انجانی سے مارے
جاتے تو تم پھر خرابی مین پڑتے پر خدا تعالی نے تمکو اُس خرابی سے بچایا اسواسطے لِيُدْخِلَ اللَّهُ
فِي رَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ ج تو در آمد کرے خدا تعالی اپنی رحمت اور بخشش مین جس کو چاہے
لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝ اور اگر جدا ہوتے وہ مستر
مسلمان اُن کافرون سے یا مکے مین اُن کے شریک اور موافق ظاہر مین نہوتے تو پھر بڑا
عذاب کرتے ہم مکے کے کافرون کو عذاب دُکھ دینے والا اور یاد کر اے محمد صلے اللہ
علیہ وسلم إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ جبکہ کافرون نے
اپنے دلون مین غیرت احمق پنے اور بے سمجھی کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو
اور مسلمانون کو مکے مین آنے نہ دیجئے جو اُحُد اور بَدر کی لڑائی مین اُن کے ناتے دار
مارے گئے تھے اِسواسطے آپس مین اُنھون نے بتون کی قسمین کھائین کہ اُن کو ہر گز
مکے مین آنے نہ دیجئے ۔ **کہتے ہین** کہ حدیبیہ مین صلح نامہ لکھنے لگے تب حضرت
مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے اِس طرح لکھنا شروع کیا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد
رسول اللہ یعنی یہ عہد نامہ محمد رسول اللہ کی طرف سے ہے تب سہیل نامی کافر نے
کہا کہ یون نلکھو بلکہ اِس طرح لکھو کہ من محمد بن عبد اللہ یعنی محمد بیٹے عبد اللہ کی طرف سے
عہد نامہ لکھا جاتا ہے کسواسطے کہ اگر رسول اللہ جانتے تو قضیہ کیا تھا تب حضرت محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یا علی پہلے لکھے کو مٹا کر جس طرح سہیل کہتا ہے
اُسی طرح لکھو حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کہ مین نہین مٹا سکتا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اُس حرف کو مٹا کر موافق اُن کی مرضی کے لکھوایا
سو خدا تعالی فرماتا ہے فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ پھر اُتارا
خدا تعالی نے آرام اور صبر اپنے بھیجے ہوا اور مسلمان پر جو نہ لڑے اور صلح پر راضی ہوئے
اور اُنہون نے جو صلح نامہ لکھنے کے وقت کہا محمد رسول اللہ نہ لکھو محمد بن عبد اللہ لکھو
اُسی طرح لکھا وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا ط وَكَانَ اللَّهُ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝ اور قائم اور ٹھیرا رکھا خدا تعالی نے مسلمانون کو پرہیز اور ادب کی بات پر

ع ۳ ۱۱

یعنی وہ جو سہیل نے کہا تھا سو ہی لکھا صلح نامہ میں اگرچہ ہیں مسلمان لاکن اس بات کہنی کی اور جائیں گے کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھیجا ہوا خدا تعالی کا ہے اور ہے خدا تعالی سب چیز کو جاننے والا کوئی بات اُس سے چھپی ہوئی نہیں ✦ کہتے ہیں جب حدیبیہ سے مدینہ منورہ کی طرف کوچ کیا تو سب مسلمان غمگین اور جھنجلائے ہوئے تھے جو زیارت کعبۃ اللہ کی میسر نہ آئی ✦ اور بعضے اصحابی کہتے تھے کہ خواب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا سچ نہوا جو سپنے کعبۃ اللہ کی زیارت کی اور سروں کی حجامت اور بالوں کو مقراض سے نہ کتروایا سو خدا تعالی فرماتا ہے لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ہر طرح یعنی مقرر سچا کیا خدا تعالی نے اپنے بھیجے ہوئے کا وہ خواب جو دیکھا تھا سچ اور واسطے حکمت کے اِس برس اُس کی تعبیر کا ہونا موقوف رکھا اور آتے برس لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ ہر طرح آوگے تم مسجد صاحب عزت میں یعنی کعبۃ اللہ میں زیارت کرنے آوگے اگر چاہے گا خدا تعالی تو اُس کے فضل سے تم زیارت کعبۃ اللہ کی کروگے اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ بے فکر اور بے ڈر دشمنوں کے منڈاتے ہوئے اپنے سروں کو اور کتراتے ہوئے اپنے بالوں کو خاطر جمع سے یعنی آتے برس زیارت کروگے بے اندیشہ اور حجامت بھی بنواؤگے اور بالوں کو کترواؤگے بھی وہاں رسم ہے کہ بعد تمام ہونے احرام کے بعضے حجامت کرتے ہیں بعضے مقراض سے بال کترواتے ہیں فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝ پھر جانتا ہے خدا تعالی وہ چیز جو تم نہیں جانتے کہ اِس برس زیارت میسر ہونے میں کیا حکمت تھی پھر کیا تمہارے واسطے عوض اِس غم کے فتح نزدیک پہلی زیارت کعبۃ اللہ کی سے سو وہ فتح خیبر کی ہے مسلمانوں کے دل کو جو زیارت نکرنے سے غم ہوا تھا اِس فتح سے خوش ہوئے پھر بعد اُس کے آتے برس خاطر جمع سے زیارت بھی کریں هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا وہ خدا تعالی جس نے بھیجا رسول اپنے کو جو محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم ہے واسطے راہ دکھانے کے اور ساتھ دین سچے کے جو اسلام ہے اور اسواسطے بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو زور اور قوت دیوے دین اسلام کو سب دینوں پر اور کفایت کرتا ہے خدا تعالی گواہ تیری پیغمبری پر جو تو سچ بھیجا ہوا ہے خدا تعالی کا اگر کوئی کافر نہ مانے تو بھی کیا نقصان ہے سچا

تو غلبہ مت ہو جو مین کہتا ہون مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھیجا ہوا خدا تعالی کا ہے اور وہ لوگ جو اسکے ساتھ ہین یار اور رفیق وہ کیسے ہین کہ سخت اور بے رحم ہین کافرون پر اور مہربانی اور محبت کرنیوالے ہین آپس مین یعنی کافرون پر فقط سبب دشمنی دین کی ذرا رحم نہین کرتے یہان تک کہ اگر اپنا باپ یا بھائی سگا ہو تو اسے بہی جان سے مار ڈالتے ہین۔ اور آپس مین مسلمان ایک جان اور تن ہین اور وہ کیسے ہین۔ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا دیکھتا ہے تو اُن کے تئین جو رکوع اور سجدہ کرتے ہین یعنی نماز ہمیشہ پڑھتے ہین اور اس نماز سے ڈہونڈتے ہین نیکو مین مہربانی اور ثواب زیادہ خدا تعالی سے اور خوشی اور رضامندی خدا تعالی کی چاہتے ہین کہتے ہین کہ یہ آیت سب اصحابیون کی تعریف مین ہے خصوص حضرت چہار یار کی صفت مین ہے جو ہر ایک کو ایک صفت سے اشارہ ہے یعنی والذین معہ تعریف حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی ہے جو وہ نہایت رفیق تھے اور غار ثور مین ساتھ تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جب نکلے سے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تہی اور اشداء علی الکفار صفت حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ کی ہے جو بہت کافرون پر سخت بے رحم تھے صرف دین کے واسطے اور ان سے دین نے بڑی قوت پائی۔ اور رحماء بینہم تعریف حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ کی ہے جو نہایت حیا اور مروّت اور سخاوت مین مشہور ہین جو ہمیشہ مال خدا کی راہ مین خرچ کرتے تھے۔ چنانچہ جنگ تبوک مین تین سو اونٹ اسباب سے بہرے ہوئے تیار اور ہزار مثقال سونا آگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے۔ اور رکعا سجدا یعنی نماز اور عبادت تعریف حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کی ہے جو ہمیشہ نماز اور عبادت مین رہتے تھے جیسے کہ ہر رات کو ہزار تکبیر کی آواز خلوت خانہ عبادت کی سے خادم سنتے تھے سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ نشانیان اِن کے موہون مین ظاہر ہون گی قیامت کو سجدون کے نشان سے قیامت کو نمازیون کے ماتھے مانند سورج کی چمکین گے ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ یہ تعریف جو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر کہی یہ مثل توریت مین جو کتاب حضرت موسی علیہ السلام کی ہے اسمین بہی بیان کیا ہے

معانقہ عند المتاخرین ۱۵

اور انجیل مین جو کتاب حضرت عیسے علیہ السلام کی ہے اُس مین بہی اسی طرح لکہا ہے
یعنی تعریف چہار یار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توریت اور انجیل مین بہی لکہی
ہے اور اُن کی مثل ایسی ہے كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى
عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ جیسے کہیتی ہے جو پہلے باہر نکالتی ہے
زمین سے اپنی پہلی ڈالی کو پہر مضبوط کرتی وہ اُس ڈالی کو پہر موٹی اور سخت ہوتی ہے
اپنی اُسی پہلی ڈالی پر یعنے جو پہلی زمین کونپل پہوٹی تو بہت نازک اور کمزور ہوتی ہے
پہر چند مدت مین قوت پاکر مضبوط اور خاصا درخت ہوتا ہے تو تعجب مین اور خوشی
مین لاتا ہے وہ درخت کہیتی کرنے والی کو تو یہ مثل دین اسلام کی ہے کہ اول
دین سست اور کمزور رہتا پہر اُسے خدا تعالی نے ایسی قوت بخشی مومنون کے
سبب جو غصہ کرنے لگے اُن مومنون سے وہ کافر اور حسد کرنے لگے یعنے
جو کوئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحابیون سے بغض اور دشمنی رکہی تو گویا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض اور دشمنی رکہتا ہے اور جو کوئی پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم سے دشمنی رکہی وہ کافر ہے بیشک اور وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝ وعدہ کرتا ہے خدا تعالی اُن لوگون سے
جو ایمان لائے ہین اور نیک کام کرتے ہین مسلمانون مین سے اُن کو وعدہ
دیتا ہے گناہون کے بخشنے کا اور بدلا دینے کا بڑے یعنے اُس ایمان لانے کا
اور نیک کام کرنے کا بڑا بدلا دیویگا خدا تعالی سو وہ بہشت ہے اور یعنی بہشت کی ٭٭٭

ع ۲ ۱۲

سورة الحجرات مدنية | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وهي ثمانی عشرة آية

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ
اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو مت بڑہو باتون مین آگے خدا تعالی اور اُس کے
بہیجے ہوئے کے جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہے یعنے زیادتی بات نکرو پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کی حضور اور ڈرو خدا تعالی سے بے ادبی کرنے مین پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
کی مجلس مین بیشک خدا تعالی سننے والا ہے سب کی باتون کا جاننے والا ہے
سب کے کامون کا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ

وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ
اے ایمان لانے والو مت اونچی کرو اپنی آوازون کو بات کرنے کے وقت اوپر آواز نبی
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے خدا تعالی اپنے بندون کو ادب سکھاتا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے
حضور لائم اور آہستہ بولو ادب سے بات کرو اور پکار کے بات نکرو پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم سے جیسے کہ آپسمین پکار کے بولتے ہو ایک دوسرے سے تو نکہے اور
ضائع نہو جاوین نیک کام تمہارے اور تمھین خبر نہو کہ ہمارے نیک کام
ضائع ہوئے بے ادبی سے اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ بیشک وہ لوگ
جو نیچے کرتے ہین اپنی آوازون کو آگے بیچ ہوئے خدا تعالی کے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم
وہی لوگ ہین جنکو آزماتا ہے خدا تعالے اُن کے دلون کو ادب کے واسطے
اور اُنھین لوگون کے لئے بخشش ہے گناہون کی اور نیک کامون کا بدلا بڑا اُنکے
واسطے ہے قیامت کے دن **کہتے ہین** کہ جب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک فوج کو ایک قوم پر بھیجا تھا اُس فوج نے جاکر فتح کی اور کتنے لوگ اُس
قوم سے پکڑ لائے مدینہ مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اُن قیدیون کو
رکھو وارث اُن قیدیون کے آئے مدینہ مین دوپہر کے وقت جو حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم آرام کرتے تھے اُنہون نے آنکر حجرہ کے دروازہ کے باہر پکارا اور شور کیا
کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم باہر آؤ اور ہمارا انصاف کرو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نیند سے بے مزہ اُٹھے اور کمال مہربانی سے اُن مین سے ایک منصف ٹھیرایا اُس
منصف نے کہا کہ ان قیدیون سے آدھے چھوڑدو اور آدھون کو قید رکھو اسی
طرح کیا تب یہ آیت اُتری کہ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ
لَا يَعْقِلُوْنَ بیشک وہ لوگ جو پکارتے ہین تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم یعنے گھر کے دروازہ کے باہر سے پکارتے ہین بہت لوگون کو اُن سے
عقل نہین ہے جو ادب اور آدمیت رکھتے ہون جو ذرا صبر کرین اور
تجھے نیند مین بے مزہ نکرین وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا
لَّهُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور اگر وہ لوگ صبر کرتے جب تلک کہ تو اے محمد

صلے اللہ علیہ وسلم نیند سے اُٹھکر باہر نکلتا اپنے گھر سے اور اُن پاس آتا تو البتہ یہ بہتر تھا اُن کے حق مین جو سارے قیدیون کو چھوڑ دیتا اور خدا تعالیٰ بخشنے والا ہے بے ادبی توبہ کرنے والون کی مہربان ہے ادب رکھنے والون پر جو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور بزرگی کرتے ہین ۞ کہتے ہین جو نوین برس ہجرت سے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے ولید عقبہ کی بیٹے کو ایک قوم مسلمانون کی طرف بھیجا جو زکوٰۃ کا مال اُن سے لاوے اور پہلے اُن سب کے مسلمان ہونے سے اُس قوم اور ولید کی قوم مین لڑائی ہوئی تھی اور خون ایک شخص کا اُس قوم سے ولید کے ذمہ تھا جب اُس قوم مین ولید کے آنے کی خبر پہنچی سبب اسلام کے اُنھون نے اپنے خون کا دعوے چھوڑکر اخلاص اور محبت سے بہت لوگ اُس قوم کے ولید کو پیشوائی کے لئے لے آنے کا ارادہ کیا ولید نے جانا کہ اُس خون کے واسطے مجھے مارنے کو آتے ہین یہ سمجھکر وہان سے بھاگ آیا اور حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آنکر کہا کہ وہ قوم اسلام کو چھوڑکر پھر کافر ہوگئے اور مال زکوٰۃ ندیا اور میرے مار ڈالنے کا ارادہ کیا تھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خالد صحابی کو جو بڑے بہادر تھے کتنے لوگ ساتھ دیکر اُس قوم پر بھیجا اور فرمایا کہ اے خالد جلدی نکیجیو اول اُن کا احوال دریافت کیجیو اگر سچ ہے کہ وہ کافر ہوئے ہون تو اُنھین قتل کیجیو خالد جب نزدیک اُس قوم کے گئے ایک شخص کو بھیجا اُس نے جاکر دیکھا جو بانگ اور نماز جماعت سے پڑھتے ہین اور اسلام کی باتین سب نظر آتی ہین اور کفر کی کوئی نشانی نہین خالد نے آنکر یہ احوال حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے ظاہر کیا تب یہ آیت اُتری يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًاۢ بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اگر آوے تم پاس کوئی بدکار جھوٹی خبر لیکر جو سبب فکر اور تردد کا ہووے تو پھر اُس خبر کو تحقیق کرو اور کھوج لو اُس بات کا جو سچ ہے یا جھوٹ ہے تو ایسا نہو جو بغیر تحقیق کئے کچھ کام کر بیٹھو تم دکھ اور برائی کسو قوم کو انجانی سے

اور بے خبری سے یعنے کافر جان کر قتل کرو اور وہ مسلمان ہووین
توپھر ہو تم کل کو اپنے کئے پر پچتانے والے کہ افسوس ہم نے کیا کیا
وَاعْلَمُوٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ
الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ
هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۙ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ اور جانو اے مسلمانو
وہ کہ تمھارے بیچ مین ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بھیجا ہوا خدا تعالے کا
چاہیئے کہ ادب سے اُس کے روبرو جھوٹی بات نکہو اگر وہ کہا مانے
تمھارا بہت کامون مین یعنے جو تم کہو اور مصلحت دو وہی کرے تو البتہ مصیبت
آوے تم پر اور خراب ہو تم اور تمہاری مصلحت اور تدبیر بعضے وقت تمہارے
حق مین زبون ہوتی ہے لیکن خدا تعالی نے محبت دی تمکو ایمان کی اور اچھا لگتا ہے
ایمان تمہارا دلون مین اور بُرا اور زبون کردیا کفر کو اور بدکاری کو اور
گناہون کو تمہارے دلون مین یعنی بہت بُرا لگتا ہے کفر اور بدکاری تمکو
خدا تعالی کے فضل سے وہ جو تحقیق کرتے ہین خبرون کو وہی لوگ ہین
راہ پائے ہوئے نیکی کی ایمان کی محبت اور کفر سے بیزاری فضل خدا تعالی
کی طرف سے اور مہربانی ہے اُس کی اور خدا تعالی جانتا ہے سچ جھوٹ
بات کو مضبوط کام کرنے والا ہے **شان نزول** کہتے ہین کہ دو شخصون مین
حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو بحث ہوئی جھگڑا بڑھتے بڑھتے
یہان تک پہنچا جو دونو طرف کے لوگ ہتھیار باندھ کے آئے اور لڑنے کو تیار
ہوئے اتنے مین یہ آیت اُتری وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا
بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْ ۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ
فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ اور اگر دو قوم مسلمانون سے
لڑنے لگین آپس مین پھر تم اُن دونون مین صلح کروا دو اور ملا دو اُن کو پھر اگر
ظلم اور زیادتی کرے اُن دونون مین سے ایک قوم دوسری قوم پر اور صلح
کی بات نمانی اور خدا اور رسول کے حکم پر راضی نہو تو پھر تم لڑو اُس قوم سے
جو زیادتی کری جب تک کہ پھر پھرے خدا تعالی کے حکم کی طرف پھر جب پھر آوی

زیادتی اور ناانصافی سے پھر صلح کرواد و برابر اُن دونو قوم مین انصاف سے
جو کسی کی طرف داری نکرو اور کسیکا حق ضائع نکرو بیشک خدا تعالی
چاہتا ہے انصاف کرنے والون کو جو بات کہتے ہین اور کام کرتے ہین
کسی کی طرفداری نہین کرتے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ یہ مقرر جانو کہ سب مسلمان آپس مین بھائی
ہین دین کے پھر صلح کروادو تم اپنے دو بھائیون مین اور ڈرو خدا تعالی
سے اُس کے حکم ماننے مین شاید کہ تم پر مہربانی کرے جو اُس کا حکم مانو

شان نزول کہتے ہین کہ بعضے دولتمند غریبون کو اور بعضے خوبصورت
بدصورت معقول آدمی پستہ قدکو یا بہت موٹے کو اور عیب دار کو جیسے
کانا یو چایا سیاہ رنگ کو عیب اور مزاح کرتے تھے اور کہجاتے تھے اور بعضے
یہودی اور نصاری جو مسلمان ہوئے تھے اُن کو یہودی نصاری کہ کر پکارتے
تھے اُن لوگون کو آداب مجلس کا سکھانے کو یہ آیت اُتری کہ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُنَّ
خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۚ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ
بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ اے وہ لوگو جو ایمان
لائے ہو چاہئے کہ مسلمان ٹھٹھے اور مزاح طعنہ مین نکرین ایک قوم دوسری
قوم کو شاید کہ ہون جنکو ٹھٹھا اور عیب کرتے ہین اچھے اُن سے جو ٹھٹھا
اور کہجانا کرتے ہین اور نچاہیئے کہ عورتین مزاح سے کہجاوین عورتون کو
شاید کہ وہ عورتین جنکو چھیڑتے ہین اچھی ہووین چھیڑنے والیون سے
اور عیب نہ پکڑو اپنون کا جو مسلمان سب ایک تن من ہین اور کہجانے
کے اور چڑانے کے نامون سے مت پکارو آپس مین جو بُرا ہے نام لینا
برائی سے جیسے کہ اے یہودی یا اے نصرانی کہ کر پکارنا بعد مومن مسلمان
ہونے کے ایسی باتون سے توبہ کرو اور جو کوئی توبہ نکرے گا ایسی باتون
سے پھر وہی قوم ستم کرنے والی ہے اپنے اوپر آپ جو خدا تعالی
اور رسول کے غصہ مین گرفتار ہون يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ

ارباع ثلثہ ع ۱۳

اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ
اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ اے ایمان لانے والو
پرہیزکرو اور بچتے رہو بہت گمانون سے جو ہر ایک بات بین کرتے ہو تم
بیشک بعضا گمان گناہ ہوتا ہے جیسے کہ کسی نیکبخت کو برا جانو یہ گناہ ہے
اور جاسوسی مت کرو کسی کی اور پیٹھ پیچھے برا مت کہو اور جاسوسی کرنا
بہت برا ہے اے کیا بھلا چاہتا ہے کوئی تم بین سے کہ کھاوے گوشت
موئے بھائی اپنے کا پھر بیزار ہو تم اے مسلمانون کسی کو پیٹھ پیچھے برا کہنے سے
جیسے بیزار ہو موئے بھائی کے گوشت کھانے سے اور ڈرو خدا تعالی
سے اور حکم بجالاؤ خدا تعالی کا اور غیبت کرنے سے توبہ کرو بیشک
خدا تعالی توبہ قبول کرنے والا ہے کہ مہربان توبہ کرنے والون پر
کہتے ہین جس دن مکہ فتح ہوا حضرت بلال حبشی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے کعبہ کے کوٹھے پر
چڑھ کے اذان کہتے تھے بعضے شخص حضرت بلال کی ذات کو طعن کرکے کہتے تھے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
سوائے اس کوے کے اور کسیکو نپایا جو اسی کو اذان کے واسطے اوپر چڑھایا تب یہ آیت اتری
يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ
عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝ اے آدمیو بیشک
ہمنے پیدا کیا تمکو ایک مرد عورت سے جو حضرت آدم اور بی بی حوا تھین
یعنی ایک مان باپ سے سب کو پیدا کیا تمھاری سب کی ایک اصل ہے
اور بنایا تمکو بہت ذات اور قوم جتھے تو پہچانو تم آپس مین ایک دوسرے کو
جیسے دو آدمی کا ایک نام ہو تو معلوم کرین کہ فلانا فلانی قوم کا ہے بیشک
تم مین سے بہت بڑا وہ ہے خدا تعالے کے پاس جو بہت پرہیزکرتا
اور بچاتا ہے اپنے تئین برے کامون سے تحقیق خدا تعالی خبر رکھتا ہے
سب کی اصل نسل کی جانتا ہے سب کی ذاتون کو۔ کہتے ہین کہ ایک قوم
گروہ عرب کے سے بنی اسد مدینہ مین آنکر مسلمان ہوئے اور کہنے لگے کہ
یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم یہ سب عرب کی قوم جو ایمان لائے ہین
تو پہلے لڑے ہین اور ایک ایک آدمی جو ایمان لائے ہین تو پہلے لڑے ہین

اور ایک ایک آدمی اپنے کنبے مین سے ایمان لایا ہے اور ہم سب سارا کنبہ بچون قبیلون سمیت ایمان لائے اور کبھی تم سے مقابلہ نہین کیا یہ بات گویا احسان رکھ کر کہتے تھے تب یہ آیت اتری قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَ لٰكِنْ قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَ لَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَ اِنْ تُطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَا یَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَیْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ کہتے ہین گاؤن کے رہنے والے کہ ہم ایمان لائے ہین کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اُن کو کہ تم ایمان نہین لائے بلکہ کہو تم کہ تابعداری کی ہی اور حکم بجالائے جو زبان سے کلمۂ شہادت پڑہا اور نہین آیا ایمان تمھارے دلون مین دل تمھارا موافق زبانون کے نہین ہے اور اگر تابعداری کرو اور حکم بجالاؤ خدائتعالی کا اور اُس کے بھیجے ہوئے کا جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہے تو کم نکریگا خدائتعالی تمھارے نیک کامون سے کچھ بھی پورا بدلا دیوے گا بیشک خدائتعالی بخشنے والا مہربان ہے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ البتہ ایمان لانے والے دراصل وہ لوگ ہین جو ایمان لائے ہین خدائتعالی پر اور اُس کے بھیجے ہوئے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پہ پھر شک نہین لائے دل مین ایمان لائے کہ بعد کچھ کسی طرح کا اور کافرون سے لڑتے ہین اپنا مال اور جان دیتے ہین خدائتعالی کی راہ مین یعنی مال اورون کو دیکر لڑواتے ہین اور آپ بھی لڑتے مرتے ہین صرف خدا کے واسطے وہ سچے ہین ایمان لانے مین قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِیْنِكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اُن کو جو احسان رکھتے ہین تجھ پر اپنے ایمان لانے کا کہ اے کیا تم خبردار کرتے ہو اپنے ایمان لانے پر خدائتعالی کو خدائتعالی آپ جانتا ہے جو کچھ کہ ہے آسمانون اور زمین مین اور خدائتعالی سب چیز ذرہ ذرہ سی خبر دار ہے اُس پر کچھ

چھپا ہوا نہین ہے یَمُنُّوْنَ عَلَیْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَكُمْ بَلِ اللّٰهُ
یَمُنُّ عَلَیْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِیْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ احسان رکھتے ہین
تجھپر اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اِس بات کا جو مسلمان ہوئے ہین
کہہ اُن کو کہ احسان مت رکھو تم مجھپر اپنے مسلمان ہونے کا بلکہ خدا تعالی
احسان رکھتا ہے تمپر اُس بات کا کہ تمکو راہ بتائی ایمان لانے کی طرف
جو پیغمبر کو بھیجا تمہارے پاس اور تمکو توفیق دے ایمان لانے کی
اِس بات کو یقین جانو اگر تم سچے ہو تو ایمان لانے مین اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ غَیْبَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ بیشک خدا تعالی جانتا ہے
چھپی ہوئی باتین آسمانون کی اور زمین کی اور خدا تعالی دیکھتا ہے
سب کام تمہارے جو تم کرتے ہو چھپی اور ظاہر ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

ع ۲ ۱۸ ۱۴

تمام شد منزل ششم

الحمد للہ والمنۃ کہ بتوفیق مسبب الاسباب تفسیر موضح القرآن تصنیف لطیف فاضل اجل عالم باعمل زبدۃ المحققین عمدۃ المفسرین جناب مولانا شاہ عبد القادر صاحب ابن مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ علیہ کی جو آجتک کبھی چھپی نہین تھی مع اب منزل شعرا و منزل صافات و منزل ق چھپ کر تیار ہین اور ہدیہ ناظرین اولی الابصار ہین جن صاحبان کو مطلوب ہو شہر دہلی پھاٹک حبش خان مدرسہ جناب مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب مدظلہ العالی ہم عاجزان کے نام سے طلب فرماوین خواہ ویلو پی ایبل خواہ عصر فی جلد نقد منگائین ۞ منزل بنی اسرائیل زیر طبع ہے

المشتہر ابو محمد ثابت علی اعظم گڈھی و سید غلام حسین مونگیری

تصنیفات مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ

فیوض الحرمین مترجم قابل دید ۞ در الثمین مترجم ۞ وصیت نامہ مترجم ۞ مناقب امام بخاری رح ۞

قیمت فی جلد ۱۰ ۱۰ ۱۰ ۱۲ فارسی

مجموعہ ارشاد ۞ اور بہت رسالہ زیر طبع ہین اور ہر قسم کی کتابین حدیث فقہ فارسی اردو وغیرہ بکفایت ملسکتی ہین

فہرست مختصر کتب موجود

کتاب	قیمت
قرآن شریف الحمد مجلد	۱/۸
قرآن شریف سہ ترجمہ فاروقی	سے/۴
قرآن شریف مع تفسیر حسینی	سے/۴
قرآن شریف مترجم حمائل	سے
قرآن شریف مترجم کاغذ گندہ نولکشوری	عہ/۴
قرآن شریف تفسیر جلالین وعباسی بدو ترجمہ	للعہ/۴
مؤطا امام مالک	عہ/۴
مشکوۃ شریف	سے/
ہدایہ مع الکفایہ	عہ/۱۸
حاشیہ بیضاوی	عہ/۱۱
در المختار	عہ/۱۴
علاج الامراض تصنیف حکیم محمود خان صاحب	سے
شرح موجز فارسی	۱/۸
تفسیر حقانی مصری	للعہ/۱۸
تفسیر مظہری	صہ
حاشیہ میر ایساغوجی	۹/
ظفر جلیل شرح اردو حصن حصین	۱۰/
توفیر الحق تصنیف نواب قطب الدین خان صاحب محدث دہلوی	صہ

کتاب	قیمت
مظاہر الحق	لعہ
دلائل الخیرات مترجم	۱/۶
ر کاغذ ولایتی	۱/۸
شرح الیاس	سے/۱۲
فصول شرح اصول الشاشی	عہ/۱۲
طحاوی ہر دو جلد	معہ/
ابن ماجہ	عہ
فصول اکبری	۱۵/
بستان فقیہ ابو اللیث	۱۴
کتب مترجم	
صغیری شرح منیہ	۹
شرح فقہ اکبر	۱۰/
مسند امام اعظم مترجم	۱۴
غایۃ التحقیق	۱۳
کافیہ	۱۳/
تخریج ہدایہ	۱۴
شرح ہدایۃ الحکمت	۱۰/
ہدیہ سعدیہ	عہ/
تصنیفات شاہ ولی اللہ صاحب	
فیوض الحرمین مترجم	۱۰/
الطاف القدس	۱۳/
سطعات مع حرز اللطیف	۱۳/
وصیت نامہ مترجم	۱/۲

کتاب	قیمت
مکتوبات مع مناقب ابی عبد اللہ محمد بن اسمعیل البخاری و فضیلت ابن تیمیہ	۱/۲
مجموعہ ارشاد و تراجم بخاری وغیرہ	۱/۳
درثمین مترجم	۱/۱
انصاف مترجم	۱/۶
عقد الجید مترجم	۱/۵
فوز الکبیر مع فتح الخبیر	۱/۵
ہوامع شرح حزب البحر	۱/۴
مسکن مصفی	سے
تصنیفات شاہ عبد العزیز صاحب	
تفسیر عزیزی کامل	سے/۱۱
بستان المحدثین	۱/۶
عجالہ نافعہ	۱/۱
مجموعہ فتاوے	۱/۰
سر الشہادتین	۱/۴
کمالات عزیزی	۱/۴
تقویۃ الایمان	۱/۰
ایضاح الحق مترجم	سے/
تنویر العینین	۱/۳
مسلم شریف مترجم	سے
ترمذی شریف ر	سے
ابوداؤد ر	سے

کتاب	قیمت
نسائی شریف ر	سے
بلوغ المرام ر	عہ/۱
فضل الباری شرح بخاری سپارہ اول	۱/۴
ترغیب الترہیب	للعہ
ریاض الصالحین مترجم	سے
کشف المغطا موطا مالک	سے
تفسیر شاہ عبد القادر صاحب اردو	
منزل ق	عہ/
منزل الصافات	عہ/
منزل شعراء	عہ/
منزل بنی اسرائیل	عہ/
اول کی منزلین بہ طبع ہیں	
معیار الحق	عہ/
بحر ذخار	عہ/
گیارہ سوالات	۱/۳
رسالہ زیور	۱/
غایۃ الاوطار	لعہ/
ظفر المبین حصہ دوم	۱/۴
نفحۃ الیمن	۱/۳

ہر قسم کی کتابیں نہایت ارزاں آنے پر کفایت سے روانہ کیجا سکتی ہیں

منزل
تفسیر مولانا شاہ عبد القادر
معروف
موضح القرآن
در مطبع احمدی واقع دہلی طبع شد

تقریظ دلپذیر نتیجہ طبع سرآمد منشیان زمن سلطان اقلیم سخن زبدۃ ادیبان سلف عمدۃ سخنوران خلف طبیب فائق حکیم حاذق جناب مولوی سید شاہ جہان صاحب خویش جناب مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی مدظلہ

اے شائقین اے شائقین اے مومنان پاکدین   اک مژدہ بتلا دون تمھین لیٹے ہوں گر دوزمین

تم بیشتر سنتے رہے ہو گے کہ ایک تفسیر موضح القرآن اسم بامسمے عالم باعمل فاضل اجل زبدۃ المحققین عمدۃ المفسرین مولانا شاہ عبدالقادر صاحب خلف مولانا شاہ ولی اللہ محقق و محدث دہلوی رحمہا اللہ تعالی کی تصنیف منیف سے ہے مگر کبھی چھپی نہین قلمی ہی بہت پہیلی نہین کیونکہ جسکی ہاتھ لگی اسنے اس دولت عظمی و موہبت کبری کو خانہ دل مین چہپا کے رکہا اور اس مخدرہ نورانی کو پردہ چشم مین قرۃ العین بنا کے رکہا آؤ اب مین تمکو اسکی کیفیت سناؤن اور اسکا صاف صاف پتا بتاؤن ترجمہ شاہ عبدالقادر صاحب اسی کا متن ہے اور اکثر مترجم قرآن شریفون کے حاشیوں پر جو فائدے پر مائدے بڑی وضاحت اور فصاحت سے لکہے ہوے دیکہے ہونگے یہی تفسیر اُسکا ماخذ ہے متاخرین معتبرین کی اکثر تصنیف مین جا بجا اسکی عبارت منقول ہے علما و فضلا مین بہی یہ کتاب مقبول ہے۔ تفسیر آیات الاحکام مین اکثر جا اسکے حوالہ دیے ہین اور عبارت لی ہے نواب قطب الدین خانصاحب مرحوم نے جامع التفاسیر مین بہت سی جگہہ اس سے عبارت نقل کی ہے نواب صدیق حسنخان مرحوم نے تفسیر ترجمان القرآن مین اکثر مواقع پر اس سے عبارت لی ہے۔ مولوی خرم علی صاحب مرحوم نے تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار مین بہت سی اسکی تعریف و توصیف کی ہے اور صفحہ ۳ مین یہ عبارت لکہی ہے کہ مولانا شاہ عبدالقادر دہلوی کی ہندی تفسیر اور یہ کتاب طالب خدا کے واسطے کافی ہے دیندار کے حق میں یہ دو نو کتابین گویا دو آنکہین ہین جنسے دونون جہان کا انجام نظر پڑے یا دو پر ہین جنسے عرش تک اڑ سکے اسلئے آخرش یہ کتاب نایاب عالمون کو علامہ بناتی ہے نکات و اسرار قرآن شریف منکشف کر دیتی ہے اور جاہلون کو عالمون کے مرتبہ پر پہونچاتی ہے اور زبان ایسی آسان اور معانی کا ایسا بیان کہ ہر اردو خوان بلکہ عورتین اور بچے حسب استعداد مطلب سمجھ جاتے ہین اور معانی عبارت کی تہ کو پہونچ جا سکتے ہین ہے بہار عالم حسنش دل و جان تازہ میدارد برنگ اصحاب صورت را ببو ارباب معنی را اسکا نہ چہپنا اور چہپ جانا بجز اسکے نہین کہ فیض رحمان سے ہے اسکا ہزار ہزار شکر اور لاکہہ لاکہہ احسان

سورۃ ق مکیۃ وہی خمس واربعون آیات

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قٓ ۚ وَالۡقُرۡاٰنِ الۡمَجِيۡدِ ۚ قاف کے حرف سے بہت معنے لیتے ہیں۔ اور قاف نام ایک پہاڑ کا ہے
سووہ زمرد کا ہے جو ساری زمین کے گرد ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قسم ہے قاف کی اور قرآن بہت بزرگ
کی کہ یہ سب آدمی قیامت کو جی اٹھینگے اور یہ کافر اس بات کو سچ نہیں جانتے بَلۡ عَجِبُوۡۤا اَنۡ جَآءَهُمۡ
مُّنۡذِرٌ مِّنۡهُمۡ فَقَالَ الۡكٰفِرُوۡنَ هٰذَا شَىۡءٌ عَجِيۡبٌ ۚ بلکہ تعجب رکھتے ہیں وہ کہ آیا اُن پاس انہیں
میں سے ڈرانے والا قیامت کے دن سے۔ یعنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر کہا کافروں نے کہ یہ
آنا پیغمبر کا تعجب ہے جو کبھی ایسی بات سنی ہی نہیں جو آدمی کو خدا تعالیٰ بھیجے پیغمبر کرکے۔ اور دوسرا تعجب یہ کہ
ءَاِذَا مِتۡنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجۡعٌ ۢ بَعِيۡدٌ ای کیا جب ہم مریں گے اور خاک ہو جاویں گے
گل کر زمین میں پھر بدن کیونکر بنے گا اور پھر مر کر جیویں گے یہ دوبارہ جینا مر کر بہت دور ہے عقل سے سو
خدا تعالیٰ فرماتا ہے تمہیں کیا خبر ہے اس بات کی قَدۡ عَلِمۡنَا مَا تَنۡقُصُ الۡاَرۡضُ مِنۡهُمۡ ۚ
وَعِنۡدَنَا كِتٰبٌ حَفِيۡظٌ بیشک ہم جانتے ہیں جو کچھ گھٹاتی ہے مردوں کے بدن سے گوروں میں اور گلاتی ہے
زمین اُن کو اور ہمارے پاس ہے کتاب لکھ رکھنے والی۔ یعنے اُس سب کتاب کا لکھا نہیں پھرتا سو اُس میں
لکھا ہے کہ آدمیوں کا بدن گلا ہوا ذرہ ذرہ سب درست ہوگا ایک رونگٹا بھی کم نہ ہوگا یہ سب لوح محفوظ میں
لکھا ہوا ہے۔ پر کافر نہیں مانتے بَلۡ كَذَّبُوۡا بِالۡحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمۡ فَهُمۡ فِىۡۤ اَمۡرٍ مَّرِيۡجٍ بلکہ جھوٹ کہ
جانتے ہیں قرآن کو جو سچ اور درست ہے جس وقت کہ آیا اُن پاس اور سُنا انہوں نے اور اُس کے جواب میں
لاچار ہوئے۔ پھر کافر اس کام میں جھنجلا رہے ہیں اور حیران ہیں جو کبھی قرآن کو شعر کہتے ہیں اور کبھی
جادو ٹھہراتے ہیں اور کبھی قصہ سمجھتے ہیں کسی بات پر ٹھہرے نہیں اَفَلَمۡ يَنۡظُرُوۡۤا اِلَى السَّمَآءِ فَوۡقَهُمۡ

كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ اے کیا نہیں دیکھتے کافر آسمان کی طرف جو ہے اُن کے
سر پر کیسا بنایا ہمنے اپنی قدرت سے اُس کو اور سنوارا ہمنے اُسکی تاروں اور چاند اور سورج سے اور نہیں ہے
اُسمے کہیں دراڑ اور چھید وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْبَتْنَا فِيْهَا
مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيْجٍ اور زمین کو لمبا اور کشادہ بچھایا ہمنے اور ڈالا ہمنے زمین میں پہاڑوں کو اور اگائی ہم
ہمنے زمین میں سب طرح کا جوڑا اُگنے والی بہار خوشی دینے والی۔ یعنے یہ سب کچھ جو پیدا کیا ہے
تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ دیکھنے کے واسطے جو ان سب چیزوں کو دیکھ کر جانیں کہ
خدا تعالیٰ ایسا قادر ہے اور نصیحت پکڑنے کے واسطے پیدا کیا ہے سب کچھہ اور خدا تعالیٰ کے یاد کرنے کے
واسطے ہر بندے کی جو بندہ خدا تعالیٰ کی طرف عاجزی کرتا ہے سب طرف سے منہ پھیر کر اور جانتا ہے کہ
سب یہ خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت سے پیدا کیا ہے وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْبَتْنَا بِهٖ
جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ اور نیچے بھیجا ہمنے آسمان سے پانی بہت نفع دینے والا پھر اگایا ہم نے
اُس پانی سے باغ بڑے درختوں والے اور کھیت جس سے کاٹتے ہیں اناج وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا
طَلْعٌ نَّضِيْدٌ اور کھجوروں کے درخت بڑے اونچے لمبے اگائے اُس پانی سے جو اُن درختوں میں
پھولوں پھلوں کی گچھے پاس پاس لگے ہیں۔ یعنے بہت میوے ہیں اُن میں اور یہ سب پیدا کیا
رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ روزی واسطے کھانے بندوں کے اور
جلایا ہمنے اُس پانی سے زمین موئی ہوئی کو۔ یعنے زمین کا جو جاڑے میں سب سبزہ جل جاتا ہے تو مانند مردے
کی ہوتی ہے پھر بہار کے مہینہ سے سبزہ اور پھول سب طرح کے پیدا ہوتے ہیں تو گویا زمین زندہ ہوتی ہے اسی طرح
باہر نکلنا ہے تمہارا قبروں سے قیامت کو۔ اب خدا تعالیٰ اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دیتا ہے
کہ اگر قوم تجھے جھوٹا کہتی ہیں تو تو ملول نہو کسواسطے کہ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ
الرَّسِّ وَثَمُوْدُ جھوٹا کہا پہلے ان مکے کے لوگوں سے نوح نبی علیہ السلام کو اُس کی قوم نے اور کنوئے رس کے
رہنے والوں نے اپنے نبی حنظلہ صفوان کے بیٹے کو جھوٹا کہا رس ایک کنوئے کا نام ہے جو اُس کا احوال سورہ
حج میں گذرا اور قوم ثمود نے اپنے نبی صالح علیہ السلام کو جھوٹا کہا وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ
الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ اور قوم عاد نے حضرت ہود علیہ السلام
اور فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور لوط نبی کو اُس کے بھائیوں نے اور ایکہ کے رہنے والوں نے
حضرت شعیب علیہ السلام کو ایکہ ایک جنگل کا نام ہے اور قوم تبع نے تبع کو ان سب نے اپنے اپنے پیغمبر کو کہا کہ تم جھوٹے ہو
پھر لازم اور واجبی ہوا اُن پر عذاب کرنا تبع ایک بادشاہ کا نام ہے جو اُس کا قصہ سورہ دخان میں گذرا

أَفَعَيِينَا بِالْخَلْقِ الْأَوَّلِ بَلْ هُمْ فِي لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيدٍ اب کیا ہم تھکے اور سست ہو گئے یا
ماندے ہوئے پہلی بار پیدا کرنے سے خلقت کے جو دوسری بار پیدا نہ کر سکیں گے پر کافر نہیں مانتے بلکہ شک اور
شبہ میں ہیں پھر نئی پیدا کرنے میں خلقت کے ۔ یعنے کافروں کو یقین نہیں کہ سب خلقت مر کر نئی سر سے پیدا ہو گی
وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِ نَفْسُهُ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ
اور بیشک ہمنے پیدا کیا آدمی کو اور جانتے ہیں ہم جو کچھ خیال گذرتا ہے اُس کے جی میں اور ہم بہت پاس ہیں
آدمی کی جان کی رگ سے جو دھڑکتی رہتی ہے ایک رگ ہے دل میں جو رات دن سوتے جاگتے دھڑکتی رہتی ہے
اُسی سے نبض کی رگیں دھڑکا کرتی ہیں اس رگ سے بھی نزدیک ہے خدا تعالیٰ کا علم ۔ یعنے جو خیال آدمیوں
کے دلوں میں گذرتے ہیں خدا تعالیٰ کو سب معلوم ہیں إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ
قَعِيدٌ جب لیں اور لکھ لیں دو لینے والے باتوں اور کاموں کے ایک داہنی طرف سے اور ایک
بائیں طرف سے دو فرشتے پاس بیٹھنے والے مَا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ
نہیں کہتا کوئی شخص منہ سے کوئی بات مگر پاس اُس کے ہے نگہبان راہ دیکھنے والا تیار یعنے ہر آدمی کے ایک
داہنے ایک بائیں طرف دو فرشتے بیٹھے راہ دیکھتے ہیں کہ جو کرتا ہے اور کہتا ہے لکھ لیتے ہیں تو چاہیے کہ
آدمی بیہودہ اور نکما کام اور بات ہرگز نہ کرے سب لکھے جاتے ہیں وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ
ذَٰلِكَ مَا كُنتَ مِنْهُ تَحِيدُ اور آپہنچی بیہوشی اور غش موت کی جو سچ ہے یعنے مقرر وقت پر آتا ہے
اور سب کہیں گے فرشتے کہ یہ وقت وہ ہے جو تو اُس سے ڈرتا تھا اور بھاگتا تھا اور ہٹتا تھا وَنُفِخَ
فِي الصُّورِ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيدِ اور پھونکا جاویگا قرنا میں دوسری بار جو سب گوروں سے جی اٹھیں گے
تب فرشتے کہیں گے کہ یہ وہ دن ہے جس دن سے ڈراتے تھے لوگوں کو وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ
مَّعَهَا سَائِقٌ وَشَهِيدٌ آتا ہے قیامت کو ہر آدمی جو ساتھ اُس کے ایک ہانکنے والا اور دوسرا گواہی دینے والا
اس کے کاموں کا لئے چلا آتا ہے فرشتہ پھر حکم ہوگا ہر آدمی کو لَّقَدْ كُنتَ فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هَٰذَا
فَكَشَفْنَا عَنكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ اور بیشک تھا تو بیخبری میں اس دن سے پھر کھولا اور
اٹھایا ہمنے تیری آنکھ سے پردہ غفلت کا پھر آنکھ تیری آج تیز ہے اور خوب دیکھتی ہے احوال کو
وَقَالَ قَرِينُهُ هَٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيدٌ اور کہے اُس کا ساتھی یعنے جو فرشتہ اُسکو ساتھ لایا ہے
گواہی دینے والا کہ یہ ہے وہ جو میرے پاس حاضر ہے لکھا ہوا دفتر تیرے کاموں کا جو دنیا میں تونے
کئے تھے پھر حکم ہوگا ان ہانکنے والے اور گواہی دینے والے فرشتوں کو أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ
كَفَّارٍ عَنِيدٍ ڈالو دوزخ میں اُسے جو کوئی کافر دشمنی رکھنے والا ہو قرآن سے اور رستے دوزخ میں ڈالو جو

مَنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيبٍ منع کرنیوالا نیک کاموں کا اور حد سے باہر گیا ہوا شک لانیوالا خدا تعالیٰ کے
ایک ہونے میں اور اُس کو دوزخ میں ڈالو الَّذِي جَعَلَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَأَلْقِيَاهُ فِي الْعَذَابِ
الشَّدِيدِ جس نے بنایا شریک خدا تعالیٰ کے ساتھ دوسرا خدا پھر ڈالو اُسی عذاب سخت میں جب فرشتہ
لیچلا اُس کو دوزخ کی طرف تب اُس نے کہا کہ میری کیا تقصیر ہے میرا شیطان مجھ پر زور آور تھا اُس کے
کہنے سے میں نے کیا پھر حکم ہوگا کہ لاؤ اُس کے شیطان کو تب اُس نے آن کر قَالَ قَرِينُهُ رَبَّنَا مَا أَطْغَيْتُهُ
وَلَٰكِن كَانَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ کہا اُس کے پاس والے شیطان نے کہ ای پروردگار ہے
میں نے اس کو بے راہ اور حکم نہ ماننے والا نہیں کیا ای پر وہ آپ ہی تھا بڑی گمراہی میں تب قَالَ لَا
تَخْتَصِمُوا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ إِلَيْكُم بِالْوَعِيدِ فرمایا خدا تعالیٰ نے مت جھگڑو میرے آگے جو بیفائدہ ہے تمہارا
اب جھگڑنا اور مقرر آگے بھیجا تمہاری طرف وعدہ عذاب کا پیغمبر کی زبانی تمکو مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ
وَمَا أَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ نہیں پھرتی بات میرے آگے یعنے میں جو وعدہ عذاب کا کر چکا ہوں وہ بات
پھرتی نہیں اور نہیں ہیں ہم ظلم کرنیوالے اپنے بندوں پر یعنے بغیر گناہ کے عذاب نہیں کرتے ہیں
ع ۱۶ يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُولُ هَلْ مِن مَّزِيدٍ یاد کر جس دن کہیں گے ہم دوزخ کو کہ اے
دوزخ بھری تو وہ کہے کہ کچھ اور بھی ہے تو لاؤ کہتے ہیں کہ تب خدا تعالیٰ قدم قدرت اپنے کا دوزخ پر
رکھے گا اُسوقت دوزخ کہے گی کہ بس بس ہوئی میں اب طاقت نہیں مجھے وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ
غَيْرَ بَعِيدٍ اور پاس لاویں گے بہشت کو پرہیزگاروں کے واسطے جو ڈرتے تھے دنیا میں خدا تعالیٰ کے
عذاب سے نہ دور ہوگی بہشت پرہیزگاروں سے پرہیزگار بہشت کو دیکھیں گے اور ہر ایک کو مکان اپنے رہنے کے
اور اُس کی نعمتیں نظر آویں گی اور فرشتے کہیں گے کہ هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ
یہ ہے وہ جسکا دنیا میں وعدہ کیا تھا ہر ایک رجوع کرنے والے کو یعنے جو خدا تعالیٰ کی رجوع رکھتا تھا
اور اپنے تئیں تھام رکھتا تھا بُرے کاموں سے اُس کو یہ نعمتیں ہیں مَّنْ خَشِيَ الرَّحْمَٰنَ بِالْغَيْبِ
وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُّنِيبٍ جو کوئی ڈرا خدا تعالیٰ سے چھپا ہوا یعنے جس کے دل میں خدا تعالیٰ کا ڈر ہو اور لاوے
دل خدا تعالیٰ کی طرف پھرا ہوا سب طرف سے بیزار ہو کر پھر ایسے شخصوں کو کہیں گے کہ ادْخُلُوهَا
بِسَلَامٍ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ اندر جاؤ بہشت کے سلامتی سے یہی دن ہے جو آج سے ہمیشہ
بہشت میں رہو گے لَهُم مَّا يَشَاءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ واسطے اُن بہشتیوں کے ہے جو چاہیں
نعمتوں سے سب موجود ہے بہشت میں اور ہمارے پاس زیادہ ہے نعمت جو چاہیں کسی چیز کی کمی نہیں
وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هُمْ أَشَدُّ مِنْهُم بَطْشًا فَنَقَّبُوا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِن مَّحِيصٍ

[illegible] رواہ البخاری

اور کتنی قوموں کو مار کھپایا ہمنے پہلے ان مکے کے لوگوں سے جو تھے وہ بہت سخت زور آور ان سے پھر
راہیں کاٹیں انہوں نے اور پھرے شہروں میں سوداگری کو اور مال جمع کیا اور عیش کیا پھر وہیاں کہ رو
کر تھی کہیں جگہہ اُن کو بھاگنے کی موت سے یا کہیں پناہ بھی مرنے سے اُن کو جو نہ مرتے اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ
لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَہٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ وَھُوَ شَھِیْدٌ یہ سب باتیں جو مذکور ہوئیں
ہر طرح نصیحت ہیں اُس شخص کو جس کو ہووے دل سمجھنے سوچنے والا یا جو کوئی سننے کان دھر کے اور وہ ہووے
جی لگا کر ان باتوں کو سننے والا جو دھیان کر کے سمجھے اور نصیحت مانے وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
وَمَا بَیْنَھُمَا فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ اور بیشک بنائے ہمنے آسمان اور زمین
اور جو کچھ اُن دونوں میں ہے سب کو پیدا کیا چھہ دن میں اور نہ پہنچا ہمکو کچھ دکھ اور نہ محنت یعنے ہم
تھکے نہیں ان کے بنانے سے اب خدا تعالیٰ اپنے حبیب کو تسلی فرماتا ہے کہ فَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ
وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ پھر صبر کر ای محمد صلی اللہ علیہ والہ
وسلم اُس پر جو کہتے ہیں مکے کے لوگ میرے اور تیرے حق میں یعنے خدا تعالیٰ کا شریک مقرر کرتے ہیں
اور فرشتوں کو بیٹیاں ٹھیراتے ہیں اور پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو شاعر اور ساحر اور مجنوں کہتے تھے ان
سب باتوں پر صبر کر اور غصہ مت کھا اور نماز پڑھ اور یاد کر اپنے پروردگار کو ساتھ تعریف کے سورج
کے نکلنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے ۔ یعنے نماز فجر کی اور عصر کی پڑھ وَمِنَ الَّیْلِ فَسَبِّحْہُ
وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ اور رات کو بھی نماز پڑھ اور پیچھے نمازوں کے بھی اُسے یاد کر یعنے مغرب اور عشا کی نماز
اور وتر بھی پڑھ یا نفلیں پڑھ نمازوں کے پیچھے وَاسْتَمِعْ یَوْمَ یُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّکَانٍ قَرِیْبٍ
اور سُن جس دن پکاریگا پکارنے والا نزدیک کی جگہہ سے کہتے ہیں کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام ایسی طرح
پکاریں گے جو سب کو ایسی آواز معلوم ہوگی کہ جیسی کوئی پاس سے پکارتا ہے اور یہ کہینگا اسرافیل
علیہ السلام کہ اے گوشت اور ہڈیوں گلی ہوئی اور اے رگو اور بال جدا جدا ہوئے ہو خدا تعالےٰ
فرماتا ہے کہ سب اکٹھے ہو حساب دینے کو یَوْمَ یَسْمَعُوْنَ الصَّیْحَۃَ بِالْحَقِّ ذٰلِکَ یَوْمُ الْخُرُوْجِ
جس دن سُنیں گے سب مردے گوروں میں بڑی سخت آواز فرشتہ کی جو سچ ہے ۔ یعنے مقرر
ہوئی ہے اُس سخت آواز سے یہ کہیگا فرشتہ کہ یہ دن ہے باہر آنے کا گوروں سے اِنَّا نَحْنُ
نُحْیٖ وَنُمِیْتُ وَاِلَیْنَا الْمَصِیْرُ بیشک ہم جلاویں اور ہم ماریں ۔ یعنے پیدا کریں اور ماریں دنیا میں
اور ہماری طرف پھر آنا ہے حساب دینے کے واسطے یَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْھُمْ سِرَاعًا
ذٰلِکَ حَشْرٌ عَلَیْنَا یَسِیْرٌ یاد کر اُس دن کو جس دن پھٹے زمین مردوں سے

نکلنے سے جو گوروں سے نکل کر دوڑیں گے یہ جلانا پھر گوروں سے اور اکٹھا کرنا پھر قیامت کے دن ہم پر آسان ہے اور سہج ہے نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ہم خوب جانتے ہیں اُس چیز کو جو یہ کافر کہتے ہیں کہ قیامت نہوگی اور نہیں ہے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِن کافروں پر زور کرنیوالا جو زور سے اِن کے دلوں میں یقین ڈالے فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ پھر نصیحت کر تو قرآن سے ۔ یعنے تو قرآن سنا اُس کو جو ڈرے عذاب کے وعدے سے اور قیامت کو سچ جانے اور جو کوئی نہ ڈرے خدا تعالیٰ سے اور قیامت کو سچ نجانے اُسے ہی سمجھ لوںگا میں واقف ہوں اُنکی باتوں سے

سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً

سورہ ذاریات مکہ شریف میں اُتری ہے اور اس سورہ میں ساٹھ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں میں ساتھ برکت نام خدا برحق کے کہ بخشنے والا ہے اور رحم اور مہربانی کرنیوالا نام اس سورہ کا ذاریات اِسواسطے رکھا ہے کہ ذاریات بیچ بولی عرب کے بادِ ہر لیناں کو کہتے ہیں اور حق تعالیٰ نے اوّل اس سورہ کی سوگند باؤں کی کھا کر رد اور مکر کافروں کے کیا ہے اور یاد کرنا باؤں کا واسطے قسم کے اور سوگند کھانی اُس کی بڑے اسرار اور بھید ہیں ۔ ذرہ سا اُن بھیدوں میں سے یہ ہے کہ کارخانہ تمام عالم کا درستی اور خرابی سے سب مضبوط ساتھ باؤ کے ہے زندگی آدمیوں کی اور حیوانوں کی اور سارنا اُن کا ۔ اور پیدا کرنا اُن کا ۔ اور چلنا ۔ اور پھرنا ۔ اور خرابی قوم عاد کی ۔ اور اُٹھا تخت حضرت سلیمان کا ۔ اور آنا قیامت کا ۔ اور پھونکنا صور کا ۔ اور خرابی عالم کی ۔ اور بہت چیزیں دنیا کی بونا اور جوتنا ۔ اور اوڑانا ۔ اور خشک کرنا ۔ اور بارانِ رحمت برسانا سب کارخانجات جاری ۔ اور متعلق باؤ کے ہیں ۔ اور چلنا جہازوں کا ۔ اور تباہ ۔ اور غرق ۔ اور ڈوبنا اُن کا ۔ اور تجارت ۔ اور سوداگری ۔ اور جنگ ۔ اور فتح ۔ اور شکست محتاج باؤ کے ہیں ۔ چنانچہ حق تعالیٰ خود اشارہ فرماتے ہیں وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا حق سبحانہ تعالیٰ قسم کھاتا ہے اُڑانے والی چیزوں کی اور اس آیت میں دو معنی ہوتے ہیں اول یہ کہ قسم ہے باؤں کی کہ اُڑانے والی ہیں خاک کو ۔ بیان اُس کا یہ ہے کہ جبوقت بارانِ رحمت الٰہی برسا ... [illegible] لیجاتی ہے اور اُس کے بادل بنتے ہیں ۔ پھر ایک باؤ چلتی ہے کہ ... [illegible] بعد اس ایک باؤ تند چلتی ہے کہ ابر کو پھاڑ دیتی ہے ۔ اور مینہہ موقوف ہو جاتا ہے ... [illegible] اور کاٹنے اُس کی کے ایک باؤ واسطے اُڑانے بھس کے دانہ سے باؤ آتی ہے اور سوا

اس کے بہت فائدے ہیں کہ بیان میں نہیں آسکتے ۔ دوسرے معنے یہ ہیں کہ قسم اُن فرشتوں کی کہ اُٹھانیوالے
اور پریشان کرنیوالے باؤ کے ہیں فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا پھر قسم ہے اُٹھانے والے بوجھوں کے
یعنے ابر کو اُٹھائے ہوئے پھرتے ہیں بوجھ پانی مینہ کے تئیں فَالْجٰرِیٰتِ یُسْرًا پھر قسم ہے کشتیوں
سہج چلنے والیوں کی اور قسم ہے ستاروں کی کہ آسمان میں چلتے ہیں فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا پھر قسم
اُن فرشتوں کی کہ تقسیم اور بانٹنے والے رزق روزی اور باران رحمت اور مصیبت اور بلا کے ہیں اور
یہاں سے مراد چار فرشتے بزرگ ہیں کہ ہر ایک واسطے ایک کام بڑے کے مقرر ہے ۔ حضرت جبرئیل واسطے
وحی لانے کے اوپر پیغمبروں کے ۔ اور حضرت میکائیل واسطے مینہ اور رحمت کے ۔ اور حضرت اسرافیل
واسطے صور پھونکنے کے اور حضرت عزرائیل یعنے (ملک الموت) واسطے قبض جان کے ۔ حق تبارک و
تعالےٰ قسم ان باؤں اور فرشتوں کی یاد کرکے فرماتے ہیں کہ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ البتہ جو چیز
کہ وعدہ کی ہے رسول اور پیغمبروں نے تم سے قیامت کا آنا ۔ اور زندہ ہونا سارے آدمیوں کا اور حساب
اعمالنامہ کا اور ثواب اور عذاب مقرر ہونے والا ہے اس میں کچھ شک نہیں ۔ اور حساب و کتاب پرس نہیں
ہونے کے بلکہ وَّاِنَّ الدِّیْنَ لَوَاقِعٌ اور البتہ جزا ہر نیک اور بد کی ملنے والی ہے وَالسَّمَآءِ ذَاتِ
الْحُبُکِ اور قسم ہے آسمان کی کہ صاحب راہوں کا ہے ۔ چنانچہ راہ آفتاب اور چاند اور ستاروں کی
جدی جدی ہے پھر واسطے سیر ستاروں کے آسمان میں برج طرح طرح کے بنائے ہیں ۔ کوئی اوپر شکل
شیر کی ۔ اور بعضے اوپر شکل بچھو کی ۔ بعضے اوپر صورت مچھلی کی ۔ اسی طور سے بارہ برج ہیں ۔ اور حق تعالےٰ نے
ہر ایک برج میں چیزیں عجیب اور حکمتیں بہت رکھی ہیں ۔ بیٹے حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی سی
کہ عبداللہ نام اُن کا ہے ۔ روایت کرتے ہیں کہ مراد یہاں سے ساتواں آسمان ہے اور حق تعالےٰ سوگند
آسمان خوش شکل صاحب راہ کی یاد کرکے فرماتے ہیں کہ اِنَّكُمْ لَفِیْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ البتہ تم اے لوگو
مکے کے کہ کافر تھے بیچ باتوں آپس کی مخالفت رکھتے ہو یعنے جس وقت کہ مذکور حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و
سلم کا تمہارے بیچ آتا ہے کوئی تم میں سے پیغمبر ہمارے کو جادوگر کہتا ہے اور کوئی دیوانہ کہتا ہے اور کوئی
شاعر کہتا ہے اور کتاب ہماری جو قرآن شریف ہے کبھی اسکو شعر اور کہانی کہتے ہو اور کبھو جادو نام رکھتے ہو
غرض یہ ہے کہ تم نے سخت کفر کیا ہے جناب پیغمبر میں اور قرآن میں بے ادبی کرتے ہو یُؤْفَكُ عَنْهُ
مَنْ اُفِكَ پھیرا جاتا ہے قرآن اور پیغمبر سے وہ شخص کہ پھیر گیا ہے تقدیر الٰہی میں حاصل یہ ہے کہ بدبختی و
خوش بختی سب موافق تقدیر اور خواہش خدا کی ہوتی ہے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے باقی آدمی کے تئیں چاہئے
کہ راہ سیدھی سے کہ قرآن اور پیغمبر ہے کج نہ ہووے کس واسطے کہ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ لعنت ہو جھوٹے

بولنے والوں کو اور یہاں سے مراد کافر ہیں کہ مسلمانوں کو صحبت پیغمبر کی سے منع کرتے تھے گھاٹی پہاڑوں مکے شریف کی میں چھپ رہتے تھے قافلہ والوں کو کہ واسطے زیارت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آتے تھے اور بہکانا اور حرمزدگی طرح طرح کی کرتے تھے حق تعالیٰ نے لعنت کیا اور رحمت اپنی سے دور رکھا اور کہا الَّذِينَ هُمْ فِي غَمْرَةٍ سَاهُونَ یہ وہ لوگ ہیں جو بیخبری اور گمراہی میں گرفتار ہیں يَسْأَلُونَ أَيَّانَ يَوْمُ الدِّينِ پوچھتے ہیں کس وقت آویگی قیامت اور کونسا دن اور مہینہ مقرر ہے ہنسی اور ٹھٹھا کرتے تھے خدا نے جواب فرمایا کہ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُونَ قیامت اُس دن ہووے گی کہ کافر اوپر دوزخ کے ڈرائے جاویں گے اور خوب عذاب ہو ویگا اور خادم جہنم کے اُن کو کہیں گے ذُوقُوا فِتْنَتَكُمْ هَٰذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ چکھو تم سختی اور عذاب اپنے کو یہ وہ چیز ہے کہ تم شتابی کرتے تھے کہ کب قیامت ہوگی پھر حق تعالیٰ نے احوال دوزخیوں کا کہہ کر پرہیزگاروں اور مسلمانوں کو خوشخبری دیتے ہیں إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ تحقیق مقرر پرہیزگار لوگ مسلمانوں سے جو کہ بت پرستی اور گناہ بڑے اور چھوٹے سے بچتے ہیں وہ بیچ باغ اور بہشت کے ہوویں گے ایسا باغ کہ نہریں دودھ اور شہد اور پانی شیریں پاک بصفا کی جاری ہوں گی اور بیتقی اور پرہیزگار آخِذِينَ مَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ مُحْسِنِينَ لینے والے ہوں گے ان نعمتوں کو جو دی ہے پروردگار اُن کے نے البتہ یہ تھے بیچ دنیا کے احسان کرنے والے اور خوش اور اچھے کام کرنیوالے كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ تعریف اُن کی یہ ہے کہ تھوڑی سی رات بقدر ضرور سوتے تھے اور تمام شب بندگی اور عبادت کرتے تھے وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ اور صبح کے وقت حق تعالیٰ سے بخشش اور مغفرت چاہتے وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ اور بیچ مالوں اپنے کے حصہ واسطے فقیروں کے اور نہ مانگنے والوں کے جانتے ہیں اور انھیں دیتے ہیں اپنے مال سے پھر رات کو تھوڑا سونا اور اُٹھ کر خدائے تعالیٰ کو یاد کرنا اور صبح ہونے کے وقت توبہ کرنا اور اپنے مال سے سب کو دینا نشانیاں ہیں یہ بہشتیوں کے اور اس کے سوائے وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِلْمُوقِنِينَ اور زمین میں نشانیاں ہیں خدائے تعالیٰ کی قدرت کے واسطے یقین لانے والوں کے وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ اور تمہارے بدن اور جسم میں ہیں نشانیاں بہت خدائے تعالیٰ کی قدرت کے اے لوگو پھر کیا تم نہیں دیکھتے اپنے میں یعنے غور کر کے دیکھو کہ جو چیز دنیا میں ہے اُس کا نمونہ تمہارے بدن میں خدائے تعالیٰ نے بنایا ہے جیسے کہ چاند سورج دو آنکھیں اور پہاڑوں کا نمونہ ہڈیاں ہیں اور دریا و ندیاں رگیں اور زمین سا بدن اور گھانس کا بالوں سے نمونہ ہے غرض کہ جو کچھ ساری دنیا میں ہے اُس چیز سے آدمی کے بدن میں نمونہ رکھا ہے گویا کہ

سارا جہان اس میں ہے وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ اور آسمان میں ہے تمہاری روزی کا اسباب جیسے
مینہ اور بدلی اور دھوپ اور جس چیز کا تمھیں وعدہ دیا ہے وہ بھی آسمان میں ہے یعنے ثواب اور بدلا نیک
عملوں کا جو بہشت ہے وہ ساتویں آسمان پر ہے فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَا أَنَّكُمْ تَنطِقُونَ
پھر قسم ہے آسمان اور زمین کے پروردگار کی خدائیتعالیٰ اپنی آپ قسم یاد فرماتا ہے کہ یہ جو مذکور ہوا سب سچ ہے
کچھ اس میں شک نہیں جیسے کہ تم باتیں کرتے ہو۔ یعنے جیسے کہ تمہیں ای لوگو اپنے بولنے پر یقین ہے کہ ہم
بات کرسکتے ہیں اور جو چاہیں سو کہہ سکتے ہیں۔ ایسے ہی یہ باتیں بھی سچ ہیں هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ
إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ مقرر آئی ہے تیرے پاس ای محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بات ابراہیم علیہ السلام کی بہت بڑی مہمانوں کی
یعنے ان کی خبر تو نے سنی سو وہ مہمان کئی فرشتے حضرت جبرئیل کے ساتھ خدائیتعالیٰ کے حکم سے آئے تھے
حضرت لوط علیہ السلام کی امت پر عذاب کرنیکو جیسا کہ خدائیتعالیٰ فرماتا ہے إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا
قَالَ سَلَامٌ قَوْمٌ مُّنكَرُونَ جسوقت آئے وہ فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر میں پھر کہا
ان فرشتوں نے کہ سلام کرتے ہیں ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی کہا ان کے جواب میں کہ سلام تم پر
بھی ای انجان لوگو جو کہ میں تمھیں نہیں پہچانتا انھوں نے کہا کہ ہم مہمان آئے ہیں تمہارے گھر۔ حضرت
ابراہیم علیہ السلام نے یہ سنکر دل میں کہا کہ ان کے واسطے کچھ کھانے کو مقرر تیار کیا چاہیے فَرَاغَ إِلَىٰ
أَهْلِهِ فَجَاءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ پھر چپکے سے آئے حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے گھر کے لوگوں کی طرف
یعنے ان مہمانوں سے کچھ نہ کہا کہ تمہارے واسطے کھانے کو لاتا ہوں اور آنکر ایک موٹا فربہ بچھڑا گائے کا
ذبح کرکے بھلا لائے فَقَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ قَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ پھر نزدیک رکھا وہ بچھڑا گائے کا پکا ہوا
ان مہمانوں کی طرف اور ان مہمانوں نے اس کی طرف کچھ خیال اور رغبت کھانے کی نکی تب کہا حضرت
ابراہیم علیہ السلام نے کہ ای مہمانوں تم کیوں نہیں کھاتے انہوں نے ایسی طرح کہا کہ ہم کھایا نہیں کرتے
فَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً قَالُوا لَا تَخَفْ وَبَشَّرُوهُ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ پھر پایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
ان مہمانوں سے اپنے دل میں ڈر جب ان مہمانوں نے معلوم کیا کہ ہمسے ڈرا تب کہا کہ مت ڈرو ہم فرشتے ہیں
کچھ کھاتے نہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ تم پہلے کیوں نہ بولے تو میں اس بچھڑے کو اس کی
ماں سے جدا کرکے ذبح نکرتا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اس بچھڑے پکے ہوئے پر جو ہاتھ
پھیرا وہ جی اٹھا اور آواز کرتا ہوا اپنی ماں پاس دوڑ گیا اور بی بی سارہ قبیلہ حضرت ابراہیم علیہ السلام
کے دروازے کے پیچھے کھڑی دیکھتی تھیں۔ یہ بچھڑے کا احوال دیکھکر حیران ہوئیں تب پھر ان
فرشتوں مہمانوں نے اور خوشخبری دی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیٹے عقلمند پیدا ہونے کی یعنے کہا

ع ۲۳

کہ تمہارے گھر بی بی سارہ سے بیٹا اسحاق پیدا ہوگا اور جب وہ بڑا ہوگا تو بہت عقلمند اور دانا ہوگا اور یہ بات بی بی سارہ سنکر فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ پھر آگے آئی بی بی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دروازے سے ہائے ہائے کرتی ہوئی پھر اپنا منھ پیٹا اور افسوس سے اور کہا کہ ہائے کیا جنے گی بچہ بڑھیا بانج یعنے میری دس کم سو برس کی عمر ہے اور بانج بھی ہوں۔ اب میں کیا جنوں گی قَالُوْا كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ کہا فرشتوں نے کہ اسی طرح ہے جو تو کہتی ہے کہ بڑھیا اور بانج نہیں بچہ جننی پر فرمایا ہے تیرے پروردگار نے ہمکو کہ جاکر خوشخبری دے۔ ہمنے موافق حکم کے کہا ہے بیشک وہ خدا تعالے حکم کرنے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے معلوم کیا کہ یہ فرشتے حکم خدا تعالیٰ کیسے زمین پر کسی کام کو آئے ہیں تب اُن سے پوچھا اور قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہ پھر کیا ہے وہ بڑا کام تمکو جو آئے ہو اے بھیجے ہوئے خدا تعالیٰ کے۔ یعنے کس کام کے واسطے خدا تعالےٰ نے تمہیں بھیجا ہے قَالُوْا اِنَّا اُرْسِلْنَا اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ کہا اُن فرشتوں نے کہ بیشک بھیجے ہوئے ہیں طرف ایک قوم گنہگاروں کی۔ یعنے حضرت لوط کی قوم جو کافر ہے اُن کی طرف اسواسطے ہمیں بھیجا ہے لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ تو ڈالیں اُن کافروں پر پتھر مٹی کے بنے ہوئے یعنے مٹی کے ڈھیلے ایسے سخت جیسے پکی اینٹیں نشان کی ہوئی ہیں تیرے پروردگار کے پاس واسطے اُن کے جو حد سے باہر گئے ہیں یعنے وہ پتھر مٹی کے بنے ہوئے نشان کئے ہوئے جو تھے ہر ایک کافر کے نام پر اُن کو خدا تعالیٰ کے حکم سے کافروں پر ڈالا ہمنے تو وہ سب ہلاک ہوئے اُن پتھروں سے۔ یہ سنکر حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بھتیجے حضرت لوط علیہ السلام کے واسطے غمگین ہوئے جو وہ بھی اُس قوم میں تھے عذاب کے وقت اُن کا کیا حال ہوا ہوگا فرشتوں نے کہا تم غم نکھاؤ جو لوط علیہ السلام اور اُن کی بیٹیاں اُس عذاب سے امن میں رہیں فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ پھر باہر نکالا ہمنے جو کوئی کہ تھا اُس شہر میں مسلمان۔ یعنے پہلے عذاب کرنے سے مسلمانوں کو اُس شہر سے ہمنے نکال لیا تھا جب اُن کافروں میں مسلمان کوئی نرہا تب وہ عذاب سے ہلاک ہوئے فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ پھر نپایا ہمنے اُس شہر میں سوائے ایک گھر کے مسلمانوں سے۔ یعنے ایک گھر مسلمانوں کا پایا سارے شہر میں سو وہ گھر حضرت لوط کا تھا اور اُن کی بیٹیوں کا تھا سو وہ عذاب سے امن میں رہا وَتَرَكْنَا فِيْهَا اٰيَةً لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ اور چھوڑا ہمنے اُس شہر میں نشانی عذاب کی واسطے

الحزء ۲۷

اُن لوگوں کے جو ڈرتے ہیں عذاب بڑے دُکھ دینے والے سے جو لوگ کہ خدا تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے ہیں وہی مسلمان ہیں اُنہیں کے واسطے وہ نشانیاں ہیں وَفِيْ مُوْسٰٓى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ اور بیچ قصہ موسیٰ علیہ السلام کے بھی نشانیاں ہیں ڈرنے والوں کو جب کہ بھیجا ہمنے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کی طرف ساتھ حجتوں روشن کے جیسے عصا کا اژدہا ہونا اور ہاتھ سفید روشن ہو جانا فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ یہ معجزے دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پھر گیا فرعون اپنی فوج کی قوت کے بھروسے پر اور کہا اپنے لوگوں کو کہ موسیٰ علیہ السلام تو جادوگر ہے یا دیوانہ ہے پھر جب فرعون نے حضرت موسیٰ کا کہا نہ مانا اور اپنی فوج اور خزانہ پر مغرور رہا تب فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ پھر پکڑا ہمنے فرعون کو اپنے غضب سے اور اُس کے لشکر کو بھی پھر پکڑ کے ڈالا ہمنے اُن سب کو دریا میں یعنے ڈبو کر ہلاک کیا اُن سب کو اور فرعون تھا ملامت کیا ہوا۔ یعنے برا کہنے کے لائق تھا یا وہ اپنے تئیں آپ برا کہتا تھا اور پچتاتا تھا کہ ہائے ہمنے کیا برا کیا جو حضرت موسیٰ کا کہا نہ مانا وَفِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ اور بیچ قصہ عاد کے قوم کی بھی نشانی اور نصیحت ہے سمجھنے اور ڈرنیوالوں کو اور جب بھیجی ہمنے عاد کی قوم پر باؤ ایسی جو اُس سے کسی درخت میں پھل اور پھول نہ پیدا ہوتا تھا یعنے اُس میں فائدہ اور بھلائی نہ تھی بلکہ وہ باؤ ایسی تھی جو مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ نہ چھوڑا اُس باؤ نے کسی چیز کو جس پر پہنچے وہ مگر کیا اُس چیز کو برا نا گلا ہوا خراب۔ یعنے جس چیز کو وہ باؤ لگی اُسے بغیر توڑے اور چورا کئے اور خراب کئے نہ چھوڑا وَفِيْ ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِيْنٍ اور بیچ قصہ ثمود کی قوم کے نشانی ہے خدا تعالیٰ کی قدرت کی ڈرنے والوں کے واسطے جس وقت کہ کہا ثمود کی قوم کو جب کہ وہ قوم حضرت صالح نبی کی اونٹنی کی کوچیں کاٹ کر مار چکے تھے یہ کہا کہ اے ثمود کی قوم فائدہ اُٹھا لو تم دنیا کی زندگانی کا عذاب آنے کے وقت تلک سو وہ تین دن تھے اُن کے زندگی کے اور عذاب کا وعدہ اُن سے کیا تھا اس واسطے کہ وہ کافر تھے فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ پھر اُنھوں نے سر کھینچا اپنے پروردگار کے حکم سے پھر پکڑا اُن کو تین دن کے پیچھے عذاب نے صاعقہ کی جو وہ ایک کڑک آسمان سے آئی تھی اُس قوم کے ہلاک کرنے کو اور وہ اُس عذاب کی راہ دیکھتی تھی۔ کہتے ہیں کہ جب قوم ثمود نے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی کوچیں کاٹ کر مار ڈالا اور بچہ اُس کا چیخیں مارتا بھاگا تب حضرت صالح علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے حکم سے اُس قوم کو کہا کہ اب تم پر تین دن کے بعد عذاب ایسا آویگا جو تم سب ہلاک ہو گے اور اُس عذاب کی نشانی یہ ہے کہ پہلے دن تم سب کے منہ سرخ ہو دینگے اور دوسرے دن تمہارے سبھوں کے منہ سیاہ ہو جاویں گے

پھر تیسرے دن بیشک تم پر عذاب آویگا جو تم سب یکبارگی ہلاک ہو گے حضرت صالح علیہ السلام یہ وعدہ کرکے اُس شہر سے باہر چلے گئے اُس قوم پر دو دن وہی حال ہوا جو حضرت صالح نبی نے کہا تھا پھر تیسرے دن اُن سب کو یقین ہوا کہ جو صالح علیہ السلام نے کہا تھا سب سچ ہوا اور اب کوئی دم کو عذاب آنا ہے سب دوزانو بیٹھکر عذاب کے آنے کی وقت راہ دیکھتے تھے جو اتنے میں ایک آگ آسمان سے آئی اور سب جل کر کوئلا ہوئے فَمَا اسْتَطَاعُوا مِنْ قِيَامٍ وَمَا كَانُوا مُنْتَصِرِينَ پھر نہ اُٹھ سکے یعنے قدرت نتھی جو اپنے اوپر سے عذاب کو دور کر سکتے اور نہ تھی وہ قوم مدد کرنیوالی آپس میں ایک دوسرے کی جو عذاب سے بچاتے حمایت کرکے وَقَوْمَ نُوحٍ مِنْ قَبْلُ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ اور ہلاک کیا نوح نبی علیہ السلام کی قوم کو پہلے عاد اور ثمود کی قوم سے بیشک قوم نوح علیہ السلام کی بدکار تھی حد سے زیادہ یعنے کافر اور ظالم تھے اب خدا تعالی اپنی قدرت کی نشانیاں بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ اور آسمان کو جڑھ بنیاد سے یعنے اول سے آخر تک تمام بنایا ہمنے آسمان کو اپنے ہاتھ اور قوت اور قدرت سے بغیر مدد اور مشورے کسی کے اور ہم ہیں قدرت رکھتے ہیں اُس کے بنانے کی اور ہمارے سوا کوئی نہیں بنا سکتا ایسی چیز وَالْأَرْضَ فَرَشْنَاهَا فَنِعْمَ الْمَاهِدُونَ اور زمین کو بچھایا ہمنے پھر ہم بہت اچھی بچھانے والے ہیں جیسا یہ آسمان اور زمین کی جوڑ بنائی اسی طرح وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ اور سب چیز کا جوڑ بنایا ہمنے اِسواسطے کہ شاید تم ای لوگو سوچ کرو اور نصیحت مانو اور دھیان کرو خدا تعالی کی قدرتیں دیکھکر سمجھو کہ خدا تعالی ایسا قادر ہے اور ہر چیز کا جوڑا اس طرح ہے جیسے رات دن غم اور خوشی تندرستی اور بیماری دولتمند اور فقیر ایسا ہی دھیان کرکے سمجھو اور ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہو اپنی امت کو کہ فَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ إِنِّي لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ مُبِينٌ پھر بھاگو خدا تعالی کی طرف جو وہیں بچوگے اور کہیں ٹھکانا نہیں یعنی جو مرضی اور حکم خدا تعالی کا ہے وہی کرو اور نہیں تو یہ دولت اور فوج اور ملک اور خزانہ اور حسن اور جوانی اور یار اور دوست رفیق آشنا کوئی کچھ کام نہیں آئیگا کسی چیز پر دنیا کے بہروسا مت کرو خدا تعالی ہی کے فضل پر نگاہ رکھو بیشک تمہارے واسطے خدا تعالی کی طرف سے ڈرانیوالا ہوں کھلا صریح کہ اگر خدا تعالی کی پناہ نہ چاہوگے تو کسی طرح عذاب سے چھوٹوگے یہ بات کھول کر سناتا ہوں میں تمہیں وَلَا تَجْعَلُوا مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ إِنِّي لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ مُبِينٌ اور مت مقرر کرو اور نہ بناؤ ایسی خدا تعالی کے ساتھ اور کوئی خدا جو لاکر اُن کی بندگی کرو بیشک میں تمہارے واسطے خدا تعالی کی طرف سے ڈرانیوالا ہوں صریح جو تمہیں اچھی طرح سنا سنا کر سمجھاتا ہوں اور ڈراتا ہوں خدا تعالی کے عذابوں سے

ع ۲

اب خدا تعالیٰ اپنے حبیب کو تسلی دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كَذٰلِكَ مَآ اَتَى
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ جیسے کہ کافر مکے کے تجھے جادوگر اور دیوانہ
کہتے ہیں اسی طرح کوئی نہ آیا نبی اور پیغمبر اُن لوگوں کے پاس جو تجھ سے پہلے مکے کے لوگوں سے مگر کہا اُس پیغمبر کو
جادوگر یا دیوانہ یعنے ان مکے کے لوگوں سے پہلے جتنی قوم تھیں سب نے اپنے وقت کے پیغمبر کو جادوگر
کہا یا دیوانہ کہا اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات کہنے کا غم نکر جو سب پیغمبروں کو اُن کی قوم یونہی
کہتی آئی ہے گویا کہ اَتَوَاصَوْا بِهٖ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ کیا مرتے وقت اگلے لوگ کہہ گئے ہیں ان مکے کے
لوگوں کو یہ بات جو یہ بھی وہی بات کہتے ہیں اپنے پیغمبر کو کہ جادوگر ہے یا دیوانہ ہے اور دراصل تو
یہ بات نہیں بلکہ یہ سب مکے کے مشرک آپ ہی میں بے انصافی میں حد سے باہر گئے ہوئے ہیں جو
کسی طرح نہیں سمجھتے سچی بات کو پھر اگر یہ لوگ نہیں مانتے تیرا کہنا اور میری نصیحت سے منہ پھیرتے ہیں تو
تو بھی اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ پھر منہ پھیر ان مکے کے کافروں سے
جو میری بات سچ نہیں جانتے اور صبر کر ان کے کہنے پر جب تک تجکو حکم ہووے ان کے قتل کرنے کا
پھر نہیں ہے تو ملامت کیا گیا خدا تعالیٰ کے پاس کچھ پچھتانا نہوگا تجھے لیکن جو لوگ کہ سچ جانتے ہیں
میری بات کو اُن کو وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ اور نصیحت کیا کر بیشک نصیحت کرنا
فائدہ کرتا ہے ایمان لانے والوں کو وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ اور نہیں پیدا کیا میں نے
جن اور آدمی کی خلقت کو مگر اس واسطے کہ میری بندگی کریں یعنے اِن دو خلقت کو صرف اپنی بندگی
کے واسطے پیدا کیا ہے اور کوئی غرض سوائے بندگی کرنے کے ان سے نہیں مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ
وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ نہیں چاہتا میں اپنے پیدا کئے ہوؤں سے روزی اور نہیں چاہتا
میں اُن سے وہ کہ مجھے کھانے کو دیویں بلکہ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ بیشک خدا تعالیٰ
ہے آپ ہی وہ روزی دینے والا سب کو صاحب قدرت اور قوت ہے یعنے بڑی بے نہایت
قدرت اور قوت رکھتا ہے خدا تعالےٰ فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ
فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ پھر بیشک واسطے اُن لوگوں کے ہے جنہوں نے ظلم کیا ہے۔ یعنے مکے
کے کافروں کے واسطے حصہ عذاب کا ہے مانند حصہ عذاب اُن کے یاروں کے جو گذر گئے
ہیں یعنے جیسا اگلے کافروں پر عذاب ہو چکا ہے ویسا ہی یہ کافر اس عذاب کے لائق ہیں پھر
چاہیئے کہ جلدی نکریں عذاب کے آنے میں اپنے وقت پر عذاب آوے گا جو وقت مقرر کر رکھا ہے
فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ پھر واسطے افسوس اور خرابی واسطے ہے

ع ۳

واسطے اُن لوگوں کے جو کافر ہوئے اُن کے عذاب کے دن ان کے عذاب کا دن وہ ہے جو اُس دن وعدہ کئے گئے ہیں یعنے دن کافروں کو عذاب کا وعدہ کیا ہے اُس دن بڑی خرابی ہوگی اُن پر سو وہ دن قیامت کا ہے یا بدر کی لڑائی کا دن جو اُس دن بڑی خرابی اور رسوائی سے مارے گئے اور قید میں پکڑے آئے تھے

سُورَةُ الطُّورِ مَكِّيَّةٌ　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　وَهِيَ تِسْعٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً

وَالطُّوْرِ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ قسم ہے طور پہاڑ کی جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام چڑھ کر خدا تعالیٰ سے باتیں کرتے تھے اور قسم ہے کتاب کی جو لکھی ہوئی ہے کھلے ورقوں میں یعنے کوہ طور کی اور قرآن کی قسم ہے وَالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ اور قسم ہے گھر آباد کی یعنے کعبے کی اور قسم ہے چھت اونچی کی یعنے آسمان یا عرش اور قسم ہے دریا جوش مارنیوالے کی یعنے سمندر اور یہ سب قسمیں اسبات پر ہیں ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ بیشک عذاب تیرے پروردگار کا مقرر ہونیوالا ہے کوئی ایسا نہیں جو اُسے دور کرے یا موقوف رکھے يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا جس دن پھریگا آسمان بہت پھرنا یعنے نہایت جلد پھرتے پھرتے پھٹ جائیگا اور چلیں گے پہاڑ یعنے اُڑیں گے پہاڑ جیسے بھنگے یا جیسے روئی دھنیئے کی تانت سے اُڑتی ہے فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ پھر بڑی خواری ہوگی اُس دن قیامت کی جھوٹھ جاننے والوں کی وہ جھوٹھ جاننے والے جو باتیں کرتے ہیں پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور قرآن کے مذکور کے وقت کھیل کی یعنے قرآن کو اور رسول کو سچ نہیں جانتے اور اس بات کو مزاح اور ہنسی میں ڈالتے ہیں اور بیہودہ باتیں کرتے ہیں يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا جس دن دھکیل کر لیجاوینگے اُن جھوٹھ بولنے والوں کو فرشتے دوزخ کے آگ کی طرف دھکیلنا زور سے اور کہیں گے اُس دن دیکھو کہ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ یہ وہ آگ ہے جسکو تم جھوٹھ جانتے تھے دنیا میں اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہنا نہ مانتے تھے اور معجزے دیکھ کر کہتے تھے کہ یہ جادوگر ہے اب دیکھو تو اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ای پھر کیا یہ دوزخ جادو ہے یا سچ آگ ہے اب کیا تمہیں نظر نہیں آتا اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اور دوزخ میں پھر صبر کرو تم وہاں یا نکرو صبر تمپر برابر ہے یعنے عذاب سے کسی طرح تم چھوٹنے کے نہیں اور یہ عذاب بدلا ہے

حاشیہ: علیہ السلام نے ... آواز کی ... وقف لازم ... بعض نے کہا پہاڑ ... گرد اُڑ ... روز قیامت کے روز وہ اُڑیں گے اور ہر ایک کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوینگے کذا فی العالم ۱۲

تمہارے کاموں کا جو دنیا میں تم کرتے تھے اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّنَعِیْمٍ فٰکِهِیْنَ بِمَآ اٰتٰهُمْ
رَبُّهُمْ وَوَقٰهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ بیشک ڈرنیوالے خدا تعالیٰ کے عذابوں سے ہوں گے باغوں میں
اور نعمتوں میں خوش اور مزے کرینگے اُن چیزوں سے جو دیا انھیں اُن کے پروردگار نے اور بچایا اُن کو
اُن کے پروردگار نے عذاب دوزخ کے سے اور کہیں گے فرشتے اُن کو بہشت کے کُلُوْا وَاشْرَبُوْا
هَنِیْٓـًٔا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ کہ کھاؤ نعمتیں اور میوے بہشت کے اور پیو شراب پاک اور دودھ تحفہ
اور شربت قند کا بہشت میں خوشبو یہ کھانا اور پینا بسبب اُن کاموں کے ہے جو تم نے کئے تھے دنیا
میں اور یہ بہشتی بہشت میں بیٹھیں گے مُتَّکِـِٕیْنَ عَلٰی سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ
تکیہ لگا کر تختوں پر برابر بچھے ہوئے۔ جیسے امراء اور اُنکا بیاہ کر دیا ہمنے حوروں سے جو بہت
گوری سرخ اور سفید اور خوبصورت ہیں بڑی آنکھوں والیاں وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ
بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ ط اور وہ لوگ جو ایمان
لائے ہیں اور تابعداری کی اُن مومنوں کی ان کی اولاد نے ایمان میں۔ یعنے مومنوں کی اولاد اپنے
باپ کے دین پر ایمان لائے تو قیامت کو ہم پہنچا دیں گے اُن پاس اُن کی اولاد کو اور کچھ کم نکریں گے
ہم اُن مومنوں کے درجہ سے یعنے باپ کا ثواب کم کر کے اُس کے بیٹے کو نہیں دینگے بلکہ اپنے فضل سے
اُس کے ایمان کے سبب انعام کرینگے اور نعمتیں دیکر اُس کے باپ پاس پہنچا دیں گے تو وہ
بیٹے کو دیکھ کر خوش ہوئے کُلُّ امْرِیءٍۭ بِمَا کَسَبَ رَهِیْنٌ ہر آدمی پھنسا ہوا ہے اپنے کاموں
میں یعنے جس شخص نے جیسا کچھ کیا ہے اُسی میں گرفتار ہے اگر بھلے کام کئے ہیں تو عیش اور نعمتوں میں
رہیگا اور اگر بُرے کام کئے ہیں تو عذاب اور خواری میں رہے گا کسی کی نیکی یا بدی دوسرے کے
ذمہ نہیں ہونے کی وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاکِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ اور مدد کریں گے یعنے نیک کام
کرنے والے کو اُن کی نیکی کا بدلہ دے کر اور انعام زیادہ کریں گے بہشت میں میوہ اور گوشت
جیسا اُن کا جی چاہے گا یَتَنَازَعُوْنَ فِیْهَا کَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِیْهَا وَلَا تَاْثِیْمٌ آپس میں جھپٹ جھپٹ کر
لیویں گے اخلاص سے پیالے شراب کے بھرے ہوئے بہشت میں جس شراب سے نہ بہکیں گے اور نہ اُس کے
پینے کا گناہ ہوویگا وَیَطُوْفُ عَلَیْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ کَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّکْنُوْنٌ خدمت کرتے پھریں گے گرد
بہشتیوں کے خوبصورت لڑکوں کی شکل گویا کہ حسن اُن کا جیسے موتی سیپ کے اندر کے یعنے بہت آبدار
وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ اور روبرو آکر بعضے بہشتی بعضے بہشتیوں کی خبر پوچھینگے جیسے دوست
آپس میں پوچھتے ہیں قَالُوْٓا اِنَّا کُنَّا قَبْلُ فِیْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِیْنَ کہیں گے بیشک ہم تھے پہلے اس سے دنیا میں

اپنے کنبے میں جو ڈرتے تھے خدائیتعالیٰ کے عذابوں سے جو خبر دی تھی ہمیں ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ پہر احسان رکھا خدائیتعالیٰ نے ہم پر اور بچا یا ہمیں عذاب آنچ کیسے جو توفیق ایمان کی دی اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ بیشک تھے ہم اس سے پہلے دنیا میں جو دعا مانگتے تھے اور دوزخ سے امان مانگتے تھے اور وہ خدائیتعالیٰ بہلائی کرنیوالا مہربان ہے اس نے ہماری دعا قبول کی فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ پہر نصیحت کر ای محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن سے یعنے قرآن سنا کے لوگوں کو اور قائم رہ اس بات پر اور دلگیر مت ہو اور شکر کر جو نہیں تو خدائیتعالیٰ کے فضل سے کاہن جو غیب کی خبر بتاتا ہے دیو کی خبر بتانے سے اور نہ دیوانہ ہے تو جو یہ لوگ تجھے دیوانہ اور کاہن کہتے ہیں یہ سب جھوٹے ہیں اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ یا کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہے۔ یعنے قرآن کو اپنے جی سے بنا کر کہتا ہے اور کافر کہتے ہیں کہ ہم دیکھتے ہیں زمانے کی گردش کو یعنے امیدوار ہیں کہ زمانہ یکساں نہیں رہتا یا راہ دیکھتے ہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے باپ کی طرح جوان وفات کرے قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو کہ راہ دیکھو تم اپنی آرزو کی کہ پہر میں بھی تمہارے ساتھ راہ دیکھتا ہوں جو خدائیتعالیٰ کیا کرتا ہے اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ یا سکھاتی ہے ان کو عقل ان کی یہ بات کہ کہو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شاعر جو عقلمند ہوتا ہے اور دیوانہ جسکی عقل جاتی رہی ہے یہ صفتیں اکٹھی ایک شخص میں ہوں جو کوئی احمق بھی ایسی بات نکلے یا یہ ایک قوم ہیں حد سے گذری ہوئی دشمنی میں مارے حسد کے عقل جاتی رہی ہے ان کی جو سمجھتے نہیں کہ ہم کیا کہتے ہیں اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ یا کہتے ہیں کہ قرآن کو اپنے دل سے بنا کر کہتا ہے جو یہ جھوٹے ہیں بلکہ وہ ایمان نہیں لاتے ہیں حسد سے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر یہ کہتے ہیں کہ قرآن کو تو دل سے بناتا ہے پہر یہ بھی تجہسے ظاہر میں آدمی ہیں فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ پہر چاہیئے کہ یہ بھی بنا لائیں ایسی بات جیسے قرآن ہے اگر ہیں سچ بولنے والے اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ یا یہ پیدا ہوئے ہیں آپ سے بغیر کسی چیز کے بنائے ہوئے۔ یعنے بن ماں باپ کے پیدا ہوئے ہیں یا انہوں نے اپنے تئیں آپ پیدا کیا ہے اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ یا انہوں نے بنایا آسمان اور زمین کو ہرگز نہیں بنایا انہوں نے بلکہ وہ یقین نہیں لاتے قرآن اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کافر کہتے تھے کہ کوئی دولتمند پیغمبر کیوں نہوا سو خدائیتعالیٰ فرماتا ہے اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَۜيْطِرُوْنَ یا ان پاس خزانے ہیں تیرے رب کے یا یہ داروغہ اور رکھوالے ہیں یعنی یہ کیا مالک مختار ہیں کہ جسکو چاہیں پیغمبری دیویں

اَمۡ لَهُمۡ سُلَّمٌ يَّسۡتَمِعُوۡنَ فِيۡهِ فَلۡيَاۡتِ مُسۡتَمِعُهُمۡ بِسُلۡطٰنٍ مُّبِيۡنٍ یا اُن پاس کوئی سیڑھی ہے جو اُس پر
چڑھ کر آسمان پر جاتے ہیں اور سنتے ہیں آسمان پر جا کر فرشتوں کی باتیں جو یہ کہتے ہیں کہ یہ پیغمبر نہیں ہے
پھر اگر یہ سچے ہیں تو پھر اپنا سنا ہوا لاویں ساتھ حجت اور دلیل کھلی ہوئی روشن کے شاید اپنی سمجھ پر کہ
جو سنکر آئے ہیں آسمان پر سے ۔ کہتے ہیں کہ کافروں کے گھر اگر بیٹی پیدا ہوتی تو غیرت آتی اور غمگین ہوتے
اور کہتے تھے کہ فرشتے خدا تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے اَمۡ لَهُ الۡبَنٰتُ وَلَكُمُ الۡبَنُوۡنَ
ای کیا خدا تعالیٰ کے واسطے بیٹیاں ہیں اور تمہارے واسطے بیٹے ۔ یعنے جس چیز سے تم آپ خوش نہیں
ہو اُس چیز کو خدا تعالیٰ پر ثابت کرتے ہو اے احمقو اور خدا تعالیٰ دونوں سے منزہ اور پاک ہے
اَمۡ تَسۡـَٔلُهُمۡ اَجۡرًا فَهُمۡ مِّنۡ مَّغۡرَمٍ مُّثۡقَلُوۡنَ یا تو مانگتا ہے ان سے بدلا اور عوض خدا تعالیٰ کے
پیغام پہنچانے پر جو پھر یہ بھاری تاوان کھائے ہوئے ہوتے ہیں اَمۡ عِنۡدَهُمُ الۡغَيۡبُ فَهُمۡ يَكۡتُبُوۡنَ
یا ان کے آگے غیب کی خبر ہے پھر یہ اُس سے لکھتے ہیں یعنے یہ جو پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جھوٹا
کہتے ہیں انہیں غیب کی خبر تو نہیں پھر کیونکر جانا کہ جھوٹا ہے اَمۡ يُرِيۡدُوۡنَ كَيۡدًا فَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا هُمُ
الۡمَكِيۡدُوۡنَ یا یہ چاہتے ہیں کہ مکر اور فریب کریں پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سو انکا مکر کچھ پیش
نجائیگا پھر کافر آپ ہی فریب کھائے ہوئے ہیں اَمۡ لَهُمۡ اِلٰـهٌ غَيۡرُ اللّٰهِ سُبۡحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ
یا واسطے ان کے کوئی اور خدا ہے سوائے خدا تعالیٰ کے جو انھیں خدا تعالیٰ کے عذاب سے بچالیویگا
پاک ہے خدا تعالیٰ اُن چیزوں سے جو شریک کرتے ہیں یہ کافر کہتے ہیں کہ مکے کے لوگ کہتے تھے حضرت
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ اگر تو سچ بھیجا ہوا خدا تعالیٰ کا ہے تو ہم پر ایک ٹکڑا آسمان کا گرا دو تو ہم
سب ہلاک ہو ویں سو اسکے جواب میں یہ آیت اتری وَاِنۡ يَّرَوۡا كِسۡفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوۡلُوۡا
سَحَابٌ مَّرۡكُوۡمٌ کہ اگر دیکھیں کافر ٹکڑا آسمان کا گرتا ہوا اور اُترتا ہے اُن کے سر پر کہویں کہ یہ بدلی ہے
گہری اور کالی ۔ یعنے سخت کافر ہیں کہ عذاب کو دور سے دیکھ کر بھی ایمان نہ لاوینگے فَذَرۡهُمۡ حَتّٰى
يُلٰقُوۡا يَوۡمَهُمُ الَّذِىۡ فِيۡهِ يُصۡعَقُوۡنَ پھر چھوڑ تو ان کو ای محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہاتھ اٹھا ان سے
اور مت لڑ جو ابھی حکم لڑائی کا نہیں اور صبر کر جب تک ملیں اور دیکھیں اُس اپنے دن کو جو اُس دن
بیہوش ہو ویں ایک آواز سخت سے جو حضرت اسرافیل پہلی بار قرنائی پھونکیگا يَوۡمَ لَا يُغۡنِىۡ عَنۡهُمۡ
كَيۡدُهُمۡ شَيۡـًٔـا وَّلَا هُمۡ يُنۡصَرُوۡنَ جس دن فائدہ نکریگا کافروں کو مکر اور فریب اُن کا کچھ بھی عذاب سے اور
نہ اُن کی مدد کوئی کریگا قیامت کے دن وَاِنَّ لِلَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا عَذَابًا دُوۡنَ ذٰلِكَ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ
لَا يَعۡلَمُوۡنَ اور بیشک کافروں کے واسطے عذاب ہے دنیا میں قتل اور کال یعنے گرانی اناج کی یا قبر میں عذاب ہے

سوائے عذاب قیامت کے لیکن بہت لوگ اس بات کو نہیں جانتے وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا اور صبر کر اور چپ رہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور راہ دیکھ اپنے پروردگار کے حکم کی جو کب اُن پر عذاب آتا ہے دنیا میں پھر بیشک تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے ہم دیکھتے ہیں تیرا حال تو ہماری حمایت میں ہے اور گھبرا نہیں وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ اور نماز پڑھ اور ذکر کر ساتھ تعریف اپنے پروردگار کے جس وقت اُٹھتا ہے تو نیند سے وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُومِ اور کسی وقت رات کو نماز پڑھ اور ذکر کر اپنے پروردگار کا جبتک کہ تارے چھپ جاویں اول صبح کی روشنی سے

سورۃ النجم مکیۃ وھی | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | اثنتان وستون ایۃ

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ قسم تارے کی جو گرتا ہے یعنے گرنیوالے تارے کی قسم کہ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ نہیں ہے راہ بھولا ہوا صاحب تمہارا یعنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نہ بہکا ہوا ہے یعنے نہ اب وہ راہ بھولا ہوا ہے اور نہ کسی کے بہکائے سے بہکا ہے وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ اور نہیں بات کہتا اپنی جی کی خوشی سے یعنے قرآن اپنے دل سے نہیں بناکر پڑھتا إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ نہیں ہے قرآن مگر حکم کہلا بھیجا ہوا یعنے جو کچھ کہلا بھیجتے ہیں سو ہی وہ کہتا ہے عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ ذُو مِرَّةٍ فَاسْتَوَىٰ سکھایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن سخت زور آور باقوت نے یعنے حضرت جبرئیل نے قرآن سکھایا ہے سو جبرئیل علیہ السلام ایسے زور آور ہیں جو شہر حضرت لوط نبی کی امت کا ایک پر کے اوپر اُٹھا کر اُلٹ دیا اور ایک آواز سے تمام قوم ثمود کی مرگئی پھر درست کیا حضرت جبرئیل نے آپ کو یعنے اپنی اصل صورت کو ظاہر کیا وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلَىٰ اور جبرئیل علیہ السلام آسمان کے اوپر کے کنارے پر تھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا۔ کہتے ہیں کہ کسی پیغمبر نے حضرت جبرئیل کی اصل صورت نہیں دیکھی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوبار دیکھا پہلی بار جو دیکھا تھا تو بیہوش ہوگئے تھے پھر حضرت جبرئیل نے پاس آکر اپنا ہاتھ سینہ مبارک پر رکھا تب ہوش آیا جیسے کہ فرماتا ہے خدا تعالیٰ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّىٰ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ پھر نزدیک آیا جبرئیل علیہ السلام پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھر جھکی بات کہنے کو پھر تھا تفاوت اُن دونوں میں قدر دو کمان کے یا اُس سے بھی نزدیک اور بعضے معنے اس آیت کے یوں کہتے ہیں ثُمَّ دَنَىٰ یعنے پھر نزدیک ہوا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج کی رات خدا تعالیٰ سے عزت اور مرتبہ میں فَتَدَلَّىٰ فَكَانَ پھر جھکے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ کرنے کو قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ پھر تھا تفاوت دو کمان کا یا نزدیک اُس سے بھی یہ بیان تفاوت مکان کا نہیں جو خدا تعالیٰ کو مکان مقرر نہیں بلکہ یہہ

بیان نہایت یگانگت کا ہے جیسے کہ عرب میں دستور تھا کہ دو شخص جو بہت دوستدار ہوتے اور
چاہتے کہ دوستی میں عہد اور قول کریں تو وہ دونوں شخص دو کمان لاکر دو قبضہ کمان کے ایک کر کے
دونوں ملا کر پکڑتے اور ایک تیر کو دونوں چلوں میں رکھ کر دونوں شخص ملکر کھینچکر اُس تیر کو پھینکتے یعنے نہایت
موافقت اُن دو شخصوں میں ہوتی جیسے کہ ایک جان دو قالب ہوتے پھر کبھی کسی بات میں اُن دو شخصوں کو
ہرگز مخالفت نہوتی تو ایسی ہی یگانگت خدا تعالیٰ اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بیان ہوئی کہ جو مرضی
خدا تعالیٰ کی ہے وہی مرضی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے اور جو خوشی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے
وہی خوشی پروردگار کی ہے پھر ایسے نزدیک تر ہوئے تب فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى پھر کہا پروردگار نے
اپنے خاص بندے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو کچھ کہا بھید مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى جھوٹھ نہ کہا محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے دل نے جو کچھ دیکھا اُس رات کو اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى پھر تم اے کے کے لوگو جھگڑتے ہو
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوپر اُس بات کے جو دیکھا اُس نے عمارت بیت المقدس کی اور احوال
قافلہ کا وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى اور بیشک دیکھا پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبرئیل کو
اُترتے وقت دوسری بار عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى پاس درخت بیر کے سدرۃ المنتہے ایک مکان ہے
عرش کے نیچے وہاں ایک درخت بیر کا ہے جو حضرت جبرئیل اُس مکان سے آگے نہیں جاتے اور اُس سے
آگے کی خبر سواے خدا تعالیٰ کے کسو کو نہیں عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى سدرۃ المنتہے کے پاس ہے بہشت آرام
کی جگہ شہیدوں اور پرہیزگاروں کی اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى جسوقت ڈھانکا سدرۃ المنتہے کو جو کچھ
کہ ڈھانکا یعنے اُس درخت پر اسقدر فرشتے بنا کر کے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیکھنے کو معراج کی رات
آئے تھے جو سارا درخت چھپ گیا تھا مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى نہ پھری آنکھ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ و
سلم کی کسی چیز کے دیکھنے کو اُس رات اور نہ حد سے گذر سے جس دھیان میں جاتے تھے کسی طرف خیال کیا
پھر جب حکم الٰہی ہوا اور قرب قرب کو پہنچے تب لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى بیشک دیکھا محمد صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے معراج کی رات بڑی نشانیاں اپنے پروردگار کے قدرت کی جیسے عرش اور کرسی اور
سواری رفرف سبز کی اور عجائبات بے نہایت اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى
اے بھلا دیکھو تو کہ لات اور عزیٰ اور منات تیسرا اور پیچھے یہ کر سکتے ہیں جو خدا تعالیٰ نے پیدا کیا ہے
لات ایک بت کا نام تھا جو قوم ثقیف اُسے پوجتے تھے اور عزیٰ ایک درخت تھا جو غطفان کی اولاد
اُسکو پوجتے تھے اور منات ایک پتھر تھا جو کسی قوم اُسے پوجتی تھیں اور اُن کے گمان میں یوں تھا جو اُن
ہر ایک بتوں کے اندر ایک ایک فرشتہ یا جن جو بیٹیاں خدا کی ہیں سو ہمیں بخشوا دیں گے۔

الکم الذکر ولہ الانثیٰ ای کیا تمہارے لئے تو بیٹے ہوئے اور خدا تعالیٰ کے واسطے بیٹیاں جو تم بیٹیوں سے
نفرت کھاتے اور برا جانتے ہو سو خدا تعالیٰ کو نسبت دیتے ہو تلک اذاً قسمۃ ضیزیٰ یہ اس طرح سے
بانٹنا اور حصہ کرنا تو بہت برا اور نامعقول ہے کہ جس چیز کو تم عیب دار اور برا جانو اس سے خدا تعالیٰ کو
نسبت کرو ان ھی الا اسماء سمیتموھا انتم وآباؤکم ما انزل اللہ بھا من سلطٰن
نہیں ہیں یہ بت مگر کچھ ایک نام ہیں جو رکھا ہے اپنی خوشی سے ان ناموں کو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے
اور نہیں بھیجی خدا تعالیٰ نے ان کے پوجنے پر کوئی سند اور دلیل جو اس سبب ان کو پوجتے ہیں ان
یتبعون الا الظن وما تھوی الانفس تابعداری نہیں کرتے کافر اور مشرک مگر اپنے گمان کی اور
نہیں تابعداری کرتے مگر اپنے دل کی خوشی کی۔ یعنے مقرر اپنے دل کی خوشی کرتے ہیں اور جو جی میں خیال
آتا ہے اسی کو سچ جانتے ہیں ولقد جاءھم من ربھم الھدیٰ اور بیشک آئی ہے مشرکوں کو ان کے
پروردگار کے پاس سے راہ سیدھی کتاب اللہ اور پیغمبر ام للانسان ما تمنیٰ ای کیا ملتا ہے
آدمی جو کچھ وہ آرزو کرتا ہے اپنی جو جی چاہتا ہے ہرگز نہیں ملتا۔ یعنے جو کچھ کافروں کی آرزو ہے
ہرگز نہیں ہونا فللہ الآخرۃ والاولیٰ پھر خدا تعالیٰ کو ہے ملک آخرت کا اور دنیا کا یعنے دونوں کا
مالک ہے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے وکم من ملک فی السمٰوٰت لا تغنی شفاعتھم شیئاً الا من بعد ان
یاذن اللہ لمن یشاء ویرضیٰ اور بہت فرشتے ہیں آسمانوں میں جو کافر ان سے بخشوانے کی امید
رکھتے ہیں سو فائدہ نکریگا چاہنا ان کا کچھ ذرا بھی مگر اسوقت جو پروانگی دی خدا تعالیٰ بخشوانے کی جسکے
واسطے چاہے خدا تعالیٰ اور خوش ہو اس سے اسکو بخشواویں گے فرشتے ان الذین لا یؤمنون
بالآخرۃ لیسمون الملٰئکۃ تسمیۃ الانثیٰ بیشک وہ لوگ جو ایمان نہیں لائے آخرت پر
اور نام رکھتے ہیں فرشتوں کے زنانے یعنے ان کے خیال اور گمان میں ہے کہ فرشتے بیٹیاں ہیں خدا تعالیٰ
کی اور خدا تعالیٰ پاک ہے اولاد سے وما لھم بہ من علم ان یتبعون الا الظن وان الظن
لا یغنی من الحق شیئاً اور نہیں ہے کافروں کو اس بات کی کچھ خبر نہیں تابعداری کرتے مگر اپنے
گمان کی اور بیشک نرا گمان نہیں فائدہ رکھتا سچی بات یقین کیسے کچھ ذرا بھی یعنے ایک شخص جو سچی بات یقین سے
ٹھیک کہی اور دوسرا اپنے گمان سے اس بات کے برخلاف کہے تو کس کام آوے گمان سچ کے آگے
فاعرض عن من تولیٰ عن ذکرنا ولم یرد الا الحیٰوۃ الدنیا ذلک مبلغھم من العلم
پھر تو ای محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم منہ پھیر اس شخص سے جس نے منہ پھیرا ہماری یاد سے جو قرآن ہے اور
نہیں چاہتا وہی شخص مگر دنیا کے جینے کو یعنے سوائے زندگانی دنیا کے اور کچھ نہیں چاہتا یہ دنیا کی محبت

ع ۷۵

تک پہنچی عقل کافروں کی اور دنیا ہی کو چاہتے ہیں اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ
وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى بیشک پروردگار تیرا خوب جانتا ہے اسکو جو بھولا اس کی راہ کو جو دین اسلام
ہے اور خدا تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے اسکو جو سیدھی راہ پر ہے یعنے دین اسلام پر قائم ہے وَلِلّٰهِ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى
اور خدا تعالیٰ کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے فرشتوں کی خلقت سے اور جو کچھ ہے زمین میں آدمیوں اور
جن اور حیوانوں کی خلقت یعنے سب کا مالک خدا تعالیٰ ہے قیامت کا دن مقرر کیا ہے تو بدلا دیوے
عذاب اُن لوگوں کو جنہوں نے برائی کی ہے یعنے کافر ہوئے ہیں اور جزا دیوے نیک کام کرنیوالوں کو
نیکی کی یعنے جیسے کام جس نے کئے ہیں ویسا ہی بدلا ملیگا نیکوں کو اچھا بُروں کو بُرا اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ
كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ نیک کام کرنے والے وہ لوگ ہیں جو کنارے ہوتے ہیں
گناہوں سے اور بیحیائی کی باتوں سے لیکن کوئی گناہ چھوٹا ہو جاوے اُن سے تو اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ
بیشک پروردگار تیرے کی بڑی چوڑی اور کشادہ بخشش اور مہربانی ہے بخشیگا وہ چھوٹے گناہ
نیکوں کے هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ
خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے تمہارے احوال کو جسوقت پیدا کیا تمکو زمین سے اور جسوقت کہ تھے تم بچے
اپنی ماؤں کے پیٹوں میں یعنے اسوقت سے تمہارے حال سے واقف ہے فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ هُوَ
اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى پھر تعریف نکرو اپنی اور پاک نجانو اپنے تئیں خدا تعالیٰ ہی خوب جانتا ہی اس کو
جو کوئی پرہیز کرنیوالا ہے بُرے کاموں سے کہتے ہیں ایک دن ولید بیٹا مغیرہ کا پیچھے حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی باتیں سنتا جاتا تھا اور کافروں نے دیکھکر ولید کو طعنہ دیکر کہنے لگے کہ تو نے اپنے باپ
دادے کا دین چھوڑا اور اُن کو گمراہ جانا اُس نے کہا کیا کروں خدا تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتا ہوں ایک کافر
نے کہا کہ اتنا مال مجھے دے اگر تجھ پر عذاب ہوگا تو میں اپنے اوپر اُٹھالوں گا اُس نے قبول کیا اور کچھ
مال دیا اور باقی بخیلی کر کے ندیا تب یہ آیت آئی اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى
اے دیکھا تو نے اسکو جس نے قرآن کے حکم سے منہ پھیرا اور دیا تھوڑا مال اور باقی دینا موقوف کیا
یعنے بخیلی بھی کی اور احمق تو تھا ہی جو اُس کے کہنے کو سچ جانکر مال دیا اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ
يَرٰى کیا ولید کو غیب کی خبر ہے چھپی ہوئی پھر وہ دیکھتا ہے کہ وہ اُسکے گناہ اُٹھا دیوے گا -
اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى ای کیا ولید کو خبر نہیں یعنے سنا نہیں اُس نے
جو کچھ حضرت موسیٰ نبی علیہ السلام کی کتابوں میں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کتابوں میں ہے وہ ابراہیم

علیہ السلام جس نے پورا کیا حکم خدا تعالیٰ کا یعنے جان و مال اولاد سب خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کی یعنے وہ کیا نہیں سنا کہ حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتابوں میں یہ لکھا ہے کہ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی وہ کہ نہ اٹھاویگا کوئی اٹھانیوالا بوجھ دوسرے کا یعنے کسی کا گناہ دوسرے کے ذمہ ہرگز نہیں ہونے کا اسی طرح ثواب بھی کسی کا اور کسی دوسرے کو نہیں ملے گا وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی اور وہ کہ نہیں ہے آدمی کے واسطے ثواب مگر اتنا ہے جتنا اس نے کوشش کی ہے بندگی میں وَاَنَّ سَعْیَهٗ سَوْفَ یُرٰی اور وہ کہ جو کوشش اور محنت کی ہوگی اس نے خدا تعالیٰ کی بندگی میں سو دیکھے گا قیامت کے دن ثُمَّ یُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰی پھر بدلا دیویں گے اسکو بدلا پورا نیکی کا نیک اور بدی کا بد وَاَنَّ اِلٰی رَبِّكَ الْمُنْتَهٰی وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰی اور وہ کہ تیرے پروردگار کیطرف ہے نہایت اور آخر سب کا یعنے سب آدمی ہمیشہ اپنے کام کئے ہوؤں کے حاضر ہونگے خدا تعالیٰ کے آگے قیامت کو اور وہی ہنسانے والا اور وہی رلانے والا ہے یعنے خوش اور غمگین کرنیوالا ہے دوزخیوں کو اور بہشتیوں کو وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْیَا وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَیْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰی مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰی اور وہ کہ وہی مارتا ہے اور اس نے جلایا ہے اور وہ کہ اس نے پیدا کیا جوڑا نر اور مادہ کو بوند پانی منی کیسے جسوقت گرتی ہے ماں کے پیٹ میں سے اسے چاہتا ہے نر اور بیٹا پیدا کرتا ہے اور چاہتا ہے تو اسی سے بیٹی اور مادہ کرتا ہے وَاَنَّ عَلَیْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰی وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰی وَاَقْنٰی اور وہ کہ خدا تعالیٰ پر ہے اٹھانا دوسری بار قیامت کے دن اور وہ کہ خدا تعالیٰ ہی ہے جو دولتمند اور بے پرواہ کرتا ہے نقد دے کر اور پونجی جنس دے کر وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰی اور وہ کہ وہی ہے پروردگار شعرا کا شعرا نام ایک تارے کا ہے جو ایک قوم اسی کو پوجتی تھی اور بتوں کو پوجتی تھی وَاَنَّهٗ اَهْلَكَ عَادَا الْاُوْلٰی وَثَمُوْدَا فَمَا اَبْقٰی اور وہ کہ وہی خدا تعالیٰ ہے جس نے ہلاک کیا پہلے عاد کی قوم کو اور ثمود کی قوم کو پھر کچھ نہ چھوڑا ان سے سوائے نام کے وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰی اور ہلاک کیا نوح نبی علیہ السلام کی قوم کو پہلے عاد اور ثمود سے جو بیشک وہ کافر اور ظالم تھے اور حد سے گذرے ہوئے اور حکم سے باہر نکلے ہوئے وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰی فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰی اور لوط علیہ السلام کی امت کے شہروں کو دے مارا یعنے الٹ دیا پھر ڈھانکا اس شہر کو جو کچھ کہ ڈھانکا یعنے پتھروں کا ایسا مینہہ برسایا کہ سارے اس شہر کے لوگ مر گئے یہ سب باتیں حضرت ابراہیم اور موسیٰ علیہ السلام کی کتابوں میں لکھی ہیں فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰی پھر اب کونسی اپنے رب کی قدرت کو نمانے گا اور شبہہ میں رہیگا هٰذَا نَذِیْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰی یہ محمد صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم بھی ڈرانے والا ہے جیسے اگلے ڈرانے والے تھے یعنے جیسے وہ پیغمبر تھے ویسا ہی یہ بھی ہے اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ نزدیک پہنچی ہے نزدیک پہنچنے والی یعنے قیامت نزدیک پہنچی ہے نہیں اسکو کوئی بغیر خدا تعالیٰ کے کھولنے والا اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ وَاَنْتُمْ سَامِدُوْنَ اب کیا اس بات سے ۔ یعنے قرآن سے تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو اور نہیں روتے اور تم بیخبر قرآن کی عظمت سے ہو اور تم مزاح اور ٹھٹھلیاں کرتے ہو یا راگ کرتے ہو ۔ کہتے ہیں کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن پڑھتے تو کافر اسوقت گاتے اور تالیاں بجاتے اور ہنستے تو کوئی قرآن کو نسنے فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا پہر خدا تعالیٰ ہی کو سجدہ کرو اور اُسی کی بندگی کرو اور اُس کے سوا کسو کو سجدہ اور بندگی الوہیت کی کرو یہ سجدہ بارہواں ہے ۔ قرآن کے سجدوں سے

سُوْرَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | خَمْسٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ نزدیک آئی قیامت اور پھٹا چاند اور دو ٹکڑے ہوا جو نشانی قیامت کی ہے ۔ کہتے ہیں کہ ایک رات ابوجہل اور ایک یہودی راہ میں حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملے ابوجہل نے کہا کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اسوقت کوئی معجزہ دکھاؤ اور نہیں تو بے طرح پیش آؤں گا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو تو کہے سو دکھاؤں ابوجہل ادھر اُدھر لگا دیکھنے جو کیا کہوں یہودی نے کہا کہ ایسے جادوگر کہتے ہیں اس سے کہو کہ چاند کو دو ٹکڑے کرے جو آسمان پر جادو کسی جادوگر کا نہیں چلتا ۔ ابوجہل نے کہا کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم چاند کو دو ٹکڑے کر ۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہادت کی انگلی سے اشارا کیا اُسی دم چاند دو ٹکڑے ہو کر آدہا تو وہیں رہا اور دوسرا آدہا اُس سے جدا ہو گیا پہر ابوجہل نے کہا کہ اسے پہر لا ۔ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ کیا دونوں ٹکڑے ملکر جیسا چاند تھا پہر ویسا ہی ہو گیا یہ معجزہ دیکھ کر یہودی تو ایمان لایا اور ابوجہل لعین نے کہا کہ ہماری آنکھوں کو جادو کر کے باندہا جو ہمیں چاند اس طرح نظر آیا پہر ایک قافلہ دور سے آیا ابوجہل نے اُن مسافروں سے پوچھا کہ تمنے بھی کبھی چاند ایسا دیکھا ہے اُنہوں نے کہا کہ فلانی تاریخ ہم سبنے دیکھا تھا کہ چاند دو ٹکڑے ہو کر پہر ملگیا تھا تب بھی وہ کافر ابوجہل ایمان نہ لایا اور کہا کہ کیا بڑا جادو گر ہے جیسے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ اگر یہ کافر دیکھیں معجزہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

اور نشانی ہماری قدرت کی تو نمانے اور منہ پھیریں اور کہیں کہ کیا یہ جادو ہے چلتا ہوا ہمیشہ سے ہر
سب جگہ یعنی زمین اور آسمان ہیں وَكَذَّبُوا وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ وَكُلُّ أَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ اور جھوٹا کہا پیغمبر
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور تابعداری کی انہوں نے اپنے دل کی خوشی کی اور سب کام مقرر کئے
ٹھہرائے ہوئے ہیں یعنے جو تقدیر میں مقرر کر رکھا ہے کفر کافروں کو اور ایمان مسلمانوں کو سو ہوویگا
وَلَقَدْ جَاءَهُم مِّنَ الْأَنبَاءِ مَا فِيهِ مُزْدَجَرٌ اور بیشک آیا مکے کے لوگوں کو قرآن جو اس میں خبریں
ہیں گذری ہوئیں امتوں کی جو پیغمبروں کے نماننے سے انکا کیا حال ہوا تھا وہ بیان ہے انہیں
اس چیز سے جو پھیر رکھے برائی اور تکبری سے حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ دانائی کمال ہے
اور نہایت عقلمندی ہے پھر نہیں نفع کرتی ڈرانیوالی یعنے قرآن اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
ان سے کچھہ فائدہ نہیں مکے کے لوگوں کو فَتَوَلَّ عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَىٰ شَيْءٍ نُّكُرٍ
پھر منہ پھیر ای محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کافروں سے جو تجھے جھوٹا کہتے ہیں اور راہ دیکھ
اور صبر کر کہ جس دن پکارے گا پکارنے والا طرف ایک چیز بہت بڑی سخت کے یعنے قیامت کے
ہولوں اور ڈروں کی طرف بلاوے گا بلانے والا یعنے حضرت اسرافیل تب خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ
يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنتَشِرٌ ڈر سے جھکے ہوئے اور نیچی ہوں گی
آنکھیں ان کافروں کی جو نکلیں گے گوروں سے جیسے ٹڈی پھیلی ہوئی حیران اور خراب
مُّهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ دوڑتے ہوئے جاوینگے بلانے والے
کی طرف یعنے حضرت اسرافیل علیہ السلام کی آواز پر دوڑیں گے تب کہیں گے کافر کہ آج کا دن
بڑا سخت ہے كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَازْدُجِرَ جھوٹھ جانا
پہلے ان مکے کے لوگوں سے قوم نوح علیہ السلام کی نے قیامت کو جھوٹا کہا ہمارے بندے
نوح علیہ السلام کو اور کہا کہ دیوانہ ہے اور لاچار اور عاجز کرتے تھے خدائیتعالی کی طرف
بلانے سے یعنے جب حضرت نوح علیہ السلام کہتے تھے قوم کو کہ خدائیتعالی کو ایک جانو اور
ایک کہو تب قوم کہتی تھی کہ دیوانہ ہے اور ایسے پتھر مارتے جو بیہوش ہو جاتے اور بولنے کی
طاقت نرہتی فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانتَصِرْ پھر پکارا حضرت نوح علیہ السلام پروردگار اپنے کو
کہ ای خدائیتعالی میں لاچار اور عاجز ہوا اس قوم کے ہاتھ سے پھر تو بدلا لے ان سے جو یہ مجھ پر ظلم کرتے
ہیں فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُّنْهَمِرٍ پھر ہمنے کھولے ان کے عذاب کے واسطے
دروازے آسمان کے ساتھ پانی گرنے والے کے یعنے پانی آسمان سے ایسا برسنے لگا کہ گویا ہزاروں

نہریں چلی آتی ہیں سو وہ اُس طرح کا مینہہ چالیس رات دن برستا ہی رہا ذرا نہ تھما وَفَجَّرْنَا
الْاَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ اور چھوڑ دیں ہمنے زمین کی سوتیں تو زمین سے
پانی لگا نکلنے پھر ملا پانی آسمان کا زمین کے پانی سے اوپر ایک کام کے جو مقرر کیا ہوا تھا اُن سب کا
ڈبونا وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ اور اُٹھایا ہمنے نوح علیہ السلام کو اور جو کوئی اُنکے
ساتھ ایمان لایا تھا ناؤ پر جو اُس ناؤ میں لگے تھے تختہ اور میخیں تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا جَزَآءً
لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ چلتی تھی وہ ناؤ ہماری قدرت سے یہ طوفان بدلا تھا اُس کا جسکو مانا تھا یعنے
حضرت نوح علیہ السلام کے دُکھ دینے کا اور ایمان نہ لانے کا بدلا تھا وہ طوفان کا عذاب
وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ اور بیشک چھوڑا ہمنے یہ قصہ عالم میں نشانی اپنی قدرت
کی پھر ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا اور ڈرنے والا یعنے کوئی ہے ایسا جو یہ طوفان کا احوال
سُنکر ڈرے اور جانے کہ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ پھر کیسا تھا عذاب میرا
دنیا میں جو طوفان سے ایک عالم کو غرق کیا پھر اور خلقت پیدا کی اور کیسا تھا ڈرانا میرا
پیغمبروں کی زبان سے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ اور ہر طرح
مقرر آسان کیا ہمنے قرآن کو واسطے یاد کرنے عذاب گذرے ہوؤں کے پھر ہے کوئی
نصیحت ماننے والا اور ڈرنے والا كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ جھٹلایا قوم عاد
کی نے حضرت ہود نبی علیہ السلام کو پھر جانو تم کیسا تھا عذاب میرا آندھی کا اور ڈرانا اِنَّآ اَرْسَلْنَا
عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ بیشک ہمنے بھیجی قوم عاد پر باؤ بہت ٹھنڈی روکھی
یعنے آندھی برے دن جو تمام ہووے برائی اُسکی سو وہ دن آخر چار شنبہ تھا صفر کے مہینے کا
تَنْزِعُ النَّاسَ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ اُکھاڑ کے ڈالتی تھی وہ آندھی آدمیوں کو اس طرح جیسے
تنے درخت کھجور کی جڑ سے اُکھڑی ہوئی پڑی ہیں یعنے قد اُن لوگوں کے بڑے تھے
آندھی کے زور سے گر کر جو موئے ہوئے پڑے تھے گویا کہ بڑے بڑے لکڑ پڑے تھے
فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ پھر کیسا تھا عذاب میرا جو ویسوں زور آوروں کو کس طرح
اکھاڑ مارا اور کیسا تھا ڈرانا میرا وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ اور بیشک
آسان کیا ہمنے مکے کے لوگوں پر قرآن جو اُن کی زبان عرب میں بھیجا واسطے نصیحت پکڑنے کے
پھر ہے کوئی نصیحت ماننے والا كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ جھٹلایا قوم ثمود نے حضرت صالح
نبی علیہ السلام کو سبب ڈرانے اور نصیحت کرنے کے یعنے حضرت صالح علیہ السلام جو قوم ثمود کی طر

خدا یتعالیٰ کے عذاب سے ڈراتے تھے اور نصیحت کرتے تھے اسواسطے اُنھیں کہا کہ تو جھوٹا ہے
فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ اِنَّآ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ پہر کہا قوم ثمود نے کہ ای کیا صالح
علیہ السلام آدمی ہے ہم میں سے ایک وہ بھی نہ کچھہ فوج ہے اُسکو نہ دولت ہے تابعداری
کریں اُسکی تو مقرر ہم تب بہولے ہوں راہ سیدھی کو جو ایسے کی تابعداری کریں تو دیوانے ہوں
ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ای کیا آیا ہے نصیحت کرنا اور ڈرانا
اُسی پر ہم سب میں سے - یعنے ہم میں سے کسی کو پیغمبری نہوئی وہ کیا ایسا بڑا تھا جو وہ پیغمبر ہوا
یہ بات جو وہ کہتا ہے سچا نہیں ہے بلکہ وہ جھوٹا ہے بڑا شیخی کرنے والا یعنے صالح علیہ السلام
چاہتا ہے کہ ہم پر سردار ہووے سو حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ
کچھہ دیر نہیں کل جانیں گے جو عذاب اُن پر اُتریگا جو کون تھا جھوٹا شیخی کرنیوالا
جب قوم ثمود نے حضرت صالح علیہ السلام کو کہا کہ تو جھوٹا ہے اور اگر تو پیغمبر ہے تو اس پہاڑ
کے اندر سے ایک اوٹنی نکال اور وہ اوٹنی نکلتی ہے بچہ دیوے تب ہم جانیں کہ تو پیغمبر ہے
پہر تیری تابعداری کریں اور ایمان لاویں تجھہ پر حضرت صالح نبی علیہ السلام نے جناب الٰہی
میں دعا کی حق سبحانہ تعالیٰ نے اُن کی دعا قبول کی جیسے کہ فرماتا ہے اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً
لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ بیشک ہمنے بہیجی اوٹنی اُن کے آزمانے کو یعنے ہم جانتے تھے کہ وہ قوم ایمان
نہیں لانے کی اس واسطے وہ اوٹنی اپنی قدرت کی نشانی بہیجی جو اُنھیں جھوٹا کیجیے اور اُن پر
عذاب لازم ہو اور کچھہ عذر نہ لاسکیں اور اپنا کیا یاد کریں اور پچتاویں پہر ہمنے کہا صالح علیہ السلام
کہ تو راہ دیکھتا رہ جو یہ قوم اوٹنی سے کیا سلوک کرتے ہیں اور صبر کر ان کے ظلم پر وَنَبِّئْهُمْ
اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ اور خبردار کر ان کو اس بات سے کہ پانی کنوئے کا
جو حصہ ہے ان میں جو ایک دن پانی کنوئے کا یہ سب گانو کے لوگ اور ان کے گھوڑے
اونٹ اور بکریاں دنبیاں سب پیویں اور ایک دن سارا پانی کنوئے کا اوٹنی کا حصہ جو
اُس دن کوئی شریک نہیں اور ہر ایک اپنی باری کے دن کنوئے پر یا تالاب پر جا حاضر ہوں
کہتے ہیں اُس گانوں کے پاس ایک ہی تالاب یا کنوا تھا پہر جب حکم باری اور حصہ کا آیا تب
قدرت خدا یتعالیٰ کی سے اوٹنی کی باری کے دن پانی بہت ہوتا تھا اور جوش مارتا تھا
اور دوسرے دن جو گانوں کے رہنے والوں کی باری ہوتی تو پانی کم ہوتا اس سبب سارے
گانوں کے لوگ حیران اور دق ہوئے لیکن کچھہ بس نہ تھا اُس گانوں میں دو عورتیں ایک کا نام

صدوق تھا جو اُس پر مدت سے اُسی کے چچا کا بیٹا مُصدَّع نام عاشق تھا اور کسی طرح ہاتھ نہ لگتی تھی اور دوسری عورت کا نام عُنیزہ تھا جو اُس کی ایک بیٹی پر ایک شخص قدار نام بیٹا سالف کا عاشق تھا اور یہ دونوں مرد یہاں رہتے اور اُن دونوں عورتوں کی بہت دُنبیاں اور بکریاں تھیں جب پانی کم پینے لگیں تو اُن کا دُودھ سوکھ گیا اُن عورتوں نے لاچار ہو کر مصلحت کی صدوق نے اپنے عاشق مُصدَّع کو کہا کہ اگر تو مجھسے ملا چاہتا ہے تو اس اونٹنی کو مارڈال جو یہ سارا پانی پی جاتی ہے اسکے ہاتھ سے عاجز ہوئے ہیں اور ہمارے جانور پیاسے مرتے ہیں اور عُنیزہ نے قدار کو کہا کہ اگر تو اس اونٹنی کو ذبح کرے تو میں اپنی بیٹی تجھے دوں یہ دونوں مرد اونٹنی کے مارنے کو تیار ہوئے۔ اُس اونٹنی کا دستور تھا کہ ہمیشہ پہاڑ اور جنگل میں چراکرتی اور ایک دن بیچ کرکے اپنی باری سے آتی سارا پانی پی کر چلی جاتی اُن دونوں مرد مُصدَّع اور قدار نے مصلحت کرکے اونٹنی کی راہ میں چھپ کر بیٹھ رہے جب وہ اونٹنی پانی پی کر چلی تو پہلے مُصدَّع نے کھینچ کر ایک تیر ایسا مارا جو اونٹنی دونوں پانوں سے گئی اور قدار نے دوڑ کر ایک تلوار ایسی ماری جو اونٹنی کی کوچیں کٹیں اور گر پڑی پھر اُس کے ٹکڑے کرکے حصہ کر لیئے اور اُس کا بچہ چیخیں مارتا پہاڑ کو بھاگ کر غائب ہوا جیسے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطَىٰ فَعَقَرَ پھر پکارا مُصدَّع نے اپنے یار قدار کو پھر پکڑی اُس نے تلوار گھات کی جگہ بیٹھکر اونٹنی کی کوچیں کاٹیں پھر تین دن کے پیچھے اُن سب گانوں کے لوگوں پر ایسا عذاب آترا کہ سب لوگ حیوانوں سمیت بُرے حال سے موئے سو فرماتا ہے خدا تعالیٰ کہ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ پھر کیسا تھا عذاب میرا جو کس بُرے حال سے اُن لوگوں کو مار ڈالا اور کیسا تھا ڈرانا میرا إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَاحِدَةً فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ بیشک ہمنے بھیجا قوم ثمود پر عذاب سو وہ ایک چنگھاڑ تھی حضرت جبرئیل کی پھر ہوئے وہ لوگ جیسے گھانس سوکھی مرجھائی ٹوٹی ہوئی خراب جیسے کوڑا وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ اور مقرر آسان کیا ہمنے قرآن واسطے یاد کرنے اور حفظ کر لے کے پھر ہے کوئی یاد کرنے والا اسکا كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ بِالنُّذُرِ جھٹلایا جانا قوم نے لوط نبی علیہ السلام کو سبب ڈرانے کے یعنے حضرت لوط علیہ السلام کو کہتے تھے کہ خدا تعالیٰ کے عذاب سے ڈرو اور یہ بُرا کام چھوڑو اور توبہ کرو اونہوں نے کہا کہ تو جھوٹا ہے تیرا کہا نہیں مانتے إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا إِلَّا آلَ لُوطٍ نَّجَّيْنَاهُم بِسَحَرٍ بیشک بھیجا ہمنے قوم پر لوط علیہ السلام کی آندھی پتھر برسانیوالی پر

کتنے لوگ لوط علیہ السلام کے گھر کے جو بچایا ہمنے انکو عذاب صبح کے یعنے اُن پر عذاب صبح کے
وقت کا آیا تھا اور اُس عذاب سے سب موئے مگر لوط علیہ السلام کی دو بیٹیاں اور کوئی مسلمان
بچا سو وہ بچانا عذاب سے نِعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا كَذٰلِكَ نَجْزِي مَنْ شَكَرَ مہربانی اور بخشش
اپنے پاس سے کرتے ہیں ہم ایسی طرح جو بخشش کی لوط علیہ السلام پر اور اُسکی بیٹیوں پر بدلا
دیتے ہیں ہم اُسکو جو کوئی شکر کرتا ہے ہماری نعمتوں پر وَلَقَدْ أَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا
بِالنُّذُرِ اور بیشک ڈرایا تھا لوط علیہ السلام کی قوم کو اپنے غصہ کے پکڑنے سے ہمنے پھر بیشک لائی
وہ ہمارے ڈرانے کو اور جھگڑنے لگے وَلَقَدْ رَاوَدُوهُ عَنْ ضَيْفِهِ فَطَمَسْنَا أَعْيُنَهُمْ فَذُوقُوا
عَذَابِي وَنُذُرِ اور بیشک چاہنے لگے یعنے مانگنے لگی قوم لوط علیہ السلام سے اُنکے مہمانوں کو
جو وہ فرشتے تھے پھر ہمنے مٹا دیں آنکھیں اُن کی اور کہا کہ چکھو عذاب میرا اور ڈرانا میرا دیکھو
یعنے جب فرشتے اُس شہر کے اُلٹنے کو آئے تو پہلے مہمانوں کی طرح حضرت لوط علیہ السلام کے
گھر آئے قوم نے کہا کہ ان اپنے مہمانوں کو ہمیں دو جوان سے ہم فعل اپنا کریں حضرت لوط نے نہ دیا
قوم نے چاہا کہ زور سے پکڑ لیجاویں ایک ہاتھ کا جو حضرت جبرئیل نے اشارہ کیا اُن سب کی
آنکھیں غائب ہو گئیں اور اندھے ہوئے تب آواز آئی کہ اب چکھو عذاب ہمارا وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ
بُكْرَةً عَذَابٌ مُسْتَقِرٌّ اور بیشک صبح کو قوم پر حضرت لوط علیہ السلام کی سویرے عذاب آیا مقرر
کیا ہوا۔ ٹھہرایا ہوا۔ اور کہا ہمنے کہ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ پھر چکھو عذاب میرا اور ڈرانا میرا
دیکھو وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ اور بیشک آسان کیا ہمنے قرآن کو
اور پڑھنے کے لوگوں کے واسطے سمجھیں ان کی جو زبان عرب میں ہے پھر ہے کوئی نصیحت ماننے والا
جو سمجھ کر ڈرے اور حکم بجالاوے وَلَقَدْ جَاءَ آلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ اور مقرر آئے فرعون
اور اُس کے لوگوں پاس ڈرانے والے یعنے حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام اور اُن کے
معجزے كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كُلِّهَا فَأَخَذْنَاهُمْ أَخْذَ عَزِيزٍ مُقْتَدِرٍ جھٹلایا فرعون اور
قوم اُس کی نے ہماری سب نشانیوں کو پھر پکڑا ہمنے اُن سب کو پکڑنا زور اور قوت اور غلبہ سے
جیسے پکڑتے ہیں زور آور صاحب قدرت جو کسی طرح نچھوٹ سکیں یعنے سب کو دریا میں ڈبو دیا
کوئی وہاں سے نکل نہ سکا أَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِنْ أُولَٰئِكُمْ أَمْ لَكُمْ بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ ای کیا تمہارے
کافر۔ یعنے مکے کے لوگ اچھے ہیں زور اور قوت میں اُن قوموں سے جن کا ذکر کر چکے ہم یا ای
مکے کے کافرو لکھا ہوا ہے تمہارے واسطے خدا تعالیٰ کی کتاب میں کہ تم پر عذاب نہو گا جو

ایسے بے ڈر ہوا مْ یَقُولُونَ نَحْنُ جَمِیْعٌ مُّنْتَصِرٌ یا کہتے تہے مکے کے کافر ہم جماعت ہیں
آپسمیں ایک دوسرے کے مدد کرنے والے حمایتی ہیں سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ گمان تمہارا جھوٹا ہے بلکہ
سَیُهْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ جلد آویگا وہ وقت جو یہ سب بھاگیں گے اور پھیر دینگے
پیٹھ لڑائی سے اور یہی عذاب کفایت نکریگا بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰی وَاَمَرُّ
بلکہ قیامت کا میدان ہے انکے عذاب کے واسطے وعدے کی جگہہ اور قیامت بڑی ڈراونی بلا ہے کڑوی
اِنَّ الْمُجْرِمِیْنَ فِیْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ بیشک گنہگار یعنے مشرک بھولے ہوئے ہیں سیدھی راہ اور
مصیبت میں ہیں دیوانے یَوْمَ یُسْحَبُوْنَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ جس دن
گھسیٹے جاویں گے دوزخ کی آگ میں اوندھے اور کہیں گے کہ چکھو دوزخ کے جلنے اور آگ لگنے کا
اِنَّا كُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ بیشک ہمنے سب چیز بنائی ہے اوپر اندازے کے جیسی کہ بنانی تہی
وَمَاۤ اَمْرُنَاۤ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍۭ بِالْبَصَرِ اور نہیں ہے حکم ہمارا مگر ایک حکم یعنے ایک بار کہنا
اُس چیز کو کہ ہو پہر وہ پلک مارنی آنکھ کی ہوتی ہے وَلَقَدْ اَهْلَكْنَاۤ اَشْیَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ
اور بیشک ہمنے مار کہپاوے یا کتنی قوموں کو تم جیسی اے مکے کے لوگو جو اُن میں سے کسی کا ذکر کیا
اِس سورہ میں پہر ہے کوئی جو یہ احوال سنکر نصیحت پکڑے اور ڈرے وَكُلُّ شَیْءٍ فَعَلُوْهُ فِی الزُّبُرِ
اور جو کام کیا ہے اُن کافروں نے سو سب لکہا ہوا ہے کتابوں میں۔ یعنے لوح محفوظ پر سب لکھا
ہوا ہے وَكُلُّ صَغِیْرٍ وَّكَبِیْرٍ مُّسْتَطَرٌ اور سب چھوٹا اور بڑا گناہ کیا ہوا اور کہا ہوا سب کا
لکھا ہوا ہے اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ اور بیشک ڈرنیوالے دنیا میں خدا تعالیٰ کے عذاب سے
رہیں گے باغوں میں یعنے بہشتوں میں جن بہشتوں میں بہتی ہیں نہریں فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ
مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ بیچ خاصے تخت بیٹہکوں کے سچے بیٹہیں گے پاس بادشاہ صاحب مقدور اور زور آور
کے رہینگے وہ ڈرنے والے دنیا کے جنہوں نے خدا تعالیٰ کے عذاب سے ڈر کر گناہ نہیں کیے اور پیغمبر
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت سے نہیں پہرے اور عمل اچھے کیے * * * * * * *

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَكِّيَّةٌ وَّهِیَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | ثَمَانٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰیَةً

سبب اُترنے اِس سورہ کا یوں کہتے ہیں کہ جب پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے کافروں کے نام
رحمان کا لیتے تو کافر کہتے کہ ہم رحمان کو نہیں جانتے کہ رحمان کون ہے اسواسطے یہ سورہ اُتری
اور بعضے کہتے ہیں کہ مکے کے لوگ کافر طعنہ دیتے اور کہتے تہے کہ یہ اور وہ شخص قرآن محمد صلے اللہ علیہ

بخاری میں روایت ابن عباس سے مروی ہے [illegible] [illegible] حضرت ابوبکر [illegible] [illegible]

و آلہ وسلم کو سکھاتے ہیں اسواسطے یہ سورہ اتری اَلرَّحْمٰنُ صاحب بہت بخشش کرنیوالا جو رحمت اُس کی سب چیز کو پہنچی ہے اُسی رحمان نے عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ سکھایا ہے قرآن دوست اپنے کو نہ کسی اور عقلمند دانا نے اور اُسی رحمان نے خَلَقَ الْاِنْسَانَ پیدا کیا آدمیوں کو عَلَّمَهُ الْبَيَانَ سکھلایا آدمیوں کو ظاہر کرنا جو کچھ بیچ دل کے ہو بات کرنے سے اور لکھنے سے ۔ یعنے بھیدوں کا جب تک زبان سے نکلے یا ہاتھ سے نہ لکھے دوسرے پر معلوم نہو یہ خوبی خدا تعالیٰ نے آدمیوں اور جن پری ہی کو دی ہے اور کسی کو نہیں دی اور اُسی رحمان نے اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ سورج اور چاند کو پیدا کیا اور حکم کیا تو حساب سے چلتے ہیں جو منزل مقرر کی ہے ان کی یعنے سورج ایک برس میں بارہ برجوں کی سیر کرتا ہے اور چاند ایک مہینے میں بارہ برجوں کی سیر کرتا ہے اور اُسی رحمان نے پیدا کیا وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ دوب اور گھانس اور درخت حکم ماننے والے جو موافق حکم کے ہرے ہوتے ہیں اور کملاتے ہیں یعنے بہار اور خزاں میں اور اُسی رحمان نے وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا آسمان کو بہت اونچا کیا جو زمین سے پانچ سو برس کی راہ اونچا ہے وَوَضَعَ الْمِيزَانَ اور اوسی نے پیدا کیا ترازو کو واسطے تولنے کے یعنے اُس نے ترازو اور پیمانہ بنانے کی عقل دی اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ تو تم لیتے اور دیتے وقت تولنے میں کمی اور زیادتی نکرو وَاَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ اور درست رکھو تول کو انصاف سے یعنے تولنے کے وقت باٹ پورے رکھو اور ڈنڈی ترازو کی اور پلڑے برابر رکھو اور دغابازی سے کسی کا حق نہ لو وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ اور دینے کے وقت کم نہ تولو لینے یعنے کے وقت زیادہ نہ تولو اور دینے کے وقت کم نہ تولو وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا اور اُسی رحمان نے زمین کو رکھا حکمت سے اوپر پانی کے لِلْاَنَامِ واسطے آدمیوں کے تو اوپر زمین کے آرام سے رہیں فِيهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ بیچ زمین کے پیدا کیا طرح طرح کا میوہ اور کھجوروں کے درخت بھرے ہوئے کھجوروں کے گچھوں سے وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ اور پیدا کئے زمین میں دانہ غلہ کے سیت گھانس اور بھس کے ۔ یعنے اللہ تعالیٰ نے اناج پیدا کیا تو آدمی کھادیں اور گھانس اور بھس پیدا کیا تو حیوان کھاویں جو آدمیوں کا کاروبار ان سے نکلے ہے وَالرَّيْحَانُ اور زمین میں خوشبوئیاں پیدا کیں یعنے پھول طرح طرح کے جو ان میں سے عطر اور گلاب اور بید مشک اور زعفران نکلیں ہیں ایسی ایسی نعمتیں خدا تعالیٰ نے زمین سے پیدا کیں آدمیوں کے واسطے جو ان نعمتوں سے حیوان کو کچھ حصہ نہیں اگر کوئی کہے کہ زمین صرف آدمیوں کی ہیگی واسطے حیوانوں کے

کیا ہے زمین پر تو حیوان آدمیوں سے زیادہ ہیں جواب اُسکا یہ ہے کہ زمین سے مراد نعمتیں زمین کی
ہیں جیسے کہ طرح طرح کے کھانے اور طرح طرح کی پوشاک اور خوشبوئیاں یہ واسطے آدمیوں
اور جن پری کے ہیں نہ واسطے حیوانوں کے فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پس یہ جو نعمتیں
مذکور کیں ان میں کونسے کو جھوٹ جانتے ہو ای آدمیوں اور جن پریوں کہ وہ نعمت خدا تعالیٰ نے
پیدا نہیں کی۔ یعنے اتنی نعمتوں سے ایک کو بتاؤ جو کسی اور نے سوائے خدا تعالیٰ کے پیدا کی ہو
جن پری کا آگے کی آیت سے مذکور کھلتا ہے۔ فبای الاء ربکما تکذبان۔ اس سورے میں
ایک اوپر تیس بار آئی ہے اسواسطے کہ یہ سورہ ذکر نعمتوں کی سے بھری ہوئی اور نعمت
کے ذکر کے پیچھے یہ آیت لکھی ہے جو غفلت دور ہو اور شکر حق تعالیٰ کی نعمتوں کا بجا لاویں۔
ایک اصحابی جو نام اُن کا جابر تھا راضی ہوا اللہ تعالیٰ اُن سے روایت کرتے ہیں کہ جب پیغمبر
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اِس سورہ کو آگے اصحابوں کے پڑھ کر فرماتے تھے کہ لازم ہے تمکو جو تم
چُپ رہو اور تم سے جن پری بہتر ہیں اس بات میں کہ جب وہ اس سورۃ کو سُنتے ہیں تو ہر اس
آیت کے پیچھے کہتے ہیں کہ وَلَا بِشَیْءٍ مِّنْ نِعْمَتِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ یعنے نہیں کسی چیز کو
نعمتوں تیری سے اے پالنے والے ہمارے جھوٹھ جانتے ہیں ہم یعنے کسی نعمت کو جھوٹھ نہیں
جانتے ہم۔ پس واسطے تیرے ہے تمام شکر اور ثنا اور تعریف اور تیرے سوا کوئی نہیں لائق
شکر اور ثنا کی ای پروردگار ہمارے اور اُسی رحمان نے خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ
پیدا کیا آدم کو (جو باپ سارے آدمیوں کا ہے) گارے سے بنا کر سکھا کر کیا جیسے پکا باسن
ہوتا ہے جو اگر انگلی مارو اُس پر تو بولے جیسے باسن بولتا ہے وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ
اور پیدا کیا اُسی رحمان نے جان کو جو سارے جن پری کا باپ ہے شعلہ آگ بغیر دھوئیں کے سے
معنی مارج کی لپٹ آگ کی ہے جو وہ لال اور سبز اور زرد ملی ہوئی اُٹھتی ہے اور کتاب میں جو نام
اُس کتاب کا فتوحات ہے اُس میں معنے مارج کے یوں لکھے ہیں کہ مارج آگ ہے ملی ہوئی باؤ سے
جو ان دونوں سے پیدا ہوا جان جیسے خاک اور پانی ملکر گارا ہوتا ہے۔ اُسے عربی میں طین اور
فارسی میں گِل کہتے ہیں۔ اور جب وہ سوکھے تو عربی میں صلصال کہتے ہیں اور فارسی میں گِل خشک
کہتے ہیں جو اُس سے آدم کو پیدا کیا اسی طرح جب آگ باؤ سے ملتی ہے تو مارج کہتے ہیں۔
پس جیسی پیدایش آدمیوں کی پانی سے ہے۔ یعنے منی سے اسی طرح سے پیدایش جن پری کی
باؤ سے ہے۔ اور کہتے ہیں کہ پیدایش جن پری کی پہلے آدمی سے ساٹھ لاکھ برس سے ہے

نسخہ ولا بشیٔ

فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پس اس آدمیوں جو تم کو گل سے پیدا کیا۔ اور اے دیو پریوں تم کو مارج سے پیدا کیا کونسی نعمت کا اُن نعمتوں سے انکار کرتے ہو اور وہی رحمان رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ پیدا کرنے والا دو مشرق اور دو مغرب کا ہے۔ مشرق اُسے کہتے ہیں کہ جس جگہہ سے سورج نکلتا ہے وہ دو جگہہ ہیں جو ایک جگہہ سے گرمی میں نکلتا ہے۔ اور دوسرے مکان سے جاڑے میں نکلتا ہے اور مغرب اُسے کہتے ہیں جس جگہہ سورج ڈوبتا ہے وہ بھی دو ہیں ایک گرمیوں کی اور ایک جاڑونکے ۔ پس اس گرمی اور جاڑے کے موسم سے بہت فائدے اور بہت عیش حاصل ہوتے ہیں جو ہر موسم میں ہر طرح کے میوے اور ہر طرح کی پوشاک اور ہر طرح کے کھانے کے مزے اور عیش آدمیوں کو ہوتے ہیں اور دوسرے ذکر مشرق اور مغرب کے پیدا کرنے سے رات اور دن کی نعمتیں معلوم ہوتی ہیں۔ جو دن کو اسباب کھانے کا اور عیش کا پیدا کرتے ہیں اور رات کو آرام اور عیش کرتے ہیں فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پس کونسی نعمت کا ان نعمتوں سے پروردگار اپنے کیسے انکار کرتے ہو مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ چلایا اور جاری کیا دو دریا میٹھے اور کھاری کو۔ ایک دریا فارس کا۔ اور دوسرا روم کا۔ ڈالا بیچ اُن دو دریا کے پردے کو جو ایک دوسرے پر زیادتی نکرے یعنے پانی میٹھا اور کھاری مل نجاوے اگر ملیں تو خراب ہوں فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پس کونسی نعمت کا اِن نعمتوں پروردگار اپنے کے سے انکار کرتے ہو اور اُسی کی قدرت سے يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ نکلتے ہیں اُن دونوں دریاؤں میں سے بڑے اور چھوٹے موتی جو اُن موتیوں سے فائدہ اور نفع ہے مول لیتے ہیں اور بیچتے ہیں اور زینت اور بناؤ اُن سے ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ دو دریا سے مراد ایک سمندر ہے اور دوسرا دریا آسمان کا جو اوپر کے دریا سے بوند سیپی کے منھہ میں گرتی ہے اور سمندر میں۔ سیپ کے پیٹ میں موتی بنتا ہے فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پس کونسی نعمت کا ان نعمتوں پروردگار اپنے کے سے انکار کرتے ہو اے آدمیو اور جن پریو وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ اور بیشک اُسی کے تئیں لائق اور سزاوار ہے یہ قدرت جاری کرنی اور چلانا جہاز کا بیچ دریا کے جیسے پہاڑ چلا جاتا ہے پانی پر اور پیدا کرنا جہاز اور ناؤ کا اور جاری کرنا اُن کا پانی پر بڑی نعمت ہے جو اس نعمت سے بڑے فائدے ہیں۔ ایک تو سوداگری اور دوسرے مسافروں کو جو بہت راہ جلدی سے تمام ہو جاتی ہے

یعنے برس کی راہ مہینے میں جاتے ہیں فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پس کونسی نعمت کا
ان نعمتوں سے پروردگار اپنے کے سے انکار کرتے ہو ای آدمیو اور دیو پریو كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ
وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ یعنے جو کوئی اوپر زمین کے ہے جاندار سب فنا ہونگے
یعنے مریں گے اور ہمیشہ رہیگا پروردگار تیرا وہ کیسا ہے کہ صاحب بزرگی کا اور بہت بڑائی کا
جو تمام خلقت کے وہم میں بڑائی اُس کی نہ آوے اور بڑائی دینے والا ہے جسکو چاہے —
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پس کونسی نعمت کا ان نعمتوں پروردگار اپنے کے سے انکار کرتے ہو
ای آدمیو اور دیو پریو يَسْئَلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ مانگتے ہیں اور
چاہتے ہیں اُسی رحمان سے جو کوئی کہ ہیں بیچ زمین کے یعنے زمین پر بسنے والے کیا آدمی اور کیا دیو پری اور سب حیوان اور بسنے والے آسمان کے
یعنے فرشتے اور روحانی اور نورانی خلقت سب مانگنے والے خدا تعالیٰ سے ہیں اور وہ
اللہ تعالیٰ ہر دن یعنے ہمیشہ ہر دم بیچ کام کے ہے یعنے بخشش اور کرم اُس کا ہر دم اور
ہر آن اوپر بندوں کے جاری ہے یا بیچ کام کے ہے یعنے ہر دم اور نئی چیز پیدا کرتا ہے
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پس کونسی نعمت کا ان نعمتوں پروردگار اپنے کے سے انکار
کرتے ہوا اے آدمیو اور دیو پریو — پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ
جلد اور شتاب حساب لونگا تم سے یعنے خدا تعالیٰ خوف دیتا ہے اور ڈراتا ہے کہ جلدی تم سے
حساب لیکر فارغ ہونگا یعنے قیامت کو یا موت کو دور نجانو تو وہ وقت نزدیک ہے اور
جلد آویگا ای دو بھاری فرقو ایک آدمیوں کا اور دوسرا فرقہ دیو پری کا انکو بھاری اسواسطے
کہا جو حکم بندگی بجا لانے کا جو بھاری ہے ان دو فرقوں پر ہے یا یہ دو فرقے گناہوں سے
بھاری ہیں فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پس خبر دیتا ہے کہ قیامت کو حساب لیا جاویگا
اور خبردار کرنا بندوں کو بڑی نعمت ہے پس کونسی نعمت کا ان نعمتوں سے انکار کرتے ہو ای
آدمیو اور دیو پریو — فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ جب تمنے سنا کہ حساب لیا جاویگا اگر اس بات سے
ڈر کر بھاگو تو بھاگ جاؤ اگر بھاگ سکو تو يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ
اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ای قوم آدمیوں کی اور ای قوم
دیو پریوں کی اگر سکتے ہو تم باہر جانا اور بھاگ جانا کنارے آسمان کے اور زمین کے سے یعنی اگر
بھاگ سکتے ہو یا باہر جا سکتے ہو آسمان اور زمین سے تو بھاگ جاؤ اور چلے جاؤ۔ پھر فرماتا ہے کہ
نجا سکو گے اور نہ بھاگ سکو گے مگر ساتھ زور کے اور قوت کے پر وہ زور اور قوت تمکو نہیں ہے

کہتے ہیں کہ دن قیامت کے جسوقت سب آدمی اور دیو پری حاضر ہوں گے فرشتہ پکاریگا کہ اگر اسجگہہ سے بھاگ سکو تو بھاگ جاؤ اور نکل سکو تو نکل جاؤ پر نجا سکو گے اور نہ بھاگ سکو گے مگر زور او قوت سے سو وہ تمکو نہیں ہے پس جبکہ تمکو حساب سب دینا ہوگا اور حساب دینے سے بھاگ نہ سکو گے تو چاہیے کہ عبادت کرنے میں اور شکر کرنے میں قصور نکرو فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ان نعمتوں سے پروردگار اپنے کی کونسی نعمت کا انکار کرتے ہو ای آدمیو اور ای دیو پریو یُرْسَلُ عَلَیْکُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ بھیجا دیگا او پر تمہارے ای کافر آدمیوں اور ای کافر دیو پریوں شعلہ آگ کا اور دھواں یعنے ایک بار شعلہ آگ کا اور دوسری بار دھوئیں کا بگھولا بھیجا جائے گا واسطے عذاب کافروں کے اور کہتے ہیں نحاس اژدھات پگھلے ہوئے پانی کو کہتے ہیں جو اوپر سر کافروں آدمیوں اور کافروں جن پریوں کے ڈالیں گے اسوقت کوئی مدد کسی کی نکر سکیگا یعنے اپنے ہی احوال میں ایسے گرفتار ہوں گے جو کسی کے حال کا ہوش نہوگا جب ایسی خبر سے تمکو ڈرانا ہے کہ اگر فرمانبرداری خداتعالیٰ کی اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اس کے کی نکرو گے تو دوزخ میں آگ کے شعلوں سے اور دھوئیں کے بگھولوں سے یا اژدھات پگھلے ہوئے پانی سے عذاب کریں گے یہ خبر دینا بڑی نعمت ہے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس کونسی نعمت کا ان نعمتوں پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہو ای آدمیو اور ای دیو پریو فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَکَانَتْ وَرْدَةً کَالدِّهَانِ پس جسوقت کہ پھٹے گا آسمان واسطے اترنے فرشتوں کے اسوقت ہوگا رنگ آسمان کا گلابی جیسے تیل زیتون کا لال جو ہر دم رنگ برنگ بدلے گا اور آسمان ڈراونا ہوگا فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس کونسی نعمت کا ان نعمتوں پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہو ای آدمیو اور ای جن پریو فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ پس دن قیامت کے پہلے ہی نپوچھیں گے گناہوں سے آدمیوں کے اور جن پریوں کے یعنے قیامت کو جب کہ گوروں سے اٹھیں گے توجلدی حساب نلیویں گے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس کونسی نعمتوں کا ان نعمتوں پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہو ای آدمیو اور ای جن پریو یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمٰهُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَالْاَقْدَامِ پہچانیگے کافروں کو ان کے ماتھوں سے جو ماتھے ان کے کالے اور نیلے ہوں گے پس کافروں کو پکڑینگے سر کے بالوں سے اور پاؤں سے یعنے قیامت کے دن بعضوں کو سر کے بال پکڑ کر کھینچیں گے اور بعضوں کو پاؤں میں زنجیر ڈال کر گھسیٹیں گے اور دوزخ میں ڈالیں گے ایسے احوال سے خبردار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسواسطے جو اسلام لاویں اور اطاعت رسول کی کریں فَبِاَیِّ اٰلَآءِ

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پس کونسی نعمت کا ان نعمتوں پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہو ای گروہ آدمیوں کے اور جن پریوں کے هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ یُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ سب کافروں کو دوزخ میں ڈالیں گے تب فرشتے اُن کو یوں کہیں گے کہ یہ ہے وہ دوزخ جسکو دنیا میں جھوٹ جانتے تھے اسکو گنہگار یعنے کافر اس دوزخ کو جھوٹ جانتے تھے یَطُوْفُوْنَ بَیْنَهَا وَبَیْنَ حَمِیْمٍ اٰنٍ پھرتے ہیں دوزخ کے رہنے والے دوزخ میں اور جلتے پانی ہیں کیسا جلتا پانی جس پائے کھال گل کر گر پڑے یعنے جب دوزخ کی آگ سے جل کر فریاد کریں گے تب اُس جلتے پانی میں اُن کو ڈالیں گے ایسے ہی حال میں کافر ہمیشہ رہیں گے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پس جب اللہ تعالیٰ ایسی خبریں دیتا ہے تو کافر ایسے عذاب سے ڈریں اور ایمان لاویں اور فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بجا لاویں اور یہ خبر دینا بڑی نعمت ہے پس کونسی نعمت کا ان نعمتوں اللہ تعالیٰ کی سے انکار کرتے ہو ای قوم آدمیوں کی اور جن پریونکے وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ اور واسطے اُس کے جو کوئی ڈرے گا خدا تعالیٰ سے یہ باتیں سُنکر سامنے خدا تعالیٰ کے ہونے سے۔ یعنے قرآن جو کلام الٰہی ہے اِس سے مقابلہ نکرے و دیدہ و جواب نکرے اور اُس کو سچ جان کر دل کے یقین سے ایمان لاوے اُس کے واسطے دو باغ ہیں نام ایک باغ کا عدن ہے اور دوسرے باغ کا نام نعیم ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ ایک باغ واسطے آدمیوں کے ہے اور دوسرا واسطے جن پری کے ہے اُن آدمیوں اور جن پریوں کو جو ڈریں گے وقت گناہ کرنے کے خدا تعالیٰ سے اور تعریف اُن دونوں باغوں کی ایسی ہے جو کہتے ہیں کہ ہر باغ کشادہ سو برس کی راہ کا ہے طول عرض میں اور ہر باغ میں محل اور مکان رہنے کے خاصے خاصے اور حوریں خوبصورت ہیں گی فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پس کونسی نعمت کا ان نعمتوں پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہو اے گروہ آدمیوں کے اور جن پریوں کے ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ اور وہ دونوں باغ بھرے ہونگے ڈالیوں سے یعنے اُن باغوں میں درخت ہوں گے بھرے ہوئے میووں کی رنگت اور خوبی رنگت کیسے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پس کونسی نعمت کا ان نعمتوں پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہو اے دونو گروہ فِیْهِمَا عَیْنٰنِ تَجْرِیٰنِ بیچ اُن دونوں باغوں کے دو حوض سر چشمے جاری ہیں۔ یعنے پانی اُن دونوں کا جاری ہوگا اور جاری ہونے سے کبھو کم نہوگا ایک کا نام تسنیم ہے اور دوسرے کا نام سلسبیل ہے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پس کونسی نعمت کا ان نعمتوں پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہو ای گروہ آدمیوں کے اور جن پریوں کے فِیْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ اور اُن باغوں میں تمامی میووں سے دو دو طرح کی ایک تو مشہور جو دنیا میں دیکھے ہونگے اور دوسرا انیا

وقف لازم

ع

جو نہ دیکھا ہوگا اُسکو اور نہ سُنا ہوگا فَبِاَیِّ اٰلَاۤءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس کونسی نعمت کا ان نعمتوں
پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہو اے دونوں گروہ آدمیوں کے اور جن پریوں کے مُتَّکِـِٕیْنَ
عَلٰی فُرُشٍۭ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ بہشتی تکیہ لگاکر بیٹھیں گے اوپر بچھونوں کے جو استر ان
بچھونوں کا دیبا قیمتی سے ہوگا فکر کیا چاہیے کہ جسکا استر ایسا ہوگا اُسکا ابرا کیسا ہوگا وَجَنَا
الْجَنَّتَیْنِ دَانٍ اور میوے اُن دونوں باغوں کے ایسے نزدیک ہونگے جو بہشتی بیٹھے اور لیٹے
بے محنت میوے کھاویں گے بلکہ جب جس میوے کو جی چاہیگا آپسے آپ وہ میوہ منہ میں آویگا
فَبِاَیِّ اٰلَاۤءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس کونسی نعمت کا ان نعمتوں پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہو اے
گروہ آدمیوں کی اور جن پریوں کے فِیْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ
بیچ اُن باغوں کے محل ہوں گے اور اُن محلوں میں حوریں ہوں گی کم دیکھنے والی یعنے سوا اپنے
خاوندوں کے کسیکو نہ دیکھیں گی اور اُن حوروں کو نہ چھوا ہوگا یعنے ہاتھ نہ لگایا ہوگا پہلے اُنکے
خاوندوں سے کسی آدمی نے نہ کسی جن پری نے یعنے وہ حوریں جو بہشت میں واسطے آدمیوں کے
مقرر ہیں پہلے ان سے کسی غیر آدمی نے اُن کو نہ چھوا ہوئیگا اسی طرح جو حوریں واسطے جن پریوں کے
مقرر ہیں پہلے اُن سے کوئی اور جن پری اُس حور کو نہ چھوئیگا یعنے ہاتھ نہ لگاویگا فَبِاَیِّ اٰلَاۤءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ
اللہ تعالیٰ جب ایسی نعمتوں کی خبر دیتا ہے پس کونسی نعمت کا ان نعمتوں سے پروردگار اپنے کی سے
انکار کرتے ہو اور جھوٹ جانتے ہو اے گروہ آدمیوں کے اور جن پریوں کے کَاَنَّهُنَّ الْیَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ
وہ حوریں ایسی خوبصورت ہیں اور سرخ و سفید گویا کہ لعل اور موتی کا دانہ ہیں فَبِاَیِّ اٰلَاۤءِ رَبِّکُمَا
تُکَذِّبٰنِ پس کونسی نعمت کا ان نعمتوں پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہو اے گروہ آدمیوں کے
اور جن پریوں کے هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ہاں ہے بدلا بھلائی کا مگر بھلائی یعنے
بدلا بھلائی کا مقرر بھلائی ہے یعنے جو کوئی نیکی کریگا اور نیکی سے فرمان رسول کا اور خدا تعالیٰ کا بجالا
ہے اُس کا بدلا نیکی ہے اور یہ نیکی بہشت ہے اور نعمتیں بہشت کی ہیں جو جنکا بیان گذرا فَبِاَیِّ اٰلَاۤءِ
رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس کونسی نعمت کا ان نعمتوں پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہو اور نہیں
مانتے اے گروہ آدمیوں کے اور جن پریوں کے وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ اور سوا اُسکے
ان دونوں باغوں کے اور دو باغ دیگا اللہ تعالیٰ اُن کو جو فرمان پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
بجالاوینگے جو ایک باغ روپے کا ہوگا اور دوسرا سونے کا فَبِاَیِّ اٰلَاۤءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس کونسی
نعمت کا ان نعمتوں پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہو اے گروہ آدمیوں کے اور جن پریوں کے

ترمذی میں ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عورت بہشت کی ایسی خوبصورت ہوگی کہ اس کی پنڈلی کی چمک ستر لباس کے اندر سے معلوم ہوگی یہاں تک کہ ہڈی کے اندر کا گودا نظر آوے گا اور یہ اسواسطے ہے کہ

اللہ پاک نے فرمایا کہ گویا وہ ہیں الیاقوت
جامع البیان ۱۲

مُدْهَآمَّتٰنِ ۔۔ وہ دونوں باغ نہایت ہریاولی سے سیاہی مائل ہونگے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پس کونسی نعمت کا ان نعمتوں پرور دگار اپنے کی سے انکار کرتے ہوای گروہ
آدمیوں کے اور جن پریوں کے فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ بیچ ان دو باغوں کے بھی دو چشمے
ہونگے اُبلنے والے یعنے جتنا ان میں سے پانی نکالیں گے کم نہوگا فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ
پس کونسی نعمت کا ان نعمتوں پرور دگار اپنے کی سے انکار کرتے ہو اور جھوٹ جانتے ہو
ای دونوں گروہ آدمیو اور جن پریوں کے فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ بیچ ان دونوں
باغوں کے بہت میوے ہیں اور کھجوروں کے درخت ہیں اور انار ہیں فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ
پس کونسی نعمت کا ان نعمتوں پرور دگار اپنے کی سے انکار کرتے ہوای گروہ آدمیوں کے
اور جن پریوں کے فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ بیچ ان چاروں باغوں کے عورتیں ہیں پاکیزہ اور
خوبصورت اور خوشخو ہیں فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پس کونسی نعمت کا ان نعمتوں پرور دگار
اپنے کی سے انکار کرتے ہوای آدمیو اور جن پریو حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ اور وہ
حوریں جنکا ذکر کیا وہ داخل ہیں بیچ ڈیروں کے۔ یعنے حوریں مستورہ ہیں اور بیٹھیاں ہیں
بیچ گھروں کے یا چھپر کھٹوں میں فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پس کونسی نعمت کا ان نعمتوں
پرور دگار اپنے کی سے جھوٹ جانتے ہوای دونوں گروہ ایک گروہ آدمیوں کے اور دوسرے
جن پریوں کے لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ نہ ہاتھ لگایا ہے ان حوروں کو شہوت سے
کسی آدمی نے پہلے خاوند انکو نسے اور نہ کسی جن پری نے چھوا ان کو فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ
پس کونسی نعمت کا ان نعمتوں پرور دگار اپنے کی سے جھوٹ جانتے ہو تم دونوں گروہ ایک گروہ
آدمیوں کے۔ اور دوسرے جن پریوں کے مُتَّكِـِٔيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ بہشت کے
رہنے والے جن کو وہ حوریں ملیں گی وہ تکیہ دیکر بیٹھیں گے اوپر بچھونوں اور مسندوں
سبز کے اور بچھونوں مہینوں کے اور عمدوں کے اور بیش قیمتوں کے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ
اللہ تعالیٰ ایسی نعمتوں کا ذکر کرتا ہے پس کونسی نعمت کا ان نعمتوں پرور دگار اپنے کی سے جھوٹ
جانتے ہوای دونوں گروہ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ بہت بڑا ہے
سب بڑوں سے اور بزرگ ہے سب بزرگوں سے نام پروردگار تیرے کا وہ پروردگار
صاحب بڑائی کا اور بزرگی کا ہے جو بڑائی اس کی سب کی سمجھ سے اور فکر سے بڑی ہے
یعنے جیساکہ وہ ہے کوئی نہیں سمجھ سکتا اور بس ٭ ٭ ٭

سورۃ الواقعۃ مکیۃ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | وھی ست وتسعون آیۃ

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ بیان کرامی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جب ہو گی ہونے والی یعنے جب قیامت ہو گی لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ نہیں ہے ہونے میں قیامت کے کچھ جھوٹ یعنے مقرر ہوگی قیامت اور اس دن خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ نیچے لیجاویگی ایک قوم کو اور اوپر لیجاویگی ایک قوم کو یعنے کافروں کو نیچے لیجاویں گے قیامت کو جو دوزخ ہے اور مومنوں کو اوپر لیجاویں گے جو وہاں بہشت ہے اور إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا جو وقت لرزائی جائیگی زمین لرزانا یعنے ایک بڑا بھونچال سا ایسا آویگا جو سب حویلیاں اور سارے مضبوط قلعہ گر پڑینگے اور وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا اور ریزہ ریزہ ہونگے پہاڑ باریک فَكَانَتْ هَبَاءً مُّنبَثًّا پھر ہونگے پہاڑ ذرہ ذرہ جیسے غبار اڑتے ہوئی قیامت کو وَكُنتُمْ أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً اور ہوگے تم تین طرح کے فرقے ایک تو فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ پھر داہنے ہاتھ والے کیسی داہنے ہاتھ والے یعنے جنکے داہنے ہاتھ میں اعمالنامہ دیں گے واہ واہ لوگ اور دوسرے وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ بائیں ہاتھ والے۔ کیا ہیں بائیں ہاتھ والے یعنے جنکے بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دیں گے کیا برے لوگ ہیں وہ اور تیسرے وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ أُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ اور پہلے پہنچنے والے سب سے پہلے پہنچنے والے وہ لوگ ہیں نزدیک رہنے والے خدا تعالیٰ کی رحمت اور بزرگی کے فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ بہشت میں جو بھری ہوئی سب طرح کی نعمتوں سے ہے سو اس بہشت میں رہیں گے ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ وَقَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ایک قوم یعنے بہت لوگ پہلوں سے اور تھوڑے سے پچھلے لوگوں سے ہونگے بیٹھے ہوئے عَلَىٰ سُرُرٍ مَّوْضُونَةٍ مُّتَّكِئِينَ عَلَيْهَا مُتَقَابِلِينَ اور تختوں کے جو وہ سونے سے بنے ہونگے اور جڑاؤ تکیہ لگا کر بیٹھیں گے ان تختوں پر برابر آمنے سامنے یعنے بہشت میں مومن ایسے پلنگوں پر بیٹھیں گے جنکی بناوٹ میں سونا اور جواہر لگا ہوگا يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ وَكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ پھرتے ہیں آگے بہشتیوں کے خدمت کرنے لڑکے ہمیشہ رہنے والے یعنے بہشتیوں کے خدمتگار ہونگے لڑکوں کی شکل کہتے ہیں کہ وہ خدمتگار کافروں کے بچے ہونگے جو چھوٹی عمر میں بلوغت سے پہلے مرتے ہیں پھر وہ خدمتگار لڑکوں کے صورت پھرتے ہیں۔ آبخورے اور کوزے اور پیالے لئے ہوئے ٹھنڈی صاف ستھری شراب کے جس شراب میں خمار نہیں اور لَّا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنزِفُونَ نہ اس کی پینے سے سر کا درد ہوگا

اور نہ بہکیں گے اور نہ بیہودہ بکیں گے اور بہشت میں وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ میوے ہیں
بہشتیوں کے واسطے اُن کی خاطر خواہ یعنے جو میوہ چاہیں سو کھاویں سب طرح کا میوہ وہاں موجود
ہوگا وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ اور گوشت اُڑتے جانوروں کا جونسے جانور کا چاہیں بہشتی اُسی وقت
حاضر ہے وَحُورٌ عِينٌ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ اور عورتیں گوری سُرخ اور سفید خوبصورت
بڑی بڑی آنکھوں والی جیسے موتی چھپا ہوا سیپ میں کا صاف گرد اور میل سے یعنے بہشت میں عورتیں
ہیں مومنوں کی خدمت کے واسطے بہت خوبصورتیں جیسے موتی کا دانہ یہ نعمتیں جو بہشت کی بیان کی ہیں
جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ بدلا ہے مومنوں کو جیسے اُنہوں نے کام کیے ہیں دنیا میں یعنی تابعداری
پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی سب باتوں میں کی اور سب کاموں میں کی اور یہ ہوں لَا يَسْمَعُونَ
فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا نہ سنیں گے بہشت میں بیہودہ اور نکمی بات اور نہ بات
فحش کی سنیں گے جس سے گناہ ہووے ایسی بات بہشت میں کوئی نہ کہیگا مگر آپس میں کہیں گے ایک
دوسرے کو سلام علیکم کہتے ہیں کہ مسلمان طائف کے باغ دیکھکر کہتے تھے کہ اگر یہ باغ ہمارے ہوتے تو
کیا اچھا تھا جو اس میں سب طرح کے میوے ہیں سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ احوال وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ مَا
أَصْحَابُ الْيَمِينِ داہنے ہاتھ والوں کا کیا خوب ہیں داہنے ہاتھ والے یعنے جنکے داہنے ہاتھ میں اعمال نامہ
دینگے وہ لوگ رہیں گے ہمیشہ فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ وَطَلْحٍ مَّنضُودٍ وَظِلٍّ مَّمْدُودٍ وَمَاءٍ
مَّسْكُوبٍ بیروں کے درخت میں بغیر کانٹے کے اور کیلوں میں یا انگور بے دانہ کے درختوں میں
جو بھرے ہونگے اپنے میوے سے اور سایہ میں جو وہ سایہ ہمیشہ رہے گا دور تک اور پانی بہتا ہوا
یعنے نہریں بہتی ہوں گی اُن کے مکان میں اور سوائے ان میووں کے وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ لَّا مَقْطُوعَةٍ
وَلَا مَمْنُوعَةٍ اور میوے ہوں گے بہت بہار اور غیر بہار کے جو تمام نہ ہوویں گے درختوں سے
یعنے سب طرح کا میوہ ہمیشہ لگا رہیگا درخت میں اور کوئی منع بھی نکریگا کھانے والے کو وَفُرُشٍ
مَّرْفُوعَةٍ اور بچھونے ہونگے اونچے بچھے ہوئے باعزت یا مہنگ مول یعنی قیمتی بچھونا ہوگا یا
عورتیں اونچے تختوں پر بیٹھی ہوں گی باعزت بہشتیوں کے واسطے إِنَّا أَنشَأْنَاهُنَّ إِنشَاءً فَجَعَلْنَاهُنَّ
أَبْكَارًا عُرُبًا أَتْرَابًا لِّأَصْحَابِ الْيَمِينِ ہمنے پیدا کیں عورتیں جیسا پیدا کرنا چاہتا تھا یعنے
بوڑھیوں کو جوان کر کے پیدا کیا پھر اُن کو بنایا کنواریاں اور چاہنے والیاں خاوندوں کی اور
ہم عمریں اپنے مردوں کے واسطے داہنے ہاتھ والوں کی یعنے جنکا اعمالنامہ داہنے ہاتھ میں دیں گے
اُن کے واسطے بہشت میں پیدا کیں ہیں عورتیں خوبصورت اور ہم عمر یعنی بہشت میں سب ایک عمر کے

ع ۱۴

اور سب عورتیں ایک عمر کی ہوں گی اور کوئی بوڑھا نہیں ہونیکا اور وہ عورتیں اپنے خاوندوں کو چاہنے والی ہوں گی اور جب مرد اُن سے صحبت کریں گے تو ایسی لذت پاویں گے جیسی کواری سے صحبت کی اور ہمیشہ ایسی لذت رہیگی اور وہ داہنی طرف والے ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ بہتیرے ہوں گے پہلوں سے اور بہتیرے ہوں گے پچھلوں سے اشارہ یہ امت ہی کہتے ہیں کہ جب آیت ثلۃ من الاولین وقلیل من الآخرین آئی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ روئے اور پیغمبر صلے اللہ علیہ والہ وسلم کی جناب میں عرض کیا کہ یا حضرت ہمنے تمھیں سچا جانا اور ایمان لائے اور تمھارا حکم بجالائیں پھر ہم میں سے تھوڑے بہشت میں جاویں گے تب یہ آیت آئی کہ ثلۃ من الاولین وثلۃ من الآخرین تب حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ یہ آیت سُنکر خوش ہوئے پھر فرمایا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حضرت آدم سے مجھ تک ایک ثلۃ اور مجھ سے قیامت تک ایک ثلۃ ہے۔ اور حدیث میں آیا ہے کہ امید وار ہو جو تم ہوگے آدھے بہشت کے رہنے والوں سے یعنے جسقدر بہشت میں لوگ جاویں گے اُن سب میں سے آدھی تو سب نبیوں کی اُمتیں ہوں گی اور آدھی اُمت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہوگی۔ اور ایک روایت صحیح سے ہے کہ بہشتیوں کی ایکسوبیس قطار ہوں گی اُن میں سے اسّی قطار اس آخری اُمت کی ہوگی اور باقی سب نبیوں کی امت ہوگی اور جو کوئی مسلمان مریگا اور اس امت سے کیسا ہی گنہ گار ہوگا ہمیشہ دوزخ میں نرہیگا وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ مَا أَصْحَابُ الشِّمَالِ اور بائیں ہاتھ والے کیسے ہیں بائیں ہاتھ والے یعنے جنکے اعمالنامہ بائیں ہاتھ میں دیویں گے فِي سَمُومٍ وَحَمِيمٍ وَظِلٍّ مِّن يَحْمُومٍ لَّا بَارِدٍ وَلَا كَرِيمٍ ہوں گے وہ گرم باؤ میں ایسی کہ جسکی گرمی سے بدن جلیں گے اور گرم پانی میں ہوں گے ایسے کہ جسکے پینے سے آنتیں اور پیٹ اندر سے جلیگا اور دھوئیں کی چھاؤں میں جو وہ چھاؤں نہ ٹھنڈی ہوگی نہ آرام دینے والی ہوگی۔ کہتے ہیں کہ وہ دوزخ میں ایسی گرم باؤ اور لوئیں چلیں گی جو اُس کے چلنے سے بدن جلیں گے اور مُنہ خشک ہوں گے اور پیاس کے مارے بُرا حال ہوگا تب نہایت پیاس سے بیقرار ہو کر پانی پیویں گے وہ پانی ایسا گرم ہوگا جو اُس کے پینے سے پیٹ اور آنتیں سب جلیں گی تب چھاؤں ڈھونڈہیں گے تو دھوئیں کی گرم چھاؤں پاویں گے اور کالی جو اوسے سارا بدن اور مُنہ کالا ہو ویگا اور یہ عذاب اسواسطے ہے جو یہ لوگ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ مُتْرَفِينَ وَكَانُوا يُصِرُّونَ عَلَى الْحِنثِ الْعَظِيمِ بیشک تھے وہ لوگ دُنیا میں پہلے اس سے دولت میں عیش کرتے تھے اور جو جی چاہتا تھا سو کرتے تھے اور خدا تعالی کو

بھولے تھے اور تھے وہی لوگ جو ہمیشہ رہتے تھے اوپر بڑے گناہ کے جو وہ شرک ہی یعنے ہرگز
شرک کو نہ چھوڑا انھوں نے مرتے تک وَكَانُوا يَقُولُونَ ۵ أَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا
ءَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ اور تھے وہ لوگ جو کہتے تھے اسے کیا جب مر گئے ہم
اور ہوں گے گل کر گویا میں خاک اور خالی بن گوشت اور چمڑے کی ہڈیاں رہیں گی پھر کیا ہم جی
اُٹھیں گی اور کیا ہمارے باپ دادا بھی جو پہلے موئے ہیں وہ بھی اُٹھیں گے اور یہ تو بڑے کچھ
اچنبے کی بات ہے قُلْ إِنَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ لَمَجْمُوعُونَ ۵ إِلَىٰ مِيقَاتِ يَوْمٍ مَعْلُومٍ
کہو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کہنے والوں کو کہ بیشک اگلے باپ دادا تمھارے اور
پچھلے تم اور تمھاری اولاد سب اکٹھے ہونے والے ہیں واسطے ایک وقت مقرر کیے ہوئے وعدے کے
جو وہ دن قیامت کا ہے ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا الضَّالُّونَ الْمُكَذِّبُونَ لَآكِلُونَ مِنْ شَجَرٍ مِنْ زَقُّومٍ فَمَالِئُونَ
مِنْهَا الْبُطُونَ پھر بیشک تم اے بھولے ہوئے سیدھی راہ کو جھوٹ جاننے والے قیامت
دن کو ہر طرح کھانے والے ہو گے تم تھوہر کے درخت سے پھل یا پات اُس کے پھر بھرو گے اسی درخت سے
اپنے پیٹ جب ایسی خوراک کھا کر پھر پیاس لگے گی تو فَشَارِبُونَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيمِ فَشَارِبُونَ شُرْبَ الْهِيمِ
پھر پینے والے ہو تم اُس زقوم کے کھانے پر گرم پانی۔ کہتے ہیں دوزخیوں کو بھوک لگے گی دوزخ میں سوائے
زقوم کے درخت کے اور کچھ نہ ہو گا لاچار اسکو کھاوینگے خوب پیٹ بھر کر پھر جب پیاس لگیگی تب گرم پانی پئیں گے جیسے کئی دن کا
پیاسا اونٹ پیتا ہے اور جتنا وہ گرم پانی پئیں گے خاطر جمع تو تسلی کی هَٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّينِ یہ ایسا کھانا
اور ویسا پانی پینا پہلے مہمانی ہے انصاف کے دن کی جو جھوٹ جانتے تھے قیامت کے دن کو اُن کی
پہلے ضیافت ہے نَحْنُ خَلَقْنَاكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُونَ ہم نے پیدا کیا تم کو اور تمہارے باپ دادا کو
اوّل پھر کس واسطے سچ نہیں مانتے دوبارا اور میں پیدا ہونے کو جو یہ بات ظاہر ہے کہ جس کو قدرت ہے
ایکبار بنانے کی وہ پھر بھی بنا سکتا ہے أَفَرَأَيْتُمْ مَا تُمْنُونَ ءَأَنْتُمْ تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ بھلا پھر دیکھو تو
بوند منی کی عورت کے پیٹ میں جو تم ڈالتے ہو پھر اُس بوند سے تم پیدا کرتے ہو اور بناتے ہو بچہ بیٹا بیٹی
یا ہم ہیں اُس کے بنانے والے تم جو کہتے ہو کہ ہم سے اولاد پیدا ہوتی ہے یعنے ہم اولاد کو پیدا کرتے
ہیں۔ پھر اگر تم پیدا کرتے ہو تو جیسا تمہارا جی چاہتا ہے ویسا کیوں نہیں پیدا کرتے بلکہ جیسا ہمارے
ارادے میں ہوتا ہے بچہ ویسا ہی پیدا ہوتا ہے نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ
یعنے مقرر کی ہے تم میں موت اور نہیں ہم ایسے جو کوئی ہم سے آگے نکل جاوے حکم کرنے میں یعنے کوئی
ایسا نہیں جو ہمارے حکم سے باہر جا سکے اور ہیئے جو موت مقرر کی ہے اُس سے بھاگ جاوے اور یہ موت

عَلٰٓی اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِیْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ اسواسطے مقرر کی ہے جو بدل ڈالوں مانند تمہارے یعنے تمہیں مارکر تم جیسے اور پیدا کروں اور اٹھاؤں تمکو پھر گوروں سے بیچ اس صورت کے جو تم نہیں جانتے کہ کس شکل میں پیدا کریں گے تمہیں وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰی فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ اور بیشک جان چکے ہو پہلے کا پیدا ہونا جو اول کا ہے سے اور کیونکہ آدمی پیدا ہوتا ہے پھر کیوں اس بات کو یاد نہیں کرتے اور کیوں نہیں سمجھتے کہ جس نے پہلے اس طرح پیدا کیا ہے اسے پھر دوبارہ پیدا کرنا مشکل نہیں اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ای پھر دیکھو تو وہ جو کھیتی کرتے ہو تم یعنے بیج زمین میں جو تم ڈالتے ہو ای پھر کیا تم اسے اگایا کرتے ہو یا ہم ہیں اگانیوالے ان بیجوں کو لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ اگر ہم چاہیں تو ہر طرح کر ڈالیں اس کھیتی کو ٹوٹا اور روندا ہوا گھانس پہلے دانہ پڑنے سے پھر رہ جاؤ تم حیران اور افسوس کرتے غمگین اپنی محنت کے بچانے والے اور کہو گے کہ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ بیشک ہم تاوان پڑے ہوئے اور نقصان کھائے ہوئے ہیں بلکہ بے نصیب اور ناامید ہیں ہم اَفَرَءَیْتُمُ الْمَآءَ الَّذِیْ تَشْرَبُوْنَ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ای پھر دیکھو تو کہ وہ پانی جو پیتے ہو تم ای کیا اسے تمنے بدلی سے نیچے اتارا ہے یا ہم نیچے اتارنے والے ہیں اس مینہ کے پانی کو بدلی سے لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ اگر ہم چاہیں تو اس پانی کو کھاری کر ڈالیں جو اسے نہ پی سکو پھر کیوں نہیں شکر کرتے ایسی نعمت کا جو سبب زندگانی کا ہے اَفَرَءَیْتُمُ النَّارَ الَّتِیْ تُوْرُوْنَ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَاۤ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ ای پھر دیکھو تو اس آگ کو جو باہر نکالتے یا سلگاتے ہو ہرے درخت سے ای کیا تمنے پیدا کیا ہے اس کا درخت یا ہم ہیں پیدا کرنے والے اس درخت کے عرب کے ملک میں دو درخت ہیں مرخ اور عفار جب ڈالی ہری مرخ کی لیکر عفار کی ہری ڈالی پر رگڑتے ہیں تو آگ نکلتی ہے خدا تعالیٰ کی قدرت سے نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِیْنَ ہم نے پیدا کیا ہے اس درخت کو سوچ کرنے کے واسطے جو ایسی قدرت خدا تعالیٰ کی دیکھو جو گیلی لکڑی سے آگ نکلتی ہے تو جانو کہ خدا تعالیٰ کو سب قدرت ہے اور اس درخت کو پیدا کیا ہے فائدہ واسطے غریبوں اور مسافروں کے واسطے کہ جب چاہیں آگ نکال لیں فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ پھر تسبیح کر ساتھ نام پروردگار اپنے کے بہت بڑے کی جو سب کے وہم اور خیال کے بڑائی سے بڑا ہے یعنے کوئی عقلمند اپنے دھیان میں سمجھے کہ خدا تعالیٰ ایسا بڑا صاحب عظمت ہے خدا تعالیٰ اس کی سمجھ سے بہت بے نہایت بڑا ہے بزرگی اور بڑائی میں اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ

ملـ الربع ۲ ع ۱۵

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ۔ پھر قسم ہے مجکو تاروں گرنے والوں کی یعنے جب مغرب میں جاتے ہیں یا ایک برج سے دوسرے برج میں جاتے ہیں وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ اور بیشک وہ خدا تعالیٰ جو قسم کھاتا ہے ہر طرح وہ قسم اگر جانو تم تو بڑی قسم ہے یہ کہ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ بیشک یہ بھیجا ہوا خدا تعالیٰ کا ہر طرح قرآن بہت بزرگ صاحب عزت ہے خدا تعالیٰ کے پاس اور لکھا ہوا ہے یہ قرآن کتاب چھپی ہوئی میں یعنے لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے یہ قرآن لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ نہیں چھوتے اور نہیں ہاتھ لگاتے اس قرآن کو مگر پاک لوگ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ بھیجا اترا ہوا ہے وہ قرآن ساری خلقت کے پروردگار کے پاس سے اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ای کیا پھر اس بات سے یعنے قرآن سے تم سست ہو یعنے نہ ماننے والے اور بے یقین ہو وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ اور بنائی تمنے اپنی روزی یعنے تمنے اپنا حصہ بھی بنایا ہے قرآن سے کہ جھوٹا کہتے ہو اسے فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ پھر کیوں نہیں جب جان حلق میں پہنچتی ہے اور تم اسوقت دیکھتے ہو اس مرنے والے کو وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ اور ہم بہت پاس ہیں اس مرنے والے کے تسے پر تم نہیں دیکھتے یعنے جو کچھ اس پر حال جانکندنی سے گذرتا ہے جیسا ہم جانتے ہیں اس حال کو تم نہیں جانتے فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ پھر کیوں نہیں اگر ہو تم کہ بے اختیار نہیں ہو تو پھیر لاؤ اس کی جان کو بدن میں اگر ہو تم سچے یعنے تم جو کہتے ہو کہ اولاد کو ہم پیدا کرتے ہیں پھر پیدا کرنے سے تو یہ آسان ہے کہ جیتے کو مرنے نہ دیجے جس کی جان حلق میں پہنچتی ہے اس کی جان کو پھر بدن میں پھیر لاؤ اگر اس بات میں سچے ہو فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ پھر اگر وہ مرنے والا نزدیکوں سے ہے تو پھر اسے آرام اور خوشی اور عیش اور خوشبوئیاں ہیں اور باغ ہیں سب نعمتوں کے بھرے ہوئے وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ اور اگر وہ مرنے والا داہنے ہاتھ والوں سے ہے یعنے جنکے اعمالنامہ داہنے ہاتھ میں دینگے وہ مرنے والا ان میں سے ہے تو پھر سلام تجھ پر ای محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس داہنے ہاتھ والے سے یعنے تو ای محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش ہو کہ وہ ہمیشہ خوش ہے بہشت کے بیچ اور تجھ پر سلام بھیجتا ہے وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ اور اگر وہ مرنے والا جھوٹھ جاننے والوں سے ہے اور سیدھی راہ بھولے ہوؤں میں سے ہے یعنے وہ لوگ جو دن قیامت کے کو

اور قرآن کو جھوٹھہ جانتے ہیں اور سیدھی راہ شریعت کی سے بھولے ہوئے ہیں وہ مرنے والا
اگر اُن میں سے ہے تو پہلی مہمانی اُس کی پانی گرم ہے دوزخ کا اور وہی شخص اندر آنے والا ہی
دوزخ میں دن قیامت کے إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِينِ بیشک یہ جو کہا ان تینوں فرقوں کا
حال ہر طرح یہ بات سچ ہے اور تحقیق ہے کچھہ اس میں شک نہیں فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ
پھر تسبیح کہو ساتھ نام پروردگار اپنے بہت بزرگ اور بڑے کی یعنے اُسی اپنے پروردگار کا نام
پڑھو جو وہ بے نہایت بزرگ اور صاحب عزت اور عظمت ہے کہتے ہیں کہ جب یہ آیت آئی تو
حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اجْعَلُوهَا فِي رُكُوعِكُمْ یعنے کہو نماز کے رکوع میں کہ
سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ * * * * * * * * * * * * * * * *

سُورَةُ الْحَدِيدِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | تِسْعٌ وَعِشْرُونَ آيَةً

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ پاکیزہ اور ستھری طرح سے یاد کیا
کرتے ہیں خدا تعالیٰ کو جو کچھہ کہ ہے آسمانوں اور زمین میں یعنے چاند سورج تارے اور فرشتے آسمانوں میں
اور جانور چرند اور پرند اور درخت اور پہاڑ یہ سب خدا تعالیٰ کی یاد کرتے ہیں سب عیب اور نقصانوں سے
پاک جان کر اور وہ خدا تعالیٰ بہت زبردست ہے اپنی قدرت سے حکمت جاننے والا ہے جو اُس نے بنایا اور
پیدا کیا ہے حکمت اور بھلائی سے خالی نہیں لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ
عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اُسی کے واسطے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی یعنے اُسی کے لائق
ہے اور وہی لائق ہے بادشاہت کرنی آسمانوں اور زمین کی جو جلاتا ہے یعنے پیدا کرتا ہے اور مارتا ہے
اور وہ سب چیزوں پر قدرت رکھتا ہے هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ
شَيْءٍ عَلِيمٌ وہی خدا تعالیٰ سب چیزوں سے پہلے تھا اور سب چیزوں سے آخر ہو گا یعنے خدا تعالیٰ
ہمیشہ سے ہے جس ہمیشہ کا اوّل نہو اور سب چیزوں کو پیدا کیا اُس نے اور سب چیزیں جاتی رہیں گے
اور وہ رہے گا ہمیشہ جس ہمیشہ کا آخر نہو اور خدا تعالیٰ کھلا اور آشکارا ہے صریح اپنی قدرتوں سے
اور چھپا ہے اپنی ذات سے جو کوئی اُسے سمجھہ نہ سکے یعنے خدا تعالیٰ ظاہری صفتوں اور قدرتوں سے
جو ہر کوئی ہر بات میں کہتا ہے کہ یہ کام خدا تعالیٰ چاہے گا تو ہو گا اور یہ خدا تعالیٰ نے کیا اور یہ کریگا
تو ہو گا اور نکریگا اور نچاہے تو نہو گا پھر گویا کہ سب کچھہ وہی کرتا ہے اور چھپا ہوا ایسا ہے جو کوئی ہرگز اُس کو
نہیں سمجھہ سکتا جو کیسا ہے اور کیسا نہیں اور خدا تعالیٰ سب چیز کا جاننے والا ہے هُوَ الَّذِي خَلَقَ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ خدا تعالیٰ وہ ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پھر قصد کیا عرش کا اور یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْھَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْھَا جانتا ہے خدا تعالیٰ جو کچھ کہ اندر آتا ہے بیچ زمین کے جیسے کہ بیج بوتے ہیں اور مینھ کا پانی اور جو کچھ کہ باہر نکلتا ہے زمین سے جیسے کہ اناج اور درخت اور گلزار اور گھانس اور اسی طرح کا جو سب دواؤں کے کام آتا ہے اور سب نعمتیں زمین سے پیدا ہوتی ہیں اور جو کچھ کہ نیچے اترتا ہے آسمان سے جیسے مینھ اور فرشتے اور جو کچھ کہ اوپر جاتا ہے آسمان میں زمین سے جیسے بھلے برے کام آدمیوں کے اور فریاد اور آہ مظلوموں کی اور دعا اور تسبیح نیک بندوں کی جو فرشتے لیکر اوپر جاتے ہیں یہ سب خدا تعالیٰ جانتا ہے وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَ مَا کُنْتُمْ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ اور خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے جہاں تم ہو اور خدا تعالیٰ دیکھنے والا ہے تمہارے کاموں کا جو تم کرتے ہو یعنے کوئی کام اور کوئی مکان اور کوئی چیز خدا تعالیٰ سے چھپا ہوا نہیں ہے لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَی اللّٰہِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ اسی کے واسطے ہے بادشاہت آسمانوں اور زمین کی یعنے اسی کے لائق ہے بادشاہت اور وہی لائق ہے بادشاہت آسمانوں اور زمین کے اور خدا تعالیٰ ہی کی طرف پھیرے جاوینگے سب کام یعنے سب کچھ اس کے آگے جا حاضر ہونگے قیامت کو اور وہ ایسا خدا تعالیٰ ہے جو یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّھَارِ وَیُوْلِجُ النَّھَارَ فِی الَّیْلِ وَھُوَ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ اندر لاتا ہے رات کو دن میں یعنے دن بڑا کرتا ہے اور رات چھوٹی گرمیوں میں اور پھر دن کو اندر لاتا ہے رات میں یعنے دن چھوٹا اور رات بڑی کرتا ہے جاڑے میں اور خدا تعالیٰ جاننے والا ہے بھیدوں اور خیالوں کا جو دلوں میں ہیں یعنے جو کوئی کہ کچھ دل میں خیال کرے اور زبان سے نکلے اسے بھی خدا تعالیٰ جانتا ہے پھر جب کہ تحقیق ہو چکا کہ خدا تعالیٰ بادشاہ زبردست ہے آسمانوں اور زمین کا اور سب چیزوں کا پیدا کرنیوالا اور ہمیشہ ہے اور ہمیشہ رہیگا اور سب باتوں کا اور سب کاموں کا جاننے والا ہے اور سب کچھ اس کے آگے حاضر ہونگے تو پھر ضرور ہے کہ اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَکُمْ مُّسْتَخْلَفِیْنَ فِیْہِ مانو اور ایمان لاؤ خدا تعالیٰ پر اور اس کے بھیجے ہوئے پر اور دو اور بانٹو حقداروں کو اور محتاجوں کو اس چیز سے جو کیا تمکو خدا تعالیٰ نے مالک اور خلیفہ اس چیز میں یعنے گذرے ہوئے لوگوں کا مال جو خدا تعالیٰ نے تمہارے اختیار میں کیا اپنے فضل سے اس میں سے دو فقیروں اور حقداروں کو فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَاَنْفَقُوْا لَھُمْ اَجْرٌ کَبِیْرٌ پھر وہ لوگ جو ایمان لائے تم میں سے خدا تعالیٰ اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور دیا اپنے مال سے حقداروں اور محتاجوں کو

اُن لوگوں کے واسطے ہے بدلا بہت بڑا یعنے اُن کو بڑا ثواب ملیگا بہشت میں وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ لِتُؤْمِنُوا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ أَخَذَ مِيثَاقَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ اور کیا ہوا تمکو جو خدا تعالیٰ کو نہیں مانتے اور ایمان نہیں لاتے اور اُس پر کہ بھیجا ہوا اُلا تا ہے تمکو معجزے دکھا کر تو ایمان لاؤ اور مانو تم اپنے پروردگار کو اور مقرر لیچکا ہے خدا تعالیٰ قول و قرار تم سے یعنی خداوندی کا اور شریک نکرنے پر اگر ہو تم ماننے والے اور سچ جانتے والے اس بات کے هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَإِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ خدا تعالیٰ وہ ہے جو نیچے بھیجتا ہے اپنے بندے خاص محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اوپر آیتیں روشن قرآن کی اسواسطے جو باہر نکالے تمکو اندھیرے کفر کے سے طرف روشنائی دین اسلام کے اور یہ اندھیرا اور روشنائی مرنے کے بعد سب کو معلوم ہوگا اور بیشک خدا تعالیٰ تم پر مہربان اور بخشش کرنے والا ہے وَمَا لَكُمْ أَلَّا تُنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ اور کیا ہوا تمکو اور کیا فائدہ دیکھتے ہو اُس میں کہ نہیں دیتے اپنے مال سے خدا تعالیٰ کی راہ میں اور اُس پر کہ خدا تعالیٰ کو ہی ورثہ پانا آسمانوں اور زمین کا یعنے رہنے والے آسمان اور زمین کے سب اپنا مال اسباب چھوڑ کے مریں گے سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی مالک وارث نہوگا یہ بات سچ ہے سمجھو اور خدا تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرو لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ أُولٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوا وَكُلًّا وَعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ برابر نہیں ہے تم میں سے اے مسلمانوں جو کوئی دیوے خدا تعالیٰ کی راہ میں پہلے فتح کئے سے اور لڑے کافروں سے اُن لوگوں کا بہت بڑا درجہ اور رتبہ ہے اُن لوگوں سے جو دیویں خدا تعالیٰ کی راہ میں پیچھے فتح کی اور لڑیں خدا تعالیٰ کی راہ میں اور اُن سب مسلمانوں کو وعدہ دیا ہے خدا تعالیٰ نے اچھا و نیک بہشت کا لیکن تفاوت ہوگا جنھوں نے فتح سے پہلے دیا مال اُن کو بہت بڑا درجہ ملیگا اُن لوگوں سے جنھوں نے پیچھے فتح کے دیا مال اور خدا تعالیٰ خبردار ہے اُن چیزوں سے جو تم کرتے ہو خدا تعالیٰ سے کچھ ذرا چھپا ہوا نہیں ہے مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ وَلَهُ أَجْرٌ كَرِيمٌ کون ہے ایسا جو قرض دیوے خدا تعالیٰ کو قرض اچھا خوشی سے اور محبت سے پھر خدا تعالیٰ دگنا دیوے اُسکا وہ قرض اُسکو اور واسطے اُسکے بدلا ہے اور بہت اچھا بہشت اور نعمتیں اُس کی يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعٰى نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ جس دن دیکھے تو مسلمان مردوں اور عورتوں کو پل صراط پر جو دوڑے گی روشنی اُن کے ایمان کے سبب

ع ۱

آگے اُن کے جو آرام سے اچھی طرح چلیں اور داہنی طرف بھی ہوگی روشنی جو بہشت کی طرف جاویں اور
کہیگا فرشتہ اُن کو کہ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ذٰلِكَ
هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ خوشخبری تمکو آج باغوں میں جانے کی جو بہتی ہیں نیچے پیڑوں اُن باغوں کے
نہریں ہمیشہ رہو گے اُن باغوں میں یہ بڑا ہے مقصود اور مراد پانا ہے کہتے ہیں کہ پل صراط کی راہ بہت
اندھیری ہے اور سب کو چلنا ہے اُس راہ میں لیکن مومن اپنے صدق ایمان کی روشنی میں جاویں گے
اور کافر اور منافق اندھیرے میں حیران رہیں گے اور مومنوں کی روشنی دیکھ کر مانگیں گے جیسے کہ
خدا تعالیٰ فرماتا ہے يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ
نُّوْرِكُمْ جس دن کہیں گے منافق مرد اور عورتیں اُن لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں دنیا میں کہ دیکھو
ہمکو ذرا ٹھہرو اور توقف کرو تو لیویں ہم تمہاری روشنی سے روشنی قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ
فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا کہا جاویگا یعنے کہیں گے فرشتے یا مومن جواب دیوینگے منافقوں کو کہ پھر جاؤ پیچھے اپنے
جہاں سے آئے ہو یعنے دنیا میں جاکر پھر ڈھونڈو روشنی جو یہاں روشنی بغیر لائے وہاں سے ہاتھ نہیں
آتی منافق یہ بات سُنکر جانیں گے کہ ہمارے پیچھے روشنی ہے اس گمان سے پیچھے پھر کر دیکھیں گے تو
فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ
پھر ماری جاویگی یعنے پیدا ہو ویگی درمیان مومنوں اور منافقوں کے دیوار اونچی قلعہ کے سی جو اُس
دیوار میں ہوگا دروازہ سو اُس کے اندر مہربانی ہوگی اور باہر اُس کے دُکھ اور خرابی لیکن جب منافق
پیچھے دیکھیں گے تو روشنی نظر نہ آویگی تو پھر مومنوں کی طرف پھریں گے تو دیکھیں گے کہ بیچ میں ایک
دیوار ہے اور اُس میں ایک دروازے سے روشنی نظر آتی ہے اور اُس روشنی میں مومن چلے جاتے ہیں
بہشت کی طرف یہ دیکھکر پھر يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ
وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ
پکاریں گے منافق کہ اے مومنوں کیا ہم نہ تھے تمہارے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور روزے رکھتے تھے
یعنے ہم تمہارے ساتھ نماز روزہ کرتے تھے دنیا میں اب ساتھ ہمارا کیوں چھوڑتے ہو مومن
کہیں گے ہاں تم تھے ہمارے ساتھ پر تمنے خرابی میں ڈالا اپنے آپ کو نفاق سے اور ڈھیل کی
توبہ کرنے میں اور شک لائے تم محمد صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے پیغمبر ہونے میں اور دغا دی تمکو تمہاری
آرزو نے جب تک کہ آیا حکم خدا تعالیٰ کا تمہارے مارنے کو تب موئے تم یعنے مرنے کے وقت
تلک تم دہوکے میں رہے کہ یہ پیغمبر سچ ہے یا نہیں اور اس بات سے توبہ نکی اور یقین نہ لائے پیغمبر صلی اللہ

واک دیکھ راہ اور دغا دیکر تمکو دور لے گیا خدا تعالیٰ سے دغا باز شیطان یا تمہارے دل کا یقین دور لیگیا تمکو
فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَاْوٰىكُمُ النَّارُ هِيَ مَوْلٰىكُمْ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ
پھر آج نہ لیا جاویگا تم سے اے منافقو کچھ بدلے عذاب دینے کے اور نہ کافروں سے لیا جاوے گا
جگہہ کافروں کی اور تمہاری اے منافقو آگ دوزخ کی ہے یہ آگ دوست اور رفیق ہے تمہاری
اور آگ بری جگہہ ہے پھر جا رہنے کی ۔ اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ
وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ای کیا نہیں آیا وہ وقت اُن لوگوں کو جو ظاہر میں ایمان لائے ہیں جو ڈریں
اور نرم ہو دل اُن کا خدا تعالیٰ کی یاد کیواسطے اور اُس چیز کے واسطے جو اُتری ہے سچ اور درست
یعنے اتنے معجزے اور دلیلیں دیکھیں منافقوں نے اور اب تک اُن کے یقین لانے کا وقت
نہیں آیا جو قرآن کو سچ جانیں وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ
فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ اور نہ ہو دیں مانند اُن لوگوں کی جنکو دی کتاب تم سے پہلے یعنے
یہود اور نصاریٰ کی مانند نہو تم دراز اور لمبی ہوئی اُنکو مہلت پھر سخت ہوا دل اُن کا اور بہت لوگ
اُن لوگوں سے باہر نکل گئے حد انصاف اور دین کے سے اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ
مَوْتِهَا قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ جانو تم اِس بات کو کہ خدا تعالیٰ جلاتا ہی
زمین کو اُس کے مرنے کے پیچھے یعنے جب خشک اور لائق اُگنے کسی چیز کے نہیں ہوتی تب زندہ کرتا ہی
مینھ برسا کر جو ہزاروں طرح کا سبزہ نکلتا ہے بیشک ہمنے روشن کیا نشانیاں تمہارے واسطے اپنی
قدرت کی شاید کہ تم سمجھو اور جانو عقل سے جو اسی طرح مردوں کو گوروں سے اُٹھا کر جلاویں گے
اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ
بیشک خیرات کرنے والے مرد اور عورتیں اور جنہوں نے قرض دیا خدا تعالیٰ کو قرض دینا اچھا
خوشی اور محبت سے اُن کو دُگنا کیا جاویگا وہ قرض اُن کا اور واسطے اُن لوگوں کے بدلا ہے
بڑا اچھا خاص ہی وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ
رَبِّهِمْ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں ساتھ خدا تعالیٰ کے
اور اُس کے بھیجے ہوئے وہی سچے ہیں اور گواہی دیتے ہیں آگے اپنے پروردگار کے اور واسطے اُن
لوگوں کے بدلا ہے اُن کے کاموں کا اور روشنی ہوگی اُن کو قیامت میں یا گوروں میں وَالَّذِيْنَ
كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ وہ لوگ جو کافر ہوئے اور جھوٹھا جانا
قرآن اور پیغمبر کو وہ لوگ رہنے والے ہیں دوزخ میں اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا

لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ط جانو تم اسی دنیا کے
جاہنے والو کہ سوائے اسکے نہیں یعنے مقرر زندگانی دنیا کی کھیل اور نکما کام بحاصل ہے اور ظاہر کا
بناؤ ہے اپنے کھانے اور پوشاک اور اسباب سے اور بڑائی ہے آپسمیں تمکو اور تسیخی بہت مال
اور اولاد و سے یہ تھوڑے دنوں میں سب کھیل جاتا رہیگا حکم اور خرابی حاصل ہوگی ان سب باتوں کی
مثال ایسی ہے کہ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ
حُطَامًا جیسے کہ مینہ برستا ہے زمین پر اور سب طرح کا پھول اور سبزہ اُگ کر خوش کرتا ہے
بونے والے زمیندار کو پھر کئی دن پیچھے اُس کی طراوت جاتی ہے اور مرجھاتا ہے پھر دیکھے تو
اُسے زرد۔ پھر بعد زردی کے ٹوٹ کر ہوتا ہے خراب جلانے کے لائق ایسا ہی حال ہے دنیا کے
مال کا پھر جو کوئی ایسی چیز کی محنت میں اور جمع کرنے میں مال کے رہیگا اُسے وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ
شَدِيْدٌ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ○ آخرت میں بڑا عذاب
ہوگا اور جو کوئی مال جمع نکرے گا اور خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریگا اُس پر بخشش ہوگی خدا تعالیٰ
سے اور خوشی حاصل ہوگی اُسے اور نہیں ہے دنیا۔ یعنے مقرر ہے دنیا کا جینا جیسے مال دغا اور دھوکا
جو ظاہر دیکھنے میں تو اچھا ہووے اور در اصل خراب اور نکما ہووے اور پُرانا سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ
مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لا دوڑو اور آگے بڑھو اپنے پروردگار کے
مہربانی کی طرف یعنی جن کاموں سے خدا تعالیٰ مہربانی کرتا ہے اُن کاموں کے کرنے میں جلدی کرو
سستی نکرو تو جاؤ گے بہشت میں جو چوڑان اس بہشت کی مانند چوڑان آسمان اور زمین
کی ہے پھر ایسا بہشت اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ
ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ○ تیار کیا ہوا ہے واسطے اُن لوگوں کی جو ایمان لائے ہیں
خدا تعالیٰ اور اُس کے پیغمبروں پر یہ بہشت فضل خدا تعالیٰ کا ہے۔ دیتا ہے جسے چاہتا ہے
اور خدا تعالیٰ صاحب اور مالک بہت بڑے فضل کا ہے مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ
وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ○ نہیں پہنچتی کسی
طرح کی مصیبت اور آفت ملک میں جیسے کال یا لوٹ یا نقصان مال کا اور نہ بیچ بدنوں تمہارے کے
آفت پہنچتی ہے۔ جیسے بیماری یا مفلسی یا غم اولاد اور دوستوں کا مگر بیچ لوح محفوظ کے لکھا ہے
پہلے اُن مصیبتوں کے پیدا ہونے سے یعنے جو مصیبت کسو طرح کی کسو پر آتی ہے تو وہ پہلے ہی
روز کی لکھی ہوئی ہے لوح محفوظ میں یعنے بغیر تقدیر کے کچھ نہیں ہوتا بیشک یہ لکھنا پہلے اُس کے

ظاہر ہونے سے خدائیتعالیٰ پر آسان ہے۔ یعنے خدائیتعالیٰ کو ایسے کام کچھ مشکل نہیں اور یہ بات تمہیں
اسواسطے کہی لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ
فَخُوْرِۨ ۝ تو تم غم نکھاؤ اوپر اُس چیز کے جو جاتی رہی تم سے۔ یعنے اگر مال کا نقصان ہوا یا کوئی عزیز
یا اولاد تمہاری مرے تو غم نکھاؤ اور جانو کہ خدائیتعالیٰ کی تقدیر سے ہوا۔ اور نخوش ہو اور شیخی نکرو۔
اُس چیز سے جو کچھ دیا ہے تمکو جیسے مال دولت اور حسن اور زور ایسے نجانو کہ ہمیشہ مقرر رہیگا اور خدائیتعالیٰ
دوست نہیں رکھتا کسی شیخی کرنے والے اترانے والے کو الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ
بِالْبُخْلِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ وہ لوگ جو بخیلی کرتے ہیں آپ اور لوگوں کو
بخیلی سکھاتے ہیں۔ اور جو کوئی منہ پھیرے سخاوت سے اور بخیلی اختیار کرے اور لوگوں کو خیرات
کرنے سے منع کرے پھر بیشک خدائیتعالیٰ بے پرواہ ہے تعریف کیا ہوا ہے سب خوبیوں سے
لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ
بیشک ہمنے بھیجا اپنے پیغمبروں کو ساتھ نشانیوں اور معجزوں کے اور بھیجی ہمنے اُن پیغمبروں کے
ساتھ کتاب اور ترازو جو کتاب سے لوگ اپنی راہ نجات اور امن کی جانیں اور ترازو سے کسی کو
حق سے کم و زیادہ ندیویں اور قائم ہوویں لوگ عدل اور انصاف پر وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ
شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝
اور نیچے بھیجا ہمنے لوہا جو اُس میں لڑائی کا اسباب سخت اور زبردست ہے یعنے لوہے سے ہتھیار
بناکر دشمنوں کو مارتے ہیں جیسے تلوار اور نیزہ اور خنجر اور اپنے تئیں بچاتے بھی ہو دشمن سے جیسے
زرہ بکتر اور خود اور نفع ہے لوہے میں لوگوں کو تمہاری کسب کے جو کوئی چیز لوہے سے خالی
نہیں سب محتاج لوہے کے ہیں اور ہتھیار لوہے کے اسواسطے بھیجے ہیں تو جانے اور آزمادیں
خدائیتعالیٰ جو کون ہمراہی اور مدد کرتا ہے اُسکے دین کی اور اُسکے پیغمبر کی یعنے کون خدائیتعالیٰ کی
راہ میں لڑتا ہے اور جان دیتا ہے بغیر دیکھے ہوئے بیشک خدائیتعالیٰ دین اسلام کے دشمنوں پر
مضبوط زبردست ہے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ
مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ اور بیشک ہمنے بھیجا نوح نبی علیہ السلام کو اور ابراہیم
نبی علیہ السلام کو اور رکھی ہمنے اُن نبیوں کی اولاد میں پیغمبری یعنے اُن کی اولاد سے بہت پیغمبر پیدا
کیئے اور دی اُن پیغمبروں کو کتاب پھر اُن کی اُمت سے دین اسلام کی راہ پانے والے ہیں
تھوڑی اور بہت اُن کی اُمت سے باہر گئی کتاب اور رسول کے فرمان سے یعنے تھوڑے مسلمان ہوئے

ربع
یعنی اترانے
والا جتاتا ہے
سب

ع ۱۹

اور بہت کافر ہوئے ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۵ ۢ
پھر پیچھے سے لائے ہم اوپر نشانیوں نوح اور ابراہیم علیہما السلام کے اپنے رسولوں کو یعنے حضرت نوح
علیہ السلام کے پیچھے حضرت ہود اور حضرت صالح کو بھیجا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے حضرت
اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہما السلام کو بھیجا۔ اور ان پیغمبروں کے پیچھے لائے ہم عیسےٰ بیٹے مریم علیہما
السلام کو اور دی ہمنے عیسےٰ علیہ السلام کو کتاب انجیل وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّ
رَحْمَةً ۭ وَرَهْبَانِيَّةَۨ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اور ڈالا ہمنے اُن کے دلوں میں جو پیچھے حضرت
عیسےٰ کے دین کے چلے مہربانی اور بخشش کرنا آپس میں اور اُنہوں نے دین میں محنت کرنی پیدا کی
اپنی خوشی سے جو ہمنے نہ لکھی تھی اُن پر یعنے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی امت نے بڑی مشقت اپنے اوپر
قبول کی تھی جیسے کہ کھانا پہننا اور آرام سے رہنا سب چھوڑ دیا تھا سو یہ مشقت ہمنے اوپر اُن کے
فرض نکی تھی اِلَّا ابْتِغَاۗءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا لیکن اُنھوں نے واسطے خوشی
ہونے خدا تعالیٰ کے وہ مشقت اپنے اوپر قبول کی تھی پھر نہ دھیان میں رکھا خدا تعالیٰ کی خوشی کو
جیسا دھیان میں رکھنا چاہیئے تھا یعنے کہا اُن کی امت کے لوگوں نے کہ حضرت عیسےٰ بیٹا خدا کا ہے
توبہ ہے اِس بات سے اور بعضوں نے توفیق ایمان کی پائی جو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
ایمان لائے پھر فرماتا ہے خدا تعالیٰ ایمان لانے والوں کو فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ
وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ پھر دیا ہمنے اُن کو جو ایمان لائے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور حضرت
عیسےٰ علیہ السلام کی امت سے دیا بدلا اُن کے ایمان کے لانیکا اور بہت لوگ حضرت عیسےٰ علیہ السلام
کی امت سے باہر نکل گئے حد حکم انجیل کے سے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ
يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝
اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم اگلے پیغمبروں پر ڈرو خدا تعالیٰ سے اور ایمان لاؤ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم پر جو بھیجا ہوا خدا تعالیٰ کا ہے تو دیوے خدا تعالیٰ تمکو دو حصہ اپنی بخشش سے ایک حصّہ
اگلے پیغمبروں پر ایمان لانے کا اور دوسرا حصّہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کے سبب اور
کرے خدا تعالیٰ واسطے تمہارے روشنی کو جو اُس روشنی میں چلو پل صراط پر اور بخشے تمکو گناہ تمہارے
اور خدا تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰي شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ
وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ تو جانے یہود نصاریٰ
جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہیں لائے کہ ہرگز قدرت نہ پاویں گے کسی چیز پر خدا تعالیٰ کے فضل سے

یعنے جس پر خدا تعالیٰ نے فضل کیا ہے اس سے فضل خدا تعالیٰ کا ذرا بھی نہ لے سکیں گے اور بیشک فضل خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور خدا تعالیٰ مالک اور صاحب ہے بڑے فضل کا جو اس کی انتہا نہیں ہے

سورۃ المجادلۃ مدنیۃ وھی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | اثنتا وعشرون آیۃ

لائے ہیں کہ ایک دن اوس بن صامت رضی اللہ عنہ نے خواہش کے ساتھ خولہ بنتی ثعلبہ کی کہ جورو اس کی تھی خولہ نے اوس سنی سے منع کیا اور اس نے اسکو کہا انت علی کظہر امی یعنے تو اوپر میرے مانند پشت ماں میری کی ہے اور اس کے تئیں ظہار کہتے ہیں اور بیچ جاہلیت کے طلاق تھا خولہ نے بیچ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آکر فریاد کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تو اوپر اس کے حرام ہوئی کہا کہ یا رسول اللہ اس نے اوپر میرے طلاق نہیں کیا کہا پیغمبر نے کہ گمان نہیں لیجاتا میں مگر یہ کہ تو اوپر اس کے حرام ہوئی خولہ سبب کثرت لڑکوں کیسے کہ جو ر وسال تھی اور جدائی دوستدار دیرینہ کیسے نہایت غمگین ہوئی پھر جناب رسالت پناہ میں عرض کی بہی جواب سنا منہ نیاز کا طرف جناب بے نیاز کے کیا اسی وقت یہ آیت آئی کہ

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ۝ تحقیق سنا اللہ نے سخن اس عورت کا کہ جھگڑا کیا ساتھ تیرے بیچ مقدمہ خاوند اپنے کے۔ اور فریاد کی۔ اور گلہ اپنا اٹھایا طرف اللہ کے اور اللہ سنتا ہے جواب دینا۔ اور بات پھیرنا تمہارا دونوں کا۔ یعنے تو کہتا تھا کہ اوپر اس کے حرام ہوئی اور وہ کہتی تھی مجھکو طلاق نہیں دیا۔ تحقیق کہ اللہ سننے والا ہے۔ یعنے باتیں لوگوں کی دیکھنے والا ہے یعنے احوال لوگوں کا اَلَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآىِٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔیْ وَلَدْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝ وہ لوگ کہ ظہار کریں تم لوگوں میں سے عورتوں اپنی سے یعنے کہیں کہ پیٹھ تیری اوپر میرے مانند پیٹھ ماں میری کی ہے نہیں ہیں وہ عورتیں ان کی مائیں ان کی یعنے ساتھ کہنے اس لفظ کے عورت کسی کی ماں اس کی نہیں ہوتی نہیں ہیں مائیں ان کی مگر وہ عورتیں کہ جنا ہے انھوں نے ان کو اور تحقیق کہتے ہیں مرد ناشناختہ اور نادانستہ ایک بات اور جھوٹھ کہ ہرگز جورو ماں نہیں ہوتی اور تحقیق کہ اللہ معاف کرنے والا ہے گناہ توبہ کرنیوالوں کی اس قول سے بخشنے والا ہے خاص ان کو ساتھ قبول کرنے کفارہ کے

یعنے اس کتاب سے پیغمبر کی احوال شکر جتنا ۔۔۔ چیز سکیں ۔۔۔ وہ رحمت علیہ ہے ۔۔۔ رسول اللہ ۔۔۔ اسکا فضل بہت نہیں ۔۔۔ اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ

اسلام سے پہلے مرد اگر عورت کو کہتا تو میری ماں ہے تو ساری عمر وہ اس پر حرام ہوتی

الجزء ۲۸ ع ۱

حضرت کے وقت میں ایک مسلمان آپ سے ۔۔۔ اپنی عورت کو یہ بول بول ۔۔۔ عورت آئی ۔۔۔ حضرت نے فرمایا ۔۔۔ وہ تجھکو ۔۔۔ ۔۔۔ فرمایا کہ جب حکم آیا

وَالَّذِينَ يُظٰهِرُونَ مِن نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مِّن قَبْلِ أَن يَتَمَآسَّا
ذٰلِكُمْ تُوعَظُونَ بِهٖ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ اور وہ لوگ کہ ظہار کرتے ہیں
عورتوں اپنی سے پس پھر پھریں ساتھ توڑنے اس کے کہ کہا ہے (یعنے قصد کریں اوپر وطی اسکیکے
یا امساک کریں عورت کو اوپر زوجیت کے پیچھے ظہار کے اور اگرچہ ایک لحظہ ہووے یہ قول امام شافعی کا ہے
یا وطی کریں ساتھ مذہب امام مالک کے اور نزدیک اسکے پھرنا ساتھ وطی کے ہووے پس اوپر ہر
تقدیر کے کفارہ چاہیے دینی اور کفارات یہ ہے) پس اوپر اس کے ہے آزاد کرنا بندہ کا (خواہ مومن
خواہ ذمی - خواہ بڑا خواہ چھوٹا بقول امام اعظم کے اور شافعی کہتے ہیں بندہ مومن ہووے) آگے کہ
کہ ظہار کرنے والا اور ظہار کیا گیا مساس کریں ایک دوسرے کو اور فائدہ مند ہوویں آپس میں یہ حکم ساتھ
کفارہ کے نصیحت دیئے جاتے ہو ساتھ اس کے (تو ایسا لفظ نکہو) اور اللہ ساتھ اس چیز کے
کہ کرتے ہو تم خبردار ہے یعنے اوپر اسکے پوشیدہ نہیں رہتا فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ
مِن قَبْلِ أَن يَتَمَآسَّا فَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا ذٰلِكَ
لِتُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ وَتِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ وَلِلْكٰفِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ پس جو کوئی نپاوے
بندہ یا بندہ رکھتا ہے اور ساتھ خدمت اسکیکے محتاج ہے پس اوپر اس کے ہیں روزے دو مہینے کی
لگاتار یعنے بیچ میں نکھاوے بے عذر اور اگر کھاوے شمار نئے سرے سے کرے اور یہ روزے چاہیے
کہ آگے اس سے رکھیں کہ آپس میں جماع نکریں پس جو کوئی روزے نرکھ سکے پس واسطے اسکے ہے
کھلانا ساٹھ مسکینوں کا ہر ایک مسکین کو نیم صاع گیہوں سے اور ایک صاع سب اناجوں سے
یہ بیان تمام ظاہر اسکا ساتھ اس احکام کے مقرر ہوا تو ایمان لاویں خاص خدا کو اور پیغمبر اسکے کو
ساتھ قبول کرنے امر اور نہی کے اور یہ حکم حدیں اللہ کی ہیں کہ اس سے گذرنا گناہ ہیں اور خاص
کافروں کو یعنے فرمان نقبول کرنیوالوں کو عذاب درد دینے والا ہے بیچ آخرت کے إِنَّ الَّذِينَ يُحَآدُّونَ
اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ كُبِتُوا كَمَا كُبِتَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَقَدْ أَنزَلْنَآ آيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ وَلِلْكٰفِرِينَ
عَذَابٌ مُّهِينٌ تحقیق وہ لوگ کہ مخالفت کرتے ہیں ساتھ اللہ اور رسول اس کے کے یعنے حدوں امر اور
نہی سے تجاوز کرتے ہیں خوار اور نگونسار کیے جاویں جیسے کہ خوار ہوئے وہ لوگ کہ آگے ان سے
تھے اور تحقیق بھیجا ہم نے آیتوں روشن کو یعنے قرآن کو دلالت کرنے والا اوپر صدق حضرت صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم کے اور واسطے کافروں کو ہے ہر وقت عذاب خوار اور رسوا کرنیوالا يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيعًا
فَيُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا أَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوهُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ یاد کر اس دن کو کہ اٹھادے

اللہ اُن کو قبروں سے سبھوں کو کہ ایک اُٹھنے بغیر نہ رہے پس خبر دیوے اُن کو ساتھ اُس چیز کے کہ کئی ہوویں گناہ رکھا ہووے اللہ نے عمل اُن کے کو اور وہ بھول گئے ہوویں اور اللہ اوپر سب چیز کے اعمال اور احوال لوگوں کے سے گواہ ہے اور مناسب اُسکے بدلا دیویگا اور کوئی گواہی اُس کی رد نکر سکیگا۔ کشاف میں مذکور ہے کہ ربیعہ بیٹا عمرو کا اور حبیب بھائی اُسکا ساتھ صفوان بیٹے امیہ کی حدیث کرتی تھی ایک نے کہا ایا اللہ جانتا ہے جو کچھ کہ کہتے ہیں ہم دوسرے نے کہا بعضی بات جانتا ہے اور بعضی نہیں جانتا اور تیسرے نے کہا اگر بعضی جانتا ہے سب ہی جانتا ہی یہ آیت آئی کہ

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا أَدْنَىٰ مِن ذَٰلِكَ وَلَا أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا كَانُوا ۖ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ○

ایا نہیں جانتا تو کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے نہ ہووے تین آدمی بھید کہنے والوں سے آپس میں مگر جو خدا چوتھا اُن کا ہے ساتھ جاننے کے اور نہ پانچ بھید کہنے والے ہوویں مگر وہ چھٹا اُن کا ہے اور نہ کم ہوویں تین عدد سے اور نہ زیادہ ہوویں پانچ عدد سے مگر وہ ساتھ اُن کے ہے ساتھ علم جاننے کے جس جگہہ کہ ہوویں پس خبر دیوے اُن کو ساتھ اُس کے کہ کیا ہے بیچ دنیا کے دن قیامت کے تحقیق کہ اللہ اوپر سب چیز کے دانا ہے

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نُهُوا عَنِ النَّجْوَىٰ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَيَتَنَاجَوْنَ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ وَإِذَا جَاءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللَّهُ وَيَقُولُونَ فِي أَنفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللَّهُ بِمَا نَقُولُ ۚ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ يَصْلَوْنَهَا ۖ فَبِئْسَ الْمَصِيرُ ○

ایا نہیں دیکھتا تو طرف اُن لوگوں کی کہ باز رکھے گئے ہیں راز کہنے سے آپس میں پس پھر پھرتے ہیں ساتھ اُس چیز کے کہ منع کئے گئے تھے اُس سے اور بھید کہتے ہیں از روئے لڑائی کے ساتھ اُس چیز کے کہ گناہ کرتے ہیں اور ساتھ بے انصافی کے بیچ حق اہل ایمان کے اور ساتھ نافرمانی پیغمبر علیہ السلام کے اور جب آویں یہود طرف تیری سلام کہیں تجکو ساتھ اُس چیز کے کہ تحیت نہیں کہی تجکو اللہ نے اور کہتے ہیں یہود آپس میں کیوں عذاب نہیں کرتا خدا ہمارے تئیں ساتھ اُس چیز کے کہ کہتے ہیں ہم یعنی پیغمبر اُسکے کو کفایت ہے اُن کو دوزخ واسطے عذاب کے آویں بیچ اُسکے پس بری پھرنے کی جگہہ ہی یعنی دوزخ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ○

اے ایمان لانے والو جس وقت راز کہو تم آپس میں پس راز نہ کہو تم ساتھ گناہ کے اور بے انصافی کے اور ساتھ نافرمانی پیغمبر کے جیسے کہ منافق اور یہود کرتے ہیں اور راز کہو تم ساتھ نیکی کے اور ساتھ پرہیزگاری کے اور ڈرو تم اللہ تعالیٰ سے وہ اللہ کہ تم طرف اُس کی جمع کئے جاؤ گے اور تمکو تمہارے اعمالوں پر جزا دیویگا اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْـًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ سوائے اسکے نہیں ہے کہ راز کہنا ساتھ گناہ و بے انصافی کے وسوسوں شیطان کے سے ہے تو غمگین کرے مسلمان کو نہیں ہے شیطان نقصان پہنچانے والا ساتھ کسی چیز کے مگر ساتھ رخصت اور حکم اللہ کے یعنے ساتھ تقدیر اور قضا اُسکی کے اور اوپر اللہ کے پس چاہیئے کہ توکل کریں ایمان لانے والے یعنے مشکلیں اپنی ساتھ اللہ کے چھوڑیں ایک جماعت اہل بدر کی بیچ مجلس حضرت رسالت پناہ کے آئی اور بعضے اصحابوں سے گرداگرد پیغمبر علیہ السلام کے بیٹھی تھی۔ بدر والی سلام کر کے مسجد میں کھڑی رہی اور کسی نے اُن کو جگہہ بیٹھنے کو نہ دی حضرت رسالت پناہ صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اُٹھ اے فلانے اُٹھ اے فلانے وہ اُٹھے اور جگہہ اہل بدر کو چھوڑ دی منافقوں نے مجال پاکر اس مقدمہ میں آغاز گلہ کا کیا آیت آئی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ○ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم جب کہا جاوے تمکو کہ جگہہ کشادہ کرو تم بیچ مجلسوں کے پس جگہہ کشادہ کرو اوپر لوگوں کے تا کہ کشادہ کرے اللہ تمکو قبروں میں یا بہشت میں یا دل تمہارے کھول دیوے اور جب کہا جاوے خاص تمکو کہ اُٹھو اور بلند تر جاؤ پس اُٹھو اور موضع میں مذکور ہے کہ جماعت مجلس حضرت پیغمبر کی میں بیٹھے تھے اور جب ایک کو اُن میں سے کسی کام کو باہر بلاتے تھے بجا ہتا تھا کہ اُٹھے یہ آیت اُتری اور تفسیر یادردی میں مذکور ہے کہ جب کہیں اُٹھو واسطے نماز جمعہ کے یعنے اذان جمعہ کی سنو اور دوڑو واسطے نماز کے تو بلند کرے اللہ درجے بہشت میں اُن لوگوں کو کہ ایمان لائے ہیں تم میں سے اور اُٹھاتا ہے اُن لوگوں کو کہ دیئے گئے ہیں علم یا ایمان درجے بلند درجوں مسلمانوں جاہل سے اسواسطے کہ مسلمان عالم بزرگتر ہے مسلمان جاہل سے کشف الاسرار میں آیا ہے کہ ابن مدعو سے روایت کیا ہے کہ اوزاعی رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا۔ میں نے کہا خبر دی مجھکو اُس عمل سے کہ بہترین اعمالوں کا ہے تو ساتھ اُس عمل کے مشغول ہوں میں کہا کہ کوئی درجہ بلند زیادہ علماؤں سے نہ دیکھا میں نے یہ خواب موافق آیت کے ہے کہ علمائے دین کو درجہ بڑا ہے یعنے دنیا میں

بزرگی وراثت انبیا علیہم السلام کی اور عقبیٰ میں بزرگی مرتبہ کی اور روایتیں علماؤں کی بزرگی میں بہت ہیں اس جگہ سب نہیں بیان کی کہ سبب طول کا تھا اور اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم دانا ہے نقل ہے کہ لوگ بہت تردد کرتے تھے اور بیچ جناب حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہت راز کہتے تھے اور ہر طرح کی باتیں پوچھتے تھے یہاں تک کہ حضرت تنگ آئے یہ آیت اتری

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ لَكُمْ وَأَطْهَرُ ۚ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ○ ای مسلمانوں جبوقت چاہو تم کہ راز کہو ساتھ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس آگے بھیجو تم پہلے راز کہنے اپنے کے صدقہ ساتھ مستحقوں کے یہ صدقہ دینا پہلے راز کہنے سے بہتر ہے خاص تمکو اور پاکیزہ بہت زیادہ واسطے کہ گناہ دور ہو دیں پس اگر نپاؤ تم وہ چیز کہ صدقہ دو پس اللہ بخشنے والا ہے تمکو خاص اس کسی کو کہ یہ گناہ کرے یعنے بغیر صدقے کے راز کہے مہربان ہے بندوں کو تکلیف نہیں دیتا مگر موافق طاقت کے اور حدیث میں ہے کہ دس رات دن یہ حکم رہا بعدہ منسوخ ہوا اور روایتیں اس حکم میں بہت ہیں اگر مفصل چاہے تفسیر حسینی میں دیکھے ءَأَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ ۚ فَإِذْ لَمْ تَفْعَلُوا وَتَابَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ایا ڈرے تم اور دشوار آیا تمکو وہ کہ آگے دو پہلے راز کہنے اپنے سے صدقے پس جبوقت نکیا تمنے اس کام کو اور پھر خدا ساتھ ہے تمہارے ساتھ توبہ کے - یعنے معاف کیا تم سے پس قائم رکھو تم نماز فریضہ کو اور دو تم زکوٰۃ واجبہ کو اور فرمانبرداری کرو تم اللہ کی اور رسول اسکے کی اور خدا دانا ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم حدیث میں ہے کہ عبداللہ بیٹا نبتل کا ایک منافق تھا ساتھ پیغمبر علیہ السلام کی نشست برخاست کرتا تھا اور باتیں حضرت کے ساتھ یہودوں کی کہتا تھا ایک دن حضرت بیچ حجرہ کے مع جماعت اصحاب کے بیٹھے تھے فرمایا کہ جلدی آویگا وہ آدمی کہ دل اسکا متکبر ہووے ناگاہ یہ مرد آیا حضرت نے فرمایا کہ تو کیوں مجھکو گالیاں دیتا ہے اور فلانہ فلانہ اصحاب تیرا اس منافق نے قسم کھائی اور یار دل اپنے کو لایا کہ سوگند کھا دیں کہ کبھی ہرگز بے ادبی نہیں کی یہ آیت اتری أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مَا هُمْ مِنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ وَيَحْلِفُونَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ○ ایا نہیں دیکھتا تو ان کو یعنے منافقوں کو کہ دوست پکڑا اس گروہ کو کہ غصہ پکڑا ہے اللہ نے اوپر ان کے نہیں ہیں منافق تم میں سے کہ مسلمان ہو تم اور نہ ان سے کہ یہود میں اور سوگند کھاتے ہیں ساتھ جھوٹھ کے یعنے ہم مسلمان ہیں اور

پیغمبر کو بزرگ جانتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ جھوٹھ کہتے ہیں اَعَدَّ اللّٰہُ لَہُمْ عَذَابًا شَدِیْدًا
اِنَّہُمْ سَآءَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ تیار کیا ہے اللہ نے واسطے اُن کے عذاب سخت دنیا
میں خواری اور رسوائی اور آخرت میں آگ دوزخ کی تحقیق کہ اُن کو برا ہے جو کچھ کہ ہیں کرتے ہیں
اِتَّخَذُوْٓا اَیْمَانَہُمْ جُنَّۃً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَلَہُمْ عَذَابٌ مُّہِیْنٌ آگے پکڑیں
قسمیں کہ کھائیں سپر یعنے پناہ پس باز رکھا لوگوں کو راہ اللہ کی سے ساتھ فتنہ انگیزی کے پس خاص
اُن کو ہے عذاب خوار کرنے والا لَنْ تُغْنِیَ عَنْہُمْ اَمْوَالُہُمْ وَلَآ اَوْلَادُہُمْ مِّنَ اللّٰہِ شَیْـًٔا ط
اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ہُمْ فِیْہَا خٰلِدُوْنَ دفع نکرے قیامت کے دن اُن سے مال اُن کا اور نہ اولاد
اُن کی عذاب اللہ کے سے کسی چیز کو اور وہ گروہ منافقوں کی یار ہیں دوزخ کے وہ بیچ دوزخ کے
ہمیشہ رہنے والے ہیں منافق بھی ساتھ ہمیشہ رہنے کے دوزخ میں کافر کا حکم رکھتے ہیں بلکہ انکو
عذاب اُن سے بھی سخت زیادہ ہوویگا یَوْمَ یَبْعَثُہُمُ اللّٰہُ جَمِیْعًا فَیَحْلِفُوْنَ لَہٗ کَمَا یَحْلِفُوْنَ
لَکُمْ وَیَحْسَبُوْنَ اَنَّہُمْ عَلٰی شَیْءٍ ط اَلَآ اِنَّہُمْ ہُمُ الْکٰذِبُوْنَ یاد کر اُس دن کو کہ اُٹھاویگا اللہ
سب منافقوں کو قبروں اُن کی سے پس سوگند کھاویں اللہ کی اوپر اسلام اور اخلاص اپنے کے
جیسے کہ سوگند کھاتے ہیں واسطے تمہارے اور اُس دن جانتے ہیں وہ کہ اوپر کس چیز کے ہیں
کہ کام کرتے ہیں کہ سوگند کھاتے ہیں اور اللہ فرماتا ہے جانو تم تحقیق کہ وہ یہی لوگ ہیں جھوٹھ
کہنے والے یعنے جھوٹھ اُن کا اُس مرتبہ کو پہنچا کہ ساتھ جاننے والے پوشیدہ اور آشکارا کے
بھی جھوٹھ بولتے ہیں اِسْتَحْوَذَ عَلَیْہِمُ الشَّیْطٰنُ فَاَنْسٰہُمْ ذِکْرَ اللّٰہِ ط اُولٰٓئِکَ حِزْبُ
الشَّیْطٰنِ ط اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّیْطٰنِ ہُمُ الْخٰسِرُوْنَ غالب ہوا اوپر اُن کے دیو یعنے رغبت دی اُن کو
طرف گناہ کے پس بھلایا اوپر اُن کے یاد کرنا اللہ کا تو نہ یاد کریں دل سے اور نہ ساتھ زبان کے
وہ گروہ بھولنے والا لشکر شیطان کے ہیں اور تابعدار اُس کے تحقیق کہ لشکر شیطان کا وہی ہیں
نقصان کرنے والے کہ نعمت ہمیشگی کی چھوڑ کر عذاب ابدی میں پڑے اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰہَ
وَرَسُوْلَہٗٓ اُولٰٓئِکَ فِی الْاَذَلِّیْنَ تحقیق وہ لوگ کہ خلاف کرتے ہیں اللہ اور رسول اُسکو کا
وہ گروہ خوار زیادہ ہیں یعنے دنیا میں بیچ خواری قتل کی گرفتار اور بیچ آخرت کے سیاہ روئی سے
بے اعتبار ہیں کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ ط اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ لکھا اللہ نے
بیچ لوح محفوظ کے اور حکم کیا کہ سب حال میں البتہ غالب میں ہونگا اور بھیجے ہوئے میرے رسول تحقیق
کہ اللہ صاحب با قوت ہے یعنے اوپر فتح دینے انبیا کے غالب ہے بیچ حکم کے کہ چاہتا ہے اللہ تعالیٰ

بعد ذکر منافقوں کے اور دوستی اُن کی ساتھ دشمنوں اللہ کے صفت مخلصوں کی کرتا ہے کہ مطلقاً
ساتھ کسی دشمن کے دوستی نکریں اگرچہ قرابت ہے ہووے جیسکہ فرمایا لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ
اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ
مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا
عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

ع ۳/۹

نہ پاوے تو اور نجاہے کہ پاوے تو ایک گروہ کو کہ ایمان لاتے ہیں ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے
کہ وہ دوستی کرتے ہیں اور دوست رکھتے ہیں جو کوئی خلاف کرے ساتھ اللہ کے اور پیغمبر اسکے کے
یعنے مسلمان کافروں اور منافقوں کو دوست نرکھیں اور اگرچہ ہوویں وہ مخالف خدا اور رسول کے
باپ اُن کے جیسے ابو عبیدہ جراح رضی اللہ عنہ نے باپ اپنے کو کہ عبداللہ جراح تھا روز اُحد میں مارا
یا بیٹے اُن کے جیسے ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بدر کے دن بیٹے اپنے عبدالرحمن کو واسطے لڑائی کے طلب
کیا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدیقؓ کو نہ چھوڑا کہ واسطے لڑائی بیٹے کے جاوے یا بھائی اُن کے
جیسے مصعب بیٹے عمیر کے نے بھائی اپنے عبید کو اُحد کے دن قتل کیا یا نانے داؤوں کے جیسے حضرت
مرتضیٰ علی اور حمزہ اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہم نے اقرباؤں اپنے کو مانند عتبہ اور شیبہ اور ولید
کے بیچ جنگ بدر کے مارا وہ گروہ کہ ساتھ دشمنوں اللہ کے دوستی نہیں کرتے لکھا ہے اللہ نے یعنے ثابت
کیا ہے بیچ دلوں اُن کے کے ایمان کو اور قوت دی ہے اُن کو ساتھ رحمت کے یا نصرت کی نزدیک
اپنے سے اور بعضے کہتے ہیں مراد روح سے جبرئیل یا قرآن ہے یعنے مدد دی ہے ساتھ جبرئیل اور قرآن کے
اور داخل کرے اُن کو یعنے قیامت کے دن بیچ اُس بہشت کے کہ جاری ہیں نیچے درختوں اُسکے سے
نہریں پانی کی اور دودھ کی اور شہد کی اور شراب کی ہمیشہ رہنے والی ہیں بیچ اُس بہشت کے رضی ہوا
اُن سے اور راضی ہوئے وہ اللہ سے وہ گروہ لشکر اللہ کا ہے خبردار ہو کہ لشکر اللہ کا وہ چھٹکارا پانیوالے
ہیں امام ثعلبی نے جرجانی سے نقل کی ہے اور جرجانی نے اپنے بزرگوں سے سُنا کہ حضرت داؤد
علیہ السلام نے اللہ سے پوچھا کہ لشکر تیرا کونسے آدمی ہیں خطاب ہوا کہ جس کسی کو
آنکھ محارم سے بند ہووے اور ہاتھ اُس کا ایذا خلق کے سے اور مال حرام کیسے
کوتاہ ہووے اور دل اپنا ما سوائے اللہ کیسے پاکیزہ رکھے یعنے شرک اللہ کا نکرے وہ آدمی لشکر میرے سے ہیں

واللہ اعلم بالصواب

سورۃ الحشر مدنیۃ وھی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | اربع وعشرون آیۃ

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ　تسبیح کہی اور ساتھ پاکی کے تعریف کی خاص اللہ کو کہ لایق بندگی کے ہے اُس چیز نے جو بیچ آسمانوں کے ہے اور اُس چیز نے کہ بیچ زمینوں کے ہے اور وہ غلبہ کرنے والا اوپر سب کے حکم میں صواب کار اور راست گفتار ہے لاتے ہیں کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چوتھے برس میں ہجرۃ کے واسطے خون بہا لینے دو عامری کی کہ بیچ عہد اُن کیکے تھی اور عمرو بیٹے عمیرہ رضی اللہ عنہ نے اُن کو مارا تھا بیچ مکان یہود بنی نضیر کے گئے جسوقت کہ نزدیک دیوار گھر اُنکے کے پہنچے ایک پتھر بھاری اوپر کوٹھے کے چڑھایا کہ دغا سے اوپر حضرت کے ڈالیں جبرئیل علیہ السلام نے حضرت کو آگاہ کیا آنحضرت پھرکر مدینہ میں آئے اور آدمی بھیجا کہ مکر تمہارا ظاہر ہوا تم میرے شہر سے باہر جاؤ اور دس روز کی اُن کو واسطے تیار کرنے اسباب سفر کی مہلت دی اور اُبی کی بیٹی نے آدمی اُن کے پاس بھیجا کہ تم شہر اپنے سے باہر نجاؤ اور قلعہ اپنے میں رہو کہ میں دس ہزار آدمی سے مددگار تمہارا ہوں یہود کہنے اُس منافق کے سے مغرور اور باغی ہوئے اور یہ خبر حضرت کو پہنچی حضرت ساتھ جماعت قلیل کے قلعہ اُنکے پر پہنچے اور پندرہ دن تلک قلعہ گھیرا آخر اُنھوں نے جلاوطن ہونا اختیار کیا حضرت نے فرمایا اس شرط سے چھوڑتا ہوں کہ سلاح اپنے چھوڑ دو اور مال جسقدر کہ چارپائی تمہاری اُٹھا سکیں لیجاؤ اُنھوں نے یہ بات مانی یہ آیت آئی هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ۭ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۤ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۤ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ　وہی ہے ایسا خداوند کہ ساتھ ذلت کے باہر نکالا اُن لوگوں کو کہ کافر ہوئے اہل توریت سے یعنے بنی نضیر کو گھروں اُنکے سے کہ زمین مدینہ کی میں رہتے تھے بیچ دور کرنے پہلے کے جزیرہ عرب کیسے اور حشر دوسرا خیبر سے ہووے گا اور روایتیں حشر اول میں بہت ہیں واسطے زیادتی کے نہیں لکھیں تم گمان نرکھتے تھے اے مسلمانوں یہ باہر جاویں یعنے بنی نضیر مدینہ سے اسواسطے کہ کثرت مدد کی اور شجاعت اور شوکت کی رکھتے تھے اور گمان لیگئے وہ کہ اُنکے تئیں منع کرنیوالا ہے حصار محکم اُنکا فرود آئی قضا اللہ کی سے اوپر اُن کے پس آیا اوپر اُنکے عذاب اللہ کا اُس جگہ سے کہ گمان نتھا اور ڈالا اللہ نے بیچ دلوں اُنکے ڈر اور خطرہ خراب کرتے ہیں گھر اپنے ساتھ ہاتھ اپنے کی اور ساتھ ہاتھوں مسلمانوں کے

یعنے عہد توڑا تو گھروں اپنے سے ساتھ ہاتھ مسلمانوں کے خراب ہوئے پس عبرت پکڑو ای آنکھوں والو
یعنے دیکھو احوال اُن کا اور اُس سے عبرت پکڑو وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ
فِي الدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ اور اگر نہ وہ ہے کہ لکھا ہے اللہ نے بیچ لوح کے
اور حکم کیا ہے اوپر اُن کے باہر ہونا گھروں سے البتہ عذاب کرتا اُن کو بیچ دنیا کے ساتھ قتل کے اور
بند پکڑنے کی اور خاص اُن کو ہے بیچ آخرت کے عذاب آگ دوزخ کے ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ یہ عذاب خاص اُن کو
سبب اسکے ہے کہ وہ دشمنی کرتے تھے ساتھ اللہ کے اور پیغمبر اسکے کی اور جو کوئی دشمنی رکھے خدا کی
پس تحقیق کہ اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے خاصکر اسکو مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا
قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ جو کچھ کاٹا تمنے خرما سے ساتھ روٹی کے یا چھوڑا
اسکو کھڑا ہوا ساتھ اصل اپنی کے پس ساتھ حکم اللہ کے ہے اسواسطے کہ تمکو یاری دیوے اور واسطے اسکے
کہ خوار کرے جہودوں کو کہ باہر گئے ہوئے ہیں حکم سے لائے ہیں کہ جب بنی نضیر کو جلاوطن کیا پچاس زرہ
اور پچاس خود اور تین سے چالیس تلواریں اُن سے رہیں اور مال اُن کے سارے جمع ہوتے تھے
پس پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام سلاح سے ہر ایک چیز ہر کسی کو کہ چاہتے تھے دیتے تھے اللہ تعالیٰ نے یہہ
آیت بھیجی کہ وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ
اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور جو کچھ کہ پھیرا اللہ نے
اوپر بھیجے ہوئے اپنے کے مال اور ملک اُن کے سے پس نہ دوڑایا تمنے اوپر حاصل کرنے اسکے کے کوئی
گھوڑا اور نکوئی اونٹ یعنے پیادہ اوپر اس حصار کے آئے تم اور بہت لڑائی نہیں ہوئی کہ تمکو تکلیف
پہنچی اور لیکن اللہ ساتھ مدد اپنی کے غالب کرتا ہے پیغمبر اپنے کو اوپر جس کسی کے کہ چاہتا ہے اور اللہ
اوپر سب چیزوں کے قادر ہے مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي
الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ جو کچھ پھیرا ہے اللہ اوپر پیغمبر اپنے کے مال اور
ملک گانو والوں کے سے اور شہر والوں کیسے کہ ساتھ لڑائی کے نہ لیا جاوے پس خاص اللہ کو ہے
کوئی اور خاص پیغمبر اسکے کو اور خاص قرابت والوں کو کہ پیغمبر علیہ السلام سے نسبت رکھتے ہوویں
اور خاص یتیموں کو کہ محتاج ہوویں اور درویشوں محتاجوں کو اور مسافروں کو کہ بےخرچ ہوویں ۔
علما کہتے ہیں کہ غنیمت یعنے مال لوٹ کا خاص پیغمبر کو تھا اور بانٹنا اسکا ساتھ اُنکے تعلق رکھتا تھا اور بیچ
وقت حیات اپنی کے نفقہ اہل و عیال کا کرتے تھے اور باقی اوپر وجہ حق کے بانٹتے تھے اور پیچھے وفات

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علما اوپر ظاہر آیت کے احتمال کر کے چھ حصہ تقسیم کرتے تھے اور روایتیں علماؤں نے اس آیت میں بہت لکھی ہیں واسطے طول کے اس عاصی نے موقوف رکھیں تفسیر حسینی یا تفسیر زاہدی سے یا جواہر التفسیر سے معلوم ہو دیں کَیْ لَا یَکُوْنَ دُوْلَةً بَیْنَ الْاَغْنِیَآءِ مِنْکُمْ ط وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ق وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ج وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ

ربع ۔ وقف لازم

تو ہووے وہ لوٹ پھرنیوالی دست بدست درمیان دولتمندوں کے تم میں سے کہ زیادہ حق سے لیتے تھے اور فقیروں کو تھوڑا دیتے تھے اور جو کچھ کہ دیوے تمکو پیغمبر لوٹ کے مال سے پس لو تم اُسکے تئیں کہ حق تمہارا ہے اور جو کچھ کہ منع کرے تمکو اُس سے پس ٹھیر رہو اس سے محقق کہتے ہیں حکم اس آیت کا عام ہے کہ حکم قبول کرنا پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا موجب نجات کا ہے جس چیز کو امر کرے بجالاؤ اور جس چیز سے منع کرے اُس سے باز آؤ تم اور ڈرو تم عذاب اللہ کیسے بیچ مخالفت پیغمبر اُسکی کے تحقیق کہ اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے خاص مخالفوں کو کہ فرمان پیغمبر کا نہیں مانتے لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِیْنَ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّیَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ط اُولٰٓئِکَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ اور قسمت لوٹ کے واسطے یتیموں کے اور واسطے مسکینوں کے اور مسافروں کے اور فقیروں ہجرت کرنے والوں کے وہ لوگ کہ باہر کئے گئے ہیں گھروں اپنے سے یعنے مکّہ سے اور دور پڑے ہیں مالوں اپنے سے ڈھونڈھتے ہیں بخشش اور بخشایش اللہ سے اور خوشنودی درگاہ اُسکی کی یعنے ہجرت واسطے فائدہ دنیا کے اختیار نہیں کرتے بلکہ مراد اُس ہجرت سے ثواب آخرت کا ہے اور یاری کرتے تھے دین اللہ کے کی اور نصرت کرتے ہیں پیغمبر اُسکے کی وہ گروہ ہجرت کرنیوالے وہ ہیں سچے بیچ دین اسلام کے ساتھ قول اور فعل کے وَالَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ وَلَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا اور واسطے اُن لوگوں کے کہ جگہہ پکڑی بیچ گھر ہجرت کے اور بیچ گھر ایمان کے یعنے مدینہ میں اور نام ابی بکر نقاس سے ہے کہ ایمان نام مدینہ کا ہے آگے ہجرت مہاجرین کے سے دوست رکھتے ہیں اُس کسی کو جو کوئی ہجرت کرے طرف شہر اُنکے اُسکو جگہہ دیویں اور ساتھ مال کے مدد کریں اور نپاویں بیچ دلوں اپنے کے حسد اور دغدغہ اُس چیز سے کہ دی ہے پہنے اُنکو مراد یہ ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے انصار کو بُلایا اور ذکر مدد اور احسان کا کہ ساتھ مہاجرین کے کیا تھا فرمایا پس کہا ای انصار اگر چاہتے ہو کہ مال بنی نضیر کا درمیان تم سبکے بانٹوں میں اور گروہ مہاجرین کے موافق دستور کے بیچ گھروں تمہارے رہیں اور اگر چاہو خاصہ یہ مال مہاجرین کو

دوں میں سعد بن معاذ نے اور سعد بیٹے عبادہ کے نے کہا یا رسول اللہ دل ہمارا چاہتا ہے کہ مال کو
ساتھ مہاجرین کے قسمت فرماؤ تم اور وے بیچ گھروں ہمارے رہیں کہ روشنی اور برکت ہماری گھروں
کی انہوں سے ہے حضرت پیغمبر علیہ السلام نے اُن کو دعا کی اور اللہ نے اُن کی شان میں یہ آیت فرمائی کہ
وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ اور بخشش کرتے ہیں اوپر ذاتوں اپنی کے
یعنے اپنی سے باز رکھتے ہیں اور اُن کو دیتے ہیں اور اگرچہ ہے انکو حاجت ساتھ اُسکے کہ بخشش کرتے
ہیں اور سبب نازل ہونا اس آیت کا ابن عمر سے نقل کرتے ہیں کہ ایک سر کسی جانور کا بریاں کیا ہوا
واسطے ایک صحابہ کے لائے اُس صحابہ نے ایک اور فقیر کو کہ اُس سے بھی محتاج تھا بھیجا اور اُس فقیر نے
کسی اور کو کہ بہت محتاج اُس سے تھا بھجوایا اور اسی طرح نو فقیروں نے آپس میں اُس کو بھیجا یہ آیت
اُن فقیروں تو انگروں کی شان میں اُتری ہے ایثار کی معنی یہ ہیں کہ آپ محتاج ہووے ساتھ اُس
چیز کے اور وہ چیز اور کو بخش دیوے مرتبہ بخشش کے چھ ہیں اُن سب سے یہ مرتبہ افضل ہے اور ایثار اُسی کو
کہتے ہیں وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ اور جو کوئی لگاہ رکھا جاوے بخل نفس
کیسے وہ یعنی منع کرے نفس کو دوست رکھنے مال کیسے اور بعض نفاق سے پس وہ گروہ وہی لوگ
چھٹکارا پانے والے ہیں وَالَّذِينَ جَاءُوا مِن بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ
سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ
اور وہ لوگ کہ آئے اور آتے ہیں پیچھے مہاجرین اور انصار کے مراد صحابہ اور تابعین ہیں روز قیامت تک
کہتے ہیں اے پروردگار ہمارے بخش ہمارے تئیں اور بھائیوں ہمارے تئیں وے ہیں انہوں نے کہ
سبقت لی ہے اوپر ہمارے ساتھ ایمان کے اور مت کر بیچ دلوں ہمارے کینہ اور حسد واسطے اُن
لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں آگے ہمسے یعنے اصحاب پیغمبر ہمارے کی اے پروردگار ہمارے تحقیق کہ تو
مہربان ہے دعا ہماری قبول کر بخشنے والا ہے ہمکو ساتھ رحمت اپنی کے کہتے ہیں جس کسی کو ایک
اصحاب سے بھی کینہ ہووے وہ منکر اس آیت کا ہے اور منکر ہونا آیت سے کفر ہے معاذ اللہ
أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا آیا نگاہ نکی تو نے طرف اُن لوگوں کے کہ نفاق کرتے ہیں اور خلاف
اُس بات کا کہ دل میں ہے ظاہر کرتے ہیں یعنے ابن اُبی اور مانند اُسکی کہ طرف بنی نضیر کی پیغام
بھیجا تھا کہ ہم ساتھ تمہارے موافق ہیں بیچ لڑائی کے کہ ساتھ محمد کے مددگاری کرینگے ہم اور
اتفاق ہمارا ساتھ تمہارے یہاں تک ہے کہ اگر وہ تم پر غالب ہووے اور تمکو شہر سے نکالے
ہم بھی تمہارے ساتھ شہر کو چھوڑیں آیت آئی کہ اے پیغمبر بیچ منافقوں کے دیکھ کہ یہہ

ربع

ع ۱

يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ أَحَدًا أَبَدًا وَإِنْ قُوتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ کہتے ہیں خاص بھائیوں اپنے کو یعنے وہ جو شامل اُنکے بھائی کفر کے ہیں اُن لوگوں کو کہ کافر ہیں اہل کتاب سے یعنی یہود کو عجم کہا و تم اگر نکالے جاؤگے تم شہر اپنے سے البتہ باہر نکلیں گے ہم از رُوے دوستی کے ساتھ تمہارے اور اطاعت نکرینگے ہم ایذا اور آزار تمہارے میں ایک کے تئیں مراد پیغمبر علیہ السلام ہیں ہمیشہ اور اگر لڑائی کئے جاؤگے یعنی مسلمان تمسے لڑیں البتہ ہم مدد کرینگے تمہاری اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ یعنی منافق جھوٹھ بولنے والے ہیں لَئِنْ أُخْرِجُوا لَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ وَلَئِنْ قُوتِلُوا لَا يَنْصُرُونَهُمْ وَلَئِنْ نَصَرُوهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ اگر نکالے جاویں یہود مدینے سے نہ باہر جاویں منافق ساتھ اُن کے اور موافقت نکریں اور اگر لڑائی کریں ساتھ اُنکو منافق مدد نکریں اُن کو اور اگر بالفرض مدد کریں منافق یہود کو البتہ پشت دیویں یعنی بھاگیں پس پیچھے بھاگنے اُنکے بنی نضیر کو یاری نکی جاوے یعنے جب مددگار اُنکے بھاگیں یہ کیونکر فتح پاویں لَأَنْتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِمْ مِنَ اللَّهِ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ البتہ تم کہ مسلمان ہو سخت تر از روے خوف کے بیچ دلوں اُنکے اللہ سے یعنے منافق تمسے بہت ڈرتے ہیں یہ ڈرنا اور دہشت تمسے خاص اُنکو ساتھ سبب اُسکے ہے کہ وہ ایک گروہ ہیں کہ نہیں جانتے ہیں بزرگی اللہ کی کو وگرنہ چاہیئے تھا کہ اُس سے ڈرتے لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قُرًى مُحَصَّنَةٍ أَوْ مِنْ وَرَاءِ جُدُرٍ بَأْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ لڑائی نہیں کرتے ہیں ساتھ تمہارے سب وہ یعنی یہود اور منافق مگر بیچ شہروں کے کہ استوار ہیں وہ شہر ساتھ خندق اور برج کے یا پیچھے دیوار و ننگے سے ساتھ پتھروں کے اور نہر کے یعنی اُن کو یہ قوت نہیں ہے کہ روبرو تمہارے مقابلہ کریں اور یہ بات کمزوری اُن کی سے نہیں ہے بلکہ لڑائی اُن کی آپس میں جب لڑتے ہیں سخت تر ہیں ای پر جو دلاوری کہ ساتھ اللہ اور پیغمبر کی لڑائی کے بزدل اور ڈرنیوالا ہو وے بسبب اُس ڈر کے کہ اللہ بیچ دلوں اُنکے ڈالتا ہے طاقت مقابلہ کی نہیں رکھتے تو گمان کرتا ہے یہود اور منافقوں کو متفق بیچ تدبیر کے اور حالانکہ دل اُن کے پریشان ہیں یہ صفتیں بری اُن کی بسبب اُن کے ہیں کہ وہ ایک گروہ ہیں کہ نہیں سمجھتے ہیں اُس چیز کو کہ بھلائی اُنکی اسمیں ہے پس مثل اُنکی كَمَثَلِ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيبًا ذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ مانند مثل اُن لوگوں کی ہے کہ تھے آگے اُنسے بیچ زمانے

نزدیک کے چکھا انہوں نے برائی عاقبت کار اپنی کو یعنے حضرت کو مراد بنی قینقاع ہیں کہ ان کو جلا کیا مکہ سے یا اہل بدر ہیں کہ ہلاک ہوئے اور خاص ان کو ہے باوجود خواری دنیا کے عذاب درد دینے والا بیچ آخرۃ کے کَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ اور مثل منافقوں کے بیچ فریب دینے یہودوں کے اور وعدہ یاری کرنے کی مانند مثل شیطان کے ہے جسوقت کہا کافر کو کہ اوپر کفر اپنے کے ثابت رہ کہ میں یار تیرا ہوں پس جسوقت ثابت ہوا وہ کافر اوپر کفر کے کہا شیطان نے تحقیق میں بیزار ہوں تجھسے تحقیق میں ڈرتا ہوں اللہ سے کہ پروردگار عالموں کا ہے مراد شیطان سے ابلیس ہے اور مراد انسان سے ابوجہل لعین ہے اور اسوقت کہ ابوجہل متوجہ بدر کا ہوا اور قبیلہ کنانہ سے وہم رکھتا تھا کنانہ نام ہے ایک قوم کا ابلیس نے اپنے تئیں ساتھ صورت صراقہ کی کہ سردار کنانہ کا تھا بنایا اور ابوجہل سے کہا کہ مت ڈر میں ساتھ تیرے ہوں اور جب بدر میں پہنچے ابلیس نے دیکھا کہ فرشتے اہل اسلام کی مدد کو نازل ہوئے بھاگا اور کہا میں تمسے بیزار ہوں اور یہ قصہ سورہ انفال میں گذرا ہے اور روایتیں اس قصہ کی تفسیر حسینی سے معلوم کرو فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا الظّٰلِمِيْنَ پس ہوا آخر کار اس شیطان اور انسان کا وہ کہ دونوں بیچ آگ دوزخ کے رہیں ہمیشہ رہنے والے اسمیں اور ہمیشگی بیچ آگ کے بدلا کافروں کا ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم ڈرو تم عذاب اللہ کے سے اور چاہیے کہ دیکھے ہر نفس اس چیز کو کہ آگے بھیجی ہے واسطے کل کے۔ یعنے قیامت کے تا اگر نیکیاں بھیجی ہیں شکر گذاری کرے اور ان میں کوشش زیادہ کرے اور اگر برائیاں کی ہیں توبہ کرے اور انسے پرہیز کرے اور پرہیز کرو دبدبوں اللہ کی سے اور حکم تقوی کی تکرار واسطے تاکید کے ہے تحقیق کہ اللہ جاننے والا ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰـىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ اور نہو تم اے مومنوں مانند ان لوگوں کی کہ چھوڑا انہوں نے اللہ کا یعنے یہود اور منافق اور اہل شرک پس اللہ نے فراموش کیا اوپر انکے نفسوں انکیکو مراد یہ ہے کہ وقت گناہ کے انہوں نے اللہ کو فراموش کیا اللہ نے تو یہ ہی اوپر انکے فراموش کی وہ گروہ وہی ہیں باہر گئے ہوئے دائرہ فرمانبرداری کیسے لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۭ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ برابر نہیں ہیں یعنے نزدیک اللہ کے یار دوزخ کے کہ نفس

ع ۵

اپنے کی خواری سے حقدار آگ کے ہوئے اور اہل بہشت یا رہشت کی یعنے رہنے والے بہشت کے وہ گروہ ہیں چھٹکارا پانیوالے - یعنے عذاب دوزخ سے چھوٹنے لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ اگر بھیجتے ہم اس قرآن کو اوپر پہاڑ کے اور اس پہاڑ کو کہ فہم اور ادراک دیتے ہم البتہ دیکھتا تو اسکو ڈرنیوالا ہو کر پھٹتا خوف اللہ کے سے اور دہشت وعدہ کی سے کہ بیچ اُسکے ہے یعنے پہاڑ باوجود سختی اور بزرگی کے اگر قرآن کو سمجھتا ڈرتا اور دل کافروں کے ایسے پتھر ہیں کہ ہرگز اثر قرآن کا اُن کو نہیں ہوتا - اور یہ مثل بیان کرتے ہیں ہم واسطے تنبیہ مومنوں کے شاید کہ اندیشہ کریں بیچ اُسکے اور فائدہ اٹھاویں اُس سے هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وہ قرآن بھیجا ہوا اللہ کا ہے وہ اللہ کہ نہیں ہے کوئی معبود لائق بندگی کے مگر وہ کہ جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا ہے یعنے کوئی چیز اس کے علم سے چھپی نہیں ہے وہ ہے بزرگ بخشش بہت بخشایش والا کہ رحمت اس کی خاص مومنوں کو پہنچی هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ وہی اللہ وہ اللہ کہ کسی طرح نہیں ہے کوئی اللہ لائق پرستش کے مگر وہ کہ بادشاہ ہے کہ جلال ذات اسکی کا احتیاج مدد کی سے خارج ہے پاک ہے نقص سے اور عیب سے سالم ہے یعنے بے علت ہے امن کرنے والا ہے مومنوں کو عذاب سے گواہ سچا ہے اور ہر جس چیز کے کہ پیدا کریں غالب ہے یعنے حکم میں بزرگوار ہے مستحق ہے عظمت کا اور کبریائی کا پاک ہے خدا تعالیٰ اُس چیز سے کہ شریک کرتے ہیں ساتھ اسکے هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ وہی ہے خدا تعالیٰ پیدا کرنیوالا یعنے تقدیر کرنیوالا خلقت کا اوپر خواہش حکمت کے پیدا کرنیوالا یعنی ظاہر کرنیوالا صورت کا خاص مخلوقات کو خاص اسکو ہیں نام نیک ساتھ پاکیزگی کے یاد کرتے ہیں جو چیز کہ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو چیز کہ بیچ زمینوں کے ہے اور وہ عزیز ہے بیچ ملک اپنے کے کہ عاجز نہو وے صواب کار ہے یعنی باحکمت بیچ گفتار اور کردار اپنی کے - عین المعانی میں ہے کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جبرئیل سے اسم اعظم کو پوچھا جواب دیا کہ آخر سورہ حشر کا دوسری بار پوچھا وہی جواب سنا

واللہ اعلم بالصواب

سورۃ الممتحنۃ مدنیۃ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | وھی ثلث عشرۃ آیۃ

آٹھویں برس ہجرت سے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینے سے مکّے کی طرف چلنے کا ارادہ کیا پوشیدہ تو مکّے کے لوگوں کو خبر نہو۔ حاطب ابن ابی بلتعۃ کے بیٹے نے جو اصحابی تھا خط میں یہ احوال لکھکر مکّے کے لوگوں کو بھیجا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آنکر اُس خط کی خبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت مرتضیٰ علی کو اور حضرت زبیر کو اور مقداد کو فرمایا اور پتا بتایا کہ تم جاؤ اور اُس مکان میں تمہیں قاصد ملیگا اُس پاس خط ہے اُسے پکڑ لاؤ وہ تینوں صاحب گئے اور موافق فرمانے کے اُسی مکان سے قاصد کو خط سمیت لاکر حاضر کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حاطب کو بلاکر فرمایا کہ یہ خط تونے کیوں لکھا اُس نے قسم کھاکر کہا کہ میں مومن ہوں منافق نہیں اور دین اسلام سے نہیں پھرا پہر میرا قبیلہ اور بچّے مکّے میں ہیں اور اُنکا حمایتی کوئی نہیں اسواسطے لکھا ہے کہ میرا حق اُن پر ثابت ہو تو میری عیال اطفال کو دُکھ ندیں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یاروں کو کہا کہ حاطب سچّا ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ مجھے فرماؤ تو اُسے قتل کروں یہ منافق ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ای عمر اسے چھوڑ دے یہ بدر کی لڑائی میں ہمارا رفیق تھا اور خدا تعالیٰ نے اُن سب کو جو اُس لڑائی میں رفیق تھے خوشخبری دی ہے اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ یعنے کرو جو چاہو تم تحقیق بخشا میں نے تمکو۔ حضرت عمر کا غصہ یہ سنکر جاتا رہا اور یہ آیت اُتری کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ای وہ لوگو جو ایمان لائے ہو مت پکڑو اپنے اور میرے دشمنوں کو دوست یعنے اُن سے دوستی نکرو یہ بُرا کرتے ہو جو بھیجتے ہو دشمنوں کی طرف خبر میری حبیب کی سبب دوستی کے یا اُن سے تم اخلاص کیا چاہتے ہو وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ اور بیشک کافر ہوے اُس چیز سے جو آئی تمہارے پاس سچی بات یعنے وہ دشمن قرآن کو نہیں مانتے اور نکالتے ہیں پیغمبر کو اور تمکو بھی اُس وطن سے جو وطن تمہارا ہے اسواسطے جو تم ایمان لائے ہو ساتھ خدا تعالیٰ کے جو وہ خدا تعالیٰ پروردگار ہے تمہارا اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ اگر تم نکلے ہو اپنے وطن سے لڑنے کے واسطے میری راہ میں اور چاہتے ہو میری خوشی تو پھر کیوں بھید کی بات بھیجتے ہو اُنکی طرف دوستی سے یعنے رسول اللہ کا بھید دشمنوں کو بھیجا کہ اُنسے دوستی کرتے ہو یہ بُرا کرتے ہو وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ

اور ہم خوب جانتے ہیں اُس چیز کو جو تم چھپاتے ہو اور ظاہر کرتے ہو یعنے ہم دونوں کو جانتے ہیں ہمسے کچھہ
چھپا نہیں اور جو کوئی کریگا ایسا کام یعنے دشمنوں سے دوستی کریگا اور خبر بھیجے گا تم میں سے اے مسلمانو پس
بتحقیق وہ بھولا سیدھی راہ اسلام کی اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ
وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ اگر قدرت پاویں تم پر مکے کے لوگ تو
ہو ویں دشمن تمہارے یہ تمہاری دوستی کرنا کچھہ فائدہ نکریگا اور کھولیں تمپر ہاتھہ مارنے کو اور زبان طعنہ اور
دشنام دینے کو اور چاہیں گے کہ کافر ہو تم جیسے وہ آپ ہیں اگر کچھہ توقع رکھو کنبے سے تو یہ مقرر جانو کہ
لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بَصِيْرٌ ہرگز نہ فائدہ کریگا تمکو کنبا تمہارا اور نہ اولاد تمہاری کچھہ تمہارے کام آویگی دن قیامت کے
جدائی کریگا خدا تعالیٰ تم میں اور تمہارے کنبے اور تمہاری اولاد میں یعنے باپ بیٹا یا دو بھائی ایک
مسلمان اور ایک کافر ہوگا تو مسلمان بہشت میں اور کافر دوزخ میں جاویگا اور جو کچھہ تم کرتے ہو خدا تعالیٰ
دیکھنے والا ہے سب دیکھتا ہے قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ
بیشک ہے تمہارے واسطے اچھی رسم ابراہیم علیہ السلام کی باتوں میں اور اُن کی باتوں میں جو ابراہیم
علیہ السلام کے ساتھہ ایمان لائے تھے سو وہ باتیں یہ ہیں کہ بیان کرا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اپنی اُمت کے آگے یعنے کہہ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ ۡ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ
کہ جب کہا ابراہیم علیہ السلام نے اور اُسوقت کے مومنوں نے اپنی قوم کو ہم بیزار ہیں تم سے اور اُن سے
جنکو تم پوجتے ہو سوائے خدا تعالیٰ کے یعنے تمسے اور انسے جسے پوجتے ہو یعنے بتوں سے ہم بیزار
ہیں اور نہیں مانتے تمکو اور تمہارے دین کو اور ظاہر ہوئی ہمارے تمہارے بیچ میں دشمنی اور بیر
ہمیشہ جب تک تم ایمان لاؤ ساتھہ خدا تعالیٰ ایک کے۔ یعنے اِن سب خداؤں کو چھوڑکر اُس خدا تعالیٰ
پر ایمان لاؤ جو ایک ہے اور شریک اُسکا کوئی نہیں تب تمہارے ہم دوست ہونگے چاہیئے کہ مسلمان
بھی یہ بات کہیں اپنے کنبے کافر سے اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ
لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ مگر یہ نہ کہیں جو کہی بات ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کو کہ میں بخشواونگا
تجکو اگر توفیق ایمان کی پاوے تو اور نہیں اختیار میرا جو دور کروں تجسے کچھہ بھی خدا تعالیٰ کے عذاب سے
جو میں بندہ ہوں اور وہ مالک ہے اگر توفیق ایمان کی ندی تجھی تو میں لاچار ہوں پھر جب حضرت
ابراہیم علیہ السلام اور اُن کے رفیق اپنے کنبے سے بیزار ہوئے تب جناب الٰہی میں کہا کہ

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ اے پروردگار ہمارے تجھ پر بھروسا کیا ہے ہمنے اور خلقت سے بیزار ہوئے ہم اور تیری طرف عاجزی کرتے ہیں ہم اور تیری طرف پھر جانا ہے سب کو رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۖ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ اے پروردگار ہمارے مت کر ہمکو آزمائش کی جگہہ واسطے کافروں کے یعنے کافروں کو ہم پر غلبہ مت دے اور بخش ہمکو اے پروردگار ہمارے بیشک تو زور آور اور حکمت کرنیوالا ہے یعنے جو تیرا کام ہے خالی بھلائی سے نہیں ہے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ ۚ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ بیشک ہے تمہارے واسطے حضرت ابرہیم علیہ السلام اور ان کی امت مسلمان کی باتوں میں اچھی رسم ہے اس شخص کے واسطے ہے جو امید رکھتا ہے خدا تعالیٰ کے خوشی ہونے کی اور دن قیامت کے بدلا پانیکو۔ یعنے جن لوگوں کو خدا تعالیٰ سے امید ہے کہ قیامت کے دن بدلا نیکیوں کا دیویگا وہ شخص۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی رسم پر رہے گا اور جو کوئی پھریگا حکم پیغمبر کیسے اور دوستی کریگا کافروں سے پھر بیشک خدا تعالیٰ بے پرواہ ہے سب سے اور تعریف کیا گیا ہے یعنے کچھہ خدا تعالیٰ کو کسی کی پرواہ نہیں ہے اپنے رسول کی مدد کریگا ہی گا اور غلبہ دیویگا عَسَى اللَّهُ أَن يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُم مِّنْهُم مَّوَدَّةً ۚ وَاللَّهُ قَدِيرٌ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ شاید کہ خدا تعالیٰ کردے تم میں اور تمہارے دشمنوں میں دوستی اور خدا تعالیٰ سب کچھہ کرسکتا ہے اور خدا تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے یہ آیت اشارہ ہے اس بات سے جو ابو صفیان اور سہیل بیٹا عمر کا اور حکیم بیٹا حزام کا اور ایسے ہی کتنے سردار مکے کے جو بڑے دشمن تھے مسلمانوں کے وہ ایمان لائے اور آپس میں دوستی ہوئی لَّا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ نہیں منع کرتا خدا تعالیٰ تمکو ان لوگوں سے جو نہیں لڑے تمسے دین کے واسطے اور نہیں نکالا تمکو تمہارے گھروں سے ایا تمکو أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ نیکی کرو ان سے اور انصاف کرو ان سے کہ واسطے کہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے انصاف کرنیوالوں کو یعنے جنہوں نے نہیں ستایا تمکو ان سے نیکی کرنا خدا تعالیٰ کو یہ بات اچھی لگتی ہے إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا عَلَىٰ إِخْرَاجِكُمْ أَن تَوَلَّوْهُمْ سوائے اسکے نہیں جو منع کرتا ہے خدا تعالیٰ ان لوگوں سے جو لڑے تمسے دین کے واسطے اور نکالا تمکو تمہارے گھروں سے اور ہمت اور مدد کی تمہارے نکالنے پر وہ کہ دوستی کرو ان سے یعنے جو لوگ تمسے لڑے دین ہی کے واسطے اور تمہیں ان سے

ع

نکالا اُن سے دوستی کرنے کو منع کرتا ہے خدا تعالی تمکو وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ
اور جو کوئی دوستی کریگا اُن سے پھر وہی لوگ ستم کرنے والے ہیں چاہیئے کہ دین کے دشمنوں سے دوستی
نکریں۔ کہتے ہیں کہ جب حدیبیہ میں صلح ہوئی اُس کی شرطوں میں ایک یہ بھی تھی کہ جو مسلمان ہو کر
مکے سے مدینہ کی طرف مسلمانوں میں آملے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسے پھیر کے بھیجا دیں
اور جو کوئی مرتد ہو کر مدینے سے مکے کو جا رہے تو قریش اُسے پھیر ندیویں یہ مذکور سورہ انا فتحنا میں
گذرا ہے اتفاقاً ابھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیبیہ سے کوچ نہیں کیا تھا جو کئی
مسلمان مکے سے بھاگ کر آئے اُن میں ایک عورت بھی آئی اور پیچھے سے اُس عورت کا خاوند کافر
بھی آیا اور کہا کہ یہ شرط ہے کہ جو کوئی مسلمان ہو کر تمہارے پاس آوے اُسے پھیر دو اتنے میں حضرت
جبرئیل آئے اور کہا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کافر کو جواب دو کہ شرط مردوں کی ہے عورتوں
کی نہیں یہ عورت جو مسلمان ہو کر آئی ہے عورتوں کو ہم پھیر نہیں گے۔ سو یہ آیت ہے
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ
ای وہ لوگو جو ایمان لائے ہو جب آویں تمہارے پاس مسلمان عورتیں کافروں کے شہر سے پھر
آزماؤ تم ان عورتوں کو کہ اُنکے آنے کا سبب سوائے اسلام لانے کے اور کچھ دنیا کا معاملہ نہو یعنے
کسو دنیا کی بات پر کسو سے لڑ کر نہ آئے ہوں صرف واسطے دین ہی کے آئے ہوں اور خدا تعالی خوب
جانتا ہے اُن کے ایمان لانے کو فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ؕ
پھر اگر جانو تم کہ وہ عورتیں مسلمان ہیں تو پھر مت پھیر بھیجو اُن کو کافروں کی طرف کس واسطے کہ
لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ نہ یہ عورتیں مسلمان حلال ہیں اُن کے خاوند کافروں پر
اور نہ خاوند کافر حلال ہیں ان مسلمان عورتوں کو جو سبب اسلام لانے کے جدائی ہوئی اور دو تم ای
مسلمانوں اُن کے خاوند کافروں کو جو اُن کا خرچ ہوا ہو اُن عورتوں پر مہر سے یعنے جو عورتیں مسلمان
ہو کر آئیں ہیں مہر اُن کا اُن کے اگلے خاوند کافروں کو دو جو اُن کا خرچ ہوا ہو اور نہیں گناہ تم پر اے
مسلمانوں جو اُن عورتوں کو جو مسلمان ہو کر آئی ہیں اپنے نکاح میں لاؤ جب دیچکو مہر اُن کا
وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْـَٔلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْـَٔلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ؕ اور مت پکڑ رکھو
ای مسلمانوں اپنی عورتوں کو جو کافر ہیں یعنی اگر عورت جو مسلمان نہو اُسے طلاق دو اور مانگ لو تم
جو کچھ تمہارا خرچ ہوا ہو اُنکے مہر سے اور چاہیئے کہ کافر بھی مانگ لیویں جو کچھ اُنکا خرچ ہوا ہو اُنکی عورتوں

مہر سے یعنے اگر عورت مسلمان ہووے اور خاوند اسکا کافر ہووے تو وہ خاوند کافر مسلمان ہوئے
عورت سے مہر دیا ہوا مانگ لیوے اور اگر مرد مسلمان ہوا اور عورت کافر رہے تو اس کافر عورت کو
مہر دے کر طلاق دیوے ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ۖ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۚ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ یہ تم پر
حکم خدا تعالی کا ای مسلمانوں حکم کرتا ہے خدا تعالی تم میں اور خدا تعالی تمہاری سب مصلحتیں جانتا ہے
حکم کرنیوالا ہے بہت اچھا جب یہ آیت آئی تو مسلمانوں نے اپنی کافر عورتوں کو مہر دیکر طلاق دیا اور
مسلمان ہوئیں عورتوں سے نکاح کی اور کافروں نے جو عورتیں مسلمان ہوئی تھیں انکا مہر نہ دیا تب آیت
آئی وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ
مَاۤ اَنْفَقُوْا ۭ اور اگر ای مسلمانوں گئیں کچھ عورتیں تمہاری بغیر مسلمان ہوئیں کافروں پاس مرتد ہو کر اور
انکا مہر تمہارے ہاتھ نہ آیا تو پھر تم لوٹ لاؤ اور لڑو پھر دو انکو جنکی عورتیں مرتد ہو گئیں جتنا کچھ انکا خرچ ہوا تھا
یعنے مہر ان عورتوں کا جو مرتد ہو گئیں لوٹ میں سے ان کے خاوند مسلمانوں کو دو کہتے ہیں کہ چھ مسلمان
کی عورتیں مرتد ہو کر کافروں میں گئیں تھیں حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے لوٹ کی مال سے ان چھوں
مسلمانوں کو ان کی عورتوں کا مہر دیا وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ اور ڈرو اوس
خدا تعالی سے جس پر ایمان لائے ہو تم ای مسلمانوں یہ حکم مہر دینے کا اس حدیبیہ کی صلح تک تھا جب وہ
شرطیں صلح کی موقوف ہوئیں یہ حکم مہر دینے کا بھی موقوف ہوا۔ کہتے ہیں کہ جب فتح مکے کی ہو چکی۔ اور
حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مردوں کی بیعت سے فارغ ہوئے تب عورتیں بھی بیعت کرنے لگیں تب
یہ آیت آئی کہ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّ
لَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ
اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ۭ
اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ای نبی جب تیرے پاس آویں مسلمان عورتیں اسواسطے
کہ بیعت کریں تجھسے اوپر ان شرطوں کے جو شریک نکریں خدا تعالی کے ساتھ کسی چیز کو اور نہ چوری کریں
اور نہ برا کام کریں یعنے زنا نکریں اور نہ مار ڈالیں اپنے بچوں کو یعنے حمل وضع نکریں اور نہ لاویں جھوٹھ تہمت
جوڑ کر اپنے ہاتھ پاؤں سے یعنے حرام کا پیٹ لاکر نکہیں خاوند کو کہ تیرا بچہ ہے میرے پیٹ میں اور تیری
حکم سے اے نبی باہر نجاویں یعنی سوائے حکم شرع کے کچھ اور نکریں جب یہ سب شرطیں قبول کریں
تو پھر بیعت کر ان عورتوں کو اور گناہ بخشوا ان کے خدا تعالی سے بیشک خدا تعالی بخشنے والا ہے مہربان
جو کوئی توبہ کرتا ہے جان اور دل سے خدا تعالی اس کے سب گناہ بخشتا ہے کہتے ہیں کہ بعضے مسلمان لالچ کیواسطے

یہودیوں سے دوستی رکھتے تھے اور خبر مسلمانوں کی اُن سے کہا کرتے تھے اُن کے حق میں یہ آیت آئی
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ قَدْ یَىٕسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ
كَمَا یَىٕسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ　ای وہ لوگو جو ایمان
لائے ہو مت دوستی کرو اُس قوم سے جس قوم پر غصہ ہوا خدا تعالیٰ کا یعنے یہودیوں سے دوستی نکرو بیشک وہ
قوم یعنے یہودی ناامید ہوئے ثواب آخرت کے سے جیسے ناامید ہوئے کافر قبروں سے یعنے جو لوگ
کہ کافر ہوئے وہ ناامید ہیں آخرت کے ثواب سے ایسے ہی یہ یہودی جو منکر نبوت کے ہیں انکو بھی ہرگز آخرت
میں ذرہ ثواب نہ ملیگا یہ جتنے ہی ناامید ہیں اُن سے دوستی مت کرو ＊

نصف

سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِیَّةٌ　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　وَهِیَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ اٰیَةً

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ پاکی کہی خاص اللہ کو
اُس چیز نے کہ بیچ آسمانوں کے ہے اور اُس چیز نے کہ بیچ زمین کے ہے اور وہ غالب ہے کہ حکم اُسکا کسی طرح رد
نہو وے اور درست کار ہے کہ خلل اُسکے کام میں راہ نپاوے نقل ہے کہ اصحابوں نے کہا کہ اپاکونسا
عمل کریں ہم کہ دوزخ سے رہائی ہووے اور جنت ہاتھ آوے یہ آیت آئی کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰی تِجَارَةٍ تُنْجِیْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ حضرت پیغمبر نے فرمایا کہ ای قوم اپاوہ جو جانتے تھے تم یعنے وہ عمل
ایمان اور جہاد ہے اصحابوں نے موت سے کراہت کی یہ آیت آئی کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ
مَا لَا تَفْعَلُوْنَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ　ای وہ کوئی کہ ایمان
لائے ہو تم کیوں کہتے ہو اُس چیز کو کہ نہیں کرتے ہو تم بڑائی از روئے خشم کے نزدیک اللہ کے وہ کہ کہو تم
وہ چیز کہ نکروگے تم ＊ اور بعضے علما کہتے ہیں حکم آیت کا عام ہے یعنے جو بات کہی اور نکری داخل
اس عتاب کا ہے اور وہ علما بھی کہ خلق کو ساتھ عمل نیک کے کہیں اور آپ نکریں اس سیاست میں
ہوویںگے۔ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج میں دیکھا کہ جو سے عالم لوگوں کو کہتے
تھے اور آپ نکرتے تھے ہونٹھ اُنکے ساتھ کیچیوں آتشیں کے کاٹتے تھے اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ
یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ تحقیق کہ اللہ دوست رکھتا ہے
اُن لوگوں کو کہ لڑائی کرتے ہیں بیچ راہ اُسکی صف مارے ہوئے مقابل دشمن کے گویا کہ وہ لوگ بیچ
مضبوطی کے نبیاد ہیں ہیں از دہات کی یہ کنایت ہے ثابت قدمی اُن کی سے بیچ معرکہ حرب کے
وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِیْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ فَلَمَّا زَاغُوْۤا اَزَاغَ اللّٰهُ

نصف

قُلُوْبَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ اور یاد کر اُسکے تئیں کہ کہا موسیٰ نے خاص
گروہ اپنے کو یعنے بنی اسرائیل کو کہا اے قوم میری کیوں ایذا دیتے ہو تم خاص مجکو یعنے ساتھ نہ سننے فرمان
کے اور تحقیق جانتے ہو تم وہ کہ میں بھیجا ہوا اللہ کا ہوں طرف تمہاری اور تمہارے تئیں بھی معجزوں سے ظاہر
ہوا ہے پیغمبر ہونا میرا یعنے شبہہ نہیں رہا تو بھی میری بات نہیں سنتے پس جسوقت کہ پھرے بنی اسرائیل
یعنے فرمان قبول کرنے سے تو گئے علیہ السلام کے پھیر اللہ نے دلوں انکے کو صفت یقین کی سے اور اللہ
راہ نہیں دکھاتا ساتھ پہچاننے اپنے کے گروہ باہر گئے ہوؤں کو دائرہ فرمان کیسے وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ
يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ
وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ۭ یاد کر اُسکو بھی کہا عیسیٰ بیٹے مریم کے نے قوم اپنی کو اے
بیٹو یعقوب کے تحقیق کہ میں بھیجا ہوا اللہ کا ہوں طرف تمہاری ساتھ معجزوں کے اس حالت میں کہ باور
رکھنے والا ہوں میں خاص اس چیز کو کہ آگے میرے ہے کتاب توریت سے یعنے آگے مجھسے نازل ہوئی
ہے اور میں سچ جانتا ہوں کہ وہ نزدیک اللہ کیسے ہے اور خوشخبری دینے والا ہوں ساتھ اس
پیغمبر کے کہ آتا ہے یعنے ساتھ دین کامل کے نام اسکا احمد ہے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنے تعریف
کرنیوالا بہت اور تبیان میں ہے کہ نام آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیچ زبان سریانی کے محیا ہے
اور معنے اسکے یہ ہیں کہ بھیجے اللہ ساتھ تمہارے اسکو پیچھے مسیح کے فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا
هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ پس اسوقت کہ آیا عیسے علیہ السلام پاس ان کے ساتھ معجزوں روشن کے کہا
انہوں نے یہ کہ دکھلاتا ہے ہمکو جادو ہے ظاہر یعنی کسی پر پوشیدہ نہیں ہے کہ وہ جادو کرتا ہے وَمَنْ اَظْلَمُ
مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَي اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ
اور کون ہے ستمگار زیادہ اس کسی سے کہ باندھے اوپر اللہ کے جھوٹ کو یعنی پیغمبر اسکے کو جھوٹھ جانے اور
آیتیں اسکی سحر جانے اور حالانکہ وہ جھوٹھ جاننے والا بلایا جاتا ہے طرف دین اسلام کے اور اللہ راہ
نہیں دکھلاتا قوم ستمگاروں کو اور لباب میں آیا ہے کہ کتنے دن وحی طرف پیغمبر علیہ السلام کے نہ آئی تھی
کعب بیٹے اشرف کے نے یہود کو کہا کہ خوشخبری تمکو کہ اللہ نے محمد کو فراموش کیا اور کام اسکا انجام کو نہیں
پہنچنے کا یہ بات بیچ جناب آنحضرت کے پہنچی اور غبار آزردگی کا اوپر دل مبارک کے بیٹھا جبرئیل علیہ السلام
یہ آیت لائے يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِــــُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ
الْكٰفِرُوْنَ چاہتے ہیں کافر یہ کہ ٹھنڈا کریں نور اللہ کا ساتھ مونہوں اپنی کے یعنے گفتار ناپسندیدہ سے
اور اللہ نے تمام کیا ہے نور دین کو اور شرع سید المرسلین کو آگے قائم ہونے قیامت کے کہ قیامت تک

نور دین اسلام کا رہے اور اگرچہ کراہیت رکھیں کافر اس سے اور کراہت انکی کو اثر نہو وے بیچ ٹھنڈا
کرنے چراغ صدق دین کے ہیں مانند ارادہ خفاش کی کہ بے اثر ہے یعنے چمگادڑ چاہتی ہے کہ آفتاب نہووے
پس چاہنا اسکا نہیں ہوتا ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ
وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ وہ ہے وہ اللہ کہ بھیجا پیغمبر اپنے کو ساتھ اس چیز کے کہ سبب ہدایت کا ہے یعنے
قرآن اور ساتھ حدیث پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تا غالب کرے اس دین کو اوپر سب دینوں کے مراد
یہ ہے کہ جس وقت حضرت عیسے علیہ السلام آسمان سے نزول کرینگے سب لوگ دین اسلام قبول کریں گے اور اگرچہ
کراہیت کرتے ہیں مشرک دین محمدی سے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰی تِجَارَةٍ تُنْجِیْكُمْ
مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ اے گروہ مسلمانوں کے آیا ہدایت کروں میں تمکو اوپر سوداگری کے کہ چھڑا دے تمکو
عذاب درد دینے والے سے پس وہ سوداگری بیان کرتا ہے کہ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ یعنے ایمان لاؤ تم
(مراد ایمان لانے سے یہ ہے کہ ثابت رہو دین پر) ساتھ اس اللہ کے کہ اسکو واحد کہتے ہیں اور ساتھ
پیغمبر اسکے کے کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور لڑائی کرو ساتھ کافروں کے بیچ راہ اللہ کے ساتھ مالوں
اپنے کے یعنے سلاح خرید دو اور خرچ راہ کرو مال اپنے سے اور ساتھ جانوں اپنی کے یہ جو مذکور ہوا یعنے ایمان
اور جہاد بہتر ہے واسطے تمہارے اگر ہو تم کہ جانو تم تجارت کے معنے ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ یعنے غیر حق کو
دو اور حق خریدو کہ بہتر کام کی وہی ہے یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَیُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ بخشے اللہ خاص تمکو گناہ تمہارے
اور لاوے تمکو یعنے آخرت میں بیچ بہشتوں کے کہ جاری ہیں نیچے درختوں ان کی سے نہریں اور بیچ گھروں
پاکیزہ کے کہ اسمیں ہو ویں بیچ باغوں دائمی کے کہ گھر قائم رہنے والا ہے وہ بخشنا اور داخل کرنا بہشت کا
فیروزی بڑی ہے وَاُخْرٰی تُحِبُّوْنَهَا ؕ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ
اور خاص تمکو نعمت ہو دوسری بیچ دنیا کے کہ اسکو دوست رکھتے ہو تم فتح اللہ کی طرف سے یعنے اوپر قریش
کے اور فتح نزدیک یعنے فتح مکہ کی یا فارس اور روم کی اور خوشخبری دی ای محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
مسلمانوں کو یعنے نصرت دنیا میں اور جنت عقبیٰ میں یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ
عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ لِلْحَوَارِیّٖنَ مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ
طَّآئِفَةٌ مِّنْۢ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ۚ فَاَیَّدْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
عَلٰی عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِیْنَ ای گروہ مسلمانوں کے (مراد انصار ہیں کہ بیچ

عقبۂ ثانیہ کے بیعت کی تہی اور کہتے ہیں وہ ستر آدمی تھے یا سب مسلمانوں کو خطاب ہے) کہ ہو تم یاری کرنیوالے
دین اللہ کی کو اور پیغمبر اسکے کو یعنے ای محمد نصرت طلب کر قوم اپنی سے جیسے نصرت طلب کی اور کہا
عیسےٰ بیٹے مریم کے نے خاص حواریوں کو کہ کون ہیں یار اور یاری کرنیوالے میری طرف نصرت اللہ کی یا کون
ہیں مدد کرنیوالے میری بیچ دعوت کرنے خلق کے طرف نصرت اللہ کی کہا حواریوں نے کہ اس راہ میں ہم ہیں
مدد کرنیوالے دین اللہ کی کے پس ایمان لائے بسبب دعوت آپکے ایک گروہ بیٹوں یعقوب کے سے ساتھہ
عیسےٰ کے اور اسکو بندہ اور رسول اللہ کا جانا۔ اور کافر ہوا ایک گروہ دوسرا کہ اسکو بیٹا اللہ کا کہتے تھے
اور جب حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے موافق سب مومنوں کے فرمایا کہ عیسےٰ
بندہ اللہ کا اور رسول اسکا ہے اس گروہ نے تقویت پائی اور اللہ نے فرمایا کہ پس قوت دی ہم نے
ان لوگوں کو کہ ایمان لائے تھے ساتھہ عیسےٰ کے اور کہتے تھے بندہ اور رسول اللہ کا ہے اوپر دشمنوں
ان کے کہ عیسےٰ کو اللہ کہتے تھے پس ہوئے مسلمان غلبہ کرنیوالے اوپر کافروں کے واللہ اعلم بالصواب

سورۃ الجمعۃ مدنیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم وھی احدی عشرۃ اٰیۃ

یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ نہایت ستہرائی اور پاکیزگی سے یاد کرتے ہیں خدا تعالیٰ کو
سب جو کچھہ کہ ہے آسمانوں اور زمین میں پہر وہ کیسا خدا تعالیٰ ہے کہ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِیْزِ
الْحَکِیْمِ ہمیشہ سے بادشاہ ہے اور ہمیشہ بادشاہ رہیگا جو پاک ہے سب عیبوں اور نقصانوں سے
زبردست ہے درست حکم کرنیوالا حاکم ہے ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ وہ خدا تعالیٰ
جس نے اٹھایا یعنے پیدا کیا بغیر پڑھے ہوئے لوگوں میں ایک پیغمبر انہیں کی قوم میں سے یعنے اکثر مکے کے لوگ
بغیر پڑھے ہوئے تھے ان میں پیدا کیا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول سو وہ کیسا ہے کہ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ
وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ پڑھتا ہے اور سناتا ہے ان بغیر پڑھے ہوؤں کو آیتیں
خدا تعالیٰ کی اور پاک کرتا ہے ان کو کفر اور شرک کی نجاست سے اور سکھاتا ہے انکو قرآن اور دانائی شریعت دین کی
وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ اور بیشک تھے وہ لوگ پہلے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پیدا ہونے سے ہر طرح بیچ گمراہی ظاہر کے جو وہ شرک ہے وَّاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ ط وَھُوَ الْعَزِیْزُ
الْحَکِیْمُ اور پیدا کیا اس نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور ایک دوسری قوم انہیں کی میں سے
جو نہیں ملے انسے مراد وہ مسلمان ہیں جنہوں نے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں دیکہا اور ایمان
لائے ہیں اور قیامت تک سب مسلمان ان میں داخل ہیں اور شامل ہیں اور وہ خدا تعالیٰ جس نے وہ پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بہیجا ہے وہ زبردست صاحب عقل اور حکمت ہے ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ یہ پیدا کرنا پیغمبر کا اور یہ مرتبہ پیغمبری کا دینا فضل اور انعام خدا تعالیٰ کا ہے
جسے چاہتا ہے اُسے دیتا ہے اور جسے لائق جانتا ہے اُسے پیغمبر کرتا ہے اور خدا تعالیٰ ہے صاحب بڑی
بزرگی کا اور بہت بڑائی کا مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا
کہاوت ہے اُن لوگوں کی جن سے اٹھوائی ہے توریت یعنی حکم کیا انھیں کہ جو توریت میں لکھا ہے وہی کام کریں
پھر انہوں نے نہ اٹھایا وہ بوجھ یعنی جو توریت میں لکھا تھا سو کام نہ کیا فقط پڑھتے ہی رہے پھر اُن کی مثل ہے جو
پڑھتے ہیں اور اُسکے لکھے پر کام نہیں کرتے بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ بری کہاوت اور مثل ہے اُس قوم کی جنہوں نے جھوٹا کہا خدا تعالیٰ کی آیتوں کو یعنی
قرآن کو کہا کہ یہ کلام خدا کا نہیں ہے اور خدا تعالیٰ نہیں راہ دکھاتا ظالموں کی قوم کو جو پیغمبر صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم سے دشمنی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ یعنے ہم بیٹے خدا کے ہیں محبت میں
اور وہ باپ ہے پرورش میں اور ہم دوست ہیں خدا تعالیٰ کے اور اپنی شیخی میں کہتے ہیں کہ لَنْ يَّدْخُلَ
الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى یعنے کوئی بہشت میں نہیں جانے کا مگر جو کوئی کہ وہ ہوگا یہود یا نصاری پھر
خدا تعالیٰ اپنے دوست محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتا ہے کہ یہودیوں اور نصرانیوں کو قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ
کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے وہ لوگو جو تم یہودی ہو اگر تم گمان لیجاتے ہو کہ تمہیں ہو دوست خدا تعالیٰ کے
سب لوگوں کے یعنے سوائے تمہارے کوئی آدمی دوست خدا تعالیٰ کا نہیں ہے تو پھر تم آرزو کرو موت کی
اگر تم اس بات میں سچے ہو یعنے تم جو کہتے ہو کہ ہم دوست خدا تعالیٰ کے ہیں تو تم آرزو موت کی کرو کس واسطے کہ
خدا تعالیٰ کے دوستوں کو دنیا میں بہت مصیبت ہے اور بعد مرنے کے انھیں ہے نہایت عیش اور نعمتیں میں
جو تم مرو تو تم بھی اُن نعمتوں کو پہنچو سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ اور نہیں کریں گے آرزو مرنے کی کبھی ہرگز بسبب اُسکے جو بھیج چکے ہیں
اپنے ہاتھوں یعنی انہوں نے جو کام کئے ہیں کہ توریت میں سے صفت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کو
بگاڑا ہے اور تحریف کو اُن کی پھیرا ہے یہ جانتے ہیں کہ جو جنے کیا ہے سب کا حساب ہوگا اس واسطے
مرنے سے ڈرتے ہیں اور خدا تعالیٰ سب جانتا ہے جو کچھ یہ ظلم کرتے ہیں قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ
تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودی سے کہ بیشک موت جس سے تم
بھاگتے ہو پھر وہی موت مقرر ملنے والی ہے تمکو یعنے موت تمکو مقرر آملے گی ہرچند تم اُس سے بھاگو وہ
نہیں چھوڑنے کی بعد مرنے کے ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

پھر پھیرے جاؤگے یعنے تمہیں گھیر لاوینگے طرف جاننے والے چھپے اور کھلے کے یعنے خدا تعالیٰ تو جاننے والا ہے
سب چھپے اور ظاہر کام اور احوال کا اسکے آگے تمکو لاوینگے خبر دیویگا اور بتاویگا تمکو جو کچھ تم دنیا میں کام کرتے تھے
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ
ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ اے وہ کوئی کہ جو تم ایمان لائے ہو خدا تعالیٰ کی وحدانیت پر اور اسکا حکم
بجالاتے ہو تو جب آواز دی جاوے یعنے پکاریں جب واسطے نماز کے جمعہ کے دن پھر جلد جاؤ طرف یاد
کرنے خدا تعالیٰ کے یعنے واسطے نماز کے شتاب جاؤ اور چھوڑ دو بیچنا اور خریدنا جو یہ معاملہ دنیا کا
چھوڑنا اور نماز کو جلد جانا بہتر ہے تمہارے واسطے جو دنیا کی سوداگری کا فائدہ ایک دو دن ہے اور
اس نماز کا فائدہ کبھی کم نہوگا اور اس میں سستی اور تغافل نکرو اگر ہو تم جاننے والے اس نفع کے فَإِذَا
قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ
پھر جب نماز پڑھ چکو تو پھر پھیل جاؤ زمین میں یعنی اپنے اپنے کار و بار دنیا کے میں مشغول ہو اور ڈھونڈو
روزی خدا تعالیٰ کے فضل سے اور یاد کرو خدا تعالیٰ کو بہت شاید کہ تم چھٹکارا پانے والے ہو اپنے گناہوں سے
اور دین دنیا کا فائدہ پاؤ کہتے ہیں کہ ایک دن مسجد میں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے
اور سب اصحاب حاضر تھے اور سنتے تھے کہ ایکا ایک شام سے کارواں بھرا ہوا غلہ کا آیا اور ان دنوں مدینہ
میں کال تھا اور دستور تھا کہ جب کارواں سلامت آتا تو ڈھول بجاتے تھے تا کہ سب کو خبر ہو اور غلہ خریدنے کو
آویں۔ ڈھول کی آواز سنتے ہی سب لوگ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے اٹھکر واسطے خریدنے
غلہ کے چلے گئے اور سوائے بارہ آدمی کے جو چار ان میں سے اصحاب کبار اور خلیفہ راشدین ہیں کوئی
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نرہا۔ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان بارہ آدمی کی طرف
دیکھکر فرمایا کہ اگر تم بھی آہستہ آہستہ چلے جاتے تو تمہارے پیچھے ایک آگ جنگل سے آتی آخر میں آیت آئی کہ
وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا ط اور جب دیکھیں کارواں کو یا سنیں
ڈھول کی آواز جو بجاتے ہیں کارواں کے آنے سے تو چلے جاتے ہیں اس کی طرف تو پہلے خریدلیں غلہ اور
چھوڑ جاتے ہیں تجکو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر کھڑا ہوا خطبہ پڑھتا ہوا قُلْ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ
مِنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ط وَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ط کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں کو
جو تجھے چھوڑ کر خطبہ پڑھتے ہوئے غلہ خریدنے جاتے ہیں کہ وہ جو خدا تعالیٰ کے پاس ہے نعمت ثواب نماز کا
اور خطبہ سننے کا بہت اچھا ہے اور نفع ہے زیادہ تماشے اور سوداگری سے اور خدا تعالیٰ بہت اچھا ہے
سب روزی دینے والوں سے یعنے جتنے سخی اور لنگر دینے والے جو ہیں جن لوگوں کو کہ صدقہ خیرات دیتے ہیں اگر

ع ۱۱

ع ۱۲

ایک دن وہ لینے والا اُن سے لڑے یا جھگڑے یا برا کہے تو وہ دینے والا اُس سے بیزار ہو اور پھر اُسکو
ندے اور خدا تعالیٰ ایسا ہے کہ جو کوئی ہی نافرمانی اُسکی کرے پر کرم سے اُس کی روزی موقوف نہیں کرتا سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ

سورۃ المنٰفقون مدنیۃ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وھی احدیٰ عشرۃ آیۃ

پانچویں برس ہجرت سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مریسیع کی لڑائی فتح کرکے مدینہ منورہ کی طرف
پھرے راہ میں ایک کنوئیں پر سنان بیٹا برجہنی کا جو ہم عہد اور ہم قسم عمرو بیٹے عوف انصاری کا قبیلہ خزرج
سے تھا اور جہجاہ بیٹا سعد غفاری کا مہاجرین سے جو ہمسایہ حضرت عمر بن خطاب کا تھا ان دونوں میں
یعنی سنان اور جہجاہ میں کنوئیں پر لڑائی ہوئی ۔ جہجاہ نے سنان کو ایک طمانچہ ایسا مارا جو اُسکے منہ سے لہو
نکلا اُس نے اپنے لوگوں انصاریوں کو پکارا اور جہجاہ نے بھی اپنے حمایتی مہاجرین کو بلایا دونوں طرف سے
ہتھیار لے کر دوڑے اور بڑا ہنگامہ اُٹھا بارے لوگوں نے آنکر صلح کروا دی لیکن عبداللہ بیٹے اُبی
سلول کے نے جو منافق تھا زبان درازی کی اور کہا کہ ہمنے ان مہاجروں کو اپنے شہر میں جگہ دی اور
حمایت کی اور انھوں نے ہمارے طفیل زور پکڑا اور ہمیں سے یہ سلوک کرتے ہیں یہ کہکر اور کہا کہ جب
مدینہ میں ہم پھر جاویں گے تو صاحب عزت نکال دیگا مدینہ سے خراب حال کو اُس منافق نے اپنے تئیں
صاحب عزت کہا اور خراب حال سے اشارہ کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ بات زید بیٹے ارقم
کے نے سنکر سب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آن کر کہی حضرت نے سنکر فرمایا کہ ابھی گرم دھوپ میں
کوچ کرو تو ہنگامہ موقوف ہووے ۔ اُسید بیٹے حضیر کے نے پوچھا کہ یا حضرت ایسی گرم دھوپ میں
کوچ فرمانے کا کیا سبب ہے حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے اُبی سلول کے بیٹے کی بات نہیں سنی جو اُس نے یوں کہا
اُسید نے عرض کی کہ یا حضرت کسی کو فرماؤ تو اُس منافق کو قتل کرے اتنے میں یہ خبر اُبی سلول کے بیٹے نے سنی
اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور قسم کھائی کہ یہ بات میں نے نہیں کہی زید نے جھوٹھ کہا اور لوگوں نے
بھی کہا کہ شاید زید نے جھوٹھ کہا ہوگا ۔ زید کھسیانا ہو کر جناب الٰہی میں کہا کہ یا الٰہی تو مجھے سچا کر میں نے جھوٹھ
نہیں کہا خدا تعالیٰ نے یہ سورۃ بھیجکر زید کو سچا کیا اور منافق کا جھوٹھ آشکارا ہوا اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ
قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ جب آتے ہیں تیرے پاس اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منافق یعنی اُبی سلول کا
بیٹا اور اُس کے یار آنکر کہتے ہیں کہ گواہی دیتے ہیں ہم کہ بیشک تو بھیجا ہوا خدا تعالیٰ کا ہے وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اِنَّكَ
لَرَسُوْلُهٗ وَاللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَكٰذِبُوْنَ اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ تو بیشک بھیجا ہوا خدا تعالیٰ کا ہے
اُن کے کہنے پر کیا موقوف ہے اور خدا تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق جھوٹے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم مسلمان
ہیں یعنی یہ منافق جو قسم کھا کر کہتے ہیں کہ تو رسول اللہ کا ہے سو تو رسول اللہ کا بیشک ہے پر یہ منافق منہ سے

یہ بات کہتے ہیں اور دل میں سچ نہیں جانتے کہ تو رسول اللہ ہے ان کی قسم جھوٹی ہے اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَ
هُمْ جُنَّةً پکڑا ان منافقوں نے اپنی قسموں کے تئیں ڈھال یعنے قسم کھا کر اپنے تئیں بچاتے ہیں قتل اور قید
ہونے سے فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهُمْ سَاۗءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ پھر روکتے ہیں لوگوں کو مسلمان ہونے سے
یعنے چھپ کر لوگوں کو بہکاتے ہیں یا آپ کو خدا کی راہ میں لڑنے سے تھامتے ہیں بیشک وہ لوگ یہ برا کام
کرتے ہیں ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ یہ اسواسطے ہے کہ یہ
منافق ایمان لائے یعنے زبان سے پھر کافر ہوتے ہیں دل سے یعنے ظاہر میں مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ ہم مسلمان
ہیں اور خلوت میں کافروں سے کہتے ہیں کہ ہم تمہارے دین میں ہیں پھر مہر رکھی ہے خدا تعالیٰ نے ان کے
دلوں پر پھر وہ نہیں سمجھتے کیفیت ایمان کی وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ۭ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ
اور جب دیکھتا ہے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منافقوں کو تو اچھے لگتے ہیں ان کے ڈیل تجھکو اور کچھ کہتے ہیں
تو سنتا ہے تو ان کی باتیں اور ان کی قسمیں سچی جانتا ہے تو اور دراصل وہ ایسے احمق ہیں كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ
جیسے کہ سوکھی لکڑیاں ہیں دیوار سے لگی کھڑی ہوئیں یعنے گویا کہ کاٹھ کی صورتیں ہیں جو نہ سنیں کچھ اور نہ دیکھیں
يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ جو آواز سنتے ہیں تو جانتے ہیں کہ ہمیں پر آئے یعنے ایسے ڈرتے ہیں کہ جو
آواز سنتے ہیں تو یہی سمجھتے ہیں کہ ہمارا نفاق ہی ظاہر ہوتا ہے هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ۭ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ
اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ وہی دشمن ہیں ان سے بچتا رہ ہلاک کرے ان کو خدا تعالیٰ کیسے پھرے جاتے ہیں راہ
سیدھی اسلام کی سے کہتے ہیں کہ جب یہ آیت اتری تو قوم نے ابی سلول کے بیٹے کو کہا کہ یہ آیت تیرے حق میں
اتری ہے تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جا کر توبہ کر اور بخشوا اس منافق نے اس بات سے منہ پھیر کر
کہا کہ اے قوم تمنے کہا کہ مسلمان ہو ایمان لایا میں پھر کہا کہ مال کی زکوٰۃ دے میں نے وہ بھی دی اب بھی باقی
رہا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میں سجدہ کروں تب یہ آیت آئی کہ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ
لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ اور جب کہتے ہیں منافقوں کو کہ آؤ عاجزی کرو تو بخشوا دے تمکو پیغمبر خدا تعالیٰ کا
تب منافق سر اپنا پھیرتے ہیں اس بات سے اور نہیں مانتے وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ
اور دیکھتا ہے تو ان کو جو اڑ رہتے ہیں اور نہیں آتے گناہ بخشوانے کو اور وہ غرور کرنے والے ہیں سَوَاۗءٌ عَلَيْهِمْ
اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۭ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ برابر ہے ان پر چاہے تو بخشوا تو
یا نہ بخشوا ان کو ہرگز نہیں بخشنے کا ان کو خدا تعالیٰ بیشک نہیں خدا تعالیٰ راہ دکھاتا ہے نیکی اور بھلائی کی حکم
نہ ماننے والوں کو هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰي مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا منافق
لوگ ہیں جو کہتے ہیں آپس میں کہ کچھ خرچ نہ دو ان کو جو پیغمبر خدا تعالیٰ کے پاس ہیں جب تک جدا جدا ہو کر چلے جاویں

اور یہ جانتے کہ وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ اور خدا تعالیٰ کی ہیں
خزانے آسمانوں کے اور زمین کے یعنے سب خزانوں کا مالک خدا تعالیٰ ہے لیکن اس بات کو منافق نہیں سمجھتے
يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ط کہتے ہیں منافق کہ اگر اس سفر سے
پھر جاویں ہم مدینہ کو تو ضرور نکال دیوے زور آور مدینہ سے خراب حال کو یعنے ابی سلول کے بیٹے نے اشارہ اور
رمز کی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینہ سے نکال دیوے اور یہ نہیں جانتا وہ منافق کہ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ
وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اور واسطے خدا تعالیٰ کے ہے زور اور علیحدہ
زور آور سب سے خدا تعالیٰ اور پیغمبر اسکا ہے اور ایمان والے ہیں ای یہ بات منافق نہیں جانتے کہتے ہیں
کہ جب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح کرکے پھرے اور شہر مدینہ کے نزدیک پہنچے تو اسی منافق کا بیٹا
عبد اللہ نام مومن مخلص تھا اس نے جس اونٹ پر اسکا باپ سوار تھا اسے بٹھا کر اونٹ کے اوپر کھڑا ہو کر
باپ کو کہا کہ تجھے شہر میں نہیں جانے دینے کا جب تک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رخصت دیں اور
جانے تو کہ خوار اور ذلیل زیادہ سب سے تو ہی ہے اور صاحب عزت سب سے وہ ہے جب حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی سواری آئی اور یہ حال دیکھا تب حضرت نے فرمایا کہ شہر میں جانے دے تب عبد اللہ نے
باپ کو چھوڑا اب خدا تعالیٰ فرماتا ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ
اللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو چاہیے کہ نہ بہلا دے تمکو مال
تمہارا اور اولاد تمہاری خدا تعالیٰ کی یاد سے اور جو کوئی ایسا کام کریگا یعنے مال اور فرزندوں میں مشغول ہو کر
یاد خدا تعالیٰ کی بھولیگا پھر وہی لوگ نقصان میں ہوں گے قیامت کو وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ
اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ ط اور خرچ کرو اس چیز سے جو ہمنے روزی دی ہے تمکو پہلے اس سے جو آوے
تم میں سے ایک کو موت یعنی مرنے سے پہلے خیرات کرو اور حق مسکین اور محتاجوں کا دو اور نہیں تو
فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ پھر کہویگا ای پروردگار
میرے کیوں نہ ڈھیل دی مجھے تھوڑی دیر دنیا میں یعنی تھوڑی مدت اور کیوں نہ جینا رکھا مجھے تو پھر میں خیرات کرتا اور
زکوٰۃ دیتا اور ہوتا میں نیکبختوں نیک کام کرنیوالوں سے وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ط اور ہرگز ڈھیل
نہ دیویگا خدا تعالیٰ کسی کو جسوقت آویگا وقت موت اسکا وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور خدا تعالیٰ جانتا ہے
ان چیزوں کو جو تم کرتے ہو یعنے خدا تعالیٰ سے کوئی کام تمہارا چھپا ہوا نہیں اور نہیں چھپنے کا ۞

سورۃ التغابن مدنیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وھی ثمان عشرۃ آیۃ

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

ساتھ پاکی اور پاکیزگی کے تعریف کرتی ہے خاص اللہ کو جو چیز کہ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو چیز کہ بیچ زمین کے ہے
خاص اسی کو بادشاہی زمین اور آسمان کی اور خاص اسی کو ہے تعریف یعنی وہ لائق ہے تعریف کے اور
وہ اوپر سب چیز کے قادر ہے هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَمِنْكُمْ مُؤْمِنٌ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ
بَصِيرٌ وہ اللہ ایسا ہے کہ پیدا کیا تمکو اے آدمیو پس بعضے تم میں سے کافر ہیں اور بعضے تم میں سے
ایمان لانیوالے ہیں اور اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہے اور معاملہ ساتھ تمہارے موافق
اعمال تمہارے کے کریگا خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ
وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو ساتھ راستی کے یا ساتھ حکمت کے یا کلمہ کن کہنے سے اور صورت
کھینچی تمہاری پس خوبصورت کی صورت تمہاری ساتھ درازی قد کے اور برابر کرنے اعضا کے قول علماؤں کے
تفسیر میں اس آیت کے بہت ہیں لیکن واسطے طول کے اس جگہ نہیں لکھے اور طرف اسکی ہی بازگشت سبکی
يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ
جانتا ہے ساتھ علم کامل کے جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے اور جانتا ہے وہ چیز
کہ چھپاتے ہو تم اسکو اور وہ چیز کہ ظاہر کرتے ہو تم اور اللہ جاننے والا ہے ساتھ اس چیز کے کہ بیچ سینوں کے ہے
أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ فَذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ
آیا نہیں آئی ساتھ تمہارے اے مکے والو خبر ان لوگوں کی کہ کافر ہوئے یا آگے تمسے مراد اولاد قابیل
اور عاد اور ثمود اور اصحاب ایکہ ہیں پس چکھا انہوں نے عذاب کام اپنے کا یعنی نقصان کفر اپنے کا
دنیا میں جیسے غرق ہونا اور بادصرصر اور صیحہ کے عذاب سے ہلاک ہونا اور خاص ان کو ہے یعنی آخرت میں عذاب درد
دینے والا ذَٰلِكَ بِأَنَّهُ كَانَتْ تَأْتِيهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالُوا أَبَشَرٌ يَهْدُونَنَا فَكَفَرُوا وَتَوَلَّوْا
وَّاسْتَغْنَى اللَّهُ ۚ وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ یہ عذاب خاص انکے تئیں ہے بسبب اس کے کہ تھی
کہ آتی طرف ان کے پیغمبر ہمارے پاس انکے ساتھ معجزوں کے دیسے معجزے کہ روشن تھے پس کہا انہوں نے
آیا آدمی مانند ہمارے ہمیں راہ دکھلاتے ہیں ہمکو یعنی تعجب کیا پس کافر ہوئے یعنی ساتھ پیغمبروں کے
اور منہ پھیرا اور بے پروا ہوا اللہ یعنی ایمان خلق کے سے اور اللہ بے پروا ہے یعنی عبادت بندوں
کی سے تعریف کے لائق ہے اگرچہ تعریف نہ کرے کوئی زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ لَنْ يُبْعَثُوا ۚ قُلْ بَلَىٰ
وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۚ وَذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ گمان کیے وہ لوگ کہ کافر ہوئے اس سے
کہ اٹھائے نجاویں گے کہہ تو اے محمد کہ اٹھائے جاؤ گے اور قسم پروردگار میرے کی کہ البتہ تم اٹھو گے
قیامت میں پس خبر دیے جاؤ گے ساتھ اس چیز کے کہ کی ہے تم نے دنیا میں یعنی اٹھانا اور جزا دینی اوپر اللہ کے آسان ہے

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ پس ایمان لاؤ تم ساتھ
اللہ کے اور پیغمبر اسکے کے یعنے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ساتھ اُس روشنی کے کہ بھیجی ہم نے
او پر محمد کے مراد قرآن ہے اور اُسکو نور کہا اور اللہ ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم یعنے اقرار یا انکار
دانا ہے یَوْمَ یَجْمَعُكُمْ لِیَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ یَوْمُ التَّغَابُنِ ؕ یاد کرو تم اُس دن کو کہ جمع کریگا اللہ تمکو
واسطے اُس چیز کے کہ بیچ دن جمع کے ہے یعنے حساب اور جزا قیامت کو دن جمع کا کہا اسواسطے
کہ اُس دن آدمی اوّل کے اور آخر کے جمع ہوویں یا پیغمبر اور امتیں اُن کی یا ظالم اور مظلوم یا ہدایت
پانے والے اور گمراہ یا بہشتی اور دوزخی اور مشہورتر یہ ہے کہ فرشتے اور آدمی اور جن جمع ہوویں واللہ اعلم
وہ ایک دن ہے نقصان ہونے کا یعنے جب مومن بیچ بہشت کے قرار پاوے اور کافر دوزخ میں
غبن ظاہر ہووے اور کافر حسرت کریں اور یا یہ کہ کافر غبن اپنی کو دیکھے ساتھ ترک کرنے ایمان کے
اور مومن نقصان اپنا دریافت کرے ساتھ تقصیرات کے وَمَنْ یُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَیَعْمَلْ صَالِحًا
یُّكَفِّرْ عَنْهُ سَیِّاٰتِهٖ وَیُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ
فِیْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ اور جو کوئی ایمان لاوے ساتھ اللہ کے
اور کرے کام نیک ڈھانکے اللہ اُس سے برائیاں اُس کی یعنے بخشے اور داخل کرے اُس کو بیچ
بہشتوں کے کہ جاتے ہیں نیچے درختوں اُس بہشت کے سے نہریں اُس حالت میں کہ ہمیشگی ہووے
اُس میں ہمیشہ تکرار ہے واسطے تاکید کے اور وہ بخشنا گناہ کا اور داخل کرنا بہشت کا فیروزی
اور چھٹکارا بڑا ہے وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِیْنَ
فِیْهَا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور جھٹلایا آیتوں ہماری کو کہ قرآن ہے وہ گروہ
یار ہیں دوزخ کے ہمیشہ رہیں بیچ اُس کے اور بری جگہ بازگشت کی ہے دوزخ مَآ اَصَابَ
مِنْ مُّصِیْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ یُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ یَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ نہیں پہنچی ساتھ
کسی کے کوئی مصیبت شدت مرض سے یا مرگ سے یا کسی سختی سے مگر ساتھ حکم اللہ کے یعنے وہ
سب چیز پر قادر ہے اگر چاہے مصیبت پہنچاوے بندوں کو لیکن واسطے آزمایش کے کہ
مصیبت پر صابر رہتے ہیں یا نہیں رہتے اور جو کوئی ایمان لاوے ساتھ اللہ کے اور دیکھے
جانے کہ مصیبت اور راحت تقدیر سے ہے راہ پاوے دل اُسکا یعنے ساتھ صبر کے اور اللہ
ساتھ سب چیز کے جاننے والا ہے صبر کرنیوالے کو اور شکایت کرنے والے کو جانتا ہے وَاَطِیْعُوا
اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ اور فرمانبرداری کرو

اللہ کی یعنے فرض ادا کرنے میں اور فرمانبرداری کرو پیغمبر کی یعنے ادائے سنت کرو پس اگر منھ پھیر لو تم
یعنے اطاعت پیغمبر کی سے پس اسکو کیا نقصان ہے پس اسکے سوا نہیں ہے اوپر بھیجے ہوئے
ہمارے کے پہنچانا ہے ظاہر اور روشن اور اس نے پہنچانا پیغام کا کیا اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۚ وَعَلَی اللّٰہِ
فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ اللہ یعنے وہ ہے لایق بندگی کے کوئی معبود لائق نہیں ہے مگر وہ اور اوپر اللہ کے
پس چاہیے کہ توکل کریں مومن یعنے خواہش ایمان کی یہ ہے کہ کام اپنے ساتھ اللہ کے سونپ دیویں
اور بیچ ہر مشکل کے تکیہ اسی پر کریں ابن عباس سے نقل ہے کہ بعد ہجرت پیغمبر کے ایک گروہ نے
مکے سے ارادہ مہاجرت کا طرف مدینہ کے کیا لیکن عیال اور اطفال گریہ و زاری سے ان کو جانے سے
مانع تھے اور یہ بھی ان کی محبت سے عاجز رہے تھے حق تعالی نے ان کے مقدمہ میں یہ آیت بھیجی کہ
یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِکُمْ وَاَوْلَادِکُمْ عَدُوًّا لَّکُمْ فَاحْذَرُوْھُمْ اے گروہ مسلمان
تحقیق کہ بعضی جوروں تمہاری سے اور بیٹوں تمہارے سے یعنی وہ جو مانع ہیں ہجرۃ کے دشمن ہیں
خاص تمہارے تئیں پس ان سے ڈرو تم یعنے رونے ان کے سے ہجرۃ موقوف نکرو یہ آیت جب ان کے
پاس پہنچی انھوں نے ہجرۃ کی اور یاروں کو دیکھا کہ ہر ایک علم دین میں فاضل اور کامل ہوا ہے قصد زن
و فرزند کی ایذا کا کیا کہ ہم ان کے سبب علم سے اور فضیلت سے محروم رہے اور نفقہ زن و فرزند کا موقوف
کیا۔ اللہ تعالی نے فرمایا کہ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اور اگر بخشو تم اور
درگذرو تم اور ڈھانکو تم یعنی عذر ان کا قبول کرو پس تحقیق کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے یعنی اگر تم انکو بخشو
خدا تعالی تمکو بھی معاف کریگا اِنَّمَآ اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ ۭ وَاللّٰہُ عِنْدَہٗٓ اَجْرٌ عَظِیْمٌ
سوائے اسکے نہیں ہے کہ مال تمہارے اور اولاد تمہاری آزمایش ہیں یعنی تا معلوم ہووے کہ
کونسا تم میں سے حق پر ایثار کرتا ہے اور کونسا دل بیچ مال اور اولاد کے باندھ کر محبت الٰہی سے کنارہ
کرتا ہے اور اللہ کہ نزدیک اسکے ہے اجر بڑا یعنے اس کسی کو کہ محبت اس کی مال اور اولاد سے
زیادہ اللہ اور رسول پر ہووے فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا وَاَنْفِقُوْا
خَیْرًا لِّاَنْفُسِکُمْ ۭ وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِہٖ فَاُولٰۗئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ پس ڈرو تم عذاب اللہ کے سے جو کچھ
قدرت رکھتے ہو اور سنو تم بات اللہ کی کو اور فرمانبرداری کرو تم اسکے تئیں اور خرچ کرو تم بہتر یعنی جو چیز
بہتر ہووے اللہ کی راہ میں دو واسطے جانوں اپنی کے اسواسطے کہ فائدہ دینے کا تمہیں کو ہوگا
اور جو کوئی نگاہ رکھا جاوے بخل نفس اپنے سے پس وہ گروہ خرچ کرنے والے وہی چھٹکارا پانیوالے ہیں
اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا یُّضٰعِفْہُ لَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ۭ وَاللّٰہُ شَکُوْرٌ حَلِیْمٌ اگر قرض دو تم اللہ کو

یعنی خرچ کرو جس چیز میں کہ فرمایا ہے اُسنے قرض دینا نیک یعنی صدق دل سے دوگنا کرے اللہ اسکو کردیا ہے تمنے واسطے تمہارے اور بخشے گناہوں تمہارے کو کہ آگے اس دینے سے کئی ہو ویں اور اللہ جزا دینے والا شکر کرنیوالونکا ہے بردبار ہے ساتھ عذاب کرنے بخیلوں کے شتابی نہیں کرتا عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا ہے یعنی جو کچھہ ظاہر کرتے ہیں صدقہ دینے سے اور جو کچھہ کہ پوشیدہ رکھتے ہیں دلوں میں ریا سے اور اخلاص غالب ہے یعنے بدلہ لینے میں اس کسی سے کہ صدقہ اسکا خالص نہووے حکم کرنیوالا ہے واسطے بزرگی ان لوگوں کے کہ صدقہ از روئے صدق کے دیویں ۔ واللہ اعلم بالصواب

سورۃ الطلاق مدنیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وھی اثنتا عشرۃ آیۃ

نقل ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے جورو اپنی کو طلاق دیا اور وہ حیض کے دنوں میں تھی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک وہ پاک ہووے رکھے بعد حیض کے اگر چاہے طلاق دیوے اس مقدمہ میں یہ آیت آئی کہ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ اے پیغمبر کہہ اپنی امت کو کہ تم جسوقت چاہو کہ طلاق دو تم عورتوں کو پس خورد سال اور آئسہ اور حمل والی نہوویں پس طلاق دو تم بیچ مدت گنی ہوئی کے یعنی بیچ پاکی کے بغیر جماع کے کہ گن سکے اُسکو اور نام اس طلاق کا سنی ہے بیچ گنتی کے آتا ہے اور طلاق بدعی وہ ہے کہ بیچ حالت حیض کے یا اس پاکی میں کہ بعد از جماع کے واقع ہوا ہے اور طلاق ہووے اسواسطے کہ ان دنوں کو ساتھ گنتی کے حساب نکر سکے اور عورت بیچ اس مقام کے نہ معتدہ ہووے اور نہ ذات بعل اور عدد طلاق کا نزدیک شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اعتبار نہیں رکھتا اور نزدیک امام اعظم اور امام مالک کے معتبر ہے عدد طلاق کہ پس اگر بیچ پاکی بے جماع کے تین طلاق دیوے تو بیچ مذہب امام شافعی کے سنت ہے اور بیچ مذہب ان دو امام کے بدعت ہے اور اگر ایک طلاق دیوے تو نزدیک سب کے بالاتفاق سنت ہے وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ اور گنتی کرو ای مردو مدت عورتوں کی کو اور ڈرو تم اللہ سے کہ پروردگار تمہارا ہے یعنے طلاق ساتھ سنت کے دو اور بعد طلاق کے باہر نہ نکالو تم عورتوں طلاق دی ہوئی کو گھروں ان کے سے کہ بیچ وقت جوا در جورو کے تھیں اُسوقت تلک کہ گنتی آخر ہووے اور عورتیں بھی چاہیں کہ باہر نہ آویں پس ان کو باہر نہ نکالو مگر یہ کہ آویں ساتھ بیحیائی اور برائی کے ظاہر

ہو کر اور بدکرداری سے مراد وہ گناہ ہے کہ بیچ اُس کے حد لازم آوے جیسے چوری ہووے یا زنا کرنا کہ واسطے قائم کرنے حد کے اُن کو باہر چاہیئے نکالنا یا وہ کہ ساتھ گالیوں کے اور طعنوں کے اہل خانہ کو ایذا کریں اُس حال میں نکالنا اُن کا حلال ہے اسواسطے کہ وہ حکم نشوز کا رکھتے ہیں بیچ اسقاط اپنوں کے وَتِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْرًا اور یہ حکم کہ مذکور ہوئی حدیں اللہ کی ہیں اور جو کوئی گذرے حدوں اللہ کی سے پس تحقیق کہ ستم کیا ہو اوپر جان اپنی کے یعنی اپنے تئیں لائق عذاب کے کیا اور نہیں جانتا ہے تو اسے طلاق دینے والے یا نہیں جانتا کوئی نفس شاید اللہ پیدا کر دے پیچھے اس طلاق سے کام کو۔ یعنے مرد کو پشیمان کرے یا عورت کی دوستی مرد کی دل میں آوے تو پھر رجوع کرے فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِنْكُمْ وَأَقِيمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ذٰلِكُمْ يُوعَظُ بِهِ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ پس جب پہنچیں عورتیں ساتھ مدت اپنی کے پس نگاہ رکھو اُن کو یعنی پھر رجوع کرو ساتھ اُن کے ساتھ نیکی کے یعنی نان و نفقہ دو اور دوسری بار طلاق نہ دو یا جدا ہو اُن سے اور چھوڑ دو اوپر نیکی کے یعنی متاع اور صداق ادا کرو اور گواہ پکڑو صاحبوں عدل کے کو تم میں سے یعنی مسلمان کہ فاسق نہ ہوویں کہ پھر جاویں اور اقامت گواہی کی کرو اہی گواہ ہو وقت حاجت کے واسطے طلب ثواب کے اور رضامندی اللہ کی یہ گواہی اور قائم رہنا گواہی پر نصیحت دی جاتی ہے ساتھ اُسکے جو کوئی ہے کہ ایمان لاتا ہے ساتھ اللہ کے اور ساتھ دن قیامت کے اور جو چیز کہ ساتھ اُس کے تعلق رکھتی ہے وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ اور جو کوئی ڈرے اللہ سے یعنی ڈرنے سے مراد یہ ہے کہ منع کی چیزوں سے باز رہے ظاہر لاوے اللہ واسطے اُسکے جگہ باہر نکلنے کی یعنے خلاص پاوے غم دنیا اور آخرت کیسے اور روزی دیوے اُسکو اُس جگہ سے کہ گمان نہ ہووے یعنے اُسکے خیال میں بھی نہ ہووے شان نازل ہونی اس آیت کی یہ ہے کہ مشرکوں نے بیٹے عوف بیٹے مالک کے کو قید کیا اور اُس نے جناب پیغمبر میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ بیٹا میرا کافروں میں قید ہوا ہے اور ماں اُس کی بہت روتی ہے اور باوجود اس مصیبت کے فقر اور مفلسی نے یہاں تلک عاجز کیا ہے کہ قوت سے بھی محتاج ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صبر کرو دونو یعنے تو اور ماں اُس کی بہت۔ کہو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ عوف معہ جورو اپنی یہ کلمہ ذکر و عمل میں لایا تھوڑے دنوں میں بیٹا عوف کا قید سے کافروں کی چھوٹا اور چار ہزار

کو سفند ان کے ہانک لایا اور یہ آیت اتری کہ جو کوئی تقویٰ کرے روزی حلال پاوے غیب سے وَمَنْ يَتَوَكَّلْ
عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا اور جو کوئی توکل کرے
اوپر اللہ کے یعنے کام اپنے اسکو سونپے پس اللہ کفایت کرنیوالا ہے اسکو تحقیق اللہ پہنچانے والا ہے کام
اپنے کو یعنی جس جگہہ کہ چاہے تحقیق کر دانا ہے اور پیدا کیا ہے اللہ نے واسطے ہر چیز کے اندازہ کہ اس سے
نگذرے یا مقدار وقت سے پیدا کیا ہے کہ آگے پیچھے اس وقت سے نہووے **ابو ذر غفاری** رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایک آیت جانتا ہوں کہ اگر لوگ
اسکو پڑھا کریں تمام مہیتے ان کی کفایت ہووے پس آیت پڑھی کہ وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَ
يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ
لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا جسوقت کہ حکم عدت مطلقات کا آیا کہ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ اصحابوں نے پوچھا کہ عدت
ان عورتوں کی کہ حائض نہوویں کیا ہے آیت آئی کہ وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ
فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ وَمَنْ
يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا اور وہ عورتیں کہ ناامید ہوئی ہوویں حیض سے یعنی
بسبب بڑھاپے کے عورتوں تمہاری سے اگر شک میں پڑے حکم ان کے سے یعنے نہیں جانتے ہو پس عدت
ان کی تین مہینے ہیں اور عدت ان عورتوں کی کہ حیض نہیں آیا ان کو بسبب خورد سالی کے اسی طرح
تین مہینے مقرر ہیں اور صاحب حملوں کے یعنے عورتیں حمل والی مدت عدت انکی یہ ہے کہ رکھیں
حمل اپنے کو اور جو کوئی ڈرے اللہ سے ظاہر کرے اللہ خاص اس ڈرنیوالے کو کام اسکے سے آسانی
یعنے کام اسکا آسان کرے ذٰلِكَ أَمْرُ اللّٰهِ أَنْزَلَهُ إِلَيْكُمْ وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ
وَيُعْظِمْ لَهُ أَجْرًا یہ جو کہا گیا حکم اللہ کا ہے کہ بھیجا اسکو لوح محفوظ سے طرف تمہاری اور جو کوئی پرہیز کرے
عذاب اللہ کیسے ڈھانکے اللہ اس سے برائیاں اسکی یعنی بخشے اور بزرگ کرے واسطے اسکے مزدوری اسکی کو
یعنی اسکو اجر زیادہ دیوے أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا
عَلَيْهِنَّ وَإِنْ كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَآتُوهُنَّ
أُجُورَهُنَّ وَأْتَمِرُوا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوفٍ وَإِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ
لَهُ أُخْرَىٰ رکھو عورتوں طلاق دی ہوئی کو اس جگہہ کہ تم رہتے ہو طاقت اپنی سے
یعنی گھر ان کا موافق طاقت اپنی کے کہو اور ایذا نہ دو طلاق والی عورتوں کو بیچ دینے گھر اور نفقہ کے واسطے
کہ تنگ کرو اوپر ان کے گھر ان کے اور خرچ ان کا کہ ضروری ہووے اور اگر ہوویں طلاق دی ہوئی عورتیں

صاحب حمل کی پس نفقہ کرو تم اوپر اُن کے جب تلک رکھیں حمل اپنی کو یعنی لڑکا ہووے یا لڑکی ہووے اور عدت سے باہر آویں پس اگر دودھ دیویں یہ عورتیں بعد منقطع ہونے علاقہ نکاح کے خاص بیٹوں تمہاری کو پس دو تم اُن کو اجورہن اُنکا اوپر دودھ دینے کے اور مشورہ کرو تم آپسمیں بیچ کام لڑکے کے ساتھ نیکی کے بیچ مقدمہ دودھ دینے کے اور اُجرت دینے کے اور اگر دشواری کرو تم ای ماں اور باپ یعنی باپ اجورہ نہ دیوے اور ماں دودھ نہ دیوے پس دودھ دینے کو چاہیئے واسطے بیٹے کے عورت اور یعنی دائی رکھے اور ماں کو اُسکی تعدی اور ظلم نکرے دودھ پلانے میں لِیُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ۭ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ۭ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا ۭ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا چاہیئے کہ نفقہ دیوے وسعت والا اور دولتمند دولت اپنی سے اپنے موافق مقدور اپنے کے اوپر طلاق دی ہوئی کے نفقہ کرے اور جو کوئی کہ تنگ کی ہوئی ہے اوپر اُسکے روزی اُسکی یعنی تنگدست اور فقیر ہے پس چاہیئے کہ نفقہ کرے اُس چیز سے کہ دی ہے اللہ نے اُسکو تکلیف نکرے اللہ کسی کو مگر جو کچھ کہ دیا ہے اُسکو مال سے یعنی تکلیف مالایطاق نہیں فرماتا شتاب ہووے کہ ظاہر کرے اللہ پیچھے تنگی کے کشایش اور دولتمندی وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا اور بہت لوگوں نے گانوں اور شہر کے سے کہ جہل اور دشمنی سے سر پھیرا اور اعراض کیا حکم پروردگار اپنے کیسے اور باتوں پیغمبر اُسکے سے پس حساب کرونگا میں انکو سختی قیامت کے دن حساب سخت اور عذاب کیا ہمنے اُنکو دنیا میں عذاب برا اہول یا عذاب کرونگا میں اُنکو قیامت کے دن پیچھے حساب کے فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا پس چکھا اُن گانو والوں نے آخر عذاب کام اپنے کا اور تھا آخر کام اُنکے کا نقصان یعنی کونسا نقصان اس سے بدتر ہے کہ بہشت جاوید اور دیدار الٰہی سے محروم رہے اور بیچ قید دوزخ کے اور عذاب دردناک کے عاجز اور درماندہ ہویں اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ڃ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ړ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۙ رَّسُوْلًا تیار کیا ہے اللہ نے واسطے کافروں اور مشرکوں کے عذاب سخت پس ڈرو تم عذاب اللہ کیسے اے صاحب عقل کے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو تم تحقیق بھیجا ہے اللہ نے ساتھ تمہارے نصیحت یا بزرگی مراد قرآن ہے اور بھیجا ہے طرف تمہارے پیغمبر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کو شرف کہا اس واسطے کہ شرف دنیا کا اور کرامت آخرت کی ساتھ پڑھنے اُسکے کے اور عمل کرنے اُسکے کے تعلق رکھتی ہے اور کہتے ہیں ذکر سے مراد قرآن اور رسول سے مراد جبرئیل علیہ السلام ہے اور رسولا عبارت اگلی سے لگتا ہے کہ متابعت کرو تم اُس رسول کی کہ ہمیشہ يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ

مُبَیِّنٰتٍ لِّیُخْرِجَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ پڑھتا ہے آیتیں قرآن کی اوپر تمہارے روشن کی ہوئیں اور حفص کسر یا پڑھتا ہے مبیّنات کہ روشن کرنیوالی اور حقتعالی نے ذکر اور رسول بھیجا اسواسطے کہ باہر لاوے آپ یا قرآن یا رسول اُن لوگوں کو کہ ایمان لائے ہیں اور کام کئے ہیں اچھے اندھیری گمراہی کیسی طرف روشنی ہدایت کے وَمَنْ یُّؤْمِنْ بِاللّٰہِ وَیَعْمَلْ صَالِحًا یُّدْخِلْہُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْہَآ اَبَدًا قَدْ اَحْسَنَ اللّٰہُ لَہٗ رِزْقًا اور جو کوئی ایمان لاوے ساتھ اللہ کے اور کرے کام اچھے داخل کرے اسکو اللہ بیچ بہشتوں کے کہ جاری ہیں نیچے محلوں انکے سے نہریں دائم رہنے والے ہیں بیچ بہشت کے ہمیشہ لیئے ہے ؛ والتحقیق کہ اچھا تیار کیا ہے اللہ نے یعنی بیچ بہشت کے واسطے مومن عامل کے رزق اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَہُنَّ یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَہُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا اور وہی کہ پیدا کیا سات آسمانوں کو اور پیدا کیا زمین سے مانند آسمانوں کی بعضی نیچے بعضی کی یا زمین بھی سات عدد بنائی ہی آتا ہے حکم اللہ کا اور قضا اُسکی درمیان آسمانوں کی اور زمین کے یعنی جاری ہے حکم اُسکا بیچ آسمان اور زمین کے اور اُسکے تئیں ہر طبقہ میں طبقوں زمین اور آسمان کیسے حکم ہے اور خلقت ہے اور سب کو پیدا کیا تاکہ جانو تم کہ اللہ اوپر پیدا کرنے سب چیزوں کے قدرت رکھنے والا ہے اور حکم اپنا اوپر سب کے جاری کیا تا معلوم کرو تم یہ کہ اللہ تحقیق پہنچا ہے ساتھ سب چیز کے از روئے علم کے یعنی قدرت اور علم اُسکا محیط ہے اوپر سب چیز کے موجودات علمی سے اور غیبی سے ۔ واللہ اعلم بالصواب ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

سورۃ التحریم مدنیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وھی اثنتا عشرۃ آیۃ

کہتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام المومنین بی بی حفصہ کی باری کے دن اُنہوں کے گھر میں تشریف لائے اور بی بی حفصہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھ کر اپنے باپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دیکھنے کے واسطے گئی تھیں اور گھر خالی تھا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ماریہ قبطیہ کو جو حرم خاص تھی بلا کر اپنی صحبت میں رکھا یہ احوال بی بی حفصہ کو معلوم ہوا اور آزردگی ظاہر کی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو آزردہ دیکھکر فرمایا کہ اے حفصہ تو راضی نہیں ہے جو ماریہ قبطیہ کو اپنے اوپر حرام کروں میں یعنی اگر تیری خوشی ہو تو اُس سے قسم کھاؤں ہیں بی بی حفصہ نے کہا کہ ہاں راضی ہوں میں حضرت نے فرمایا کہ اس بات کو کسو سے ہرگز نہ کہیو یہ بات میری امانت تیرے دل میں رہے اُنہوں نے کہا اچھا جب حضرت اُنکے گھر سے باہر آئے تو بی بی حفصہ اُس بات کو مارے خوشی کے چھپا نہ سکیں اور ام المومنین بی بی عائشہ

ع ٥ ١٨

سے کہا اور خوشخبری دی کہ پہلا ہوا جو ماریہ قبطیہ سے تو چھوٹے ہم جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بی بی عائشہ کے گھر آئے تو انہوں نے کچھ اُس بات سے رمز کہی تب سورہ اُتری کہ یٰٓاَیُّہَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ ای نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کس واسطے حرام کرتا ہے اُس چیز کو جو حلال کی ہے خدا تعالیٰ نے وہ چیز تجھ پر یعنی ماریہ قبطیہ سے کیوں قسم کھاتا ہے تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِکَ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ چاہتا ہے تو اُس قسم کھانے سے خوشی اپنی نکاحیوں کی اور خدا تعالیٰ بخشنے والا ہے تیری قسم کو مہربان ہے جو کفارہ قسم کا مقرر کیا ہے قَدْ فَرَضَ اللّٰہُ لَکُمْ تَحِلَّۃَ اَیْمَانِکُمْ وَاللّٰہُ مَوْلٰىکُمْ وَھُوَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ اور بیشک خدا تعالیٰ نے مقرر کیا ہے تمہارے واسطے کھولنا قسم تمہاری کا کفارہ دیکر سے یعنی اگر کوئی شخص کسی چیز کی قسم کھاوے اور پھر چاہے کہ قسم کو توڑے تو اُسکا کفارہ دے کر قسم کو کھولے اور اُس کفارہ کا مذکور سورہ مائدہ میں لکھا ہے اور خدا تعالیٰ تمہارا دوست ہے ای مومنو اور وہی جانتا ہے تمہاری سب بھلائیوں کو یعنی جن چیزوں میں تمہاری بھلائی ہے اُسے وہی جانتا ہے مضبوط کام کرنیوالا ہے وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِہٖ حَدِیْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِہٖ وَاَظْھَرَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ اور جب بھید کی بات کہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چھپا کر کسی اپنی نکاحی سے یعنی بی بی حفصہ سے ماریہ قبطیہ کی قسم کی بات پھر جب بی بی حفصہ نے اُس بات کی خبر دی بی بی عائشہ کو اور ظاہر کیا خدا تعالیٰ نے اپنے حبیب پر وہ سب ماجرا عَرَّفَ بَعْضَہٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَھَا بِہٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَکَ ھٰذَا ۭ قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ معلوم کروایا بی بی حفصہ کو بعضی بات اور بعضی بات سے منہ پھیرا یعنی جتنے بھید کی باتیں حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور بی بی حفصہ نے کہیں تھیں بی بی عائشہ سے خدا تعالیٰ نے وہ سب اپنے حبیب سے ظاہر کیں تھیں لیکن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعضی بات بی بی حفصہ سے کہی کہ تو نے یہ بی بی عائشہ سے کہی اور بعضی بات بی بی حفصہ کو نکہی پھر جب خبر دی پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بی بی حفصہ کو تب کہا انہوں نے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تمہیں کس نے خبر دی کہ میں نے کہا بی بی عائشہ سے پھر کہا پیغمبر صلے اللہ علیہ والہ وسلم کہ خبر دی مجھے جاننے والے خبردار نے یعنی مجھے پروردگار نے کہا اِنْ تَتُوْبَآ اِلَی اللّٰہِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُکُمَا اگر توبہ کرو تم دونوں ای بی بی حفصہ اور عائشہ خدا تعالیٰ کی طرف دکھ دینے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سے یعنی خدا تعالیٰ کے آگے توبہ کرو کہ پھر ہم کبھی حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو نستاویں گے کسی طرح اور اُنکے ستانے میں پیشی نکریں تو بہتر ہے تمہارے حق میں پھر بیشک پھرا دل تمہارا تنگی سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھید کی بات اپنے دل میں نہیں رکھتیں تم دونوں وَاِنْ تَظٰھَرَا عَلَیْہِ فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ مَوْلٰىہُ

وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ اور اگر تم دونون پشتی کرو یعنی ایک دوسرے کی مدد کرو پیغمبر کے دل آزردہ کرنے پر تو پھر بیشک خدا تعالیٰ اُسکا یار مددگار ہے اور جبرئیل علیہ السلام رفیق ہے اُسکا اور نیکبخت مسلمان تابع اور مددگار ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور سوا اُنکے فرشتے آسمان کے اور زمین کے بھی مددگار ہین عَسَىٰ رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ تَائِبَاتٍ عَابِدَاتٍ سَائِحَاتٍ ثَيِّبَاتٍ وَأَبْكَارًا شاید کہ اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طلاق دیں تمکو تو پروردگار اُسکا بدل دیوے اُسکو نکاحیان تم سے بہتر جو مسلمان اور تابعدار ہون ایمان لانیوالیان نماز پڑھنے والیان توبہ کرنیوالیان بندگی خدا تعالیٰ کی کرنیوالیان روزے رکھنے والیان خاوند دیکھے ہوئیان اور کواریان یعنی تمہارے عوض ایسی اچھی نکاحیان دیویگا خدا تعالیٰ اپنے حبیب کو يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ای مومنو تھام رکھو اپنے آپ کو اور اپنے کنبے کو اُس آگ سے جسکا ایندھن آدمی اور پتھر ہین یعنی ای مومنو تم آپ بھی گناہ نکرو اور نہ اپنے کنبے کو گناہ کرنے دو تو بچوگے آگ دوزخ کیسے اور دوزخ کی آگ ایسی ہے جو آدمی اور پتھر لکڑیون کی طرح جلتے ہین عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ اُس آگ پر فرشتے زور آور بے رحم سخت رو مقرر ہین یعنی دوزخ کے دربان بے مہر اور زور آور ہین نافرمانی نہین کرتے خدا تعالیٰ کی اُس چیز مین جو حکم ہوتا ہے اُنہین یعنی کچھ کسی طرح سے سوائے حکم خدا تعالیٰ کے کچھ کام نہین کرتے اور وہی کرتے ہین جو اُنہین حکم خدا تعالیٰ کا ہوتا ہے کافر دوزخ مین دربانون کی خوشامد اور منت کرینگے کہ ہمین یہان سے نکالدو اور عذاب کم کرو تب خدا تعالیٰ فرماویگا اُن دربانون کو کہ کہو يَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ای کافرو مت عاجزی کرو آج جو کوئی نہین سنیگا تمہاری بات اور سوا اسکے نہین یعنے مقرر بدلا دیا جاتا تمکو اُن کامون کا جو تمنے دنیا مین کیئے تھے یہ عذاب ناحق نہین تم پر يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا ای مومنو پھرو طرف خدا تعالیٰ کے اور توبہ کرو گناہون سے توبہ درست اور پوری اور خالص توبہ نصوح اُسے کہتے ہین جو پچھتاوے گناہ کرکے اور پھر کبھی اُس گناہ کو نیکو جی سنچا ہے بلکہ ایسا بیزار ہو گناہ سے جیسے آدمی قے کرکے بیزار ہوتا ہے پھر جب تم ایسی توبہ کرو تو عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ شاید پروردگار تمہارا بخشے تمکو گناہ تمہارے اور درآمد کرے تمکو باغون مین جو بہتی ہین جنکے نیچے درختون اور حویلیون کے نہرین اور وہ درآمد کرنا ہوگا يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ يَسْعَىٰ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ

ع ۱ ۱۹

اُس دن جس دن شرمندہ نکریگا خدا تعالی پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یعنی جسکو بخشوا دیگا پھر وہ کیسا ہی گنہگار ہو خدا تعالی اُن کی خاطر سے مقرر بخشیگا اور اُس دن وہ لوگ بھی شرمندہ نہونگے جو ایمان لائے ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ نور اُن مسلمانوں کا دوڑیگا آگے اور داہنی طرف انھیں مسلمانوں کی تب مسلمان خوش ہوکر یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَاۤ اَتۡمِمۡ لَنَا نُوۡرَنَا وَ اغۡفِرۡ لَنَا ۚ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ کہینگے ای پروردگار ہمارے پورا کر ہم پر نور ہمارا یعنی جب تک پل صراط سے گذریں ہم یہ روشنی ہماری ساتھ ہمارے رہی اور بخش گناہ ہمارے بیشک تو سب چیزوں پر قدرت رکھتا ہے اور سب کچھ کر سکتا ہے یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الۡکُفَّارَ وَ الۡمُنٰفِقِیۡنَ وَ اغۡلُظۡ عَلَیۡهِمۡ ؕ وَ مَاۡوٰىهُمۡ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئۡسَ الۡمَصِیۡرُ ای پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم لڑ کافروں سے اور قتل کر انکو اور منافقوں کو ڈرا آگ کے عذاب سے اور سختی اور کوشش کر ہات میں اُن پر کسواسطے کر جگہہ اُن کے رہنے کی دوزخ ہے اور برا ہے دوزخ مکان پھر جا رہنے کا شاید تیری کوشش سے ایمان لاویں اور بچیں اُس مکان میں جانے سے ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیۡنَ کَفَرُوا امۡرَاَتَ نُوۡحٍ وَّ امۡرَاَتَ لُوۡطٍ ؕ کَانَتَا تَحۡتَ عَبۡدَیۡنِ مِنۡ عِبَادِنَا صَالِحَیۡنِ مثل مارتا ہے خدا تعالی واسطے اُن لوگوں کے جو کافر ہوئے نوح نبی علیہ السلام کی عورت کی اور لوط نبی علیہ السلام کی عورت کی یعنی بیان کرتا ہے خدا تعالی احوال اُن نبیوں کی بی بیوں کا کافروں کیواسطے جو تھیں وہ دونوں عورتیں نیچے دو بندوں کے ہمارے نیکبخت بندوں سے یعنی ہماری دو نیکبخت بندوں کی وہ دونوں نکاحیاں تھیں فَخَانَتٰهُمَا فَلَمۡ یُغۡنِیَا عَنۡهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَیۡئًا وَّ قِیۡلَ ادۡخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِیۡنَ پھر خیانت کی اُن دونوں عورتوں نے یعنی اپنے خاوندوں کی مرضی میں نرہیں اور مخالفوں سے جو کافر تھے اپنے خاوند کی بات کہی جھوٹھ بنا کر اپنے دل سے یعنی حضرت نوح کی بی بی نے کافروں کو کہا کہ یہ دیوانہ ہے اور حضرت لوط کی بی بی نے کہا کافروں کو کہ لوط علیہ السلام لڑکوں کو رکھا ہے مہمان اور وہ در اصل فرشتے تھے جو کافروں پر عذاب کرنے آئے تھے خدا تعالی کی حکم سے غرض کہ اُن دونوں عورتوں نے اپنے خاوندوں سے مخالفت کی اور کافر ہوئیں پھر دو نکیاں دونوں پیغمبروں نے اُن دونوں عورتوں سے خدا تعالی کے عذاب سے کچھ بھی حضرت نوح علیہ السلام کی بی بی طوفان میں ڈوب کر موئی اور حضرت لوط علیہ السلام کی بی بی پر آسمان سے پتھر برسے اُس عذاب سے موئی اور کہا اُن دونوں عورتوں کو فرشتوں نے بعد مرنے کے کہ آؤ دوزخ کی آگ میں ساتھ آنیوالوں کے یعنی جو لوگ دوزخ میں آنیوالے ہیں اُن کے ساتھ تم بھی آؤ۔ حاصل اس مثل کا یہ ہے کہ کافر کو پیغمبر کا ناتا بھی کچھ فائدہ نہیں کرتا قیامت کے دن سوائے ایمان کے وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوا امۡرَاَتَ فِرۡعَوۡنَ ۘ اِذۡ قَالَتۡ رَبِّ

ابْنِ لِي عِندَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِن فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ اور مثل مارتا ہو خدا تعالیٰ واسطے مومنوں کے
فرعون کی عورت کی یعنی بیان کرتا ہے خدا تعالیٰ مسلمانوں کے واسطے مثل فرعون کی بی بی کے جب کہا فرعون
کی عورت نے کہ اے پروردگار میرے بنا اور تیار کر میرے واسطے اپنے پاس گھر اور حویلی بہشت میں اور
نجات دے مجھے فرعون سے اور اسکے کاموں کے عذاب سے اور نجات دے مجھے ظالموں کی قوم سے
کہتے ہیں کہ جب فرعون کی عورت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے اور فرعون کو یہ بات معلوم ہوئی
تب فرعون نے اُس بی بی کو چومیخا کر کے دھوپ میں باندھ کر ڈالا اور ایک بھاری پتھر اسکی چھاتی پر رکھا
اُسوقت اس بی بی نے خدا تعالیٰ سے دعا مانگی کہ مجھے اس ظالم سے نجات دے اور اپنے پاس جگہ دے
خدا تعالیٰ نے اسکی دعا قبول کی اور پردہ اسکی آنکھوں کے آگے سے اٹھایا جو بہشت کو دیکھنے لگے اور جان دی
اور بہشت میں پہنچی جان اسکی ۔ حاصل اس مثل کا یہ ہے کہ مومن کو ناتا کافر کا کچھ نقصان نہیں کرتا لیکن سست
ایمان والوں کو ضرور ہے کہ صحبت میں کافروں کی اور بدکاروں کی نہ رہیں وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِي
أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهِ مِن رُّوحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهِ وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِينَ
اور مریم بیٹی عمران کی وہ بی بی جس نے تھام رکھا اور نگاہبانی کی اپنی شرم کی جگہ کی حرام سے اور بدکاری سے
پھر پھونکا ہمنے اپنی روح سے مریم علیہا السلام کے گریبان میں یعنے ہمنے جو روح پیدا کی تھی اُسے جبرئیل علیہ السلام کے
ہمارے حکم سے مریم علیہا السلام کے گریبان میں پھونکی اور حضرت مریم علیہا السلام نے سچا جانا ہماری باتوں کو
جو حضرت جبرئیل کی زبانی کہلا بھیجی تھیں اور کتابوں کو بھی سچا جانا یعنے توریت کو اور تھی وہ بی بی یعنے مریم
علیہا السلام فرمانبرداروں سے یعنے بندگی میں خدا تعالیٰ کی کسی طرح کمی نکرتے تھے ہرگز کبھی ٭

سُورَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | وَهِيَ ثَلَاثُونَ آيَةً

تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝
بہت بڑا ہے برکت دینے والا اور ہمیشہ سے ایکسا ہے وہ خدا تعالیٰ جسکی قدرت کے ہاتھ میں بادشاہی ہے
جو چاہے سو کرتا ہے اور وہ خدا تعالیٰ اوپر سب چیز کے قدرت رکھتا ہے الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ
لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا وَهُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُورُ وہ خدا تعالیٰ جس نے پیدا کیا مرنا اور جینا
کہتے ہیں موت کو پیدا کیا ہے مینڈھے کی صورت گندم رنگ یعنی نہ گوری نہ کالی ہر وہ جسکی پاس پہنچی ہے سو مرتا ہے
اور زندگانی کو پیدا کیا ہے ابلق مادہ گھوڑی کی شکل جسکے پاس پہنچتی ہے سو جلاتی ہے اور یہ اسواسطے پیدا کی ہیں
جو آزماوے تمکو اے خدا کے بندو اس دنیا میں جو کون تم میں سے بہت اچھے کام کرتا ہے یعنی کون خدا کی فرمانبرداری

خوب کرتا ہے اور صرف اسی کے واسطے عبادت کرتا ہے جو کچھ اس میں مطلب ہیں اور دنیا کا نہووے
اور وہ خدا تعالی زبردست ہے جو ظالموں بیرحموں کو سزا دینے والا ہے بخشنے والا ہی توبہ کرنیوالوں کے
گناہ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا وہ خدا تعالی جسنے پیدا کئے سات آسمان اوپر تلے
یعنی ایک کے اوپر دوسرا اور دوسرے کے اوپر تیسرا اسی طرح سات آسمان بنائے معالم التنزیل میں لکھا ہے
کہ پہلا آسمان دنیا کا یعنی جو زمین سے نزدیک ہے وہ ایک لہر مضبوط سی بندہا ہوا ہے اور دوسرا سنگ مرمر سفید کا ہے
اور تیسرا لوہے کا ہے اور چوتھا اتر دہات کا یا تانبے کا ہے اور پانچواں روپے کا ہے اور چھٹا سونے کا ہے
ساتواں سرخ یاقوت کا ہے مَا تَرٰى فِي خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ نہ دیکھے گا تو اے دیکھنے والے
آسمانوں کے بیچ پیدا کرنے خدا تعالی کی تفاوت اور فرق یعنی کچھ عیب اور اونچا نیچا یا ٹیڑھا بیچا اور اگر
شک ہے تجھے تو فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ پھر پھیر نگاہ کو اور دیکھ آسمان کو کہیں بھی
کچھ ہے سوراخ یا دراڑ یا عیب بلکہ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا
وَّهُوَ حَسِيْرٌ پھر پھیر نظر کو دوبارا اور دیکھ دہیان کرکے تو پھر پھرے گی تیری نگاہ تجھ پاس نہ عیب
دیکھے تھکی ہوئی اور شرمندہ جو گہری گہری عیب ڈہونڈہے اور ذرا بھی نہ پاوے وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ
الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ اور بیشک ہمنے بناو دیا
دنیا کے آسمان کو یعنی پہلے آسمان کو جو زمین سے نزدیک ہے آرائش دی چراغوں سے یعنے تاروں سے
اور کیا ہمنے ان تاروں کو مار نکالنے والے شیطانوں کو کہتے ہیں کہ دیو آسمان پر جاتے فرشتوں کی باتیں
سننے کو تو تارے ان کو مار نکالتے ہیں وہاں سے یا فرشتے ان دیووں کو آتشی حقے مارتے ہیں اور تیار کیا ہمنے
ان دیووں کے جلانے کے واسطے عذاب آگ جلتی ہوئی کا سو وہ دوزخ ہے وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ
عَذَابُ جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ اور واسطے ان کے جو کافر ہوئے اپنے پروردگار سے ہے عذاب دوزخ
میں رہنے کا اور وہ بری جگہہ ہے دوزخ پھر جا رہنے کی اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ
تَفُوْرُ جسوقت ڈالے جاوینگے کافر دوزخ میں تو سنینگے آواز دوزخ کی جیسے گدہا پکارتا ہے یعنی
آواز بد اور ڈراونی سنینگے دوزخ سے اور وہ دوزخ ابلتا ہے اور کافروں کو بھی اوپر تلے کریگا جیسے
ہانڈی میں گوشت ابلتا ہے اور اچھلتا ہے اور وہ دوزخ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ نزدیک ہے کہ پھٹ
ٹکڑے ٹکڑے ہو غصے سے یعنی دوزخ کافروں کو دیکھکر نہایت غصے سے غرا دیگا اور شور کریگا ایسا کہ
پھٹ جاوے غصے سے كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ جس وقت
ڈالے جاوین کافروں کے بہت سے گروہ دوزخ میں تب پوچھیں گے ان سے دوزخ کے دربان طعن سے

اور غصے سے کہا ای مشرکو کیا نہ آیا تھا تمہارے پاس کوئی ڈرانیوالا یعنے کوئی نبی نہ آیا تھا جو تمکو یہان کی
احوال کی خبر بتاتا اور اس عذاب سے ڈراتا نہین قَالُوْا بَلٰی قَدْ جَآءَنَا نَذِیْرٌ فَکَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا
نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ کَبِیْرٍ کہینگے کافر کہ ہان آیا تھا ہمارے پاس ڈرانیوالا نبی پر
ہمنے اسے جھوٹھا جانا تھا اور اسکا کہا نمانا تھا اور کہا تھا ہمنے اس سے کہ نہین بھیجی خدا تعالیٰ نے کوئی چیز
اپنے ہمنے نبی کو کہا تھا کہ یہ جو بیان کرتے ہو تم کہ اس طرح خدا تعالیٰ کا حکم ہے ہمین ایک بات بھی خدا تعالیٰ
نے نہین بھیجی اور نہین ہو تم مگر ایک بڑے بہلاوے مین پڑے ہو تم یعنی اور ہمنے نبی کو کہا کہ تم بہلاوے مین
پڑے ہو جو تم ہم ہی سے آدمی ہو کر دعوی کرتے ہو کہ ہمین خدا تعالیٰ نے بھیجا ہے کوئی بھی اعتبار کرے
ایسے جھوٹ کو وَقَالُوْا لَوْ کُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا کُنَّا فِیْٓ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ اور کہینگے کافر اگر ہم
سنتے کہنا نبی کا اور مانتے ان کی بات دنیا مین اور نہ جھگڑتے ان سے یا فکر کرتے ان کی معجزے دیکھ کر
اور سمجھتے ان کے کہنے کو کہ کچھ اپنی غرض اور مطلب کی نہین کہتے تو نہوتے ہم آج دوزخ کے رہنے والون مین
فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِیْرِ پھر اقرار کیا کافرون نے اپنے گناہون پر اسوقت کچھ
فائدہ نہ تھا پھر پھٹکار اور دور خدا تعالیٰ کی رحمت سے دوزخ کے رہنے والے اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ
بِالْغَیْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ کَبِیْرٌ بیشک وہ لوگ جو ڈرتے ہین اپنے پروردگار سے چھپے یعنے
ان کا ڈرنا لوگ نہین جانتے جو دل مین ڈرتے ہین اور کوئی ایسا کام نہین کرتے جس سے خدا تعالیٰ غصے ہو
واسطے ان ڈرنے والون کے بدلا ہے بڑا اس ڈرنے کا اور برا کام نکرنے کا بہشت اور اسکی نعمتین بے نہایت
کہتے ہین کہ مکے کے کافر اپنے عیش کی مجلس مین بیٹھکر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ کچھ کہا کرتے تھے جب کبھی بار
خدا تعالیٰ نے اپنے دوست کو آیتین بھیجکر ان کی باتون سے خبر دی اور وہ کافر ان آیتون کے آنے سے
شرمندہ ہوئے تب آپسمین مصلحت کرکے یہ ٹھہرایا کہ اب جو کچھ محمد صلی علیہ وآلہ وسلم کے حق مین کہین
تو آہستہ کہین کہ خدا تعالیٰ اسکا نہ سنے اور اسے خبر نکرے خدا تعالیٰ یہ خبر دیتا ہے ان کے مصلحت
کی اور اسکا جواب فرماتا ہے کہ وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ اور اگر چھپاؤ تم
اپنی بات کو یا پکار کر کہو اس بات کو بیشک خدا تعالیٰ جانتا ہے اور خبردار ہے ان بھیدون سے جو تمہارے
دلون مین ہین بیشک خدا تعالیٰ جاننے والا ہے اور واقف ہے سب باتون کا جو آہستہ کہتے ہو یا
پکار کر کہو بلکہ تم منہ سے بھی نہ نکالو اور دل ہی مین خیال کرو اسے بھی خدا تعالیٰ جانتا ہے اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ
وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ای کیا نجانے دلون کے بھید وہ شخص جسنے دلون کو بنایا اور پیدا کیا یعنی خدا تعالیٰ
فرماتا ہے کہ ای احمقو اتنا نہین سمجھتے کہ جسنے دل کو پیدا کیا ہے اپنی قدرت سے اس دل کا احوال کیونکر چھپا ہو گا

ع

اور وہ خدا تعالیٰ خوب جاننے والا ہے بھیدوں کا اور خبردار اور واقف ہے سب کے احوال کا گو چھپا ہو
یا ظاہر ہو هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ وَ
إِلَيْهِ النُّشُورُ وہ خدا تعالیٰ ایسا ہے جس نے بنائی تمہارے واسطے زمین عاجز اور تابعدار پھر چلو پھرو اسکی طرفوں اور کناروں
میں یعنی جہاں چاہو چلو اس پر اور کھاؤ خدا تعالیٰ کی روزی سے جو تمہارے واسطے مقرر کر رکھی ہے
جب تک جیو پھر پیچھے مرنے کے اٹھکر گوروں سے جاؤ گے خدا تعالیٰ کے پاس حساب دینے کو ءَأَمِنْتُمْ مَنْ
فِي السَّمَاءِ أَنْ يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ ای کافرو کیا بے ڈر ہوئے تم اس شخص سے جو
آسمان میں ہے اس بات سے کہ تمہیں زمین کے اندر لیجاوے یعنی زمین اپنی اندر لیلیوے تمکو اسکے حکم سے پھر وہ
زمین اندر لے کے پھرا آوے یعنی اوپر نیچے لیجاوے تمکو أَمْ أَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ
حَاصِبًا فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ یا بے ڈر ہوئے تم اے کافرو اس شخص سے جو آسمان میں ہے
اس بات سے کہ بھیجے تم پر پتھروں کا مینہہ جیسے حضرت لوط نبی کی امت پر پتھر برسائے تھے پھر جانوگے تم
جب عذاب دیکھو کہ کیسا ہوتا ہے ڈرانا ہمارا پر اسوقت کا جاننا فائدہ نہوگا تمہیں وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ
مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ اور بیشک جھوٹا کہا نبیوں کو ان لوگوں نے جو پہلے تھے ان کے
کافروں سے یعنی اگلے پیغمبروں کی امت پھر وہ اسی سبب سے مر گئے پھر جانو تم ان کا حال سنکر کہ کیسا ہوا
عذاب ہمارا أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَافَّاتٍ وَيَقْبِضْنَ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمَٰنُ إِنَّهُ
بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ ای کیا نہیں دیکھتے طرف جانوروں کی جو وہ اڑتے ہیں انہوں کے سر پر قطار ہو کر پھر باندھے
ہیں اور کھولتے ہیں اڑنے کے وقت یعنی جانور جو اڑتے ہیں تو اپنے پروں کو کھولتے اور موندتے ہیں تھے نہیں
تھاستا ان کو مگر خدا تعالیٰ یعنی اگر خدا تعالیٰ نہ تھامے اپنی قدرت سے تو گر پڑیں اور وہ خدا تعالیٰ سب چیز کو
دیکھتا ہے کچھہ اس سے چھپا ہوا نہیں ہے أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ جُنْدٌ لَكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِنْ دُونِ
الرَّحْمَٰنِ إِنِ الْكَافِرُونَ إِلَّا فِي غُرُورٍ ای پھر کوئی ہے ایسا اور اس بات کہنے کے لائق کہ وہ ہے فوج
مدد کرنیوالی اور حمایتی تمہاری سوائے خدا تعالیٰ کے جو عذاب اور غصے خدا تعالیٰ کیسے بچاوے یعنی سوائے
خدا تعالیٰ کے ایسا کوئی نہیں ہے جو عذاب دوزخ کے بچاوے نہیں ہیں یہ کافر مگر فریب میں شیطان کی ہیں
یعنی شیطان نے جو انہیں بہکایا ہے کہ دوزخ اور اسکا عذاب نہیں ہے کافروں نے سچ جانا اور اسکے
کہنے سے خراب ہوئے أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ یا کون ہے ایسا جو اس سے کہے کہ
یہ روزی دیوےگا اگر خدا تعالیٰ اپنی روزی بند کر لیوے یعنی اگر خدا تعالیٰ کسی کا رزق موقوف کرے تو کون ہے
جو سوائے خدا تعالیٰ کے اپنے پاس سے کھانے کو دیوے یہ بات کافر جانتے ہیں اور یقین بھی نہیں کہ

وقف لازم
وقف غفران
وقف منزل

روزی دینے والا اور سیدا کرنیوالا وہی ہے اِس بات سے کچھ واقف نہیں ہیں بَلْ لَجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ
بلکہ جان بوجھہ کر آتے ہیں اندر جھگڑنے کو اور سزور کرتے ہیں اور نافرمانی کرتے ہیں اور سچ بات سے بیزار
ہوتے ہیں اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُکِبًّا عَلٰی وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓی اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ
بہلا ایک شخص جو چلی اوندھا پڑا ہوا اوپر مونہہ اپنے کے اور دائیں بائیں نہ دیکھے اور آگے پیچھے کا دھیان
نہ کرے تو وہ خوب چلتا ہے یا وہ کوئی جو چلتا ہے سیدھا اپنے قدموں پر کہیرا نیجان اور اونچان اور گڑہا
کہوا دیکھتا چلے یہ وہ سیدھی راہ مضبوط پر یہ مثل ہے کافروں اور مومنوں کی یعنی کافروں نے جو اپنے
باپ دادا سے جو چال دیکھی ہے اُسی طرح چلے جاتے ہیں بہلائی برائی اسکی نہیں سمجھتے اور مومنوں نے
سمجھکر سیدھی دین اسلام کی راہ چلی اور گمراہی کی راہ چھوڑ دی پھر یہ منزل مقصود کو پہنچینگے یا وہ کافر
قُلْ هُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ
کہو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرکوں کو کہ میں تمہیں اُس خدا تعالیٰ کی راہ بتاتا ہوں کہ جس نے تمہیں
پیدا کیا اور بنائی تمہارے واسطے کان جو تم سنتے ہو اُن کانوں سے سب کی آواز اور بات اور بنائی
تمہارے واسطے آنکھیں جو سب کچھہ اُن سے دیکھتے ہو اور بنایا تمہارے واسطے دل جو اُس سے ہر چیز کو
سمجھتے ہو اب سمجھو کہ خدا تعالیٰ نے یہ کیسی نعمتیں تمکو دی ہیں لیکن تم بہت تھوڑا شکر کرتے ہو یعنی شکر نہیں کرتے
اُس کی نعمتوں کا اور قُلْ هُوَ الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ وَاِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم اُن کو کہ وہ ہے خدا تعالیٰ کہ جسنے تمہیں پیدا کر کے پھیلایا زمین میں یعنی ہر ایک کو حویلی اور مکان اور
کسب اور ہنر علیحدہ دیا تو آرام سے رہ کر عبادت کرو اور حکم بجالاؤ اور پھر جب مروگے تو پھر بعد مدت مقرر کے
گوروں سے اٹھکر خدا تعالیٰ کے آگے حاضر ہوگے حساب دینے کو وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِیْنَ کہتے ہیں کافر اور مشرک پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ کب ہوگی قیامت جو تم اُسکا یہ وعدہ
کرتے ہو کہ اُس دن سب کاموں نیک اور بد کا حساب اور بدلا ہوگا بتاؤ تو کب ہے اگر سچے ہو تم یعنے
کافر کہتے ہیں کہ قیامت تو در اصل نہیں ہے اگر تم کہتے ہو کہ مقرر ہوویگی اگر اس بات میں سچے ہو تو بتاؤ کہ کب
ہوگی اور کتنی مدت پیچھے آویگی تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِیْرٌ
مُّبِیْنٌ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے جواب میں کہ سوائے اسکے نہیں ہے تمہارا جواب کہ قیامت
کے آنے کا وقت خدا تعالیٰ کے پاس ہے اور میں ڈرانیوالا ہوں کہلا ہوا یعنی جو کچھہ مجھے حکم ہوتا ہے وہی میں
تمہیں کہول کر کہتا ہوں کہ قیامت مقرر آویگی تم اُس دن سے ڈرو کہ ذرہ ذرہ کا حساب ہوگا لیکن
وقت اسکے آنیکا خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے اور میرا کام اتنا ہی ہے کہ حکم خدا تعالیٰ کا تمہیں کہہ دیتا ہوں

آگے نہ جانو گے تو جھوٹو گے مانو گے تو عذاب مین گرفتار ہو گے فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ۝ پھر جس وقت دیکھینگے کافر قیامت کو
نزدیک اپنے تو برا ہو جائیگا اور بگڑ جاویگا منہ اُن کا دیکھتے ہی قیامت کو مارے ڈر کے اور کہین گے
فرشتے کہ یہی ہے وہ کہ تھے تم دنیا مین ہمیشہ اُسے چاہنے والے یعنی قیامت کو جو تم جلد چاہتے تھے یہ
وہی ہے کہتے ہین کہ کافر ہمیشہ آرزو کرتے تھے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کے یار اور
رفیق بھی سب مرین خدا تعالی اپنے دوست کو اس بات کی خبر دیتا ہے اور اُن کے جواب مین آیت بھیجی
قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ
کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انھین جو تیری موت چاہتے ہین کہ بھلا دیکھو تو تم اگر مجھکو مار ڈالا
خدا تعالی نے اور جو میرے ساتھ رفیق ہین اُن کو بھی مار ڈالا یا بخشا مجھے اور انہین اور دیر کی میرے
مارنے مین یعنی اگر تمہاری یہ آرزو ابھی ہوئی یا آمین و طفیل ہوئی تو پھر کون ہے ایسا جو امان دیگا
کافرون کو عذاب دکھ دینے والے سے یعنی نہ میرے مرنے سے اور نہ میرے جینے سے تم پر سے عذاب موقوف
ہو گا تم دونو طرح عذاب سے نہین بچنے کے سوائے ایمان لانیکے یعنی جبتک ایمان نہ لاؤ گے کسی طرح ہرگز
نہین چھوٹینگے اور قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝
کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ خدا تعالی بے نہایت بخشش کرنیوالا ہے ایمان لایا
مین ساتھ اُسکے اور اُسی پر بھروسا کیا مینے اپنے کامون کا پھر جلد جانو گے تم کہ کون بیچ گمراہی کھلی ہوئی کے
یعنی قیامت کو یا مرنے کے دن کھلیگا تم پر کہ کون گمراہ ہے اور قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ
غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ دیکھو تو بھلا اگر ہو جاوے
پانی تمہارے کنوئن کا نیچے زمین کے یعنی غائب ہو جاوے تو پھر کون ہے ایسا جو لاوے تمہارے واسطے
پانی بہت پھیلا ہوا صاف کھلا ہوا چاہیے کہ اس آیت کو تمام کر کے پڑھو کہ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ تفسیر زاہدی مین
لکھا ہے کہ ایک اوستاد شاگرد کو یہ آیت یاد کرواتا تھا کہ فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ایک کافر نے سنکر
کہا کہ بِالْمَعُوْلِ وَالْمَعِيْنِ ۝ یعنی ہتھیارون اور مددگارون سے پانی پھر لا دینگے یہ کہتا ہوا چلا گیا رات کو
اندھا ہوا اور ایک آواز غیب سے آئی کہ یہ پانی روشنی کا تیری آنکھ سے غائب ہوا اب اسکو پھیر لا تو معول و معین سے
صبح کو اندھا اُٹھا اور لگا سر پیٹنے فائدہ کچھ نہوا

ع ۲

اِثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ

ن جدا جدا حرف جو قرآن مین آئی ہین یہ بھید ہین خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان جو کوئی

اچھی طرح نہیں سمجھ سکتا ولیکن ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم سے جو فرمایا کہ پہلے خدا تعالیٰ نے قلم پیدا کی پھر دوات قلم نے اُس دوات سے ساتھ حکم خدا تعالیٰ کے لکھا
جو کچھ کہ ہو چکا اور جو کہ ہوتا ہے اور جو کہ ہوویگا سب لکھ چکی سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَالْقَلَمِ
وَمَا يَسْطُرُونَ قسم ہے دوات قلم کی اور اُسکے لکھنے کی قسم ہے یعنی قسم ہے دوات قلم کی اور اُس کی
جو کچھ اُن سے لکھا ہے مَا أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ نہیں ہے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ
نعمت اور بخشش پروردگار اپنے کی دیوانہ جیسے ولید بیٹا مغیرہ کا کہتا ہے سو تو ویسا نہیں ہے وہ جھوٹا ہے
ولید ملعون کہتا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو قرآن پڑھتا ہے اور کہتا ہے کہ میں خدا کا بھیجا ہوا ہوں یہ
باتیں دیوانوں کی کرتا ہے سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ جھوٹا ہے بلکہ وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ
اور بیشک تجھے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر طرح بدلا ہے نیک اس پیغام پہنچانے کا بغیر احسان کہا
ہوا یعنی تجھے جو میں نے حکم کیا کہ یہ پیغام میرے بندوں کو پہنچا تو حکم بجا لایا اور حکم ہمارا پہنچایا اگر وہ مانیں یا نہ مانیں
تجھے اسکا اجر دینگے اور کچھ احسان نہ رکھیں گے وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ اور بیشک تو ہر طرح اوپر
بہت بڑی اچھی خو اور عادت کی ہے یعنی تیرا مزاج اور عادت بہت اچھی ہے جو ایسی کسی کی نہیں ——
فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُونَ بِأَيِّكُمُ الْمَفْتُونُ پھر جلد دیکھے گا تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیکھیں گے
تیرے مدعی بھی جب اُن پر عذاب اُتریگا کہ تم میں سے کون ہے فتنہ اور بلا یعنی جانیں گے کافر کہ دیوانہ تھے
یا وہ آپ ہیں إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ
بیشک پروردگار تیرا خوب جانتا ہے اُنکو اُسکو جو بھولا ہے اُس کی راہ جو دین اسلام ہے اور وہی خدا تعالیٰ
خوب جانتا ہے اُن کو جو سیدھی راہ میں ہیں یعنی خدا تعالیٰ دونوں کو جانتا ہے کسی کا حال اُس سے چھپا نہیں
فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِينَ پھر تو کہنا مت مان اُن کا جو جھوٹھ بتلاتے ہیں تیرے معجزوں کو اور
قرآن کو وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ چاہتے ہیں یہ مشرک تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو
تو نرمی کرے اُن سے اور بتوں کو طعنے نہ دیوے تو پھر یہ بھی نرمی کریں تجھسے اور تیرے دین کو عیب
نہ کریں یعنی مشرک چاہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے دین اور بتوں کو عیب نہ کرے اور ہم سے
اخلاص کرے تو ہم بھی اُس سے محبت کریں اور اُسکے دین اسلام کو طعن نہ کریں اور برا نہ کہیں وَلَا تُطِعْ
كُلَّ حَلَّافٍ مَهِينٍ هَمَّازٍ مَشَّاءٍ بِنَمِيمٍ مَنَّاعٍ لِلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ عُتُلٍّ بَعْدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ اور مت کہا مان
کسی قسمیں کھانے والے کا جو ہر بات میں قسم کھاوے جھوٹی سو وہ ولید بیٹا مغیرہ کا ہے سو ہلکا
چھچھورا ہے عیب کہنے والا ہے لوگوں کا پیٹھ پیچھے پھرنے والا جیسے لڑائی کرتا ہوا پھیر پھیر کہنے والا ہے

نیک کاموں سے سخت ہے بدخو حد سے زیادہ گناہگار سوائے ان سب عیبوں کے حرامزادہ ہے یعنی تحقیق
نہیں جو اسکا باپ کون ہے کہتے ہیں کہ ولید اٹھارہ برس کا تھا جب مغیرہ نے کہا کہ تو میرا بیٹا ہے یہ کہہ کر
اپنے پاس رکھا اور تفسیر زاہدی میں لکھا ہے کہ جب یہ آیت مجلس میں پڑھی اور ولید نے سنا اور دل میں
غور کیا سب عیب اپنے میں پائے مگر کہا کہ میں سردار قریش کا ہوں اور باپ مغیرہ مشہور ہے اور جانتا
ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جھوٹھ نہیں بولتا یہ بات کس طرح ہے پھر تلوار کھینچکر اپنی ماں پاس گیا اور
احوال اپنے باپ کا پوچھا اور کہا سچ کہہ نہیں تو مار ڈالتا ہوں غرض اس کی ماں نے ڈر کر سچ کہا کہ تیرا
باپ نامرد تھا اور تیرے چچا کے بیٹے مال کے وارث ہوئے چاہتے تھے میں نے فلانے غلام کو کچھ دیکر
آسے بیج لیا سو تو پیدا ہوا سو سچ ہے کہ اسی سبب زیادہ دشمنی حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
رکھتا تھا سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ ایسے شخص کا کہا مت مان اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ؕ اِذَا تُتْلٰى
عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ؕ اسواسطے کہ مالدار اور اولاد رکھتا ہے جس وقت کہ پڑھی
جاتی ہیں آیتیں ہمارے قرآن کی اسکے آگے یعنی ولید ملعون کی تو کہتا ہے کہ قصے ہیں گذرے ہوئے
لوگوں کے سو ایسے کی سزا یہ ہے کہ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ جلد ہوگا جو نشان داغ کا دینگے ہم
اسکی ناک پر یعنی منہ کالا کرکے رسوا کرینگے کہتے ہیں کہ بدر کی لڑائی میں زخم اسکی ناک پر لگا تھا جو نشان اسکا
لگا اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَاۤ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ بیشک آزمایا ہمنے مکے کے لوگوں کو قحط اناج اور میوہ کی
جیسے آزمایا تھا ہمنے باغ کے مالکوں کو کہتے ہیں کہ صنعاں شہر کے گرد دے میں جو یمن کے ملک میں ہے ایک
نیکبخت کا باغ تھا جب اس باغ کا میوہ تیار ہوتا تو توڑنے کے وقت اچھے سے اچھا فقیروں کو دیتا
اور جب سب توڑ چکتا تو دسواں حصہ نذر خدا تعالی کی نکال کر محتاجوں کو بانٹتا جب وہ نیکبخت مرگیا
بیٹوں نے کہا کہ مال تھوڑا ہے اور خرچ کنبے کا بہت ہے اگر باپ کی طرح ہم بھی دیوینگے تو گذران ہماری
تنگ ہوگی پھر اسکا علاج یہ ہے کہ فجر ہی بہت سویرے اٹھکر جائیے جو فقیروں کو خبر نہووے اسوقت
جاکر میوہ توڑ لائیے جیسا کہ فرماتا ہے پروردگار اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ۙ وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ
جب قسم کہائی اس باغ کے وارثوں نے کہ چپکے سے جاکر میوہ توڑیں فجری سویرے جو فقیروں کو خبر نہووے
اور نہ کہا کہ انشاء اللہ تعالی قسم کہانے کے وقت پھر اسی بات کو مقرر کرکے سو رہے اپنے گھر میں
فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ پھر اس باغ پر پھر گیا پھرنے والا یعنی بلا آئی باغ پر تیرے
پروردگار سے رات کو اور وہ سوتے تھے اپنے گھروں میں فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ۙ فَتَنَادَوْا
مُصْبِحِيْنَ پھر ہوا وہ باغ اس بلا سے جیسے میوہ جھڑا ہوا یعنے وہ باغ ایسا ہوگیا جیسے کہ اسکا سارا میوہ

نام اسکا فرزد لیان تھا
آشفتہ مبین دیکھ کے

توڑ لیا اور کچھ چھوڑا اور وہ اُس حال سے خبر نہ رکھتے تھے پھر پکارا ایک بھائی دوسرے کو فجر ہی اور کہا
أَنِ اغْدُوا عَلَىٰ حَرْثِكُمْ إِن كُنتُمْ صَارِمِينَ ۝ وہ کہ سویرے اُٹھ کر چلو اپنے کھیت پر اگر ہو تم
توڑنے والے میوے کے اور اُس میں کھجوریں تھیں پھر سب اُٹھے اور اسباب اُسکے توڑنے کا لیکر گھر سے
فَانطَلَقُوا وَهُمْ يَتَخَافَتُونَ ۝ أَن لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُم مِّسْكِينٌ ۝ وَغَدَوْا
عَلَىٰ حَرْدٍ قَادِرِينَ ۝ پھر چلے باغ کی طرف اور یہ ڈرتے تھے اور چپ کے کہتے تھے تو کوئی نہ آئے
بہ کہ ایسا نہ ہو جو شخص آدے لینے چلا آوے آج کوئی فقیر تو حصہ لیجاوے اور سویرے گئے جلد دوڑ کر رو سے
فَلَمَّا رَأَوْهَا قَالُوا إِنَّا لَضَالُّونَ ۝ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ۝ جب دیکھا باغ کو جو اُس میں
میوہ دیکھنے کو بھی نہیں ہے تو کہا آپس میں کہ بیشک ہم راہ بھولے باغ کی یعنی کل ہم تو بھرا ہوا میوے سے
چھوڑ گئے تھے اب یہاں تو ذرا بھی میوہ نہیں ہے پھر دریافت کیا تو دیکھا کہ دیوار اور مکان وہی ہیں
تب کہا کہ باغ تو وہی ہے پر ہم بے نصیب ہیں اُس کے میوے سے اور ناامید ہیں اُسکے نفع سے
قَالَ أَوْسَطُهُمْ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُونَ ۝ پھر کہا اُن کے منجھلے بھائی نے جو وہ عقلمند تھا
کہ ای کیا نہ کہا تھا میں نے تمکو کل کہ کیوں نہیں یاد کرتے خدا تعالیٰ کو یعنی کہو کہ اگر خدا تعالیٰ چاہے گا تو میوہ
توڑیں گے تمنے نہ مانا تب قَالُوا سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ۝ کہا سبنے کہ پاک ہے سب
عیبوں سے پروردگار ہمارا اور یہ جو باغ کا میوہ غائب ہوا تو خدا تعالیٰ نے ظلم نہیں کیا ہم پر بلکہ
بیشک ہم ہی تھے ظلم کرنیوالے جو نیت کی کہ فقیروں کو نہ دینگے فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ
يَتَلَاوَمُونَ ۝ پھر رو برو ہوا ایک دوسرے کے طعنے دیتا ہوا یعنی آپس میں جھگڑا ایک دوسرے کو
کہنے لگا کہ تو بھی تو اس بات پر راضی ہوا کہ فقیروں کو نہ دیجئے اور سویرے اُٹھ کر میوہ توڑ لائیے
دوسرے نے کہا تو بھی چپ ہو رہا اور منع نہ کیا اور ایک نے کہا کہ پہلے تو نے ہی یہ بات نکالی غرض کہ
سبنے اپنے گناہوں پر اقرار کیا و قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا طَاغِينَ ۝ کہا سبنے ای ہائے
افسوس اور خرابی ہماری بیشک ہم تھے حد سے گذرے جو انشاءاللہ تعالیٰ نہ کہا اور نیت کی جو فقیروں کو
نہ دیویں گے لیکن خدا تعالیٰ کی کریمی سے امید ہے عَسَىٰ رَبُّنَا أَن يُبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَا إِنَّا
إِلَىٰ رَبِّنَا رَاغِبُونَ ۝ شاید پروردگار ہمارا وہ کہ بدلا دیوے ہمکو اچھا اس باغ سے بیشک ہم اپنے
پروردگار کی طرف محبت کرنیوالے اور سب طرف سے اُسی کی طرف پھرنے والے ہیں اور توبہ کی
ہمنے امیدوار ہیں جو تو یہ قبول کرے پھر خدا تعالیٰ نے اُنکے عجز کے سبب اُن پر اور مہربانی کی اور
اُن کو ایک باغ دیا بھرا ہوا میوے کا خدا تعالیٰ ایسا ہی کریم ہے پھر دیکھو کہ كَذَٰلِكَ الْعَذَابُ ۖ وَ

لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ایسا ہی عذاب خدا تعالیٰ کا دنیا میں انکا ایک
آتا ہے بیخبر اور ہر طرح عذاب اس جہان کا بہت بڑا ہے جو اس کی انتہا نہیں یعنی ہمیشہ رہیگا
کافروں پر اگر یہ کافر ہوتے جاننے والے تو ڈرتے ان کاموں سے جن کاموں کے سبب عذاب
ہوگا اور ہرگز وہ کام نکرتے اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ بیشک ڈرنیوالوں کے
تئیں جو کام کہ جس سے عذاب ہوویگا وہ کام نہیں کرتے ان کو آگے پروردگار انکے باغ ہیں
نعمت سے بھرے ہوئے یعنے جو لوگ کہ خدا کے عذاب سے ڈرتے ہیں اور اوسکا حکم بجا لاتے ہیں
خدا تعالیٰ نے انکے واسطے باغ نعمت کے بھرے ہوئے رکھے ہیں کافر کہتے ہیں کہ یہ باغ
نعمتوں کے بھرے ہوئے جو مسلمان کہتے ہیں کہ ہمارے واسطے ہیں بعد مرنے کے یہ در اصل
تو کچھ نہیں پر ہمنے مانا کہ اگر یوں بھی ہے تو ہمیں ان سے اچھے باغ ہونگے جواب یہاں دنیا میں
ہم ان سے سب طرح اچھے ہیں مال دولت اور عزت میں سو خدا تعالیٰ ان کی بات کو رد کرکے
فرماتا ہے اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ای کیا پھر ہم
کرینگے مسلمانوں کو کافروں کی برابر یہ تو ہوئی ہی نہیں جو کافر اور مسلمان قیامت کو برابر ہوویں کیا ہوا
تمکو ای مشرکو کیسی بات کہتے ہو کہ ہم مسلمانوں کی برابر یا بہتر ہونگے تو پھر اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ
اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ای کیا تمہارے واسطے کتاب ہے کوئی جو اسمیں پڑھتے ہو وہ کہ
واسطے تمہارے اس میں لکھا ہے کہ جو چاہو گے سو ہوگا اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ یا تمنے قسم کھائی یا قول کیا ہے ہمنے بڑا مضبوط کہ قیامت کے دن تک
واسطے تمہارے ہے جو کچھ تم کہو اپنے واسطے بھلائی برائی سے یعنے تم جو کہتے ہو کہ ہم قیامت کو
بھی مسلمانوں سے بہتر ہونگے مال دولت میں پھر اس بات کی کونسی دلیل ہے سَلْهُمْ اَيُّهُمْ
بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ پوچھ ان سے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کون ہے ان میں سے جو ضامن ہے
اس بات کا یعنی ذمہ لیوے اس بات کا کہ قیامت کو ہم سمجھ لیویں گے اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ فَلْيَاْتُوْا
بِشُرَكَآئِهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ یا کوئی ان کے شریک ہیں یعنی انہوں نے جو ہمارے
شریک مقرر کر رکھے ہیں اپنے نزدیک وہ ان کی مدد کریں گے پھر کہہ کہ لاؤ اپنے مقرر کیے ہوئے
شریک اپنے مدد کو اگر ہیں سچ کہنے والے اس بات کے جو باغ نعمت کا بھرا ہوا ملیگا انکو قیامت میں
يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ جس دن کھلے گی پنڈلی ہونٹ کی یا تجلی
کریگا نور خدا تعالیٰ کا اور بلائے جاوینگے لوگ واسطے سجدہ کرنے کے کہتے ہیں کہ اس دن خدا تعالیٰ کا

نور تجلی کریگا اور حکم ہوگا کہ سجدہ کرو۔ اور ایک روایت یہ ہے جو کھولیگا اور ظاہر کریگا پروردگار
پنڈلی اپنی اسکو دیکھکر مسلمان سجدہ کرینگے اور منافقوں کی پیٹھ کی ہڈی کمر کی نیچے سے سر تلک ایک ہوگی
سجدہ نکر سکیں گے جیسے کہ فرماتا ہے فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ۝ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ
وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ پھر سجدہ نکر سکیں گے نیچی ہونگی آنکھیں
شرمندگی سے انھیں خواری اور رسوائی ہوگی اور وہ مقرر تھے دنیا میں بلائے جاتے سجدہ کرنے کو
یعنی دنیا میں انھیں کہتے تھے کہ سجدہ کرو خدا تعالیٰ کو اور تندرست تھے کچھ کسی طرح کی بیماری کا انہیں
بہانہ نہ تھا جب وہ وقت گیا فرصت کا اب سوائے حسرت اور پچھتانے کے حاصل نہیں اب خدا تعالیٰ
کافروں پر غصے ہوکر واسطے تسلی کرنے دل حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرماتا ہے کہ فَذَرْنِي وَ
مَنْ يُكَذِّبُ بِهَٰذَا الْحَدِيثِ ۖ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ پھر چھوڑ دے
مجھے اور ان لوگوں کو جو جھوٹھ جانتے ہیں اس بات کو یعنی قیامت اور اس کے احوال کو میں سمجھ لوں گا
اُن سے تو فکر اور غم نکر اے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کسی بات کا پکڑوں گا میں ان کو سہج سہج اس جگہ سے
جو جانیں وہ وَأُمْلِي لَهُمْ ۚ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ اور ڈھیل دیتا ہوں میں ان کو تو مغرور ہوویں اور خوب
گناہ من مانتی کرلیویں تب عذاب سے پکڑوں ان کو کہ بیشک پکڑنا میرا اور عذاب کرنا میرا سخت
اور مضبوط ہے جو کسی طرح پھرتا اور سرکتا اور دور نہیں ہوتا أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُمْ مِنْ مَغْرَمٍ
مُثْقَلُونَ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا تو مزدوری مانگتا ہے ان سے دین کی راہ بتانے پر پھر ان پر
جو چٹی بھاری ہوتی ہے جو تجھسے بیزار ہوتے ہیں أَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ یا ان کے پاس
غیب کی خبر آتی ہے پھر یہ اُس خبر کو لکھتے ہیں اور اسی کی سند سے کہتے ہیں کہ ہم مسلمانوں سے قیامت کو
بہتر ہوں گے مال اور دولت میں فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ إِذْ نَادَىٰ
وَهُوَ مَكْظُومٌ پھر صبر کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے پروردگار کے حکم سے یعنی جس طرح
پروردگار کا حکم ہوتا ہے اسی طرح کام کر اور جلدی اور بیقراری مت کر جیسے یونس نبی علیہ السلام نے کی
جو بغیر حکم خدا تعالیٰ کے بھاگا اور صبر نکیا تو پھر قید مچھلی کے پیٹ میں ہوا جب پکارا اپنے رب کو کہ لَا إِلَٰهَ
إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ اور حضرت یونس تھے بھاگتے وقت غصے میں بھرے ہوئے
لَوْلَا أَنْ تَدَارَكَهُ نِعْمَةٌ مِنْ رَبِّهِ لَنُبِذَ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ مَذْمُومٌ اور اگر نہ پاتا اور نہ تھامتا
یونس نبی علیہ السلام کو فضل اسکے پروردگار کا تو ہر طرح پھینکا گیا تھا بیچ جنگل بغیر گھانس اور درخت کے
اور حضرت یونس علیہ السلام طعنہ اور اولہنا کھائے ہوئے تھے یعنی اگر خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے

یونس علیہ السلام کے عذر نکرتا تو البتہ دکھ پاتا جو ایسے جنگل میں پڑا تھا جہاں سایہ اور گھاس بھی نتھا
فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ پھر قبول کیا اور نوازا یونس علیہ السلام کو اسکے پروردگار نے
اور کیا اسکو نیکبختوں سے کہتے ہیں کہ قریشیوں نے ایک قوم کے لوگوں کو جو نظر لگانے میں مشہور رتے
انہیں کچھ دینا کیا اور کہا کہ تم محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسی نظر لگاؤ جو یہ دنیا سے جاوے اور ہم
اسکے دکھ سے چھوٹیں خدا تعالیٰ نے ان بدنظروں کی نظر کو دفع کیا اور یہ آیت بھیجی کہ وَاِنْ يَّكَادُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ
نزدیک تھا جو کافر تجھے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گرا دیتے اپنی نگاہوں سے یعنی تجھے نظر لگاتے جس وقت
کہ سنتے ہیں قرآن کو تو کہتے ہیں کہ یہ مرد دیو لگا ہوا ہے یعنی دیوانہ ہے یا دیو ایسی ایسی باتیں سکھاتا ہے
اور وہ جھوٹے ہیں جو دیوانہ کہتے ہیں بلکہ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ نہیں ہے وہ قرآن مگر
نصیحت ہے واسطے خلقت کے جو سمجھنے والے ہیں یعنی بیشک نصیحت ہے قرآن شریف ؁

سُوْرَةُ الْحَاقَّةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اثنتان و خمسون اٰية

اَلْحَاقَّةُ ۙ مَا الْحَاۗقَّةُ ۚ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَاۗقَّةُ سچا وقت مقرر ہوتا ہے کیا ہے پھر وہ
سچا وقت مقرر ہونا اور کس چیز نے بتایا اور جتایا تجھے ای آدمی کہ کیا ہے سچا وقت مقرر ہونا جس سے
ڈرنا ضرور ہے اور اس وقت سب کے کام بھلے برے ذرہ ذرہ پوچھے جائیں گے اور ان کے موافق
بدلا ملے گا سو وہ دن قیامت کا ہے اور ایک نام قیامت کا حاقہ بھی ہے كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ
بِالْقَارِعَةِ جھوٹھہ جانا قوم ثمود نے جو حضرت صالح نبی علیہ السلام کی قوم تھی اور قوم عاد نے حضرت
ہود نبی علیہ السلام کی قوم تھی انھوں نے جھٹھہ جانا قیامت کے دن کو اور قارعہ بھی قیامت کے
دن کا نام ہے فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ پھر قوم ثمود کو ہنے مار کھپایا سبب ٹکری
اسکے سے یا ساتھ صیحہ کے جو ایک آواز سخت تھی حضرت جبرئیل کی وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ
صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ اور پھر قوم عاد کی ہنے مار کھپائی ساتھ باد سخت کے جو حد سے زیادہ تھی پھر خدا تعالیٰ نے
سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ ۙ حُسُوْمًا بھیجی قوم عاد پر وہی سخت باد جو چلتی ہی
رہی سات رات اور آٹھ دن وہ بری باد ویران کرنیوالی قوم عاد کے گھر بار کو وہ باد ایسی تھی جو انکی
ان کی حویلیاں بنیاد سے اکھاڑ کر پھینک دیں وہ باد بدھ کے دن صبح سے جو شروع ہوئی تھی تو دوسرے
بدھ کی شام کو موقوف ہوئی تھی فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ
پھر دیکھتا تو ای دیکھنے والے اگر ہوتا تو اس قوم کو اسوقت مردے پڑے ہوئے گویا کہ وہ لوگ تھے

جیسے کھجوروں کی پرانے درخت کی اُکھڑی ہوئی لکڑی پڑی ہوئی فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ
پھر کچھ بھی دیکھتا ہے تو اے دیکھنے والے اُن کا نشان ہے بچا ہوا یعنی قوم عاد ایسی ہلاک ہوئی ہمارے
غضب سے جو کچھ اُن سے نشان بھی باقی نہیں رہا وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ
بِالْخَاطِئَةِ اور آیا فرعون اور وہ لوگ جو اُس سے پہلے تھے اور گانو کے رہنے والے ساتھ
گناہوں کے یعنی اُن لوگوں نے گناہ اور شرک کرنا اختیار کیا اور فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ
اَخْذَةً رَّابِيَةً پھر کہا نمانا اپنے پروردگار کے بھیجے ہوئے کا پھر پکڑا خدا تعالیٰ نے اُن کو پکڑنا سخت
ایسا جو پھر کبھی نہ چھوٹ سکیں گے اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِى الْجَارِيَةِ اور بیشک ہم نے جب
پانی بہ سے گذرا بے نہایت نوح نبی علیہ السلام کے طوفان کے وقت تو تمہیں چڑھایا تھا تمہارے باپ دادوں کو
چلتی کشتی میں اسواسطے کہ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ تو کریں ہم اُس
احوال کو واسطے تمہاری نصیحت اور یادآوری کہ خدا تعالیٰ نے اس طرح مومنوں کو بچایا اور اُس طرح
کافروں کو ہلاک کیا اور اسواسطے کہ یاد رکھے کان یاد رکھنے والا جو اُسے یاد رکھ کر ڈرے خدا تعالیٰ کے
عذابوں سے اور اُسکا حکم بجالاوے فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ پھر جب پھونکا جاوے گا
نرسنگا یا قرنا ایک بار ہی پھونکنا وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً
اور اٹھائے جاویں گے زمین اور پہاڑ اپنی جگہ سے پھر ٹوٹے گی زمین اور پہاڑ یکبار گی ٹوٹنا یعنی
ذرہ ذرہ ہونگے جیسے جنگل کی ریت یا جیسے دھنئے کی روئی دھنتے وقت اُڑتی ہے فَيَوْمَئِذٍ
وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ پھر اُس دن ہونا ہے سو ہوگا یعنی قیامت آکر موجود ہوگی وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ
فَهِىَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ اور پھٹے گا آسمان پھر یہ آسمان ہوگا اُس دن سست اور نکماں وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى
اَرْجَآئِهَا وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ اور فرشتے ہونگے آسمان کے
کناروں پر حکم خدا تعالیٰ کے سے اور اُٹھاوینگے تخت تیرے پروردگار کا اپنے اوپر اُس دن آٹھ
فرشتے کہتے ہیں کہ اُٹھانے والے تخت رب العالمین کے اب ہمیشہ سے چار فرشتے ہیں اور قیامت
کے دن آٹھ فرشتے ہونگے ۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ آٹھ قطار فرشتوں کی ہوگی جو تخت رب العالمین کا
اُس دن اٹھاویں گے جو اُن فرشتوں کا شمار بغیر حق تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ
لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ اُس دن حاضر ہوگے تم آگے خدا تعالیٰ کے حساب دینے کے واسطے
چھپا نہ رہیگا خدا تعالیٰ سے کوئی چھپا ہوا فَاَمَّا مَنْ اُوْتِىَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا
كِتٰبِيَهْ پھر جسکو دیا جاویگا اعمالنامہ اُسکا داہنے ہاتھ میں پھر وہ کہیگا فرشتوں کو کہ آؤ اور پڑھو

میرا اعمالنامہ جو اسمیں کچھ ایسا نہیں لکھا جو اسکے دکھلانے سے میں شرمندہ ہونگا اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِیَهْ بیشک میں جانتا تھا وہ کہ میں ملنے والا ہونگا اور دیکھونگا اپنے کاموں کے حساب کو یعنی مجکو یقین تھا کہ جو کچھ میں نے دنیا میں کیا ہے اُس کا حساب دینا مقرر ہے فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ پھر اُس شخص کو گذران ہوگی خوشی کی جو اُس میں کسی طرح کا فکر اور اندیشہ نہوگا اور عزت اور حرمت سے رہیگا فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ۙ قُطُوْفُهَا دَانِیَةٌ اونچی بلند باغ میں جو میوے اُس باغ کے درختوں کے نزدیک ہورہے توڑنے والوں کے ہاتھ سے یعنی بے محنت توڑکے کھاوے وہ شخص اور فرشتے اُن لوگوں کو کہیں گے كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْٓـًٔۢا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ کھاؤ میوے اور پیو ٹھنڈے پانی مزے دار سبب اُسکے جو تمنے کام کئے ہیں دنیا کے بیچ گذرے ہوئے دنوں میں وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِیَهْ اور پر اسکو جو دیا جاویگا اعمالنامہ اُسکا باویں ہاتھ میں اور اُس اعمالنامہ میں بُرے کام اپنے کئے ہوئے دیکھے گا تو پھر کہیگا نہایت پچتاوے سے کہ ہائے کیا اچھا ہوتا جو ندیتے اعمالنامہ میرا مجھے جو ایسا رسوا نہوتا وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِیَهْ اور کیا اچھا ہوتا جو میں نجانتا کہ میرا حساب کیا ہے جواب اُسکے جاننے سے سوائے عذاب کے اور رسوائی کے کچھ حاصل نہیں یٰلَیْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِیَةَ ای کیا اچھا ہوتا جو وہ موت جس سے دنیا میں موئی تھی وہی ہوتی قصہ تمام کرنیوالی یعنی ایسے مرتے کہ اب پھر دوبارہ پیدا نہوتے مَآ اَغْنٰی عَنِّیْ مَالِیَهْ ۚ هَلَكَ عَنِّیْ سُلْطٰنِیَهْ کچھ دور نکیا مجھسے عذاب کو میرے مال نے یعنی دنیا میں جو میرا مال تھا سو وہ اب میرے کچھ کام نہ آیا اور غائب ہوئے مجھسے حکومت اور قوت اور زور میرا جو دنیا میں تھا مجھکو یا دلیل میری غائب ہوئی جس پر مجھے بھروسا تھا پھر حکم ہوگا دوزخ کے دربان کو خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۙ ثُمَّ الْجَحِیْمَ صَلُّوْهُ ۙ ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ۙ اِنَّهٗ كَانَ لَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ پکڑو اسی پھر طوق ڈالو اسکی گردن میں پھر دوزخ کی آگ میں ڈالو اسی پھر بیچ زنجیر کے جو گز دس میں زنجیر ستر گز کی ہوگی پھر لاؤ اسی اس زنجیر میں جو سب میں کھینچکے مضبوط باندھو جو ہل اُسکے سوا سے کہ بیشک وہ شخص تھا دنیا میں جو ایمان نلاتا خدا پر جو نہایت بزرگ اور اسکا حکم نمانتا اور اُس کے بھیجے ہوئے کو جھوٹھا جانتا وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ اور محبت اور آرزو نرکھتا تھا اور کھلانے فقیر کے پیٹے نجانتا تھا کہ فقیر کو کھلاوے فَلَیْسَ لَهُ الْیَوْمَ هٰهُنَا حَمِیْمٌ ۙ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِیْنٍ پھر نہیں آج اُسکو کوئی اپنا دوست جو حمایت کرے اور نہ کچھ کھانے کو ہے اُسکے آج سوائے دھوون دوزخیوں کے یعنی وہ جو دوزخیوں کے بدن سے بہے اور

پانی ہے گا سو وہی اُن کی خوراک ہوگی پھر ایسی خوراک لَّا يَأْكُلُهُ إِلَّا الْخَاطِئُونَ نکھاویں گے اسکو مگر گنہگار یعنی مشرک ہے وہ خوراک کھاویں گے یعنی سب گناہ بخشے گا خدا تعالیٰ اگر چاہیگا لیکن شرک نہیں بخشنے کا فَلَا سو نہیں ہے جو کافر کہتے ہیں کہ قرآن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دل سے بنایا ہے بلکہ أُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُونَ وَمَا لَا تُبْصِرُونَ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ قسم کھاتا ہوں اُس چیز کی جو تم دیکھتے ہو اور اُس کی قسم کھاتا ہوں جسے تم نہیں دیکھتے یعنی ساری پیدائش کی قسم ہے کہ بیشک وہ قرآن ہر طرح پڑھا ہوا ہے بہت بڑے بھیجے ہوئے کا یعنی ہمارا بھیجا ہوا ہے بہت بڑا اُس کی زبان پر قرآن بھیجا ہے جو وہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے یا حضرت جبرئیل علیہ السلام وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيلًا مَا تُؤْمِنُونَ اور نہیں ہے یہ قرآن بات شعر کہنے والے کی تھوڑے ہیں سچ جاننے والے وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ اور نہ قرآن کہا ہوا کسی کاہن کا ہے یعنی جو شخص کہ غیب کی خبر بتاتے ہیں اُنھوں نے بھی یہ قرآن نہیں بنایا تھوڑے ہیں نصیحت ماننے والے تَنْزِيلٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ نیچے اُترا ہوا ہے سارے عالم کے پروردگار کے پاس سے وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ اور اگر یہ جھوٹھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے کہ تمہارا گمان ہے ہم پر کوئی بات بنا دے تو ہر طرح پکڑیں ہم اُسے زور اور قوت سے پھر کاٹیں ہم اُس کی رگ جان کی یعنی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے کافرو جیسے کہ تم کہتے ہو کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دل سے بنا کر کہتا ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے اگر یوں سچ ہو تو ہم اُسے ہلاک کریں بڑے عذاب سے سو تمہاری بات سب جھوٹھ ہے اور جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتا ہے سب سچ ہے فَمَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ پھر نہیں کوئی ایک تم میں سے ایسا جو وہ ہلاکی اُس سے دور کرے اور اُسے بچا دے وَإِنَّهُ لَتَذْكِرَةٌ لِلْمُتَّقِينَ اور بیشک قرآن ہر طرح نصیحت ہے واسطے پرہیزگاروں کے جو خدا تعالیٰ کا حکم بجا لاتے ہیں اور جو بات منع کی ہے اُس سے دور رہتے ہیں وَإِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّ مِنْكُمْ مُكَذِّبِينَ اور بیشک ہم جانتے ہیں وہ کہ تم میں سے بعضے لوگ جھوٹھا جاننے والے ہیں قرآن کو یعنی ہم واقف ہیں اُن لوگوں سے جو کہتے ہیں کہ یہ قرآن آدمی کا بنایا ہوا ہے اور خدا تعالیٰ کا کلام نہیں ہے اور حالانکہ وَإِنَّهُ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ اور بیشک قرآن ہر طرح پچھتاوا ہوگا کافروں کو قیامت کے دن یعنی جب دیکھیں گے کہ جنہوں نے قرآن کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا جانا اور حکم قرآن کا بجا لائے اُن کو کیسا اجر اور بدلا ملیگا کافر دیکھ کر پچھتا دیں گے کہ ہائے ہم بھی اگر

اسکو سچ جانتے اور موافق اسکے کام کرتے تو ہمیں بھی ایسا ہی بدلا او نعمتیں ملتیں کسواسطے کہ وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ اور بیشک وہ قرآن ہر طرح سچ ہے اور مقرر کلام خدا یتعالیٰ کا ہے جو کوئی اسکے حکم کے موافق کام کریگا اسے بیشک قیامت کے دن نعمتیں بے نہایت ملیں گی فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ پھر پاکیزگی سے یاد کر اپنے پروردگار کے نام کو ای محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پروردگار تیرا بہت بڑا ہے سب کے وہم اور گمان سے جو کسی کی سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ کیا ہے واللہ اعلم بالصواب ❖

سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اَرْبَعٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَاتٍ

کہتے ہیں کہ نضر بیٹے حارث کی کعبے کے دروازے پہ کھڑے ہوکر کہا کہ ای پروردگار اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچ تیرا بھیجا ہوا ہے اور قرآن تیرا کلام مقرر ہے تو ہمارے اوپر پتھر برسا یا کوئی بڑا عذاب بھیج یعنی اسکو یقین تھا کہ یہ سب جھوٹھ ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ بات ابوجہل لعین نے کہی تھی سو خدایتعالیٰ فرماتا ہے کہ سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ چاہا چاہنے والے نے یعنی مانگا عذاب جو مقرر ہونا ہے کافروں کو جو نہیں کوئی اس عذاب کو دور کرنیوالا خدا یتعالیٰ سے جو صاحب بلندیوں کا ہے یعنی جو کچھ خدا یتعالیٰ نے مقرر کر رکھا ہے وہ ہرگز ٹلنے کا نہیں پھر وہ کیسا خدا یتعالیٰ ہے جو اس نے بہشت میں درجہ بلند تیار کر رکھے ہیں اپنے دوستوں کے واسطے تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا اور چڑھتے ہیں فرشتے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام جہاں سے خدا یتعالیٰ حکم کرتا ہے بیچ ایک دن کے جو ہے قدر اس کی پچاس ہزار برس کی راہ یعنی وہ راہ جو فرشتے ایک دن میں جاتے ہیں آدمی پچاس ہزار برس میں پہنچے یا وہ دن قیامت کا ہے جو برابر پچاس ہزار برس کے دنیا کی ہوگا پھر تو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبر کر کافروں کی باتوں کا صبر اچھا کہ گلا اور بیقراری نہو وے یعنی وہ جو کچھ بیہودہ کہتے ہیں کہنے دے اور تو گھبرا نہیں اور صبر کر اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ۙ وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا بیشک یہ کافر اس دن کو دور دیکھتے ہیں دھیان سے یعنی کہتے ہیں کہ ہرگز نہیں ہونے کا اور ہم دیکھتے ہیں اس دن کو نزدیک يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ۙ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۙ وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا جس دن ہوگا آسمان جیسے تانبا پگھلا ہوا اور ہونگے پہاڑ جیسے اون رنگین دھنی ہوئی یعنی ملایم اور نرم اور ذرہ ذرہ اور نہ پوچھا جائیگا اس دن کوئی دوست گناہوں سے دوست کے یعنی کوئی کسی کے بدلے گرفتار نہوگا یا کوئی دوست اپنے دوست سے بات نکرسکیگا یعنے ایسا خوف اور دہشت اس دن ہوگی جو کسی کو ہوش اور اوسان بات کا نہوگا

یُبَصَّرُوْنَهُمْ ؕ یَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ یَفْتَدِیْ مِنْ عَذَابِ یَوْمِئِذٍۭ بِبَنِیْهِ ۙ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ اَخِیْهِ ۙ وَ فَصِیْلَتِهِ الَّتِیْ تُـْٔوِیْهِ ۙ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ۙ ثُمَّ یُنْجِیْهِ دکھیں گے وہ سب لوگ اپنے دوستوں کو کہ ہر ایک اپنے حال میں گرفتار ہے اور چاہے گا کافر اور آرزو کرے گا کہ اپنے بدلے دیوے عذاب میں اُس دن پیارے اپنے بیٹے کو اور اپنی جورو کو اور اپنے بھائی کو اور اُن اپنوں کو جنہوں نے اُسے آرام سے اپنے پاس رکھا تھا اور اُسکو بھی اپنے بدلے عذاب میں دے جسکو دنیا میں بہت دوست رکھتا تھا اور اُن سب کو یعنی اُس دن چاہیگا کہ ان سب عزیزوں کو اپنے بدلے عذاب میں دے تو آپ چھوٹے عذاب سے کَلَّا ؕ نہ چھوٹے گا عذاب سے کسی طرح اِنَّهَا لَظٰی ۙ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰی ۚ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَ تَوَلّٰی ۙ وَ جَمَعَ فَاَوْعٰی بیشک آگ دوزخ کی شعلہ ہے کھینچنے والا ہاتھ پاؤں کا یا کھال کا کافروں کی کہتے ہیں کہ دوزخ کافروں کو دیکھ کر سو برس کی راہ سے غرا دے گا اور دم کھینچے گا کہ کافر بے اختیار اُس میں جا پڑیں گے جیسے اژدہا دم کھینچتا ہے بلاوےگی آگ یا دربان دوزخ کا اُسکو جس نے پیٹھ کی خدا تعالی کی طرف اور مُنھ پھیرا اُسکے حکم سے اور جمع کیا مال دنیا کا اور کوٹھے میں بھر رکھا اور خدا تعالی کا حق نہ دیا محتاجوں کو اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۙ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ۙ وَّ اِذَا مَسَّهُ الْخَیْرُ مَنُوْعًا ۙ بیشک آدمی بنا ہے اور پیدا ہوا ہے حرص اور ہوا کا بھرا یعنے آدمی کو بہت حرص ہے اور جمع کرنے مال کے اور جب پہنچتا ہے آدمی کو بدی یعنی دکھ یا بیماری کی مصیبت یا مفلسی تو فریاد کرتا ہے اور گلا کرتا ہے اور بیقرار ہوتا ہے اور جب اُسے پہنچی نیکی یعنی تندرستی اور جمعیت تو منع کرتا ہے اپنے جی کو خدا تعالی کی بندگی کرنے سے اور خیرات کرنے سے سب آدمی ایسے ہی ہیں اِلَّا الْمُصَلِّیْنَ ۙ الَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ۪ مگر نماز کے پڑھنے والے وہ لوگ جو اپنی نماز پر ہمیشہ قائم ہیں اور کسی کام کے سبب نماز اپنی نہیں چھوڑتے وَ الَّذِیْنَ فِیْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۪ۙ لِّلسَّآئِلِ وَ الْمَحْرُوْمِ ۪ۙ اور وہ لوگ جن کے مال میں حصہ ہے مقرر جیسے زکوۃ اور خیرات واسطے مانگنے والے کے اور محتاج جو نہیں مانگتے اُن کا بھی حصہ ہے اُن کے مال میں یعنی وہ سب کو خدا تعالی کی راہ میں دیتے ہیں وَ الَّذِیْنَ یُصَدِّقُوْنَ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ۪ۙ وَ الَّذِیْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۚ اور وہ لوگ جو سچ جانتے ہیں قیامت کے دن کو جو اُس دن سب کے بُرے بھلے کاموں کا حساب لیکر موافق اُن کاموں کے ہر ایک کو بدلا دیگا اور وہ لوگ جو عذاب سے اپنے پروردگار کے ڈرتے ہیں اور اسکا حکم بجالاتے ہیں اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَیْرُ مَاْمُوْنٍ بیشک عذاب سے اپنے پروردگار کے

بے پرواہ نہیں ہوتے یعنی وہ عذاب گنہگاروں کو مقرر ہوتا ہے وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ
اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ اور وہ لوگ جو اپنے شرم کے
بدن کو تھامتے ہیں مگر قبیلوں نکاحیوں پر جو اُن پر مختار ہوا ہے ہاتھ اُن کا اُن پر یعنی لونڈیوں اور
نکاحیوں کے بغیر کسی پاس نہیں جاتے پھر بیشک اُن لوگوں کو ملامت کوئی نکریگا یعنی جو کوئی حرام نکریگا
پرائی عورت سے اُسکو کوئی برا کہیگا فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ پھر جو کوئی
چاہے سوائے لونڈیوں اور نکاحیوں کے کہ اور غیر عورت سے صحبت کرے تو پھر وہ لوگ مقرر
حد سے گذرے ہوئے ہیں وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ اور وہ لوگ جو
اما نتوں اپنوں کو اور قولوں اپنوں کو نبھاتے ہیں یعنی جو کوئی اُن پاس امانت رکھواوے اُس میں
خیانت نہیں کرتے اور جو کسی سے وعدہ کرتے ہیں اُسے دھیان میں رکھتے ہیں تو بھولے نہیں
وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ اور وہ لوگ اپنی
گواہی پر مضبوط ہیں یعنی گواہی سچی دیتے ہیں جو کسی کا حق ضائع اور خراب نہو اور وہ لوگ اوپر نماز
اپنی کے خبردار ہیں یعنے وقت نماز کے ادا کرتے ہیں اور نماز پڑھنے کے وقت کسی خیال کو اپنے
دل میں آنے نہیں دیتے اپنے دل کو رجوع کرکے خدا تعالیٰ کی طرف نماز پڑھتے ہیں اُولٰٓئِكَ
فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ وہ لوگ جنکی تعریف کی اور احوال اُن کا بیان کیا وہ لوگ رہیں گے
باغوں میں قیامت کے دن یعنی بہت عزت سے اور حرمت سے اور بزرگی سے کہتے ہیں کہ جب یہ خوشخبری
مومنوں کو آئی تو بہت مشرک آئے اور گرد حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹھے اور ہنسے اور
تعرض سے کہا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یار امیدوار ہیں کہ بہشت میں جاویں گے تو ہم بھی
امیدوار ہیں کہ اُن سے پہلے بہشت میں جاویں گے تب یہ آیت آئی کہ فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ پھر کیا ہوا کافروں کو جو آگے تیرے دوڑتے
رہیں اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی تیری طرف آتے ہیں داہنے بائیں سے غول کے غول اور
اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ کیا ہر کوئی آرزو رکھتا ہے ان لوگوں سے
یعنے یہ سب مشرک چاہتے ہیں کہ گھس جاویں بہشت میں جو بھرا ہوا نعمتوں سے ہے بغیر ایمان
لائے مومنوں کے ساتھ كَلَّا یہ ہرگز نہیں ہوتا جو کافر بہشت میں جاویں اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا
يَعْلَمُوْنَ بیشک ہمنے جو اُن کو پیدا کیا ہے جس چیز سے سو اُس چیز کو جانتے ہیں یعنے گندے پانی سے
آدمی بنے ہیں پھر جب تلک اسلام کے دریا میں غوطہ مار کر اپنے تئیں پاک مومن نکریگا اور حکم خدا تعالیٰ کا

بجا لاویگا بہشت میں بجاویگا فَلَآ پھر نہ وہ بات ہے جو کافر کہتے ہیں کہ قیامت ہونی نہیں
اور مر کر پھر دوبارہ اٹھنا نہیں اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْ
نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ قسم کھاتا ہوں میں پیدا کرنیوالے ان مکانوں
کی جن مکانوں سے سورج نکلتا ہے اور جن مکانوں میں ڈوبتا ہے سو وہ سات سو بیس مشہور ہیں
یعنی خدا تعالیٰ اپنے آپ قسم کھاتا ہے اس بات پر کہ میں بیشک قدرت رکھتا ہوں اوپر اس کے جو
بدل ڈالوں یعنی کافروں کو ہلاک کر کے اور ایک خلقت ان کی بدلے پیدا کر سکتا ہوں ان سے اچھی
جو حکم بجالاویں ہمارا اور ہمارے بھیجے ہوئے کو سچا جانیں اور نہیں ہم پیچھے رہنے والے کسی سے
یعنے ایسا کوئی نہیں جو ہم سے آگے بڑھ جاوے یعنے ہم چاہیں سو نکلیں اس کے آگے سوا ایسا کوئی نہیں
فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ پھر چھوڑ تو ان کو اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو عیب ڈھونڈا کریں مومنوں کے اور دنیا کے کھیلوں میں مشغول رہیں
جب تلک کہ ملیں وہ اس دن سے جس دن کا ان سے وعدہ کیا ہے یعنے قیامت کے دن تلک
ان کو چھوڑ دے عیب جوئی اور دنیا کے کاموں میں يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا
كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ جس دن باہر نکلیں گے قبروں سے دوڑتے
گویا کہ وہ طرف ایک نشان کے دوڑے جاتے ہیں بے اختیار اور اسوقت خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ
تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ عاجز اور نیچی ہوں گی آنکھیں ان کی یعنی کافروں کو گھیر لیگی شرمندگی
اور خواری اور رسوائی جو اوپر نہ دیکھ سکیں گے تب ان کو کہے گا فرشتہ کہ ذٰلِكَ الْيَوْمُ
الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ یہ وہ دن ہے جس کا دنیا میں تمہیں وعدہ دیتے تھے اور تم اسے
جھوٹھ جانتے تھے اب دیکھو اس دن کو

سورۂ نوح مکیہ وھی | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | ثمان وعشرون اٰیۃ

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ
اور بیشک ہمنے بھیجا نوح نبی علیہ السلام کو اوس قوم کی طرف
اور حکم کیا ہمنے نوح نبی کو کہ ہمنے تجھے اسواسطے بھیجا ہے کہ تو ڈرا ہمارے
عذاب سے اپنی قوم کو پہلے اس سے جو آوے ان پاس ہمارا عذاب دکھ دینے والا کسواسطے کہ
جب وہ عذاب آویگا تب ڈرنا انکا فائدہ نکریگا سو جب نوح علیہ السلام نے ہمارے حکم سے اپنی قوم کو
قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ کہا کہ ای قوم میری بیشک میں آیا ہوں واسطے تمہارے

ڈرانے والا ظاہر اور صریح اور کہتا ہوں تمکو اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ وَاتَّقُوْہُ وَاَطِیْعُوْنِ یہ کہ بندگی کرو
اور بجالاؤ حکم خدائیتعالیٰ کا اور ڈرو خدائیتعالیٰ کے عذاب سے اور کہا مانو میرا تو خدا تیعالے
یَغْفِرْ لَکُمْ مِّنْ ذُنُوْبِکُمْ وَیُؤَخِّرْکُمْ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی بخشے تمکو تمہارے گناہ اور چھوڑے اور
بچاوے دنیا کے عذابوں سے تمکو موت کے وقت تک جو وقت موت کا مقرر کیا ہوا ہے
ہر ایک آدمی کا اِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ اِذَا جَآءَ لَا یُؤَخَّرُ لَوْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ بیشک وقت مقرر
جو کیا ہے خدائیتعالیٰ نے جب وہ آویگا نہ رہے گا پیچھے اور نہ کچھ اس میں ڈھیل ہوگی اگر ہو تم
جاننے والے اس بات کے یعنے حضرت نوحؑ نے قوم کو کہا کہ میں بتاتا ہوں تمکو کہ جب موت
آوے گی ایکدم فرصت نہ دیگی اس سے پہلے حکم خدائیتعالیٰ کا بجالاؤ اور پھر کہا مانو غرض کہ
حضرت نوح علیہ السلام خدائیتعالیٰ کے حکم سے آئے اور پیغام خدائیتعالیٰ کا قوم سے کہا اور نوسو
پچاس برس تلک قوم کو سمجھاتے رہے کسی نے اُن کا کہا نہ مانا بلکہ غرور اور دشمنی حضرت نوح
علیہ السلام سے زیادہ کرنے لگے اور طرح طرح کا دکھ دینے لگے یہاں تلک کہ حضرت نوح
علیہ السلام قوم کے دکھ دینے سے نہایت عاجز ہوئے اور لاچار ہو کر جناب الٰہی میں
قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّنَہَارًا فَلَمْ یَزِدْھُمْ دُعَآءِیْٓ اِلَّا فِرَارًا کہا اے پروردگار
میرے بیشک بلایا میں نے اپنی قوم کو تیری بندگی کرنے کی طرف رات اور دن یعنی تغافل
میں نے نہیں کی کبھی پھر نہ زیادہ کیا اُن کو میرے بلانے نے مگر بھاگنا یعنی جسقدر میں نے اُن کو
نصیحت کی اور راہ سیدھی تیری بندگی کرنے کی بتائی اُسیقدر یہ قوم مجھسے بھاگی وَاِنِّیْ کُلَّمَا دَعَوْتُھُمْ
لِتَغْفِرَ لَھُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَھُمْ فِیْٓ اٰذَانِھِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِیَابَھُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَکْبَرُوا اسْتِکْبَارًا
اور بیشک میں نے جب پکارا اپنی قوم کو تیری عبادت کی طرف تو تو بخشے اُن کو گناہ اُن کے تب
انھوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں ڈالیں اپنی تو میری بات نہ سنیں اور ڈھانکے کپڑوں سے
اپنے منھ تو میری صورت نہ دیکھیں اور اسی بات پر مضبوط اور قائم رہے یعنے کبھی میری بات نہ سنیں
اور غرور اور تکبری کی بہت تکبری کرنا یعنی حد سے زیادہ تکبری اور غرور کیا ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُھُمْ جِھَارًا
ثُمَّ اِنِّیْٓ اَعْلَنْتُ لَھُمْ وَاَسْرَرْتُ لَھُمْ اِسْرَارًا پھر بیشک مینے بلایا اپنی قوم کو اور پکار کر
کہا کہ آؤ اور میرا کہا مانو پھر مقرر مینے کھولکر کہا اور رجتایا اُن کو نصیحت کرنے والوں کی طرح اور آہستہ
اور چھپ کر اور چپکے اکیلے بلا کر ایک ایک کو کہا یعنی اُن کی تکبری دیکھ کر کبھی مینے اُن کو نصیحت کرنا
موقوف نکیا اور سب طرح کہا لیکن اُن کو کسی طرح اثر نہوا اور انھوں نے نمانا پھر جب اُن کو تنگی اناج

کی ہوئی اور مینہہ نہ برسا اور عورتیں اُن کی بانجھ ہوگئیں تیرے حکم سے تب وہ میرے پاس آئے
دعا منگوانے تو مینہہ برسے اور اناج پیدا ہو تب اُن کو فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ
غَفَّارًا کہا میں نے کہ توبہ کرو تم اور اپنے گناہ بخشواؤ اپنے پروردگار سے کہ بیشک پروردگار
توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا اور رحم کرنے والا اگر تم توبہ کروگے تو يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا
وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا بھیجے گا آسمان سے تم پر مینہہ
برستا ہوا اور مدد کرے یعنے زیادہ کرے تمہارا مال اور فرزند اور دیوے تمکو باغ بھرے ہوئے
میوے کے اور دیوے تمکو نہریں اُن باغوں میں مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا وَقَدْ خَلَقَكُمْ
أَطْوَارًا - کیا ہوا ہے تمھیں جو امید نہیں رکھتے یعنی نہیں پہچانتے خدائیتعالی کی بزرگی کو اگر پہچانتے
توالبتہ ڈرتے اُس سے اور نافرمانی اُس کی نکرتے اور بیشک پیدا کیا خدائیتعالی نے تمکو طرح طرح کی
صورتیں اور مزاجوں میں یا یوں کہ پہلے بوند پانی کی پیدا کی پھر اُس سے بچہ بنایا پھر جوان کیا
پھر بوڑھا کیا یہ سمجھو کہ ایسا قادر ہے أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا ای کیا
نہیں دیکھتے تم کہ کیونکر بنائے خدائیتعالی نے سات آسمان ایک پر ایک اور تہ پر تہ اور پرت پر پرت
وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا اور بنایا خدائیتعالی نے چاند کو آسمانوں میں
روشن کہتے ہیں کہ روشنی چاند کی جیسے زمین میں ہے اسی طرح آسمانوں میں بھی ہے اور بنایا
خدائیتعالی نے سورج کو چراغ زمین کے رہنے والوں کے واسطے وَاللَّهُ أَنْبَتَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ نَبَاتًا
ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيهَا وَيُخْرِجُكُمْ إِخْرَاجًا اور خدائیتعالی نے اُگایا تمکو زمین سے اُگا ہوا
یعنی اصل پیدایش تمہاری آدم علیہ السلام سے ہے اور وہ مٹی سے پیدا ہوا ہے پھر تمہارا سب کا
اصل زمین ہے پھر تمھیں پھیر لیجاویگا زمین میں خدائیتعالی یعنی قبروں میں جاؤگے تم سب پھر باہر نکالیگا
تمکو قبروں سے باہر نکالنا یعنی اچھی طرح حساب لینے کے واسطے جو ہرگز اُس میں کمی اور قصور نہوگا
یعنی ایسا نہوگا جو ایک ہی قبر سے نہ نکلیگا یعنی سو ہر سب اُٹھینگے اور حساب دیویں گے وَاللَّهُ جَعَلَ
لَكُمُ الْأَرْضَ بِسَاطًا ۝ لِتَسْلُكُوا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ۝ع اور خدائیتعالی نے بنایا واسطے تمہارے
زمین کو فرش بچھا ہوا تو چلو پھرو اُس کی کشادہ راہوں میں حضرت نوح نبی علیہ السلام نے سب طرح
نصیحت کی اور سمجھایا غریب جو تھے اُس قوم کے وہ یہ نصیحتیں سنکر چپ رہے اور دولتمند سردار
جو تھے اُس قوم کے انھوں نے اُن غریبوں کو بہکایا اور زیادہ دکھ دینے لگے جب یہ حال دیکھا تو
قَالَ نُوحٌ رَبِّ إِنَّهُمْ عَصَوْنِي وَاتَّبَعُوا مَنْ لَمْ يَزِدْهُ مَالُهُ وَوَلَدُهُ إِلَّا خَسَارًا

ع ۱ ۲۰ ۹

کہا جناب الٰہی میں نوح نبی علیہ السلام نے کہ ای پروردگار میرے بیشک اُنھوں نے کہا نمانا میرا اور تابعداری کی اُس کی جس کو زیادہ نکیا اُسکے مال اور اولاد نے مگر نقصان یعنی غریب قوم کے تھے اُنھوں نے میری بات نمانی اور دولتمندوں کا کہنا قبول کیا وَمَكَرُوا مَكْرًا كُبَّارًا اور مکر کیا اُنھوں نے بڑا مکر کہ غریبوں کو بہکا کر اپنا کیا اور اُن سے مجھے دکھ دلوایا دولتمندوں نے وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا اور کہا سرداروں دولتمندوں نے غریبوں کو مت چھوڑو اپنے قدیم خداؤں کو جو ایک تو ود ہی سو وہ ایک بت تھا مرد کی صورت وَلَا سُوَاعًا اور نہ سواع کو چھوڑو جو وہ ایک بت تھا عورت کی صورت وَلَا يَغُوثَ اور نہ چھوڑو یغوث کو جو وہ ایک بت تھا شیر کی صورت وَيَعُوقَ اور نہ چھوڑو یعوق کو جو وہ ایک بت تھا گھوڑے کی صورت وَنَسْرًا اور نہ چھوڑو نسر کو جو وہ ایک بت تھا چیل کی صورت اور مشہور یوں ہے کہ اس نام کے پانچ شخص نیکبخت تھے حضرت نوح علیہ السلام سے پہلے بہت لوگ اُنکے معتقد تھے جب وہ فوت ہوئی تب لوگوں کو اُن کا بہت غم ہوا شیطان نے آنکر کہا کہ تم کیوں غمگیں ہوتے ہو میں تمہاری تسلی کے واسطے اُن کی صورتیں بنا دیتا ہوں تم اُن صورتوں کو دیکھا کرو اور یہ پانچ بت بنا کر اُس قوم میں رکھے ہوتے ہوتے بعد ایک مدت کے اُنھیں صورتوں کو خدا لگے سمجھنے اور اُنھیں کو پوجنے لگے پھر حضرت نوح جناب الٰہی میں مناجات کرتے تھے کہ وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا ضَلَالًا اور بیشک بہکایا اُن دولتمند سرداروں نے بہت لوگوں کو اور وہ سردار ظالم تھے پھر اور ای پروردگار مت زیادہ کر تو ظالموں کو مگر بہکنا اور حیران ہونا یعنے یہ قوم ظالم ہے ان کو عیش اور آرام مت دے اب خدا تعالے خبر دیتا ہے اپنے حبیب کو کہ قوم نوح نبی علیہ السلام کی مِمَّا خَطِيئَاتِهِمْ أُغْرِقُوا فَأُدْخِلُوا نَارًا فَلَمْ يَجِدُوا لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْصَارًا سبب گناہوں کے ڈوب موئے طوفان میں اور وہاں سے داخل ہوئے آگ میں دوزخ کی پھر نپایا اُس قوم نے اپنے واسطے جنکو خدا سمجھتے تھے یعنے اُن بتوں کو سوائے خدا تعالیٰ وحدہ لاشریک کے نپایا یار اور دوستدار جو اُس عذاب سے آگ کے یا طوفان کے اُن کو چھڑاتا کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت نوح نبی علیہ السلام کو خبر دی جو اِس قوم سے اور اُن کی اولاد سے کوئی مسلمان نہوگا تب حضرت نوح علیہ السلام نے جناب الٰہی میں مناجات کی وَقَالَ نُوحٌ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا اور کہا نوح علیہ السلام نے کہ ای پروردگار میرے مت چھوڑ زمین پر کافروں سے کوئی جیتے والا یا رہنے والا یعنے سب کافروں کو ہلاک کر ایک کو بھی جیتا مت چھوڑ کس واسطے کہ إِنَّكَ إِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا

عِبَادَکَ وَلَا یَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا کَفَّارًا بیشک تو اگر چھوڑ یگا جیسا اُن کو تو بہکا دیں گے تیرے بندوں کو اور سیدھی راہ سے دین کی پھیریں گے اُن کو اور نہ پیدا ہو گا اُن سے مگر گنہگار اور کافر یعنی اگر تو ان کو چھوڑ یگا جیسا تو اُن سے کافر ہی پیدا ہوں گے رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ اے پروردگار میرے بخش مجھکو اور میرے ماں باپ کو اور جو میرے گھر میں مومن آوے اُسے بھی بخش اور سب مومن مردوں کو اور مومن عورتوں کو بھی بخش اپنے فضل اور کرم سے وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا اور مت زیادہ کر اے پروردگار ظالموں کو مگر خرابی اور رسوائی اور ہلاکی ✽

سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | ثَمَانٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰیَةً

تحقیق روایت ہے کہ ایک وقت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک باغ میں کھجوروں کے قرآن پڑھتے تھے کئی جن وہاں آئے اُس راہ سے اور قرآن پڑھنا اُن کا سُنا اور ایمان لائے اور اپنی قوم میں اُن کا مذکور بیان کیا جیسا کہ خدائیتعالی اِس سورہ میں خبر دیتا ہے اور فرماتا ہے اپنے دوست محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ کہہ جو خبر غیب سے میرے پاس آئی وہ کہ سُنا قرآن کو کئی شخصوں نے جنوں سے یعنی کئی جنوں نے قرآن سُنا اور اپنی قوم میں جا کر فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّهْدِیْٓ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ پھر کہا کہ بیشک ہمنے سُنا قرآن عجب طرح کا کلام ہے جو ایسا کبھی نہیں سُنا جو راہ دکھاتا ہے وہ قرآن طرف بھلائی دین کے اور دنیا کے پھر ہم ایمان لائے اُس پر اور سچا جانا اُسکو وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا اور ہرگز ہم شریک نکریں گے اپنے رب کے ساتھ کسی ایک کو بھی جیسا کہ آگے کرتے تھے ہم وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا اور بیشک وہ خدائیتعالی ہمارا جو بہت بڑی ہی بڑائی اُس کی اور جلال اُسکا نہایت بڑا ہے جو نہ اُس نے جورو کی کبھی اور نہ اُسکو اولاد ہے جیسے کہ کافر گمان سے کہتے ہیں وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا اور بیشک وہ جو کہتے ہیں احمق ہماری قوم کے اوپر خدائیتعالی کی باتیں بیہودہ ہیں جو وہ باتیں کچھ اس کی شان سے نسبت نہیں رکھتیں یعنی بیشک وہ باتیں بیہودہ ہیں جو ہماری قوم کے احمق اور کمینے کہتے ہیں ہرگز اُس کی شان کے لائق نہیں کہ وہ جورو اور لڑکی رکھی ہے وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اور مقرر ہم سمجھتے تھے وہ کہ نہیں کہتے آدمی اور جن خدائیتعالی پر جھوٹی بات اس سبب

ہمنے سچ جانا تھا لیکن جب ہمنے قرآن سنا تب جانا کہ وہ باتیں نری جھوٹھ تھیں وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ
مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا اور بیشک تھے کتنے لوگ آدمیوں سے
جو پناہ پکڑتے تھے جنوں سے پھر زیادہ کیا آدمیوں کی پناہ مانگنے نے جنوں کو غرور اور تکبری اور یہ بات
یوں ہے کہ جو شخص مسافری میں ہوتا اور کسی جنگل میں خطرہ یا ڈر ہوتا تو وہ مسافر کہتا کہ میں پناہ پکڑتا ہوں
اُس جن کو جو مالک ہے اُس جنگل کا اُن لوگوں کو یقین یوں تھا جو اس کہنے کے سبب ہم سلامت منزل کو
پہنچیں گے اس بات سے جنوں کو غرور ہوا کہ ہم ایسے ہیں جو آدمی ہماری پناہ مانگتے ہیں وَّاَنَّهُمْ
ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا اور بیشک کافر آدمی گمان لے گئے تھے جیسے تم ای
جنوں گمان لے جاتے ہو کہ نہ اٹھاویگا خدا تعالیٰ کسی ایک موئے ہوئے کو قیامت کے دن حساب لینے کے واسطے
بلکہ قیامت ہی کے آنے کو تم اور وہ کافر سچ نہیں جانتے وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ
حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا اور بیشک ہم جا لگتے تھے آسمان کو باتیں سننے کے واسطے
اور چاہتے تھے کہ آسمان کے اوپر جا دیں تو پایا ہمنے آسمان کو بھرا ہوا نگہبانوں زور آوروں سے اور
چمکتے تاروں کے انگاروں سے جو چھوڑے جاتے تھے جنوں پر اور آنے نہیں دیتے آسمان میں وَّاَنَّا كُنَّا
نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا اور بیشک ہم بیٹھتے
تھے پہلے محمد صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے پیدا ہونے سے آسمان کی بیٹھکوں میں خبریں سننے کے واسطے
سب وہ بیٹھکیں نگہبانوں سے اور تاروں کے انگاروں سے بھرے ہیں اب جو کوئی جن خبر
سننے کا ارادہ کرتا ہے تو پاتا ہے اپنے واسطے تارے کا انگارا راہ دیکھتا ہوا یعنے وہ تارا آگ جھاڑنیوالا
راہ دیکھتا ہے کہ جو کوئی جن آوے تو اُسے جلا دیوے اور آگ مارے وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ
بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا اور بیشک ہم نہیں جانتے کہ برائی چاہی ہے
ہماری نہ آنے دینے سے آسمان میں اُن کے واسطے جو زمین میں رہتے ہیں یا چاہی ہے اُنکے واسطے اُنکے
پروردگار نے بھلائی یعنی ہمیں جو آسمان پر جانا منع ہوا ہے نہیں جانتے ہم کہ اس بات سے آدمیوں کے
حق میں بھلائی ہے یا برائی ہے وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ كُنَّا طَرَآئِقَ
قِدَدًا اور ہم میں نیک بخت بھی ہیں اور ہم میں سوائے اُن کے بھی ہیں یعنی ہمارے درمیان جن مسلمان
بھی ہیں جو خدا تعالیٰ کو وحدہ لا شریک جانتے ہیں اور ہم میں جن کافر بھی ہیں جو خدا تعالیٰ کو نہیں سمجھتے
اور ہم میں ہیں بہت راہیں جدا جدا یعنی ہماری قوم میں بہت مذہب اور بہت دین ہیں کہتے ہیں
کہ جیسے آدمیوں کی خلقت میں بیحساب مذہب ہیں اسی طرح جنوں کی خلقت میں بے انتہا دین ہیں

وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا اور بیشک ہمنے جانا کہ ہرگز عاجز
نکر سکیں گے ہم خدا تعالی کو جہاں ہم ہونگے زمین میں اور نہ تھکا سکیں گے ہم خدا تعالی کو بھاگنے سے
یعنی ہم بھاگ کر کوہ قاف میں جا کر کسی قلعہ مضبوط میں چھپ رہیں گے تب بھی کسی طرح خدا تعالی کے
عذاب سے نہیں بچ سکیں گے وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ
بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا اور بیشک ہمنے سنا ہے قرآن کو جو سبب راہ پانے کے ہے سو ایمان
لائے ہم اس پر اور سچا جانا ہمنے اسکے پڑھنے والے کو جو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں پھر جو کوئی ایمان
لاوے اپنے پروردگار پر ہم میں سے اور اسکا شریک کسیکو نکرے تو پھر وہ نڈر ہے نقصان سے
اور نڈر ہے گرفتاری عذاب سے یعنی جو کوئی خدا تعالی کو وحدہ لاشریک جانے اسے اپنی نیکیوں کے
نقصان کا اور عذاب میں پکڑے جانے کا ڈر نہیں وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ فَمَنْ
اَسْلَمَ فَاُولٰۗىِٕكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا اور بیشک ہم میں سے مسلمان ہوئے ہیں جو ایمان لائے ہیں محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ہم میں سے بے انصاف ہوئے ہیں جنہوں نے ظلم کیا ہے اپنے اوپر
جو خدا تعالی کے شریک مقرر کئے ہیں بغیر دلیل اپنی خوشی سے پھر جو کوئی تابعدار اور مسلمان ہوا
پھر وہ لوگ ایمان لانے والے دھیان اور قصد کرتے ہیں سیدھی راہ چلنے کو وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ
فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا اور جنہوں نے بے انصافی کی اور ظلم کیا اپنے اوپر اور جو خدا تعالی کے ساتھ
شریک کیا پھر لوگ مشرک ہونگے دوزخ کی آگ کا ایندھن جس سے زیادہ آگ بھڑکتی ہے وَّاَنْ لَّوِ
اسْتَقَامُوْا عَلَي الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّاۗءً غَدَقًا اور وہ کہ اگر مضبوط رہیں گے اوپر
سیدھی راہ کے جو دین اسلام ہے تو ہر طرح ہم پلادینگے انکے کھیتوں کو پانی بہت یعنی اگر یہ لوگ ایمان
لاویں گے اور دین اسلام پر مضبوط رہیں گے تو ہم ان پر روزی کی کشایش کرینگے اور مینہہ خوب
برسادیں گے جو کھیتیاں خوب ہوویں لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ
عَذَابًا صَعَدًا تو آزماویں ہم ان لوگوں کو جو اس کشایش رزق میں کیسا شکر بجالاتے ہیں اور جو کوئی
نمانے قرآن کو اور منہ پھیرے خدا تعالی کی یاد سے تو پھر لادیگا خدا تعالی سخت عذاب کے بیچ میں
جو کبھو کسو طرح کم نہو گا وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا اور وہ کہ سب سجدے
خدا تعالی کی ہیں پھر مت پکارو یعنی مت یاد کرو ساتھ خدا تعالی کے کسی ایک کو بھی یعنی خدا تعالی کا شریک
کسی کو نکرو جیسے یہودی عزیر نبی علیہ السلام کو اور نصاری حضرت عیسی پیغمبر علیہ السلام کو خدا کا بیٹا
کہتے ہیں سو بیٹا باپ کے مال اور ملک کا وارث اور شریک ہوتا ہے وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ

يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ۞ اور وہ کہ جب کھڑا ہوتا ہے بندہ خدائیتعالیٰ کا یعنی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو پکارتا ہے اپنے پروردگار کو یعنی قرآن نماز میں پڑھتا ہے تب نزدیک تھا جو ہو ویں لوگ اسپر بہت بھیڑ کرنے والے کہتے ہیں کہ مکے کے کافر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے تھے کہ تو بڑی مشکل میں پڑا ہے چھوڑ دے اس خیال کو تو ہم تیرے رفیق اور یار ہوں اور تجھے راضی کریں ہم اسواسطے یہ آیت آئی کہ قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ سوائے اسکے نہیں جو میں پکارتا ہوں یعنی یاد کرتا ہوں اپنے پروردگار کو اور نہیں شریک کرتا میں اسکے ساتھ کسی ایک کو بھی اور قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بیشک میں نہیں مالک اور مختار تمہارے واسطے نقصان کرنے پر اور نہ نیکی پہنچانے میں جو کچھ خدائیتعالیٰ چاہتا ہے سو کرتا ہے اور قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۵ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پناہ نہ دیویگا اور نہ چھڑا دیگا مجھے خدائیتعالیٰ کے عذاب سے کوئی ایک بھی یعنی اگر میں تمہارا کہنا مانوں اور خدائیتعالیٰ کی بندگی چھوڑ دوں پھر خدائیتعالیٰ اگر مجھے عذاب میں گرفتار کرے تو کوئی ایسا نہیں ہے جو مجھے اسکے عذاب سے بچالیوے اور نہ پاؤں میں سوائے خدائیتعالیٰ کے کوئی مکان امن اور پناہ کا جو اسکے عذاب سے بچ رہوں اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ط لیکن پہنچانا ہے میرا کام حکم خدائیتعالیٰ کا اور پیغام اسکا سو پہنچاتا ہوں میں اور یہ کہتا ہوں وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا اور جو کوئی نمانے گا حکم خدائیتعالیٰ کا اور اسکے بھیجے ہوئیکا اور نافرمانی کریگا ان کی پھر اسکے واسطے آگ دوزخ کی ہے جو ہمیشہ رہے گا اس آگ میں اور کبھی نہ نکلے گا اس آگ سے اور اب تو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافر تجھے غریب اور کمزور جانتے ہیں اور تیرا کہنا نہیں مانتے اور نہیں ماننے کے حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا تب تک کہ جب دیکھیں اسے جو وعدہ کیا ہے ان سے عذاب کا پھر جانیں گے اس عذاب کو دیکھ کر کہ کسکے کمزور یار ہیں اور کسکے مددگار تھوڑے ہیں یعنی کافر قیامت کو دیکھیں کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ مومن اور فرشتے ہمراہ ہیں اور انکے ساتھ کوئی نہو گا کہتے ہیں کہ جب آیت کافروں نے سنی تو کہا کہ یہ وعدہ کب ہوگا تو خدائیتعالے اپنے دوست کو فرماتا ہے کہ قُلْ اِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْٓ اَمَدًا کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے منکروں کو کہ یہ وعدہ تو مقرر ہوگا اس میں

کچھ مجھ کو سوجھ نہیں لیکن نہیں جانتا میں کہ نزدیک ہے یہ جو وعدہ کیا ہے تم سے یا کیا ہے میرے پروردگار نے اُسکو دور دراز یعنے اُسکے آنیکا وقت مجھے معلوم نہیں عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا جاننے والا چھپی باتوں اور چھپے کاموں کا ہے خدا تعالیٰ پھر واقف اور ظاہر نہیں کرتا اوپر اپنے چھپے کاموں کے کسی ایک کو بھی اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا مگر اُسکو جسے پسند کرے اور راضی اور خوش ہو کسی پیغمبروں سے تو اُسے کچھ خبر دیتا ہے پھر مقرر چلاتا ہے اور ساتھ رکھتا ہے آگے پیچھے اُسکے نگہبان فرشتے لِّیَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ تو جانیں وہ کہ تحقیق پہنچایا ہے حضرت جبریل علیہ السلام نے اور سوائے جبریل علیہ السلام کے اور فرشتوں نے جو حضرت جبریل کے ساتھ آتے ہیں پیغام اپنے پروردگار کے پہنچانے کو وَ اَحَاطَ بِمَا لَدَیْهِمْ وَ اَحْصٰی كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا اور گھیر لیا ہے اور معلوم کیا ہے خدا تعالیٰ کے علم نے جو کچھ اُن فرشتوں کے پاس ہے اور شمار کرے علم خدا تعالیٰ کا سب چیز کو گن کر ذرہ ذرہ ؂

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وَهِيَ عِشْرُوْنَ اٰيَةً

جب پہلے ہی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وحی آنی شروع ہوئی تب نماز پڑھتے تو اپنے تئیں کملی میں لپیٹ رکھتے تھے سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا اے کملی میں لپٹے ہوئے اٹھ رات کو پر تھوڑے سے یعنے رات کو کسی وقت اٹھا کر اور نماز پڑھا کر نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا اَوْ زِدْ عَلَیْهِ آدھی رات کو اُٹھا کر نماز کو یا اُس سے بھی تھوڑی سی کم رات کو جیسے پونے دو پہر رات کو اُٹھ یا زیادہ کر آدھی پر جیسے اڑھائی پہر رات گئے اٹھا کر وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا اور سہج سہج قرآن کو پڑھا کر سمجھ سمجھ کر حرف جدا جدا چاہیے کہ قرآن اِس طرح پڑھے جو سب حرف معلوم ہو دیں سننے والوں کو اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ بہت قرآن پڑھنے والے ہیں جو قرآن اُن پر لعنت کرتا ہے اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِیْلًا بیشک ہم جلد بھیجینگے تجھ پر آیات بھاری جو احکام شریعت کے ہیں اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ هِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِیْلًا بیشک وقت رات کا اور عبادت اُسوقت کی بہت سخت ہے اور بہت محنت ہے اور تکلیف ہے جو اُسوقت اٹھنے کو جی نہیں چاہتا اور بہت سیدھی ہے باتوں سے یعنی اُسوقت قرآن پڑھنا اور عبادت کرنا بہت اچھا ہے جو اُسوقت سب کاموں سے

فراغت ہوتی ہے اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا بیشک تجھے بیچ دن کے کاروبار ہو بہت لینا
یعنی لوگوں کی آمد رفت اور جواب سوال رہتا ہے وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا
اور یاد کر نام اپنے پروردگار کا اور توڑ کر ساری خلقت سے رجوع کر خدا تعالیٰ کی طرف سب کو
چھوڑ کر خوب طرح سب چیز سے بیزار ہو جو وہ پروردگار تیرا رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلَٰهَ
إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا پیدا کرنیوالا ہے مشرق اور مغرب کا جو نہیں ہے کوئی خدا لائق
بندگی کرنے کے مگر وہی خدا تعالیٰ برحق ایسا جو اسی کی بندگی کیجئے پھر پکڑ اسی خدا تعالیٰ کو
اپنا کام بنانے والا اور اپنے سارے کام اسی کو سونپ دے وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ
هَجْرًا جَمِيلًا اور صبر کر اور چپ رہ اور غصہ نکہا اس بات پر جو کافر کہتے ہیں اور ملنا چھوڑ
ان سے اور کافروں سے دور رہو اچھی طرح بغیر لڑائی جھگڑے ان سے ملنا موقوف کر اور
نصیحت کیا کر وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا اور چھوڑ مجھکو اور ان کو
جو دولتمند ہیں اور جھوٹا کہتے ہیں تجھکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ڈھیل دی انکو تھوڑی سی یعنی
وہ دولتمند کافر جو تجھے جھوٹا کہتے ہیں ان کو میرے حوالے کر میں سمجھ لونگا ان سے تھوڑی سی مدت میں
إِنَّ لَدَيْنَا أَنكَالًا وَجَحِيمًا وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا مقرر ہمارے پاس ہیں
کافروں کے واسطے قیامت کے دن زنجیر اور بیڑی بھاری ان کی قید کرنے کے واسطے اور آگ
بھڑکتی ہوئی اور خوراک جس سے حلق بند ہو اور دق ہو اور سوائے ان کے عذاب ہوگا دکھ دینے والا
يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا مَّهِيلًا جس دن کانپے اور تھرتھراویگی
زمین اور پہاڑ اور ہو جاویں گے سب پہاڑ ریت باریک جسمیں پاؤں گھس جاوے خوف اس دن کیسے
پہاڑوں کا ایسا حال ہوگا إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ
فِرْعَوْنَ رَسُولًا مقرر ہمنے بھیجا ہے تمہاری طرف اے مکے کے لوگو پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
گواہی دینے والا تمہارے کاموں کی جیسے بھیجا تھا ہمنے فرعون کی طرف موسی پیغمبر علیہ السلام کو
فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا وَبِيلًا پھر نہ مانا فرعون نے کہنا موسی علیہ السلام کا
پھر پکڑا ہمنے فرعون کو پکڑنا مضبوط جو پھر کر نہ چھوٹ سکے یعنی سخت عذاب میں ڈالا ہمنے اسے دوزخ کے
پھر اسی طرح جو کوئی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ مانے گا اور ان کی بات کو جھوٹ جانے گا تو ایسا ہی عذاب
میں گرفتار ہوگا فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِن كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا پھر کیونکر بچاؤ گے
اپنے تئیں اس دن کے عذاب سے اگر یہ کافر ہی رہیں گے سو اس دن کا عذاب ایسا سخت ہوگا جو لڑکے بوڑھے

ہو جاوینگے اس دن کا ہول دیکھ کر السماء منفطر به کان وعده مفعولا جو آسمان
پھٹے گا اس دن کے ہول سے اور ہے وعدہ خدا تعالی کا ہو رہا الا مقرر ان هذه تذكرة
فمن شاء اتخذ الى ربه سبيلا یہ قرآن نصیحت ہے پھر جو کوئی چاہے پکڑے راہ اپنے پروردگار کی
اس نصیحت سے کہتے ہیں کہ جب آیت قم اللیل الا قلیلا آئی تو حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب رضی اللہ تعالی عنہم رات کو اٹھتے تو کمی زیادہ ہونے سے رات کے شبہہ میں
رہتے اور فجر تک نماز میں کھڑے رہتے یہاں تک کہ پائے مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
سوجھ گئے تھے اور کافر یہ حال دیکھ کر کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدا نے اسے سخت طبیعت
میں ڈالا ہے تب خدا تعالی نے یہ آیت بھیجی ان ربك يعلم انك تقوم ادنى من ثلثي
اليل ونصفه وثلثه بیشک پروردگار تیرا جانتا ہے وہ کہ تو کھڑا ہوتا ہے یعنی اٹھتا ہے تو
نزدیک دو تہائی رات کے یا آدھی رات کو یا تہائی رات کو تو وطائفة من الذين معك
والله يقدر اليل والنهار اور ایک گروہ بھی اٹھتے ہیں انہوں سے جو تیرے ساتھ ہیں یعنی تیرے
اصحاب بھی اٹھتے ہیں رات کو اسی وقت اور خدا تعالی مقرر کرتا ہے وقت رات اور دن کے اور جانتا ہے
گھڑیاں رات اور دن کی علم ان لن تحصوه فتاب عليكم فاقرءوا ما تيسر من
القرآن اور جانتا ہے خدا تعالی کہ تم دھیان میں نہ رکھ سکو گے وقت رات کے یعنی تم سمجھ سکو گے
جو اس وقت کتنی رات گئی پھر بخشا تم کو خدا تعالی نے اور مہربانی کی تم پر پھر پڑھو قرآن راتوں کو جتنا آسان
ہو تم کو یعنی جتنی نماز تم آسانی سے پڑھ سکو اتنی ہی پڑھو علم ان سيكون منكم مرضى وآخرون
يضربون في الارض يبتغون من فضل الله جانتا ہے خدا تعالی وہ کہ ہو دیں لوگ تم میں سے
بیمار اور سوائے انکے اور کتنے لوگ مسافری کریں ملکوں میں ڈھونڈھیں روزی فضل خدا تعالی کے سے
یعنی سوداگری کرنیکو جاتے ہیں شہروں میں وآخرون يقاتلون في سبيل الله فاقرءوا
ما تيسر منه اور کتنے لوگ جو لڑائی کرتے ہیں خدا تعالی کی راہ میں یعنی کافروں سے لڑتے ہیں
صرف دین کے واسطے اس سببوں سے طبیعت میں فکر اور تردد رہتا ہے اور رات دھیان میں
نہیں رہتے تو سنے ان پر اپنے فضل سے احسان کیا اور ساعت کی زیادہ محنت عبادت میں پھر حکم کیا
کہ پڑھو جو کچھ تم پر آسان ہو وے قرآن سے نماز میں سو یہ فرض ہے اور سوائے نماز کے مستحب ہے
جیسے ختم قرآن کا سات دن میں کرے یہ نہ کر سکے تو بیس دن میں ختم کرے اگر یہ بھی نہ کر سکے تو مہینے میں
قرآن تمام پڑھے اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو جتنا پڑھ سکے اتنا ہی پڑھے یہاں تک کہ اگر کچھ نہ پڑھ سکے تو کم سے کم

ع ۱۹ / ۱۲

نین آیتیں قرآن شریف کی کہیں سے ہر روز پڑھا کرے وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا اور قائم رکھو نماز کو یعنی ہمیشہ پانچوں وقت نماز کو ادا کیا کرو اور زکوٰۃ مال کی دو جو اُسکا دینا فرض کیا ہے تم پر اور قرض دو خدا ئیتعالیٰ کو قرض نیک یعنی سوائے زکوٰۃ کے محتاجوں کو اور حقداروں کو دو تو خدا ئیتعالیٰ اُسکا بدلا انہیں دیویگا قیامت کے دن وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ اور جو کچھ آگے بھیجو گے اپنے واسطے تم نیک کاموں کو پاؤگے بدلا اُن نیک کاموں کا خدا ئیتعالیٰ کے آگے هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ۭ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ سو وہ بدلا بہت اچھا ہے جو دیگا خدا ئیتعالیٰ تمکو اُن نیک کاموں کا اور بہت بڑا ہے بدلا جو عوض ایک ایک نیکی کے ستر ستر حصہ ثواب ملیگا اور گناہ اپنے بخشواؤ خدا ئیتعالیٰ سے بیشک خدا ئیتعالیٰ بخشنے والا ہے مہربانی کرنیوالا ہے بے نہایت توبہ کرنیوالوں کو اور نیک کام کرنیوالوں کو

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | سِتٌّ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً

ف جابر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک وقت میں راہ میں چلا جاتا تھا جو ایکا ایک آسمان سے آواز سنی میں نے اور نگاہ اوپر کی تو دیکھا کہ آسمان اور زمین کے درمیان ایک فرشتہ کرسی پر بیٹھا ہے اُس کی صورت دیکھ کر ایسا خوف مجھے آیا جو کانپتا ہوا گھر میں جا کر لیٹ رہا اور کہا کہ مجھے کپڑے اوڑھا دو انھوں نے اوڑھا دیئے اسی حال میں تھا جو یہ کئی آیتیں اول سے اس سورہ کی آئیں يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۙ قُمْ فَاَنْذِرْ اے کپڑے اوڑھے ہوئے اٹھ لیٹے ہوئے سے اور ڈرا سکے لوگوں کو خدا ئیتعالیٰ کے عذاب سے وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۙ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۙ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۙ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۙ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۭ اور اپنے پروردگار کو بہت بڑائی سے یاد کر اور اپنے کپڑے پاک رکھ اور گندگی سے دور رکھ اور اپنی بندگی اور نیک کام کرنے کا احسان مت رکھ خدا ئیتعالیٰ پر اور اپنے نیک کام کئے ہوؤں کو بہت مت جان اور اپنے پروردگار کی امید پر رہ اور اُسی کی خوشی ڈھونڈھ فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ ۙ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ۙ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ پھر جب بجے گی قرنائی دوبارہ پھر اُس دن سخت دن ہوگا کافروں پر وہ دن آسان نہ ہوگا کہتے ہیں کہ جب سورہ مومن کی اول کی آیتیں آئیں اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ولید مغیرہ کے بیٹے نے سنکر اپنی قوم میں آیا اور کہا کہ قسم ہے خدا ئیتعالیٰ کی جو میں نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کلام سنا ہے جو آدمی کا اور دیو کا کہا ہوا نہیں معلوم ہوتا اور وہ کلام ہرگز

ع ۲ ۱۴

پسوریت اترنی نبی علیہ السلام کو جو ڈر سکہ گھر ہوا اور کپڑا ساتھ اوڑھ کر لیٹے ... [illegible]

ہرگز مغلوب نہوگا قریشیوں نے یہ سنکر سمجھے کہ ولید ایمان لایا پھر ابوجہل نے طرح طرح کی باتیں کہہ کر یہاں تک غیرت دلائی جو ولید نے قرآن کو سحر کہا یہ بات حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سنکر بہت غمگین ہوئے تب یہ آیت آئی کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا چھوڑ مجکو اور اس شخص کو جسکو پیدا کیا میںنے یکتا یعنی تو غم اور فکر مت کر اس کی باتوں سے میں اُسسے سمجھ لونگا جو میںنے اُسے یکتا پیدا کیا ہے وَجَعَلْتُ لَهُ مَالًا مَّمْدُودًا اور دیا میںنے اسکو مال بڑا کہتے ہیں کہ ولید پاس دس لاکھ دینار نقد تھے اور اونٹ اور دنبیاں اور باغ اور غلام اور جنس متاع بیشمار تھی وَبَنِينَ شُهُودًا اور دیے میںنے اُسے بیٹے حاضر اُسکے ساتھ مکے میں رہتی تھی کہتے ہیں کہ ولید کے دس بیٹے تھے جو کبھی سوداگری کے واسطے مسافری نکرتے تھے ہمیشہ باپ کے ساتھ عیش کرتے تھے وَمَهَّدْتُ لَهُ تَمْهِيدًا اور بچھایا میںنے اُسکے واسطے بچھونا خوب یعنی سب کام اور اسباب اُسکا درست کر دیا ثُمَّ يَطْمَعُ أَنْ أَزِيدَ پھر امید رکھتا ہے ولید وہ کہ زیادہ ہوں میں اُسے اور مال سوائے اُسکے جو دیا ہے اُسے كَلَّا نہیں ہے وہ بات جو وہ سمجھتا ہے کہ میں نعمتیں اپنی زیادہ کروں اُس پر کسواسطے کہ إِنَّهُ كَانَ لِآيَاتِنَا عَنِيدًا بیشک ولید کو ہے ہمارے کلام سے دشمنی جو اُسے جادو کہتا ہے کہتے ہیں کہ بعد اس احوال کے ولید کے مال میں نقصان ہونے لگا اور کئی بیٹے اُس سے مخالف ہوئے اور تین بیٹے مسلمان ہوئے اور کئی مر گئے اور وہ آپ محتاج اور رسوا ہو کر موا سَأُرْهِقُهُ صَعُودًا جلد پہنچاؤنگا میں ولید کو اوپر اونچان کے کہتے ہیں کہ دوزخ میں ایک پہاڑ ہے آگ کا اُسکا نام صعود ہے ستر برس کی چڑھائی ہے اُسکے اوپر چڑھا کر نیچے ڈالینگے إِنَّهُ فَكَّرَ وَقَدَّرَ بیشک ولید نے فکر قرآن کے طعنے میں کی اور مقرر کیا کہتے ہیں کہ جب ولید نے قرآن کی تعریف کی تب مکے کے قریشیوں نے اُسے طعنے سے کہا کہ تو بھی مسلمان ہوا اور اُسے غیرت دلائی سنتے تب اُس نے کہا کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیوانہ کہتے ہو وہ ہرگز دیوانہ نہیں بلکہ سب سے عقلمند ہے اور اگر کہو کہ وہ کاہن ہے کوئی نشانی کاہنوں کی اُن میں نہیں ہے اور اگر شاعر اُسے کہو ہرگز اُسکی باتیں شاعروں کی سی نہیں ہے اور ہمیشہ سے سچا مشہور ہے کبھی جھوٹھ نہیں بولا اور شاعروں کا کام جھوٹھ بولنا ہے تب قریشیوں نے کہا کہ ای ولید تو ہم سب میں عقلمند ہے تو ہی کہو کہ اسے کیا کہیے تب اُس نے اپنے دل میں فکر اور غور کر کے کہا کہ جادو ہی کہیے قرآن کو سو خدا تعالے فرماتا ہے کہ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ پھر مارا جائیو یعنی لعنت ہوجیو ولید کو جیسا مقرر کیا پھر لعنت ہوجیو ولید پر جو کیسا پھر آیا اُس نے خیال اور فکر کو قرآن کے طعنے میں ثُمَّ نَظَرَ

ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ پھر غور سے دیکھا قرآن کے طعنہ ڈھونڈھتے میں پھر
جب کوئی عیب نپایا اور طعنہ کی بات ہاتھ نہ آئی تب تیوری چڑھائی اور منہ اسمیں کچیا یعنی کھسیانا ہو
پھر منہ انصاف سے پھیرا اور تکبری کی قرآن کی سچ ماننے سے اور غرور کیا اُسکے حکم کی تابعداری کرنے سے
فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ پھر کہا ولید لعین نے کہ نہیں ہے قرآن مگر جادو ہے جادو گروں سے
سیکھا ہوا اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ نہیں ہے یہ قرآن مگر کہا ہوا ہے آدمی کا یعنی مقرر یہ کسی
بڑے جادوگر کا کہا ہوا ہے سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے جو اُس بات کہنے کے سبب سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ
جلد ڈالوں گا میں ولید کو سقر میں جو پانچواں درجہ دوزخ کا ہے اُسکا نام سقر ہے وَمَآ اَدْرٰىكَ
مَا سَقَرُ اور کس چیز نے تجھے معلوم کروایا جو کیا چیز ہے سقر وہ ایک آگ ہے ایسی جو لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ
لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ کچھ باقی نہ رکھے اور نچھوڑے گی سب جلا دیگی آگ جلانیوالی اور سیاہ
کرنیوالی سارا بدن کافروں کا عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ اوپر اُس سقر کے ہمنے انیس [19] نگہبان مقرر
رکھے ہیں جب یہ آیت اتری تب یہودیوں نے کہا کہ یہ بات موافق توریت کے ہے یعنی توریت میں
بھی مذکور ہے جو دوزخ کے انیس [19] نگہبان ہیں اور تفسیر جواہر میں لکھا ہے کہ جب یہ آیت اتری
تو ابو جہل لعین نے کہا کہ اے قریشیو دوزخ کے دربان انیس [19] سے زیادہ نہیں پھر کیا تم دس دس آدمی
ایک ایک دربان کو دور نکر سکوگے تب اُن میں سے ایک شخص جو بڑا زور آور تھا نام اُسکا ابو الاشد بن
کلدی تھا کہا کہ سترہ [17] کو تو میں اکیلا دور کروں گا اور باقی وہ دو کو تم ہٹا دیجو پھر بہشت میں چلے جائینگے
سو خدا تعالیٰ نے اُسکے جواب میں یہ آیت بھیجی کہ وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً اور نکیے
ہمنے دربان دوزخ کے مگر فرشتے یعنے دوزخ کے دربان فرشتے ہی ہیں کہتے ہیں کہ دوزخ کا دربان مالک ہے
اور اٹھارہ فرشتے اُسکے ساتھ ہیں جو آنکھیں اُن فرشتوں کی بجلی سی چمکتی ہیں اور چکلان اُن فرشتوں کی
چھاتی کی ایک برس کی راہ ہے اور قد بھی اُنکا بے نہایت لنبا ہے جو ایک اُن میں سے ستر ہزار
کافر کو ایک دفعہ کولی میں بھر کر دوزخ کے ایک کونے میں پھینک دیگا ذکر اِن فرشتوں کا ابو الاشد
کے واسطے ہے جو کہتا تھا کہ میں اکیلا سترہ دوزخ کے دربانوں کے تئیں کفایت کروں گا
یہ نہیں جانتا کہ دوزخ کے دربان فرشتے ہیں جو ساری دنیا کے آدمی ایک فرشتے کی طاقت نہیں
رکھتے تو برابری فرشتے کی کرنے کا کیا ذکر ہے وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ
كَفَرُوْا اور نکی ہمنے گنتی اُن فرشتوں کی جو انیس [19] ہیں مگر آزمایش ہے یہ گنتی کا بیان واسطے
کافروں کے جو سچ نہیں جانتے اور ٹھٹھا کرتے ہیں کہ انیس [19] شخص کیونکر کروڑوں آدمیوں کو

اور کروڑوں جنوں کو عذاب کرینگے اور اسواسطے ہے گنتی فرشتوں کی لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ تو یقین لاویں وہ لوگ جن لوگوں کو کتاب دی ہے یعنی یہود جانیں کہ قرآن کی آیتیں موافق توریت کے ہیں اور قرآن کلام الٰہی ہے وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا اور اسواسطے بیان فرشتوں کا ہے جو یہ ذکر زیادہ کرے اُن لوگوں کا ایمان جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں قرآن پر اور اسبات کو یہودیوں نے بھی سچا کہا جو دوزخ کے دربان انیس ہیں اور توریت میں بھی یہی لکھا ہے شمار فرشتوں کا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اور اسواسطے ہے کہ شک نلاویں وہ لوگ جنکو دی ہے کتاب یعنی یہودی بھی گنتی فرشتوں کی سچ جانیں اور مسلمان بھی شک نلاویں قرآن کی آیتوں میں وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا اور اسواسطے تو کہیں وہ لوگ جنہوں کے دل میں ہے بیماری نفاق کی اور کافر بھی کہیں کہ کیا چاہا خدا تعالیٰ نے اس مثل سے جو گنتی فرشتوں کی بیان کی كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اسی طرح گمراہ کرتا ہے خدا تعالیٰ جسے چاہتا ہے اور راہ دکھاتا ہے جسے چاہتا ہے کہتے ہیں کہ ابوجہل نے کہا کہ ای قریشیو جانو کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مددگار انیس سے زیادہ نہیں حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ یہ احمق ابوجہل وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ اور نہیں جانتا ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے پروردگار کے لشکر کو جو فرشتوں کا ہے تیری مدد کو مگر وہ پروردگار ہی جانتا ہے اپنے لشکر کے شمار کو اور نہیں ہے یہ سورہ مگر نصیحت ہے واسطے لوگونکو كَلَّا نہ وہ بات ہے جو یہ کافر سمجھتے ہیں وَالْقَمَرِ وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ قسم ہے چاند کی اور رات کی جب کہ آتی ہے دن کے پیچھے وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ اور قسم ہے فجر کی جب کہ روشن کرتی ہے جہان کو اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ جو بیشک وہ دوزخ ایک بڑی چیز ہے ڈرانیوالی آدمیونکو یعنی جسوقت کہ دوزخ قیامت کے دن دور سے دکھائی دیویگا تو بے نہایت ڈریں گے لیکن اُسوقت کا ڈرنا کچھ فائدہ نکریگا چاہیئے کہ اب ڈریں جو آج کا ڈرنا اُس دن کام آوے لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ اُس آدمی کو جو چاہے تم میں سے وہ کہ آگے بڑھے نیک کام کرنے میں یا پیچھے رہے شرک اور گناہ کرنے سے یعنی دونوں فرقوں کو نصیحت اور ڈرانے والا ہے قرآن كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ فِيْ جَنّٰتٍ يَتَسَآءَلُوْنَ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ہر آدمی گرفتار ہے اپنے کام کئے ہوؤں میں مگر چھوٹے ہوئے ہیں وہ لوگ جنہوں کے اعمالنامے داہنے ہاتھ میں ملیں گے اور وہ لوگ باغوں میں جاکر پوچھیں گے کافروں سے جو کیا چیز تمکو لائی دوزخ میں پھر کافر

معانقہ ۱۶ عند المتاخرین

ان کے جواب میں قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ کہیں گے کہ ہم نماز نہ پڑھتے تھے اور ہم محتاج فقیر کو نہ کھلاتے تھے اور دنیا میں وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ تھے ہم عیب جوئی کرتے تھے اور طعنہ کرتے تھے عیب ڈھونڈھنے والوں کے ساتھ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ حَتَّىٰ أَتَانَا الْيَقِينُ اور تھے ہم دنیا میں تو جھوٹھ جانتے تھے قیامت کے دن کے آنے کو جب تک کہ سچی بات پہنچی یعنی مرنے کے وقت تک انھیں کاموں میں رہے اور توبہ کی اب خدائیتعالی فرماتا ہے کہ فَمَا تَنفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ پھر فائدہ نہیں کرتا تمکو بخشوانا بخشوانے والوں کا یعنی ای کافرو تم جو کہتے ہو کہ بت ہمیں اسوقت بخشواویں گے سو ہرگز نہیں بخشوائینگے فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ پھر کیا ہوا ان کافروں کو جو نصیحت سے منہ پھیرتے ہیں اور نہیں مانتے اور بھاگتے ہیں نصیحت کرنیوالے سے جو محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہے اور بیزار ہوتے ہیں اس سے اور ایسے بھاگتے ہیں كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ فَرَّتْ مِن قَسْوَرَةٍ گویا کہ یہ گورخر ہیں بھاگنے والے جو بھاگے ہے شیر سے ایسے یہ کافر قرآن سے بھاگتے ہیں اور اسے نہیں سنتے غور سے اور نہیں سمجھتے دھیان سے کہتے ہیں کہ مشرکوں نے کہا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمارے واسطے نام بنام صحیفہ خدائیتعالی سے منگوا جو اسمیں لکھا ہووے کہ اے فلانے تو تابعداری کر محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تب ہم ایمان لاویں اور تجھو سچا جانیں تب یہ آیت اتری کہ یہ کافر قرآن سے بھاگتے ہیں اور اسے سنتے سمجھتے نہیں بَلْ يُرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَن يُؤْتَىٰ صُحُفًا مُّنَشَّرَةً بلکہ چاہتا ہے ہر مرد انہوں سے کہ دیویں مجھے ورق لکھا ہوا جدا جدا نام بنام كَلَّا نہ دیگا خدائیتعالی ان کو ورق لکھا ہوا نام بنام اگر دیوے ورق جس طرح یہ چاہتے ہیں تب بھی یہ ایمان نہ لاوینگے اور منہ پھیرینگے قرآن سے اور نہ ماننا پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا اس سبب سے نہیں ہے جو ہم ورق نہیں دیتے ان کو بَل لَّا يَخَافُونَ الْآخِرَةَ بلکہ یہ کافر نہیں ڈرتے قیامت کے دن سے اور اسے سچ نہیں جانتے كَلَّا نہ یہ قرآن آدمی کا بنایا ہوا ہے جیسا کہ یہ کافر کہتے ہیں إِنَّهُ تَذْكِرَةٌ فَمَن شَاءَ ذَكَرَهُ بیشک وہ قرآن نصیحت ہے پھر جو کوئی چاہے اس سے نصیحت سمجھے اور اسکے حکم کے موافق کام کرے وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ اور نہ مانے گا نصیحت اور نہ یاد کرے گا کوئی مگر وہ کہ جب چاہے خدائیتعالی جو وہ خدائیتعالی لائق ہے ڈرنے کے یعنی خدائیتعالی ایسا ہے جو اسی سے ڈرے اور وہی ہے لائق بخشنے کے گنہگاروں کو یعنی کریم اور غفور ہے گنہگاروں کے گناہ بخشیگا جو قرآن کے حکم کی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی تابعداری کریں انکے گناہ بخشے گا انشاء اللہ تعالیٰ

ع ۱۵ ۲

کہا ابن مسعود نے کہ دوزخ میں ... وہ لوگ جو شفاعت سے ... [illegible]

سورۃ القیٰمۃ مکیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وھی اربعون اٰیۃ

لَآ اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَۃِ قسم ہے مجھکو قیامت کے دن کی اور قسم ہے مجھکو نفس ملامت کرنیوالے کی یعنی وہ جو اپنے تئیں ملامت کرے اور برے کام کیوں کرے ہے اور خدا تعالیٰ کی بندگی میں کیوں کمی کرے ہے اُس نفس کی قسم کھاتا ہوں جو قیامت کے دن سب اُٹھیں گے نیکی بدی کا حساب دینے کو کہتے ہیں کہ عدی ربیعہ کے بیٹے نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے احوال قیامت کا پوچھا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موافق حکم الٰہی کے بیان کیا عدی نے یہ سنکر کہا کہ میں ہرگز نمانوں کہ ہڈیاں گلی ہوئی پرانی مُردوں کی پھر اکٹھی ہوویں جو کسی طرح عقل میں نہیں آتا تب یہ آیت اُتری کہ اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَہٗ کیا سمجھتا ہے آدمی یعنی کہ ہم جمع نکر سکیں گے ہڈیاں پرانی گلی ہوئی بَلٰی قٰدِرِیْنَ عَلٰٓی اَنْ نُّسَوِّیَ بَنَانَہٗ ہاں ہم جمع کریں گے اور قدرت رکھتے ہیں ہم اُسپر جو درست کریں اُسکی اُنگلیوں کی سرکی ہڈیوں کو یعنی ذرہ ذرہ ہڈیاں جمع کرونگا بَلْ یُرِیْدُ الْاِنْسَانُ لِیَفْجُرَ اَمَامَہٗ بلکہ چاہتا ہے آدمی یعنی عدی چاہتا ہے کہ گناہ کرے یا جھوٹھ بولے اُس بات میں جو آگے ہے قیامت کا دن اور حساب دینا یَسْـَٔلُ اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ پوچھتا ہے مزاح سے کہ کب ہوگا قیامت کا دن یعنی اس بات کو ہنسی اور ٹھٹھا جانتا ہے فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ وَخَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ پھر جسوقت دیکھ نسکے گی آنکھ اُس دن کے احوال کو اور گہن لگے گا چاند کو یعنی روشنی چاند کی جاتی رہیگی اور سیاہ ہوئیگا اور اکٹھے ہونگے سورج اور چاند اور اُس دن کے ڈر سے یَقُوْلُ الْاِنْسَانُ یَوْمَئِذٍ اَیْنَ الْمَفَرُّ کہیگا وہ آدمی جو دنیا میں کہتا ہے کہ قیامت جھوٹھ ہے کہ کہاں ہے اس دن بھاگنے کی جگہہ یعنی وہ لوگ جو دنیا میں قیامت کو جھوٹھ جانتے تھے قیامت کے دن کہیں گے کہ کہاں ہے اب بھاگنے کی جگہہ جو ہم بھاگیں اور اُس دن کے ہولوں کو نہ دیکھیں کَلَّا نہوگی بھاگنے کی جگہہ اُس دن لَا وَزَرَ اِلٰی رَبِّکَ یَوْمَئِذِ نِ الْمُسْتَقَرُّ نہ امن کی جگہہ ہوگی کافروں کو تیرے پروردگار کی طرف ہوگی ٹھیرنی جگہہ یعنی خدا تعالیٰ اپنی حکمت سے بہشتیونکو بہشت میں اور دوزخیوں کو دوزخ میں جگہہ مقرر کریگا یُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ یَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ خبر کہینگے آدمیوں کو اُس دن اُس چیز سے جو اُس نے آگے بھیجی ہے نیک اور بد کاموں سے اور پیچھے دنیا میں چھوڑ آیا ہے مال و دولت سے یعنی جو کام بھلے اور بُرے لوگوں نے دنیا میں کئے تھے اور جو کچھہ مال اور دولت دنیا میں چھوڑکر موئے تھے قیامت کے دن سب ذرہ ذرہ لاکر اُنکے روبرو حاضر کرینگے اور وہ سب کو پہچانے گا

اور پچھتاویگا اور کچھ فائدہ نہوگا بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰی نَفْسِہٖ بَصِیْرَۃٌ وَّلَوْ اَلْقٰی مَعَاذِیْرَہٗ بلکہ آدمی آپ اپنے احوال کا دیکھنے والا ہے اگرچہ ڈالتا ہے بہانے یعنی اگرچہ اپنے گناہوں کا بہانہ کرتا ہے پر اپنے گناہ کیئے ہوئے جانتا ہے جو یہ گناہ میں نے کیئے ہیں حضرت عبداللہ حضرت عباس کے بیٹے رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جو حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی لاتے اور ان کے آگے پڑھتے تو حضرت محمد صلے اللہ علیہ والہ وسلم ان کے بغیر تمام کیئے پڑھنا شروع کرتے اسواسطے تو بھول نجاویں تب یہ آیت اتری کہ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ مت ہلا اور حرکت ندے تو ای محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی زبان کو قرآن کے پڑھنے میں پہلے تمام کرنے جبرئیل علیہ السلام کے اسواسطے کہ بھولے نہیں اور یاد رکھے قرآن کو تو جلدی کرے اسکے پڑھنے میں اور یاد کرنے میں بیشک ہم پر ہے جمع کرنا قرآن کا تیرے دل میں اور یاد رکھوانا اور پڑھوانا تیری زبان سے قرآن کو یعنی تو خاطر جمع رکھ جو ہم قرآن کو تیرے دل میں یاد رکھوائینگے فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ پھر جب پڑھیں ہم قرآن کو جبرئیل علیہ السلام کی زبان پر تیرے آگے تو پھر ساتھ جبرئیل علیہ السلام کے پڑھ سمجھ میں سمجھ کر ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ پھر بیشک ہم پر ہے کھولنا اسکے معنوں کا تیرے دل پر یعنی ہم تجھ پر اسکے معنے ظاہر کرینگے كَلَّا نہیں ہے وہ بات جو تم سمجھتے ہو اسے کے لوگو بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ بلکہ تم چاہتے ہو دنیا کو جو جلد جانیوالی ہے اور چھوڑتے ہو آخرت کو جو وہ ہمیشہ رہنے والی ہے بلکہ چاہیئے یوں کہ دنیا کی محبت چھوڑو اور آخرت کو چاہو تم الٹا کرتے ہو وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ بہت منہ اس دن تازے اور خوش ہونگے اپنے پروردگار کی طرف دیکھتے ہوئے بے پردہ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ اور بہت منہ اس دن ترش ہوں گے اور سیاہ تیوری چڑھی ہوئی سو وہ منہ کافروں کے ہونگے اور منکروں کے ہونگے جو جانتے یقین کہ پہنچی ایسی مصیبت ایسی کہ اسکے پیٹھ کی ہڈیاں ٹوٹیں كَلَّا نہیں ہے یہ کہ دنیا میں ہمیشہ جیتے رہوگے اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ وَقِيْلَ مَنْ رَاقٍ جب پہنچیگی جان چھاتی کی ہڈیوں میں اور گردن کی ہڈیوں میں پہنچی تب کہیں گے لوگ کہ کون ہے منتر پڑھنے والا جو وہ آنکر اس مرنیوالے پر پڑھکر پھونکے منتر کو تو نہ مرے اور جسکی جان گلے میں پہنچی وہ وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ اور یقین جانیگا وہ کہ بیشک جدائی ہوئی ہے سب وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ اور مروڑیگا اور پیچ دیویگا وہ مرنے والا پنڈلی کو پنڈلی سے جان نکلنے کے وقت اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ الْمَسَاقُ تیرے پروردگار کی طرف ای محمد صلی اللہ

نفس ہے کہ الٹا ... جب ... گناہ ... سے ... جو ... نصیب ہیں ... ہیں ... ح

ع ۱

علیہ وآلہ وسلم اُس دین کا سب کو پھیر جانا حساب دینے کو کہتے ہیں کہ یہ آگے کی آیت ابوجہل لعین کے
حق میں ہے کہ فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى پھر سچا نہیں جانتا قرآن کو اور نہ
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا جانتا ہے اور نہ نماز پڑھتا ہے یعنی خدا تعالیٰ کی بندگی نہیں کرتا
لیکن جھوٹا جانتا ہے قرآن کو اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی جھوٹا جانتا ہے اور پھیرا راہ
دین اسلام کیسے ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى پھر اپنے گھر کے لوگوں کی طرف گیا اکڑتا ہوا غرور سے
جو ملتے ایسی بات کہی یہ آیت ابوجہل کے حق میں ہے سو فرماتا ہے خدا تعالیٰ اُسکو کہ ای ابوجہل
اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى لائق ہے تجھکو سختی عذاب موت کی پھر لائق ہے تجھکو
عذاب قبر کا پھر لائق ہے تجھے ہول قیامت کا پھر خوب سزاوار ہے تجھکو آگ دوزخ کی اَيَحْسَبُ
الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ای کیا بوجھتا ہے اور سمجھتا ہے آدمی یعنی ابوجہل لعین کہ چھٹ جائے گا
ایسا کہ جہاں چاہے چلا جاوے یعنی کافر سمجھتے ہیں جو حساب کچھ نہو گا اور یونہی چھٹ جاوینگے
اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ای کیا نہ تھا وہ ایک بوند منی کی پڑی ہوئی ماں کے
پیٹ میں سست نکمی یعنی اپنی اصل پیدائش پر غور کرے کہ میں کیا تھا جو ایک بوند تھی ثُمَّ كَانَ
عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ای پھر ہوئی وہ بوند لہو جما ہوا پھر پیدا کیا خدا تعالیٰ نے سب درست
اور ثابت آدمی فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى پھر بنایا خدا تعالیٰ نے اُسے بوندنی کے سے
نر اور مادہ یعنی عورت اور مرد پھر اسی بات کو سمجھو اور دھیان کرو کہ جو شخص ایسا قادر ہے جو
ایک بوند پانی کے سے ایسا آدمی درست بدن پیدا کرتا ہے وہ خدا تعالیٰ اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ
عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ای کیا نہیں قدرت اس بات پر کہ پھر جلاوے مردوں کو قیامت کے دن
گوروں سے نیکی بدی کا حساب لینے کو چاہئے کہ اس سورہ کو پڑھکر کہے کہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى +

ع ۱۰ ۱۸

سورۃ الدھر مدنیۃ وھی | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | احدی وثلاثون آیۃ

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا ای کیا آیا یعنی بیشک آیا اوپر
آدم علیہ السلام کے ایک وقت زمانے سے جو نہ تھی آدم علیہ السلام کی کچھ خبر جو کوئی ذکر کرتا کہتے
ہیں کہ چالیس برس تلک حضرت آدم علیہ السلام کا پتلا مٹی کا بنا ہوا مکے اور طائف کے بیچ میں
بیجان پڑا رہا اور کوئی اُسے نجانتا تھا جو یہ کیا ہے اور کس کام کا ہے اور کیا نام ہے اس کا
اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا بیشک ہمنے پیدا کی خلقت

آدمیوں کی بوند سے منی کی ملی ہوئی دو رنگ کی جو مرد کی منی سفید ہوتی ہے اور عورت کی منی زردی مائل
ہوتی ہے آزماتے ہیں ہم آدمیوں کی خاصیت کو پھر کیا ہمنے آدمیوں کو سننے والا اور دیکھنے والا یعنی کان
دیئے ہیں جو قرآں کو سنتے ہیں اور آنکھیں دی ہیں جو قدرت ہماری اور معجزے ہمارے نبی کے دیکھتے ہیں
نہ حیوانوں کے سے کان آنکھ دیئے ہیں إِنَّا هَدَيْنَٰهُ ٱلسَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا بیشک ہمنے
راہ دکہائی آدمی کو سیدھی راہ دین اسلام کی سو اب شکر کرے یا ناشکری کرے یہ آزمائش ہے
آدمیوں کے قائل کرنے کو پھر وہ لوگ جو شکر نکرینگے إِنَّآ أَعْتَدْنَا لِلْكَٰفِرِينَ سَلَٰسِلَا۟ وَأَغْلَٰلًا
وَسَعِيرًا مقرر ہمنے تیار کیا ہے ناشکر کرنیوالوں کے واسطے زنجیریں اور طوق اور آگ جلتی ہوئی اور
بھڑکتی ہوئی جو ناشکری کرنیوالو نکو زنجیروں سے باندھ کر طوق پہنا کر دوزخ میں لیجاوینگے إِنَّ ٱلْأَبْرَارَ
يَشْرَبُونَ مِن كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا بیشک اچھے کام کرنے والے یعنی مومن نیکبخت پیوینگے
قیامت کے دن بعد بہشت میں جانے کے پیالے شراب کے جو اُن میں کافور ملا ہوگا یعنی سفید اور خوشبوئی
سو وہ کافور نام عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ ٱللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا ایک چشمہ کا ہے جو پیویں گے
اُس چشمہ سے بندے خدائیتعالیٰ کے چلاتے ہیں بہشت کے رہنے والے یعنی بہا کر لیجاتے ہیں اُس چشمہ کو
اچھی طرح بہا کر یعنی بہشت کے رہنے والے اُس ندی کو جہاں چاہیں چشمہ لیجاویں اُن کے حکم میں
ہوگی کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ والہ وسلم حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ
کے گھر میں آئے دیکھا جو حضرت حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیمار تھے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ والہ وسلم
نے فرمایا اُن کے ماں باپ کو کہ تم منت مانو تو خدائیتعالیٰ تمہارے فرزندوں کو تندرستی بخشی انہوں نے
منت مانی کہ ہم تین روزے نذر خدائیتعالےٰ کے رکھیں گے خدائیتعالیٰ نے حضرت امامین رضی اللہ تعالیٰ
عنہما کو صحت دی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے روزے
رکھے شام کو تھوڑے سے جو جو مزدوری سے میسّر آئے تھے اُس کے آٹے کی روٹی پکائی روزہ
کھولنے چاہا کہ نوش فرماویں جواتنے میں ایک فقیر آکر پکارا کہ ای اہل بیت پیغمبر کے میں محتاج مسلمان
ہوں مجھے کھانے کو دو خدائیتعالیٰ تمہیں اسکا بدلا بہشت میں دیویگا حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے
اپنا حصہ سب اُسے دیا حضرت فاطمہ زہرا نے بھی اپنا حصہ سب اُسے فقیر کو دیا اور آپ دونوں صاحب
نے کچھ نہ کھایا اور فجر کو پھر روزہ رکھا دوسرے دن شام کو روزہ کھولنے کے وقت ایک یتیم نے آکر
کہا جو کچھ خدائیتعالیٰ کی راہ میں دو انہوں نے جو کچھ میسّر آیا تھا سب اُسکے حوالہ کیا آپ کچھ نکھایا اور
فجر کو پھر روزہ رکھا تیسری شام کو ایک بندھوا چھوٹ آیا اور کہا کہ کچھ للہ دو اُن دونو صاحب نے

جو کچھ میسر آیا تھا سب اُسے اُٹھا دیا اور آپ کچھ نہ کھایا سو خدا تعالیٰ نے اُن کی شان میں یہ آیت بھیجی
کہ میرے بندے خاص ایسے ہیں جو يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا
پورا کرتے ہیں منت کو اور ڈرتے ہیں اُس دن سے جو ہے سختی اُس دن کی کھلی ہوئی سب کو پہنچنے کی
اور وہ بندے میرے جو پورا کرتے ہیں منت کو وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا
وَأَسِيرًا اور کھلاتے ہیں کھانے کو خدا تعالیٰ کی محبت پر یعنی بھر پیٹ کھلاتے ہیں محتاج کو اور یتیم کو اور
قیدی کو اور کہتے ہیں بندے ہمارے کہ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً
وَلَا شُكُورًا سوائے اسکے نہیں یعنی بیشک ہم تمکو جو کھلاتے ہیں واسطے خوشی خدا تعالیٰ کے ہے
نہیں چاہتے ہم تمسے بدلا اور نہ احسان جاننا یعنی ہماری غرض اس کھلانے سے یہ نہیں کہ تم ہمارا
احسان مانو یا کچھ بدلا اسکا ہمیں دو کسواسطے کہ إِنَّا نَخَافُ مِن رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا
ہم ڈرتے ہیں اپنے پروردگار سے عذاب ایک دن کے سے جو عذاب اُس دن کا منہ بسورا کریگا
اُس دن سخت عذاب ہوگا یعنی اُس دن کے عذاب کو دیکھ کر سب کے ہوش اور حواس جاتے رہیں گے
فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا پھر بچایا یعنی امان میں رکھا خدا تعالیٰ
نے اپنے بندوں کو بدی سے اور ڈر سے اُس دن کے اور ملایا اُن کو تازگی اور خوشی سے پھر خدا تعالیٰ
وَجَزَاهُم بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا اور بدلا دیگا اُنکو جیسا اُنہوں نے صبر کیا ہے خدا تعالیٰ کی
بندگی کرنے میں یا صبر کیا ہے کافروں کے دکھ دینے پر اُس صبر کا بدلا دیگا بہشت کی نعمتیں اور
میوے کھانیکو اور ریشمی باریک پوشاک پہننے کو مُتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا
وَلَا زَمْهَرِيرًا تکیے لگا کر بیٹھینگے بہشت میں تختوں پر نہ دیکھیں گے بہشت میں سورج کی گرمی اور
نہ بہت جاڑا یعنی بہشت کی ہوا بہت خوش آئیں ہوگی اور بہشت میں وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ
ظِلَالُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا نزدیک ہونگے جھکے ہوئے بہشت کے رہنے والوں سے
سایہ درختوں کے اور تابعدار کئے ہوئے ہونگے یعنی نزدیک اور ہاتھ کے نیچے کئے ہوئے ہیں
میووں کے گچھے بہشت میں خوب نزدیک کہ جب چاہے بہشتی توڑ لے اور کوئی منع نکرے اُس کو
وَيُطَافُ عَلَيْهِم بِآنِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا اور لیئے پھرتے ہیں غلمان
اور حوریں بہشتیوں کے گرد پیالے چھوٹے چاندی کے اور پیالے بڑے شیشے کے تحفے یعنی پیالے
اور پیالیاں خوب چھوٹی بڑی سب طرح کی وہاں موجود ہوں گی قَوَارِيرَا مِن فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا
تَقْدِيرًا شیشے کیسے پیالے روپے کے ہونگے یعنی اُن پیالوں کی یہ خوبی ہوگی اور صفائی ایسی

ہوگی کہ جو کچھ اُس میں بھرے تو باہر سے صاف نظر آویگا اور وہ پیالے بیان کئے ہونگے ہر ایک کی پیاس کے موافق میانہ کیا ہوا یعنی پوری پیاس کے موافق اُس میں شراب یا پانی پاکیزہ بھرا ہوگا جو پینے والے کی پیاس سے نکچھ باقی رہے گا نہ پیاسا رہیگا پینے والا وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا اور پیویں گے بہشت میں پیالے شراب کے جو ہوگا اُس میں لاپ سونٹھ کا خزانہ وہ سونٹھ کا ملا ہوا عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّى سَلْسَبِيلًا ایک چشمہ ہے بہشت میں جو نام رکھا ہے اس چشمہ کا سلسبیل اور وہ جاری ہے بہتا ہوا سب مکانوں میں وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُخَلَّدُونَ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَنْثُورًا اور پھریں گے لڑکے یعنی غلمان گرد بہشتیوں کی خدمت کرتے پھریں گے جب دیکھے انھیں دیکھنے والا تو سمجھے کہ موتی ہیں بکھرے ہوئے یعنی غلمانوں کا ایسا حسن اور صورت ہوگی کہ جیسے موتی کے دانے ہیں آبداری میں وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا اور جب نگاہ کرے تو بہشت میں پھر دیکھے تو بہشت کو ملک بڑا بے نہایت جو کسی چیز کی کسی مکان میں کسو وقت کمی نہیں سب طرح کی نعمتیں بے انتہا موجود ہیں سب جگہ عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ اوپر بہشتیوں کے کپڑے اور پوشاک ہوگی دیبا سبز کی ریشمی باریک بھی اور دیبا ریشمی سخت اور غفت بھی یعنی بہشت میں پوشاک عمدہ اور خاصی باریک اور موٹی دونوں طرح کی ہوگی جیسے جس وقت چاہیں گے پہنیں گے وَحُلُّوا أَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا اور پہنائے جاوینگے بہشتیوں کو کنگن چاندی کے اور پلاویگا بہشت کے رہنے والونکو پروردگار انکا پانی ستھرا پاکیزہ سب برائیاں دل کی دھونے والا إِنَّ هَذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَكَانَ سَعْيُكُمْ مَشْكُورًا یہ نعمتیں خاصی تحفہ ہیں واسطے تمہارے بدلا اُن کاموں کا جو دنیا میں تم کرتے تھے اور یہی ہے کوشش تمہاریکا عوض اور بدلا جو تمہارے کاموں پسند کئے ہوئے کا ہے إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنْزِيلًا بیشک ہمنے نیچے بھیجا اوپر تیرے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کو بیچ بیچ سورہ سورہ جدا جدا اور آیت آیت فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ آثِمًا أَوْ كَفُورًا اور صبر کرو واسطے حکم اپنے پروردگار کے یعنی جو تیرے پروردگار نے فرمایا ہے وہی کرو اور تابعداری مت کر ان میں سے کسی گنہگار اور کافر کی یعنی کسیکا کہا نمان جیسے ولید مغیرہ کے بیٹے نے کہا تھا کہ تو اسنے باپ دادا کا دین قبول کرے تو میں تجھے دولت بہت دون وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا اور یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نام اپنے پروردگار کا صبح اور شام کے وقت یعنی ہمیشہ خدا تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہ وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا

طَوِيْلًا اور کسی وقت رات کو سجدہ کر تو اپنے پروردگار کو اور پاکیزگی سے یاد کر اس کو
بڑی رات تلک یعنی نماز تہجد کی پڑھ کر تسبیح سبحان اللہ بہت رات تک پڑھا کر إِنَّ هٰؤُلَاءِ يُحِبُّوْنَ
الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَاءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا بیشک یہ قوم کافروں کی چاہتی ہیں اور دوست
رکھتی ہیں جلد جانے والے کو یعنی دنیا سے کافر محبت رکھتے ہیں اور چھوڑا ہے اپنے پیچھے بھاری
دن کو جو وہ دن قیامت کا ہے نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَا أَسْرَهُمْ وَإِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَا أَمْثَالَهُمْ
تَبْدِيْلًا ہمنے پیدا کیا ان سب آدمیوں کو اور مضبوط پیدائش کی ان کی یعنی ان کے بدن میں بند اور
جوڑ ہڈیوں کے پٹھوں سے مضبوط کی اور جب چاہیں ہم بدل ڈالیں ہم ان کو ان جیسوں سے بدلنا
اچھا یعنی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر میں چاہوں تو ان سب لوگوں کو غارت اور نابود کر کے اور ایک
ایسی ہی صورت اور شکل کی پیدا کروں جو وہ سب حکم بجا لاویں میرا اور تابعداری کریں میرے
پیغمبر کی إِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا بیشک یہ قرآن نصیحت ہے
پھر جو کوئی چاہے پکڑے اپنے پروردگار کی طرف راہ نیکی کی جو دین اسلام ہے اور راہ شریعت
کی ہے وَمَا تَشَاءُوْنَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللّٰهُ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا اور تم نہ چاہو گے
کوئی راہ نیکی کی یعنی تم نہ اختیار کرو گے مگر جب کہ چاہیگا خدا تعالیٰ بیشک خدا تعالیٰ ہے جاننے والا
سب چیز کا مضبوط کام کرنے والا جسے چاہتا ہے توفیق دیتا ہے نیک کاموں کی يُدْخِلُ مَنْ
يَشَاءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ اندر لاتا ہے جسے چاہتا ہے خدا تعالیٰ اپنی رحمت میں اور اسی کو توفیق دیتا
ہے نیکی کی دنیا میں اور گناہ بخشتا ہے اس کی آخرت میں وَالظّٰلِمِيْنَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا
أَلِيْمًا ع اور ستم کرنے والوں کے واسطے تیار کیا ہے عذاب دکھ دینے والا۔

ع ۲

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ خَمْسُوْنَ اٰيَةً

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا قسم ہے بھیجے ہوئے اچھوں کی سو وہ فرشتے ہیں رحمت کے یا آیتیں ہیں
قرآن کی فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا پھر قسم ہے جلد اور شتاب چلنے والوں کی یعنی جلد چلنے والوں کی
جلد چلنے کی قسم ہے سو وہ فرشتے ہیں جو حکم خدا تعالیٰ کے سے جلد چلتے ہیں یا باؤں جلد چلنے والوں کی
قسم ہے وَالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا اور قسم ہے پھیلانے والوں اور کھولنے والوں کی سو وہ آیتیں ہیں
قرآن کی جو حکم خدا تعالیٰ کا ہے ظاہر کرتی ہیں اور دین اسلام کو کھولتی ہیں فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا
پھر قسم ہے جدا جدا کرنے والے تفاوت کی سو وہ حکم خدا تعالیٰ کا ہے یعنی آیتیں قرآن کی جدا کرتی ہیں

سچ اور جھوٹ کو جو کفر اور اسلام ہے فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا پھر قسم ہے پیغام کے پہنچانے والوں
اور اتارنے والوں کی سو وہ فرشتے ہیں جو پیغام خدا تعالیٰ کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل پر
اتارتے ہیں آیتیں سو یہ آیتیں عُذْرًا اَوْ نُذْرًا بہانہ ہے واسطے گناہ بخشنے مسلمانوں کے
یا واسطے ڈرانے کافروں کے یعنی اسی سبب مسلمان بخشے جاوینگے اور کافروں پر عذاب
ثابت ہوا اور وہ سب قسمیں اس بات پر ہیں کہ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ سوائے اسکے نہیں
یعنی مقرر جو وعدہ کیا ہے تمسے ہر طرح ہونا ہے کسی طرح نہیں ٹلے گا یعنی قیامت کے دن سب کو
گوروں سے اٹھا کر حساب لینا مقرر ہے قیامت کی نشانیاں ہیں یہ کہ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ
اور جسوقت تاروں کا جھمکنا مٹے گا یعنی تاروں کی روشنی جاتی رہیگی وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ اور
جب آسمان پھٹے گا وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ اور جب پہاڑ اڑ جاویں گے اپنے مکانوں سے اکھڑ کر
وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ اور جب سب پیغمبر صلوات اللہ علیہم اجمعین اپنے اپنے مرتبہ پر کھڑے ہونگے
اپنی اپنی امت کی نیکی بدی کی گواہی دینے کو لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ کس دن کے واسطے دھر رکھا ہے
ان تاروں کا مٹنا اور زمین کا پھٹنا اور پہاڑوں کا اکھڑنا یہ جواب ہے کہ لِيَوْمِ الْفَصْلِ وَمَآ اَدْرٰىكَ
مَا يَوْمُ الْفَصْلِ اس دن جدا کرنیکے جو آج سے جدا کرنا مسلمان اور کافر کا اور بھلی بری کا اور کس چیز نے
جتایا تجکو جو کونسا دن ہے جدا کرنے کا وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ہائے افسوس اس دن جھوٹھ
جاننے والوں کو یعنی جو لوگ کہ قیامت کے دن کو جھوٹھ جانتے ہیں اس دن ہائے افسوس کرینگے
جو نہایت خرابی اور رسوائی اپنی دیکھیں گے اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ؕ ای کیا نہیں مار کھپایا ہمنے
پہلے کافروں کو جیسے حضرت نوح علیہ السلام کی قوم اور عاد اور ثمود کی قوم کو کیسے عذابوں سے ہلاک کیا
ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ؕ پھر انہیں کے پیچھے لے آوینگے ہم پچھلوں کو یعنی اسوقت کے
کافروں کو بھی انہیں کا سا حال کریں گے كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ایسا ہی سلوک کرتے ہیں
ہم سب کافروں سے پھر تم ای کافرو ڈرو اور ایمان لاؤ نہیں تو تمہارا بھی ایسا ہی حال ہوگا
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ای افسوس ہوگا اس دن قیامت کے جھوٹھ جاننے والوں کو
اب خدا تعالیٰ سمجھاتا ہے کافروں کو کہ تم جو مر کر پھر جینا اور قیامت کو اٹھنا گوروں سے جھوٹھ
جانتے ہو یہ غور نہیں کرتے اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ای کیا نہیں پیدا کیا ہمنے تمکو پانی
نکمے ناکارے خوار ہی سے جو وہ منی ہے فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ؕ پھر رکھا ہمنے اس پانی کو
بیچ ٹھیری ہوئی جگہہ مضبوط کے جو وہ رحم ہے اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ایک مقرر وقت جانے ہوئے تک

جو وقت بچہ پیدا ہونیکا فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ہم قوت رکھتے تھے تمہارے
پیدا کرنے کی پھر ہم خوب قوت رکھتے ہیں وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ بہت بڑی بلا ہے اُس دن قیامت
کی جھوٹھ جاننے والوں کے واسطے اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا کیا نہیں بنائی
زمین ہمنے لیئے سمٹ رہنے بنائی زمین سمیٹنے والی زندوں کو اور مردوں کو یعنی جیتوں کو اپنے اوپر رکھتی ہے
اور مردوں کو اپنے اندر رکھتی ہے غرض کہ آدمی اور حیوان زمین سے جدا نہیں ہو سکتے وَّجَعَلْنَا فِيْهَا
رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ اور بنائے ہمنے اُس زمین میں پہاڑ اونچے اور بڑے وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا
اور پلایا ہمنے تمکو پانی میٹھا مزے کا وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ بڑی بلا قیامت کا دن ہے جھوٹھ
جاننے والوں کے واسطے اور اُن کو کہیں گے فرشتے کہ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ چلو تم
طرف اُس کی جسکو تم جھوٹھ جانتے تھے یعنی دوزخ کی طرف چلو اور دیکھو کہ سچ ہے یا جھوٹھ ہے اور
اور کہیں گے فرشتے کافروں کو کہ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا
يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ چلو تم طرف سایہ تین شاخ کی جو نہ چھانو ہے ٹھنڈی آرام کی اُنمیں اور نہ وہ چھانو
شاخوں کی دور کرے آنچ کی گرمی کہتے ہیں کہ دوزخ سے تین طرح کا غبار دہوئیں کا اُٹھے گا ایک
سفید اور سیاہ اور تیسرا سرخ ہوگا سو وہ تینوں غبار دہوئیں کے کافروں کو گھیر لیوینگے اِنَّهَا تَرْمِيْ
بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ بیشک وہ دوزخ ڈالتی ہے اُس دن شعلہ اور لپٹیں آگ کی مانند محل کی یعنی
ایسی بڑی لپٹیں اُٹھیں گی جیسے بڑی محل اور حویلی اور كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ گویا کہ وہ شعلہ آگ کی اونٹ
ہیں زرد وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ بڑی خرابی اور رسوائی ہوگی اُس دن قیامت کی جھوٹھ
جاننے والوں کو هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ یہ وہ دن ہے جو
کافر بول نہیں سکتے جیسے دنیا میں باتیں بناتے تھے اور پروانگی اور رخصت نہیں اُنکو جو تقصیر اپنی
بخشوا دیں اور بخشے جاوینگے وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ بڑی خرابی اور رسوائی ہے اُس دن قیامت
کی جھوٹھ جاننے والوں کے واسطے هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ یہ دن ہے جدا کرنیکا
سچے اور جھوٹے کے اور اکٹھا کیا ہمنے تمکو اور تمسے پہلوں کو جو وہ بھی اپنے پیغمبروں کو جھوٹا کہتے تھے
فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ پھر اگر ہے تمہارا کچھ داؤ اور مکر تو پھر کرو مکر اور داؤ اپنا
مجھسے اب جیسا دنیا میں مومنوں سے کرتے تھے وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ بڑی خرابی اور
رسوائی ہوگی اُس دن قیامت کے جھوٹھ جاننے والوں کے واسطے اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّ
عُيُوْنٍ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ بیشک خدا تعالیٰ کے عذاب سے ڈرنے والے ہوں گے

ع ۲

بیچ چھانو اور پانی کے چشموں پر ہوں گے اور وہ ڈرنے والے میوؤں میں ہوں گے اپنی چاہت کے یعنی جو میوہ چاہیں گے اُسی وقت موجود ہوگا اور فرشتے کہیں گے اُن ڈرنے والوں کو کہ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيْٓـًٔۢا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ کھاؤ میوے سب طرح کے اور پیو پانی مزے کا بسبب اُن کاموں کے جو تم نے دنیا میں کئے تھے پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ بیشک ہم ایسا ہی بدلا دیتے ہیں اچھے کام کرنیوالوں کو وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ بڑی خواری اور رسوائی ہوگی اُس دن قیامت کے جھٹھ جاننے والوں کے واسطے كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ کھاؤ دنیا میں طعام اچھے اور مزے اُٹھاؤ تھوڑے سے تم بھی اے کافرو بیشک تم گنہگار رہو آخر کو تم پر وہ بڑے عذاب ہونگے وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ بڑی خواری اور رسوائی ہوگی اُس دن قیامت کی جھوٹھ جاننے والوں کے واسطے اور یہ کافر ایسے ہیں وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ اور جب کہا جاتا ہے اِن کافروں کو کہ جھکو خدا تعالیٰ کی بندگی کرنیکو تو نہیں جھکتے یعنی جو کہتے ہیں ان کو کہ نماز پڑھو تو نہیں پڑھتے وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ بڑی خرابی اور رسوائی ہوگی اُس دن قیامت جھوٹ جاننے والوں کو فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ پھر اب کونسی بات پیچھے اس قرآن کے ایمان لاوینگے یہ کافر کے یعنی قرآن سے زیادہ کونسی بات بہتر ہوگی جو اسے سنکر ایمان لاویں گے

ع ۲ ۱۰ ۴۴

سُوْرَةُ النَّبَاِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً

۳۰ جز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

جب حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکے کے لوگوں کے آگے قرآن پڑھا اور کہا کہ دین اسلام کو قبول کرو اور بتوں کا پوجنا چھوڑ دو اور ڈرایا کہ قیامت کے دن خدا تعالیٰ سب کو نیکی بدی کا حساب لینے کو گوروں سے اٹھاویگا پھر جو کوئی میرا کہنا نمانے گا دنیا میں اُس پر قیامت کو بڑا عذاب ہوگا یہ بات مکے کے لوگوں نے سنکر تعجب کیا اور ہر ایک آپس میں تکرار کرکے کچھ کچھ کہنے لگے جیسے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اِس سورہ میں کہ

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ

کس چیز کا احوال پوچھتے ہیں یہ کافر اُس بڑی خبر سے جو اُسکے احوال میں جھگڑتے ہیں یعنی ہر ایک اپنی سمجھ سے کچھ کہتا ہے اور مرکر پھر اُٹھنا قیامت کے دن کا سچ نہیں جانتے كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ بے شبہہ اب جانیں گے اُس چیز کو سچ پھر بے شبہہ اب جانیں گے اسکو سچ شک اور شبہہ اور تکرار سب بھول جاینگے

جب ظاہر دیکھیں گے قیامت کے دن کو اور یہ کافر ہماری قدرت دیکھ کر وہیان نہیں کرتے کہ
اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا کیا نہیں بنایا ہمنے زمین کو پنگوڑا ان کے پالنے کو جو اُس پر آرام سے
رہتے ہیں اور اُس سے نعمتیں جو پیدا ہوتی ہیں اُنھیں کھاکر پرورش پاتے ہیں وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا
اور بنائیں ہمنے پہاڑ کی میخیں زمین کی مضبوطی کو جو پانی پر تھر تھراوے اور کانپے نہیں وَّخَلَقْنٰكُمْ
اَزْوَاجًا اور پیدا کیا ہمنے تمکو جوڑا نر اور مادہ تو تمہاری اولاد پیدا ہوتی ہے وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا
اور کیا ہمنے نیند تمہاری کو آرام تمہارے بدن کا جو سارے دن کی ماندگی رات کے سونے سے جاوے
وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا اور بنائی ہمنے رات پوشاک جو سب چیز کو ڈھانک لیتی ہے وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ
مَعَاشًا اور بنایا ہمنے دن روزی پیدا کرنیکو اور تلاش کو وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا اور بنائے
ہمنے اوپر تمہارے سر کے سات آسمان خوب مضبوط محکم وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا اور کیا ہمنے
آسمانوں میں چراغ روشن یعنی سورج وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا اور نیچے بھیجا
ہمنے بدلی نچوڑنے والی سے پانی جھڑ لگا ہوا لِنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا تو باہر دیں ہم
اُس زمین سے یا پانی سے دانے اناج کے جیسے گیہوں چنا مونگ اور ایسے ہی اور پیدا کیا ہمنے سبزہ
اور باغ بھرے ہوئے درختوں کے میوہ دار سے اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا بیشک
دن جدا کرنے بھلے بُرے کا ہے مقرر کیا ہوا واسطے حساب لینے سب خلقت کے يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ
فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا جس دن پھونکا جاویگا نرسنگا یا قرنائی میں دوسری بار پھر آؤ گے تم غٹ کے غٹ
گوروں سے قیامت کے میدان میں کہتے ہیں کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اُن لوگوں کا
احوال پوچھا تو فرمایا کہ قیامت کے دن میری گنہگار امت کے دس فرقے ہونگے ایک فرقہ
بندروں کی صورت ہوگا سو وہ دنیا میں لڑتے ہیں دوسرا فرقہ سوروں کی صورت ہوگا
سو وہ حرام خور ہونگے دنیا میں اور تیسرا فرقہ کو اوندھا لیجائیں گے دوزخ میں سو وہ بیاز
خور ہونگے چوتھا فرقہ اندھے ہونگے سو وہ ظالم ہونگے اور پانچواں فرقہ گونگے اور بہرے
ہونگے سو وہ اپنے کام کئے ہوئے پر شیخی اور بڑائی کرنیوالے ہونگے اور چھٹا فرقہ اپنی زبانوں کو
چبا وینگے اور زبان اُن کی منہ سے باہر نکل کر چھاتی تک لٹکتی ہوگی اور پیپ اُن کے منہ سے بہے گی
اور تمام حشر کے لوگ اُنہیں دیکھ کر گھن کھاوینگے اور بیزار ہونگے سو وہ حال اُن علماؤں کا ہوگا جو
لوگوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ اچھے کام کرو اور آپ نہیں کرتے ساتواں فرقہ کے ہاتھ اور پانو
کٹے ہوں گے سو وہ ہمسایوں کو دکھ دینے والے ہونگے اور آٹھواں فرقہ آگ کی سولیوں

لٹکیں گے سو وہ چغلخور ہونگے اور نواں فرقہ کے بدن سے بدبو آویگی جیسے سڑی مردار کی بو ہوتی ہے وہ زناکار ہیں اور دسواں فرقہ کے بدن میں چیتے سیاہ ہونگے چمٹے ہوئے بدن سے سو وہ تکبر اور غرور کرنیوالے ہونگے دنیا میں غرض کہ قیامت کے میدان میں فوج فوج آوینگی گوروں سے اٹھکر وَفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا اور کھلے گا آسمان قیامت کے دن پھر ہوگا آسمان بہت دروازے یعنے آسمان پھٹے گا اور بے انتہا در ہونگے اُسمیں وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا اور چلیں گے پہاڑ باویں پھر ہونگے وہ پہاڑ جیسے ریت چمکتی ہوئی جو دور سے پانی دکھائی دیتی ہے جب نزدیک پہنچے تو پانی نہیں ایسے پہاڑ ہو جاوینگے اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝ بیشک دوزخ ہے گھات میں او تاک میں یعنی راہ دیکھتی ہے کافروں کے یا دوزخ راہ میں ہے جو سب کو اُس پر سے چلنا ہے اور دوزخ لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا واسطے سرکشوں کے جو خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانا نہیں مانتے اُنکے واسطے جگہ ٹھیرنے کی اور ہمیشہ رہنے کی ہے لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا رہیں گے اُس دوزخ میں وہ سرکش بے نہایت برسوں کہتے ہیں کہ چالیس احقاب ہیں اور ہر ایک حقبہ ستر خریف کا ہے اور ہر خریف سات سو برس کی ہے اور ہر برس تین سو ساٹھ دن کا اور ہر دن ہزار برس دنیا کا ہے غرض کہ کافر ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا نہ چکھیں گے دوزخ میں سردی جو آرام پاویں اور نہ پانی پیویں گے وہاں اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا جَزَآءً وِّفَاقًا ۝ مگر پانی نہایت گرم پینے کو ملیگا دوزخ کے رہنے والوں کو اور پیپ جو دوزخیوں کے بدن سے بہے گی یا آنسو اُن کے یہ ایسا پانی بدلا ہے اُن کو پورا کام دنیا میں کرتی تہی اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا بیشک یہ لوگ تھے جو دنیا میں امید نہ رکھتے تھے حساب دینے کو قیامت کو اور جھوٹھ جانتے تھے آیتوں ہماری کو جو قرآن ہی جھوٹھ جاننا یعنی نرا جھوٹھ جانتے تھے وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا اور سب چیز کا نیکی بدی کام بندوں کے سے گن کر اور شمار کر کے لکھ رکھا ہے پھر کہیں گے ہم کافروں کو کہ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا پھر اب چکھو عذاب دوزخ کا پھر زیادہ نہ کرینگے ہم تم پر ہمیشہ مگر عذاب یعنی عذاب پر عذاب ہوگا اب اللہ تعالیٰ مومنوں نیکبختوں کے حق میں فرماتا ہے اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۝ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ۝ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۝ بیشک ڈرنے والوں کے واسطے آرزو اور مراد حاصل ہے اور چھٹکارا ہے عذاب سے باغ ہیں جنمیں درخت ہیں میوہ دار اور انگور ہیں اور خوبصورت جوان عورتیں ہیں ہم عمر بہشت میں یعنی کوئی بوڑہی اور بچہ نہوگی کہتے ہیں کہ بہشت میں عورتیں سب سولہ برس کی اور مرد سب تیس برس کے ہونگے اور بعضی

ع ۱ ۱

کہتے ہیں کہ عورت مرد سب تینتیس برس کے ہوں گے اور بہشتیوں کے واسطے وَكَأْسًا دِهَاقًا
اور پیالے ہوں گے شربت اور شراب کے لبریز لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا نسنیں گے
بہشت میں بیہودہ اور نکمی باتیں اور جھوٹھ اور نہ اس شراب کے پینے سے کوئی بہکے گا اور نہ بیہوش ہوگا
بہ شراب کے پیالے جَزَاءً مِّن رَّبِّكَ عَطَاءً حِسَابًا بدلا دیا ہوا ہے پروردگار تیرے سے بخشش کا
فضل سے حساب کیا ہوا یعنی جو نیکیاں دنیا میں کیں تھیں اس کا بدلا یعنیں بہشت کی ہیں حساب سے گن کر
خدا تعالی نے اپنے فضل سے دیں اور خدا تعالی رَّبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَٰنِ
لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا پیدا کرنیوالا ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان دونوں کے بیچ میں ہے
سب کا پیدا کرنیوالا خدا تعالی بے نہایت بخشش کرنیوالا ہے مالک اور مختار نہوں گے آسمان اور
زمین کے رہنے والے خدا تعالی سے بات کہنے کی یعنی کسی کو قدرت بات کہنے کی اس کے روبرو نہوگی
مگر اس کے حکم سے يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا جس دن کھڑا ہوگا روح اور فرشتوں کی قطار
کہتے ہیں کہ ایک فرشتہ کا نام روح ہے جو بہت بڑا ہے بدن اس کا یہاں تک کہ قیامت کو اکیلا ایک قطار
میں آویگا اور سب فرشتے ایک قطار میں اس کی برابر آویں گے لَّا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ
وَقَالَ صَوَابًا کوئی شخص بات نکہہ سکیگا بخشوانیکی مگر وہ جسکو رخصت دیگا خدا تعالی بہت بخشش کرنیوالا
اور کہی ہوگی اوسنے دنیا میں سچی بات سو وہ کلمہ شہادت ہے یعنے سوائے مومن کے کسی کو نہیں بخشوانیکے
ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ مَآبًا وہ دن مقرر ہونا ہے پھر جو کوئی چاہے پکڑے
اپنے پروردگار کی طرف پھرنا یعنے ایمان اور تابعداری خدا اور رسول کی کریں إِنَّا أَنذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا
بیشک ہم ڈرا تے ہیں تمکو عذاب نزدیک سے سو وہ عذاب موت ہے یا وہ دن قیامت کا ہے کہ يَوْمَ يَنظُرُ
الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنتُ تُرَابًا جس دن دیکھیگا
آدمی جو کچھ کہ آگے بھیجا ہے اس کے دو ہاتھوں نے یعنے جو دنیا میں کام کئے ہیں سب ذرہ ذرہ اسکے آگے آئینگے
اور کہیگا کافر اس دن ہائے افسوس کیا اچھا ہوتا جو میں ہوتا مٹی یعنے میں پیدا نہوا ہوتا آدمی یا
شیطان کا احوال ہے یہ کہ جب پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو دیکھ کر کہا تھا کہ یہ خاک سے بنا ہے
اور عیب دار ہے اور اپنی بڑائی کرتا تھا اور شیخی کر میں آگ سے پیدا ہوا ہوں اس دن جو
عظمت اور بزرگی ان کی اور ان کے اولاد کی دیکھیگا اور اپنے اوپر وہ عذاب اور خواری نظر
آویگی تب کہیگا کہ کیا اچھا ہوتا جو میں بھی خاک سے بنا ہوتا تو ایسی عزت میری بھی ہوتی اور یہ
عذاب اور خواری نہوتی ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

ع ۱۰ ۲

جہاں مرد ہے اور روح سے مراد جبرئیل علیہ السلام ہیں یا ایک فرشتہ ہے جو صف میں کھڑا ہوگا وغیرہ

سورۃ النّٰزعٰت مکیۃ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | وھی ست واربعون آیۃ

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا قسم ہے زور سے نکالنے والوں کی یعنی قسم ہے اُن فرشتوں کی جو کافروں کی جان سختی سے اور زور سے نکالتے ہیں وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا اور قسم ہے آہستہ نکال لانے والوں کی یعنی قسم ہے اُن فرشتوں کی جو مسلمانوں کی جان سہج میں نکالتے ہیں وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا اور قسم ہے پیرنے والوں کی پیرنے کی یعنی قسم ہے اُن فرشتوں کی جو حکم بجالانے کو ایسی طرح پھرتے ہیں جیسے کوئی دریا پیرتا پھرتا ہے فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا پھر قسم ہے آگے نکلجانیوالوں کی جو سب سے آگے نکلجاتے ہیں فرشتے حکم بجالانے کو فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا پھر قسم ہے کام بنانے والوں کی یعنی اُن فرشتوں کی قسم ہے جو دنیا کا کام بناتے ہیں کہتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام باؤں اور لشکروں کے اوپر حاکم ہیں اور حضرت اسرافیل علیہ السلام اوپر کاموں قدرت کے اور قرنائی پر موکل ہیں اور حضرت میکائیل علیہ السلام موکل ہیں اوپر کھیتوں اور باغوں کے اور حضرت عزرائیل علیہ السلام موکل ہیں سب جانوں کے نکالنے پر اُن فرشتوں کی قسم ہے اور یہ قسمیں اس بات پر ہیں کہ تم سب ای آدمیو اٹھوگے قیامت کے دن حساب دینے کو کہ یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ جس دن کانپیں گی کانپنے والی جب حضرت اسرافیل علیہ السلام پہلی بار پھونکیں گے قرنائی تب ساری زمین کانپے گی اور جو آدمی اُس وقت جیتا ہوگا سب مرجائیں گے تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ پیچھے اس کے آوے پیچھے آنے والا یعنی اسرافیل علیہ السلام دوسری بار پھونکیں گے قرنائی میں تو سب مُردے جی اُٹھیں گے قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ بہت دل اُس دن ڈرتے اور کانپتے ہوں گے اور آنکھیں اُن کی نیچی ہوں گی شرمندگی اور ڈر سے یہ لوگ وہ ہوں گے جواب يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ کہتے ہیں کہ کیا ہم پھر آنے والے ہیں دنیا میں اُلٹے دوبارہ یعنے جیسے اب ہیں کیا ہم پھر مر کر جیویں گے یعنے گوروں سے پھر دوبارہ نہیں جیسے اُٹھیں گے ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ای کیا جب ہوں گے ہم ہڈیاں پُرانی گلی ہوئی یعنی جب ایسی حالت ہوگی تب کیا پھر جیویں گے اور پھر مزاح اور ہنسی سے یوں قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ کہتے ہیں کہ اگر یہ گوروں سے پھر جی اُٹھنا سچ ہو قیامت کو دوبارہ تو بڑا نقصان ہے یعنی یہ ہرگز ہونا ہے سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس بات کو مشکل نجانو جو ہونا قیامت کا میرے آگے آسان ہے جو فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ سوائے اِسکے نہیں کہ اُس کا ہونا ایک جھڑکی ہے یعنی ایکبار کا پھونکنا ہے اسرافیل علیہ السلام کا یعنے اُس کے پھونکتے ہی سب مُردے

زندہ ہو کر پھر اُسی وقت قیامت کے میدان میں حاضر ہوں گے اب خدا تعالیٰ واسطے تسلی حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرماتا ہے کہ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ
الْمُقَدَّسِ طُوًى ۚ پھر کیا آئی تجھکو یعنی مقرر سنی تو نے بات موسیٰ علیہ السلام کی جس وقت پکارا موسیٰ
علیہ السلام کو پروردگار اُس کے نے بیچ میدان ستھرے پاکیزہ کے جو طویٰ اُس میدان کا نام ہے یعنے
جب فرمایا خدا تعالیٰ نے کہ ای موسیٰ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى جا طرف فرعون کی جو بیشک وہ حد سے
باہر گیا اور نافرمانی کی باغی ہوا ہے فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى پھر جا کر کہو کہ ای فرعون تیرا جی چاہتا ہے
وہ کہ پاک ہووے تو گناہوں سے اور چاہتا ہے تو وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى کہ راہ
دکھاؤں تجھے تیرے پروردگار کی پھر ڈرے تو خدا تعالیٰ کے عذاب سے اور اس تکبری کو چھوڑے
جب یہ حکم خدا تعالیٰ کا آیا اور موسیٰ علیہ السلام فرعون پاس گئے اور وہ سب اُس سے کہا فرعون
نے جواب دیا کہ اگر تو سچا ہے تو کچھ معجزہ دکھا دے تب موسیٰ علیہ السلام نے فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى
فَكَذَّبَ وَعَصٰى پھر دکھایا معجزہ بڑا جو عصا اژدہا ہو کر پھر عصا بنا اور ہاتھ بغل میں دیکر نکالا تو
سورج سے بھی زیادہ جھلکنے لگا یہ معجزے دیکھ کر فرعون نے کہا کہ جھوٹھا ہے یہ پیغمبر نہیں جادوگر ہے
اور حضرت موسیٰ کا کہا نمانا اور گنہگار ہوا ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى فَحَشَرَ فَنَادٰى فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ
الْاَعْلٰى پھر پیٹھ کی حضرت موسیٰ کی طرف فرعون نے یعنے منھ پھیرا اور اکٹھا کیا لوگوں کو اور بلایا اپنے
پاس اور کہا کہ میں صاحب پالنے والا ہوں تمہارا بڑا کہتے ہیں کہ فرعون نے اپنی صورت کے بت بنوا کر
ہر جگہہ بٹھوائے تھے اور کہا کہ یہ خدا چھوٹے ہیں اور میں خدا بڑا ہوں فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ
وَالْاُوْلٰى پھر پکڑا فرعون کو خدا تعالیٰ کے عذاب نے آخرت کے جو دوزخ ہے اور عذاب دنیا کے نے
جو دریا میں ڈوبا لشکر سمیت اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى بیشک اس ڈوبنے میں فرعون کے
البتہ نصیحت ہے اور ڈراوا ہے اُسکو جو کوئی ڈرے خدا تعالیٰ کے عذاب سے اور نافرمانی نکرے ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا
اَمِ السَّمَآءُ ۭ بَنٰىهَا ای کیا تمہارا پیدا کرنا مشکل ہے یا آسمان کا پیدا کرنا جو خدا تعالیٰ بنایا تمہارے سر
کے اوپر جو رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا اٹھائی اونچان آسمان کی یعنی زمین سے بلند بہت کیا آسمان کو پھر
برابر اور درست کیا آسمان کو جو کہیں کجی اور دراڑ اور عیب نہیں اُس میں وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ
ضُحٰىهَا اور اندھیری رات کی اوسکی اور نکالا دن اوسکا روشن وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ
دَحٰىهَا اور زمین پیچھے پیدا کرلی آسمان کے پھیلا کر بچھائی اور اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا
باہر نکالا زمین سے اُس کے پانی کو کنوؤں سے اور ندیوں سے اور باہر نکالا گھانس اُس کی جنگل کا

وَالْجِبَالَ اَرْسٰهَا اور پہاڑوں کو مضبوط کیا زمین میں اور یہ سب چیزیں یعنی رات اور دن اور آسمان اور زمین اور پانی اور گھانس یہ سب واسطے مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى آرام تمہارے کی ہے اور تمہارے حیوانوں کی آرام کے واسطے ہے پھر جب آوے بڑی بلا یعنی قیامت سو قیامت وہ ہے کہ یَوْمَ یَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى جس دن یاد کریگا آدمی اپنے کام کئے ہوئے دنیا میں کے یعنی اعمال نامہ اپنے دیکھ کر سب کیا ہوا اپنا یاد آوے گا وَبُرِّزَتِ الْجَحِیْمُ لِمَنْ یَّرٰى اور ظاہر کریں گے دوزخ کو اس کے واسطے جو دیکھے گا یعنی کافروں کو دوزخ دکھاویں گے فَاَمَّا مَنْ طَغٰى وَاٰثَرَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا فَاِنَّ الْجَحِیْمَ هِیَ الْمَاْوٰى پھر جو کوئی باہر گیا حکم سے خدا اور رسول کے اور جسنے چاہا اور قبول کیا دنیا کے جینے کو پھر بیشک دوزخ ہے جگہ اسکے رہنے کی وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰى اور جو کوئی ڈرا اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے یعنے قیامت کے دن سے ڈرا اور منع کیا اپنے جی کو خوشی اور مراد اسکی سے یعنے جو گناہ جی نے چاہا سو نکیا پھر بیشک بہشت ہی جگہہ اسکے رہنے کی یعنی جو گناہ کرنے کا اسباب سب موجود ہوا اور کوئی منع کرنیوالا اور دیکھنے والا بھی اسوقت نہو اور کسی کا ڈر بھی نہو اسوقت اپنے تئیں اس گناہ سے بچا رکھے وہ بیشک بہشتی ہے یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرْسٰهَا پوچھتے ہیں تجھے ای محمد صلے اللہ علیہ والہ وسلم قیامت سے جو کب آویگی اور کتنی مدت مقرر ہے اسکے ہونے میں فِیْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا کس چیز میں ہے تو اسکی خبر سے کہتے ہیں کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہا کہ خدا تعالی کی جناب سے معلوم کریں کہ قیامت کب ہوگی یہ حکم آیا کہ اس بات کی آرزو نکر یہ بات بتانی نہیں اسے مت پوچھ جو اس کی خبر اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا تیرے پروردگار کی طرف ہے تمامی وہ یعنی سوائے خدا تعالے کے کسی کو اس کے آنے کی خبر نہیں اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ یَّخْشٰىهَا سوا اسکے نہیں یعنی مقرر تو ڈرانیوالا ہے اسکو جو ڈرے قیامت کے دن سے اور جب قیامت آویگی تو کافروں کو ایسا معلوم ہوگا کہ كَاَنَّهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَهَا لَمْ یَلْبَثُوْۤا اِلَّا عَشِیَّةً اَوْ ضُحٰىهَا گویا کہ کافر دیکھینگے اس دن کو جو دہیل نہیں کی دنیا میں یا قبروں میں مگر ایک شام یا ایک صبح یعنی اس دن کے ہول اور ڈر سے سب بھول جائیگا اور جانیں گے کہ کوئی ایک شام یا ایک فجر کو رہے تھے

اثْنَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ اٰیَة	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ

کہتے ہیں کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن اشراف اور دولتمند قریشیوں سے دین اسلام کی باتیں کرنے میں مشغول تھے جو عبداللہ بیٹے ام مکتوم کے رضی اللہ عنہ بھی آنکر مجلس میں بیٹھے سبب نظر نہ آنے کے

احوال اور وقت معلوم نکیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات کاٹ کر کچھ دین کی بات پوچھنے
لگے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بات کا کاٹنا انکا خوش نہ آیا اور اُن کی طرف سے منہ پھیر لیا
حضرت عبداللہ ملول ہوکر اُٹھ گئے اتنے میں حضرت جبرئیل یہ کئی آیتیں اوّل اس سورہ کی لیکر آئے
عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ۔ تیوری چڑھائی اور منہ پھیرا وہ کہ آیا اُس پاس اندھا یعنے کہ
جب عبداللہ بیٹا ام مکتوم کا پاس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیا اور اُنہوں نے تیوری چڑھا کر منہ پھیر لیا
وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ۔ اور کس چیز نے تجھے جتایا کہ شاید عبداللہ بیٹا ام مکتوم کا پاک ہوتا
گناہوں سے اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى یا لیتا نصیحت عبداللہ پھر فائدہ کرتا اُسکو نصیحت کرنا تیرا
اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ۔ اے پروہ کوئی جو بے پرواہ ہے تیری نصیحت سے یعنے اشراف
قریش کی تیری نصیحت کی طرف دھیان نہیں رکھتے پھر تو اُسکے واسطے متوجہ ہوتا ہے یعنے جس کو
نصیحت فائدہ نہیں کرتی اُسی کی طرف مشغول ہے تو وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ۔ اور کچھ نہیں
تجھ پر جو وہ نہیں پاک ہوتے گناہ سے یعنی کچھ تیرا ذمہ نہیں ہے جو یہ دولتمند قریش ایمان نہیں لاتے
تیرا کام فقط کہنا اور جتا دینا ہے اور بس وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى وَهُوَ يَخْشٰى ۔ اے پروہ جو
آیا تیرے پاس دوڑ کر دین کی باتیں سیکھنے عبداللہ بیٹا ام مکتوم کا اور وہ ڈرتا ہے خدا تعالیٰ کی عذاب سے
فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى پھر تو اوسے اور کی طرف مشغول ہوتا ہے باتیں کرنے میں کہتے ہیں کہ جب یہ
آیتیں حضرت جبرئیل علیہ السلام نے لاکر سنائیں تب حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رنگ مبارک
بدل گیا اور خوف کھایا اور اُٹھ کر پیچھے عبداللہ بیٹے ام مکتوم کے جاکر اُسے پھیر لائے مسجد میں اور اپنی
چادر مبارک بچھا کر اُسے بٹھایا اور اوسکی دلداری کی اور ہمیشہ اُس کی عزت کرتے تھے اور دوبارہ
اُنھیں مدینہ کا حاکم کر کے سفر کو تشریف لیگئے تھے كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ کا سچ ہر کہ
بیشک جو یہ آیتیں قرآن کی نصیحت ہیں لوگوں کو پھر جو کوئی چاہے یاد کرے اور نصیحت لے جو وہ آیتیں
لکھی ہوئی ہیں فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۔ بیچ ورقوں بزرگ اونچے اُٹھے
ہوؤں کی پاکیزہ ستھروں کی سب عیبوں سے بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ۔ بیچ ہاتھ لکھنے
والوں بزرگوں کی پاکیزوں کی ہے یعنے قرآن لکھا ہوا بزرگ صحیفہ بلند میں فرشتوں باعظمت کی
بامقصود ۔ جو لوح محفوظ سے اُتار لاتے ہیں قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ۔ لعنت ہو کافر آدمی کو
کیسا ناشکر الا ہے یہ دھیان نہیں کرتا کہ خدا تعالیٰ نے مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ کس چیز سے
مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ایک بوند منی کی سے پیدا کیا اُسکو پھر موافق اور برابر بنایا

اُس کے ہاتھ پانو اور سارا بدن ماں کے پیٹ میں ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُ ۙ ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ ۙ
پھر راہ پیدا ہونے کی آسان کی اُس کو جب پیدا ہوکر بڑا ہوا اور تمام کی اُس کی عمر پھر مارا اسکو پھر گور میں لایا
اُسے ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنْشَرَهُ ۚ پھر جب چاہا اُٹھایا اُسے كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَا أَمَرَهُ ۚ سچ ہے یہ کہ
آدمی نے نہ پورا کیا اور نہ بجالایا جو کچھ فرمایا خدا تعالی نے فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِ ۚ پھر چاہیے
کہ دیکھے آدمی اپنی روزی کی طرف جو کس طرح پیدا ہوتا ہے اناج أَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا ۙ ثُمَّ
شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا ہمنے ڈالا پانی بدلی سے خوب ڈالنا پھر پھاڑا ہمنے زمین کو خوب پھاڑنا پھر جب
زمین پھٹی تو فَأَنْبَتْنَا فِيهَا حَبًّا ۙ وَعِنَبًا وَقَضْبًا ۙ وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا ۙ وَحَدَائِقَ غُلْبًا ۙ
وَفَاكِهَةً وَأَبًّا پھر اُگایا ہمنے زمین میں اناج جیسے گیہوں چنا اور انگور اور سیب اور درخت
زیتون کا اور کھجوروں کے درخت اور باغ بڑے بڑے بہت درختوں کے اور میوے تر اور میوے
خشک سب طرح کے سو سب چیزیں پیدا کیں ہمنے مَتَاعًا لَكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ تمہارے آرام کو
اور تمہارے حیوانوں کے عیش آرام کو فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاخَّةُ پھر جب آوے وہ ہول کی آواز
کہ جو سنے سو بہرا ہو جاوے یعنے جب حضرت اسرافیل دوسری پھونکیں قرنائی قیامت کو يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ
مِنْ أَخِيهِ ۙ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ۙ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ جس دن بھاگیگا آدمی اپنے بھائی سے اور اپنی ماں سے
اور اپنے باپ سے اور اپنی جورو سے اور اپنے بچوں سے یعنے اُس دن ایسا ہول ہوگا جو کسی کو کسی
اپنے عزیز پیارے کی خبر اور ہوش نہ رہیگا لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ہر آدمی قیامت
کے دن اپنے کام کے دھیان میں یعنی اپنے حال میں ایسے مشغول اور حیران ہونگے جو سب کے احوال سے
بیخبر اور بے پرواہ ہوں گے وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُسْفِرَةٌ ۙ ضَاحِكَةٌ مُسْتَبْشِرَةٌ ۚ کتنے منہ اُس دن
روشن اور چمکتے ہونگے ہنستے خوشیاں کرتے سو وہ مومن نیک کام کرنے والے ہوں گے
وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۙ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۚ اور کتنے منہ اُس دن ہونگے جو اُن پر
گرد اور غبار ہوگا اور چڑھی ہوگی سیاہی منہ پر أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۚ وہی لوگ ہیں
کافر اور بدکار اور جھوٹے

ع ۲ ۵

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ جب سورج لپیٹا جاویگا یعنی روشنی اُس کی سب سمٹ کر جاتی رہیگی
وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ اور جب وقت تارے دھندلے ہو جاوینگے وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ
اور جب پہاڑ اپنی جگہ سے اُکھڑ کر چلیں گے باؤ میں جیسے گرد و غبار وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ اور جب

اونٹنیاں گابھن چھوٹی پھریں گی یعنی ایسا ہول ہوگا جو ہوش اُن کی خبرداری کی بھی نہ رہیگا وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ اور جب جانور جنگل کے اکٹھے ہو جاویں گے یعنے شیر اور بکری اور بھیڑیا اور دنبے ایک جگہ ہو ویں گے کسی کو کچھ ہوش نہ رہیگا وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ اور جب دریا جھونکے جاویں یعنی جیسے تنور جھونکے سے آبال آتا ہے وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ اور جب لوگوں کو جوڑا کریں گے یعنی ہر ایک کو اُس جنس سے ملاویں گے یعنی نیکوں کو نیکوں کے ساتھ اور بدوں کو بدوں کے ساتھ اکٹھا کریں گے اور مومنوں کو حوروں سے اور کافروں کو دیووں کے ساتھ یکجا کریں گے وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ اور جب لڑکیاں جیتی گور میں گڑ کر موئی ہوئی پوچھی جاویں کی جو تمہیں کونسے گناہ کے واسطے جیتا گاڑکر مار ڈالا ہے کہتے ہیں بہت عرب کے لوگ بیٹیوں کو مفلسی کے سبب جیتا گاڑ دیتے تھے خدا تعالیٰ قیامت کو اُن کے ماں باپ سے اُن کا گناہ پوچھے گا اور لڑکیاں بولیں گی کہ ہمیں بیگناہ جیتا گاڑکر مار ڈالا وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ اور جب اعمالنامے سب کے کھلینگے اور سب کو اپنے کام نیک اور بد کیے ہوئے نظر آویں گے وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ اور جب آسمان اپنی جگہ سے اکھڑ کر لپٹے گا وَاِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ اور جب دوزخ بھڑکایا جاویگا یعنے غصہ خدا تعالیٰ کیسے آگ اُس کی بے نہایت شعلہ بلند ماریگی وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ اور جب بہشت پاس آویگا خدا تعالیٰ کے دوستوں کے عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّاۤ اَحْضَرَتْ جانیگا ہر آدمی جو آگے موجود کیا جاویگا بھلائی اور برائی سے یعنی اُسوقت دیکھے گا ہر کوئی بدلا موافق اپنے کام کیے ہوؤں کا تب اچھا دیگا نیک کام کرنیوالا کہ بھلائی زیادہ کیوں نکی جو نعمتیں زیادہ ملتیں اور بدی کرنیوالا پچھتاویگا جو ایسے کام کیوں کیے جنکا بدلا ایسا عذاب ملا فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ✝ پھر قسم ہے مجکو سرک جانیوالے تاروں کی اور چلنے والے تاروں کی اور چھپ جانیوالے تاروں کی وَالَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ اور قسم ہے رات کی جسوقت آتی ہے اور اندھیرا کرتی ہے اور قسم ہے فجر کی جب کہ دم مارتی ہے یعنی روشنی نکلنی شروع ہوتی ہے اور یہ سب قسمیں اسبات پر ہیں کہ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ بیشک قرآن ہر طرح کہا ہوا ہے بھیجے ہوئے بہت بڑے کا سو جبرئیل علیہ السلام ہیں جو خدا تعالیٰ کے پاس سے لاکر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سناتے ہیں پھر وہ بھیجا ہوا کیسا ہے ذِیْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَكِیْنٍ جو بہت زور آور ہے اور قوت والا ہے نزدیک صاحب عرش کے عزت والا ہے یعنے حضرت جبرئیل علیہ السلام زور آور ہیں اور خدا تعالیٰ کے پاس اُن کی بڑی حرمت ہے اور جبرئیل علیہ السلام مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ ✝ اطاعت کیا گیا ہے سو پھر امانت دار ہے یعنی سب فرشتے اُس کی تابعداری میں

اور خدا تعالیٰ کا پیغام پورا پہنچاتا ہے اے مکے کے لوگو وَمَا صَاحِبُكُم بِمَجْنُونٍ ۝ وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ اور نہیں ہے صاحب تمہارا دیوانہ جیسا تم کہتے ہو محمد صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو کہ دیوانہ ہے یہ غلط ہے اور بیشک دیکھا ہے محمد صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو اصل صورت میں ظاہر کنارے آسمان کے وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ + اور نہیں ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم اوپر چھپی بات کے بخیل یعنے جو خدا تعالیٰ نے اُسے بھیجا ہے سو اُسکو سب کو کہتا ہے اور سکھاتا ہے اور سناتا ہے وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ اور نہیں ہے یہ قرآن بات پتھر مارے ہوئے کی یعنے قرآن کو شیطان نہیں سکھاتا ہے پیغمبر صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ پھر کہاں جاتے ہو تم اے مکے کے لوگو یعنے ایسی سچی بات جو کہ کلام الٰہی ہے اس سے کیوں منھ پھیرتے ہو اور نہیں مانتے اُسے إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ نہیں یہ قرآن مگر نصیحت ہے لوگوں کے واسطے لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن يَسْتَقِيمَ واسطے اُس شخص کے ہے نصیحت تم میں سے کہ جو چاہے وہ کہ سیدھی راہ پکڑے اور اُسی راہ میں چلے وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ اور تم نہ چاہو گے ہرگز سیدھی راہ چلنا مگر وہ کہ چاہے پروردگار ساری خلقت کا یعنے جب خدا تعالیٰ نہ چاہے ہرگز دین اسلام کی راہ نہ چلوگے اُسی کے فضل سے اور اُسی کی توفیق سے نیک کام تم سے ہوتے ہیں یہ سمجھو اور شکر خدا تعالیٰ کا بجا لاؤ +

سورة الانفطار مكية | بسم الله الرحمن الرحيم | وهي تسع عشرة آية

إِذَا السَّمَاءُ انفَطَرَتْ ۝ وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انتَثَرَتْ جب آسمان پھٹیگا اور جب تارے گر پڑیں گے کہتے ہیں کہ تارے قندیلوں کی طرح نور کی زنجیروں سے لٹکتے ہیں اور وہ زنجیریں فرشتوں کے ہاتھوں میں ہیں جب وہ فرشتے مر جائینگے تارے گر پڑیں گے وَإِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ اور جب دریا ابل چلینگے یعنی سب دریا ملکر ایک ہو کر بہینگے وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ اور جب گوروں کے مردے جلائے جاوینگے عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ جانیگا ہر آدمی جو کچھ آگے بھیجا ہے نیکی اور بدی سے اور جو پیچھے چھوڑا ہے یعنے جو مال اور دولت دنیا چھوڑ موا ہے اور نیک بد کام کئے ہیں زندگی میں سب اسوقت اُس کے آگے لا دھریں گے يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ اے آدمی کس چیز نے تجھے بہکایا ہے تیرے پروردگار کرم کرنیوالے سے یعنے تو جو اپنے رب کرم کرنے والے کا حکم نہیں مانتا تو کس چیز نے تجھے فریب دیا ہے الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ اُس پروردگار سے جس نے تجھے پیدا کیا پھر درست کیا سارا بدن تیرا پھر

ٹھیک کیا تجھے آدمی کی صورت فِیْٓ اَیِّ صُوْرَۃٍ مَّا شَآءَ رَکَّبَکَ جس ہر صورت کے جو چاہا بنایا
تجھکو کَلَّا نہیں یہ جو تم سمجھتے ہو کہ قیامت نہوگی بَلْ تُکَذِّبُوْنَ بِالدِّیْنِ بلکہ تم جھوٹھ
جانتے ہو انصاف کے دن کو ضد سے وَاِنَّ عَلَیْکُمْ لَحٰفِظِیْنَ کِرَامًا کَاتِبِیْنَ یَعْلَمُوْنَ
مَا تَفْعَلُوْنَ اور بیشک تم پر نگہبان ہیں فرشتے بڑے خوب لکھنے والے جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو
تمہاری نیکی بدی سب لکھتے ہیں اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ بیشک بھلے کام کرنیوالے نعمتوں میں ہیں
وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ اور بیشک بُرے کام کرنیوالے دوزخ میں ہیں یَّصْلَوْنَهَا یَوْمَ
الدِّیْنِ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِیْنَ اندر دوزخ کے آویں گے کافر انصاف کے دن اور نہوں گے کافر
دوزخ سے غائب یعنے دوزخ کی روبرو ہوں گے وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ثُمَّ مَآ
اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ اور کس چیز نے بتایا تجھکو جو کیا ہے انصاف کا دن پھر تو کیا سمجھا جو کیا ہے دن
انصاف کا یَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَیْئًا جس دن کچھ نکر سکیگا کوئی کسی کے واسطے کچھ
یعنے کسی کا کچھ بس نہ چل سکیگا کسی پر وَالْاَمْرُ یَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ اور حکم اُس دن ہو گا خدا ہی کا
جسے چاہے گا بخشے گا اور جسے چاہے گا عذاب کرے گا کوئی بول نسکے گا

سورۃ المطففین مکیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وھی ست و ثلثون آیۃ

کہتے ہیں کہ مکے کے لوگ اناج کی ماپ اور تول میں چوری اور دغا کرتے تھے اور بعضوں نے
دو میانے بنا رکھے تھے ایک بڑا اور دوسرا چھوٹا لینے کے وقت بڑے میانے سے ماپ لیتے
اور دینے کے وقت چھوٹے پیمانے ماپ دیتے اُن کے حق میں اوّل کی آیتیں اس سورے کی اُتریں
وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ خرابی اور افسوس ہے
کم تولنے ماپنے والوں کو جو جب ماپ لیتے ہیں لوگوں سے تو پورا لیتے ہیں وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ
وَّزَنُوْهُمْ یُخْسِرُوْنَ اور جب ماپ دیتے ہیں یا تول دیتے ہیں تو کمی کرتے ہیں اَلَا یَظُنُّ
اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ ای کیا سچ نہیں جانتے وہ لوگ جو کم تول دیتے
ہیں اور زیادہ ماپ لیتے ہیں دغا بازی سے اس بات کو جو یہ گور وں سے پھر جی نہ اٹھیں گے بڑی
دن کو یعنی نہیں جانتے کہ پھر قیامت کو اٹھیں گے حساب دینے کو یَّوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
جس دن کھڑے ہوں گے لوگ سارے عالم کے پیدا کرنے والے کے آگے تب کیا جواب دیں گے
كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِیْ سِجِّیْنٍ سچ ہے کہ بیشک اعمالنامہ بدکاروں کی لیعنے کافروں کے

طرح قید خانے میں ہیں وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ اور کس چیز نے جتایا تجھکو جو کیا ہے قید خانہ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ایک دفتر ہے لکھا ہوا وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ بڑی خرابی اور رسوائی ہے اُس دن قیامت کی جھوٹھ جاننے والوں کو الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ وہ لوگ جو جھوٹھ جانتے ہیں انصاف کے دن کو اُن پر بڑی خرابی ہوگی اُس دن وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ اور نہیں جھوٹھ جانتے اُس دن کو مگر سب بدکار حد سے باہر نکلے ہوئے اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ✝ جب پڑھی جاتی ہیں آیتیں ہماری یعنی قرآن پڑھتے ہیں اُس بدکار کے آگے تو کہتا ہے کہ یہ قصہ اگلوں کے ہیں یعنی یہ احوال گذرے ہوئے لوگوں کا ہے کچھ کام کی بات نہیں اب خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ كَلَّا وہ بات نہیں ہے جو کہتا ہے کہ یہ نکما قصہ ہے بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ بلکہ زنگ لگا ہے اُن کے دلوں پر اُس سبب جو وہ کام کرتے تھے یعنی گناہوں کے سبب اُن کے دل سیاہ ہو گئے ہیں اور قرآن کی کیفیت کو نہیں معلوم کرتے اور اُس کے معنوں کی طرف غور نہیں کرتے کہتے ہیں کہ جب کوئی آدمی گناہ کرتا ہے تو ایک نقطہ سیاہی کا اُس کے دل پر ہوتا ہے اسی طرح ہوتے ہوتے سارا دل سیاہ ہو جاتا ہے تو پھر گناہ کو گناہ نہیں سمجھتا كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ سچ ہے کہ وہ لوگ اپنے پروردگار کی رحمت سے یا خدا تعالیٰ کے دیدار سے اُس دن پردے میں ہوں گے یعنے قیامت کے دن اُن کو خدا تعالیٰ کا دیدار نصیب نہوگا ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ✝ پھر بیشک وہ لوگ آویں گے دوزخ میں ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ پھر کہیگا فرشتہ اُن لوگوں کو کہ یہ عذاب وہ ہے جو تھے تم دنیا میں جھوٹھ جاننے والے اُسکو اور كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ✝ سچ ہے کہ بیشک اعمالنامہ نیک کام کرنے والوں کے ہر طرح بڑے اونچے مکان میں ہوگے وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ اور کس چیز نے جتایا تجھکو جو کیا ہے وہ اونچا مکان كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ایک دفتر ہے لکھا ہوا روبرو ہیں اُس دفتر کے فرشتے نزدیک رہنے والے یعنی فرشتے اُس دفتر کو اچھی طرح رکھتے ہیں تو قیامت کے دن گواہی دیویں اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ بیشک پاک اور ستھرے لوگ ہر طرح رہیں گے نعمتوں میں تختوں کے اوپر بیٹھے دیکھیں گے یعنے ہر ایک مومن بہشت میں تخت پر بیٹھے گا جیسے دنیا میں بادشاہ بیٹھتے ہیں اور دیکھے گا وہاں کی نعمتوں کو اور کافروں کو دوزخ میں دیکھیں گے اور خوش ہوں گے تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ پہچانے گا تو اے دیکھنے والے اُن کے منھ میں تازگی اور خوشی نعمتوں کی لذتوں کی

یعنے ان کے نامہ اعمال ... ہیں ... "

يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ +
پلاویں گے اُن کو خالص شراب جو سبو مہر کی ہوئی مہر اُس کی موم کے بدلے مشک کی ہے پھر چاہیے
کہ آرزو کریں آرزو کرنیوالے اُس شراب کے لینے چاہیے کہ ایسے کام کریں جن کاموں سے اُس
شراب کے پینے کے لائق ہوویں وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ اور ملاوٹ
اُس شراب کا ہوگا تسنیم کے پانی سے سو تسنیم ایک ندی ہے بہشت میں جو پیتے ہیں اُس ندی کا
پانی پاس رہنے والے خدا تعالی کے کہتے ہیں کہ دولتمند مکے کے محتاج غریب اصحابوں کو جیسے
حضرت بلال اور عمار اور صہیب رضی اللہ تعالی عنہم کو دیکھ کر ہنستے تھے کہ یہ حال ہے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے یاروں کا سو خدا تعالی فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
يَضْحَكُوْنَ بیشک وہ لوگ جو بدکار ہیں یعنے مشرک ہنستے ہیں اُن لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں
یعنے غریب مومنوں کا حال تباہ دیکھ کر کافر دولتمند ہنستے ہیں وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ
اور جب اُن کے پاس سے ہو کر نکلتے ہیں تو اشارت کرتے ہیں آپس میں کہ دیکھو کیا حال ہے ان کا
وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ اور جب پھرتے ہیں اپنے لوگوں کی طرف
تو خوشی پھرتے ہیں کہ ہم اچھے ہیں ان مسلمانوں سے اور ہماری حرمت ہے قوم میں اور شہر میں
وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ + اور جب وہ دیکھتے ہیں مومنوں کو کہتے ہیں
آپس میں کہ یہ لوگ یعنے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یار گمراہ ہیں جو اپنے باپ دادا کا دین
چھوڑ دیا ہے وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ اور نہیں بھیجے گئے ان کافروں نے مسلمانوں پر رکھوالی
یعنی کافروں کو کیا خبر ہے کہ مسلمان گمراہ ہیں یا سیدھی راہ پر ہیں فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ
يَضْحَكُوْنَ پھر آج وہ لوگ جو ایمان لائے تھے دنیا میں کافروں کو ہنستے ہیں اور مومن
بہشت میں عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ + تختوں پر بیٹھے دیکھتے ہیں دوزخ میں دوزخ والوں کا حال
هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ثواب بدلا پایا ہے اور معلوم کیا ہے
کافروں نے اُن کاموں کا جیسے کچھ کام کئے تھے اُنھوں نے دنیا میں

ع ۱ ۱۴ ۸

سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۱ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ جس وقت آسمان پھٹے گا فرشتوں کے
اُترنے کو اور سُنے گا اور بجا لاویگا آسمان حکم اپنے پروردگار کا اور اسے لائق ہے آسمان یعنی فرمانبردار ہے

وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۝ اور جب زمین پھیلائی جاویگی لنبی اور چکلی یعنی پہاڑ اور دریا اُس کے
سب جاتے رہیں گے وَاَلْقَتْ مَا فِیْهَا وَتَخَلَّتْ ۝ اور باہر ڈالے گی زمین جو کچھ اُس میں ہے مُردے
اور خالی ہوگی سب چیز سے وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ اور حکم بجالاویگی اپنے پروردگار کا اور وہ
اسی لائق ہے یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِیْهِ ۝ ای آدمی بیشک تو کام
کرنیوالا ہے محنت سے اپنے پروردگار کی طرف کام کرنا محنت سے پھر تو ملیگا اپنے کام کو یعنی دن بدن
تیرے کام سب جمع ہوتے جاتے ہیں وہ سب تیرے کام آویں گے فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ
بِیَمِیْنِهٖ ۝ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا ۝ پھر جو کوئی کہ اسکو دیویں اعمالنامہ اسکا
داہنے ہاتھ میں پھر جلد اور سہج میں ہوگا اُس کا حساب بہت آسانی سے وَّیَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝
اور پھر آویگا اپنے لوگوں کے بیچ میں خوشی وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۝
فَسَوْفَ یَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۝ وَّیَصْلٰى سَعِیْرًا ۝ اور ای پر جو کوئی کہ اُس کو دیویں اعمالنامہ اسکے
پیٹھ کے پیچھے سے بائیں ہاتھ میں یعنی اُس کی مشکیں بندھی ہوں گی اس سبب ہاتھ پیچھے ہوں گے پھر
پکاریگا وہ یعنی آرزو کریگا موت کی اور اندر آویگا بھڑکتی ہوئی آگ میں اِنَّهٗ كَانَ فِیْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝
بیشک اب وہ ہے دنیا میں اپنے کنبے میں مال اور دولت سے خوش اور بے غم ہے قیامت کے دن کے
حساب سے اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ یَّحُوْرَ ۝ بَلٰۤى اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِیْرًا ۝ بیشک وہ گمان لیگیا ہے وہ
کہ ہرگز نہ پھریگا خدا تعالیٰ کی طرف حساب دینے کو سو اسکا یہ گمان غلط ہے ہاں مقرر پھریگا جو بیشک
پروردگار سب کام دیکھتا ہے اُس کے ذرہ ذرہ سب کا حساب لیویگا فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۝
وَالَّیْلِ وَمَا وَسَقَ ۝ پھر مجھے قسم ہے شفق کی جو شام کو آسمان پر سرخی نمود ہوتی ہے اور قسم ہے
بھکورات کی اور جو کچھ اُس میں اکٹھا ہوا ہے یعنے جو کچھ کہ رات کی اندھیری میں ہوتا ہے اُس کی بھی
قسم ہے وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۝ اور قسم ہے چاند کی جب کہ پورا ہوتا ہے یعنے چودھویں رات کی
چاندنی قسم ہے اور یہ سب قسمیں اس بات پر ہیں لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۝ ہر طرح تم پہنچو گے اور
طرح طرح سے یعنے ایک حال سے دوسرے حال میں ہوگے جیسے کہ بچہ سے جوان پھر بوڑھا
پھر خاک پھر قیامت کو دوبارہ زندہ ہوگے فَمَا لَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ پھر کیا ہوا اُنکو
ایمان نہیں لاتے یعنے سچ نہیں جانتے خدا تعالیٰ کے فرمانے کو جو قرآن ہے اور قیامت کے آنے کو
وَاِذَا قُرِئَ عَلَیْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا یَسْجُدُوْنَ ۝ اور جب پڑھا جاتا ہے قرآن اُن کے آگے تو سر کو
سجدے میں نہیں کرتے یہ سجدہ تیرھواں ہے قرآن شریف کے سجدوں سے

بَلِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُكَذِّبُوْنَ ۝ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا یُوْعُوْنَ بلکہ وہ لوگ جو کافر ہیں جھوٹھ جانتے
ہیں قرآن شریف کو اور دھیان کر کے نہیں سمجھتے اُس کے سنوں کو اور خدا تعالیٰ خوب جانتا ہو جو کچھ
کہ اُنہوں نے اپنے دلوں میں بھر رکھا ہے کفر اور حسد سے مسلمانوں کے فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ
پھر تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کافروں کو خبر دے عذاب دکھ دینے والے کی جو انھیں مقرر ہوگا
اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں
اور کرتے ہیں وہ لوگ کام اچھے یعنے نماز پانچ وقت کی جماعت سے اور روزے رمضان کے اور
مال کی زکوٰۃ دیتے ہیں اور حکم خدا اور رسول کا بجالاتے ہیں اور قیامت کو مقرر آنیوالی جانتے ہیں
اور ڈرتے ہیں خدا تعالیٰ کے عذابوں سے اُن لوگوں کے واسطے بدلا ہے قیامت کے دن بغیر احسان
رکھا ہوا یعنے مومنوں کو بہشت میں داخل کر کے اور نعمتیں دینگی اور احسان نہیں رکھیں گے ۔

سورۃ البروج مکیۃ وھی ۸۵ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | اثنتان وعشرون آیۃ

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ قسم ہے آسمان برجوں والے کی بارہ برج ہیں آسمان پر اُسکے
وَالْیَوْمِ الْمَوْعُوْدِ اور قسم ہے دن وعدے کئے ہوئے کی یعنے جس دن کے آنیکا وعدہ کیا ہے
اُس دن کی قسم ہے سو وہ دن قیامت کا ہے وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ اور قسم ہے گواہی
دینے والی کی اور جس کی گواہی دیویں گے اُس کی بھی قسم ہے یا دیکھنے والے کی قسم ہے اور جس کو
دیکھیں گے اُس کی بھی قسم ہے سو شاہد پیغمبر ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مشہود اُن کی اُمتیں ہیں
یعنی پیغمبروں کی اور اُن کی اُمتوں کی قسم ہے اس بات پر کہ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ النَّارِ ذَاتِ
الْوَقُوْدِ مارے گئے اور کھوج گیا اُن کا جو گڑھے کھود کر زمین میں ایندھن اور لکڑیاں ڈالکر آگ
جلانے والے تھے قِصَّہ کہتے ہیں کہ یمن کے ملک میں ایک ذو نواس نام بادشاہ تھا اور
اُس کا سیر ایک بڑا جادوگر شہر کے باہر رہتا تھا سارے ملک اور بادشاہت کا کام اُسی کے کہنے سے
ہوتا تھا جب وہ جادوگر بہت بوڑھا ہوا تب بادشاہ کو کہا کہ میرا وقت آخر ہے کوئی جوان اشرف
عقلمند پیدا کر کے لاؤ تو میں یہ علم اسکو سکھاؤں جو تمہارے کام آوے بادشاہ نے ایک جوان
جیسا اُس نے کہا تھا مقرر کیا وہ جوان ہر روز اُس جادوگر پاس جایا کرتا اُس راہ میں ایک راہب کا
مکان تھا اُس جوان کو راہب کا دین خوش آیا جادو سیکھنے کے بہانے آتا اور اوس راہب پاس
رہتا اور راہ خدا تعالیٰ کی اور دین حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا سیکھتا یہاں تک کامل ہوا جو ایک

دن راہ میں اژدہا آیا اور رستہ بند کیا جوان نے اسم اعظم پڑھ کر جو پھونکا اژدہا چلا گیا لوگوں نے دیکھا پھر ایک دن شیر نے آکر رستہ روکا اُس جوان نے کچھ شیر کے کان میں کہا شیر بھی چلا گیا یہ بھی لوگوں نے دیکھا پھر جو کوئی اُس جوان پاس اپنی حاجت لاتا خدا تعالی کے فضل سے اُسکا کام بر آتا غرض کہ ایک خواص ذو نواس بادشاہ کا اندھا ہوا اور اُس جوان پاس آیا جوان نے کہا کہ اگر میرا کہا مانے تو اور کسی کو میرا بھید نکہے تو تیری آنکھیں روشن ہو ویں اُس نے قبول کیا جوان نے کہا کہ تو خدا تعالی کو وحدہ لاشریک جان کر ایمان لا اور بتوں کا پوجنا چھوڑ اُس نے کلمہ شہادت پڑھا اور اُس کا کہا مانا اُس کی آنکھیں روشن ہوئیں اور بادشاہ کی خدمت میں آیا بادشاہ نے اُس کی آنکھیں روشن دیکھ کر تعجب سے پوچھا کہ تیری آنکھیں روشن کیونکر ہوئیں اُس نے کہا کہ خدا تعالی نے میری آنکھیں روشن کیں بادشاہ نے کہا کہ تیرا خدا کون ہے اُس نے کہا کہ اللہ ایک ہے جس نے آسمان زمین کو پیدا کیا بادشاہ نے کہا کہ تجھے یہ بات کس نے سکھائی مجھے بھی بتا میں بھی ایمان لاؤں اُس نے خوشی ہو کر سب احوال کہا بادشاہ نے اُس جوان کو بلا کر سارا احوال معلوم کیا اور جوان کو بہت لالچ دیکر کہا کہ اس بات کو چھوڑ دے اور بتوں کو پوجا کیا کر اُس جوان نے نمانا تب بادشاہ نے حکم کیا کہ اس جوان کو دریا میں ڈبو دو جب دریا پہ لیگئے اُس کی دعا سے سب ڈوبے اور وہ آپ سلامت چلا آیا پھر بادشاہ نے فرمایا کہ اس کو پہاڑ پر سے نیچے ڈال دو جب پہاڑ پہ لیگئے اُس کی دعا سے سب گرے وہ جیتا پھر آیا پھر بادشاہ نے کہا کہ اسے آگ میں جلا دو جب آگ میں ڈالنے کو لیگئے اُس کی دعا سے سب جل موئے اُسے آگ کا کچھ اثر نہوا تب لاچار ہوئے اُس جوان نے کہا ای بادشاہ یہ سب خدا تعالی کی قدرت سے ہوتا ہے تو ایمان لا اور میں خدا تعالی کی پناہ میں ہوں میرا تو کچھ نہ کر سکیگا بادشاہ بہت کھسیانا ہوا اور نہایت ضد چڑھی اور کہا کہ مجھے تیرے مارنے کی غرض ہے جوان نے کہا تو ایک کام کر کہ سارے شہر کے لوگوں کو اور اپنی فوج جمع کر اور ایک اونچی سولی پر مجھے چڑھا اور تیر کو کمان کے چلّہ پر رکھ کر کہہ کہ وہ خدا تعالی جو اس جوان کا ہی اُسکے نام سے تیر مارتا ہوں بادشاہ نے اُسی طرح کیا اور اُس تیر سے وہ جوان موا لوگوں نے یہ دیکھکر کہا کہ ہم اس جوان کے خدا تعالی پر ایمان لائے اور بتوں کا پوجا چھوڑا اور بہت لوگ مسلمان ہوئے بادشاہ او پچھلایا اور غصہ ہوا اور فرمایا کہ ہر جگہہ بازار میں بڑے بڑے گڑھے کھود و اور بہت سی آگ ان میں جلا کر جو کوئی بت کو نپوجے اور اُس جوان کے خدا پر ایمان لاوے اُسے آگ میں ڈالدو سو خدا تعالی اُن کو فرماتا ہے قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ کہ اُن کو ہلاک کیا

اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ + + جب یہ لوگ
یعنی ذونواس کے رفیق اُس آگ پر بیٹھنے والے تھے اور وہی لوگ جو کچھ کرتے تھے مومنوں سے
دیکھتے تھے اور موجود تھے یعنے ذونواس اور اُس کے دوستدار اپنے روبرو مسلمانوں کو آگ
میں ڈال کر جلاتے تھے اور دیکھتے تھے اور رحم نکرتے تھے وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا
بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ +
اور بُرا نہ لگا اُن کو مسلمانوں سے مگر وہ کہ ایمان لائے ساتھ خدا تعالی زبردست تعریف کئے گئے
کے کیسا خدا تعالی جو اُسی کو ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی اور خدا تعالی سب چیز پر گواہ
ہے یعنے سب چیز کی اُسی کو خبر ہے یعنے وہ ذونواس کے لوگ جو مسلمانوں کو آگ میں ڈال کر
جلاتے تھے تو انہیں کچھ دشمنی اُن سے نہ تھی مگر یہی کہ خدا تعالی پر ایمان لائے تھے اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا
الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ +
بیشک جنہوں نے خرابی میں ڈالا یعنی آگ میں ڈالا مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو پھر اُس
کام سے توبہ نکی اور نہ پچتائے پھر اُن کو ہے عذاب دوزخ کا قیامت کے دن اور واسطے اونہیں
لوگوں کے ہے عذاب آگ جلانے والے کا دنیا میں کہتے ہیں کہ ذونواس نے بہت مسلمان
مردوں اور عورتوں کو آگ میں ڈال کر جلایا ایک دن عورت مسلمان بچے والی کو پکڑ لائے اور
کہا کہ اُس جوان کے خدا کو مت مان اور بتوں کو سجدہ کر اُس نے نمانا اُس کا بچہ چھین کر آگ
میں ڈالا تب بھی وہ عورت دین سے نہ پھری وہ بچہ آگ میں سے پکارا کہ ای اماں خبردار
بت کو سجدہ نکیجو اور اس آگ سے نڈریو یہاں تو باغ اور بہار ہے آخر کو اُس عورت کو بھی آگ
میں ڈالا جب ظلم اُن کا حد سے زیادہ ہوا تب حکم الٰہی سے وہ آگ بھڑکی اور چالیس گز اونچی
ہوکر اُن سب کافروں کو بادشاہ سمیت گھیر کر جلایا کہتے ہیں یہ بادشاہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کے پیدا ہونے سے کچھ کم سو برس آگے تھا سو خدا تعالی نے اُن کے حق میں فرمایا کہ
وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ یعنے اُن کے واسطے دنیا میں عذاب ہے آگ جلانے والے کا
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ذٰلِكَ
الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ + بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور کرتے ہیں کام نیک واسطے
اُن کے باغ ہیں جو بہتے ہیں نہریں نیچے درختوں اور بیٹھکوں اُس باغ کے یہی ہے بڑا مقصود
پانا اور مراد کا ملنا جو اُس قسمت کے ساری دنیا کی دولت اور بادشاہی نکمی اور ناچیز ہے

اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ بیشک پکڑنا تیرے پروردگار کا ہر طرح سخت ہے جو کسی طرح چھوٹ نہ سکے اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ بیشک خدا ئیتعالی ظاہر کرنیوالا ہے دنیا ہی میں اور وہی پھر پھیرنے والا ہے آخرت میں سب کو وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۙ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ اور وہی ہے بخشنے والا توبہ کرنیوالے کے گناہ کا دوست ہے ایمان لانیوالونکا جو نیک کام کرتے ہیں صاحب ہے عرش بزرگ کا جو اُس سے بڑا کچھ نہیں پیدا کیا فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ جو چاہتا ہے سو کرتا ہے ہمیشہ کسی سے مصلحت پوچھتا ہے نہ کسی کا ڈر اندیشہ ہے کچھ نہ کسی کو اسکے کام میں بولنے کی قدرت ہے هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ اور آئی تجھکو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بات لشکروں فرعون اور ثمود کی یعنی فرعون اور ثمود کے لشکروں کی خبر تجھے پہنچی کہ وہ کیسے زور آور اور دولتمند تھے اور آخر کو ان کا کیا حال ہوا اور کس طرح ہلاک ہوئے وہ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ۙ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ۚ بلکہ کافر نہیں مانتے اور جھوٹھ جانتے ہیں ان باتوں کو اور خدا ئیتعالی سوائے ان کے گھیر رکھنے والا ہے سب باتوں کا یعنے خدا ئیتعالی سب چیز سے خبردار ہے اور ذرہ ذرہ معلوم ہے یہ کافر جو قرآن کو سحر اور شعر کہتے ہیں یہ سب جھوٹھ ہے بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ بلکہ وہ قرآن ہے بزرگ اور بہت بڑی عظمت ہے اس کی لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے کہتے ہیں کہ لوح محفوظ ایک سفید موتی کے دانے کی ہے لنبان اسکی آسمان سے زمین تک اور چکلان اس کی مشرق سے مغرب تک ہے اور حاشیہ اوس کا یاقوت کا ہے ایک فرشتہ گود میں لئے داہنی طرف عرش کے کھڑا ہے +

سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَّهِيَ سَبْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

کہتے ہیں کہ ایک رات حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چچا ابو طالب کے پاس بیٹھے تھے جو ایک تارا ایکایک چمکا اور شعلہ آگ کا بڑا اُس سے ظاہر ہوا جو ابو طالب ڈرے اور پوچھا کہ یہ کیا ہے حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تارا ہے جو دیوؤں کو آسمان سے نکالتا ہے اور نشانی ہے خدا ئیتعالی کی قدرت کی اتنے میں حضرت جبرئیل علیہ السلام یہ سورہ لیکر آئے کہ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ قسم ہے آسمان کی اور تارے رات کے نکل آنے والے کی وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ اور کس چیز نے تجھے جتایا جو کیا ہے

رات کو نکل آنیوالا تارا النَّجْمُ الثَّاقِبُ ایک تارا ہے چمکدار روشن جیسے آگ کا شعلہ اور یہ قسمیں اسواسطے ہیں کہ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ نہیں ہے کوئی جاندار مگر اُس پر ہے رکھوالا یعنی سب پر نگہبان ہیں جو اُن کے کام اور باتیں سب جمع کر رکھتے ہیں فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ پھر چاہئے کہ دیکھے آدمی اپنے تئیں کہ کس چیز سے پیدا ہوا ہے خُلِقَ مِنْ مَّاءٍ دَافِقٍ يَّخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ پیدا ہوا ہے ایک پانی کودنے والے سے جو باہر نکلتا ہے باپ کی پیٹھ کی ہڈیوں میں سے اور ماں کی چھاتی کی ہڈیوں سے یعنے منی سے پیدا ہوتا ہے اِنَّهُ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ بیشک خدا تعالیٰ اوپر پھر نے پھیرانے اُس کے کے ہر طرح قدرت رکھتا ہے يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ جس دن بھید کھل جاویں گے یعنے جن گناہوں کی کسی کو خبر نہیں جیسے بے وضو نماز یا روزہ چھپ کر توڑنا ایسے گناہ بھی سب ظاہر ہو جاوینگے اُسوقت پھر نہیں اُس کو کچھ قدرت اور طاقت اور نہ کوئی مدد کرنیوالا ہوگا جو کسی طرح عذاب سے بچے وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ قسم ہے آسمان پھر نیوالے کی وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ اور قسم ہے زمین پھٹنے والے کی جو اُس کے پھٹنے سے گھاس اور درخت اور نہریں اور پانی نکلتا ہے کہ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ بیشک یہ قرآن ہر طرح ایک بات ہے سچ اور جھوٹ کو جدا کرنیوالی اور نہیں ہے ہنسی اور مزاح اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّاَكِيْدُ كَيْدًا بیشک یہ مکے کے لوگ مکر اور فریب کرتے ہیں طرح طرح کے اور میں ان کے مکر کا بدلا دیتا ہوں لائق اُن کے مکر کے جیسا کہ چاہئے فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا پھر ڈھیل دے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں کو یعنی ان پر عذاب کے آنے کی جلدی نکر ڈھیل دے تھوڑی مدت جو یہ سب اپنے کئے کا بدلا پاویں گے یعنے برے حال سے مسلمانوں کے ہاتھوں سے ہلاک ہوں گے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى پاکیزگیوں اور ستھرایوں سے یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم نام اپنے پروردگار کا تو یعنی کہو کہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہتے ہیں کہ جب یہ آیت اُتری تب سے فرمایا حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہا کرو الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى وہ خدا تعالیٰ جس نے پیدا کیا سب کو پھر سیدھا اور درست کیا سارا بدن خلقت کا وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى اور وہ خدا تعالیٰ جس نے مقرر کی روزی اور خوراک ہر ایک کی ہر ایک کے لائق

پہر راہ دکھائی ہر ایک کو اُس کی روزی کی طرف یعنی ہر ایک نے اپنی روزی کی تلاش اختیار کی
وَالَّذِیۡٓ اَخۡرَجَ الۡمَرۡعٰی اور وہ خدا تعالیٰ جس نے باہر نکالا زمین سے گھاس طرح طرح کی جو
حیوان کھاتے ہیں فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحۡوٰی ✦ پہر کیا خدا تعالیٰ نے اُس گھاس کو خشک مرجھایا ہوا
کالا بدرنگ یعنی گھاس ٹوٹا نکما کیا کہتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آیت یا سورۃ لاکر حضرت کے
روبرو پڑھتے تو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آن کے بغیر تمام کئے پڑھنا شروع کرتے تو بھولے نہیں
اسواسطے یہ آیت آتری سَنُقۡرِئُكَ فَلَا تَنۡسٰۤی جلد تجھے ہم پڑہاویں گے قرآن تو پہر نہ بھولے گا
یعنی ہم قوت یاد رکھنے کی دینگے جو تیرے دل سے یہ قرآن نہ بھولے گا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ مگر وہ جو
خدا تعالیٰ چاہے اِنَّهٗ يَعۡلَمُ الۡجَهۡرَ وَمَا يَخۡفٰی ✦ بیشک خدا تعالیٰ جانتا ہے ظاہر کا حال
سب کا اور جو کچھ کہ چھپا ہوا ہے احوال خلقت کا وہ بھی جانتا ہے خدا تعالیٰ وَنُيَسِّرُكَ لِلۡيُسۡرٰی
اور ہم ہیچ کر دیں گے تجکو ای محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم آسانی یعنے تجھ پر مشکل نہو گا قرآن کا یاد رکھنا
فَذَكِّرۡ اِنۡ نَّفَعَتِ الذِّكۡرٰی پہر نصیحت کر لوگوں کو اگر فائدہ کرے نصیحت کرنا یعنے فائدہ کرے
یا نہ کرے تو نصیحت کر سَيَذَّكَّرُ مَنۡ يَّخۡشٰی ✦ جلد نصیحت مانے گا جو کوئی ڈرتے گا خدا تعالیٰ
کے عذاب وَيَتَجَنَّبُهَا الۡاَشۡقَی الَّذِیۡ يَصۡلَی النَّارَ الۡكُبۡرٰی اور کناری کی طرف سرکیگا
یعنی نصیحت سے بڑا بدبخت وہ جو اندر آویگا بڑی آگ کی جو اس سے زیادہ تر دوزخ میں کوئی
آگ نہوگی ثُمَّ لَا يَمُوۡتُ فِيۡهَا وَلَا يَحۡيٰی ✦ ✦ پہر وہ بڑا بدبخت اُس بڑی آگ میں نہ مریگا
اور نہ جیویگا ویسا جینا کہ جس میں آرام ہوگا قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ تَزَكّٰی وَذَكَرَ اسۡمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰی
بیشک چھٹکارا پایا اُس نے جو پاک ہوا کفر اور شرک سے اور یاد کیا نام اپنے پروردگار کا پہر نماز پڑھی
پانچ وقت بَلۡ تُؤۡثِرُوۡنَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا ✦ بلکہ تم اختیار اور پسند کرتے ہو دنیا کے جینے کو
اے کم بختو وَالۡاٰخِرَةُ خَيۡرٌ وَّاَبۡقٰی اور آخرت اچھی ہے اور ہمیشہ ہے وہاں کی نعمت اور عیش
اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الۡاُوۡلٰی بیشک یہ بات لکھی ہوئی ہے پہلی کتابوں میں جو تھیں ــــ
صُحُفِ اِبۡرٰهِيۡمَ وَمُوۡسٰی کتابیں ابراہیم اور موسیٰ علیہ السلام کی یعنی توریت اور ابراہیم علیہ السلام کی
صحیفوں میں بھی لکھا ہے کہ دنیا سے آخرت بہتر ہے جو کوئی اسے چاہیگا تو دنیا کی محبت چھوڑ دے گا ✦

سورۃ الغاشیۃ مکیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وھی ست وعشرون آیۃ

هَلۡ اَتٰىكَ حَدِيۡثُ الۡغَاشِيَةِ ای آئی تیرے پاس ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بات ڈھانک لینے والی

یعنی خبر قیامت کی تجھے آئی جو ڈر اور ہول قیامت کا سب خلقت کو ڈھانک لیویگا وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ
خَاشِعَةٌ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ بہت منہ ہوں گے اُس دن ڈرنے والے محنت کرنے والے مصیبت
اٹھانے والے طوق زنجیر کے اور خوار ذلیل ہوں گے تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ
اندر آویں گے جلتی آگ میں پلاویں گے زور سے بہت جلتا پانی جوش کھاتا ہوا لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ
اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ نہ ہوگا اُن لوگوں کے واسطے کچھ کھانے کو مگر گھانس کانٹوں بھری
جیسے سوکھا جو انسا جو نہ موٹا کریگی وہ خوراک اور نہ بے پرواہ کریگی بھوک سے یعنی اسکے کھانے سے
نہ دوزخیوں کے پیٹ بھریں گے نہ موٹے ہوں گے وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ
اور بہت مونہہ ہوں گے اُس دن تازے اور خوش اپنی محنت اور کوشش بندگی کے سے راضی
ہونے والے یعنی اُن لوگوں کو جو بدلا ملیگا اُن کے کاموں کا اُس سے خوش اور راضی ہوں گے اور
مونہہ اُن کے خوشی سے تازے ہوں گے اور رہیں گے وہ لوگ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا
لَاغِيَةً بلند باغ میں نسنیں گے اُس باغ میں بیہودہ اور جھوٹی باتیں فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ اُس باغ
میں ندی بہتی ہے فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ
اُس باغ میں تخت ہیں جڑاؤ اونچے بچھے ہوئے اور آبخورے ہیں دھرے ہوئے بہشتیوں کے آگے
اور مسندیں ہیں پہلی بچھی ہوئیں برابر وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ اور فرش ہیں بچھے ہوئے اگر ان باتوں کو
خدا تعالیٰ کی قدرت سے دور جانتے ہو اور تعجب کرتے ہو اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ
خُلِقَتْ ای پھر نہیں دیکھتے اونٹ کی خلقت کو جو آپ کیسی شکل کا پیدا کیا ہے جو فائدے اُس سے
بہت ہیں اور خرچ اوسکا کم ہے اور نہیں دیکھتے وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ طرف آسمان کے
جو کیسا اُسے اونچا کر کے پھیلایا ہے جو اول اور آخر اسکا ہر گز کسی کو معلوم نہیں ہوتا وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ
نُصِبَتْ اور نہیں دیکھتے طرف پہاڑوں کے جو کیسا اُن کو مضبوط رکھا ہے زمین میں وَاِلَى
الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ اور نہیں دیکھتے زمین کی طرف جو اُسے خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت سے کیسا
پھیلا کر بچھایا ہے فَذَكِّرْ اِنَّمَا اَنْتَ مُذَكِّرٌ پھر نصیحت کر اور سمجھا تو ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
ان لوگوں کو سوائے اسکے نہیں یعنی مقرر تو نصیحت کرنیوالا ہے فقط لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ
نہیں ہے تو اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان پر داروغہ جو اُن کے دل میں زور سے ایمان ڈالے
تو نصیحت کر ان کو جو کوئی مانے گا آپ سے بدلا نیک بہشت ملیگا اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ پر جو کوئی
کہ مونہہ پھیریگا اور نمانے گا نصیحت تیری اور کافر ہوگا فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ پھر عذاب

ف یعنی کافر جو یا فیصلہ کرنے ہیں دیا ہے سپید سبیل نہیں ہوں گے شہ رحمہ اللہ تعالیٰ

کریگا اُسے خدا تعالیٰ عذاب بہت بڑا بے نہایت جو کبھی اُس عذاب سے نہ چھوٹے گا اِنَّ اِلَیۡنَاۤ اِیَابَہُمۡ
ثُمَّ اِنَّ عَلَیۡنَا حِسَابَہُمۡ بیشک جو ہماری طرف ہے پھیر پھرنا اُن کا سو پھر بیشک ہم پر ہے
حساب لینا اُن سے قیامت کے دن

وھی ثلٰثون آیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	سورۃ الفجر مکیۃ

وَالۡفَجۡرِ وَلَیَالٍ عَشۡرٍ قسم ہے فجر کے وقت کی اور قسم ہے دس راتوں کی وَّالشَّفۡعِ وَالۡوَتۡرِ
وَالَّیۡلِ اِذَا یَسۡرِ اور قسم ہے جفت اور طاق کی یعنی قسم ہے اُن چیزوں کی جنکا جوڑا پیدا کیا ہے
اور قسم ہے اُن چیزوں کی جنکا جوڑا نہیں پیدا کیا اور قسم ہے رات کی کہ جب چلی جاتی ہے اور تمام ہوتی ہے
هَلۡ فِیۡ ذٰلِکَ قَسَمٌ لِّذِیۡ حِجۡرٍ ای کیا ہے اس قسم میں یقین جو بیان کیں واسطے عقلمند کے یعنی عقلمند
اِن قسموں کو جانتا ہے کہ سچی ہیں اور یہ قسمیں اس بات پر ہیں کہ جو کوئی قرآن کو اور محمد رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کو سچ نجانیگا اُسکو عذاب ہوگا جیسا کہ اَلَمۡ تَرَ کَیۡفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِعَادٍ اِرَمَ ای کیا نہ دیکھا
تو نے یعنی کیا نہیں جانتا جو کیسا سلوک کیا تیرے پروردگار نے قوم عاد سے جو اولاد ارم کی تھی
یا ارم کے شہر میں تھی قوم عاد ارم نام تھا حضرت نوح علیہ السلام کے پوتے کا اُس نے شہر اپنے نام پر
بناکر آباد کیا تھا سو وہ عاد ذَاتِ الۡعِمَادِ الَّتِیۡ لَمۡ یُخۡلَقۡ مِثۡلُہَا فِی الۡبِلَادِ صاحب ستونوں کے
تھے یعنی بڑے قد تھے اُن کے یا اُس نے عمارت بنائی تھی بڑے ستونوں والی ایسی کہ نہ بنائی کسی نے
مانند اُس عمارت کی شہروں میں **قصہ** کہتے ہیں کہ ارم کے شہر میں شداد بیٹا عاد کا ارم بیٹے سام
پوتے نوح علیہ السلام کے تھے اولاد سے جب بادشاہ ہوا اُس وقت کے پیغمبر حضرت ہود علیہ السلام
نے شداد کو کہا کہ تو خدا تعالیٰ وحدہ لاشریک پر ایمان لا۔ شداد نے کہا کہ اگر میں تیرا کہا مانوں تو خدا تعالیٰ
مجھے کیا دیویگا۔ حضرت ہود نے کہا کہ خدا تعالیٰ تجھے بہشت دیویگا جو اُس میں ایسی نعمتیں اور ایسی
عمارت ہوگی وہ سب بیان کیا۔ شداد نے یہ سنکر کہا کہ وہ کیا بڑی چیز ہے ایسا تو میں ہی کر سکتا ہوں
پھر فرمایا جو سونا اور چاندی اور جواہر جمع کرو اور مشک اور عنبر سارے ملکوں سے لاؤ۔ موافق حکم
شداد کے کتنے برسوں میں یہ سب جمع کیا۔ اور ایک بہت بڑا کئی کوس کے عرض طول میں باغ بنایا
جو اُس کے محل کی دیواروں میں ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی لگائی اور ستون جڑاؤ کے
بنائے جب تین سو برس میں وہ تیار ہوا عدن اُس کا نام رکھا۔ جب شداد نے سنا کہ تیار ہو چکا
دیکھنے کے شوق سے چلا جب نزدیک اُس کے پہنچا ایک دن شکارگاہ میں اکیلا تھا جو ایک سوار

نظر آیا اُسے دیکھ کر ڈرا سوار نے کہا کہ ای شداد باغ تونے بنایا پر تجھے دیکھنے کا حکم نہیں۔ اُس نے پوچھا کہ تو کون ہے۔ کہا کہ میں عزرائیل ہوں تیری جان قبض کرنے آیا ہوں شداد نے بہت منت کی جو اتنی فرصت دے کہ ایک نظر باغ کو دیکھوں۔ میسر نہوا۔ اور حسرت سے موا۔ اور غیب سے ایک ایسی سخت آواز آئی جو سارا لشکر اُس کا ہلاک ہوا ❊

نقل ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں کہ عبداللہ بیٹا قلابہ کا یمن کے ملک کے جنگل میں اونٹ جاتا رہا۔ وہ عدن کی طرف اونٹ ڈھونڈھتا ہوا ایک طرف کو چلا گیا اُسے دور سے ایک شہر نظر آیا دل میں کہا کہ یہاں کوئی ملیگا تو اونٹ کا احوال پوچھوں گا جب شہر کے اندر گیا تو دیکھا کہ ایک باغ ہے اور آدمی کہیں نہیں اور عجب عمارت ہے جو سونے روپے کی دیواریں ہیں اور مرصع ستون لگے ہیں اور نہریں بہتی ہیں اور درخت چاندی کے اور زمرد کے پتے اور پھل پھول لعل یاقوت کے لگے ہیں۔ اور گچھے موتیوں کے لٹکتے ہیں۔ اور راہ میں کنکروں کی بدلے موتی اور چھتیاں پڑے ہیں اور خاک سب عبیر اور عنبر ہے یہ دیکھ کر بہت حیران ہوا اور راہ میں سے کئی مشت موتی اور جواہر اُٹھا کر کمر میں باندھا اور وہاں سے پھر کر یمن میں آیا لوگوں نے جو اُس پاس جواہر دیکھا کہا کہ تو نے خزانہ پایا ہے اور شام کے حاکم پاس اُسے لائے حاکم نے احوال پوچھا اُس نے سب مفصل بیان کیا۔ حاکم نے کعب الاحبار کو بُلا کر پوچھا کہ دنیا میں کوئی ایسا بھی شہر ہے جو اُس کی عمارت سونے روپے کی ہو اور اُس میں جواہر جڑے ہوں۔ کعب الاحبار نے کہا کہ ہاں ہے اُس کی خبر قرآن میں ہے کہ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ اسے شداد بیٹے عاد نے بنایا ہے اور تیری حکومت میں ایک شخص کوتہ قد سرخ رنگ کیری آنکھوں والا جو اُس کے منھ پر تل اور گردن پر داغ ہوگا وہ اونٹ کو ڈھونڈھتا ہوا وہاں جاویگا تب حاکم نے عبداللہ کو دیکھا۔ یا کعب الاحبار نے کہا کہ قسم ہے خدا تعالیٰ کی یہ وہی ہے سو خدا تعالیٰ اپنے حبیب کو فرماتا ہے کہ دیکھا تو نے جو کیسا سلوک کیا ہے عاد کی قوم سے وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ اور ثمود کی قوم سے کیسا سلوک کیا جو وہ کاٹتے تھے پہاڑ کو وادی میں وادی ایک گانوں کا نام ہے۔ قوم ثمود ایسے زبردست تھی جو پہاڑ کو کھود کر اپنے گھر بناتے تھے اور اُس میں رہتے تھے وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ اور فرعون سے کیسا سلوک کیا جو تھا صاحب میخوں کا یعنی فرعون عذاب کرتا تھا لوگوں کو چومیخا کر کے سو وہ تینوں فرقے یعنی قوم عاد اور قوم ثمود اور فرعون جو یہ حد سے باہر گئے تھے اور بہت تکبر کرتے تھے شہروں میں یعنی ان کو سبب زور اور قوت اور دولت اور حشمت کے

بڑا غرور اور تکبر تھا فَاَکۡثَرُوۡا فِیۡہَا الۡفَسَادَ پھر بہت کی انہوں نے شہروں میں خرابی یعنی بہت
نافرمانی کی خدا تعالیٰ کی اور نبیوں سے دشمنی کی فَصَبَّ عَلَیۡہِمۡ رَبُّکَ سَوۡطَ عَذَابٍ پھر ڈالا
اُن پر تیرے پروردگار نے عذاب قمچیوں اور کوڑوں کا اِنَّ رَبَّکَ لَبِالۡمِرۡصَادِ بیشک پروردگار
تیرا ہے صاحب رستے کا یعنے رستے پر بیٹھا سب کے چلن اور حال دیکھتا ہے کا فرسب راہ چلتے ہیں
سب خدا تعالیٰ دیکھتا ہے کچھ اس سے چھپا نہیں فَاَمَّا الۡاِنۡسَانُ اِذَا مَا ابۡتَلٰىہُ رَبُّہٗ
فَاَکۡرَمَہٗ وَ نَعَّمَہٗ فَیَقُوۡلُ رَبِّیۡۤ اَکۡرَمَنِ پھر جب آدمی کو آزماتا ہے پروردگار اس کا پھر
نعمت اور دولت اور عزت دیتا ہے اس کو اور مقصود بھر لاتا ہے اس کے پھر کہتا ہے وہ آدمی
کہ میرے پروردگار نے مجھے عزت دی اور بڑا کیا وَ اَمَّاۤ اِذَا مَا ابۡتَلٰىہُ فَقَدَرَ عَلَیۡہِ رِزۡقَہٗ
فَیَقُوۡلُ رَبِّیۡۤ اَہَانَنِ اور اگر جب آزمائش کرے تو پھر تنگ کرتا ہے اس پر روزی اس کی یعنی مفلس اور
محتاج کرتا ہے تو پھر کہتا ہے وہ کہ میرے پروردگار نے خوار اور ذلیل کیا مجھے کَلَّا
نہیں بات ہے جو وہ کہتا ہے اور وہ غلط سمجھا ہے بَلۡ لَّا تُکۡرِمُوۡنَ الۡیَتِیۡمَ وَ لَا تَحٰٓضُّوۡنَ
عَلٰی طَعَامِ الۡمِسۡکِیۡنِ بلکہ تم عزت اور مہربانی نہیں کرتے یتیم کی اور حرص نہیں دلاتے اور کھلانے
فقیر محتاج کے یعنی محتاج کو نہیں کھلاتے جو اور لوگ دیکھ کر وہ بھی فقیر کو کھلاویں اس واسطے
مفلسی اور محتاجی تمکو ہوتی ہے وَ تَاۡکُلُوۡنَ التُّرَاثَ اَکۡلًا لَّمًّا اور کھاتے ہو مال ورثہ کا
بے نہایت بہت کھانا یعنے مال ورثہ کا جمع کرتے ہو بہت اور عورتوں اور بچوں کو جو اُن کا بھی
اُس میں حق ہے انہیں نہیں دیتے وَّ تُحِبُّوۡنَ الۡمَالَ حُبًّا جَمًّا اور محبت رکھتے ہو مال کی بے نہایت
محبت رکھنا کَلَّاۤ اِذَا دُکَّتِ الۡاَرۡضُ دَکًّا دَکًّا سچ ہے کہ جس وقت ٹوٹے گی زمین ٹکڑے ٹکڑے ہوگی
وَّ جَآءَ رَبُّکَ وَ الۡمَلَکُ صَفًّا صَفًّا اور آویگا حکم اور نشانیاں تیرے پروردگار کی اور فرشتے
آویں گے قطار قطار قیامت کے دن وَ جِایۡٓءَ یَوۡمَئِذٍۭ بِجَہَنَّمَ اور لائی جاویگی دوزخ اس
دن کہتے ہیں کہ ستر ہزار باگ دوزخ کی ہوگی اور ہر ایک لگام کو ستر ہزار فرشتے پکڑیگا اور لاویگا
اور دوزخ غصہ سے جوش ماریگا اور شور کرتا ہوا قیامت کے میدان میں آویگا اسوقت سب
اولیا اور انبیا ڈر سے کانپیں گے اور کہیں گے کہ نفسی نفسی یعنی ای پروردگار بخش مجکو اور حضرت
محمد مصطفے صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اسوقت جناب الٰہی میں عرض کریں گے کہ امتی امتی یعنی ای
پروردگار بخش میری امت کو اور دوزخ کہیگا کہ ای محمد صلے اللہ علیہ والہ وسلم مجھے تجھسے اور تجھکو
مجھسے کیا کام ہے حق سبحانہ تعالیٰ نے مجھے تجھ پر حرام کیا ہے یَوۡمَئِذٍ یَّتَذَکَّرُ الۡاِنۡسَانُ وَ اَنّٰی لَہُ

الذِّکْریٰ + اُس دن یاد کریگا یا نصیحت مانیگا آدمی یعنی توبہ کریگا گناہوں سے اور کب فائدہ کریگا اُسکو نصیحت کا ماننا اور توبہ کرنا اُسوقت جب دیکھیگا کہ نصیحت کا ماننا یعنی توبہ کرنا فائدہ نہیں رکھتا تب افسوس کھاکر یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ کہیگا کہ اے کیا خوب ہوتا جو پہلے بھیجتا میں نیکی اپنی جینے کے واسطے یہاں کے فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُعَذِّبُ عَذَابَہٗٓ اَحَدٌ پھر اُس دن عذاب نکریگا مانند عذاب کرنے خدا تعالیٰ کے کوئی شخص یعنی جیسا عذاب اُس دن خدا تعالیٰ کریگا کوئی نکرسکیگا وَّلَا یُوْثِقُ وَثَاقَہٗٓ اَحَدٌ + اور نہ ویسا کوئی طوق زنجیر کریگا جیسا خدا تعالیٰ طوق زنجیر کریگا اُس دن اور مومنوں کو کہیگا خدا تعالیٰ اُس دن کہ یٰٓاَیَّتُہَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً اے شخص آرام پکڑے ہوئے میری یاد سے پھر چل اپنے پروردگار کی طرف خوش باخوش یعنی تو جو دنیا میں میری یاد کرتا رہا اب آتو میرے پاس راضی مجھسے اور میں ہوں تجھسے راضی فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ پھر اندر آمیرے اچھے بندوں میں مل اور اندر آمیری بہشت میں خوشی سے اور ہمیشہ عیش کیا کر +

سُوْرَۃُ الْبَلَدِ مَکِّیَّۃٌ | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وَھِیَ عِشْرُوْنَ آیَۃً

لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ قسم ہے مجھکو اس شہر کی یعنے مکے کی قسم ہے وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِھٰذَا الْبَلَدِ اور تو اُترا ہوا ہے اس شہر میں یعنے تو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوا ہے مکے میں وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ + اور قسم ہے باپ کی اور بیٹے کی یعنی آدم علیہ السلام کی اور اُس کے اولاد کی جو انبیا ہیں اُن کی قسم ہے اور یہ سب قسمیں اس بات پر ہیں کہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدٍ بیشک پیدا کیا ہمنے آدمی کو محنت اور مصیبت اور مشقت میں یعنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے سختی سے پھر دودھ کا چھوٹنا پھر زندگانی میں محنتیں طرح طرح کی پھر موت کی مصیبت پھر گور میں جاکر خاک ہونا ان سب باتوں پر چاہیے کہ دھیان کرے اَیَحْسَبُ اَنْ لَّنْ یَّقْدِرَ عَلَیْہِ اَحَدٌ اے کیا پوچھتا ہے اور سمجھتا ہے کہ نہ قدرت پاویگا اُس پر کوئی کہتے ہیں کہ یہ آیت ابو الاسد کے حق میں ہے جو بیٹا کلدہ کا تھا وہ کہتا تھا کہ میری برابری کوئی نہیں کرسکتا سبب اُسکے جو ایسا زور تھا جو اونٹ کی یا بھینس کی کھال پر اپنے پانو رکھتا اور کئی مرد زور آور اُس کھال کو پکڑکر کھینچتے کھال کے ٹکڑے ہوتے پر اُس کے پانو سے نہ نکلتی اور وہ یَقُوْلُ اَھْلَکْتُ مَالًا لُّبَدًا کہتا ہے کہ خراب کیا میں نے بہت مال کہتے ہیں کہ لوگوں کو مال بہت کر دیا اور کہتا کہ حضرت محمد صلے اللہ

علیہ وآلہ وسلم کو طرح طرح سے تکلیف دو اور ستاؤ ان کو سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے اَیَحۡسَبُ اَنۡ لَّمۡ یَرَہٗۤ اَحَدٌ ای کیا سمجھتا ہے وہ کہ نہیں دیکھتا کوئی اُسے مال دینے کے وقت یعنی خدا تعالیٰ دیکھتا ہے اُسے اور پوچھے گا قیامت کے دن کہ یہ مال تو نے کیوں بانٹا تھا لوگوں کو اور نہیں سمجھتا اَلَمۡ نَجۡعَلۡ لَّهٗ عَیۡنَیۡنِ ۙ وَ لِسَانًا وَّ شَفَتَیۡنِ ۙ وَ هَدَیۡنٰهُ النَّجۡدَیۡنِ کیا نہیں بنائی ہم نے دو آنکھیں اس کی واسطے جو بھلائی برائی کو عالم میں دیکھتا ہے اور زبان اور دو ہونٹھ بنائے جس سے باتیں کرتا ہے اور راہ دکھائی ہم نے اسکو نیکی اور بدی کی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیج کر جو پیغمبر کا کہا مانے گا تو فَلَا اقۡتَحَمَ الۡعَقَبَةَ پھر نہ چڑھا اور نہ گذرا گھاٹی پر یعنی محنت کی راہ نہ چلا اور مشکل کام نکیا وَ مَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا الۡعَقَبَةُ اور کیا سمجھا تو کہ کیا ہے گھاٹی یعنی محنت کی راہ اور مشکل کام کیا ہے فَكُّ رَقَبَةٍ ۙ اَوۡ اِطۡعٰمٌ فِیۡ یَوۡمٍ ذِیۡ مَسۡغَبَةٍ ۙ یَّتِیۡمًا ذَا مَقۡرَبَةٍ چھڑانا ہے گردن کا یعنی بردہ آزاد کرنا ہے یا کھلانا ہے بھوک کے دنوں میں یتیم نزدیکی کو یعنی کال کے وقت ناتے دار جو بن باپ کا ہو اُسے کھلانا اَوۡ مِسۡكِیۡنًا ذَا مَتۡرَبَةٍ یا محتاج غریب بیکس کو کھلانا جو زمین پر پڑا ہو یا بیمار بیکس کی خدمت کرنی اور خبر لینی ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ تَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ وَ تَوَاصَوۡا بِالۡمَرۡحَمَةِ پھر ہووے وہ ایمان لانے والوں سے یعنی بردہ آزاد کرنے والا یا یتیم اور محتاج کا کھلانے والا کافر نہو بلکہ مسلمان ہوویں اور آپسمیں سکھانے والے ہوں محنت اور مصیبت پر صبر کرنیکو اور آپس میں سکھانے والے ہوں غریب پر رحم کرنیکو تو اُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ الۡمَیۡمَنَةِ وہی لوگ ہیں داہنی طرف والے یعنی انہیں لوگوں کے داہنے ہاتھ میں اعمالنامہ دینگے قیامت کے دن وَ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰیٰتِنَا هُمۡ اَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَةِ اور وہ لوگ جنہوں نے نمانا ہماری آیتوں کو یعنی قرآن کو جنہوں نے نمانا وہی لوگ بائیں طرف والے ہیں یعنی انھیں کو اعمالنامہ بائیں ہاتھ میں ملیں گے عَلَیۡهِمۡ نَارٌ مُّؤۡصَدَةٌ ان لوگوں پر ہے آگ دبکی ہوئی یعنی دوزخ میں ایسی جگہہ ڈالیں گے انھیں جو وہاں کا دھواں اندر سے نہ نکلے گا نہ باہر سے ہوا اندر جاوے گی

\+ + + + + + + + + + + + + +

وَهِیَ خَمۡسَ عَشۡرَةَ اٰیَةً	بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ	سُوۡرَةُ الشَّمۡسِ مَكِّیَّةٌ

وَ الشَّمۡسِ وَ ضُحٰىهَا قسم ہے سورج کی اور اس کے دھوپ چڑھنے کی وَ الۡقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا اور قسم ہے چاند کی جب کہ سورج کے پیچھے لگا آوے ہے جیسے اول کی تاریخوں میں وَ النَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا اور قسم ہے دن کی جب روشن کر دکھاوے جہان کو اور اس کا اندھیرا دور کرے

ع ۱۵

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا اور قسم ہے رات کی جب عالم کی روشنی ڈہانک لی وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا اور قسم ہے آسمان کی اور جس نے اُسے بنایا ہے وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا اور قسم ہے زمین کی اور جس نے اُسے بچھایا ہے وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا اور قسم ہے بدن آدم علیہ السلام کی اور جس نے اسکو درست اور پورا بنایا ہے فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا پہر خبر دی اس نفس کو گناہوں کی اور برائیوں اُسکے کی اور ڈرنے کی اُسکو اور بچنا گناہوں سے اُسکو یعنے سب کچہہ جتا دیا اور سمجہا دیا اُس نفس کو یعنی عقل دی نیکی بدی معلوم کرنیکی اور یہ سب قسمیں اس بات پر ہیں کہ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا بیشک چہٹکارا پایا اُس نے جس نے پاک رکہا اپنے بدن کو گناہوں سے اور نافرمانیوں سے خدا تعالیٰ کی وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا اور مقرر خراب بے نصیب اور نامراد ہوا وہ کوئی کہ جس نے کہو دیا اپنے بدن کو گناہ کر کے پہر جو کوئی گناہ اور نافرمانی کریگا خدا تعالیٰ کی اُس پہ عذاب ہوگا جیسے كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَا جہوٹہہ جانا قوم ثمود نے سرکشی اور تکبری اپنی سے صالح علیہ السلام کو یعنے قوم ثمود لغی تہی اور تکبری میں حد سے گذر گئی تہی اُس سبب حضرت صالح علیہ السلام کو کہا کہ تو جہوٹا ہے اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا جسوقت کہ اٹہا بڑا بدبخت اُنکا یعنے قدار بیٹا سالف کا اپنے یاروں سمیت تیار ہوا اونٹنی کے مارنیکو فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا پہر کہا قوم ثمود کو بہیجے ہوئے خدا تعالیٰ کے نے یعنے حضرت صالح نے کہا کہ آن کو ستاؤ مت خدا تعالیٰ کی اونٹنی کو اور اُس کے پانی کے پینے کی باری میں خلل نکرو نہیں تو تم پر عذاب آویگا سخت اُنھوں نے نمانا اور فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا پہر قوم ثمود نے جہوٹا جانا حضرت صالح کو اور کونچیں کاٹیں اونٹنی کی فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا پہر ایکا ایک عذاب سخت بہیجا اُن پر اُن کے پروردگار نے سبب گناہ اُن کے کے پہر ایکسا اور برابر کیا اُنکو یعنے چہوٹے اور بڑے غریب اور دولتمند سب کو ایکبارگی مار کر غارت کر دی وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا اور نہیں ڈرتا خدا تعالیٰ آخر کو عذاب کرنے سے کسی بدکار اور گنہگار کے یعنی ایسا کوئی نہیں جو اُس کی نافرمانی کر کے اُس کے عذاب سے بچ رہے اپنی قوت اور قدرت سے

ع ۱۵ ۱۶

سُوْرَةُ الَّيْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اِحْدٰى وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى قسم ہے رات کی جب ڈہانک لیتی ہے جہان کو اندھیری سے وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى اور قسم ہے دن کی جب کہ ظاہر اور روشن ہوتا ہے اور دور کرتا ہے اندھیری کو وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ

وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ اور قسم ہے اُس کی جس نے بنایا نر اور مادہ یعنی آدم اور حوا کو اور اُن کی اولاد کو اور یہ سب خلقت جس سے پیدا ہوئے اور یہ قسمیں اس بات پر ہیں کہ إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّىٰ بیشک تلاش اور کام تمہارے ہر طرح بکھرے ہوئے ہیں یعنے بہت طرح کے ہیں پھر اُن کے موافق بدلا ملیگا فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ ، وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ پھر جس شخص نے خیرات کی اور ڈرا خدا تعالیٰ کے عذاب سے اور سچ جانا نیک بات کو جو کلمہ طیب ہے یا قرآن اور فرمانا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا کہتے ہیں کہ اس سورے کی کئی آیتیں حضرت ابا بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں ہیں اور کئی آیتیں امیہ بن خلف کافر کے حق میں ہیں یا ابو جہل کے حق میں ✦

نقل ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ امیہ بن خلف کے غلام تھے اور ایمان لائے تھے اور امیہ کافر حضرت بلال کو بیگناہ سبب ایمان لانے کے بہت عذاب کیا کرتا تھا ایک دن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راہ میں جاتے تھے دیکھا کہ امیہ نے حضرت بلال کو گرم دھوپ میں زمین پر لٹا کہ ایک بڑا پتھر جلتا ہوا اُن کی چھاتی پر رکھا ہے اور کہتا ہے کہ بتوں کو سجدہ کر اور خدا جان اور حضرت بلال کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ایک ہے یہ حال دیکھ کر حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دل جلا اور کہا کہ ای امیہ حیف ہے تجھے جو ایسے خدا تعالیٰ کے دوست کو تو عذاب کرتا ہے اُس نے کہا کہ اگر تجھکو درد آتا ہے تو مجھسے اسکو مول لیلے انہوں نے کہا جو کتنے کو دیتا ہے اُس نے کہا قنطاس رومی کے بدلے سو قنطاس رومی خوبصورت تھا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا غلام تھا اور دس ہزار دینار کا مالک تھا اور حضرت صدیق ہمیشہ اُس رومی غلام کو کہتے تھے کہ تو مسلمان ہو تو میں تجھے آزاد کر دوں اور دس ہزار دینار تجھے بخشدوں وہ نمانتا تھا اور مسلمان نہوتا تھا اس سبب حضرت ابا بکر صدیق رضی اللہ عنہ اُس سے بیزار تھے جب وہ بات امیہ سے سنی تو بہت غنیمت جانا اور دل میں خوش ہوئے اور قنطاس رومی کو سمیت دس ہزار دینار کے امیہ کو دیا اور حضرت بلال حبشی کو لیکر امید ثواب آخرت کے اُسی وقت آزاد کیا سو خدا تعالیٰ نے یہ آیتیں اُن کی شان میں بھیجیں اور خبر دی کہ جو کوئی اپنا مال آخرت کے ثواب کے واسطے دیوے اور بدلہ اُسکا پانا آخرت میں سچ جانے تو فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ پھر اُسکو سہج میں دیوینگے آسانی کی راہ یعنے ہم وہ کام آسان کریں گے اُس پر جس سے بہشت میں جاوے اور خوشی حاصل ہو وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَىٰ ، وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَىٰ اور پھر وہ جس نے بخیلی کر کے خیرات نکی اور بے پرواہی کی اور جھوٹھا جانا بھلی بات کو یعنے کلمہ طیب کو

یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے کو جھوٹھ جانا فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰی پھر ہم آسان کرینگے
اُس پر مصیبت اور محنت یعنی وہ کام آسان کریں گے کہ جن کاموں سے مصیبت اور محنت
حاصل ہووے اور دوزخ میں جاوے وَمَا یُغْنِیْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰی اور نہ بچاویگا اور
نہ دور کریگا عذاب کو اُس سے اسکا مال جو بخیلی کرکے جمع کیا ہے جب کہ گریگا گور میں یعنی مرنے کے بعد
یہ مال دنیا کا کچھ کام نہ آویگا اِنَّ عَلَیْنَا لَلْهُدٰی بیشک ہم پر ہے راہ بتانا اور بھلا برا کہہ دینا
وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰی اور مقرر ہمارے واسطے ہے یعنے ہم مالک ہیں دنیا کے اور آخرت کے
جسکو جو کچھ چاہیں بخشیں فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰی پھر ہم ڈراتے ہیں تمکو آگ بھڑکتی شعلا زن لَا
یَصْلٰىهَاۤ اِلَّا الْاَشْقَی الَّذِیْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰی نہ اندر آویگا اُس آگ کے مگر بہت بدبخت وہ کہ
جس نے جھوٹھ جانا پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے کو اور منہ پھیرا ایمان لانے سے یعنے کافر کہ
اُس آگ میں جاویگا سوائے کافر کے کوئی نہیں جائیگا وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَی الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ
یَتَزَكّٰی اور جلد دور ہو جاویگا اُس آگ سے وہ ڈرنیوالا جسنے اپنا مال دیا خدا تعالیٰ کی راہ میں
اور چاہا اُس مال اپنے سے پاکیزگی اور ستھرائی یعنی خوشی خدا تعالیٰ کی یا بہشت کا فر کہتے ہیں کہ حضرت
بلال کا حق تھا حضرت صدیق اکبر کے اوپر اس واسطے اُنہوں نے حضرت بلال کو اس طرح مول لیکر
آزاد کیا سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤی نہ تھا کسی کا نزدیک
ابو بکر صدیق کے کچھ احسان جو بدلا دیتا یہ کافر جھوٹے ہیں ابو بکر صدیق نے صرف آخرت کی امید
اُسے لیکر آزاد کیا ہے کچھ کسی طرح دنیا کے اور دام ہونیکی غرض تھی اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ
الْاَعْلٰی مگر صرف واسطے خوشی خدا تعالیٰ کے تھا جو پروردگار اُسکا بڑا ہے بے نہایت عظمت
اور قدرت سے وَلَسَوْفَ یَرْضٰی اور ہر طرح راضی ہوگا خدا تعالیٰ صدیق سے اور دیویگا
خدا تعالیٰ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آخرت میں جو کچھ کہ وعدہ کیا ہے ❊ ❊ ❊

ع ۱ / ۱۷

سُوْرَةُ الضُّحٰی مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | اِحْدٰی عَشْرَةَ اٰیَةً

کہتے ہیں کہ کئی دن گذرے جو حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس
حکم خدا تعالیٰ کا نہ لائے کافروں نے طعنے شروع کئے اور لگے کہنے کہ خدا تعالیٰ نے محمد صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑا اور بیزار ہوا تب خدا تعالیٰ نے یہ سورہ بھیج کر انہیں جھوٹا کیا کہ
وَالضُّحٰی ۝ وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی قسم ہے دن چڑھے کی کہ جب دھوپ پھیل جاتی ہے اور

قسم رات کی کہ جسوقت اندھیرا ہوتا ہے مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى نہیں چھوڑا تجکو تیرے پروردگار نے اور نہیں بیزار ہوا ہے تجسے یہ کافر جھوٹے ہیں وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝ اور ہر طرح آخرت یعنے وہ جہان بہتر ہے تجھے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى اور جلد ہوگا جو بخشیگا تجکو پروردگار تیرا ایسی چیز کہ پھر تو راضی ہوگا یعنی خدا تعالیٰ ایسا کچھ تجھے بخشیگا جو پھر کسی چیز کی آرزو نرہیگی اور یاد کر اسوقت کو اور سمجھ کہ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ای کیا نپایا تجکو تیرے پروردگار نے بن باپ کا پھر تجھے مکان دیا رہنے کو دادا عبد المطلب کا گھر جو اس نے محبت اور شفقت سے تجھے پرورش کیا وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى اور پایا تجکو تیرے پروردگار نے راہ بھولا ہوا شام سے ملکے کی آتیکے وقت پھر راہ دکھائی تجھے وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ۝ اور پایا تجھکو مفلس اور بے خرچ پھر دولتمند کیا تجھے بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مال سے فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ پھر سو کسی بن باپ کے کو مت جھڑکی دے اور غصہ نکر ہرگز وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ اور کسی مانگنے والے کو شور مت کر اور نا امید نکر یعنے کچھ دیا کر فقیر محتاج کو اور یتیم کو دلاسا اور پیار کیا کر وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اور نعمتیں اپنے پروردگار کی یاد کر جو کیا نعمتیں خدا تعالیٰ نے تجھ پر انعام کی ہیں جو کسی رسول اور پیغمبر کو ایسی نعمتیں عطا نہیں کیں ۞

سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ای کیا ہمنے نہیں کھولا تیرے واسطے تیرے سینہ کو تو ہمارے اسرار اور بھید ہماری قدرت کے سما ویں اس میں وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝ اور رکھ لیا ہمنے یعنے اُتار لیا اور ہلکا کیا ہمنے بوجھ تیرا وہ بوجھ کہ جس سے بھاری ہو گئی پیٹھ تیری یعنی کافر جو ستاتے تھے اور دکھ دیتے تھے وہ غم اور الم دور کیا تجھے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ اور بلند کیا تیرے واسطے ہمنے نام تیرا یعنے قیامت تک اذان میں نام تیرا الکا کر لیا کریں گے اونچے مکان میں کھڑے ہوکر ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو صبر کر فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا پھر بیشک مشکل اور سختی کے ساتھ آسانی ہے اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ مقرر سختی اور مشکل کے ساتھ آسانی اور آرام ہے یہ دونو آگے پیچھے چلے آتے ہیں فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ پھر جب فارغ ہو اور چھوٹے تو لوگوں کی صحبت سے اور نصیحت کرنے سے تو پھر محنت کھینچ اور مشغول ہو دل سے عبادت میں وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۞

اور اپنے پروردگار کی طرف رغبت کر اور متوجہ ہو سب لوگوں کو دنیا کے اور تمام کاموں کو چھوڑ کر جان اور دل سے اپنے پروردگار کی یاد کر ۔

سورۃ التین مکیۃ ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ وھی ثمان آیات

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ قسم ہے انجیر کی اور قسم ہے زیتون کی ان دونوں درختوں کی قسم ہے وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ اور قسم ہے طور سینا کی طور سینا نام اُس پہاڑ کا ہے جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام جاکر خدا تعالیٰ سے باتیں کرتے تھے وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ اور قسم ہے اس شہر امن دیئے ہوئے کی یعنے مکے کی قسم ہے کہ جس میں حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے ہیں سو مکے میں لڑائی اور تلوار چلانا حرام ہے اور یہ قسمیں اس بات پر ہیں کہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْۤ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ بیشک ہم نے پیدا کیا آدمی کو بیچ بہت اچھی صورت بنانے کے یعنی آدمی کو سب حیوانوں میں خوبصورت بنایا ہے ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ پھر اسکو پھیر ڈالا نیچے سے نیچے والا یعنی ہم نے اُسے نیچے سب نیچوں سے یعنے سب سے خوبصورت بناکر سب سے نیچے پہنچایا اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ مگر ان لوگوں کو جو ایمان لائے خدا تعالیٰ پر اور اس کے پیغمبر کو سچا جانا اور اُس کا حکم بجالائے اور نیک کام کئے پھر ان لوگوں کو ہے بدلا کم نہ ہونے والا یعنے ایمان اور نیک کاموں کے بدلے ایسی نعمت دیویں گے جو کبھی کم نہ ہوگی فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ پھر کس چیز کو جھٹلاتا ہے تو اے منکر قیامت کے پیچھے ظاہر ہونے ایسی دلیلوں اور انصاف کے اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ کیا نہیں ہے خدا تعالیٰ سب حاکموں سے بہت اچھا حاکم کہ جو چاہے سو کرے اس سورۃ کو پڑھ کر کہے کہ بلٰی وانا علیٰ ذٰلک من الشاہدین یعنی ہاں ہے تو قدرت رکھنے والا سب چیز پر

سورۃ العلق مکیۃ ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ وھی تسع عشرۃ آیۃ

کہتے ہیں کہ پہلے پہل جو قرآن اترنا شروع ہوا تو اول پانچ آیتیں اس سورہ کی آئی تھیں سو بیان اس کا یوں ہے کہ ہمیشہ سے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک پہاڑ کی کھوہ میں جو اُس کا نام غار حرا تھا اُس میں اکیلے جاکر خدا تعالیٰ کی بندگی کیا کرتے تھے ایک دن اچانک وہاں حضرت جبرئیل علیہ السلام نظر آئے اور کہا اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا تعالیٰ نے تیرے پاس مجھے بھیجا ہے کہ میں تجھے خبر دوں کہ تو رسول خدا تعالیٰ کا ہے اس بات پر پھر کہا حضرت جبرئیل علیہ السلام

کہ اقرء یعنی پڑھ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا کہ مَا اَنَا بِقَارِیٍٔ یعنی میں پڑھا ہوا نہیں ہوں
حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اُنہوں کے دونوں بازو پکڑکر پھر کہا کہ اقرا انہوں نے پھر وہی کہا کہ
مَا اَنَا بِقَارِیٍٔ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اُنہیں زور سے پکڑکر ہلایا اور وہی کہا حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیہوش ہوئے پھر جب حضرت کو ہوش آیا تو پھر حضرت جبرئیل نے کہا کہ
اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ پڑھ ساتھ نام اُس پروردگار اپنے کے جس نے تجھے پیدا کیا
اور سارے عالم کو اور خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ پیدا کیا آدمی کی خلقت کو جمے ہوئے لہو کی
بوٹی سے اور اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ پڑھ اور پروردگار تیرا بہت بڑا ہے
سب بڑوں سے وہ خدا تعالیٰ جس نے سکھایا لکھنا قلم سے لکھنے والوں کو اور علم کو قید کیا کتابوں میں
لکھنے سے کہتے ہیں کہ اوّل حضرت ادریس علیہ السلام نے لکھا ہے اُن سے پہلے کوئی لکھنا نجانتا
تھا اور خدا تعالیٰ نے عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ سکھایا آدمی کو اور وہ خبر دی جو نجانتا تھا كَلَّا
اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰی سچ ہے کہ بیشک آدمی یعنی ابوجہل ہر طرح حد سے باہر گیا ہوا ہے تکبری
میں یعنی حد سے زیادہ تکبری کرتا ہے اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰی اُس سبب جو دیکھتا ہے وہ اپنے
تئیں دولتمند اور یہ تکبری کرنا دولت پر بہت بُرا ہے کس واسطے کہ اِنَّ اِلٰی رَبِّكَ الرُّجْعٰی
بیشک طرف پروردگار تیرے کے پھر پھرنا ہے سب کو وہاں دولت کچھ کام نہ آویگی مگر جو بھلے
اور نیک کام کئے ہوں گے وہی کام آویں گے اُس وقت کہتے ہیں کہ ابوجہل لعین نے کہا تھا
کہ اگر میں محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسجد میں مکے کی نماز پڑھتے دیکھوں میں تو ایسا بڑا سلوک کروں
جو پھر اُس میں جان باقی نرہے ایک دن حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسی مسجد میں نماز پڑھتے
تھے جو اُس لعین کو خبر پہنچی اور بے ادبی کا ارادہ کر کے آیا پاس آن کر اُلٹا بھاگا اور رنگ زرد
ہو گیا اور کانپنے لگا لوگوں نے پوچھا کہ تجھے کیا ہوا کہا کہ میں نے اپنے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے بیچ میں ایک کھائی آگ کی بھری ہوئی دیکھی اور اُس میں ایک اژدہا منھ پھاڑے ہوئے
نظر آیا جو دوڑا میری طرف اُس سبب بھاگا میں یہ خبر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی حضرت
نے فرمایا کہ اگر ابوجہل نہ بھاگتا اور آگے قدم رکھتا تو فرشتے اُسے پکڑ کر آگ میں ڈالتے اتنے میں
یہ آیت اتری کہ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰی عَبْدًا اِذَا صَلّٰی ای دیکھا تو نے اُسکو جو منع کرتا تھا
بندے خاص محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ جسوقت نماز پڑھتا تھا اَرَءَیْتَ اِنْ كَانَ عَلَی الْهُدٰۤی
اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰی ای دیکھا تو نے اگر ہوتا وہ نماز کا منع کرنیوالا اوپر سیدھی راہ کے یا کہتا

لوگوں کو نصیحت کرے کہ ڈرو اَرَءَیْتَ اِنْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی ای دیکھتا ہے تو کہ اگر تجھے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا قرآن کو جھوٹھ جانا ابوجہل نے اور منہ پھیرا ایمان سے تو کیسے عذاب کے لائق ہوا اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی ای کیا نہیں جانتا ابوجہل وہ کہ بیشک خدا تعالی دیکھتا ہے اس کے کاموں کو اور رہا ناہے اس کے ارادے اور خواہش کو کہتے ہیں کہ لفظ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی سے وعدہ رحمت کا بھی اور عذاب کا بھی معلوم ہوتا ہے یعنے ای بندگی کرنیوالے بندگی کر جو خدا تعالی تجھے دیکھتا ہے اور ای گنہگار توبہ کر جو خدا تعالی تجھے دیکھتا ہے نقل ہے کہ ایک بار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابوجہل نے نماز پڑھتے دیکھا اور کہا کہ میں نے تجھے منع نہیں کیا کہ نماز نہ پڑھا کر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوجہل کو بہت ڈرایا دنیا اور آخرت کے عذاب سے ابوجہل نے کہا کہ تو مجھے ڈراتا ہے جو کئی مفلس اور غریب تیرے رفیق ہیں اور میرے یار مجلس کے سب اشراف اور دولتمند ہیں اتنے میں یہ آیت اتری کہ کَلَّا لَئِنْ لَّمْ یَنْتَہِ لَنَسْفَعًا م بِالنَّاصِیَۃِ سچ ہے کہ اگر ابوجہل نمانے تیرا کہنا اور موقوف نکرے دکھ دینا تیرا ای محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ہر طرح پکڑ کر کھینچونگا میں اس کے ماتھے کے بال نَاصِیَۃٍ کَاذِبَۃٍ خَاطِئَۃٍ ماتھا جھوٹے گنہگار کا یعنے اس جھوٹے گنہگار کے ماتھے کے بال پکڑ کر گھسیٹتا ہوا دوزخ میں ڈالونگا فَلْیَدْعُ نَادِیَہٗ پھر گو پکارے ابوجہل اپنے یاروں کو مجلس کے کچھ فائدہ نہو گا بلکہ وہ آپ عذاب میں گرفتار ہوں گے اپنے گناہوں کے سبب سَنَدْعُ الزَّبَانِیَۃَ جلد ہوگا جو ہم پکاریں گے دوزخ کے دربانوں کو تو ابوجہل کو دوزخ میں لیجاویں گے پکڑ کر زور سے کَلَّا نہ وہ سچ ہے جو وہ سمجھا ہے کہ رفیق اور دوست اسوقت کام آوینگے لَا تُطِعْہُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ تابعداری مت کر تو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسکا کہا مت مان اور خدا تعالی کی بندگی کر اور نماز پڑھ اور سجدہ کیا کر ہمیشہ خدا تعالی کو اور نزدیک ہو اور رہا پاس پنج نماز اور سجدہ کی راہ سے یہ سجدہ چودھواں ہے اور آخری ہے قرآن شریف کے سجدوں سے

ع ۱۹ ۲۱ ۱ ع

سورۃ القدر مکیۃ　بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　وھی خمس آیات

ایک دن حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحابوں سے کہا کہ ایک ایک آدمی نے بنی اسرائیل کی قوم سے ہزار ہزار مہینے ہتھیار باندھ کر خدا تعالی کی راہ میں کافروں سے لڑائی کی ہے اصحابوں نے تعجب سے افسوس کھا کر کہا کہ ہمیں ایسی چھوٹی عمر میں وہ نعمت بڑی کیونکر نصیب ہو خدا تعالی نے

یہ سورہ بھیجا کہ اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةِ الۡقَدۡرِ ہمنے بھیجا قرآن کو بیچ رات قدر کے یعنے اوس رات کی بڑی عزت اور مرتبہ ہے خدا تعالیٰ کے پاس سو اس رات قرآن شریف کو لوح محفوظ سے بھیجا پہلے آسمان پر جس میں چاند ہے پھر وہاں سے ایک ایک آیت یا ایک ایک سورہ جسقدر ضرور ہوتا تھا حضرت جبرئیل علیہ السلام حکم الٰہی سے لاتے تھے سو وہ تیئیس برس میں سب اتر چکا زمین پر وَمَآ اَدۡرٰٮكَ مَا لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ اور کس چیز نے جتایا تجھے کہ کیا ہے شب قدر لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ خَيۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ شب قدر بہت اچھی ہے ہزار مہینے سے خدا تعالیٰ کے نزدیک یعنے بنی اسرائیل جو ہزار مہینے خدا تعالیٰ کی راہ میں لڑتے تھے اور خدا تعالیٰ نے اس محنت اور جان دینے کا بدلا جو انہیں دیا ہے اگر کوئی اس رات کو پاوے اور خدا تعالیٰ کی بندگی کرے تو اتنا ہی ثواب اسکو ملے بلکہ اس سے زیادہ خدا تعالیٰ اسے ثواب دیوے اپنے فضل و کرم سے تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓٮِٕكَةُ وَالرُّوۡحُ فِيۡهَا اترتے ہیں سب فرشتے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام بھی اس رات کو اترتے ہیں اور ساری زمین پر بھر جاتی ہیں اور یہ سب فرشتے اور روح فرشتے بھی اترتے ہیں بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ ۚ مِّنۡ كُلِّ اَمۡرٍ ساتھ حکم پروردگار اپنے کے واسطے ہر کام بڑوں کے سَلٰمٌ ۛ هِىَ حَتّٰى مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ سلامتی ہے اس رات کو سب آفات اور بلیات سے اور بہت نعمتیں اترتی ہیں اس رات جب تلک ظاہر ہووے روشنی فجر کی یعنی ساری وہ رات سب آفتوں سے امن میں ہے

سُوۡرَةُ الۡبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ وَهِيَ ثَمَانُ اٰيٰتٍ

لَمۡ يَكُنِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ وَالۡمُشۡرِكِيۡنَ مُنۡفَكِّيۡنَ ٭ نہ تھے وہ لوگ جو کافر ہوئے کتاب والوں سے یعنے یہودی اور نصرانی اور مشرک چھوڑنے والے اپنے دین کے نہ تھے حَتّٰى تَاۡتِيَهُمُ الۡبَيِّنَةُ ۙ جب تلک کہ آیا ان پاس دین روشن یعنے جب تک قرآن نہ اترا تھا اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ پیدا ہوئے تھے تب تک یہ سب یہودی اور نصاریٰ اور مشرک اپنے دین پر تھے پھر جب یہ قرآن اور پیغمبر پیدا ہوئے جسے خدا تعالیٰ نے توفیق دی وہ مسلمان ہوا اور باقی حسد سے خراب ہوئے اور یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رَسُوۡلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتۡلُوۡا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ فِيۡهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ؕ بھیجا ہوا ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے جو پڑھتا ہے اپنے امت کے آگے کتابیں یا سورے پاکیزہ اور ستھری سب عیبوں سے سو اسمیں لکھا ہوا ہے سچ اور درست جو کوئی بات اسمیں کچی نہیں وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡهُمُ الۡبَيِّنَةُ ؕ

اور نہ ہوئے تھے جدا جدا دین میں مگر پیچھے اس کے جو آیا ان پاس دین روشن یعنی جب تک محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا نہ ہوئے تھے تو سب یہودی اور نصاریٰ سچ جانتے تھے کہ آخری زمانے کا
پیغمبر پیدا ہوگا اور اس کے پیدا ہونے کا وقت نزدیک ہے یہ ان کی کتابوں میں لکھا تھا پھر جب
حضرت پیدا ہوئے تو حسد سے ایمان نہ لائے اور جدا جدا دین اختیار کیا وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا
اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ اور نہیں کہا
کسی کتاب والے کو مگر یہی کہ بندگی کرو خدائے تعالیٰ کی پاک کرکے اپنے دین کو خدائے تعالیٰ کے واسطے
سب دینوں سے پھر کر اور سب دینوں کو چھوڑ کر خدائے تعالیٰ کو وحدہ لاشریک جانو اور نماز پڑھو
ہمیشہ پانچوں وقت کی اور زکوٰۃ دو مال کی اور یہی دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درست اور مضبوط ہے
توریت اور انجیل میں یہی لکھا ہے کہ خدائے تعالیٰ کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو اور ایک جانو خدائے تعالیٰ کو
اور آخری زمانے کے پیغمبر کا دین سچ ہے اسے قبول کرو اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ
وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ بیشک وہ لوگ جو کافر ہوئے اور ایمان
نہ لائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہود اور نصاریٰ کی قوم اور جو شریک کرتے ہیں خدائے تعالیٰ کے
ساتھ کسی کو یعنی بتوں کو پوجنے والے بھی دوزخ کی آگ میں ہوں گے ہمیشہ رہیں گے اسی آگ میں
وہی لوگ ہیں بہت بری پیدائش اور بری خلقت اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ
هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور کئے نیک کام وہی لوگ ہیں بہت اچھی
پیدائش اور خلقت جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَآ اَبَدًا بدلا ہے ان لوگوں کا ان کے خدائے تعالیٰ کے پاس سو وہ بدلا باغ ہیں نعمتوں کے
بھرے ہوئے جو کبھی کم نہ ہوں ہمیشہ ہی ہیں اس باغ میں درختوں اور محلوں کے نیچے نہریں ہمیشہ
رہیں گی وہ ایمان لانے والے ان باغوں میں جو کبھی وہاں سے نہ نکلیں گے رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ
رَضُوْا عَنْهُ خوش رہیگا خدائے تعالیٰ ان لوگوں سے اور ان کی بندگی قبول کریگا اور وہ راضی ہوں گے
خدائے تعالیٰ سے اور ہمیشہ عیش کیا کریں گے اور یہ بہشت عدن اور وہاں کی نعمتیں ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ
واسطے اس شخص کے ہیں جو ڈرے خدائے تعالیٰ کے عذاب سے اور اس کے حکم سب بجا لاوے
اور نافرمانی نہ کرے اور تابعداری کرے اس کے بھیجے ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی +

ع ۸

سورۃ الزلزال مدنیۃ　بسم اللہ الرحمن الرحیم　وھی ثمان اٰیات

سورہ اذا زلزلت

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا جسوقت ہلائی جاویگی زمین ہلانا اسکا یعنے بڑا بھونچال آوے گا نزدیک قیامت کے جوسب عمارتیں گریں گی اور زمین پھٹے گی وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۞ ۞ اور باہر لاویگی زمین بھاری بوجھ اپنے یعنے جتنے مُردے اور خزانیں اس میں گڑے ہیں سب باہر نکال ڈالے گی وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۞ اور کہیگا آدمی یعنے سب آدمی کہیں گے یہ حال دیکھ کر جو کیا ہوا زمین کو جو اس میں سے خزانے نکلنے لگے یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا اس دن زمین باتیں کریگی خبریں دیویگی جو کچھ اس پر گذرا ہوگا اور جو کچھ اس میں چھپا ہوگا ان سب کی خبر کہے گی خدا تعالیٰ اسے زبان دیویگا بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۞ سبب اس کے جو پروردگار تیرا حکم کریگا زمین کو جو خبریں کہو اور باتیں کرو یَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ اس دن پھریں گے لوگ حساب دینے کی جگہ سے کوئی کہیں کوئی کہیں جاویگا کوئی بائیں طرف کوئی داہنی طرف کو پھریگا دیکھیں گے سب لوگ کئے ہوئے اپنے کاموں کو ہر ایک جو کچھ دنیا میں نیکی بدی کی ہوگی سب اسکے آگے آویگی فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ پھر جس نے کی برابر ننھی چھوٹی کی نیکی اور بھلائی دیکھے گا بدلا اسکا وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ اور جس کسی نے کیا برابر ننھی چھوٹی کی برا کام دیکھے گا بدلا اس کے برابر تول سکے ۞ ۞ ۞ ۞

سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منذر بیٹے عمر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کتنے اصحابیوں پر سردار کر کے بنی کنانہ کی قوم پر بھیجا تھا اور فرمایا کہ فلانے دن صبح کے وقت ان کو جا کر لوٹنا اور اس دن منذر یہاں پھر آئیو یہ بات انہوں نے قبول کی اور موافق حکم کے کیا اور پھر آنے کے وقت راہ میں ایک نالا چڑھا تھا اس سبب دیر ہوئی اور وعدہ سے منذر مدینہ میں نہ پہنچے منافقوں نے طعنے شروع کر کے کہنے لگے کہ وہ سب مارے گئے ان میں کوئی نہ بچا جو ان کی خبر لاتا اس بات سے مسلمان غمگین ہوئے خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کی تسلی کے واسطے یہ سورۃ بھیج کر ان سواروں کی خبر دی وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا قسم ہے گھوڑوں چلنے والوں کی جو وقت دوڑنے کے ہانپتے تھے اور ہنہناتے تھے فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا پھر باہر لانے والے آگ کے پتھر میں سے اپنے سُم سے آگ باہر لانا خوب فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا پھر قسم ہے صبح کے وقت لوٹنے والوں کی یعنے منذر انصاری اور اس کے ہمراہیوں کی فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا پھر اٹھایا ان گھوڑوں نے فجر ہی سے گرد اور غبار

گرد اُس قبیلہ بنی کنانہ کے فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۙ پھر آلیا اُسیوقت سب دشمنوں کو دیکھ کر اور
لوٹا اُن کو اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۚ بیشک آدمی یعنے منافق اپنے پروردگار کے تئیں ناشکری
کرنیوالا ہے وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۚ اور بیشک وہ اوپر ان باتوں کے گواہ ہے وَاِنَّهٗ لِحُبِّ
الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۗ اور بیشک وہ واسطے محبت مال کے سخت ہے یعنے بہت دوستی رکھتا ہے
مال سے اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِى الْقُبُوْرِ ۙ کیا نہیں جانتا کہ جسوقت اُٹھیگا اور باہر نکلے گا
جو کچھ ہے گوروں میں یعنے جبکہ سب مُردے زمین میں سے زندہ ہو کر اُٹھیں گے حساب دینے کو
وَحُصِّلَ مَا فِى الصُّدُوْرِ ۙ اور موجود اور ظاہر ہوگا جو کچھ کہ ہے سینوں میں یعنے نیکی اور بدی
اور حسد اور بخل اور کینہ مسلمانوں کا اور محبت دولت کی دلوں میں جو سب ظاہر ہوگی اور بدلا
سب کا ہر ایک چیز کے برابر اُس دن ملیگا اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ بیشک پروردگار ان کا
ان کے کاموں سے اور ان کی باتوں سے اُس دن خبر رکھنے والا ہے یعنے کسی چیز کا بدلا موقوف
نکریگا اور کوئی نہ بھولے گا اور بدلا دینے کی قدرت رکھتا ہے ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

سورۃ القارعۃ مکیۃ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وهی احدیٰ عشرۃ اٰیۃ

اَلْقَارِعَةُ ۙ مَا الْقَارِعَةُ ۚ دن کوٹنے والا کیا ہے دن کوٹنے والا وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۗ
اور کس چیز نے جتایا تجکو کہ کیا ہے دن کوٹنے والا قارعہ نام ہے قیامت کے دن کا جو کوٹے گا
لوگوں کے دلوں کو ہولوں سے اور ڈر سے يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۙ جس دن
ہوویگی سختی قیامت کی سے لوگ جیسے پھنگی پھیلے ہوئے حیران پریشان خراب حال وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ
كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۗ اور ہوں گے پہاڑ اُس دن خوف الٰہی سے جیسے اون یا روئی رنگین
دھنکی ہوئی یعنے جس طرح دھنیا روئی دھنتا ہے اور اُسکے دھنکنے سے روئی اڑتی ہے ویسا ہی
پہاڑوں کا حال ہوگا فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ فَهُوَ فِىْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۗ پھر جس کا اُس دن بھاری
ہوگا پلہ ترازو کا نیک کاموں سے پھر وہ اچھی گذران میں ہوگا قیامت کے دن ترازو کھڑی ہوگی
اور ہر آدمی کی نیکیاں ایک پلہ میں اور بدیاں دوسرے پلہ میں رکھ کر تولیں گے پھر جسکی نیکیوں کا
پلہ بھاری ہوگا وہ ہمیشہ عیش کریگا وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۗ اور جس کا نیکیوں کا
پلہ ہلکا ہوگا پھر ہوگی جگہ رہنے اُسکے کی ہاویہ وہ دوزخ میں ایک مکان ہے اُسکا نام ہاویہ
وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۗ نَارٌ حَامِيَةٌ ۠ اور تجھے کس چیز نے جتایا جو کیا ہے ہاویہ ایک آگ ہے بہت تیز خوب جلانیوالی

سورۃ التکاثر مکیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وھی ثمان آیات

کہتے ہیں کہ عبد مناف کی اولاد اور بیٹے سہم یہ دو فرقہ آپس میں اپنی شیخی اور بڑائی کرتے تھے اور ہر ایک فرقہ کے لوگ کہتے تھے جو ہماری قوم کے لوگ بہت ہیں جب حساب کیا تو عبد مناف کی اولاد کے لوگ بہت ہوئے بیٹے سہم کی قوم نے کہا کہ ہمارے لوگ پہلے اسلام ہونے سے بہت موئے ہیں جب مردوں اور زندوں کو ملا کر شمار کیا تو بیٹے سہم کی قوم کے لوگ بہت ہوئے خدا تعالیٰ نے یہ سورہ بھیجا کہ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ؕ مشغول کیا تم کو بڑائی کرنی بہت ہونے قوم کی نے یہاں تک کہ قبرستان تلک اور مردوں کو بھی شمار میں کیا كَلَّا یہ کام کی بات ہے جو کرتے ہو سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؕ جلد ہوگا جو جانو گے آخر کو یہ بڑائی کرنا اور بہت ہونا قوم کا مرنے کے وقت پھر سچ ہے کہ جلد ہوگا جو جانو گے تقصیر اور بیوقوفی اپنی اور پچھتاؤ گے كَلَّا نہ یہ چاہیے کہ بڑائی کرو اپنی لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ؕ ہر طرح جانو گے اپنا حال جاننا سچ اور درست جو کچھ شبہ اور شک نہ رہے گا اس وقت کچھ بڑائی اور بہت ہونا اپنے لوگوں کا کچھ کام نہ آویگا لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۙ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۙ ـــ ہر طرح دیکھو گے دوزخ کو پھر ہر طرح مقرر دیکھو گے اپنی آنکھوں سے صریحا اور بعد حساب کے قیامت کو سب نیک اور بدخلقت دوزخ پر سے چلی جاوینگی اور دیکھیگی اچھی طرح ظاہر کھلا ہوا ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۟ پھر ہر طرح پوچھا جاوے گا اس دن نعمتوں سے دنیا کی جو عیش کئے تھے سب کا حساب لیا جاویگا

ع ۱ / ۲۸

سورۃ العصر مکیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وھی ثلث آیات

وَالْعَصْرِ ۙ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۙ قسم ہے زمانے کی یا عصر کے نماز کی کہ بیشک آدمی ہر طرح نقصان میں ہے سبب آرزو اور محبت دنیا کی اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور کرتے ہیں اچھے کام وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ اور نصیحت کرتے ہیں آپس میں ساتھ سچی بات کے جو تابعداری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۟ اور نصیحت کرتے ہیں آپس میں ساتھ صبر کے یعنے نصیحت کرتے ہیں کہ بندگی خدا تعالیٰ کی کرو اور گناہوں سے بچو کہتے ہیں کہ لفی خسر ابو جہل لعین کے حق میں ہے اور الا الذین آمنوا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ع ۱ / ۲۹

کی شان میں ہے اور وعملوا الصلحت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شان میں ہے
اور وتواصوا بالحق حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صفت ہے اور وتواصوا بالصبر
حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ کی خصلت ہے رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ⁂

سورۃ الھمزۃ مکیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وھی تسع اٰیات

کہتے ہیں کہ اخنس بیٹا شریق کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روبرو بُرا کہتا اور ولید بیٹا مغیرہ کا پیچھے زبون کہتا تہا خدا تعالیٰ ان کے حق میں فرماتا ہے کہ ویل لکل ھمزۃ لمزۃ ۝ افسوس اور خرابی ہر عیب کرنیوالے کو اور غیبت کرنیوالے کو یا طعنہ دینے والیکو جو ہاتھ سے یا آنکھ سے اشارہ کرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طعنے سے الذی جمع مالا وعددہ ۝ وہ عیب کرنے والا جو جمع کرتا ہے مال کو اور گن گن کر رکھ چھوڑتا ہے اور یحسب ان مالہ اخلدہ ۝ بوجہتا ہے اور گمان کرتا ہے کہ وہ مال جمع کیا ہوا ہمیشہ رہے گا اس کا اس کے پاس کلا نہ وہ بات ہے جو اس نے سمجھی ہے کہ مال جمع کیا ہوا اس کے کام آویگا مرنے کے بعد بلکہ لینبذن فی الحطمۃ ہر طرح ڈالا جاویگا یعنی ڈالیں گے اسے حطمہ میں ایک مکان ہے دوزخ میں جو اس کا نام حطمہ ہے وما ادرٰک ما الحطمۃ ۝ اور کس چیز نے جتایا تجکو جو کیا ہے حطمہ نار اللہ الموقدۃ التی تطلع علی الافئدۃ ۝ ایک آگ ہے بھڑکائی ہوئی خدا تعالیٰ کی وہ آگ جو ظاہر ہوگی اور غالب ہوگی دلوں پر کافروں کے جو ہمیشہ ان دلوں میں بُرے گمان اور خیال اور حسد اور دشمنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور مومنوں کی بھری ہوئی رہتی ہے انھا علیھم مؤصدۃ ۝ فی عمد ممددۃ ۝ بیشک وہ آگ کافروں کی اوپر بندہی ہوئی ہے لمبے ستون ہیں جنسے اس مکان کا دروازہ ستونوں لمبوں سے بندہے مضبوط جو کسی طرح نہ کہلے گا کہ اس میں سے کافر نکل سکیں ⁂

ع ۱ ۹ ۲۹

سورۃ الفیل مکیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وھی خمس اٰیات

صحیح روایت سے نقل ہے جو ابرہہ بیٹا سباح کا نجاشی بادشاہ حبش کی طرف سے یمن کا حاکم تہا جب موسم حج کا آیا قافلہ ہر طرف سے مکے کو جانے لگے ابرہہ نے معلوم کیا کہ ان لوگوں کی غرض زیارت مکے کی ہے اُسے حسد آیا اور چاہا کہ ویسا ہی ایک اور مکان بناوے اور

جو کچھ حاجی نذر لاتے ہیں وہ سب آپ لیوے یہ دل میں مقرر کرکے ایک مکان بنایا سنگ مرمر کا
اور نگینے اُس میں لگائے اور جڑاؤ کیا اور بہت اچھا اور پاکیزہ اور خوبصورت تیار کیا اور اُسکا نام
کلیسائی قلیس رکھا اور سب لوگوں کو کہا کہ اسی کو طواف کیا کرو اور مکے کی زیارت چھوڑو اگرچہ یہہ
اُسکا پوجنا قریشیوں کو برا لگتا تھا لیکن لاچاری سے چپ تھے ایک شخص بنی کنانہ کی قوم سے اوس
کلیسہ میں جاکر خادم بنا اور اُسی میں رہنے لگا ایک دن وقت پاکر اُس نے اُس کلیسہ کو بہت سی
گندگی مل کر بھاگ گیا یہ خبر سب طرف مشہور ہوئی لوگوں نے اُس کی زیارت موقوف کی اور دل
سب کا بیزار ہوا جب یہ بات ابرہہ نے سُنی بہت اُسے غصہ آیا اور کہا یہ قریشیوں کی شرارت
ہے پھر لشکر اور ہاتھی لیکر واسطے ڈہانے مکے معظمہ کے کوچ کیا اور ایک بہت بڑا ہاتھی تھا
محمودا نام اُسے سب ہاتھیوں کے آگے کیا مکے کے نزدیک آن کر سارے قریشیوں کے اونٹ
دنبے ۔ بکریاں سب کو لوٹ لیا اور مکے کے اشراف بھاگ کر پہاڑوں پر چڑھ گئے اور ابرہہ
صبح کے وقت سے فوج لیکر اور ہاتھیوں کو آگے کیا اور محمودا ہاتھی کو سب ہاتھیوں کے آگے کیا
مکے کے ڈہانے کا ارادہ کرکے سوار ہوا جب شہر کے پاس پہنچا ۔ محمودا نے شہر کی طرف سے مونہہ پھیر کر
لشکر کی طرف چلا اور سب ہاتھی اُسکے پیچھے چلے مہاوتوں نے بہتیرا پھیرا ہرگز ہاتھی مکے کی طرف
نہ پھرے ابرہہ حیران اور لاچار ہوا اور قریش پہاڑوں پر چڑھے ہوئے تماشا دیکھتے تھے جو آخر کو
کیا ہوگا جو ایکا ایک دریا کی طرف سے ایک ٹکڑی جانوروں کی پیدا ہوئی جو رنگ اُن کا سیاہ
اور گردن سبز تھی اُن جانوروں نے آن کر اُس سارے لشکر کو مار ڈالا جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے
اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحٰبِ الْفِيْلِ ای کیا نہیں دیکھا تو نے یا نہیں جانتا تو جو کیسا کام کیا
تیرے پروردگار نے ہاتھیوں والوں سے یعنی ابرہہ اور اُس کے لشکر سے اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ
فِيْ تَضْلِيْلٍ ای کیا نکیا اُن کے مکر کو خرابی اور خرابی میں یعنے وہ جو مکے کے ڈہانے کو آئے تھے
اُن کا کیا حال کیا وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ اور بھیجا ابرہہ کے لشکر پر دریا کے کنارے سے
اُڑنے والے جانوروں کو گروہ گروہ ٹکڑیاں کی ٹکڑیاں کہتے ہیں کہ چونچ اُن کی زرد اور پنجے اُن کے
کُتے کے سے اور سر اُن کا باز یا شکرے کا سا تھا اُن جانوروں کو سو وہ جانور تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ
مِّنْ سِجِّيْلٍ پھینکتے تھے اُس لشکر کے لوگوں پر ڈلے مٹی کے سخت جیسے پتھر فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ
مَّاْكُوْلٍ پھر کیا خدا تعالیٰ نے اُس لشکر کے لوگوں کو اُن پتھروں سے جیسے گھاس کے پتے ٹوٹے
سوکھے ہوئے نکمے پڑے خراب کہائے ہوئے جھڑے کہتے ہیں ہر ایک جانور پاس تین پتھر تھے

ع ۵ / ۲۰

ایک چونچ میں اور دو دونوں پنجوں میں تھے اور جسکو وہ پتھر لگتا تھا بالکل جاتا تھا اور ہر پتھر پر نام ہر ایک کا اُس لشکر کے لوگوں سے جو مکے معظمہ کو ڈہانے آئے تھے لکہا تھا جب ابرہہ نے یہ حال دیکھا کر سارا لشکر سمیت ہاتھیوں کے غارت ہوا اور سب مر گئے تب حبش کو اکیلا بھاگا اور وہ جانور جس پاس اُس کے نام کا پتھر تھا اُس کے پیچھے حبش تلک چلا گیا - ابرہہ نے جا کر نجاشی بادشاہ سے یہ سب احوال مفصل کہا - نجاشی سُنکر حیران ہوا اور پوچھا کہ وہ کیسے جانور تھے ابرہہ کی نظر جو اُس جانور پر لگی کہا ای بادشاہ دیکھو یہ ایک اُن جانوروں سے ہے اور اُس جانور نے پتھر ابرہہ کے سر پر پھینکا اور بادشاہ کے روبرو ابرہہ موا یہ حال نجاشی نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور خوف کیا بے نہایت ÷

سُوْرَةُ الْقُرَيْشِ مَكِّيَّةٌ　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　وَهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ

قریش سوداگری کے واسطے ہر برس میں دو سفر کرتے تھے جاڑے میں یمن کی طرف اور گرمی میں شام کی طرف جاتے تھے اور سب جگہہ لوگ اُن کی حرمت مکے میں رہنے کے سبب کرتے تھے سو خدا تعالیٰ اپنی نعمتوں کو اُن پر بیان کر کے فرماتا ہے کہ لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ۙ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ ۚ واسطے ملنے قریش کے آپس میں ملنا انہوں کا مسافری سے جاڑے میں یمن کی طرف اور گرمی میں شام کی طرف اور سب جگہہ عزت پانا مکے میں رہنے کے سبب فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِ ۙ پھر چاہیئے کہ بندگی اور فرمانبرداری کریں اس گھر کے صاحب کی یعنے ان کو جو مکے میں رہنے کے سبب عزت ہے تو چاہیے کہ مکے کے صاحب کو جو وہ خدا تعالیٰ ایسے احسان کرتا ہے اور یہ بتوں کو پوجتے ہیں جو بتوں کے پوجنے سے کچھہ حاصل نہیں اور وہ مکے کا صاحب الَّذِیْۤ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ۬ وَّ اٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۠ وہ خدا تعالیٰ ہے جس نے کھانے کو دیا اُن کو بھوک کے وقت اور امن دیا ڈر کے وقت ÷ ÷ ÷ ÷ ÷ ÷ ÷ ÷ ÷ ÷

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　وَهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ

کہتے ہیں کہ آدہی سورہ کافروں کے حق میں ہے اور آدہی آخر کی منافقوں کے احوال میں ہے اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُكَذِّبُ بِالدِّیْنِ ÷ ای دیکہا تو نے اور جانا تو نے اسکو جو جھوٹھہ جانتا ہے قیامت کے دن کو اور سچ نہیں جانتا کہ وہ دن مقرر ہونیوالا ہے فَذٰلِكَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ پھر وہ شخص ایسا ہے جو غصہ کر کے نکال دیتا ہے یتیم کو کہتے ہیں کہ مکے کے سردار دیتے ایک کافر نے

اونٹ ذبح کیا تھا اور گوشت بانٹتے تھے ایک یتیم نے بھی تھوڑا گوشت مانگا اُس نے یتیم کو
عصا مارکر نکالا یہ آیت اُس کے حق میں ہے وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ ؕ
اور رئیس نہیں دلاتے اور پر کہلانے محتاج کے اور کسی کو نہیں کہتے کہ محتاج کو کہلا و یعنے محتاج کو
نہیں کہلاتے جو کوئی اور بہی دیکہہ کر کہلا دے محتاج کو اب یہاں سے منافقوں کے حق میں فرماتا ہے
فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ۙ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ پہر خرابی اور رسوائی
اُن نماز پڑھنے والوں کی قیامت کے دن ہونگی جو وہ اپنی نماز سے بیخبری کرنیوالے ہیں یعنے نماز کو
کچھ چیز نہیں سمجھتے اور لوگوں کے دکہلانے ہی کو پڑھتے ہیں اور جب اکیلے ہوتے ہیں تو نہیں
پڑھتے الَّذِیْنَ هُمْ یُرَآءُوْنَ ۙ وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۠ وہ لوگ جو واسطے دکھلانے
لوگوں کے نیک کام کرتے ہیں غرض اُن کی یہی ہے جو لوگ اُنہیں اچھا مسلمان جانیں اور
منع کرتے ہیں یعنے نہیں دیتے مال زکوٰۃ کا اور بعضے کہتے ہیں کہ ماعون گہر کی جنس کو کہتے ہیں
جیسے دیگچہ اور ہانڈی اور ایسی ہی چیزیں یا جیسے آگ اور نون اور پانی ایسی چیزیں
ہمسایہ سے دریغ نکرے جو گناہ ہے

سُوْرَةُ الْکَوْثَرِ مَکِّیَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وَهِیَ ثَلٰثُ اٰیَاتٍ

معالم التنزیل کتاب میں لکھا ہے جو عاص بیٹا وائل کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
مکے کی مسجد کے دروازے پر ملا اور آپس میں باتیں کرکے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر
تشریف لے گئے اور عاص مسجد کے اندر آیا قریش جو وہاں بیٹھے تھے اُنہوں نے عاص سے
پوچھا کہ تو کس شخص سے باتیں کرتا تھا اُس نے کہا کہ اُس ابتر سے رسم عرب کی یہ تہی کہ جس کسی کے
بیٹا جیتا نہ تھا اُسے ابتر کہتے تھے اور اُنھیں دنوں میں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیٹا طاہر
نام فوت ہوا تھا جب وہ بات عاص کی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنی تو غمگین ہوئے
خدا تعالی نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی کی واسطے یہ سورہ بہیجی کہ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ
الْکَوْثَرَ ؕ بیشک ہمنے دی تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہر جو اُسکا نام کوثر ہے بہشت
میں جاری ہے اُسکا پانی اولیا اور اصحاب پیوینگے فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ؕ پہر نماز پڑھ تو
صرف واسطے خوشی پروردگار اپنے کی اور اونٹ قربانی کر خدا تعالی کے نام پر نہ مشرکوں کی طرح
جو بتوں کے نام پر قربانی کرتے ہیں اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ بیشک دشمن تیرا یعنے عاص

وہی ہے ابتر یعنی اسی کے پیچھے کوئی نہ رہیگا اور تیری اولاد قیامت تک رہے گی

سورۃ الکافرون مکیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وھی ست آیات

صحیح روایت سے نقل ہے کہ ابوجہل اور عاص اور رامیہ اور کئی سردار نے قریش کی حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ کو جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا تھے ان کی زبانی پیغام بھیجا جو اپنے بھتیجے کو جاکر کہو کہ ایک برس ہمارے بتوں کو پوج تو ہم بھی ایک برس تیری خدا کی بندگی کریں اتنے میں حضرت جبرئیل علیہ السلام یہ سورہ لیکر آئے جو اہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ کہہ کر اے کافرو نہ پوجونگا میں اس چیز کو جس کو تم پوجتے ہو یعنے بتوں کو میں نہ پوجوں گا وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ اور نہ تم پوجنے والے ہوگے اس کو جسے میں پوجتا ہوں اور بندگی کرتا ہوں یعنی تم کافر ہی مروگے وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ اور نہیں ہوں میں پوجنے والا اسکا جسے تم پوجا کیا کرتے ہو وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ اور نہیں ہو تم پوجنے والے اس کے جس کی بندگی میں کیا کرتا ہوں لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ تمہارے واسطے تمہارا دین اور مجکو میرا دین ہے یعنے میرے دین کا بدلا اور فائدہ مجھے ملیگا اور جیسا تمنے دین اختیار کیا ہے ویسا ہی بدلا تمہیں ملیگا بعد اس سورہ کے ایک اور آیت آئی اس سبب اس سورے کا حکم موقوف ہوا

سورۃ النصر مدنیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وھی ثلث آیات

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ جب آئی مدد خدا تعالی کی اور فتح دی مکے کی خدا تعالی نے وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا اور دیکھا تو نے لوگوں کو کہ چلے آتے ہیں خدا تعالی کے دین میں غول کے غول ہجرت سے نویں برس میں یہ سورہ اتری تھی بعد فتح مکے کے ہر طرف سے قبیلہ عرب آتے تھے اور مسلمان ہوتے تھے فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ پس بڑائی کر بہت ساتھ تعریف پروردگار اپنی کے اور گناہ بخشوا اپنے پروردگار سے اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا بیشک وہ پروردگار تیرا توبہ قبول کرنیوالا ہے گناہ بخشنے والا

سورۃ اللہب مکیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وھی خمس آیات

کہتے ہیں کہ جب آیت وانذر عشیرتک الاقربین اتری یعنی ڈرا ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے کنبے کی نزدیکوں کو تب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہاڑ صفا پر چڑھ کر پکارا کہ ای سردار قریش اور ای اشراف قریش یہ آواز سنکر سب قریش جاکر جمع ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں تمہیں کہوں کہ اس پہاڑ کے تلے ایک فوج ہے اور وہ نکل کر تمہیں سب کو مار ڈالے گی تم اس میری بات کو سچ جانوگے یا نہیں سبھوں نے کہا کہ تم کبھی جھوٹھ نہیں بولے جو تم کہوگے ہم سچ جانیں گے پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اِنِّیْ نَذِیْرٌ لَّکُمْ بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ یعنے میں ڈراتا ہوں تمکو آگے کے عذاب سخت سے یعنے قیامت کے عذاب سخت سے ڈرو اور ایمان لاؤ سب قریش یہ سنکر پھر چلے اور ابولہب جو چچا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا اُس نے ایک پتھر دونوں ہاتھ سے اٹھاکر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیٹھ پر مارا اور بے ادبی کی خدا تعالی نے ابولہب کے حق میں یہ سورہ بھیجی کہ تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ٥ ٹوٹیو اور گرپو اور کچھ ہوجیو دونو ہاتھ ابولہب کے اور ناچیز ہوا وہ مَآ اَغْنٰی عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ٥ اور دور نکرے گا مال اسکا اُس سے اور جو کام کیا ہے یعنے اس کی کمائی اور اس کی اولاد اُس کے عذاب کو دور نکر سکینگے اگر وہ مغرور ہووے جو میں مال دکر عذاب سے چھوٹ رہوں گا یا میرے بیٹے حمایت میری کریں گے سو اسوقت کچھ کام نہ آویگا سَیَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ٥ جلدی اندر آویگا ابولہب آگ بھڑکتی میں لپٹ مارتی ہوئی دوزخ کی وَّامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ٥ اور عورت اُس کی بھی جو اٹھانیوالی لکڑیوں کی اور ایندھن کی ہے اُس آگ میں دوزخ کی اپنے خاوند ابولہب کے ساتھ آوے گی فِیْ جِیْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ٥ گلے میں اُس عورت کے ہے رسی کھجور کی چھال کی بٹی ہوئی یعنے اس رسی سے باندھ کر اُس عورت کو دوزخ کی آگ میں لے جاوینگے * * * * * *

سورۃ الاخلاص مکیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم وھی اربع آیات

کہتے ہیں کہ یہودیوں نے صفت خدا تعالی کی توریت میں دیکھی تھی اور پہچانتے تھے خدا تعالی کی بزرگی کو لیکن واسطے آزمایش کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھنے آئے کہ بیان کر ہمارے آگے جو خدا تعالی کیسا ہے اور کیا کھاتا ہے

اور کس سے پیدا ہوا ہے اور اُس کا وارث کون ہے تب یہ سورہ خدا تعالیٰ نے بھیجی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کے جواب میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کہہ کہ وہ خدا تعالیٰ ایک ہے اور اکیلا ہے اپنی ذات میں اور قدرت میں اور وہ اَللّٰهُ الصَّمَدُ خدا تعالیٰ بے پرواہ ہے سب سے اور پناہ دینے والا ہے عاجزی کرنیوالوں کو اور نہ کھاتا ہے اور نہ پیتا ہے اور سب کو کھلاتا پلاتا ہے اور نہ سوتا ہے اور ہمیشہ سے جیسا ہے سدا ویسا ہی رہے گا جو چاہے سو کرتا ہے اور کسو کسو کام میں مصلحت نہیں کرتا جو اسے کیونکہ کرے اور کسی کی سمجھ میں نہیں آتا جو وہ کیسا ہے لَمْ يَلِدْ نہ جنا ہے کسی کو اُس نے وَلَمْ يُولَدْ اور نہ جنا ہے کسی نے اُس کو یعنے نہ اُس کے ماں باپ ہیں اور نہ اُس کو اولاد ہے وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اور نہ ہو سکتا ہے کوئی اُس کے برابر کا شریک کسی طرح کبھی * * * * * *

سورۃ الفلق مکیۃ ۲ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | وھی خمس آیات

کہتے ہیں کہ ایک لڑکا یہودی کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا کرتا تھا لبید بن عاص کی بیٹیوں نے اُسے سنت کر کے کہا کہ جس وقت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنگھی کریں تو کوئی بال سر مبارک کی داہنی طرف سے اور کئی دندانہ کنگھی کے ہمیں لاکر دے اُس لڑکی نے داؤں پاکر اُن کا کہنا کیا اُن لڑکیوں نے اُس دندانوں اور بالوں میں جادو کے منتر پڑھ کر گیارہ گرہیں دیکر کنوئیں میں پتھر کے تلے رکھا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مزاج ماندا ہوا تب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آکر حضرت کو خبر دی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ کو بھیج کر اُسی کنوئیں میں سے منگوایا جو اُس میں گیارہ گرہیں تھیں حق تعالیٰ نے ان دونوں سورتوں میں گیارہ آیتیں بھیجیں حضرت جبرئیل علیہ السلام پڑھتے تھے اور ہر آیت سے ایک گرہ بغیر کھولے آپ سے کھلتی تھی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ * کہو کہ پناہ پکڑتا ہوں میں پروردگار صبح روشن کے یعنے وہ پروردگار جو صبح روشن کو پیدا کرتا ہے اُس سے پناہ مانگتا ہوں میں مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ برائی ہر چیز کی سے جو پیدا ہوئی ہے وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ اور پناہ مانگتا ہوں میں برائی رات اندھیرا کرنے والی کی سے جب روشنی چھپ جاتی ہے

وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ﴿۴﴾ اور پناہ مانگتا ہوں میں برائے منتر پھونکنے والیوں کے سے جو گانٹھوں میں منتر پڑھ کر پھونکتی ہیں عورتیں وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾ اور پناہ مانگتا ہوں میں برائی حسد کرنیوالوں سے جس وقت حسد کرتا ہے ان سب کی برائیوں سے پناہ مانگتا ہوں میں اپنے رب کی

سورۃ النّاس مدنیۃ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وھی ست اٰیٰت

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿۱﴾ کہو کہ پناہ مانگتا ہوں میں پروردگار آدمیوں کے سے مَلِكِ النَّاسِ ﴿۲﴾ اور بادشاہ آدمیوں کے سے اِلٰهِ النَّاسِ ﴿۳﴾ اور بندگی کیے ہوئے آدمیوں کے سے مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ﴿۴﴾ الْخَنَّاسِ برائی پھسلانے والے اور بہکانے والے چھپ جانے والے کے سے الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ﴿۵﴾ وہ کہ پھسلاتا اور بہکایا کرتا ہے لوگوں کے دلوں میں مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿۶﴾ جنوں اور آدمیوں سے یعنے وہ آدمی اور دیو جو دلوں کو بہکاتے ہیں اور پھسلاتے ہیں ان کی بدی سے پناہ مانگتا ہوں پروردگار سے ۞ ۞ ۞ تمام شد

قطعہ تاریخ نتیجہ طبع نقاد نحریر دوران فخر زمان جناب مولوی حکیم میر شاہجہان صاحب المتخلص بکامل سلمہ خویش جناب شیخنا شیخ المحدثین والفقہا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب دہلوی

ایک مدت سے نہایت آرزو	دل میں اس تفسیر کے چھپنے کی تھی
چھپ گئی صد شکر اور اچھی چھپی	خوش قلم واضح مصفا منجلی
اس کی صحت پر نہ کیوں ہو اعتماد	ہیں مصحح مولوی ثابت علی
مرحبا فیض مصنف کے نسیم	پھول ہے ہر ایک مطلب کی کلی
نام نامی موضح القرآن ہے	ہے یہ سچ مصداق اپنے نام کی
عالم و عامی ہیں اس سے فیضیاب	عورتوں بچوں کے بھی ہے کام کی
حاشیوں میں بیشتر قرآن کے	اکثروں نے اس سے ہے امداد لی
ذاتی اوصاف اس کے ہیں اس سے عیاں	طبع کی پوچھو اگر اچھی بری
از سر انصاف کہتا ہے ہر ایک	موضح القرآن کیا اچھی چھپی
	۱۳ ۰ ۷ ھ

تاریخ طبع منشی رونق صاحب

مصرع ختم از تفسیر کلام ذوالجلال + گشت چون مطبوع بہر طالبان ابتداء + سر فرو بردیم رونق از پئے تاریخ او +

اعلان کتب ... [illegible] ... حسب الحکم [illegible] مطبع [illegible] ... [illegible]

اشتہار

قطعہ تاریخ من نتائج طبع جناب مولوی محمد محمود صاحب متخلص برونق دہلوی

کہاں ہو چلو دوڑو اے اہلِ ایمان
یہ دیکھو تو کیا دولتِ سرمدی ہے

کلامِ الٰہی کی تفسیر اردو
خدا کی عنایت سے الغفہ آگئی ہے

پڑھو اور پڑھا دو سنو اور سنا دو
عمل جو کرے اسپہ وہ مہتدی ہے

سمجھنا نہیں اسکا کچھ ایسا مشکل
کہ ترکی نہ تازی نہ کچھ فارسی ہے

تمھاری ہدایت کو اہلِ ہدا نے
تمہاری زبان میں بہ اردو لکھی ہے

مصنف ہے وہ اسکا صاحب فضیلت
کہ قابل ہیں کہتے جس کو ولی ہے

مصحح ہیں اسکے جو ثابت علی ہے
تو مطبع بھی نامِ خدا احمدی ہے

صحیح اور خوشخط ہے اور کاغذ اچھا
بہت چھوٹی تختی نہ ایسی بڑی ہے

کروں اسکی تعریف کیا دیکھ لوگے
کہ اب ایسی ہوگی نہ پہلے ہوئی ہے

سوا اسکے اور آئین ہے ایک نئی
کہ تاریخ رونق نے اس کی لکھی ہے

لبِ خوش خطیں سے سنو سالِ طبع
یہ کیا عمدہ تفسیرِ قرآن چھپی ہے

۱۳۰۲

بحمد اللہ ہر آن جلوہ کہ میخواست درون
آخر آمد زپس پردۂ تقدیر برون

حضرات اہلِ ایمان و عاشقانِ تفسیر کلامِ رحمان و عظامِ خوش بیان اہلِ مطابع و سوداگران کو یہ مژدہ رحمت جان ہو کہ یہ تفسیر بے نظیر لائق دید و قابلِ شنید مفید بسیار نادر ہے کہ عالموں کو علامہ بناتی ہے اور جاہلوں کو علم سکھاتی ہے ہر ایک متنفس حسب استعداد اس سے فیض و ہدایت مستفاد کر سکتا ہے شعر
درین خمخانہ گر آری خمے پر ساز دار خطش ٭ و گر پیمانہ آری تو پیمانہ چہانند ٭
ہمنے وارثانِ مصنف رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت لیکے بعد ان بکمال سعی و اہتمام بمدت چند نسخہ بہم پہنچا کر مقابلہ و صحت درست کرکے جابجا حواشی و فوائد چڑھائے اور بصرف زرِ کثیر مطبع احمدی میں چھپوائی ہے اور رجسٹری ہمارے نام ہو گئی ہے کوئی صاحب بلا اجازت ہمارے طبع نکرائیں ٭ جنکو نسخے مطلوب ہوں بنام عاجزان اطلاع دیں یا صحیح کرکے شہر دہلی پھاٹک حبش خان مدرسہ مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سے طلب فرمائیں خواہ ویلیو پے ایبل خواہ بذریعہ نقد منگائیں ٭

المشتہر

ابو محمد ثابت علی اعظم گڈھی و سید غلام حسین مونگیری